القمری فی انساب الطالبیین
المعروف سادات قبائل
سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسّابہ
القمری فی انساب الطالبیین
المعروف سادات قبائل
سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسّابہ
شاہ شہابل فاؤنڈیشن
فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# القمری فی انساب الطالبیین

## المعروف سادات قبائل

سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسّابہ

# القمری فی انساب الطالبیین، المعروف سادات قبائل

سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسّابہ

شاہ شہابل فاؤنڈیشن
فیصل آباد

کتاب : القمری فی انساب الطالبین، المعروف سادات قبائل
مصنّف : سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسّابہ
qamaralaraji@gmail.com
اشاعت : فروری 2023ء
بار : اوّل
تعداد : 500
قیمت : 4000 روپے
ناشر : شاہ شہابل فاؤنڈیشن
فیصل آباد۔ پاکستان

## کتاب حاصل کرنے کے لیے

شاہ شہابل فاؤنڈیشن، فیصل آباد (پیر سیّد اعجاز حسین شاہ)، فون: 0300-6667720

سیّد توثیق شاہ، راولپنڈی، فون: 0316-5170191

مثال پبلشرز، صابریہ سینٹر، منشی محلّہ، امین پور بازار، فیصل آباد، فون: 0412615359-0412643841

سعید بک بنک، F-7 مرکز اسلام آباد، فون: 051-2651656-9

مکتبہ الرضا، لاہور 0323-4151214

محمد علی بک ایجنسی، اسلام آباد 0321-5291921, 0333-5234311

# انتساب

یہ کتاب القمری فی انساب الطالبین اُن تمام افراد کے نام جنھوں نے کسی بھی صورت میں علم الانساب مدون کرنے میں یا اس کی اشاعت کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

**خاص کر سیّد اعجاز حسین ہمدانی اعرجیؔ**

جنھوں نے مجھے اس کتاب کو تحریر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

# فہرست

باب ہفتم دفتر دوئم 576

# مقدمۃ الکتاب

''القمری فی انساب الطالبین المعروف سادات قبائل'' الحمدللہ مکمّل ہوئی اور طباعت کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے یہ کتاب تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے پہلے ہماری کتاب ''مدرک الطالب فی نسب آلِ ابی طالب علیہ السّلام'' شائع ہو چکی ہے جو کہ مبسوط طرز کی تحریر تھی۔ القمری فی انساب الطالبین بھی مبسوط طرز کی ہی تحریر ہے مگر اس کتاب میں زیادہ تحقیق ہے۔ مدرک الطالب میں ہم نے شیخ شرف عبیدلی سے جاری ہونے والے علم الانساب کے اُس سلسلے کی روایات کو قلمبند کیا جو کہ ابوحسن عمری علوی سے ہوتا ہوا جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی داوودی تک آتا ہے اور بے شک یہ نسابین کا جید ترین سلسلہ ہے۔ تاہم شیخ شرف عبیدلی سے تین سلاسل آگے بنتے ہیں۔ اوّل جس کا تذکرہ ہم کر چکے دوسرا شیخ شرف عبیدلی کے شاگرد ابوحرب دینوری نسابہ سے جاری ہوا اور یہ سلسلہ زیدیہ شیعہ علمائے انساب پر مشتمل تھا اور اس سلسلے کے آگے صاحب منتقلہ الطالبیہ ابواسماعیل بن ناصر طباطبائی آتے ہیں۔ تاہم یہ سلسلہ زیادہ وسعت نہ پاسکا اور تیسرا سلسلہ شیخ شرف عبیدلی کے شاگرد ابوالغنائم دمشقی زیدی نسابہ کا ہے یہ باقاعدہ سلسلہ نہیں ہے تاہم ان کی روایات کو اہلِ سنت نسابین عزیز الدین مروزی اور فخر الدین رازی نے رقم کیا اور آج ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی روایات ہمیں کثرت سے ''الفخری فی انساب الطالبین'' اور ''شجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ'' میں مِل جاتی ہیں اور یہ دونوں کتابیں بھی علوی طالبی علم الانساب میں جید کتابیں ہیں۔

کتاب ہٰذا ''القمری فی انساب الطالبین'' میں ہم نے مندرجہ بالا تینوں سلاسل کی روایات کو تحقیق کے ساتھ تحریر کیا اور ان پر مفصّل بحث بھی کی تاکہ اُردو زبان میں علوی علم الانساب کے طلباء کے لیے ایک تحقیقی کتاب لکھی جا سکے۔

اب ہم تحریر کے انداز پر بات کرتے ہیں تو اس کتاب میں ہم نے انساب کو سمجھنے کے لیے ہر نسل سے بیت نکالے اور پھر ہر بیت سے بطن ترتیب دیئے آگے ہر بطن سے اوّل دوئم سوئم چہارم نکالے اور ان میں سے شاخوں کو ترتیب دیا یعنی اوّل شاخ دوئم شاخ وغیرہ اس کے بعد ان میں سے ہم نے خاندان نکالے اور خاندانوں سے گھرانے ترتیب دیئے یہ علم الانساب کو سمجھانے کی خاطر کیا گیا۔ تاکہ کتاب پڑھنے والے کو انساب سمجھنے میں آسانی ہو۔

کتاب کے باب اوّل میں جید نسابین کے طبقات کو فی صدی تحریر کیا گیا۔

کتاب کے باب دوئم رجال فی انساب الطالبین میں دسویں صدی ہجری تک آلِ ابوطالبؑ کے انساب کو محفوظ اور مدون کرنے والے نسابین کے درمیان باہم روابط اور ایک نسابہ سے دوسرے نسابہ تک کیسے قرن بہ قرن یہ علم پہنچا وہ ذرائع تحریر کیے گئے۔

باب سوئم نقابۃ الطالبین فی انساب الطالبین میں اولادِ ابوطالب علیہ السّلام کے نسب کو محفوظ اور مدون کرنے میں نقابت کے کردار پر بحث کی گئی اور نقباء کی فہرست مرتب کی گئی۔۔

باب چہارم: اصول النسابین فی انساب الطالبین میں اصول تحریر کیے گئے جو کہ نسابین کی کتب خاص کر ''المجدی فی انساب الطالبین'' سے تحریر کیے گئے۔

باب پنجم: میں اولادِ آدم علیہ السّلام کا مختصر بیان ہے جس میں سام بن نوحؑ کی اولاد تفصیل سے بیان ہے جو عربوں کے قبائل پر مشتمل ہے۔

باب ششم کتاب کے مرکز حضرت ابوطالب علیہ السّلام بن عبدالمطلب علیہ السّلام کی اولاد کے بارے میں ہے جس میں عقیل بن ابوطالبؑ،

حضرت جعفر طیار بنؑ ابوطالب کی اولاد کی تفصیل ہے اور یہ باب حضرت علیؑ بن ابوطالبؑ سے ہوتا ہوا حضرت امام حسنؑ تک آتا ہے۔

باب ششم دفتر اوّل میں حضرت زید بن حسنؑ کی اولاد کا ذِکر ہے۔

باب ششم دفتر دوئم میں حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کی اولاد کی تفصیل ہے۔

باب ششم دفتر سوئم میں ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کی اولاد کا ذِکر ہے۔

باب ہفتم میں سیّدالشہداء حضرت امام حسینؑ کی اولاد کی تفصیل ہے۔

باب ہفتم دفتر اوّل میں اولاد عبداللہ باہر بن امام زین العابدین، اولاد زید شہید بن امام زین العابدینؑ اولاد حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ، اولاد عمر اشرف بن امام زین العابدین، اولاد علی اصغر بن امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ کا بیان ہے۔

باب ہفتم دفتر دوئم میں اولاد امام جعفر صادق بن امام محمد باقرؑ کا ذِکر ہے۔ اِسی دفتر میں اولاد علی عریضی، محمد دیباج، اسماعیل، اسحاق موتمن ابنان امام جعفر صادق علیہ السّلام کا ذِکر ہے۔

باب ہفتم دفتر سوئم میں اولاد امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہ السّلام کا ذِکر ہے اور اس دفتر میں آپ کے تمام پسران کی اولادوں کا ذِکر ہے۔ وہ پسران جن کی اولاد جاری ہوئی۔

باب ہفتم دفتر چہارم میں امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی اولاد کی تفصیل ہے اور اِسی دفتر میں اولاد امام محمد تقی علیہ السّلام اور اولاد امام علی نقی علیہ السّلام کا ذِکر ہے۔

باب ہشتم حضرت عباس علمدار بن امام علی علیہ السّلام کی اولاد کی تفصیل ہے۔

باب نہم میں حضرت محمد حنفیہ کی اولاد کی تفصیل ہے۔

اور باب دہم میں حضرت عمر اطرف بن امام علی علیہ السّلام کی اولاد کا ذِکر ہے۔

یہ اس کتاب کے خدوخال تھے جو ہم نے بیان کیے یہ کتاب خالص تحقیقی بنیادوں پر تحریر کی گئی ہے۔ اس وقت تک جو مصادر سامنے آئے اُن کو مدِنظر رکھ کر انساب کو مدون کیا گیا اور ہر چیز کا حوالہ بھی موجود ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ جو ہمارے علم میں نہ ہو ہم اُسے تحریر نہ کر سکے ہوں اور اگر کسی کو کسی تحریر کی گئی بات سے اِختلاف ہو تو بھی تحقیق کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ میں اُن تمام احباب کا شکر ادا کروں گا جنھوں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور خاص کر پیر سیّد اعجاز حسین شاہ اعرجی ہمدانی جنھوں نے مجھے یہ کتاب تحریر کرنے کی ترغیب دی۔ علم الانساب میں میرا اجازہ سیّد جعفر اعرجی بغدادی نسابہ تک جاتا ہے اور دوسری طرف روایت میں میرا اجازہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی تک جاتا ہے۔

العبدالفقیر

سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی نسابہ

نقیب سادات الاشراف پاکستان

# عرضِ ناشر

حَامِداً وَّمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا خوشی کا مقام ہے کہ ''القمری فی انساب الطالبیین المعروف سادات قبائل'' انتہائی عرق ریزی کے بعد تکمیل کے مراحل سے گزرتے ہوئے منظرِعام پر آ چکی ہے۔ اس سے پہلے شاہ شہابل فاؤنڈیشن نے کتاب ''روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب'' کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جو کہ سادات کے نسب اور تاریخ کو محفوظ کرنے میں بہت مددگار رہی۔

سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی صاحب کو علم الانساب کا اجازہ معروف نسابہ سیّد جعفر اعرجی تک جاتا ہے جو کہ بغداد کے مشہور و معروف نسابہ تھے اور اس کے ساتھ ساتھ روایت کا اجازہ سیّد شہاب الدین نجفی سے آیت اللہ سیّد مرتضٰی الفیاض کو مِلا اور ان سے سیّد مجید اعرجی سے ہوتا ہوا سیّد قمر عباس اعرجی کو مِلا۔

علم الانساب میں سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی کا نام کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ شاہ صاحب اکثر و بیشتر انساب کے رموز و اوقاف بارے میرے ساتھ بات چیت کرتے رہتے تھے اور سادات کے نسب کے بارے میں بہت ہی معلوماتی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اسی گفتگو کو لے کر ایک دن میں نے شاہ صاحب سے کہا کہ کیوں نہ ایک ایسی کتاب ہو کہ جس میں جامع انداز میں ہر ہر پہلو دیکھتے ہوئے لکھا گیا ہو، جس پر سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی صاحب نے میری خواہش پہ لکھنا شروع کیا، جب کتاب کے دو ابواب لکھ چکے تو مجھے بتایا کہ اس کتاب کا نام ''المعارف فی انساب الطالبین'' تجویز کیا ہے۔ اس موقع پر میں نے شاہ صاحب کو کہا کہ چونکہ یہ کتاب میری خواہش کو مدِنظر رکھتے ہوئے لکھی جا رہی ہے۔ اس لیے اِس کتاب کا نام میں تجویز کروں گا۔ اس کا نام آپ کے نام سے ہی ہونا چاہیے اور اس طرح میں نے اس کا نام ''القمری فی انساب الطالبین'' تجویز کر کے سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی صاحب کو آگاہ کیا جس پر شاہ صاحب نے میری رائے کا احترام کرتے ہوئے کتاب کا نام ''القمری فی انساب الطالبین'' رکھ دیا۔

اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی کے لیے دُعا گو ہوں کہ باری تعالٰی شاہ صاحب کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ (آمین)

دُعا گو
سیّد اعجاز حسین شاہ حسینی اعرجی ہمدانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ ٹھل شریف
پنڈ دادن خان

یکم نومبر ۲۰۲۲ء

بسمه تعالى

لقد عهدنا من السيد قمر عباس الأعرجي الهمداني
الاخلاص والعدم والعمل بجهد دؤوب للمحافظة
على نسب آل البيت ليكمل مسيرة بني الأعرج
في حفظ هذا التراث القيم، واليوم قد أتم
كتابه «القمري في أنساب الطالبيين»
وهو كتاب بارع يستحق الاشادة، هذا
وأسأل الله العلي العظيم له التوفيق والسداد

حرره
السيد عبدالرحمن الأعرجي الحسيني
دولة الكويت
الأثنين ٤ ربيع الآخر ١٤٤٤هـ
الموافق ٢٠٢٢/١٠/٣١م

السيد عبدالرحمن العنزي الأعرجي الحسيني
محقق وباحث في الأنساب العلوية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے)

اُس کی شان بلند ہے۔ وہ ساری کائنات کا خلق کرنے والا ہے۔ اُس نے مخلوقات پر اپنے لطف کا سلسلۂ دراز کیا ہے، اگر اس کا لطف و کرم نہ ہوتو کوئی مخلوق زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ اپنی مخلوقات کو ایک معین مُدّت تک زندہ رکھتا ہے اس کے بعد ان پر موت طاری کر دیتا ہے۔
خدا نے مخلوقات پر اپنی رحمت کا سائبان دراز کیا ہے۔ ہر جگہ اس کی رحمت موجود ہے اُس کی رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ نے اپنے لطف واحسان سے مخلوقات کو خصوصیات بخشی ہیں۔ ہر تخلیق قدرت کا اعلیٰ شاہکار ہے۔
اُس نے مخلوقات کو تین درجوں میں تقسیم کیا۔(۱) جماد، (۲) نبات، (۳) حیوان، ان میں حیوان وہ ہیں جو کہ حرکت کرتے ہیں اور افزائشِ نسل سے اپنی نسل آگے بڑھاتے ہیں۔ اُس نے حیوانوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے ہر حیوان میں ایک نر یعنی مذکر اور ایک مادہ یعنی مؤنث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.[۱]

اور پھر انسان اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر برتری بخشی ہے۔ اس کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور انسانوں میں ایک دوسرے کے تعارف کے لیے اللہ تعالیٰ نے قبائل بنائے ہیں۔

"يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ "[۲]

ترجمہ: (اے لوگوں ہم نے تمھیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھارے خاندان اور قومیں بنائی ہیں تاکہ تمھیں آپس میں پہچان ہو۔ بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔)

یعنی اللہ تعالیٰ نے قبیلے بنائے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو پہچان سکیں کہ یہ فلاں خاندان کا فرد ہے۔ وہ فلاں قبیلے سے تعلّق رکھتا ہے لیکن یہ سب دُنیا میں ایک دوسرے کے تعارف کے لیے ہے۔ اس کا اُخروی زندگی سے کوئی تعلّق نہیں۔

## علم الانساب

علم الانساب ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے ہم کسی فرد یا اس کے قبیلے کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں اور شجرہ کے لفظی مطلب درخت کے ہیں یعنی جس طرح درخت کا آغاز جڑ سے ہوتا ہے اور اس جڑ سے شاخیں نکلتی ہیں اور ان شاخوں سے آگے پتے نکلتے ہیں۔ اِسی طرح شجرہ النسب میں کسی انسان کی صلبی اولاد کے پشت در پشت نام درج ہوتے ہیں اور جس شخص کے نام سے شجرہ شروع ہوتا ہے وہ اِس قبیلے کا مورثِ اعلیٰ ہوتا ہے۔
لکھا ہوا شجرہ کچھ بھی ہو وہ ایک دعویٰ ہے اور اگر وہ دعویٰ ثابت ہوتا ہے تو شجرہ درست ہے۔

---

۱۔سورۃ الذریات، آیت ۴۹ ۲۔سورۃ حجرات، آیت نمبر ۱۳

لکھا ہوا شجرہ ایک روایت ہے جس کو درائیت کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے کسی بھی کاغذ پر کوئی بھی شجرہ لکھا ہو تو ضروری نہیں وہ شجرہ درست بھی ہے۔
اس نسب یا شجرہ کا درست ثابت ہونا بھی ایک بحث ہے اور علم الانساب میں ہی افراد کے شجروں پر علمی اور منطقی دلائل سے بحث کی جاتی ہے۔علم الانساب ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن آپ اس کو بھی سائنس کہہ سکتے ہیں۔

اس علم کے بھی دیگر علوم کی طرح قواعد وضوابط، اصول وشرائط، اِصطلاحات اور رموز واوقاف ہیں جن کے بغیر صحیح علم کی معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

علم الانساب ایک قدیم علم ہے۔ آسمانی کتابوں جیسے توریت اور انجیل میں بھی مشجرات موجود ہیں۔

اسلام نے بھی علم الانساب کی اہمیت پر زور دیا۔ آقائے دو جہاں سرورِ کونین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اِرشادِ پاک ہے:

**"تعلموا انسابکم و لتصلوا ارحامکم"**

ترجمہ: (انساب کے علم کو سیکھو تا کہ تم صلہ رحمی کر سکو۔)

اِسی طرح خمس کی ادائیگی کے لیے بھی ضروری ہے کہ سادات کے نسب کی معرفت ہو۔ تا کہ خمس صحیح مستحقین تک پہنچ سکے۔

یہ بہت احتیاط طلب علم ہے۔ اس میں معمولی سی غلطی پر کافر اور جہنمی ہونے کی وعید ہے۔

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی غیر کو اپنا باپ بنائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

اِسی طرح شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے اعتقادیہ میں رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہے۔ "کسی کو نسب میں داخل یا خارج کرنے والا یا ہونے والا جہنمی ہے۔

علم الانساب شروع سے ہی عربوں کے مخصوص علوم میں سے ہے۔ جس طرح فلسفہ و منطق اہلِ یونان، آدابِ نفس و اخلاق اہلِ فارس علم الضائع اہلِ چین اور نجوم و حساب اہلِ ہندوستان سے مخصوص ہیں۔ اسلام سے قبل اہلِ عرب اپنا نسب حضرت عدنان، قحطان، حضرت اسماعیل یا حضرت آدم تک یاد رکھتے اور جب مناسک حج سے فارغ ہوتے، بازارِ عکاظ میں جمع ہوتے اور تمام لوگوں کے سامنے اپنا نسب بیان کرتے اور اس پر فخر ومباہات کرتے۔

اسلام آیا تو اس نے بھی نسب کے علم کو ضروری جانا۔

چونکہ اہلِ عرب میں نسب کو بہت اہمیت حاصل تھی اِسی لیے عربوں میں اس کے لکھنے کے بعد بہت سے طریقے ایجاد ہوئے۔ جس میں المسبط اور المشجر زیادہ مشہور ہیں۔

مشجر میں خطوط کی شکل میں نسب لکھا جاتا ہے اور اس طریقہ میں بھی بہت سی اقسام ہیں۔ مگر اس کو سمجھنا آسان ہے۔

جبکہ مبسوط طریقہ میں نثر میں نسب تحریر کیا جاتا ہے۔ اس میں تاریخ لکھنا مشجر کی نسبت آسان ہے، اور اہلِ عرب اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

عربوں میں علم الانساب کو شروع سے ایک خاص مقام حاصل رہا۔ باقی دنیا کی اقوام میں جہاں تک علم الانساب کا وجود ہے وہ عربوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ عربوں کے علاوہ باقی اقوام میں علم الانساب باقاعدہ علم کی حیثیت حاصل نہ کر سکا۔ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کی تاریخ جس قدر آج موجود ہے۔ دنیا میں باقی کسی قوم کی اتنی مستند اور جید تاریخ موجود نہیں ہے۔ زیادہ تر اقوام کی تاریخ قصوں اور کہانیوں پر مشتمل ہے۔

باب اوّل

# طبقات النسابین فی انساب الطالبین

(سیّد قمر عباس اعرجی عبیدلی ہمدانی نسابہ)

## عربوں میں علم الانساب: (مختصر طبقات النسابین)

جب کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عربوں میں شروع سے علم الانساب کو خاص اہمیت دی گئی ہے، اور یہ لوگ اپنے انساب کو محفوظ رکھنے میں باقی اقوام سے بہت آگے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم قرن درقرن کچھ نسابین کا تذکرہ کرتے ہیں۔

## قرن اوّل: (پہلی صدی ہجری)

۱۔ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبدمناف بن (قصی) القریشی النوفلی جنکی کنیت ابا محمد تھی اور ابوعدی بھی کہی جاتی تھی۔ ان کی والدہ ام جمیل بنت سعید تھیں جو کہ بنی عامر بن لوئ سے تھیں یہ علم الانساب کے عالم تھے۔

۲۔ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی ابو خالد صحابی جو کہ قریشی تھے۔ آپ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھتیجے تھے آپ کی پیدائش مکہ میں ہوئی۔ آپ نے حرب الفجار کو دیکھا ۱۲۰ سال کی عمر پائی۔
ان سے مروی احادیث مسلم اور بخاری میں رقم ہیں:

بقول براقی: کہ حکیم بن حزام یوم الفتح کو اسلام لایا۔[۱]

بقول بغوی: یہ انساب کا عالم تھا اور ۵۰ ہجری میں وفات پائی اور ۵۴ اور ۶۰ ہجری میں بھی وفات کا کہا گیا۔[۲]

۳۔ حویطب بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ القریشی العامری۔

۴۔ دغفل بن حنظلہ بن زید بن عبدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذھل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل السدوسی الشیبانی بصری۔ آپ علم انساب اور علم نجوم میں ماہر تھے۔

۵۔ زید بن عبداللہ بن مالک بن اشراحیل بن الکیتس نعری عوفی الوائلی۔

۶۔ ابومحمد سعید بن مسیّب بن حزن بن ابی وہب مخزومی القریشی الفقیہ المتوفی ۹۴ ہجری۔

کافی میں شیخ کلینی کی یحییٰ بن جریر سے روایت ہے کہ امام جعفر الصادق نے فرمایا کہ سعید بن مسیّب، قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدیق اور ابو خالد کابلی امام علی بن حسینؑ کے ثقات میں سے تھے۔[۳]

۷۔ ابوثعلبہ عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیب العذری مدنی جو کہ صدر اسلام کے علم الانساب کے مشاہیر میں سے تھے۔

۸۔ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حرب الہلالیۃ تھیں آپ کی ولادت ہجرت سے تین سال قبل شعبِ ابی طالب میں ہوئی جہاں بنی ہاشم محصور تھے۔

۹۔ حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر آپ بھی علم الانساب کا علم رکھتے تھے۔

۱۰۔ عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم آپ علم الانساب کے ماہر اور حاضر جوابی میں مشہور تھے۔

۱۱۔ علاقہ بن کرسم کلابی جو کہ ۶۴ ہجری میں حیات تھے علم الانساب کے ماہر تھے۔

---

۱۔ تہذیب التہذیب، صفحہ ۴۴۷ ۲۔ الاعلام جلد دوم، صفحہ ۲۹۸ ۳۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ نمبر ۷۷

۱۲۔ محمد بن انس بن عبداللہ بن عمر بن عبداللہ

۱۳۔ مخرمہ بن نوفل بن اھیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب آپ کی والدہ رقیہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبدضاف بن قصی تھیں آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔

## قرن الثانی: (دوسری صدی ہجری)

۱۔ ابان بن عثمان بن یحییٰ بن زکریا لولوی احمد بجلی ابوعبداللہ آپ عالم فاضل اور ادیب تھے اور آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ علم الانساب کے ماہر تھے آپ ناووسیہ میں سے تھے، پھر شیعہ امامیہ ہوئے، اور امام جعفر الصادقؑ سے بھی سیکھا۔ آپ بصرہ کے تھے اور کوفہ رہائش رکھتے تھے۔ آپ سے ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ ابوعبداللہ محمد بن سلام الجمحی نے سیکھا۔ آپ سے اکثر نسب، ایام، شعراء کی حکایات نقل ہوئی ہیں۔ آپ نے امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی۔ اور آپ سے احمد بن محمد بن ابی نصر نے روایت کی۔ آپ کا ذکر نجاشی نے فہرست اسماء مصنفی الشیعہ میں اور سیوطی نے طبقات النحات میں کیا۔ آپ کی وفات ۱۴۰ ہجری کے بعد ہوئی۔[۱]

۲۔ ابوصالح باذام جو کہ ام ہانی بنت ابی طالبؑ کے غلام تھے اور اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ آپ محدث تھے اور قرآن کریم کے مفسر بھی تھے آپ نے تفسیر عبداللہ ابن عباس سے اور علم الانساب عقیل بن ابی طالبؑ سے سیکھا، اور آپ سے علم الانساب محمد بن صائب الکلبی نے سیکھا۔

ابن ندیم اپنی فہرست بھی کہتا ہے کہ: ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے مجھ سے کہا کہ میرے والد نے قریش کا نسب ابی صالح سے اخذ کیا اور ابی صالح نے یہ علم عقیل بن ابی طالبؑ سے حاصل کیا۔[۲]

سید حسن موسوی نے اپنی کتاب تاسیس الشیعہ میں تحریر کیا ہے۔ شیخ مفید نے کتاب الکافہ فی ابطال توبہ الخاصہ میں کہا کہ:

ابان بن عثمان عن ابوصالح عن عبداللہ بن عباس اور یہ روایت کا صحیح سلسلہ ہے اور اس کی اسناد درست ہیں، اور ابوصالح ثقاۃ شیعہ میں سے تھے جو ۱۰۰ ہجری کے بعد فوت ہوئے۔[۳]

۳۔ ابنِ عدی زارع جو کہ ابن ابی حری حسن بصری نسابہ تھے۔ ابوالحسن عمری کتاب مجدی فی انساب الطالبین میں آپ سے روایت کرتے ہیں جب وہ عبدالرحمان بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ کی اولاد کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہا ابنِ جعفر شیخنا یعنی شیخ عبید لی کہ میں نے اسے دیکھا۔ ابن عدی زارع نسابہ کے مشجر میں۔ کہ عبدالرحمان بن محمد بطحانی کے دو فرزند تھے جعفر اور علی۔[۴]

اور یہی روایت منتقلہ میں بھی رقم ہے۔[۵]

۴۔ ابوعبداللہ حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ عمر کے آخری حصہ میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ آپ کی وفات ۱۳۵ یا ۱۴۰ ہجری میں ہوئی آپ امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب میں سے تھے۔

بقول ابی نصر بخاری اور شمس الدین محمد بن تاج الدین علی طقطقی کے مطابق آپ اپنی قوم میں سے کریم، صاحبِ لسان و بیان، زاہد، فاضل اور نسب کا احاطہ رکھنے والے تھے۔[۶]

۵۔ خراش بن اسماعیل الشیبانی عجلی جن کی کنیت ابی رعشن تھی ان سے محمد بن سائبِ الکلبی نے روایت اخذ کی۔

بقول ابن ندیم کہ محمد بن سائب الکلبی نے کہا کہ میں نے ربیعہ کا نسب خراش بن اسماعیل شیبانی سے اخذ کیا۔[۷]

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۱۰۰ ۲۔ الفہرست، ابن ندیم، صفحہ ۱۳۹ ۳۔ تاسیس الشیعہ، صفحہ ۳۲۵

۴۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۰۵ ۵۔ المنتقلہ، صفحہ ۲۰۷ ۶۔ غایۃ الاختصار، صفحہ ۱۲۱ ۷۔ فہرست ابن ندیم، صفحہ ۱۵۷۔۱۳۹

۶۔ سحم بن حفص جعفی ابوالیقفان نسابہ آپ عالمِ فاضل اور علم الانساب کے ماہر اور لوگوں کے حالات و واقعات سے واقف تھے آپ کی وفات ۱۹۰ ہجری میں ہوئی۔ آپ سے ابی نصر بخاری نے سر انساب علویہ میں شیخ شرف عبیدلی نے تہذیب الانساب اور ابوالحسن عمری نے المجدی فی انساب الطالبین میں روایت کی۔

۷۔ صالح بن موسیٰ خواری۔ آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی آپ امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ آپ کا ذکر علامہ حلی نے الخلاصہ میں کیا۔ شیخ محمد طہٰ نجف نے رجال اور شیخ محمد اردبیلی نے جامع الرواۃ میں کیا، اور شیخ کاشف الغطا نے المنعیہ میں بھی آپ کا تذکرہ کیا۔

۸۔ عبداللہ بن عقیل بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالبؑ کنیت ابوجعفر آپ کی والدہ حرانیہ یعنی حران کی رہنے والی تھیں۔ ابنِ عنبہ درعمدۃ الطالب جمال الدین عبداللہ افسطی جرجانی در تعلیقہ بحرالانساب۔ آپ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ انساب کے ماہر تھے۔ آپ کے والد عقیل بن محمد ثقہ جلیل تھے۔

۹۔ عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن علی ابن ابی طالبؑ آپ احادیث کے راوی شاعر، عالم اور نسابہ تھے۔ جب عباس بن محمد جو کہ سفاح عباسی کا بھائی تھا، نے حسین صاحبِ فخ اور ان کی اہلِ بیت کا قتل کر دیا تو مدینہ میں عیسیٰ کے علاوہ کوئی نہ تھا جو عباسیوں کے ظلم سے متاثر نہ ہوا ہو۔

۱۰۔ ابومخنف لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف سلیم الازدی مؤرخ، نسابہ اور رجالی تھے آپ کا انتقال ۱۵۱ ہجری میں ہوا آپ کی مشہور کتابوں میں۔ کتاب مقتل حسین علیہ السّلام، کتاب مقتل علی علیہ السّلام، کتاب الجمل کتاب الصفین، کتاب اہل النہروان والخوارج، کتاب الرجال، اخبار المختار، اخبار محمد بن ابی بکر اور اخبار آل ابی مخنف شامل ہیں۔[ا]

شیخ نجاشی نے ان کا ذکر شیعہ مصنّفین میں کیا ہے، اور شیخ طوسی نے تحریر کیا کہ ان کے اجداد امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے اصحاب میں سے تھے۔

۱۱۔ ابوعبداللہ محمد بن حسین اصغر بن امام زین العابدین آپ عالم فاضل، محدث اور انساب کے روای تھے۔ ابن مہنا عبیدلی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ شیخ محمد اردبیلی نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ مدنی تھے پھر کوفہ میں رہائش اختیار کی آپ کی وفات سن ۱۸۱ ہجری ۶۷ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے تھے آپ کا ذکر شیخ طوسی نے بھی کیا ہے۔

۱۲۔ ابوالنظر محمد بن سائب بن بشر بن عمر وکلبی۔ آپ علما اور فقہا میں سے تھے اور کوفہ میں احادیث کے راوی تھے۔ آپ تفسیر، اخبار اور انساب کے ماہر تھے۔ آپ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے تھے۔

ان کے فرزند ہشام بن محمد بن سائب الکلبی صاحب جمھرۃ الانساب فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا کہ میں نے قریش کا نسب ابی صالح (غلام ہانی بنتِ ابی طالبؑ) سے اخذ کیا اور انہوں نے عقیل بن ابی طالبؑ سے اخذ کیا۔ میں نے بنی کندۃ کا نسب ابی الکناس کندی سے اخذ کیا جو کہ لوگوں کو جانتے تھے۔

میں نے معد بن عدنان کا نسب نجار بن اوس العدوانی سے اخذ کیا۔ میں نے بنی ایاد کا نسب عدی بن رثاث ایادی سے اخذ کیا، اور بنی ربیعہ کا نسب خراش بن اسماعیل عجلی سے اخذ کیا۔ محمد بن سائب کلبی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حسن سے سوال کیا کہ سیدہ سکینہ بنت الحسین کا نام کیا تھا تو انہوں نے کہا امیمہ آپ کی وفات کوفہ میں ۱۴۶ ہجری میں ہوئی۔ دوسری صدی کے نسابین کی ایک طویل فہرست ہے مگر ہم نے مختصراً جو حضرات زیادہ اہم ہیں اُن کا ذکر کیا۔

## قرن الثالث (تیسری صدی ہجری)

۱۔ احمد بن عبداللہ بن عقیل بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالبؑ نصیبین کی نقابت کے متولی تھے علم الانساب کے عالم تھے۔ آپ کی علم

ا۔ الفہرست ابن ندیم، صفحہ ۱۳۶

الانساب میں تصانیف بھی موجود تھیں۔ آپ کا تذکرہ ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں اور شیخ علی کاشف الغطا نے حصون المنیعہ میں کیا، اور شیخ محمد حسین اعلمی نے آپ کو عقیلی قریشی نصیبی تحریر کیا ہے۔[۱]

۲۔ ابو طاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی ابن ابی طالب۔ آپ عالم فقیہ، محدث اور نسابہ تھے۔ آپ کی نسب پر کتاب بھی تھی۔ ابی نصر بخاری نے سر انساب علویہ اور عمری نے المجدی میں آپ سے روایت کی ہے۔ ابی الفرج اصفہانی مقاتل الطابین میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ کو حسن بن طاہر نے قتل کیا۔

۳۔ احمد بن عیسیٰ الکوفی الملقب غصارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن علی بن حسین بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام عقیقی ابوالحسن آپ احادیث کے راوی اور عالم فاضل تھے آپ حسن بن زید داعی الکبیر سے قبل رے کے امیر رہے۔ ابی نصر بخاری سر سلسلہ علویہ میں کہتے ہیں کہ آپ علوی انساب کے عالموں میں سے تھے۔ آپ سے ابراہیم طباطبا نے منتقلہ الطالبیہ میں راویت کیا۔[۲]

۴۔ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن حسن الامام بن امام علی علیہ السّلام۔ آپ اولادِ علی میں صاحبِ فضائل تھے آپ عالمِ فاضل، نسابہ اور شاعر تھے۔ آپ کی مؤلفات بھی تھیں آپ کا ذکر ابی نصر بخاری اور ابو طالب اسماعیل مروزی نے کیا۔ آپ اصفحان میں علم الانساب کے ماہر تھے۔ ابوالحسن عمری صاحب مجدی کی آپ سے بغداد میں ملاقات ہوئی تھی۔ آپ کی اولاد میں سے عالم نسابہ صاحبِ منتقلہ الطالبیہ ابو اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی الشاعر بن محمد بن ابی عبداللہ احمد المذکور تھے۔

۵۔ ابوالحسن احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد بلازری بغدادی۔ آپ کی وفات ۲۷۹ ہجری میں ہوئی۔ عالم فاضل، شاعر اور ادیب تھے۔ بلازری ایک درباری مؤرخ تھے انہوں نے مامون کی تعریف تحریر کی۔ متوکل کی مجلس میں بھی تشریف فرما رہے اور معتمد کے ایام میں وفات پائی۔ بلازری کی تصانیف میں۔ فتوح البلدان، انساب الاشراف، بلدان الکبیر، بلدان الصغیر، تھیں کہتے ہیں بلازری نے لاعلمی میں بلازر نامی زہریلے پودے کا رس پی لیا تھا جس سے اُن کے حواس مختل ہوگئے اور وہ جانبر نہ ہو سکے اِسی لیے اُنہیں بلازری کہتے ہیں۔

۶۔ حسین بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی دمعہ بن زید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ سید الشریف جلیل القدر رفیع المنزلت فقیہ، شاعر اور محدث تھے۔ آپ مستعین باللہ کے عہدِ حکومت میں بمطابق ۲۵۱ حجاز سے عراق میں داخل ہوئے آپ آل ابی طالب کے اوّل نقیب تھے۔ آپ نہر سابوسی سے معروف تھے جو کہ واسط میں قریہ ہے۔ آپ نے آل ابی طالب پر اوّل کتاب تشجیری شکل میں تحریر کی جس کا نام ''الغصون فی آل یاسین'' تھا۔ آپ نے تعلیقہ ابن دینار نسابہ کو فی الفاضل المشجر اور ظفر بن دینار کے جرائد اخذ کیے آپ کی وفات ۲۹۰ ہجری میں ہوئی۔

۷۔ حمزہ بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف بن امام علی علیہ اسلام ابویعلیٰ المرشد باللہ عالم فاضل، نسابہ اور مصنّف تھے۔ شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے آپ سے تہذیب الانساب اور عمری نے آپ سے مجدی میں روایت کی ہے۔

۸۔ داؤد بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب علیہ السّلام۔ آپ کی کنیت ابوہاشم تھی آپ اہلِ بغداد میں سے تھے آپ اہلِ بیت کے شاعروں میں سے ایک تھے۔ آپ انساب کی معرفت رکھتے تھے۔ آپ ادریس بن عبداللہ محض کے واقعہ میں حاضر تھے اور ان کے غلام راشد کے ہمراہ فاس اور طنجہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے نسب کی صحت پر گواہی دی۔ ابی نصر بخاری نے سر انساب العلویہ میں اور عمیدی نے مشجر میں آپ سے روایت لی۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین از سید عبدالرزاق کمونہ، صفحہ ۱۳۳ ۲۔ منتقلہ الطالبیہ، صفحہ ۷۶

۹۔ زید بن علی الشبیہ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن علی بن حسین بن امام علیؑ۔ آپ عالم نسابہ اور مؤلف تھے اور بابن شبیہ سے معروف تھے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھیں۔

۱۰۔ عباس بن جعفر بن امام علی نقیؑ بن امام محمد جوادؑ بن امام علیؑ رضا بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفرؑ صادق بن امام محمد باقرؑ بن امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ بن امام علیؑ۔ آپ نیشاپور میں نسابہ تھے۔ اسماعیل ابراہیم بن ناصر آل طباطبا نے منتقلہ الطالبیہ کے صفحہ ۳۳۶ پر آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۱۔ عباس بن قاسم صوفی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ۔ آپ کی والدہ رقیہ بنت محمد جعفری تھیں آپ عالم فاضل نسابہ تھے اور علم الانساب پر آپ کی کتاب بھی تھی۔ مسعودی نے کتاب ترجمہ الاولادِ امیرالمومنین میں آپ سے روایت کی تھی۔

ابوطالب عزیز الدین مروزی نے آپ کا ذکر اپنی کتاب میں اس طرح کیا۔ ''کہ کہا عباس بن قاسم زینبی عباسی نے۔''

زینبی اس لیے کہا کیونکہ آپ کی دادی زینب بنت حسین بن حسن بن اسحاق بن علی بن جعفر طیار بن ابی طالبؑ تھیں۔

۱۲۔ علی بن ابی علی ابراہیم بن محمد محدث بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ عالم فاضل محدث نسابہ مدنی تھے۔ آپ کی والدہ تیمیہ تھیں۔ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ امام علی رضاؑ کے ساتھ خراسان کے سفر پر گئے۔

آپ کی وفات کوفہ میں بمطابق ۲۶۴ ہجری میں ہوئی۔

۱۳۔ علی حمانی بن محمد بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید بن امام زین العابدینؑ آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ علم الانساب کے ماہر اور بہت بڑے شاعر تھے۔ آپ کا ذکر کثیر کتب میں شاعر کے عنوان سے موجود ہے۔

۱۴۔ محمد بن احمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ کی والدہ خدیجہ بنت علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

بقول محمد بن زکریا علائی کہ محمد بن احمد بن عیسیٰ موتم اشبال نے اخبار اور انساب کا ذکر کیا۔ قریش کے ایک ایک بطن کا، پھر کنانہ کا، پھر ہذیل کا، پھر ربیعہ کا۔ آپ کا ذکر ابی نصر بخاری نے سرالانساب علویہ میں کیا ہے۔ بقول مسعودی سعید حاجب آپ کو بصرہ سے اٹھا کر لے گیا اور بغداد میں قید کر لیا حتیٰ کہ آپ کی وہیں وفات ہوگئی۔ آپ کے ہمراہ آپ کے فرزند علی بھی تھے جن کو آپ کی وفات کے بعد ایام مستعین میں رہا کیا گیا۔[۱]

۱۵۔ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن جعفر اعرج بن عبداللہ بن جعفر قتیل حرہ بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی علیہ السّلام آپ کی کنیت ابوعلی حرانی تھی۔ آپ نسابہ ثقہ صاحب کتاب مبسوط فی نسب تھے۔

۱۶۔ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن عمر اسدی کوفی المعروف بابن دینار نسابہ ابوالحسین عمری نے مجدی میں کہا کہ ان کے تبصروں سے ابوعبداللہ حسین بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ نقیب اوّل نسابہ نے استفادہ کیا ہے، اور یہ بابن دینار محمد بن حسن بن دینار الہاشمی کے علاوہ ہیں جن کا ذکر نزہتہ الباء کے صفحہ نمبر ۲۰۲ پر ہے، اور ان سے ابراہیم بن ناصر آل طباطبا نے بھی روایت کی ہے۔[۲]

۱۷۔ محمد الجوانی بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ آپ اپنے والدِ محترم کے وصی تھے آپ کی وفات ۳۲ سال کی عمر مبارک میں ہوئی آپ کی اولاد سے بے شمار نساب اور محدث ہوگزرے ہیں۔ جن میں واسط اور مصر کے نقیب بھی تھے۔ آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔

۱۸۔ محمد بن علی شبیہ بن حسین ذی عبرہ بن زید بن امام زین العابدینؑ۔

---

۱۔ مروج الذہب، جلد دوم، صفحہ ۴۳۰ ۲۔ منتقلہ الطالبیہ، صفحہ ۶۷

۱۹۔ محمد بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین۔ آپ کی کنیت ابوالحسن الاکبر تھی اور آپ کے فرزند ابی محمد حسن دندانی نسابہ تھے جنھوں نے اپنے دادا یحییٰ نسابہ کی کتاب روایت کی۔

۲۰۔ مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی زبیر بن بکار آپ کا بھتیجا تھا۔ مصعب بن عبداللہ کی کتاب نسب قریش بہت مشہور ہوئی مصعب ۸۰ سال تک زندہ رہا بغداد میں سکونت اختیار کی اور مالک بن انس سے حدیث روایت کی۔

۲۱۔ ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی ابومنذر جو کہ ایک مشہور نساب تھے انہوں نے اپنے والد سے علم حاصل کیا۔ جو کہ ایک نسابہ تھے ہشام کوفہ کے تھے۔ آپ نے امام محمد باقرؑ اور امام صادقؑ کے اصحاب سے حدیث روایت کی۔ آپ نے تین دِن میں قرآن پاک حفظ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات سنہ ۲۰۴ یا ۲۰۷ ہجری میں ہوئی، اور اُس وقت مامون رشید کی حکومت تھی۔ آپ ایک بڑے نساب تھے۔ آپ کی تصانیف میں جمہرۃ فی الانساب، کتاب المنزل فی نسب۔ کتاب موجز فی نسب، کتاب الفرید، کتاب الملوکی، کتاب التباشیر بالاولاد، کتاب الایام، کتاب الاوٗیل آپ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے۔

۲۲۔ یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ آپ کی کنیت ابوالحسین تھی اور آپ کو عقیقی کہا جاتا تھا جس کی نسبت مدینہ کے قریب ایک بستی عقیقی سے تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ مدینہ کے امیر تھے۔ آپ اوّل تھے جنھوں نے آل ابی طالب پر نسب کی مبسوط کتاب تحریر کی جو آج بھی موجود ہے۔ آپ نے امام علی رضاؑ اور اپنی والدہ رقیہ بنت یحییٰ بن سلیمان بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین سے روایت کی۔ آپ کی ولادت محرم ۲۱۴ ہجری مدینہ میں اور وفات ۲۷۷ ہجری کو مکہ میں ہوئی۔ آپ کے ہاتھ پر ہی اولاد علیؑ اور اولاد جعفر طیارؑ کی صلح ہوئی تھی۔ آپ کو اولادِ علی کی نسبت سے نسب کی کتاب لکھنے والے اوّل فرد کی فضیلت حاصل ہے۔ جو آپ کی کتاب نسب آل ابی طالب المعقبین کے نام سے شائع ہوچکی ہے، اور یہ کتاب آپ کے پوتے حسن بن محمد بن یحییٰ نسابہ نے روایت کی ہے۔ آپ کی دوسری کتاب المناسک کو ابن عقدہ نے روایت کیا۔ کتاب المسجد کو تلعکبری نے آپ سے روایت کیا۔ بقول شہاب الدین مرعشی آپ نے امام رضاؑ سے روایت کی۔[۱]

## قرن الرابع (چوتھی صدی ہجری)

۱۔ ابراہیم بن خداع ابوالقاسم نسابہ آپ نے شبل بن تکین نسابہ سے روایت کی۔ بقول ابوالحسن عمری علوی کہ نسابہ ابوالغنائم حسنی بصری کے تبصروں میں میں نے دیکھا، تحریر تھا کہ ابراہیم بن خداع نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا مسہل بن عبداللہ بن داوٗد بخاری نے بغداد میں بمطابق ۳۴۱ ہجری میں۔ آپ نے ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم جوانی سے روایت کی۔

۲۔ احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد الجوانی بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین۔ آپ ابوالعباس کوفی جوانی عالم فاضل نسابہ اور واسط کے قاضی تھے۔ آپ شیخ شرف عبیدلی کے نانا تھے آپ سے ابوالقاسم خداع نسابہ نے روایت کی ہے۔

۳۔ ابوالعباس احمد بن علی بن محمد ششدیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علیؑ الشریف السیّد مانکدیم المعروف با بن ششدیو آپ نے ابوالقاسم علی بن احمد بن حسین بن احمد بن حسن بن زید بن عبداللہ بن قاسم بن اسحاق عریضی جعفری جرجانی سے روایت کی، اور آپ سے زین الدین ابوالحسین یحییٰ بن حسین بن ہارون افطع بطحانی حسنی نسابہ نے روایت کی۔

۴۔ ابوالحسین احمد بن عمران بن موسیٰ اشنانی بصری آپ بصرہ کے علما اور نسابین میں سے ایک تھے۔ اشنانی نسابہ کی ابی نصر بخاری نسابہ سے خط و کتابت تھی، خاص کر نسب کے معاملات پر خط و کتابت تھی جس کا ذکر ابی نصر بخاری نے سر انساب علویہ میں کیا ہے۔

۱۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۲۹

ابوالحسن عمری نے مجدی میں اور ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن طباطبا نے منتقلہ الطالبیہ میں اشنانی نسابہ سے روایت کی ہے۔

۵۔ احمد بن ابی جعفر محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔
ابوعبداللہ اصفہانی، آپ کی والدہ دُختر مطلب مخزومیہ تھیں جو کہ کوفہ سے تھیں۔ آپ عالم، فاضل اور نساب تھے۔

۶۔ احمد ابوالفتح بن ابی عبداللہ محمد بن محسن بن یحییٰ بن جعفر بن امام علی نقی علیہ السّلام۔

احمد ابوالفتح نسابہ یا ابن محسن الرضوی نسابہ سے معروف تھے۔ آپ کے والد محترم نقابۃ مقابر القریش کے متولی تھے۔ بقول ابوالحسن عمری کہ یہ گھر علما اور فضلاء کا تھا۔

۷۔ الحسن بن ابی القاسم حمزہ بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن الحسن بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدینؑ۔

آپ ابوالحسن طبری مرعشی سے معروف تھے شاعر، ادیب اور نسابہ تھے۔ آپ کثیر خوبیوں کے مالک تھے بقول نجاشی کہ وہ فقہا میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے ان کی کنیت ابو محمد تھی انہیں طبری اور مرعشی کہتے تھے۔ ان سے ۳۵۶ میں مشائخ نے سنا۔ انہوں نے ۳۵۸ ہجری میں وفات پائی۔[۱]

۸۔ حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام ابو محمد ناصر اطروش کبیر صاحب دیلم شاعر۔ فقیہ، نسابہ اور مصنّف تھے۔
آپ محمد بن زید الداعی کے ہمراہ طبرستان میں موجود تھے۔

آپ کی کتابوں میں ''مسائل الناصر''، ''جس کی شرح شریف مرتضیٰ الموسوی نے تحریر کی۔''، ''کتاب الطلاق''، ''کتاب فی امامیہ کبیر''، ''کتاب فدک وخمس''، ''کتاب الشہد او فضل اہلِ فضل منہم''، ''کتاب فصاحۃ ابی طالب''، ''کتاب معاذ یر بنی ہاشم''، ''کتاب انساب الائمۃ وموالیدھم الی الامر علیہ السّلام'' اور ''کتاب التفسیر'' وغیرہ۔[۲]

۹۔ حسن بن محمد بن یحییٰ النسابہ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین۔

ابو محمد دندانی شریف نسابہ المعروف با بن اخی طاہر آپ انساب اور اخبار کے عالم تھے آپ نے اپنے دادا سید یحییٰ نسابہ کی کتاب انساب آل ابی طالب جو آل ابی طالب پر اوّل کتاب تھی روایت کی۔ آپ کی رہائش بغداد میں تھی۔ تلعکبری نے آپ سے روایت کی۔ شیخ مفید نے اپنے شباب کے اوائل میں آپ کو دیکھا اور آپ سے روایت کی، اور کتاب الارشاد میں بھی آپ سے روایت کی۔ آپ کی وفات ۳۵۸ ہجری میں ہوئی۔

۱۰۔ حسین بن ابی حسن علی بن عبداللہ بن احمد درخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ السّلام ابوعبداللہ مصری المعروف با بن شاش فقیہ، متکلّم اور نسابہ تھے۔

۱۱۔ حسین بن ابی طیب محمد ملقطہ بن احمد کوفی بن علی ضریر بن محمد صوفی بن یحییٰ صالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام آپ ابوعبداللہ نظار المتکلم امامی نسابہ تھے۔ آپ نے مصر میں آئمہ کے نسب کو ثابت کیا۔ آپ کے بھائی ابی یعلی حمزہ شیخ الجماعۃ ولسان تھے۔ آپ بنی ضبیعہ میں رہتے تھے عمری نے مجدی میں ابنِ عنبہ نے عمدۃ میں اور عمیدی نے مشجر الکشاف میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ حسین بن موسیٰ ابرش بن محمد اعرج بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔ ولی نقابۃ نقباء الاشراف بغداد تھے۔ آپ اپنے عہد کے عظیم شیعہ عالم تھے۔ آپ شریف رضی سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے والد محترم تھے۔ آپ کے تعلّقات اپنے زمانے کے عمائدین اور حکمرانوں سے خوشگوار تھے۔ بقول ابی الحسن عمری کہ آپ بصرے کے رہائشی تھے۔
آپ کی وفات ۴۰۰ ہجری کو ہوئی اور آپ کو دارہ میں دفن کیا گیا۔ بعد میں کربلا امام حسینؑ کی قبر مبارک کے قریب دفن کیا گیا۔

۱۳۔ الحسین بن علی بن ابی الطیب احمد بن محمد بن جعفر بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

---

۱۔ رجال نجاشی، صفحہ ۶۴ ۲۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۱۹۲۔۱۹۱

آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ بابن دنیا النسابہ زنجانی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی اولاد آپ کی وجہ سے بنی ابی الدنیا کہلاتی ہے۔ آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔

۱۴۔ الحسین بن جعفر بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

المعروف بابن خداع نسابہ مصری آپ علم الانساب میں بلند پایہ عالم تھے۔ ابوالحسن عمری نے المجدی میں آپ سے روایات لی ہیں۔ آپ علم الحدیث میں بھی ثقہ تھے نسب پر آپ کی تالیف ''کتاب المعقبین'' تھی آپ سیف الدولہ ابن حمدان کے زمانے میں بغداد داخل ہوئے اور وہاں احادیث بیان کیں۔ ابوالغنائم حسنی نسابہ نے بغداد میں آپ سے روایت کی، اور ابوالغنائم بصری حسنی کے طریق سے ابوالحسن عمری نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ شبل بن تکین نسابہ کے معاصرین میں سے تھے۔ بقول ابن عساکر کہ حسین بن جعفر بن حسین الشریف نسابہ کی ولادت ۳۱۰ ہجری کو ہوئی۔[ا]

۱۵۔ حسین بن ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد الجوانی بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ ابو ہاشم عالم فاضل نسابہ تھے آپ بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے اپنے ماموں ابوالقاسم طاہر بن یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ الاعرج سے روایت کی، اور آپ سے شیخ شرف عبیدلی نے روایت کی۔

۱۶۔ الحسین بن امیر حجاز ادریس بن داؤد بن احمد المسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امام علیؑ۔ آپ کے والد محترم حجاز کے بادیہ کے امیر تھے۔ آپ بھی عالم فاضل اور نسابہ تھے۔

۱۷۔ حمزہ بن احمد بن عبداللہ اکبر بن محمد الصدر بن حمزہ بن اسحاق بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالب علیہ السّلام۔ آپ بھی علم الانساب میں مہارت رکھتے تھے۔

۱۸۔ حیدر بن ناصر بن حمزہ بن حسن بن سلیمان بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ علم الانساب میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ مراکش سے مصر داخل ہوئے اور مصر میں ہی وفات پائی آپ کا جنازہ عزیز اسماعیلی نے پڑھوایا آپ کا تذکرہ ابن مہنا نے تذکرہ میں اور ابنِ عنبہ نے عمدۃ میں کیا ہے۔

۱۹۔ سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ بخاری المہری۔ آپ ابی نصر بخاری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ علوی انساب کے علماء میں بہت اہم ہیں۔

آپ ۳۴۱ ہجری میں بغداد داخل ہوئے، اور وہاں محمد بن نوح الجند یسابوری سے حدیث سنی۔ آپ نے چار افراد سے علم الانساب اخذ کیا۔

(۱) ابی طاہر احمد بن عیسی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیر المومنین علی علیہ السّلام۔

(۲) یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین۔

(۳) ابی یقظان سحیم بن حفص النسابہ جعفی۔

(۴) حسن ناصر الکبیر اطروش بن علی بن حسن بن علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ، اور اپنی کتاب سر سلسلۃ علویہ میں بہت سے نسابین اور مؤرخین سے نقل کیا۔

۲۰۔ شبل بن تکین نسابہ جو کہ بنی باہلہ کے غلام تھے۔ انہوں نے نسابہ عالم ابی جعفر محمد بن عبیداللہ اصفہانی بن عقیل بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے روایت کی، اور آپ سے ابن خداع نسابہ حسینی مصری نے روایت کی۔

۲۱۔ طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

ا۔ تاریخ دمشق از ابن عساکر جلد چہارم، صفحہ ۲۸۹

ابوالقاسم محدث نسابہ شیخ الحجاز آپ رئیس اور جلیل القدر تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم یحییٰ نسابہ کی کتاب روایت کی، اور مشہور مورخ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی نے آپ سے روایت کی۔[۱]

۲۲۔ عبیداللہ ابی الحسن موسیٰ بن ابی عبداللہ احمد بن ابی علی محمد اعرج بن احمد بن ابی جعفر موسیٰ مبرقع بن امام محمد جواد التقی علیہ السّلام۔ ابوالفتح ذوالمناقب سیدالاشرف بقم۔ آپ امامیہ کے اکابر، علماء اور فقہا میں سے تھے۔ آپ ثقہ، فاضل، محدث نسابہ تھے۔ آپ نے ابی محمد جعفر بن احمد اور احمد بن حسین ایوبی سے روایت کی اور آپ سے۔ شیخ مفید عبدالرحمان بن احمد نیشاپوری اور ابوسعید محمد بن احمد نیشاپوری نے روایت کی۔

آپ کی کتابوں میں ''انساب آل الرسول واولاد البتول ''کتاب فی حلال وحرام''، ''کتاب الادیان والملل''، اور آپ سے کتاب انساب آل رسول شیخ عبدالرحمان بن احمد نیشاپوری نے پڑھی جو کہ شیخ طوسی کے شاگردوں میں سے تھے۔

۲۳۔ علی بن احمد بن ابی یعقوب اسحاق بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ابن ابی طالب۔

ابوالحسن نسابہ آپ کی والدہ شیراز کی ہاشمی خاندان سے تھیں۔ آپ سلطان کے نزدیک متقدم تھے آپ عضدالدولہ کے عہد میں بغداد نقابۃ الطالبین میں آئے جب ابی احمد موسوی چار سال کے لیے گرفتار ہوئے تھے۔ آپ علم الانساب کے ماہر اور عالم فاضل شخصیات میں سے تھے۔

۲۴۔ علی بن ابوعلی احمد بن ابوالحسن علی عقیقی بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

ابوالحسن عقیقی آپ امامیہ کے اکابر علماء میں سے تھے۔ آپ علم الرجال کے عارف تھے، اور انساب الطالبین میں مہارت رکھتے تھے۔ ابومحمد حسن دندانی عبیدلی نسابہ نے خبر دی ہے کہ:

ابوالحسن علی بن احمد بن علی عقیقی سن ۲۹۸ ہجری میں بغداد داخل ہوئے۔

۲۵۔ علی بن حسین بن محمد بن احمد بن الھیثم بن عبدالرحمان بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔

ابوالفرج اصفہانی ادب لغت، مغازی اور علم الانساب کی بہت زیادہ معرفت رکھتے تھے۔

آپ کی تصانیف میں ''کتاب الاغانی الکبیر'' اور ''مقاتل الطالبین'' بہت مشہور ہیں۔

۲۶۔ علی بن حسین بن یحییٰ بن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن عمر الاطرف بن امام علی علیہ السّلام۔

ابوالحسن شریف نسابہ بالکوفہ المعروف بابن سلطین آپ کے پردادا محمد بن اسماعیل کا لقب سلطین تھا اس لیے ان کی اولاد بنی سلطین کہلائی آپ سے عمری علوی نے مجدی فی انساب الطالبین میں روایت کی۔

۲۷۔ علی بن ابی الطیب محمد الاحول بن ابی عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن محمد بن یحییٰ صوفی بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف بن امام علیہ السّلام۔

ابوالحسین الشریف نسابہ آپ صاحب مجدی ابوالحسن عمری کے دادا تھے۔

۲۸۔ عمر بن علی بن حسین بن عبداللہ بن محمد صوفی بن یحییٰ الصالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب۔

المعروف موضح نسابہ آپ ابی نصر بخاری اور ابواحمد حسین موسوی نقیب بغداد کے ہم عصر تھے۔

۲۹۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی العباس احمد بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام علی زین العابدین علیہ السّلام۔

ابوزید المعروف ابی العباس عالم فقیہ متکلّم علمائے زیدیہ میں سے تھے۔ آپ کی وفات ۳۲۶ ہجری میں رے کے اندر ہوئی۔ آپ لاولد تھے۔ آپ کا ذکر ابی نصر بخاری نے سر انساب علویہ اور ابوالحسن عمری نے المجدی میں کیا۔

---

۱۔ التنبیہ والاشراف، طبع مصر، ص ۲۶۰

۳۰۔ محمد بن احمد بن ابراہیم الکوفی بن محمد بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید الابلج بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام۔ ابوعبداللہ الفاضل، ادیب، شاعر، نسابہ۔

شیخ شرف عبیدلی نے آپ سے اخذ کیا۔ صاحب عمدۃ الطالب نے آپ کو معتزلی تحریر کیا ہے۔

۳۱۔ محمد بن علاء بن جعفر الملک ملتانی بن ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی علیہ السّلام ابوجعفر الفاضل نقیب نسابہ آپ کی اولاد ہرات میں تھی۔ آپ نے علم الانساب میں کتابیں تحریر کی تھیں۔ ابوطالب اسماعیل مروزی کے بقول آپ ہرات کی نقابت کے متولی تھے۔ آپ کے والد علاء بن جعفر الملک ملتانی سندھ میں تھے جو شجاع زاہد تھے اور ہرات آئے اور پھر بخارا میں وفات پائی۔

۳۲۔ محمد بن علی بن ابی طالب محمد بن علی بن اسحاق بن عباس بن اسحاق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ عالمِ فاضل اور نسابہ تھے۔ آپ سے ابی نصر بخاری نے روایت کی۔

۳۳۔ محمد بن علی المعروف بابن معیۃ بن حسن بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔

ابوجعفر المعروف بابن معیۃ نسابہ صاحب کتاب (المبسوط) آپ سے شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے تہذیب الانساب میں روایت کی ہے۔

۳۴۔ مسلم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی اور کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام محمد اور لقب مسلم تھا۔ آپ کی والدہ اُمِ کلثوم بنت علی بن یحییٰ نسابہ تھیں۔ آپ حجاز اور مصر میں سید و سردار تھے۔ آپ کو سلطان معز الدین اللہ فاطمی کے ہاں عزت اور احترام حاصل تھا۔ بقول ابنِ عنبہ آپ مصر میں مسلم علوی کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کی وفات ۳۶۵ ہجری میں ہوئی۔

## القرن الخامس: (پانچویں صدی ہجری)

۱۔ ابراہیم بن ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن ابی الحسین علی شاعر بن ابی الحسن محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔

ابواسماعیل سید عالم شاعر نسابہ آپ کی کتاب منتقلہ الطالبیہ علم الانساب میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے، جس میں سادات کی ہجرتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی کتابیں دیوان الانساب اور مجمع الاسماء والالقاب تھیں۔

آپ سے سید احمد بن محمد بن مہنا عبیدلی نے اپنی کتاب تذکرۃ المطاہرہ میں روایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن محمد بن زید بن علی بن عبیداللہ بن ابی الحسین علی بن ابی عبداللہ جعفر بن احمد السکین بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید (شہید) بن امام زین العابدینؑ۔

ابوالسرایا نصیبی رملی آپ رملہ کے نقیب اور قاضی تھے۔

ابوالحسن عمری علوی اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اِن نقیب اور قاضی کو سن ۴۴۳ ہجری میں رملہ دیکھا گیا۔

۳۔ ابومحمد حسن بن زید بن حسن بن احمد بن ابی جعفر محمد بن احمد مجدور بن محمد اعرابی بن القاسم ابی محمد بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم۔ ہروی عالم فاضل اور نسابہ تھے۔ آپ سے سید ابراہیم بن ناصر آل طباطبا حسنی نے منتقلہ میں روایت کی ہے۔

۴۔ الحسین بن ابی طالب محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ۔

ابوعبداللہ المعروف بابن طباطبا نسابہ فاضل ادیب شاعر آپ کی ولادت ذی العقدہ ۳۸۰ ہجری میں ہوئی، اور وفات ربیع الاوّل ۴۴۹ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے جو کتابیں تحریر کیں۔ ان میں ''تہذیب الانساب'' المسمی بحر الانساب مبسوط۔

کتاب الکامل فی النسب''، ''کتاب انساب المشجر ۃ''، ''جریدہ نیشاپور''۔ آپ نے ابی الفضل ناصر بن ابراہیم بن حمزہ داعی سے روایت کی، اور ابوالحسن عمری صاحب المجدی نے آپ سے سیکھا اور پڑھا۔

وہ مجدی فی النساب الطالبین میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے موصل سے اپنے استاد ابی عبداللہ حسین بن محمد بن قاسم بن طباطبا نسابہ کو بغداد میں خط لکھا اوران سے علم الانساب کی کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا اور نسب علی بن احمد الکوفی کا بھی پوچھا، اور انہوں نے مجھے جوابی خط تحریر کیا۔ آپ کا ذِکر نسب کی تمام کتابوں میں مل جاتا ہے۔

آپ کی کتاب بحرالانساب کا نسخہ مکتبہ علامہ سید ابوالحسن موسوی اصفہانی نجف اشرف سے دریافت ہوا جو کہ شیخ محمد علی موحی حلی کے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ جوانہوں نے سید مراد بن سید احمد حاکم المشہد شریف غروی کوتحریر کیا۔

آپ کی کتاب انساب المشجر ۃ سے احمد بن محمد بن مہنا عبیدلی نے اپنی کتاب تذکرہ الانساب میں نقل کیا۔

۵۔ ابومحمد زید بن حسن بن زید بن حسن بن ابی جعفر محمد بن احمد مجدور بن محمد اعرابی بن ابی محمد القاسم بن حمزہ ابی القاسم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

ہروی عالم، فاضل اور علم الانساب کے ماہر تھے آپ کا ذکر عزالدین مروزی نے انساب الطالبیہ میں کیا ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے آپ کو ابومحمد موسوی تحریر کیا ہے۔[۱]

آپ سے ابراہیم بن ناصر طباطبا نے روایت کی کہ خبر دی مجھے ابومحمد زید بن حسن موسوی ہروی نے کہ خبر دی حسین بن علی بن محمد بن علی عریضی بن علی علوی نسابہ نے۔[۲]

۶۔ زید بن حسین بن علی بن موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابن بی طالبؑ۔

آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ غزنہ کے نقیب عالم اور نسابہ تھے۔ آپ کا ذکر اسماعیل مروزی نے انساب الطالبیہ میں کیا ہے۔

۷۔ طالب بن محمد بن عیسیٰ بن احمد بن محمد الیا کمانی بن القاسم بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔ آپ عالم فاضل اور نسابہ تھے آپ نے آل ادریس کا نسب مراکش میں لکھا۔ آپ کا ذکر ابن مہنا نے تذکرہ اور ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں کیا۔

۸۔ عبداللہ بن ابی محمد حسن القاضی دمشق بن ابی عبداللہ محمد بن حسن الصالح بن حسین احول بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبر ۃ بن زید شہید، بن امام زین العابدین۔

ابوالغنائم دمشقی نسابہ فاضل عالم، قاضی بہ دمشق تھے۔ آپ کی ولادت محرم سنہ ۳۷۸ ہجری میں ہوئی، اور وفات ۴۳۸ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے طبرستان رے، زنجان تبریز، بلادِ خراسان فارس، عراق، شام، مصر اور مغرب میں حدیث سنی۔

اور ان علاقوں میں علوی سادات سے ملاقات کی اور نسابین کی جماعت سے ملاقات کی، اور ان سے علم الانساب سیکھا۔

آپ نے شیخ شرف عبیدلی سے علم الانساب سیکھا۔ آپ زیدی مسلک سے تعلّق رکھتے تھے۔

آپ کی نسب پر کتاب ''نزھۃ عیون المشتاقین الی وصف السادہ المیامین تھی۔[۳]

۹۔ عبدالجبار بن حسن بن محمد بن جعفر بن ابی طاہر حسن بن ابن علی المعروف بابن معیہ بن حسن بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ عالم فاضل نسابہ تھے کوفہ کی مسجد عبدالجبار آپ کے نام پر تعمیر ہوئی تھی۔

۱۔ لسان المیزان، جلد اوّل، صفحہ ۵۰۱ ۲۔ منتقلہ الطالبیہ، صفحہ ۳۳۰ ۳۔ منیۃ الرغبین فی طبقات النسابین، از عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۲۱۷

۱۰۔ علی بن ابی طالب احمد بن القاسم بن احمد بن جعفر بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجر ی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ کثیر علوم اور فضائل والے تھے اور علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ طبرستان اور آمل کے نقیب تھے۔ آپ فقیہ تھے اور مستعین باللہ آپ کا لقب تھا۔ دیلم میں آپ کی بیعت کی گئی تھی۔ آپ کی وفات ۴۷۲ ہجری میں ہوئی۔

۱۱۔ علی بن حسین بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی جعفر محمد بن حسن بن محمد بن عبداللہ بن محمد ذی نفس الزکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ کی کنیت ابوطالب آپ عالم فاضل اور نسابہ تھے آپ کا ذکر تذکرہ اور عمدۃ میں ہے۔

۱۲۔ محمد بن حسن بن حسین میر آہنگ بن علی کاسکین قزوینی بن حسین النقیب بن ابی الغیث محمد بن یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان شجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ بن مولا علیؑ۔ آپ علم الانساب کے ماہر اور سمرقند کے نقیب تھے۔

۱۳۔ محمد بن ابی احمد حسین بن موسیٰ ابرش بن محمد اعرج بن موسیٰ ابی سبحۃ بن ابراہیم مرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

ابوالحسن شریف رضی ذوالحسبین نقیب النقباء بغداد آپ کی والدہ فاطمہ بنت ابی محمد حسن المعروف بناصرک بن ابی حسین احمد بن ابی محمد ناصر اطروش بن علی بن حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

آپ عالم فاضل، فقیہ، مفسّر، نسابہ اور شاعر تھے۔ آپ نے مولا علی کے خطبات، مکتوبات اور اقوال کو جمع کر کے ایک کتاب کی شکل دی جو آج نہج البلاغہ کے نام سے مشہور ہے۔ صاحب مجدی ابوالحسن عمری کی آپ سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ جس کا ذکر انھوں نے مجدی میں کیا ہے۔

۱۴۔ محمد بن محسن بن حسن بن علی بن ابی جعفر محمد بن علی دینوری بن حسن بن حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔ ابوحرب شیخ شرف دینوری نسابہ ادیب آپ کی پیدائش بغداد میں ہوئی۔

بقول ابوالحسن عمری کہ آپ اُن کے دوست ہیں اور نقابۃ البغداد کے خلیفہ تھے آپ نے بلادعجم کا سفر کیا اور جرائد کو جمع کیا۔ آپ کی وفات غزنہ میں ہوئی۔

۱۵۔ ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی الشاعر بن محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

آپ کی کنیت ابوابراہیم تھی آپ متقی، عالم اور نسابہ تھے آپ کی کتاب غایۃ المعقبین فی نسب تھی۔ آپ سے آپ کے فرزند سید ابی اسماعیل ابراہیم صاحب ''منتقلہ الطالبیہ'' نے سیکھا اور روایت کی۔

۱۶۔ نصر بن مہدی بن علی بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ کوفی غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ کی کنیت ابوالفتح تھی اور الونکی الرازی مشہور تھے۔ ونک رے میں ایک قریہ کا نام ہے۔ آپ عالم فاضل نسابہ تھے آپ کا تعلّق زیدی مذہب سے تھا۔

بقول سمعانی کہ نصر بن مہدی نے ابی فضل یحییٰ بن حسین علوی زیدی المعروف کیا الحافظ، ابی بکر اسماعیل بن علی الخطیب اسماعیلی نیشاپوری ابی محمد عبدالواحد ابن حسن صفار شروطی، ابی بکر طاہر بن حسین بن علی سمان، ابی داؤد سلیمان بن داؤد بن یونس غزنوی اور ابی سعد اسماعیل بن احمد صفار رازی وغیرہم سے کثیر احادیث سنیں۔[۱]

۱۷۔ یحییٰ بن حسین احول بن ہارون اقطع بن حسین بن محمد بن ہارون بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن السبطؑ بن امام علیؑ۔

آپ کی کنیت ابوطالب تھی اور آپ بابن الہارونی مشہور تھے۔ آپ کا لقب ناطق بالحق تھا آپ عالم فاضل اور علم الانساب فقہ اور کلام میں ماہر تھے۔ آپ زیدی اماموں میں سے تھے جن کی بیعت دیلم میں ہوئی۔

آپ نے ابی الغنائم عبداللہ بن حسن دمشقی نسابہ سے روایت کی اس کے علاوہ ابی الحسین نحوی سے روایت کی اور آپ سے تلعکبری نے روایت کی۔

آپ کی تصانیف میں ''کتاب الامالی جس میں سے سید ابن طاؤس نے اپنی کتاب الاقبال میں نقل کیا۔''

''کتاب مسجد النبی''، ''کتاب اسامی الامہات فی النسب''۔

۱۸۔ یحییٰ بن ابی طالب محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ کی کنیت ابومعمر تھی آپ امامی شیعہ میں اہلِ علم وفضل وادب تھے۔ آپ کے وقت میں طالبین کے نسب کی معرفت آپ پر ختم ہوتی تھی۔ آپ نے حسین بن محمد خلال، علی بن عیسیٰ ربعی اور ابی القاسم ثمانینی سے روایت کی اور آپ سے شریف ابوالسعادات ہبت اللہ بن علی بن محمد بن حمزہ علوی حسنی نحوی المعروف بابن شجری نے روایت کی۔

آپ نے بغداد میں برکہ نامی علاقے میں جو کرخ کے پاس ہے رہائش اختیار کی آپ نے ۴۷۸ ہجری میں مقتدی کے ایام وفات پائی۔

۱۹۔ یحییٰ بن محمد ابی الحسن بن ابی جعفر احمد زبارہ بن محمد اکبر بن عبداللہ مفقود بن حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ کی کنیت ابومحمد آپ فقیہ المتکلم محدث تھے۔

آپ کی رہائش نیشاپور میں تھی۔

آپ کا ذکر علامہ حلی نے خلاصہ میں، نجاشی نے فہرست میں کیا ہے۔

۲۰۔ ابوحسن محمد بن ابوجعفر محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ نسابہ کبیر، عالم فاضل تھے آپ شیخ شرف عبیدلی سے معروف تھے۔ آپ کا نام علوی علم الانساب میں بہت بلند ہے۔ ابوالحسن عمری نسابہ آپ کے شاگرد ہیں۔

بقول عمری میرے استاد ابوالحسن نسابہ شیخ شرف ۹۹ سال زندہ رہے، اور ان کے اعضاء و جوارح سلامت رہے ان کی عرفیت بابن ابی جعفر تھی اور اسم محمد بن محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔ ان کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں مگر ان میں سے منقرض ہوگئے۔ ان کی بقایا بیٹیوں کے علاوہ اولاد نہ بچی۔[۲]

آپ ۳۳۸ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۴۳۷ ہجری کو دمشق میں وفات پائی آپ بغداد سے موصل منتقل ہوئے اور پھر واپس موصل آگئے آپ علم الانساب میں منفرد تھے۔[۳]

آپ نے طویل عمر پائی یہاں تک کہ ابی محمد حسن المعروف ابنِ اخی طاہر دندانی نسابہ جو کہ ۳۵۸ میں فوت ہوئے اُن سے روایت کی۔ شیخ شرف عبیدلی بہت بڑے عالم فاضل اور نسابہ تھے اُن کے زمانے کا علم الانساب ان پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ آپ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ شریف رضی اور شیخ ابی الحسن عمری علوی نسابہ کے استاد تھے۔ آپ نے ۹۹ سال عمر پائی اور آپ کے اعضاء اس وقت تک صحیح سلامت تھے۔[۱]

---

۱۔ الانساب، از سمعانی جلد ۵، صفحہ ۶۱۷۔ ۶۱۶، روضہ الطالب فی اخبار آل ابی طالب از سید قمر عباس اعرجی، صفحہ ۴۲۴

۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، از عمری، صفحہ ۴۰۱ ۳۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، صفحہ ۴۴۲

عمری نے اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین میں کثرت سے آپ سے روایت کی ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں کہ محمد بن محمد المعروف شیخ شرف شیعہ مشائخ میں سے ایک تھے وہ علم انساب کے علامہ تھے۔ انہوں نے اپنے والد، ابن عقدہ، محمد بن عمران مرزبانی اور ابی عمر حیویہ سے روایت کی۔

اور ان سے ابوحرب محمد محسن علوی۔ احمد بن محمد وتار، ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز عکبری نے روایت کی۔ ابوالفرج اصفہانی سے انہوں نے کتاب ''دریارات'' روایت کی۔[۲]

۲۱۔ ابوالحسن علی عمری علوی بن ابی الغنائم محمد نسابہ بن ابی حسین علی نسابہ بن ابی طیب محمد اعور بن ابی عبداللہ محمد ملقطہ بن ابی حسین احمد اصغر ضریر کوفی بن ابوالقاسم علی ضریر بن ابی علی محمد صوفی بن ابی الحسن یحییٰ صالح بن ابی محمد عبداللہ بن ابی عمر محمد بن عمر اطرف بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ کے والد محترم ابوالغنائم محمد المعروف بابن مہلبیہ نسابہ تھے جو علم الانساب کے ماہر تھے۔ عمری علوی انساب میں ایک بلند نام ہیں آپ کی کتاب المجدی فی انساب الطالبین بہت اہم کتاب سمجھی جاتی ہے۔ آپ کے دادا بھی نسابہ تھے۔ آپ کے استادوں میں آپ کے والدِ محترم ابوالغنائم محمد شیخ شرف عبیدلی اور ابوعبداللہ حسین بن طباطبا ہیں۔

بقول صفی الدین محمد بابن طقطقی کہ ابوالحسن عمری کی ولادت سن ۳۴۸ میں ہوئی اور وفات ۴۶۰ ہجری میں موصل میں ہوئی۔ [۳]

آپ اثناء عشری شیعہ تھے۔

آپ کی تالیفات میں (۱) کتاب المجدی فی انساب الطالبین، (۲) کتاب المشجر، (۳) کتاب الشافی، (۴) کتاب العیون، (۵) المبسوط فی الانساب تھیں۔ آپ نے اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین کی تدوین کے لیے۔ مصر، مکہ، جزیرہ، موصل، کوفہ، عکبرا، بصرہ، عمان، نصیبین، دیار بکر، شام، حلب کا سفر اختیار کیا۔

شیخ ابوالحسن علی عمری نے اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین کو مجد الدولہ ابوالحسن احمد نقیب مصر فی زمن الفاطمین بن فخر الدولہ ابی یعلیٰ حمزہ بن حسن بن عباس بن حسن بن حسین بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ کے نام سے منسوب کیا۔

## القرن السادس: (چھٹی صدی ہجری)

۱۔ ابوالحسین بن یحییٰ بن محمد بن حیدرۃ الارقطی آپ کا لقب بغیہ الدولہ تھا آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ سے ابوعلی محمد بن ابی البرکات اسعد بن علی بن ابی الغنائم معمر جوانی نقیب مصر ۵۸۸ المتوفی نے علم الانساب اخذ کیا۔

۲۔ احمد بن علی النقیب طبرستان بن ابی عبداللہ محمد بن ابی محمد حسن بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدینؑ۔

آپ سادات میں عالم فاضل نسابہ تھے آپ کی ولادت بدھستان میں صفر سن ۴۶۲ ہجری کو ہوئی اور آخری عمر میں آپ مازندران میں مقیم ہوگئے۔ آپ نے حجاز، عراق، خراسان، ماوراالنہر، بصرہ اور خوزستان کا سفر کیا۔ آپ کی ملاقات کثیر آئمہ الحدیث سے ہوئی۔

آپ نے بغداد میں ابی یوسف عبدالسّلام بن محمد بن یوسف قزوینی سے حدیث سنی۔ کوفہ میں ابی الحسین احمد بن محمد بن جعفر ثقفی سے سنی جرجان میں ابی القاسم اسماعیل ابنِ مسعدۃ اسماعیلی سے سنی اور اصفہان میں ابی عمرو محمد بن احمد بن عمر نہاوندی سے سنی آپ کی وفات ''ساری'' میں ۵۳۹ ہجری میں ہوئی۔[۱]

۳۔ تنکار بن علی بن زید نسابہ نقیب غزنہ بن حسین بن علی ابن موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السّلام۔

---

۱۔ درجات الرفیعہ از صدر الدین سید علی خان شیرازی متوی ۱۱۲۰، صفحہ ۴۸۱۔ ۴۸۰۔ منشورات بصیرتی، قم

۲۔ تاریخ اسلام، از علامہ شمس الدین ذہبی، جلد ۲۹، ص ۴۴۰، ۴۴۱

۳۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۳۷

آپ ابوالبشائر نسابہ تھے۔ ۵۱۱ ہجری میں ہرات میں تھے آپ کا ذکر اسماعیل مروزی نے کیا ہے۔

۴۔ جعفر بن ہاشم بن ابی الحسن علی النسابہ عمری علوی بن ابی الغنائم محمد بن علی بن محمد بن محمد بن احمد بن علی بن محمد صوفی بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علیؑ۔

آپ عالم فاضل اور نساب تھے آپ نے اپنے دادا ابوالحسن عمری کی کتاب المجدی فی انساب الطالبیین روایت کی، اور آپ سے ابن کلبون ابوطاہر محمد بن عبدالسمیع بن محمد بن کلبون عباسی المتوفی ۶۴۳ ہجری بغداد میں روایت کی۔

۵۔ جعفر بن ابی البشر ضحاک بن حسین بن سلیمان بن علی المعروف بابن سلمیہ بن عبداللہ اکبر بن محمد ثائر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام آپ سید الفاضل نسابہ اور امام الحرم تھے آپ کے علم الانساب سے متعلق حکایت ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں۔ تقی بن اسامہ کے حوالے سے تحریر کی ہے۔

۶۔ حسن بن ابی طالب علی بن ابی عبداللہ حسین بن ابی الحسن محمد نقیب بصرہ بن عبیداللہ بن ابی الحسن علی باغر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر الخطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسن عبدالسّلام ابو ہاشم نسابہ آپ کا وصف عمیدی نے مشجر الکشاف میں لکھا ہے۔

۷۔ الحسین بن زید بن ابی القاسم حسین نسابہ بن محمد بن ابی القاسم حسین بن علی بن ابی طیب احمد المعروف بابن دنیا بن محمد قوسرۃ بن ابی القاسم جعفر بن عبیداللہ بن موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

ابوطالب زنجانی سید نسابہ نقیب حفرۃ۔ آپ صاحب الکتاب تھے جس کا نام ''بالمدف فی اصول تھا۔ نسب پر آپ کی ایک مختصر کتاب ''المعارف فی الانساب بھی تھی۔

۸۔ الحسین بن ابی الحسین علی بن احمد الزاہد بن جعفر بن امیر محمد عقیقی بن جعفر صحصح بن ابی الفائز عبداللہ بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

ابوالقاسم آملی نسابہ آپ کی وفات سامرا میں قید کے دوران ہوئی۔

۹۔ عبدالحمید بن عبداللہ التقی النسابہ بن اسامہ بن عدنان بن اسامہ بن شمس الدین احمد بن علی بن ابی طالب محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین نسابہ نقیب بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید بن امام علی زین العابدین علیہ السّلام۔

ابوعلی جلال الدین کبیر جلیل القدر فاضل نبیل نسابہ محقق آپ نے اصول، تحقیق، اخبار، انساب، ادب، طب، نجوم کا علم حاصل کیا۔

آپ کی ولادت ۵۲۲ ہجری میں ہوئی۔

آپ ابومحمد عبداللہ بن احمد الخشاب لغوی نحوی کی مجلس میں بیٹھتے رہے اور اُن سے عربی علوم سیکھے۔

آپ نے خراسان کا سفر کیا جہاں پانچ سال کا قیام رہا اور یہاں بھی وہ علم سے ہی منسلک رہے اور یہیں سے وہ علم الانساب کے جنون میں مبتلا ہوئے جب وہ عراق آئے تو دیوان النسب بھی یعنی انساب کے دفتر میں اپنے والدمحترم کی جگہ پر کام کرنے لگے۔

آپ کی والدہ نفیسہ بنتِ ابنِ مختار علویہ عبیدلیہ تھیں۔

بقول ابنِ انجب عبدالحمید نسابہ بغداد میں بار بار داخل ہوئے اور آخر میں میں ۵۹۷ ہجری میں داخل ہوئے اور اسی سال رمضان میں آپ کی وفات ہوئی آپ کو مشہدِ علی علیہ السّلام لے جایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا۔

بقول سید شمس الدین محمد بن تاج الدین عمل المعروف بابن طقطقی کہ سید عبدالحمید نسابہ کی ولادت ۱۹ شوال کو ۵۲۲ ہجری میں ہوئی۔ آپ عالم فاضل،

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷

محدث اور نسابہ تھے آپ اعیان السادات اور امامیہ کے اکابر علماء میں سے تھے آپ نے سید فضل اللہ راوندی سے روایت کی اور علم الانساب میں آپ نے ابن ِکلبون عباسی نسابہ سے روایت کی اور انہوں نے جعفر بن ابی ہاشم بن ابوالحسن عمری نسابہ کے روایت کی اور انہوں نے اپنے دادا ابوالحسن عمری نسابہ سے۔[۱]

سید فخار بن معد موسوی (المتوفی سنہ ۶۳۰ ہجری) نے اپنی کتاب ''الحجتہ الذاہب الی ایمان ابی طالب'' میں روایت کی۔

اور آپ سے ۵۹۴ ہجری میں علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ سید عبدالحمید نسابہ سے محمد بن جعفر مشہدی نے مزار الکبیر میں بمطابق ذی العقدہ سنہ ۵۸۰ ہجری میں روایت کی۔ سید عبدالحمید نسابہ کے آثار میں ''کتاب ازھار الریاض المریعتہ فی النسب جس کا ذکر آغا بزرگ تہرانی نے الذریعہ میں کیا ہے۔[۲]

آپ کی اولاد با بن عبدالحمید کے نام سے مشہور ہوئی اور اس خاندان میں علماء، فاضل اور نسابین پیدا ہوئے۔ مشہد الشریف، غروی اور کوفہ کی نقابت ان کے پاس ہی رہی۔ ان میں سے ہی نسابہ سید جلال الدین عبدالحمید بن محمد بن عبدالحمید نسابہ المذ کور تھے۔ جن کی وفات ۶۶۶ ہجری میں ہوئی۔

۱۰۔ عبداللہ بن نجم الدین اسامہ بن شمس الدین احمد بن علی بن ابی طالب محمد بن عمر نقیب الکوفہ بن یحییٰ بن حسین نسابہ نقیب بن احمد المحدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی عبرۃ بن زید شہید بن امام علی زین العابدینؑ۔ ابوطالب المعروف تقی نسابہ۔ آپ عالم فاضل محدث اور نسابہ تھے آپ کا لقب جلال الدین تھا۔ آپ صاحب الحکایت ہیں جن کی ملاقات جعفر بن ابی بشر حسنی نسابہ سے ہوئی۔

۱۱۔ علی بن ناصر التقی عمید الشرف نقیب موصل ابی عبداللہ محمد بن نقیب بغداد ابی محمد حسن بن نقیب بصرہ ابی الحسن احمد بن ابی طالب القاسم بن محمد بن علی برغوث بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔

ابوالفضل قوام الدین عالم فاضل نسابہ ولی نقابہ الشریف کاظمی المعروف مشہد باب التین آپ کی رہائش کرخ میں تھی۔ آپ نے ابا محمد حسن بن علی جوہری سے سنا اور آپ سے ابوالمعمر انصاری، ابوطالب بن خضیر اور ابوطاہر سلفی نے روایت کی آپ کی پیدائش سن ۴۴۱ ہجری میں ہوئی اور وفات ۵۰۶ ہجری کے بعد ہوئی اور آپ کو مقابر القریش میں دفنایا گیا۔

آپ نے شیخ شرف ابوحرب محمد بن محسن دینوری حسینی متوفی نسابہ ۴۸۲ ہجری پر ایک نسب کے حوالے سے تنقید کی تھی۔ قوام الدین علی بن ناصر کو یہ زعم تھا بنی مقروق جو مشہد الکاظم میں آباد تھے کا نسب عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدین سے ملتا ہے اور ابی حرب نسابہ دینوری نے اس کو بن خشاب سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اس کا ذکر عمدہ الطالب میں ہے۔

سید علی بن ناصر محمدی کرخ میں علویوں کے نقیب تھے اور آپ کے والد مشہد موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ میں محمدی علویوں کے بھی نقیب رہے ہیں۔[۳]

۱۲۔ علی بن محمد بن نصر بن مہدی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد العقیقی بن عیسیٰ غضارۃ کوفی بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ ابوالقاسم الشریف المعروف بالسیّد (ونکی) رازی۔

اور یہ ونک ایک قریہ ہے، رے میں۔ آپ وہاں قاضی تھے، اور آپ علم الانساب میں ماہر تھے۔ علم الانساب میں آپ سے نسابہ مجد الدین محمد بن محمد بن مانکدیم حسینی نے استفادہ کیا۔ آپ ان علاقوں میں مرجع کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ونک میں ہوئی۔

۱۳۔ سید فخار (اوّل) بن احمد بن ابی الغنائم محمد بن حسین الشیتی بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن محمد عابد بن امام موسیٰ الکاظمؑ۔

سید عالم، فاضل، نسابہ تھے آپ سے آپ کے فرزند معد بن فخار نے روایت کی اور معد بن فخار سے اُن کے فرزند سید شمس الدین فخار بن معد بن فخار نے روایت کی۔ اس خاندان کا لقب آل فخار تھا۔ جن میں اجلا علماء (حلہ) کے مقام پر گزرے ہیں۔

۱۴۔ محمد بن اسعد بن علی بن معمر بن عمر بن علی بن ابی ہاشم حسین بن ابی العباس احمد القاضی بن ابی الحسن علی المحدث بن ابی علی ابراہیم بن محمد بن حسن بن

۱۔ غایۃ الاختصار، صفحہ ۱۱۵ ۲۔ الذریعہ، جلد اوّل، صفحہ ۵۳۴ ۳۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۹۵

محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ کی کنیت ابوعلی المعروف بابن الجوانی نسابہ مصری تھی۔ آپ مصر میں قاضی تھے اور نقابۃ الاشراف کے متولی بھی تھے۔ آپ کی پیدائش تین جمادی الآخر سنہ ۵۲۵ ہجری اور وفات ۵۸۸ کو ہوئی۔

آپ نے علم الانساب بغیۃ الدولہ ابی حسین بن یحییٰ بن محمد بن حیدرۃ ارقطی سے اخذ کیا۔ آپ نے عبدالسّلام بن مختار، سلفی، کبرانی، ابی رفاعہ عبدالولی بن محمد لخمی، عبدالعزیز بن یوسف اردبیلی، عبدالمنعم بن موہوب، ابی الفتح صابونی سے روایت کی۔

اور آپ سے مرتضٰی بن عفیف، یونس بن محمد فارقی نے روایت کی۔ بہت نے بہت سی کتب تالیف کیں۔ جن میں ''جرائدالطالبین''، ''طبقات الطالبین''، ''المسمی تاج الانساب''، ''الروضہ الاتیہ بفضل مشہد السیّدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالبؑ''، ''کتاب النقط المعجم ماشکل علیہ من الخطط''، ''کتاب المصنف النفیس فی نسب بنی ادریس''، ''المقدمہ الفاضلیہ فی الانساب''، ''معیار النسب''، ''شجرۃ رسول اللہ''، ''منھاج الصواب''، ''نزھۃ القلب المغنا فی نسب آل مہنا'' ابن شہر آشوب مازندرانی متوفی سنہ ۵۸۸ آپ کے ہم عصر تھے۔

۱۵۔ محمد بن علی بن ہارون بن محمد بن ہارون بن محمد بن جعفر دقاق بن ابی جعفر محمد بن احمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ۔ ابوجعفر عمادالدین نیشاپوری سید الشریف امام العالم۔

آپ شیعہ امامیہ کے اجلاعلماء میں سے تھے آپ کی تصانیف میں ''شاح دمیہ القصر للباخرزی''، ''کتاب ازھار الریاض الربیعیہ''، ''لباب الانساب فی الالقاب والااعقاب من ذریہ الطاہرۃ''۔

۱۶۔ محمد بن ابی الغنائم محمد بن محمد بن ابی محمد زید بن حسین بن علی بن موسی بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبیداللہ بن محمد بن عمراطرف بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔ ابوالمعالی نسابۃ ہرات تھے آپ کے دادا ابی محمد زید بن حسین نقیب ہرات اور غزنہ تھے۔

۱۷۔ محمد بن محمد بن یحییٰ بن ھبتہ اللہ بن میمون بن احمد بن میمون نقیب مکہ مکرمہ بن احمد بن ابی الحسن علی بن ابی جعفر محمد بن علی بن اسماعیل منقدی بن جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ ابوالحارث واسطی المعروف بابن میمون آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔

۱۸۔ سنا الملک اسعد عبیدلی اعرجی المشتہر جوانی بن علی بن معمر بن عمر بن علی بن حسین بن احمد بن علی بن ابراہیم بن احمد بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ نحوی نسابہ فاضل ادیب اور موصل کے ادیبوں میں سے تھے۔ آپ قاضی محمد بن اسعد جوانی نسابہ کے والدمحترم تھے۔ آپ کی پیدائش ۴۹۲ ہجری میں موصل میں ہوئی اور آپ مصر منتقل ہوگئے وہیں پر رہائش اختیار کی۔

۱۹۔ الشریف ابوجعفر مہدی حسینی مرعشی الساروی بن اسماعیل بن ابراہیم المعروف ناصر بن ابی حرب ابراہیم بن حسین المعروف میرک بن ابراہیم بن علی مرعشی بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام سیدالساجدین علی زین العابدینؑ۔

آپ عالم فاضل نسابہ تھے آپ کی ولادت بدھستان میں ہوئی آپ کی نشوونما جرجان میں ہوئی آپ نے ساریہ (جوکہ مازندران میں ہے) میں قیام کیا۔ آپ نے ابویوسف عبدالسّلام بن یوسف قزوینی سے بغداد میں ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد بن جعفر ثقفی سے کوفہ میں حدیث سنی آپ سے ابوسعد سمعانی صاحب کتاب الانساب نے روایت کی۔[۱]

۲۰۔ شیخ ظہیرالدین علی المعروف بابن فندق بیہقی بن ابی القاسم زید بن محمد بن ابی علی حسین بن ابی سلیمان بن ایوب بن حسن بن احمد بن عبدالرحمان بن حسن بن عبدالرحمان بن عبید اللہ بن عمر بن حسن بن عثمان بن ایوب بن خزیمہ بن محمد بن عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت ذی الشہادتین صحابیٔ رسول

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از آیت اللہ شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۵۸

اللہ۔صاحب لباب الانساب۔

آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔آپ کی پیدائش ۲۷ شعبان سنہ ۴۹۹ ہجری سبزوار ناحیہ بیہق میں ہوئی اور وفات ۵۶۵ ہجری میں ہوئی۔آپ کے آثار میں ''شاح دمیۃ القصر ومختصرہ''،''درۃ الوشاح وتتمہ صوان الحکمہ''،''لباب الانساب''،''تاریخ بیہق''،''ازاھیر ریاض المریعۃ''،''تفسیر الفاظ المجاورۃ الشریعۃ''، ''شرح نہج البلاغہ''،''شارب التجارب''۔[۱]

۲۱۔ علامہ حافظ تاج الاسلام ابوسعد عبدالکریم بن معین الدین ابی بکر محمد بن ابی المظفر بن محمد بن عبدا لجبار بن احمد بن محمد بن جعفر تمیمی سمعانی مروزی آپ علم الانساب کے مشاہیر میں سے تھے۔آپ کی کتاب الانساب بہت مشہور ہے۔آپ کی پیدائش سنہ ۵۰۶ ہجری میں اور وفات ۵۶۲ ہجری میں ''مرو'' میں ہوئی۔

## القرن السابع: (ساتویں صدی ہجری کے نسابین)

۱۔ الشریف الجلیل السیّد قریش ابومحمد علوی حسینی مدنی بن سبیع بن المھنا بن سبیع بن مھنا ابی عمارۃ بن ابی ہاشم (داؤد) بن ابی احمد القاسم بن ابی علی عبیداللہ بن ابوالقاسم طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ بغداد میں رہے۔آپ اپنے زمانے کے علم الانساب کے ماہرین میں سے تھے آپ کا ذکر سید محمد مرتضیٰ زبیدی واسطی نے ان الفاظ میں کیا کہ آپ ابومحمد مدنی، آپ نے بغداد میں ابی الفتح بن بطی اور ابن نقور اور دیگر سے سنا۔[۲]

بقول ابن صابونی آپ نسابہ تھے آپ نے بغداد میں ابی الفتح محمد بن عبدالباقی بطی ابی طالب بن حضیر، ابی بکر بن نقور، علی بن ابی سعید خباز، ابی محمد عبداللہ بن احمد خشاب کو سنا اور روایت کی۔

آپ کی پیدائش مدینہ الرسول میں ۵۴۱ ہجری کو ہوئی جبکہ حافظ ابوعبداللہ محمد بن نجار نے نقل کیا کہ ۵۳۹ ہجری کو آپ کی پیدائش ہوئی اور وفات ۲۵ ذی الحجۃ بروز شبِ جمعہ ۶۲۰ ہجری کو مشہد امام موسیٰ کاظم میں ہوئی۔[۳]

۲۔ الشریف سید عز الدین ابوالقاسم احمد نسابہ حسینی حلبی مصری نقیب الاشراف بن محمد بن عبدالرحمان بن حسن بن ابی المحاسن زہرہ بن حسن بن ابی الحسن زہرۃ بن ابی الموھوب علی بن ابی سالم محمد بن محمد الحرانی بن احمد بن محمد الصوفی بن حسین حجازی بن اسحاق موتمن بن امام جعفر صادقؑ۔

ذہبی نے آپ کو کتاب العبر میں حافظ اور مؤرخ کہا ہے، اور کہا کہ آپ متولی نقابہ السادۃ الاشراف تھے آپ انساب کے عالم تھے آپ کی وفات محرم ۶۹۵ ہجری میں ہوئی۔

۳۔ الشریف عزالدین ابوطالب اسماعیل مروزی ازورقانی بن حسین بن محمد بن حسین بن احمد ابی علی (آپ اس خاندانی کے اوّل فرد تھے جو مرو منتقل ہوئے) بن محمد بن عزیز المعروف عزیزی بن ابی جعفر حسین بن ابی جعفر اطروش محمد المعروف مسکان (آپ قم میں رہے) بن ابی الحسن علی بن حسین الطواف بن ابی الحسن علی خارصی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔

جلال الدین سیوطی یاقوت حموی کو نقل کرتے ہیں کہ عزالدین مروزی لوگوں میں نحو۔لغت، فقہ، شعر، اصول، انساب اور نجوم کے عالم کے طور پر جانے جاتے تھے۔[۴]

آپ نے ادب علی المطرزی سے فقہ الفخر بن الطیان حنفی حدیث ابی المظفر سمعانی سے پڑھی۔آپ کی پیدائش ۲۲ جمادی الثانی ۵۷۲ ہجری کو ہوئی۔

---

۱۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین ازعبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۲۹۴ ۲۔تاج العروس، جلد چہارم، صفحہ ۳۳۸

۳۔تکملہ اکمال الاکمال، صفحہ ۳۲۶ ۴۔بغیۃ الوعاۃ، از جلال الدین سیوطی، صفحہ ۱۹۴)

آپ علم الانساب میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے مرو میں نسب کے جرائد کو جمع کیا۔ آپ مرو کے قاضی بھی تھے۔ ان کو ازورقانی اور بعد میں مروزی کہا گیا پھر شریف ابی البرکات کہا جانے لگا۔ آپ کی علم الانساب میں کتاب الفخری فی انساب الطالبین کا نام آپ نے اپنے علم الکلام حدیث اور تفسیر میں استاد امام فخر الدین رازی کے نام پر رکھا۔

آپ کی ایک اور کتاب ''بحر الانساب فیما للسبطین من الاعقاب'' تھی۔ جس کے جز اوّل میں امام حسن کے اعقاب اور جز ثانی میں امام حسینؑ کے اعقاب کی تفصیل بیان کی گئی تھی۔

آپ کی وفات بعد ۶۱۴ ہجری کے ہوئی، اور آپ کا ذکر کثیر مصنّفین نے کیا خاص کر نسب کی کثیر کتابوں میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔

۴۔ الشریف عبدالحمید بن ابی علی فخار بن معد بن فخار موسوی حلی بن احمد بن محمد بن ابی الغنائم محمد بن حسینی شیتی بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن ابراہیم مرتضٰی بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

آپ نسابہ جلیل نبیل فقیہ تھے اپنے زمانے کے علم الانساب کا احاطہ رکھتے تھے۔ آپ متولی نقابہ المشہد الغروی اور کوفہ تھے۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے روایت کی جن میں آپ کے والد محترم سید شمس الدین فخار بن معد الموسوی، علامہ مجد الدین علی بن حسن عریفی، علامہ شیخ یحییٰ بن محمد بن الفرج سوراوی اور انہوں نے ابنِ عریفی المذکور سے اور انہوں نے ابن شہر آشوب سے۔

آپ سے نسب کی کتاب حسن بن سلیمان بن خالد حلی نے مختصر البصائر نقل کی اور آپ سے آپ کے شاگرد سید احمد بن محمد بن مھنا عبیدلی نے تذکرۃ الانساب میں روایت کی آپ کی وفات ۶۱۹ ہجری میں ہوئی۔

۵۔ علی بن محمد بن رمضان بن علی بن عبداللہ بن مفرج بن موسیٰ بن علی بن القاسم بن محمد بن القاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیہ السّلام۔

آپ علامہ نسابہ جلیل نبیل تھے اور متولی نقابۃ العلویین نجف، کربلا اور حلہ تھے۔ ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں آپ کو نقیب النقباء تاج الدین علی بن محمد بن رمضان المذکور المعروف بابن طقطقی لکھ کر آپ کی توصیف کی ہے۔ بقول عبدالرزاق بن فوطی کہ سن ۶۷۲ ہجری میں آپ کا قتل سور بغداد میں ہوا اہلِ حلہ کی ایک جماعت نے آپ پر تلواروں سے حملہ کیا۔

آپ صاحب اصیلی صفی الدین بابن طقطقی کے والد محترم تھے۔

۶۔ الشریف شمس الدین فخار بن معد بن احمد بن محمد بن ابی الغنائم محمد بن حسین بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

موسوی حلی، مؤرّخ، نسابہ آپ نے علم الانساب میں عبدالحمید بن تقی نسابہ زیدی سے روایت کی اس کے علاوہ اپنے والد محترم معد بن فخار موسوی، ابن ادریس حلی، شاذان بن جبرائیل قمی، یحییٰ بن طریق سے روایت کی ہے، اور آپ سے آپ کے فرزند عبدالحمید بن فخار موسوی، رضی الدین علی، جمال الدین احمد بن طاؤس، صاحب الشرائع محقق حلی، شیخ شمس الدین عینی، سید ابنِ زہرۃ اور ابنِ ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے روایت کی۔[۱]

۷۔ سید علم الدین مرتضی بن عبدالحمید بن فخار الموسوی آپ سے سید تاج الدین ابن معیہ نے علم النسب حاصل کیا۔

۸۔ ابوطاہر محمد بن عبدالسمیع بن محمد بن کلبون عباسی بغدادی نسابہ علامہ آپ تشجیر الانساب کے ماہر تھے آپ کا گھرانہ تشجیر الانساب میں معروف تھا۔ آپ نے جعفر بن ہاشم علوی عمری جو کہ ابوالحسن عمری کے پوتے تھے اُن سے کتاب المجدی فی انساب الطالبین روایت کی اس کا ذکر ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں کیا ہے۔

علم الانساب میں آپ سے عبدالحمید زیدی بن تقی نسابہ حسینی نے روایت کی آپ نے طویل عمر پائی۔ حتیٰ کہ ۲۵ شعبان سنہ ۶۴۳ ہجری کو بغداد میں وفات

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید شہاب الدین مرعشی نجفی، صفحہ ۷۱،۷۲

پائی اور آپ کومشہد علی نجف اشرف لے جایا گیا۔(۹)۔سیّد مبارک شاہ حسینی نے پاک ہند کے صحیح النسب سادات کی کتاب لکھ کر قطب الدین ایبک کو پیش کی۔

## القرن الثامن: ( آٹھویں صدی ہجری کے جید نسابین

ا۔ السیّد الشریف تاج الدین ابوعبداللہ محمد الشھیر بابن معیہ بن جلال الدین ابی جعفر القاسم بن فخر الدین حسین بن جلال الدین القاسم بن زکی الدین ابی منصور حسن نقیب بن ابوطالب محمد بن ابومنصور بن احمد بن حسن بن حسین القصری بن محمد بن حسین خطیب بالکوفہ بن علی المعروف معیۃ بن حسن بن حسن بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام۔

اس دُنیا میں انساب کے عظیم عالم علوی انساب میں باکمال شخصیت، فقیہ، محدث، اصولی، مفسّر۔

آپ نے عامہ وخاصہ کی جماعت سے روایت کی ہے جن میں حسن نقیب بن ابوطالب محمد بن ابومنصور زکی اوّل بن احمد بن حسن بن حسین القصری، شیخ عبدالعزیز بن جماعۃ، ان سے حاصل کرنے والے اجازہ کی تاریخ کا سن ۷۵۴ تھا۔اس کے علاوہ اپنے والد محترم سید جلال الدین جعفر القاسم، علامہ حلی ان کے فرزند فخر المحققین، سید رضی الدین حسینی آوی الشہید، سید علی بن عبدالکریم بن طاؤس حسنی، قاضی تاج الدین ابی علی محمد بن محفوظ، علم الانساب میں سید علم الدین مرتضیٰ بن سید جلال الدین عبدالحمید موسوی سے روایت کی جن کا سلسلہ صاحب المجدی فی انساب الطالبین شیخ ابوالحسن عمری تک جاتا ہے۔

اس کے علاوہ شیخ صفی الدین محمد بن سعید، شیخ نجم الدین ابوالقاسم عبداللہ بن جلال، سید جمال الدین یوسف بن ناصر بن حماد حسینی، سید جلال الدین جعفر بن علی، سید صفی الدین محمد بن حسن بن ابی الرضا علوی روائدی الکاشانی، سید صفی الدین محمد ابی الحسن موسوی، جلال الدین محمد بن شمس الدین محمد بن احمد الکوفی ہاشمی، سید کمال الدین حسن بن محمد آوی۔شیخ امین زین الدین جعفر بن علی بن یوسف بن عروۃ حلی۔

شیخ مھذب الدین محمود بن یحییٰ بن محمود بن سالم شیبانی حلی، سید ناصر الدین عبدالمطلب بن بادشاہ حسینی خزری صاحب التصانیف السائرہ شیخ کمال الدین علی بن حسین بن حماد الوسطی، سید فخر الدین احمد بن علی بن فرفہ حسنی، سید مجد الدین ابی الفوارس محمد بن اعرج حسینی علامہ حلی کے بھانجے سید ضاء الدین اور سید عمید الدین شیخ علی بن احمد مزیدی حلی، سید عزالدین حسن بن ابی الفتح بن دھان حسینی، شیخ جمال الدین احمد بن محمد بن حداد، شیخ شمس الدین محمد بن علی، شیخ قوام الدین محمد بن رضی الدین علی بن مطہّر وغیرہ ان سب حضرات سے آپ نے روایت کی ہے۔

اور اِسی طرح ایک جماعت نے شیخ سید تاج الدین ابن معیہ سے سیکھا ہے۔جن میں شیخ شہید اوّل جن کا اجازہ بھی شیخ تاج الدین معیہ سے تھا جس کو علامہ مجلسی نے بحار میں نقل کیا ہے۔

اِسی طرح صاحب عمدۃ الطالب سید جمال الدین ابنِ عنبہ داوودی آپ کے شاگرد خاص تھے انہوں نے بارہ سال ابن معیہ کی شاگردی میں بسر کیے اور وہ عمدۃ الطالب میں فرماتے ہیں کہ اس زمانے کا علم النسب شیخ تاج الدین ابنِ معیہ پر منتہیٰ ہوتا ہے، کہتے ہیں کہ عراق میں کوئی ایسا نسابہ نہیں تھا جس نے ابنِ معیہ سے استفادہ نہ کیا ہو۔

ابنِ عنبہ شیخ ابنِ معیہ کے داماد بھی تھے۔

اس کے علاوہ آپ کے شاگردوں میں سید علی بن عبدالحمید حسینی نسابہ تھے۔وہ بھی ابن معیہ کے داماد تھے ابن معیہ کی ایک بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بغیر اولاد کے ہی فوت ہوئیں، (یعنی ان کی اولاد نہ چلی)۔

ابن معیہ سے روایت کرنے والوں میں شیخ شہید اوّل کی اولاد بھی تھی جو زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی ابن معیہ سے روایت کرتے تھے ان میں شیخ ابوطالب، شیخ ابوالقاسم علی، ام الحسن ست المشائخ بنت شہید اوّل اور ان کے پاس ابن معیہ کی لکھائی میں اجازہ بھی تھا جس کو شیخ حر عاملی نے مجموعہ الشہید میں سے نقل کیا۔آپ کی کتابوں میں کتاب نہایۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب جو بارہ جلدوں میں تھی، تذییل الاعقاب فی الانساب، کتاب ثمرۃ

الظاہرہ من الشجرۃ الطاہرہ، چار جلدوں میں، سبک الذہب فی شبک النسب فی الانساب، کتاب الرجال دو جلدوں میں، کتاب اخبار الامم فی التاریخ گیارہ جلدوں میں، کتاب کشف الالتباس فی نسب بنی عباس، رسالہ الابتھاج فی علم الحساب، کتاب منہاج العمال فی ضبط الاعمال، کتاب حدود الذینبیہ، کتاب فلک المشحون فی انساب القبائل والبطون۔

۲۔ السیّد شریف ابوالفضل جمال الدین احمد بن محمد بن مھنا بن حسن بن محمد مسلم بن مھنا بن ابی العلاء مسلم بن ابی علی محمد بن محمد اشتر بن عبیداللہ بن علی بن عبیداللہ بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ سید جلیل نسابہ اور عالم تھے آپ نے علی بن عبدالحمید بن فخار بن معدالموسوی سے علم حاصل کیا۔ ابن الفوطی نے آپ سے روایت کی وہ آپ کا شاگرد تھا۔ آپ کی کتاب التذکرۃ فی انساب المطاہرہ مشہور ہے۔

۳۔ سید ابوجعفر صفی الدین محمد بن تاج الدین علی المعروف با بن طقطقی علوی۔ آپ بہت سے فنون میں ماہر تھے۔ خاص کر تاریخ، علم الانساب میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی کتابوں میں کتاب الفخری فی الاداب السلطانیۃ والدول الاسلامیہ جو آپ نے والی موصل کے لیے تحریر کی۔ کتاب تجارب السلف، کتاب الاصیلی فی الانساب، مشجر المعروف بالمشجر اصیلی جو آپ نے اصیل الدین حسن بن خواجہ نصیر الدین طوسی کے نام کی۔ آپ کی پیدائش ۶۶۰ ہجری اور وفات ۷۰۹ یا ۷۰۲ ہجری میں ہوئی۔[۱]

۴۔ شریف شمس الدین ابی محاسن محمد بن علی بن حسن بن حمزہ بن محمد ابی المحاسن بن ناصر بن علی اصم بن حسین بن اسماعیل بن حسین بن احمد بن اسماعیل بن حسین منتوف بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔

آپ کا ذکر ابن حجر عسقلانی نے کیا ہے۔

آپ کی پیدائش سنہ ۷۱۵ ہجری اور وفات ۷۶۵ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے ایک جماعت سے روایت کی۔ جن میں محمد بن ابی بکر بن احمد بن عبدالدائم ابومحمد بن ابی التائب وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی کتاب الذکی فی النسب الذکی جو کہ علویوں کے نسب پر تھی۔

۵۔ سید علم الدین مرتضیٰ علی بن عبدالحمید بن فخار بن معد بن فخار بن احمد بن محمد بن ابی الغنائم محمد بن حسین شیستی بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن محمد العابدین امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

علم الدین مرتضیٰ آپ عالم فقیہ، ادیب، نسابہ تھے۔

بقول علامہ عبدالرزاق بن فوطی در کتاب مجمع الآداب آپ انساب کے عارف تھے۔ آپ نے اپنی لکھائی میں کثیر مشجر لکھا اور صفی الدین محمد بن علی بن الطقطقی نے مجھے بتایا کہ میں نے اس مشجر کو دیکھا تھا۔

آپ نے اپنے والد نسابہ جلال الدین عبدالحمید سے روایت کی اور اپنے دادا سید فخار شمس الدین سے بھی روایت کی۔ آپ سے سید تاج الدین ابنِ معیہ نسابہ نے روایت کی اور علم الانساب میں آپ کی شاگردی اختیار کی۔

بقول شہید کہ علامہ نسابہ فخر السادہ تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن سید جلال الدین ابی جعفر القاسم بن حسین بن القاسم بن حسن بن معیہ دیباجی مہینہ شوال کے درمیان میں سن ۷۵۳ ہجری میں حلہ کے اندر انہوں نے سید جلیل نسابہ علم الدین المرتضی علی بن عبدالحمید بن فخار الموسوی سے علم الانساب حاصل کیا، اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے علم حاصل کیا۔[۲]

۶۔ میر سیّد علی ہمدانی بن شہاب الدین حسینی اعرجی۔ آپ نے سادات پر کتاب سادات نامہ تحریر کی۔

---

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۷۹

۲۔ اربعینہ، از شہید اوّل، صفحہ ۲۶

۷۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی نے انساب الاسادات پر کتاب مرتب کی۔

## القرن التاسع: (نویں صدی ہجری)

۱۔ سید عزالدین ابوطالب حمزہ دمشقی بن احمد بن علی بن محمد بن علی بن حسن بن حمزہ بن محمد بن ناصر بن علی بن حسین منتوف بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔

آپ فقیہ، نسابہ، مورخ، متکلّم اور رجالی تھے۔ حافظ سیوطی ذکر کرتے ہیں۔ آپ کی ولادت حدود ۸۲۰ ہجری کو ہوئی آپ نے ابنِ قاضی شھبہ وغیرہ سے سیکھا۔

آپ کی وفات بروز اتوار ۱۲ ربیع الآخر سنہ ۸۸۴ ہجری کو ہوئی۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ اِن کی کتاب انساب الاشراف تھی جس کا ایک نسخہ سید عزالدین ابوطالب حمزہ دمشقی کے پوتے کے ہاتھ کا لکھا ہوا میں نے علم الانساب میں اپنے استاد سید رضا موسوی غریفی نجفی کے پاس ملاحظہ کیا۔[۱]

۲۔ سید حسن بدرالدین المعروف البدر النسابہ بن محمد ناصر الدین بن ایوب نجم الدین بن حسین حصن الدین بن ادریس نسابہ بن عبداللہ بن محمد بن القاسم بن یحییٰ بن یحییٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امام علی علیہ السّلام۔

النسابہ، علامہ، محدث، فقیہ، موٴرّخ، شاعر اور رجالی تھے۔ آپ سے ایک جماعت نے استفادہ کیا جن میں آپ کا بھتیجا بھی تھا وہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ انساب الاشراف کے عارف تھے آپ کی والدہ علویہ حسینیہ تھیں۔ آپ کے والد کی والدہ یعنی آپ کی دادی بنی عباس میں سے تھیں۔ وہ صفیہ خاتون بنت خلیفہ مستعلک باللہ محمد بن الحاکم عباسی تھیں۔

۳۔ سید ظہیر الدین بن نصیر الدین بن علی بن کمال الدین ابومعالی بن السیّد قوام الدین صادق المعروف پیرِ بزرگ مرعشی بن کمال الدین احمد بن علی مرتضیٰ بن عبداللہ بن محمد بن ابی ہاشم بن ابی الحسن علی نقیب طبرستان بن ابی عبداللہ محمد بن بن ابی محمد حسن بن علی مرعش بن عبداللہ بن محمد بن ابی محمد حسن بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ علامہ نسابہ مورخ ریاضی دان اور رجالی تھے۔ آپ کی کتاب تاریخ طبرستان بہت عمدہ تالیف ہے۔ جس میں آپ نے اپنے جدِامجد میر بزرگ کی اولاد کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی سلطنت جو بلاد طبرستان پر تھی اُس کا ذکر کیا، بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی یہ کتاب بہت عمدہ ہے۔ مورخین اور نسابین نے اس پر اعتماد کیا ہے جو پیٹر برگ میں چھپ چکی ہے اور تین مرتبہ تہران میں چھپی ہے۔

۴۔ الشریف نسابہ سید جمال الدین احمد بن علی بن حسین بن علی بن مہنا بن عنبہ اصغر بن علی بن عبداللہ بن محمد الوارو (حجاز سے عراق میں داخل ہوئے) بن یحییٰ بن محمد بن داوٴد بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امام علی علیہ السّلام۔

آپ علامہ نسابہ ثقہ فقیہ محدث اور ادیب تھے۔ آپ سید تاج الدین ابنِ معیہ کے شاگرد اور داماد تھے۔ آپ نے بارہ سال شیخ سید تاج الدین کے پاس رہ کر علم حاصل کیا اس کے علاوہ بھی آپ نے امامیہ علماء سے استفادہ کیا۔

آپ کی پیدائش ۷۴۸ ہجری کو ہوئی اور وفات ۸۲۸ ہجری کو ہوئی۔ ۷۸۱ ہجری میں آپ حج پر تشریف لے گئے جہاں آپ کی ملاقات شریف محمد بن محمود بن احمد بن رمیثہ سے مکہ میں ہوئی۔

اس کے علاوہ سن ۷۷۶ ہجری میں آپ فارس کے سفر پر چلے گئے۔ جہاں اصفہان میں آپ کی ملاقات وہاں کے نقیب شرف الدین حیدر بن محمد بن حیدر بن اسماعیل بن علی بن حسن بن علی بن شرف شاہ بن عباد بن ابی الفتوح بطحانی حسنی سے ہوئی۔

---

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از شہاب الدین مرعشی، صفحہ ۸۷

پھر تیمور گورگان کے عہد میں سمرقند کا سفر کیا۔ جہاں آپ کی ملاقات شریف علم الدین عبداللہ بن مجد الدین محمد بن علم الدین علی نقیب بن ناصر بن محمد بن معمر حسینی بن ابی علی عزالشرف بن ابوطالب تقی ہبت اللہ بن ابوالفتح ناصر بن ابوالحسین زید بن ابوالفتح ناصر بن ابوالحسین زید الاسود بن حسین بن علی کتیلہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید بن امام زین العابدین سے ہوئی۔ یہ سید بھی علم انساب کے ماہر تھے۔ ان کی کتاب ''بیان الادعیا'' تھی جس میں انہوں نے ایسے خاندانوں کی نشاندہی کی تھی جو علوی ہونے کے جھوٹے دعویٰ دار تھے۔

۷۷۶ہجری میں ہی ابنِ عنبہ نے ہرات کا سفر کیا جہاں آپ نے قبر عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالب کی زیارت کی۔ آپ کی کتاب عمدۃ الطالب نسب کی تمام کتب میں منفرد مقام رکھتی ہے جو دنیا کے تمام منطقوں میں چھپ چکی ہے۔

پہلی مرتبہ یہ کتاب مفصّل اور نامنظّم تھی اور احتمال ہے کہ یہ تالیف ۸۰۲ہجری کو کی گئی۔ پھر مؤلف نے یہ کتاب امیر تیمور گورگان کو پیش کی۔ اسی نسبت سے اس کو عمدۃ الطالب تیموریہ کہا جاتا ہے۔ اس کتاب میں وضاحت کی گئی کہ کتاب حاضر اپنے استاد ابوالحسن عمری اور مختصر طور پر ابی نصر بخاری سے مطالب اخذ کیے نیز دیگر منابع سے مزید نکات کا اس میں اضافہ کیا گیا۔

دوسری مرتبہ یہ کتاب عمدۃ الطالب جلالی کے نام سے لکھی گئی جو کہ شریف جلال الدین حسن بن علی بن حسن بن علی بن حسن بن محمد بن علی بن احمد بن علی بن علی بن حسن بن حسن بن یحییٰ بن حسین بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی عبرۃ بن زید بن امام زین العابدین علیہ السّلام کے لیے تحریر کی گئی مولف نے اسے ۸۱۲ میں مکمّل کیا، اور پہلی تالیف سے دو حصوں کا انتخاب کیا۔ انہیں ۱۳/ابواب میں تقسیم کیا اور ہر باب کو چند فصلوں پر تقسیم کیا، اور شریف جلال الدین کے لیے ایک مقدمے کا اضافہ کیا۔

اور تیسری مرتبہ یہ کتاب عمدۃ الطاب شمسیہ کے نام سے لکھی گئی اور اس کو حاکم حویزہ کے جد سادات سلطان شریف محمد بن فلاح مشعشعی موسوی کے لیے تحریر کیا گیا، اور اس کی تالیف، ۱۰صفر المظفر ۸۲۷ کو مکمّل ہوئی ابنِ عنبہ کی تصانیف میں:

(۱) عمدۃ الطالب کبریٰ المعروف تیموریہ

(۲) عمدۃ الطالب وسطیٰ المعروف جلالیہ

(۳) عمدۃ الطالب صغریٰ المعروف شمسیہ یا مختصر بن ہاشم

(۴) فصول الفخریہ (فارسی زبان میں)

(۵) تحفۃ الجمالیہ (فارسی زبان میں)

(۶) تحفہ الطالب (مختصر عمدۃ الطالب غیر مطبوعہ)

۵۔ علامہ نسابہ سید ابوفضیل محمد الکاظم بن ابی الفتوح الاوسط بن ابی الیمن سلمان بن تاج الدین احمد ملقب (ملک العماء) بن جعفر بن حسین بن علی بن محمد بن ہارون بن جعفر بن عبدالرحمان بن حسین بن صفی الدین احمد بن ابی المعالی اسحاق المشتہر موید براہین بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

آپ علم الانساب میں ماہر تھے۔ آپ نے مکہ المکرّمہ کا سفر کیا۔ پھر شام کا سفر کیا جہاں دمشق میں سید ابراہیم علی الکامل بن موفق الدین احمد موسوی کے ساتھ آپ کے علم الانساب کے مباحث ہوئے۔ آپ کے بھانجے سید محمد بن فخر الدین بن حجب الموسوی نے آپ کی تصانیف مترجم کیں۔ جن میں ''النفحہ العنبر یہ فی انساب خیر البریہ'' بھی ہے۔ جو مکتبہ نجفی مرعشی سے شائع ہو چکی ہے۔

آپ کے اجداد نے اوّل دہلی میں قیام کیا ان میں سن ۷۰۹ہجری میں تاج الدین احمد بن جعفر دہلی آئے۔

۶۔ سید نظام الدین بن محمود نر ناصر الدین بن سیّد جلال الدین (جہانیاں جہاں گشت) بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین حیدر من اولاد امام علی النقی علیہ السّلام نے بخاری سادات کے نسب کو مرتب کیا۔

۷۔ سید محمد بن جعفر حسینی مکی الہندی آپ کا نسب مکہ کے شرفاء سے ملتا ہے۔ آپ عالم فاضل محدث عارف سالک اور نسابہ تھے اور آپ تصوّف کے سلسلہ چشتیہ کے اقطاب میں سے تھے۔

آپ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلفاء میں سے تھے۔[۱]

۸۔ سید معین الحق جھانسوی بھاکری نقوی بن سید سلطان شہاب الحق بن پیر سید محمد ابو جعفر بن شاہ تقی الدین بن سید علی المرتضٰی بن سید بدر الدین بدر عالم بن سید صدر الدین خطیب بن سید محمد مکی جو کہ اسماعیل حریفا بن جعفر بن امام علی نقی علیہ السّلام کی اولاد سے تھے۔

آپ مسلک صوفیہ کی سہروردی شاخ سے تعلّق رکھتے تھے۔ آپ کو جب آپ کا نسب جاننے کا شوق ہوا تو آپ الٰہ آباد سے اپنے اجداد کے شہر بھکّر آئے پھر آپ نے منبع الانساب تحریر کی جس میں انبیاء کے احوال ہیں اور صوفیاء کے شجرے لکھے ہیں گو کہ اس کتاب کے اکثر شجرے اصولی علم الانساب سے مطابقت نہیں رکھتے مگر مؤلف نے اپنے خاندان کی بہت مفید معلومات اس کتاب میں تحریر کی ہیں۔ جو کہ اُن کو بھکر کے سادات سے حاصل ہوئیں۔ آپ جھانسی الٰہ آباد میں دفن ہیں۔

## القرن العاشر (دسویں صدی ہجری)

۱۔ سید عبداللہ المعروف با بن محفوظ بن حسن بن علی بن محفوظ بن القاسم بن عیسٰی بن علی بن علی بن محمد بن محمد بن ہبت اللہ بن محمد بن محمد بن مبارک بن مسلم بن علی بن حسن بن حسین بن حسن صنوجہ بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔

آپ نسابہ ثقہ محدث، فقیہ اور مورخ تھے آپ دسویں صدی ہجری کے امامیہ اصحاب میں سے تھے آپ علم الانساب میں تشجیر کے ماہر تھے۔ آپ کی تالیفات میں۔ رسائل انساب السادہ الھاشمین تھے جس میں عمدۃ الطالب پر آپ کا حاشیہ تھا پھر ایک رسالہ نسب المراعشۃ تھا۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کے ان کے عمدۃ الطالب وسطیٰ پر لگا حاشیہ میرے پاس ہے جس کے آخر میں انہوں نے آل صنوجہ کے مشہور سادات کا مشجر تحریر کیا جو ان کے اپنے خط میں ہے۔

آپ نسابین میں با بن محفوظ نسابہ کے نام سے جانے جاتے تھے۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ ہم نسب کی کتابوں کو راویوں کے سلسلہ سے بیان کرتے ہیں، اور ابن محفوظ نسابہ نے صاحب عمدۃ الطالب سے میرزا حسین بن مساعد کرمانی کے واسطے سے راوایت کرتے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں رسالہ عمدۃ الطالبین فی تشجیر نسب علامہ سید محمد المریخ جس کا اختتام رجب ۹۱۳ ہجری میں ہوا۔ کتاب تذییل انساب المجدی، رسالہ نسب ولاۃ الحویزہ، رسالہ فی نسب آل طباطبا، رسالہ فی زید شہید و حاشیہ الفقیہ التہذیب ہیں۔

۲۔ علامہ الشریف حسین ابن مساعد بن حسین بن مخزوم بن ابی القاسم طوغان آپ نسابہ ثقہ فقیہ، محدث اور شرعی امور میں مرجع تھے۔ نسابین کی زبان سے اکثر آپ کے لیے با بن مساعد کا لفظ ادا ہوتا ہے۔ آپ کو بھی صاحب عمدۃ الطالب کہا جاتا ہے۔

آپ ۱۲۰ سال زندہ رہے، آپ نے سید جمال الدین ابن عِنبہ سے روایت کی ہے، اور آپ سے ابنِ محفوظ نسابہ نے روایت کی اور عمدۃ الطالب کو آگے منتقل کیا۔ سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہتے ہیں کہ مجھے میرے استاد سید محمد رضا بحرانی غریفی نے بتایا کہ ابنِ مساعد نے ابن عِنبہ سے براہِ راست روایت کی ہے۔

بقول سید مرعشی آپ کے آثار میں عمدۃ الطالب پر بہت اچھی تعلیق تھی جس کا نسخہ مکتبہ علامہ شیخ عبدالرضا آل العلامہ الشیخ راضی نجفی پر میں نے دیکھا

۱۔ خزینۃ الاصفیا، جلد اوّل، صفحہ ۴۰۲

یہ مکمّل نسخہ تھا اور ابنِ مساعد کے (حواشی) اور تعلیق کے ہمراہ تھا اور اس کے آخر میں تاریخ ۲۹ ربیع الاوّل سنہ ۸۹۳ تحریر تھی۔

۳۔ الشریف سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نسابہ آپ سادات کیا جو جیلان اور طبرستان کے حاکم تھے اُن سے تعلّق رکھتے ہیں۔ آپ کی پیدائش جیلان میں ہوئی۔ آپ نے نجف الاشرف میں رہائش اختیار کی۔ آپ کی فارسی تصنیف سراج الانساب بہت عمدۃ کتاب ہے۔ آپ کے شاگرد نسابہ سراج الدین میر محمد قاسم بن نظام الدین حسن مختاری حسینی سبزواری عبیدلی تھے۔ جن کی استدعا پر کتاب سراج الانساب تحریر کی ہے۔

آپ کی کتاب سراج الانساب میں ہی سادات ہمدانیہ کے جدامجد میر سید علی ہمدانی کا نسب شریف بیان ہوا ہے۔[۱]

۴۔ سید میر علی حسینی مرعشی بن ہدایت اللہ بن علاء الدین حسین بن نظام الدین علی بن قوام الدین محمد بن علاء الدین حسین بن نظام الدین علی بن قوام الدین بن محمد مرتضٰی بن علی بن کمال الدین بن قوام الدین صادق بن کمال الدین احمد بن علی مرتضٰی بن عبداللہ بن محمد بن ابی ہاشم بن ابی الحسن علی بن ابی عبداللہ محمد بن ابی محمد حسن بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ مُلاّ عالم فقیہ، مدرس، ادیب، نسابہ تھے آپ شاہ طہماسپ اوّل صفوی کے دربار کے علما میں سے تھے۔ آپ خلیفہ السلطان معروف تھے۔ کیونکہ آپ کے جد سلطان العلماء سید حسین شاہ عباس صفوی کے داماد تھے۔ آپ کا تذکرہ سید محسن امین آملی نے اعیان الشیعہ میں کیا ہے۔

۵۔ سید محمد قاسم مختاری عبیدلی سبزواری بن سید نظام الدین حسن بن سید نقیب جلال الدین ابراہیم بن شمس الدین علی ابی القاسم بن عبدالمطلب بن جلال الدین ابراہیم بن عمید الدین عبدالمطلب بن شمس الدین علی بن تاج الدین حسن بن شمس الدین علی بن نقیب عمید الدین ابی جعفر محمد بن ابی نزار عدنان نقیب مشہد امیر المومنین بن عبداللہ بن عمر المختار بن ابی العلا مسلم احول بن ابی علی محمد بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ عالم فاضل نسابہ تھے نسابین اور متاخرین میں بہت مشہور تھے۔ علم الانساب میں آپ کے استاد سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی حسینی نجفی صاحب سراج الانساب تھے۔ آپ نے عمدۃ الطالب پر تعلیقہ بھی تحریر کیا تھا جو کہ طبع نہیں ہوا جس کا نسخہ سید شہاب الدین نجفی مرعشی کے پاس موجود تھا۔ جو کہ بہت اچھی تحقیق پر مبنی تھا۔

نسب پر آپ کی کتاب الاسدیہ الفہ فی انساب السادات باسم الشریف المیر اسد اللہ مرعشی الشہیر بشاہ میر المتوفی (۹۶۳) جو کہ ایک مختصر کتاب تھی۔ اس کے علاوہ کتاب کبیر فی النسب بھی آپ کی کتاب تھی۔

۶۔ سید الشریف حسن بن نور الدین علی بن حسن بن علی بن شدقم بن ضامن بن محمد بن عرمہ بن نکیشہ بن توبہ بن حمزہ بن علی بن عبدالواحد بن مالک بن شہاب الدین حسین بن امیر ابی عمارۃ مھنا الاکبر بن امیر ابی ہاشم داوَد بن القاسم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحیٰی النسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ اجلا امامیہ علماء میں سے تھے اور مدینہ منورہ کے نقیب تھے ادیب شاعر اور علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم سے علوم حاصل کیئے۔ آپ کے پوتے سید ضامن بن شدقم نے تحفۃ الازھار میں یہ تحریر کیا ہے کہ آپ نے اپنے والد محترم سے علوم حاصل کیے، اور جب آپ کے والدِ محترم کی وفات ۹۶۲ ہجری میں ہوئی اور وفد نے نقابت آپ کے سپرد کی لیکن آپ نے تھوڑے عرصے میں استعفیٰ دے دیا، اور حیدر آباد دکن میں سلطان حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کا قصد کیا۔

لیکن اس کے مشورے کے بعد شیراز چلے گئے اور وہاں علماء کے ہمراہ سن ۹۶۴ تک علم میں مشغول رہے۔ آپ کی خراسان میں عزت کی گئی جہاں

ا۔ سراج الانساب، از سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی، صفحہ ۱۵۹

آپ کی ملاقات شاہ طہماسپ صفوی سے ہوئی، اور جب سید حسن دکن کے سفر پر دکن کے قریب پہنچے تو ان کے استقبال کو سلطان حسین اپنی فوج کے ساتھ آیا اور اس کے ہمراہ اِس کی زوجہ اور بہن بھی تھی۔ آپ کی تالیفات میں کتاب ''زہر الریاض وزلال الحیاض''، کتاب ''الجواہر النظامیہ من کتاب خیر البریہ'' آپ کی پیدائش ۹۳۲ ہجری اور وفات ۹۹۸ ہجری کو ہوئی۔

۷۔ الشریف ابوعبداللہ حسین سمرقندی بن عبداللہ بن حسین بن عزالدین بن عبداللہ بن علاء الدین بن احمد بن ناصر الدین بن جمال الدین بن حسین بن تاج الدین بن سلیمان بن غیاث بن ابراہیم بن یونس بن حیدر بن اسماعیل بن احمد بن حسین بن موسیٰ مبرقع بن امام محمد الجواد علیہ السّلام۔[۱]

(اصولی علم الانساب سے یہ نسب درست نہیں ہے۔)

بقول سید ضامن بن شدقم حسینی اعرجی نسابہ مدنی کہ اس نسب میں حسین اور موسیٰ مبرقع کے درمیان سقط کا احتمال ہے۔ سید ابوعبداللہ حسین سمرقندی نسابہ۔ عالم فاضل تھے آپ کی کتاب ''تحفہ الطالب فی نسب آل ابی طالب ہے۔ جو کہ طبع ہو چکی ہے آپ کی کتاب ۹۹۶ ہجری کو مکمّل ہوئی۔[۱]

۸۔ سید شمس الدین ابوعلی محمد نسابہ عمیدی حسینی نجفی بن ابی العباس احمد بن ابی تغلب عمید الدین علی آپ کا نسب حسین ذی عبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین تک جاتا ہے۔

آپ کی کتاب المشجر الکشاف جو کہ مصر میں سید مرتضیٰ زبیدی کی تعلیق سے شائع ہوئی آپ سید عمیدی عالم فاضل اور نسابہ تھے۔

۹۔ سید شریف ابوالعباس احمد لالہ موسوی بن شمس الدین محمد زاہد بن ابی محمد علی بن نور الدین احمد علوی بن ابی اسحاق ابراہیم بن اسماعیل برہان الدین بن شمس الدین محمد بن نور الدین علی بن ابی الحسین یحییٰ بن ابی عمران موسیٰ بن بدر الدین حسن بن شرف الدین موسیٰ بن امیر ابی القاسم جعفر الجمال بن محمد الاکبر بن ابراہیم الاکبر بن محمد یمانی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

آپ عالم، فاضل، محدث، نسابہ اور مؤرّخ تھے، اور آپ کے حق میں کافی ہے جو ذکر نسابہ سید تاج الدین بن محمد بن حمزہ صادقی حلبی (جو کہ آل زہرۃ تھے) نے آپ کا کیا ہے۔

آپ کے بیٹے سید شہاب الدین عبداللہ بھی نسابہ خطیب اور مدرس تھے۔ جنھوں نے آپ سے فقہ اور علم الانساب سیکھا۔

۱۰۔ سید مصطفیٰ بن احمد ترمذی نے اپنے خاندانی مشجرات پر کتاب تحریر کی۔

## القرن الحادی عشر: (گیارہویں صدی ہجری)

۱۔ سید محمد یمانی نقوی الشھیر با بن بحر الاھدل الموسوی بن طاہر بن حسین بن ابی الغیث عبدالرحمان بن ابی القاسم محمد بن علی بن ابی بکر شعاع بن علی ابیج بن احمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن یوسف بن حسن بن یحییٰ بن مسلم بن عبداللہ بن حسین بن علی بن القاسم بن ادریس بن جعفر بن امام علی الھادی النقی علیہ السّلام۔ آپ کے معاصر شیخ عمر رضا نے آپ کا تذکرہ اِن الفاظ میں کیا ہے۔

کہ آپ مورخ، نسابہ تھے آپ کے آثار میں ''تحفہ الدھر فی نسب الاشرف بنی بحر''، ''بغیۃ الطالب فی ذکر اولاد علی ابن ابی طالب آپ کی وفات ۱۰۸۳ء ہجری میں ہوئی۔[۲]

۲۔ سید ضامن بن شدقم بن علی النسابہ بن نقیب مدینہ منورہ حسن بن علی حسینی المدنی جو کہ جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد میں سے تھے۔

---

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید نجفی مرعشی، صفحہ ۱۰۱

۲۔ معجم المولفین، از شیخ عمر رضا، جلد ۱۰، صفحہ ۹۷

آپ نسابہ، عالم، فاضل، نقاد، باحث تھے آپ کی شہرت علم الانساب میں جید نسابین میں ہوتی ہے۔جس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔آپ نے اپنے ماموں سید محسن بن حسن شدقمی اور السیّد عبدالرضا بن شمس الدین بن علی حسینی نزیل بصرۃ سے روایت کی، اور فقہ میں آپ نے علی السیّد بن محمد بن جویبر الحسینی کی شاگردی اختیار کی۔آپ کی کتاب ''تحفۃ الازھار وزلال الانہار فی نسب اولاد الائمۃ الاطہار'' جو دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

آپ نے علم الانساب اپنے والد سے اخذ کیا اور آپ کے والد نے آپ کے دادا محترم سے سیکھا۔عراق میں آپ کے مہر شدہ بہت سے شجرے دیکھے گئے۔

۱۰۷۸ میں آپ اصفہاں داخل ہوئے اور یہاں علماء سے اجتماع کیا۔ پھر آپ عراق گئے جہاں کربلا المقدسہ کی زیارت کی۔ پھر دوبارہ اصفہان آئے تاکہ علمی مراتب مکمّل کر سکیں، اور یہاں ہی سنہ ۱۰۸۵ ہجری میں آپ نے تحفۃ الازھار مکمّل کی۔

۳۔ سید محمد بن عبداللہ امام زیدیہ بن علی بن حسین بن عزالدین امام آپ یحییٰ الھادی بن حسین بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن المثنی بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد میں سے تھے۔

آپ کی کتاب ''روضہ الالباب''، ''تحفہ الاحبار''، ''بغیۃ الطلاب'' اور ''الاحساب المعرفۃ الانساب'' جوکہ ایک نفیس کتاب ہے، اور یہ کتاب سید محمود مرعشی کے زیرِ انتظام شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ سید زین الدین علی بن حسن بن شدقم الحسینی المدنی النسابہ المحدث الفقیہ المفسر الادیب متوفی سنہ ۱۰۳۳ آپ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام کی اولاد سے تھے آپ کی کتاب ''زہرۃ المقول فی نسب ثانی فرعی الرسول'' غری شریف میں طبع ہو چکی ہے۔آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کے چار فرزند تھے۔آپ کا ذکر سید احمد البرادعی ینبعی الحسینی نے اپنی کتاب ''الدرر السنیہ فی الانساب الحسنیہ و الحسینیہ'' میں کیا ہے۔جو کہ جدہ سے طبع ہو چکی ہے۔اس میں آپ سے نقل بھی کیا گیا۔

۵۔ سید ناصر الدین کمونہ حسینی نجفی اعرجی بن حسین بن محمد بن عزالدین حسین بن ناصر الدین محمد حسینی آل کمونہ نجفی۔

آپ اپنے عہد کے مشہور فقیہ، محدث، ادیب، رجالی، مفسّر اور نسابہ تھے آپ متولی نقابہ العلویین بھی تھے اور یہ عہدہ آپ کو اپنے والد محترم کے بعد بمطابق سن ۱۰۳۶ ہجری قبول کرنا پڑا۔آپ اصفہاں سلطان شاہ عباس صفوی اوّل کے پاس بھی تشریف لے گئے۔

آپ کی بہت سی تالیفات اور مشجرات پر شہادات موجود ہیں۔آپ کی وفات ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۰۸۵ ہجری کو ہوئی۔آپ کا خاندان جلالت، شرافت اور اصالت میں '' آل کمونہ'' مشہور ہے جس میں کثیر علماء گزرے ہیں۔

۶۔ علامہ نسابہ الشیخ ابوصالح محمد مہدی بن الشیخ بہاء الدین محمد الصالح بن علی فتونی نباطی عاملی نجفی۔

آپ اجلہ فقہا، رجال، مورخیں، محدثین اور نسابین میں سے تھے۔آپ کے شاگردوں میں سید محمد مہدی بحر العلوم طباطبائی حسینی نجفی متوفی ۱۳۱۲ ہجری، شیخ اکبر شیخ جعفر کاشف الغطاء نجفی متوفی ۱۲۲۸ ہجری سید شبر بن سید محمد بن شنوان خویزی نجفی تھے۔

آپ سے روایت کرنے والوں میں میرزا ابوالقاسم قمی صاحب القوانین، میرزا مہدی موسوی خراسانی، سید محمد مہدی بحر العلوم نجفی، شیخ ملا مہدی نراقی، آغا محمد علی ہزار جریبی شامل ہیں۔

آپ کے آثار میں، انساب المشجر، کتاب نتائج الاخبار کان حاویاً لاجواب الفقہ، رسالۃ فی عدم انفعال الماء القلیل، ارجوزہ فی تواریخ وفیات موالید الآئمہ معصومینؑ شامل ہیں۔

## گیارہویں صدی ہجری کے کچھ ہندی نسابین

سید احمد رضوی تقوی زید پوری نے گیارہویں صدی ہجری میں انساب زیدیہ تحریر کی۔ سید محمد ضیاء سبزواری متوفی ۱۰۵۰ ہجری نے رسالہ انیس السادات اور سید ثابت علی شاہ سبزواری متوفی ۱۰۹۷ نے رسول باغ تحریر کی۔ سید نوازش علی سبزواری نے فارسی میں منظوم نسب نامہ تحریر کیا۔ سیّد تہور علی بخاری نے بخاری سادات کے شجرے تحریر کیے۔ سید علی بن علاء الدین بخاری جمال پوری نے نقوی سادات کے نسب کو مرتب کیا۔ سید نظام الدین بخاری اورنگ آبادی نے بھی بخاری سادات پر کتاب تحریر کی۔

## القرن الثانی عشر: (بارہویں صدی ہجری)

۱۔ السیّد ابراہیم بن سید ضامن بن شدقم بن علی بن حسن النقیب مدینہ منورہ آپ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے علم الانساب کے لیے سفر کیے مختلف علاقوں میں گئے اور طالبین کے انساب کو جمع کیا آپ نے اپنے والد محترم سید ضامن بن شدقم سے علم الانساب سیکھا۔

۲۔ سید شبر بن محمد بن ثنوان بن عبدالواحد بن احمد بن علی بن حسان بن عبداللہ بن علی بن حسن بن سلطان محسن بن سلطان محمد بن فلاح بن ہبت اللہ بن حسین بن علی المرتضٰی بن عبدالحمید نسابہ بن فخار بن معد بن فخار بن احمد بن ابی الغنائم محمد بن حسین الشبتی بن محمد الحائری بن ابراہیم المجاب بن محمد العابد بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔ علامہ نسابہ، فاضل، محدث، نقیب۔ آپ نے الشیخ کاظم، السیّد نصر اللہ الحائری المدرس سے روایت کی اس کے علاوہ شیخ ابو صالح محمد مہدی سے بھی روایت کی۔

آپ کے رسائل میں، رسالہ فی نسب سید علی خان بن سید خلف المشعشعی، رسالہ فی نسب سید محمد بن فلاح المشعشعی، جنۃ البریۃ فی احکام التقیہ، کتاب تنبیہ الکرام فی ترجیع القصر علی التمام فی المواطن الاربعہ، رسالہ فی الاطعمہ والاشربہ، رسالہ فی الجمع بین الفاطمین، رسالہ فی الجزیرہ الخضراء، رسالہ فی حرمۃ التمتع بالفاطمیات، رسالہ فی حرمہ الاذان الثالث فی یوم الجمعہ، رسالۃ الخمس، رسالۃ حجۃ الخصام فی الخروج والقیام للمہدی من اولاد الامام للامر بالمعروف ونہی عن المنکر والجہاد مشہور ہیں۔

آپ کی ولادت حویزہ میں بمطابق سنہ۱۱۲۲ ہجری کو ہوئی اور وفات سنہ ۱۱۸۷ ہجری کو نجف الاشرف میں ہوئی، اور آپ کی قبر باب الطّوس کے قریب ایک حجرے میں ہے۔

۳۔ سید عبدالکاظم بن محمد صادق بن عبدالحسین بن محمد باقر بن اسماعیل بن عباد وھو عماد الدین محمد بن حسن بن جلال الدین بن مرتضٰی بن حسن بن شرف الدین حسین بن عماد الشرف بن عباد بن حسین بن محمد بن حسین بن ابی الحسین محمد بن ابی علی محمد بن ابی عبداللہ حسین بن علی برطلہ بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ اجلہ مؤرّخین اور نسابین میں سے تھے۔

آپ کی ولادت ۲۸ ذی الحجۃ سنہ ۱۰۹۵ ہجری کو ہوئی اور وفات ۲۱ شوال سنہ۱۱۵۴ ہجری کو ہوئی اور آپ صحن الشریف نجف اشرف میں دفن ہوئے۔ آپ نے سادات خاتون آبادی کا نسب تحریر کیا۔

۴۔ شیخ الجلیل محمد حسین کتابدار بن محمد علی الخادم نجفی آپ بارہویں صدی ہجری کے علمائے انساب میں سے تھے۔ آپ غری شریف میں کتب امیر المومنین (لائبریری) کے خازن تھے۔ سید شہاب الدین نجفی مرعشی فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے حاصل کردہ بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے عمدۃ الطالب پر حاشیہ بھی لکھا تھا اور عمدۃ الطالب کا ایک نسخہ بھی آپ کے ہاتھ کا ہے آپ کے والد محترم محمد علی حرم شریف علوی کے خادم تھے۔

## بارہویں صدی کے کچھ ہندی نسابین کے بارے میں

اِسی صدی میں شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی نے تذکرۃ السادات بمطابق سن ۱۱۷۵ ہجری کو مرتب کی۔ سید محبّ علی تقوی کراروی (متوفی ۱۱۸۵) نے تقوی کراروی سادات کے شجروں پر کتاب تحریر کی۔ ان کے معاصر سید محمد علی تقوی نے بھی تقوی کراروں سادات کے مشجرات پر کتاب تحریر کی۔

سید نجف علی نجفی ترمذی نے ۱۱۴۶ ہجری میں ترمذی سادات کے شجروں پر کتاب مرتب کی۔ انہی کے معاصر سید صمصام علی ترمذی نے بھی ترمذی سادات پر کتاب تحریر کی۔

## القرن الثالث عشر: (تیرہویں صدی ہجری)

۱۔ نسابہ جلیل شیخ حاج ملا محمد نجف کرمانی نزیل مشہد الرضا علیہ السّلام آپ نسابہ، محدث، لغوی، شاعر، متکلّم، آپ بنیادی طور پر اخباری تھے۔ آپ کی پیدائش کرمان میں ہوئی پھر آپ مشہد میں آگئے اور علمی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے آپ کی وفات ۱۲۹۲ ہجری کو ہوئی۔

آپ کی کتاب خلاصۃ الانساب جس میں آپ نے انساب قریش اور علویوں کے نسب تحریر کیئے۔ اس کے علاوہ آپ کی کتاب غناء الادیب فی فھم مغنی اللبیب حاشیہ علیہ، کتاب فی شرح خطبہ سیدہ الزہرا علیہ السّلام بالمسجد المعروفہ، کتاب فی شرح دعا کمیل المعروف، کتاب فی شرح دعاء جوشن الکبیر، کتاب فی شرح دعا الصباح المنسو بہ الی مولا نا علی علیہ السّلام، کتاب جامع الاحادیث فی اخبار تذییل عمدۃ الطالب۔

آپ کی قبر حرم الرضوی الشریف میں صاحب رسائل کی قبر کے پہلو میں آپ کی وصیت کے مطابق کی گئی۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ میرے والد مرحوم سید شمس الدین محمود مرعشی فرماتے ہیں انہوں نے نسابہ کرمانی مشہدی کا دورہ کیا، اور ان سے کچھ پڑھا۔ عمدۃ الطالب سے، شبک النسب از بخاری سے مجدی سے شیخ شرف کی کتاب سے اور نفحۃ العنبر یہ سے، اور کچھ مشجرات درست کئے۔

۲۔ سید قاسم بن حسین بن کمال الدین بن حسن بن سعید بن ثابت بن یحییٰ بن درویش بن عاصم بن حسن بن محمد بن علی بن سالم بن علی بن صبرۃ بن موسیٰ بن علی الخواری بن حسن (حسین) بن جعفر الخواری بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام آپ شریف فاضل عالم نسابہ تھے۔ کتاب حدائق الانساب از شیخ ابوالحسن فتونی پر آپ نے تعلیق تحریر کیا۔

۳۔ علامہ سید احمد بن محمد الحسین آردکانی یزدی فقیہ، محدث، متکلّم نسابہ آپ سلطان فتح علی شاہ قاجار کے معاصرین میں سے تھے۔

آپ کی کتابوں میں ''شجرۃ الاولیاء فی انساب اولاد الآئمہ علیہم السّلام'' فارسی زبان میں تشجیری شکل میں تھی۔ جو کہ محمد زمان خان حاکم یزد کے نام کی گئی جو کہ فتح علی شاہ قاجار کی طرف سے یزد کا حاکم تھا۔

اس کے علاوہ آپ کی کتاب ''سرور المومنین فی احوال امیر المومنین وفضائلہ'' دس جلدوں پر مشتمل تھی یہ کتاب شاہزادہ محمد ولی میرزا حاکم یزد کے نام کی گئی۔

۴۔ سید محمد بن محمد عبدالرزاق حسینی زبیدی الملقب بالمرتضیٰ ابوالفیض حسینی واسطی آپ لغت کے استاد، محدث، علم الرجال اور علم الانساب کے ماہر تھے۔

آپ کی پیدائش بلگرام ہندوستان میں بمطابق ۱۱۴۵ ہجری کو ہوئی آپ کی پرورش زبید یمن میں ہوئی پھر آپ حجاز تشریف لے گئے اس کے بعد سنہ ۱۱۶۷ کو مصر میں داخل ہوئے اور قیام کیا۔

اِنہوں نے سید احمد بن محمد بن مقبول الاھدل سے زبید میں پڑھا، اور سید عبدالرحمان عیدروس سے مکہ میں اجازہ لیا۔ آپ کثیر التصانیف مصنّف تھے

جن میں ''تاج العروس فی شرح القاموس'' ۱۱۸۱ ہجری میں لکھی گئی۔ ''اتحاف السادہ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ازغزالی''، ''بلغۃ الغریب فی مصطلح آثار الحبیب''، ''نشوۃ الارتیاح فی بیان حقیقہ المیسر والقداح''، ''تنبیہ العارف البصیر علی اسرار الحزب الکبیر''، ''جذوۃ الاقتباس فی نسب بنی العباس''، ''الروض العطار فی نسب آل جعفر الطیار''، ''عقد الجواہر المنیفہ فی اولۃ مذہب ابی حنیفہ'' اور ''مشجر الکشاف ازعمیدی پر آپ کا تعلیق'' یہ آپ کی مشہور کتابیں تھیں۔

## تیرھویں صدی کے ہندی علماء جنھوں نے سادات کے نسب پر تحریر کیا

میر علی شیر قانع ٹھٹھوی آپ سندھ کے نامور مؤرّخ اور شاعر تھے آپ کلہوڑا دربار سے وابستہ تھے آپ کی پیدائش ۱۱۴۰ ہجری کو ٹھٹھہ میں سید عزت اللہ شیرازی کے گھر میں ہوئی۔

آپ کے اجداد میں سے سید شکر اللہ شیرازی والئ سندھ مرزا شاہ بیگ ارغون کے دورِ حکمرانی میں ہرات سے قندھار اور پھر قندھار سے سندھ تشریف لائے ان کو والئ سندھ، مرزا شاہ حسن ارغون نے قضاء کے منصب پر فائز کیا۔ شکر اللہ شیرازی وہی بزرگ ہیں جن سے سادات شکر اللہ کا نسب آگے بڑھا۔[۱]

آپ کی تصانیف میں ''دیوانِ علی شیر''، ''مثنوی قضاء وقدر''، ''مثنوی شاز قدر خلق''، ''نو آئین خیالات''، ''مثنوی قصہ کام روپ''، ''دیوان آلِ غم''، ''ساقی نامہ، واقعات حضرت شاہ''، ''چہار منزلہ''، ''ترویج نامہ حسن وعشق''، ''مکلی نامہ''، ''مقالات الشعراء''، ''تاریخ عباسیہ''، ''تحفہ الکرام''، ''اعلانِ غم''، ''زبدۃ المناقب''، ''مختار نامہ'' اس کتاب میں حضرت مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے حالات قلم بند کیے۔

''نصاب البلغاء''، ''مثنوی ختم السلوک''، ''طومار سلاسل گزیدہ''، ''شجرہ اطہر اہلِ بیت'' ۱۲۰۲ ہجری میں تحریر ہوئی۔ ''معیار سالکان طریقت''، ''انشائے قانع''، وغیرہ۔ آپ کی وفات ۶۳ سال کی عمر میں ۱۲۰۳ ہجری ٹھٹھہ میں ہوئی۔

اس کے علاوہ سید مظہر مہدی رضوی متوفی ۱۲۵۷ ہجری نے انساب الرضویہ تحریر کی۔ سید محمد تقی رضوی سیتاپوری نے عواقب عبدالٰہی تحریر کی۔ سید نثار رضوی زید پوری متوفی ۱۲۷۸ نے انساب زیدیہ ثانی تحریر کی۔ سید اکبر حسین عزت دانشمند نقوی امروہوی نے کتاب زیدیہ تحریر کی۔ سید شاہ عطا حسین عبدالرزاق نے کنز الانساب تحریر کی۔ اسی صدی میں سید شاہ محی الدین بیجاپوری نے مجمع الانساب لکھی۔ امام بخش اعوان نے شجراتِ سادات تحریر کی۔ سید حیدر شاہ مشہدی آف جھنگی سیداں نے شجرۃ مطہّرات مشہدی تحریر کی سید رسول شاہ مشہدی نے شجرۃ البہار تحریر کی۔

سید محمد شاہ ہزاروی نے گلزار امام موسیٰ کاظم کو منظوم تحریر کیا۔ احمد یار مرالوی نے پنجابی میں شجرۃ طوبیٰ تحریر کی۔ سید محمد شاہ کاظمی المشہدی سید کسرانی نے ''نسب نامہ شریف'' تحریر کی۔ جو کہ مثنوی کی شکل میں منظوم شجرہ ہے۔

سادات کاظمیہ مشہدی پر یہ اپنے زمانے تک سب سے بڑی تحریر تھی۔ اس میں مصنّف نے بڑی محنت سے سادات کاظمیہ کے مشجرات کو قلمبند کیا اور ان کی تاریخ بھی تحریر کی۔ لیکن بدقسمتی سے یہ کتاب طبع نہ ہوئی اور فارسی مثنوی ہونے کی وجہ سے عام شخص اس سے استفادہ نہ کر سکا آج بھی اس کے نسخے چند اشخاص کے پاس ہیں۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا اور یہ کاظمی مشہدی سادات کے نسب پر بہترین کتاب ہے۔ اِس صدی میں شیخ محمود بن شیخ جیون شاہ پوری نے شجرات سادات کو جمع کیا۔ اِسی عہد میں سید مکرم حسین مجتہد متوفی ۱۳۰۵ نے سادات ہمدانیہ کے نسب پر نسب نامہ جلالیہ المعروف خلاصۃ الانساب تحریر کی ان کا ذکر آگے چل کر مفصّل کیا جائے گا۔ اسی دور میں اولاد شاہ اسحاق نور پاک ہمدانی میں سے شجرہ سادات ہمدانیہ تحریر کی گئی۔

---

۱۔ تحفۃ الکرام (سندھی) از میر علی شیر قانع ٹھٹھوی، شائع سندھی ادبی بورڈ، میر علی شیر قانع ٹھٹھوی کی سوانحِ حیات از حسام الدین راشدی، صفحہ ۲۱۲۲

## القرن الرابع عشر: (چودھویں صدی ہجری)

۱۔ آیت اللہ سید محمد مہدی بن سید علی بن محمد بن علی بن اسماعیل بن محمد غیاث بن علی المعروف مشعل غریفی بن احمد المقدس المشہو رحمزہ مشرقی بن ہاشم بن عتیق الحسین بن حسین بن حسن بن عبداللہ بن عیسیٰ بن خمیس بن احمد بن ناصر بن علی بن سلیمان بن جعفر بن موسیٰ بن محمد بن علی بن علی بن حسن بن محمد بن ابراہیم المجاب بن محمد العابدین امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔ آپ ادیب، مؤرّخ، خطیب، شاعر، نسابہ، ریاضی دان، محدث تھے، آپ نے علویوں کے مشجرات جمع کیے۔

بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ ان کے اور ان کے بھائی سید رضا آبادی کے اس سلسلے میں مشکور ہیں۔ آپ نے ایک جماعت سے روایت کی اور ان سے پڑھا ان میں شیخ محمد طہٰ نجف، سید ابوالقاسم صفوی، سید ابوتراب خوانساری، سید محمد کاظم طباطبائی، یزدی، شیخ حسین بن زین العابدین مازندرانی، سید محمد علی شاہ عبدالعظیمی شیخ عبدالھادی شلیہ بغدادی، شیخ عبداللہ بن محمد شومان عاملی شیخ علی بن غلام علی بھبھانی، شیخ علی بن حسین قطیفی سید رضا بن محمد ہندی، شیخ محمد حرز الدین نجفی اور کچھ اہلِ سنت کے مشائخ سے بھی پڑھا جن میں سید عبدالوہاب آفندی، سید یاسین حنفی حلی شامل ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں تالیف کی جن میں ''احوال الصحابہ ارجوزۃ فی سلسلۃ نسبہ''، ''الشہر الحرم فیما علی سادات الحرم''، ''الانصاف فی علم الحدیث''، ''باب الفرج ارجوزۃ فی الحجۃ المنتظرؑ''، ''تہذیب النفس''، ''الدرۃ النجفیہ فی ردالصوفیہ والکشفیہ''، ''الدرۃ النفسیدۃ فی شرح القرسعیدہ''، ''الشجی والشجن فی الغطلومین من آل حسین والحسن''، ''الصحیفہ العلویہ''، ''غایۃ الکمال فی نسب آل سلیمان و آل کمال'' اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت کتابیں تحریر کیں۔

۲۔ سید حسین براقی بن احمد بن حسین بن اسماعیل بن زین الدین المعروف بہ زینی بن محمد البراق بن علی بن یحیٰی بن ابی الغنائم بن محمد بن فضائل بن احمد بن مرجان بن احمد بن محمد بن علی بن حسین بن محمد بن علی بن حسین البرسی بن عبدالرحمان بن القاسم بن محمد البطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔ آپ علم الانساب میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے حاج ملا خلیل خلیلی رازی، علامہ شیخ محمد طہٰ آل نجف، اپنے والد سید احمد براقی سے روایت کی۔

سید شہاب الدین نجفی مرعشی فرماتے ہیں کہ میرے والد سید شمس الدین محمود مرعشی المتوفی ۱۳۳۸ نے آپ سے علم الانساب سیکھا اور آپ سے بہت سی کتابیں پڑھیں جن میں۔ عمدۃ الطالب، کتاب المجدی فی انساب الطالبین، کتاب الفخری فی انساب الطالبین، کتاب منتقلہ الطالبیہ شامل ہیں اور میرے والد محترم نے ان کتب کی روایت کا اجازہ بھی سید حسین (حسون) براقی سے حاصل کیا۔ جو کہ میرے پاس محفوظ ہے اور میں (شہاب الدین نجفی مرعشی) نے اپنے والد کے واسطہ سے سید حسین براقی سے روایت کی ہے۔[۱]

اس کے علاوہ علم الانساب میں آپ کے شاگردوں میں علامہ سید مہدی غریفی موسوی بحرائی۔ ان کے بھائی سید رضا موسوی غریفی بحرانی شامل ہیں جنھوں نے آپ سے تعلیم حاصل کی۔

سید حسین (حسون) براقی کی پیدائش نجف الاشرف میں سنہ ۱۲۶۱ ہجری کو ہوئی اور وفات بھی نجف میں ہی بمطابق ۱۳۳۲ ہجری کو ہوئی۔ آپ کو محلّہ البراق میں دفن کیا گیا جو کہ غری شریف کا ایک محلّہ ہے۔ آپ کی کتابوں میں ''تاریخ کوفہ'' جو دو مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ کتاب ''بہجۃ المومنین فی احوال اوّلین والآخرین'' جو طبع نہیں ہوئی، رسالہ فی تاریخ مسجد الحنانہ والثویہ فی تحقیق ہذین المحلین ''کتاب عقدالللؤلؤ والمرجان فی تحدید ارض کوفان''، ''کتاب قلائدالدرر و المرجان فیما جری فی السنین من طوارق الحدثان''، ''جوہرۃ الزاہرہ فی فضل کربلا و من فیھا من العترۃ الطاہرۃ''، ''کتاب بنوامیہ''، ''کتاب القریش''، ''کتاب اکبر المقال فی مشاہیر الرجال''، ''کتاب منبع الشرف فی مشاہیر علماء النجف''، ''کتاب تغییر الاحکام فی من عبدالاصنام''، ''کتاب کشف

۱۔ کشف الارتیاب من ترجمہ لباب الانساب، از شہاب الدین مرعشی، صفحہ ۱۳۰

النقاب فی فضل انساب السادۃ الانجاب''، ''کتاب معدن الانوار فی النبی والہ اطہار''، ''کتاب السر المکنون فی الغائب المصون''، ''کتاب کشف الاستار فی اولاد خدیجہ من النبی المختار''، ''رسالہ فی تاریخ الشیخ المفید''، ''رسالہ فی السھو د النسیان''، ''کتاب منتخب تاریخ قم''، ''کتاب مختصر الحدائق الورویہ فی آئمہ الزیدیہ''، ''کتاب فی تعیین مراقد آل الرسول''، ''کتاب السیرۃ البراقیہ فی الروعلی النفحہ العنبریہ''، ''کتاب مشجرۃ آل رسول جو بہت بڑی کتاب ہے''۔

۳۔ نسابہ سید رضا المعروف بالصائغ بحرانی غریفی موسوی بن علی بن محمد بن علی بن اسماعیل بن محمد غیاث بن علی بن احمد بن ہاشم بن علوی بن حسین بن حسن بن عبداللہ بن عیسیٰ بن خمیس بن احمد بن ناصر بن علی بن سلیمان بن جعفر بن موسیٰ بن محمد بن علی الضخیم بن ابی علی حسن بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن محمد العابد بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

آپ کی پیدائش عید غدیر کی روز بمطابق ۱۲۹۶ھ نجف الاشرف میں ہوئی، اور وفات ۱۳۳۹ ہجری ۲۶ رجب المرجب کو نجف میں ہوئی، اور آپ صحن الشریف علوی میں باب القبلہ کے قریب دفن ہوئے۔ سید شہاب الدین نجفی مرعشی نے آپ سے علم الانساب حاصل کیا آپ علم الانساب میں اُن کے استاد ہیں۔ ان کے اجداد میں احمد بن ہاشم بن علوی وہ اوّل شخصیت تھے جو بحرین سے نجف اشرف ہجرت کر آئے۔

اور جب آپ محلّہ ابیض جو کہ دیوانیہ کے قریب ہے پہنچے تو ڈاکوؤں نے ان کو گھیر لیا وہ ان سے مال اسباب چھین لینا چاہتے تھے۔ تو سید احمد بن ہاشم بن علوی موسوی نے اپنے خاندان کا دفاع کیا اور ان کے درمیان شدید جھگڑا ہوا جس میں سید احمد ان کے درمیان گئے اور ان میں سے کچھ کو مار ڈالا اس لڑائی میں سید احمد کے دوست اور فرزند قتل ہوگئے ان کو وہیں پر دفن کر دیا گیا۔ جہاں ان کا مزار بنایا گیا۔ جس کی مومنین زیارت کرتے ہیں اور اس مزار سے اکثر کرامتیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ اس خاندان سے بہت سے علماء پیدا ہوئے۔

سید رضا غریفی کے نام کے ساتھ غریفی ''غریفۃ'' سے ہے۔ جو کہ بحرین کا ایک قریہ ہے۔ آپ کی بہت سی تالیفات ہیں جن میں ''کتاب فی مشجرۃ اُسرتہ محمد العابد'' جو کہ آپ نے آیت اللہ سید محمد بھبھانی کی استدعا پر تحریر کی۔ ''کتاب شجرۃ النبوۃ وثمرۃ الفتوۃ''، ''کتاب الشجرۃ الطیبہ فی ارض الخصبہ'' شامل ہیں۔[۱]

۴۔ السیّد میرزا مہدی خان حسینی افطسی المعروف ''بدائع نکار'' الفقیہ، محدث، مفسّر، متکلّم، اصولی فیلسوف اور نسابہ تھے۔ آپ نے فقہ اور اصول استاد شیخ عبدالنبی النوری سے اخذ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آغا حسین نجم آبادی اور شیخ فضل اللہ نوری سے اخذ کیا۔ اِسی طرح فلسفہ اور علوم عقلیہ حاج میرزا ابوالحسن جلوہ طباطبائی اور علامہ زنوزی سے اخذ کیا۔

اِسی طرح ریاضی اور نجوم کا علم حاج میرزا عبدالغفار خان سے اخذ کیا۔ آپ کے آثار میں ''کتاب بدائع الاحکام فی الفقہ فارسی مختصر''، ''کتاب بدائع الانوار فی ترجمہ سابع آئمہ الاطہار''، ''بدائع الکلام فی علم الکلام''، ''بدائع الانساب فی انساب عدۃ من السادات الکرام ومراقدھم''، ''الفوائد التی استفدت منہ تعین نسب امام زادہ داؤد حیث اُنہی نسبہ الی زید بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام'' جو کہ صاحب مزار ہیں جو کہ فرحزاد اعمال طھران کے قریب واقع ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اور کتابیں بھی ہیں۔

۵۔ سید عبدالرزاق آل کمونہ اعرجی بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن مبارک بن بدر الدین بن احمد نقیب فی غری الشریف بن عزالدین حسین النقیب بن ناصر الدین محمد حسینی کمونہ عزالدین حسین بن نقیب محمد ناصر الدین بن علی بن حسین بن ابوحسین جعفر بن ابی منصور بن ابوالفوارس طراد بن شکر الاسود بن ابوجعفر نفیس بن ابوالفتح محمد نقیب کوفہ بن ابی طاہر عبداللہ بن ابوالفتح محمد المعروف بابن صحرہ بن محمد الاشتر بن عبداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین آپ کی والدہ دختر علامہ الفقیہ شیخ محمد بن شیخ عبداللہ مظفرّ نجفی

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۱۳۲۔۱۳۱

المتوفی ۱۳۲۲ ہجری تھیں۔ آپ کی پیدائش نجف الاشرف سنہ ۱۳۲۴ ہجری میں ہوئی آپ نے یہاں پر ہی پرورش پائی۔ آپ نے علماء کی ایک جماعت سے تعلیم حاصل کی جن میں شیخ محمد رضا بن شیخ ہادی آل کاشف الغطا، علامہ الفقیہ سید حسین حمامی سے اصولِ فقہ کی تعلیم حاصل کی آیت اللہ سید محسن طباطبائی حکیم سے فقہ اس کے علاوہ اپنے ماموں شیخ محمد حسن مظفّر سے بھی فقہ اور شیخ آقا ضیاء الدین عراقی سے اصول کی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے بہت سی کتابیں تحریر کیں جن میں معجم الانساب، کتاب خلاصۃ الذھب فی مشجرات النسب اربعہ اجزاء کتاب منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین"، "کتاب موارد الاتحاف فی نقباء الاشراف"، "کتاب فضائل الاشراف"، "کتاب النفحات القدسیہ فی الانوار الفاطمیہ"، "کتاب بغیۃ الراغبین فی وصف السادۃ المیامین"، "کتاب وقائع الغریین"، "کتاب الحوادث المریبۃ الفتن العصیبۃ"، "کتاب قلائد المقول فی فرائد المنقول"، "کتاب مشاھد العترۃ الطاہرۃ"، "کتاب توضیح تبصرہ علامہ حلی"، "تقریرات آقا ضیاء الدین عراقی"، "کتاب الدرۃ المکنونہ فی بنی کمونۃ"، "کتاب البراہین الزاہرۃ فی فضل العترۃ الطاہرۃ"، "کتاب النور المبین فی اُمہات المومنین"، "العدل الاجتماعی فی الاسّلام" آپ کی وفات نجف الاشرف میں ہوئی۔

۶۔ سید شمس الدین محمود بن سید علی بن سید محمد مرعشی بن سید ابراہیم مرعشی آپ سید شہاب الدین نجفی مرعشی کے والد محترم تھے۔ آپ علامہ نسابہ، فقیہ اور محدث تھے۔

آپ نے علومِ ادب اپنے والد سید علی مرعشی، حاج میرزا فخر الدین اُن کے بھائی الفاضل الشیر بانی اور میرزا طالقانی نجفی سے حاصل کیئے، اور فقہ اور اصول کا علم ایک جماعت سے اخذ کیا جن میں۔ شیخ عباس الکبیر آل کاشف الغطا، اخوند ملا محمد کاظم خراسانی اور سید محمد تقی قزوینی شامل ہیں۔

آپ علامہ حسین قلی ہمدانی کے جلسات میں بھی حاضر رہے اور آپ تہذیب النفس میں اُن کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کی کتابوں میں "کتاب السّلاسل الذھبیہ فی الانساب العلویہ"، "کتاب حاشیہ فی المنطق علی حاشیہ ملا عبداللہ"، "حاشیہ علی القوانین"، "کتاب ترجمہ اخبار الاستنطاق"، "کتاب ھادم اللذات فی المواعظ"، "کتاب الھیئہ"، "کتاب الھندسہ"، "رسالہ الطاووسیہ فی تراجم العلماء بنی طاوؤس وقد طبعت مع کتاب مھج الدعوات للسیّد ابنِ طاوؤس"۔

آپ کی والدہ بی بی شمس شرف طباطبائیہ بنت سید محمد المعروف آغا تبریزی ابن علامہ سید عبدالفتاح ابن میرزا یوسف طباطبائی سیدہ جلیلہ عالمہ فاضلہ اور متقیہ تھیں۔

۷۔ السیّد ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن جعفر بن راضی بن حسن الحسینی عبیدلی اعرجی بغدادی کاظمی پشت کوہی بن مرتضیٰ بن شرف الدین بن نصر اللہ بن زرزور بن ناصر بن منصور ابی الفضل موسیٰ عماد الدین بن علی بن ابوالحسن محمد بن ابی علی الحسن بن رجب بن طالب بن عماد بن مفضّل بن محمد الصالح بن احمد البن بن محمد الاشتر بن عبیداللہ بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ الاعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ عالم فاضل، نسابہ تھے آپ نے ایک جماعت سے علم اخذ کیا جن میں آپ کے والدِ محترم السیّد محمد نسابہ اعرجی تھے جو علم الانساب میں آپ کے استاد تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے جن سے پڑھا ان میں سید علی آل عطیفہ حسنی بغدادی کاظمی ان کے علاوہ السیّد محمد بن احمد بن حیدر بن ابراہیم حسنی جو کہ آل رمیثہ شریف مکہ سے تھے آپ نے ان سے کثیر روایت کی ہے۔

اس کے علاوہ آقا اسد اللہ بن عبداللہ بن محمد جعفر بن الآقا محمد علی صاحب المقامع اور آقا اسد اللہ نے آپ کے والد سے بھی روایت کی اور آپ کے والد نے سید حسن بن محسن بن حسن بن مرتضیٰ بن شرف الدین اعرجی سے اور انہوں نے سید مہدی سے روایت کی ہے۔ آپ نے علم الانساب میں کثیر کتابیں تحریر کی ہیں۔ جن میں "کتاب مناہل الضرب فی انساب العرب"، "کتاب الدر المنتظم فی انساب العرب"، "کتاب ریاض الاقحوان فی نسب قحطان و عدنان"، "کتب ضیاء العین فی مقتل الحسین"، "کتاب الاساس فی نسب الناس"، "کتاب صراط الابلج فی سب بنی الاعرج"، "کتاب جواہر المقال فی فضائل

الآل''، ''کتاب الحدائق النضرة فی احوال العترة''، ''کتاب معالم الیقن فی شرح اصول الدین''، ''کتاب اطباق النور فی اجلاغیاھب کتاب المنصور''، ''کتاب الدر المنشور فی انساب المعارف الصدور''، ''کتاب عبراھل السلوک فی تداول الدنیا الملوک''، ''کتاب اسطود الشامخ فی ذکر المشائخ فی مشائخ روایت و اسانیدہ سیمافی علم النسب''، ''کتاب البحر الزخار فی نسب ملوک القاجار''، ''کتاب شقائق النعمان فی نسب ملوک آل عثمان''، ''کتاب معارج السالکین''، ''کتاب زاد المسافرین''، ''کتاب الدررد البھیہ فی البطون الاعرجیہ''، ''کتاب ینابیع العبرۃ فی انساب شھداء العترۃ''، ''کتاب درۃ القماس فی اسماء الافراس''، ''کتاب نجوم الھدی فی شرح قطر الندی فی النحو'' آپ کی پیدائش کاظمیہ میں بمطابق ۱۲۷۶ ہجری اور وفات ۱۳۳۰ ہجری کو ہوئی۔[۱]

۸۔ سید عبدالحی کتانی ادریسی حسنی فاسی بن عبدالکبیر بن ابی مفاخر محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالواحد بن عمر بن ادریس بن ابی الحیی علی بن قاسم بن عبدالعزیز بن محمد بن قاسم بن عبدالواحد بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن ابی بکر بن محمد بن عبداللہ بن ھادی بن یحییٰ بن عمران بن عبدالجلیل بن یحییٰ بن یحییٰ بن محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔

آپ علم الانساب کے عالموں میں سے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۳۰۲ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی کتابوں میں ''کتاب المظاہر السامیہ فی النسبہ الشریفہ الکتانیہ''، ''رسالہ فی تحقیق رفع نسب الصنھاجہ لحمیر''، ''کتاب تراتیب الاداریہ فی حکومۃ الاسلامیہ''۔

۹۔ علامہ الفقیہ سید حسین بروجردی طباطبائی بن علی بن احمد بن علی النقی بن جواد بن المرتضیٰ بن محمد بن عبدالکریم بن مراد بن الشاہ اسد اللہ بن جلال الدین امیر بن حسن بن مجد الدین بن قوام الدین بن اسماعیل بن عباد بن ابی المکارم بن عبادین ابی المجد بن عباد بن علی بن حمزہ بن طاہر بن علی بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم عمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امام علی علیہ السّلام آپ فقیہ رجالی ادیب اور نسابہ تھے بہت نے بہت سے مشاہیر کی شاگردی اختیار کی اکثر علوم اصفہان سے حاصل کئے۔

آپ کے استادوں میں ابوالمعالی الکلباس، سید محمد تقی مدرس، سید محمد باقر درجہ ای، ملا محمد کاشانی، جہانگیر خان قشقائی۔ پھر آپ نجف میں آگئے اور دس سال ملا محمد کاظم خراسانی کے دروس میں حاضر رہے، اور شیخ الشریعہ اصفہانی کے دروس میں بھی شرکت کرتے رہے۔ پھر آپ نے اپنے وطن بروجرد جانے کا ارادہ کیا اور حج بیت اللہ کے بعد وطن واپس آئے پھر آپ قم گئے جہاں آپ علماء سے ملاقاتیں کرتے رہے۔

آپ نے بہت سی کتابیں تحریر کیں جن میں ''جامع احادیث الشیعہ''، ''حاشیہ کفایۃ الاصول''، ''حاشیہ علی نہایۃ الشیخ''، ''حاشیہ علی کتاب المبسوط للشیخ''، ''کتاب تجدید اسانید الکافی رسالۃ فی بیوت الشیعہ من العلماء''، ''اسانید کتاب التھذیب و من لایحضرہ الفقیہ والاستبصار و رجال کشی والخصال والامالی وعلل الشرائع''، ''تعلیقہ علی کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب''، ''اصلاح رجال الشیخ والاستدراک علیہ رسالہ فی سند الصحیفہ السجادیہ و رضع الاشکال عنہ''، ''کتاب الطبقات''، ''کتاب التذکرہ فی انساب اُسرتہ'' آپ کی پیدائش ۱۲۹۲ میں بروجرد میں ہوئی اور وفات ۱۳۸۰ میں قم المقدسہ میں ہوئی۔

۱۰۔ افضل العلماء مولانا سید مکرم حسین مجتہد ہمدانی حسینی۔

آپ عالم، فاضل، محدث اور نسابہ تھے آپ نے ابتدائی تعلیم تجارہ میں حاصل کی اس زمانے میں تجارہ کے قاضی سید اولاد علی تھے۔ جن کی وفات ۱۸۹۶ عیسوی کو ہوئی۔ قاضی صاحب کا خاندان تجارہ کا بڑا علمی خاندان تھا۔ غالبًا آپ کی ابتدائی تعلیم اس خاندان میں ہوئی بعد میں آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل فرمائی۔ جامع العلوم مولانا مرزا محمد علی اور مرزا امجد علی صاحب سے آپ نے علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تحصیل فرمائی اس کے بعد فخر المدرسین ممتاز العلماء سید محمد تقی صاحب قبلہ سے اصول اور فروغ میں استفادہ کیا۔ آپ کے زہد اور علم سے مطمئن ہو کر حضرت نے آپ کو اجازہ مرحمت فرمایا اس کے بعد آپ فقہ اور انساب کی تحقیق میں مصروف ہوگئے۔ آپ کی تصانیف میں ''رسالہ حمہ''، ''رسالہ کُر''، ''رسالہ نوروز'' اور ''نسب نامہ جلالیہ المعروف خلاصۃ الانساب'' زیادہ مشہور ہوئیں۔

---

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، صفحہ ۱۴۰۔۱۳۹

آپ نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی شان میں "ہفت بند" بھی تحریر کیے جو منظوم تھے اور شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے نہم ربیع الاوّل بمطابق ۱۳۰۵ ہجری ۱۸۷۹ عیسوی کو وفات پائی اور امام باڑہ مظہر علی محلّہ گڑھی میں دفن ہوئے۔ آپ کی کتاب خلاصۃ الانساب سادات ہمدانیہ پر جید کتاب ہے جس کا نسخہ میرے پاس محفوظ ہے۔

## اب کچھ چودھویں صدی میں وہ حضرات جنھوں نے انساب پر کام کیا

غلام محمد ملتانی نے مجمع الانساب تحریر کی۔ میر مراتب علی انبالوی نے کاظمی سادات انبالہ، محبوب شاہ نے بحر الجمان، نور الدین سلیمانی نے باب الاعوان اور زاد الاعوان۔ افتخار نقوی نے تحفہ السادات، شبیر نقوی نے انساب سادات، چونیاں، ضیاء الدین علوی نے مراۃ الانساب، سید صغیر الحسن تقوی نے انوار قم، تجمل حسین بخاری نے باغ سادات، گوہر بخاری نے شجرہ المراد، سید نذر حسین نقوی نے کوثر الانساب، اصغر علی گردیزی نے تاریخ السادات، سید محمد علی شیرازی نے ذخیرۃ الانساب واقوام اور قافلہ شیراز۔

سید محمد علی شاد نے تذکرۃ اسلاف، سید محمد شاہ مظفر آبادی نے "جامع الخیرات"، "سید جمال الدین احمد نقوی" نے تاریخ سادات امروہہ، سید کریم حیدر چکلوی نے حمید الجواہر، سید علی محمد راشد نے تذکرۃ الانساب، سید ظہور الحسن تقوی نے "شجرات الطیبات" سید مزمل شاہ بن فضل شاہ ہمدانی نے "شجرہ سادات خاندان ہمدان" فارسی زبان میں تحریر فرمائی۔

## قرن خامس عشر: (پندرھویں صدی ہجری)

۱۔ سید شہاب الدین نجفی مرعشی آپ امام زادہ حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سے تعلّق رکھتے تھے۔

آپ فقیہ، محدث، محقق، ادیب، مؤرّخ اور نسابہ تھے آپ کو اسلامی ثقافت کا عظیم ترین محافظ قرار دیا جاتا ہے۔ آپ ۲۰ صفر ۱۳۱۵ ہجری کو بمطابق ۲۱ جولائی ۱۸۹۷ کو نجف الاشرف کے مشہور علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور پھر انہوں نے حوزہ علمیہ نجف میں مختلف علوم کی تعلیم اس وقت کے معروف علماء سے حاصل کی اور جلد ہی مجتہد کا درجہ حاصل کر لیا۔ ۱۹۲۴ء میں انہوں نے ایران کچھ عرصہ تہران اور مشہد میں قیام کیا اور پھر ۱۹۲۵ کو قم المقدسہ وارد ہوئے، اور وہاں حوزہ علمیہ سے وابستہ ہو گئے بعد از اں انہیں مرجع کا درجہ حاصل ہو گیا۔

آپ ۶۷ سال تک حوزہ علمیہ قم میں درس دیتے رہے۔ قم میں حضرت فاطمہ معصومہ کے روضہ کے صحن میں آدھی صدی سے زیادہ انہوں نے نماز پڑھوائی انہیں شروع سے نادر کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا وہ اپنے کپڑے اور گھر کی چیزیں فروخت کر کے کتابیں اور مسودے خرید لیتے تھے ایک وقت کا کھانا نہ کھاتے اور بچنے والی رقم سے نایاب کتب خرید لاتے۔

آپ نے علم الانساب اپنے والد محترم سید شمس الدین محمود اور سید رضا بن علی غریفی موسوی سے حاصل کیا۔ آپ کے والد نے سید حسین المعروف حسون براقی سے علم النسب اخذ کیا۔ آپ نے قم میں ایک عظیم الشان لائبریری کا قیام کیا۔

آپ کی وفات ۲۹ اگست ۱۹۹۰ کو ۹۶ سال کی عمر میں ہوئی آپ کی کتابوں میں "ملحقات الاحقاق"، "الحاشیہ علی العروۃ الوثقی"، "منہاج المومنین فی الفقہ"، "تقریرات القصاص"، "طبقات النسابین"، "حاشیہ علی کفایہ الاصول"، "الحاشیہ علی الرسائل"، "المشاہد و المزارات"، "اعیان المرعشین"، "المعول فی امرا المطول"، "علماء السادات"، "مسارح الافکار او الحاشیہ علی تقرات الشیخ مرتضی انصاری"، "الفوائد الرجالیہ"، "کشف الارتیاب فی الانساب"، "المجدی فی حیات صاحب المجدی"، "رفع الفاشیہ عن وجدالی شیہ فی المنطق"، "الرد علی حد علی التحریف"، "تعلیقہ علی عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب"، "مشجرات آل رسول الاکرم"، "رحلہ اصفہان شیراز، سامراء و آذربائیجان"۔

## پندرہویں صدی کے ہندی نسابین

۱۔ سید فاضل علی شاہ موسوی خلخالی زادہ صفوی آپ حضرت شمس الدین اراکی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نجف میں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ کی کتاب شجرۃ الطیبہ کی دو جلدیں شائع ہوئیں۔ جن میں بہت سے ہند و پاکستان کے مشجرات شامل کیے۔ مگر اس کی تیسری جلد شائع نہ ہوئی کہ آپ وفات پا گئے۔ شجرہ الطیبہ کی تیسری جلد میں نے ان کے رشتہ دار سید مبارک علی موسوی کے گھر میں دیکھی ہے۔ اس کے علاوہ سید خلخالی زادہ کے پاس بے شمار مشجرات تھے۔

۲۔ سید ظفریاب ترمذی آپ کا تعلق حسینی ترمذی خاندان سے تھا۔ جن کا نسب علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ سے ملتا ہے۔ آپ کی کتاب ''تاریخ انوار سادات المعروف گلستان فاطمہؑ'' بہت مفید کتاب ہے۔ جس میں پاک و ہند کے بہت سے خانوادوں کے نسب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۳۔ سید مقصود نقوی کی کتاب ریاض الانساب المعروف گلزار نقی نقوی سادات کے مشجرات کے حوالے سے سب سے زیادہ مشہور کتاب ثابت ہوئی ہے۔ سید مقصود نقوی کی کتاب میں نقوی سادات کے مشجرات کا بہت بڑا ذخیرہ شائع ہوا ہے۔

## حال میں نسابین کرام

۱۔ سید حلیم حسن اعرجی بغداد میں مقیم ہیں، اولاد عبیداللہ اعرج پر بہت کام کر چکے ہیں۔ ''اصول منھجیہ فی تاریخ ونسب سادات اعرجیہ'' اور ''آل الاعرجی ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ آپ سادات اعرجیہ کے نقیب کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ سادات اعرجیہ کے رئیس سید فاروق محمد اعرجی ہیں۔

۲۔ سید عبدالرحمان اعرجی آپ کی پیدائش کویت میں ہوئی علم الانساب میں سید حلیم حسن اعرجی آپ کے استاد ہیں۔
آپ علم الانساب میں یکتا ہیں خود میں نے بھی آپ سے قدیم مشجرات اور مخطوطات حاصل کیئے جن کی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے۔
آپ کی جدید کتاب ''من الاشراف الکویت'' ہے۔

۳۔ سید واثق زبیبہ موسوی خواری آپ نجف اشرف کے رہائشی ہیں۔ سادات خواری موسوی یعنی اولاد جعفر بن امام موسیٰ کاظمؑ پر آپ کی بہت تحقیق ہے۔ آپ نے حال ہی میں کتاب ''کلام الیقین فی السادہ خواریین'' تحریر فرمائی ہے۔

۴۔ سید مہدی رجائی علم الانساب میں سید شہاب الدین نجفی مرعشی کے شاگرد ہیں۔ آپ نے مرعشی صاحب کے مخطوطات کو شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور انساب کی بیشتر کتابوں کو شائع کیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کتابوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

میری مہدی رجائی صاحب سے دو مرتبہ ملاقات بھی ہوئی ہے۔ آپ کی تصانیف میں ''المعقبون من آل ابی طالب''، ''ادباء من آل ابی طالب''، ''المحدثون من آل ابی طالب''، ''کواکب المشترقۃ'' جو تین جلدوں میں ہے۔ زیادہ مشہور ہیں۔

# باب دوئم

# الرجال فی انساب الطالبین

(سید قمر عباس اعرجی ہمدانی نسابہ)

# طالبین کے علم الانساب کی اوّئل میں شکل گیری

## پہلی صدی ہجری میں طالبین کا علم الانساب

طالبین دراصل بنو ہاشم میں سے ہیں اور بنو ہاشم قریش کا ایک قبیلہ ہے جبکہ قریش ایک عدنانی قبیلہ ہے۔ جس میں بنیادی طور پر بارہ قبیلے شامل ہیں۔ بقول ابن حزم اوّل جمیرہ میں ابوبکر صدیقؓ، ابوالجھم بن حذیفہ عدوی اور جبیر بن مطعم بن عدی ہیں۔ یہ لوگ قریش انساب کو جانتے تھے۔
اس کے علاوہ حکیم بن حزام بن خویلد جو حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے علم الانساب کے ماہر تھے۔ دغفل بن حنظلہ، سعید بن مسیّب ابوثعلبہ عبداللہ بن ثعلبہ، عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب، علاقہ بن کرسم کلابی، محمد بن انس بن عبداللہ، حضرت عقیل بن ابی طالبؑ اور مخرمہ بن نوفل وہ شخصیات ہیں جو پہلی صدی ہجری میں علم الانساب کے ماہر تھے۔
یہ حضرات یا تو قریشی تھے اور یا عدنانی عرب تھے اور قریشی بھی عدنانی عرب ہی ہیں اور علم الانساب تمام عربوں کا خاصہ تھا۔ اس لیے یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پہلی صدی ہجری میں طالبین کا نسب قریش کے نسب یا عدنانی عربوں کے نسب کے ساتھ لکھا اور بیان کیا جاتا تھا۔ ان کے علم الانساب کی الگ سے کوئی شناخت نہیں تھی۔ طالبین کا وجود ابوطالب بن عبدالمطلب سے ہے اور عبدالمطلب ہاشم کے بیٹے ہیں، اور بنی ہاشم بھی قریش کی ایک شاخ تھی۔ اصل طالبین کے لیے طالبی لفظ تیسری صدی ہجری میں مخصوص ہوا اس سے پہلے یہ حضرات یا تو قریشی کہلواتے تھے یا پھر ہاشمی کہلواتے تھے، اور اوپر بیان کئے گئے نسابین میں بھی اکثر افراد قریشی تھے تو یہ بات طے ہے کہ یہ افراد عربوں کے نسب کو جانتے تھے اور خاص کر قریش کے نسب اور تاریخ سے آگاہ تھے چونکہ اوّل صدی ہجری میں اولاد عدنان بن ادد کا نسب ان لوگوں نے ضرور بیان کیا ہوگا۔ اور ان لوگوں نے یہ علم اپنے سے پہلے کے لوگوں سے حاصل کیا ہوگا اور پھر اپنی علمی استعداد کے مطابق اس میں اضافہ کیا ہوگا۔ انہی شخصیات میں ایک حضرت عقیل بن ابی طالبؑ ہیں۔ جو کہ خود بھی علم الانساب کے ماہر تھے، اور اگر طالبین کے انساب کے حوالے سے کوئی اوّل نسابہ ہے تو وہ حضرت عقیل بن ابی طالبؑ ہی تھے۔

## حضرت عقیل بن ابی طالب علیہ السّلام

آپ حضرت علی ابن ابی طالبؑ اور حضرت جعفر طیار بن ابی طالبؑ کے بڑے بھائی تھے وہ اپنی نسل میں اوّل تھے جنھوں نے علم نسب حاصل کیا۔ وہ علم الانساب میں بہت بلند مقام رکھتے تھے وہ بہت حاضر جواب تھے۔
آپ قریش کے انساب کے عالم تھے ان کے واقعات اور ایام سے واقف تھے۔ بقول صفدی و بقول شیخ عباس قمی کہ مسجد نبویؐ میں آپ کے لیے گدیلہ بچھایا جاتا تھا آپ اس پر نماز پڑھتے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو جاتے اور علم الانساب اور ایامِ عرب کے متعلّق ان سے استفادہ کرتے اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے، اور لوگ ان سے بغض رکھتے کیونکہ آپ انساب کی اچھائی اور برائی سے واقف تھے اور عمدہ جواب دینے میں مشہور تھے۔[۱]
آپ کے علم الانساب سے متعلّق ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب نے آپ سے کہا کہ میرے لیے کسی ایسی عورت کا انتخاب کریں جس سے پیدا ہونے والا میرا بیٹا جواں مرد اور فارس العرب ہو کیونکہ آپ انسابِ عرب کے ماہر ہیں۔
تو جناب عقیل نے فرمایا: آپ ام البنین کلابیہ سے شادی کریں جن کے آباؤ اجداد سے بہادر عرب میں کوئی نہیں تھا اور جب حضرت علی علیہ السّلام نے شادی کی تو حضرت عباس علمدار اور ان کے تین بھائی بی بی ام البنین کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔[۲]

---

۱۔ احسن المقال ترجمہ منتہیٰ الآمال، از سید صفدر حسین نجفی، جلد اوّل، صفحہ ۲۶۳ ۲۔ ایضاً، صفحہ ۲۶۹

## دوسری صدی ہجری میں طالبین کے انساب کی شکل گیری

جونسابین پہلی صدی ہجری میں تھے اُن سے ہی روایت کا سلسلہ دوسری صدی ہجری کے نسابین میں آیا بلکہ کچھ نسابین تو ایسے تھے جن کے شاگرد اُن سے علم حاصل کرنے کے بعد دوسری صدی ہجری میں داخل ہوئے اور ان حضرات نے مزید شاگرد بنائے اور یوں عربوں میں طالبین کا انساب کا علم سلسلہ وار پھیلنے لگا اور آہستہ آہستہ نسابین کے اقوال، استدلال اور روایت سے طالبی علم الانساب کے رموز واقاف متعیّن ہونے لگے۔

دوسری صدی ہجری میں جن نسابین نے عربوں اور خصوصاً بنو ہاشم کے اخبار اور نسب کو سیکھا اُن میں ابان بن عثمان بجلی، ابوصالح باذام، ابن عدی زارع نسابہ بصری، ابوعبداللہ حسین ذی عبرہ بن زید بن امام زین العابدینؑ، خراش بن اسماعیل شیبانی عجلی، سحیم بن حفص جعفی ابوالیقضان نسابہ، صالح بن موسیٰ خواری، عبداللہ بن عقیل بن محمد بن عبداللہ بن عقیل بن ابی طالبؑ، عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب ابی مخنف لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف بن سلیم ازدی، ابوعبداللہ محمد بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ، محمد بن سائب بن بشر بن زید بن کلبی، ابوعبداللہ محمد بن طباطبا ابراہیم۔

اوپر بیان کیے گئے حضرات میں تقریباً تمام نے بنی قریش اور بالخصوص بنی ہاشم کے انساب اور اخبار کو پہلی یا دوسری صدی ہجری کے علمائے انساب سے روایت کیا، اور ان میں پانچ افراد تو خود حضرت ابی طالب بن عبدالمطلب کی اولاد سے تھے۔ ان میں ابی مخنف لوط بن یحییٰ ازدی نے تو اوّل مقتل الحسینؑ تحریر کی اس کے علاوہ ابی مخنف بن لوط یحییٰ نے حضرت امیر المومنین علیؑ کی بھی بہت سی خبریں روایت کیں بدقسمتی سے ان کی کتب گردش زمانہ کی نظر ہو گئیں۔

## عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام

آپ کی والدہ ام الحسین بنت عبداللہ بن امام محمد الباقر علیہ السّلام تھیں۔ اپنے تعلیق میں ابی الغنائم حسین عیسیٰ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتایا (عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف نے) کہ اُنہیں اُن کے والد (محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علیؑ) نے بتایا کہ میرے دادا (علی ابن ابی طالبؑ) نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص میرے گھر کے ایک فرد کے لیے ہاتھ اُٹھائے گا وہ قیامت کے دِن کافی ہے۔''[۱]

دوسری صدی ہجری میں عیسیٰ المبارک اولاد ابی طالب سے وہ شخص تھے کہ جو علوم اور اخبار کو اپنے جد اعلیٰ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔

اوپر بیان کی گئی حدیث ''المحاسن'' میں علی بن محمد الصیرفی سے روایت ہے۔[۲]

عیسیٰ المبارک سے ان کے فرزند احمد بن عیسیٰ المبارک نے روایت کی اور احمد سے ابی نصر بخاری نے علم الانساب اخذ کیا۔

## سحیم بن حفص الجعفی ابوالیقضان نسابہ

آپ انساب کے اُن علماء میں سے ہیں جو اُن شخصیات سے علم اخذ کرتی ہیں جن حضرات نے اوّل صدی کے علماء سے بل واسطہ یا بلاواسطہ سیکھا ہو۔ آپ کو روایت میں ثقہ تسلیم کیا گیا ہے۔ آپ سے ابی نصر بخاری نے سلسلۃ علویہ، شیخ شرف عبیدلی نے تہذیب اور عمری نے مجدی میں روایت کی ہے۔

آپ اُن شخصیات میں سے ہے، جن کا علم ابی نصر بخاری کے پاس کسی واسطہ سے آیا، اور ابی نصر بخاری سے یہی روایات شیخ شرف عبیدلی اور شیخ شرف عبیدلی سے ابوالحسن علی عمری علوی نسابہ تک آئیں۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، از سید عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۱۱۹۔۱۱۸

۲۔ المحاسن، از ابوجعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی (المتوفی ۲۷۴ھ، صفحہ ۶۲)

## ابوصالح باذام

حضرت ابوصالح باذام حضرت اُمِ ہانی بنت ابوطالبؑ کے غلام تھے آپ علم الانساب میں ماہر تھے آپ نے تفسیر عبداللہ بن عباسؓ اور علم النسب حضرت عقیل بن ابی طالبؑ سے اخذ کیا۔

اور آپ سے علم النسب محمد بن سائب الکلبی نے اخذ کیا۔[۱]

پہلی صدی ہجری کے جید نسابہ حضرت عقیل بن ابی طالبؑ کے آپ باقاعدہ شاگرد تھے آپ نے دوصحابیوں سے استفادہ کیا اور دونوں صحابی بنو ہاشم سے تھے۔ یوں طالبی علم الانساب نے ایک اور زینہ طے کیا۔

ابن ندیم اپنی فہرست میں کہتے ہیں کہ ہشام بن محمد بن سائب الکلبی نے کہا کہ میرے والد نے قریش کا نسب ابی صالح باذام سے حاصل کیا اور ابی صالح باذام نے یہ علم عقیل بن ابی طالب سے اخذ کیا۔[۲]

تہذیب التہذیب میں تحریر ہے کہ باذام ابوصالح جو کہ ام ہانی بنت ابی طالبؑ کا غلام تھا نے علیؑ اور عبداللہ ابن عباس سے روایت کی اس کے علاوہ بی بی ام ہانی بنت ابی طالب سے بھی روایت کی اور ابی صالح باذام سے۔ اعمش، اسماعیل السدی، سماک بن حرب، ابوقلابہ، محمد بن حجارة، محمد بن سائب کلبی اور ثفیان ثوری وغیرہ نے روایت کی۔[۳]

## محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی

آپ عالم، فاضل، نسابہ اور کوفہ میں احادیث کے روای تھے۔ آپ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر الصادق کے اصحاب میں سے تھے۔ آپ کے فرزند ھشام بن محمد بن سائب الکلبی صاحب ''جمہرة النسب'' فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا ہے میں نے قریش کا نسب ابوصالح باذام سے اخذ کیا اور ابوصالح باذام نے حضرت عقیل ابن ابی طالب سے اخذ کیا۔

اِسی طرح میں نے کندہ کا نسب ابی الکناس کندی سے، معد بن عدنان کا نسب نجار بن اوس عدوانی سے اور ایاد کا نسب عدی بن رثاث سے اخذ کیا۔[۴]

صفدی الوافی بالوفیات میں فرماتے ہیں کہ محمد بن سائب الکلبی الکوفی الاخباری تھے آپ صاحب تفسیر تھے آپ نے شعبی، ابی صالح باذام اور اصبغ بن نباتہ سے روایت کی آپ کی وفات کوفہ میں ۱۴۶ ہجری میں ہوئی۔[۵]

آپ کے فرزند ہشام بن محمد بن سائب الکلبی صاحب جمہرة النسب نے آپ سے علم الانساب اخذ کیا۔[۶]

یوں قریش بالخصوص بنی ہاشم کا علم الانساب اپنی چوتھی منزل کو پہنچا، یعنی عقیل بن ابی طالب سے ابی صالح باذام اور ابی صالح باذام سے محمد بن سائب الکلبی اور محمد بن سائب کلبی سے ان کے فرزند ہشام بن محمد بن صاحب الکلبی۔

## تیسری صدی ہجری میں طالبین کے علم االنساب کی شکل گیری

تیسری صدی ہجری میں بہت سے اسکالر تھے جنھوں نے قریش کے نسب اور اخبار کو تحریر کیا ان میں سے چند کے نام تحریر کر کے ہم بحث کرتے ہیں۔ ان میں:

---

۱۔منیة الرغبین فی طبقات النسابین، از سید عبدالرزاق آل کمونہ اعرجی، صفحہ ۱۰۱
۲۔الفہرست، از ابن ندیم، صفحہ ۱۳۹
۳۔تہذیب التہذیب، از ابنِ حجر عسقلانی، جلد اوّل، صفحہ ۴۱۶
۴۔منیة الراغبین فی طبقات النسابین، از عبدالرزاق کمونہ، صفحہ ۱۲۵
۵۔کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب النساب، از شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۲۱
۶۔کشف الارتیاب، صفحہ ۲۱/ منیة الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۱۲۵

- ☆ احمد بن عبداللہ بن عقیل بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب۔
- ☆ ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیر المومنینؑ۔
- ☆ احمد بن عیسیٰ کوفی غفارة بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔
- ☆ ابوالحسن احمد بن یحییٰ بن جابر بن داوٴد بلاذری بغدادی۔
- ☆ حسین نسابہ نقیب بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرة بن زید بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ حمزہ بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیہ السّلام۔
- ☆ داوٴد بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالبؑ۔
- ☆ زید بن علی الشبیہ بن حسین ذی العبرة بن زید بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ عباس بن جعفر ذکی بن امام علی نقی علیہ السّلام۔
- ☆ عباس بن قاسم صوفی بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباسؑ علمدار بن امام علیؑ۔
- ☆ علی بن ابی علی ابراہیم بن محمد محدث بن حسن بن محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ علی حمانی بن محمد بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ محمد بن احمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن جعفر اعرج بن عبداللہ بن جعفر قتیل حرہ بن محمد حنفیہ بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔
- ☆ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن عمر اسدی کوفی المعروف بابن دینار نسابہ۔
- ☆ محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔
- ☆ ھشام بن محمد بن سائب الکلبی۔
- ☆ سید یحییٰ نسابہ عقیقی مدنی بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔
- ☆ محمد بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ اور ایضاً۔
- ☆ مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام۔
- ☆ محمد بن علی الشبیہ بن حسین ذی العبرة بن زید الشہید بن امام زین العابدینؑ۔

اوپر بیان کیے گئے ۲۲ حضرات میں تمام نے ہی قریش بالخصوص بنی ہاشم اور بنی ہاشم میں سے اولاد ابی طالب پر تحریر کیا، اور ان بائیس میں سے اٹھارہ کا تعلّق اولاد ابی طالب سے ہی ہے۔ جبکہ چار افراد غیر طالبی ہیں۔ اوّل ہم ان حضرات کی بات کرتے ہیں۔ ان میں احمد بن یحییٰ بلاذری بغدادی عباسی دربار کا مورخ تھا جس کی کتابیں بہت مشہور ہیں۔ اس نے ''انساب الاشراف'' میں طالبین کے متعلّق تحریر کیا۔ پھر دوسرے نمبر پر مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام صاحب کتاب ''نسب قریش'' نے قریش کی تمام شاخوں کا نہایت تفصیل سے ذکر کیا، اور آل ابی طالب کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ کیونکہ یہ نسابہ خود زبیری خاندان سے تعلّق رکھتا ہے جو کہ قریش کی ہی ذیلی شاخ ہے۔

پھر ابنِ دینار نسابہ کوفی اسدی کا نمبر آتا ہے۔ جس کی روایات کتاب مجدی فی انساب الطالبین کی وجہ سے آج باقی ہیں۔ ابوالحسن عمری نے ان کی روایات کو نقل کیا۔ ابراہیم بن ناصر صاحبِ منتقلہ الطالبیہ نے بھی آپ کی روایات اپنی کتاب میں بیان کی ہیں۔ آپ کوفے کے رہائش تھے اور بنی اسد سے

تھے۔ سادات کے نقیب اوّل ابوعبداللہ حسین نسابہ بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدینؑ نے آپ کی تعلیقات سے استفادہ کیا۔[۱]

اس کے بعد اب ہم کچھ شخصیات کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے اس علم کو آگے بڑھایا اور ان کے سلاسل بھی قائم ہوئے۔

## ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ

آپ عالم فقیہ نسابہ تھے اور علم النسب پر آپ کی کتاب بھی تھی۔ آپ نے اپنے والد محترم سے روایت کی اور اُن سے علم اخذ کیا اور آپ سے ابی نصر بخاری نے علم النسب روایت کیا۔[۲]

بقول شریف عمری کہ ابوطاہر احمد بن عیسیٰ شریف جلیل زاہد نسابہ عالم الملقب فنفنہ تھے۔[۳]

اور قاضی عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آپ احمد الفقیہ المحدث العالم نسابہ اور شاعر تھے اور آپ کا لقب الفنفنہ فی علوم تھا۔[۴]

اپنے والد کے علاوہ آپ نے عباد بن صہیب بصری سے اُن کی کتاب روایت کی اور آپ سے جعفر بن محمد صیقل نے روایت کی۔[۵]

ابی نصر بخاری کے علاوہ آپ سے ابراہیم بن ناصر بن طباطبا نے بھی روایت کی۔[۶] مگر ابراہیم بن ناصر نے براہِ راست روایت نہیں کی۔

اب یہاں پر علم الانساب کے ایک سلسلے کی داغ بیل پڑ رہی ہے۔ ابی نصر بخاری نے ابوطاہر احمد بن عیسیٰ سے علم اخذ کیا اور ابوطاہر احمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عیسیٰ المبارک اور انہوں نے اپنے آباؤاجداد سے علوم اخذ کیے (آئندہ صفحات پر بحث کیا جائے گی)۔

## ھشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن حارث بن عبدالعزیٰ بن امراؤالقیس الکلبی (المتوفی ۲۰۴ ہجری)

آپ مورخ عالم فاضل اور نسابہ تھے۔ آپ اہلِ کوفہ میں سے تھے آپ علم الانساب کے ماہر تھے اور آپ نے یہ علم اپنے والد محمد بن سائب الکلبی سے اخذ کیا، آپ نے امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب سے احادیث روایت کیں۔[۷]

بقول سید شہاب الدین مرعشی کہ آپ امام جعفر الصادق کے اصحاب میں سے تھے۔[۸]

ابن ندیم اپنی فہرست میں ابی الحسن علی بن محمد بن زبیر قریشی کوفی (۳۴۸۔۲۵۴) سے نقل کرتے ہیں کہ اوّل مولف جس نے انساب کو مدون کیا وہ ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی تھا۔ نجاشی کہتے ہیں کہ ابی منذر ہشام شیعہ تھا۔[۹]

ابی المنذر ہشام کوفے کے شیعہ تھے۔ آپ کے پر دادا بشر بن عمرو امام علی علیہ السّلام کے شیعوں میں سے تھے اور اپنے فرزندگان، سائب، عبید اور عبدالرحمان کے ہمراہ جنگِ جمل اور صفین میں شریک رہے۔[۱۰]

اور یہ بھی نقل ہے کہ آپ کے دادا سائب بن بشر صفین میں شہید ہوئے۔[۱۱]

اور ایک دوسری جگہ رقم ہے کہ کوفہ میں مصعب بن زبیر کے ہمراہ قتل ہوئے۔[۱۲]

آپ کے والد محمد بن سائب کلبی امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے تھے (براقی، ۲۰، طوسی، ۲۸۶، ۱۴۵)، ھشام بن محمد اپنے والد کی

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، از عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۱۷۱ ۲۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۱۳۳ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبیین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۲۹۴

۴۔ الفخری فی انساب الطالبیین، از عزیزالدین مروزی، صفحہ ۱۷۵ ۵۔ دائرۃ المعارف، از شیخ محمد حسین اعلمی، جلد سوم، صفحہ ۲۰۷

۶۔ اعیان الشعیہ، از محسن امین عاملی، جلد نو، صفحہ ۲۱۰/ منتقلہ الطالبیہ، صفحہ ۱۳۲ ۷۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۱۸۳۔۱۸۲

۸۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۲۳ ۹۔ رجال نجاشی، صفحہ ۴۳۴ ۱۰۔ ابنِ کلبی، صفحہ ۶۲۸/ ابنِ قتیبہ، صفحہ ۵۳۵

۱۱۔ ابنِ حزم، صفحہ ۴۵۹ ۱۲۔ ابنِ قتیبہ، صفحہ ۵۳۶ ، ابن خلکان، جلد چہارم، صفحہ ۳۱۰

طرح اہلِ کوفہ سے تھے، اور تاثر یہی ہے کہ انہوں نے انساب اور تاریخ اپنے والد سے اخذ کی۔ آپ کا حافظہ بہت مضبوط تھا۔[۱]

آپ کی کتاب جمھرۃ النسب میں عربوں کے انساب کی بہت زیادہ تفصیل ہے۔ آپ کی کتاب کو آپ کے شاگرد ابوجعفر محمد بن حبیب نے روایت کیا۔ محمد بن حبیب المتوفی ۲۴۵ ہجری نے ابومنذر ہشام سے ان کی کتاب روایت کی اور محمد بن حبیب سے ابوسعید السکری نے روایت کی۔[۲]

ابوسعید السکری کی پیدائش ۲۱۲ ہجری اور وفات ۲۹۰ ہجری کو ہوئی اور سرسلسلۃ العلویہ میں ابی نصر بخاری نے ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کو روایت کیا۔ ابی نصر بخاری اور ہشام کے درمیان تقریباً ڈیڑھ دوصدی حائل ہے۔ اس لیے ابی نصر بخاری نے ھشام سے براہِ راست روایت نہیں کی بلکہ جن حضرات کے پاس ہشام کی روایات نقل ہو کر پہنچی اُن حضرات سے روایت کی۔

یوں علم الانساب کا یہ زینہ ایک طرح سے ابی نصر بخاری تک آتا ہے۔ وہ اس طرح کہ عقیل بن ابی طالب سے براہِ راست ابی صالح باذام نے اخذ کیا، اور ابی صالح باذام سے براہِ راست محمد بن سائب کلبی نے اخذ کیا۔ محمد بن سائب الکلبی سے براہِ راست ابی منذر ھشام بن محمد بن سائب الکلبی نے علم النسب اخذ کیا اور ابی منذر ہشام سے ابی نصر بخاری نے بعض دوسرے افراد کے ذریعے روایت کیا۔ کیونکہ ابی نصر بخاری نے اپنی کتاب سرسلسلۃ علویہ میں جہاں ابی منذر ہشام کو روایت کیا ہے وہیں پر ان کے شاگرد محمد بن حبیب المتوفی ۲۴۵ ہجری کو بھی روایت کیا۔ لیکن محمد بن حبیب اور ابی نصر بخاری کے درمیان بھی کافی فاصلہ ہے ضرور یہاں بھی وہ روایت جو محمد بن حبیب کی ابی نصر بخاری تک پہنچی وہ کسی اور فرد کے ذریعے پہنچی۔

مگر ابی نصر بخاری کی کتاب سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ انہوں نے محمد بن حبیب اور ان کے استاد ابی منذر ھشام سے استفادہ کیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف ابی نصر بخاری نے ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک سے روایت لی اور یہ طریق بھی مولا علی شیرِ خدا تک جاتا ہے اور تیسری طرف سید یحییٰ نسابہ سے روایت لی اور سید یحییٰ نسابہ نے امام علی بن موسیٰ رضا سے روایت کی اور یہ طریق بھی حضرت علیؑ تک جاتا ہے۔

## یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی ولادت ۲۱۴ ہجری کو ہوئی اور وفات ۲۷۷ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی ولادت عقیق نامی بستی قصر عاصم میں ہوئی جبکہ وفات مکہ المکرّمہ میں ہوئی۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ آپ نے امام علی بن موسیٰ الرضا سے روایت کی ہے۔[۳]

اور روایت کا یہ سلسلہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب کے واسطے سے رسولؐ پاک تک جاتا ہے اِسی طرح شیخ نجاشی بھی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن حسن نے امام علی الرضاؑ سے روایت کی ہے۔[۴]

شیخ طوسی کے بقول ان سے ابنِ عقدہ نے روایت کی اور ابن عقدہ سے احمد بن محمد بن موسیٰ نے روایت کی۔[۵]

بقول سید صفی الدین بابن طقطقی کہ یحییٰ فاضل الدین الخیر نسابہ اور مصنّف تھے اور یہ ظن کیا جاتا ہے کہ وہ اوّل تھے جنھوں نے نسب جمع کیا۔[۶]

بقول ابنِ عنبہ ابی الحسین یحییٰ نسابہ کہا جاتا ہے کہ یہ اوّل تھے جنھوں نے آل ابی طالب کی کتاب جمع کی۔[۷]

چونکہ آج یہ کتاب باقی ہے اس لیے اِسے اولادِ ابی طالب کی اوّل کتاب کہا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ابی نصر بخاری نے چار افراد سے علم الانساب اخذ کیا۔ جن میں سے ایک سید ابی الحسین یحییٰ نسابہ تھے۔[۸]

---

۱۔طبقات ابن سعد، جلد اوّل، صفحہ ۸۱/انساب الاشرف، از بلاذری، جلد اوّل، صفحہ ۵۵ ۲۔تاریخ بغداد، جلد دوم، صفحہ ۲۷۷

۳۔کشف الارتیاب، از سید نجفی مرعشی، صفحہ ۲۹ ۴۔رجال نجاشی، از نجاشی، صفحہ ۴۴۲۔۴۴۱ ۵۔الفہرست طوسی، صفحہ ۲۶۳

۶۔الاصیلی فی انساب الطالبین، از بابن طقطقی، صفحہ ۳۰۷ ۷۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۰۴

۸۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، از سید عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۲۰۵، سرسلسلہ العلویہ، از ابی نصر بخاری، طبع مکتبہ حیدریہ، صفحہ ۱۱

## چوتھی صدی ہجری میں طالبین کے علم الانساب کی شکل گیری

وہ حضرات جنھوں نے چوتھی صدی ہجری میں طالبین کے علم الانساب کو کسی نہ کسی شکل میں تحریر کیا۔ان میں مشہور افراد یہ تھے۔

۱۔ ابراہیم بن ابوالقاسم خداع نسابہ۔

۲۔ احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۳۔ ابوالعباس احمد بن علی بن محمد ششدیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

۴۔ ابوالحسین احمد بن عمران بن موسیٰ اشنانی بصری نسابہ( آپ نے ابی نصر بخاری سے علم الانساب حاصل کیا)۔

۵۔ احمد بن ابی جعفر محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا۔

۶۔ احمد ابوالفتح بن محمد بن محسن بن یحییٰ صوفی بن جعفر بن امام علی نقی علیہ السّلام۔

۷۔ حسن بن ابی القاسم حمزہ بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۸۔ حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ ناصر الکبیر۔

۹۔ حسن بن محمد بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج۔

۱۰۔ حسین بن علی بن عبداللہ بن احمد دخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین۔

۱۱۔ حسین بن ابی طیب محمد ملقطہ بن احمد کوفی بن علی ضریر بن محمد صوفی بن یحییٰ صالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب۔

۱۲۔ حسین بن موسیٰ ابرش موسوی

۱۳۔ حسین بن علی بن احمد بن محمد بن جعفر بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

۱۴۔ حسین بن جعفر بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین علیہ السّلام المعروف ابن خداع نسابہ مصری آپ نے ابی نصر بخاری سے علم الانساب اخذ کیا۔

۱۵۔ حسین بن ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۱۶۔ حسین بن امیر الحجاز ادریس بن داؤد بن احمد المسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن المثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام۔

۱۷۔ حمزہ بن احمد بن عبداللہ اکبر بن محمد الصدر بن حمزہ بن اسحاق بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار بن ابی طالبؑ۔

۱۸۔ حیدر بن ناصر بن حمزہ بن حسن بن سلیمان بن سلیمان بن حسین الاصغر بن امام سجادؑ۔

۱۹۔ سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ مہری بخاری المعروف ابی نصر بخاری۔

۲۰۔ شبل بن تکین نسابہ باہلی۔

۲۱۔ طاہر بن یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج۔

۲۲۔ عبیداللہ بن موسیٰ بن احمد بن محمد اعرج بن احمد بن موسیٰ مبرقع بن امام محمد تقیؑ۔

۲۳۔ علی بن احمد بن اسحاق بن جعفر الملک ملتانی عمری علوی۔

۲۴۔ علی بن احمد بن علی بن محمد بن جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

۲۵۔ علی بن حسین بن محمد المعروف ابی الفرج اصفہانی۔

۲۶۔ علی بن حسین بن یحییٰ بن محمد بن اسماعیل بن عمر بن محمد بن عمر بن امام علیؑ۔

۲۷۔ علی بن ابی طیب محمد احول بن محمد بن احمد بن علی بن محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امام علیؑ۔

۲۸۔ عمر بن علی بن حسین بن عبداللہ بن محمد صوفی بن یحییٰ الصالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ۔ المعروف موضح نسابہ۔

۲۹۔ عیسیٰ بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدینؑ۔

۳۰۔ محمد بن احمد بن ابراہیم الکوفی بن محمد بن القاسم بن محمد بطحانی بن حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام ( آپ نے شیخ شرف عبید لی سے علم الانساب اخذ کیا۔ )

۳۱۔ محمد بن علاء بن جعفر الملک ملتانی عمری علوی۔

۳۲۔ محمد بن علی بن ابی طالب محمد بن علی بن اسحاق بن عباس بن اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

۳۳۔ محمد بن علی المعروف با بن معیہ بن حسن بن حسن بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

۳۴۔ مسلم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ حسینی عقیقی عبید لی۔

چوتھی صدی ہجری کی یہ چونتیس شخصیات ہیں جنھوں نے کسی نہ کسی حوالے سے اولاد ابی طالب پر کام کیا اس کے علاوہ بھی نسابین تھے مگر معروف یہی حضرات ہیں۔ ان میں سے بھی تیس افراد خود حضرت ابو طالبؑ کی اولاد ہیں۔ جبکہ باقی چار حضرات نے کسی نہ کسی واسطے سے اولاد ابو طالبؑ سے ہی علم النسب اخذ کیا ہے۔

چوتھی صدی ہجری میں ہی طالبین کے علم الانساب کو باقاعدہ نظام میسر آیا۔ چونکہ تیسری صدی ہجری میں نقابت قائم ہو چکی تھی اور طالبین عباسیوں کے ظلم وستم سے تنگ آ کر مختلف علاقوں میں ہجرت کر گئے تھے۔ اس لیے طالبین کے نسب کا باقاعدہ نظام مرتب کیا گیا۔

جس میں نقباء اور نسابین کا کردار سب سے اہم اور بنیادی ہے۔ مستعین باللہ نے علویوں کے خروج سے تنگ آ کر ہاشمیوں کی نقابت کی بنیاد رکھی۔ جس کے اوئل میں سیاسی مقاصد تھے تا کہ سادات حکومت کا مطالبہ چھوڑ دیں اور حکومت کو اندرونی (مزاحمت) کا سامنا نہ کرنا پڑے کیونکہ سادات اولاد رِسول ہونے کی وجہ سے حکومت کو اپنا حق سمجھتے تھے اور ایسا درست بھی تھا۔

اور جہاں کوئی سید خروج کرتا علوی اور طالبی اور ان کے موالی بھی ان کے ساتھ مل جاتے اور یوں حکومت کے پاؤں ڈگمگانے لگتے۔ ایسی صورتِ حال میں دارالخلافہ میں نقابت کی بنیاد رکھی گئی، اور اوّل نقیب سید ابوعبداللہ حسین بن احمد محدث نامزد ہوئے، اور اس طرح نقیبوں کا انتخاب شہروں کے حساب سے ہوا اور نسابین ان کے ساتھ رابطے میں رہے۔ جس کی وجہ سے کوئی غیر فرد سادات یا طالبین میں داخل نہ ہوسکتا اگر ہوتا تو نقابت کے نظام کے تحت اس کی تشہیر کی جاتی اور جہاں کہیں شبہ پیدا ہوتا وہاں نقیبوں سے رابطہ کیا جاتا جو نسابین کی رائے سے فیصلہ کرتے۔

چونکہ نقابت کا قیام بغداد میں ہوا اس لیے سادات کا رابطہ بغداد سے بحال رہا۔ علم الانساب کے علاوہ بھی فقہ، حدیث، منطق، صرف، نحو اور باقی علوم کا مرکز بغداد تھا۔ حتیٰ کہ تصوف کا مرکز بھی بغداد تھا جہاں تصوف کا مدرسہ قائم ہو چکا تھا۔ بغداد اس زمانے میں علوم اسلامی کا مرکز تھا۔ نقابت کی تفصیل پر ہم ان شاءاللہ علیحدہ باب میں بات کریں گے ہم یہاں طالبین کے علم الانساب کی شکل گیری نسابین کے ذریعے کر رہے ہیں۔

چوتھی صدی ہجری میں طالبین کے نسب کی اہم کتاب ''سر سلسلہ علویہ'' یا ''سر انساب علویہ تحریر ہوئی۔ جو آج بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور کئی بار زیور طباعت سے آراستہ ہوچکی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد ابی طالب پر اوّل کتاب سید یحییٰ نسابہ نے تحریر کی لیکن اس میں صرف ابتدائی معلومات تھیں۔ ابی نصر بخاری کی کتاب ''سر سلسلہ علویہ'' میں اس زمانے تک کے سادات کی مکمّل تفصیل ملتی ہے۔ ابی نصر بخاری نے طالبین سے ہی علم الانساب اخذ کیا، اور مذکورہ کتاب تحریر کی۔

## سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ مہری بخاری المعروف ابی نصر بخاری صاحب ''سر سلسلۃ العلویہ''

علم الانساب میں آپ کا نام بہت بلند ہے۔ آپ کی روایات علم الانساب میں بہت مستند اور قابلِ اعتماد سمجھی جاتی ہیں۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ رضی ابوعلی محسن تنوخی ''کتاب نشوان المحاضرۃ'' میں ان کے بارے میں ان الفاظ سے فرماتے ہیں۔ کہ ابونصر بخاری بغدادی نسابوں کے گروہ کی مانند ہے جن کو طالبی نقباء کا اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کی نسلوں کی صداقت اور صحت کو جانیں اور جھوٹے دعویٰ داروں کا انکار کریں اور ابی نصر بخاری ان کے نسبوں کو بخوبی جانتے تھے اور وہ اس علم میں نمایاں تھے بقول ابنِ نجار کہ ابی نصر بخاری کی وفات سنہ ۳۵۷ ہجری میں ہوئی۔[۱]

اور بقول سید شہاب الدین مرعشی کہ ابنِ نجار بغداد تاریخ کے مشہور اور مستند مورخ ہیں۔ بقول سید عبدالرزاق آل کمونہ اعرجی کہ ابی نصر بخاری ۳۴۱ ہجری میں بغداد داخل ہوئے، اور یہ بیان محمد بن نوح جند یساپوری کا ہے۔ آپ نے علم الانساب چار افراد سے اخذ کیا۔ (۱) ابی طاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امام علی علیہ السّلام۔ (۲) ابی الحسین یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ (۳) ابی الیقضان سیحم بن حفص نسابہ جعفی۔ (۴) حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر اشرف بن امام زین العابدین، المعروف ناصر الکبیر حسن الاطروش۔[۲]

سید محمد صادق بحر العلوم فرماتے ہیں کہ ابی نصر بخاری ۳۴۱ ہجری میں زندہ تھے آپ نے بہت سے علاقوں کا سفر کیا تاکہ کتاب ''سر سلسلۃ علویہ'' تحریر کریں۔ پھر آپ بغداد آئے اور یہاں علماء سے اخذ کیا۔ جن میں حدیث اور انساب کے علماء تھے اور علویوں کا نسب اپنے زمانے تک تحریر کیا۔[۳]

بقول خطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ ہجری کہ ''خبر دی قاضی ابوعلاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب نے وہ کہتا ہے کہ ابی نصر بخاری نے ہمیں بتایا جب وہ بغداد میں ہمارے پاس آئے اور اُن حضرات کا جنھوں نے اُن سے نقل کیا۔ خطیب بغدادی نے ان کی وفات کا تذکرہ نہیں کیا۔ لیکن ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابی نصر بخاری کی وفات چوتھی صدی ہجری کے آخر میں ہوئی ہوگی مگر خطیب بغدادی کو اس کا احساس نہیں تھا، اور خطیب نے اپنے شیخ ابی العلاء محمد واسطی بن علی بن احمد بن یعقوب بن مروان (۴۳۱۔۳۴۹) کے واسطے سے ابی نصر بخاری سے روایت کی۔[۴]

شیخ ابی نصر بخاری کی وفات کس سن میں ہوئی اس کے بارے حتمی رائے نہیں دی جاسکتی البتہ جن حضرات کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان حضرات سے ابی نصر بخاری نے علم الانساب اخذ کیا اُن کے ساتھ ان کے تعلّقات اور روایت کا طریقۂ کار جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اوّل ابی الیقضان سیحم بن حفص نسابہ جعفی۔

کشف الارتیاب میں سید مرعشی اور منیۃ راغبین میں سید عبدالرزاق نے آپ کی سن تاریخ وفات ۱۹۰ ہجری تحریر کی ہے۔ جبکہ ابنِ نجار نے ابی نصر بخاری کا سنِ وفات ۳۵۷ ہجری تحریر کیا۔ ابی الیقضان نسابہ کی وفات سے ابی نصر بخاری کی وفات کے درمیان ۱۶۷ سال بنتے ہیں۔ اگر ابی نصر بخاری ان کی زندگی میں ان سے ملتا تو سن ۱۹۰ سے پہلے ملتا تو ابی نصر بخاری کی عمر ۱۷۷ سے ۱۹۷ سال سے یا اس سے زیادہ ہونی چاہیے جو کہ ممکن نہیں۔ اس لیے ابی نصر بخاری نے ابی الیقضان نسابہ جعفی سے براہِ راست ملاقات نہیں کی بلکہ کسی واسطے سے علم الانساب کی روایات ابی نصر بخاری تک پہنچی جن سے اُس نے استفادہ کیا۔ دوم ابی طاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔

دوسری شخصیت جن سے ابی نصر بخاری نے استفادہ کیا وہ ابی طاہر احمد عمری علوی ہیں جو کہ علم الانساب میں مہارت رکھتے تھے۔ ابی الحسن عمری نسابہ نے ان کا لقب ففنفنہ تحریر کیا ہے، اور تحریر کرتے ہیں کہ احمد ابوطاہر ابن عیسیٰ الشریف الجلیل الزاہد النسابہ العالم الملقلب بالففنفنہ۔[۵]

---

۱۔ کشف الارتیاب، از سید شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۳۵

۲۔ سر سلسلہ العلویہ، از ابی نصر بخاری، طبع مکتبہ حیدریہ نجف، صفحہ ۱۱، منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، از عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۲۰۵

۳۔ سر سلسلۃ علویہ، از ابی نصر بخاری، صفحہ ۶ ۴۔ سر سلسلۃ العلویہ، از ابی نصر بخاری، صفحہ ۷ ۵۔ المجدی فی انساب الطالبین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۵۰۵

ابوالحسن عمری حسین صاحب فخ کے واقعے کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ ابوطاہر احمد کے والد عیسیٰ المبارک حسین صاحب فخ کی جنگ میں مدینہ منورہ میں موجود تھے۔حسین صاحب فخ کی ولادت ۱۲۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات آٹھ ذی الحج سن ۱۶۹ ہجری کو ہوئی۔[۱] اور یہ زمانہ خلیفہ ہادی کا تھا۔

نسب کی کتابوں میں ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک کی ولادت یا وفات کی تاریخ درج نہیں تاہم اوپر المجدی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسری صدی کے آخر اور تیسری صدی کے ابتدائی عشروں میں موجود تھے جبکہ ابی نصر بخاری کا زمانہ تیسری صدی کے وسط سے چوتھی صدی کے نصف تک بنتا ہے۔اس لیے ان حضرات کی براہِ راست ملاقات مشکل لگتی ہے تاہم کسی ایک واسطے سے ابی نصر بخاری تک ابوطاہر احمد نسابہ علوی عمری کی تحریریں پہنچیں وہ صفحات بھی ہوسکتے ہیں اور کوئی شخصیت بھی ہوسکتی ہے ہم حتمی طور پر کچھ کہہ نہیں سکتے تاہم ابی طاہر احمد نسابہ کے علم سے ابی نصر بخاری نے استفادہ ضرور کیا ہے۔ابی نصر بخاری نے ابوطاہر احمد بن عیسیٰ کی روایات سے استفادہ کیا اور ابوطاہر احمد نے اپنے والد عیسیٰ المبارک سے روایت کیا۔عیسیٰ المبارک نے اپنے والد عبداللہ بن محمد سے روایت کی عبداللہ بن محمد نے اپنے والد محمد بن عمر اطرف سے روایت کی جنھوں نے اپنے والد کے ذریعے مولا علی علیہ السّلام سے روایت کی ہے، اور کہا کہ مولا علیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ فرماتے ہیں''جو شخص میرے گھر کے ایک فرد کے لیے ہاتھ اٹھائے گا وہ قیامت کے دِن کافی ہے۔''[۲]

سوم ابومحمد حسن اطروش المعروف ناصر الکبیر بن علی بن ابومحمد حسن بن علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔بقول عمری آپ ۲۹۰ ہجری کو مکتفی باللہ عباسی کے زمانے میں بلادِ دیلم میں داخل ہوئے اور''ہوشم'' نامی جگہ پر قیام کیا پھر طبرستان کی طرف ایک عظیم لشکر کے ساتھ خروج کیا اور صعلو کا سامانی سے ۳۰۱ ہجری میں جنگ کی اور طبرستان پر حاکم ہوئے اور شعبان ۳۰۴ ہجری میں فوت ہوئے۔[۳]

بقول ابن نجار کہ ابی نصر بخاری کی وفات ۳۵۷ ہجری میں ہوئی جبکہ ۳۴۱ ہجری میں وہ بغداد میں داخل ہوئے عقلی طور پر ان دوشخصیات کی ملاقات ممکن ہے۔یہ ہم جانتے ہیں کہ ابومحمد حسن اطروش زیدی شیعوں کے امام تھے انہوں نے طبرستان میں اسلام کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا۔چونکہ ابومحمد حسن اطروش زیدی امام تھے ان کی روایت کا سلسلہ زید شہید بن امام زین العابدین تک اور اُن سے امیرالمومنین تک جاتا ہے اور ان کی ملاقات ابی نصر بخاری سے ممکن ہے۔

چہارم ابی الحسین یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج حسینی عقیقی آپ کی ولادت ۲۱۴ ہجری اور وفات ۲۷۷ ہجری ہے، اور بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی آپ نے امام علی بن موسیٰ رضاؑ سے روایت کی ہے۔[۴]

شیخ نجاشی نے بھی اپنے رجال میں تحریر کیا کہ یحییٰ النسابہ نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے۔[۵]

اور یہ روایت کا سلسلہ امام رضاؑ سے امام موسیٰ کاظمؑ ان سے امام جعفر الصادقؑ اُن سے امام محمد باقرؑ اُن سے امام زین العابدینؑ اُن سے حضرت امام حسینؑ اور اُن سے امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ تک جاتا ہے۔

سید یحییٰ نسابہ اور ابی نصر بخاری کے درمیان وفات سے وفات تک ۸۰ سال کا فاصلہ بنتا ہے، اور اگر ابی نصر کی عمر ۹۰ سال سے زیادہ ہو جو کہ اُس زمانے میں عام بات تھی تو ان حضرات کی ملاقات ممکن ہے۔مگر ابی نصر بخاری کی عمر چھوٹی ہوگی وہ محض دس سے بارہ سال کے ہوں گے اور اتنی کم عمری میں علم الانساب اور ان کی روایات سمجھنا مشکل نظر آتا ہے۔

---

۱۔المختصر فی اخبار الطالبیہ و آئمہ اثناء عشر، از صفی الدین، باابن طقطقی، حاشیہ علاء الموسوی، صفحہ ۳۴۸
۲۔منیۃ الراغبین، صفحہ ۱۱۹۔۱۱۸
۳۔المجدی فی انساب الطالبین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۳۴۹
۴۔کشف الارتیاب، صفحہ ۲۹
۵۔رجال نجاشی، ص ۴۴۲۔۴۴۱

یہاں ایک اور احتمال بھی ہے ابی نصر بخاری کی ملاقات دندانی نسابہ سے ہوئی ہوگی جو کہ یحییٰ بن حسن نسابہ کے پوتے تھے اور انہوں نے اپنے دادا کی نسب کی کتاب روایت کی بقول عمری ''ابو محمد حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجۃ جو کہ دندانی سے معروف تھے انہوں نے اپنے دادا کی کتاب روایت کی وہ محدث اور فاضل تھے اور اُن کی رہائش سوق العطش بغداد میں تھی اور شیخ شرف عبیدلی نے ان سے یحییٰ بن حسن کی انساب والی کتاب سے روایت کی اور ابوالقاسم ابن خداع نسابہ مصری نے بھی اُن سے ملاقات کی اور ابو محمد حسن ابن اخی طاہر سے بھی معروف تھے۔[۱]

ابی نصر بخاری کے بارے میں عبدالرزاق آل کمونہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ ۳۴۱ ہجری میں بغداد داخل ہوئے۔[۲]

اور عمری کے قول کے مطابق ابو محمد حسن دندانی نسابہ بھی بغداد میں مقیم تھے اور بقول ابوالمعالی شہاب الدین نجفی مرعشی کہ ابی نصر بخاری سے ابوالحسن اشنانی نسابہ بصری۔ ابن خداع نسابہ مصری اور شیخ شرف عبیدلی نے روایت کی۔[۳]

عمری کے بیان کے مطابق شیخ شرف عبیدلی نے دندانی نسابہ سے روایت کی اور دندانی نسابہ کا قیام بغداد میں تھا۔ دوسری طرف ابن خداع نے ابی نصر بخاری سے روایت کی اور شیخ شرف نے بھی ابی نصر بخاری سے روایت کی اور ابی نصر بخاری بھی ۳۴۱ ہجری یا اس سے پہلے بغداد میں داخل ہوئے۔

اس کے علاوہ ابن خداع کی ملاقات دندانی نسابہ سے بھی ہوئی۔ بقول عمری کہ ابن شریف ابی الغنائم حسنی بصری نے مجھے بتایا کہ ان کے والد نے بغداد میں اِسے (ابن خداع نسابہ) کو دیکھا تھا۔[۴]

بقول مرعشی ابن خداع کی ولادت ۳۱۰ ہجری اور وفات ۳۴۷ ہجری کو ہوئی۔[۵]

یوں ان چار اشخاص کا بغدد میں ہونا اور ایک دوسرے سے روایت کرنا ثابت ہوتا ہے۔

پنجم اس کے علاوہ ابی نصر بخاری نے محمد بن علی بن اسحاق بن عباس بن اسحاق بن امام موسیٰ کاظمؑ المعروف ''بابن مھلوس'' کو اپنی کتاب میں جناب عبدالعظیم کے متعلق بیان میں روایت کیا۔[۶]

ششم اب ایک اور ذریعہ جس سے ابی نصر بخاری تک طالبین کا علم الانساب پہنچا وہ ابی منذر رھشام بن محمد بن سائب الکلبی کا ہے۔

ابوجعفر محمد بن حبیب نے ابی منذر رھشام بن محمد بن سائب سے علم الانساب سیکھا اور ابی منذر رھشام نے اپنے والد محمد بن سائب کلبی سے علم النسب اخذ کیا اور محمد بن سائب کلبی نے ابی صالح باذام سے قریش کا نسب اخذ کیا اور ابی صالح باذام نے حضرت عقیل بن ابی طالب سے اخذ کیا۔[۷]

اور ابی نصر بخاری نے ''سر سلسلۃ علویہ میں'' ابوجعفر محمد بن حبیب اور ان کے اُستاد ابی منذر ہشام کو روایت کیا ہے۔

ہم نے اوپر چھ طریق بیان کیے ہیں جن کے روایت کا سلسلہ ایک طرف ابی نصر بخاری سے بل واسطہ یا بلا واسطہ اہلِ بیتؑ اور طالبین (جو کہ بنیادی طور پر بنی ہاشم ہیں) تک پہنچتا ہے تو دوسری طرف ان حضرات سے ابی نصر بخاری تک آتا ہے۔ اب ان حضرات کا ذکر جن سے ابی نصر بخاری نے اپنی کتاب ''سر سلسلۃ علویہ میں روایات بیان کی ہیں۔

۱۔ ابوالیقظان سحیم بن حفص نسابہ جعفی ۱۹۰ ہجری۔

۲۔ ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ بن احمد بن خرداذبہ (صاحب کتاب المسالک الممالک) مولود/ ۲۱۱ المتوفی ۳۰۰ ہجری۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، از عمری، صفحہ ۴۰۷ ۲۔منیۃ الراغبین، صفحہ ۲۰۵ ۳۔کشف الارتیاب، از شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۳۸

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۴۳ ۵۔کشف الارتیاب، صفحہ ۳۹ ۶۔کشف الارتیاب، صفحہ ۳۴، سر سلسلۃ العلویہ، صفحہ ۲۴

۷۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۱۲۵

۳۔علی بن مجاہد کابلی حدود ستہ ۲۱۰ ہجری۔
۴۔محمد بن عمر واقدی المولود ستہ ۱۳۰ ہجری التوفی سنہ ۲۰۷ ہجری۔
۵۔علی بن محمد بن سیف مدائنی المولود ۱۳۵ التوفی سنہ ۲۲۵ ہجری۔
۶۔ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی التوفی سنہ ۲۰۴ ہجری۔
۷۔الشرقی بن القطاں التوفی ۱۵۵ ہجری۔
۸۔الہیثم بن عدی المولود ستہ ۱۱۴ ہجری التوفی سنہ ۲۰۷ ہجری۔
۹۔محمد بن حبیب متوفی ۲۴۵ ہجری
۱۰۔زبیر بن بکار زبیری المولود سنہ ۱۷۲ التوفی سنہ ۲۵۶ ہجری۔
۱۱۔عبداللہ بن سلیم القینی۔
۱۲۔محمد بن ابی حرا العدوی
۱۳۔حمزہ بن حسن اصفہانی المولود سنہ ۲۸۰ التوفی سنہ ۳۶۰ ہجری۔
۱۴۔احمد بن یحیٰی ثعلب المولود ستہ ۲۰۷ ہجری التوفی ۲۹۱ ہجری۔
۱۵۔محمد ابنِ جریر طبری صاحب التاریخ الکبیر المولود سنہ ۲۲۴ التوفی سنہ ۳۱۰ ہجری
۱۶۔ ابوطاہر احمد بن عیسٰی المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمراطرف بن امیرالمومنین امام علیؑ۔
۱۷۔الشریف ابوالحسین یحیٰی بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ المولود ۲۱۴ ہجری التوفی ۲۷۷ ہجری۔
۱۸۔الشریف الناصر الکبیر ابومحمد حسن اطروش بن علی بن حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

یہ وہ حضرات ہیں جو یا تو نسابین ہیں یا مؤرّخین ہیں جن کو ابی نصر بخاری نے اپنی کتاب ''سرسلسلہ العلویہ'' میں نقل کیا۔ ان میں سے بعض سے ابی نصر بخاری نے براہِ راست ملاقات کی اور بعض سے کسی واسطے سے روایت کی تاہم ان شخصیات میں ایسے افراد موجود ہیں جنھوں نے براہِ راست پہلی صدی ہجری کے نسابین سے علم الانساب روایت کیا، اور پھر دوسری صدی ہجری سے تیسری صدی کے علمائے انساب میں یہ خبریں پہنچیں۔

ابی نصر بخاری دراصل اپنے سے پہلے اور اپنے بعد کے نسابین کے لیے ایک رابطہ ہیں۔ ابی نصر بخاری سے براہِ راست سیکھنے والے افراد میں شیخ شرف عبیدلی ابن خداع نسابہ اور اشنانی نسابہ شامل ہے۔ جبکہ طالبین کے علم الانساب میں ہر نسابہ نے آپ سے روایت کی ہے آپ کی کتاب ''سرسلسلۃ العلویہ'' بہت مفید کتاب ہے۔ آپ کے بعد شیخ شرف عبیدلی نے علم الانساب کو آگے پھیلایا اور طالبین کے علم الانساب میں ہر زمانے میں ان روایات میں اضافہ ہوتا رہا۔

## ابنِ خداع نسابہ مصری

حسین بن جعفر بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ المعروف ابن خداع نسابہ مصری۔ آپ کی ولادت مصر میں ہوئی پھر آپ بغداد تشریف لائے اور آپ کی ملاقات یہاں پر ابی نصر بخاری سے ہوئی، اور ان سے روایت بھی کی۔

بقول مرعشی آپ کی ولادت ۳۱۰ ہجری اور وفات ۳۴۷ ہجری کو ہوئی۔ بقول ابی الغنائم حسنی بصری کہ ان کے والد نے انہی بتایا کہ میں نے ان (ابنِ خداع) کو بغداد میں دیکھا۔[۱]

تاریخ مدینہ الدمشق میں لکھا ہے کہ آپ اہلِ علم والدین، اہلِ فضل اور نسب کی کتاب کے مصنّف تھے۔ آپ سیف الدولہ ابن حمدان کے زمانے میں بغداد داخل ہوئے اور وہاں احادیث بیان کیں۔ ابوالغنائم حسنی نسابہ نے بغداد میں آپ سے روایت کی اور عمری نے ابوالغنائم حسنی کے طریق سے ابن خداع سے روایت کی۔ آپ شبل بن تکین نسابہ باہلی آپ کے ہم عصر تھے۔

## دندانی نسابہ حسینی مدنی ثم بغدادی

حسن بن محمد بن یحیٰی نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ آپ کو بابن اخی طاہر بھی کہا جاتا ہے۔ بقول شریف عمری کہ آپ دندانی سے معروف تھے آپ نے اپنے دادا کی کتاب روایت کی آپ محدث اور فاضل تھے آپ کی رہائش سوق العطش بغداد میں تھی۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۴۳

شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے آپ کو دیکھا اور آپ سے آپ کے دادا یحییٰ بن حسن عقیقی کی کتاب النسب سے بعض روایت کیا، اور ابن خداع نسابہ مصری نے بھی آپ سے ملاقات کی۔[۱]

بقول نجاشی کہ دندانی نسابہ نے اپنے دادا یحییٰ بن حسن سے روایت کی ہے آپ کی وفات ربیع الاوّل ۳۵۸ ہجری بغداد سوق العطش میں ہوئی۔ دراصل دندانی نسابہ ہی وہ اوّل شخصیت تھے جو حجاز سے اپنے دادا کی کتاب عراق لائے یہاں پر آپ کی ملاقات۔ ابی نصر بخاری، ابنِ خداع، شیخ شرف عبیدلی سے ہوئی اور آپ حضرات کی باہم علم الانساب پر گفتہ وشنید ہوئی۔ چونکہ یحییٰ نسابہ کی کتاب بنیادی معلومات پر مشتمل تھی اس لیے یہی بنیادی معلومات دندانی نسابہ کے ذریعے دوسرے نسابین تک بھی پہنچی اور ان نسابین نے یحییٰ نسابہ کی کتاب کے علاوہ بھی دیگر ذرائع سے استفادہ کر کے ایک دوسرے کو خبر دی۔ لیکن یحییٰ نسابہ کی کتاب کا آج معلوم نسخہ صرف ایک ہی ہے۔

جو کہ چھٹی صدی ہجری کا تحریر کردہ ہے اُس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ابتدائی معلومات ہی تھیں۔ جبکہ ابی نصر بخاری کی کتاب جو کہ یحییٰ نسابہ کی کتاب کے بعد فی زمانہ دوسرے نمبر پر آتی ہے اس میں تفصیل ہے جو کہ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ابی نصر بخاری نے یحییٰ نسابہ کے علاوہ دیگر حضرات سے بھی طالبین کے بارے میں بہت معلومات اکٹھی کیں اور نسابین کے علاوہ ابی الفرج اصفہانی نے بھی دندانی نسابہ سے بغداد میں ہی ملاقات کی اور ان سے ان کے دادا کی تحریریں نقل کیں۔ جو آج ہمیں مقاتل الطالبین میں مل جاتی ہیں۔

## اشنانی نسابہ بصری

ابوالحسین احمد بن عمران بن موسیٰ اشنانی بصری نسابہ آپ کے نسب کے بارے میں ابی نصر بخاری سے باقاعدہ خط وکتابت تھی اور آپ نے اُن سے روایت بھی کیا۔ آپ سے عمری نے المجدی فی النساب الطالبین میں روایت بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم بن ناصر طباطبا نے ''منتقلہ الطالبیۃ میں آپ سے روایت لی ہے۔[۲]

## ابوجعفر المعروف بابن معیہ نسابہ

محمد بن علی المعروف بابن معیہ بن حسن بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔ بقول عمری آپ الشریف المحدث نسابہ صاحب کتاب المبسوط تھے اور آپ نے ابن عبدہ سے اخذ کیا۔[۳]

بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ آپ سے شیخ شرف عبیدلی نے تہذیب میں روایت کی ہے۔[۴]

یہاں پر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ طالبین کا علم الانساب بغداد میں پروان چڑھا اور اُس زمانے کے ماہرِ نسابین نے سرزمینِ عراق میں اس علم کو ایک دوسرے سے روایت کیا اور چوتھی صدی ہجری کے حوالے ان میں سب سے اہم شخصیت ابی نصر بخاری تھے۔ جو بہت سے حضرات سے روایات حاصل کر کے آگے ان کو منتقل کر رہے ہیں، اور یہی کام پانچویں صدی ہجری میں شیخ شرف عبیدلی کر رہے ہیں۔

تاہم چوتھی صدی ہجری میں طالبین کے علم الانساب کی بنیاد قائم ہوگئی تھی، اور اس میں نسابین کا کردار بنیادی تھا۔ تاہم گاہے بگاہے نقباء نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا۔ یہاں تک تمام رموز واوقاف، قواعد وضوابط طے ہو چکے تھے۔

## پانچویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

وہ حضرات جنھوں نے پانچویں صدی ہجری میں طالبین کے انساب پر کام کیا اُن میں سے مشہور شخصیات یہ ہیں:

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۴۰۷
۲۔کشف الارتیاب، از سید شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۳۵۔۳۸
۳۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۵۹
۴۔کشف الارتیاب، صفحہ ۴۱

۱۔ ابراہیم بن ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی بن محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

۲۔ احمد بن محمد بن زید بن علی بن عبیداللہ بن علی بن ابی عبداللہ جعفر بن احمد السکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔

۳۔ ابومحمد حسن بن زید بن حسن بن احمد بن ابی جعفر محمد بن بن احمد مجدور بن محمد اعرابی بن ابی محمد القاسم بن بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

۴۔ ابوعبداللہ حسین بن ابی طالب محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔

۵۔ ابومحمد زید بن حسن بن زید بن حسن بن ابی جعفر محمد بن احمد مجدود بن محمد اعرابی بن ابی محمد القاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔

۶۔ زید بن حسین بن علی بن موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام۔

۷۔ طالب بن محمد بن عیسیٰ بن احمد بن محمد الیا کمانی بن القاسم بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔

۸۔ عبداللہ بن ابی محمد حسن القاضی دمشق بن ابی عبداللہ محمد بن حسن الصالح بن حسین احول بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام ابوالغنائم دمشقی نسابہ۔

۹۔ عبدالجبار بن حسن بن محمد بن جعفر بن حسن بن علی (بابن معیہ) بن حسن بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

۱۰۔ علی بن ابی طالب احمد بن القاسم بن احمد بن جعفر بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔

۱۱۔ علی بن حسین بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی جعفر محمد بن حسن بن محمد بن عبداللہ بن محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔

۱۲۔ محمد بن حسن بن حسین میر آہنگ بن علی کاسکین قزوینی بن حسین النقیب بن ابی الغیث محمد بن یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

۱۳۔ محمد بن ابی احمد حسین بن موسیٰ ابرش بن محمد اعرج بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم مرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام المعروف شریف رضی۔

۱۴۔ ابی حرب شیخ شرف محمد دینوری بن محسن بن حسن بن علی بن محمد بن علی دینوری بن حسن بن حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۱۵۔ ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی الشاعر بن محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن امام حسن مجتبےٰ علیہ السّلام۔

۱۶۔ نصر بن مہدی بن علی بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ کوفی غضارۃ بن علی بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۱۷۔ یحییٰ بن حسین احول بن ہارون اقطع بن حسین بن محمد بن ہارون بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام۔

۱۸۔ یحییٰ بن ابی طالب محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

۱۹۔ یحییٰ بن حسن بن ابی جعفر احمد زبارہ بن محمد اکبر بن عبداللہ مفقود بن حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی بن امام زین العابدینؑ۔

۲۰۔ شیخ شرف عبیدلی ابومحمد حسن بن ابوجعفر محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام سجادؑ۔

۲۱۔ ابوالحسن علی علوی عمری بن ابی الغنائم محمد نسابہ بن علی بن محمد اعور بن ابی عبداللہ محمد ملقطہ بن ابی حسین احمد ضریر کوفی بن ابوالقاسم علی ضریر بن ابوعلی محمد صوفی بن ابی الحسین یحییٰ صالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امام علی علیہ السّلام۔

اُوپر بیان کی گئی اکیس شخصیات تمام ہی اولاد امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں۔اس کے علاوہ بھی اولاد علی سے پانچویں صدی میں کئی نسابہ گزرے ہیں مگر ہم نے یہاں اختصار سے کام لیا ہے۔

گزشتہ اوراق میں ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ چوتھی صدی ہجری میں اولادابی طالب کے انساب کی بنیاد قائم ہوچکی تھی۔اب ہم روایت کے حساب سے کچھ نسابین کا تذکرہ کریں گے جو چوتھی صدی ہجری سے سلسلہ روایت پانچویں صدی ہجری میں لے کر آئے۔

## ابوحرب محمد دینوری نسابہ افطسی

عزیزالدین مرروزی فرماتے ہیں کہ شیخ الشرف نسابہ بغداد تھے آپ ادیب اورشاعر تھے۔[۱]

فخرالدین رازی لکھتے ہیں کہ آپ سید ادیب شاعر شیخ الشرف المعروف ''ابنِ الدینوری'' اور خلیفۃ النقیب تھے۔یعنی نقیب بغداد کے نائب خلیفہ نے آپ کوغزنی کے سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود کے پاس بھیجا اور وہیں آپ کی وفات ہوئی اوراولاد بھی وہیں تھی۔[۲]

بقول ابن عنبہ آپ بغداد کے رہائشی تھے۔آپ نے عجمی بستیوں کا سفر کیا اور بہت سے علاقوں کے جرائد کوجمع کیا آپ کی وفات غزنہ میں بمطابق سنہ ۴۸۷ ہجری کو ہوئی۔[۳]

بقول شریف عمری کہ آپ کی پیدائش بغداد میں ہوئی اور یہیں مقیم رہے آپ نسب اور تشجیر میں مشہور ہیں اور میرے دوست ہیں۔آپ کے خاندان کو بیت الدینوری کہا جاتا ہے۔[۴]

آپ کی ایک کتاب جریدۃ الانساب تھی۔[۵]

آپ سے ابن منہا عبیدلی نے اپنی کتاب تذکرۃ فی نسب میں نقل کیا ہے۔[۶]

اوپر رقم کیے گئے عمری کے بیان سے یہ تو واضح ہوتا ہے یہ آپ عمری کے دوست تھے اور نقیب بغداد کے نائب تھے۔اس کے علاوہ آپ نے عجم کی بستیوں سے جرائد جمع کیے اوراس کے لیے بہت سی بستیوں میں بذاتِ خود گئے۔یقیناً آپ مختلف شہروں کے نقیبوں سے بھی ملے ہوں گے اور اُن کے رجسٹر بھی آپ نے ملاحظہ کیے ہوں گے۔

کیونکہ آپ نقیب بغداد کے نائب کی حیثیت سے سفر کر رہے تھے اس لیے مختلف علاقوں کے نقباء نے آپ کے ساتھ مفید معلومات کا تبادلہ کیا ہوگا۔ جبکہ ابوالحسن عمری نے آپ کو دوست کہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی ملاقات شیخ شرف عبیدلی سے بھی ہوئی ہوگی اور اُس زمانے میں بغداد میں۔موجود نسابین سے بھی علمی مباحث ہوئے ہوں گے۔کیونکہ شیخ شرف عبیدلی بھی نقیب کے نائب کے طور پر کام کر رہے تھے اور علم الانساب میں وہ ابی حرب دینوری نسابہ سے بہت زیادہ تجربہ کار اور زیادہ علم رکھنے والے تھے اس لیے منطقی طور پر ابی حرب دینوری نسابہ نے بھی شیخ شرف عبیدلی سے روایت کی ہوگی۔

دوسری طرف عمری ان کو اپنا دوست کہتے ہیں اور خود عمری شیخ شرف عبیدلی کے شاگرد ہیں جبکہ ابی حرب دینوری نسابہ کی شیخ شرف عبیدلی سے روایت کا ذکر ذہبی نے تحریر کیا ہے۔[۷]

چوتھی صدی ہجری میں ہی بغداد طالبین کے انساب کے عالموں کا گڑھ بن گیا تھا۔ہم دیکھتے ہیں کہ دندانی حسینی نسابہ حجاز سے بغداد آتے ہیں اور اُن سے انساب کی روایات دوسرے نسابہ حاصل کرتے ہیں۔اِسی طرح ابی عبداللہ حسین ابنِ طباطبا بھی اصفہان سے بغداد تشریف لاتے ہیں۔ابی الفرج اصفہانی بھی اصفہان سے بغداد آتے ہیں۔اِس طرح ابن خداع نسابہ مصر سے بغداد تشریف لاتے ہیں۔اُس زمانے میں چونکہ بغداد دارالخلافہ تھا۔تو نہ صرف علم الانساب بلکہ فقہ، حدیث، صرف، نحو، حتیٰ کے تصوف کا بھی مرکز بن چکا تھا۔یہاں تک کہ یونانی فلسفہ بھی عربی میں ترجمہ ہوا اور بغداد میں اُس کے عالم بھی ہوئے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۸۳ ۲۔شجرۃ المبارکہ، از امام فخرالدین رازی، صفحہ ۱۹۲ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۱۷

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۲۰ ۵۔الذریعہ، جلد ۲، صفحہ ۳۷۱ ۶۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۶۷

۷۔تاریخ، اسلام، از شمس الدین ذہبی، جلد ۲۹، صفحہ ۴۴۱۔۴۴۰

بغداد اُس زمانے میں ثقافتِ اسلامی کا مرکز تھا۔ لہٰذا عراق کے دور دراز علاقوں سے بھی اہلِ علم بغداد کا رخ کرتے تھے، اور ابی حرب دینوری بھی بغداد میں ہی نقیب کے نائب کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کا انتقال ۴۸۷ ہجری میں غزنہ میں ہوا آپ کی کتاب اپنی اصلی حالت میں آج موجود نہیں البتہ آپ کی روایات الفخری فی انساب الطالبین، شجرۃ المبارکہ اور عمدۃ الطالب میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ابی الحسین یحییٰ بن حسین نسابہ نے آپ سے روایت کی اور ابی الحسین سے ابراہیم بن ناصر طباطبا صاحب منتقلہ نے روایت کی۔[۱]

## ابراہیم بن ناصر بن ابراہیم آل طباطبا صاحب منتقلہ الطالبیہ

بقول عزیز الدین مروزی سید العالم التقی نسابہ اصفہان صاحب کتاب غایۃ المعقبین المعروف ابی اسماعیل طباطبائی یعنی ابراہیم بن ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن ابی الحسن محمد شاعر آپ کی والدہ افطسیہ تھیں۔[۲]

آپ عالم شاعر اور نسابہ تھے آپ کی کتابوں میں ''المنتقلہ فی النسب''، ''کتاب دیوان الانساب'' اور ''مجمع الاسماء والالقاب'' ہیں۔ آپ سے احمد بن محمد بن مہنا عبیدلی نے تذکرۃ الانساب میں روایت کی ہے۔[۳]

اس کے علاوہ فخرالدین رازی اور عزیز الدین مروزی نے آپ کی ایک اور کتاب ''غایۃ المعقبین'' کا ذکر بھی کیا ہے۔ جن اشخاص سے آپ نے علم الانساب اخذ کیا ہے ان میں۔

۱۔ سید المرشد باللہ یحییٰ بن حسین بن اسماعیل بن زید بن حسن بن جعفر بن حسن بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمٰن شجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام جو کہ زیدیوں میں ایک امام تھے اور دیلم میں بمطابق سنۃ ۴۴۶ ہجری اُن کی بیعت کی گئی۔

۲۔ سید الاجل امام النسابہ المستعین باللہ ابوالحسن علی بن ابی طالب احمد بن القاسم بن احمد بن جعفر بن احمد الامین بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان شجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

اپ بھی زیدیوں میں ایک امام تھے اس کے علاوہ آمل اور طبرستان کے نقیب بھی تھے پھر دیلم میں امام کے عنوان سے آپ کی بیعت ۴۶۳ ہجری میں کی گئی ابراہیم بن ناصر نے اصفہان ۴۷۲ میں ان سے ملاقات کی جب وہ اصفہان آئے تھے۔

۳۔ سید ابومحمد حسن بن زید بن حسن ہروی موسوی۔ آپ سے سید ابراہیم بن ناصر نے کتاب المجدی فی انساب الطالبین پڑھی۔

۴۔ سید الشریف النسابہ شیخ احمد بن محمد بن محسن بن علی حدوشہ بن محمد اصغر بن حمزہ ملحن تفلیسی بن علی دینوری بن حسن بن حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔

آپ سے ابراہیم بن ناصر آل طباطبا نے اجتماع کیا اور اصفہان میں ہی ان سے اخذ کیا۔ منتقلہ کے صفحہ نمبر ۲۴ پر کہتے ہیں کہ انہوں نے ان کو حمزہ بن محمد بن حسین بن علی بن حسین بن محمد الدیباج بن امام جعفر الصادق کا نسب پیش کیا مگر بدقسمتی سے ان کے ساتھ ملاقات کی تاریخ نہیں لکھی۔[۴]

اوپر دیئے گئے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابراہیم بن ناصر آل طباطبا نے زیادہ تر حضرات سے اصفہان میں ہی علم حاصل کیا۔ مگر ان کے پاس پہنچنے والے علم کی جڑیں بھی بغداد میں تھی۔ کیونکہ ان کے اُستاد المرشد باللہ یحییٰ بن حسین نسابہ شجری کے استاد ابوحرب محمد دینوری نسابہ بغداد میں نقیب کے نائب تھے اور انہوں نے وہاں شیخ شرف عبیدلی سے روایت کی اس کے علاوہ عمری سے بھی ان کی دوستی تھی۔

ابراہیم بن ناصر طباطبائی کے دوسرے استاد سید احمد بن محمد بن محسن بن علی حدوشہ کے استاد بھی ابوحرب محمد بن محسن دینوری نسابہ ہی تھے جو کہ احمد بن محمد کے والد محترم بھی تھے۔

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۶۸ ۲۔ الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۱۴ ۳۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۳۳ ۴۔ منتقلہ الطالبیہ، صفحہ ۳۷

یوں ابراہیم کے پاس پہنچنے والا علم بھی بغداد سے ہی آیا تھا۔ ابراہیم بن ناصر پانچویں صدی کی آٹھویں دہائی تک رہے۔ ان کی تحریر میں علوی عینی شاہدین کی ایک جماعت کی طرح ان کی گواہی کا ذکر کیا گیا تھا۔ احتمال ہے کہ آپ کی کتاب منتقلہ الطالبیہ ۴۷۱ھ میں لکھی گئی۔ یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور جامع کتاب ہے جس میں آل ابی طالب کی ہجرتوں کا ذکر ہے یعنی کہ وہ جن جن علاقوں میں ہجرت کر گئے اُس کی تفصیل مولف کے زمانے تک مکمّل ملتی ہے۔ شہروں کے حساب سے نسلوں کی ہجرت تحریر کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب بہت ہی معلوماتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم بن ناصر کے زمانے تک کس کس شہر میں کون سی کون سی نسل ہجرت کر گئی تھی طالبین کے نسب کی محافظت میں بھی یہ کتاب بہت معاون ثابت ہوئی۔ خاص کر نقابت الطالبین کو اس سے بہت فائدہ ہوا۔ مذہبی طور پر آپ کا شیعہ امامی یا شیعہ زیدی ہونا پایا جاتا ہے جو کہ ایک بحث ہے لیکن میرے نزدیک آپ زیدی شیعہ تھے۔ کیونکہ ان کی کتاب منتقلہ الطالبیہ سے کئی نقاط مل جاتے ہیں جو ان کے زید شیعہ ہونے پر دال ہیں۔

چنانچہ وہ اپنی کتاب میں بغداد میں طالبین کی ہجرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ من اولاد ابی عبداللہ جعفر الترسی حراق لقبہ الامامیہ بالکذاب ابن علی صاحب العسکر بن محمد بن علی الرضا بن موسیٰ کاظمؑ۔[۱]

یعنی ابراہیم بن ناصر ابی عبداللہ جعفر الترسی حراق تحریر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امامیہ نے ان کو کذاب کا لقب دیا۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ وہ خود امامیہ نہیں تھے۔

دوسری طرف آپ کے شیوخ بھی آئمہ زیدیہ میں سے تھے، اوّل سید المرشد باللہ یحییٰ بن حسین جن کو زین الشرف کہا بھی کیا جاتا تھا اور زیدیہ نے ان کو مرشد باللہ کا لقب دیا تھا۔

دوم المستعین باللہ ابوالحسن علی بن ابی طالب حسنی شجری جو کہ آئمۃ الزیدیہ میں سے تھے۔ اِسی طرح آپ نے زیدی آئمہ کے وصف تحریر کیے ہیں۔ جن میں المرشد باللہ شمس الشرف، محمد بن زید الداعی حسنی طبرستان، قاسم الرسی ابن ابراہیم طباطبا اور جناب زید شہید بن امام زین العابدین شامل ہیں آپ نے ان حضرات کا ذکر امام کے طور پر کیا ہے۔[۲]

آپ کے علم آثار میں کتاب ''دیوان الانساب'' ومجمع الاسماء والالقاب'' جس کا ذکر ابنِ فندق بیہقی نے لباب الانساب میں کیا ہے ان کا ذکر ابن فندق کے علاوہ کسی دوسرے نے نہیں کیا۔ ''منتقلہ الطالبیہ'' جس میں اولاد ابی طالب کی ہجرتوں کا ذکر ہے۔

ابراہیم بن ناصر پانچویں صدی ہجری کے اہم اور جید نسابین میں سے تھے۔ آپ نے المرشد باللہ یحییٰ بن حسین الشجری حسنی سے علم الانساب میں روایت کی اور المرشد باللہ یحییٰ بن حسین الشجری نے ابی حرب دینوری نسابہ سے روایت کی اور ابی حرب دینوری نسابہ نے شیخ شرف عبیدلی نسابہ سے اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے ابی نصر بخاری سے روایت کی اور ابی نصر بخاری نے پانچ طریقوں سے اہلِ بیتؑ کے پاک گھرانے سے روایت کی۔

## شیخ شرف عبیدلی نسابہ

ابوالحسن محمد بن ابوجعفر محمد بن ابی الحسن علی جرار بن ابومحمد حسن بن ابوالحسن علی قتیل سامراء بن ابراہیم رئیس کوفہ بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ بقول عمری کہ میرے شیخ والاستاد ابوالحسن نسابہ مصنّف شیخ الشرف ۹۹ سال زندہ رہے، اور ان کے اعضاء و جوارح سلامت رہے۔ ان کی عرفیت با ابن ابی جعفر تھی اور اسم محمد بن محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ تھا۔

ان کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں مگر ان میں سے منقرض ہوگئے یا درج رہے۔ ان کی بقایا بیٹیوں کے علاوہ اولاد نہ بچی۔[۳]

---

۱۔ منتقلہ الطالبیہ، از ابراہیم بن ناصر، صفحہ ۵۷

۲۔ منتقلہ الطالبیہ، از ابراہیم بن ناصر، صفحہ ۱۴۹، ۱۸۸، ۱۹۷، ۱۵۶، ۲۰۶، ۲۹۲، ۱۶۳، ۲۷۳، ۱۴، ۲۶، ۴۸، ۱۱۵، ۱۶۲

۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، از عمری، صفحہ ۱۰۴

آپ ۳۳۸ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۴۳۷ ہجری کو آپ نے دمشق میں وفات پائی آپ نے شیخ الشرف کا لقب پایا کثیر کتابیں تحریر کیں اور شعر کہے۔ آپ بغداد سے موصل منتقل ہوئے اور پھر واپس بغداد آئے آپ علم الانساب میں منفرد تھے۔[۱]

محمد بن محمد عبیدلی المعروف شیخ الشرف نے طویل عمر پائی یہاں تک کہ شریف ابی محمد حسن المعروف ابن اخی طاہر (دندانی نسابہ) جو کہ ۳۵۸ ہجری میں فوت ہوئے ان سے روایت کی آپ بہت بڑے عالم فاضل تھے۔ جن کی طرف اُن کے زمانے کا علم الانساب منتھیٰ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی تصانیف بڑی تعداد میں ہیں جن میں مختصر بھی ہیں اور طویل بھی ہیں۔ آپ شریف مرتضیٰ علم الھدیٰ۔ شریف رضی اور شیخ ابوالحسن عمری مصنّف مجدی فی انساب الطالبین کے استاد تھے آپ ۹۹ سال کی عمر تک پہنچے آپ کے اعضا اس وقت تک بالکل صحیح تھے۔[۲]

ذہبی تحریر کرتے ہیں کہ محمد بن محمد المعروف شیخ شرف شیعہ مشائخ میں سے ایک تھے وہ انساب کے علامہ تھے۔ انہوں نے اپنے والد، محمد بن عمران مرزبانی اور ابی عمر حیویہ وغیرہ سے روایت کی جبکہ ان سے ابی حرب محمد بن محسن علوی نسابہ، احمد بن محمد الوتار، ابومنصور محمد بن محمد عبدالعزیز عکبری نے روایت کی ابی الفرج اصفہانی سے انہوں نے کتاب ''دریارات'' روایت کی۔[۳]

آپ کی والدہ فاطمۃ الکبریٰ بنت ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

بقول شہاب الدین مرعشی علم الانساب میں آپ کی تالیفات مختصر اور طویل تھیں۔ جن میں ایک کتاب ''نہایہ الاعقاب'' جس میں سے بابن فندق نے ''لباب الانساب'' میں کثیر نقل کیا ہے، اور آپ کو نسابۃ البغداد کہا گیا ہے۔[۴]

بقول شہاب الدین نجفی مرعشی کہ شیخ شرف عبیدلی نے ابی نصر بخاری سے علم النسب میں روایت کی ہے۔[۵]

شیخ شرف عبیدلی نسابہ پانچویں صدی ہجری میں علم الانساب کا مرکز تھے۔ انہوں نے جن حضرات سے روایت کی ان میں ابونصر بخاری، ابی محمد حسن دندانی نسابہ، اپنے والد ابوجعفر محمد بن ابی الحسن علی جرار، محمد بن عمران مرزبانی، ابی عمر حیویہ، ابی جعفر محمد بن علی المعروف بابن معیہ نسابہ، ابی الفرج اصفہانی، اپنے نانا ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم جوانی حسینی، ابوہاشم حسین بن ابی العباس احمد بن علی جوانی جو آپ کے ماموں تھے۔ اب ہم ان کے مشائخ سے روایت کو بیان کریں گے۔

طریقِ اوّل ابی العباس احمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

یہ خاندان سادات عبیدلی اعرجی میں نسابین، علماء اور محدثین کا خاندان ہے۔ اس خاندان میں اوّل نسابہ سید محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر تھے جن کی شہرت جوانی نسابہ تھی آپ کا لقب جوانی مدینہ کے قرب میں موجود بستی جوانیہ سے تھا۔ آپ کا علم آپ کے (پڑپوتے) میں ظاہر ہوا۔

یعنی ابوالحسن علی بن ابراہیم بن محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ آپ شیخ شرف عبیدلی کے پڑنانا تھے۔

بقول ابوالحسن عمری آپ سید جلیل محدث اور نسابہ تھے آپ مدینہ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں پرورش پائی اور کوفہ میں ہی فوت ہوئے ان کے اور ان کے بھائی حسین کی والدہ بنی تیم سے تھیں۔ ابوالفرج اصفہانی صاحب کتاب آغانی کی آپ سے ملاقات ہوئی آپ کی اولاد عراق میں تھی۔[۶]

---

۱۔ الوافی بالوفیات، جلد اوّل، صفحہ ۱۰۹ ۲۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، از سید قمر عباس اعرجی، صفحہ ۴۴۲۔۴۴۱

۳۔ تاریخِ اسلام، از شمس الدین ذہبی، جلد ۲۹، صفحہ ۴۴۱، ۴۴۰ ۴۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۴۵ ۵۔ کشف الاتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید شہاب الدین مرعشی، صفحہ ۳۸

۶۔ المجدی فی انساب الطالبین از عمری، صفحہ ۳۹۹

ابوالحسن علی بن ابراہیم مشہور محدث کلینی کے مشائخ میں سے تھے۔ کلینی نے علی بن ابراہیم ہاشمی کے نام سے ان کی بیان کردہ احادیث اپنی کتاب الکافی میں شامل کیں ہیں۔[۱]

کلینی نے چار احادیث ان سے بلاواسطہ بیان کیں اور محمد بن یحییٰ کے واسطے سے بھی ان سے احادث بیان کیں۔[۲]

ابوالحسن علی بن ابراہیم جوانی کے تذکرہ میں شیخ نجاشی لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ اور صحیح الحدیث تھے انہوں نے احادیث بیان کیں اور کتابیں تحریر کیں۔ جس میں ''اخبار صاحب فخ، یحییٰ بن عبداللہ محض'' ہیں۔ ابی الفرج اصفہانی نے ان سے سنا اور ان کی کتابوں سے روایت کی۔[۳]

آپ کے فرزند سید ابوالعباس احمد بن علی بن ابراہیم جو شیخ شرف عبیدلی کے نانا محترم تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ آپ سے ابوالقاسم ابراہیم بن خداع نسابہ نے روایت کی۔[۴]

اس کے علاوہ ابوالقاسم ابراہیم بن خداع نسابہ نے شبل بن تکین نسابہ باہلی سے بھی روایت کی۔ بقول عمری کہ آپ (ابوالعباس احمد) ہمارے استاد شیخ شرف عبیدلی کے نانا محترم ہیں شیخ شرف نے ان سے روایت کی۔ جب کہ ابوالقاسم ابن خداع نسابہ نے بھی روایت کی۔[۵]

ابوالعباس احمد بن علی سے تلعکبری نے احادیث سیرہ بیان کیں اور دعائے حریق سنی ان کے پاس احادیث بیان کرنے کا اجازہ تھا۔[۶]

اوپر بیان کیے گئے طریق میں شیخ شرف عبیدلی اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں، اور آپ کے نانا ابوالعباس احمد سے ابی الفرج اصفہانی اور ابوالقاسم ابن خداع نسابہ نے بھی روایت کی۔ جبکہ آپ کے نانا محترم ابوالعباس احمد بن علی نے اپنے والد ابوالحسن علی بن ابراہیم جوانی سے روایت کی اور یہ سلسلہ اُن کے جداعلیٰ محمد جوانی بن عبیداللہ الاعرج تک جاتا ہے اور محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج اپنے والد عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین کے وصی تھے۔[۷]

اور وصی وہی ہوتا ہے جو علم کا وارث ہو۔

علمائے رجال نے عبیداللہ بن حسین الاصغر کا اپنے والد حسین الاصغر بن امام زین العابدین سے احادیث بیان کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جن میں مسلسل چالیس احادیث بھی عبیداللہ اعرج نے حاصل کیں۔ جبکہ عبیداللہ اعرج سے یہ احادیث ان کے فرزند جعفر الحجتہ نے بیان کیں۔ امالی اثنینیہ میں حسین الاصغر کی ھشام بن عبدالملک کے خلاف بددعا کی روایت ہے جسے عبیداللہ اعرج نے اپنے والد حسین الاصغر سے بیان کیا اور عبیداللہ اعرج سے اس روایت کو صالح بن اسود نے بیان کیا۔[۸]

اور حسین الاصغر نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السّلام سے روایت کیا۔ بقول شیخ مفید کہ حسین بن علی بن حسینؑ فاضل اور متقی تھے انہوں نے اپنے والد علی بن حسین (امام زین العابدینؑ) اپنی پھوپھی فاطمہ بنتِ حسینؑ اور بھائی ابوجعفر (امام محمد باقرؑ) سے کثیر تعداد میں روایت کیا۔[۹]

طریق اوّل جو ہم نے شیخ شرف عبیدلی سے آئمہ علیہ السّلام تک بیان کیا جو علم کے روایت ہے جس میں احادیث، فقہ اور انساب شامل ہے۔

## طریق دوم

ابو ہاشم حسین بن ابی العباس احمد بن ابوالحسن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔

۱۔ مستدرک علم الرجال الحدیث، جلد ۵، صفحہ ۲۷۶

۲۔ الکلینی والکافی، از ڈاکٹر شیخ عبداللہ رسول عبدالحسین غفار، صفحہ ۱۷۷، موسسہ النشر الاسلامی التابعہ لجماعۃ المدرسین، قم المشرفہ ۱۴۱۶ ہجری

۳۔ رجال نجاشی، صفحہ ۲۶۳　۴۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۱۸۷　۵۔ المجدی فی انساب الطالبین، از عمری، صفحہ ۴۰۰

۶۔ رجال طوسی، صفحہ ۴۰۹　۷۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۹۸　۸۔ امالی اثنینیہ، صفحہ ۴۱۷　۹۔ الارشاد، از شیخ مفید ۱۷۴

آپ شیخ شرف عبیدلی کے ماموں تھے آپ عالم فاضل اور بغداد میں نسابہ تھے آپ سے شیخ شرف عبیدلی نے روایت کی اور آپ (ابوہاشم حسین نسابہ) نے اپنے ماموں ابوالقاسم طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین سے روایت کیا۔[۱]

بقول اصفہانی طاہر بن یحییٰ نسابہ حسینی عبیدلی عالم فاضل شخصیت تھے انہوں نے اپنے والد (یحییٰ نسابہ) اور دیگر افراد سے روایات نقل کیں جبکہ ہمارے ہم عمر ساتھیوں نے ان سے سن کر یہ روایات تحریر کیں۔[۲]

طاہر نے اپنے والد اور دوسرے لوگوں سے احادیث بیان کیں اور بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔[۳]

اور یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ نے دو طریق سے مولا علی علیہ السّلام تک روایت کیا۔ اوّل بقول شیخ نجاشی کہ یحییٰ نسابہ نے امام علی بن موسیٰ الرضاؑ سے روایت کی ہے۔[۴]

جو کہ امام رضاؑ سے امام موسیٰ کاظمؑ اور اُن سے امام جعفر الصادقؑ اُن سے امام محمد الباقرؑ اُن سے امام زین العابدینؑ اُن سے امام حسینؑ اور اُن سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک روایت کا سلسلہ جاتا ہے، اور دوسرا یحییٰ نسابہ نے اپنے والد حسن بن جعفر الحجتہ سے اور جعفر الحجتہ نے اپنے والد عبیداللہ اعرج سے انہوں نے اپنے والد حسین الاصغر سے اُنہوں نے اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدینؑ سے انہوں نے امام حسینؑ سے اور انہوں نے امام علی علیہ السّلام سے روایت کیا ہے۔

طریق سوم: ابومحمد حسن دندانی نسابہ بن محمد بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین المعروف بابن اخی طاہر۔

بقول شیخ ابوالحسن عمری آپ کی عرفیت دندانی تھی آپ نے اپنے دادا (یحییٰ نسابہ) کی کتاب النسب روایت کی آپ محدث اور فاضل تھے آپ کی رہائش سوق العطش بغداد میں تھی اور شیخ شرف عبیدلی نے آپ کو دیکھا اور آپ کے دادا یحییٰ بن حسن بن جعفر الحجتہ کی کتاب النسب سے بعض کو آپ سے روایت کیا۔ ابن خداع نسابہ مصری نے بھی آپ سے روایت کی۔[۵]

نجاشی اپنے رجال میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے دادا یحییٰ بن حسن سے اُن کی کتاب المثالب اور کتاب الغیبہ روایت کی آپ کی وفات ربیع الاوّل سنہ ۳۵۸ ہجری میں ہوئی اور آپ کو بدارہ سوق العطش میں دفنایا گیا۔[۶]

اور یحییٰ نسابہ سے آئمہ طاہرینؑ تک یہ سلسلہ پہلے ہی بیان ہو چکا ہے۔

طریق چہارم: شیخ ابونصر سہل بن عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن ابان بن عبداللہ بخاری نسابہ۔ بقول شہاب الدین نجفی مرعشی کہ آپ سے ابوالحسن اشنائی نسابہ، ابن خداع نسابہ اور شیخ شرف عبیدلی نے روایت کیا۔ ابی نصر بخاری سے پانچ طریق آئمہ طاہرین یا خانۂ ابوطالب تک جاتے ہیں جن میں

اوّل طریق سے محمد بن حبیب اور ابومنذر ہشام بن محمد سے محمد بن سائب تک اور محمد بن سائب سے ابی صالح باذام اُن سے حضرت عقیل بن ابی طالبؑ تک انساب کی روایت کا سلسلہ جاتا ہے۔

دوم: ابی طاہر احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امام علی علیہ السّلام سے ہوتا ہوا آباء کے طریقے سے حضرت علی تک روایت کا سلسلہ جاتا ہے۔

سوم: سید ابی الحسین یحییٰ نسابہ سے آئمہ طاہرین تک جاتا ہے۔ غالباً یہ طریق یحییٰ نسابہ کے پوتے دندانی نسابہ سے یحییٰ نسابہ اور اس سے آگے جاتا ہے۔

چہارم: حسن اطروش المعروف ناصر کبیر کے ذریعے سے آئمہ زیدیہ سے ہوتا ہوا جناب زید شہید تک جاتا ہے۔

پنجم: ابی یقظان نسابہ جس نے دوسری اور پہلی صدی کے نسابین سے روایت کیا اور اس سے کچھ نامعلوم ذرائع سے روایت کا سلسلہ ابی نصر بخاری تک پہنچا۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۰۴ ۲۔ مقاتل الطالبین، از ابی الفرج اصفہانی، صفحہ ۱۵۵، تحقیق سید احمد صقر

۳۔ اعیان الشیعہ، از سید محسن امین، جلد اوّل، صفحہ ۶۱ ۴۔ رجال نجاشی، صفحہ ۴۴۲۔۴۴۱ ۵۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۰۷ ۶۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۳۶

طریق پنجم: نسابہ شیخ ابوالفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن الھیثم بن عبدالرحمان بن مروان بن عبداللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص کاتب اصفہانی آپ اموی خاندان سے تھے آپ کی کتاب مقاتل الطالبین میں اولاد ابی طالب کے مقاتل کا تفصیلاً ذکر ہے۔

بقول شمس الدین ذہبی کہ محمد بن محمد المعروف شیخ شرف عبیدلی جو کہ شیعہ مشائخ میں سے تھے انہوں نے ابی الفرج اصفہانی سے کتاب ''در یارات'' روایت کی۔[۱]

اور ابی الفرج اصفہانی نے طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن عقیقی سے روایت کی اور اس سے اوپر کا طریق ہم لکھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ابی الفرج اصفہانی نے ابوالحسن علی بن ابراہیم جوانی سے بھی روایت کی اور یہ طریق بھی شیخ شرف عبیدلی کے نانا کے بیان میں تمام ہو چکا ہے اور طاہر بن یحییٰ نسابہ سے مشہور مورخ مسعودی نے بھی اخبار کو روایت کیا ہے۔

طریق ششم: ابوجعفر محمد بن علی (بابن معیہ) بن حسن بن حسن بن اسماعیل الدیباج بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ۔ بقول عمری کہ آپ الشریف المحدث نسابہ صاحب الکتاب المبسوط اور آپ نے ابنِ عبدہ سے اخذ کیا۔[۲]

عبدہ ابوبکر محمد بن عبدہ عبقسی طرسوسی نسابہ تھے۔ جن پر عربی وعجم کا علم النسب منتھیٰ ہوتا ہے۔

طریق ہفتم: بقول ذہبی محمد بن محمد شیخ الشرف نے ابن عقدہ سے روایت کی۔[۳]

اور ابن عقدہ نے یحییٰ نسابہ سے روایت کی اور یحییٰ نے امام رضاؑ سے روایت کی۔

## شاگردان شیخ شرف عبیدلی

بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی آپ کا قول حجت ہے۔ آپ کے شاگردوں میں مشائخ الشریفین الرضیین یعنی سیّد مرتضیٰ علم الھدیٰ ان کے بھائی شریف رضی اور شیخ ابی الحسن عمری شامل ہیں۔[۴]

بقول عبدالرزاق آل کمونہ عبداللہ بن ابی محمد حسن القاضی دمشقی المعروف ابی الغنائم دمشقی نسابہ زیدی آپ نے اپنے استاد شیخ شرف عبیدلی سے علم النسب حاصل کیا۔

بقول ذہبی کہ محمد بن محمد المعروف شیخ شرف شیعہ مشائخ میں سے تھے۔ وہ نسابہ اور علامہ تھے انہوں نے اپنے والد، ابن عقدہ، محمد بن عمران مرزبانی اور ابی عمر حیویہ وغیرہ سے روایت کی جبکہ ان سے ابوحرب محمد بن محسن علوی دینوری، احمد بن محمد الوقار، ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز عکبری اور دوسروں نے روایت کی۔[٦]

اس کے علاوہ ابی عبداللہ حسین بن طباطبا نے بھی شیخ الشرف عبیدلی سے علم الانساب سیکھا۔

اب یہاں پر پانچویں صدی ہجری کے علم الانساب کا مرکزی شیخ شرف عبیدلی کا خلاصہ تمام ہوا۔ ایک طرف وہ دندانی نسابہ، ابی نصر بخاری ابن عقدہ، اپنے والد ابوجعفر محمد بن ابی الحسن علی جرار، ابی الفرج اصفہانی اپنے نانا محترم ابوالعباس احمد بن علی جوانی اپنے ماموں ابوہاشم حسین بن ابوالعباس احمد، ابوجعفر محمد بن علی بابن معیہ سے روایت اخذ کر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا تمام اشخاص علم الانساب میں جید اور قد آور شخصیات ہیں۔ ان سے روایت کا سلسلہ ایک طرف آئمہ طاہرینؑ پر منتھیٰ ہو رہا ہے اور دوسری طرف شیخ شرف عبیدلی نسابہ تک آ رہا ہے۔

اور پھر شیخ شرف عبیدلی سے علم الانساب سیکھنے والوں میں ابنِ طباطبا، سید مرتضیٰ علم الہدیٰ، سید شریف رضی، الشیخ ابوالحسن عمری علوی ابوالغنائم

۱۔ تاریخِ اسلام، از شمس الدین ذہبی، جلد ۲۹، صفحہ ۴۴۱۔۴۴۰ ۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۵۹ ۳۔ تاریخِ اسلام، از ذہبی، جلد ۲۹، صفحہ ۴۴۱۔۴۴۰

۴۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۴۵ ۵۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۲۴۷ ٦۔ تاریخِ اسلام، از ذہبی جلد ۲۹، صفحہ ۴۴۱، ۴۴۰

دمشقی زیدی نسابہ، ابوحرب محمد بن محسن دینوری نسابہ ہیں جو کہ اپنے زمانے میں علم الانساب میں یدطولیٰ رکھتے تھے اور ان شخصیات سے علم الانساب پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کی شخصیات میں پھیل گیا۔

یوں چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں طالبین کا علم الانساب اپنے عروج پر تھا۔ کیونکہ انساب الطالبین پر مختلف کتابیں تحریر ہو چکی تھیں اور ان میں طالبین کی ہجرتوں کی کتاب ''منتقلہ الطالبیہ'' بھی تھی جس سے ہر علاقے میں علویوں کی آمد کا پتہ چل جاتا تھا۔ نقابت بھی اپنے عروج پر تھی۔

## قاضی ابی الغنائم دمشقی نسابہ

نسابہ ابوالغنائم عبداللہ بن ابی محمد حسن قاضی دمشق بن ابی عبداللہ محمد بن حسن الصالح بن حسین الاحول بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ آپ زیدیوں کے حافظوں میں سے ایک تھے آپ نے نسب کا علم حاصل کرنے کے لیے دنیا کا طواف کیا۔ آپ دمشق کے قاضی تھے آپ نے حدیث اور نسب کا علم اخذ کرنے کے لیے طبرستان، رے، زنجان، تبریز کا سفر کیا اور خراسان فارس عراق اور شام ومصر اور مراکش میں علوی اشراف سے ملاقاتیں کیں۔ آپ کی کتاب ''نزھۃ عیون المشتاقین الی وصف السادہ المیامین'' دس جلدوں پر مشتمل تھی۔[۱]

سید عبدالرزاق اعرجی کمونہ کے بقول ابوالغنائم دمشقی نے اپنے استاد شیخ شرف عبیدلی سے علم النسب حاصل کیا۔[۲]

اور ابی الغنائم دمشقی سے یحییٰ بن حسین احول بن ہارون اقطع بن حسین بن محمد بن ہارون بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام نے روایت کی۔ مگر آج ابی الغنائم دمشقی نسابہ کی کتاب موجود نہیں ہے آپ کی روایات کی کثیر تعداد ''الفخری فی انساب الطالبین'' میں نقل کی گئی ہیں۔ جبکہ کچھ شجرۃ المبارکہ میں بھی فخر الدین رازی نے نقل کی ہیں۔ ابوالغنائم دمشقی کی پیدائش ۳۷۸ ہجری اور وفات ۴۳۸ ہجری کی ہے۔

## ابوعبداللہ حسین بن ابی طالب محمد المعروف ابن طباطبا

آپ کی پیدائش ۳۸۰ کے لگ بھگ ذی العقدہ میں ہوئی اور وفات ربیع الاوّل ۴۴۹ ہجری میں ہوئی آپ کی کتب میں ''تھذیب الانساب''، المسمی بحرالانساب مبسوط''، ''کتاب کامل فی النسب''، ''کتاب انساب المشجرہ'' اور ''جریدۃ نیشاپور'' شامل ہیں۔ آپ نے ابی الفضل ناصر بن ابراہیم بن حمزہ بن داعی سے روایت کی۔

ابوعبداللہ حسین بن طباطبا سے صاحب مجدی ابوالحسن علی عمری نے نسب کی تعلیم حاصل کی اور آپ کا ذکر مجدی میں ان الفاظ میں کیا۔

> ''کہ میں نے موصل سے اپنے استاد ابوعبداللہ بن حسین بن محمد بن القاسم بن علی بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کو بغداد میں خط تحریر کیا، اور ان سے علم الانساب کی کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا اور نسب علی بن احمد الکوفی کا بھی پوچھا۔ انہوں نے مجھے جوابی خط تحریر کیا۔''[۳]

آپ کا زمانہ شیخ شرف عبیدلی والا ہی ہے، اور دونوں نسابین بغداد میں بھی رہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نے شیخ شرف عبیدلی سے علم النسب میں روایت کی ہے، اور اگر عمر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو شیخ الشرف ۳۳۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ابوعبداللہ حسین ۳۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اس حساب سے یہ بات منطقی ہے کہ ابوعبداللہ حسین ابن طباطبا نے شیخ شرف عبیدلی سے کچھ ضرور سیکھا ہوگا۔ کیونکہ شیخ شرف عبیدلی اپنے زمانے کے تمام نسابین کے استاد تھے۔ کیونکہ ابی الغنائم دمشقی نسابہ ۳۷۸ میں پیدا ہوئے اور ۴۳۸ ہجری میں فوت ہوئے وہ بھی شیخ شرف عبیدلی کے علم الانساب میں شاگرد تھے اور ابی عبداللہ حسین بن طباطبا بھی اصفہان سے علم الانساب سیکھنے کے لیے بغداد وارد ہوئے، اور بغداد میں اُس وقت شیخ شرف عبیدلی علم الانساب کے سب سے بڑے نسابہ تھے۔ اس لیے منطقی اور عقلی جائزے سے ابوعبداللہ حسین بن طباطبا بھی شیخ شرف عبیدلی کے شاگرد بنتے ہیں، اور ابن طباطبا کے

۱۔ کشف الارتیاب فی ترجمہ لباب الانساب، از سید مرعشی نجفی، صفحہ ۵۲ ۲۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، از عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۲۴۷ ۳۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۲۴۴

شاگردوں میں سب سے نمایاں الشیخ ابوالحسن عمری نسابہ تھے۔

بقول عمری الشیخ الشریف النسابہ الفاضل ابوعبداللہ حسین بن محمد ابی طالب بن القاسم میں نے ان سے ملاقات کی ان سے پڑھ کر انساب میں تحریر کیا۔[۱]

بقول خطیب بغدادی وہ نسب کے علم میں اپنی قوم میں ممتاز تھے اور اپنے زمانے میں مشہور و معروف تھے اور ادب اور شعر میں ایک مقام رکھتے تھے۔

آپ کی انساب الطالبین سے متعلق روایات آج ''المجدی فی انساب الطالبین اور عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب'' میں باقی ہیں اس کے علاوہ الفخری فی انساب الطالبین میں بھی آپ کی روایات موجود ہیں، اور شجرۃ المبارکہ میں بھی امام فخر الدین رازی نے ان کو نقل کیا۔

## الشیخ ابوالحسن علی بن ابی الغنائم محمد عمری علوی نسابہ

شریف نجم الدین ابوالحسن علی بن ابی الغنائم محمد بن ابی حسین علی نسابہ بن ابی طیب محمد اعور بن ابی عبداللہ محمد ملقطہ بن ابی حسین احمد اصغر ضریر الکوفی بن ابوالقاسم علی ضریر بن ابی علی محمد صوفی بن ابی الحسین یحییٰ صالح بن ابی محمد عبداللہ بن ابی عمر محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ۔

آپ کے والد محترم ابوالغنائم محمد المعروف بابن مہلبیہ علم الانساب میں ماہر تھے۔ آپ نے ان سے سوال کیے اور ان کی روایات پر اعتماد کیا۔ کتاب اصیلی فی انساب الطالبین میں صفی الدین محمد بابن طقطقی نے ذکر کیا ہے کہ ابوالحسن عمری نسابہ کی ولادت ۳۴۸ ہجری میں اور وفات ۴۶۰ ہجری میں ہوئی۔[۲]

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات ۴۵۹ ہجری میں ہوئی بقول مرعشی کہ ابوالحسن عمری کی وفات کا سن صاحب اصیلی کے علاوہ کسی نے تحریر نہیں کیا۔ آپ کے مشائخ میں شیخ شرف عبیدلی، آپ کے والد ابی الغنائم محمد عمری، ابی عبداللہ حسین بن طباطبا، شیخ ابوعلی بن شہاب عکبری۔ ابوعلی عمر المشہور بالموضح نسابہ، ابوالحسین زید المعروف کتیلہ حسینی بن محمد بن قاسم بن علی بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ شامل ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ جن حضرات کی روایات آپ نے اپنی کتاب میں شامل کیں اُن میں۔ شیخ ابوعبداللہ حمویہ بن علی جو بصرہ میں شیعوں کے شیوخ میں سے تھے، ابوالحسن علی بن سہل تمار، شریف ابوالحسین محمد بن محمد بن ابی الحسن محمد بن علی بن ابی زید محمد بن احمد بن عبیداللہ بن علی باغر حسنی۔

ابی الحسین محمد بن ابی الفرج، ابوعلی قطان مقری، شیخ ابوعبداللہ حسین بن احمد بصری بن ابراہیم فقیہ امامی، ابوایسر محمد بن احمد جصاص شاعر المعروف موفی، ابی نصر بخاری، شیخ ابوعلی حسن بن دانیال نیلی بصری، شیخ صالح قیسی بصری شاعر، عمار بن فتح سیوفی، شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابی جعفر بن علاء بن جعفر القائد عمری نسابہ، شیخ ابوحسین بن قاضی ہمدانی، شیخ ابومخلد بن جنید کاتب موصلی، ابوالقاسم حسین بن جعفر حسینی ارقطی المعروف بابن خداع مصری نسابہ اور شیخ ابومحمد حسن بن احمد بن قاسم بن محمد عویدی زاہد علوی محمد اخباری بغدادی شامل ہیں، اور وہ لوگ جنھوں نے ابوالحسن عمری نسابہ سے روایت کیا ان میں:

۱۔ نسابہ جعفر بن ابی طالب ہاشم بن ابوالحسن عمری نسابہ جو کہ عمری کے پوتے ہیں، اور انہوں نے اپنے دادا کی کتاب المجدی فی انساب الطالبین روایت کی ہے۔

۲۔ سید ابومحمد حسن موسوی ہروی جو پانچویں صدی کے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے عمری سے روایت کی اور ابومحمد حسن موسوی ہروی سے ابراہیم بن ناصر صاحب منتقلہ الطالبیہ نے روایت کی۔

۳۔ اور سید تاج الشرف محمد بن محمد بن ابی زید حسن نقیب علوی حسینی بصری نے بھی آپ سے روایت کیا۔ دوسری طرف آپ کے پوتے جعفر بن ابی طالب ہاشم سے ابن کلبون عباسی نے علم الانساب اخذ کیا اور ابن کلبون عباسی سے سید عبدالحمید بن تقی زیدی نسابہ نے اجازہ حاصل کیا ان حضرات کا ذکر آئندہ اوراق میں کیا جائے گا۔

شریف ابوالحسن عمری نے ۴۲۵ ہجری میں بغداد کے اندر شریف مرتضیٰ علم الھدی سے ملاقات کی عمری کی تالیفات میں (۱) کتاب المجدی فی انساب الطالبین، (۲) کتاب المشجر، (۳) کتاب الشافی، (۴) کتاب العیون، (۵) المبسوط فی الانساب۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، از عمری، صفحہ ۲۶۳ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۳۷

ابوالحسن عمری نے اپنی کتاب کی تدوین کے سلسلہ میں مصر، مکہ، جزیرہ، موصل، کوفہ، عکبرا، بصرہ، عمان، نصیبین، دیار بکر، شام، (حلب) کا سفر اختیار کیا۔

شیخ ابوالحسن عمری نے اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین کو"مجدی الدولہ ابوالحسن احمد نقیب مصر فی زمن الفاطمین بن فخر الدولہ ابی یعلی حمزہ بن حسن بن عباس بن حسن بن حسین بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن اسماعیل ابن امام جعفر الصادقؑ کے نام سے منسوب کیا۔

## خاندان ابوالحسن عمری

الشیخ ابوالحسن عمری کا خاندان علم وفضل میں کمال درجہ پر فائز تھا۔ آپ کا نسب مولا علیؑ کے سب سے چھوٹے بیٹے عمر اطرف بن امیر المومنین علی بن ابی طالب پر منتہٰی ہوتا ہے۔ آپ کے والد محترم ابوالغنائم محمد المعروف بابن الھلبیہ آپ علم انساب میں ماہر تھے بقول عمری آپ بصرہ میں نسابہ تھے۔ پھر عمری کے دادا ابوالحسین علی بن محمد بن ابوعبداللہ محمد ملقطہ بھی نسابہ تھے آپ کا ذکر سید عبدالرزاق آل کمونہ نے منیۃ الراغبین میں کیا ہے۔

عمری کے خاندان کو صوفی بھی کہا جاتا ہے۔ جو کہ آپ کے جد اعلی محمد صوفی بن یحیٰی صالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیؑ کی وجہ سے آپ کے خاندان کی نسبت قرار پائی محمد الصوفی زاہد عالم، فاضل تھے آپ کو ہارون رشید نے قید کیا اور پھر قتل کروایا۔ آپ مسجد سہلہ میں دفن ہیں۔[۱]

اس کے علاوہ بھی اولاد عمر اطرف بن امام علیؑ سے جید نسابہ گزرے ہیں۔ جن میں عمر بن علی بن حسین بن عبداللہ بن محمد صوفی بن یحیٰی صالح بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب المعروف موضح نسابہ عمری ہیں۔ جو کہ علم الانساب میں کمال تھے۔ آپ ابی نصر بخاری اور نقیب بغداد ابواحمد حسین موسوی کے ہم عصر تھے۔ آپ عمری کے اور ان کے والد ابوالغنائم محمد نسابہ عمری دونوں کے استاد تھے، بقول عمری وہ کوفہ سے بصرۃ ہمارے پاس آئے اور ان سے میں نے جلد ہی پڑھ لیا۔ بقول اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھیوں کے ایک گروہ نے بتایا کہ موضح نسابہ نے اکیلے اپنی تلوار سے شہر کو مار دیا۔ موضح نسابہ نے شیخ صدوق، ابی القاسم حسن بن محمد سکونی محمد بن حسن علوی سے روایت کی۔[۲]

اور ابوالحسن عمری نسابہ نے موضح نسابہ سے روایت کی۔ دوسری طرف شیخ صدوق نے حمد بن محمد بن سعید ہمدانی المعروف ابن عقدہ سے روایت کی اور ابن عقدہ نے۔ یحیٰی نسابہ سے روایت کی اور یحیٰی نسابہ نے امام علی بن موسیٰ رضاؑ سے روایت کی۔ عمری کے استاد شیخ شرف عبیدلی نے بھی ابن عقدہ سے روایت کی اور شیخ الشرف نے دندانی نسابہ سے روایت کی اور دندانی نے اپنے دادا یحیٰی نسابہ سے روایت کی۔

اس کے علاوہ اس خاندان میں عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی آپ فقیہ راوی، حدیث، نسابہ اور شاعر تھے۔ آپ نے شہدائے فخ پر مرثیہ بھی تحریر کیا۔ آپ نے اپنے آباء سے روایت نقل کیں۔ آپ کے فرزند ابو طاہر احمد نسابہ المعروف ففنہ تھے جو ہر طرح کے علوم میں ماہر تھے ابو طاہر احمد نسابہ سے ابی نصر بخاری نے علم الانساب اخذ کیا۔ اس کے علاوہ عمری خاندان میں ابویعلیٰ حمزہ السما کی نسابہ بن احمد محدث بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ۔ پھر ابراہیم بن علی الطیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیؑ بقول عمری آپ سے یحیٰی بن حسن عقیقی نے روایت کی۔[۳]

اس کے علاوہ بھی اس خاندان میں صاحب علم وفضل حضرات گزرے ہیں۔ دراصل ابی نصر بخاری کی کتاب کے بعد انساب الطالبین پر جامع کتاب عمری کی المجدی ہے جو تفصیل سے لکھی گئی۔

ان دو کتابوں کے درمیان شیخ شرف عبیدلی کی کتاب تہذیب الانساب ہے۔ لیکن تہذیب الانساب کا نسخہ جو مکتبہ مرعشی سے نشر ہوا اُس میں غلطیاں ہیں اصل نسخہ موصلی کے خط سے تحریر ہے اور وہ میرے پاس محفوظ ہے۔

---

۱۔المجدی فی حیاۃ صاحب المجدی، از سید شہاب الدین مرعشی، صفحہ ۸ ۲۔کشف الارتیاب، صفحہ ۳۸ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۵۶

## چھٹی صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

(چھیویں) صدی کے معروف نسابین جنھوں نے اولادعلی پر کام کیا ان میں:

۱۔ ابوالحسین بن یحییٰ بن محمد بن حیدرۃ ارقطی۔
۲۔ احمد بن علی النقیب بن محمد بن حسن بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام السجاد علیہ السّلام۔
۳۔ تنکار بن علی بن زید نسابہ نقیب غزنہ بن حسین بن علی بن موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی علوی۔
۴۔ جعفر بن ہاشم بن ابوالحسن عمری نسابہ۔
۵۔ جعفر بن ابی بشر ضحاک حسنی نسابہ۔
۶۔ حسن بن ابوطالب علی بن ابی عبداللہ حسین بن ابی الحسن محمد بن عبیداللہ بن علی الباغر حسنی۔
۷۔ حسین بن زید بن ابی القاسم حسین نسابہ موسوی۔
۸۔ حسین بن علی بن احمد الزاہد بن جعفر بن امیر محمد عقیقی بن جعفر صحصح بن عبداللہ بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔
۹۔ عبدالحمید بن عبداللہ التقی نسابہ زیدی۔
۱۰۔ عبداللہ بن اسامہ بن شمس الدین احمد زیدی۔
۱۱۔ علی بن ناصر بن ابی عبداللہ محمد نقیب موصل محمدی علوی۔
۱۲۔ علی بن محمد بن نصر بن مہدی بن محمد حسینی۔
۱۳۔ سید فخار بن احمد بن محمد بن ابوالغنائم محمد نسابہ موسوی۔
۱۴۔ قاضی محمد بن اسعد الجوانی نسابہ مصری۔
۱۵۔ محمد بن علی بن ہارون بن محمد ہارونی موسوی۔
۱۶۔ محمد بن ابی الغنائم محمد بن محمد بن ابی محمد زید بن حسین بن علی بن موسیٰ بن سلیمان بن داؤد بن جعفر الملک ملتانی علوی۔
۱۷۔ محمد بن محمد بن یحییٰ بن ہبت اللہ بن میمون حسینی۔
۱۸۔ سنا الملک اسعد بن علی بن معمر عبیدلی اعرجی نسابہ مصری۔
۱۹۔ شریف ابوجعفر مہدی حسین مرعشی الساروی۔
۲۰۔ شیخ ظہیر الدین علی المعروف با بن فندق بیہقی۔
۲۱۔ علامہ حافظ ابوسعد عبدالکریم (سمعانی) مروزی۔
۲۲۔ ابن کلبون عباسی۔

مندرجہ بالا بائیس شخصیات میں انیس حضرات کا تعلق اولاد علی ابن ابی طالبؑ سے ہے۔ چھٹی صدی ہجری میں اولاد ابی طالب کا انساب با قاعدہ ایک سائنس کا درجہ حاصل کر چکا تھا۔ سادات کے علاوہ عام عرب بھی نسب کو روایت کر رہے تھے باقی عرب کے قبائل میں نسب کا اہتمام اتنا خاص نہیں رہا۔ جتنا خاص اولاد علی یا اولاد ابی طالب میں رہا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ بنو فاطمۃؑ الزہرا جو کہ اولاد ابی طالب کی ہی ایک شاخ ہے اُن کا نسب خاص ہے وہ اپنی نسبت رسول اللہ سے بھی رکھتے ہیں، اور یہی وہ مقام ہے جو دنیا میں کسی دوسرے خاندان کو حاصل نہیں، اور خود سادات نے بھی اپنے نسب کو محفوظ

بنانے کے لیے بہت زیادہ کام کیا، اور نقابت کا نظام اس سلسلے میں بہت زیادہ معاون اور مددگار ثابت ہوا۔ چھٹی صدی ہجری تک اولاد ابی طالب کے انساب کے قوائد وضوابط اصول اور رموز واوقاف قائم ہوچکے تھے۔ جن میں کسی دوسرے کا داخل ہونا بہت مشکل تھا۔ نقابت کے نظام نے علویوں کے مابین معلومات کی ترسیل بہت آسان بنا دی ہر شہر کا نقیب اپنے شہر میں داخل ہونے والے سادات کی خبر رکھتا اور ان کا اندراج رجسٹر کرتا اور خارج ہونے والے سادات کا بھی نام اُس نقیب کو ارسال کرتا جس نقیب کے شہر میں وہ سادات ہجرت کر کے جا رہے ہیں اور نقیبوں سے مدد حاصل کر کے نسابین نے جامع اور مفصّل کتابیں تحریر کیں تقریباً ہر علاقے میں سادات نے جرائد اور رسائل رکھنے اور ایک دوسرے سے نقل کرنے شروع کر دیئے، اور یہاں ہر نسب کی روایت کے سلاسل بھی آگے چل رہے تھے۔ شیخ شرف عبیدلی سے ابوالغنائم دمشقی، ابی حرب دینوری اور ابوالحسن عمری نے علم النسب اخذ کیا۔

اب ابوالحسن عمری جو کہ خود نسابین کے خاندان سے تھے اُن سے اُن کے پوتے جعفر بن ہاشم عمری نے سلسلے کو آگے بڑھایا اور دوسری طرف ابوالغنائم دمشقی نسابہ سے یحییٰ بن حسین احول بن ہارون اقطع بطحانی حسنی نسابہ نے علم حاصل کیا، اور سے یہاں سے یہ روایات عزیزالدین ابواسماعیل مروزی تک پہنچی۔ آج ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی روایات کا کثیر حصہ ہمیں عزیزالدین مروزی کی کتاب ''الفخری فی انساب الطالبین'' میں ملتا ہے۔ تیسری طرف ابی حرب دینوری نسابہ سے یہ علم المرشد باللہ یحییٰ بن حسین شجری تک پہنچا اور اُن سے ابراہیم بن ناصر صاحب منتقلہ الطالبیہ نے حاصل کیا۔ جبکہ عمری کے پوتے جعفر بن ہاشم نسابہ سے اس علم کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہوا جو کہ دسویں صدی ہجری تک باقی رہا اور اس سلسلے میں کثیر نسابین پیدا ہوئے جن کی کتب سے آج کے علم الانساب کے طالبِ علم مستفید ہو رہے ہیں۔

## الشریف جعفر بن ہاشم نسابہ عمری علوی

الشریف جعفر بن ہاشم بن ابی الحسن علی النسابہ بن ابی الغنائم محمد بن ابوحسین علی بن ابی طیب محمد اعور بن ابوعبداللہ محمد ملقطہ بن ابی حسین احمد اصغر ضریر بن ابوالقاسم علی ضریر بن ابی علی محمد صوفی بن ابی الحسین یحییٰ الصالح بن ابی محمد عبداللہ بن ابی عمر محمد بن ابومحمد عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ۔

چھٹی صدی کے علمائے انساب میں آپ نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ آپ کی نسل میں لگاتار اولادِ علی کے ماہر انساب افراد آ رہے تھے۔ آپ نے علم الانساب میں اپنے دادا الشیخ ابوالحسن علی عمری صاحب المجدی سے روایت کی ہے، اور عمری نے شیخ شرف عبیدلی جیسے نامور نسابہ سے اس علم کو روایت کیا ہے۔ آپ کا گھرانہ علم الانساب کا گھرانہ تھا۔ آپ سے محمد بن عبدالسمیع بن محمد بن کلبون المعروف ابن کلبون عباسی نے روایت کیا۔

## ابنِ کلبون عباسی بغدادی نسابہ

ابو طاہر محمد بن عبدالسمیع بن محمد بن کلبون العباسی بغدادی آپ نے طویل عمر پائی حتیٰ کہ ۲۵ شعبان سنہ ۶۴۳ ہجری کو وفات پائی اور آپ کو مشہد علیؑ پر لے جایا گیا۔ طبقات کی کتابوں میں آپ کا ذکر ساتویں صدی ہجری کے نسابین میں کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں ہم چھٹی صدی ہجری میں اس لیے کر رہے ہیں تا کہ علمائے انساب کے سلاسل کا تسلسل بھی قائم رہے۔ بقول عبدالرزاق آل کمونہ آپ تشجیر کے ماہر سمجھے جاتے تھے اور آپ کی لکھائی میں کثیر کتب تھیں۔ آپ کا گھرانہ انساب کی معرفت اور تشجیر اور عرب، فارس، ترک اور دیلم کے حالات اور اسرار سے واقف تھا۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ نسابہ حسنی کہ ابوالحسن عمری سے ان کے پوتے جعفر بن ہاشم عمری نے روایت کیا اور ان سے ابنِ کلبون عباسی نسابہ نے روایت کیا، اور ان سے عبدالحمید بن عبداللہ تقی نسابہ نے روایت کیا، اور ان سے سید شمس الدین فخار موسوی نے روایت کی اور ان سے سید جلال الدین عبدالحمید نسابہ موسوی نے روایت کی اور ان سے سید علم الدین مرتضیٰ نسابہ نے روایت کی اور ان سے سید تاج الدین ابنِ معیہ نے روایت کی۔[۲]

اور سید تاج الدین ابن معیہ سید جمال الدین ابنِ عنبہ کے علم الانساب میں استاد تھے۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۳۵۶ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالبؑ، صفحہ ۳۳۷

## سید عبدالحمید بن عبداللہ التقی نسابہ زیدی

سید عبدالحمید نسابہ بن عبداللہ التقی نسابہ بن اُسامہ بن عدنان بن اُسامہ بن شمس الدین احمد بن علی بن ابی طالب محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین نسابہ بن احمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

سید ابوعلی جلال الدین کبیر سید عبدالحمید نسابہ آپ جلیل القدر فاضل، نبیل نسابہ، محقق، زکی، صالح اور عالم تھے۔ آپ نے اپنی جوانی میں خراسان کا سفر کیا اور پانچ سال یہاں قیام کیا، اور علم حاصل کرتے رہے، اور یہاں سے ہی انہیں علم الانساب میں مقام حاصل ہوا۔[۱]

جبکہ سید عبدالرزاق آل کمونہ نے تحریر کیا کہ یہاں پر ہی وہ علم الانساب کے جنون میں مبتلا ہوئے۔[۲]

اور جب آپ عراق داخل ہوئے تو دیوان النسب میں متعارف ہوئے اور اپنے والد سید عبداللہ التقی نسابہ بن اُسامہ کی جگہ پر ضبط الانساب کا کام سرانجام دینے لگے اور مشجرات تحریر کرنے لگے۔ بقول ابن انجب کہ آپ بار بار بغداد داخل ہوئے حتیٰ کہ آخری بار ۵۹۷ ہجری میں داخل ہوئے۔ آپ کی پیدائش ۵۲۲ ہجری ہوئی اور وفات ۵۹۷ ہجری کو ہوئی اور آپ کو دفن کے لیے نجفِ اشرف لے جایا گیا۔

بقول صفی الدین ابی عبداللہ محمد کہ نسابہ ابی علی عبدالحمید جلال الدین السیّد الجلیل الکبیر القدر الفاضل آپ نے اصول کا کنٹرول لیا شاخوں کی تحقیق کی وہ نسب اور خبر کی ایک جماعت تھے، اور ادب طب اور نجوم کے عالم تھے۔ ابومحمد عبداللہ بن احمد خشاب لغوی نحوی آپ کی مجلس میں بیٹھا اور آپ سے عربی علوم اخذ کیے آپ کی والدہ نفیسہ بنت ابن المختار علویہ عبید لیہ تھیں۔[۳]

بقول شمس الدین محمد بن تاج الدین علی المعروف با بن طقطقی کہ سید عبدالحمید کی ولادت ۱۹ شوال کو ۵۲۲ ہجری میں ہوئی آپ عالم فاضل اور اعیان السادات اور امامیہ کے اکابر علماء میں سے تھے۔ آپ نے سید فضل اللہ راوندی سے روایت کی اور علم الانساب میں ابن کلبون عباسی سے روایت کی جنھوں نے جعفر بن ہاشم عمری نسابہ سے روایت کی اور انہوں نے الشیخ ابوالحسن علی عمری سے روایت کی اور سید عبدالحمید نسابہ سے سید شمس الدین فخار بن معد موسوی المتوفی ۶۳۰ نے کتاب ''الحجۃ الذاہب الی ایمان ابی طالب'' میں روایت کی، اور سنہ ۵۹۴ میں آپ سے تعلیم حاصل کی اور محمد بن جعفر مشہدی نے مزار الکبیر میں بمطابق ذی العقدہ سنہ ۵۸۰ ہجری میں روایت کی اور آپ سے ''حلتہ الجامعین'' میں تعلیم حاصل کی۔[۴]

آپ کے آثار میں ''کتاب ازھار الریاض المریعہ فی النسب'' ہے۔ آپ چھٹی صدی ہجری کے جید نسابہ تھے آپ نقیب اوّل حسین نسابہ کی اولاد سے تھے اس لیے آپ کا خاندان عراق میں اہمیت کا حامل تھا۔ آپ نے ابوالحسن عمری کے علم کو آگے بڑھایا اور یہ علم النسب شمس الدین فخار بن معد الموسوی کے حوالے کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ تواتر سے چلا آرہا ہے جس میں جید نسابین ہیں۔ جو کہ امامیہ اجلا نسب شناس ہیں اور اس علم کی محافظت بخوبی نبھا رہے ہیں۔ کیونکہ ابوطاہر احمد عمری علوی اور یحییٰ بن حسن عبید لی عقیق سے بذریعہ دندانی نسابہ علم حاصل کرنے کے بعد ابی نصر بخاری نسابہ نے چوتھی صدی ہجری کے علمائے انساب میں اس امانت کو پھیلایا، اور پھر ابی نصر بخاری کے بعد پانچویں صدی ہجری میں شیخ شرف عبید لی نے اس بیڑے کو اٹھایا۔

جہاں سے علم الانساب کے تین بنیادی گروہ بن گئے۔ جن کی بنیاد بغداد ہی تھی اور اوّل گروہ میں شیخ شرف کے بعد عمری علوی نسابہ ہیں جن سے یہ علم اُن کے پوتے جعفر بن ابی ہاشم تک آیا اور اُن سے ابنِ کلبون سے ہوتا ہوا عبدالحمید بن تقی نسابہ تک چھٹی صدی ہجری میں داخل ہوا، اور پھر عبدالحمید سے سید شمس الدین فخار موسوی نے علم النسب حاصل کیا۔

دوم گروہ میں قاضی ابی الغنائم دمشقی زیدی نسابہ آتے ہیں۔ جنھوں نے شیخ الشرف عبید لی سے علم النسب حاصل کیا، اور اُن سے یہ علم یحییٰ بن حسین احول نسابہ بطحانی حسنی نے حاصل کیا اور پھر اس علم کو آزاد محقق سید عزیز الدین مروزی نے کثرت سے اپنی کتاب الفخری فی النساب الطالبین میں روایت کیا۔

۱۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۵۹ ۲۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۲۸۸ ۳۔ اصیلی فی انساب الطالبین، از صفی الدین ابی عبداللہ محمد، صفحہ ۲۵۷ ۴۔ غایۃ الاختصار، صفحہ ۱۱۵

عزیزالدین مروزی جعفری سادات میں سے تھے مگر اُن کے مشائخ اہل سنت تھے جس سے زعم ہوتا ہے کہ عزیزالدین مروزی بھی سنی مسلک سے تعلّق رکھتے تھے اور سید ابوالغنائم دمشقی نسابہ زیدی شیعہ تھے زیدی شیعہ امامیہ کے نسبت اہلِ سنت کے زیادہ قریب ہیں۔

جبکہ دوسری طرف شیخ شرف عبیدلی جو کہ امامیہ تھے اُن کے شاگرد عمری بھی امامیہ سے تھے اور ان کے بعد جعفر بن ہاشم اور ابن کلبون اور عبدالحمید نسابہ بھی امامیہ شیعہ سے تھے اور آگے آ کر یہ سلسلہ باقاعدہ قائم بھی رہتا ہے اور اس سلسلے میں آنے والے تمام حضرات امامی شیعہ ہی تھے اور علم الانساب میں یہی مضبوط ترین سلسلہ ہے۔

تیسرا گروہ وہ ہے جس میں شیخ شرف عبیدلی کے شاگرد ابی حرب محمد بن محسن دینوری نسابہ ہیں اور ان سے یہ علم الانساب المرشد باللہ یحییٰ ابن حسین شجری سے ہوتا ہوا ابراہیم بن ناصر طباطبائی تک پہنچا۔

اس سلسلے میں زیادہ علماء زیدی المسلک تے مگر یہ سلسلہ بھی زیادہ طویل نہ رہا۔ مگر ابوالغنائم دمشقی اور ابی حرب دینوری دونوں سلاسل سے مربوط افراد نے بھی انساب الطالبین پر اہم کتابیں تحریر کیں۔ جن سے آج نسابین مستفید ہو رہے ہیں۔

چھٹی صدی ہجری کے بعد طالبین کے انساب پر اتنا کام ہو چکا تھا۔ کہ اب کتابوں کو پڑھ کہ علم الانساب سیکھنے والے لوگ بھی آگے آ رہے تھے کیونکہ نسابین کے لکھے مخطوطات کو طالب علم نقل کر رہے تھے۔

چھٹی صدی ہجری تک نسابین کے اقوال، استدلال اور نتائج سے کتابوں میں بہت کچھ لکھا جا چکا تھا۔

ساتویں صدی ہجری میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے آزاد اسکالر ایسے تھے جنھوں نے گذشتہ نسابین کے مخطوطات سے رہنمائی لے کر کتابیں تحریر کرنا شروع کر دیں تھیں۔ جبکہ عبدالحمید نسابہ زیدی سے یہ سلسلہ دسویں صدی ہجری تک چلے گا۔

## قاضی محمد بن اسعد جوانی نسابہ مصری

آپ کی پیدائش تین جمادی الآخر سنہ ۵۲۵ ہجری کو ہوئی اور وفات ۵۸۸ ہجری کو ہوئی آپ نے علم الانساب بغیۃ الدولہ ابی حسین بن یحییٰ بن محمد بن حیدرۃ ارقطی سے اخذ کیا۔

آپ نے عبدالسّلام بن مختار، سلفی، کبرانی، ابی رفاعہ، عبدالولی بن محمد لخمی، عبدالعزیز بن یوسف اررویلی، عبدالمنعم بن مویوب اور ابی الفتح صابونی سے روایت کیا ہے۔ اور آپ سے مرتضٰی بن عفیف، یونس ابن محمد الفاروقی وغیرہ نے روایت کیا۔ آپ نے کثیر کتب تحریر فرمائیں جن میں ''جرائد الطالبین''، ''طبقات الطالبین المسمی تاج الانساب'' مشہور ہیں۔ آپ ابن شہرآشوب مازندرانی کے ہم عصر تھے آپ کے والد گرامی ابوالبرکات اسعد بن علی بن معمر الملقب سناء الملک قاضی نحوی تھے جو کہ اصل موصل کے تھے اور پھر مصر ہجرت کر گئے۔[ا]

آپ فاطمین کے دربار میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے۔ قاضی محمد الجوانی بن اسعد بن علی بن معمر بن عمر بن علی بن ابی ہاشم حسین بن ابی العباس احمد القاضی بن ابی الحسن علی بن ابی علی ابراہیم بن محمد محدث بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

آپ مصر میں نقیب الاشراف تھے حتیٰ کہ دولت زنگیہ کے سالار اسدالدین شہرکوہ نے آپ کو معزول کیا۔ فاطمین کے بعد آپ نے ایوبی سلطنت میں بھی عہدہ بحال کروایا، اور ۵۸۳ ہجری کے بعد بھی نقیب الاشرف رہے۔ آپ عہدِ ایوبیہ میں قاضی کے عہدے پر بھی بحال رہے۔

آپ نے علوی انساب پر بہت کام کیا۔ اس کے علاوہ تمام عرب قبائل پر بھی تحریر کیا۔ آپ نے اپنی کتاب ''جواہر المکنون فی ذکر قبائل والبطون'' صلاح الدین ایوبی کے نام کی۔ آپ کی ایک کتاب (مزارات) الاشرف پر بھی تھی جس میں مصر میں علوی حضرات کے مزارات کی تفصیل تھی۔

---

ا۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۳۰۳۔۳۰۱

اِس طرح آپ نے سیدہ نفیسہ پر بھی تحریر کیا۔ آپ سنی مذہب سے تعلّق رکھتے تھے۔ آپ شیخ شرف عبیدلی کے ماموں ابی ہاشم حسین نسابہ کی اولاد سے تھے۔ مگر آپ کا کام نسابین کے باقاعدہ سلسلہ سے نہیں تھا۔ یہ ضرور ہے کہ آپ نے اپنے والد سے خاندانی طور پر علوم اخذ کیے ہوں گے۔

اس کے علاوہ بغیہ الدولہ ابی الحسین بن یحییٰ بن محمد بن حیدرۃ ارقطی سے آپ نے نسب کا علم سیکھا۔ مگر آپ کے استاد کا کوئی باقاعدہ سلسلہ نہیں تھا۔ تاہم آپ نے مصر میں موجود علویوں کے بارے میں عمدۃ تحقیق کی اور براعظم افریقہ میں سادات اور طالبین کے نسب پر جید کتب تحریر کیں۔ آپ شاہی درباروں سے بھی وابستہ رہے۔ آپ کے والدگرامی بھی عالم فاضل، نحوی لغوی اور نسابہ تھے۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ آپ نے علم الانساب میں اپنے آباؤاجداد کے طریق سے روایت کیا ہو یعنی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے اور یوں یہ سلسلہ ابوالعباس احمد القاضی جوانی تک جاتا ہے۔ جو کہ شیخ شرف عبیدلی کے نانا محترم تھے۔

## الشیخ ظہیرالدین علی بن ابی القاسم زید المعروف بابن فندق نسابہ

بابن فندق نسابہ کا نسب صحابی رسول خزیمہ بن ثابت ذی الشھادتین تک جاتا ہے۔ آپ کے جداعلی ابی سلیمان فندق بن ایوب سلطان محمود غزنوی اور امیر احمد میمندی کے حکم سے سیوار سے نیشاپور منتقل ہوئے اور منصب افتاء اور قضاء پر فائز ہوئے، اور پھر نیشاپور سے سرمستان قریہ منتقل ہوئے اور آخر بیہق میں ہی منتقل ہوگئے۔ بقول مرعشی آپ امامی مذہب سے تعلّق رکھتے تھے۔[۱]

سید محسن امین عاملی نے بھی آپ کا شمار شیعہ مشائخ میں کیا ہے۔[۲]

آپ کے مشائخ میں:

۱۔نسابہ جلیل سیّد قاضی ابوالقاسم علی حسینی ونکی

۲۔آپ کے والد ابوالقاسم زید بیہقی

۳۔نسابہ مجدالدین ابوہاشم مرتضٰی

۴۔شیخ ابراہیم خزاز

۵۔حکیم عثمان جادوکار خراسانی

۶۔شیخ ابوجعفر المقری

۷۔الشیخ قطب الدین محمد مروزی الطبسی

۸۔الشیخ محمد فزاری

۹۔علامہ خطیب السیّد حسین بن ابی معالی محمد موسوی نوقانی

۱۰۔الشیخ ابوسعد یحیٰی بن عبدالملک

۱۱۔شیخ احمد بن محمد المیرانی

۱۲۔الشیخ علی بن محمود نصر آبادی

۱۳۔شیخ علی بن عبداللہ بن محمد بن ھیضم نیشاپوری

لیکن ان حضرات میں صرف دو حضرات ہیں جو کہ نسابہ تھے۔ نسابہ سید مجدالدین ابوہاشم مرتضٰی بن حمزہ بن زید بن مہدی بن حمزہ بن محمد بن عبداللہ بن علی بن حسن بن حسین بن حسن الافطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

اور نسابہ جلیل سید قاضی ابوالقاسم علی حسینی ونکی الرازی بن محمد بن نصر بن مہدی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد عقیقی بن عیسیٰ غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام سید الساجدین علیہ السّلام۔

یقیناً ان دو حضرات سے ہی ابنِ فندق نے علم الانساب سکھا ہے۔ ان میں قاضی سید ابوالقاسم حسینی ونکی رازی سے بہت سے افراد نے علم حاصل کیا جن میں نسابہ مجدالدین محمد بن محمد بن مانکدیم حسینی بھی شامل ہیں اور آپ کو ان کی مجالس میں حاضر دیکھا گیا جہاں انساب پر مذاکرہ اور مطالعہ ہوتا تھا۔

---

۱۔کشف الارتیاب، ص ۱۴۸ ۲۔اعیان الشیعہ، جلد ۸، ص ۲۴۳

سید ابوالقاسم حسینی ونکی ونک میں قاضی تھے آپ کی وفات ۵۲۶ ہجری میں ہوئی اور آپ ونک میں ہی دفن ہوئے ابنِ فندق نے آپ کا ذکر نسابہ کے طور پر کیا ہے۔ ابنِ فندق کی کتاب لباب الانساب مکتبہ مرعشی سے چھپ چکی ہے۔ یہ بھی منتقلہ الطالبیہ کی طرح منفرد کتاب ہے۔ اس میں اولادِ ابی طالب کے انساب کے جدول بنائے گئے اور اس کے علاوہ آل زبارہ جو کہ اولادِ حسن افطس بن علی بن امام سجادؑ کی اولاد سے تھے اُن کی زیادہ تفصیل بیان کی گئی۔ اس کے علاوہ نقابت کی تفصیل بھی ہے اور نقابت کے کام کا طریقۂ کار اور نقیبوں کی فہرست بھی لکھی گئی۔ اس کے علاوہ ابنِ فندق کے زمانے میں ہر شہر میں مقیم نسابین کے نام بھی تحریر کیے گئے۔ طالبی علم الانساب میں لباب الانساب بہت منفرد اور مفید کتاب ہے۔ ابنِ فندق نے بھی طالبین کا انساب خود طالبین سے ہی اخذ کیا اس کے علاوہ ان کے دیگر علوم کے الگ سے استاد تھے۔ خود ان کے والدِ محترم بھی عالم فاضل شخصیت تھے۔

با بن فندق نسابہ نے بھی بہت تفصیل سے کتاب تحریر کی ہے انہوں نے نسب کے علاوہ نقابت اور نسابین پر بہت زور دیا۔ اس لیے آج اُن کی کتاب سے اُس زمانے میں ہر شہر پر فائز نقباء کا مکمّل علم ہوتا ہے۔

## ساتویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں سادات کے انساب کی سائنس وجود میں آ چکی تھی۔ یحیٰی نسابہ سے لے کر چھٹی صدی ہجری تک کے علمائے انساب میں یہ سلسلہ پھیل گیا۔

مگر ساتویں صدی ہجری تک روایت کا با قاعدہ سلسلہ کم ہوگیا۔ یعنی شیخ شرف عبیدلی کے بعد اُن کے شاگرد ابوالحسن عمری کا سلسلہ دسویں صدی ہجری تک باقی رہے گا۔

باقی نسابین وہ تھے جو با قاعدہ سلاسل سے نہ تھے۔ جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سادات کے نسب کے کثیر نسابین کثیر مخطوطات چھوڑ گئے تھے جن سے بہت سے حضرات نقل کر رہے تھے، اور ہر مخطوط وسیع معلومات پر مشتمل تھا اس لیے اب استادوں کا کام کتابیں بھی کر رہی تھیں بہت سے نسابین ابی نصر بخاری، شیخ شرف، ابی الغنائم دمشقی اور ابوالحسن عمری کی کتابوں سے سادات کے علم الانساب کو سمجھ کر اپنے اپنے استادوں سے ان کی تشریح سمجھ رہے تھے تاہم ساتویں صدی میں بھی ابوالحسن عمری کا سلسلہ چل رہا تھا۔ اس لیے اب ہم ساتویں صدی ہجری میں صرف اہم اور مشہور نسابین کا ذکر ہی کریں گے۔ وہ حضرات جنھوں نے ساتویں صدی ہجری میں انساب الطالبین پر کام کیا ان میں:

۱۔ سید ابومحمد قریش عبیدلی اعرجی مدنی
۲۔ عزالدین ابوالقاسم احمد حلبی حسینی
۳۔ سید ابوطالب عزیز الدین اسماعیل مروزی
۴۔ سید عبدالحمید بن ابی علی فخار موسوی
۵۔ سید شمس الدین فخار موسوی
۶۔ فخرالدین رازی

## سید شمس الدین فخار موسوی نسابہ

سید شمس الدین فخار بن معد بن فخار بن احمد بن محمد بن ابی الغنائم محمد بن حسین الشیتی بن محمد الحائری بن ابراہیم المجاب بن محمد العابدین امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔ آپ کا گھرانہ بیت آل فخار سے معروف تھا آپ حلہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم الانساب سید عبدالحمید بن تقی نسابہ حسینی سے حاصل کیا۔ اِسی طرح اپنے والد اور ابنِ ادریس حلی، شاذان بن جبرائیل قمی سے بھی روایت کی۔

سید شمس الدین فخار نے عبدالحمید زیدی سے انہوں نے ابنِ کلبون عباسی سے انہوں نے جعفر ابن ہاشم سے انہوں نے ابوالحسن علی عمری سے انہوں نے شیخ شرف عبیدلی سے انہوں نے ابی نصر بخاری سے انہوں نے (دندانی نسابہ کے توسط سے) یحیٰی بن حسن نسابہ سے علم الانساب اخذ کیا۔ اور سید شمس الدین فخار سے ان کے بیٹے سید عبدالحمید بن شمس الدین فخار نے علم الانساب سکھا اس کے علاوہ آپ سے روایت کرنے والوں میں علامہ حلی کے والد، سید رضی الدین علی،

سید جمال الدین احمد ابن طاؤس صاحب الشرائع المحقق حلی، الشیخ شمس الدین عینی، السیّد ابنِ زہرۃ اور شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدیہ المعتزلی شامل ہیں۔ آپ کی کتابوں میں ''کتاب الجنۃ علی الذاہب الی تکفیر ابی طالب''، ''کتاب الروضہ فی الفضائل المعجزات''، ''کتاب المقیاس فی فضائل بنی العباس'' شامل ہیں۔[۱]

## سید ابوطالب عزیز الدین اسماعیل مروزی

سید ابوطالب عزیز الدین اسماعیل مروزی از ورقانی بن حسین بن محمد بن حسین بن احمد ابی علی الشریف (مرو میں قیام کیا) آپ کی والدہ ام احمد بنت علی بن حسن بن جعفر الزکی تھیں۔ آپ اس خاندان میں اوّل تھے جنھوں نے مرو میں قیام کیا۔) ابنِ محمد بن عزیز المعروف عزیزی بن ابی جعفر حسین بن ابی جعفر محمد اطروش (قم میں قیام کیا اور مسکان عرفیت تھی) بن ابی حسن علی بن حسین طواف بن ابی حسن علی خارمی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ۔

بقول سیوطی آپ نحو، لغت، فقہ، الشعر، اصول، انساب، نجوم، حسن اخلاق کے عالم تھے۔[۲]

آپ علم الانساب میں کمال فن رکھتے تھے آپ نے ''مرو'' کے جرائد کو جمع کیا آپ ''مرو'' کے قاضی بھی تھے۔ آپ کی کتاب ''الفخری فی انساب الطالبین، جو فخر الدین رازی کی استدعا پر تحریر کی گئی آپ فخر الدین رازی کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ نے رازی سے کلام حدیث اور تفسیر میں علم حاصل کیا۔ آپ کی کتابوں میں ''کتاب بحر الانساب فیما للسبطین من الاعقاب'' جس کا جز اوّل امام حسن کی اولاد اور جز ثانی امام حسینؑ کی اولاد پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ آپ کے آثار میں۔

التعلیقۃ علی سر الانساب للبخاری، ''خطیرہ القدس فی النسب''، ''کتاب بستان الشرف''، ''غنیۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب''، ''کتاب الموجز فی النسب'' کتاب زبدۃ الطالبیہ''، ''کتاب خلاصہ العترۃ النبویہ فی انساب الموسویہ''، ''کتاب المثلث فی النسب''، ''کتاب ابی الغنائم دمشقی مشجر و کتاب الطبقات''، ''کتاب الاعداو فی النسب''۔[۳]

بقول یاقوت حموی آپ کی پیدائش ۲۲ جمادی الثانی ۵۷۲ ہجری کو ہوئی اور وفات بعد سنہ ۶۱۴ ہجری کو ہوئی۔[۴]

جو حضرات آپ کے مشائخ میں آتے ہیں ان میں:

۱۔ الشیخ منتخب الدین ابوالفتح محمد بن سعد بن ابی افضل دیباجی۔
۲۔ الشیخ برھان الدین ابوالفتح ناصر بن المکارم عبدالسیّد بن علی خوارزمی۔
۳۔ الشیخ مجد الدین ابورضا طاہر۔
۴۔ الشیخ فخر الدین محمد بن محمد بن محمد بن حسین الطیان الماھروی حنفی۔
۵۔ قاضی القضاء الشیخ منتخب الدین ابوالفتح محمد بن سلیمان بن اسحاق۔
۶۔ الشیخ فخر الدین اسماعیل بن محمد بن یوسف القاشانی۔
۷۔ الشیخ ابوبکر محمد بن عمر الصائغی۔
۸۔ الشیخ شرف الدین محمد بن مسعود المسعودی۔
۹۔ الشیخ فخر الدین ابوالمظفر عبدالرحیم بن عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی۔
۱۰۔ الشیخ عبدالرشید بن محمد بن ابی بکر زرقی
۱۱۔ الشیخ رکن الدین ابراہیم بن علی۔
۱۲۔ الشیخ مجد الدین ابوسعد عبداللہ بن عمر الصفار۔
۱۳۔ الشیخ نورالدین فضل اللہ بن احمد بن محمد جلیل توقانی۔
۱۴۔ الشیخ عبدالرحیم بن عبدالرحمان الشعری۔
۱۵۔ الشیخ مجد الدین یحییٰ۔
۱۶۔ الشیخ عبدالوہاب بن علی بن سکینہ ان سے آپ نے بغداد میں حدیث پڑھی۔
۱۷۔ سید قطب الدین مجتبیٰ ابوالقاسم عبدالمطلب النقیب عریضی۔
۱۸۔ بنی ششدیو میں سے ایک سید۔
۱۹۔ الشیخ فخر الدین رازی۔
۲۰۔ سید جمال الدین المنتہی بن ابی البرکات افطسی۔
۲۱۔ ظہیر الدین نسابہ افطسی

---

۱۔ کشف الارتیاب ترجمہ لباب الانساب، صفحہ ۲۷
۲۔ بغیۃ الوعاۃ، صفحہ ۱۹۴
۳۔ کشف الارتیاب، شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۶۸
۴۔ معجم الادباء، جلد ۲، صفحہ ۲۶۲

یہ وہ حضرات ہیں جو عزیزالدین مروزی کے مشائخ میں آتے ہیں۔مگر ان میں زیادہ وہ لوگ ہیں جن سے عزیزالدین مروزی نے ادب حدیث، فقہ، کلام اورنحو وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔صرف چارحضرات ایسے ہیں جوعلم الانساب کے ماہر ہوسکتے ہیں۔ان میں اوّل سید قطب الدین مجتبیٰ ابوالقاسم عبدالمطلب نقیب یزدی عریضی دوم بنی ششدیو میں سے ایک سید۔

سوم سید جمال الدین منتہیٰ بن ابی البرکات افطسی نسابہ۔

چہارم سید ظہیرالدین نسابہ افطسی جن سے الفخری فی الانساب الطالبین میں آپ نے بنی مختار کا نسب روایت کیا۔ان سے ضرور عزالدین مروزی نے علم الانساب کچھ نہ کچھ سیکھا ہوگا۔

آج ہمارے درمیان آپ علم الانساب پرتحریر کردہ صرف ایک کتاب موجود ہے اور وہ ہے''الفخری فی انساب الطالبین''

جس میں آپ نے ابوالغنائم دمشقی کی ۴۷ روایات شامل کیں۔

ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کی ۲۶ روایات۔

ابراہیم بن ناصر آل طباطبا کی ۱۸ روایات۔

ابو یحییٰ زکریا نیشاپوری متوفی ۳۴۸ ہجری کی ۹ روایات۔

ابوالقاسم تیمی کی ۸ روایات۔

شیخ شرف عبیدلی کی ۷ روایات۔

ابوحرب محمد دینوری نسابہ کی ۷ روایات۔

حسن بن قطان عین الزمان کی ۷ روایات۔

ابن خداع نسابہ مصری کی ۶ روایات۔

ابوعبداللہ فامی کی ۵ روایات۔

ابی نصر بخاری کی ۴ روایات۔

ابوالحسن علی عمری کی ۲ روایات۔

اور ابوالحسین یحییٰ بن حسن عقیقی کی صرف ایک روایت نقل کی۔

آپ علم الانساب میں آزاد نسابہ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ آپ نے براہِ راست کسی جید نسابہ سے استفادہ نہیں کیا۔لیکن آپ نے اپنی کتاب الفخری میں ابوالغنائم دمشقی نسابہ سے سنتالیس روایات نقل کی ہیں جس کا مطلب ہے کہ آپ کے پاس ضرور ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی کوئی کتاب ہوگی کیونکہ آپ کے آثار میں ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی تعلیق بھی ہے۔یعنی آپ نے اُن کی کتاب پر تعلیق تحریر کی تھی۔آپ نے جن مشائخ سے تعلیم حاصل کی وہ کثیر اہلِ سنت تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بھی اہلِ سنت تھے، اور ابوالغنائم دمشقی نسابہ زیدی شیعہ تھے ابراہیم بن ناصر بھی زیدی شیعہ تھے احتمال ہے ابوعبداللہ حسین بن طباطبا بھی زیدی شیعہ تھے۔زیدی امامی شیعوں کی نسبت اہلِ سنت کے زیادہ قریب ہیں۔شاید اسی وجہ سے آپ نے زیدی شیعہ حضرات کو زیادہ روایات کیا۔

دوسری طرف یحییٰ بن حسن، ابی نصر بخاری ابنِ خداع نسابہ، ابی حرب دینوری نسابہ، ابوالحسن علی عمری اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ امامی شیعہ تھے۔ باوجود علم الانساب کے جید ترین نسابین ہونے کے شریف عزیزالدین مروزی نے ان سے بہت کم روایات نقل کیں۔

لیکن ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور ابوالغنائم دمشقی نسابہ دونوں نے شیخ شرف عبیدلی سے ہی علم الانساب حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابراہیم بن ناصر نے بھی دو واسطوں سے شیخ شرف عبیدلی سے علم الانساب حاصل کیا۔

گو کہ شیخ مروزی براہِ راست کسی بڑے نسابہ کے شاگرد نہ تھے مگر انہوں نے جو بھی الفخری میں تحریر کیا وہ سب شیخ شرف عبیدلی، ابی نصر بخاری اور یحییٰ بن حسن عقیقی سے ہی ابوالغنائم دمشقی اور ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کے ہاں پہنچا۔ شیخ شرف عبیدلی کے تین نامور شاگرد ہوئے اوّل عمری جن سے روایت کا سلسلہ دسویں صدی ہجری تک گیا۔

دوم ابوحرب دینوری نسابہ جن سے زیدی آئمہ اور پھر ابراہیم بن ناصر نے کثیر روایات لیں۔

سوم ابی الغنائم دمشقی جن کی کتابوں سے عزیزالدین مروزی اور ان کے استاد فخر الدین رازی نے کثیر روایات نقل کیں۔ یوں اس جماعت کا علم بھی بغداد کے نسابین تک ہی جاتا ہے۔

## الشیخ فخر الدین الرازی

امام المتکلمین علامہ فخر الدین الرازی ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین القرشی طبرستانی شافعی المذہب آپ سید عزیزالدین مروزی کے استاد تھے آپ کی کتاب ''الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ'' بھی طالبین کے علم الانساب میں اہم کتاب ہے۔ اس کتاب کو بہت ہی مہارت سے تحریر کیا گیا۔ لیکن یہ کتاب ''الفخری فی انساب الطالبین'' سے بہت ملتی جلتی ہے اس کتاب میں بھی ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی کثیر روایات نقل کی گئی ہیں۔

اور بعض مستند ذرائع سے علم الانساب کے مشائخ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ الشجرۃ المبارکہ، دراصل عزیزالدین مروزی کی ہی کتاب ہے جو کہ انہوں نے اپنے استاد فخر الدین رازی کے نام سے تحریر کی۔ کیونکہ امام فخر الدین رازی کہیں سے بھی علم الانساب کے ماہر نہیں تھے وہ متکلّم تھے اور نہ ہی فخر الدین رازی نسابہ کے ساتھ رہے یا کسی نسابہ سے علم حاصل کیا۔ یہ تو عزیزالدین مروزی تھے جو کہ نسابہ تھے اور فخر الدین رازی کے کلام اور تفسیر میں شاگرد تھے۔ بہر حال طالبین کے علم الانساب میں شجرۃ المبارکہ اہم کتاب ہے جو فی الحال فخر الدین رازی سے ہی منسوب سمجھی جائے گی۔

## آٹھویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

آٹھویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کے درج ذیل اہم نسابین تھے:

۱۔ سید تاج الدین ابوعبداللہ محمد ابن معیہ
۲۔ سید عزالدین ابوطالب احمد بن محمد
۳۔ سید ابوالفضل احمد بن محمد بن مہنا عبیدلی اعرجی
۴۔ سید الشریف عبدالمطلب بن نقیب شمس الدین علی
۵۔ ابوعبداللہ محمد صفی الدین بابن طقطقی
۶۔ ابوالفضل عبدالرزاق بن احمد بن محمد المعروف بابن فوطی بغدادی
۷۔ الشریف بداللہ بن ابی حسن محمد مجدالدین زیدی۔
۸۔ الشریف فخر الدین ابومظفرّ محمد علوی بن علی الاشرف حسینی افطسی
۹۔ نسابہ شمس الدین ابومحاسن محمد بن علی بن حسن بن حمزہ
۱۰۔ الشریف ادریس حسنی حمزی یمانی
۱۱۔ سید علم الدین مرتضیٰ علی موسوی
۱۲۔ ابوسلیمان داوٗد بن ابی الفضل محمد بناکتی

## سید علم الدین مرتضیٰ موسوی بن عبدالحمید بن شمس الدین فخار موسوی

سید علم الدین علی مرتضیٰ موسوی نسابہ بن عبدالحمید جلال الدین بن شمس الدین فخار بن معد بن فخار بن احمد بن محمد بن ابوالغنائم محمد بن حسین الشبشی بن محمد حائری بن ابراہیم المجاب بن محمد العابد بن بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔ آپ عالم فاضل شاعر اور نسابہ تھے۔ آپ ۷۰۵ ہجری میں زندہ تھے آپ نے علم الانساب اپنے دادا سید شمس الدین فخار الموسوی حلی سے اخذ کیا اور انہوں نے سید عبدالحمید بن عبداللہ تقی نسابہ سے روایت کیا۔

اس کے علاوہ علم الدین مرتضٰی نے سید ضیاء الدین فضل اللہ بن علی حسنی راوندی ابی صمصام ذوالفقار سے بطریق المعلومات روایت کیا اور شہید اوّل محمد بن مکی نے کتاب اربعین مین اِن سے روایت کیا، اور ان کو کہا میرے شیخ السعید المرحوم علم الدین مرتضٰی علی بن عبدالحمید بن شمس الدین فخار نے پانچویں حدیث میں فرمایا اور اس کی خبر مجھے تاج الدین بن القاسم معیۃ دیباجی حسنی نے نصف شوال ۷۵۳ ہجری کو حلہ میں دی۔

آپ کی تالیفات میں ''انوارالمضیۃ فی احوال المہدی علیہ السّلام''الدرالنفید فی مراثی امام الشہید'' ہیں۔[۱]

بقول عبدالرزاق بن فوطی کہ آپ انساب کے عارف تھے۔[۲]

آپ ابوالحسن علی عمری صاحب المجدی فی انساب الطالبین کے سلسلے کے اپنے دادا کے بعد امین تھے۔ آپ سے اس علم کو دو بڑے نسابوں نے اخذ کیا۔ اوّل سید ابوعبداللہ محمد تاج الدین بن القاسم معیہ جو ابنِ عنبہ کے استاد تھے اور دوم سید جمال الدین احمد بن محمد بن مہنا عبیدلی المعروف ابنِ مھنا عبیدلی صاحب تذکرۃ المطاہرۃ۔

## سید تاج الدین ابوعبداللہ محمد ابن معیہ حسنی نسابہ

سید تاج الدین ابوعبداللہ محمد الشہیر بابن معیہ بن جلال الدین ابی جعفر القاسم بن فخر الدین حسین بن جلال الدین القاسم بن ذکی الدین ابی منصور حسن بن ذکی الدین رضی الدین محمد بن ابی طالب حسن بن محسن بن حسین قصری بن محمد بن حسین خطیب بالکوفہ بن علی المعروف بابن معیہ بن حسن بن حسن بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ ابن امام حسنؑ۔

آپ نے سید علم الدین مرتضٰی علی بن عبدالحمید موسوی سے علم الانساب اخذ کیا، اور انہوں نے اپنے دادا شمس الدین فخار موسوی سے اور انہوں نے عبدالحمید بن عبداللہ تقی نسابہ انہوں نے ابن کلبون عباسی انہوں نے جعفر بن ہاشم علوی اور انہوں نے اپنے دادا ابوالحسن عمری علوی اور انہوں نے شیخ شرف عبیدلی سے علم الانساب اخذ کیا۔

آٹھویں صدی ہجری میں علم الانساب میں سب سے بڑا نام ابن معیہ حسنی کا ہی تھا۔ شیخ شہید اوّل نے بھی آپ سے روایت کا اجازہ حاصل کیا۔ آپ کے زمانے میں عراق میں کوئی ایسا نہ تھا جس نے علم الانساب میں آپ سے استفادہ نہ کیا ہو۔ آپ کے شاگردوں میں سب سے مشہور اور منفرد سید جمال الدین ابن عنبہ الداوودی صاحب عمدۃ الطالب تھے جو کہ آپ کے داماد بھی تھے۔ انہوں نے بارہ سال آپ کی خدمت کی اور آپ سے علم الانساب حاصل کیا۔ اس کے علاوہ آپ کے شاگردوں میں علی بن عبدالحمید نسابہ حسینی تھے جو کہ آپ کے داماد بھی تھے۔ آپ کی کتاب نہایۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب بارہ جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس کے علاوہ آپ کی کتابوں میں ''کتاب تذییل الاعقاب فی الانساب''، ''کتاب الشجرہ الظاہرہ من الشجرۃ الطاہرہ''، ''کتاب الرجال''، ''کتاب اخبار الامم فی التاریخ''، ''کتاب کشف الالتباس فی نسب بنی عباس''، ''رسالۃ الابتھاج فی علم الانساب''، ''کتاب منہاج العمال فی ضبط الاعمال''، ''کتاب حدود الزینبیہ''، ''کتاب الفلک المشحون فی انساب القبائل والبطون'' آپ کی وفات ۸ ربیع الثانی میں بمطابق ۷۷۶ ہجری کو حلہ میں ہوئی اور آپ کو نجف الاشرف لے جایا گیا۔

## سید ابنِ مھنا عبیدلی

سید ابوالفضل احمد بن محمد بن مھنا بن علی بن مھنا بن حسن بن ابی منصور محمد بن مسلم بن مھنا بن ابی العلا مسلم بن ابی علی محمد امیر بن ابی الحسین محمد الاشتر بن ابی علی عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۳۷۷ ۲۔ مجمع الاداب، جلد اوّل، ۶۲۵، ۶۰۳

سید علم الدین مرتضیٰ علی آپ کے استاد تھے اور ان کے استاد اُن کے دادا سید شمس الدین فخار موسوی نسابہ تھے۔ ابن الفوطی ابنِ مھنا عبیدلی کا شاگرد تھا اُس نے آپ سے روایت بھی کی ہے، وہ مجمع الآداب میں آپ کو اپنا استاد کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ سید ابنِ مھنا عبیدلی کی ولادت انساب کی کتب میں لکھی ہوئی نہیں ملتی البتہ کچھ نے ٦٧٣ ہجری تحریر کی ہے لیکن کچھ حضرات کا بیان ہے کہ آپ ٦٧٥ میں زندہ تھے اور ٧٢٣ ہجری بھی آپ کی وفات بیان ہوئی ہے۔ اس لیے آپ کو آٹھویں صدی ہجری کے علمائے انساب میں شمار کیا جاتا ہے۔

## ابوعبداللہ محمد صفی الدین با بن طقطقی

سید ابوعبداللہ صفی الدین محمد بن ابی الحسن تاج الدین علی بن شمس الدین علی بن حسن بن رمضان بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بن علی بن القاسم بن محمد بن القاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

آپ کے والدِ محترم سید تاج الدین عالم فاضل نسابہ اور متولی نقابۃ العلویین نجف، کربلا اور حلہ تھے۔ آپ کی بہت بڑی جاگیر تھی جس میں کثیر زراعت کی جاتی تھی۔ آپ بلاد الفراتیہ کے بھی سربراہ تھے پر وہ بہت بڑی مقدار میں غلہ وصول کرتے اور اس کا اندراج دیوان میں بھی کروا دیتے۔

اُس زمانے میں قحط پڑ گیا تو نقیب تاج الدین علی نے غلہ فروخت کرنا شروع کر دیا۔ رقم کے عوض، اشیاء کے عوض اور زمین کے عوض اور پھر انہوں نے اس کی قیمت بڑھا دی اور اُن کی بڑھتی قیمت ضرب المثل بن گئی کیونکہ کسی کے پاس فروخت کے لیے کوئی چیز نہ تھی۔ بقول ابنِ نوطی آپ کا قتل سور بغداد میں ٦٧٢ ہجری میں ہوا جب اہلِ حلہ کی ایک جماعت نے آپ پر تلواروں سے حملہ کر دیا۔ صفی الدین ابنِ طقطقی بھی آزاد نسابہ تھے وہ کسی روایت کے سلسلے سے منسلک نہیں تھے۔ آپ نے جن حضرات سے روایت کی اُن کے نام یہ ہیں۔ (١) جمال الدین ابوالحسن علی بن محمود سنجردانی، (٢) عبدالرزاق بن احمد شیبانی المعروف ابن الفوطی، (٣) ظہیر الدین ابوالحسن علی بن محمد بن محمود گازرونی، (٤) یحییٰ بن سعد علی، (٥) فخر الدین علی بن یوسف بوتی، (٦) السیّد اسماعیل الکیاء المنوفی ٧٠٠ ہجری، (٧) علامہ علی بن عیسیٰ اربلی صاحب کشف الغمہ، (٨) سید عبدالکریم بن طاؤس حلی، (٩) سید شرف الدین ابوجعفر بن محمد بن تمام بن علی بن تمام عبیدلی، (١٠) الشریف علی بن احمد عبیدلی، (١١) ابوطالب بن شمس الدین محمد بن عبدالحمید، (١٢) نجم الدین محمد بن محمد بن کتبی، (١٣) تاج الدین نقیب علی بن عبدالحمید حسینی، (١٤) صفی الدین عبدالمومن بن فاخرارموی، (١٥) امیر فخر الدین بغدی بن قشتمر، (١٦) فلک الدین محمد بن ایدمر، (١٧) نصر ملیسی حبشی، (١٨) شرف الدین ابوالقاسم علی علقمی، (١٩) کمال الدین احمد بن ضحاک، (٢٠) نجم الدین حمزہ بن ثوبہ بن حتیرش علوی عبیدلی، (٢١) عزالدین زید ثانی بن ابی نمی، (٢٢) ابراہیم زرکشی، (٢٣) محمد بن حسن بن ابی علی الرازی۔ یہ مندرجہ ذیل ٢٣ افراد ہیں جن سے آپ نے روایت کیا ہے۔ ان میں سے زیادہ حضرات وہ ہیں جن کی روایات آپ کی کتاب الاصیلی فی انسب الطالبین میں شامل ہیں۔

لیکن اوپر بیان کیئے گئے تمام افراد میں کوئی بھی نامور نسابہ نہیں ہے۔ ان میں آٹھ ایسے حضرات ہیں جو سادات ہیں لیکن علم الانساب میں اُن کی بھی کچھ خاص فعالیت نہیں تھی اور باقی حضرات میں زیادہ تر مورخ تھے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے بھی اپنی کتاب میں اکابر نسابین کی روایات شامل کی ہیں۔ لیکن باقی حضرات عوام ہیں، جن سے آپ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا موازنہ اگر ابن عنبہ کی عمدۃ الطالب سے کیا جائے تو وہاں ہمیں تمام علم الانساب کے ماہر حضرات کی روایات ملیں گی۔

لیکن صاحب اصیلی نے عام سادات اور مورخین کو بھی اہمیت دی۔ یہاں یہ بیان ضروری ہے کہ اگر کوئی بھی کام کیا جائے تو اس میں موجود ماہر اور جید حضرات کو سب سے پہلے اہمیت دینی چاہیے۔ اگر آنکھ میں تکلیف ہو تو آنکھ کے خاص ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔

اس لیے علم الانساب ایک خاص علم ہے جس کے جید نسابین کی روایات پر عوام کو ترجیح نہیں دی جاسکتی تاہم ابنِ طقطقی کی کتاب اصیلی فی انساب الطالبین بھی انساب الطالبین میں اہم کتاب ہے۔ روایت کے حساب سے عمدۃ الطالب کے ساتھ اس کا موازنہ کیا جائے تو وہ زیادہ جید اور مستند کتاب عمدۃ الطالب ہے۔

ابنِ طقطقی نے کتاب اصیلی فی انساب الطالبین اصیل الدین حسن بن خواجہ نصیرالدین طوسی کے نام کی۔ ابنِ طقطقی کی دیگر کتب میں ''الفخری فی آداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ'' جو آپ نے والی موصل فخر الدولہ ابی محمد عیسیٰ بن ہبت اللہ نصرانی کے لیے تحریر کی جو کہ سلطان غازان محمود کے زمانے میں موصل کے حاکم تھے یہ کتاب بہت اچھی ہے جس کو بہت شہرت حاصل ہے۔

''تجارت السلف''، ''کتاب التاریخ'' جو کہ عزالدین عبدالعزیز بن شیخ اسلام جمال الدین ابراہیم بن محمد بن سعدی طیبی کوفی کے لیے تحریر کی گئی۔

کتاب الغایات:

صفی الدین محمد حسنی بن طقطقی کی ولادت ۶۶۰ ہجری اور وفات ۷۰۹ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی کتاب اصیلی میں جہاں علویوں اور طالبیوں کا نسب تحریر ہے وہیں پر عباسیوں اور امویوں کا نسب بھی تحریر ہے۔ اصل میں اصیلی تشجیر کی کتاب ہے جس کو نشر میں شائع کیا گیا ہے۔ کتاب میں اعقاب موسیٰ الجون میں اشارہ ملتا ہے کہ یہ کتاب ۶۹۸، ۶۹۹ یا ۷۰۰ ہجری میں لکھی گئی۔

آٹھویں صدی ہجری میں طالبین کے انساب کے زیادہ تر آزاد نسابہ وجود میں آئے کیونکہ کبار نسابین کی کتابیں پڑھ کر بہت سے حضرات نے علم الانساب میں مہارت حاصل کر لی تھی اور پھر ان حضرات نے کتب بھی تحریر کیں جن میں اصیلی بھی ایک ہے۔

## نویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

نویں صدی ہجری میں جن حضرات نے انساب الطالبین رقم کیا ان میں (۱) سید عزالدین ابوطالب حمزہ دمشقی، (۲) سید حسن بدر الدین المعروف البدر نسابہ، (۳) سید ظہیر الدین مرعشی، (۴) خاتم النسابین سید جمال الدین ابنِ عنبہ (داوودی)، (۵) سید محمد کاظم یمانی، (۶) سید محمد بن جعفر مکی حسینی مہدی، (۷) سید معین الاحق جھانسوی بھاکری رضوی۔

## سید جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی نسابہ

اگر انساب الطالبین کو ایک سلطنت کہا جائے تو بلا شبہ ابن عنبہ اس سلطنت کے بادشاہ ہیں۔ آپ کا نسب اس طرح ہے:

''سید جمال الدین احمد بن علی بن حسین بن علی بن مہنا بن عنبہ اصغر بن علی بن عبداللہ بن محمد الوارد بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔''

آپ سید تاج الدین محمد ابنِ معیہ حسنی کے شاگرد تھے، اور نسابین کے سب سے جید سلسلے کے امین تھے یہ سلسلہ عمری اور شیخ الشرف سے ہوتا ہے ابی نصر اور پھر اُن سے یحییٰ نسابہ تک جاتا ہے۔ آپ کی کتاب عمدۃ الطالب، انساب الطالبین کے سلسلے میں سب سے زیادہ مقبول اور مستند کتاب ہے۔ جو کہ تقریباً تمام اسلامی ممالک میں شائع ہوچکی ہے۔ میں نے خود اس کے ۶۰ سے زائد نسخے دیکھے ہیں۔ یہ کتاب انساب الطالبین میں معیار کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ ابنِ عنبہ نے نویں صدی ہجری میں یعنی اپنے زمانے تک صرف اُن کا ہی ذکر کیا ہے۔ جن کی اولاد باقی تھی۔ جو کہ ادعیاد پر ضرب شدید تھی۔ آپ نے انساب پر بہت محنت کی۔ آپ کی کتاب میں جید ترین نسابین کی روایات نقل ہیں جن کی تعداد ۶۰۹ ہے جن میں ابوالحسن علی عمری کی ۱۷۰، ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کی ۱۱۵، ابی نصر بخاری کی ۹۴، سید تاج الدین ابی عبداللہ محمد نسابہ کی ۵۴، شیخ شرف عبیدلی کی ۴۲، ابن خداع نسابہ مصری کی ۱۱، رضی الدین بن قتادہ حسنی کی ۹ اور سید عبدالحمید بن عبداللہ تقی نسابہ حسنی کی ۸ روایات شامل ہیں۔

ان حضرات میں رضی الدین قتادہ حسنی نسابہ کے علاوہ باقی تمام حضرات روایت کے مستند ترین سلسلے سے مربوط ہیں، اور کچھ حضرات کی روایات تو آج عمدۃ الطالب کی وجہ سے ہی باقی ہیں۔ صاحب عمدۃ الطالب نے اپنے استاد سید تاج الدین محمد بن معیہ سے ۱۲ سال تعلیم حال کی۔

بقول شیخ عباس قمی آپ سید تاج الدین ابن معیہ کے شاگرد تھے۔ بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی آپ علامہ نسابہ، فقیہ، محدث اور ادیب تھے

بارہ سال ابن معیہ سے علم حاصل کیا آپ علمائے امامیہ میں سے تھے۔ (بعض) نے آپ کو زیدیہ میں شمار کیا ہے۔[۱]

آپ نے اپنی زندگی میں چند سفر بھی کیے۔ ۷۸۱ ہجری میں آپ حج پر گئے ۷۷۶ ہجری کو آپ فارس گئے اور اصفہان میں داخل ہوئے۔ عہدِ تیموری میں سمرقند کا سفر بھی کیا جہاں آپ کی ملاقات علم الدین عبداللہ بن مجدالدین محمد زیدی حسینی سے ہوئی۔ ۷۷۶ ہی میں آپ ہرات گئے جہاں قبر عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار کی زیارت کی۔ آپ کا بلخ میں داخل ہونا بھی بعض روایات میں رقم ہے۔ آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں کرمان میں وفات پائی۔

ابن عنبہ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب کی غرض تالیف کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ جب میں نے مختلف علاقوں کا سفر کیا ایسے افراد کو دیکھا جو علوی ہونے کے دعویدار تھے لیکن ان کے اس دعویٰ کو کوئی رد نہیں کرتا اگر چہ دعویٰ کرنے والے علویوں کے نسب سے آگاہ نہیں ہیں۔ لہٰذا اس بنا پر کتاب علم الانساب کے اصول اور فروغ کی وضاحت کے لیے تالیف کی۔ ابن عنبہ نے اس کتاب کو مختلف مجموعوں میں تین بار تالیف کیا۔

پہلی مرتبہ مفصّل اور نامنظّم تھی اور احتمال ہے کہ یہ تالیف ۸۰۲ ہجری میں مکمّل ہوئی پھر یہ کتاب امیر تیمور گورگان کو پیش کی گئی اس لیے اس کو عمدۃ الطالب تیموریہ کیا جاتا ہے۔ مولف نے اس کے آغاز میں وضاحت کی کہ کتاب حاضر اپنے استاد ابوالحسن عمری اور مختصر طور پر ابی نصر بخاری سے مطالب اخذ کیے مزید دیگر منابع نکات کا اس میں اضافہ کیا۔

دوسری مرتبہ کتاب عمدۃ الطالب جلالی کے نام سے لکھی گئی جو کہ شریف جلال الدین حسن بن علی بن حسن بن علی بن حسن بن محمد بن علی بن احمد بن علی بن علی بن حسن بن حسن بن یحییٰ بن حسین بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام کے لیے لکھی گئی۔

مولف نے اسے ۸۱۴ کو مکمّل کیا اور پہلی تالیف سے دو حصے انتخاب کیے اور انہیں ۱۳/ ابواب میں تقسیم کیا اور ہر باب کو چند فصلوں پر تقسیم کیا اور شریف جلال الدین حسن کے لیے ایک مقدمے کا اضافہ کیا۔ اور تیسری مرتبہ یہ کتاب عمدۃ الطالب شمسیہ یا صغریٰ حاکم حویزہ کے جد سادات سلطان شریف محمد بن فلاح مشعشعی کے لیے لکھی گئی اور اس کی تالیف ۱۰ صفر ۸۲۷ کو مکمّل ہوئی۔

عمدۃ الطالب جلالی کو حقیقی اور جامع عمدۃ الطالب کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ عمدۃ الطالب شمسیہ یا صغریٰ عمدۃ الطالب کبریٰ یا تیموریہ سے ہی مختصر انتخاب ہے۔۔۔ مگر صغریٰ یا شمسیہ میں بنو ہاشم کے دیگر قبائل جیسے بنو عباس کے انساب کا ذکر بھی موجود ہے۔

عمدۃ الطالب کے چند مشہور نسخے درج ذیل ہیں: (۱) نسخہ جزائریہ، (۲) نسخہ علی امیر ترکی، (۳) نسخہ مصریہ، (۴) نسخہ برطانیہ، (۵) نسخہ موریتاطانیہ، (۶) نسخہ محلاتیہ، (۷) نسخہ ابوتراب محلاتی، (۸) نسخہ مکتبہ بروجردی، (۹) نسخہ دشتکیہ، (۱۰) نسخہ باعلوی، (۱۱) نسخہ شیراز، (۱۲) نسخہ ایرانیہ، (۱۳) نسخہ پیرس، (۱۴) نسخہ حسین ابن مساعد سب سے اہم نسخہ ہے جو کہ ابن عنبہ سے براہِ راست نقل کیا گیا، (۱۵) نسخہ مکتبہ آیت اللہ کاشف الغطاء، (۱۶) نسخہ امبروزیانا، (۱۷) نسخہ حمد الجاسر، (۱۸) نسخہ کتابدار باتعلیقات، (۱۹) نسخہ مشہد الرضوی، (۲۰) نسخہ دارالوثائق مصریہ، (۲۱) نسخہ سبزواری، (۲۲) نسخہ مکتبہ لایدن، (۲۳) نسخہ برطانیہ دوم، (۲۴) نسخہ الملک عبدالعزیز وغیرہ۔[۲]

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ابن عنبہ نویں صدی ہجری میں قدیم نسابین کے سلسلہ سے آ رہے تھے آپ کے استاد تاج الدین ابن معیہ اُن کے استاد علم الدین مرتضیٰ علی۔ اُن کے استاد شمس الدین فخار موسوی اُن کے استاد عبدالحمید نسابہ زیدی اُن کے استاد ابن کلبون عباسی اُن کے استاد الشریف جعفر بن ہاشم عمری اُن کے استاد شریف نسابہ ابوالحسن عمری اُن کے استاد شیخ شرف عبیدلی نسابہ اُن کے استاد ابی نصر بخاری ابی نصر کے استاد دندانی نسابہ اور اُن کے دادا سید یحییٰ نسابہ اوّل نسابہ فی اولاد ابی طالب۔

---

۱۔ روضۃ الطالب، صفحہ ۱۳۷ ۔ ۲۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، صفحہ ۱۴۰۔۱۳۹

اور یہی سلسلہ دوسرے ذرائع سے عقیل ابن ابی طالب تک بھی جاتا ہے۔اس سلسلے میں تمام جیداور عمدۃ نسابین شامل ہیں، اور اگر کتاب عمدۃ الطالب پر غور کیا جائے تو ان تمام نسابین کی روایات اس میں شامل ہیں۔ اِس لیے عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب کو انساب الطالبین میں سب سے بلند درجہ حاصل ہے۔ابن عنبہ نے کتاب میں اپنے سلسلے کے تمام جید اساتذہ کرام کی روایات کو شامل کیا ہے۔جیسا کہ پچھلے صفحات میں ہم نے بیان کیا کہ شیخ شرف عبید لی سے تین نامور نسابین نے علم حاصل کیا۔ ابوالغنائم دمشقی نسابہ، ابوالحرب دینوری نسابہ اور ابوالحسن علی عمری نسابہ تو یہاں سے علم الانساب کے تین مکتبۂ فکر وجود میں آئے۔

اوّل ابوالغنائم دمشقی نسابہ جن کی روایات کثیر تعداد میں عزیزالدین مروزی نے اپنی کتاب ''الفخری فی الانساب الطالبین اور فخر الدین رازی نے'' الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ نقل کیں۔جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب الفخری میں ابوالغنائم دمشقی سے ۴۷ روایات نقل ہیں اور ابوالحسن عمری سے صرف دو روایات نقل کیا۔تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عزیزالدین مروزی وغیرہ نے ابوالغنائم دمشقی زیدی نسابہ کے سلسلے سے زیادہ استفادہ کیا۔

دوم ابوالحسن علی عمری جن کی روایات کثیر تعداد میں نسابین نے نقل کی ہیں اور اِسی سلسلے سے منسلک جمال الدین ابن عنبہ نے عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں ابوالحسن عمری کی ۱۷۰ روایات نقل کی ہیں اور ابوالغنائم دمشقی کی روایات سے استفادہ نہیں کیا۔

سوم ابی الحرب دینوری نسابہ کے سلسلے میں ابراہیم بن ناصر طباطبائی نے منتقلہ میں آل ابی طالب کی ہجرتیں رقم کیں اور ہجرتوں کے حوالے سے ان کے انساب کو بھی تحریر کیا۔تو انساب الطالبین میں الشیخ ابوالحسن علی عمری علوی کا سلسلہ دسویں صدی ہجری تک باقی رہا اور انساب الطالبین میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔جبکہ باقی دو مکتبے یعنی ابی الغنائم دمشقی اور ابی حرب دینوری ان حضرات کے سلسلے زیادہ لمبے تو نہ چل سکے لیکن ان سے استفادہ کرنے والے حضرات کی کتابیں بھی انساب الطالبین میں اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔سید جمال الدین ابن عنبہ سے علم الانساب کی روایت حسین ابنِ مساعد نسابہ نے کی۔

بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ میرے استاد سید محمد رضا بحرانی غریضی نجفی نسابہ نے فرمایا ہے کہ حسین ابن مساعد نے جمال الدین ابن عنبہ سے بلا واسطہ روایت کی ہے۔[۱]

ابن عنبہ نسابہ کی پیدائش ۷۴۸ ہجری اور وفات کرمان میں ۸۲۸ ہجری میں ۸۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

بقول سید مرعشی آپ کی تالیفات میں ''مختصرہ المسمی تحفہ الطالب''، ''کتاب بحرالانساب فی نسب بنی ہاشم مشجر''، ''کتاب تحفہ الجمالیہ فی الانساب فارسی''، ''کتاب فصول الفخریہ فی اصول السریہ'' کتاب عمدۃ الطالب کبریٰ اور کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔

## دسویں صدی ہجری میں انساب الطالبین کی شکل گیری

دسویں صدی ہجری تک سادات اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں پھیل چکے تھے اس لیے کسی بھی ایک نسابہ کے بس کی بات نہیں تھی کہ وہ تمام سادات کے انساب کو ایک کتاب میں تحریر کر سکے۔

خاص کر اسلامی ممالک کے دور دراز علاقوں میں سادات پھیل گئی تھی، اور اولاد ابوطالب کے انساب کا بنیادی ڈھانچہ اب قد آور عمارت میں تبدیل ہو چکا تھا، اور دسویں صدی ہجری میں تو بے شمار نسابین نے اولادِ ابوطالب پر کتابیں مدون کیں۔جن میں چند کا ذکر ہم کریں گے اور بیان کے حساب سے یہ آخری صدی ہے کیونکہ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں صدی ہجری میں آزاد نسابین معرض وجود میں آئے جو کسی سلسلے سے منسلک نہیں تھے، اور اُن حضرات کا تذکرہ ہم پیچھے طبقات النسابین والے باب میں کر آئے ہیں۔

---

۱۔کشف الارتیاب، از سید شہاب الدین مرعشی، صفحہ ۹۷

جن حضرات نے دسویں صدی ہجری میں انساب الطالبیین پر کام کیا اُن کے نام یہ ہیں: (۱) سید عبداللہ المعروف بابن محفوظ نسابہ، (۲) سید حسین ابن مساعد زیدی نسابہ، (۳) سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان گیلانی، (۴) سید میر علی مرعشی، (۵) سید محمد قاسم عبیدلی مختاری سبزواری، (۶) سید حسن بن نورالدین مدنی، (۷) ابوعبداللہ حسین سمرقندی، (۸) سید شمس الدین محمد ابوعلی، (۹) ابوالعباس احمد لالہ موسوی، (۱۰) سید نظام الدین حسن نسابہ۔

## سید حسین ابن مساعد نسابہ

سید حسین بن مساعد بن مخزوم بن ابی القاسم طوغان بن ابی عبداللہ حسین مقری بن محمد بن عیسیٰ بن طاہر بن محمد بن ابی الحسن علی المعروف بابن ہیفا بن محمد بن احمد الناصر بن ابی صلت یحییٰ بن ابی العباس احمد بن علی بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۱]

آپ سید الجلیل العالم الفاضل النسابہ آپ ادب میں نابغہ تھے۔ آپ نے اہلِ بیت کی ثناء میں بہت کچھ تحریر کیا۔ بقول سید عبدالرزاق آل کمونہ آپ کا تعلّق تھا اہلِ عیناثا جبل عامل سے تھا آپ اور آپ کے دو بھائی سید عبدالخالق اور سید زین العابدین عراق علم کے حصول کے لیے منتقل ہوئے اور آپ بیت الطفی سے معروف تھے۔ آپ نے الشیخ الکفعمی سے روایت کی آپ کی ان سے نظم و نثر کی خط و کتابت تھی آپ کی تالیفات میں ''تحفہ الابرار فی مناقب الآئمہ الاطہار'' اور ''تعلیقہ و حواشی عمدۃ الطالب'' آپ کے پاس عمدۃ الطالب کی نقل تھی جو آپ نے ۲۵ ربیع الاوّل ۸۹۳ ہجری کو نقل کی تھی اور اس کے علاوہ عمدۃ الطالب پر آپ کی لکھائی سے حواشی تھی جس کی تاریخ ۹۱۷ ہجری تھی آپ امام رضا علیہ السّلام کی زیارت کے لیے ایران تشریف لائے اور ۹۱۷ میں سمنان میں سادات اور نسابین سے ملاقاتیں کیں۔

بقول سید شہاب الدین نجفی مرعشی کہ حسین ابن مساعد کو نسابین نے بابن مساعد تارۃ کرمانی بھی کہا ہے، اور آپ کو صاحبِ عمدۃ الطالب بھی کہا جاتا تھا۔ (کیونکہ آپ عمدۃ الطالب کے اوّل راوی سمجھے جاتے ہیں۔)

آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی آپ نے سید جمال الدین ابن عنبہ حسنی سے روایت کی (یعنی علم الانساب سکھا) اور آپ سے بابن محفوظ نسابہ نے روایت کی۔ بقول مرعشی کہ میرے استاد سید رضا بحرانی عریفی نے مجھے بتایا کہ حسین ابن مساعد نے ابن عنبہ سے براہِ راست روایت کی تھی۔[۲]

حسین ابن مساعد دسویں صدی ہجری میں نسابین کے عظیم سلسلے سے تھے جس کی ابتداء پہلی صدی ہجری سے ہوئی۔ اس سلسلے میں تمام جید نسابین گزرے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ہی نے سب سے اوّل ابنِ عنبہ سے عمدۃ الطالب نقل کی وہ کتاب جو اولادِ علی کی تمام کتب میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے اُس کے اوّل راوی بھی آپ ہی ہیں۔

چونکہ آپ نے براہِ راست جمال الدین ابن عنبہ سے روایت کی ہے۔ اس لیے آپ کا مقام اہلِ نسب میں بہت بلند ہے۔ ابن عنبہ جو کہ طالبیین علم الانساب کے بے تاج بادشاہ ہیں آپ اُن کے شاگرد ہیں۔ آپ کا لکھا ہوا عمدۃ الطالب کا نسخہ جو کہ اوّل نسخہ تھا میرے پاس بھی موجود ہے۔ مجھے آپ کی لکھائی دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔

کسی بھی کتاب میں ہم نے ایسا کوئی بیان ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جس سے معلوم پڑے کہ ابن عنبہ کا آپ کے علاوہ کوئی اور بھی شاگرد تھا۔ آپ نے عمدۃ الطالب پر حواشی اور تعلیق بھی تحریر فرمائی جس کا نسخہ سید شہاب الدین نجفی مرعشی کے پاس تھا یقیناً موصوف نے اس سے استفادہ کیا ہوگا۔ آپ سے اس علم کو بابن محفوظ نسابہ نے روایت کیا۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۴۲۷ ۲۔ کشف الارتیاب، از سید شہاب الدین نجفی مرعشی، صفحہ ۹۷

## سید عبداللہ المعروف با بن محفوظ نسابہ

شریف سید عبداللہ بن حسن بن علی بن محفوظ بن القاسم بن عیسیٰ بن علی بن علی بن محمد بن محمد بن ہبت اللہ بن محمد بن محمد بن المبارک بن مسلم بن علی بن حسن بن حسین بن حسن صنوجہ بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔

آپ نسابہ ثقہ محدث فقیہ اور اثناء عشری شیعہ تھے آپ تشجیر میں بہت مہارت رکھتے تھے آپ علویوں کے نسب کا احاطہ رکھتے تھے آپ کی کتابوں میں ''رسائل فی انساب السادۃ الھاشمین''، ''حاشیہ علی عمدۃ الطالب''، ''رسالہ فی نسب المراعشہ'' ہیں۔ آپ کے پاس عمدۃ الطالب کا ایک مخطوط بھی تھا جس کے آخر میں آپ نے آل صنوجہ کے مشجرات اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائے اور اُس کی تاریخ ۹۷۳ ہجری تھی۔

بقول مرعشی آپ نے صاحب عمدۃ الطالب ابنِ عنبہ سے میرزا حسین ابن مساعد کرمانی کے واسطے سے روایت کی۔[۱]

یعنی آپ کے علم الانساب میں استاد سید حسین ابنِ مساعد کرمانی تھے جو کہ سید جمال الدین ابنِ عنبہ کے شاگردِ خاص تھے۔ جبکہ بقول عبدالرزاق آل کمونہ کہ ابنِ محفوظ نسابہ نے صاحب عمدۃ الطالب کو درک کیا اور ان سے بیان کیا۔ جبکہ با بن محفوظ نسابہ سے ایک جماعت نے روایت کیا جن میں سید ضیاء الدین طبرسی، سید نظام الدین حسن ابن جلال الدین ابراہیم مختاری اعرجی سبزواری نسابہ جو کہ میر محمد قاسم نسابہ سبزواری کے والدِ محترم تھے۔[۲]

ہمارے خیال میں اوپر بیان کیے گئے صاحب عمدۃ الطالب سے مراد حسین ابنِ مساعد ہے جو کہ کتاب عمدۃ الطالب کے اوّل راوی تھے کیونکہ سید مرعشی نے بھی فرمایا ہے کہ ابن محفوظ نسابہ نے میرزا حسین ابن مساعد کرمانی کے واسطے سے ابنِ عنبہ سے روایت کی ہے۔ یوں آپ نسابین کے عظیم سلسلے سے وابستہ تھے جو کہ پہلی صدی ہجری سے چلا آرہا ہے اور آپ سے اس سلسلے کو سید نظام الدین حسن نسابہ سبزواری نے حاصل کیا۔

## سید نظام الدین حسن نسابہ مختاری عبیدلی سبزواری

نقیب سید نظام الدین حسن بن نقیب سید جلال الدین ابراہیم بن نقیب النقباء شمس الدین علی ابی القاسم بن نقیب عبدالمطلب بن نقیب النقباء جلال الدین ابراہیم بن نقیب عمید الدین عبدالمطلب بن نقیب شمس الدین علی بن نقیب النقباء تاج الدین حسن بن شمس الدین علی بن نقیب عمید الدین ابی جعفر محمد بن ابی نزار عدنان نقیب مشہد امیر المومنین علی علیہ السّلام بن عبداللہ بن سید عمر مختار بن ابی العلاء مسلم احول بن ابی علی محمد بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔

بقول سید عبدالرزاق آل کمونہ آپ عالم فاضل اور سبزوار کے نسابہ تھے آپ نے سید عبداللہ ابن محفوظ نسابہ حسینی سے روایت کی اور آپ سے آپ کے فرزند سید میر محمد قاسم عبیدلی سبزواری نے روایت کی۔ سید نظام الدین حسن نسابہ کی ولادت سبزوار میں ہوئی آپ کے اجداد میں سے اوّل سید شمس الدین ابی القاسم علی بن عبدالمطلب مختاری نے شاہ رخ میرزا کے عہد میں نجف سے سبزوار ہجرت کی اور یہاں مقیم ہوئے آپ کا تعلّق آل مختار سے ہے۔ جن کے پاس نقابۃ غری شریف رہی۔ اس کے علاوہ نقابۃ النقباء بغداد بھی ان کے سپرد رہی۔[۳]

آپ بھی نسابین کے عظیم سلسلے کی کڑی ہیں۔ آپ کے استاد سید عبداللہ با بن محفوظ نسابہ تھے جبکہ آپ سے آپ کے فرزند سید محمد قاسم سبزواری نسابہ نے علم حاصل کیا۔ جن کا ذکر آگے آئے گا۔

## سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نسابہ

آپ کا تعلّق سادات آل کیا سے تھا جو کہ گیلان اور طبرستان کے حاکم تھے بقول سید کمونہ کہ آپ گیلان میں پیدا ہوئے بعد میں نجف اشرف منتقل

---

۱۔ کشف الارتیاب، صفحہ ۹۶ ۲۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۴۳۴ ۳۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۴۲۱

ہوگئے آپ عالم فاضل تھے آپ نے کتاب ''سراج الانساب'' اپنے شاگرد سید سراج الدین میر محمد قاسم ابن نظام الدین حسن مختاری حسینی نسابہ سبزواری کی استدعا پر تحریر کیا۔

اور اس کو سلطان طہماسپ الاوّل صفوی کے نام کیا اور آپ پر متاخرین نے اعتماد کیا۔ آپ نے یہ کتاب ۹۷۶ ہجری کو تحریر کی۔ سید احمد بن محمد کیا گیلانی سادات آل کیا سے تھے جن کے اوّل حاکم سید امیر کیا المتوفی ۷۶۳ ہجری بن حسین کیا بن علی بن احمد بن علی غزنوی بن محمد بن ابی زید حسین بن ابی محمد الحسن بن احمد الکوکبی بن عیسیٰ غصارۃ الکوفی بن علی بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدینؑ تھے۔ جن کا ذکر قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں کیا ہے۔[۱]

سید احمد بن محمد نسابہ کے استاد خود ان کے حاشیہ سے ان کے والد سید محمد اور علم النسب میں ان کے استاد السیّد نظام الدین نسابہ المختاری عبیدلی تھے۔[۲]

اس کے علاوہ مولف سراج الانساب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۷ پر فرمایا ہے۔ نسب بزرگوار نقیب سید ابوالمجد نسابہ کہ اس کتاب کو جمع کرنے والے کے استاد اور میں اُن کے حضور رہ کر مستفید ہوا ہوں۔ آپ نے اپنی کتاب میں جدامجد سادات ہمدانیہ میر سید علی ہمدانی کا نسب تحریر کیا۔

دسویں صدی ہجری میں سادات چونکہ بہت دور دراز تک پھیل گئی ان میں باہم نسب کے تنازعات بھی شروع ہوگئے تھے جس میں بسا اوقات ایک نسابہ ایک خاندان کو ایک جگہ لکھتا ہے تو دوسرا نسابہ اِس خاندان کو کچھ فرق سے تحریر کرتا ہے اور بعد میں بار بار نسب نقل ہونے کی وجہ سے یہ فرق طولانی ہوتا جاتا ہے۔ ایسے میں نسابہ احمد بن محمد کیا گیلانی جو کہ ایک طرف تو اپنے والد سید محمد اور نسابہ سید نظام الدین عبیدلی سبزواری مختاری سے روایت کرتے ہیں تو دوسری ان سے ان کے علم الانساب میں شاگرد سراج الدین میں محمد قاسم عبیدلی سبزواری روایت کرتے ہیں سید میر محمد قاسم سید نظام الدین حسن نسابہ کے فرزند تھے انہوں نے اپنے والد سے بھی علم حاصل کیا۔ جو کہ ابابن محفوظ نسابہ کے شاگرد تھے اور ابابن محفوظ نسابہ حسین ابن مساعد کے شاگرد تھے اور حسین ابن مساعد سید جمال الدین ابن عنبہ صاحب عمدۃ الطالب کے شاگرد تھے۔ جن کا سلسلہ علم الانساب میں سب سے جید اور مستند سلسلہ روایت ہے۔

سید احمد بن محمد کیا گیلانی نے سبزوار کے مختاری خاندان سے باقاعدہ رابطہ رکھا اس خاندان میں کئی پشتوں سے نقابت چل رہی تھی۔ یہ خاندان نجف میں بھی خاص اثر ونفوذ کا حامل رہا ان کے پاس نقابۃ غری شریف بھی رہی۔ سید احمد بن محمد کا اس خاندان کے اتنا قریب ہونا بھی ان کے لیے مفید ثابت ہوا ان کے استاد اور شاگرد دونوں اِسی خاندان سے تھے۔

خود سید احمد بن محمد کیا گیلانی کا خاندان بھی گیلان وطبرستان میں حاکم رہا۔ جس کا مطلب ہے کہ سید احمد بن محمد کیا گیلانی کا خراسانی اور طبرستانی علاقوں میں کافی آنا جانا رہا ہوگا اس دوران آپ نجف اشرف گئے۔ جیسا کہ ہم بیان کر رہے تھے کہ آپ کے دور میں سادات کے شجروں میں باہم تنازعات واقع ہوگئے تھے جو کہ مقامی نسابہ اور شجرہ نویسوں کی کارستانی ہوتی تھی۔

اس لیے سید احمد بن محمد کیا گیلانی نے جب اصولی علم الانساب مدون کیا تو جغرافیائی طور پر مختلف علاقوں میں آباد قدیم سادات کے نسب اصولی علم الانساب سے علیحدہ تحریر کیے۔ کیونکہ یہ خاندان تھے تو سادات ہی مگر اصول علم الانساب کی رو سے ان کے نسبوں میں معمولی سے نقص وارد ہوگئے تھے۔ جیسے اگر کوئی حمزہ سے شجرہ جوڑ رہا ہے تو حمزہ اصول علم الانساب کی رو سے درج تھا وہ اس کے بھائی القاسم سے تھے مگر لاعلمی میں شجرہ حمزہ سے جوڑ دیا، اور اس طرح ایک ہی خاندان سے ہوتے ہوئے بھی کچھ خاندانوں کے پاس مختلف نسب ملتے تھے۔

عرب سے دور خراسانی اور طبرستانی منطقوں میں آباد سادات چونکہ عرب سے دور تھے اس لیے ان میں نسب شناسی عرب سادات کے مقابلے میں کم رہی جس کی دو بڑی وجوہات تھیں۔ اوّل یہ کہ خراسانی منطقوں میں سادات کی عزت اور تکریم زیادہ تھی جس کی وجہ سے سادات نے ان منطقوں میں ہنسی خوشی زندگی بسر کرنی شروع کر دی اور اپنے ہی دوسرے خاندانوں سے باقاعدہ رابطہ نہ رکھا اور جو سادات ان کے قریب تھے اُن ہی میں رشتہ داریاں بھی کرتے رہے۔

---

۱۔ منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین، صفحہ ۴۱۶۔۴۱۵ ۲۔ سراج الانساب، صفحہ ۶

دوم سادات نے خراسانی منطقوں میں تصوف کا مسلک اختیار کیا۔ جس میں ان کی عزت اور شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ ایسے میں اُن کو نسب اور اس کی تدوین کا کوئی خیال نہ رہا۔ بلکہ جو شجرہ اُن کو ملا اُنہوں نے اس پر تحقیق نہیں کی جو سادات ہندوستان تشریف لائے وہ بھی کثرت سے تصوف کے لباس میں تھے اس لیے اُن کے نسب کچھ کے کچھ ہو کر رہ گئے۔ سید احمد بن محمد کیا گیلانی بھی جب مختلف علاقوں میں گئے تو انہیں جو نسب ملے انہوں نے ان کو رقم کر دیا۔ تاہم انہوں نے اصولی علم الانساب کو تحریر کر کے علاقائی نسب علیحدہ سے تحریر کیے۔

ان نسب ناموں میں معمولی نوعیت کی غلطیاں معلوم ہوتی ہیں۔ تاہم سید احمد بن محمد نے بہت سے سادات خاندانوں کا ذکر خیر کیا۔ سید احمد بن محمد کیا گیلانی سب سے پہلے فارسی زبان میں اصولی علم الانساب تحریر کیا۔ آپ کی وفات نجف الاشرف میں ہوئی اور آپ وہیں پر دفن ہوئے۔

## سید سراج الدین میر محمد قاسم عبیدلی مختاری سبزواری نسابہ

گذشتہ صفحات میں آپ کے والد محترم کا ذکر خیر بیان ہوا ہے۔ آپ نسابین کے قدیم ترین سلسلے سے وابستہ تھے، اور وہ اس طرح ہے۔ سید میر محمد قاسم سبزواری عن سید احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی و سید نظام الدین حسن عبیدلی سبزواری عن سید عبداللہ المعروف با بن محفوظ نسابہ عن سید میرزا حسین ابن مساعد نسابہ عن سید جمال الدین ابن عنبہ نسابہ کبیر عن سید تاج الدین ابوعبداللہ محمد ابن معیہ عن سید علم الدین مرتضٰی علی نسابہ موسوی عن سید شمس الدین فخار موسوی نسابہ عن سید عبدالحمید بن عبداللہ التقی نسابہ عن ابنِ کلبون عباسی نسابہ عن الشریف جعفر بن ہاشم عمری علوی نسابہ عن شریف ابوالحسن علی عمری عن الشیخ شرف عبیدلی نسابہ عن ابی نصر بخاری عن دندانی نسابہ عن ابوحسین یحییٰ بن حسن نسابہ عقیقی۔

یہ سلسلہ سب سے معتبر اور مستند روایت کا سلسلہ ہے۔ سید میر محمد قاسم نے علم الانساب اپنے والد اور سید احمد بن محمد کیا گیلانی سے اخذ کیا۔ بقول سید عبدالرزاق آل کمونہ آپ ۹۵۰ ہجری میں زندہ تھے۔[۱]

علم النساب کے علاوہ آپ دوسرے علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے اور ان میں آپ کے اور اساتذہ بھی تھے۔ جن میں آپ کے بھائی سید ابونصر ابراہیم۔ سید حسین موسوی حائری مدرس ''علامہ شیخ جمال الدین عبدالعال بن علی بن عبدالعال کرکی''، ''علامہ مولی محمد تقی مجلسی'' آپ کے چچازاد سید علی شرف الدین حسینی مختاری سبزواری نقیب علویان سبزوار شامل تھے۔

آپ کے شاگردوں میں سید جمال الدین محمد حسینی مختاری سبزواری اور آپ کے بھتیجے سید شمس الدین محمد بن ابراہیم حسنی مختاری شامل تھے۔ آپ کی کتابوں میں ''تعلیقہ کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب''، ''کتاب اسدیہ در انساب علویہ''، ''نسخہ کتاب المجدی فی انساب الطالبین''، ''شجرہ نامہ سادات حسینی عبیدلی''، ''تذییل ونسخہ کتاب سر السلسلۃ العلویہ''، ''تعلیقہ کتاب مشجرات سید عبدالحمید بن فخار موسوی حائری'' شرح کتاب صحیفہ سجادیہ''، ''الرحلہ الحجازیہ''، ''دیوان الشعری جس میں آپ کا تخلّص حسینی تھا''۔[۲]

---

۱۔ منیۃ الراغبین، صفحہ ۴۳۹ ۲۔ کتاب اسدیہ در انساب علویہ، صفحہ ۱۹۔۱۳

## باب سوئم

# نقابۃ الطالبین فی انساب الطالبین

(سید الشریف قمر عباس اعرجی عبید لی ہمدانی نسابہ)

## (۱) نقابت کا قیام

بنو ہاشم میں تین قبیلے تھے، (۱) بنو حارث جو کہ حارث بن عبد المطلب کی اولاد تھے، (۲) بنو عباس جو عباس بن عبد المطلب کی اولاد تھے اور (۳) بنو ابو طالب جو ابو طالب بن عبد المطلب کی اولاد تھے۔

بنو ہاشم کے پاس کعبہ کی تولیت تھی جناب ہاشم بن عبد مناف کے بعد عبد المطلب نے کعبہ کی قیادت سنبھالی تو اس خاندان کو دیگر عربوں میں امتیاز حاصل ہوا قریش کے تمام قبیلوں میں سے بنی ہاشم کو فضلیت حاصل تھی۔

اور بنی ہاشم کے لیے سب سے زیادہ فضلیت یہ ہے کہ رسول اللہؐ کا ظہور اس قبیلے میں ہوا اور بنی ہاشم میں بھی طالبی حضرات کو فوقیت تھی کیونکہ رسول پاکؐ کی پرورش حضرت ابو طالب نے کی اور آپؐ کی نسل طالبین سے چلی یعنی حسنین کریمین جو کہ علی ابنؑ ابی طالب کے فرزند ہیں۔ طالبین میں سے بھی سادات یعنی اولاد امام حسنؑ اور امام حسین کو فضیلت حاصل ہے کیونکہ یہ اولاد رسول خدا ہیں۔ ان کا شرف زیادہ ہے۔ دوسری صدی ہجری میں جب بنی امیہ کا اقتدار اختتام پذیر ہوا تو بنی عباس نے سیاست میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

چالیس ہجری میں جب حضرت علی ابن ابی طالبؑ شہید ہوئے۔ تو اس وقت عبداللہ ابن عباس آپ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے، اور انہوں نے امام حسن بن علیؑ کا بھی ساتھ دیا۔ جبکہ عبیداللہ ابنِ عباس نے امیر شام سے ہاتھ ملا لیا۔ اس کے بعد جب سادات پر بنوامیہ کی طرف سے مظالم شروع ہوئے اور کربلا میں امام حسینؑ اپنے رشتہ داروں اور اصحاب کے ساتھ شہید کر دیئے گئے اس موقع پر بنوعباس نے سادات کا ساتھ نہیں دیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کربلا میں بنوعباس کا کوئی فرد شریک نہیں تھا، اور جب سادات کربلا میں شہید کر دیئے گئے تو تمام عربوں میں بنوامیہ کے خلاف غم و غصہ پیدا ہوگیا، اور اس کا سب سے پہلے فائدہ عبداللہ بن زبیر بن عوام نے اٹھایا اُس نے امام حسینؑ کا قصاص لینے کے لیے بنوامیہ کے خلاف آواز اُٹھائی اور دیکھتے ہی دیکھتے مکہ اور بعض دوسرے علاقے اُس کے زیرِ تسلّط آ گئے، اور وہ شام تک تمام سلطنت کے خواب دیکھنے لگا۔ قصاص قتل امام حسینؑ کو ایک سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ یہاں پر ان کے قریبی ساتھیوں میں مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی بھی تھے جو ان سے جدا ہونے کے بعد کوفے گئے اور قصاص کا نعرہ بلند کیا اور کوفے سے زبیری عامل عبداللہ ابن مطیع کو شکست دے کر نکال دیا۔ مختار ثقفی نے امام حسینؑ کے قاتلوں سے واقعی قصاص لیا اور چن چن کر ان کو ان کو انجام تک پہنچایا۔ اس طرح کوفے پر اُن کی امارت قائم ہوگئی۔ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے اپنی تحریک محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے منسوب کی اور محمد حنفیہ کی شہادت کے بعد اُن کے وصی ابو ہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ بنے۔ مگر عراق پر دوبارہ بنوامیہ کا تسلّط قائم ہوگیا اور زبیری بھی بنوامیہ سے شکست کھا گئے۔ ابو ہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ کے زمانے میں یہ تحریک خفیہ چلتی رہی اور بنوامیہ کو آپ سے خطرہ تھا اس لیے جب آپ شام گئے تو سلیمان بن عبدالملک اموی نے آپ کو شربت میں زہر ملا کر دیا۔ اُسی وقت آپ کے قریب محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھے آپ نے اُن کو اپنا وصی اور جانشین منتخب کیا، اور یوں یہ تحریک اولاد علی سے اولاد عباس میں منتقل ہوئی۔[۱]

دوسری طرف زید بن امام زین العابدین نے جب ہشام بن عبدالملک کے خلاف خروج کیا اور کوفہ میں شہید ہو گئے اور آپ کے فرزند یحییٰ بن زید اس تحریک کے سربراہ بنے اُن کو جوز جان میں شہید کیا گیا۔ جس کے بعد عجم میں بنوامیہ کے خلاف عوام اُٹھ کھڑی ہوئی۔

چونکہ یحییٰ بن زید شہید کے جانشین سید محمد نفس زکیہ اور ابراہیم باخمری برادران تھے اس لیے بنوامیہ کے بعد ان دو برادران کو اقتدار ملنا یقینی تھا۔ اُدھر محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کا بیٹا ابراہیم الامام اپنے والد کا جانشین مقرر ہوا اور اس نے کیسانی تحریک جو کہ اب بنوعباس سے منسوب ہو چکی تھی کو جاری رکھا۔

بنوعباس نے یہاں ایک ترکیب سوچی کہ سادات کو اپنے ساتھ ملائے بغیر یہ کبھی اقتدار حاصل نہیں کر سکتے اس لیے انہوں نے ابواء کے مقام پر

۱۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، صفحہ ۶۳۰۔۶۲۹

ایک مشاورت کی اور ابراہیم الامام اور اس کے بھائی سفاح عباسی اور منصور نے محمد نفس زکیہ کے ہاتھ پر بعنوان خلیفہ بیعت کی ۔ یوں سادات کے ساتھ مل جانے سے پرعجم سے ابومسلم خراسانی نے ایک جرار لشکر تیار کیا اور بنواُمیہ کا تختہ الٹ دیا لیکن اس وقت سے پہلے ہی ابراہیم الامام کو مروان الحمار نے حران میں قید کر کے زہر دے دی تھی اور تحریک کا سربراہ سفاح عباسی مقرر ہوگیا، اور بنوامیہ کے خاتمے پر سفاح خلیفہ بن گیا حالانکہ حکومت محمد نفس زکیہ کے سپرد کرنی تھی جو کہ زیدی تحریک کے سربراہ تھے، اور سفاح کے بعد منصور عباسی نے محمد نفس زکیہ کو مدینہ میں اور ابراہیم قتیل باخمری کو بصرہ میں شہید کر دیا، اور یوں زید یہ بنوعباس کے خلاف ہوگئے اور سادات بھی ان کی مخالفت میں آگئے ۔

کیونکہ سادات حکومت کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ ہر عباسی حکمران کے زمانے میں سادات نے خروج کیا، اور مستعین بن معتصم بن ہارون رشید کے زمانے میں تو یہ حد سے بڑھ گیا جب یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید نے کوفہ میں خروج کیا اور المستعین باللہ کو مشکلات میں ڈال دیا۔ ۲۵۰ ہجری میں آپ کی شہادت ہوئی۔

بقول سید عبدالرزاق آل کمونہ اعرجی کہ نقابت الطالبین کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جب بنوعباس کی حکومت تمام ممالک اور منطقوں تک پھیل گئی تو انہوں نے ریاست کے معاملات پر نظر ڈالی کہ جس چیز سے ان کی بادشاہت کے استحکام اور ان کے اقتدار کی بربادی ہوسکتی ہے۔ وہ اولاد ابی طالب کی موجودگی ہے (جو کہ رسول اللہؐ سے قرابت کی وجہ سے ان کو معاشرے میں مقام حاصل تھا۔)

اس لیے بنی عباس نے چاہا کہ وہ بجائے اس کے کہ اپنے لیے مسائل پیدا کریں یا رکاوٹیں ڈالیں وہ آل ابی طالب سے اتحاد کے لیے ان سے بات کریں۔تو انہوں نے آل ابی طالب کے درمیان نقابت کی بنیاد رکھی جو ان میں سے سب سے مشہور افضل اور صاحبِ اقبال شخص کی زیرِ قیادت ہو کہ وہ ان کے درمیان انصاف کرے اور ملک کے اندر اور باہر بغاوت اور انقلاب کی سرکوبی کریں۔

نقابت اس وقت تک اپنا سرکاری درجہ حاصل نہیں کرتی جب تک خلیفہ وقت کی مرضی جاری نہ ہو جائے۔اس طرح طالبین میں جو بھی یہ نمائندگی کا عہدہ سنبھالتا تو اس میں اپنے حق کے لیے قیام کرنے میں اس وقت تک کمزوری تھی جب تک کہ کچھ نے اس منصب کے حصول کے لیے دوسروں سے مقابلہ نہیں کیا۔حتیٰ کہ نقباء بنی عباس کے خلفاء کے امارۃ الحج اور دیوان المظالم کے نمائندے بھی بن گئے۔

اوّل جس عباسی خلیفہ نے نقابۃ الطالبین کی بنیاد رکھی وہ المستعین باللہ بن معتصم عباسی بن ہارون رشید تھا، اور اس کے بعد کے عباسی حکمرانوں پر نقباء کی اہمیت برقرار رہی حتیٰ کہ سلطنت عثمانیہ اور ایرانی حکومتوں میں بھی یہ اہمیت باقی رہی۔عہد صفویہ میں نقیب کو صدر السادات کہا گیا۔صدر السادات کو سلطان مقرر کرتا اور سادات کے امور اس کے حوالے کر دیئے جاتے اور تمام موقوفات اس کی سرپرستی میں رہتے طبری اپنی اوّل تاریخ میں ذکر کرتے ہیں کہ نقابت کا قیام سید جلیل المحدث الکوفی حسین بن احمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین کی بدولت ہوا۔ آپ مدینہ منورہ سے عراق ۲۵۱ ہجری میں داخل ہوئے اور خلیفہ مستعین باللہ کے پاس گئے، اور اُس سے کہا کہ طالبین میں اپنے معاملات سنبھالنے کے لیے ایک شخص معین کیا جائے تا کہ ترک ان سے دور رہیں۔لہٰذا خلیفہ مستعین باللہ نے طالبین سے مشورہ کیا، اور اس کام کے لیے حسین بن احمد محدث النقیب کو منتخب کیا۔حسین النقیب نے انساب الطالبین پر ایک کتاب بھی تحریر کی تھی جس کا نام ''الغصون فی آل یاسین'' تھا۔حسین نقیب کے بعد ان کی اولاد میں بھی نقابۃ الطالبین کی کثیر تولیت گئی جو اسلامی ممالک اور عراقی منطقوں میں رہے، اور یہ نقابت علمی قابلیت اور ذاتی اثر و اسوخ کے مطابق علوی گھرانوں سے علوی گھرانوں کو ہی منتقل ہوتی رہی۔نقیب کے پاس ایک رجسٹر ہوتا تھا جس میں علویوں اور ان کی اولادوں کے نام لکھے ہوتے اور نقیب اپنے اثر ونفوذ کے ذریعے علویوں کے مابین فیصلہ کرواتے تھے۔[۱]

بقول ابنِ بطوطہ اشراف کے نقباء عراق کے حاکم کے لیے مقدم تھے اُن کا مقام اِن کے ہمراہ تھا اور ان کی منزلت زیادہ تھی۔ اُن کے سفروں میں اُن کے پاس شاہی حکم نامے ہوتے اور اُن کے آگے طبل بجائے جاتے پرچم اُٹھائے جاتے اور طبل صبح شام اُن کے دروازے پر سلامی دیتے۔[۲]

۱۔موارد الاتحاف فی نقباء الاشراف، از عبدالرزاق آل کمونہ، صفحہ ۶۔۵

۲۔رحلۃ ابنِ بطوطہ، صفحہ ۱۱۰، موارد الاتحاف فی نقباء الاشرف، صفحہ ۷

جب یحییٰ بن عمر زیدی کے خروج سے عراق میں کھلبلی مچ گئی تو عباسی مفکّرین نے غور کیا کہ اگر اسی طرح علویوں کے خروج جاری رہے تو ملک میں بدامنی رہے گی اور حکومت کسی وقت بھی معزول ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں یحییٰ بن عمر کی شہادت کے بعد اُن کے بھتیجے ابوعبداللہ حسین بن احمد محدث کو سادات کا نقیب مقرر کیا گیا۔

نقابت کا قیام تو عباسیوں کی طرف سے سیاسی حربہ تھا مگر اس کا فائدہ سادات کو ہی ہوا۔ ایک تو نقیبوں کا اثر رسوخ اس قدر بڑھ گیا کہ حکمرانوں سے ان کے براہِ راست رابطے ہوگئے جس کی وجہ سے سادات کے حقوق کو تحفّظ حاصل ہوا اور ممالک اسلامی میں جہاں جہاں سادات ہجرت کررہے تھے۔ نقیبوں کے ذریعے مختلف شہروں میں اُن کے داخل ہونے اور خارج ہونے کو لکھا جارہا تھا جس کی وجہ سے سادات کا نسب محفوظ رکھنے میں بہت مدد ملی۔

نقابت کا قیام ۲۵۰ ہجری میں ہوا جب ابوعبداللہ حسین بن احمد محدث نے مستعین باللہ کو درخواست کی اور حکومتی سرپرستی میں نقابت کا آغاز ہوا جو بعد میں سادات کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی، اور یہ بیان نسابین اور سادات کی تاریخ لکھنے والوں کا ہے ابن عنبہ اور عمری نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ سید عبدالرزاق سید مرعشی، القاسمی سب اس قول سے متفق ہیں۔ لیکن مورخین اور مغربی مفکّرین کا ایک دوسرا قول ہے۔ ان مؤرخین میں ابنِ اثیر ابنِ جوزی اور صفدی وغیرہ نے نقابت کا قیام ۳۰۱ ہجری میں تحریر کیا ہے۔ جس میں ہاشمیوں کا نقیب ابن طومار عباسی تھا، اور اس کے بعد یہ عہدہ اس کے فرزند کو ملا۔

بقول صفدی احمد بن عبدالصمد ہاشمی المعروف ابن طومار عباسی تمام بنی ہاشم کے نقیب تھے جس میں عباسی اور طالبی دونوں شامل تھے۔[۱]

اور یہ عہدہ ان کے بعد اُن کے فرزند محمد بن احمد کو ملا۔ احمد بن عبدالصمد ہاشمی بنی عباس کے خلفاء کے مقربین میں سے تھے۔ آپ الموفق، المعتضد اور المکتفی کے ساتھ مجالس کرتے رہے۔ جو کہ ام موسیٰ والدہ المقتدر باللہ عباسی (۲۹۵ھ سے ۳۲۰ھ) کے بھائی تھے۔ بقول ڈاکٹر قاسم حسن آل شامان کہ:

> ''ابن مھنا عبیدلی اپنی کتاب کے مخطوط میں تحریر کرتے ہیں جو کہ انہوں نے نقل کیا ''انھل الریاض المریعۃ'' سے
> جس کے مولف سید عبدالحمید بن تقی نسابہ تھے وہ کہتے ہیں کہ ''سب سے پہلے اولادِ رسولؐ کو نقیب کے طور پر معتضد
> باللہ (۲۷۹ سے ۲۸۹ھ) نے مقرر کیا وہ اس لیے کہ اُس نے ایک خواب دیکھا جس کی تفصیل محمد ابن جریر طبری
> کی تاریخ میں لکھی ہے۔''[۲]

اور اس واقع کی تفصیل یہ ہے کہ سن ۲۷۵ ہجری میں معتضد باللہ اپنے والد موفق باللہ اور بھائی اور ولی عہد معتمد باللہ کے تحت امیر اور قائد تھا۔ اور معتضد نے اپنے والد کا ایک حکم ماننے سے انکار کردیا جس کی وجہ سے اس کو قید کردیا گیا۔ دورانِ قید معتضد نے خواب میں امام علی ابن ابی طالبؑ کو دیکھا تو امام نے معتضد سے کہا کہ خلافت تمہیں ملے گی لیکن میری اولاد سے اچھا رویہ رکھنا۔[۳]

اوپر بیان کیے گئے۔ تین اقوال میں اوّل ابن عنبہ دواودی کا ہے۔ بقول ابن عنبہ ابوعبداللہ حسین بن احمد محدث ۲۵۱ ہجری کو حجاز سے عراق داخل ہوئے آپ اوّل نقیب علی سائر الطالبین تھے۔[۴]

اِسی طرف قاسمی کے بقول حسین ابن احمد محدث اوّل تھے جنھوں نے نقابت کی بنیاد رکھی اور مستعین نے طالبین سے مشاورت کے بعد ان کو نقیب منتخب کیا۔[۵]

کشف الارتیاب میں مرعشی، مواردالاتحاف میں سید عبدالرزاق نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ دوسرا قول ابنِ مہنا عبیدلی کے مخطوط سے ہے جو کہ عبدالحمید نسابہ کا ہے۔ اُس کے مطابق معتضد باللہ نے اولادِ رسول کو نقابت میں شامل کیا، اور معتضد باللہ کا زمانہ ۲۷۹ سے ۲۸۹ ہجری کا ہے۔

---

۱۔الوافی بالوفیات، جلد ۷، صفحہ ۶۶۔۶۵ ۲۔التذکرہ فی انساب مطاہرۃ مخطوط، صفحہ ۳

۳۔نقابۃ الاشراف فی المشرق الاسلامی، ڈاکٹر قاسم حسن آل شامان، صفحہ ۴۹ ۴۔عمدۃ الطالب، صفحہ ۲۵۳ ۵۔شرف الاسباط، صفحہ ۷

تیسرا قول مغربی مفکّرین اور صفدی کا ہے۔ جس کے مطابق نقابت ۳۰۱ ہجری میں قائم ہوئی اور اوّل نقیب ہاشمین میں ابن طومار عباسی تھے۔ لیکن ان تینوں روایات میں سے دو روایتوں کے مقاصد ایک جیسے ہیں یعنی اولاد ابی طالب کو سیاسی طور پر عباسی حکومت کے ساتھ متحد کرنا۔

کیونکہ آل ابی طالب نے عباسی گورنروں کو مختلف شہروں میں ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ اکثر شہروں میں گورنر حضرات کو اولاد ابی طالبؑ سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ خاص کر یحییٰ بن عمر حسینی کا خروج جس سے عباسی حکومت کی بنیادیں ہل گئیں تھیں۔ یحییٰ بن عمر حسینی متوکل (۲۳۲ سے ۲۴۷ ھ) کے زمانے سے متحرک تھے آپ خراسان گئے جہاں سے طاہر بن عبداللہ نے آپ کو واپس بھیج دیا۔ پھر متوکل نے انہیں عمر بن فرج رخجی کے حوالے کر دیا۔ جس نے آپ کو دروں سے مارا اور فتح بن خاقان کے گھر میں قید کر دیا۔ یوں یحییٰ بن عمر حسینی نے کوفہ میں خروج کیا، اور یحییٰ بن عمر حسینی کی شہادت کے بعد عباسیوں نے نقابت کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا۔

جس کا اوّل مقصد یہ تھا کہ اولاد ابی طالب کو حکومت ایک خاص مقام دے ان کے حقوق پورے کرنے کے لیے ان کا اپنا ادارہ ہوتا کہ یہ حکومت کے خلاف قیام کرنے کا نہ سوچیں۔

دوسرا مقصد یہ بھی تھا کہ عباسی خود کو ہاشمی کہتے تو تھے مگر اُن کی حکومت میں سب سے زیادہ نقصان بھی ہاشمیوں کا ہی ہوا۔ اس لیے خود کو پیامبر اکرمﷺ کے خاندان سے ظاہر کرنے کے لیے اور قرابت داری دکھانے کے لیے نقابت الھاشمین کی بنیاد رکھی گئی، لیکن طالبین کی نقابت علیحدہ ہوگئی۔ یعنی وہ یہ بتانا چاہ رہے تھے کہ عباسی اور طالبی ایک ہی خاندان ہے اور یہ سچ بھی ہے دونوں عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف کی اولاد تھے لیکن عباسیوں کے خلاف سب سے زیادہ مزاحمت بھی طالبیوں نے ہی کی جس کی وجہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عباس سادات کا حق غصب کر کے اقتدار میں آئے تھے۔

تیسرا مقصد یہ بھی تھا کہ جب طالبین کے نقیب مقرر ہوں گے تو یہ بنوعباس کے ساتھ دشمنی سے باز آجائیں گے جس کی وجہ یہ ہے کہ نقیب حکومت کے ماتحت تھے اور نقیب خود طالبین کے سردار تھے۔ طالبین اسلامی شہروں میں شرقاً غرباً منتشر تھے۔

اور طالبیوں میں بھی علوی حضرات کی خاصی تعداد سجستان، طبرستان، جرجان، بلخ، رے، قزوین، ویلم، مصر اور شام میں آباد تھی، اور علویوں میں خاص کر اولادِ فاطمہ الزہراؑ جن کی بلادِ عجم میں بہت تعظیم تھی۔ ہر علاقے میں ان کو خاص مقام حاصل تھا۔

اور یوں عراق مشرقِ اسلامی میں طالبین کو آباد کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ خراسان طوس، مرو میں بھی نقابت قائم ہوگئی اور حجاز سے طالبین کا ایک گروہ مصر گیا جبکہ وہاں فاطمین حکومت کر رہے تھے تو مصر میں نقابت الطالبین تشکیل دی گئی۔[۱]

ان تینوں حوالوں سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ نقابت کا قیام عباسی حکومت کی طرف ہوا جیسا یحییٰ بن عمر حسین کو شہید کیا گیا تو عراق عرب میں بغاوت کا اندیشہ تھا اس لیے مستعین باللہ نے ۲۵۱ ہجری کو یحییٰ بن عمر حسینی کے بھتیجے ابوعبداللہ حسین بن احمد المحدث کو طالبین کا نقیب مقرر کیا۔ لیکن کچھ عرصے میں عباسی مفکّرین کو اندازہ ہوا کہ نقابت آہستہ آہستہ پھیل رہی ہے اور یہ لوگ ہر شہر میں مضبوط ہو رہے ہیں۔ ان کی آبادکاریوں کا باقاعدہ نظام ہے۔ ان کی اپنی عدالت ہے۔ لہٰذا عباسیوں کو طالبین کا خطرہ محسوس ہوا اس لیے مقتدر عباسی نے اپنے ماموں ابن طومار کو نقیب الہاشمین کے عنوان سے ۳۰۱ ہجری میں مقرر کیا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طالبین اور عباسیوں دونوں کی نقابت کا سردار عباسی تھا، لیکن تب تک سادات کی نقابت مضبوط ہو چکی تھی کیونکہ سادات کی نقابت کو کوفہ سے حمایت مل رہی تھی اور ۲۵۱ ہجری میں طالبین کی نقابت کے بعد کسی حد تک علویوں کے خروج بھی کم ہو گئے تھے اس لیے عباسی طالبین کی نقابت کو مطلق ختم نہیں کر سکتے تھے ایسا کرنے سے ان کو تمام شہروں میں علویوں کی شدید بغاوت کا ڈر تھا۔

۲۵۱ ہجری کے بعد نقابت الطالبین نے اپنا کام شروع کر دیا۔ لیکن نقابت شریف رضی اور شریف مرتضیٰ علم الھدیٰ کے دور میں مضبوط ہوئی کیونکہ آل بویہ نے اسلامی ممالک فتح کر لیے تھے اور مسلک کے اعتبار سے آل بویہ شیعہ تھے۔ اس لیے انہوں نے شریف مرتضیٰ اور شریف رضی کو مراعات دیں

۱۔ موارد الاتحاف نقباء الاشراف، جلد، دوم، صفحہ ۱۳۵

اوراس دور میں نقابت کی طاقت میں اضافہ ہوا دوسری طرف عباسی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔اس لیے اب وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔اس عرصے میں طالبین کی نقابت کے دفاتر ہر شہر میں قائم ہوگئے اور باقاعدہ کام بھی کر رہے تھے۔جبکہ عباسیوں کی نقابت بغداد میں ہی دم توڑ گئی۔

## نقابۃ الطالبین

اب ہم پانچویں، چھٹی اور ساتویں صدی کے اوائل تک کچھ نقیبوں کا ذکر کریں گے جس سے یہ اندازہ ہوگا کہ سادات کس کس علاقے میں اپنے خاندان کو تحفّظ فراہم کر رہے تھے۔نقیبوں کے پاس باقاعدہ رجسٹر ہوتے تھے جس میں وہ پیدائشوں کا اندراج کرتے۔وہ کسی غیر کو علوی خاندان میں داخل نہیں ہونے دیتے اور نقیب سادات کی ہجرتوں سے بھی ایک دوسرے کو آگاہ کرتے کہ فلاں شہر سے فلاں نسل کا علوی یا طالبی آپ کے شہر میں داخل ہو رہا ہے باقاعدہ خط لکھ کر نقیب ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جس شہر میں علوی داخل ہوتا تصدیق کے بعد اس کا اندراج ہوتا اور جس سے ہجرت کرتا اس میں اس کی ہجرت لکھی جاتی اور نقیب ایک دوسرے کو خط لکھ کر متعلّقہ بندے کی اطلاع دیتے اور اگر کسی پر شک ہوتا تو بھی خط تحریر کر کے تصدیق کی جاتی۔

## نقباء من اولاد زید بن امام حسن علیہ السّلام

### نقیب کوفہ

۱۔ حسین نقیب کوفہ بن قاسم بن احمد بن عبداللہ بن علی السد ید بن ابومحمد حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔بقول عمری آپ کے ایک فرزند ابومحمد قاسم سبیعی تھے جن کی ولدہ ام الولد تھیں اور اُس کا نام مونس تھا۔[۱]

### النقیب

۲۔ ابوتراب علی نقیب: بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔[۲]

### نقیب طبرستان

۳۔ ابوعلی عیسیٰ نقیب طبرستان بن حمزہ الاصغر بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علیؑ۔[۳]

### نقیب نیشاپور

۴۔ ابوالقاسم زید ذخرالدین نقیب نیشاپور بن تاج الدین بن ابومحمد حسن بن ابوالقاسم زید بن حسن بن ابوالحسن محمد المحدث بن ابوعبداللہ حسین بن داوٗد بن ابوتراب علی النقیب بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔

جمال الدین ابن عنبہ نے آپ کا نام ابوالقاسم زید ذخرالدین بن تاج الدین تحریر کیا قبلہ عزیز الدین مروزی نسابہ نے ابومحمد حسن ذخرالدین بن ابوالقاسم زید بن نقیب ابی محمد حسن تحریر کیا، اور سید مروزی نسابہ نے آپ کو نقیب النقباء نیشاپور تحریر کیا ہے۔[۴]

### نقیب آمل

۵۔ ابوجعفر محمد الکیا نقیب آمل بن احمد بن اسماعیل بن احمد الامین بن عبیداللہ بن محمد شریف بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔[۵]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۲۰۔۲۱۹، عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۸۶، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۵۷

۲۔عمدۃ الطالب، صفحہ ۶۹، المجدی، ۲۰۸ ۳۔المجدی، ۲۰۸ ۴۔عمدۃ الطالب، صفحہ ۶۷، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۳۸

۵۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، صفحہ ۶۹، عمدۃ الطالب، صفحہ ۸۱

نقیب راوند۔قم

۶۔ ابوالمنصور طاہر نقیب راوند۔قم بن محمد بن المطہر احمد بن محمد بن طاہر بن احمد بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام۔[۱]

نقیب ہمدان

۷۔ ابوحرب مہدی نقیب النقباء ہمدان بن حسن بن علی بن طاہر بن محمد بن حسن بن القاسم بن محمد بطحانی ابن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن السبط بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔[۲]

نقیب آمل

۸۔ سید علی نسابہ الفقیہ الملقب المستعین باللہ نقیب آمل بن ابی طالب احمد بن القاسم بن احمد بن جعفر بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔[۳]

بقول سید عزیزالدین مروزی آپ کی اولاد میں دو فرزند اوّل سید ابوطالب حسن بھی آمل کا نقیب تھا جس کا لقب ''امیر'' اور ''امام تھا، اور دوم سید ابوعبداللہ محمد مہدی وہ بھی نقیب آمل تھے۔[۴]

بقول با بن فندق نسابہ کہ ان حضرات کا عہد عضدالدولہ کا تھا۔ جبکہ ابنِ فندق نے سید ابوطالب حسن بن سید علی الملقب مستعین باللہ کو نقیب طبرستان تحریر کیا ہے۔[۵]

جبکہ آمل بھی طبرستان کے ہی ایک علاقے کا نام ہے۔

نقیب رے

۹۔ سید ابوالقاسم زید مانکدیم المکفوف نقیب ''رے'' بن محمد امیرکا بن حسین نقیب ''رے'' بن القاسم بن علی بن القاسم بن علی بن اسماعیل حالب الحجارۃ بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۶]

بقول عزیزالدین الدین مروزی القاسم بن علی بن قاسم بن علی زانکی بن اسماعیل الحالب الحجارۃ المذکور کے بھائی ابوعبداللہ محمد بھی نقیب ''رے'' تھے، اور ابوالقاسم زید مانکریم کے والد ابوطاہر محمد امیرکا بھی رے کے نقیب تھے۔[۷]

معلوم پڑتا ہے کہ یہ خاندان پشت در پشت ''رے'' کی نقابت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

نقیب صنعاء یمن

۱۰۔ سید طاہر نقیب صنعاء یمن بن حسن بن محمد بن طاہر بن زید بن حسن بن زید بن امام حسین السبط بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۸]

نقیب زنجان

۱۱۔ سید ابوالحسن علی نقیب زنجان بن زید بن محمد بن احمد بن محمد شش دیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۹]

نقیب طبرستان

۱۲۔ سید اجل العالم کیا المستعین باللہ علی نقیب طبرستان بن ابی طالب احمد بن القاسم بن جعفر بن احمد بن القاسم بن جعفر بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۵۹ ۲۔لباب الانساب از بابن فندق نسابہ، جلد دوم، صفحہ ۵۶۰ ۳۔الشجرۃ المبارکہ، از امام فخر الدین رازی، صفحہ ۵۶
۴۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۵۲۔۱۵۱ ۵۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۶۴ ۶۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۶۹۔۶۸
۷۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۶۳ ۸۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۶۵ ۹۔لباب الانساب، از بابن فندق نسابہ، جلد دوم، صفحہ ۵۸۹

الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ۔[۱]

امام فخرالدین رازی نے آپ کو نقیب آمل تحریر کیا۔[۲]

جبکہ عزیزالدین مروزی نے آپ نقیب آمل وطبرستان تحریر کیا۔[۳]

آپ کا ذکر پہلے نقیب آمل کے طور پر بھی کیا گیا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے وقتاً فوقتاً آمل اور طبرستان دونوں پر نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

نقیب صغانیان

۱۳۔ سید اجل ابوالفضل علی بن حسین بن حسین بن عبداللہ بن حسین بن محمد شش دیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۴]

صغانیان کو فارسی میں چغانیان کہا جاتا تھا۔قرن وسطی میں سمرقند کے جنوب میں دریائے آکس کے دائیں کنارے پر واقع ریاست تھی۔

نقیب بلاساغون

۱۴۔ سید عبدالمطلب نقیب بلاساغون بن حسن بن حسین بن حسن نقیب ایلاق بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۵] بلاساغون جدید کرغزستان کا قدیم شہر تھا۔

نقیب اورجند

۱۵۔ ابومحمد الداعی نقیب اورجند بن ابی یعلیٰ حمزہ بن علی بن حسین بن ہارون بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔[۶]

نقیب سرخس

۱۶۔ السیّد الاجل اطہر شمس الدین صاحب ذوالبلاغتیں ابوعلی محمد نقیب سرخس بن ابی القاسم بن علی بن عبداللہ بن حسن بن مہدی بن حسن بن حسین بن علی بن احمد بن اسماعیل حالب الحجارۃ بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالبؑ۔[۷]

## نقباء من اولاد حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالبؑ

اب ہم حسنی سادات کے دوسرے خاندان کا ذکر کرتے ہیں۔جن سے بہت سی نسلیں جاری ہیں اس خاندان میں بھی نقیب گزرے ہیں۔

### (۱) نقیب الطالبیین

ابو قیراط نقیب الطالبیین بن جعفر بن محمد بن جعفر بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔[۸]

ابو قیراط کا نام ابوحسن محمد تھا۔

### (۲) نقیب اہواز

ابوالحسن علی نقیب اہواز بن حسین بن حسین اسقنی ماء بن عبیداللہ بن علی باغر بن عبیداللہ الامیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔[۹]

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۹۳ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۵۶ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۵۱

۴۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۲۵، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۴۰ ۵۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۲۵ ۶۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۲۹

۷۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۳۰ ۸۔المجدی فی انساب الطالبین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۲۷۷ ۹المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۷۴

## (۳) نقیب بصرہ

ابی الفتح محمد ولی نقابۃ بصرہ بن علی بن ابو زید محمد بن احمد بن عبیداللہ بن ابوالحسن علی باغر بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ۔[۱]

## (۴) نقیب نصیبین

الشریف التقی الفارس ابویعلیٰ محمد نقیب نصیبین بن حسن بن جعفر بن محمد بن القاسم بن ابراہیم بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن المثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔ بقول عمری کہ ابی یعلیٰ محمد میرے دوست تھے میں نے انہیں نصیبین کی نقابت پر دیکھا۔ [۲]

## (۵) نقیب مصر

ابوعبداللہ حسین النقیب بن ابراہیم بن احمد النقیب بن ابومحمد قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔ بقول شریف ابوالحسن عمری کہ ان کی اولاد مصر میں ہے۔[۳]

عمری نے ان کی نقابت کا علاقہ نہیں لکھا تاہم اگر ان کی اولاد مصر میں تھی تو زعم یہی ہے کہ نقابت بھی مصر کی ہوگی۔

## (۶) نقیب مصر

ادریس نقیب بن اسماعیل ادیب رئیس مصر بن ابوعبداللہ محمد شعرانی مصری بن اسماعیل بن ابومحمد قاسم رسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب ۔[۴]

بقول صاحب اصیلی کہ اسماعیل اور ان کے والد ابوعبداللہ محمد شعرانی دونوں مصر میں نقیب الطالبین تھے۔[۵]

## (۷) نقیب اصفہان

سید ابوعبداللہ حسین نقیب اصفہان بن علی بن ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۶]

## (۸) نقیب ظہیر الدولہ ابی منصور حسن

نقیب ظہیر الدولہ ابی منصور حسن بن احمد بن حسن بن ابوعبداللہ حسین القصری بن ابوطیب محمد بن ابوعبداللہ حسین الفیومی بن ابی القاسم علی بن ابی عبداللہ حسین خطیب بن ابوالقاسم علی (بابن معیہ) بن ابومحمد حسن تج بن ابی علی حسن التج بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۷]

## (۹) نقیب حلہ

سید حسن ابی منصور ذکی الثالث نقیب حلہ بن ابی طالب محمد ذکی ثانی نقیب حلہ بن بن حسن ذکی اوّل ولی نقباہ الجامعین بن محمد بن حسن بن حسین بن محمد بن حسین الفیومی بن علی ابی القاسم بن ابی عبداللہ حسین خطیب بن ابوالقاسم علی بن ابومحمد حسن تج بن ابی علی حسن تج بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ

---

۱۔ درخت طوبی، صفحہ ۶۰، المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۷۵ ۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۸۰، درخت طوبی، صفحہ ۶۱

۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۶۵، درخت طوبی، صفحہ ۶۵ ۴۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۶۵، درخت طوبی، صفحہ ۶۵

۵۔ اصیلی فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۱۸ ۶۔ درخت طوبی، صفحہ ۶۷، المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۶۲ ۷۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۱۴۸

بن امام حسن بن امام علی علیہ السّلام ۔[۱]

آپ کی اولاد سے نقیب سید تاج الدین محمد ابن ابوجعفر جلال الدین القاسم بن فخر الدین حسین بن ابوجعفر جلال الدین قاسم بن ابومنصور حسن ذکی ثالث المذکور تھے۔ جو کہ ابنِ عنبہ استاد اور سسر تھے۔

## (۱۰) نقیب حلہ ولمشاہد

ابوجعفر محمد نقیب حلہ و المشاہد بن تاج الدین علی نقیب بن شمس الدین علی بن حسن بن رمضان بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بن علی بن قاسم بن ابوعبداللہ محمد بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ کہ اس خاندان سے نقیب النقباء تاج الدین علی بابن طقطقی بن محمد بن رمضان بن علی بن عبداللہ المذکور (ایضاً) تھے۔[۳]

ابوجعفر محمد نقیب حلہ و المشاہد نسابہ ابوعبداللہ محمد صفی الدین صاحب اصیلی کے بھائی تھے آپ کے والد سید تاج الدین علی بن شمس الدین علی آپ بھی نقیب تھے بقول سید شہاب الدین مرعشی کہ آپ نسابہ متولی نقابہ علومین نجف، کربلا اور حلہ تھے آپ کا قتل ۶۷۲ ہجری میں بغداد میں ہوا۔[۴]

## (۱۱) نقیب کوفہ ونقیب بغداد

ابوعلی احمد (ابنِ ہزار) نقیب بغداد بن ابوجعفر محمد (ابن ام جعفر و ابن الاشتر نقیب کوفہ) بن حسن اعور بن محمد کابلی بن عبدالاشتر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۵]

## (۱۲) نقیب مکہ

امیر ابوحسن جعفر نقیب مکہ بن امیر ابوجعفر محمد بن حسین امیر ینبع بن محمد حرانی بن ابوعمر موسیٰ ثانی بن ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمونین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۶]

## (۱۳) نقیب بطائح

ابوالفتح المسلط نقیب بطائح بن ابوعبداللہ امیر محمد بن ابولرقاع امیر عبداللہ بن امیر ادریس بن ابوعمر و موسیٰ ثانی بن ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ۔[۷]

## (۱۴) نقیب قیروان المغرب

سید ابوالقاسم عیسیٰ نقیب قیروان المغرب بن حسن بن محمد بن حسن الحجام بن محمد بن القاسم بن ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۸]

## (۱۵) نقیب البطائح

سید نقیب ابوحسن محمد نقیب البطائح بن احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۹]

---

۱۔اصیلی فی انساب الطالبین، از بابن طقطقی، صفحہ ۱۱۴ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۱۹۔۱۱۸ ۳۔عمدۃ الطالب فی النساب آل ابی طالب، صفحہ ۱۶۱

۴۔مقدمہ کتاب اصیلی فی انساب طالبین، صفحہ ۶ ۵۔المجدی فی انساب اطالبین، صفحہ ۲۲۶ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، از ابوالحسن عمری، صفحہ ۲۴۲

۷۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۴۱، الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۹ ۸۔لباب الانساب، از بابن فندق نسابہ، جلد دوم، صفحہ ۵۴۷ ۹۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۴۹

البطائح نامی علاقہ آج کل متحدہ عرب امارت کی ریاست شارقہ میں آتا ہے۔ جبکہ قرن الخامس تک بصرہ کے علاقے بطیحہ میں بھی البطائح نامی علاقہ تھا۔

## (۱۶) نقیب آبہ ومیافارقین

سید الاجل ابویعلی محمد نقیب آبہ ومیافارقین بن حسن بن جعفر بن محمد بن القاسم بن ابراہیم بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۱]

میافارقین دیار بکر کا ایک شہر ہے جو کہ ترکی میں واقع ہے آج کل اس کا نام سیلوان ہے۔

## (۱۷) نقیب تفلیس

سید طاہر نقیب تفلیس بن ابی محمد حسن بن عبیداللہ بن حسن بن ادریس بن محمد بن یحییٰ سویقی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۲]

تفلیس کو آج کل تبلیسی کیا جاتا ہے۔ یہ دریائے کورا کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ جارجیا کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شہر اپنے مخصوص فن تعمیر کے لیے جانا جاتا ہے۔

## (۱۸) نقیب جیلان

سید اجل ملک الاشراف والجبل والدیلم حاکم ابورضی لھادی نقیب جیلان بن ابورضی الناصرلحق بن داعی بن حسین بن محمد مرتضیٰ بن ابومحمد قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ ابن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۳]

## (۱۹) نقیب رامھرمز

سید الاجل قوام الشرف ابوالقاسم محمد بن القاسم بن حسن بن داؤد بن الناصر الصغیر احمد بن یحییٰ بن حسین بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۴]

رامھرمز ایران کے صوبہ خوزستان کا دارالحکومت تھا۔

## (۲۰) نقیب مراغۃ

السیّد مہدی نقیب مراغۃ بن ابی محمد ہادی بن عبیداللہ بن احمد بن عبیداللہ بن حسن سلیق بن علی بن محمد بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی علیہ السّلام ۔[۵]

مراغہ ایران کا ایک شہر ہے جو کہ شہرستان میں واقع ہے۔

## نقباء من اولاد امام زین العابدین علی بن امام حسین السبط علیہ السّلام

اس حصے میں ہم امام زین العابدینؑ کی اولاد میں سے پانچ فرزندوں (۱) عبداللہ باہر، (۲) حسین الاصغر، (۳) زید شہید، (۴) علی اصغر، (۵) عمر اشرف کی اولاد سے گزرے نقیبوں کو بیان کریں گے جبکہ امام محمد باقرؑ کی اولاد سے گزرنے والے نقیبوں کو آئندہ صفحات میں بیان کریں گے۔

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۵۱ ۲۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۵۴ ۳۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۰۔۵۷۹

۴۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۲۷۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۰ ۵۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۹۰

## (۱) نقیب النقباء

سید ابومحمد حسن جوانی نقیب النقباء بن ابوعلی عبیداللہ بن محمد بن حسن بن عبیداللہ بن حسن بن محمد بن محمد بن حسن بن ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۱]
شریف ابوالحسن عمری نے واضح تحریر نہیں کیا کہ ابومحمد حسن کس جگہ کے نقیب النقباء تھے۔

## (۲) نقیب واسط

ابویعلی محمد نقیب واسط بن ابوالحسن محمد نقیب بن جعفر بن محمد بن ابوالحسین علی نسابہ بن ابوعلی ابراہیم بن محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

## (۳) نقیب موصل

سید ابوجعفر محمد نقیب موصل بن محمد بن حسن نقیب (حائر) بن محمد بن حسن بن ابراہیم بن ابوالحسن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

## (۴) نقیب نصیبین

ابوجعفر محمد نقیب نصیبین بن عبیداللہ قاضی دمشق بن حسین عسکری بن ابراہیم بن ابوالحسن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ بقول ابوالحسن عمری آپ بنی حمدان کے زمانے میں نقیب نصیبین تھے۔[۴]

## (۵) نقیب کوفہ

سید ابوالحسن محمد اشتر رئیس ونقیب الطالبین بالکوفہ بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدینؑ۔[۵]

شریف عمری نے آپ کے نام کے ساتھ نقیب لکھا۔ جبکہ صاحب الشجرۃ المبارکہ نے آپ کو رئیس الطالبین بالکوفہ تحریر کیا۔[۶]
کوفے کی نقابت اس خاندان سے متعلّق رہی۔ محمد الاشتر کے فرزند ابوعلی محمد الامیر بھی نقیب تھے۔

## (۶) نقیب رملہ

سید ابوطالب ہاشم نقیب رملہ بن زید بن حسین بن طاہر بن سید ابوالحسین یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۷]

## (۷) نقیب بلخ

سید ابوعلی عبیداللہ یارخدای نقیب بلخ بن ابوالحسن محمد زاہد بن عبیداللہ بن ابوالقاسم علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن اباعبداللہ حسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۸]

---

۱۔ درخت طوبیٰ، صفحہ ۷۷، المجدی انساب الطالبین، صفحہ ۳۹۸ ۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۹۸ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ابوالحسن عمری، صفحہ ۴۰۰
۴۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۰۱ ۵۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۰۲ ۶۔ الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۸ ۷۔ الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۱ ۸۔ الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۲

## (۸) نقیب النقباء بلخ

سید ابوالحسن محمد نیک روی نقیب النقباء بلخ بن ابوعبداللہ حسین بن ابوالقاسم نو دولت بن ابوالحسن محمد زاہد بن عبیداللہ بن علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۱]

## (۹) نقیب النقباء غزنہ

سید ابوعلی عبداللہ ندیم السلطان نقیب النقباء غزنہ و ابوالقاسم محمد نقیب النقباء غزنہ ابنان سید ابوطاہر علی نقیب غزنی بن ابوعلی عبیداللہ یارخدای بن ابوالحسن محمد زاہد بن عبیداللہ بن ابوالقاسم علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

## (۱۰) متولی نقابۃ مرو

ابوالمحاسن علی متولی نقابۃ مرو بن ابوابراہیم حسین المعروف نعمۃ بن ابوعلی عبیداللہ یارخدای بن ابوالحسن محمد زاہد بن عبیداللہ بن علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین علیہ السّلام۔[۳]

## (۱۱) نقیب بطخارستان

سید علی نقیب بطخارستان بن ابوعبداللہ حسین بن ابوالحسن علی بلخی بن ابوطالب حسن بن ابوعلی عبیداللہ یارخدای بن ابوالحسن محمد زاہد بن عبیداللہ بن علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن حسین بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۴]

یہ ایک خراسانی شہر ہے جو کہ طخارستان کہلواتا ہے۔

## (۱۲) نقیب آمل طبرستان

سید ابومحمد حسن نقیب آمل طبرستان بن عبیداللہ بن محمد بن حسن بن عبیداللہ ابوعلی (بقول رازی آپ اوّل تھے جو رویان طبرستان داخل ہوئے) بن حسن ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام السجادؑ۔[۵]

## (۱۳) نقیب خسیکت

ابومحمد عبدالمطلب نقیب خسیکت بن حسین بن احمد بن علی بن احمد البرک بن ابوعلی ابراہیم سنورابی بن محمد حرون بن حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدین۔[۶]

## (۱۴) نقیب واسط

سید محمد ابی البرکات نقیب واسط بن ابی طاہر عبیداللہ نقیب بغداد بن امیر ابوالفتح محمد بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی صالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۷]

آپ کی اولاد سے ابی یعلی محمد نقیب واسط بن تھے اور ان کی اولاد سے نقیب واسط موید الدین عبیداللہ بن عمر بن محمد بن عبیداللہ بن عمر بن سالم بن ابی یعلی مذکور۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۲ ۲۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، صفحہ ۲۸۵، الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۳ ۳۔مدرک الطالب، صفحہ ۲۸۵۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۳

۴۔مدرک الطالب، صفحہ ۲۸۷، الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۳ ۵۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۳ ۶۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، صفحہ ۲۶۰، الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۵۵

۷۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۹۷

## (۱۵) نقیب کوفہ

سید ابی الفتح نقیب کوفہ بن ابی طاہر عبداللہ نقیب بغداد بن امیر ابوالفتح محمد بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۱]

## (۱۶) نقیب نصیبین

سید ابوالقاسم نظام الدین نقیب نصیبین بن ابوالقاسم علی شہاب الدین بن نقیب ابو طاہر محمد الفقیہ بن ابوالبرکات محمد نقیب موصل بن ابوحسین زید بن ابوعبداللہ احمد بن ابوعلی محمد امیر حاج بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن بن امام زین العابدینؑ۔[۲] اس خاندان میں موصل کی نقابت بھی رہی۔

## (۱۷) نقیب النقباء عراق

سید تاج الدین حسن نقیب النقباء عراق عارض جیش مستنصر باللہ متوفی ۶۴۷ ہجری بن ابی القاسم شمس الدین علی بن عمید الدین ابی جعفر بن عزالدین (ابونزار) عدنان بن ابو الفضائل عبداللہ بن ابوعلی عمر مختار بن ابی علاء مسلم احول بن ابوعلی محمد امیر حاج بن محمد اشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی صالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

## (۱۸) نقیب مکہ

ابوجعفر محمد نقیب مکہ بن علی بن اسماعیل منقذی بن جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔ آپ کی اولاد سے نقیب مکہ میمون بن احمد بن علی بن ابی جعفر محمد المذکور تھے۔[۴]

جبکہ رازی نے ابوجعفر محمد نقیب مکہ کے پانچ فرزند تحریر کیے ہیں۔ (۱) ابوالحسن علی رئیس مکہ، (۲) ابوابراہیم اسماعیل، (۳) احمد، (۴) ابومحمد عبداللہ، (۵) ابوعلی یحییٰ نقیب مکہ۔[۵]

## (۱۹) نقیب مصر

ابومھنا عبداللہ نقیب مصر بن مسلم بن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۶]

## (۲۰) نقیب مصر

مسلم علوی نقیب مصر بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۷]

## (۲۱) نقیب مدینہ منورہ

سید نجم الدین نقیب مدینہ بن حسن نقیب مدینہ بن سلطان نقیب مدینہ بن حسن بن عبدالملک بن ذوہب بن عبداللہ بن مسلم بن موسیٰ بن ابوالعباس عبداللہ بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجتہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۸]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۹۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۰۲ ۳۔مدرک الطالب، صفحہ ۲۷۲، عمدۃ الطالب، صفحہ ۳۰۳
۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۹۲ ۵۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۶۱ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۰۹
۷۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۰۹ ۸۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۰۴

## (۲۲) نقیب طبرستان

ابوحسین احمد نقیب طبرستان بن حسین بن علی المرعشی بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین۔[۱]

## (۲۳) نقیب بصرہ

ابوحسن محمد نقیب بصرہ (شبیہ امام سجادؑ) بن حسن بن احمد بن ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد بن علی بن اسماعیل منقذی بن جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

## (۲۴) قاضی نقیب واسط

ابوجعفر محمد (ابن قاضی) نقیب و قاضی واسط بن اسماعیل بن حسن قاضی بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد سلیق بن حسن بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

## (۲۵) نقیب موصل

ابوعبداللہ جعفر نقیب موصل بن محمد بن حسن بن محمد بن حسن بن موسیٰ بن علی بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۴]

## (۲۶) نقیب بصرہ

ابوجعفر قزوینی (لتین) نقیب بصرہ بن حمزہ بن محمد بن حسن بن محمد بن جعفر دیباجہ بن ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ۔[۵]

## (۲۷) نقیب بغداد

ابومحمد حسن ناصر صغیر نقیب بغداد (متوفی ۳۶۸) بن ابوالحسین احمد بن حسن ناصر کبیر اطروش بن علی بن ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام علی زین العابدین علیہ السّلام۔[۶]

## (۲۸) نقیب بطیحہ

ابومحمد حسن نقیب بطیحہ بن علی برطلہ بن حسین بن علی بن عمر بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۷]

## (۲۹) نقیب مدائن

شیخ ابواحمد محمد نقیب مدائن بن ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین مدائنی بن زید بن علی بن محمد بن عبداللہ شہید بن حسن افطس ابنِ علی اصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۸]

## (۳۰) نقیب نیشاپور

ابوالحسن یحییٰ نقیب نیشاپور بن محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین۔[۹]

اور فخر الدین رازی نے ابوالحسن یحییٰ کے فرزند ابوالحسین محمد کو نقیب نیشاپور لکھا ہے۔[۱۰]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ،صفحہ ۱۷۰ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۲۱۱ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۴۱۳ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۴۱۴

۵۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۴۷ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۵۲، درخت طوبیٰ،صفحہ ۸۳ ۷۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۴۲۵

۸۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۴۲۷ ۹۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۴۲۱ ۱۰۔الشجرۃ المبارکہ،صفحہ ۱۷۳

## (۳۱) نقیب موصل

الشریف ابوعبداللہ زیدی نقیب موصل بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن محمد بن حسین بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۱]

## (۳۲) نقیب ارجان

ابوالحسین زید نقیب ارجان بن ابوہاشم حسین بن محمد التن بن قاسم البن بن حسین نسابہ بن زید عسکری بن علی اصغر بن حسین ذی العبرہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

## (۳۳) نقیب بغداد

ابوالحسین نقیب بغداد بن حسین النقیب بن علی احول بن حسین بن زید عسکری بن علی اصغر بن حسین ذی العبرہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

## (۳۴) نقیب اوّل من الطالبین

سید ابوعبداللہ حسین نسابہ بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔ بقول عمری آپ ولی نقابۃ الکوفہ تھے۔[۴]

اور بقول ابی عنبہ آپ اوّل نقیب تھے اور طالبین پر نگہبان تھے۔[۵]

اور رازی نے بھی آپ کو نقیب کوفہ تحریر کیا ہے۔[۶]

جس کا مطلب ہے کہ طالبین کی نقابت کا آغاز کوفہ سے ہوا نہ کہ بغداد سے ہوا۔

## (۳۵) نقیب سوراء

ابوتغلب نقیب سوراء بن ابومحمد اصم بن ابومحمد حسن نقیب بن یحییٰ بن حسین نقیب بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن ابوالحسین زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۷]

سورا حلہ کے قریب ایک قریے کا نام ہے۔

## (۳۶) نقیب بغداد

ابوحسن محمد (بابن رغبہ) نقیب بغداد بن ابوالحسین علی بن ابومحمد حسن نقیب بن یحییٰ بن نقیب اوّل حسین نسابہ بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ ابوالحسین بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین۔ آپ کے چچا ابویعقوب محمد بھی نقیب بغداد رہے۔[۸]

## (۳۷) نقیب حلہ

سید نجم الدین اسامہ بن احمد بن ابوالحسن علی بن ابوطالب محمد بن ابوعلی عمر الرئیس الشریف بن یحییٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام السجادؑ۔[۹]

## (۳۸) نقیب المشہد والکوفہ

سید ابوعلی جلال الدین عبدالحمید زیدی نقیب مشہد وکوفہ بن ابی طالب شمس الدین محمد بن نسابہ کبیر جلال الدین عبدالحمید نسابہ بن ابی طالب عبداللہ

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۶۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۶۳ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،صفحہ ۲۶۲
۴۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۷۰ ۵۔عمدۃ الطالب،صفحہ ۲۵۳ ۶۔الشجرۃ المبارکہ،صفحہ ۱۳۰
۷۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۷۱ ۸۔المجدی فی انساب الطالبین،صفحہ ۳۷۳ ۹۔عمدۃ الطالب،صفحہ ۲۵۵

تقی نسابہ بن نقیب نجم الدین اسامہ بن ابوعبداللہ احمد بن علی بن ابو طالب محمد بن ابوعلی عمر الرئیس الشریف بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۱]

## (۳۹) نقیب مشہد الغروی

تاج الدین امیر حاج نقیب مشہد الغروی بن مجد الدین محمد بن ابوالفتح علی نجم الدین بن جلال الدین عبدالحمید نسابہ بن نجم الدین اُسامہ النقیب بن احمد بن علی بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین النقیب اوّل بن احمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

## (۴۰) تولی النقابۃ الطاہریہ وصدارۃ البلاد الفراتیہ

سید زین الدین ھبت اللہ نقیب بن فخر الدین یحییٰ بن ھبت اللہ ابوطاہر بن ابوالحسن علی شمس الدین بن محمد بن مجد الشرف ابونصر احمد بن ابوالفضل علی بن ابوتغلب علی بن حسن اصم اسوداوی بن ابومحمد حسن فارس بن ابوالحسین یحییٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔[۳]

## (۴۱) نقیب کوفہ

ابوالحسین حمزہ فخر الدین نقیب کوفہ بن ابوالحسن محمد کمال الشرف نقیب کوفہ بن حسن بن محمد بن علی بن محمد اقساسی بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید بن زین العابدین علیہ السّلام۔[۴]

## (۴۲) نقیب بصرہ

سید ابوالحسین زید (ابن کتیلہ ارجانی) نقیب بصرہ بن محمد بن قاسم بن علی بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید بن امام زین العابدینؑ۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ آپ زیدی مذہب پر تھے اور میں نے ان سے اولاد حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کا نسب پڑھا۔[۵]

## (۴۳) نقیب بصرہ

سید ابومنصور محمد فخر الدین نقیب بصرہ بن محمد بن حسین بن علی بن محمد بن حسین بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۶]

## (۴۴) نقیب ہرات

سید ابویعلی محمد نقیب ہرات بن ابومحمد اسماعیل بن ابوالقاسم احمد بن جعفر (امام جماعت ہرات) بن قاسم بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدین۔[۷]

## (۴۵) نقیب رملہ

قاضی ابوالسرایا احمد نقیب رملہ بن محمد نصیبی بن زید رملی بن علی بن عبیداللہ حرانی بن علی بن جعفر بن محمد بن احمد سکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام۔ ابوالحسن عمری نے ۴۰۳ ہجری میں آپ کو رملہ میں دیکھا تھا۔[۸]

## (۴۶) متولی خلافت نقابت بصرہ درزمان نقیب النقباء ابوعلی بن شجری

سید ابومحمد جعفر خلیفہ نقیب بصرہ بن محمد بن علی بن حسین بن محمد بن احمد سکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۹]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔صفحہ ۲۵۵ | ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۵۶ | ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۵۹

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۱ | ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۳ | ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۳

۷۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۵ | ۸۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۵ | ۹۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۸۵

## (۴۷) نقیب نصیبین

سید ابوالحسن علی نقیب نصیبین بن ابوعبداللہ جعفر بن احمد السکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ ۔[۱]

## (۴۸) نقیب کوفہ

سید ابومحمد حسن فارس نقیب کوفہ بن یحییٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد المحدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔ آپ کے بھائی سید ابوعلی عمر الرئیس بھی کوفے کے نقیب رہے۔[۲]

## (۴۹) نقیب موصل

سید ابوہاشم احمد نقیب موصل بن ابوعبداللہ محمد الناسک بن حسن المتجد بن حسین احول بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

## (۵۰) نقیب بصرہ

ابوالقاسم علی نقیب بصرہ بن یحییٰ بن احمد بن زید بن حسین بن عیسیٰ موتم الاشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔[۴]

## (۵۱) نقیب بصرہ

ابومحمد حسن نقیب بصرہ بن ابی تغلب ہبت اللہ بن ابومحمد حسن بن ابوالقاسم علی نقیب بصرہ بن یحییٰ بن احمد بن زید بن حسین غضارۃ بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ ۔[۵]

## (۵۲) نقیب نقباء نیشاپور

سید جلال الدین عماد الاسلام عزیز نقیب النقباء نیشاپور بن نقیب ابوالحسن علی بن جلال الدین ابی منصور محمد بن عماد الدین ابی محمد یحییٰ بن رکن الدین ابی منصور ہبۃ اللہ بن ابی الحسن علی بن ابی جعفر محمد بن ابی علی محمد بن رئیس ابی الحسین محمد بن نقیب النقباء شیخ العترۃ ابی محمد یحییٰ بن ابی الحسین بن محمد بن ابی جعفر احمد زاہد بن محمد زبارہ بن عبداللہ مفقود بن حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی اصغر بن علی زین العابدین علیہ السّلام۔[۶]

## (۵۳) نقیب بغداد

نقیب النقباء ابوعبداللہ احمد بن علی بن المعمر بن ابی عبداللہ محمد امیر حاج بن ابی حسین معمر بن ابی عبداللہ احمد بن بن ابی علی اکبر محمد بن امیر محمد بن ابی حسن محمد اشتر بن عبیداللہ ثالث بن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ ۔[۷]

## (۵۴) نقیب بصرہ

ابو برکات محمد علوی بن تاج الدین ابوغنائم محمد بن ابی منصور محمد بن محمد بن حسین بن علی بن محمد بن حسین بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ ۔[۸]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۷۹ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۳۰ ۳۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۳۳ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۹۴

۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابوطالب، صفحہ ۲۷۲ ۶۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۲۶ ۷۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۳۵

۸۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۴۲

## (۵۵) نقیب ارجان

فخر الشرف ابوالحسن علی نقیب ارجان بن ابی منصورحمزہ بن محمد بن زید بن محمد بن القاسم بن علی کتیلہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام ۔[۱]

## (۵۶) نقیب واسط

سیدالاجل حسن نقیب واسط بن ہاشم بن محمد بن ابراہیم بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن حسن بن جعفرالجحۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن علی زین العابدینؑ ۔[۲]

## (۵۷) نقیب اہواز

سیدابوالفخار امام بن ابی علی احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن ابی جعفر بن حسن ناصرالکبیر بن علی بن حسن بن علی بن عمراشرف بن امام زین العابدینؑ ۔[۳]

## (۵۸) نقیب اصفہان

نقیب النقباء الصابن فخرالدین ابوالمحاسن ہادی بن اسماعیل نسابہ بن حسن بن ابی الحسن احنف علی بن ابی محمد حسن نقیب بطائح بن علی برطلہ بن ابی عبداللہ حسین بن علی بن عمر بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام ۔[۴]

## (۵۹) نقیب کورۃ بلخ

سیداجل شرف السادۃ ابوالحسن محمد نقیب کورۃ بلخ بن عبیداللہ یارخدائی بن ابی الحسن محمد بن عبیداللہ بن علی بن حسین بن جعفرالجحۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام ۔[۵]

## (۶۰) نقیب فارس

ابوالقاسم علی نقیب فارس بن محمد بن ابی محمد حسن بن القاسم بن حمزہ بن محمد کرش بن جعفر بن عیسیٰ کوفی غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ ۔[۶]

## (۶۱) نقیب آبہ

سیدرئیس ابوغیث محمد نقیب آبہ بن حمزہ بن محمد بن حسین بن علی بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن علی بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ ۔[۷]

## (۶۲) نقیب قزوین

سیدجلیل زاہد عالم ابوزید محمد نقیب قزوین بن سیار بن محمد بن حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفرالشاعر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ ۔[۸]

## (۶۳) نقیب ''رے'' و''قم''

سیدابوالقاسم علی نقیب رے وقم بن شرف الدولہ محمد بن عزالدین ابوالقاسم علی بن شرف الدین محمد بن مرتضیٰ النقیب النقباء مطہّر بن علی بن محمد بن علی رئیس نقیب قم بن محمد بن احمد دخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ ۔[۹]

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۴۴، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ۴۹ ۲۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۴۵ ۳۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۵۶

۴۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۶۲ ۵۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ۶۳، لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۶۸ ۶۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۷۵

۷۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۸۸ ۸۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۵۹۲ ۹۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ۶۱۱

## (۶۴) نقیب بست والرخج

سید حسن نقیب بست ورخج بن عبداللہ بن ابوعمارۃ حمزہ مھنا بن داؤد بن القاسم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام علی زین العابدینؑ۔[۱]

بست سجستان، غزنین اور ہرات کے مابین علاقے کا نام ہے اور رخج کابل کے نواح میں واقع ہے۔

## (۶۵) نقیب اسبیجاب

سید اجل داعی نقیب اسبیجاب بن حسین بن اسماعیل بن محمد قتی بن عیسیٰ جندی بن محمد (مضیرہ) بن جعفر بن عیسیٰ غصارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۲]

ماوراالنہر کے نواح میں واقع ہے جو کہ ترکستان کی سرحد کے قریب آتا ہے۔

## (۶۶) نقیب مرغینان

سید ابومحمد فضل نقیب مرغینان بن حسین بن اسماعیل بن ابی عبداللہ محمد قتی بن عیسیٰ بن محمد مضیرہ بن جعفر بن عیسیٰ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۳]

مرغینان ایک شہر ہے جو فرغانہ میں ہے وہ دریا جس کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔ مرگیلان سامی کہلاتا ہے۔

## (۶۷) نقیب خنجد

سید ابوالحسن علی نقیب خنجد بن حسین بن اسماعیل بن ابی عبداللہ محمد قتی بن عیسیٰ جندی بن محمد مضیرہ بن جعفر بن عیسیٰ غصارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۴]

خنجد تاجیکستان کا ایک رہائشی علاقہ ہے جو صوبہ سفد میں واقع ہے۔

## نقباء من اولاد امام جعفر الصادقؑ

چونکہ امام محمد باقرؑ کی اولاد صرف امام جعفر صادقؑ سے جاری ہوئی اس لیے ہم اولاد امام جعفر الصادقؑ سے گزرے ہوئے نقباء کا ذکر کریں گے۔ جن میں امام علی ھادیؑ تک کی اولاد میں موجود نقباء کا ذکر آئے گا۔

## (۱) نقیب حلب

سید ابوابراہیم محمد نقیب حلب بن جعفر بن ابوابراہیم محمد بن جعفر بن محمد بن احمد بن حسین بن اسحاق المؤتمن بن امام جعفر الصادقؑ۔[۵]

## (۲) نقیب عکبرا

سید ابوالغنائم محمد نقیب عکبرا بن ابوحسن احمد بن محمد بن محمد اعرج بن علی جامعی بن ابوحسن علی خارصی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق۔[۶]

## (۳) نقیب حلب

سید علی ابوالمحاسن نقیب حلب بن ابی الحسن زہرۃ النقیب ابنِ ابی موہوب علی بن ابوسالم محمد بن ابی ابراہیم محمد حرانی بن احمد بن ابوجعفر محمد بن حسین بن

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۱۵ ۔ ۲۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۲۵ ۔ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۶۶

۴۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۲۸ ۔ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۹۰ ۔ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۸۹

اسحاق الموتمن امام جعفر الصادقؑ ۔[۱]

## (۴) نقیب دمشق

سید ابوحسن موسیٰ دمشقی نقیب دمشق بن ابومحمد اسماعیل بن حسین منتوف بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۲]

## (۵) نقیب النقباء مصر

سید ابوالحسن احمد مجدالدولہ نقیب النقباء مصر بن ابویعلی حمزہ فخر الدولہ نقیب مصر بن حسن بن عباس بن ابومحمد حسن بن حسین صفاریہ بن ابوالحسن علی ابوالجن بن محمد بن علی بن اسماعیل اوّل بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۳]

## (۶) نقیب دنیور

حسن نقیب دنیور بن حسین بن ابوالحسن علی ابی الجن بن محمد بن علی بن اسماعیل اوّل بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۴]

## (۷) نقیب کرمان

سید ابوہاشم تمیم نقیب کرمان بن ابی طالب زید بن علی بکرآبادی بن محمد بن علی بن محمد بن علی خوارزمی بن قاسم بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۵]

## (۸) نقیب یزد

ابوالمعالی علی نقیب یزد بن مطہّر بن محمد بن حسین بن علی بن حسین بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام ۔[۶]

## (۹) نقیب اصفہان

سید ابوحسن محمد نقیب اصفہان بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بن علی عریضی بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام ۔[۷]

## (۱۰) نقیب مدینہ

سید حسین نقیب مدینہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن محمد بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۸]

## (۱۱) نقیب مدینہ

سید جعفر نقیب مدینہ بن حسن بن محمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام ۔[۹]

## (۱۲) نقیب وادی القریٰ (نواحی مدینہ منورہ)

سید ابوالحسن علی (ابنِ ناعمہ حربیہ) نقیب وادی قریٰ بن حسین بن علی خواری بن حسن بن جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۱۰]

## (۱۳) خلف نقیب بصرہ

سید ابوالحسن عبدالوہاب (ابن دنیا) بن جعفر بن احمد بن محمد بن ابوالقاسم جعفر بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۱۱]

۱۔حاشیہ عمدۃ الطالب، نشر مکتبہ انصاریاں و مکتبہ حیدریہ، صفحہ ۲۳۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۹۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۲۹۷
۴۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۰۴ ۵۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۰۸ ۶۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۰۸ ۷۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۱۲
۸۔الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۱۲ ۹۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۰۱ ۱۰۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۰۳ ۱۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۰۷

## (۱۴) نقیب عمان

ابوطالب زید (بابن خباز) نقیب عمان بن حسین بن محمد بن احمد بن محمد بن بن قاسم بن عبیداللہ بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ۔[۱]
نقیب عمان کے نسب پرطعن کیا گیا تھا اور یہ طعن قوی تھا تاہم نقیب کی وجہ سے نسب لکھا گیا تاہم طعن اپنی جگہ موجود ہے۔

## (۱۵) نقیب طوس

سید ابوجعفر محمد نقیب طوس بن موسیٰ بن احمد بن محمد بن قاسم اعرابی بن حمزہ کوفی بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔[۲]

## (۱۶) نقیب بصرہ

سید ابومحمد حسن نقیب بصرہ بن زید بن علی بن جعفر بن زید النار بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ۔[۳]

## (۱۷) نقیب موصل

ابوجعفر محمد نقیب موصل (درزمان ناصرالدولہ بن حمدان) بن موسیٰ بن محمد اصغر بن موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ۔[۴]

## (۱۸) نقیب النقباء الطالبین بغداد

سید ابواحمد حسین موسوی بن ابوحسن موسیٰ بن محمد اعرج بن بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم مرتضیٰ اصغر بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؑ۔[۵]
آپ کے دو فرزند بھی آپ کے بعد نقیب النقباء بغداد رہے۔ جن میں شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ اور شریف رضی دونوں جید عالم فاصل اور فقیہ تھے دونوں علمائے امامیہ میں خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

## (۱۹) نقیب سامرا

ابوالحسن علی شعرانی نقیب سامرا بن عیسیٰ بن محمد اشقر بن عبداللہ بن علی بن جعفر بن امام علی الھادیؑ بن امام محمد جوادؑ بن امام علی الرضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔[۶]

## (۲۰) نقیب حائر

ابوالحسن محمد نقیب حائر بن محمد اشتر بن عبداللہ بن علی بن جعفر بن امام علی الھادیؑ بن امام محمد جوادؑ بن امام علی الرضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام۔[۷]

## (۲۱) نقیب مقابر قریش

ابو طاہر محمد نقیب مقابر قریش بن محمد بن ابوعبداللہ محمد نقیب مقابر قریش بن بن محسن بن یحییٰ بن جعفر بن امام علی الھادیؑ بن امام محمد جوادؑ بن امام علی الرضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر صادقؑ۔[۸]

## (۲۲) نقیب شیراز

سید ابواسحاق ابراہیم نقیب شیراز بن بن حسین بن علی بن محسن بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ بن ابراہیم مرتضیٰ بن موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ۔[۹]

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۰۶ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۱۱ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۱۳
۴۔المجدی انساب الطالبین، صفحہ ۳۱۶ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۱۹ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۳۱ ۷۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۳۱
۸۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۳۱ ۹۔لباب الانساب جلد دوم، صفحہ ۵۶۵، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۲۔۱۱، الشجرۃ مبارکہ، صفحہ ۸۶

## (۲۳) نقیب ترمذ

سید ابوالقاسم علی نقیب ترمذ بن فخر الدین جعفر بن علی بن جعفر بن محمد بن عیسیٰ بن موسیٰ بن جعفر بن ابراہیم بن موسیٰ ابی سبحہ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام ۔[۱]

## (۲۴) نقیب کورۃ مرو

سید ابوالقاسم علی نقیب کورۃ مرو بن موسیٰ بن اسحاق بن حسن بن حسین بن اسحاق بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۲]

## (۲۵) نقیب یزد

ابوالعباس اسماعیل نقیب یزد بن محسن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن احمد بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۳]

## (۲۶) نقیب طبریہ

سید ابوالفوارس جعفر بن ابی القاسم حمزہ بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن محمد بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۴]

طبریہ اسرائیل کا ایک رہائشی علاقہ ہے۔ صلاح الدین ایوبی نے معرکہ حطین میں اسے صلیبی قبضہ سے چھڑوایا۔

## (۲۷) نقیب ولوالج

سید قطب الدین ابوشجاع حیدر بن ابی جعفر بہاء الدین محمد بن حمزہ بن علی بن عیسیٰ بن علی بن حسن بن عیسیٰ بن محمد بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ ۔[۵]

## (۲۸) نقیب استر آباد

سید صدر الدین ابوجعفر محمد نقیب استر آباد بن حسین بن علی بن غازی بن حسین بن محمد بن علی بن احمد بن علی بن عبداللہ بن حسن بن علی العریضی ۔[۶]

## (۲۹) نقیب قم وکاشان

سید ابوالحسن موسیٰ نقیب قم وکاشان بن ابی الفتح سید عبیداللہ بن موسیٰ بن احمد بن موسیٰ مبرقع بن امام محمد التقیؑ بن امام علی الرضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام ۔[۷]

## نقباء من الطالبین غیر من بنی فاطمہ سلام اللہ علیہا

اب اس حصے میں ہم وہ نقیب بیان کریں گے جو تھے تو اولاد ابو طالبؑ میں سے لیکن اولاد فاطمۃ الزہراؑ سے نہ تھے۔

## (۱) نقیب الطالبین مصر

ابوالحسین یحییٰ نقیب الطالبین مصر بن اسحاق بن داؤد بن محمد صدری بن حمزہ بن اسحاق بن ابوالحسن علی (زینبی) بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابوطالبؑ ۔[۸]

---

۱۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۷۳
۲۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۷۵
۳۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۷۷
۴۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۲
۵۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۴
۶۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۴
۷۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۵۸۵
۸۔ المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۵۱۱

## (۲) نقیب موصل

ابوالحدید نقیب موصل بن حسن نقیب بن محمد بن محمد بن قاسم بن اسحاق بن جعفر قرشی بن ابراہیم اعرابی بن محمد بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر عیار بن ابی طالبؑ ۔[۱]

## (۳) نقیب فارس

محمد نقیب فارس بن حسین بن علی بن امیر عبیداللہ بن حسن بن عبداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس علمدار بن علی ابن ابی طالبؑ ۔[۲]

## (۴) نقیب بغداد، موصل، بصرہ

ابوالبرکات نقیب بغداد بن ابوعبداللہ محمد محمدی نقیب موصل بن ابومحمد حسن نقیب بن ابوحسن احمد نقیب بصرہ بن قاسم بن محمد عوید بن علی بن عبداللہ راس المذری بن جعفر اعرج ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۳]

## (۵) نقیب رے

ابومحمد جعفر نقیب رے بن محمد بن حسن فقیہ قزوینی بن احمد بن محمد عوید بن علی بن عبداللہ راس مذری بن جعفر ثانی اعرج بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ ۔[۴]

## (۶) نقیب بصرہ

ابوعبداللہ حسین نقیب بصرہ بن ابو طاہر احمد عدل عمری بن محمد بن علی بن محمد بن علی (ابنِ انصاریہ) بن ابوالحسن ابراہیم بن عمر بن ابوعمر محمد بن ابومحمد عمر اطرف بن علی ابنِ ابی طالبؑ ۔[۵]

## (۷) نقیب بطائح

ابوالحسن علی نقیب بطائح بن ابوطیب محمد بن جعفر بن ابوطیب محمد بن ابراہیم بن ابو ابراہیم علی طیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن علی بن ابی طالب ۔[۶]

## (۸) ولی نقابت الطالبین بغداد

ابوالحسن علی نقیب بغداد بن احمد بن ابو یعقوب اسحاق بن جعفر الملک مولتانی بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔ ابوالحسن علی نقیب بغداد کو عضد الدولہ نے چار سال کے لیے نقابت الطالبین کی تولیت دی اور پھر آپ موصل چلے گئے ۔ جبکہ آپ کے بھائی ابوعلی زیدی موصل میں نقیب تھے ۔[۷]

## (۹) نقیب موصل

التقی عمید الشرف ابوعبداللہ نقیب موصل بن ابی محمد حسن (خلیفہ شریف رضی و شریف مرتضیٰ) بن احمد نقیب بن قاسم اسود بن محمد عوید بن علی بن

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۵۱۴ ۔ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۴۶
۳۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۳۴ ۔ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۳۵ ۔ ۵۔المجدی، صفحہ ۴۵۴
۶۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۶۶ ۔ ۷۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۴۸۱

عبداللہ راس المذری بن بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن طالبؑ ۔[۱]

## (۱۰) نقیب کوفہ

ابوحسین زید نقیب کوفہ بن جعفر بن حسین بن علی عصعص بن حسین اصغر بن زید محدث بن بن جعفر ثالث بن عبداللہ راس مذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امام علی ابن ابی طالبؑ ۔[۲]

## (۱۱) نقیب سمرقند

ابوجعفر عبداللہ نقیب سمرقند بن علی بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ ثانی بن جعفر بن عبداللہ راس المذری بن جعفر بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۳]

## (۱۲) نقیب ہرات

ابوالقاسم منصور نقیب ہرات بن محمد بن محمد بن حسن الطیب بن عبداللہ بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ۔[۴]

## (۱۳) نقیب سمرقند

ابوشجاع اشرف نقیب سمرقند بن محمد بن ابوشجاع محمد بن احمد بن حمزہ بن حسین بن محمد بن حسین بن علی بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ۔[۵]

## (ا) نسابین کے لیے نقابت مددگار اور نقابت کے لیے نسابین

گذشتہ اوراق میں ہم نے اولاد ابی طالبؑ سے ایک سو چھیالیس (۱۴۶) نقباء کو بیان کیا ہے جو جن کا تعلّق چوتھی، پانچویں اور چھٹی صدی ہجری سے تھا۔ ان میں اولاد امام حسن علیہ السّلام میں اڑتیس (۳۸) اولاد امام زین العابدینؑ میں ستاسٹھ (۶۷) اولاد امام جعفر الصادقؑ میں اٹھائیس (۲۸) اور باقی طالبین میں ۱۳ نقیب ہیں، اور ان کے ذکر ہم نے المجدی فی انساب الطالبین۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، لباب الانساب، الفخری فی انساب الطالبین اور الشجرۃ مبارکہ فی انساب الطالبیہ سے اخذ کیے۔

جب مستعین باللہ نے ابوعبداللہ حسین نسابہ کو نقیب الطالبین منتخب کیا تو اُس کی نظر میں علویوں کی بغاوتوں کو روکنے کا یہ اہم اقدام تھا۔ مگر نقابت کے قیام سے نہ صرف سادات کے حقوق محفوظ ہوئے بلکہ سادات جو کہ بنوعباس کے مظالم سے تنگ آ کر دور دراز علاقے میں ہجرت کر گئے تھے اُن کے نسب کو بھی محفوظ کرنے میں مدد ملی۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مملکت اسلامی کے دوردراز علاقوں میں بھی نقیب اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ نقیبوں کے پاس اپنے متعلّقہ علاقے کے طالبین کا ریکارڈ ہوتا تھا۔

---

۱۔ الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۶۷۔۱۶۶ ۲۔ الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۶۸ ۳۔ الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۶۷

۴۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ نمبر ۵۹۹۔۵۹۸، الشجرۃ المبارکہ، صفحہ ۱۹۹، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۷۸

۵۔ لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۶۱۸، الفخری فی انساب الطالبین، صفحہ ۱۷۲

مثلاً اگر کوئی طالبی بغداد سے ہجرت کر کے نیشاپور گیا تو بغداد والے نقیب نے نیشاپور والے نقیب کو اس کی اطلاع دی اور نیشاپور کا نقیب اس کو اپنے رجسٹر میں درج کر لیتا اور یوں نیشاپور میں پائی جانے والی طالبین کی نسلوں کو محفوظ کر لیا جاتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن ناصر صاحب ''منتقلہ الطالبیہ'' نے اپنی زندگی میں صرف رے کا سفر کیا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے شہر اصفہان میں ہی رہے۔ اس کے باوجود انہوں نے طالبیوں کی ہجرتوں پر اپنے زمانے تک مستند ترین کتاب منتقلہ الطالبیہ تحریر کی تو یہ علم انہوں نے کہاں سے حاصل کیا۔

اپنے استادوں سے یا نقباء کے جرائد سے ابراہیم بن ناصر طباطبا کے استاد کے استاد الشیخ الشرف ابی حرب دینوری نسابہ تھے۔ جیسا کہ صاحب عمدۃ الطالب نے کہا کہ ابی حرب دینوری (جو کہ بغداد کے نقیب کے خلیفہ تھے) عجم کے شہروں میں جرائد اکٹھے کرنے گئے۔[۱]

جو کہ مقامی نسابین کے جرائد تھے اور مقامی نقیبوں کے پاس ہوتے تھے۔ چونکہ ابی حرب محمد دینوری نسابہ بغداد میں نقابت کے دفتر میں ہوتے تھے اس لیے لازمی ہے کہ دور دراز علاقوں کے نقیب نقابت کے مرکزی دفتر میں معلومات پہنچاتے ہوں اور یوں ابی حرب دینوری نسابہ جو کہ نقیب بغداد کے نائب تھے اُن کے پاس مختلف علاقوں میں طالبین کی ہجرت کی اچھی خاصی معلومات تھی اس کے علاوہ انہوں نے خود بھی بہت سے عجمی شہروں کا دورہ کیا اور نقباء سے نقیب بغداد کے نائب کی حیثیت سے ملاقات کی اور یہی معلومات ان کے شاگرد کے شاگرد ابراہیم بن ناصر طباطبائی کی کتاب ''منتقلہ الطالبیہ'' میں نظر آتی ہے۔ ابراہیم نے احمد بن محمد سے اُن کے والد ابی حرب نسابہ کا علم اخذ کیا۔ خود ابراہیم بن ناصر طباطبائی نے اپنی زندگی میں اصفہان سے رے تک کا سفر کیا۔ پھر انہوں نے بالکل درست ہر شہر میں ہجرت کرنے والے طالبیوں کے خاندان کیسے لکھ لیے؟ یہ سب اُن کے دادا استاد ابی حرب دینوری نسابہ کی معلومات تھیں جس سے انہوں نے استفادہ کیا۔ نقیب حضرات کے دفاتر میں مقامی نسابین کا آنا جانا رہتا۔ اکثر جب مشتبہ افراد نقابت کے دفتر میں داخل ہو کر علوی ہونے کا دعویٰ کرتے تو نقیب حضرات مقامی نسابین سے مدد طلب کرتے اور ان کے بارے میں حتمی فیصلہ صادر فرماتے مثال کے طور پر:

> ''اندازاً چار سو سینتیس (۴۳۷) ہجری بمطابق ۴۶-۱۰۴۵ عیسوی میں ایک جوان آدمی جس کے گال پر تل تھا اور وہ خوب صورت تھا اِس کی خندہ پیشانی اور کالے بال تھے اُس کا قد اوسط تھا، جو کہ مقامی زبان بولتا تھا۔ جزیرہ سے نقیب موصل ابی عبداللہ الملقب تقی عمید الشرف جن کا نام محمد بن حسن محمدی تھا اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میں ''حمزہ بن حسین بن علی بن القاسم بن حسن بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ ہوں اور اپنے دعوے کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے قاضی ابی عبدالرحمان طالقانی قاضی جزیرہ کی تحریر شدہ شہادت پیش کی۔ جو شہادات قاضی کی عدالت میں اس سے متعلّق دی گئی تھیں۔''

(عمری جو کہ نقیب موصل ابی عبداللہ الملقب تقی کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔) عمری کہتے ہیں کہ نقیب نے مجھے بلوایا۔ جہاں اشراف کا مجمع موجود تھا، اور مجھے اس شخص کے بارے میں کہا گیا۔ تو میں نے کہا یہ ایک شرعی امر ہے جس کے آپ ذمہ دار ہیں۔ جہاں تک میرا تعلّق ہے میں آپ جو فیصلہ سنائیں گے میں اسے دستاویزات میں تحریر کر دوں گا (یعنی عمری کہہ رہے ہیں کہ نتیجہ تحریر کر دوں گا۔)

نقیب موصل نے عمری سے کہا کہ آپ اپنی رائے دیں میں اسے قبول کر لوں گا۔ عمری کہتے ہیں کہ مجھے ہچکچاہٹ تھی لیکن میں نے اپنی رائے لکھ دی کہ یہ نسب درست ہے، اور نقیب الموصل عمید الشرف نے اسے قبول کر لیا۔

عمری کہتے ہیں کہ پھر میں دوبارہ نقیب کے پاس تفصیل بیان کرنے گیا۔ جو میرے ذہن میں تھی۔ تو میں نے نقیب کو بتایا کہ:

> ''بقول ابی منذر نسابہ کہ حسن بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی کوئی بیٹے نہیں تھے۔''

---

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۱۷

(اور متعلّقہ شخص حمزہ بن حسین بن علی بن قاسم بن حسن المذکور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔) تو اس وجہ سے مجھے رائے دینے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔ اس کے نتیجے میں نقیب نے حمزہ بن حسین کے معاملے کو منظور نہ کیا اور اس کو مزید تحقیق کے لیے چھوڑ دیا۔

عمری کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں جزیرہ اپنے کام کے لیے گیا۔ جہاں شریف ابوتراب احول موسوی اور ان کے بھائی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس آئے، اور انہوں نے چلانا شروع کر دیا۔

''کہ حمزہ کو نسب میں داخل کرو۔'' اور کہا:

''کہ حمزہ کو میرے باپ دادا کے نسب میں شامل کرو میں اس معاملے میں انتظار نہیں کر سکتا۔''

پھر حمزہ کو بلانے کے لیے کہا گیا میں نے اُن سے تحریری شہادت کا پوچھا تو مجھے بتایا گیا وہ آ رہے ہیں۔ پھر میں اور وہ جماعت قاضی عبدالرحمان طالقانی کے پاس گئے اور قاضی نے دو اشخاص کو بلایا جنھوں نسب کو صحت پر گواہی دی اور فیصلہ حمزہ کے حق میں رہا۔

یہاں کچھ علویوں نے حمزہ کے والد حسین بن علی کے بارے میں شہادت دی اور شہادت قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ حمزہ اُس کا بھائی اور بہن سب حسین بن علی کی قانونی بیوی سے اولاد ہیں۔ پھر ایک اور شخص شریف ابن علی تھا جو کہ حسین کا بھائی تھا۔(یعنی حمزہ بن حسین کا چچا تھا)

عمری کہتے ہیں اس کے بعد میں نے حمزہ کا نسب منظور کیا اور ایک تحریر اس کے حق میں جاری کی۔ اس کے بعد میں نے ایک تحریر نقیب موصل التقی عمید الشرف کو تحریر کی جس کی تائید میں انہوں نے نسب کو غیر متنازع قرار دیا۔[۱]

یہاں پر بڑا واضح ثبوت ملتا ہے کہ کس طرح نقیب حضرات مشکل فیصلوں میں نسابین کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔ نقیب موصل عمید الشرف تقی محمدی نقیب تو اچھے تھے مگر نسب کے علم میں اُنہیں ابوالحسن عمری نسابہ سے مدد لینی پڑی اور عمری نسب کو دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ نسب درست ہے مگر اُن کے ذہن میں ابی منذر کا قول تھا جس میں حسن بن القاسم کو درج کیا گیا اس لیے اُنہوں نے نقیب موصل سے معاونت کی اور اس نقطے کی اطلاع دی بعد میں جب عمری جزیرہ گئے تو قاضی کی شہادت اور متعلّقہ خاندان کی گواہی پر نسب کو درست قرار دیا گیا۔

## (۲) بغداد طالبین کی نقابت اور علم الانساب کا مرکز

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ جب یحییٰ بن عمر نے خروج کیا تو عباسیوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہوگئی۔ اُس وقت ملک کے اہم عہدوں پر ترک براجمان تھے۔ اس لیے ابوعبداللہ حسین نقیب مستعین کے پاس گئے اور مستعین نے اُن کی رائے پر نقابت کا ادارہ قائم کیا۔ جس میں اوّل نقیب الطالبین خود حسین بن احمد محدث زیدی تھے۔ لیکن اس نقابت کا مرکزی دفتر کوفہ میں تھا۔ بقول عمری:

کہ ابوعبداللہ حسین بن احمد بن عمر ولی نقابۃ الکوفہ تھے۔[۲]

بقول فخر الدین زاری کہ: ابوعبداللہ رئیس نقیب الکوفہ تھے۔[۳]

اور بقول سید جمال الدین ابن عنبہ: آپ اوّل نقیب تھے جو طالبین پر نگران تھے۔[۴]

اب ان جید نسابین کے تین اقوال سے یہ ثابت ہے کہ ابی عبداللہ حسین اوّل نقیب الطالبین تھے اور وہ کوفے کے نقیب تھے۔ چونکہ علویوں کے مددگار اور شیعیان کی کثیر تعداد کوفہ میں تھی اور یہیں کوفے سے اسلامی ممالک کے دور دراز علاقوں میں نقیب مقرر ہونے شروع ہوئے۔ اس لیے جہاں جہاں

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۰۵،۳۰۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، صفحہ ۳۷۰

۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، صفحہ ۱۳۰ ۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۲۵۳

سادات ہجرت کر گئی وہیں پر نقیب مقرر ہونے لگے۔لیکن نقابت کے قیام کے دو سال بعد ہی مستعین باللہ کی وفات ہوگئی اور عباسی سیاست دانوں نے آنے والے حکمرانوں کو بتایا کہ نقابت علویوں کے لیے بہت مددگار ثابت ہورہی ہے۔ہم ان پر نقابت کی وجہ سے عدالتی گرفت بھی نہیں کر سکتے کیونکہ طالبین کی اپنی عدالت ہے اس طرح سلطنت کے اندر طالبین نے اپنی سلطنت قائم کر لی ہے۔لہٰذا مقتدر کو مشورہ دیا گیا کہ تم بغداد میں نئی نقابت قائم کرو۔طالبین کی نقابت کو خراب کرنے کا یہ اہم حربہ تھا کیونکہ عباسی طالبیوں کی نقابت کو مطلق ختم نہیں کر سکتے تھے ایسی صورت میں انہیں تمام شہروں سے بڑی بغاوت کا خطرہ تھا۔اس لیے سیاست دانوں نے اِسے مشورہ دیا کہ بغداد میں سرکاری خزانے کی مدد سے ایک اور نقابت قائم کی جائے جس کے دو بنیادی مقاصد تھے:

اوّل: عباسی خاندان کو خاندان نبویﷺ سے ظاہر کرنا۔

دوم: طالبیوں اور عباسیوں کو ایک خاندان ثابت کر کے ان کا سردار عباسی خاندان سے بنانا۔

لہٰذا اس مقصد کے اجراء کے لیے مقتدر عباسی نے نقابتہ الہاشمین کی بنیاد رکھی یعنی عباسیوں اور طالبیوں کی مشترکہ نقابت اور اس کا سربراہ احمد بن عبدالصمد ہاشمی المعروف ابن طومار عباسی کو مقرر کیا گیا۔لیکن یہ نقابت فعال ثابت نہ ہوئی اور دوسری طرف کوفہ کی نقابت نے اپنا کام جاری رکھا۔

لیکن چوتھی صدی ہجری میں جب آل بویہ نے بغداد پر قبضہ کیا تو بنوعباس نام کے حکمران رہ گئے اصل حکومت آل بویہ کی تھی۔ جو کہ مذہب کے لحاظ سے شیعہ تھے۔

انہوں نے بغداد کی مرکزی نقابت سادات کے حوالے کر دی خاص کر سید ابواحمد حسین الموسوی، شریف رضی اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے نقیب النقباء الطالبین کے فرائض سرانجام دیئے اور کوفے کی نقابت بغداد کی مرکزی نقابت میں ڈھل گئی۔

آل بویہ کے دور میں ہی سرکاری طور پر نقابت کو پھیلایا گیا۔ ہر شہر میں علویوں کی نقابت کے دفاتر قائم ہوئے ان کی اپنی عدالت قائم ہوئی۔ بعد میں امارات حج اور دیوان المظالم بھی علویوں کو دے دی گئی یہی نقابت کا سنہرہ دور تھا۔

نقیب اپنے آپ میں حکمران جیسا ہوتا تھا کیونکہ حکمران کا نمائندہ ہوتا۔ پھر یہاں سے ہر شہر میں نقیب مقرر ہو کر جاتے۔اُن کو باقاعدہ وظائف دیئے جاتے اور وہ آگے جا کر علویوں میں تقسیم کرتے۔

آل بویہ کے زوال کے بعد جب سلجوقی حکمران بنے تو انہوں نے بھی نقابت کو باقی رکھا اور نقابت سابقہ حیثیت سے کام کرتی رہی۔ یوں بغداد طالبین کے علم الانساب اور نقابت کا مرکز بن گیا۔

ہم دوسرے باب میں بیان کر چکے ہیں کہ دندانی نسابہ، ابی نصر بخاری نسابہ، شیخ شرف عبیدلی نسابہ، ابی حرب شیخ شرف دینوری نسابہ، ابوالغنائم نسابہ ان سب حضرات کی ملاقات بغداد میں ہوئی۔

خاص کر شیخ شرف عبیدلی نسابہ اور ابی حرب دینوری نسابہ بغداد نقابت کے دفتر میں نقیب کے خلیفہ کی حیثیت سے کام کرتے تھے اس کے علاوہ شیخ ابوالحسن عمری نسابہ بھی موصل کے نقیب کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

خود شیخ شرف عبیدلی نسابہ ایک طرف نسابین شیخ شرف دینوری نسابہ ابوالغنائم دمشقی نسابہ اور ابوالحسن عمری نسابہ کے استاد تھے۔تو دوسری طرف نقیب النقباء الطالبین سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اور نقیب النقباء شریف رضی موسوی کے بھی استاد تھے۔ اُس زمانے میں سیادت کے جھوٹے مدعی بغداد داخل ہونے سے ڈرتے تھے کہ کہیں اُن کا راز افشا نہ ہو جائے۔

اور دور دراز علاقوں کے نقباء کے ذریعے مرکزی دفتر بغداد میں علوی خاندانوں کی معلومات پہنچ رہی تھی۔ نقابت شروع تو طالبین کی ہوئی لیکن ان میں زیادہ فعال کردار علوی حضرات کا رہا اور علوی حضرات میں بھی اولاد امام حسنؑ اور اولاد امام حسینؑ میں نقابت آتی رہی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بغداد کی نقابت حسینی موسوی اور حسینی زیدی خاندان میں رہی۔ چوتھی صدی کے آخر تک عباسی نقابت بالکل ختم ہوگئی تھی اور چہار دانگ عالم میں طالبین کی نقابت کا ڈنکا بج رہا تھا۔

## (۳) نقابت ادعیاء کے لیے ضرب شدید

طالبین کے علم الانساب کا بڑا مرکز عراق تھا۔ جہاں تین اقسام کے نسابین تھے۔ بصری، بغدادی اور کوفی اور ان حضرات میں بھی بغدادیوں کو خاص اہمیت حاصل تھی کیونکہ دارالنقابہ کے قریب رہتے تھے۔ ہر علاقے کا نقیب یا اُس کا سفیر بغداد آتا جہاں ان کی ملاقات بغدادی نسابین سے بھی ہو جایا کرتی۔ نسابین گویا نقابت کے لیے اور نقابت نسابین کے لیے کام کر رہی تھی۔

بغداد مشرق اور مغرب میں علوی خاندانوں کے لیے مرکز بن گیا مصری نقیب بھی یہاں آتے اور خراسانی نقیب بھی یہاں آتے۔ ویسے بھی بغداد علوم اسلامی کا اُس وقت مرکز تھا۔ خاص کر سیادت کے جھوٹے دعویدار بغداد آنے سے ڈرتے تھے کیونکہ اُن کو ڈر ہوتا کہ کہیں اُن کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔

با ابن فندق نسابہ بیہقی نے اپنی کتاب لباب الانساب کے صفحہ نمبر (۷۲۷-۷۲۳) پر کچھ ایسے افراد کا ذکر کیا ہے جنھوں نے غزنہ خوارزم اور نیشاپور میں سید ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن وہ کاذب تھے اور نقابت نے اُن کو محاسبہ کیا، اور ان کو سزائیں بھی دیں خاص کر غزنہ، خوارزم اور نیشاپور میں نقباء نے ادعیاء کے بال منڈوائے اور ان کے اجسام کو لوہے کے خاص نشان سے داغا گیا تاکہ مذکورہ شخص جہاں بھی جائے اس کے جسم پر مذکورہ نشان سے اس کو پہچانا جائے۔

خراسانی منطقوں میں پائے جانے والے نقباء نے سیادت کے جھوٹے دعویداروں کو باقاعدہ سزائیں سنائیں۔ جس کا تفصیلی ذکر لباب الانساب میں موجود ہے۔[۱]

ادعیاء یعنی جھوٹے دعویداروں کے سر اس لیے بھی منڈوائے جاتے کیونکہ اُس زمانے میں طالبی حضرات کے دونوں شانوں پر زلفیں ہوتی تھیں جن سے ان کو پہچانا جاتا۔

اور جن کے بال کٹ جاتے وہ بھی معلوم پڑ جاتے کہ طالبی نہیں ہیں۔[۲]

اس کے علاوہ جسم کو داغنے والی سزا بغدادی نقباء میں بھی پائی جاتی۔[۳]

نقابت کے سربراہ یعنی نقیب نسب کے کسی جھوٹے دعوے دار کو تب ہی سزا دے سکتے ہیں جب وہ اُسے پہچانیں اور جھوٹے مدعی کو نسابین پہنچانتے تھے اور معاملہ نقباء کے سپرد ہوتا اور نقیب حد جاری کرتا۔

## (۴) نقباء کے فرائض

نقیب دو طرح کے ہوتے نقیب خاصہ اور نقیب عامہ۔

### نقیب خاصہ کے فرائض

۱۔ طالبین کے نسب کو مدون کرنا تاکہ کوئی خارجی شخص اس میں داخل نہ ہو سکے۔

۲۔ طالبین کے مختلف خاندانوں، نسلوں کو سمجھنا اور سادات خاندانوں کے ہر فرد کو اُن کی نسل کے لحاظ سے جرائد میں داخل کرنا تاکہ رجوع کرنے پر شناخت آسانی سے ہو جائے۔

۳۔ طالبین کو سماجی رسومات کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا یا کوئی بھی ایسی بات جس سے طالبین کے وقار کو نقصان پہنچے بلکہ رسول اکرمؐ کی نسبت کی وجہ سے ان کا احترام کیا جائے گا۔

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، صفحہ ۷۲۷-۷۲۳ ۲۔المناقب، از ابن شہر آشوب، جلد دوم، صفحہ ۲۳۳ ۳۔صباح الاعشی، جلد دہم، صفحہ ۲۵۱، قلقشندی

۴۔ کم درجے کے پیشوں میں ملازمت کرنے سے گریز کیا جائے جس سے تعظیم میں کمی واقع ہو۔

۵۔ طالبین میں (مساوات) کے لیے خمس کے حصوں کی تقسیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۶۔ تعظیم برقرار رکھنے کے لیے طالبی، علوی یا سیّد خواتین کے لیے غیر کفو میں نکاح کو روکنا یعنی علوی خواتین کی دوسرے قبائل میں تزویج کی روک تھام کرنی۔

۷۔ اور طالبیوں کے مالی حالات میں بہتری اور آمدنی میں اضافے کا خیال رکھنا۔

۸۔ ادعیا کا محاسبہ کرنا اوران کو نشر کرنا۔

## نقیب عامہ کے فرائض

۱۔ اگر طالبین میں کوئی اختلافی نوعیت کا معاملہ پیش آ جائے تو نقیب ان کے درمیان ثالث کی حیثیت سے تنازع ختم کروائے۔

۲۔ یتیم طالبیوں اورعلویوں کو جائیداد مہیا کروانا۔

۳۔ علوی اور سادات لڑکیاں جن کا کوئی سرپرست نہ ہو ان کے نکاح کا باعتبار کفو اہتمام کرنا۔

نقابت علوی خاندان کے تحفّظ میں اہم ثابت ہوئی اور اس کا کردار بہت مثبت رہا اگر آج نقابت ہوتی تو سادات موجودہ صورتِ حال سے زیادہ منظّم ہوتے۔

## باب چہارم

# اصول النسابین فی انساب الطالبین

(سیّد قمر عباس اعرجی عبیدلی نسابہ)

اس باب میں ہم طالبی نسابین کے مابین مختلف نوعیت کے مسائل اور طریقۂ کار کا جائزہ لیں گے۔ ان کی روایت کے طریقے بیان کریں گے۔ ان کی تعلیم کے طریقے بھی بیان کریں گے۔

## ا۔نسابین اپنے شاگردوں کو کتابیں پڑھاتے تھے

نسابین اپنے شاگردوں کو قدیم نسابین کے مخطوطات سے تعلیم دیا کرتے تھے۔ خاص کر شریف ابوالحسن عمری کی کتاب مجدی فی انساب الطالبین کی تعلیم دی جاتی۔ ابواسماعیل ابراہیم بن ناصر طباطبا صاحب منتقلہ الطالبیہ نے اپنے اُستادِ محترم سیّد ابومحمد حسن بن زید بن حسن ہروی موسوی سے کتاب المجدی فی انساب الطالبین کی تعلیم حاصل کی۔[ا]

سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی اپنے والد کا قول بیان فرماتے ہیں کہ اُن کے والد نے فرمایا کہ میں نے مُلا محمد نجف کرمانی سے عمدۃ الطالب۔ شبک النسب للبخاری، کتاب المجدی، کتاب شیخ شرف اور نفحہ العنبر یہ میں سے کچھ پڑھا۔[۲]

سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی ہی فرماتے ہیں میرے والد شمس الدین محمود حسینی مرعشی المتوفی ۱۳۳۸ ہجری نے سیّد حسین براقی سے علم النسب اخذ کیا اور اُن سے کتاب عمدۃ الطالب، کتاب المجدی فی انساب الطالبین، کتاب الفخری فی انساب الطالبین اور منتقلہ الطالبیہ کو پڑھا اور اُن سے روایت کرنے کا اجازہ حاصل کیا۔[۳]

ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ قدیم اور بعد کے نسابین اپنے شاگردوں کو نسابین کی کتب پڑھاتے تھے۔

## ۲۔عراقی نسابین کے مکتبے جو کہ انساب الطالبین کی بنیاد ہیں

اولادِ ابی طالبؑ اصلاً مکہ مکرمہ کے تھے جو صدیوں سے ان کے اجداد کا مسکن تھا ہجرت نبویؐ سے حضرت امیر المومنین علیؑ بھی رسولِ پاکؐ کے ہمراہ مدینہ منورہ چلے گئے اور بعد میں عقیل اور جعفر طیار بھی مدینہ میں رہائش پذیر ہوئے اگر ہم انساب الطالبین کے اوّلین نسابین کی بات کریں تو وہ حجازی تھے جن میں عقیل بن ابی طالبؑ، ابوصالح باذام، ابوعبداللہ حسین ذمی الدمعہ بن زید شہید، محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج، ابوعبداللہ محمد بن حسین اصغر، ابوطاہر احمد بن عیسیٰ المبارک عمری علوی، معصب بن عبداللہ زبیری، یحییٰ نسابہ، حسین نقیب نسابہ تھے یہ حضرات حجازی تھے مگر انساب الطالبین کو عراق میں عروج حاصل ہوا جس کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ یہ تھی۔

عراق میں علوی، طالبی اور بالخصوص سادات بڑی تعداد میں رہائش پذیر ہوئے۔ مولا علی شیرِ خدا نے جب سے کوفہ کو دارالخلافہ بنایا ان کی اولاد نے بڑی تعداد میں عراق کی جانب ہجرت کی اور اس کو اپنا مسکن قرار دیا اور پھر عراق سے خراسانی علاقوں میں پھیل گئے۔

اس کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ عراقی عرب میں اولادِ علیؑ کے حب دار حضرات یا شیعہ کی کثیر تعداد تھی جو اولادِ علیؑ کو عراق آنے کی دعوت دیتی تھی۔ اس لیے سادات کا عراق میں جانا فطری عمل تھا۔ اِس وجہ سے عراق میں انساب الطالبین کے تین طبقے وجود میں آ گئے۔

### کوفی نسابین

کوفہ اولادِ علیؑ کے حبداروں کا گڑھ تھا۔ اس لیے یہاں اولادِ علیؑ اور اولاد ابوطالبؑ کے اخبار کے کثیر راوی موجود رہے۔ اولادِ علیؑ کے خروج کا بڑا

ا۔المنتقلہ الطالبیہ، ص ۳۷ — ۲۔کشف الارتیاب، ص ۱۲۰ — ۳۔کشف الارتیاب، ص ۱۳۰۔۱۲۹

مرکز ہمیشہ سے کوفہ ہی رہا ہے اور یہاں پر اولادِ علیؑ کی ایک بڑی تعداد ہجرت کر کے آئی، جس کی وجہ سے یہاں پر اولادِ علیؑ کے نسب پر لکھنے والے حضرات وجود میں آئے۔ ان حضرات میں ابی مخنّف لوط بن یحیٰی، الشریف ابوعلی عمر علوی کوفی نسابہ، محمد بن سائب الکلبی، ابومنذ ہشام بن محمد بن سائب، ابی منذر علی بن حسین بن ظریف نسابہ بجلی کوفی، ابنِ دینار نسابہ کوفی آپ کے تبصروں سے حسین نقیب اوّل زیدی نے اِستفادہ کیا اور اِس کے علاوہ ابوالعباس احمد بن علی جوانی حسینی نسابہ مشہور ہیں۔

طالبین کے اوّل نقیب سیّد حسین نسابہ بن احمد محدث بھی حجاز سے ۲۵۱ ہجری میں عراق آئے اور نقابۃ الطالبین کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ کوفہ ایسی جگہ ہے جہاں پر سادات کے بہت سے مقاتل وقوع پذیر ہوئے جن میں مقتل امام حسینؑ، مقتل زید بن امام زین العابدینؑ، مقتل محمد بن ابراہیم طباطبا حسنی، مقتل محمد بن محمد بن زید شہید، مقتل یحیٰی بن عمر زیدی حسینی وغیرہ تو ان مقاتل کو رقم کرنے والے بہت سے راوی اور شاعر وجود میں آئے۔

اس کے علاوہ کوفہ اہلِ بیت کے طرفداروں کا شہر تھا۔ سادات کی یہاں بہت عزت وتکریم تھی۔ اِسی وجہ سے سادات نے کثیر تعداد میں کوفے کا رُخ کیا، جس کی وجہ سے طالبی اور غیر طالبی نسابین کوفے میں معرضِ وجود میں آئے۔

## بصری نسابین

کوفے کے بعد دوسرا عراقی شہر جس میں انساب الطالبین کے راوی اور نسابین پائے جاتے تھے وہ بصرہ تھا۔ جس میں ابنِ عدی زارع نسابہ، ابوالحسین احمد بن عمران اشنانی نسابہ، حسین بن ابی طیب محمد ملقطہ عمری علوی نسابہ، علی بن ابی طیب محمد عمری علوی، ابوالغنائم محمد نسابہ عمری علوی، ابوالحسن علی نسابہ عمری علوی صاحب مجدی فی انساب الطالبین اس کے علاوہ اور بھی نسابین تھے۔

خود نقیب النقباء ابواحمد حسین موسوی متولی نقابۃ الطالبین بھی بصرہ کے ہی رہائشی تھے۔ بعد میں بغداد منتقل ہوئے۔

دوسرا بصرہ عمری علوی خاندان کی شاخ آل صوفی کی قیام گاہ تھی جس خاندان میں کثیر جید نسابین پیدا ہوئے۔ المجدی فی انساب الطالبین کے مؤلف ابوالحسن عمری بھی بصرہ کے ہی رہائشی تھے۔

## بغدادی نسابین

بغداد وہ شہر ہے جہاں طالبین کے انساب کو عروج حاصل ہوا۔ حجاز سے دندانی نسابہ عبیدلی حسینی جو کہ اپنے دادا ابوالحسین یحیٰی نسابہ کی کتاب کے راوی تھے۔ بغداد تشریف لائے اور یہاں ان سے شیخ شرف عبیدلی، ابی الفرج اصفہانی کی ملاقاتیں ہوئیں۔ غالبًا ابی نصر بخاری نے بھی آپ سے بغداد میں ہی ملاقات کی اور ابی نصر بخاری سے بغداد میں ہی شیخ شرف عبیدلی نے روایت کی اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ سے، بغداد میں شریف مرتضٰی علم الہدیٰ ابوالغنائم دمشقی نسابہ، ابی حرب دنیوری نسابہ، ابوالحسن عمری علوی اور ابی عبداللہ حسین بن طباطبا نسابہ نے روایت کی۔

یہ تمام انساب الطالبین کے جید نام ہیں، یہیں بغداد میں ہی انساب الطالبین نے ایک سنہری دور رقم کیا اور پھر یہ علم بغداد سے خراسانی منطقوں میں پھیل گیا۔ اس لیے ہم آج تک کے علم الانساب میں بغداد کو مرکز قرار دے سکتے ہیں۔ انساب الطالبین کا بچپن حجاز تھا۔ لڑکپن کوفہ اور بصرہ جب کہ جوانی بغداد میں طے ہوئی۔

## ۳۔ نسابین کا طریقۂ کار

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح نسابین نے انساب الطالبین کی سائنس ایجاد کی ہم نے گزشتہ ابواب میں یہ ملاحظہ کیا ہے کہ نسابین کس طرح اپنے اُستادوں سے سیکھ کر علم اپنے شاگردوں میں منتقل کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں، نسابہ ایک طرف بزرگوں کی روایات حاصل کر رہا ہے اور اپنے علم اور تجربے

سے پرکھ کر طالبِ علموں میں منتقل کر رہا ہے، جس کی وجہ سے انساب الطالبین مختلف منطقوں میں پھیل گیا۔ نسابین اپنے روزمرہ کے معمولات میں جہاں علوی دیکھتے اس سے بات چیت کرتے نسب دریافت کرتے باپ دادا کی تفصیل لیتے اور پھر متعلّقہ اشخاص اپنا نام نسب اور علاقہ بتاتے، جس سے نسابین خاندان کی پہچان کرتے اور معلومات اکٹھّی کر کے تحریر کرتے۔

## ۴۔نسابین کہیں پر بھی نسب کی تحقیق کرتے تھے

مثال کے طور پر ابنِ فندق نسابہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے سیّدابوالقاسم احمد موسوی سے عوامی حمام میں نسب کے بارے میں بات کی اور ابنِ فندق کہتے ہیں کہ اس تعارف کے بعدوہ حمام کے دروازے پر ہی فوت ہو گئے اور یہ صفر ۵۵۹ ہجری کی بات ہے۔[۱]

اور اس نسب کو انھوں نے ''فی تفصیل اولا دابی عبداللہ حسین بن داعی موسوی'' کے نام سے لباب الانساب کا صفحہ نمبر ۷۰۵-۷۰۴ جلد دوم میں تحریر کیا تو نسابین حضرات اس طرح سے جہاں جاتے وہ طالبیوں اور علویوں سے بات چیت کرتے ان سے ان کے آباؤاجداد کے بارے میں سوال کرتے اور پھر اپنے پاس موجود مخطوطات النسابین سے ملاتے اور اس کو تحریر کر لیتے یا اس کے صحیح ہونے کی تحریری شہادت دیتے، لیکن نسابین اس کی شہادت سے پہلے نسب کی اچھی طرح جانچ کرتے تھے۔

## ۵۔نسابین خط کے ذریعے بھی معلومات حاصل کرتے

عمری کہتے ہیں کہ میں نے موصل سے اپنے اُستاد کو جو کہ بغداد میں مقیم تھے خط تحریر کیا اور ان سے نسب کے متعلّق چند چیزوں کا پوچھا جن میں علی بن احمد الکوفی کے نسب کے متعلّق سوال کیا اور پھر ان کی لکھائی میں جواب آیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شخص باطل ہے۔[۲]

شریف عمری نے یہ خط اپنے اُستاد ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کو بغداد میں تحریر کیا اور ان سے علی بن احمد الکوفی کے بارے میں دریافت کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی کاذب یعنی علوی نسب کا جھوٹا دعویدار کسی نسابہ کے سامنے ظاہر ہوتا تو وہ اس کا تذکرہ دوسرے نسابین میں بھی کرتے تا کہ ایسا شخص پہچانا جائے۔

اس لیے نسابین اکثر ایک دوسرے کو خط تحریر کر کے مختلف اشخاص کے بارے میں دریافت کرتے اور علم الانساب کے مسائل بھی بذریعہ خط دریافت کرتے۔ اِسی طرح احمد بن عمران بن موسیٰ بصری المعروف اشنانی نسابہ جو کہ بصری نسابین میں سے ایک تھے۔ اُن کی علم الانساب سے متعلّق نسابہ ابی نصر بخاری سے باقاعدہ خط و کتابت تھی۔[۳]

## ۶۔نسابین اپنی لاعلمی کو نہیں چھپاتے

اِسی طرح نسابین جن علوی حضرات کے نسب کے بارے میں نہ جانتے ہوتے اُن کا جواب اقرار یا اِنکار کا نہ ہوتا اُن کا جواب ایسی صورت میں حتمی نوعیت کا نہ ہوتا کیونکہ نسابہ اپنی لاعلمی کو نہیں چھپاتا بلکہ مزید تحقیق کا کہتا ہے۔

اس کی ایک مثال المجدی فی انساب الطالبین میں عمری نے بیان کی ہے۔ بقول ابنِ صوفی کہ الشریف ابوالغنائم محمد بن احمد بن محمد بن محمد اعرج بن علی بن حسن بن علی بن محمد بن امام جعفر الصادقؑ نقیب عکبرا جو کہ میرے دوست تھے نے مجھے روکا اور ابوالعشائر المؤمل بن معالی بن علی بن حمزہ بن محمد بن سلیمان بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی بن ابی طالبؑ (بابن المعالی) کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اہلِ بصرة سے ہے۔

تو میں نے کہا کہ میں اس نسب کی معرفت نہیں رکھتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ یہ نسب ایسے کیسے ہے اور حاجب ابوالفضل بن ابی محمد بن فضالہ حاجب ابن ماکولا وزیر نے شہادت دی کہ یہ علوی بصرہ میں صحیح النسب علوی ہے جو کہ شریف ابی حرب کا چچازاد ہے اور یہ تحریر ۴۳۱ ہجری کی ہے اور بقول عمری کہ اس شخص کے بارے میں پوچھنا چاہیے اور اِنکشاف کرنا چاہیے۔[۴]

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۷۰۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۱ ۳۔کشف الارتیاب، ص ۳۸ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۰

اُوپر بیان سے یہ بات واضح ہے کہ نسابین اپنے طریقے سے جس شخص کی مکمّل معرفت نہ رکھتے ہوں اس کے نسب کا اقرار یا اِنکار نہیں کرتے تھے بلکہ اس سلسے کو "تحقیق طلب" قرار دیتے تا کہ حقیقت کھل سکے اور جس جگہ نسابین کو مکمّل یقین ہو جاتا کہ یہ نسب باطل ہے یا صحیح ہے تو اس کو ڈنکے کی چوٹ پر قبول کرتے تھے یا برملا اس کی نفی کرتے۔

## ۷۔مخصوص حالات میں نسب کے اِنکار اور اقرار کی نوعیت

بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ مخصوص سیاسی حالات کی وجہ سے علوی حضرات نے خود کو چھپا لیا تا کہ محفوظ رہ سکیں اور اپنے اولادِ علیؑ ہونے کا اِنکار کیا مگر اُن کے نسب کی صحت نسابین کے پاس ثابت رہی، کیونکہ ماہر انساب کی حیثیت سے وہ جانتے تھے کہ مذکورہ شخص علوی ہے۔

یوسف بن ابوجعفر احمد بن یوسف اخیضر بن ابراہیم بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام کے دو فرزند تھے محمد الفرقانی اور ابراہیم اور یہ یمامہ کے رہائشی تھے بقول عمری کہ جب محمد الفرقانی بغداد لائے گئے تو انھوں نے اپنے نسب سے اِنکار کیا (یعنی علوی ہونے سے اِنکار کیا) پھر ان کے بھائی ابراہیم کو معلوم ہوا تو انھوں نے قاصد بھیجا جو (محمد الفرقانی) کو اُٹھا کے یمامہ لے آیا اور ان کی وہاں (بغداد) میں اولاد تھی۔ بقول عمری یہ اُن کے نسب کی صحت پر دال تھی۔[۱]

بنی اخیضر ایک ایسا خاندان تھا جس نے یمامہ پر حکومت کی یہ حضرات اُس خاندان سے ہی تھے۔ ان کے اجداد کا مکہ اور مدینہ میں عباسی حکمرانوں سے تنازعہ تھا، جس کے باعث یہ یمامہ آئے اور یہاں حکومت کی بنیاد رکھی چار پانچ پشتوں تک حکومت ٹھیک چلی پھر قرامطہ نے ان پر حملے شروع کر دیے اور کچھ سادات قرامطیوں سے جنگ میں شہید بھی ہوئے اور بغداد اس زمانے میں عباسیوں کا مضبوط قلعہ تھا ایسے حالات میں بنی اخیضر کا ایک فرد جب بغداد آتا ہے تو اُسے حکومت سے سخت خطرات ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ علوی ہونے سے انکار کرتا ہے اور جب ان کے بھائی کو خبر پہنچتی ہے تو وہ قاصد بھیج کر محمد فرقانی کو واپس یمامہ لے آتے ہیں، چونکہ بغداد رہتے ہوئے محمد فرقانی علوی نسب سے اِنکار کرتے ہیں۔ اس لیے شہرت میں اُن کا بغداد میں علوی ہونا مشکوک ہو چکا ہے کیونکہ وہ خود علوی نسب کے دعویٰ سے دستبردار ہو رہے ہیں، مگر حقیقتاً وہ سیّد ہیں اور اُن کا نسب لاریب ہے لیکن سیاسی مصلحت کی وجہ سے وہ علوی نہیں کہلواتے لیکن شہرت میں نقص آ سکتا ہے اس لیے خبر پڑنے پر اُن کے بھائی ابراہیم انھیں یمامہ واپس لے آتے ہیں، لیکن چونکہ نسب درست ہے اس لیے محمد الفرقانی کے بھائی ابراہیم کا اُن کو واپس لانا ایک دلیل ہے، جس کو ابوالحسن عمری علوی نے تحریر کیا کہ بعد کے نسابین اس سے اِستفادہ کر سکیں۔ ذمہ دار نسابہ کا یہ فرض ہے کہ وہ نسب کی حقیقت کو واضح کرے تا کہ آنے والے زمانے کے نسابین بھی اس خبر کو نقل کریں۔

جہاں جھوٹے لوگوں نے اولادِ علیؑ ہونے کا دعویٰ کیا تو وہاں بعض سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے خود سادات نے بھی اولادِ علیؑ ہونے سے اِنکار کیا تا کہ اُن کی جان بچ جائے اور عمری کی تحریر اور نسب کی حقیقت بیان کرنے سے بعد کے نسابین نے بھی اِستفادہ کیا۔

خود ابوالحسن عمری سے روایت کرنے والے اُن کے ہم عصر نسابہ ابوعبداللہ حسین ابن طباطبا کا قول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ عمدۃ الطالب میں تحریر کرتے ہیں کہ بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ میں نے اہلِ یمامہ کے علویوں سے اس گھر کے بارے میں دریافت کیا تو کوئی ایک بھی ان کو نہیں جانتا تھا اور نہ ان کی اولاد کا ذِکر ہوا۔

نقیب تاج الدین ابنِ معیہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم بن شعیب یوسفی نے بیان کیا بنی یوسف اخیضر کے ہمراہ عامر اور عاید کے ہزار جانباز تھے، جو ان کے شرف کی حفاظت کرتے جو ان میں غیر کو داخل نہ ہونے دیتے لیکن وہ ان کے نسب سے انجان تھے ان کو بنو یوسف کہتے تھے۔[۲]

اب ان دو بیانوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اخیضر کے یہ افراد قبیلہ بنی عاید اور عامر کے ہمراہ رہنے لگے اور یہ قبیلے ان کی حفاظت کرتے تھے لیکن

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبیین، ص ۲۳۳، عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۰۵

۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۰۵

چونکہ انھوں نے اپنی شناخت مخفی رکھی اس لیے بنی عاید اور بنی عامر کو معلوم نہ ہوا کہ یہ سادات ہیں۔ تاہم وہ ان کی حفاظت پر معمور رہے اور کچھ عرصہ بعد بنی عاید اور عامر کے ہمراہ کہیں چلے گئے اور جس گروہ سے ابوعبداللہ حسین ابن طباطبا کی بات ہوئی وہ لوگ ان سے بے خبر تھے کیونکہ ابراہیم اور محمد فرقانی اور دیگر ان کے لوگوں نے خود کو دوسروں سے علیحدہ رکھا، کیونکہ یمامہ کے قرامطی بنی اخیضر کے جانی دُشمن تھے۔ ہم تین نسابین کے اقوال سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ گھرانہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے شناخت مخفی رکھ رہا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا نسب عام لوگوں میں مِل سکتا تھا، تاہم نسابین نے ان کی شناخت کا امتیاز باقی رکھا۔

## ۸۔ روپوش کے سلسلے میں اگر کوئی شخصیت روپوش ہو جاتی ہے تو پھر اُس کی اولاد کے بارے میں نسابین میں اختلاف ممکن ہے

وہ شخصیت ہیں احمد مختفی بن عیسیٰ موتم الاشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ۔

بقول ابی الفرج اصفہانی آپ ان افراد میں سے ہیں جنھوں نے روپوش ہوکر زندگی بسر کی۔

احمد بن عیسیٰ اور قاسم بن عمر اشرف دونوں کے متعلّق جعفر بن محمد بن اسماعیل سے مروی ہے کہ میں نے ہارون الرشید سے ان دونوں کی چغل خوری کی تو ہارون الرشید نے انھیں حجاز سے بغداد لاکر قید کرلیا۔

احمد بن عیسیٰ موتم اشبال اور قاسم بن عمر بن امام زین العابدینؑ دونوں قید سے فرار ہو گئے۔ اس کے بعد حکومت وقت ان کی تلاش میں رہی اور احمد مختفی نے ساری زندگی روپوشی میں گزار دی۔

ابی نصر بخاری کے بقول احمد المختفی کی اولاد محمد بن احمد مختفی اور علی بن احمد مختفی سے جاری ہوئی اور محمد بن احمد کی اولاد میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور علی بن احمد کی اولاد سے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں تھیں۔[۱]

بقول شیخ شرف عبیدلی کہ احمد مختفی کی اولاد محمد اور علی سے جاری ہوئی۔[۲]

بقول ابی الحسن عمری آپ کی وفات متوکل کے عہد میں ہوئی اور آپ کے پانچ فرزند تھے: (۱)۔ ابوالقاسم محمد اکبر، (۲)۔ احمد، (۳)۔ حسین، (۴)۔ علی، (۵)۔ ابوجعفر محمد۔

پھر عمری کہتے ہیں کہ ابی الغنائم حسنی کی کتاب میں ابوالقاسم حسین ابنِ خداع نسابہ مصری کہتے ہیں کہ مجھ سے شبل بن تکین نسابہ باہلی نے کہا کہ احمد بن عیسیٰ کی اولاد ابوالقاسم محمد اور ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی۔[۳]

اِسی طرح فخرالدین رازی کے بقول احمد کی اولاد ابوجعفر محمد اور ابوالحسن علی سے جاری ہوئی۔[۴]

اور بقول سیّد عزیزالدین نسابہ احمد مختفی کی اولاد صرف ایک فرزند ابی جعفر محمد سے جاری ہوئی اور علی بن احمد کی اعقاب خراسان اور کرامان میں ہے تاہم ان کے بعد کا ذِکر میں نے نہیں کیا۔[۵]

بقول ابنِ طقطقی کہ احمد کی اولاد سے عبداللہ بن علی بن محمد بن احمد المختفی المذکور تھے۔[۶]

اور بقول ابنِ عنبہ احمد مختفی کی اولاد محمد المکفل اور علی سے جاری ہوئی۔[۷]

اب ہم مذکور روایات کا جائزہ لیتے ہیں۔

ابی نصر بخاری نے احمد مختفی کے دو فرزند علی اور محمد کی اولاد جاری ہونے کا ذِکر کیا مگر ان کی اولاد کی تفصیل نہیں لکھی مثلاً نام نہیں لکھتے۔

---

۱۔ سر سلسلۃ العلویہ، ص ۶۶ ۲۔ تہذیب الانساب، ص ۲۱۵ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۹۰۔۳۸۹

۴۔ الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۴۳ ۵۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۵۴ ۶۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۴۳ ۷۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۶۷

شیخ شرف عبیدلی نے صرف یہ ذِکر کیا ہے کہ محمد اور علی سے اولاد جاری ہوئی۔

ابوالحسن عمری نے پانچ فرزندان کا ذِکر یا لیکن اولاد صرف ابوجعفر محمد سے تحریر کی اور پھر شبل بن تکین کی روایت لکھی کہ احمد مختفی کی اولاد ابوالقاسم محمد اور ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی۔

فخر الدین رازی نے بھی ابوجعفر محمد اور علی کا تحریر کیا کہ ان دونوں کی اولاد جاری ہوئی لیکن اولاد صرف ابوجعفر محمد کی تحریر کی۔ عزیزالدین مروزی نے یہی تحریر کیا کہ ان دونوں کی اولاد تھی مگر علی کی اولاد کے بارے میں غیر یقینی جملہ تحریر کیا اور محمد کی اولاد کے بارے میں یقینی جملہ تحریر کیا۔

ابنِ طقطقی نے صرف محمد بن احمد مختفی کی اولاد کا اقرار کیا، جب کہ ابنِ عنبہ حسینی نے علی اور محمد دونوں کی اولاد تحریر کی۔ نسابین نے احمد مختفی کی اولاد کے بارے میں محمد کا یقینی طور پر کہا کہ ان کی اولاد جاری ہوئی مگر علی کا یہ کہا کہ ان کی اولاد جاری ہوئی پھر اولاد تحریر بھی نہیں کی۔ اب یہاں ان دونوں حضرات محمد اور علی سے منسوب حضرات درست سمجھے جائیں گے کیونکہ ان کے والد نے حکومتِ وقت سے روپوش ہوکر زندگی گزاری لہٰذا ان کی اولادیں بھی غیر معروف رہ کر زندگی گزارتی رہیں۔ تو نسابین کے نزدیک ابوجعفر محمد کی خبر پہنچی تو کچھ نے ان کی اولاد لکھ دی اور وہ بھی بہت کم تفصیل کے ساتھ۔ اور علی کی اولاد ہونے کا ذِکر کیا لیکن محتاط رویہ اپنایا مگر علی کی اولاد کا اِنکار نہیں کیا۔

صرف ابنِ عنبہ نے علی کی اولاد تحریر کی وہ بھی مختصر تحریر کی اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جو کہ احمد المختفی کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے حجاز، عراق، ایران، افغانستان، لبنان، مصر، بحرین میں کوئی بھی ایسا دعویٰ نہیں کر رہا کہ وہ محمد و علی ابنان احمد مختفی بن عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ کی اولاد ہے۔

نسابین صرف وہی تحریر کرتے ہیں جو تحقیق شدہ خبر ان تک پہنچے۔ اس لیے وہ کسی کی اولاد اِنکار یا اقرار کرنے میں محتاط ہوتے ہیں۔ احمد مختفی کی روپوشی کے بعد ان کی اولاد پر بھی یقینی طور سے روپوشی آئی ہوگی جس کی وجہ سے ان کے حالات رقم نہ ہو سکے اور جن حالات کی خبر نسابین تک آئی اُن میں ابوجعفر محمد کی اولاد ہونے کا زیادہ بیان ہے۔ تاہم علی کی اولاد بھی جاری ہوئی لیکن ان کا زیادہ تذکرہ رقم نہ ہوسکا۔ ہوسکتا ہے علی کی اولاد آج بھی موجود ہو۔ واللہ اعلم۔

اِسی طرح کا ایک واقعہ محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی امیر المومنینؑ کا بھی ہے۔

## ۹۔ جس کی خبر کسی تک نہ پہنچے اُس کی اولاد کا ہونا ممکن ہے

بقول ابی الفرج اصفہانی کہ عبیداللہ بن محمد سے منقول ہے کہ محمد نفس ذکیہ فرماتے کہ ایک دِن میں کوہ رضوی پر اپنی مدخولہ کنیز کے ہمراہ موجود تھا اس کے پاس میرا بیٹا بھی تھا جسے وہ دودھ پلاتی تھی۔ اچانک پہاڑ پر مجھے گرفتار کرنے کے لیے دھاوا بولا گیا تو میں وہاں سے فرار کرنے کے لیے نکلا اور وہ کنیز بھی وہاں سے بھاگی تو اس سے بچہ گر گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔[۱]

یعنی روپوشی کی حالت میں محمد نفس ذکیہ کی جو کنیز ان کے ہمراہ تھی۔ اس سے اِن کا ایک بیٹا تھا جو وہاں سے فرار کے وقت پہاڑی سے گر کر مر گیا۔

اب مثال کے طور پر وہ بچہ پہاڑی سے گر کر نہ مرتا یا وہ اپنے ماں باپ دونوں سے بچھڑ کر کسی نامعلوم ذریعے سے پرورش پاتا اور اس کی اولاد بھی جاری ہوتی تو ایسی صورت اُس کی نسل کے بارے میں متضاد خبریں گردش کرتیں، جب تک کہ کوئی مضبوط گواہی اُس کے حق میں نہ دی جائے اور عادل گواہی اُس کے نسب کو ثابت نہ کر دے، کیونکہ روپوشی کی حالت میں پیدا ہونے والی اولاد بھی روپوش رہتی ہے جب تک کے سیاسی طور پر حالات درست نہ ہو جائیں اور جب حالات درست ہو جائیں تو ہوسکتا ہے گردشِ زمانہ ان کو کہاں سے کہاں لے جائے۔

۱۔ مقاتل الطالبیین از ابی الفرج اصفہانی تحقیق سیّد احمد صقر، ص ۲۰۵۔۲۰۴

## ۱۰۔عوام کسی بڑی شخصیت کے بارے میں افواہوں پر بھی یقین کر لیتے ہیں

اِسی سے ملتی جلتی مثال ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی ہے بقول ابی نصر بخاری کہ جب ادریس بن عبداللہ محض کا اِنتقال ہوا تو اُن کی جاریہ (کنیز) حاملہ تھی۔ اہلِ مغرب نے سلطنت کا تاج اُس جاریہ کے پیٹ پر رکھ دیا اور چار مہینے بعد اُس کا بیٹا پیدا ہوا جسے ادریس بن ادریس کہا گیا۔ ادریس بن ادریس بن عبداللہ کا معاملہ عوام الناس سے پوشیدہ تھا۔ اس لیے ان کا نسب ادریس بن عبداللہ کے غلام راشد سے جوڑا گیا کہ اُس نے سلطنت حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا۔ ادریس بن عبداللہ محض کی کوئی اولاد نہیں تھی لیکن ایسا نہیں تھا اُس وقت داوٴد بن قاسم جعفری جو کہ کبار علماء میں سے تھے اور علم النسب بتاتا ہے کہ وہ وہاں حاضر تھے۔[۱]

ابو ہاشم داوٴد بن القاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر الطیار، ادریس بن عبداللہ کے زہر نوش فرمانے اور ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کی ولادت تک وہیں موجود تھے۔[۲]

اب اس مثال میں بھی ادریس بن عبداللہ محض کی کنیز اُن سے حاملہ تھی مگر عوام الناس سے پوشیدہ تھا اس لیے عوام نے اس ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کو راشد نامی غلام سے جوڑا لیکن وہاں نسابہ داوٴد بن قاسم جعفری موجود تھے اور انھوں نے نسب کی تصدیق کی۔

## ۱۱۔جید نسابین نے نسب سے متعلّق مکمّل صداقت سے کام لیا اور کچھ بھی نہیں چھپایا

علی السدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام بقول ابی نصر بخاری کہ عبداللہ بن علی سدید کی پرورش ان کے والد کی موت کے بعد ان کے دادا حسن بن زید بن امام حسنؑ نے کی کیونکہ علی سدید اپنے والد حسن بن زید کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور عبداللہ بن علی السدید کی والدہ جو کہ جاریہ (یعنی کنیز) تھیں کو فروخت کیا گیا اور یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ حاملہ ہیں تو خریدار نے اس جاریہ کو حسن بن زید بن امام حسنؑ کو واپس کیا اور اس جاریہ نے عبداللہ بن علی السدید کو جنم دیا جن پر شک کیا گیا۔ اس جاریہ کا نام ھیفاء تھا اس کا ذِکر ابوالحسن موسوی صاحب ابی الساج نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور وہ انساب کے عالم تھے۔[۳]

اب یہاں پر ابی الحسن موسوی کو ابی انصر بخاری نقل کر رہے ہیں جس میں تحریر ہے کہ جب علی السدید فوت ہوئے تو اُن کی کنیزیں ان کے والد حسن بن زید بن امام حسن نے فروخت کیں اور خریدار نے ایک کنیز واپس کر دی جس کا نام ھیفاء تھا کیونکہ وہ کنیز حاملہ تھی۔ حسن بن زید نے اس کو واپس لیا اور اپنی نگداشت میں رکھا لیکن شک کرنا فطری تھا، مگر نسابین نے عبداللہ کی اولاد تحریر کی کیونکہ عبداللہ بن علی السدید کے خدوخال اور عادات ان کے والدِ محترم کی طرح تھیں۔ اس قصے میں یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ نسابین نے نسب سے متعلّق ہر بات تحریر کی ہے۔ اس میں کسی قسم کا لحاظ نہیں رکھا، حالانکہ وہ بعض باتوں پر پردہ ڈال سکتے تھے، لیکن علم الانساب نسب کی گہرائی کو جانچتا ہے، لہٰذا یہ بات بھی ابوالحسن موسوی نے اپنی کتاب میں تحریر کی ابی نصر بخاری نے اس کو نقل کیا اور بعد میں ابنِ عنبہ اور بعض دوسرے نسابین نے ابی نصر بخاری سے اس روایت کو نقل کیا۔

جہاں تک معاملہ ہے علوی نسب کی صداقت کا تو نسابین نے مذکورہ بالا روایت تحریر کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ علوی نسب میں انھوں نے سو فیصد صداقت سے ہر چیز بیان کی ہے۔ انھوں نے نسب کی طہارت سے متعلّق ہر بات کو بیان کیا اور جہاں اُنھیں نسب پر شک ہوا انھوں نے اُس کا برملا اظہار بھی کیا اور یہ کام صرف جید نسابین کا ہے۔ اس میں عام نسابین شامل نہیں ہے۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ابی نصر بخاری، ص۱۳ ۲۔عمدۃ الطالب، ص۱۴۲ ۳۔سر سلسلۃ العلویہ، ص۲۴

## ۱۲۔اگر ایک ہی شخصیت کے شجرے کومختلف نسابین نے اختلاف سے رقم کیا ہے تب بھی شجرہ درست ہے یعنی روایت کا اِختلاف نسب کا اختلاف نہیں

تہذیب الانساب میں شیخ الشرف عبیدلی نسابہ کے مطابق علی عراقی بن حسین بن محمد بن حسین بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدین بقول شیخ شرف عبیدلی ان کے اعقاب میں(۱)ابی الحسن احمد بصرۃ اور کوفہ،(۲)۔ابی محمد حسن،(۳)۔ابی جعفر محمد المعروف بابن معبرانیہ،(۴)۔ابی طیب محمد،(۵)۔ابی عبداللہ حسین۔[۱]

جب کہ تہذیب الانساب کے قدیم مخطوطہ جو کہ موصلی کے خط سے تحریر ہے اُس میں بھی تقریباً ایسے ہی درج ہے۔

کتاب المجدی فی انساب الطالبین میں یہ ذِکر اعقاب محمد بن عیسیٰ موتم اشبال میں کیا گیا ہے اور وہ یوں کہ شریف ابوالعزعلی بابن عراقی بن محمد بن عبدالعظیم بن احمد بن علی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ جو کہ بقول عمری میرے دوست ہیں اور بصرہ میں مقیم ہیں اور عمری اپنی کتاب کے اِسی صفحہ پر ایک دوسرا نسب جو کہ اِسی خاندان سے ہے تحریر کرتے ہیں کہ ابوالھیجا محمد بن قاسم بن محمد بن احمد بن علی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال المذکور جو کہ ابن دیک الخزاز تھے اور ان کی اولاد کوفہ اور بصرہ میں ''بیتِ عراقی'' کہلاتی ہے۔[۲]

بقول الشریف عزیزالدین مروزی۔

کہ محمد بن عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی اوّل علی بقول ابنِ خداع نسابہ کہ وہ عراقی تھے اور طاہرالجمال اور اس علی بن محمد بن عیسیٰ بن زید شہید سے ابی الغنائم نسابہ کے نزدیک صرف ایک فرزند حسین العراقی تھے جب کہ بقول ابی الحرب نسابہ کہ احمد بن علی عراقی بھی تھا جس کی اعقاب تھیں اور ابی الغنائم نسابہ کے بعض نسخے میں علی العراقی ابن حسین تھا اور حسین بن عیسیٰ بن زید شہید کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔محمد جس کی اعقاب کثیر تعداد میں طبرستان میں تھی، (۲)۔ابی طاہر احمد حسری مدینہ،(۳)۔زید ثانی،(۴)۔علی العراقی صرف ابی اسماعیل طباطبائی نسابہ کے نزدیک علی العراقی بن حسین بن محمد بن حسین بن عیسیٰ بن زید شہید تھے اور ابنِ خداع نسابہ مصری کے نزدیک علی عراقی بن محمد بن عیسیٰ ابنِ زید شہید تھے اور صاحب الدوحہ رحمۃ اللہ قد اختار فی نسب العراقی انہ ابن حسین بن عیسیٰ المختفی اور میں اس سے متفق ہوں۔[۳]

جب کہ الفخری میں ان کی اولاد کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ علی عراقی بن حسین بن عیسیٰ بن زید شہید جن کے نسب کے ذِکر میں لوگوں میں اختلاف تھے۔اُن کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابی حسین احمد دعکی،(۲)۔ابی جعفر محمد اکبر،(۳)۔ابی محمد حسن،(۴)۔ابی محمد طیب اصغر،(۵)۔ابی عبداللہ حسین[۴]

بقول فخرالدین رازی: محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید کی اولاد صرف ایک فرزند سے باقی رہی جن کا نام علی اور لقب عراقی تھا جنھوں نے معتصم کے ایام میں خروج کیا اور قتل ہو گئے اور اس علی عراقی کی اولاد صرف حسین عراقی سے چلی اور اس حسین عراقی کی اولاد صرف ایک فرزند علی عراقی سے جاری ہوئی اور اس علی عراقی بن حسین عراقی بن علی عراقی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام کی اولاد تین سپران سے جاری ہوئی:

(۱)۔ابومحمد حسن،(۲)۔ابوجعفر محمد،(۳)۔ابوعبداللہ حسین

اور نسابین کا عراقی کی اولاد کے بارے میں اختلاف ہے اور ہم ذِکر کر رہے ہیں۔قول السیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کا اور بقول ابواسماعیل طباطبائی علی العراقی بن حسین بن محمد بن حسین بن عیسیٰ موتم اشبال اور دوسروں نے کہا کہ علی عراقی ابنِ حسین بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید۔

۱۔تہذیب الانساب،ص۲۱۰ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۹۳ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۵۵۔۵۴

۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ۵۷۔۵۶

اللہ اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔[۱]

بقول باابن طقطقی نسابہ کہ محمد بن حسین بن عیسیٰ موتم الاشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ کی اولاد میں دو فرزند(۱) حسین بن محمد جس کا فرزند عبداللہ تھا اور ابی الحسین علی عراقی تھے۔[۲]

یعنی باابن طقطقی کے مطابق علی عراقی بن محمد بن حسین غصارہ بن عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھے، بقول عمدۃ النسابین سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدین کی اولاد کثیر تعداد میں منتشر ہوئی۔ ان کی جمہور اولاد علی العراقی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال المذکور سے ملتی ہے۔ آپ عراق داخل ہوئے اور قیام کیا اس لیے اہلِ حجاز نے آپ کو عراقی کہا آپ کے پانچ فرزند سے اولاد تھی جس میں سے آج دو کی بقایا ہے اور ان میں سے اکثر اولاد ابوحسین احمد دعکی کی ہے۔[۳]

پاک و ہند میں موجود زیدی سادات باہرہ کا نسب بھی علی عراقی سے ملتا ہے اور اُن کی روایت صاحب عمدۃ الطالب سے مطابقت رکھتی ہے۔ اُوپر بیان کی گئی چھے روایات مستند اور جید نسابین کی ہیں لیکن ان بھی شدید اختلاف ہے کہ علی عراقی کا نسب عیسیٰ موتم اشبال کے بیٹوں محمد یا حسین سے ملتا ہے۔

شیخ شرف عبید لی، ابی الغنائم دمشقی نسابہ، ا ابی اسماعیل طباطبائی اور اس صفی الدین محمد بن طقطقی کے نزدیک علی العراقی کا نسب حسین غصارۃ بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید سے ملتا ہے جب کہ شریف ابوالحسن عمری نسابہ کبیر، ابنِ خداع نسابہ مصری اور سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کے نزدیک علی العراقی کا نسب محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید سے ملتا ہے۔ تاہم دونوں گروہوں میں علی عراقی اور عیسیٰ موتم اشبال کے نسب میں درمیانی پشتوں پر بھی اختلاف ہے۔ اور نسابہ عزیز الدین مروزی اور امام فخر الدین رازی نے دونوں طرح کے قول قلمبند کیے ہیں لیکن ان جمع روایات سے علی عراقی کا نسب ثابت ہوتا ہے کہ وہ عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید کی اولاد سے تھے کیونکہ نسابین نے اُن کے نسب کی تصدیق کی تاہم روایت میں اختلاف ہے اور اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ روایت میں اِختلاف ہونے سے نسب کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

## ۱۳۔ اگر دو نسابین میں شدید اختلاف ہو تو اہمیت جید نسابہ کو حاصل رہے گی

بقول جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی نسابہ کہ ابوجعفر نفیس ھبیت اللہ بن ابی فتح محمد نقیب کوفہ بن ابی طاہر عبداللہ بن امیر ابی الفتح محمد المعروف باابن صخرہ بن محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن ابوالحسن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابوالحسین جعفر کمال اشرف، (۲)۔ابونزار احمد، (۳)۔شکر الاسود۔

ان حضرات میں سے شکر الاسود بن ابوجعفر نفیس ھبت اللہ پر ابنِ مرتضٰی نسابہ موسوی نے شدید طعن کیا کہ ان کی والدہ جاریہ تھیں اور انھوں نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر ان کے والد (ابوجعفر نفیس) سے نکاح کیا۔

جب کہ الشیخ سیّد عبدالحمید بن تقی حسینی زیدی نسابہ کبیر نے ان کا نسب ثابت کیا اور کہا ان کی والدہ اُم الولد تھیں اور اُن کا نام ''سعادۃ'' تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیّد عبدالحمید نسابہ اُن کے حال کو زیادہ جانتے تھے اور ابنِ مرتضٰی موسوی سے زیادہ شکر الاسود کے زمانے کے قریب تھے۔ ان کی اولاد بنو کمکمہ کہلاتی ہے۔[۴]

اب یہاں ابن مرتضٰی موسوی نسابہ نے شکر الاسود کی والدہ کی کردارکشی کی کہ اُس نے اپنے آقا کی مرضی کے بغیر ان کے والد سے نکاح کیا کیونکہ

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص۱۴۴۔۱۴۳ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۲۴۶ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۳۷۱

۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۲۹۹

کنیزیں اپنے آقا کے ساتھ جنسی طور پر ربط رکھتی تھیں اور جب ایک آقا اپنی کنیز فروخت کرتا تو اُس کنیز کو بھی عدت رکھنی پڑتی اس کے بعد وہ دوسرے آقا کے لیے جائز ہوتی۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ پچھلے آقا کا بیج کہیں اس کے رحم میں پرورش تو نہیں پا رہا اور جب عدت پوری ہو جاتی تو معلوم پڑ جاتا کہ کنیز حاملہ ہے یا نہیں۔ تب وہ کسی دوسرے آقا کے پاس جا سکتی تھی لیکن ابنِ مرتضٰی موسوی کے مطابق شکرالاسود کی والدہ نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ابوجعفر نفیس ھبت اللہ سے نکاح کیا جس کا مطلب ہے کہ اولاد کا صحیح النسب ہونا شک کے زمرے میں آتا ہے۔

تاہم نسابہ کبیر سیّد عبدالحمید نسابہ بن تقی حسینی نسابہ نے اس نسب کو ثابت کیا اور بتایا کہ وہ اُم الولد تھیں جن کا نام سعادۃ تھا۔

یہ ابنِ مرتضٰی موسوی نسابہ جو کہ ابوالقاسم علی بن حسن رضی نسابہ بن محمد بن علی بن ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم علی المعروف شریف مرتضٰی علم الہدیٰ ابنِ ابواحمد حسین موسوی بن موسیٰ ابرش بن محمد اعرج بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضٰی ابن امام موسیٰ کاظمؑ تھے۔

ان کی کتاب ''دیوان النسب'' تھی انھوں نے آل ابی زید عبیدلین جو موصل کے نقباء تھے۔ اُن کے نسب پر بھی طعن کیا اور اپنی کتاب میں جس طرح چاہا اپنے قلم کا اِستعمال کیا اور اپنی زبان سے جس طرح چاہا طعن آل ابی زید عبیدلین موصل کے نقباء پر لگایا اور یہ طعن ان کے علاوہ کسی ایک نسابہ نے بھی نہ لگایا، بقول ابنِ عنبہ کہ مجھے میرے اُستاد سیّد تاج الدین ابنِ معیہ نسابہ حسنی نے بتایا کہ اُن کے اُستاد الشیخ علم الدین مرتضٰی علی بن عبدالحمید بن فخار موسوی نے انھیں بتایا کہ اس (ابنِ مرتضٰی موسوی) نے ستر سے زائد علوی خاندانوں پر طعن لگائے اور کسی ایک نے بھی اس سے موافقت نہ کی اور یہ حضرت علوی خاندانوں پر طعن لگانے میں منفرد تھا۔[ا]

ابنِ مرتضٰی موسوی نسابہ چونکہ شریف مرتضٰی علم الہدیٰ نقیب النقباء کی اولاد سے تھے۔ اس لیے اُن کو عراق میں عہدہ اور رسوخ حاصل تھا۔ اس لیے انھوں نے بہت سے خاندانوں پر اپنے ذاتی عناد کی وجہ سے طعن لگایا اور خود انساب الطالبین میں یہ کوئی اہم شخصیت نہ تھے، تاہم ان کے اقوال کا رد چار جید نسابہ کر رہے ہیں۔ سیّد عبدالحمید نسابہ زیدی، شریف سیّد علم الدین مرتضٰی نسابہ، سیّد تاج الدین ابنِ معیتہ اور سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ شامل ہیں۔ اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ جید نسابین کے اقوال عام نسابین کے مقابلے میں زیادہ مؤثر اور قابلِ قبول ہیں۔

اِس طرح کی ایک اور مثال بھی ہم تحریر کر دیتے ہیں، جس میں ابنِ عنبہ اور ابنِ طقطقی کے اقوال کا آپس میں اختلاف ہے۔

بقول ابنِ طقطقی نسابہ حسنی کہ عبداللہ بن علی اشقر بن جعفر بن امام علی نقیؑ بن امام محمد جواد تقی ابن امام علی رضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد سے السیّد نسابہ مصر بدرالدین حسن بن علی بن سلیمان بن مکی بن بدران بن حسن بن عبداللہ المذکور تھے، جو کہ شیخ مشجر اور مصنّف کتاب مستحضر الانساب تھے۔ ان کی بیان کی ہوئی اُن کے نسب کی روایت مجھے نقیب تاج الدین علی بن عبدالحمید حسینی نے بتائی اور کہا کہ میں نے اِن کو سن ۶۹۷ ہجری کو مکہ میں دیکھا اور ان کے ہمراہ خلیفہ حاکم الراشدی سے ملاقات کی۔[۲]

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ علی بن جعفر بن امام علی الہادیؑ کی اولاد سے محمد نازوک بن عبداللہ بن علی المذکور تھے کہ اور نسابہ مصری نے کہا کہ میں حسن بن علی بن سلیمان بن مکی بن بدران بن یوسف بن حسن دقاق بن ابوالقاسم عبداللہ بن محمد نازوک عبداللہ بن علی اشقر بن جعفر بن امام علی نقیؑ ہوں۔

بقول نقیب شیخ تاج الدین ابنِ معیہ حسنی کہ اس نسب کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے اور یہ نسل غلط ہے، بعض نسابین کا زعم تھا کہ حسن بن عبداللہ بن محمد نازوک جن کو حسن کیا بھی کہا جاتا تھا کہ اُن کی اولاد تھی اور یہ ایک غلط فریب ہے۔

بقول ابنِ عنبہ کہ الشیخ ابوحسن عمری نے حسن کا ذِکر کیا اور ان کے بھائی کی اولاد کا چوتھی اور پانچویں پشت تک ذِکر کیا بقول ابنِ عنبہ کہ یہ دلیل ہے کہ حسن کی اولاد نہیں تھی۔[۳]

---

ا۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۸۸ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۵۹ ۳۔عمدۃ الطالب فی النساب آل ابی طالب،ص ۱۸۱

یعنی بقول ابنِ عنبہ کہ عمری نے حسن کے بھائی کی اولادوں کے پانچویں پشتوں تک ذِکر کیا اور اگر حسن کی اولاد ہوتی تو اُن کا ذِکر بھی ضرور کرتے اس لیے یہ دلیل ہے کہ حسن کی اولاد نہیں تھی۔ اب ایسی صورت میں جہاں دو جید نسابین کی روایات میں زمین آسمان کا فرق آ گیا تو ان دونوں نسابوں کی علمی اِستعداد کا جائزہ لینا ہوگا۔ ان میں ابنِ عنبہ نے اپنی کتاب میں تمام روایات مستند نسابین سے لی ہیں اور وہ نسابین کے جید ترین سلسلے سے بھی وابستہ تھے۔ اس لیے اُن کی روایات میں قرن در قرن نسابین کی علمی صلاحیت کی جھلک نظر آتی ہے۔

جب کہ صفی الدین یا بن طقطقی نے عوام سے بھی روایات قبول کی ہیں۔ جن میں عام مؤرخ، عام نقیب اور عام سادات شامل ہیں۔ جب کہ ابنِ عنبہ نے جید ترین نسابین کی روایات کو قبول کیا ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا بیان میں جمال الدین ابنِ عنبہ کا پلڑا بھاری ہے۔

## ۱۴۔ اشراف کا غیر معیاری خاندانوں میں شادی کرنا بھی نسب پر سوالیہ نشان لگاتا ہے

اس سلسلے میں ہم بغداد کے ایک موسوی خاندان کا غیر معیاری خاندان میں شادی کا بیان کریں گے۔ ان میں ابومظفرّ ہبیت اللہ فخر الدین بن ابومحمد حسن بن ابو برکات سعد اللہ بن ابی عبداللہ حسین بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ احمد بن موسیٰ ابرش بن محمد اعرج بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضٰی بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔

آپ جد سادات موسویہ بغداد تھے بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ انھوں نے اپنا نسب خراب کیا ایسے لوگوں میں شادیاں کر کے جو ان کے لیے مناسب نہیں تھے اِس کی اِبتداء جلال الدین ابوالحسن علی بن محمد بن ھبیت اللہ ابومظفرّ المذ کورنے کی جو کریم سخی اور متولی نقابۃ مشہد امام موسیٰ کاظمؑ اور متولی نقابہ الاشراف حلہ تھے۔ انھوں نے ''حیاۃ'' نامی ایک گانے والی سے شادی کی جس کے بارے میں ابن الاھوزی نے کچھ نامناسب شعر کہے۔

اس کے بعد جلال الدین ابوالحسن علی کے فرزند ابوعبداللہ حسین صفی الدین جو نقیب مشہد امام موسیٰ کاظمؑ تھا نے شاہی بنت محمود الطشت دار سے شادی کی جو کہ دار الخلافہ سے بھی تعلّق میں تھی یعنی اُس کا آنا جانا دار الخلافہ میں تھا اور جب شاہی بنتِ محمود طشت دار کا بیٹا ابوجعفر محمد الملقب تاج پیدا ہوا تو صفی الدین حسین ابوعبداللہ نے اس کا اِنکار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے تاہم بعد میں اعتراف کر لیا۔[۱]

اب اس روایت میں ابنِ عنبہ نے شاہی بنت محمود طشت دار کے کردار پر دبے الفاظ میں اُنگلی اُٹھائی اِس لیے اُس کے بیٹے کی پیدائش پر اُس کے والد نے اِنکار کر دیا، کیونکہ اشراف کا غیر معیاری خاندانوں میں شادیاں کرنے سے ان کے شرف پر حرف آ جاتا ہے۔ اشراف کو اپنے شرف کی حفاظت کرنی پڑتی ہے، کیونکہ پیدا ہونے والے بچے میں ماں اور باپ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں اور پھر وہی خصوصیات آگے لے کر اپنی نسلوں میں منتقل کر دیتے ہیں۔ اس کی ایک اور مثال حسن الشجری بن علی خواری بن حسن بن جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی ہے۔

بقول ضامن بن شدقم عبیدلی مدنی کہ ان کو الشجر یہ کہا جاتا ہے۔ ان کی اولاد میں عوام الناس سے ایک جماعت داخل ہوگئی جنھوں نے ان سے شادیاں کیں اور یہ لوگ ان کے نسب کی معرفت نہیں رکھتے تھے۔[۲]

اور ایک جماعت ان میں دولتِ عثمانیہ کی طرف سے ملنے والے وظائف کی لالچ میں داخل ہوگئی۔ اِس اِختلاط کی وجہ سے اہلِ عرب میں ان کا شرف معتبر نہیں رہا۔[۳]

ان اس دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ اشراف السادات کو معیاری خاندانوں میں شادیاں کرنی چاہئیں جو ان کے ہم کفو ہوں۔

---

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۹۳۔۱۹۲ ۲۔ مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص ۳۸۱

۳۔ تاست الدولہ العثمانیہ بآ سیاصغریٰ الموسوعہ تاریخیہ جلد ششم، ص ۱۱۲

## ۱۵۔کسی خاندان کا ایسے فرد سے نسب ظاہر کرنا جس شخص کا وجود ہی ثابت نہ ہوتو اُن کے قدیم شجرات اور شہرت کی اہمیت نہیں

بقول عزیزالدین مروزی نسابہ سیّد احمد امیر کا بن محمد شش دیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن قاسم بن ابومحمد حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ شریف مروزی کہتے ہیں کہ ان چند گھنٹوں تک میں نہیں جانتا کہ احمد امیر کا بن محمد ششدیو کی دو فرزندان کے علاوہ کوئی اولاد جاری ہوئی۔

ان میں اوّل ابوالقاسم محمد جن کے دس بیٹوں کی اولاد دینور۔ زنجان بغداد اور بخارا میں گئی، لیکن ابوالغنائم دمشقی نے ان دس میں سے طاہر کا ذِکر کیا جو رست میں تھا اور اس کی اولاد بغداد میں تھی اور دوسرا زید جس کے دو فرزند زنجان میں تھے جن میں سے ایک کی ابوالغنائم نے نفی کی۔

دوئم مہدی بن احمد امیر کا بن محمد ششدیو۔

بقول مروزی کہ کہا جاتا ہے کہ احمد امیر کا بن محمد ششدیو کا ایک اور فرزند محمد شیراز میں تھا وہیں پیدا اور ہوا اور وہیں وفات پائی اور وہ یہاں (شیراز) سے باہر نہ نکلا اور یہیں پر اُس کے چھے پسران کی اولاد جاری ہوئی۔

بقول سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کہ بمطابق ۴۲۴ہجری شیراز میں مَیں نے ان سے ملاقات کی اور میں نے دیکھا کہ علویوں کی جماعت اُن پر طعن کرتی تھی لیکن وہ اپنے جریدے (شجرے) پر قائم رہے اور جب میں اُن سے مِلا تو میں نے جان لیا کہ انھوں نے کیا لکھا۔ محمد بن احمد بن ششدیو کے والد کا ذِکر نہیں کیا، تو انھوں نے کہا کہ ہم یہی جانتے ہیں اور جو انھوں نے بتایا میں نے نقل کیا، پھر میں نے ابی جعفر (شیخ شرف عبیدلی) اور ابی عبداللہ ابن طباطبا نسابہ سے ملاقات کی اور ان کی تحریر کردہ کتابوں سے اِس کی کوئی معلومات حاصل نہ کی جو شیراز والے خاندان سے ملتی ہوں اور ابنِ طباطبا نے اس مسئلے میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا کہ آپ نے جو معلومات اُن کے متعلّق حاصل کی ہیں اُن کو تحریر کریں۔

میں نے کوفہ میں یہ معلومات تحریر کیں اور اُن کو بھیجیں بقول مروزی کہ آج میں شیراز میں ہوں ان کی ایک بڑی تعداد ہے، بمطابق ۵۹۸ہجری کو اور میں نے اس بیان سے جو کچھ سنا تھا اس (خاندان) کے سامنے پڑھتا ہوں اور ان سے ان کے نسب جو محمد ششدیو تک جاتا تھا پوچھا مگر وہ اس کو نہیں جانتے۔[ا]

مذکورہ بالا بیان میں ابوالغنائم دمشقی ایک ایسے خاندان سے شیراز میں ملتے ہیں اور جو کہ محمد بن احمد بن محمد ششدیو سے نسب ملاتے ہیں، جب کہ احمد بن محمد ششدیو کے دو فرزند تھے۔ ابوالقاسم محمد اور مہدی جب کہ بعض شیراز کے علوی بھی ان پر طعن کرتے تھے اور جب ابوالغنائم ان سے ملے اور ان کے پرانے کاغذات دیکھے تو جس محمد بن احمد بن ششدیو تک ان کا نسب جاتا تھا۔ ان کے ابا کا ذِکر نہیں تھا، لیکن وہ اپنے کاغذات پر قائم تھے اور جب وہ بغداد آئے تو اپنے اُستاد شیخ شرف اور ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا سے ملاقات کی اور ان کے کاغذات یا کتابوں سے معلومات ملائی لیکن محمد بن احمد بن ششدیو کا کوئی ذِکر نہیں تھا تو ابوعبداللہ ابنِ طباطبا نے ابی الغنائم سے کہا کہ ان کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئیں ان کو تحریر کروں کہ اس خاندان کی حقیقت دوسروں پر واضح ہو۔

ایسے خاندان جو غیر معروف حضرات سے نسب ملاتے ہیں اُن کی شہرت بلدی بھی قدیم ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی ہے لیکن جب بنیادی مصادر سے یہ معلومات تضاد پیدا کرے تو لازمی خاندان شک میں آئے گا۔

مروزی چھٹی صدی کے آخر تک اس خاندان کے لوگوں سے تفتیش کرتے رہے مگر اس خاندان کے لوگ نسب کے بارے میں انجان تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کسی قدیم خاندان کے قدیم کاغذات بھی نسب کی بنیادی معلومات جو جید نسابین نے تحریر کی ہیں۔ اُن سے مطابقت نہ رکھتی ہو تو خاندان کی شہرت بلدی اور وثائق کو زیادہ اہمیت حاصل نہ ہوگی۔ اس بیان میں ابوالغنائم اس خاندان کا صحیح نسب معلوم کرنا چاہتے تھے مگر ایسا ہو نہ سکا کیونکہ مطلوبہ

ا۔الفخری فی انساب الطالبین،ص۱۴۰

خاندان سے اُنھیں محدود معلومات حاصل ہوئیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی خاندان کے مختلف گھرانوں میں ایک ہی نسب اختلاف کے ساتھ رقم کیا ہوا ہے اور اُن میں سے ایک یا دو کے علاوہ باقی غلط ہوں اور بدقسمتی سے نسابہ کے رُوبرو ایسا نسب آ جائے جو غلط اور مجہول ہوتو ایسی صورت میں نسابہ حاضر معلومات پر ہی رائے قائم کرے گا، لیکن اگر کسی خاندان کی تمام شاخوں کے پاس پایا جانے والا نسب بنیادی مصادر سے مطابقت نہیں رکھتا تو پھر شہرت بلدی اور قدیم شجرہ بھی متنازع ہے۔

ہم برصغیر پاک و ہند میں دیکھتے ہیں کہ صوفیاء کی اکثر اولادیں سیادت کی دعویٰ دار ہو جاتی ہیں اور صوفی جن کی نسل سیادت کا دعویٰ کرتی ہے۔ صوفی کی حلقہ ارادت اور سجادہ نشینوں کے اثر ورسوخ کی وجہ سے ان کے دعویٰ کو عام فہم لوگ درست مان لیتے ہیں لیکن اُن کے پاس نسب کا کوئی مضبوط ثبوت نہیں ہوتا، پھر بھی تصوف کو سیادت کے دعوے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اِسی لیے برصغیر کے اکثر صوفیاء کے من گھڑت شجرے ملتے ہیں جو حضرت علی کی اولاد میں کسی غیر معروف اور غیر اصل شخص سے ملتے ہوں گے جو نہ صرف علم الانساب کی رو سے کالعدم ہو گا بلکہ ایسی شخصیات پر مشتمل ہو گا جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں صوفیت سیادت ساز اِدارہ رہی ہے، جب کہ بعض حسبی نسبی سادات کے اجداد کا بھی مسلک صوفیاء پر ہونا قطعی ہے اور اُوپر سے علم الانساب کا خطے میں نہ ہونا ان وجوہات سے بہت سے صوفیاء کو سیّد لکھ دیا گیا، جب کہ ان کے نسب آج بھی ثابت نہیں ہوتے، لیکن جو کوئی غلط فہمی یا جان بوجھ کر سیادت کا دعویٰ کر دے اور جھٹلایا جائے تب بھی وہ اپنے دعوے سے باز نہیں آتا۔

## ۱۶۔ بعض اوقات نسب میں سب کچھ درست ہونے کی باوجود نسابین حتمی سطح پر نسب کے نتائج سے مطمئن نہیں ہوتے کیونکہ نسابین تواتر سے تحقیق کرتے ہیں۔

محمد بن حسین برسی بن عبدالرحمان بن قاسم الفقیہ بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالبؑ:

''بقول ابوالحسن عمری علوی کہ سال ۴۳۰ ہجری کی آمد کے ساتھ وہ شیخ کہ جس کی شہادت مقبول تھی دعویٰ کیا گیا کہ وہ علی ہیں جن کو سعادۃ کہا گیا۔ بن ابی محمد حسن بن ابی حسین احمد بن محمد بن حسین البرسی المذکور بقول عمری میں نے ان سے دعویٰ کی صحت کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے مجھے شہادت دینے والوں کی تحریریں دکھائیں جن میں قضاۃ النصیبین اور دیارِبکر اور علویوں کی جماعت کے علاوہ بھی شہادت دیکھی اور ابی یعلی بن عبین النقیب کی گواہی بھی تھی اور میں نے کچھ عادل حضرات سے سوال کیا ان کے نسب کے بارے میں تو انھوں نے کہا نسب صحیح ہے اور علویوں کی ایک جماعت اس نسبت کو ثابت سمجھتی ہے۔ تو میں نے اسے اپنے شجر میں ثابت لکھا اور اپنی تحریر میں لکھا کہ اُس کے ہاتھوں میں حجت ہے اور الشریف ابوالقاسم ابنِ دغیم حسنی داوودی نصیبی جو میرے دوست ہیں ان احوال پر گواہ ہیں اور اِن علی المعروف سعادۃ کا لقب قبع تھا اور ان کی وفات ۴۴۰ ہجری میں ہوئی اور اس کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں تھیں، پھر میں الشریف ابی السرایا احمد بن محمد بن زید بن علی بن عبیداللہ بن علی بن جعفر بن احمد سکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدین سے مِلا وہ رملہ میں علوی خاندان کے نقیب تھے۔ میں نے اُن سے علی المعروف سعادۃ کے نسب کے بارے میں سوال کیا انھوں نے کہا میرے نزدیک ثابت ہے اور پھر اس نسب میں گندگی ملی۔ [۱]

بقول ابنِ عنبہ کہ ان کے نسب میں گندگی ملی اور نسب ثابت نہ ہوا اُس نے اپنے بارے میں حکایات سنائیں جو اُس کے نسب کے باطل ہونے کے متعلّق تھیں۔ [۲]

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۴۔۲۱۳ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۷۶

مذکورہ بیان میں علی المعروف سعادہ کی بات ہو رہی تھی، جس میں موصوف کے پاس دارالقضا نصیبین اور دارالقضا دیار بکر کی شہادت کے علاوہ علویوں کی ایک جماعت کی شہادت تھی۔ اس پر نقیب علویین رملہ ابی السرایا احمد کی نظر میں بھی یہ نسب ثابت تھا اور خود الشریف ابوالحسن عمری نے اتنی شہادتوں کے بعد اپنے شجر میں اس کو تحریر کیا لیکن آخر میں نسب سے گندگی یا ناپا کی ظاہر ہوئی اور یہ ثابت نہ ہو سکا، یعنی نسابہ عمری تک ایسی مستند خبر پہنچی جو کہ نسب کی طہارت مشکوک کرتی تھی۔ کچھ ایسی حکایات ظاہر ہوئیں کہ اُن کا نسب باطل ہوگا۔

اس سے مراد اُن کی پیدائش بھی ہوسکتی ہے اور یہ طہارت یقینی طور پر اُن کی والداؤں کی طرف سے کوئی حماقت ہوسکتی ہے، چونکہ عمری نے اس نسب کو بار بار تحقیق کیا اور اپنے تئیں اپنے مشجر میں درج بھی کر لیا مگر پھر نسب سے گندگی ظاہر ہوئی۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ صحیح النسب وہ ہے جس کی ولادت طہارت پر مبنی ہے، یہاں اس بیان میں نسابہ تمام شہادتوں کے موصول ہونے پر بھی مطمئن نہیں ہوا، اور وہ مزید تحقیق کرتا رہا، حتیٰ کہ آخر میں کوئی ایسی بات سامنے آئی جو کہ ناگفتنی تھی اور نسب کے باطل ہونے کا اِمکان بڑھ گیا۔

عام طور پر برصغیر پاک و ہند میں علم الانساب کی اِتنی گہرائی سے تحقیق نہیں ہوتی، لیکن اہلِ عرب نسابین نے بہت گہرائی سے نسب کی تحقیق کی۔ نسب بے شک باپ کی طرف سے جاری ہوتا ہے مگر اس کی محافظ ماں ہوتی ہے۔ علم الانساب میں مردوں کے نام لیے جاتے ہیں مگر اس نظام کو حقیقی دوام عورتوں سے حاصل ہوتا ہے، اگر کوئی عورت اپنے مرد سے وفادار نہیں تو اس مرد کی اولاد کا نسب مشکوک رہے گا، کیونکہ نسب کا دانہ عورت کے رحم میں پلتا ہے۔ بہرحال اس بیان میں ہم حتمی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا بات سامنے آئی جس سے نسب باطل ہوگیا مگر وہ بات ناگفتنی تھی۔

تاہم آفرین ہے نسابین پر جنھوں نے نسب کے اِتنے شواہد مِل جانے پر بھی تحقیق جاری رکھی کیونکہ مذکورہ بالا قصے میں شریف عمری نسب کی صحت کے بارے میں مطمئن نہیں تھا۔ اس لیے نسب کے بارے میں اُس نے تحقیق جاری رکھی۔ قاضی نصیبین قاضی دیار بکر اور کچھ علوی حضرات کی شہادتوں کے باوجود تحقیق جاری رکھی۔ اُن کے دوست الشریف ابوالقاسم بن دغیم حسنی داوودی اس پر گواہ تھے اور جب اُن کی ملاقات رملہ میں علویوں کے نقیب سے ہوئی تو اُن سے بھی الشریف عمری نے علی المعروف سعادہ کے بارے میں سوال کیا اور جواب مثبت ملا لیکن پھر بھی عمری کو شک رہا اس سے یہ معلوم پڑتا ہے کہ علی المعروف سعادۃ کی شہرت بلدی پائیدار تھی۔ اِسی لیے اُس کے پاس شہادتیں تھیں اور نقیب رملہ اور نقیب ابی یعلی بن عجبین (عجیر) کی شہادت بھی تھی، پھر بھی آخر میں ایسی باتیں سامنے آئیں جس سے نسب کی طہارت پر سوالیہ نشان اُٹھ گیا اور تمام ثبوت دم توڑ گئے۔

## ۱۷۔ بعض اوقات چند پشتوں تک ایک جیسے نام ہونے کی وجہ سے بھی نسب کی روایت لکھنے میں تضاد واقع ہوسکتا ہے اور ایسا تضاد جید نسابین میں بھی پایا گیا جس کی مثال داعی الصغیر ہیں۔ ایسی صورت میں نسب درست مانا جائے گا۔

بقول ابی نصر بخاری:

حسن بن القاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم ابنِ حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام جو داعی الصغیر تھے۔ آپ رے میں کیا کی بن ماہان کے ہمراہ داخل ہوئے اور آمل میں بمطابق سنہ ۳۱۰ ہجری رمضان کے مہینے میں قتل ہوئے۔[۱]

شیخ شرف عبیدلی کی کتاب تہذیب الانساب کا مخطوط جو موصلی کے خط سے تحریر ہے۔ اس میں داعی الصغیر کا ذِکر واقع نہیں، مگر تہذیب الانساب کے دوسرے نسخے میں جس سے کتاب تہذیب الانساب کی اشاعت ہوئی اس میں ابی عبداللہ حسین ابنِ طباطبا کے تعلیقات بھی شامل ہیں۔ اُس میں نسب اس طرح بیان ہوا ہے۔

ابومحمد حسن داعی الصغیر بن القاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۲]

۱۔ سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۳ — ۲۔ تہذیب الانساب، ص ۱۲۳

شیخ ابوالحسن عمری آپ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ابومحمد حسن داعی بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری ابن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام جو کہ صاحب دیلم تھے اور ان کو بمطابق ۳۱۰ ہجری جنگ میں مرداویج بن زیاد نے قتل کیا۔ آپ زاہد تھے اور قزوین پر آپ کا قبضہ تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے تھے لیکن یہ ثابت ہے کہ آپ عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے تھے۔[۱]

پھر اِس طرح محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کی اولاد کے تذکرے میں عمری تحریر کرتے ہیں کہ ابومحمد حسن داعی الجلیل بن قاسم بن علی بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ۔ بقول عمری کہ عجمیوں کو زعم کہ یہ داعی عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد سے تھے اور اشنائی نسابہ بصری کا زعم تھا کہ یہ داعی الشجری ہے۔[۲]

بقول الشریف عزیزالدین مروزی۔

ابی محمد حسن داعی صغیر حکمران طبرستان بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۳]

فخرالدین رازی نے بھی یہی تحریر کیا۔[۴]

اِسی طرح سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ اولاد محمد بطحانی کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ داعی الجلیل ابومحمد حسن بن قاسم بن علی بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ تھے جو دیلم کے حکمران تھے اور آئمہ زیدیہ میں سے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ داعی عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کی اولاد سے تھے اور یہ حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری تھے اور یہ ابی نصر بخاری کے قول کے مطابق ہے۔ اوّل روایت عمری نے تحریر فرمائی ہے اور نقیب تاج الدین ابن معیہ دوسرے قول پر قائل ہیں، جو عجمیوں کا ہے واللہ اعلم۔[۵]

بقول ابنِ عنبہ حسن بن علی السیّد بن عبدالرحمان شجری کی اولاد رُے اور کوفہ میں گئی اور ان میں سے ہی داعی صغیر تھے جنھوں نے کہا کہ یہ داعی شجری تھے۔ ان میں شیخ ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا تھے اور انھوں نے کہا کہ داعی الجلیل ابومحمد حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان شجری بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام تھے۔ ان کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد نقیب خلیفہ دیلم سے جاری ہوئی۔[۶]

اب مذکورہ بالا بیان میں زیادہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ ابومحمد حسن داعی صغیر شجری تھے اور بعض نے کہا بطحانی تھے تاہم عبدالرحمان شجری اور محمد بطحانی دونوں بھائی تھے اور کثیرالنسل تھے اور القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کے فرزند تھے۔ داعی الصغیر مشہور شخصیت تھے جو زیدی شیعہ حضرات کے امام تھے اور طبرستان پر حکمران بھی تھے چونکہ وہ عجم پر حکومت کر رہے تھے۔ اس لیے نسابین نے عجمی حضرات کی روایت کہ وہ عبدالرحمان شجری کی اولاد تھے۔ وثوق کے ساتھ تحریر کیا۔ ابی نصر بخاری، شیخ الشرف اور ابی عبداللہ بن طباطبا جو کہ ایک ہی عہد کے نسابین ہیں اور ان کی آپس میں ملاقاتیں بھی تھیں۔ انھوں نے اس کو قبول کیا۔ عمری نے دونوں روایات تحریر کیں۔ ابنِ عنبہ نے بھی دونوں روایات تحریر کیں۔

کچھ پشتوں تک ان حضرات کے نام ایک جیسے تھے اس لیے یہاں اشتباہ پیدا ہو گیا مثال کے طور پر۔

ابومحمد حسن داعی صغیر بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری اور ابومحمد حسن داعی صغیر بن قاسم بن علی بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی اب اس جگہ چار ناموں کی مسلسل مماثلت ہے جس کی وجہ سے اِشتباہ پیدا ہوا بہت سے مؤرخوں نے بھی داعی الصغیر کو محمد بطحانی کی اولاد سے لکھا اور بہت سے حضرات نے عبدالرحمان الشجری کی اولاد سے تحریر کیا۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۷۔۲۱۶ ۔ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۴ ۔ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۴۵

۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۵۹ ۔ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۷۷ ۔ ۶۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۸۳

دیکھنے میں آیا ہے کہ مشہور شخصیات کے نسب میں ایسے اشتباہ پیدا ہو جاتے ہیں تاہم نسب کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ روایت میں کچھ فرق ضرور آ جاتا ہے۔نسب صحیح ہی رہتا ہے۔مشہور حضرات پر زیادہ تحریر کیا جانا بھی اس کی ایک وجہ ہوسکتی ہے۔اِسی طرح کی ایک اور مثال عیسیٰ رومی کی ہے اور ناصر بن اسماعیل حریفا بن جعفر بن امام علی نقیؑ کی روایت بھی دو طریقوں سے لکھی گئی۔

## ۱۸۔عرب جید نسابین کا حافظہ بہت تیز تھا وہ سادات گھرانوں کی تحقیق میں بہت جلد نتائج تک پہنچ جاتے اور یہ علم الانساب کی عمدہ خصوصیات ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عربی سادات کے جید نسابین کا حافظہ بہت قوی تھا وہ چشمِ زدن میں کسی بھی علوی سے گفتگو کر کے اُس کے نسب کی حقیقت دریافت کر لیتے تھے۔ وہ علوی خاندان کے کسی بھی فرد کا جائزہ لے لیتے اور اس کو فوراً پہچان جاتے تھے۔اس سلسلے میں ایک مثال ابوعبداللہ جعفر نسابہ کی ہے۔

آپ ابوعبداللہ جعفر بن ابو بشر ضحاک بن حسین بن ابوعبداللہ سلیمان بن علی المعروف بابن سلیمہ بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب بن عبداللہ بن محمد الثائر حرانی بن موسیٰ ثانی بن ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بن امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام۔ بقول صفی الدین ابی عبداللہ محمد المعروف بابن طقطقی نسابہ کہ مجھ سے فاضل مؤرخ علامہ ابوالفضل عبدالرزاق بن احمد الشیبانی نے بیان کیا کہ نسابہ احمد بن مھنا عبیدلی کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے چچا علی بن مھنا کی تحریر سے نقل کیا اور ان کے چچا نے نسابہ عبدالحمید بن عبداللہ بن اسامہ کی تحریر سے نقل کیا کہ ان کے والد عبداللہ بن اسامہ بن احمد بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کہتے ہیں کہ سال ۵۰۲ ہجری کو میں حج کے لیے گیا اور میرے ساتھ عزیز الدین ابونزار عدنان بن عبداللہ بن المختار تمہارے نانا تھے (یعنی عبدالحمید نسابہ کے نانا)۔[۱]

اس حکایت کی روایت میں جمال الدین ابنِ عنبہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ النقیب تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن معیہ حسنی نے سیّد عبدالحمید بن تقی بن اسامہ نسابہ کی اسناد سے روایت بیان کی کہ میں سیّد عبدالحمید نسابہ کے والد تقی عبداللہ بن اسامہ فرماتے ہیں کہ میں اور تمہارے دادا عدنان بن مختار تھے اور ایک رات ہم مسجدِ حرم میں تھے کہ لوگوں نے ایک شخص کے گرد ہجوم کر لیا وہ سب ان کی تعظیم کر رہے تھے۔ میں نے (تقی عبداللہ بن اسامہ نسابہ) نے سوال کیا کہ کون ہیں یہ تو ابی نزار عدنان نے مجھے جواب دیا یہ جعفر بن ابی بشر امام الحرم ہیں۔سیّد عدنان نے کہا کہ میں ضعیف ہوں ان کے پاس نہیں جا سکتا تم اُٹھو اُن کو سلام کرو۔ میں اُٹھا ان کا ماتھا چوما اور سلام کیا جعفر بن ابی بشر نسابہ چھوٹے قد کے آدمی تھے انھوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو۔تو میں نے کہا آپ کے چچازادوں میں سے ایک ہوں اور عراق سے ہوں تو انھوں نے کہا کیا تم علوی ہو۔ میں نے کہا جی علوی ہوں۔انھوں نے کہا حسنی ہو حسینی ہو محمدی ہو عباسی ہو یا عمری ہو تو میں نے کہا حسینی ہوں تو انھوں نے کہا حسینؑ شہید کی اولاد صرف امام زین العابدینؑ سے جاری ہوئی اور امام زین العابدینؑ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔

امام محمد الباقرؑ، عبداللہ باہر، زید شہید، عمر اشرف، حسین اصغر اور علی اصغر تم کس کی اولاد ہو، تو میں نے کہا زید شہید کی اولاد ہوں اس پر انھوں نے کہا۔ زید شہید بن امام زین العابدین کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱) حسین ذی الدمعہ، (۲)۔عیسیٰ موتم اشبال، (۳)۔محمد تم کس کی اولاد ہو۔تو میں نے کہا حسین ذی الدمعہ کی اولاد سے ہوں اس پر انھوں نے کہا حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔یحییٰ، (۲)۔حسین القعدد، (۳)۔علی تم کس کی اولاد سے ہو۔تو میں نے جواب دیا میں یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید بن امام زین العابدین کی اولاد سے ہوں۔ اس پر انھوں نے کہا کہ یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی۔(۱) القاسم، (۳)۔حسن الزاہد، (۳)۔حمزہ، (۴)۔محمد اصغر، (۵)۔عیسیٰ، (۶)۔یحییٰ، (۷)۔عمر تم ان میں سے کس کی اولاد ہو۔تو میں نے عرض کیا عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد سے ہوں اس پر انھوں نے

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۱۰۳

کہا کہ عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔احمد المحدث،(۲)۔ابی منصور محمد تم ان میں سے کسی کی اولاد ہو تو میں نے عرض کیا احمد محدث بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد سے ہوں اس پر انھوں نے کہا کہ احمد محدث بن عمر کی اولاد ایک فرزند حسین نسابہ نقیب سے جاری ہوئی اور حسین نسابہ نقیب بن احمد محدث بن عمر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔زید،(۲)۔یحییٰ تم ان میں سے کس کی اولاد ہو تو میں نے کہا: یحییٰ بن حسین نسابہ نقیب بن احمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد سے ہوں اس پر انھوں نے کہا کہ یحییٰ بن حسین نقیب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔ابی علی عمر، اور (۲)۔ابی محمد حسن تم ان میں سے کس کی اولاد ہو۔تو میں نے جواب دیا ابی علی عمر بن یحییٰ بن حسین نقیب کی اولاد سے ہوں اس پر وہ گویا ہوئے کہ ابی علی عمر بن یحییٰ بن حسین نقیب کی اولاد تین فرزندوں سے جاری ہوئی (ا)۔ابی حسین محمد،(۲)۔ابی طالب محمد،(۳)۔ابی غنائم محمد، تم ان میں سے کس کی اولاد ہو تو میں نے کہا ابوطالب محمد بن ابوعلی عمر کی اولاد ہوں تو ابی عبداللہ جعفر نسابہ نے کہا کہ ابوطالب محمد بن عمر کی اولاد ایک فرزند ابوالحسن علی نقیب سے چلی اور ابوالحسن علی نقیب کا ایک بیٹا احمد بن ابوالحسن علی نقیب تھا اور احمد بن ابوالحسن علی نقیب کا ایک فرزند اُسامہ تھا کیا تو اُسامہ کے فرزند ہو تو میں نے کہا جی ہاں میں اُسامہ کا فرزند ہوں۔[۱]

یہ ایک مثال ہے کہ نسابین کتنی تیزی سے اپنے خاندان کے افراد کو پہچان لیتے تھے۔ حالانکہ ابوعبداللہ جعفر نسابہ حجاز میں تھے اور عبداللہ تقی بن اسامہ عراق سے حج کے لیے آئے ہوئے تھے۔انھوں نے ان کو پہچان لیا۔ یہ واقعہ دلیل ہے کہ نسابین کے حافظے بہت قوی تھے وہ علوی خاندانوں کو بہت جلد پہچان لیتے تھے اور یہ علوی علم الانساب کی خصوصیت ہے۔

## ۱۹۔پشتوں کا تناسب اور فی صدی کتنی پشتیں ممکن ہیں

اوّل اس چیز کا بیان ضروری ہے کہ پشتوں کے حساب میں کمی بیشی ممکن ہے۔اس سے نسب کی صحت پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ایک ہی نسل کے لوگ آج تک پشتوں کے حساب سے بالکل برابر نہیں ہو سکتے۔تعلیم، ثقافت، رسم و رواج بھی اس میں فرق ڈال سکتے ہیں،بعض افراد کی شادی جلدی ہو جاتی ہے اور بعض کی دیر سے ہوتی ہے تو اِس حساب سے ان کی نسلیں بھی جاری ہو جاتی ہیں۔مثلاً (الف) کی شادی ۲۰ سال کی عمر میں ہوئی اور اس کا بھائی (ب) کی شادی ۴۰ سال کی عمر میں ہوئی۔ الف کا ۲۱ سال میں فرزند (د) ہوا اور (ب) کا ۴۱ سال کی عمر میں فرزند (ج) ہوا اور (د بن الف) کا بھی ۲۰ سال میں نکاح ہو گیا اور اس کی فرزند (ش) ۲۱ سال میں پیدا ہوا، اب الف کا پوتا ش پیدا ہو گیا اور الف کی عمر ۴۱ سال ہے جب کہ اس کے بھائی کا فرزند تولد ہوا تو اس کی عمر ۴۱ سال ہے اور الف کے پوتے کی بھی شادی اگر جلدی کر دی جائے تو اس کا فرزند بھی ۲۱ سال میں ہو گا جو (ل) ہو گا۔

تو ۶۱ سال کی عمر میں ل بن ش بن د بن الف ہو گا اور اگر لام کی شادی بھی جلدی ہو تو الف کی ۸۱سال کی عمر میں اپنے پڑپوتے کی اولاد بھی دیکھ سکتا ہے یعنی نوّے کی دہائی میں وہ پڑپوتے کی اولاد دیکھ سکتا ہے۔

اور اس کے بھائی کی شادی اگر چالیس سال میں ہوئی اور اُس کے فرزند (ج) کی شادی بھی چالیس سال میں ہو جائے تو (ب) ۸۲ سال کی عمر میں پوتے کا چہرہ دیکھے گا اور دوسری طرف اس کا بھائی الف تقریباً اتنی ہی عمر میں پڑپوتے کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔تو اس طریقے سے ثابت ہوا کہ ایک صدی میں ۲ سے پانچ پشتیں ممکن ہیں۔اس کی مثال کے لیے عمدۃ النسابین سیّد جمال الدین ابن عِنبہ حسنی کی روایت جو انھوں نے عمدۃ الطالب صغریٰ کی میں تحریر کی لکھنا ضروری ہے، جس میں وہ عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہارون رشید کی مجلس میں حاضر تھے اور عباس بن ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس یعنی خلیفہ ہارون رشید کا چچا اُس کے چچا کا چچا اور اُس کے چچا کے چچا کا چچا مجلس میں جمع ہوئے تھے۔[۲]

---

۱۔عمدہ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۷۔۱۲۶، اصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۰۴۔۱۰۳

۲۔عمدۃ الطالب صغریٰ، ص ۲۵۔۲۴

ہارون رشید اور مذکورہ بالا تین افراد ایک ہی محفل میں حاضر تھے۔ خود ہارون، عباس بن منصور، عباس بن محمد اور عبدالصمد بن علی:

اوّل: ابوجعفر ہارون رشید بن محمد مہدی بن ابی جعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس۔

دوم: عباس بن ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس۔

سوم: عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس۔

چہارم: عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس۔

اوّل: ہارون رشید عباس بن عبدالمطلب کی چھٹی پشت سے ہے۔

دوم: عباس بن منصور۔ عباس بن عبدالمطلب کی پانچویں پشت سے ہے۔

سوم: عباس بن محمد۔ عباس بن عبدالمطلب کی چوتھی پشت سے ہے۔

اور چہارم عبدالصمد بن علی عباس بن عبدالمطلب کی تیسری پشت میں سے ہے۔

اور یہ تین مذکورہ افراد خلیفہ ہارون رشید کی محفل میں شریک ہیں۔

ایک تیسری، دوسرا چوتھی، تیسرا پانچویں اور چوتھا چھٹی اور ہارون رشید کے پسران بھی اس وقت جوان ہوں گے تو ساتویں پشت بھی موجود ہوسکتی ہے اور یہ ممکنات میں سے ہے۔ ایک ہی زمانے میں ایک ہی صدی میں چار پشتوں کا فاصلہ ممکن ہے۔ یعنی ایک ہی خاندان میں اگر ایسا ہوسکتا ہے تو دوسرے میں تو ہر طرح سے ممکن ہے۔ اس مثال سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک صدی میں دو سے پانچ پشتیں چل سکتی ہیں، جب کہ پانچویں پشت کا بچہ نومولود ہوگا اور یہ مثال خالص علم الانساب کی مثال ہے۔ عمدۃ النسابین سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے ایک مثال کے ذریعے اس مسئلے کو بیان کیا ہے۔

بقول ابنِ عنبہ کہ یزید (لعین) بن معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبدشمس بن عبدمناف نے لوگوں کے ساتھ سن پچاس ہجری میں حج کیا اور عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف نے لوگوں کے ہمراہ سن ایک سو پچاس میں حج کیا یعنی دونوں عبدمناف کی چھٹی پشت میں سے تھے ایک نے ۵۰ ہجری میں حج کیا اور دوسرے نے ایک سو پچاس ہجری میں حج کیا یعنی پہلے کے سو سال بعد جب کہ دونوں کی پشتیں عبدمناف سے ایک جیسے فاصلے پر ہیں۔[۱]

اس کے علاوہ چند اور مثالیں بھی موجود ہیں، جس طرح ابوالقاسم حسین نسابہ المعروف بابن خداع بن جعفر احول بن حسین بن ابوعبداللہ جعفر خداع بن احمد دخ بن محمد بن اسماعیل بن ابوعبداللہ محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السّلام بن امام علی امیرالمومنین علیہ السّلام آپ کی وفات ۳۶۱ ہجری کے بعد کی ہے اور بعض اقوال کے مطابق ۳۴۷ ہجری بھی ہے اگر ۳۶۱ ہجری ہی لگائیں تو آپ مولا علیؑ شیرِ خدا کی گیارویں پشت میں سے تھے اور ان کی وفات پر ان کے پوتے بھی معرضِ وجود میں ہو سکتے تھے یعنی ۳۶۱ سالوں میں تیرہ پشتیں تو فی صدی چار پشتیں بنتی ہیں۔

اِسی طرح کی ایک اور مثال بنی موسیٰ الجون بن عبداللہ محض سے مکہ کے اوّل حکمران امیر ابی محمد جعفر بن ابوجعفر محمد اکبر بن ابوعبداللہ حسین بن محمد الثائر حرانی بن موسیٰ ثانی بن ابومحمد عبداللہ الرضا بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن علیہ السّلام بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ۔

آپ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السّلام کی دسویں پشت میں سے تھے۔ آپ کی وفات ۳۷۰ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے مکہ پر اشراف کی باقاعدہ حکومت کا اعلان کیا۔ آپ کی وفات پر آپ کے پوتے بھی صاحبِ اولاد تھے تو یوں ۳۷۰ سالوں میں ۱۳ پشتیں چل گئیں۔ فی صد چار پشت چلی۔[۲]

اس حساب سے ایک صدی میں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ پانچ پشتیں چل سکتی ہیں۔ پانچ کبھی کبھی لیکن چار پشتیں اکثر چلتی ہیں۔

---

۱۔ عمدہ الطالب صغریٰ ابنِ عنبہ، نشر مکتبہ مرعشی قم، ص ۲۴

۲۔ مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص ۱۱۳

**۲۰۔بعض حضرات پر عوام کا طعن ہوتا ہے مگر نسابین کے نزدیک اُن پر دوسری رائے ہوتی ہے۔یعنی طعن ہوتے ہوئے بھی سب کو خارج نہیں کیا جاسکتا۔طعن کی صورتیں مذہبی یا سیاسی بھی ہوسکتی ہیں۔**

بقول ابوالحسن عمری یحییٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی اولاد صدنیہ میں تھی آپ کی اولاد سے علی ابن عبداللہ تاہرتی بن مہلب بن محمد بن یحییٰ بن ادریس بن یحییٰ المذکور تھے جن کا قتل خراسان کے علاقہ شہر یر میں ہوا۔

بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا جو کہ میرے (عمری کے) اُستاد تھے کہ یہ سنا ابنِ مرعش نقیب رے سے کہ اس کے نسب پر طعن کیا گیا لیکن اگر اُن کا نسب سُفرہ پر لکھا تھا تو یہ دیکھنا ہے اگر سُفرہ پر صحیح تحریر ہے تو نسب درست ہے (سُفرہ وہ چمڑے کا ٹکڑا ہوتا ہے جس پر کھانا کھاتے ہیں اور سادات ادریسی اس پر نسب تحریر کرتے تھے، بقول عمری اگر سفرہ درست ہے تو نسب درست ہے۔[۱]

بقول فخر الدین رازی یحییٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کا صرف ایک فرزند یحییٰ تھا اس یحییٰ بن یحییٰ کے تین فرزند تھے: (۱)۔محمد، (۲)۔القاسم بالسوس الاعلی، (۳)۔عبداللہ تاہرتی جو مصر سے خراسان حاکم باللہ کے داعی بن کر آئے اور وہ محمد بن یحییٰ بن یحییٰ کی اولاد سے تھے اُن کا نسب علی بن عبداللہ بن مھلب بن محمد بن یحییٰ المذکور تھا اور یہ ذِکر ابوالغنائم دمشقی کا ہے اور ابواسماعیل طباطبائی نسابہ کے نزدیک یہ ثابت تھا اور اس میں کوئی طعن نہیں تھا۔[۲]

بقول سیّد جمال الدین بن عنبہ کہ یحییٰ بن ادریس بن ادریس کی اولاد صدفیہ نامی مراکش کے علاقے میں تھی۔ان کی اولاد سے علی بن عبداللہ تاہرتی بن مہلب بن یحییٰ المذکور تھے اور عبداللہ تاہرتی کا نسب محمد بن ادریس بن ادریس کی طرف بھی لکھا گیا بقول الشیخ عمری کہ یہ بعید نہیں ہے جو اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صحیح النسب ہے یہ اس پر اِنحصار کرتا ہے کہ اُس نے سُفرہ پر لکھا اور اس سفرہ پر جو کچھ لکھا تب تک درست ہونا چاہیے جب تک کوئی دلیل اِسے مسترد نہ کردے اور اس کی اولاد مصر اور خراسان میں تھی۔(سفرہ درست تو نسب درست) اور یہ علی بن عبداللہ تاہرتی عبیدی فاطمی صاحبِ مصر کا فرستادہ بن کر سلطان محمود بن سبکتگین کے پاس آیا اس کے پاس باطنیہ کی تصانیف بھی تھیں۔اُس وقت وہاں حسن بن طاہر بن مسلم علوی بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ موجود تھا اور اس نے ان کے نسب کی تردید کی پھر ان کو علیحدہ کر دیا گیا اور (علی بن عبداللہ ثاہرتی) کو قتل کر دیا گیا اور نہ ان کی کوئی چیز واپس کی گئی اور یہ قصہ صاحبِ یمین نے اپنی کتاب میں درج کیا اور اس بات پر زور دیا کہ وہ دعی (جھوٹا دعویدار) فاسد النسب تھا، جس کی نفی حسن بن طاہر عبیدلی نے کی تھی لیکن ظاہری وصیت سے وہ علوی ہی معلوم پڑتا تھا۔واللہ اعلم[۳]

اب مذکورہ بالا بیان میں علی ابن عبداللہ تاہرتی کے نسب پر طعن عوامی رائے سے نسابین تک پہنچا۔اوّل بیان ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کا ہے، جنھوں نے ابنِ مرعش نقیب رے سے سنا کہ علی بن عبداللہ تاہرتی کے نسب پر طعن کیا گیا یعنی ابنِ مرعش نقیب رے نے کسی سے سنا اور نسابہ ابن طباطبا نے اُن سے سنا، پھر علی بن عبداللہ تاہرتی یا اس کے والد عبداللہ تاہرتی بن یحییٰ بن یحییٰ یا عبداللہ تاہرتی بن مہلب بن محمد بن یحییٰ اسماعیلی فاطمی حکمرانوں کا داعی تھا یعنی اسماعیلی مذہب کی دعوت دیتا تھا اور حاکم باللہ کا داعی بن کر مصر سے خراسان آیا اور فخر الدین رازی نے اس کو تحریر کیا۔

رازی نے ان کے نسب پر طعن نہیں کیا اور ابی الغنائم دمشقی نسابہ نے بھی اس کو علی بن عبداللہ تاہرتی بن محمد بن یحییٰ المذکور تحریر کیا۔

ابواسماعیل بن طباطبا صاحب منتقلہ الطالبیہ کے نزدیک یہ نسب ثابت تھا اور اس میں کوئی طعن نہیں تھا، البتہ ان حضرات کا اسماعیلی ہونے کی وجہ سے اِنکار کیا گیا، جس طرح عبداللہ تاہرتی حاکم بااللہ کے داعی بن کر خراسان آئے۔ان کا فرزند بھی صاحبِ مصر کا فرستادہ بن کر خراسان آیا اور اُس کے پاس باطنیہ کی کتابیں تھیں اور جب وہ محمود غزنوی کے دربار میں پہنچا تو وہاں حسن بن طاہر عبیدلی موجود تھے جو کہ حسینی سادات میں سے تھے، پھر ان دونوں

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۵۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۲۰ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۱۴۴

حضرات کا مباحثہ ہوا، اور حسن بن طاہر عبیدلی نے علی بن عبداللہ تاہرتی کے نسب سے اِنکار کیا اور علی کو قتل کر دیا گیا۔ اس قصے کو صاحب یمین نے تحریر کیا اور حسن بن طاہر کی نفی کی دلیل کو زور دے کر لکھا تب علی بن عبداللہ تاہرتی کو جھوٹا دعویدار مشہور کیا گیا، جب کہ شیخ عمری کا جو قول عمدۃ الطالب میں ابنِ عنبہ نے تحریر کیا ہے اُس کی رو سے کہ یہ بعید نہیں کہ جو (علی بن عبداللہ) کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صحیح النسب ہے اگر اس نے سفرہ پر لکھا اور جو کچھ لکھا تب تک درست ہے جب تک کوئی دلیل اس کو مسترد نہ کر دے یہ قول بھی علی بن عبداللہ تاہرتی کے حق میں جاتا ہے۔

صرف اسماعیلی مذہب کا مبلغ ہونے کی وجہ سے حسن بن طاہر عبیدلی حسینی نے اُن کے نسب کا اِنکار کیا، ورنہ نسابین نے قطعی طور پر علی بن عبداللہ تاہرتی کے نسب کا اِنکار نہیں کیا۔ رازی نے ان کا نسب تحریر کیا ابوالغنائم نے بھی تحریر کی اور عمری اور ابن عنبہ نے بھی تحریر کیا مگر ان پر کیے گئے طعن کو بھی ہلکا سا بیان کیا۔ دوسرا علی بن عبداللہ پر کیے گئے طعن کا آج تک کوئی ثبوت مہیا نہ ہوا کہ وہ کس طرح اولادِ علیؑ نہیں ہیں۔ یہ شاخسانہ حسن بن طاہر عبیدلی کی وجہ سے بن گیا جن کا علی بن عبداللہ تاہرتی جو اسماعیل مذہب کے مبلغ تھے اُن سے محمود بن سبکتگین کی محفل میں مذہب پر مباحثہ ہوا اور نتائج کے طور پر حسن بن طاہر نے ان کے نسب کا ہی اِنکار کر دیا اور پھر یہی بات مشہور ہوگئی۔ یاد رہے جو بات عوام میں کسی فرد کے بارے میں مشہور ہو جائے نسابین اُس کا ذِکر ضرور کرتے ہیں مگر اُس کے بارے میں بہت کم قطعی رائے دیتے ہیں اور عمری نے بھی سفرہ پر لکھے نسب کے درست ہونے پر نسب درست قرار دیا۔ اس طرح کا ایک واقعہ قاضی محمد بن اسعد جوانی حسینی نسابہ کا ہے۔ جنھوں نے اسماعیلی حکمرانوں کا نسب تحریر کیا تو خود ان کے نسب پر طعن مشہور ہوگیا۔

قاضی نسابہ عالم الفاضل شریف محمد بن اسعد بن علی بن ابوالغنائم معمر بن عمر بن علی بن ابوہاشم حسین بن ابوالعباس احمد بن ابوالحسن علی محدث نسابہ بن ابراہیم بن ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ بقول صفی الدین ابی عبداللہ محمد ابن طقطقی کہ محمد بن السعد جوانی نسابہ قاضی مصر تھے اور انساب کے عالم تھے۔ آپ پر ابنِ مرتضٰی موسوی صاحبِ دیوان النسب نے شک کیا بقول احمد بن مھنا عبیدلی نسابہ کہ میں نے اس کی تحریر سے نقل کیا اور اس شک کا جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ابنِ مرتضٰی نے اپنی تحریر میں محمد بن اسعد کے بارے میں کیا لکھا ہے ''کہ وہ عالم فاضل اور نسابہ تھا اور اُس نے جید کتابیں لکھیں اور اپنا نسب غلط پیش کیا اور ان کا نسب کتاب نزہۃ القلب فی نسب المھنا میں دیکھا کہ (مصنّف نزہۃ النسب) وفات سے قبل عمر بن علی بن ابوہاشم حسین کے پاس گیا اور علی (علی بن ابوالغنائم معمر بن عمر) نے اس کو (نسب) بنایا جب کہ عمر بن علی کی اولاد نہ تھی یہ تبدیلی انھوں (علی بن ابوالغنائم معمر) نے کی تھی۔[۱]

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ محمد بن اسعد جوانی نسابہ نقیب قاضی عالم مصنّف اور مصر میں شاعر تھے۔ ان کے نسب پر طعن کیا گیا کیونکہ انھوں نے اسماعیلی حکمرانوں کا نسب تحریر کیا اور الشیخ جلال الدین عبدالحمید نسابہ کو بھیجا اور ابوالحسن عمری نے اسعد بن علی بن معمر کا ذِکر کیا لیکن کہا گیا کہ یہ اسعد محمد جوانی نسابہ کے والد اسعد کے علاوہ ہے جس کا ذِکر عمری نے کیا۔ گویا اس شخص نے کسی اور کی نقالی کی اور اُس کے نام سے پکارا گیا۔ ابن مرتضٰی موسوی نے کھلا طعن کیا اور سیّد رضی الدین بن قتادہ حسنی نے علی کو معمر سے جدا کیا اور ابنِ قثم زینبی عباسی نے محمد کو اسعد سے جدا کیا۔[۲]

محمد بن اسعد جوانی نسابہ مصری کے والدِ محترم نحوی تھے اس کے علاوہ عالم فاضل شخصیات میں سے تھے جو کہ قاضی بھی تھے وہ موصل سے مصر آئے تھے اور یہاں اسماعیلی فاطمی حکمرانوں میں اُن کو بلند مقام حاصل ہوا۔ اسی طرح محمد بن اسعد جوانی کو بھی فاطمین کے ہاں اہمیت حاصل تھی۔ اسی وجہ سے وہ مصر میں نقیب الاشراف بھی تھے حتیٰ کہ صلاح الدین ایوبی نے فاطمین کو شکست دے کر مصر پر قبضہ کر لیا تو محمد بن اسعد جوانی نے ان کی بھی خدمت کی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی مہمات میں ان کے ہمراہ رہے اور اِس طرح نقیب الاشرف مصر کا عہدہ بھی اُن کے پاس رہا۔ اُن کے نسب پر طعن دو وجہ سے ہوسکتا ہے۔ اوّل یہ کہ وہ فاطمین اور ایوبی دونوں بادشاہوں کے ایام سے نہایت اہم مذہبی اور سیاسی عہدے پر فائز رہے اور دوسرا چونکہ انھوں نے اسماعیلی

---

۱۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۷ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۹۴

حکمرانوں کا نسب سادات کے طور پر تحریر کیا اس وجہ سے بھی اُن کے نسب پر طعن کیا گیا اور ان پر کھلا طعن صرف ایک شخص نے کیا اور وہ ہے ابن مرتضٰی موسوی جو کہ شریف مرتضٰی کی اولاد سے تھا اُس نے اپنی کتاب دیوان النسب میں ۷۰ سے زائد علوی خاندانوں کے نسب پر طعن کیا جن میں سے محمد بن اسعد جوانی نسابہ بھی ایک تھا اور خود شریف مرتضٰی نے بھی رسالہ قادریہ میں اسماعیلی حکمرانوں کے نسب کو سوالیہ بنایا۔ دوسرا محمد بن اسعد جوانی سنی مسلک سے تھے اور زیادہ تر باقی نسابین شیعہ اثناء عشری یا زیدی مسلک سے تھے۔ یہ بھی ایک وجہ ممکن ہے۔ ابن مرتضٰی موسوی کے خاندان کو عباسیوں کے ہاں منزلت حاصل تھی اور ان کے پاس بغداد کی نقابۃ الطالبین تھی جب کہ محمد بن اسعد جوانی کو فاطمیوں کے ہاں منزلت حاصل تھی اور وہ سربراہ نقابہ الطالبین مصر تھے۔ رہی بات محمد اسعد جوانی کے بعد کے نسابین کی تو کسی نے اُن کے نسب پر مطلق طعن نہیں کیا اور ذریت محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر میں ان کو ہمیشہ لکھا جاتا ہے۔ سیّد شہاب الدین مرعشی نے کشف الارتیاب میں آپ کا ذِکر کیا۔ سیّد آل کمونہ نے منیہ الراغبین میں ذکرِ خیر کیا۔ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص جو مذہبی یا سیاسی طور پر متحرک ہو اُس کے نسب پر عوام الناس میں طعن مشہور ہوسکتا ہے اور بعض اہلِ قلم بھی قبولیتِ عامہ کی رائے کو معتبر شمار کر لیتے ہیں تاہم پھر بھی نسب کو مکمّل خارج نہیں کیا جاسکتا جب تک طعن کی ابتدا کسی جید نسابہ سے نہ ہو۔

## ۲۱۔ نسابین میں بھی روایت پر نقل کرنے اور بیان کرنے میں اختلاف ہو جاتا ہے اور غلطی بھی ممکن ہے

کمرۂ اِمتحان میں ایک طالب علم اگلی قطار میں بیٹھ کر لکھ رہا ہے۔ دوسرا عین اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی تحریر نقل کر رہا ہے۔ تیسرا دوسرے کی تحریر نقل کر رہا ہے۔ چوتھا تیسرے کے پیچھے بیٹھ کر اُس کی تحریر نقل کر رہا ہے تو ممکن ہے نقل کرنے میں اگر اوّل سے دوسرے شخص سے سہواً غلطی ہوگئی ہو تو وہ دسویں طالبِ علم تک غلطی ہی رہے گی۔ سب سے پہلے ابوعبداللہ جعفر بن ابی بشر ضحاک نسابہ کی روایت جو ہم نے گزشتہ صفحات میں نسابین کے قوی حافظے کے طور پر بیان کی وہ لیتے ہیں۔

صاحب اصیلی یا بن طقطقی نسابہ نے علامہ ابوالفضل عبدالرزاق فوطی مورخ سے لی اور انھوں نے ابنِ مھنا عبیدلی نسابہ سے اور انھوں نے علی بن مھنا سے اور انھوں نے سیّد عبدالحمید نسابہ کی تحریر سے نقل کیا جن کے والد عبداللہ تقی نسابہ زیدی کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا اور اس میں عبیداللہ تقی نسابہ اپنے بیٹے عبدالحمید نسابہ کو یہ بتا رہے ہیں کہ اس واقعے میں میرے ساتھ تمھارے نانا ابونزار عدنان بن عبداللہ بن مختار تھے۔ (الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۱۰۳)

جب کہ یہی حکایت جمال الدین ابنِ عنبہ نے اپنے اُستاد الشیخ تاج الدین بن معیہ حسنی سے سنی اور انھوں نے اپنے اُستاد شیخ علم الدین مرتضٰی علی موسوی سے اور انھوں نے اسناد کے ساتھ عبدالحمید نسابہ سے روایت کہ اُنھیں اُن کے والد محترم سیّد عبداللہ تقی نسابہ نے اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ جو کہ ابوعبداللہ جعفر نسابہ کی حاضر دماغی اور قوی حافظہ کے متعلّق تھا، خود سنایا، لیکن اس میں روایت کے مطابق عبداللہ تقی نسابہ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ تمھارے دادا ابونزار عدنان بن عبداللہ بن مختار مکہ گئے۔ جب کہ درست روایت صاحب اصیلی کی ہے کیونکہ ابونزار عدنان بن عبداللہ سیّد عبدالحمید نسابہ کے نانا تھے نہ کہ دادا۔[۱]

لیکن روایت کرنے میں غلطی لاحق ہوگئی حالانکہ دونوں طریقوں سے روایت بیان کرنے والا خود سیّد عبدالحمید نسابہ ہیں جن کے والد اور نانا مکہ معظّمہ میں سیّد ابوعبداللہ جعفر نسابہ بن ابی بشر ضحاک سے ملاقات کی۔

دوسری مثال ہم سر سلسلۃ العلویہ میں سے لیتے ہیں۔

بقول ابی نصر بخاری کہ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کی اولاد میں علی بن محمد بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین الاصغر المذکور تھے جن کی اولاد طبرستان میں تھی اور مدینہ میں عقیقی حضرات محمد بن علی بن اسماعیل بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین اصغر بن علی بن حسینؑ بن امام علیؑ سے تھے لیکن تمام عقیقی اسماعیل بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج کی اولاد سے نہیں تھے اور نہ ہی (سب کا) نسب ثابت ہوتا ہے۔[۲]

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۷۔۱۲۶
۲۔ سر سلسلۃ العلویہ ابن ابی نصر بخاری، ص ۷۳

یہاں پر ابی نصر بخاری سے روایت نقل کرنے یا سن کر تحریر کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ بقول ابی نصر بخاری کہ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر کے دو فرزند تھے۔ محمد اور اسماعیل جب کہ ایسا کسی بھی دیگر نسابہ سے منقول نہیں ہے۔ جمہور نسابین کے نزدیک جعفر الحجۃ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔حسن، (۲)۔حسین۔[۱]

یہاں پر ابی نصر بخاری کو روایت بیان کرنے میں مغالطہ ہوا ہے، کیونکہ محمد اور اسماعیل نامی فرزند جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج کے نہ تھے بلکہ جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی کے تھے اور یہ بھی حسین الاصغر بن امام زین العابدین کے پوتے تھے اور جعفر الحجۃ کے چچازاد تھے اور محمد اور اسماعیل ان کے چچازاد جعفر صحصح کے فرزند تھے نہ کہ جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر کے ایک جیسے نام ہونے کی وجہ سے ابی نصر بخاری کو تسامح ہوا اور ان حضرات کے نام محمد عقیقی اور اسماعیل منقدی تھے اور ان سے منسوب افراد عقیقی کہلواتے تھے۔[۲]

تیسری مثال محمد بن اسحاق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی ہے اور اس مثال کا تعلّق بھول جانے سے ہے۔

بقول الشیخ نسابہ کبیر ابوالحسن عمری علوی کہ اسحاق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام جن کی والدہ اُم الولد تھیں اور ''امین'' کہلواتے تھے۔ آپ کی اولاد سے رقیہ بنتِ اسحاق بن موسیٰ کاظمؑ تھیں۔ جن کی وفات ۳۱۰ ہجری میں ہوئی اور وہ بغداد میں دفن ہوئیں اور ابی نصر بخاری کی تحریر کے مطابق انھوں نے سیّدہ رقیہ کو دیکھا تھا۔

اسحاق کی اولاد بصرہ، بغداد، مکہ، حلب، ارجان اور رملہ میں گئی۔ آپ کی اولاد سے الشیخ العمر الزاہد ابوطالب بن علی بن اسحاق المذکور تھے اور یہ بغداد میں لوہے کا کام کرتے تھے اور مردم شناس تھے ان کی اولاد بنومہلوس کہلواتی ہے۔

اسحاق کی اولاد سے محمد الصورانی (المعروف بابن بستہ جن کا قتل شیراز میں ہوا، اور وہیں قبر بھی ہے) بن حسین بن حسین بن اسحاق الامین بن امام موسیٰ کاظم المذکور اور اس محمد الصورانی کی اولاد سے ایک جماعت بنوالوارث کہلاتی ہے، جن کا ایک فرد ولی القضاء شیراز ہے۔[۳]

جب کہ شیخ عمری کے علم الانساب میں اُستاد شیخ شرف العبید لی حسینی کی کتاب تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ اسحاق بن موسیٰ بن جعفر الصادق کی اولاد میں سے عباس کی اولاد کوفہ میں محمد اور حسین کی اولاد مدینہ، بصرہ اور اہواز میں اور علی بن اسحاق کی اولاد حلب اور مکہ میں رہی۔[۴]

یعنی عمری کے اُستاد نے چار فرزند تحریر کیے جن کی اولاد جاری ہوئی اور روایت لکھتے وقت عباس اور محمد کا نام عمری کے ذہن سے حذف ہو گیا جب کہ وہ تہذیب الانساب جس میں ابوعبداللہ حسین کے اضافہ جات ہیں۔

اور یہ کتاب مکتبہ آیت اللہ نجفی مرعشی سے چھپ چکی ہے اس میں عباس، محمد، حسین اور علی پسران اسحاق کا ذِکر شیخ شرف عبیدلی نے کیا ہے۔

جب ک ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نے قاسم اور موسیٰ پسران اسحاق کا ذِکر بھی کیا ہے۔ یوں فرزندان کی تعداد چھے ہو جاتی ہے (اور یہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا بھی الشریف ابوالحسن عمری کے اُستادوں میں سے تھے۔)[۵]

روایت لکھنے میں جہاں اختلاف ممکن ہے وہاں بھول بھی ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ عمدۃ الطالب، الفخری فی انساب الطالبین اور الشجر ۃ المبارکہ میں اسحاق بن امام موسیٰ کاظم کی اولاد کا چار پسران سے جاری ہونا تحریر ہے۔

چوتھی مثال میں ایک کا قصہ دوسرے کے ساتھ منسوب کرنا ہے یعنی کہ واقعہ ایک کے ساتھ پیش آیا مگر ناموں کی مماثلت کی وجہ سے دوسرے سے منسوب ہوگیا، جس کا ذِکر ہم داعی الصغیر کے تذکرے میں کر چکے ہیں۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۰۶، شجرۃ المبارکہ، ص ۱۵۲، عمدۃ الطالب، ص ۳۰۴۔۳۰۳ ۲۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص ۴۵۱۔۴۵۳

۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۱۲ ۴۔تہذیب الانساب از شیخ شرف عبیدلی بخط موصلی مخطوط ۵۔تہذیب الانساب، ص ۱۷۰

اِسی طرح علی العراقی کا نسب تحریر کرنے میں بھی نسابین میں اختلاف واقع ہوا۔ پانچویں مثال کتابت کی غلطی ہے۔نسابین نے حسین الاصغر کی وفات کا سن ۱۵۷ہجری تحریر کیا لیکن یہ منطقی نہیں۔سب سے پہلے بقول ابی نصر بخاری کہ حسین الاصغر بن امام زین العابدین نے ۱۵۷ہجری میں ۵۷سال کی عمر میں وفات پائی اور وہ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔[۱]

جب کہ ابوالحسن عمری نے حسین الاصغر کی وفات کا سن اور عمر تحریر نہیں کی۔جب کہ عزیزالدین مروزی اورفخر الدین رازی نے بھی تحریر نہیں کیا اور شیخ الشرف عبیدلی کی تہذیب الانساب میں بھی سال اور عمر کا تذکرہ نہیں، جب کہ جمال الدین ابنِ عنبہ نے بھی تحریر کیا کہ آپ کی وفات سنۃ ۱۵۷ہجری ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی اور آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔[۲]

اب یہ روایت ابی نصر بخاری کی ہے جسے ابنِ عنبہ نے بھی نقل کیا ہے لیکن یہ روایت منطقی طور پر درست نہیں ہے، کیونکہ امام زین العابدینؑ کی شہادت کثیر روایات کے مطابق ۹۴ یا ۹۵ ہجری بنتی ہے اور اگر حسین الاصغر امام زین العابدینؑ کی شہادت کے آخری سال بھی پیدا ہوئے ہوں پھر بھی ان کی عمر ستاون سال نہیں بنتی۔

دوسری طرف شیخ طوسی لکھتے ہیں حسین الاصغر کی وفات ۱۵۷ہجری میں ۷۴سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔[۳]

بقول ابطی کہ حسین الاصغر کی پیدائش کے سن کے بارے میں کوئی روایت نہیں لیکن ان کی وفات کے بارے میں مؤرخین متفق ہیں کہ ۱۵۷ ہجری میں ہوئی اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کے نو سال دیکھے کیونکہ مؤرخین نے امام جعفرالصادقؑ کا سن وفات ۱۴۸ہجری تحریر کیا ہے۔شیخ طوسی کا قول ہے کہ حسین الاصغر نے ۷۴سال کی عمر میں وفات پائی اس کے مطابق آپ کا سن ولادت ۸۳ہجری بنتا ہے۔اس بات کو نماز کے حکم سے متعلّق وہ حدیث بھی تقویت دیتی ہے جسے حسین الاصغر نے بیان کیا اور جس میں ان کے اپنے بھتیجے کے ساتھ اکٹھّے کھیلنے کا ذِکر ہے اور امام جعفرالصادقؑ کی اس وقت عمر سات سال تھی۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حسین الاصغر کی عمر اپنے بھتیجے امام جعفرالصادقؑ کی عمر کے قریب تھی۔

شاید ابی نصر بخاری نے حسین الاصغر کی عمر ۷۵ سال لکھی ہو اور غلطی سے سات کے پانچ اور سات کے ہندسے آگے پیچھے ہونے سے ۵۷سال لکھی گئی ہو۔[۴]

ابی نصر بخاری سے لکھنے میں غلطی ہوئی اور ابنِ عنبہ نے اس کو ایسے ہی نقل کرلیا۔ اِسی طرح محمد بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسن کی سخاوت کا واقعہ ابنِ عنبہ نے محمد بن زید شہید کے زمرے میں تحریر کیا ہے۔[۵]

اِسی طرح جعفرالشاعر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ کا ذِکر ابی نصر بخاری نے اِس طرح کیا۔[۶]

بقول شیخ ابوالحسن عمری جعفر شاعر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ ۔[۷]

جب کہ جمال الدین ابنِ عنبہ نے جعفرالشاعر بن محمد بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ نے تحریر کیا۔[۸]

حالانکہ محمد بن محمد بن زید شہید جعفرالشاعر بن محمد بن زید شہید کے بھائی تھے۔چھٹی مثال دعی النسب کوغلطی سے قبول کرنا ہے۔

## علی بن محمد صاحب زنج کا حصہ

جیدنسابین میں سے شیخ شرف عبیدلی۔ابوالحسن عمری، شریف ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا حسنی وغیرہ نے علی بن محمد صاحب زنج کا ذِکر سادات میں

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ابی نصر بخاری،ص ۶۹ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۸۷ ۳۔رجال طوسی،ص ۱۸۲

۴۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب،ص ۳۹۹۔۳۹۸ ۵۔عمدۃ الطالب،ص ۲۷۵ ۶۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۶۷

۷۔المجدی فی انصاب الطالبین،ص ۳۸۵ ۸۔عمدۃ الطالب،ص ۲۷۶

نہیں کیا لیکن بعد کے دو نسابہ حضرات نے غلطی سے اس کو سیّد تحریر کر دیا۔ یہ زعم ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان نسابہ المعروف بر یہ ہاشمی اور ابوالحسن زید بن کتیلہ حسینی زیدی نسابہ کا تھا کہ علی بن محمد صاحب زنج صحیح النسب آل ابی طالب میں سے ہے۔ الشیخ ابوعلی احمد بن مسکویہ کتاب ''تجارب الامم'' میں کہتے ہیں۔ میں نے اولادِ ابی طالب کی ایک جماعت سے سنا ہے کہ وہ ذِکر کرتے ہیں یہ صاحب زنج علوی صحیح النسب آل ابی طالب میں سے ہے۔

یہ شخص (صاحب زنج) یہ دعویٰ کرتا تھا کہ یہ علی بن محمد بن احمد مختفی بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید بن امام زین العابدین ہے۔ علی بن محمد بن احمد کی اعقاب کا جو دعویٰ کرتا ہے درست ہے (لیکن) جس کا ذِکر شیخ الشرف، ابن طباطبا عمری اور دوسرے کریں۔ اور یہ درست نہیں کہ صاحب الزنج کی اولاد چلی ہو اس کی اولاد ابلۃ قتل ہو گئی اور (صاحب زنج) کا نسب اُس کی زندگی میں بھی درست نہ مانا گیا تو اُس کی اولاد اُس کے بعد کیسے ثابت ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رزنینا میں سے تھا (یعنی رے کے قریب ایک قریہ کا رہائشی تھا) اور یہ اس علوی نسب کا جھوٹا دعویدار تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا اور اس کا نسب عبدالقیس قبیلے سے تھا۔ اس کی والدہ قرۃ بنت علی بن حبیب بن اسد بن خزیمہ سے تھی۔ اس نے المھتدی باللہ کے زمانے میں اہواز میں خروج کیا اور پھر بصرہ آیا اور اس پر قابض ہوا۔ بدوؤں کی جماعت اس کی تابع تھی۔ اس نے وہ فعل بھی کیے جو اس سے پہلے کسی نے نہ کیے پھر اس نے بغداد کا رُخ کیا اور یہ زمانہ معتمد باللہ کا تھا اور اس کا مقابلہ موافق باللہ سے ہوا، جو کہ اپنے بھائی کی جگہ امورِ خلافت ادا کر رہا تھا۔ ۳ صفر ۲۷۳ کو صاحب زنج کا قتل ہوا اس کے ظہور سے قتل کا عرصہ ۱۴ سال چار مہینے اور چھے دن تھا۔[۱]

بقول شیخ عباس قمی کہ جب امام حسن عسکریؑ سے صاحب زنج کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے توقیع تحریر کی کہ علی بن محمد صاحب زنج اہلِ بیت میں سے نہیں ہے۔ اس کی اصل کی ایک بستی ہے۔ وہ مذہب ازارقہ اور خوارج کی طرف میلان رکھتا ہے۔ اس کے اعوان اور اصحاب زنجی (حبشی) تھے۔[۲]

اوپر کیے گئے بیان میں صاحبِ زنج کے نسب کی نفی ثابت ہے۔ امام حسن عسکریؑ نے اس کی نفی کی کبار نسابین ابی نصر بخاری، شیخ شرف عبیدلی ابن طباطبا اور ابوالحسن عمری نے اس کا ذِکر نہیں کیا، لیکن دو نسابوں بر یہ الھاشمی نسابہ اور ابوالحسین زید بن کتیلہ حسینی نسابہ نے اس کو اولادِ ابی طالب سے تسلیم کیا۔ ان دو حضرات میں ابراہیم بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان الہاشمی المعروف بر یہ الہاشمی کوئی خاص نسابہ نہیں تھا اُس کا نام علم الانساب کے جید لوگوں میں نہیں آتا، تاہم ابوالحسین زید المشہور بابن کتیلہ نسابہ حسینی زیدی جید نسابین میں سے تھے۔ اُن کا صاحب زنج کے نسب کو قبول کرنا غلطی تھی اور یہ حضرت ابوالحسن عمری کے اُستادوں میں سے تھے اور ان کے بارے میں شیخ ابوالحسن عمری کہتے ہیں کہ

شریف الشیخ نقیب عالم نسابہ میرے اُستاد میری اُن سے اُس وقت ملاقات ہوئی جب وہ بصرہ میں ہمارے لیے مقرر کیے گئے۔ ابوالحسین زید بن محمد بن القاسم بن علی بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید بن علی بن امام حسین بن امام علی علیہ السّلام بن ابی طالب اور وہ بابن کتیلہ ارجانی معروف تھے وہ مذہب زیدیہ پر تھے۔ میں نے اُن سے حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کی اولاد کے نسب کی تعلیم حاصل کی۔[۳]

یعنی جب وہ بصرہ میں نقیب مقرر ہوئے تو ابوالحسن عمری نے ابنِ کتیلہ حسین سے حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کی اولاد کا نسب پڑھا۔ یہ حضرت عمری جیسے جید نسابہ کے اُستادوں میں سے تھے لیکن ان سے بھی غلطی سرزد ہوئی۔

خود ابوالحسن علی بن محمد عمری نے ان کی صاحب زنج والی روایت نقل نہیں کی لیکن صاحب زنج کے متعلق اپنے والد ابی الغنائم صوفی علوی نسابہ کو نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں۔ صاحب زنج جو خیانت کار تھا خود کو محمد بن جعفر بن محمد بن عیسیٰ بن زید شہید سے نسبت دیتا تھا۔[۴]

یعنی ابوالحسن علی بن محمد علوی عمری نے اپنے والد کی روایت سے صاحب زنج کے نسب کی تردید کی ہے لیکن بقول ابنِ عنبہ کہ ابوالحسین زید بن محمد المعروف بابن کتیلہ نے صاحب زنج کے نسب کا اقرار کیا اور یہ اُن کی غلطی تھی۔ اس لیے ہم نے اس اصول میں کہا کہ نسابین سے غلطی ممکن ہے۔

---

۱۔ عمدۃ الطالب فی اساب آل ابی طالب، ص ۲۶۸، نشر انصاریان، ایران ۲۔ احسن المقال، ترجمہ منتہی الآمال، جلد دوم، ص ۶۵۸۔۶۵۷

۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۸۳ ۴۔ المجدی انساب الطالبین، ص ۳۹۰

**۲۲۔کسی لمبے عرصے تک کسی شخص کے غائب ہو جانا اس سے منسوب افراد کو مشکوک کرسکتا ہے، یا کسی شخص کا کسی ایسے علاقے میں آباد جانا جہاں اس کی خبر دوسروں تک نہ آئے تو ایسے حضرات کی اولاد کا نسب میں نسابین محتاط ہو جاتے ہیں۔**

کسی شخص کا غائب ہو جانا اور غیبت میں ہی فوت ہو جانا اس کی اولاد ہونے کے دعویدار حضرات کے لیے مسئلہ کھڑا کر سکتی ہے کیونکہ عوام کے سامنے جب وہ حاضر تھا تو صاحبِ اولاد نہ تھا پھر کہیں چلا گیا اور فوت ہو گیا اور کچھ عرصے بعد ایک جماعت اس کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے تو اُن کو مضبوط دلیل اور عادل گواہی کی ضرورت ہے۔ اس کی اوّل مثال محمد جور بن حسین بن علی خارصی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق ہیں، جب کہ ابی نصر بخاری نے ان کا نسب اس طرح تحریر کیا۔

محمد جور بن جعفر بن محمد بن امام محمد الصادقؑ بن امام محمد باقرؑ بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین علیہ السّلام

بقول ابی نصر بخاری کہ وہ جرجان میں بعض معاملات میں قتل ہو گیا اور ایک طویل عرصے تک اس کی اولاد ہونے کی کوئی خبر نہ آئی۔ ان کو یعنی محمد بن جعفر کو جور اس لیے کہا گیا کہ وہ جنگل میں رہتے تھے اور سلطان کے خوف سے صحراؤں میں گھومتے تھے۔ اس لیے انھوں نے اپنی زندگی کو ایک درندے اور زیبرے (Zebra) سے تشبیہ دی اور فارسی میں اسے گور کہتے ہیں اور عربی میں جور کہتے ہیں اور یہ (گور کا لفظ) اس وقت اِستعمال کیا گیا جب اس (محمد الجور) کے بچے اس کے چھپ جانے کے بعد حاضر ہوئے اور اس کی (محمد الجور) کی جاریہ جو اس کی اولاد کی والدہ تھی نے کہا کہ یہ اس قبر کا بیٹا ہے اور یہ کہتے ہوئے اُس نے اس کے باپ گور کی قبر کی جانب اِشارہ کیا۔[۱]

بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ محمد بن حسین بن علی بن محمد المامون بن امام جعفر الصادقؑ کو معتضد باللہ نے رے میں قتل کیا اور اس محمد الجور کے گیارہ فرزند تھے اور ان سب کے نام جعفر تھے صرف کنیت کے ذریعے ان میں فرق کیا جا سکتا تھا۔ ان میں ابوحسن اور ابومحمد رے اور نیشاپور میں، ابوالحسین قزوین میں ابوطالب کی اولاد رے میں ابوعبداللہ نیشاپور میں۔ ابوالقاسم کی طبرستان میں ابواحمد قزوین میں تھے۔[۲]

بقول ابوالحسن عمری کہ محمد جور بن حسین کو معتضد نے رے میں قتل کیا۔ ان کے نسب کو سب نے طعن کے ساتھ مخاطب کیا اور اللہ اس کو بہتر جانتا ہے جو انھوں نے کیا۔ ان میں اسحاق بن جعفر الجور شیراز میں تھے اور وہ فوت ہوئے تو ان کی صرف ایک دُختر تھی جس کا نام فاطمہ تھا اس کی شادی احمد بن محمد بن جعفر الملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور ان کے ہاں سکینہ نام کی بیٹی پیدا ہوئی۔

اس محمد جور کی کافی اولاد تھی اور ان میں سے بعض کی اولاد بھی تھی ان سب کا نام جعفر تھا اور ان کی پہچان کنیت سے ہوتی تھی۔[۳]

ابنِ عنبہ نے ابی نصر کی روایت کا ذِکر اس ضمن میں کیا ہے تاہم یہ روایت سر سلسلۃ العلویہ میں ہمیں نہیں ملی۔ بہرحال یہ کسی مخطوط کی روایت بھی ہو سکتی ہے جس کی خبر جمال الدین ابنِ عنبہ تک پہنچی۔

بقول ابنِ عنبہ کہ ابی نصر بخاری ابی جعفر محمد بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے امام حسن عسکریؑ بن علی ہادیؑ بن محمدؑ (جواد) بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ کو تحریر کیا اور کچھ مسائل کے بارے میں سوال کیا اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ آپ جوریہ (اولاد محمد جور) کے بارے میں کیا کہتے ہیں پھر وہ کہتے ہیں کہ امام حسن عسکریؑ نے جواب تحریر کیا اور ہر مسئلے کے نیچے اس کو جواب تھا اور اس (جوریہ کے مسئلے) کے نیچے تحریر تھا کہ جوریہ کی جہاں تک بات ہے تو ہم ان کو نہیں جانتے اور وہ ہم کو نہیں جانتے، اگر یہ خبر درست ہے (کہ امام نے ایسا فرمایا) تو ایک حتمی شہادت جاری ہونی چاہیے۔[۴]

اس کے بعد ابنِ عنبہ نے ان کی اولاد سے ابوالبرکات علی بن حسین بن علی بن جعفر بن محمد الجور کا ذِکر کیا۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۴۷ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۱۸۲ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۹ ۴۔عمدۃ الطالب، ص ۲۲۹۔۲۲۸

اُوپر کیے گئے بیان میں محمد الجور بن حسین بن علی خارصی بن محمد یباج بن امام جعفر الصادقؑ تھے جو کہ معتقد یا کسی دوسرے حاکم کے خوف کی وجہ سے ایک لمبے عرصے تک غائب رہے۔ اس دوران اُن کی ملاقات کسی دوسرے علوی سے نہیں ہوئی جو ان سے دریافت کرتا کہ آپ کی اولاد تھی یا نہیں۔

یہ محمد الجور جنگلوں میں رہے صحراؤں میں گردش کرتے رہے۔ اس لیے انھوں نے اپنی زندگی کو زیبرے یا ایک جانور کی زندگی سے تشبیہ دی عوام الناس تک یا خواص تک کوئی خبر نہ پہنچی۔ البتہ اُن کے وفات پا جانے کے بعد ایک جاریہ (کنیز) جو کہ صاحبِ اولاد تھی اُس نے فارسی زبان میں کہا کہ یہ اس گور کی اولاد ہے یعنی محمد الجور۔ وہ کنیز فارسی تھی اس لیے جیم کے مترادف گاف استعمال کیا اور گور کو عربی میں جور کہا گیا۔

اب یہاں شک کی گنجائش ہے کہ اُس عورت کی بات کس حد تک سچ ہے کہ یہ واقعی گور کی اولاد ہیں اور گور بھی کونسا وہی محمد بن حسین بن علی۔ اس وجہ سے محمد الجور کی اولاد کا نسب لکھنے۔ میں نسابین نے شک بھی کیا اور طعن بھی کیا۔ ابی نصر نے اُس کی اولاد کا ذِکر کیا تاہم شکوک بھی رقم کیے۔

شیخ شرف عبیدلی نے طعن کا ذکر نہیں کیا اور گیارہ فرزندوں کا اِشارہ دیا اور کچھ کی کنیت اور مقام و محل بھی تحریر کیے۔ عمری نے ان کی اولاد تحریر کی مگر طعن کا ذِکر بھی کیا۔ عزیزالدین مروزی نے طعن کا ذِکر نہیں کیا۔[۱]

فخرالدین رازی نے بھی ابی نصر بخاری کو نقل کیا۔ تاہم اولاد بھی تحریر کی۔[۲]

تاہم ابنِ عنبہ نے جو روایت ابی نصر بخاری کی تحریر کی ابی نصر بخاری نے ابوجعفر عمار سے روایت کیا کہ اُس نے اولاد محمد جور کے بارے میں امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو امام نے جواب دیا کہ نہ ہم اُن کو جانتے ہیں اور نہ وہ ہم کو جانتے ہیں۔

یہ بیان اولاد محمد الجور کے خلاف جاتا ہے کیونکہ امامؑ کا کلام ہے چونکہ اُن کی جاریہ سے اُن کی اولاد تھی یا نہیں اس کی کوئی گواہی موجود نہ تھی اس لیے اولاد محمد جور پر طعن کیا گیا۔

تاہم پھر بھی نسابین نے ان کی اولاد کا ذِکر اپنی جید کتابوں میں کیا کیونکہ اُس جاریہ کے پاس کوئی گواہی نہ تھی کہ یہ اولاد واقعی محمد الجور کی ہے۔ اس وجہ سے نسابین نے اس نسل کا ذِکر شک سے کیا۔

اِسی طرح سلیمان بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کی زیادہ تفصیل نہیں ملتی تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ سلیمان بن حسین الاصغر کی اولاد جاری ہوئی۔ بقول سیّد عزیزالدین مروزی کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے ملک سے دُور دراز ہونے میں اس کی بات کی کیونکہ وہ مراکش میں جلاوطن ہو گئے تھے اور جنھوں نے اُن کی بات کی وہ اِن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔[۳]

ہم جانتے ہیں کہ سلیمان بن سلیمان بن حسین الاصغر کے دو فرزند حسن اور حسین تھے ان کی اولاد بھی تھی لیکن شریف مروزی کہتے ہیں کہ کیونکہ وہ مراکش چلے گئے اس لیے ملک (حجاز) سے دُور ہونے کی وجہ سے اس کی بات کی کہ کیا پتا اُن کی اولاد چلی نہیں چلی اس لیے اگر کوئی اُن کی اولاد کی بات کرتا بھی ہے تو اُس کا بالکل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

بقول عزیزالدین مروزی علماء ثقاۃ اور قابلِ اعتماد لوگوں کے نزدیک ان کی اعقاب (یعنی سلیمان بن حسین الاصغر) کی اولاد ثابت ہے ان حضرات میں یحییٰ بن حسن عقیقی ابنِ خداع، ابنِ ابی جعفر (شیخ شرف عبیدلی) ابوالغنائم زیدی، ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور ابواسماعیل ابراہیم طباطبائی شامل ہیں، یعنی ان کی اولاد ثابت ہے مگر چونکہ مغرب (مراکش) ہجرت کے بعد ان کا رابطہ منقطع ہو گیا اس لیے جو اس نسب سے ہونے کا دعویدار ہوگا اُس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

تیسری مثال محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس الذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کی ہے بقول ابی نصر بخاری کہ عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ کا قتل سندھ میں ہوا تو اس کی کنیز اس سے حاملہ تھی اور اس کے (عبداللہ اشتر) کے قتل کے بعد ایک لڑکا اس کے

۱۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۲۸ ۲۔ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۰۵ ۳۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۷

ہمراہ تھا اور اُس کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسنؑ کہا گیا اور ابوجعفر منصور نے مدینے کی جانب لکھا کہ نسب درست ہے اور اس نے حفص بن عمرالمعروف بہزار مرد امیر سندھ کو بھی ایسے ہی تحریر کیا بقول ابی نصر بخاری کہ امام جعفرالصادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا نسب کیسے ثابت ہوتا ہے جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو تحریر کیا جب کہ وہ صرف دو ہیں اور اس کی ذکر ابوالیقظان نساب اور یحییٰ بن حسن عقیقی نے کیا واللہ اعلم اور آخر میں کہا کہ اس کی اولاد کا نسب درست ہے۔[۱]

اب اس مذکورہ بالا بیان میں کہ جب عبداللہ اشتر قتل ہوئے تو ان کی کنیز حاملہ تھی اور قتل کے بعد اُس کے ہمراہ ایک لڑکا (محمد الکابلی) تھا اور پھر منصور کو عبداللہ اشتر کے بیٹے کی ولادت کا بتایا گیا اور یوں دو حضرات کے مابین ہونے والی خط کتابت کیسے نسب کو ثابت کر سکتی ہے چونکہ منصور عبداللہ اشتر سے خائف تھا اس لیے اُس نے سندھ میں ان کو قتل کروایا۔ تاہم جب اُس کو خبر ہوئی کہ عبداللہ اشتر کی جاریہ کا فرزند ہوا ہے تو اُس نے اس معاملے کی چھان بین کی اور اس چھان بین میں جو خط امیر سندھ کی طرف سے منصور اور منصور کی طرف سے امیر سندھ کو لکھے گئے ان کا متن کسی نے نہیں دیکھا۔ اس لیے امام نے کہا کہ دو حضرات کے مابین ہونے والی خط کتابت سے نسب کیسے ثابت ہوتا ہے۔ تاہم نسابین نے اس نسب کی صحت کو درست جانا۔

بقول فخرالدین رازی کہ عبداللہ اشتر کی اعقاب میں اختلاف کیا گیا کہ کنیز نے (عبداللہ اشتر) کے قتل کے بعد ایک لڑکے کو جنم دیا جس کا نام محمد تھا اور وہ دعویٰ کرتی تھی کہ یہ اشتر (عبداللہ) کی اولاد ہے اور منصور نے لکھا کہ نسب درست ہے اور امام جعفر صادقؑ نے اس پر طعن کیا اور اکثریت نے اس نسب کو درست جانا۔[۲]

امام جعفرالصادقؑ کے طعن سے مطلب یہ ہے کہ منصور کی تحریر کیسے نسب کی صحت پر شہادت دے سکتی ہے، تاہم اکثریت نے اس نسب کو درست ہی لکھا لیکن چونکہ محمد الکابلی کی ولادت عبداللہ اشتر کے قتل کے بعد ہوئی اور اس پر گواہ بھی جاریہ (کنیز) ہے کہ یہ اولاد عبداللہ اشتر کی ہے، جہاں تک اعتراض کی بات ہے تو امام پاک نے دو افراد کے مابین خط و کتابت کے طریقۂ کار پر نسب کی صحت کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے پر اعتراض کیا کیونکہ دونوں شخصیات نسب شناس نہیں بلکہ سیاسی شخصیات تھیں۔ اس لیے امام نے کہا کہ نسب کیسے ثابت ہوتا ہے۔ یہ معاملہ بھی محمد جور کے واقع سے ملتا ہے۔

## ۲۳۔ جہاں نسابین کو کسی کی سیادت پر شبہ ہوا اُنھوں نے اپنے اُستادوں سے رابطہ کیا اور اُن کی رائے کو اہمیت دی کیونکہ وہ تجربہ کار تھے۔

علم کی یہ فطرت ہے کہ جہاں کسی علم کا ماہر کسی مسئلے میں فیصلہ نہیں کر پاتا تو وہ اس علم میں اپنے اُستاد سے رابطہ کرتا ہے اور ایسی تنگ گھاٹی میں وہ اپنے اُستاد کے تجربے کی روشنی میں فاصلہ طے کرتا ہے۔ ہم انساب الطالبین کے سلسلے میں دیکھتے ہیں ک نسابین ایسے معاملات میں جن کو وہ سمجھ نہ سکیں اُن معاملات میں اپنے اُستادوں سے رابطہ کرتے ہیں۔

بقول ابوالحسن عمری ابوالقاسم مخمس صاحب مقالہ الغلاۃ المعروف علی ابن احمد الکوفی نے دعویٰ کیا کہ میں علی بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفرالصادقؑ بن امام محمد الباقرؑ بن امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ بن امام علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوں، بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری علوی کہ میں نے موصل سے اپنے اُستاد ابی عبداللہ حسین بن محمد بن القاسم بن طباطبا نسابہ کو خط تحریر کیا جو کہ بغداد میں مقیم تھے۔ میں نے اُن سے نسب کی کچھ اشیاء کے بارے سوال کیا بشمول نسب علی بن احمد الکوفی کے بارے میں سوال کیا پھر اُن کی لکھائی میں جواب آیا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شخص پکا جھوٹا ہے۔ اس نے بہت سے خاندانوں کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کیا مگر اس کا کوئی نسب ثابت نہیں ہوا، اور رے میں جو ایک مقبرہ ہے جس پر مزار بنا ہے وہ غیر اصل ہے۔
یعنی وہ مزار اصل مزار نہیں ہے۔

اس تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابوالحسن علی بن محمد عمری نے کہیں سے سنا کہ ابوالقاسم علی بن احمد الکوفی خود کو ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ کی نسل سے

---

۱۔ سرسلسلۃ العلویہ، ص ۸ ۔ ۲۔ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۴ ۔ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۰

بتا تا ہے تو عمری نے اپنے اُستاد ابن طباطبا سے رابطہ کیا اور اُن سے علی بن احمد الکوفی کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ عمری اس شخص کے بارے میں علم نہیں رکھتے تھے۔ تب ابن طباطبا کا جواب آیا کہ یہ شخص جھوٹھا ہے اس نے خود کو اور خاندانوں سے بھی منسوب کیا لیکن کہیں بھی اس کا نسب ثابت نہیں ہوا چونکہ ابن طباطبا علی بن احمد کوفی کو جانتے تھے۔ اس لیے انھوں نے اپنے شاگرد کو آگاہ کیا۔ علم الانساب میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کتابوں اور مخطوطات کی حد سے باہر ہیں اور وہ چیزیں اُستادوں کے تجربات پر مبنی ہیں۔

اگر کوئی شخص صرف کتابیں پڑھ کر خود کو نسابہ سمجھے تو ایسا ہی ہے جیسے کسی نے ڈاکٹری تعلیم پڑھ لی مگر عملی طور پر کچھ نہیں کیا۔

## ۲۴۔انساب الطالبین میں ایسے افراد ہمیشہ سے رہے جن کے نسب مشجرات اور نسابین کے جرائد سے ثابت نہیں ہوتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ اپنے نسب پر قائم رہے اور حکومتی یا سرکاری کاغذات پر اُن کا دعویٰ مثبت رہا۔

یعنی ایسے افراد جن کے نسب اصولی علم الانساب سے پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا مگر پھر بھی وہ سیادت کے دعوے سے دستبردار نہیں ہوتے اور ایسے خاندان آہستہ آہستہ عوام میں اپنی شہرت پائیدار بنا لیتے ہیں جس سے علم الانساب کو نہ سمجھنے والے ان کا دعویٰ قبول کر لیتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے افراد اشراف سے رشتہ داریاں کر لیتے ہیں اور رشتہ داری کے بعد اشراف کو بھی اِن کا ساتھ دینا پڑتا ہے لیکن اصلاً وہ کچھ ہوتے ہیں اور مشہور کچھ ہو جاتے ہیں ایسے افراد اکثر یا تو کسی ہنر میں ماہر ہوتے ہیں اور ہنر کی شہرت کو قائم رکھنے کی وجہ سے وہ خود کو سیّد خاندان سے منسوب کرتے ہیں یا وہ کوئی رُوحانی شخصیت ہوتے ہیں اور اُن کی اولاد یا گدی نشین اپنی معاشرتی ساخت کو تقویت دینے کے لیے اور اپنے اثر ورسوخ کو بڑھانے کے لیے سیادت کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔

بقول ابوالحسن علی بن محمد علوی عمری کہ علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ جو کہ اُم الولد کے بطن سے تھے اگر خدا نے چاہا تو اُن کی اولاد سے ابوالمختار حمزہ الفقیہ مقری شیراز میں بن محمد بن حمزۃ بن علی بن حمزۃ بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ اور یہ ابومختار شیراز میں اپنے والد (محمد) اور دو بیٹوں حسین اور شبیب کے ساتھ داخل ہوا، اور مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ حمزہ کا کوئی بھائی یا چچا ہو اور شیراز کے جرائد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُنھوں نے علویوں کے وقف کردہ مال سے وظیفہ حاصل کیا، کیونکہ مشجرات میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی سوائے ابراہیم جو کہ صاحبِ اولاد نہ تھے کوئی اولاد ہو یا (محمد بن علی) کی بیٹیاں تھیں اور ہم یہ نہیں جانتے کہ محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا کوئی حمزہ نامی فرزند ہو اور خداوند تعالیٰ اس کے نسب کو بہتر جانتا ہے۔[۱]

اب مذکورہ بالا بیان میں ابوالمختار حمزہ الفقیہ کی بات ہو رہی ہے جس کے بارے میں عمری بتا رہے ہیں کہ اُس کے کسی بھائی یا چچا کا مجھے علم نہیں ہے البتہ شیراز کے جرائد میں یہ پتہ چلتا ہے کہ اس خاندان نے علویوں کے اوقاف سے مال حاصل کیا، لیکن ابومختار حمزہ فقیہ بن محمد بن حمزہ بن علی بن حمزہ بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا دعویٰ کرنے والا شخص درست کیسے ہوسکتا ہے جب کہ محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم کی سادات کے مشجرات میں بیٹیاں تھیں اور ایک بیٹا ابراہیم تھا جو کہ صاحبِ اولاد نہ تھا تو بھی محمد بن علی بن عبیداللہ کا حمزہ نامی فرزند کدھر سے آ گیا جس کی چوتھی پشت سے ابومختار حمزہ فقیہ تھا۔

یہ نسب ثابت نہیں ہوتا۔ ایسے ہی پاک ہند میں بہت سے حضرات کو محکمہ مال میں بھی سیّد لکھا گیا اور بعض دوسرے سرکاری کاغذات پر بھی مگر جو نسب مشجرات اور علم الانساب سے ثابت نہیں ہوسکتا وہ جائیداد کے کاغذات اور سرکاری کاغذات سے کیسے ثابت ہوسکتا ہے۔

## ۲۵۔بعض جگہ علوی عورتوں سے شادی کرنے والے حضرات کی اولاد بھی سیادت کا دعویٰ کر دیتی ہے۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر علوی طالبی عورت کی شادی غیر علوی طالبی خاندان میں ہو جائے تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنے والی نسل کے افراد اپنی مادری نسبت کو اختیار کر لیتے ہیں اور اولادِ علی ہونے کا دعویٰ کر دیتے ہیں، بقول عمری کہ محمد بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ کی اولاد

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۳۰۴

کے دعویداروں میں ابوطالب زید نقیب عمان بن حسین بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام تھے بقول عمری بمطابق سنہ ۴۲۴ ہجری میں نے اِسے دیکھا تھا، جب میں وہاں (عمان) میں تھا اس کی عرفیت یا بن خباز تھی اس کے بھائی اور اولاد مغنّیہ مصطفاۃ کے گھر میں مجرم ہونے کا بہانہ کر رہے تھے۔

آمنہ بنت ابی زید حسینی کی شادی احمد سے ہوئی جو کہ اس کے والد کا دادا تھا (یعنی ابوطالب زید کے پڑدادا کی شادی آمنہ بنت ابی زید حسینی سے ہوئی) اس قاعدے کی بنیاد پر محمد پیدا ہوا (جو کہ ابواطالب زید کا دادا تھا) اس سلسلے کی طرف اِشارہ کیا گیا۔ محمد بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا ایک بیٹا احمد تھا اور اس نسب کے سلسلے کو جب میں نے اپنے والد ابوالغنائم اور الشریف ابوعبداللہ ابن طباطبا سے پڑھا اور اپنے اُستاد شیخ شرف کے مبسوط میں دیکھا تو لکھا تھا کہ یہ ''جھوٹا اور باطل ہے لہٰذا ابن خباز نقیب عمان اس کی اولاد اور بھائیوں کا نسب باطل ہے۔[۱]

اس طرح نقیب عمان اپنی پڑدادی کی وجہ سے سیادت میں داخل ہوا۔ پاک و ہند میں بھی ایسے معاملات ہیں جہاں لوگ علوی خاندان میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ بعد میں سیادت کا دعویٰ کریں لیکن ایسا کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے ایک وہ اپنا نسب تبدیل کرتا ہے اور دوسرا وہ علوی عورت جو اُس کی کفو نہیں ہے اُس سے شادی کرتا ہے۔

## ۲۶۔ جن علویوں کی اولاد منتشر ہوتی ہے ان میں ادعیا آسانی سے گھس جاتے ہیں۔ بعض لوگ مکر و حیلہ سے کام لیتے ہیں اور سادات ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اگر کوئی نسابہ یا سیّد اُن کے نسب کی نفی کرے تب بھی وہ دعوے سے دستبردار نہیں ہوتے اور مسلسل مکر و حیلہ سے کام لیتے ہیں۔

ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ جو سیادت کے جھوٹے دعویدار ہوتے ہیں پکڑے جانے کے باوجود اپنے حیلوں اور مکر و فریب سے باز نہیں آتے اگر ایک شہر میں اُن کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے تو دوسرے شہر جا کر دعویٰ کر دیں گے، ایسے لوگ اپنے کسی معاشی فائدے کے لیے سیادت کا دعویٰ کرتے ہیں، جیسے برصغیر پاک و ہند میں عامل اور جادوگر اپنے نام کے ساتھ شاہ لکھوا کر تعویذ گنڈوں کا کام شروع کر دیتے ہیں اور کچھ حضرات جو صوفیاء کے سلاسل سے منسلک ہوتے ہیں اور پھر اپنے مشائخ سے خلافت پانے کے بعد خود یا ان کی اولاد سیادت کا دعویٰ کر دیتی ہے اور عوام الناس میں ان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کوئی بھی ان کا اِنکار نہیں کرتا۔ عرب میں بھی زمانۂ قدیم سے بہت سے صوفیاء نے سیاسی یا مذہبی فائدہ حاصل کرنے کے لیے سیادت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علی بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ ''رے'' میں رہائش رکھتے تھے ان کی اولاد منتشر ہوگئی۔ ان کی اولاد ہونے کا ایک شخص نے عراق میں دعویٰ کیا جس کا نام احمد تھا اور اُس کا دعویٰ مضبوط ہو گیا حتیٰ کہ ابوالمنذر رخزاز کوفی نے اس کو بے نقاب کیا اور اس کے نسب کو کالعدم قرار دیا۔ یہ احمد اپنے زمانے میں مکر و حیلہ کرنے والوں میں سے تھا۔ اُس نے ابی منذر نسابہ کی معرفت علم کی پرواہ نہیں کی اور دعویٰ پر قائم رہا۔[۲]

## ۲۷۔ مذہبی اور سیاسی شخصیات کے دعوے کو مسترد کرنا جرأت کا کام ہے۔ اکثر علماء بھی بڑی شخصیات کے دعوے کو قبول کر لیتے ہیں۔

اکثر ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سیاسی شخصیات اور مذہبی پیشوا بھی سیادت کا دعویٰ کر دیتے ہیں اور ان کے دعوے کو مسترد کرنے کے لیے عوام الناس میں بھی جرأت نہیں ہوتی حتیٰ کہ مفاد پرست علماء بھی ان کے دعوے کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم تین مثالوں کو بیان کریں گے: (۱)۔ صدام حسین، (۲)۔ معمر قذافی، (۳)۔ جماعت صوفیاء۔

اول مثال عراقی آمر صدر صدام حسین کی ہے وہ امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ہونے کا دعویدار تھا۔ اُس وقت جب اُس کا اقتدار اپنے مضبوط ترین دور

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۶    ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۰۷

سے گزر رہا تھا تو اُس نے اپنے دعوے کی تائید علم الانساب سے تعلق رکھنے والے علماء سے طلب کی اور یہ کام اُس کے چچازاد کروار ہے تھے تو اُن کی ظالم حکومت اور طاقت کے سامنے اکثر علمائے فقہ اور نام نہاد نسابین نے اُس کے دعویٰ کو قبول کیا مگر سیّد حلیم حسن اعرجی جو کہ سادات اعراجی کے نقیب ہیں انھوں نے اِس کے نسب کی نفی کی اور کہا کہ صدام حسین سیّد نہیں ہے۔

صدام حسین کے چچازاد حضرات نے خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے سیّد حلیم حسن اعرجی کو نظر بند کروا دیا۔ تقریباً دو سے تین سال تک وہ عام افراد کی آنکھوں سے غائب رہے مگر انھوں نے ذمہ دار نسابہ ہونے کی حیثیت سے صدام حسین کے نسب کو قبول نہ کیا۔

دوسری مثال کرنل معمر قذافی ہے جو کہ آل قدافہ سے تھا۔ لیبیا کا آمر جس نے حکومت پر قبضہ کر رکھا تھا۔ اُس وقت ایک ابن الوقت ٹولے معمر قذافی سے مراعات اور پیسہ حاصل کرنے کے لیے آل قدافہ کا نسب اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ سے ملایا۔

اس ابن الوقت ٹولے میں مزور الکبیر منیر الشکوکی اور کچھ صوفیا شامل تھے۔ ان لوگوں نے با قاعدہ کرنل قذافی کے سامنے پیش ہو کر ایک نسب کو ایک دستاویز کی شکل میں لکھا اور اولادِ رسولؐ خدا سے ملایا او ایک تقریب میں اپنی شہادت اس پر جاری کی دستخط کیے اور مہر ثبت کی پھر کرنل قذافی کو پیش کیا۔ منیر الشکوکی بھی ایک جعلی اور جھوٹا نسابہ ہے، جس کا اپنا نسب بھی سو فیصد مشکوک ہے۔ ان لوگوں نے مال کی لالچ میں ہر دوسرے صاحب منصب فرد کو سیّد بنا دیا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

سوم مثال۔ صوفیاء کی جماعت سے ہے جنھوں نے اکثر اولادِ علی اور اولادِ رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ مراکش، جزائر، مصر، تیونس، لیبیا، ہندوستان اور پاکستان وافغانستان میں ایسے کئی صوفیاء کے مزار ملے ہیں جو کہ اصل میں کچھ تھے اور شہرت کے بعد ان کی اولادوں نے سیادت کا دعویٰ کر دیا بلکہ کچھ صوفیاء خود بھی اپنی زندگی میں اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ وہ سیّد ہیں۔ اس ضمن میں صوفیاء کی کثیر کتابوں میں اُن کے ایسے شجرے ملے ہیں جو کہ اولادِ علیؑ کے انساب سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ابوالحسن شاذلی، خواجہ احمد یساوی یہ سب ایسے حضرات ہیں کہ ان کے شجرِ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتے مگر ان کا نام اور مرتبہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کی اولاد کو قبولیتِ عامہ حاصل ہے یعنی عوام ان کی سیادت کا اِنکار نہیں کرتے اور یہ سلسلے ایسے ہی صدیوں سے جاری وساری ہیں۔ ہندوستانی میں کان پور کے قریب قنوج کے علاقے میں مکن پور ایک جگہ ہے جہاں ایک بزرگ بدیع الدین مدار مدفون ہیں۔ ان موصوف کا تذکرہ منبع الانساب میں خواجہ سیّد معین الحق جھانسوی نے کیا ہے اور ان کا شجرۂ نسبی حضرت ابو ہریرہ سے ملایا ہے گو کہ وہ شجرہ صحیح ہے یا غلط اس کا علم بھی اللہ تعالیٰ کو ہے مگر بدیع الدین زندہ شاہ مدار ہر گز سیّد نہیں تھے۔ آج کے زمانے میں ان کا شجرہ امام جعفر صادقؑ سے ملایا جاتا ہے اور با قاعدہ ایک گروہ ان کے بھائیوں کی اولاد بن کر جعفری سیّد بنا ہوا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ معین الحق جھانسوی کی تحریر درست ہونی چاہیے کیونکہ اُن کے دادا نے حضرت بدیع الدین مدار سے بذاتِ خود ملاقات کی تھی وہ وہ اُن کے زمانے کے زیادہ قریب رہے۔ واللہ اعلم

اِسی طرح ترکستان، افغانستان، ازبکستان میں بھی کئی ایسے مزار ملتے ہیں جن کے نسب سرے سے غلط ہیں تاہم اب صاحب مزار سیّد مشہور ہو گئے ہیں۔ بخارا میں ایک خاندان آج بھی امام حسن عسکریؑ کی اولاد ہونے کا دعویدار ہے، جب کہ امام حسن عسکری سے کوئی نسل جاری نہ ہوئی۔

اُن کے فرزندِ ارجمند امام حق حضرت محمد مہدیؑ اللہ کے حکم سے غائب ہو گئے ہیں اُن کے علاوہ کوئی ایسی دلیل نہیں کہ اُن کے کسی فرزند کی اولاد جاری ہوئی ہو۔ خود امام مہدی علیہ السّلام کی بھی اولاد نہیں تھی وہ کم عمری میں ہی عام لوگوں کی نظر سے غائب ہو گئے۔

## ۲۸۔ایسے خاندان جن کا نسب امامین علیہم السّلام کی اولاد میں کسی ایسے فرد سے ملتا ہو جس کا وجود ہی ثابت نہ ہو اور ان کی شہرت مثبت ہو یا منفی ہو۔نسب ثابت نہیں ہوتا۔

عموماً ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے خاندان ملتے ہیں جن کا شجرہ اولادِ معصومینؑ میں سے کسی ایسے فرد سے ملتا ہے جس کا وجود ہی نہیں ہے تو ایسے خاندانوں پر دوطرح سے تحقیق ممکن ہے۔مثال کے طور پر امام زین العابدینؑ کی اولاد بغیر کسی اختلاف کے چھے پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔عبداللہ باہر، (۲)۔حسین الاصغر، (۳)۔زید شہید، (۴)۔علی اصغر، (۵)۔امام محمد الباقرؑ، (۶)۔عمر اشرف اب حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد بغیر کسی اختلاف کے پانچ پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔حسن، (۲)۔عبداللہ عقیقی، (۳)۔عبیداللہ اعرج، (۴)۔علی، (۵)۔سلیمان۔

اب عبیداللہ بن حسین الاصغر کی اولاد بغیر کسی اختلاف کے چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔علی الصالح، (۲)۔جعفر الحجۃ، (۳)۔حمزہ مختلس الوصیہ، (۴)۔محمد الجوانی اب اگر کسی کا خاندان ان چار حضرات کے علاوہ کسی پانچویں فرزند سے شجرہ جوڑے جس کا سرے سے وجود ہی نہ ہو تو اس خاندان پر تحقیق ضروری ہے اور ایسا شجرہ دعوے کے لیے زیرِ بحث لایا جائے جو قدیم ہے۔جدید کاغذ پر آج کے دور کا لکھا ہو شجرہ تحقیق کے لیے ضروری نہیں ہے بلکہ متعلّقہ خاندان اپنے ۱۰۰ سے ۶۰۰ سال پرانے مشجرات دکھائے اور اگر پرانے مشجرات میں بھی غلطی ہے تو سوالیہ نشان ہے، پھر ان ک شہرت بلدی دیکھئے اگر شہرت بلندی بھی منفی ہو اور غیر پائیدار ہو تو نسب کالعدم ہے۔شہرت بلدی مثبت ہونے کی صورت میں بھی تحقیق کی جائے ہوسکتا ہے ان کے قدیم مشجرات میں کوئی درست نسب مِل جائے جو کسی ایسے فرد کے پاس ہو جو خاندان کے دوسرے افراد سے چھپا رہا ہے اور اگر درست شجرہ نہ ملے تو خاندان کے بارے میں نسابین سے رائے لینی چاہیے اور ایسی صورت میں بہت تحقیق کی ضرورت ہے تاہم جب تک تحقیق مکمّل نہ ہو جائے سیادت سو فیصد ثابت نہیں اور سو فیصد خارج بھی نہیں، لیکن عرب میں ایسے معاملات میں متعلّقہ خاندان کو سیادت سے خارج قرار دیا جاتا ہے تاہم پھر بھی نہ ثابت ہونے والے خاندان اپنے دعوے پر قائم رہتے ہیں، جب کہ برصغیر پاک و ہند میں ایسے خاندان اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں جن کے شجرات ایسے افراد پر منتہی ہوتے ہیں جن کا ذِکر جید نسابین کے ہاں نہیں ملتا۔ایسے خاندان اگر تاریخی طور پر کچھ ثبوت رکھتے ہیں تو بھی ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا ہے، مگر مؤرخین مشہور افراد کے بارے میں افواہوں کو بھی رقم کر لیتے ہیں اور آنے والے ادوار میں یہی افواہیں تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔

لیکن جو طریقۂ کار ہم بیان کر رہے ہیں وہ صرف جید کبار نسابین کے تحریر کردہ اصول علم الانساب کے مطابق ہے۔اِس کا محکمہ مال کی دستاویزات اور تاریخ کی کتب سے کوئی تعلّق نہیں۔علم الانساب میں کسی حد تک تاریخ ملوث ضرور ہے مگر تاریخ نسب کے بیان میں حجت نہیں۔علم الانساب کے اپنے رموز واوقاف ہیں مثال کے طور پر اگر کوئی خاندان محکمہ مال کے سرکاری دستاویزات کی رو سے سیّد تحریر ہے اور اس کے خاندانی مشجرات ثابت نہیں ہوتے تو ایسے دستاویزات کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

## ۲۹۔اگر نسابہ کسی فرد کو لاولد لکھ دے اور اس کی اولاد سامنے آ جائے تو شہرت بلدی عادل گواہی اور اس لاولد لکھے گئے فرد کے چچازادوں کی اولادوں سے نسابہ کی غلطی کی نشاندہی بھی ممکن ہے۔

ایسا ہوسکتا ہے کہ کسی نسابہ سے اس کی کتاب یا مشجر میں سہواً غلطی ہوئی ہو اور نسابہ کا قدیم ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس غلطی کو درست سمجھ لیا ہو اور صحیح خاندان کو غلط فہمی سے مشکوک سمجھ رہے ہوں۔اس کی ایک مثال ابوالحسن علی بن محمد عمری نے اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین میں تحریر کی ہے بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری کہ اندازاً چار سو سینتیس ہجری (۴۳۷)، (بمطابق ۴۶-۱۰۴۵ عیسوی) میں۔ایک جوان جس کے گال پر تل تھا اُس کی خندہ پیشانی تھی بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔میانہ قد تھا خوبصورت تھا اور وہ مقامی زبان بولتا تھا۔جزیرہ سے نقیب موصل ابی عبداللہ الملقب تقی عمید الشرف جن کا نام محمد بن حسن محمدی تھا۔

اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میں حمزہ بن حسین بن علی بن القاسم بن حسن بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام ہوں اور اپنے دعوے کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے قاضی ابی عبدالرحمان طالقانی قاضی جزیرہ کی تحریر شدہ شہادت پیش کی جو شہادت قاضی کی عدالت میں اِس سے متعلّق دی گئی تھی۔

(ابوالحسن عمری اُس وقت نقیب موصل ابی عبداللہ الملف تقی کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہے تھے) عمری کہتے ہیں کہ نقیب نے مجھے بلایا جہاں اشراف کا ہجوم موجود تھا اور مجھے اس شخص کے بارے میں کہا۔

تو میں نے کہا یہ ایک شرعی اَمر ہے جس کے آپ ذمہ دار ہیں، جہاں تک میرا تعلّق ہے۔ آپ جو فیصلہ سنائیں گے میں اُسے دستاویزات میں تحریر کر دوں گا۔

نقیب موصل نے کہا آپ اپنی رائے دیں میں اِسے قبول کرلوں گا۔

عمری کہتے ہیں کہ مجھے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی لیکن میں نے لکھ دیا کہ یہ نسب درست ہے اور نقیب موصل نے اِسے قبول کرلیا۔

عمری کہتے ہیں پھر میں دوبارہ نقیب موصل عمید الشرف کے پاس تفصیل بیان کرنے کے لیے گیا تو میں نے نقیب موصل کو بتایا کہ

''بقول ابی منذر نسابہ کہ حسن بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کے کوئی بیٹے نہیں تھے۔

(اور متعلّقہ شخص حمزہ بن حسین بن علی بن قاسم بن حسن المذکور ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔)

تو اس وجہ سے مجھے رائے دینے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔ اس کے نتیجے میں نقیب موصل نے حمزہ بن حسین کے معاملے کو منظور نہ کیا اور اِس کو مزید تحقیق کے لیے چھوڑ دیا۔ ابوالحسن علی بن محمد عمری بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں جزیرہ اپنے کام کے لیے گیا جہاں شریف ابوتراب احول موسوی اور ان کے بھائی ایک جماعت کے ساتھ میرے پاس آئے اور آتے ہی چلانا شروع کر دیا۔

''کہ حمزہ کو نسب میں داخل کرو'' اور کہا۔

کہ حمزہ کو میرے باپ دادا کے نسب میں شامل کرو۔ میں اس معاملے میں اِنتظار نہیں کرسکتا پھر حمزہ کو بلانے کو کہا گیا۔ میں نے اُن سے تحریری شہادت کا پوچھا تو انھوں نے کہا وہ آ رہے ہیں۔

پھر میں اُس جماعت کے ہمراہ قاضی عبدالرحمان طالقانی کے پاس گیا اور قاضی نے دو اشخاص کو بلایا جنھوں نے نسب کی صحت پر گواہی دی اور فیصلہ حمزہ کے حق میں رہا۔ یہاں کچھ علویوں نے حمزہ کے والد حسین بن علی کے بارے میں شہادت دی اور شہادت قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ حمزہ اُس کا بھائی اور بہنیں سب حسین بن علی کی قانونی بیوی سے اولاد ہیں، پھر ایک اور شخص شریف ابنِ علی تھا جو کہ حسین کا بھائی تھا (یعنی حمزہ بن حسین کا چچا تھا) عمری کہتے ہیں اس کے بعد میں نے حمزہ کا نسب منظور کیا اور ایک تحریر اس کے حق میں جاری کی۔ اس کے بعد میں نے ایک تحریر نقیب موصل تقی عمید الشرف کو تحریر کی جس کی تائید میں انھوں نے نسب کو غیر متنازعہ قرار دے دیا۔[۱]

اب یہاں پر جس حمزہ کی بات ہو رہی ہے وہ عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم کی اولاد سے ہے اور اُس کا نسب حسن بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ سے ملتا ہے جب کہ حسن کے بارے میں ابی منذر نسابہ نے تحریر کیا کہ اُن کے بیٹے نہیں تھے، چونکہ ابی الحسن علی بن محمد عمری نے یہ تحریر پڑھی تھی۔ اس لیے اُن کو ہچکچاہٹ محسوس ہوئی باوجود کہ حمزہ بن حسین کے پاس اپنے علاقے کے قاضی کی تحریری شہادت تھی۔ عمری خود جزیرہ گئے۔ قاضی سے تصدیق کی اور قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولادوں کے کچھ افراد وفد لے کر عمری کے پاس آئے اور اس سے باقاعدہ گلہ کیا کہ تم نے ہمارے چچازاد کے نسب کو تحریر کیوں نہ کیا اور ابوالحسن علی بن محمد عمری حمزہ کے والد حسین بن علی کے حالات بھی مقامی طور پر معلوم کرنے کے بعد مطمئن ہوگیا اور نسب کے حق میں شہادت جاری کر دی۔

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۵۔۳۰۴

اب اس بیان میں جو ثبوت ابوالحسن عمری کو ملے تو عمری نے یہ سمجھ لیا کہ حسن بن قاسم بن عبیداللہ بن امام کاظمؑ کے سلسلے میں ابی منذر نسابہ سے غلطی سرزد ہوتی ہے کیونکہ قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد خود اس نسب کی تصدیق کر رہی ہے اور شرعی شہادت بھی مدعی کے حق میں ہے۔

اس سے ملتی جلتی مثال سادات غیاشیال مشہدی موسوی کی ہے، جن کے جدِ امجد سیّد غیاث الدین بن ابوالقاسم حسین المشہدی بن سیّد علی الامیر بن عبدالرحمان بن سیّد اسحاق ثانی بن سیّد موسیٰ ابوالحسن زاہد بن ابوالحسن محمد العالم بن ابوالقاسم عبداللہ بن ابوعبداللہ محمد بن اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام ہیں۔ کاظمی مشہدی خاندان کے کچھ مرکزی شجروں میں غیاث الدین کو لاولد لکھا گیا۔ جب کہ آپ سے منسوب اولاد کئی دیہاتوں میں موجود ہے۔ سیّد محمد مشہدی سیّد کسرانی نے نسب نامہ شریف میں غیاث الدین کو لاولد تحریر کیا اور بھی قلمی شجروں میں ان کی اولاد کی نفی ملتی ہے، جب کہ کچھ قلمی قدیم شجروں میں ان کی اولاد تحریر بھی ہے مثلاً سیّد محمد ہزاروی کی کتاب گلزار موسیٰ کاظم میں ان کی اولاد تحریر ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ کاظمی مشہدی سادات کے تمام علم الانساب میں نسب نامہ شریف کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اُس میں مشہدی خانوادوں کی بہت زیادہ تفصیل ملتی ہے، مگر مؤلف اور کچھ دوسرے شجرہ نویسوں کی سہواً غلطی سے غیاث الدین لاولد تحریر ہوئے۔ خود غیاشیال مشہدی حضرات کے پاس کئی قدیمی شجرے پائے جاتے ہیں اور ان کی شہرت بلدی بھی پائیدار اور مثبت ہے۔

## ۳۰۔ منقرض۔ درج۔ منتشر۔ ''فی صح'' کے لیے احکام

اوّل منقرض علم الانساب میں اُس شخصیت کو کہتے ہیں جس کی اولاد جاری ہو کر پھر ختم ہو جائے یعنی وہ لاولد میں نہیں گنا جاتا، اگر کوئی ایسا خاندان سامنے آئے جس کا شجرہ منقرض فرد سے مِل رہا ہو تو ایسا خاندان ثابت نہیں ہوتا۔ ان پر تحقیق ضروری ہے۔ منقرض وہ افراد ہیں جن کے بارے میں بالیقین نسابین نے یہ کہہ دیا کہ ان کی اولاد ختم ہو گئی۔ یہ حکم بھی مضبوط ہے کیونکہ نسابہ محکم خبر موصول ہونے کے بعد منقرض لکھ رہا ہے جب ماہر انساب کسی کو منقرض لکھتا ہے تو مکمّل یقین دھانی کر لیتا ہے کہ اس کی کہیں کوئی اولاد باقی تو نہیں اور جب اُسے محکم یقین ہو جاتا ہے تو پھر کسی شخص کے نام کے ساتھ منقرض لکھ دیتا ہے اور منقرض شخص پر منتہیٰ ہونے والا شجرہ ثابت نہیں ہوتا۔

دوم درج یا دارج ایسے فرد کو کہتے ہیں جس کی اولاد جاری ہی نہ ہوئی ہو اولادِ علیؑ کے انساب میں کثیر تعداد میں دارجین موجود ہیں اور ابوالحسن علی بن محمد عمری نے اولادِ علیؑ میں موجود کثیر دارجین کا تذکرہ کیا۔ اِسی طرح ابن فندق نسابہ بیہقی نے بھی لباب الانساب میں دارجین کی فہرست مرتب کی ہے۔

ایسا کوئی شجرہ جو کسی درج شخص پر منتہیٰ ہوتا ہو سو فیصد کالعدم ہے۔

سوئم منتشر لہ عقب: اگر نسابین کسی کے لیے یہ الفاظ استعمال کریں کہ اُس کی اعقاب منتشر ہو گئی تو سمجھ لیں کہ اس کی اولاد ضرور باقی ہے اور یہ بھی سمجھ لیں کہ منتشر ہونے کی وجہ سے اس کی نسل میں جھوٹے دعویدار بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسے کئی افراد ہیں جن کی اعقاب منتشر ہوئی اور بعد میں جھوٹے دعویدار اس لفظ منتشر کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس نسل میں سے ہونے کا دعویٰ کرنے لگے تاہم تمام دعویدار جھوٹے نہیں ہوتے سچے دعویدار بھی ہو سکتے ہیں جب نسابہ کسی شخصیت کی اولاد کے بارے میں یہ تحریر کر دیتا ہے کہ اس کی اولاد منتشر ہو گئی تو اس کا مطلب ہے کہ مذکورہ شخص کی اولاد تھی مگر اُن کی معلومات میسر نہ آ سکیں کہ کہاں گئی اور اب کتنی تعداد میں موجود ہے اور کیا کیا کہلوا رہے ہیں تو ایسی صورت میں مذکورہ کسی نسل کے سچے دعویدار بھی ہو سکتے ہیں اور جھوٹے دعویدار بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال تحقیق ضروری ہے۔

چہارم ''فی صح''، یہ لفظ نسابین ایسے شخص کے لیے اِستعمال کرتے ہیں جس کی نسل ہونے یا نہ ہونے کا علم نہ ہو سکا۔ کوئی بھی شخص جو ''فی صح'' ہے اُس کی اولاد ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی اگر کوئی خاندان کسی ''فی صح'' کے ساتھ شجرہ منسلک کر رہا ہے تو اپنے دعوے میں آدھا سچا ہے کیونکہ شجرہ ایسے شخص پر منتہیٰ ہے جس کی اولاد کے ہونے یا نہ ہونے کی پکی خبر نہیں، تاہم تحقیق سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ آدھا سچ پورا سچ بنتا ہے یا آدھا سچ پورا جھوٹ بنتا

ہے کیونکہ تحقیق سے یہ بات مکمّل ہو گی ہوسکتا ہے کہ دعویٰ صحیح ثابت ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دعویٰ جھوٹ نکلے۔

## ۳۱۔طعن کی دو اقسام ہیں۔ایک طعن قوی اور کُلی ہے جب کہ دوسرا جزوی

طعن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک شخصیت پر اور دوسرا نسب پر اگر کسی کی شخصیت پر طعن کیا جائے تو یہ طعن اُس کی سیرت افعال اور کردار تک ہے۔ اس میں نسب کا عمل دخل نہیں ہے۔اس لیے علم الانساب کی رو سے یہ جزوی طعن ہے۔ جب کہ دوسرا طعن وہ ہے جو نسب کے اعتبار سے ہے یعنی اُس میں کسی شخصیت کے نسب کو ہدف بنایا گیا نہ کہ افعال وسیرت کو۔تو علم لانساب کی رو سے یہ طعن قوی یا طعن کُلی ہے۔

جزوی طعن میں حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ کا ذِکر ہم اوّل کرتے ہیں بقول ابنِ عنبہ کہ الشیخ ابوالحسن علی بن محمد عمری ان حسن افطس کے بارے میں ابنِ طباطبا کی طرف ایک قول کی نسبت دی جاتی ہے جو طعن کے بہت نزدیک ہے بقول ابی نصر بخاری حسن افطس اور امام جعفر الصادقؑ کے درمیان کچھ باتیں ہوئیں جن کی وجہ سے ان پر طعن لگایا گیا مگر یہ طعن نسب پر نہیں تھا۔[۱]

معاملہ یہ تھا کہ حسن افطس اور محمد نفس ذکیہ چاہتے تھے کہ امام صادقؑ ان کا ساتھ دیں اور بنوہاشم مِل کر بنواُمیہ کا اِقتدار ختم کر دیتی اس سلسلے میں سادات اور بنوعباس کی مشاورت چل رہی تھی لیکن امام صادقؑ نے عبداللہ محض اور ان کے فرزند محمد نفس ذکیہ کو عباسیوں سے ہوشیار رہنے کا کہا جس پر وہ امام صادقؑ کی رائے کے خلاف ہو گئے۔امام جعفر صادقؑ کے مطابق عباسی علویوں کو دھوکہ دے رہے تھے اور سچ بھی یہی تھا۔

عباسیوں نے بنواُمیہ کے تخت کو اُلٹنے کے لیے علویوں کا استعمال کیا۔اس سلسلے میں امام جعفر الصادقؑ نے محمد نفس ذکیہ کا ساتھ نہ دیا اور حسن افطس محمد نفس ذکیہ کی تحریک کے اہم نمائندے تھے وہ ایک دن خنجر لے کر امام جعفر صادقؑ کے گھر آئے اور تلخ کلامی کی۔لیکن امام نے پھر بھی ان کو معاف کر دیا اور اپنے وصال پر حسن افطس کے لیے ۸۰ دینار چھوڑے اور صلہ رحمی کی اعلیٰ مثال دی یعنی حسن افطس امام جعفر الصادقؑ کو قتل کرنا چاہتے تھے اور امام نے اپنی وصیت میں اُن کے لیے ۸۰ دینار چھوڑے۔حسن افطس کی تلخ کلامی کی وجہ سے ان پر طعن کیا گیا لیکن یہ طعن ان کے نسب کے حوالے سے نہیں تھا۔

عبیداللہ مہدی کی مثال بھی اس سلسلے میں موزوں شمار ہوتی ہے۔

ابنِ عنبہ نے ان کا نسب یوں تحریر کیا ہے۔

ابومحمد عبیداللہ مہدی بن محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق بقول ابنِ عنبہ،بعض روایات میں یہ نسب عبیداللہ بن جعفر بن حسن بن حسن بن جعفر الشاعر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق اور یہ جعفر بغیض تھے۔[۲]

ابن طقطقی کے نزدیک یہ نسب اس طرح ہے۔

عبیداللہ مہدی بن احمد بن اسماعیل الثالث بن احمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ۔[۳]

فاطمین کے نسب پر طعن کا کوئی مضبوط جواز نہیں ملتا اور نہ ہی نسابین نے ان کے نسب پر شک کیا البتہ عوام الناس میں ان کے نسب پر شک کیا گیا جس کی دو وجوہات ہیں اوّل وجہ سیاسی ہے۔ وہ اِس طرح کہ فاطمین کے اوّل خلیفہ عبیداللہ مہدی نے جب مصر سے عباسی گورنروں کو نکال دیا اور مغرب تک تمام علاقے قبضے میں لے لیے تو عباسیوں نے فاطمین کے خلاف سیاسی حربہ استعمال کیا وہ یہ کہ ان کے نسب کو مشکوک کر دیا جائے، لہٰذا سرکاری طاقت استعمال کرتے ہوئے عباسیوں نے اس کا خوب پرچار کیا۔ بہت سے علماء نے اُس زمانے میں حکمرانوں کے ایماء پر فاطمین کے نسب پر سوالیہ نشان لگایا اس کے علاوہ مؤرخین نے بھی عبیداللہ مہدی کے نسب کو میمون القداح سے جوڑنے کی کوشش کی اور بہت سے علوی، قضاوت اور فقہ سے تعلّق رکھنے والے حضرات نے فاطمین کے نسب کی تکذیب کی۔ کہا جاتا ہے کہ شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ بھی ان ہی میں سے تھے۔لیکن اس سب کے باوجود نسابین نے فاطمین

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۱۱ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۱۸۔۲۱۷ ۳۔الاصیلی،ص ۲۰۱۔۲۰۰

کے نسب کو کسی ٹھوس دلیل کے ساتھ رد نہیں کیا، پھر دوسری وجہ ان کے نسب کے خلاف طعن کی مذہبی ہے۔ فاطمین اسماعیلی مذہب رکھتے تھے جو کہ باقی اسلامی فرقوں سے کہیں بھی کسی بھی طریقے سے ہم آہنگ نہیں تھے۔ شاید اسی وجہ سے علماء حضرات عباسیوں کی باتوں میں آ گئے۔

خیر مذکورہ بالا بیان سے یہ بات صاف ہے کہ فاطمین کے نسب پر نسابین کی جانب سے کوئی طعن نہیں تھا۔ یہ طعن سیاسی اور مذہبی نوعیت کے تھے۔ اِسی طرح صفوی بادشاہوں کے خلاف بھی جھوٹی روایات بنائی گئیں کیونکہ وہ اہلِ تشیع تھے۔

## کلی یا قوی طعن

کُلی یا قوی طعن علم الانساب میں وہ ہے جہاں جید نسابین نے کسی نسب کو رد کیا ہو۔ اس کی مثالیں بھی اصول علم الانساب میں ملتی ہیں۔ صاحب زنج، ابنِ کردویہ اور مزید بہت سی شخصیات کا نسب نسابین نے رد کیا ہے اور جہاں جید نسابین کسی شخصیت یا خاندان کے نسب کو رد کرتے ہیں تو ایسا نسب باطل ہوتا ہے کیونکہ علم کے بڑے عالم اس نسب کی نفی کر رہے ہیں، لہٰذا ایسے نسب پر لگے داغ کو مٹانا مشکل ہے۔

# باب پنجم

## تذکرۂ اولاد آدم علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ کتاب اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی نسل کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا۔ اہلِ کتاب میں تین بڑے گروہ ہیں: مسلمان، یہودی اور عیسائی کیونکہ یہ تین مذہب پیغمبری کے قائل ہیں۔ اس کے علاوہ صابئین بھی اس بات پر متفق ہیں کہ نوعِ انسانی کا مبداء حضرت آدم علیہ السّلام ہیں۔ حضرت آدم کی نسل حضرت شیث علیہ السّلام سے جاری ہوئی اُن سے ''انوش'' پیدا ہوئے اور انوش سے ''قینان'' پیدا ہوئے۔ قینان سے مھلا ئیل اور مھلا ئیل سے ''الیاذر'' پیدا ہوئے الیاذر کے فرزند ''اخنوخ'' تھے اور اخنوخ ہی حضرت ادریس علیہ السّلام تھے۔ حضرت ادریسؑ کے فرزند ''متوشلخ'' تھے اور ان کے فرزند ''لمک'' تھے اور ''لمک'' کے فرزند حضرت نوح علیہ السّلام تھے اور جب حضرت نوح علیہ السّلام کے زمانے میں طوفان آیا تو زمین پر تمام افراد ہلاک ہو گئے ماسوائے اُن کے جو کشتی میں سوار تھے اور اس طوفان میں جو لوگ ہلاک ہوئے ان میں زیادہ تر قابیل بن آدمؑ کی نسل سے تھے۔

مجوسیوں کا زعم تھا کہ اوّل نوع انسان کیومرث تھا جس کو گلشاہ بھی کہا جاتا تھا، لیکن یہ بات غلط ہے۔

حضرت نوح علیہ السّلام کے چار فرزند تھے (۱)۔کنعان، (۲)۔سام، (۳)۔حام، (۴)۔ یافث کنعان اپنی نافرمانی کی وجہ سے طوفان میں غرق ہو کر مر گیا۔ آج روئے زمین پر جو بھی انسان ہے وہ سام حام اور یافث کی اولاد ہے۔

فصل اوّل حام بن نوح بقول جمال الدین ابنِ عنبہ کہ قبطی، سندھی (سندھی) ہندی، زنجی، حبشی، ساہری نسلیں حام بن نوح سے جاری ہوئیں۔ ان میں مصر بن قوط بن حام سے مصر کے بادشاہ آئے جنھوں نے مصر کی تعمیر کی قوط بن حام کے فرزندوں میں قبط تھا جس کی اولاد سے ہاجرہؑ تھیں جن کو قبطی زبان میں ''ھوعور'' کہا گیا۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر کے بادشاہ یعنی فراعنہ، قوم عمالقہ سے تھے۔

مصرایم بن حام کے بیٹوں میں ''سرویم'' اور کسلوحیم'' تھے ان کی اولاد کو فلشتانیان کہا جاتا تھا جو کہ فلسطین میں آباد تھے انھیں میں سے ''جالوت'' تھا، جس کا ذکر خداوند ذوالجلال نے قرآن پاک میں کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ''بربر'' میں سے تھے اور کوش بن حام کی کے بیٹوں میں کنعان تھا جو نمرود کا باپ تھا اور بابل کا بادشاہ تھا لیکن اس میں اِختلاف ہے۔

محمد بن حبیب کہتا ہے نمرود چھے تھے۔ نمرود بن کنعان، نمرود بن کوش، نمرود بن ماش، نمرود بن سنجاریب، نمرود بن سروغ، نمرود بن کنعان بن معاص کنعان بن حام کے فرزند، فلسطین، ارون، مصر اور شام کے درمیان آباد ہوئے ان سے بنی اسرائیل کی جنگ بھی ہوئی۔

بعض کہتے ہیں کہ بربر نسل بھی کنعان کی بقایا جات ہے بعض کہتے ہیں کہ فلشتانیان کی بقایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عمالیق کی بقاجات ہے۔ حبشی نسل بھی حام بن نوح سے جاری ہوئی۔ انھوں نے یمن پر بھی غلبہ حاصل کیا۔[۱]

## فصل دوم: یافث بن نوح

ترک، چینی، یاجوج، ماجوج، خرز، یونانی اور صقالبہ، یافث بن نوحؑ کے فرزندوں سے منسوب ہیں۔ ان میں صقالبہ یورپی غلام تھے جو کہ عرب علاقوں میں فروخت ہوتے تھے ان کی کثیر تعداد مرکزی یورپ اندلس وغیرہ میں تھی۔

اور ''خرز'' یہ نیم خانہ بدوش لوگ تھے ان کا غلبہ وسیع علاقے پر رہا یعنی وولگا ڈون کے میدانوں سے مشرقی کریمیا اور ''قفقاز تک ان کے قبضے میں تھا۔

ترک اور چینی بہت بڑی نسلیں ہیں چینی نسل بہت پھیلی ہے، جب کہ یونانی نسل کے لوگ مقدونیہ سے دوسرے ممالک میں بھی پھیلے ہیں۔ کُرد نسل کا بھی کہا جاتا ہے کہ وہ کرد بن مرد بن یافث کی نسل سے ہے۔

---

۱۔الفصول الفخریہ از جمال الدی ابنِ عنبہ نسابہ، ص ۱۱-۵

## فصل سوم: در ذکر نسل سام بن نوح علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ سام بن نوحؑ کی اولاد سے انبیاء آئے اور وہ عرب، عمالقہ، فرس، روم کے جدِامجد ہیں اور بعض اقوال کے مطابق اُن کے تین فرزند تھے: (۱)۔ارفخشد، (۲) لاود، (۳)۔ارم۔[۱]

ابنِ طقطقی کی اصیلی کی تشجیر میں لاود بن سام بن نوح کے دو فرزند لکھتے ہیں: (۱)۔شیلخا، (۲)۔عملیق ان میں اوّل عملیق بن لاود بن سام کی اولاد دو پسران سے تحریر کرتے ہیں (۱)۔یلمغ، (۲)۔عوج ان میں یلمغ بن عملیق کی اولاد سے ملک العزیز صاحب یوسف علیہ السّلام بن ریان بن دولع بن ولید بن راشہ بن عمرو بن یلمغ المذکور تھے۔

جب کہ بقول ابنِ طقطقی نسابہ ارم بن سام بن نوحؑ کی نسل بھی دو پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔حاشر، (۲)۔عوص

اوّل حاشر بن ارم بن سام کی اولاد سے حضرت صالح علیہ السّلام بن عبید بن اشق بن ماشح بن خادر بن ثمود بن حاشر المذکور تھے۔

دوم عوص بن ارم بن سام کی اولاد سے حضرت لقمان حکیم علیہ السّلام بن عاد بن شداد بن عاد بن عوص المذکور تھے۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ کہ ارم بن سام کی نسل ''عرب عاربہ تھے'' اور ان کے سات قبیلے تھے: (۱)۔عاد، (۲)۔ثمود، (۳)۔طسم، (۴)۔جدیس، (۵)۔صحار، (۶)۔وبار، (۷)۔جاسم اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بھائی تھے لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ عاد بن عوض بن ارم اور ثمود و جدیس پسران غاشر (حاشر) بن ارم تھے اور طسم اور جاسم لاود بن سام کے فرزند تھے۔

بقول اصمعی کہ طسم، جدیس، عمالیق، ضخم، صعم، عمیمہ، جرھم، ثمود، قحطان اور چند دیگر قبائل عاربہ میں شمار ہوتے ہیں، لیکن یہاں ہم ایک نقطے کا اضافہ کرتے چلیں کہ سام بن نوح کی اولادوں میں فرس کا ہونا تعجّب کی بات ہے، کیونکہ فارسی قبائل کا سام بن نوح کی اولاد ہونا ثابت نہیں ہے۔

جو مشجرات اہلِ فارس کے پاس ملے ان میں اوّل شخص جو دُنیا میں آیا وہ کیومرث تھا جس پر فارسی شجرے منتہیٰ ہوتے ہیں، بقول ابنِ عنبہ فارسی روایات اور اسلامی اخبار میں، بعض نے کہا کہ کیومرث آدم ہی ہے اور مشی شیث ہے اور سیالک انوش ہے۔ اِسی طرح آفریدون نوحؑ ہیں لیکن یہ قول نامعقول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کیومرث بن امیم بن لاو ربن ارم بن سام بن نوحؑ تھا۔ اور بعض نے کہا کہ کیومرث دراصل کومر بن یافث ہے اور وہ سرزمین بابل کے مشرق کی طرف آباد ہو گئے اور ان کی نسل اس جگہ خوب پھیلی اور بعض نے کہا کہ ''منوچہر'' (جو فارسی نسل کے اُوپر اجداد میں آتا ہے) نمرود بن کنعان سے تھا یعنی وہ منوچہر بن امرح بن نمرود بن کنعان بن جم الملک بن یحجھان بن ارفخشد بن سام بن نوح تھا اور بعض نے کہا وہ یہودا ابن یعقوب کی نسل سے تھے اور اس باب میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔[۳]

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ فرس کا نسب سام بن نوح سے ملایا جاتا ہے اور غالب اِمکان یہی ہے کہ وہ حام بن نوح سے نہیں تھے اور ترک مشہور تھے فی جملہ وہ سام کے نزدیک بنتے ہیں، لیکن دُنیا کے باقی قبائل کی طرح فارسی نسب بھی محفوظ نہیں رہا۔

## فصل چہارم: در ذکر نسل ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ کہ ارفخشد بن سام سے شالح پیدا ہوئے اور شالح سے عابر آئے اور بیشتر نسابین کے اقوال سے عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح کے تین فرزند تھے۔ (۱)۔فالغ، (۲)۔قحطان، (۳)۔یقطن اور اس یقطن بن عابر کی نسل سے قبیلہ بنی جرھم وجود میں آیا جو کہ مکہ معظّمہ کے اطراف میں آباد ہوا جو کہ تقریباً ختم ہو گیا اور اگر ان میں سے کوئی بچا ہے تو کسی دوسرے قبیلے میں ضم ہو گیا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ اور ابراہیمؑ جب کعبہ کی تعمیر کے لیے مکہ آئے تو قبیلہ بنی جرھم آباد تھا حضرت اسماعیلؑ کی شادی اس قبیلہ میں ہوئی۔

---

۱۔فصول الفخریہ از ابنِ عنبہ، ص ۲۳ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، از ابنِ طقطقی نسخہ شورای ملی اسلامی ایران، ص ۷۲۔۷۱ ۳۔فصول الفخریہ، ص ۲۵۔۲۴

دوئم قحطان بن عابر کی نسل سے سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان المذکور تھے اوراس سبا بن یشجب کے تین پسران تھے۔(۱)۔کھلان، (۲)۔حمیر، (۳)۔اشعر اوّل اشعر بن سبا کی نسل سے قبیلہ اشعر تھا جن سے ابوموسیٰ عبداللہ بن موسیٰ اشعری تھے، جن کو حضرت علی علیہ السّلام کے منع کرنے کے باوجود اہلِ عراق نے حکم مقرر کیا تھا، ان کی اولاد سے شیخ ابوالحسن علی بن بشر اشعری تھا جس کی جانب مذہب اشاعرہ منسوب ہے۔

دوئم حمیر بن سبا جس کا نام بعض عرنج لکھتے ہیں کچھ کہتے ہیں کہ وہ یمن کا پہلا بادشاہ تھا اور کچھ کہتے ہیں کہ اوّل بادشاہ یعرب بن قحطان تھا اور ان کی اولاد سے بھی کثیر قبائل معرضِ وجود میں آئے۔

سوئم کھلان بن سبا۔ اس کی نسل بہت کثیر ہے جن میں ازد اور مذحج ہوئے ان کی اولاد سے عمرومزیقیا بن عامر مآء السماء بن حارثہ غطریف بن امری القیس بن ثعلبہ لہلول بن مازن بن ازد المذکور اوراس کی نسل جفنہ، ثعلبۃ عنقا، حارثہ اور عمران سے جاری ہوئی۔ ان میں اوّل جفنہ بن عمرومزیقیا کی نسل سے شام کے حکمران گزرے ہیں۔ ان میں سے آخر بادشاہ حضرت عمر بن خطاب کے ایام میں مدینہ آئے اور مسلمان ہوئے دوئم ثعلبہ عنقا بن عمرومزیقیا کی نسل سے اوس اور خزرج ابنان حارثہ بن ثعلبہ عنقا المذکور تھے ان دونوں کی نسل سے رسول پاکﷺ کے انصار معرضِ وجود میں آئے۔

اوس میں سے بنوعبدالاشھل، بنوجور، بنوخطمہ تھے اور قبیلہ خزرج میں سے بنونجار، بنوغنم، بنی جدیلہ، بنی معاویہ، بنی حارث، بنی خدرہ، بنی مسلمہ تھے۔

سوئم نسل حارثہ بن مزیقیا سے بنی خزاعہ ایک بڑا قبیلہ آیا۔ پھر بنی خزاعہ سے ان میں بنومصطلق تھا جن سے اُم المومنین جویریہ بنتِ حارثؓ تھیں جو رسولِ پاکﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ بریدہ بن حصیبؓ صحابی بھی اسی قبیلے سے تھے۔ مسلمہ بن اکوعؓ صحابی بھی اِسی قبیلے سے تھے۔ سلیمان بن کثیر خزاعی جو بنی عباس کے داعی تھے وہ بھی بنی خزاعہ سے تھے۔ بنواسلم اور بنی حارثہ بنی خزاعہ کی ہی شاخیں ہیں۔

چہارم عمران بن عمرومزیقیا دسے بنومدرک، بنونصر، بنودوس جن سے ابوہریرہؓ صحابی تھے، بنوعک، بنوقرن جن سے حضرت اویس قرنیؓ تھے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ بنوعک بن عدنان بن اد سے تھے۔ انہی میں سے بنوبجلیلہ، بنوفزارہ تھے۔

مالک بن زید بن اوسلۃ بن ربیعہ بن خیار بن مالک بن زید بن کھلان المذکور کی اولاد سے بنی ہمدان اور الھان تھے۔

عریب بن زید بن کھلان المذکور سے بنی کندہ کا وجود پیدا ہوا اور ان حضرات سے بہت کثیر نسل جاری ہوئی۔

## نسل فالغ بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام

آپ کی اولاد سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام بن تارخ بن ناحور بن اسرع بن فالغ المذکور بقول ابن عنبہ ابراہیمؑ کی نسل دوفرزندوں سے مشہور ہے(۱)۔اسماعیل، (۲)۔اسحاق اور آپ کی اولاد میں مدین بھی تھے، جن کی نسل سے حضرت شعیبؑ تھے۔

بقول ابنِ طقطقی شعیب بن ضیعون بن عیقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم علیہ السّلام۔[۱]

جب کہ اسحاق علیہ السّلام بن ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عیص، (۲)۔یعقوب۔

اوّل عیص بن اسحاقؑ کی اولاد سے حضرت ایوب علیہ السّلام بن موص بن راج بن روم بن عیص المذکور تھے، جب کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام بن اسحاق کی اولاد بارہ فرزندوں سے جاری ہوئی، جن کو اسباط کہتے ہیں۔ ان میں بقول ابنِ عنبہ حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی نسل سے وصی موسیٰ علیہ السّلام حضرت یوشع بن نونؑ تھے۔[۲]

بقول ابنِ طقطقی یوشع بن نون بن شامع بن عمھور بن عمران بن ثوثالخ بن افرائیم بن یوسف المذکور۔[۳]

دوم بن یامین بن یعقوبؑ کی اولاد سے طالوت تھے جن کے نام کے ساتھ بادشاہ لکھا گیا۔

۱۔تشجیر اصیلی فی انساب الطالبین، ص ۰ ۷ ۲۔فصول الفخریہ، ص ۵۹ ۳۔تشجیر اصیلی فی انساب الطالبین، ص ۰ ۷

سوئم لاوی بن یعقوب علیہ السّلام کی اولاد سے موسیٰ بن عمران یصھر بن قاہث بن لاوی المذکور تھے۔ اسی نسل سے یحییٰؑ بن زکریّاؑ بن نوشابن میکاش بن محویل بق سلیمون بن رجیب بن سہویل بن عوث بن ہارونؑ بن لاوی بن یعقوبؑ۔ اِس نسل سے الیاس بن فحاص عہیزار بن ہارون بن لاوی بن یعقوبؑ۔ اسی لاوی بن یعقوبؑ کی اولاد سے بنوقریظہ اور بنونضیر حجاز میں سکونت پذیر ہوئے۔ رسول اللہﷺ کی زوجہ محترم صفیہ بنت حی بن اخطب بھی بنی نضیر سے تھیں۔

یہودا ابن یعقوب علیہ السّلام کی اولاد سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السّلام تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ مریم بنتِ عمران بھی اسی نسل سے تھیں۔

## درذکر اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ آپ کی نسل سے مشہور ہستی عدنان بن اد کی ہے۔ عدنان اور اسماعیل کے درمیان پشتوں کے معاملے میں بہت اختلاف ہے۔ یہ چار سے چالیس تک کہی جاتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے ان کے درمیان چالیس پشت ہونی چاہئیں۔ عدنان کی اولاد معد سے باقی رہی۔[۱]

ابنِ عنبہ کی کتاب عمدۃ الطالب میں عدنان اور حضرت اسماعیل کے درمیان کی پشتیں اِس طرح بیان ہیں۔ عدنان بن اد بن ادد بن الیسع بن الھمسیع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل علیہ السّلام۔[۲]

جب کہ اِسی صفحے پر ابنِ عنبہ ہشام بن محمد کلبی کو روائیت کرتے ہیں کہ عدنان بن ادو بن ھمیذع بن سلامان بن عوض بن ثور بن قوال بن ابی بن عوام بن ناشد بن حزار بن تدلاس بن تدلاف بن صالح بن حاجم بن ناخش بن ماحی بن عبقی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن احمد بن سنتین بن تیرز بن بحرز بن ملحس بن اَرغون بن عبق بن ریسان بن عبصر بن اقناد بن ابھامی بن مقصر بن ناحث بن رازح بن شما بن منری بن عوض بن عرام بن قیذار بن اسماعیل علیہ السّلام۔[۳]

## درذکر اولاد عدنان بن اد

ابی منذر ہشام بن محمد نے عدنان کے پانچ پسران بیان کیے: (۱)۔معد، (۲)۔الدیث، (۳)۔ابیا، (۴)۔عسی، (۵)۔عدنیا اور ان سب کی ماں مھد د بنت اللھم بن جلحب بن حدلیس تھیں۔ ان حضرات میں الدیث بن عدنان کی اولاد حارث سے جاری ہوئی حارث کو عکی بھی کہا جاتا ہے۔ حارث بن الدیث کے چار فرزند تھے: (۱)۔سبیع، (۲)۔قرن جس کو ازد بھی کہا جاتا ہے۔ (۳)۔شاہد، (۴)۔غالب جس کا نام صحار بھی ہے۔[۴]

بقول ابی منذر ھشام بن محمد بن سائب الکلبی کہ معد بن عدنان کے فرزندوں میں (۱)۔نزار، (۲) قنصا، (۳)۔قناصہ، (۴)۔مناما، (۵)۔عرف درج (۶)۔قضاعہ، (۷)۔عبیدالرماح، (۸)۔ادد، (۹)۔حیدۃ، (۱۰)۔حیدان، (۱۱)۔قنص، (۱۲)۔عوف، (۱۲) قحم، (۱۳)۔جنید، (۱۴)۔حیادہ، (۱۵)۔شک[۵]

بقول مصعب الزبیری کہ نزار کی والدہ معانۃ بنت جوشم بن جلھم بن عامر بن عوف بن عدی بن دُب بن جرہم تھیں۔[۶]

پھر ان حضرات میں نزار بن معد کی اولاد سے (۱)۔ مضر اور (۲)۔ایاد کی والدہ سودۃ بنت عک بن دیث بن عدنان تھیں اور (۳)۔ربیعہ اور (۴)۔انمار کی والدہ جدالہ بنت وعلان بن جوشم بن جلھۃ بن عمرو بن حلینیہ بن دوۃ۔[۷]

جب کہ ابوعبداللہ مصعب زبیری نے مضر اور ایاد کی والدہ خبیہ بنت عک بن عدنان تحریر کی ہیں۔[۸]

بقول ابنِ عنبہ انمار بن نزار کی اولاد سے خثعم اور بجیلہ تھے۔ ان کی نسبت یمن میں چلی گئی اور ایاد بن نزار مکہ میں رہا۔ بقول ابنِ عنبہ ربیعہ کے نسب میں اختلاف نہیں ہے۔

---

۱۔فصول الفخریہ، ص ۵۹ ۲۔عمدۃ الطالب، نشر مکتبہ حیدریہ، ص ۲۹ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۸۶

۴۔جمہرۃ النسب، ص ۱۸ ۵۔جمہرۃ النسب، ص ۱۹۔۱۸ ۶۔نسب قریش، ص ۷۔جمہرۃ النسب، ص ۲۰۔۱۹ ۸۔نسب قریش، ص ۶

## قبیلہ بنی ربیعہ

ربیعہ بن نزار کی اولاد میں(۱)۔اسد،(۲)۔عائشہ،(۳)۔مکلبہ،(۴)۔کلاب،(۵)۔کلب،(۶)۔صبیعۃ،(۷)۔عمرو،(۸)۔عامر،(۹)۔اُسر

ان میں اسد بن ربیعہ سے عنزۃ بن اسد سے بہت سے قبائل وجود میں آئے اور عبدالقیس بن اُفصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسدالمذکور بھی ایک معتبر قبیلہ ہے۔اس قبیلے سے صعصعۃ بن صوحان اور اُن کے بھائی زید تھے جو کہ امیرالمومنین علیؑ ابنِ ابی طالب کے خواص میں سے تھے۔اور اِسی قبیلے سے النمر بن قاسط بن ھنب بن اُفصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسدالمذکور ہیں اور اس قبیلے سے صحابیٔ رسولِ خداﷺ صھیب بن سنانؓ تھے جو روم میں قید ہو گئے اور جب مکہ آئے تو عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید کر آزاد کروایا۔ اِسی لیے ان کو صھیب رومی کہا جاتا تھا۔ اِسی قبیلے سے عامرالضحیان ابن سعد بن خزرج بن تیم اللہ بن نمرالمذکور تھا جو کہ قبیلہ ربیعہ کے روساء میں سے تھا۔

قبیلہ عبدالقیس کی بقایا بلاد''احساء'' کی طرف گئے جہاں آل جروان ان سے تھی۔قبیلہ بنی ربیعہ کی جمھور بنوبکر اور بنوتغلب پسران وایل بن قاسط بن ھنب بن افصی بن دُعمی بن جدیلہ بن اسدالمذکور سے ہے۔

بنوتغلب سے جشم، مالک،عمرو،ثعلبہ، معاویہ، حارث فرزندان بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب المذکور تھے۔ان کو اراقم بھی کہتے ہیں، پھر ان میں سے بنی جشم سے عمرو بن کلثوم شاعر،کلیب بن ربیعہ جو ربیعہ کا سردار تھا۔ اِسی قبیلے سے آل حمدان تھی جن میں سے سیف الدولہ علی بن ابی الھیجا عبداللہ بن عبداللہ اور اس کا بھائی ناصرالدولہ حسن تھے۔اس قبیلے سے ہی ابوفراس حارث بن سعید بن حمدان شاعر تھا۔ اِسی قبیلے سے موصل اور حلب کے حکمران تھے۔بنی جشم سے ہی اخطل غیاث بن غوث شاعر نصرانی تھا۔

## بنوبکر بن وایل

بنوبکر بن وایل سے چند قبیلے ہیں جن میں بنویشکر بن بکر بن وایل ایک بڑا قبیلہ ہے، جن میں حارث بن حلزہ شاعر اور سوید بن ابی کاھل شاعر تھے۔ بنی بکر کے قبائل میں بنوحنفیہ، بنوعجمل ابنان جینم بن صعب بن علی بن بکر بن وایل المذکور تھے۔

بنوعجل سے حنظلہ بن ثعلبہ بن سیار ذِی قار کے روز قبیلہ بکر کا سردار تھا۔اس کے علاوہ ادریس بن معقل جو کہ جدابی دلف عجلی ہے وہ بھی اِسی قبیلے سے ہے اور ابی دلف کی نسل سے آل ماکولا گزری ہے، جب کہ بنی حنفیہ سے قتادہ بن مسلمہ، ثمامہ بن اثال،ھوذۃ بن علی ذوالتاج اور محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کی والدہ بی بی خولہ تھیں۔

## بنوثعلبہ

بنی بکر بن وائل سے ہی بنی ثعلبہ حصین بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔اس میں سے مزید چند قبیلے ہیں جن میں بنوذھل بن ثعلبہ ہے جس میں سے حارث بن وعلہ ہوئے جن کی نسل سے حصین بن منذر بن حارث بن وعلہ المذکور تھے جو اصحاب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب میں سے تھے اور روز صفین قبیلہ ربیعہ کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی۔ اِسی قبیلے سے دعقل بن حنظلہ نسابہ اور اہلِ سنت کے امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل تھے، پھر بنوقیس بن ثعلبیہ بھی بنی ثعلبہ کی شاخ ہے۔ پھر بنی سدوس بن شیبان بن ذُھل بن ثعلبہ المذکور اور بنی شیبان بھی اِسی نسل سے ہے، پھر بنی ھمام بن مرۃ بن ذھل بن ثعلبہ المذکور اسی قبیلے سے شیخ کمال الدین عبدالرزاق فوطی نسابہ مورخ تھے۔ بنی شیبان قطیف اور بادیہ کے علاقوں میں کثیر تعداد میں ہے۔

## درذکر مضر بن نزار بن معد بن عدنان

بقول ابی منذر ہشام بن محمد کلبی مُضر بن نزار کی اولاد سے دو فرزند تھے: (۱)۔ الیاس،(۲)۔ الناس ان دونوں کی والدہ رباب بنتِ حیدۃ بن

معد بن عدنان تھیں۔[۱]

لیکن ابوعبداللہ مصعب زبیری نے ان دونوں کی والدہ حنفاء بنت ایاد بن معد بن عدنان تحریر کی ہیں۔[۲]

## مقصد اوّل الناس بن مُضر بن نزار

الناس بن مضر کی اولاد قیس بن الناس سے جاری ہوئی اور قیس کی نسل تین پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔سعد، (۲)۔خصفہ، (۳)۔عمروان حضرات میں اوّل عمرو بن الناس کی اولاد سے فہم اور عدوان دو قبیلے تھے فہم قبیلہ سے ثابت بن جابر شاعر تھا جو کافی مشہور تھا۔اور عدوان قبیلہ سے عامر بن ظرب حکم العرب تھا اور عدوان سے ہی بنی مطیر بھی ہے۔ دوم بنو سعد بن قیس بن الناس سے بھی دو قبیلے وجود میں آئے۔ غطفان اور اُعصران میں بنی اعصر سے بنی غنی بن اُعصر تھے جس سے طفیل الخیل غنوی الشاعر اور مرثد بن ابی مرثد صحابیؓ تھے۔ بنی اعصر سے ہی بنو باھلہ تھی باھلہ ان کی جدہ کا نام تھا۔اس قبیلے سے قتیبہ بن مسلم امیر خراسان تھا جس نے سمرقند فتح کیا۔نسابہ شبل بن تکین باہلی بھی اس قبیلہ سے تھے۔انھیں میں سے بنو اصمع وجود میں آیا عبدالملک بن قریب اصمعی اسی قبیلے سے تھا، پھر بنو غطفان بن سعد سے عبس اور ذبیان ابنان بغیض بن ریث بن غطفان المذکور ان میں سے قیس بن زہیر بن جذیمہ بن عبس تھا، جب کہ ذُبیان بن بغیض کا بیٹا فزارہ بن ذُبیان تھا اور بنی فزارہ کے مشاہر میں عینیہ بن حصن بن حذیفہ، منظور بن زبان بن سیار جو کہ حضرت حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے نانا محترم تھے۔عمر بن ھبیرہ امیر عراق اور عدی بن ارطاۃ تھے۔ ذبیان سے ہی بنو سعد بن ذُبیان قبیلہ بھی تھا جس کے مشاہیر میں ذبیانی شاعر حارث بن ظالم خاتک اور عقیل بن علفہ تھے۔

سوئم بنو خصفہ بن قیس بن الناس سے بھی چند قبیلے معرضِ وجود میں آئے جن میں بنو محارب بن خصفہ المذکور اور بنو سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ المذکور اور بنو ھوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ المذکور اور پھر بنو ہوازن سے بنو سعد بن بکر بن ھوازن المذکور جس قبیلے سے حلیمہ سعدیہؓ تھیں، پھر بنی ہوازن سے قسی بن منبہ بن بکر بن ھوازن المذکور جس کو ثقیف کہتے تھے ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے۔ بنی ثقیف سے بھی دو قبیلے جاری ہوئے: (۱)۔بنی احلاف، (۲)۔بنو مالک۔

بنی مالک سے آل ابی العارض تھی اور احلاف سے حجاج ابنِ یوسف، مختار بن ابی عبیدہ ثقفی جنھوں نے امام حسینؑ کے قتل کا انتقام لیا۔عروہ بن مسعود، مغیرہ بن شعبہ تھے، پھر بنی معاویہ بن بکر بن ھوازن المذکور سے بنو نصر تھا جن میں سے مالک بن عوف نصری رئیس ھوازن غزوہ حنین کے بعد مسلمان ہوا، پھر بنو صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن المذکور سے دو قبیلے وجود میں آئے۔(۱)۔بنو مرہ (۲)۔بنو عامر۔بنو مرہ کو سلول بھی کہتے ہیں۔ اِسی قبیلے سے ابومریم سلولی صحابیؓ تھے پھر عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن سے چار پسران تھے۔(۱)۔ربیعہ، (۲)۔ھدال، (۳)۔نمیر، (۴)۔سواۃ۔

سواۃ سے حارث بن عبدالمطلب کی والدہ تھیں اور بنی نمیر بن عامر سے ابوحیہ شاعر، عبید بن حصین راعی اور قبیلہ آل وثاب تھا۔ آل وثاب سے ہی حران کے حاکم تعلّق رکھتے تھے۔

بنو ھدال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن المذکور بھی ایک بڑا قبیلہ تھا۔اس قبیلے کے مشاہیر میں حمید بن ثور الشاعر، ضحاک بن مزاحم فقیہ، مسعر بن کدام اُم المومنین زینب بنتِ خزیمہؓ اُم المساکین رسول پاکﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں پھر اُم المومنین میمونہ بنتِ حارث بن حزن بن بجیر جو رسولِ پاکﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور اُن کی بہن ام الفضل لبابہ صغریٰ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کی زوجہ تھیں اور ان سے چھے فرزند تولد ہوئے اور حضرت خالد بن ولید کی والدہ کا تعلّق بھی اِسی قبیلہ سے تھا۔ پھر چہارم ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن المذکور کے بھی تین فرزند تھے: (۱)۔عامر، (۲)۔کعب، (۳)۔کلاب۔

---

۱۔جمہرۃ النسب، ص ۲۰ ۲۔نسب القریش، ص ۷

ان میں آلِ عامر بن ربیعہ کی نسل عراق آباد ہوئی۔

دوئم کلاب بن ربیعہ کے دس فرزند تھے۔(۱)۔جعفر،(۲)۔معاویہ،(۳)۔ربیعہ،(۴)۔ابوبکر،(۵)۔عمر،(۶)۔وحید،(۷)۔رواس،(۸)۔اضبط، (۹)۔عبداللہ،(۱۰)۔کعب ان کی نسل کو بنوکلب کہتے ہیں۔بنی عبداللہ بن کلاب بن ربیعہ سے عبداللہ بن صموت تھے۔بنی وحید بن کلاب سے حضرت اُم البنین بنتِ حزام زوجہ محترمہ حضرت امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ اور والدہ عثمان، جعفر، عبداللہ اور حضرت ابوالفضل عباس علمدارؑ تھیں۔

پھر بنی عمر بن کلاب سے نضر بن حارث شام میں اپنے قبیلے کا سردار تھا، پھر بنی ابی بکر بن کلاب سے محمود بن نصر بن صالح حلب کا حکمران تھا، پھر معاویہ بن کلاب کا ایک فرزند عمرو تھا اور اس عمرو بن معاویہ کے تین پسران: (۱)۔خب، (۲)۔حسل، (۳)۔حسیل تھے ان حضرات کی نسل کو خباب کہتے ہیں، پھر جعفر بن کلاب کے چار فرزند تھے: (۱)۔احوص، (۲)۔مالک، (۳)۔خالد، (۴)۔عنبہ تھے۔

## نسل کعب بن ربیعہ

سوئم کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن المذکور کے چھ پسران تھے: (۱)۔عقیل، (۲)۔قشیر، (۳)۔حریش، (۴)۔جعدۃ، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔حبیب۔

ان میں عبداللہ بن کعب کی نسل سے عجلان جن میں تیم بن ابی بن مقبل الشاعر تھا اور جعدہ بن کعب کی نسل سے نابغہ عبداللہ قیس جعدی تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مداح بیان کی اور وہ (۱۲۰) ایک سو بیس سال زندہ رہے اُن کا تمام دانت رسول پاک ﷺ کی دُعا سے آخر تک سلامت رہے۔ان کی قبر اصفہان میں ہے۔حریش بن کعب کی نسل بنوشکیل اور بنووقدان اور بصرہ کی فاضل شخصیات تھیں۔

قشیر بن کعب اس نسل سے صمہ بن عبداللہ قشیری، عمرو بن زرارہ جس نے یحییٰ بن زید بن علی بن حسین بن امام علی ابن ابی طالبؑ سے جنگ کی اور قتل ہو گیا، پھر عقیل بن کعب کے چار فرزند تھے: (۱)۔عمرو، (۲)۔ربیعہ، (۳)۔عامر، (۴)۔عبادہ ان میں عمرو کو خفاجہ بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں خفاجہ عمرو کا بیٹا ہے اور اس کی نسل عراق میں ہے۔ان کی دو قسمیں ہیں: اُمیمہ، خلط

خفاجہ (عمرو) بن عقیل بن کعب کے دو فرزند: (۱)۔حزن، (۲)۔معاویہ کی نسل امیمہ اور چار فرزندوں (۳)۔مالک، (۴)۔خالد، (۵)۔کعب، (۶)۔عامر کو خلط کہتے ہیں۔[۱]

## مقصد دوم: درذکر نسل الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

ابی منذر رھشام بن محمد بن سائب کے مطابق الیاس بن مضر کے تین فرزند تھے: (۱)۔طابخہ جن کو عامر کہتے تھے، (۳)۔مدرکہ جن کو عمرو کہتے تھے، (۳)۔قمعۃ جن کو عمیر کہتے تھے اور ان تینوں کی والدہ خندف تھیں یعنی لیلیٰ بنت حلوان بن عمران بن حاف بن قضاعہ۔[۲]

ان میں قمعہ بن الیاس کے بارے میں زعم کیا جاتا ہے کہ خزاعہ قبیلے کے جد ہیں۔[۳]

بقول ابنِ عنبہ کہ قمعہ سے قبیلہ خزاع ہے جو یمن میں تھا۔یہ بنی خزاعہ دوسرا ہے، ایک بنی خذاع ہم پچھلے صفحات میں بیان کر چکے ہیں۔)

اب میں طابخہ اور مدرکہ کی نسل بیان کروں گا۔

## اوّل نسل طابخہ بن الیاس بن مضر

طابخہ کا اصل نام عامر تھا۔اس کی نسل ادبن طابخہ سے جاری ہوئی اور ادبن طابخہ کی نسل چار پسران: (۱)۔مرہ، (۲)۔ضبہ، (۳)۔عبدمناۃ، (۴)۔عمرو سے جاری ہوئی۔

۱۔فصول الفخریہ از جمال الدین ابنِ عنبہ، ص ۶۸۔۶۶۔۶۵۔۶۴ ۲۔جمہرۃ النسب، از ابی منذر ہشام، ص ۲۰ ۳۔نسب قریش، ص ۸

عمرو بن ادبن طابخہ کی نسل کو مزینہ کہتے ہیں اور ضبہ وعبدمناۃ کی نسل کو رباب کہتے ہیں۔ اوّل عبدمناۃ بن ادبن طابخہ، پھر ثور بن عبدمناۃ کی نسل سے سفیان ثوری الفقیہ تھا۔ اور بنی عدی بن عبدمناۃ سے زوالرمہ غیلان بن عقبہ شاعر تھا۔ بنی تیم بن عبدمناۃ سے قطام بنت شجنہ اُخت اخضر بن شجنہ تھی جو کہ امیرالمومنین حضرت علیؑ کے قتل میں ملوث تھی اس کا باپ شجنہ خارجی تھا۔

دوم عمرو بن ادبن طابخہ کے دو فرزند تھے: (۱)۔عثمان، (۲)۔اوس ان دونوں کی والدہ مزینہ بنت کلب بن وبسرہ تھیں ان کی نسل اس عورت کے نام سے مزینہ مشہور ہوئی۔

سوئم ضبہ بن ادبن طابخہ کے فرزندان، باسل اور سعد تھے سعد بن ضبہ کی نسل بہت زیادہ ہوئی۔ ان سے بنوالسیّد بن مالک بن سعد بن ضبہ، بنوکوز، بنوزید بن کعب تھے۔

چہارم مرۃ بن ادبن طابخہ کی نسل دو پسران غوث اور تمیم سے تھی۔ ان میں تمیم بن مرۃ بن ادکی نسل تین پسران: (۱)۔زیدمناۃ، (۲)۔عمرو، (۳)۔حارث سے جارہی ہوئی۔ ان میں اوّل حارث بن تمیم بن مرۃ کی نسل سے مسیّب بن شریک الفقیہ تھا، پھر دوسری شاخ میں عمرو بن تمیم سے (۱)۔عنبر، (۲)۔مالک اور (۳)۔اسید تھے۔

ان میں عنبر بن عمرو بن تمیم کی نسل سے طریف بنی تمیم، سوار بن عبداللہ قاضی عبیداللہ بن حسن القاضی، عامر بن عبدالقیس مشہور تھے بنوعنبر کی بقایا عراق میں ہے۔ ان کو بنوتمیم بھی کہتے ہیں۔

پھر ان میں سے بنومازن بن مالک بن عمرو بن تمیم المذکور بھی ایک قبیلہ تھا، پھر بنواسید بن عمرو بن تمیم اس قبیلے کی مشہور شخصیات میں اُکثم بن صیفی حکم العرب، اوس بن حجر شاعر حنظلہ بن ربیع صحابیؓ جن کو حنظلہ الکاتب بھی کہا جاتا تھا۔

دوم بنوزیدمناۃ بن تمیم کی نسل چار پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔امراؤالقیس، (۲)۔سعد، (۳)۔مالک، (۴)۔عوف۔

ان میں بنی سعد بن زیدمناۃ کی نسل سے مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعدالمذکور بنومنقر بن عبید بن مقاعس المذکور اور مشہور شخصیات میں سے قیس بن عاصم سردار اہل وبر، سلیک بن سلکہ، عبداللہ بن اباض خارجی جس سے بدواباضیہ فرقہ منسوب ہے، پھر انھیں میں سے بنومرۃ بن عبید بن مقاعس المذکور سے احنف بن قیس تھا جس کا حلم بہت مشہور تھا۔ اِسی سعد بن عبشمس بن سعدالمذکور تھا۔ اس بنی سعد سے قبیلہ اجارب تھا جن میں سے حارثہ بن قدامہ تھا جو امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی پولیس کا اِنچارج تھا۔ پھر عمرو بن جرموز بھی اِسی قبیلے سے تھا جس نے حضرت زبیر بن عوامؓ کو قتل کیا۔

پھر مالک بن زیدمناۃ بن تمیم کی اوّل نسل کو براجم کہا گیا اور جو حنظلہ بن مالک سے تھے۔ ان کی نسل پانچ پسران سے جاری ہوئی: (۱)۔عمرو، (۲)۔ظلیم، (۳)۔قیس، (۴)۔کلفہ، (۵)۔غالب۔ اِس بنی مالک بن (زیدمناۃ) بن تمیم کی دوسری نسل ربایع تھے جو ربیعہ بن مالک بن زیدمناۃ سے تھے پھر بنی مالک بن زیدمناۃ بن تمیم کی تیسری نسل یربوع بن مالک بن زیدمناۃ سے تھی جن میں بنوریاح، بنوثعلبہ، بنوکلیب، بنوغدانہ شامل ہیں۔ بنی ریاح کی مشہور شخصیات میں عتاب بن ورقا والی اصفہان، حر بن یزید ریاحی صاحبِ حسین ابنِ علیؑ در روز کربلا اور شبعث بن ربعی لعنتی شامل ہیں۔ بنی کلیب سے جریر بن عطیہ خطفی شاعر تھا۔

بنی صبیر بن یربوع سے سجاح بنت اوس تھی جس نے پیامبری کا دعویٰ کیا وہ مسیلمہ کذاب کی بیوی تھی۔

## دوم نسل: در بیان نسل مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

بقول ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی کہ مدرکہ بن الیاس کی نسل سے پانچ فرزند تھے: (۱)۔خزیمہ، (۲)۔ھذیل ان دونوں کی والدہ سلمیٰ بنت اسلم بن حاف بن قضاعہ تھیں، (۳)۔غالب، (۴)۔سعد، (۵)۔قیس یہ تینوں درج تھے یعنی ان کی اولاد نہیں تھی اور ان تینوں کی والدہ لیلیٰ بنت السیّد

حاف بن قضاعہ تھیں۔[۱]

جب کہ ابوعبداللہ مصعب زبیری کے بقول خزیمہ اور ھذیل کی والدہ سلمٰی بنتِ اسد بن ربیعہ بن نزار تھیں اوّل ہذیل بن مدرکہ بن الیاس کی نسل دو پسران (۱)۔سعد، (۲)۔لحیان سے جاری ہوئی لحیان سے ایک بطن اور سعد سے چند بطن تھے۔ان میں سے بنوصاھلہ کا وجود تھا جس قبیلے سے عبداللہ بن مسعود صحابیؓ اور اُن کے بھائی عنبہ تھے۔ دونوں کی نسل جاری ہوئی اور مشہور مؤرخ مسعودی ''صاحب مروج الذھب'' کا تعلّق اِسی قبیلہ سے تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسل بنوسعید حلہ میں مقیم رہی جن میں فقیہ نجیب الدین یحییٰ بن سعید اور فقیہ نجم الدین ابوالقاسم جعفر مشہور تھے۔

## در بیان نسل خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

بقول ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب الکلبی آپ کے پانچ فرزند تھے: (۱)۔ کنانہ ، آپ کی والدہ عوانہ بنت سعد بن قیس تھیں اور یہ بھی کہا گیا کہ ہند بنت عمرو بن قیس بن عیدان تھیں۔(۲)۔اسد، (۳)۔اسدۃ، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔ہون ان سب کی والدہ برۃ بنت مر تھیں جو کہ تمیم بن مر کی بہن تھیں۔[۲]

ابی عبداللہ مصعب زبیری کے بقول ان کی والدہ برۃ بنت مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار تھیں۔[۳]

اوّل اسد بن خزیمہ کے پانچ فرزند تھے: (۱)۔دودان، (۲)۔کاہل، (۳)۔عمرو، (۴)۔صعب، (۵)۔حلمہ۔

پھر ان میں دودان بن اسد بن خزیمہ کے دو فرزند تھے (۱)۔غنم ، (۲)۔ثعلبہ جب کہ ثعلبہ بن دودان کی زیادہ اولاد جاری ہوئی، جس کے چار فرزند تھے: (۱)۔مالک، (۲)۔حارث، (۳)۔سعد، (۴)۔غنم۔

ان میں بنی سعد بن ثعلبہ بن دودان سے ابنِ عنبہ کے بقول عبید بن ابرص شاعر تھا۔اس کے علاوہ کمیت بن زید شاعر اہلِ بیت تھا، پھر بنی مالک بن ثعلبہ بن دودان سے بنوغاضرہ بن مالک تھی جن کو غاضریات کیا جاتا ہے اور انھیں میں سے بنوجھیم حلہ میں تھی اور بنی حارث بن ثعلبہ سے مسلم بن عوسجہ بن ثعلبہ بن ربیعہ بن رباب بن ہر بن مالک بن حارث المذکور تھے آپ کربلا میں امام حسینؑ کے ہمراہ شہید ہوئے۔

بنی غنم بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے اُم المومنین زینبؓ بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کبیر بن غنم المذکور تھیں۔[۴]

دوم ھون بن خزیمہ بن مدرکہ کی نسل سے مسعود بن عامر بن ربیعہ بن عمیر بن سعد بن عبدالعزی ابن محلم بن غالب بن عائذہ بن پیثع بن ملیح بن ھون المذکور صحابیؓ تھے۔

## در بیان کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

آپ کی اولاد سے (۱)۔ نضر جو قیس تھے، (۲)۔نضیر، (۳)۔مالک، (۴)۔ملکان، (۵)۔عامر، (۶)۔عمر، (۷)۔حارث، (۸)۔عروان، (۹)۔سعد، (۱۰)۔عوف، (۱۱)۔غنم، (۱۲)۔مخرمہ، (۱۳)۔جرول ان سب کی والدہ ایک ہی تھیں، جب کہ (۱۴) عبدمناۃ کی والدہ فکھہ بنت ھنی بن بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ تھیں۔علی بن مسعود غسانی عبدمناۃ کے مادری بھائی تھے، جب کہ بقول ابنِ عنبہ کنانہ بن خزیمہ کی نسل چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نضر، (۲)۔عبدمناۃ، (۳)۔مالک، (۴)۔ملکان بنی نضر کو قریش کہا گیا اور باقی حضرات کی اولاد بنی کنانہ کہلائی۔[۵]

اوّل بنی عبدمناۃ بن کنانہ کی اولاد سے سعد بن ثعلبہ (صحابیؓ) بن حکم بن عرخطہ بن حارث بن لقیط بن یعمر بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ المذکور تھے بنی عبدمناۃ سے ہی بنی ضمرۃ ایک قبیلہ تھا جس سے عمرو بن اُمیہ ضمری صحابیؓ تھے اور براض بن قیس الفاتک بھی اسی قبیلہ سے تھا جس کی وجہ سے حرب الفجار شروع ہوئی۔[۶]

۱۔جمہرہ النسب، ص۲۰ ۲۔جمہرۃ النسب، ص۲۱ ۳۔نسب القریش، ص۸ ۴۔تشجیر جمہرۃ النسب، ص۱۲۴ ۵۔فصول الفخریہ، ص۷۷ ۶۔فصول الفخریہ، ص۷۷

اور بنی ضمرۃ سے ہی بنی غفار بن ملیل بن ضمرۃ المذکور تھے اس بنی غفار سے صحابیٔ رسولِ خداﷺ حضرت ابوذر غفاری جندب بن جنادہ بن سفیان بن عوف بن صعیر بن حزام بن غفار المذکور تھے، پھر بنولیث بن بکر بن عبد مناۃ سے صحابیؓ ابوطفیل عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمیر بن جابر بن حمیس بن جدی بن سعد بن لیث المذکور تھے جو کہ امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ کے مخصوصین میں سے تھے۔

پھر صحابی واثلہؓ بن اسقع بن عبدالعزی بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث المذکور بھی اِسی قبیلے سے تھے۔ بنی کنانہ سے ہی قبیلہ احابیش جاری ہوا۔

## دربیان نسل نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار

بقول ابی منذر ہشام بن محمد کلبی کہ نضر بن کنانہ کے تین فرزند تھے: (۱)۔ مالک، (۲)۔ یخلد، (۳)۔ صلت جو کہ درج تھے خزاعہ ان تک نسب لگاتے ہیں اور ان تینوں کی والدہ عکرشہ بنت عدوان تھی اور یہ عدوان حارث بن عمرو بن قیس عیدان تھا۔[۱]

بقول ابی عبداللہ مصعب زبیری کہ صلت بن نضر سے بنی ملیح بن خزاعہ کا زعم ہے کہ وہ ان کی اولاد سے ہیں۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ کہ نضر بن کنانہ کو قریش کہتے تھے اور ان کی نسل دو پسران مالک اور یخلد سے جاری ہوئی۔ [۳]

یخلد بن نضر کی نسل بدر بن یخلد سے جاری ہوئی کہ آپ بدر ان سے منسوب ہے مگر ہشام کلبی کے بقول آپ بدر قبیلہ جہینہ کے کسی فرد سے منسوب ہے۔ زبیری کے بقول بنو یخلد سے بنی عمرو بن حارث تھی جن سے قریش بن بدر بن نجلد بن نضر المذکور تھے۔

## دربیان نسل مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر

ہشام الکلبی کے مطابق مالک بن نضر کے فرزند فہر تھے اور دوسرے فرزند حارث تھے جو کہ درج تھے اور ان دونوں کی والدہ جندلہ بنت عامر بن حارث بن مضاض بن جرہمی تھیں اور فہر ہی قریش تھے۔[۴]

اور فہر بن مالک بن نضر کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔ غالب، (۲)۔ عوف، (۳)۔ اسد، (۴)۔ ذئب، (۵)۔ جون درج تھے، (۶)۔ حارث، (۷)۔ محارب جن کی اولاد قریش الظواہر کہلوائی۔ ان سب کی والدہ لیلیٰ بنتِ حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ تھیں۔[۵]

ان حضرات میں غالب، محارب اور حارث کی نسل کثیر ہے۔

حارث بن فہر بن نضر کی اولاد سے ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح بن ھدل بن اھیب بن ضبہ بن حارث بن فہر المذکور والی افریقہ عبدالرحمان بن عدی بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر المذکور بھی اِسی قبیلہ سے تھا۔

بنی محارب بن فہر بن نضر سے والی مدینہ عبدالرحمان بن ضحاک بن قیس بن خالد اصغر بن وھب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب المذکور تھا۔ ضحاک بن قیس نے مروان بن حکم سے جنگ کی۔ اس کے علاوہ ضرار بن خطاب شاعر تھا۔ روز فتح مکہ مسلمان ہوا اُس کا تعلّق بھی اِس خاندان سے تھا، جب کہ صحابیؓ رباح بن اھیت بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب المذکور بھی اِسی خاندان سے تھے۔

## دربیان نسل غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ

ابی منذر ھشام الکلبی کے بقول آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔ لوی، (۲)۔ تیم جو کہ ادرم تھا۔ وہ کاہن تھا اور ناقص تھوڑی والا تھا۔ اس سے بھی قریش الظواہر تھے۔ (۳)۔ قیس، درج ان کی والدہ عاتکہ بنت یخلد بن نضر بن کنانہ تھیں۔[۶]

---

۱۔جمہرۃ النسب، ص ۲۱ ۲۔نسب القریش، ص ۱۲ ۳۔فصول الفخریہ، ص ۷۷۔۷۸ ۴۔جمہرۃ النسب، ص ۲۱۔۲۲ ۵۔جمہرۃ النسب، ص ۲۲ ۶۔جمہرۃ النسب، ص ۲۲۔۲۳

## در بیان نسل لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ

لوی بن غالب کی نسل میں سات پسران تھے۔(۱)۔ کعب، (۲)۔عامر، (۳)۔سامہ ان کی والدہ ماویہ بنتِ کعب بن قین بن جسر بن شیع اللہ بن اسد بن وبرۃ تھیں، (۴)۔عوف بن لوی کی والدہ البارد ۃ بنت عوف بن تمیم بن عبداللہ بن عفان بن عوف بن غنم بن عبداللہ تھیں اور البارد ۃ نے عوف کے علاوہ کسی اور کو جنم نہ دیا، (۵)۔خزیمہ بن لوی سے قریشِ عائدہ تھے۔(۶)۔سعد بن لوی سے بنو جشم تھے۔(۷)۔حارث۔[۱]

اوّل عامر بن لوی سے محمد اور ابوبکر ولی القضاء ابنان عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابوسبرہ بن ابورھم بن عبدالعزی بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر المذکور تھے۔

عامر بن لوی کی اولاد سے دو بڑے قبیلے تھے بنو حسل بن لوی اور بنو معیص بن لوی بنو حسل سے عمرو بن عبدود فارس قریش تھا، جس کو غزوۂ خندق کے روز مولا علیؑ نے قتل کیا۔ سھل بن عمرو اعلم خطیب جو کہ صلح حدیبیہ کے دِن قریش کا نمائندہ تھا۔ محمد بن عبداللہ بن ابی سبرہ قاضی مکہ اور بعد میں مرتد ہو گیا اور محمد بن عبدالرحمان بن مغیرہ بن حارث بن ابی ذئب فقیہ یہ سب بنی حسل سے تعلّق رکھتے تھے اور بنی معیص بنی عامر بن لوی سے عبیداللہ بن قیس بن رقیات الشاعر عمرو بن قیس بھی اِسی نسل سے تھا جس کو ''ابنِ اُمِ مکتوم'' کہا گیا۔ وہ اندھا تھا سورۃ عبس میں اس کے بارے میں کہا گیا۔[۲]

دوئم خزیمہ بن لوی بن غالب کی نسل کو عائدہ قریش کہا گیا ان کے مشاہیر سے علی بن مسہر قاضی موصل، ابوطلق عدی شاعر، مہر بن نعمان شاعر ہیں۔
سوئم عوف بن لوی کی طرف غطفان منسوب ہوتے ہیں۔ سامہ، حارث اور سعد کی اولاد بھی تھی۔

## در بیان نسل کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ

کعب بن لوی کے تین فرزند تھے(۱)۔ مُرۃ، (۲)۔ھصیص ان دونوں کی والدہ مخشیہ بنت شیبان بن محارب بن فہر تھیں اور تیسرے فرزند عدی بن کعب کی والدہ رقاش بنتِ رکبہ بن بلبلہ بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس بن عیدان تھیں۔[۳]

اوّل بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب سے نسابہ سحیم بن ابوجسھم بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عویج بن عدی المذکور اِسی بنی عدی سے خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن زراج بن عدی المذکور تھے اور حضرت عمرؓ کی نسل تین پسران (۱)۔عبداللہ، (۲)۔عبیداللہ، (۳)۔عاصم سے جاری ہوئی۔ ان میں سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سات فقہا میں سے ایک تھا۔ شاعر الکاتب رشید الوطواط سالم کی نسل سے تھا۔

دوئم بنی ھصیص بن کعب بن لوی سے بنو سھم اور بنو جمع تھے۔ بنی جمع سے صفوان بن امیہ اور عبداللہ بن صفوان تھے جو عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ قتل ہوئے۔ اوّل بنو جمع سے ہی صحابی عثمانؓ بن مظعون بن حبیب بن وھب بن حذافہ بن جمع (تیم) بن عمرو بن ھصیص المذکور تھے۔

اِسی نسل سے حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وھب بن حذافہ بن جمع (تیم) بن عمرو بن ھصیص المذکور تھے انھوں نے ہجرتِ حبشہ کی اور حبشہ میں ان کے بیٹے محمد بن حاطب پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد وہ اوّل شخص تھے جن کا نام محمد رکھا گیا اور وہ اصحاب امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام میں سے تھے، پھر بنی سعد بن جمع سے ہی اوس ابومخدورہ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد المذکور تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن تھے۔[۴]

دوم سھم بن عمرو بن ھصیص سے کی نسل تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سعد، (۲)۔سعید، (۱)۔رئاب اور یہ قبیلہ بنی سھم کہلایا ان میں قیس بن عدی بن سعد بن سھم المذکور تھا جو قریش کے اکابرین میں سے تھا۔

---

۱۔جمہرۃ النسب، ص۲۴۔۲۳ ۲۔فصول الفخریہ، ان ابنِ عنبہ، ص۷۹۔۷۸ ۳۔جمہرۃ النسب، ص۲۵ ۴۔فصول الفخریہ، ص۸۰

پھر عاص بن امیہ(منبہ ) بن حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سھم المذکور جنگِ بدر میں امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ مولاعلیؑ نے اس کی تلوار ''ذوالفقار'' اپنے قبضے میں لے لی اور بعد میں جنگی غنائم میں اِس تلوار ''ذوالفقار'' کو رسول اللہﷺ نے امیرالمومنین کو عنایت کیا۔[ا]

اِسی نسل سے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ بن صبرۃ بن سعید بن سعد بن سہم المذکور تھے۔ آپ محدث اور شاعر تھے۔

## دربیان نسل مُرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک

بقول ابی منذر ھشام بن محمد بن سائب کلبی کہ مُرۃ بن کعب کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ کلاب آپ کی والدہ ھند بنت سریر بن ثعلبہ بن حارث بن مالک بن کنانہ تھیں جب کہ(۲)۔تیم،(۳)۔یقظہ کی والدہ اسماء بنتِ سعد بن عدی بن حارثہ بن بارق من ازد سے تھیں۔[۲]

اوّل بنی تیم بن مرۃ کی نسل ایک فرزند سعد سے جاری ہوئی اور سعد بن تیم کی نسل دو پسران (۱)۔کعب،(۲)۔حارثہ سے جاری ہوئی۔

کعب بن سعد بن تیم کی نسل سے حضرت ابوبکرصدیق عبداللہ المعروف عتیقؓ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد المذکور تھے آپ کی نسل دو پسران (۱)۔محمد اور (۲)۔عبدالرحمان سے جاری ہوئی۔ محمد بن ابی بکر الصدیقؓ کے فرزند قاسم الفقیہ تھے جو سات فقہا میں سے ایک تھے اور القاسم الفقیہ کی دختر اُمِ فروہ تھیں جن کی شادی امام محمد باقرؑ سے ہوئی آپ امام جعفرالصادقؑ کی والدہ تھیں اور اُمِ فروہؓ کی والدہ اسماء بنت عبدالرحمان بن ابوبکرالصدیقؓ تھیں۔

حضرت ابوبکرصدیقؓ کے فرزندان عبدالرحمان اور محمد کی نسل کثیر ہے۔

پھر بنی عمرو بن کعب بن سعد بن تیم سے ہی طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم المذکور تھے۔ آپ صحابی تھے اور بروز جمل قتل ہوئے آپ کی دُختر اُمِ اسحاق بنتِ طلحہٰ کی شادی پہلے امام حسنؑ اور پھر امام حسینؑ سے ہوئی۔ سیّدہ فاطمہ بنتِ الحسینؑ آپ کی نواسی ہیں۔

دوم یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کی نسل ایک فرزند مخزوم سے جاری ہوئی جس کی اولاد بنی مخزوم کہلاتی ہے اور مخزوم بن یقظہ بن مُرۃ کی اولاد تین پسران (۱)۔عمران (،)۲۔عامر،(۳)۔عمرو سے جاری ہوئی۔ بنی مخزوم کے حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم المذکور تھے۔ اِسی قبیلہ بنی مخزوم سے اُم المومنین اُمِ سلمہؓ بنتِ حذیفہ ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم المذکور تھیں۔

بنی عمران بن مخزوم سے فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم المذکور تھیں، جو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلبؑ اور حضرت ابوطالبؑ بن عبدالمطلب اور زبیر کی والدہ تھیں، یعنی رسول اللہﷺ اور مولاعلیؑ کی دادی محترمہ تھیں۔

اسی قبیلہ سے ھبیرہ بن ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم المذکور تھے جن کی شادی مولاعلیؑ کی بہن اُم ہانی بنتِ ابی طالبؑ سے ہوئی اور ھبیرہ کے فرزند جعدہ بن ھبیرہ جو امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے بھانجے اور داماد تھے۔ اُن کو جناب امیرؑ نے خراسان کی ولایت عطا کی۔[۳]

بقول عمری کہ اُم الحسن بنتِ علی امیرالمومنین جن کی والدہ ثقفیہ تھیں۔ اُن کی شادی جعدۃ بن ھبیرۃ مخزومی سے ہوئی۔[۴]

پھر بنی عامر بن مخزوم سے شماس بن عثمان بن شرید بن سوید بن ھرمی بن عامر بن مخزوم المذکور تھے جو کہ غزوۂ احد کو شہید ہوئے۔ ان کی نسل بھی جاری ہوئی۔

## دربیان نسل کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک

بقول ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی کہ تین فرزند تھے۔(۱)۔ قصی جن کا اصل نام زید تھا،(۲)۔زہرۃ،(۳)۔نعم ان تینوں کی والدہ فاطمہ بنت سعد بن سیل (جن کو خیر بھی کہتے ہیں) بن حمالہ بن عوف من ازد تھیں اور ان کی نانی طریفہ بنتِ قیس بن ذی الراسین جو بنی فھم بن عمرو سے تھیں اور قصی بن کلاب کو قریش کی جمع بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا ایک لقب مجمع بھی ہے۔[۵]

---

ا۔فصول الفخریہ،ص ۸۱ ۲۔جمہرۃ النسب،ص ۲۵ ۳۔فصول الفخریہ،ص ۸۳ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۰۰ ۵۔جمہرۃ النسب،ص ۲۵

بقول ابنِ عنبہ کہ کلاب بن مرہ کی نسل دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قصی، (۲)۔زہرۃ، زہرۃ بن کلاب بن مرۃ کی نسل دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔عبدمناف، (۲)۔حارث اوّل عبدمناف بن زہرہ بن کلاب کے چار فرزند تھے۔(۱)۔ابوقیس (راکب البرید)، (۲)۔اھیب، (۳)۔قیس، (۴)۔وھب۔

ان میں وھب بن عبدمناف خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے نانا محترم تھے۔ وھب بن عبدمناف کا ایک فرزند عبدیغوث جو رسولِ پاک ﷺ کے ماموں تھے اور ایک دُختر سیّدہ آمنہؑ جو رسولِ پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ تھیں۔عبدیغوث کے دو فرزند تھے۔(۱)۔اسود، (۲)۔ارقم۔

اِسی خاندان سے مخرمہؓ بن نوفل بن اھیب بن عبدمناف بن زہرۃ المذکور تھے اور ان کے بیٹے رسولِ پاک ﷺ کے صحابی تھے، پھر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، مالک بن اھیب بن عبدمناف بن زہرۃ المذکور تھے آپ صحابیٔ رسول ﷺ تھے۔ آپ کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے بروز احد رسول پاک ﷺ کے دندان مبارک شہید کیے اور اس کا فرزند ہاشم مرقال بن عتبہ بن ابی وقاص تھا جو کہ امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کے خواص میں سے تھا اور روزِ صفین شہید ہوا۔

دوم حارث بن زہرۃ بن کلاب کے چار فرزند تھے (۱)۔وھب، (۲)۔شہاب، (۳)۔عبد، (۴)۔عبداللہ لیکن اولاد آخر المذکور دو حضرات سے جاری ہوئی۔اس نسل سے صحابی عبدالرحمان ابنِ عوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ المذکور تھے اور ان کا فرزند ابوسلمہ عبداللہ سات فقہا میں سے ایک تھا، پھر مسلم بن عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرۃ المذکور جو کہ فقیہ تھے اور مشہور راوی تھے جو ''زہری'' کے نام سے مشہور ہیں۔[۱]

## دربیان نسل قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب

آپ نے قریش قبائل کو مکہ میں جمع کیا اس لیے آپ کو مجمع بھی کہا گیا۔ابی منذ ہشام نے آپ کے چھ فرزند تحریر کیے ہیں: (۱)۔عبدمناف جن کا نام مغیرہ تھا، (۲)۔عبداللہ جو کہ عبدالدار تھے، (۳)۔عبدالعزیٰ، (۴)۔عبدا، (۵)۔برۃ، (۶)۔تخمر ان سب کی والدہ جبی بنت حلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمر بنی خزاعہ سے تھیں۔[۲]

ان میں سے چار صاحبِ اولاد تھے۔تخمر اور برۃ کی اولاد نہیں تھی۔ کہتے ہیں کہ قصی نے کعبہ کی چابیاں اپنے فرزند عبدالدار کو دیں۔

اوّل عبدالدار بن قصی بن کلاب کی نسل تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سباق، (۲)۔عثمان، (۳)۔عبدمناف، جن میں سے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدلدار المذکور صاحب لواء تھے جب وہ شہید ہوئے تو رسول پاک ﷺ نے لواء حضرت امیرالمومنینؑ کے حوالے کر دیا۔

اِسی خاندان سے طلحہٰ عثمان اور ابوسعید ابنان ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار المذکور تینوں احد کے دِن قتل ہوئے مشرکین کا لواء ان کے پاس تھا۔ان میں طلحہٰ بن ابی طلحہٰ جس کو کبش الکتیبہ کہتے تھے۔اُس کو امیرالمومنین علیؑ نے قتل کیا اور اس کے بیٹے نافع، حلاس، کلاب اور حارث بھی اِس روز قتل ہوئے۔ان میں عثمان بن ابی طلحہٰ کے پاس کعبہ مشرفہ کی چابیاں تھیں اس کے قتل کے بعد اس کے فرزند شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کو منتقل ہوئیں۔اس کی اولاد کو ''بنوشیبہ'' کہتے ہیں اور کعبہ کی چابیاں اس خاندان کے پاس رہیں۔دوئم عبد بن قصی بن کلاب کی نسل قلیل تھی ان میں سے طیب بن عمیر بن وھب بن عبدالمذکور تھے جن کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب تھیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

سوئم عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب کی نسل ایک فرزند اسد سے جاری ہوئی۔اس کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔مطلب، (۲)۔خویلد، (۳)۔حارث، (۴)۔حویرث، (۵)۔نوفل، (۶)۔حبیب۔

خویلد بن اسد کی دختر سیّدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترم اور سیّدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہراؑ کی والدہ محترمہ

۱۔فصول الفخریہ،ص۸۴ ۲۔جمہرۃ النسب،ص۲۶

تھیں۔ان کے فرزندعوام بن خویلد کے فرزند زبیر بن عوامؓ صحابیٔ رسول اللہ تے۔حضرت زبیر بن عوامؓ کے آٹھ فرزند تھے۔

(۱)۔منذر،(۲)۔مصعب،(۳)۔عبیدہ،(۴)۔عبداللہ،(۵)۔جعفر،(۶)۔عمرو،(۷)۔عروہ،(۸)۔حمزہ۔

جن میں سے عروہ بن زبیرمدینے کے سات فقہا میں سے ایک تھے۔مصعب بن زبیر اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کی طرف سے عراق کے حاکم رہے۔اس نسل سے نسابہ زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام المذکور تھے۔

بنی اسد بن عبدالعزی سے حکیم بن حزام بن خویلد بن اسدالمذکور تھے جوایک سوبیس سال زندہ رہے، پھرضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد بن حزام بن خویلد بن اسدالمذکور عالم تھےاور وہ بنی ضحاک کا جدِامجد ہے جوحلہ،نیل اور بغداد میں پھیل گئی۔

اِس نسل سے قاضی ابوالبختری وھب بن وھب بن کثیر بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسدالمذکور تھا جو کہ ہارون رشید کے زمانے میں مدینے کا والی تھا۔اس نے سادات اعرجیہ ہمدانیہ کے جدِامجد جعفرالحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیرالمومنین علی ابن ابوطالب کوقید کرلیا تھا۔اِسی نسل سے ورقہ بن نوفل بن اسدالمذکور تھے۔

## دربیان نسل عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب

عبدمناف کا اصل نام مغیرہ تھا۔آپ کی اولاد میں (۱)۔ہاشم،(۲)۔مطلب،(۳)۔عبدشمس،(۴)۔تماضر،(۵)۔قلابہ ان کی والدہ عاتکہ بنت مرۃ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن حارث بن بھثہ بن سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیدان بن مضرتھیں اوران کی نانی ماریہ بنت حوزۃ بن عمرو بن مرۃ بن صعصعہ تھیں۔(۶)۔نوفل بن عبدمناف،(۷)۔عبید بن عبدمناف جو کہ ابوعمر تھے،(۸)۔امیمہ ان کی والدہ واقدہ بنتِ ابی عدی بن عبدنھم بنی مازن بن صعصعہ سے تھیں۔(۹)۔ریطہ بنت عبدمناف آپ کی والدہ بنی ثقیف سے تھیں۔[۱]

جب کہ ابوعبداللہ مصعب زبیری کے بقول عبدمناف بن قصی کی اولاد سے (۱)۔ہاشم،(۲)۔عبدشمس دونوں جڑواں تھے،(۳)۔مطلب،(۴)۔تماضر،(۵)۔قلابہ،(۶)۔حیہ،(۷)۔ام الاخثم جس کا نام ھالہ تھا۔(۸)۔اُم سفیان ان سب کی والدہ عاتکہ بنتِ مرۃ بن ھلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصورتھیں اوران سب کی نانی ماریہ بنتِ حوزۃ بن عمرو بن سلول (ھرۃ) بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن تھیں،(۹)۔نوفل،(۱۰)۔اباعمر(جن کا نام عبید ہے) یہ انقرض تھےصرف ایک بیٹی تماضرتھی ان کی والدہ واقدہ بنت ابی عدی بن عبدنھم بن نوفل بن عبادہ بن زید بن دائلہ بن مازن بن صعصعہ تھیں۔(۱۱)۔ریطہ بنت عبدمناف کی والدہ ہند بنت کعب بن سعد بن عوف بنی ثقیف سے تھیں۔

اوّل تماضر بنتِ عبدمناف کی شادی عبدمناف بن عبدالدار بن قصی سے ہوئی اور ہاشم اور کلات پیدا ہوئے۔

دوم قلابہ بنت عبدمناف کی شادی عبدالعزی بن عامرۃ بن عمیرۃ بن ودیعۃ بن حارث بن فہر سے ہوئی اور ان کی اولاد میں چارفرزند ہوئے (۱)۔اباھمہ حبیب،(۲)۔طریف،(۳)۔جابر،(۴)۔سلامان۔

سوئم حیہ بنت عبدمناف کی شادی ظویلم بنت جعلیل بن عمرو بن دُھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ھوازن سے ہوئی اورعبدمناف پیدا ہوئے۔

چہارم اُم الاخثم بنت عبدمناف کی شادی عامر بن اُمیہ بن ظرب بن حارث بن فہر سے ہوئی اوراخثم پیدا ہوئے۔

پنجم اُم سفیان بنتِ عبدمناف کی شادی سبیع بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قیس سے ہوئی اوراولادبھی ہوئی۔

ششم ریطہ بنت عبدمناف کی شادی معیط بن عامر بن عوف بن حارث بن عبدمناۃ بن کنانہ سے ہوئی اورھلال پیدا ہوئے۔[۲]

بقول نسابہ ابنِ عنبہ حسنی کہ عبدمناف بن قصی بن کلاب کی نسل چہار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ہاشم،(۲)۔عبدشمس،(۳)۔مطلب،(۴)۔نوفل

۱۔جمہرۃ النسب،ص ۲۶ ۲۔نسب قریش،اززبیری،ص ۱۵۔۱۴

اوّل نوفل بن عبدمناف کی نسل سے جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل المذکور تھے جو کہ قریش کے علماء میں سے تھے ان کے فرزند محمد اور نافع بھی فقیہ تھے۔

دوئم مطلب بن عبدمناف یہ قبیلہ زمانۂ جاہلیت اور اسلام دونوں میں بنوہاشم سے متفق رہا اس قبیلہ میں طفیل، حصین اور عبیدہ ابنان حارث بن مطلب المذکور غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور عبیدہ بن حارث اس روز شہید ہوئے۔ اِسی قبیلے سے بنوشافع بن سائب بن عبید بن عبدیزید بن ہاشم بن مطب المذکور تھے اور اِسی شافع کی اولاد سے امام محمد شافعی بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع المذکور تھے۔

مطلب بن عبدمناف کی اولاد پانچ پسران (۱)۔حارث، (۲)۔ہاشم، (۳)۔مخرمہ، (۴)۔عباد، (۵)۔علقمہ سے تھی۔

سوئم عبدشمس بن عبدمناف بن قصی۔ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے۔(۱)۔ربیعہ، (۲)۔عبدالعزی، (۳)۔اُمیّۃ اکبر، (۴)۔حبیب، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔نوفل، (۷)۔عبداُمیہ، (۸)۔اُمیہ اصغر۔

عبدالعزیٰ بن عبدشمس کی نسل سے ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ المذکور تھے۔

دوئم حبیب بن عبدشمس کی اولاد سے عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب المذکور تھا جو کہ عثمان ابن عفانؓ کی طرف سے حاکم بصرہ رہا۔

اسی قبیلہ سے صحابیٔ رسولِ خدا عبدالرحمانؓ بن سمرۃ بن حبیب المذکور تھے۔

سوئم اُمیہ اکبر بن عبدشمس کے گیارہ پسران تھے (۱)۔العاص، (۲)۔ابوالعاص، (۳)۔عیص، (۴)۔ابوالعیص، (۵)۔العویص، (۶)۔سفیان، (۷)۔ابوسفیان، (۸)۔حرب، (۹)۔ابوحرب، (۱۰)۔عمرو، (۱۱)۔ابوعمروان میں سے پہلے پانچ پسران کی نسل کو اعیاص اور باقی چھے کی نسل کو عنابس گیا ہے۔

اعیاص میں خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن اُمیہ اکبر المذکور تھے۔ اِسی نسل میں عتاب والی مکہ بن اسید بن ابوالعیص بن اُمیہ اکبر المذکور آپ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مکہ کے عامل تھے۔ آپ کے بھائی خالد بن اسید ''آل ابی الشوراب'' بغداد اور کوفہ کے جد تھے جن کی بقایا حلہ میں ہے۔

## دربیان ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی

ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب کی اولاد سے بقول ابی منذر ہشام چھے فرد تھے(۱)۔عبدالمطلب جو کہ شیبۃ الحمد تھے ان کی والدہ سلمٰی بنت عمرو بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار جو تیم اللہ تھے بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج تھیں۔عبدالمطلب کے مادری بھائیوں میں عمرو اور معبد ابنان احیحہ بن جلاح تھے۔

(۲)۔نضلہ بن ہاشم، (۳)۔شفاء ان کی والدہ دُختر عدی بن عبداللہ قبیلہ قضاعہ سے تھیں جو کہ بنی سلامان سے ہے۔ان کے مادری بھائیوں میں نفیل بن عبدلعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح تھے۔(۴)۔اسد بن ہاشم کی والدہ قیلہ جو کہ حرور بنتِ عامر بن مالک بن جذیمہ جو کہ خزاعہ سے تھیں، (۵)۔اباصیفی جن کا نام عمرو تھا، (۶)۔صیفی ان دونوں کی والدہ ہند بنت عمرو بن ثعلبہ جو کہ بنی عوف بن خزرج سے تھیں۔ ان کے مادری بھائیوں میں مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف بن قصی تھے۔[۱]

جناب ہاشم کا اصل نام عمرو العلیٰ تھا۔اوّل اسد بن ہاشم کی اولاد سے فاطمہ تھیں جو کہ امیرالمومنین علی ابن ِ ابی طالب کی والدہ تھیں۔

باقی پسران ہاشم کی اولاد جاری نہ ہوئی صرف عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد جاری ہوئی۔

## دربیان نسل عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی

بقول ابی عبداللہ مصعب زبیری آپ کی اٹھارہ اولادیں تھیں۔(۱)۔عبداللہ والدِ محترم رسول اللہ ﷺ، (۲)۔ابوطالب جن کا اصل نام عبدمناف

۱۔جمہرۃ النسب ۲۷۔۲۸

تھا، (۳)۔زبیر،(۴)۔اُمِ حکیم البیضا جن کو حصان بھی کہا گیا یہ اور عبداللہ(والد رسول اللہﷺ) جڑواں تھے، (۵)۔عاتکہ،(۶)۔مرۃ، (۷)۔امیمۃ، (۸)۔اروی ان سب کی والدہ فاطمہ بنتِ عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور نانی تخمر بنت عبد بن قصی تھیں۔ (۹)۔حمزہ بن عبدالمطلب، (۱۰)۔مقوم بن عبدالمطلب،(۱۱)۔حجل بن عبدالمطلب جن کا نام مغیرہ تھا۔(۱۲)۔صفیہ ان سب کی والدہ ہالہ بنتِ اھیب بن عبدمناف بن زہرۃ تھیں۔(۱۳)۔عباس بن عبدالمطلب، (۱۴)۔ضرار بن عبدالمطلب ان کی والدہ نتیلہ بنتِ جناب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن نمر بن قاسط بنی قریہ سے تھیں۔ (۱۵)۔حارث بن عبدالمطلب جو کہ عبدالمطلب کی سب سے بڑی اولاد تھی (بلحاظِ عمر) ان پر بھی عبدالمطلب کی کنیت تھی۔(۱۶)۔قثم بچپن میں فوت ہوئے ان دونوں کی والدہ صفیہ بنتِ جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ھوازن تھیں۔(۱۷)۔ابولہب جس کا نام عبدالعزیٰ تھا اس کی والدہ لبنیٰ بنتِ ھاجر بن عبدمناف بن ضاطر بن حبشیہ بن سلول بنی خزاعہ سے تھیں۔(۱۸)۔غیداق بن عبدالمطلب جس کا اصل نام مصعب تھا اُن کی والدہ بھی خزاعیہ تھیں۔

عبدالمطلب بن ہاشم کی بیٹیوں میں اوّل اُمِ حکیم بنتِ عبدالمطلب کی شادی کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف سے ہوئی اور ان کی اولاد (۱)۔عامر اور (۲)۔اُمِ طلحہٰ ہوئی۔ اس اُمِ طلحہٰ بنتِ کریز کی اولاد میں خالد، عمر، عامر بنی حضرمی سے تھے۔(۳)۔اروی بنت کریز حضرت عثمانؓ کی والدہ تھیں ان کی دوسری شادی عقبہ بن ابومعیط بن ابوعمرو بن اُمیہ اکبر بن عبدشمس سے ہوئی اور ولید، عمارۃ، خالد، اُمِ کلثوم اور ہند پیدا ہوئے جو کہ حضرت عثمان کے مادری بہنیں بھائی تھے۔

دوئم عاتکہ بنتِ عبدالمطلب کی شادی ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم سے ہوئی آپ کی اولاد میں عبداللہ، زہیر اور قریبہ تھے۔

سوئم برۃ بنتِ عبدالمطلب کی شادی عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم سے ہوئی اور اباسلمہ پیدا ہوا جب کہ برۃ بنتِ عبدالمطلب کی دوسری شادی ابورھم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل سے ہوئی اور اباسیرۃ پیدا ہوئے چہارم اُمیمہ بنتِ عبدالمطلب کی شادی جحش بنت رئاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے ہوئی اور (۱)۔عبداللہ المجدع پیدا ہوا جو کہ احد کے دن قتل ہوا دوسرا، (۲)۔ابواحمد اعمی شاعر جس کا نام عبد تھا اُس نے مدینہ ہجرت کی(۳)۔عبیداللہ،(۴)۔زینب بنتِ جحش جن کی شادی زید بن حارثہ سے ہوئی تھی اور جب اُن کو طلاق ہوئی تو رسولِ پاکﷺ سے اُن کی دوسری شادی ہوئی،(۵)۔حبیبہ بنتِ جحش جس کی شادی حضرت عبدالرحمان ابنِ عوف سے ہوئی،(۶)۔حمنہ بنتِ جحش کی شادی مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی سے ہوئی اور زینب بنتِ مصعب پیدا ہوئی جس کی شادی عبداللہ بن عبداللہ بن ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمیر بن مخزوم سے ہوئی اور مصعب بن عمیر بن ہاشم غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔

اور اسی حمنہ بنتِ جحش کی دوسری شادی طلحہٰ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم سے ہوئی اور ان سے عمران اور محمد السجاد پیدا ہوئے، جو جنگِ جمل میں قتل ہوا۔

پنجم اروی بنتِ عبدالمطلب کی شادی عمیر بن وھب بن عبد بن قصیٰ سے ہوئی اور طیب بن عمیر پیدا ہوئے جو اوّلین مہاجرین میں سے تھے۔ آپ کی اولاد نہ تھی۔ اِسی اروی بنتِ عبدالمطلب کی دوسری شادی کلدۃ بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی سے ہوئی اور ان کی بیٹی فاطمہ بنتِ کلدۃ پیدا ہوئیں، جن کی شادی ارطاۃ بن عبدشرجیل بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار سے ہوئی اور زینب بنتِ ارطاۃ پیدا ہوئی، جس کی شادی حارث بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس سے ہوئی اور کبشہ بنتِ حارث کا جنم ہوا جس کی شادی مسیلمہ کذاب سے ہوئی اور دوسری شادی عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس سے ہوئی اور عبداللہ اعمی، عبدالملک، عبدالرحمان جو جنگِ جمل میں قتل ہوا اور زینب بنتِ عبداللہ پیدا ہوئے۔

ششم صفیہ بنتِ عبدالمطلب کی شادی عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ سے ہوئی (یعنی آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھابھی تھیں۔)

اورعوام بن خویلد سے (۱)۔زبیرؓ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں میرا حواری زبیرؓ ہے۔(۲)۔سائب جو یوم یمامہ شہید ہوئے۔(۳)۔اُمِ حبیب جن کی شادی خالد بن حزام سے ہوئی اور اُمِ حسن بنتِ خالد تولد ہوئی۔[۱]

## اولادفرزندانِ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف

اوّل عبداللہ بن عبدالمطلبؑ آپ کی اولاد سے صرف خاتم النبین محمد رسولؐ خدا ہیں بقول ابی عبداللہ مصعب الزبیری کہ محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب کی اولاد میں (۱)۔القاسمؑ جو کہ بڑی اولاد تھی پھر،(۲)۔زینبؑ، (۳)۔عبداللہؑ، (۴)۔اُمِ کلثومؑ، (۵)۔فاطمہؑ،(۶)۔رقیہ ان سب کی والدہ خدیجہ بنتِ خویلدؑ تھیں جب کہ (۷)۔ابراہیمؑ کی والدہ ماریہ بنتِ شمعون بن ابراہیم قبطیہ تھیں۔سیّدہ فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی امیرالمومنین حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ سے ہوئی اور امام حسنؑ، امام حسینؑ، سیّدہ زینبؑ اور اُم کلثومؑ ان کی اولاد سے تھے۔[۲]

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی اولاد امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے جاری ہوئی۔ بقول ابی منذر ہشام بن محمد کلبی کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی اولاد میں سید اولاد آدم محمد ﷺ ہیں جن کی والدہ آمنہ بنتِ وہب بن عبدمناف بن زہرۃ بن کلاب تھیں اور آپ ﷺ کی نانی برۃ بنت عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار تھیں اور آپ ﷺ کی نانی برۃ بنتِ عبدالعزیٰ کی والدہ اُمِ حبیب بنت اسد بن عبدالعزیٰ تھیں اور اُمِ حبیب کی والدہ برۃ بنتِ عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھیں اور برۃ بنتِ عوف کی والدہ قلابہ بنتِ حارث بن حارث بن ھذیل بن مدرکہ تھیں اور قلابہ کی والدہ آمنہ بنتِ غنم بن مالک بن حیان بن ھذیل سے تھیں۔

سرورِکونین حضرت محمد ﷺ کی دادی فاطمہ بنتِ عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور فاطمہ بنتِ عمرو کی والدہ تخمر بنت عبد بن قصیٰ بن کلاب تھیں اور تخمر بنتِ عبد کی والدہ سلمٰی بنتِ عامر بن عمیرہ بن ودیعہ بن حارث بن فہر سے تھیں اور سلمٰی بنتِ عامر کی والدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ بن حارث بن مالک بن عدوان تھیں اور سرورِکونین محمد مصطفیٰ ﷺ کے نانا محترم وھب بن عبدمناف بن زہرۃ بن کلاب کی والدہ قیلہ بنتِ ابی قیلہ و جز بن غالب بن حارث بن عمرو بن لوئی بن ملکان بن اُفصی بن حارثہ قبیلہ خزاعہ سے تھیں اور نبیؐ پاک ﷺ کی اولاد سے (۱)۔قاسم،(۲)۔عبداللہ جو کہ طیب اور طاہر تھے (یہ ایک ہی نام ہے)۔(۳)۔فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا،(۴)۔زینب،(۵)۔اُمِ کلثوم،(۶)۔رقیہ ان سب کی والدہ خدیجہ بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی تھیں اور خدیجۃ الکبریٰؑ کی والدہ فاطمہ بنتِ زائدہ بن اصم بن محیص بن عامر بن لوی سے تھیں۔(۷)۔ابراہیم کی والدہ ماریہ قبطیہ تھیں۔[۳]

المجدی فی انساب الطالبین میں، ابی یعلٰی حمزہ بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالب المعروف سما کی نسابہ۔ ابی بکر محمد بن عبدۃ عبقسی طرسوی نسابہ اور صاحب مبسوط شریف نسابہ ابی جعفر محمد بن علی بن حسن بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ المعروف ابنِ معیہ حسنی نسابہ ان تین حضرات کی روایات کے مطابق رسولِ پاک ﷺ کی آٹھ اولادیں تھیں جن میں سے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کی والدہ خدیجہؑ تھیں صرف ابراہیم کے علاوہ (۱)۔القاسم جن پر آپؐ کی کنیت تھی،(۲)۔طاہر،(۳)۔طیب جو کہ عبداللہ تھے اور،(۴)۔ابراہیم جن کی والدہ ماریہ قبطیہ تھیں۔

دُختران میں (۱)۔فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سیّدہ نساء العالمین جن کی شادی امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ سے ہوئی،(۲)۔رقیہ کی شادی عتبہ بن ابی لہب سے ہوئی اور پھر دوسری شادی عثمان بن عفانؓ سے ہوئی۔(۳)۔اُمِ کلثوم کی شادی بھی حضرت عثمانؓ سے ہوئی اور (۴)۔زینب، ان بیٹیوں کی والدہ بھی خدیجہؑ تھیں اور ایک قوم کا کہنا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی ازواج حضرت خدیجہ بنتِ خویلد کی دُختران تھیں مگر آپ ﷺ کی صلبی اولاد نہ تھیں۔[۴]

## بنی حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب

آپ کی اولاد سے چھے فرزند تھے (۱)۔نوفل،(۲)۔اُمیہ،(۳)۔عبدشمس،(۴)۔ربیعہ،(۵)۔مغیرہ ابوسفیان الشاعر،(۶)۔عبداللہ، لیکن اولادِ مغیرہ نوفل اور ربیعہ کی رہی۔[۱]

۱۔نسب قریش، ص ۲۰۔۱۸ ۲۔نسب قریش، ص ۲۵۔۲۲ ۳۔جمہرۃ النسب، ص ۲۹۔۳۰ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۸۷

بقول ابنِ عنبہ کی حارث بن عبدالمطلب کی نسل میں (۱)۔عبداللہ تھے جن کا نام عبدشمس تھا اور رسول اللہﷺ نے آپ کو عبداللہ نام دیا۔ (۲)۔ابوسفیان (مغیرہ) کہ وہ جنگِ حنین کے دن اُس جماعت میں سے تھے، جو رسول اللہﷺ کے ہمراہ ثابت قدم ہے اور بالکل نہ بھاگے۔(۳)۔ربیعہ، (۴)۔نوفل۔

اوّل عبداللہ کی نسل شام چلی گئی جن میں تین سے زیادہ افراد نہ تھے۔

دوم ربیعہ بن حارث کے چار فرزند تھے، جن میں اوّل عباس بن ربیعہ امیرالمومنین کے ہمراہ جنگِ صفین میں موجود تھے۔ان کی نسل بھی جاری ہوئی۔

دوم عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث کی نسل سے آل الابزاری ہے جو کہ علی الابزاری بن یحییٰ بن زید بن یحییٰ بن احمد بن داؤد بن صالح بن محمد الابزاری (عامل مدینہ) بن عبداللہ (امیریمن) بن سلیمان بن محمد بن عبدالمطلب المذکور تھے اور اس علی الابزاری کی اولاد سے الشیخ شمس الدین ابوالمناقب محمد بن احمد بن ابی علی عبداللہ بن داؤد بن محمد بن علی الابزاری المذکور جو کہ واعظ فاضل اور شاعر تھے اور شمس الدین کوفی سے مشہور تھے ان کے فرزند جلال الدین ابوہاشم محمد نے بہت روایت کی ہے۔ وہ دارالقضاء کے بغداد میں امین تھے اور ان کے فرزند شمس الدولہ محمد قاضی حلہ تھے اور ان کی نسل جاری ہوئی اور ان کے بھائی جمال الدین احمد شام گئے ان کی خبر موصول نہ ہوئی۔

سوئم نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کی نسل بہت زیادہ تھی۔ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔مغیرہ بن نوفل آپ امام حسن بن علی علیہ السّلام کی جانب سے والیٔ کوفہ رہے اور امیرالمومنین علی ابن ابی طالب نے آپ کو وصیت کی کہ میرے بعد آپ امامہ بنتِ ابی العاص زوجہ امیرالمومنین علیؑ سے شادی کرنا۔(۲)۔عبداللہ بن نوفل ایک فرزند صلت تھا جو کہ فقیہ تھا۔(۳)۔سعد بن نوفل، (۴)۔حارث بن نوفل، آپ کی اولاد حارث الجواد بن عون بن عبداللہ المعروف ببہ ولی البصرۃ بن حارث المذکور تھے۔[۲]

## بنی عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف

بقول ابی منذر ہشام کلبی کہ عباس بن عبدالمطلب کے نو فرزند تھے۔(۱)۔الفضل آپ کی وفات خلیفہ ثانی کے دورِ حکومت میں بمقام عمواس فلسطین میں طاعون سے ہوئی۔(۲)۔عبداللہ بن عباس آپ کو سرورِ کونین خاتم النبیینﷺ نے دُعا دی:

"**اللھم فقھه فی الدین وعلمه التاویل واجعله من عبادک الصالحین۔**"

(اے اللہ اس کو فقۂ دِین کا علم دے اسے علم تاویل عطا کر اور اسے اپنے صالحین بندوں میں شمار کر۔" آپ کی وفات طائف میں ہوئی اور آپ کا جنازہ حضرت محمد حنفیہ بن امام علی علیہ السّلام نے پڑھوایا۔

(۳)۔عبیداللہ بن عباس آپ کی وفات مدینہ میں ہوئی۔(۴)۔قثم بن عباس معاویہ کے دور میں سمرقند میں وفات پائی آپ رسول اللہﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔(۵)۔عبدالرحمان خلیفہ ثانی کے عہد میں آپ کا قتل شام میں ہوا۔(۶)۔معبد بن عباس آپ کی شہادت خلیفہ ثالث کے عہد میں افریقہ میں ہوئی۔ ان تمام حضرات کی والدہ لبابہ بنتِ حارث بن حزن بن بجیر بن ھزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ تھیں۔ آپ حضرت خدیجہ بنتِ خویلد کے بعد مکہ میں اوّل خاتون تھیں جنھوں نے اِسلام قبول کیا۔ (۷)۔تمام بن عباس۔(۸)۔کثیر بن عباس آپ فقیہ تھے اور ان حضرات کی والدئیں اُم الولد تھیں۔(۹)۔حارث بن عباس کی والدہ بنی ھذیل سے تھیں۔[۳]

---

۱۔جمہرۃ النسب،ص ۳۵۔۳۴ ۲۔فصول الفخریہ،ص ۸۹۰ ۳۔جمہرۃ النسب،ص ۳۲

## اولادعبداللہ ابنِ عباس ابنِ عبدالمطلب

عبداللہ بن عباس کی اولاد میں بقول مصعب زبیری (۱)۔علی بن عبداللہ جس رات مولا علیؑ قتل ہوئے اُس رات اِن کی ولادت ہوئی سنہ ۴۰ ہجری میں اور وفات ۱۱۸ ہجری میں ہوئی۔(۲)۔عباس بن عبداللہ ان کی اولاد نہ تھی۔ (۳)۔محمد بن عبداللہ،(۴)۔عبیداللہ بن عبداللہ،(۵)۔فضل بن عبداللہ، (۶)۔عبدالرحمان بن عبداللہ،(۷)۔لبابہ ان سب کی والدہ زرعہ بنتِ شرح بن معدی کرب بن ولیعہ بن شرجیل بن معاویہ بن حجرالقود بن حارث الولادۃ کندی تھیں یعنی وہ بنی کندہ سے تھیں۔(۸)۔اسماء بنتِ عبداللہ۔لبابہ بنتِ عبداللہ بن عباس کی شادی علی (زینبی) بن عبداللہ بن جعفرالطیار سے ہوئی اور اولاد بھی ہوئی دوسری شادی اسماعیل بن طلحہٰ بن عبیداللہ سے ہوئی اور یعقوب پیدا ہوا، پھر اسماء بنتِ عبداللہ بن عباس کی شادی عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے ہوئی اور حسن اور حسین پیدا ہوئے۔

پھر فرزندان میں اوّل علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد سے(۱)۔محمد بن علی جس کی والدہ عالیہ بنتِ عبیداللہ بن عباس تھیں۔(۲)۔داؤد بن علی، (۳)۔عیسیٰ بن علی اُم الولد سے تھے۔(۴)۔سلیمان بن علی،(۵)۔صالح بن علی اُم الولد سے تھے،(۶)۔احمد،(۷)۔بشر، (۸)۔مبشر کی اولاد نہ تھی۔ (۹)۔اسماعیل،(۱۰)۔عبدالصمد بھی اُم الولد سے تھے،(۱۱)۔عبداللہ اکبر کی والدہ اُم البیہا بنت عبداللہ بن جعفر طیار تھیں،(۱۲)۔عبداللہ بن علی کی اولاد نہ تھی اور اس کی والدہ بنی حریش سے تھیں،(۱۳)۔عبدالملک بن علی،(۱۴)۔عثمان،(۱۵)۔عبدالرحمان،(۱۶)عبداللہ اصغر،(۱۷)۔یحییٰ، (۱۸)۔اسحاق، (۱۹)۔یعقوب،(۲۰)۔عبدالعزیز،(۲۱)۔اسماعیل اصغر،(۲۲)۔عبداللہ اوسط،(۲۳)۔فاطمہ،(۲۴)۔اُم عیسیٰ الکبریٰ،(۲۵)۔اُمِ عیسیٰ صغریٰ، (۲۶)۔اُمیمہ، (۲۷)۔لبابہ،(۲۸)۔بریہہ کبریٰ،(۲۹)۔بریہہ صغریٰ،(۳۰)۔میمونہ،(۳۱)۔اُمِ علی، (۳۲)۔غالیہ، (۳۳)۔اُمِ حبیب بنتِ علی کی والدہ اُمِ البیہا بنت عبداللہ بن جعفر طیار تھیں۔[۱]

بقول جمال الدین ابن عنبہ کہ علی بن عبداللہ بن عباس کی نسل آٹھ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد،(۲)۔صالح،(۳)۔سلیمان،(۴)۔اسماعیل، (۵)۔عبدالصمد،(۶)۔داؤد،(۷)۔عیسیٰ،(۸)۔عبداللہ۔[۲]

اوّل صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کی نسل عبدالملک سے جاری ہوئی اور بقول ابنِ عنبہ اس کی نسل زیادہ تھی۔

دوم سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کی نسل جعفر بن سلیمان اور اس کے بھائیوں سے جاری ہوئی جن کی والدہ اُم الحسن بنتِ جعفر بن حسن بن امام حسن بن علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں۔

سوئم اسماعیل بن علی بن عبداللہ کی زیادہ نسل کوفہ میں مقیم تھی۔

چہارم عبدالصمد کی نسل کم چلی اور وہ ہارون رشید کے زمانے تک زندہ رہے۔

پنجم داؤد بن علی ششم عیسیٰ بن علی، ہفتم عبداللہ بن علی کی نسل بھی جاری ہوئی۔[۳]

ہشتم محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب۔ آپ کی نسل میں خلفائے بنی عباس گزرے ہیں آپ ابوہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ بن امام علیؑ کے وصی تھے۔ابوہاشم عبداللہ کے بعد آپ کیسانیہ تحریک کے سربراہ ہو گئے تھے۔آپ کی اولاد میں(۱)۔ابوعباس عبداللہ سفاح اوّل خلیفہ عباسی جس کی والدہ ریطہ بنتِ عبیداللہ بن عبداللہ بن عبدالمدان بن دیان بن قطن بن زیاد تھیں اور ریطہ بنت عبیداللہ کی پہلی شادی عبداللہ بن عبدالملک بن مروان اموی سے ہوئی تھی۔ (۲)۔یحییٰ بن محمد،(۳)۔عالیہ ان سب کی والدہ اُم الحکم بنتِ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب تھیں اور عبداللہ بن حارث کو ببہ کہا جاتا تھا۔ (۴)۔ابراہیم الامام بن محمد کی والدہ اُم الولد تھیں آپ اپنے والد کے بعد کیسانیہ تحریک کے سربراہ بنے۔(۵)۔موسیٰ بن محمد آپ کی وفات والد کی زندگی میں ہوئی۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔(۶)۔ابوجعفر عبداللہ منصور اُم الولد سے تھا۔(۷)۔عباس بن محمد۔(۸)۔لبابہ بنتِ محمد اُم الولد سے تھے۔[۴]

۱۔نسب القریش،ص ۲۹۔۳۰ ۲۔فصول الفخریہ،ص ۹۰ ۳۔الفصول الفخریہ ص ۹۰ ۴۔نسب القریش،ص ۳۰۔۳۱

بنی عباس کے بارے میں جمال الدین ابنِ عنبہ تحریر کرتے ہیں کہ سفاح عباسی کی نسل باقی نہیں رہی اور ابراہیم الامام بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی نسل کو زینبیان کہا جاتا تھا۔ ان میں سے ''آل طرادتھی اور عباسیوں کے بعض نقیب ان میں سے گزرے ہیں اور کچھ وزیر بھی بنے ہیں۔ منصور عباسی کی نسل سے چند بیٹے تھے، جن میں ابوعبداللہ محمد مہدی سوم خلیفہ بنی عباس تھا اور جعفرا کبر ہارون رشید کی بیوی زبیدہ کا باپ تھا اور ایک جعفراصغر تھا، پھر خلیفہ مہدی بن منصور عباسی کے بھی چند پسر تھے جن میں (۱)۔موسیٰ ہادی چہارم خلیفہ بنی عباس، (۲)۔ابوجعفر ہارون رشید پنجم خلیفہ، (۳)۔ابراہیم کہا جاتا ہے کہ جس وقت مامون عباسی نے امام علی الرضاؑ کی ولی عہد خلافت کے عنوان سے بیعت کی اُس وقت ابراہیم بن مہدی کی بغداد میں خلیفہ کے عنوان سے بیعت ہوئی۔ (۴)۔منصورزامر، (۵)۔اسحاق، (۶)۔علی جس کی نسل جاری ہوئی۔

پھر ہارون رشید بن مہدی بن منصور عباسی کی نسل سے بھی چند پسر تھے جن میں (۱)۔ابوعبداللہ محمد امین، (۲)۔ابوالعباس مامون جس کی نسل جاری ہوئی اور اُن کو بنو مامون کہا جاتا تھا۔ ان میں بنی عباس کا نقیب النقباء ابوالعباس احمد بن یوسف بن محمد بن علی بن محمد بن یعقوب بن حسین بن مامون المذکور تھا۔ اور دجیل علاقے میں مامون کی نسل جاری رہی۔ (۳)۔ابواسحاق محمد معتصم اور بنی عباس کے باقی تمام خلفاء ابواسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید کی نسل سے تھے۔[۱]

۱۔فصول الفخریہ، ص۹۱۔۹۲

# باب ششم

## دربیان اولاد عقیل بن ابی طالبؑ، اولادِ جعفر طیار بن ابی طالبؑ اولاد حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالبؑ

## ۱۔مرکز الکتاب اولادابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف

بقول ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی کی ابوطالب بن عبدالمطلب کی اولاد میں (۱)۔طالب جن کی اولاد نہ تھی،(۲)۔جعفرؑ ذاالجناحین شہید یوم موتہ،(۳)۔عقیل،(۴)۔علیؑ اوران سب کی والدہ فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم بن عبدمناف تھیں اوران سب حضرات کی پیدائش میں دس سال کا فاصلہ تھا۔عقیل طالب سے دس سال چھوٹے تھے۔جعفرؑعقیل سے دس سال چھوٹے تھے اورعلیؑ،جعفرؑ سے عمر میں دس سال چھوٹے تھے۔[۱]

اور بقول ابی عبداللہ مصعب الزبیری کی اولادابی طالب بن عبدالمطلب میں (۱)۔طالب،(۲)۔عقیل،(۳)۔جعفر،(۴)۔علیؑ اوران سب کے مابین دس سال کا فاصلہ تھا۔(۵)۔اُمِ ہانی جن کا نام فاختہ تھا اوران کو ہندبھی کہا جاتا تھا ان کی شادی ھبیرۃ بن ابی وھب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم سے ہوئی اورجعدۃ بن ھبیرۃ کی ولادت ہوئی۔(۶)۔جمانہ بنت ابی طالبؑ کی شادی ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی۔ان سب کی والدہ فاطمہ بنت اسدبن ہاشم بن عبدمناف تھیں۔آپ اوّل ہاشمیہ تھیں جن کی شادی ہاشمی سے ہوئی۔

## ۲۔نسل عقیل ابنِ ابی طالب بن عبدالمطلبؑ

ابی عبداللہ مصعب زبیری کے بقول عقیل بن ابی طالب کی اولاد ہیں(۱)۔یزید،جس پر ان کی کنیت ابایزید تھی،(۲)۔سعد جس کی اولاد نہ تھی ان دونوں کی والدہ رابطہ بنت عمرو بنی نفیل بن عمروبن کلاب،(۳)۔جعفرالاکبر،(۴)۔ابوسعیداحول ان کی والدہ بنی ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ سے تھیں،(۵)۔مسلم بن عقیل قتل بالکوفہ آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی،(۶)۔عبداللہ اکبرقتل یوم عاشورہ،(۷)۔عبداللہ اصغر کی بقایا اولاد نہ تھی ان سب کی والدہ اُم الولد شام سے تھیں،(۸)۔عبدالرحمان شہید یومِ عاشورہ،(۹)۔علی اکبر،(۱۰)۔جعفراصغر درج تھے اور ان کی والدہ اُم الولد تھیں، (۱۱)۔حمزۃ،(۱۲)۔عیسیٰ، (۱۳)۔عثمان،(۱۴)۔علی درج تھے،(۱۵)۔اُمِ ہانی،جن کا نام رملہ تھا،(۱۶)۔زینب،(۱۷)۔فاطمہ،(۱۸)۔زینب صغریٰ،(۱۹)۔اُمِ لقمان۔

ان میں زینب بنت عقیل بن ابی طالبؑ کی شادی علی بن رکانہ بن عبید یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف سے ہوئی اورآپ کی اولاد میں عبدۃ بنت علی تھی جس کی شادی وھب بن وھب بن کبیر بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب سے ہوئی۔

عقیل بن ابی طالب کی اولادصرف (۲۰)۔محمد بن عقیل سے جاری ہوئی،جن کی والدہ اُم الولد تھیں۔ان کی شادی زینب صغریٰ بنتِ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور (۱)۔عبداللہ بن محمد بن عقیل پیدا ہوئے جن سے سفیان ثوری نے روایت کی۔(۲)۔عبدالرحمان بن محمد بن عقیل جو کہ صالحین سے تھے اور رسولﷺ کے مشابہ تھے۔[۲]

زینبِ صغریٰ بنت علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں بقول یحییٰ نسابہ عقیقی کہ ان کی والدہ اُم الولد تھیں۔ان کی شادی اپنے چچازاد محمد بن عقیل سے ہوئی اور قاسم عبداللہ اورعبدالرحمان ان سے پیدا ہوئے۔ان میں عبداللہ کی اولاد جاری ہوئی اورزینب کی وفات مدینہ میں ہوئی۔[۳]

اور الشریف ابوالحسن عمری نے عقیل ابن ابی طالب کے اٹھارہ فرزندتحریر کیے ہیں،جن میں (۱)۔یزید،(۲)۔سعد،(۳)۔ابان،(۴)۔عثمان، (۵)۔عبدالرحمان،(۶)۔حمزہ،(۷)۔جعفر،(۸)عبداللہ،(۹)۔عبداللہ اصغر،(۱۰)۔جعفر،(۱۱)۔جعفراصغر،(۱۲)۔علی،(۱۳)۔علی اصغر،(۱۴)۔عیسیٰ،(۱۵)۔محمد (۱۶)۔مسلم،(۱۷)۔ابوسعید،(۱۸)۔عبدمناف۔

بقول عمری آل عقیل سے چھے حضرات کربلا میں شہید ہوئے (۱)۔عبدالرحمان بن عقیل،(۲)۔حمزہ بن عقیل،(۳)۔جعفر بن عقیل،(۴)۔عبداللہ بن مسلم بن عقیل،(۵)۔ابوسعیداحول بن عقیل،(۶)۔محمد بن ابی سعیداحول۔[۴]

سیّد یحییٰ نسابہ عقیقی نے اپنے مبسوط جو آلِ ابی طالب کی اولاد پرلکھی گئی اوّل کتاب سمجھی جاتی ہے اُس میں آپ کی اولاد سے درج ذیل چھے افراد

۱۔جمھرۃ النسب،ص۳۰ ۲۔نسب القریش،ص۸۵۔۸۴ ۳۔رسائل نادرہ،اخبارالزینبیات،ازیحییٰ نسابہ،ص۱۱۴۹ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۵۲۱

شہدائے کربلا کی فہرست میں شامل کیا ہے(۱)۔عبداللہ بن عقیل، (۲)۔جعفر بن عقیل، (۳)۔عبدالرحمان بن عقیل،(۴)۔محمد بن ابی سعید بن عقیل، (۵)۔عبداللہ بن مسلم بن عقیل،(۶)۔مسلم بن عقیل جن کی شہادت کوفہ میں ہوئی۔[۱]

## ۳۔نسل محمد بن عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب

آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔قاسم،(۲)۔حسین،(۳)۔عقیل،(۴)۔عبداللہ احول،(۵)۔عبدالرحمان الشبیہ۔

اوّل قاسم بن محمد کی نسل میں سات فرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔جعفر،(۳)۔فضل،(۴)۔ہارون، (۵)۔عقیل، (۶)۔محمد، (۷)۔عبدالرحمان مگران حضرات کی اولاد طویل نہ چلی۔

دوم عبدالرحمان شبیہ بن محمد آپ کے دوفرزند(۱)۔سعید،(۲)۔عبداللہ(لقب ربیح) تھے۔ان میں عبداللہ بن عبدالرحمان کا ایک فرزند علی جومنقرض ہوا اور ایک دُختر اُمِ کلثوم تھی۔

سوم حسین بن محمد اور چہارم قاسم بن محمد کی اولاد کا تذکرہ کہیں موجودنہیں۔

پنجم عبداللہ احول بن محمد المعروف ابومحمد فقیہ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔محمد اصغر،(۲)۔عقیل،(۳)۔مسلم،(۴)۔محمد اکبر،(۵)۔ھزم۔

بقول عمری نسابہ کبیر کہ میں نے شیخ شرف عبیدلی کے خط سے پڑھا،اُس میں ھزم کی جگہ ھرم تحریر تھا اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ معیہ کی محمد بن عبدہ طرسوسی نسابہ کی روایت سے دریافت کیا کہ یہ ''رے'' نہیں ''زے'' ہے۔

بقول عمری ان حضرات میں محمد اصغر(۲)۔عقیل،(۳)۔ھزم یہ درج تھے۔ان میں پہلی شاخ محمد اکبر بن عبداللہ احول بن محمد مذکور کی اولاد سے دو فرزند تھے(۱)۔قاسم حری،(۲)۔عقیل اخباری۔

ان میں قاسم حری بن محمد اکبر کی اولاد میں ایک فرزند عبدالرحمان تھا،جس کی اولاد طبرستان منتشر ہوگئی، پھرعقیل اخباری بن محمد اکبر بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالبؑ۔ آپ صاحبِ حدیث ثقہ اورجلیل القدر تھے آپ کی کثیراولاد تھی۔ آپ حاکم مدینہ بھی رہے۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔ابوجعفر عبداللہ نسابہ ثقہ،(۲)۔قاسم،(۳)۔احمد، اوّل احمد بن عقیل اخباری کی اولاد سے محمد اور جعفر بالیمن ابنان عبداللہ بن جعفر بن احمد المذکور تھے، جن میں سے محمد کو ابنِ ابی الساج نےقتل کروایا اور اس محمد بن عبداللہ بن جعفر کی اولاد سے ابوالقاسم مسلم کوفہ بن احمد بن محمد المذکور تھے، جو کہ ۳۳۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

دوئم قاسم بن عقیل اخباری کی اولاد ایک پسر محمد سے جاری ہوئی جس کو ابنِ انصاریہ کہا جاتا تھا۔ان کے چارفرزند تھے جن میں(۱)۔علی ہند میں سکونت اختیار کی،(۲)۔احمد مدینہ میں فوت ہوئے،(۳)۔عبداللہ کی اعقاب مصر گئی ان کو ابنِ قریشیہ کہا جاتا تھا۔عبداللہ بن محمد بن قاسم کے دو پسران تھے (۱)۔ابوعبداللہ حسین الحاوشیہ آپ پاک اور پرہیزگار تھے اور آپ کے چارفرزند تھے(۲)۔ابوالحسن محمد جن کی اولاد مصر میں تھی ان کے ایک فرزند ابوالحسین محمد المتوفی ۳۴۱ہجری تھے۔

سوئم ابوجعفر عبداللہ نسابہ بن عقیل اخباری آپ کی والدہ حراشیہ تھیں۔آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔ آپ کے پانچ فرزند تھے جن میں (۱)۔علی، (۲)۔محمد،(۳)۔حسن، ایسا ذِکرنہیں کہ اُن کی اولاد تھی، ہوسکتا ہے وہ درج ہو اور ہوسکتا ہے وہ منقرض ہوں (۴)۔احمد نسابہ نصیبین میں تھے ان کے تین فرزند تھے۔علی، حسین اور ابراہیم،(۵)۔نسابہ ابوالقاسم عقیل بن ابوجعفر عبداللہ نسابہ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔محمد سکونت قم میں تھی،(۲)۔ابوجعفر عبداللہ اصفہانی جونسابہ ابی نصر بخاری کے دوست تھے۔

---

۱۔کتاب المعقبین من ولد الامام امیرالمومنین از سیّد یحیٰی نسابہ،تحقیق محمد کاظم نشر مکتبہ نجفی مرعشی،قم ایران،ص ۱۱۲

ابوجعفر عبداللہ اصفہانی بن ابوالقاسم عقیل کے دوفرزند تھے(۱)۔ابواحمد قاسم فسا میں دفن ہوئے اور آپ کے دوفرزند تھے محمداور عبداللہ،(۲)۔ابومحمد جعفر بن ابوجعفر عبداللہ اصفہانی آپ بمطابق ۳۳۴ہجری حران میں وفات پا گئے۔ان کی اولاد سے ابوحسن محمد بن حسن بن ابومحمد جعفرالمذکور تھے۔

## ۴۔نسل مسلم بن عبداللہ احول بن محمد بن عقیل بن ابی طالبؑ

آپ کے تیرہ فرزند تھے جن میں سے چار کی اولاد چلی۔ بقول شریف ابوالحسن عمری علوی آپ کے چارفرزند صاحبِ اولاد تھے۔(۱)۔سلیمان، (۲)۔عبدالرحمان،(۳)۔محمد اکبر،(۴)۔عبداللہ ابنِ جمحیہ۔

اوّل عبدالرحمان بن مسلم کے دوفرزند تھے(۱)۔مسلم،(۲)۔ابراہیم۔

مسلم بن عبدالرحمان بن مسلم کی اولاد سے جعفر بن عبدالرحمان اصغر بن مسلم المذکور تھے اور یہ طبرستان میں سکونت پذیر ہوئے، پھر ابراہیم بن عبدالرحمان بن مسلم کی نسل سے ابوالقاسم علی بن ابوالعباس احمد بن محمد بن ابراہیم المذکور تھے۔

دوم سلیمان بن مسلم کی اولاد سے اسحاق بن عبداللہ بن سلیمان المذکور تھے اور اسحاق کے بھی دوفرزند تھے۔

سوئم محمد اکبر بن مسلم کی اولاد سے(۱)۔حسین اور (۲)۔سلیمان تھے۔پہلی شاخ میں حسین بن محمد اکبر بن مسلم کا ایک فرزند عبداللہ تھا جس کی بقایا اولاد کوفہ میں تھی۔دوسری شاخ میں سلیمان بن محمد اکبر کے دوفرزند تھے(۱)۔علی،(۲)۔عبداللہ۔

علی بن سلیمان بن محمد اکبر کی اولاد سے حسن بن علی بن حسن بن علی المذکور کوفہ میں تھے اور ان کی اولاد غلافقہ میں سکونت پذیر ہوئی، پھر عبداللہ بن سلیمان بن محمد اکبر کی اولاد سے عبداللہ بن مسلم بن عبداللہ مذکور تھے جو کہ مکہ میں پیدا ہوئے۔[۱]

## ۵۔نسل عبداللہ (ابنِ جمحیہ) بن مسلم بن عبداللہ احول

بقول شریف عمری نسابہ کہ عبداللہ بن جمحیہ کی اولاد سے (۱)۔اسحاق، (۲)۔یعقوب، (۳)۔موسیٰ کا ذِکر طویل نہیں ہے،(۴)۔احمد، (۵)۔سلیمان، (۶)۔ابراہیم دخنہ،(۷)۔عیسیٰ اوقص، (۸)۔محمد ابنِ مخزومیہ آخرالذکر پانچ صاحبِ اولاد تھے۔

اوّل احمد بن عبداللہ (ابنِ جمحیہ) کی اولاد سے امیر ھمام بن جعفر بن اسماعیل بن احمد المذکور تھے جن کی اولاد جاری ہوئی ان کی والدہ اُم کلثوم بنت داؤد بن محمد بن ابراہیم بن ابراہیم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالب تھیں۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ (امیر ھمام) کی اولاد بنی ھمام کہلاتی تھی۔

دوم ابراہیم دخنہ بن عبداللہ (ابنِ جمحیہ) عمری کہتے ہیں کہ میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی کا قول ہے کہ ان کی اولاد پر شک کیا گیا۔ان کی اولاد میں چھ لڑکوں کے علاوہ اعقاب نہیں تھے۔عمری نے ابراہیم دخنہ کے چار پسران کا ذِکر کیا(۱)۔ابراہیم،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔اسحاق، (۴)۔ابوحمزہ محمد ان میں اسحاق بن ابراہیم دخنہ کی اولاد سے ابوالقاسم حسن بن القاسم بن اسحاق المذکور تھے، جن کی شادی ابی عبداللہ شیخ مفیدالفقیہ کی دُختر سے ہوئی اور ان کی ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی شادی ناصرالحسینی سے ہوئی۔ابوالقاسم حسن کے باقی بھائیوں میں ابوعبداللہ، امیر کا دونوں کی اعقاب آمل میں تھی اور ابوجعفر احمد کی اعقاب بغداد میں تھی، پھر ان میں قاسم ساکن یمن علی ساکن جعفہ حسین ساکن جعفہ اور ابراہیم ساکن مصر ابنان ابوحمزہ محمد بن ابراہیم دخنہ المذکور تھے، پھر ان میں عبداللہ بن ابراہیم دخنہ کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔جعفر ان میں عبداللہ بن عبداللہ بن ابراہیم دخنہ مکہ میں ساکن تھے ان کا ایک فرزند علی ہوا۔ وہ جزیرہ حبشہ گیا اور پھر اس کی خبر موصول نہ ہوئی، جب کہ جعفر بن عبداللہ بن ابراہیم دخنہ سے علی عوام میں وجیہ الصورت اور صاحبِ خلق تھے۔ آپ نے دمیاط میں قیام کیا اور پھر اسکندریہ کا سفر اختیار کیا، پھر ابراہیم بن ابراہیم دخنہ کی اولاد سے قلق بن علی بن ابراہیم المذکور تھے۔ بقول عمری آپ کی

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۲۱۔۵۲۲۔۵۲۳　　۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۲۳

اولاد کثرت میں تھی جن کی بقاجات نصیبین میں تھی۔ ان کی اولاد بنوقلق تھی۔ سوئم سلیمان بن عبداللہ (ابنِ حمیجہ) کی اولاد سے ایک فرزند احمد تھے، جن کے آگے دو بیٹے (۱) محمد متوفی ۳۱۳ ہجری مصر اور (۲)۔ حسین ساکن حجاز تھے۔ محمد بن احمد کی اولاد سے محمد بن علی بن محمد بن محمد المذکور تھے جن کا لقب قمر تھا اور یہ مصر میں ساکن تھے ان کا ایک بھائی عقیل بھی تھا جن کی اولاد بھی مصر میں تھی اور پھر حسین بن احمد کی اولاد سے ایک فرزند محمد تھا، جن کے دو فرزند حسن اور عقیل تھے۔ حسن بن محمد بن حسین کا ایک فرزند یحییٰ تھا اور عقیل بن محمد بن حسین کا ایک فرزند حسن تھا ان دونوں کی اولاد مدینہ منورہ میں تھی۔

چہارم عیسیٰ اوقص بن عبداللہ (ابنِ حمیجہ) آپ کا ایک بیٹا عباس تھا جو سیّد حسن بن زید داعی الکبیر کی طرف سے جرجان کا قاضی تھا۔ ان کی اولاد کرمان میں تھی اور بنی اوقص میں ایک قوم طبرستان میں بھی تھی۔

پنجم محمد (ابنِ مخزومیہ) ابنِ عبداللہ (ابنِ حمیجہ) آپ کی اولاد ایک بیٹے سلیمان سے جاری ہوئی جس کے آگے دو فرزند علی اور عبداللہ تھے۔

ان میں علی بن سلیمان بن محمد (ابنِ مخزومیہ) کی اولاد سے علی الفارس ساکن کوفہ بن حسن بن علی المذکور تھے اور عبداللہ بن سلیمان بن محمد (ابنِ مخزومیہ) کی اولاد سے یحییٰ بن احمد بن عبداللہ المذکور تھے۔ جن کی وفات صقیلہ میں ہوئی اور وہ عاقل سردار تھے۔ ان کے چچا جعفر بن عبداللہ کا قتل مکہ میں ہوا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد عقیل ابنِ ابی طالب آج دُنیا میں موجود ہے۔ عربی منطقوں میں بعض قبائل ان کی جانب نسبت رکھتے ہیں تاہم پاکستان و بھارت میں ہمیں کوئی ایسا قبیلہ نہ ملا جو عقیل بن ابی طالبؑ کی اولاد سے ثابت ہو رہا ہو۔ تاہم عربی حضرات کے مشجرات ہم کتاب میں اس لیے شامل نہیں کر رہے کیونکہ ہم ان خاندانوں کی مکمّل معرفت نہیں رکھتے۔ اس لیے عقیل بن ابی طالب کی اولاد کا سلسلہ ہم یہاں پر ختم کرتے ہیں۔

## ۶۔ نسل جعفر طیار بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم

آپ کی شہادت جنگِ موتہ میں ہوئی۔

ابوعبداللہ مصعب زبیری کے بقول جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب کی اولاد میں (۱)۔عبداللہ، (۲)۔عون، (۳)۔محمدان کی والدہ اسماء بنت عُمیس بن معبد بن تیم بن مالک بن قحاضہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن نسر بن وھب اللہ ابنِ شہران تھیں۔[۱]

بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری کہ جعفر بن ابی طالبؑ کی اولاد میں (۱)۔عبداللہ، (۲)۔عون، (۳)۔محمد، (۴)۔محمد اصغر، (۵) حمید، (۶)۔حسین، (۷)۔عبداللہ اصغر، (۸) عبیداللہ۔ ان حضرات میں عون بن جعفر اور محمد اصغر بن جعفر کی شہادت یومِ عاشورہ کربلا میں ہوئی اور محمد اکبر بن جعفر کی شہادت صفین میں ہوئی۔

اوّل محمد اکبر بن جعفر طیار کی اولاد میں (۱)۔عبداللہ، (۲)۔قاسم اور دُخترانِ تھیں ان میں قاسم بن محمد اکبر کی بیٹی تولد ہوئی جب کہ محمد اکبر بن جعفر منقرض ہوئے۔

عون بن جعفر طیار کے ایک فرزند مساور تھے جن کی اولاد جاری نہ ہوئی۔ حضرت جعفر طیار کی اولاد صرف عبداللہ سے جاری ہوئی۔

## ۷۔ نسل عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالب علیہ السّلام

عبداللہ بن جعفر طیار کا لقب جواد تھا آپ کی والدہ اسماء بنتِ عُمیس خثعمیہ تھیں بقول ابنِ خداع آپ کی پیدائش سرزمینِ حبشہ پر ہوئی آپ کی وفات ۹۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری آپ کی انتیس (۲۹) اولادیں تھیں جن میں نو بیٹیاں تھیں (۱)۔رقیہ الکبریٰ، (۲)۔رقیہ، (۳)۔اُمِ محمد، (۳)۔اُمِ عبداللہ، (۵)۔لبابہ، (۶)۔اسماء، (۷)۔اُمِ ابیھا، (۸)۔اُمِ کلثوم کبریٰ، (۹)۔اُمِ کلثوم

اور پسران میں (۱)۔علی، (۲)۔اسحاق، (۳)۔اسماعیل، (۴)۔معاویہ، (۵)۔ابوبکر، (۶)۔عون، (۷)۔یزید، (۸)۔حسن، (۹)۔ابراہیم، (۱۰)۔محمد، (۱۱)۔ہارون، (۱۲)۔موسیٰ، (۱۳)۔یحییٰ، (۱۴)۔صالح، (۱۵)۔عباس، (۱۶)۔علی اصغر، (۱۷)۔جعفر، (۱۸)۔عون اصغر، (۱۹)۔قثم، (۲۰)۔عیاض ان میں عون یومِ عاشورہ کربلا میں شہید ہوئے۔

ان حضرات میں سیّدہ زینت سلام اللہ علیہا بنتِ امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کے بطن سے (۱)۔عباس، (۲)۔جعفر، (۳)۔ابراہیم، (۴)۔علی اصغر تھے اور ان کو زینبیون کہا جاتا ہے۔[۲]

لیکن شیخ ابوالحسن علی بن محمد عمری اپنی کتاب المجدی فی انساب الطالبین، میں ہی دوسری جگہ پر فرماتے ہیں کہ زینب بنت امیرالمومنین علیؑ کی کنیت اُم الحسن تھی آپ کی والدہ فاطمہ بنت محمدﷺ تھیں اور آپ زینب الکبریٰ تھیں آپ کی شادی اپنے چچازاد عبداللہ بن جعفر بن ابیؑ طالب سے ہوئی اور آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے (۱)۔علی، (۲)۔عون، (۳)۔عباس

اور یہ قول موضع نسابہ عمری علوی کا ہے جسے انھوں نے دندانی نسابہ سے لیا اور دندانی نسابہ نے یہ قول اپنے دادا سیّد یحییٰ نسابہ عبیدلی سے لیا۔[۳]

جب کہ ایک اور روایت کے مطابق عبداللہ جواد بن جعفر طیار کی سیّدہ زینبؑ سے پانچ اولادیں تھیں۔ ابوموسیٰ نے یحییٰ بن حسن سے خبر دی اور خبر دی مجھے طاہر بن یحییٰ بن حسن نے کہ زینب کبریٰ بنتِ علیؑ جن کی والدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ تھیں ان سے (۱)۔علی، (۲)۔جعفر، (۳)۔عون، (۴)۔عباس، (۵)۔اُمِ کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر پیدا ہوئے۔[۴]

---

۱۔نسب القریش، ص۸۳ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۰۹ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۲۰۰۔۱۹۹ ۴۔ذریۃ الطاہرہ حدیث ۲۴۴، ص۱۶۶

بقول ابی عبداللہ مصعب الزبیری کہ اُم عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ جواد کی شادی نہیں ہوئی اور حسین بن عبداللہ جواد اور عون اصغر بن عبداللہ جواد کربلا میں شہید ہوئے ان دونوں کی والدہ جمانہ بنت مسیّب بن نجبہ فزاری تھیں پھر ابوبکر بن عبداللہ جواد، محمد بن عبداللہ جواد، محمد اصغر بن عبداللہ جواد بھی کربلا میں شہید ہوئے ان کی والدہ خوصا بنت خصفہ بن ثقیف بن بکر بن وائل تھیں۔

یحیٰی بن عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، صالح بن عبداللہ، موسیٰ بن عبداللہ اور اُم ابیہا بنتِ عبداللہ ان سب کی والدہ لیلیٰ بنتِ مسعود بن خالد بن مالک بن ربع بن سلمٰی بن جندل تھی اور اُم ابیہا کی شادی عبدالملک بن مروان اموی سے ہوئی پھر طلاق ہوگئی اور دوسری شادی علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی، پھر صالح اصغر بن عبداللہ، اسماء بنت عبداللہ اور لبابہ بنت عبداللہ اور عبداللہ کی والدہ آمنہ بنتِ عبداللہ بن کعب بن عبداللہ بنی خثعم سے تھیں اور جعفر بن عبداللہ جو کہ درج تھے ان کی والدہ نابغہ بنت خداش بنی عبس بن بغیض سے تھیں۔ حسین اصغر بن عبداللہ کی اولاد نہ تھی معمریہ بنت عبداللہ اور اسحاق بن عبداللہ مختلف بیوی سے تھے۔[۱]

بقول فخر الدین رازی کہ عبداللہ بن جعفر طیار بنی ہاشم کے چار اسخیاء میں سے ایک تھے۔ امام حسن علیہ السّلام، امام حسین علیہ السّلام، عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب اور عبداللہ جواد بن جعفر طیار آپ کی ولادت حبشہ اور وفات سفورہ میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۹۰ سال تھی آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

۱۔ابومحمد علی زینبی جن کی والدہ زینب بنتِ علی تھیں۔(۲)۔ابوجعفر اسحاق اطرف عرصی، (۲)۔اسماعیل، (۴)۔معاویہ۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ عبداللہ جواد کی وفات ۸۰ سال کی عمر میں مدینہ ہوئی اور آپ کا جنازہ ابان بن عثمان بن عفان نے پڑھوایا اور بقیع میں دفن ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات ۹۰ سال کی عمر میں ابواء میں ہوئی اور آپ کا جنازہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنی خلافت کے ایام میں پڑھوایا اور آپ ابواء میں دفن ہوئے اور بقول شیخ ابوالحسن عمری کہ آپ کی وفات عبدالملک بن مروان کے زمانے میں ہوئی۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔معاویہ، (۲)۔علی زینبی، (۳)۔اسماعیل، (۴)۔اسحاق عریضی [۳]

اوّل معاویہ بن عبداللہ جواد کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔علی، (۳)۔یزید، (۴)۔صالح، (۵)۔محمد ان میں عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ جواد شاعر اور فارس تھے آپ سنہ ۱۲۵ ہجری کو مروان الحمار کے زمانے میں ظاہر ہوئے اور لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی اور ایک مخلوق کی بڑی تعداد نے آپ کو تسلیم کیا۔[۴]

مقاتل الطالبین میں مذکورہ ہے کہ آپ ابومسلم خراسانی کے پاس گئے کہ شاید یہ میری مدد کرے گا مگر ابومسلم خراسانی نے عبداللہ کو قید کر لیا۔ اس قید کے بعد کیا ہوا اِس میں اختلاف ہے۔ سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ عبداللہ قید میں رہے حتیٰ کہ ابومسلم کے نام خط تحریر کیا جب یہ خط اسے تحریر کیا گیا تو ابومسلم خراسانی نے ان کے قتل کا حکم صادر کر دیا، جب کہ تاریخ ابنِ اثیر میں مذکور ہے کہ ابومسلم نے حکم دیا اس کا (عبداللہ کا) بچھونا اس کے چہرے پر رکھ دو اور دم گھٹنے سے عبداللہ بن معاویہ کی موت ہوگئی پھر منہ سے بچھونا ہٹایا گیا اور نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور آپ کی قبر ہرات میں معروف ہے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔[۵]

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن علی بن محمد عمری نسابہ نص کرتے ہیں اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن عبداللہ الجواد منقرض ہوئے اور ان کی اولاد سے کوئی باقی نہ رہا لیکن الشیخ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن طباطبا حسنی کہتے ہیں کہ ان کی بقایا اولاد اصفہان کے پہاڑوں میں تھی اور کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا صوفیہ کی جماعت میں اہلِ اصفہان کا ایک صوفی جس کی دو بیویاں تھیں اور اُس نے کہا میں محمد بن صالح بن معاویہ بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار کی اولاد سے ہوں پھر ابنِ طباطبا کہتے ہیں کہ وقت نے مجھے اجازت نہ دی کہ اُن کے اجداد اور بقایا اولاد اور خاندان کے بارے میں پوچھوں یا تحقیق کروں۔

---

۱۔نسب القریش، ص ۸۳۔۸۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۲۱۷۔۲۱۶ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۳۸۔۳۷

۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۸ ۵۔تاریخ ابنِ اثیر، جلد پنجم، ص ۱۵۱

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ یہ اُن کا کلام ہے لیکن تعجّب کی بات یہ ہے کہ جو مرد کہتا ہے کہ میں محمد بن صالح بن معاویہ کی اولاد ہوں اُس کی حکائیت کے ساتھ شیخ شرف عبیدلی کے کلام کا کیا جواب دیا جائے پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آج ظاہری طور پر ان میں سے کوئی ایک باقی نہیں ہے اور شیخ تاج الدین نقیب ابنِ معیہ اور دیگر نسابین ومتاخرین کی نص بھی منقرض ہونے کی ہے۔[۱]

دوئم اسماعیل زاہد بن عبداللہ جواد بقول شیخ شرف عبیدلی کہ اسماعیل کی اولاد عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن اسماعیل المذکور سے جاری جو شاعر تھے اور کلب الجنہ سے معروف تھے۔

اور ان عبداللہ کلب الجنہ کے بیٹے اسماعیل ثانی تھے جن کے دو فرزند تھے (۱)۔حسین بغداد میں، (۲)۔محمد جنکی اولاد جرجان گئی۔

ان کے ذِکر میں ابوعمر عثمان بن حاتم بن منتاب نسابہ تغلبی کہتے ہیں کہ حسین بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ کلب الجنہ المذکور کی اولاد بغداد میں تھی جن میں ابوطالب عبدالوہاب جن کو محمد بھی کہا گیا بن علی بن حسین المذکور تھے۔ ان کی اولاد بغداد کی شرقی جانب تھی جو بنی طالبی سے معروف تھی جن میں فاطمہ بنت عبدالوہاب (محمد) بن علی بن حسین بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ کلب الجنہ المذکور تھیں ان کی وفات کے بعد ان کی میراث طاہر بن قسام بن جعفر بن عبداللہ بن القاسم بن اسحاق عریضی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار نے حاصل کی۔[۲]

اور شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کے بقول اسماعیل بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار کی اولاد سے آج کوئی باقی نہ رہا صرف صوفیہ عورت بغداد میں جن کی والدہ دُختر نبطیہ مغنّیہ تھیں اور والد ابوالحسین بن عبدالوہاب بن علی بن حسین بن محمد بن عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر الطیار تھے اور ان کی وفات پر اسماعیل الزاہد کی اولاد عراق میں منقرض ہوگئی۔[۳]

بقول ابنِ عنبہ کہ شیخ تاج الدین ابنِ معیہ کی نص ہے کہ اسماعیل انقرض ہو گئے اور عبداللہ جوادا بنِ جعفر الطیار کی اولاد دو پسران (۱)۔علی زینبی اور (۲)۔اسحاق العریضی سے باقی رہی اور اس کے علاوہ کسی سے اور سے جاری نہ ہوئی۔[۴]

عمری جس عورت کی بات کر رہے ہیں۔ شیخ شرف نے بھی فاطمہ بنت محمد اُن کو ہی کہا ہے۔

## ۸۔نسل اسحاق العریضی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار بن حضرت ابوطالب علیہ السّلام

شیخ شرف عبیدلی کے بقول اسحاق عریضی بن عبداللہ جواد کی اولاد صرف القاسم بن اسحاق سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد سے سات پسران تھے (۱)۔جعفر بن قاسم، (۲)۔اسحاق بن قاسم، (۳)۔عبدالرحمان بن قاسم یہ قول ابی جعفر کا ہے اور بقول دمشقی ان کی بقایا اولاد سے مصر میں تھے، (۴)۔عبداللہ بن قاسم، (۵)۔احمد بن قاسم، (۶)۔زید بن القاسم، (۷)۔حمزہ بن القاسم۔[۵]

جب کہ فخر الدین رازی کے بقول اسحاق اطرف عرصی بن عبداللہ جواد کی اولاد صرف قاسم سے جاری ہوئی جن کی والدہ اُمِ حکیم بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ تھیں اور یہ قاسم بنی ہاشم کے ادیبوں اور عاقل افراد میں سے ایک تھے۔ آپ امیر یمن تھے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔حمزہ، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔اسحاق۔[۶]

عمری تحریر کرتے ہیں کہ اسحاق عریضی کی اولاد کثیر تھی آپ کی اولاد قاسم بن اسحاق عریضی سے جاری ہوئی اور آپ امام جعفر الصادق علیہ السّلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ عمری نے آپ کی اولاد میں تین پسران کا ذِکر کیا (۱)۔حمزہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔عبداللہ، جب کہ صفی الدین ابن طلطقی نے آپ کی اعقاب میں دو پسران کا ذِکر کیا۔

(۱)۔ابوہاشم داوَد، (۲)۔حمزہ۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۸ ۔ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۳۵۶ ۔ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۰

۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۹ ۔ ۵۔تہذیب الانساب، ص ۳۴۹۔۳۴۸ ۔ ۶۔الشجرہ المبارکہ، ص ۲۲۵

ابوہاشم داؤد بن قاسم کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ سیّد جلیل شاعر تھے۔ آپ نے طویل عمر پائی حتیٰ کہ پانچ اماموں کا زمانہ دیکھا جن میں امام رضاؑ، امام محمد تقیؑ، امام علی نقیؑ، امام حسن عسکری اور امام مہدیؑ القائم شامل ہیں۔[۱]

ابنِ عنبہ نے قاسم بن اسحاق کی اولاد سات پسران سے تحریر کی (۱)۔جعفر، (۲)۔اسحاق، (۳)۔عبدالرحمان، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔احمد، (۶)۔زید، (۷)۔حمزہ۔[۲]

نسابین نے قاسم بن اسحاق کی اولاد کے بارے میں مختلف قول فرمائے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا القاسم بن اسحاق کی اعقاب سات پسران سے جاری ہوئی کیونکہ شیخ شرف اور ابنِ عنبہ کا قول سات پر متفق ہے جب کہ ابنِ طقطقی نے آٹھویں فرزند ابوہاشم داؤد بھی تحریر کہتے جو ان کے علاوہ کسی دوسرے نسابہ نے تحریر نہ کیا۔

## ۹۔نسل جعفر بن القاسم بن اسحاق العریضی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار

بقول شیخ عبید لی کہ جعفر بن القاسم بن اسحاق عریضی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد بن جعفر، (۲)۔اسحاق بن جعفر، (۳)۔قاسم بن جعفر (۴)۔عبداللہ بن جعفر عن ابی نصر بخاری۔[۳]

ابوالحسن عمری نے اسحاق بن جعفر اور محمد بن جعفر کی نسل تحریر کی اور فخر الدین رازی نے صرف محمد کی اولاد تحریر کی عزیز الدین مروزی نے محمد اور اسحاق کی اولاد لکھی لیکن تحریر کیا کہ اسحاق کی اولاد کم تھی۔اور بقول ابنِ عنبہ کہ جعفر بن القاسم بن اسحاق عریضی کی اولاد محمد سے کثیر تھی اس کے علاوہ اسحاق اور قاسم سے بھی جاری ہوئی ابی نصر بخاری سے روایت کے مطابق عبداللہ کی اولاد بھی تھی۔ اوّل محمد بن جعفر بن القاسم امیر بن اسحاق عریضی شیخ شرف نے اس اعقاب میں تین پسران (۱)۔ابراہیم، (۲)۔حسن، (۳)۔علی سے تحریر کی ابنِ عنبہ نے بھی یہی تحریر کیا۔

شیخ شرف عبید لی فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد کی اولاد قاسم بن ابراہیم سے جاری ہوئی مگر ابوعبداللہ حسین طباطبا نسابہ اصفہانی کے بقول یہاں شیخ شرف سے سہواً غلطی ہوئی ہے کہ قاسم بن ابراہیم کی اعقاب میں عیسیٰ، یحییٰ، احمد اور القاسم تھے۔جیسا کہ شیخ الشرف نے ذِکر کیا ہے جب کہ وہ عیسیٰ بن ابراہیم کے بیٹے تھے اور ان کی اولاد میں عمران بن شاہین کے زمانے میں نقیب بطیحہ ابوعلی عیسیٰ بن یحییٰ بن القاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم سیاہ رنگ کے خیر میں عاقل تھے اور یہ کلام ابنِ طباطبا کا ہے۔[۴]

لیکن ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن عمری اس مسئلے میں شیخ شرف سے متفق تھے۔ بقول عمری ابوعلی عیسیٰ بن یحییٰ بن القاسم بن ابراہیم بن محمد بن جعفر بن القاسم بن اسحاق عریضی جن کی کالی جلد تھی وہ فاضل تھے اور عمان کے حکمران تھے اور اسحاق بن جعفر بن القاسم بن اسحاق عریضی کی اولاد سے محمد بن علی بن اسحاق المذکور تھے جو جنگ عبداللہ بن عبدالحمید مولتانی عمری میں قتل ہوئے۔[۵]

عزیز الدین مروزی نسابہ بھی ابنِ طباطبا حسنی موافقت میں بیان دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد بن جعفر کی تین اولادیں تھیں جن کی اعقاب حجاز اور رے میں ہے، جن میں نقیب بطیحہ ابوعلی عیسیٰ عرضی بن یحییٰ بن القاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم تھے۔[۶]

پھر دوسری شاخ میں حسن بن محمد بن جعفر بن القاسم امیر بن اسحاق عریضی المذکور کے بقول شیخ الشرف عبید لی نسابہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد بن حسن بوادی القری، (۲)۔عبداللہ بن حسن بخارا ان کی اولاد تھی جن میں اسماعیل اور اس کے بھائی تھے اور محمد بن حسن کا ایک فرزند حسن بن محمد وادی القری میں اُس کی اولاد تھی۔[۷]

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۳۴۲ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۹ ۳۔تہذیب الانساب، ص ۳۶۹

۴۔عمدۃ الطالب، ص ۴۰، تہذیب الانساب، ۳۶۹ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۰ ۶۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۹۲۔۱۹۱ ۷۔تہذیب الانساب، ص ۳۵۰

حسن بن محمد بن جعفر بن القاسم امیر کے بارے میں شریف مروزی نسابہ فرماتے ہیں کہ آپ بغداد میں تھے آپ کی اولاد وادی القریٰ، سمرقند، بخارا، طالقان میں پھیلی جن میں ''سادات بار بہارک تھے۔[۱]

اور رازی کے بقول حسن بن محمد بغداد میں تھے ان کی اکثر اولاد طالقان میں ساکن ہوئی اور یہاں ''علویان در بھارک'' سے معروف ہیں۔[۲]

## ۱۰۔نسل عبداللہ بن القاسم الامیر بن اسحاق العریضی بن عبداللہ جواد

تہذیب الانساب کے مطابق آپ کے پانچ پسران کی اولاد تھی (۱)۔محمد بن عبداللہ، (۲)۔عبدالرحمان بن عبداللہ، (۳)۔زید بن عبداللہ، (۴)۔احمد بن عبداللہ، (۵)۔جعفر بن عبداللہ عزیزالدین مروزی نے چار پسران کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا جن میں عبدالرحمان نہیں ہے۔ رازی نے بھی یہی چار تحریر کیے عمری نے دو پسران احمد اور جعفر تحریر کیے۔ جب کہ ابنِ عنبہ نے عبداللہ بن قاسم امیر کی اولاد چھ پسران سے تحریر کی جن میں محمد، عبدالرحمان، زید، احمد، جعفر اور اسحاق شامل ہیں اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی مناہل الضرب میں یہی چھ پسران لکھے جن کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت اوّل محمد بن عبداللہ بن قاسم الامیر آپ مدینہ کے رہائشی تھے۔

تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد صعید اور کرمان میں تھی جن میں جعفر بن حسن بن یحییٰ بن محمد المذکور تھے۔ اس کے علاوہ ان کی اولاد میں احمد (جونہر البزارین بغداد میں تھے) بن یحییٰ بن احمد بن یحییٰ بن محمد المذکور ان کی اولاد بغداد میں تھی اور اسی یحییٰ بن محمد المذکور کی اولاد سے ایک قوم کرمان میں تھی اور زید بن محمد المذکور کی نسل دو فرزند (۱)۔ابوالفضل جعفر جن کی نسل طبرستان میں اور (۲)۔حسین جو صاحبِ اولاد تھے۔

اس کے علاوہ حمزہ بن محمد المذکور کی اولاد بھی تھی۔[۳]

ابنِ عنبہ نے محمد بن عبداللہ بن قاسم امیر یمن کے تین پسران تحریر کیے: (۱)۔زید، (۲)۔حمزہ، (۳)۔یحییٰ۔

بیت ثانی زید بن عبداللہ بن قاسم الامیر:

بقول امام فخر الدین رازی آپ کی والدہ رقیہ بنت القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن تھیں۔[۴]

آپ کی اولاد ایک فرزند حسن القاضی سے جاری ہوئی۔ فخر الرازی لکھتے ہیں کہ آپ استر آباد میں قاضی تھے۔ فخر الدین رازی اور عزیزالدین مروزی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔احمد اور، (۲)۔محمد سے جاری ہوئی جب کہ شیخ الشرف اور ابنِ عنبہ کے نزدیک صرف احمد سے جاری ہوئی لیکن اول الذکر دو نسابین نے بھی محمد بن حسن قاضی کی اولاد تحریر نہیں کی جمہور کے مطابق پھر احمد بن حسن القاضی بن زید کی اولاد جاری ہوئی۔ سیّد جعفر اعرجی نے بھی مناہل الضرب فی انساب العرب میں تحریر کیا کہ حسن بن زید بن عبداللہ کی اولاد صرف احمد سے جاری ہوئی۔[۵]

اور آپ تحریر کرتے ہیں کہ احمد بن حسن القاضی کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔حسن، (۳)۔زید، (۴)۔سیار، (۵)۔علی، (۶)۔اسحاق

عزیزالدین مروزی تحریر کرتے ہیں کہ احمد بن حسن القاضی کی اولاد میں آٹھ کی اولاد باقی رہیں۔

۱)۔ ابوعبداللہ حسین جس کی اعقاب طبرستان جرجان، جیلان اور بلخ میں ہے۔ جس کی اولاد سے ابوالقاسم علی نسابہ رے بن ابی علی احمد بن ابی عبداللہ حسین المذکور تھا۔ نسابہ ابوالغنائم دمشقی نے ان کو دیکھا تھا۔

۲)۔ جعفر بن احمد بن حسن القاضی آپ قزوین کے رئیس تھے آپ کے دو پسران تھے زید الفقیہ اور حسن ان دونوں کی اعقاب قزوین اور رے میں تھی۔

۳)۔ زید بن احمد بن حسن القاضی آپ کی اعقاب قزوین میں تھی۔

۴۔ ابوالطیب محمد بن احمد بن حسن القاضی بقروینی آپ کے چار فرزندان کی اولاد چلی۔

---

۱۔الفخری فی انصاب الطالبین، ص ۱۹۱ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۲۶ ۳۔تہذیب الانساب، ص ۳۵۰ ۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۲۵ ۵۔مناہل الضرب، ص ۵۸

۵۔ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن القاضی اعقاب بغداد میں۔

۶۔ اسحاق بن احمد بن حسن القاضی اعقاب قزوین میں۔[۱]

اوّل ابوعبداللہ حسین جس کی اولاد میں علماء اور فاضل شخصیات تھیں۔ دوسرے ابوالقاسم علی جن کی اولاد تھی، تیسرے ابومحمد حسن کی اولاد بھی تھی چوتھے ابوعلی احمد رئیس آپ صاحب مال اور صاحبِ نعمت تھے۔ آپ کے دو پسران تھے۔ ابوطیب محمد رئیس قزوینی اور ابوطاہر محمد سلطان قزوینی۔

جب کہ عزیزالدین نے اولاد چھے کی رقم کی باقی دو نام جن کا ذِکر ابنِ عنبہ اور سیّد جعفر اعرجی نے کیا۔ علی اور سیار ابنان احمد بن حسن القاضی ہیں۔ ابنِ عنبہ نے کچھ نام بھی تحریر کیے مگر اولاد صرف محمد بن احمد بن حسن القاضی کی تحریر کی۔

شیخ شرف عبیدلی کے بقول سیار بن احمد بن حسن القاضی کی اولاد بھی تھی اور اسحاق بن احمد بن حسن القاضی کی اولاد سے امیر کا محمد بن اسحاق اور علی بن اسحاق تھے جن کی اولاد بھی تھی اور زید بن احمد بن حسن القاضی سے ابوہاشم محمد تھے۔

پھر ابی یعلی محمد بن احمد بن حسن القاضی کی اولاد میں (۱)۔علی، (۲)۔سیار، (۳)۔ابی علی احمد، (۴)۔اور یہ حضرات بھی صاحبِ اولاد تھے۔

اور قاسم بن احمد بن حسن القاضی بھی صاحبِ اولاد تھے۔ حمزہ بن احمد بن حسن القاضی بھی صاحبِ اولاد تھے اور ابی عبداللہ حسین بن احمد بن حسن القاضی بھی صاحبِ اولاد تھے۔[۲]

یوں بنو احمد بن حسن القاضی میں کل نو فرزند تھے جن کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت ثالث احمد بن عبداللہ بن قاسم امیر یمن۔

آپ کے اعقاب تین پسران سے باقی رہے (۱)۔قاسم، (۲)۔زید، (۳)۔حسن آذربائیجان ان میں زید بن احمد کی اولاد میں ابوطالب احمد تھے جن کو حران سے اُٹھا کر بغداد لایا گیا اور قید کیا گیا۔ ان کے دو فرزند تھے (۱)۔علی جس کی اولاد تھی، (۲)۔محمد

بیت رابع جعفر بن عبداللہ بن قاسم الامیر۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کے اعقاب میں چھے پسران تھے (۱)۔عبدالرحمان، (۲)۔ابی جعفر عبداللہ، (۳)۔سلیمان، (۴)۔علی آپ کی اولاد بصرہ اور اہواز میں تھی، (۵)۔اسماعیل آپ کی اولاد درے میں تھی، (۶)۔القاسم آپ کو قساما بھی کہا گیا۔ آپ کی اولاد سے الشیخ المقدم بالکرخ ابوحسن طاہر بن محمد بن قاسم المذکور تھے۔[۳]

شیخ ابوالحسن علی بن محمد عمری نسابہ کہتے ہیں آپ کی اولاد بڑی تعداد میں قزوین میں ہے۔ پھر عبدالرحمان بن جعفر بن عبداللہ آپ کا لقب شوشان تھا جن کی اولاد نصیبین میں تھی۔[۴]

تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ عبدالرحمان بن جعفر بن عبداللہ کا ایک فرزند قاسم شوشان تھا جس کی اولاد بنی شوشان تھی۔ اور علی بن عبدالرحمان کی اولاد اہواز میں تھی پھر ابوجعفر عبداللہ بن جعفر کی بھی اولاد تھی اور ابومحمد سلیمان بن جعفر کی بھی اولاد تھی اور علی بن جعفر کی اولاد بصرة اور اہواز میں تھی۔ اسماعیل بن جعفر کی اولاد درے میں تھی اور قاسم بن جعفر جس کو قسام کہا گیا اس کی اولاد بھی تھی۔[۵]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۹۱ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۳۵۲۔۳۵۱ ۳۔عمدة الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۴۱

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۱ ۵۔تہذیب الانساب، ص ۳۵۳

## ۱۱۔نسل حمزہ بن القاسم امیر بن اسحاق العریفی بن عبداللہ جواد بن جعفر طیارؑ

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔احمد لقب احمر عینہ

بیت اوّل محمد بن حمزہ بن قاسم امیر کی اولاد سے السیّد طاہر بن حسن بن محمد المذکور تھے، جن کی اعقاب منتشر ہو گئی آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد التفاخ جس کی اولاد بنی التفاخ تھی، (۲)۔ہاشم جریو جن کی اولاد بنو جریو کہلائی۔

بیت ثانی:۔احمد لقب احمر عینہ بن حمزہ بن قاسم امیر کے فرزندان کی اولاد جاری ہوئی۔

(۱)۔جعفر، (۲)۔حسین۔

ان کی اولاد سے ابومحمد قاسم بن محمد بن جعفر بن احمد احمر عینہ المذکور نقیب طرم تھے اور عمری نے نقیب طرم کا نسب ابومحمد قاسم بن جعفر بن محمد بن احمد احمر عینہ المذکور تحریر کیا ہے۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ حسین بن احمد احمر عینہ کی اولاد سے ابوعلی محمد سمین ازرق الشیخ قتی بن حسین المذکور تھے جو بغداد میں تھے اور اُن کی اولاد بھی تھی۔[۲]

حسین بن احمد احمر عینہ کے ایک اور فرزند علی بن حسین بن احمد احمر عینہ کا ذِکر سیّد جعفر اعرجی نے تحریر کیا ہے۔ ان کی اولاد سے تحریر کرتے ہیں کہ سیّد جلیل محمد بن شرف شاہ بن محمد بن عبدالرزاق بن امیرۃ بن ابی المعالی بن ابی منصور بن طالب بن اسحاق بن عبداللہ بن اسحاق بن محمد بن علی المذکور جن کے ذیل منتشر ہوئی۔[۳]

اور یہ تذکرہ انھوں نے اصیلی فی انساب الطالبین سے لیا۔[۴]

ان میں شرف شاہ بن محمد بن عبدالرزاق جعفری الطّوسی اعمال جلیلہ میں سے تھے۔ آپ کا ذِکر حوادث التاریخ میں ہوا۔ آپ سعدالدولہ مسعود بن ھبت اللہ اسرائیلی کے ایام میں قتل ہوئے۔[۵]

صفی الدین طقطقی حسنی تحریر کرتے ہیں کہ آپ قریہ برز آباد میں سے تھے، جو قم کے نواح میں ہے۔ آپ ذی الاقدار اور اربابِ احوال میں سے تھے۔ آپ نے سلطان کے لیے کام کیا اور ایک مُدّت تک دیارِ بکر میں اپنے فرائض سرانجام دیئے، پھر بغداد ابنِ جوینی کے زمانے میں داخل ہوئے اور دیوان میں اپنے فرائض سرانجام دیئے پھر کوفہ آپ کے حوالے کیا گیا پھر ابن جوینی کے بعد بغداد آپ کے سپرد ہوا۔ آپ فیصلہ کرنے میں پر تشدد تھے۔[۶]

## ۱۲۔نسل علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار بن ابی طالبؑ

آپ کی والدہ میں زینب الکبریٰ بنتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ تھیں آپ کی نانی سیّدہ فاطمہ بنتِ محمد رسول اللہ ﷺ تھیں۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ آپ امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کے اصحاب میں سے تھے۔[۷]

بقول عمری آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ کی سات اولادیں تھیں: (۱)۔محمد، (۲)۔اسحاق، (۳)۔زینب، (۴)۔اُمِ کلثوم، (۵)۔ابراہیم، (۶)۔اسماعیل، (۷)۔یعقوب اور اولاد محمد اور اسحاق سے جاری ہوئی۔[۸]

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی اولاد محمد رئیس اور اسحاق اشرف سے جاری ہوئی جن کی والدہ لبابہ بنتِ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھیں۔[۹]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۱۰ ۲۔عمدۃ الطالب، ص۴۲ ۳۔مناھل الضرب، ص۶۱ ۴۔اصیلی فی انساب الطالبین، ص۳۴۳ ۵۔مجمع الآداب، جلد اوّل، ص ۳۸۷

۶۔اصیلی فی انساب الطالبین، ص۳۴۳ ۷۔مناہل الضرب، ص۶۲ ۸۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۱۱ ۹۔عمدۃ الطالب، ص۴۲

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ یہ لبابہ بنتِ عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھیں۔ان کے والد عبیداللہ بن عباس نے ان کا نام اپنی والدہ لبابہ بنت حارث بن مزن ہلالیہ کے نام پر رکھا جب کہ یہ بھی سمجھا گیا کہ یہ لبابہ بنتِ عبداللہ بن عباس علی السجاد بن عباس کی ہمشیرہ ہیں جب کہ ایسا نہیں۔لبابہ بنت عبداللہ بن عباس کی شادی حضرت عباس علمدارؑ سے ہوئی اور اُن کی شہادت کے بعد اُن کے بھتیجے زید الجواد بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی۔[ا]

لیکن عمری کے بقول یہ لبابہ بنتِ عبداللہ بن عباس تھیں۔[۲]

اور المجدی میں وہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ لبابہ بنت عبداللہ بن عباس کی شادی عباس بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب سے ہوئی تو عبیداللہ اور فضل پیدا ہوئے پھر دوسری شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی تو قاسم تولد ہوئے اور تیسری شادی زید بن امام حسن بن امام علیؑ سے ہوئی تو نفیسہ پیدا ہوئی۔یوں عبیداللہ۔فضل، قاسم اور نفیسہ بنت زید بن امام حسن مادری بہن بھائی تھے۔[۳]

بیت اوّل محمد رئیس بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار بن ابی طالب کی اولاد جمہور نسابین کے مطابق چار پسران سے جاری ہوئی۔

(ا)۔ابی الکرام عبداللہ،(۲)۔عیسیٰ،(۳)۔یحییٰ،(۴)۔ابراہیم اعرابی

اوّل ابی الکرام عبداللہ بن محمد رئیس بن علی زینبی

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابراہیم،(۲)۔ابوالمکارم محمد اصغر الملقب ''احمرعینہ''(۳)۔داوٴد جس کی اولاد کثیر تھی۔

اوّل ابوالمکارم محمد اصغر بن ابی الکرام عبداللہ۔یہ ابوجعفر منصور دوانقی کے حامی تھے اور جب محمد نفس ذکیہ شہید ہوئے تو اس نے ان کا سر نیزے پر بلند کیا۔اس کی اولاد تین پسران سے باقی رہی۔بقول عمری کہ ابوالمکارم محمد کا لقب حمرعینہ تھا اس کی اولاد سے بنوفدادون اور بنو بیت مخدہ مصر میں، بنوساطورہ بغداد اور جرجان میں اور رے میں بھی ان کی اعقاب تھی۔[۴]

بقول ابنِ عنبہ ابوالمکارم محمد اصغر کی اولاد کثیر عدد میں تھی۔[۵]

ابنِ طباطبا کے بقول ان کی اولاد تین پسران ابراہیم۔عبداللہ اور داوٴد سے جاری ہوئی۔

پہلی شاخ داوٴد بن ابی الکرام عبداللہ

آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(ا)۔علی،(۲)۔محمد،(۳)۔سلیمان،(۴)۔عبداللہ ان میں اوّل علی بن داوٴد کی اولاد ابی عبداللہ حسین ثائر سے جاری ہوئی جس کی قبر قزوین میں ہے۔بقول عمری ان کی والدہ زہریہ تھیں۔سیّد جعفر اعرجی نسابہ کہتے ہیں کہ قزوین میں ان کی قبر پر مزار بنا ہوا ہے اور ان کی کثیر اولاد قزوین، مراغہ، کوفہ، شاش اور اہواز میں ہے اور ان کی نسل چار پسران سے منتشر ہوگئی جن میں احمد الفافی، حسین القرض حمزہ کی اولاد شاش میں اور محمد کی اولاد مراغہ میں اور یہ بیان ابوعبداللہ حسین ابن طباطبا کا ہے۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ احمد الفافی بن حسین الشاش کی اولاد پانچ پسران سے تھی(ا)۔عبیداللہ جس کی نسل قزوین میں،(۲)۔حسین جس کی نسل اہواز میں،(۳)۔ابوعبداللہ جعفر جس کی نسل فارس میں،(۴)۔طاہر،(۵)۔ابوجعفر عبداللہ جن کی اولاد تھی۔

ان میں دوئم محمد بن داوٴد کی اولاد صرف ایک فرزند عبداللہ سے جاری ہوئی جس کی نسل سے سلیمان الملقب شاشان جن کو شاشان بن عبداللہ بن محمد المذکور کہا گیا۔ابی نصر بخاری ذِکر کرتے ہوئے کہ جرجان میں ایک شخص کی وجہ سے فتنہ ہوا جس نے کہا کہ میں علی بن محمد بن محمد بن جعفر بن محمد المذکور ہوں اور طالبین کی ایک جماعت نے اس کے نسب پر شہادت دی اور دوسری نے اس کو دفع کیا اور بقول ابنِ طباطبا اس شخص کی کوئی اصلیت نہیں تھی۔[۶]

---

ا۔مناہل الضرب،ص۶۲ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۵۱۲ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۳۶

۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۵۱۸ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۴۹ ۶۔تہذیب الانساب،ص ۳۳۸،عمدۃ الطالب،ص ۵۰

ان میں سوئم سلیمان بن داوٗد بن ابی الکرام عبداللہ کی اولاد جعفر اور احمد سے جاری ہوئی۔ان میں جعفر بن سلیمان کی اولاد سے ابوالحسن علی بن احمد بن جعفر المذکور تھے جن کے چار فرزند تھے(۱)۔علی تریجہ میں،(۲)۔ابوالخیر،(۳)۔ابوالقاسم زید جن کی اولاد ریح،ترکہ اور نیشاپور میں تھی،(۴)ابوزید محمد

ان میں ابوزید محمد بن ابوالحسن علی کی اولاد ابی عبداللہ حسین سے رستاق دماوند میں رہی جس کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱) ابوزید عبداللہ، (۲)۔ابوالحسن علی، (۳)۔ابوجعفر محمد، (۴)۔ابوالقاسم محمد، (۵)۔ابومحمد حسن اور دو دُختران فاطمہ اور سیدہ تھیں۔

ان میں ابوالحسن علی بن حسین ابوعبداللہ بن ابوزید محمد کی اولاد سے ابوعبداللہ حسین تھے، جن کو شعبان سنہ ۴۶۱ ہجری میں ابواسماعیل طباطبائی نسابہ نے اصفہان میں دیکھا تھا۔[۱]

پھر اِسی شاخ میں چہارم عبداللہ بن داوٗد بن ابی الکرام عبداللہ کی اولاد ایک داوٗد سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ ابراہیم بن ابی الکرام عبداللہ: بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ،(۲)۔اسماعیل، (۳)۔جعفر، (۴)۔محمد جن کی اولاد مصر میں تھی۔[۲]

بطن ثانی یحییٰ بن محمد رئیس بن علی الزینبی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جعفر، (۲)۔ابراہیم،(۳)۔عباس، جن میں جعفر بن یحییٰ کا فرزند محمد تھا اور محمد بن جعفر کے پسران عبداللہ اور القاسم تھے جن کی اولاد ''فی صح'' ہوئی، پھر ابراہیم بن یحییٰ کی اولاد تین پسران احمد، محمد اور عون سے جاری ہوئی اور عباس بن یحییٰ کی اولاد میں ایک فرزند یحییٰ تھا جو ۲۵۷ ہجری میں مصر میں فوت ہوئے اور ان کی ایک بیٹی کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں تھی۔[۳]

## ۱۳۔نسل عیسیٰ بن محمد رئیس بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن حضرت جعفر طیار

بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ آپ کو مطبقی کہتے ہیں آپ کو اور آپ کے بیٹے محمد کو مطبق میں قید کیا گیا آپ کی اولاد عراق اور شیراز میں ہے۔[۴]

اور نسابہ عزیزالدین مروزی تحریر کرتے ہیں کہ عیسیٰ بن محمد کی اولاد ایک فرزند محمد مطبقی سے جاری ہوئی ان مطبقی اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی وفات ہارون رشید کی قید میں مطبق بغداد میں ہوئی اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عباس جو ابی السرایا کی طرف سے امارت بصرۃ کے ولی تھے اور پھر ان کو زید النار بن امام موسیٰ کاظمؑ نے معزول کر دیا ان کی اعقاب کثیر تھی۔(۲)۔احمد جن کی اعقاب کوفہ، بصرہ اور بغداد بصرہ میں تھی،(۳)۔ابراہیم جن کی اعقاب بغداد میں تھی۔[۵]

جب کہ ابنِ عنبہ کے بقول محمد مطبقی کی اعقاب (۴)۔اسحاق،(۵)۔علی،(۶)۔یحییٰ سے بھی تھی اور ان میں یحییٰ بن محمد کا ذِکر رازی نے بھی کیا ہے۔ [۶] اور کہا کہ اُس کی اولاد تحلیل تھی۔ جب کہ اسحاق علی اور یحییٰ کا تذکرہ تہذیب الانساب میں بھی ہے۔ بیت اوّل ابراہیم بن محمد مطبقی بن عیسیٰ۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جعفر مستجاب الدعوۃ،(۲)۔احمد،(۳)۔علی ان کا ذِکر شیخ شرف عبید لی نے نہیں کیا، جب کہ ابنِ طباطبا نے ان کا ذِکر کیا ہے۔[۷]

بطن اوّل جعفر مستجاب الدعوۃ بن ابراہیم بن محمد مطبقی، آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی الفضل عباس، (۲)۔ابی القاسم حسین، (۳)۔ابی اسحاق محمد، (۴)۔ابی احمد حمزہ۔

ان میں اوّل ابی احمد حمزہ بن جعفر مستجاب الدعوۃ کے دو فرزند تھے۔

(۱)۔ابی محمد الشیخ جن کی اولاد بغداد میں تھی، (۲)۔حسن جن کی اولاد بغداد میں منقرض ہوئی۔

---

۱۔منتقلہ الطالبیہ،ص ۳۴۵ ۲۔عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۵۰ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۵۲
۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۵۱۸ ۵۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۸۷ ۶۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۲۲۲ ۷۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۵۱

ان میں دوم ابوالفضل عباس بن جعفر مستجاب الدعوۃ کی اولاد سے ابوالفضل احمد بن حسین احول قصیر بن علی بن عباس المذکور تھے۔ ابنِ عنبہ کے بقول ان کی اولاد انقرض ہوگئی۔

ان میں سوئم ابوالقاسم حسین بن جعفر مستجاب الدعوۃ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابوعبداللہ محمد جس کی بقایا اولاد تھی، (۲)۔ابوالحسن علی ان کی نسل سے بقول ابنِ طباطبا غلام کے علاوہ کوئی نہ بچا اور غلام بن ابی العلاء محمد اعور بن زید بن علی بن حسین ابوالقاسم المذکور اور اسی غلام سے ان کی نسل جاری ہوئی۔ ان میں چہارم ابواسحاق محمد بن جعفر مستجاب الدعوۃ کی اولاد میں دو پسران تھے۔

(۱)۔ابوحسین علی، (۲)۔ابومحمد حسن، ان میں ابوحسین علی کی بقول ابنِ طباطبا نسابہ اصفہانی بغداد میں ایک بیٹی تھی جب کہ ابومحمد حسن بن ابواسحاق محمد کی اولاد سے علی المعروف قتادہ بن ابی طالب محسن بن احمد بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔[۱]

بطن ثانی احمد بن ابراہیم بن محمد المطبقی:۔

سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ ان کی اعقاب کثیر ہے، جن میں بنوطوری جو کہ اولاد ہے ابی العز زید المقلب طوری بن حسن بن زید بن القاسم بن محمد بن احمد المذکور کی اور ان کی اکثریت حائر شریف اور حلہ اور بغداد میں ہے۔[۲]

بطن ثالث علی بن ابراہیم بن محمد المطبقی:۔

سیّد جعفر اعرجی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد دو پسران سے چلی (۱)۔ابی عبداللہ محمد، (۲)۔ابی الفضل محمد اور ان کی نسل سے علی الضریر بن ابی ہاشم عیسیٰ بن ابی الفضل محمد المذکور تھے۔

بیت ثانی عباس بن محمد مطبقی بن عیسیٰ:۔

آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ نے اِسی محمد بن عباس کے اعقاب میں تین پسران لکھے ہیں: (۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔جعفر اور کہتے ہیں کہ (۴) عباس بھی تھی ابنِ طباطبا نے کہا کہ شیخ شرف عبیدلی نے ان کا تذکرہ نہیں کیا جس کی اعقاب کثیر تھی، (۵)۔عیسیٰ کا تذکرہ بھی شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے نہیں کیا۔[۳]

سیّد جعفر اعرجی نے بھی ان پانچ فرزندان کا تذکرہ مناھل الضرب میں کیا ہے۔ ان میں بطن اوّل احمد بن محمد بن عباس کی اعقاب حمزہ اور عیسیٰ سے جاری ہوئی۔ ان میں حمزہ بن احمد کا فرزند ابوالعباس محمد جو عالم اور فقیہ باب الشعیر بغداد میں تھے۔ ان میں بطن دوم جعفر بن محمد بن عباس کی اعقاب میں عبداللہ بن محمد بن جعفر المذکور تھے۔

ان میں بطن سوم علی بن محمد بن عباس کی اولاد میں حمزہ بن محمد بن احمد بن علی المذکور تھے، جن کی اولاد بھی تھی۔

ان میں بطن چہارم عباس بن محمد بن عباس بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد احمد سے جاری ہوئی، جن کے آگے سے چار پسران تھے، (۱)۔ابی حسین محمد اکبر، (۲)۔ابوعلی محمد اصغر، (۳)۔ابی حسن محمد اوسط، (۴)۔ابی جعفر محمد۔

ان میں اوّل ابی حسین محمد اکبر بن احمد بن عباس کی ولاد سے میمون بن جعفر بن ابی حسین محمد اکبر المذکور تھے۔ ان کی اولاد ان کے بھائیوں کی اولاد کوفہ میں تھی۔

پھر ان میں دوم ابوعلی محمد اصغر بن احمد بن عباس کی اولاد سے احمد جرز بن علی بن ابی علی محمد اصغر المذکور تھے، جن کے تین پسران تھے (۱)۔ابوطیب محمد، (۲)۔علی، (۳)۔محمد پھر سوئم ابوجعفر محمد کی اولاد بھی تھی اور چہارم ابی حسن محمد اوسط کی اولاد کا ذِکر ابنِ طباطبا نے نہیں کیا۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۵۱
۲۔مناھل الضرب فی انساب العرب، ص ۷۸
۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۵۱
۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۵۲

بیت ثالث احمد بن محمد مطبقی بن عیسیٰ:۔

ابنِ عنبہ کے بقول ان کی اولاد ایک فرزند حمزہ سے جاری ہوئی اور اس حمزہ بن احمد کی اولاد دو پسران (۱) قاسم اور (۲)۔احمد سے جاری ہوئی۔ان میں احمد بن حمزہ بن احمد کی اولاد سے حمزہ لقب دبیر بن قاسم بن حمزہ بن احمد المذکور تھے۔

اور قاسم بن حمزہ بن احمد کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔حمزہ جس کی اولاد میں حمزہ بن علی بن حسین بن حمزہ بن قاسم المذکور تھے۔جن کی بقایا اولاد بغداد میں تھی (۲)۔احمد کا ایک فرزند محمد تھا جس کی اولاد جاری ہوئی۔

بقول الشیخ نسابہ کبیر سیّد جمال الدین داوودی کہ اسحاق، علی اور یحییٰ ابنان محمد مطبقی بن عیسیٰ بن محمد رئیس بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن حضرت جعفر طیار بن ابی طالب کے بارے میں ہمیں واقفیت نہیں کہ اُن کی اولاد تھی یا نہ تھی۔[۱]

اب باقی رہے ابراہیم اعرابی بن محمد رئیس بن علی زینبی بن عبداللہ جواد جن کی اولاد کثیر تھی اور ہم اب بیان کریں گے۔

## ۱۴۔نسل ابراہیم اعرابی بن محمد رئیس بن علی زینبی بن عبداللہ جواد

آپ بنی ہاشم کے اجلاء افراد میں سے تھے، آپ کی والدہ قریش میں سے تھیں۔آپ کی وفات پر عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علیؑ نے مرثیہ کیا۔

موت ابراہیم جدی هدنی۔۔۔واشاب الراس منی واشتعل: آپ کی اولاد دس پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جعفر السیّد، (۲)۔یحییٰ، (۳)۔ہاشم، (۴)۔محمد، (۵)۔عبدالرحمان، (۶)۔صالح، (۷)۔علی، (۸) قاسم، (۹) عبداللہ، (۱۰)۔عبیداللہ۔

سیّد عزیزالدین مروزی فرماتے ہیں کہ ابراہیم اعرابی کے پندرہ فرزند تھے جن میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔جعفر امیر حجاز، (۲)۔محمد (اولاد کم تھی)، (۳)۔عبدالرحمان (اور کم تھی)، (۴)۔یحییٰ حجاز میں تھے اور اولاد کم تھی، (۵)۔عبیداللہ

اور ان عبیداللہ بن ابراہیم اعرابی کی اعقاب میں صرف ایک فرزند ابراہیم بن عبیداللہ تھا جس کے دو پسران تھے علی اور حسین اور ان دونوں کی اولاد بھی تھی، جن میں ابوالحسن جعفری رئیس دمشق بن محمد رئیس بن علی بن ابراہیم المذکور تھا جس کی چار اولادیں تھیں، جن میں سے اکثر دمشق اور مصر میں ہیں۔[۲]

## ۱۵۔نسل جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی بن محمد رئیس بن علی زینبی

شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے کے بقول آپ کی اولاد دس پسران سے جاری ہوئی اور یہ دس گھرانے وجود میں آئے۔

(۱)۔عبداللہ بن جعفر بطن جن کو قرشیون کہتے ہیں۔(بعض نے فرشی اور بعض نے عرشی لکھا)، (۲)۔اسماعیل بن جعفر بطن جن کو اسماعیلیوں بطن کیا گیا اور یہ بھی کثیر ہیں، (۳)۔عیسیٰ بن جعفر جن کو خلصیون بطن کہا گیا اور یہ بھی کثیر تعداد میں ہے، (۴)۔موسیٰ بن جعفر خفافی بطن، (۵)۔ابوالحسن محمد بن جعفر بطن، (۶)۔یوسف بن جعفر بطن، (۷)۔سلیمان بن جعفر بطن، (۸)۔داوًد بن جعفر، (۹)۔ابراہیم بن جعفر بطن، (۱۰)۔یعقوب بن جعفر بطن۔[۳]

سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ الشیخ جمال الدین (ابنِ عنبہ) نے فرمایا کہ جعفر السیّد کی اولاد تیرہ پسران سے جاری ہوئی جن میں احمد، حسین اور ہارون بھی شامل ہیں لیکن آخر الذکر تین پسران کی اولاد باقی نہیں رہی، یعنی وہ منقرض ہو گئے اور شیخ شرف عبیدالی اور ابنِ طباطبا کے بقول جعفر السیّد کی اولاد دس پسران سے ہی جاری ہوئی، جن کا ذِکر اُوپر ہوا ہے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۵۲ ۲۔الفخری فی انساب الطالبیین، ص۱۸۲ ۳۔تہذیب الانساب، ص۳۰۷ ۴۔عمدۃ الطالب، ص۴۴

اور بقول سیّد جعفر اعرجی کہ جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی مدینہ کے رہائشی تھے اور آپ امام جعفر الصادقؑ اور ان کے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے تھے۔[۱]

جب کہ رجال الشیخ طوسی میں تحریر ہے کہ امام زین العابدینؑ اور امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب میں سے تھے۔[۲]

## ۱۶۔محمد بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

آپ کا نام نسب کی کتب میں محمد العالم تحریر ہے۔ شیخ شرف عبیدلی کے مطابق آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی،(۱)۔داؤد، (۲)۔ابراہیم، ادریس، (۴)۔عیسیٰ، (۵)۔صالح، (۶)۔موسیٰ ہراج۔[۳]

اور بقول رازی باقی پانچ سے نسل جاری ہوئی ان میں موسیٰ ہراج کے علاوہ باقی چار حضرات کی یعنی، داؤد، ادریس، عیسیٰ اور ابراہیم کی والدہ زینب بنتِ موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ علیہ السّلام تھیں۔[۴]

بیت اوّل داؤد بن محمد العالم بن جعفر السیّد: از روایت تہذیب الانساب آپ کے گیارہ پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔زید، (۳)۔احمد، (۴)۔سلیمان، (۵)۔محمد الطّویل، (۶)۔محمد جبلی جن کو جیلی بھی لکھا گیا۔(۷)۔جعفر، (۸)۔محمد نصری، (۹)۔ابراہیم، (۱۰)۔ہارون، (۱۱)۔محمد الصعنون بصری۔[۵]

جب کہ فخر الرازی نے چھے پسران کی اعقاب تسلیم کی ہیں۔ جن میں عبداللہ، محمد جیلی، جعفر، سلیمان، احمد اور محمد طویل شامل ہیں، جب کہ عزیزالدین مروزی نسابہ کے نزدیک داؤد بن محمد العالم کی سترہ اولادیں تھیں، جن میں سے آٹھ سے نسل جاری ہوئی ان میں (۱)۔عبداللہ کی اٹھائیس اولادیں تھیں جن میں سے چودہ کی اولاد جاری ہوئی جن میں سے ایک ابراہیم بن عبداللہ تھے، جن کی اولاد اُنیس (۱۹) پسران سے جاری ہوئی جن میں سے ایک یعقوب الاعمی بن ابراہیم تھے جن کے تیئیس پسران تھے جن کی اولاد سے ایک جماعت تھی۔

(۲)۔احمد بن داؤد کے دس پسران صاحبِ اولاد تھے۔

(۳)۔محمد جیلی کے بھی دس فرزند تھے جن میں سے چار صاحبِ اعقاب تھے۔

(۴)۔سلیمان بن داؤد کی اولاد ابی صغیر یحییٰ بن مسلم بن موسیٰ بن سلیمان المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔

(۵)۔جعفر بن داؤد کی اولاد میں بعض صاحبِ اعقاب تھے۔

(۶)۔ابراہیم بن داؤد کی اولاد کی اولاد تھی۔(۷)۔محمد طویل، (۸)۔محمد بصری دونوں کی اولاد تھی۔[۶]

سیّد جعفر اعرجی بغدادی فرماتے ہیں کہ (۱)۔ احمد بن داؤد کی اولاد کثیر تھی، (۲)۔ابراہیم بن داؤد کی اولاد منتشر ہوگئی، (۳)۔سلیمان بن داؤد کی نسل یحییٰ بن مسلم بن موسیٰ بن سلیمان المذکور سے جاری رہی، بقول ابوصقر نسابہ جعفری کہ یحییٰ کے علاوہ سلیمان بن داؤد کی نسل باقی نہ رہی اور یحییٰ کی نسل بھی منتشر ہوگئی۔(۴)۔محمد الصعنون بن داؤد کی نسل ایک فرزند موسیٰ سے منتشر ہوگئی اس کی کنیت ابی حشیشہ تھی، (۵)۔محمد جبلی بن داؤد کی نسل بلاد الجبل میں منتشر ہوگئی، (۶)۔ہارون بن داؤد کے اعقاب میں ایک فرزند داؤد تھا، (۷)۔جعفر بن داؤد کی اعقاب تھیں۔ بیٹوں سے منتشر ہوگئی جن میں ایک صبرہ تھا جس کی اولاد بصرہ میں بنی صبرۃ معروف تھی۔ دوسرا عبداللہ اغر، تیسرا القاسم جس کی اولاد بھی تھی، (۸)۔محمد طویل کی نسل بھی دو پسران سے منتشر ہوگئی پہلے فرزند ابراہیم کی اولاد جبال الطیب اور دوسرے مطرق کی بھی اِسی طرح، (۹)۔محمد بصری بن داؤد کی اولاد بھی منتشر ہوگئی۔

---

۱۔مناھل الضرب، ص۶۳ ۲۔رجال الشیخ طوسی، ص۱۷۵۔۱۱۱ ۳۔تہذیب الانساب، ص۳۰۷ ۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص۲۱۷

۵۔تہذیب الانساب، ص۳۰۷ ۶۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۸۳ ۷۔مناہل الضرب، ص۶۴۔۶۵

مندرجہ بالا نسابین کے بیان سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ داؤد بن محمد العالم بن جعفر السیّد کی اولاد عبداللہ کے علاوہ باقی پسران سے منتشر ہوگئی۔

بطن اوّل عبداللہ بن داؤد بن محمد العالم بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی:

شیخ شرف عبیدلی کے مطابق آپ کی اولاد دس پسران سے جاری ہوئی۔ جن میں (۱)۔ابراہیم کی اعقاب تھی،(۲)۔موسیٰ بن عبداللہ کی اعقاب بھی تھی، (۳)۔یوسف بن عبداللہ کی اعقاب تھی،(۴)۔اسحاق بن عبداللہ،(۵)۔صالح بن عبداللہ،(۶)۔عیسیٰ بن عبداللہ،(۷)۔احمد بن عبداللہ، (۸)۔محمد ابی الفضل بن عبداللہ،(۹)۔داؤد بن عبداللہ،(۱۰)۔ذکری بن عبداللہ یہ سب حضرات صاحب اعقاب تھے۔[۱]

جب کہ وہ تہذیب الانساب جو قم مکتبہ نجفی مرعشی سے طبع ہوئی اور اُس میں ابنِ طباطبا کے اضافہ جات بھی شامل ہیں اُس میں ادریس بن عبداللہ، یحییٰ بن عبداللہ، سلیمان بن عبداللہ، علی بن عبداللہ، عباس بن عبداللہ اور اسماعیل بن عبداللہ کے نام بھی تحریر ہیں۔[۲]

اِسی طرح فخر الدین رازی نے آپ کے تیرہ فرزند تحریر کیے، جن میں اسماعیل، عباس اور ذکری کے نام شامل ہیں۔[۳]

سیّد جعفر اعرجی کی تحریر میں دس پسران کا ذِکر ہے جس میں ذکری اور ابوالفضل محمد کا نام شامل نہیں اور سیّد جعفر اعرجی نسابہ فرماتے ہیں کہ اوّل موسیٰ بن عبداللہ بن داؤد بن محمد العالم کی اعقاب منتشر ہوگئی جن میں موسیٰ بن احمد بن موسیٰ المذکور تھے جو ''حجاف'' سے معروف تھے اور ان کی اولاد کو ''بنی حجاف'' کہا جاتا ہے اور یہ کثیر تعداد میں ہیں۔ ان میں بلادِ عجم سے قوم شامل ہوئی جنھوں نے اپنا نسب احمد بن موسیٰ تک بلند کیا اور پھر یہ زعم کیا کہ یہ موسیٰ دراصل موسیٰ کاظمؑ ہیں۔ اُن کو عزت حاصل کرنے کی لالچ تھی۔

حجاف جو کہ موسیٰ بن احمد بن موسیٰ کی اولاد منتشر ہوگئی جو کہ بنی حجاف سے معروف تھی ان کو بیت حجاف بھی کہا گیا، پھر دوئم اسحاق بن عبداللہ بن داؤد اور ان کے بھائی صالح ادریس ابنان عبداللہ بن داؤد کی اولاد بھی کثیر تھی بقول الشیخ جلیل محمد بن ابی جعفر عبیدلی المعروف شیخ شرف عبیدلی نسابہ کہ جب ادریس بن عبداللہ کا ذِکر ہوتا ہے تو اچھا ہوتا ہے (لیکن تہذیب الانساب کے موصلی والے نسخے میں ادریس کا ذِکر موجود نہیں) اور بقول ابوعبداللہ طباطبا کہ عقیل بن ادریس بن عبداللہ کی اولاد کی اولاد تھی۔ یعقوب بن ادریس کی اولاد تھی۔ عبدالعزیز بن ادریس کی اولاد تھی۔ محمد بن ادریس کی بھی اولاد تھی۔ ابراہیم بن ادریس۔ مشفیع بن ادریس، ابوبکر بن ادریس، احمد بن ادریس، ابوسعید بن ادریس، ابوالدنیا بن ادریس، عبدالواحد بن ادریس، سلیمان بن ادریس، اسماعیل بن ادریس، اسحاق بن ادریس سب صاحبِ اولاد تھے۔

پنجم پھر میں یحییٰ بن عبداللہ بن داؤد کی بھی اولاد تھی اور ششم میں سلیمان بن عبداللہ بن داؤد کی بھی اولاد تھی۔[۴]

ہفتم ابراہیم بن عبداللہ بن داؤد بن محمد العالم بن جعفر السیّد کی اولاد بقول الشیخ شرف عبیدلی اٹھارہ فرزندوں سے جاری ہوں (۱)۔یعقوب الاعمٰی بن ابراہیم، جن کی اولاد کافی تعداد میں حجاز میں تھی اور بغداد میں ان کی اولاد سے محمد بن صالح اعمٰی بن یعقوب اعمٰی المذکور تھا جس کی اولاد بغداد میں تھی، (۲)۔صالح بن ابراہیم کی اولاد بھی تھی، (۳)۔یحییٰ بن ابراہیم کی اولاد بھی تھی، (۴)۔ادریس بن ابراہیم کی اولاد بھی تھی، (۵)۔احمد بن ابراہیم کی اولاد بھی تھی، (۶)۔حسین، (۷)۔علی، (۸)۔داؤد، (۹) ہارون، (۱۰)۔موسیٰ، (۱۱)۔محمد اصغر، (۱۲)۔عیسیٰ، (۱۳)۔جعفر، (۱۴)۔اسماعیل (ابن مسکتہ)، (۱۵)۔محمد اکبر، (۱۶)۔یوسف، (۱۷)۔سلیمان ان سب کی اولاد تھی اور (۱۸)۔عبداللہ بن ابراہیم کی اعقاب کا تذکرہ صاحب الکتاب نے نہیں کیا لیکن ان کے اعقاب میں ایک جماعت کو بنوعبداللہ کہا گیا۔[۵]

صاحبِ کتاب سے مراد شیخ شرف ہیں اور یہ اضافہ ابنِ طباطبا کر رہے ہیں۔

---

۱۔قلمی نسخہ تہذیب الانساب از شیخ شرف عبیدلی بخط موصلی ۲۔تہذیب الانساب، ص ۳۰۸ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۲۱۸

۴۔مناهل الضرب فی انساب العرب، ص ۶۵ ۵۔تہذیب الانساب، ص ۳۰۸

ہشتم یوسف بن عبداللہ بن داوٗد بن محمد عالم کی اولاد (۱)۔عبداللہ، (۲)۔عیسیٰ، (۳)۔یعقوب، (۴)۔اسماعیل، (۵)۔ابراہیم، (۶)۔محمد کی اولاد تھی اور، (۷)۔اسحاق کی اولاد تھی مگر صاحبِ کتاب نے ذِکر نہیں کیا۔

نہم عیسیٰ بن عبداللہ بن داوٗد کی اولاد بھی ابنِ طباطبا کے نزدیک تھی، جس کا ذِکر انھوں نے تہذیب الانساب کے تعلیق میں کیا ہے۔

بطن ثانی احمد بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد۔ بقول الشیخ شرف عبید لی نسابہ کبیر۔ آپ کی اولاد (۱)۔محمد، (۲)۔ابی عبداللہ محمد، (۳)۔ابی طاہر محمد، (۴)۔ادریس، (۵)۔اسحاق، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔ابراہیم جن کو ابی الرجال بھی کہا گیا، (۸)۔ابی سلیمان داوٗد، (۹)۔ابی القاسم عیسیٰ، (۱۰)۔احمد سب حضرات صاحبِ اولاد تھے۔[۱]

بطن ثالث سلیمان بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد۔ بقول شیخ شرف عبیدلی کہ آپ کی اولاد (۱)۔ابی محمد اسماعیل، (۲)۔محمد، (۳)۔موسیٰ سے جاری ہوئی بقول ابی صقر جعفری نسابہ کہ سلیمان بن داوٗد کی اولاد یحییٰ بن مسلم بن موسیٰ بن سلیمان المذکور کے علاوہ کسی سے باقی نہ رہی۔[۲]

اور ابنِ عنبہ کے بقول ابی صقر جعفری نسابہ کا قول ابنِ طباطبا نے نقل کیا۔ بطن رابع محمد جبلی بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد۔

آپ کی اولاد (۱)۔داوٗد اور (۲)۔عبداللہ سے جاری ہوئی، یہاں تک تہذیب الانساب کے نسخہ موصلی میں تحریر ہے جب کہ تہذیب الانساب تعلیق ابنِ طباطبا میں تحریر ہے کہ عبداللہ کی اولاد نہر شاوان میں تھی اور (۳)۔ابراہیم بن محمد جبلی جس کو ھیاج کہتے ہیں وہ بھی صاحبِ اولاد تھا۔[۳]

بطن خامس محمد الطویل بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد آپ کی اولاد دو پسران ابراہیم اور مطرف سے جاری ہوئی۔ بطن سادس محمد النصری بن داوٗد بن محمد العالم۔

آپ کو محمد البصری بھی لکھا گیا آپ کی اولاد بقول الشیخ شرف عبیدلی عبداللہ اور احمد سے جاری ہوئی۔

بطن سابع جعفر بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ اغبر، (۲)۔قاسم، (۳)۔صبرۃ جس کی اولاد بصرۃ میں تھی اور چوتھا فرزند علی بن جعفر فی صح تھا۔

بطن ثامن ابراہیم بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد آپ کی اولاد دو پسران محمد اور داوٗد سے جاری ہوئی۔

بطن تاسع ہارون بن داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد آپ کی اولاد ایک فرزند محمد بن ہارون سے جاری ہوئی۔ اور یہاں پر داوٗد بن محمد العالم بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی کا احوال تمام ہوا۔

## ۱۷۔دربیان نسل دیگر ابنان محمد العالم بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

بیت اوّل ابراہیم بن محمد العالم بن جعفر السیّد: شیخ شرف عبیدلی کے بقول آپ کی اولاد جن پسران سے جاری ہوئی ان میں (۱)۔ایوب بن ابراہیم جن کے تین فرزند۔موسیٰ، ابراہیم اور عیسیٰ صاحبِ اولاد تھے۔ سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ ایوب بن ابراہیم کی اولاد زیادہ تر منتشر ہوگئی۔

(۲)۔یحییٰ بن ابراہیم سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ عقیقی نام سے معروف تھے۔ آپ کی اولاد اسوان دمشق اور مغرب میں ہے۔ (۳)۔جعفر بن ابراہیم کی اولاد میں عبداللہ بطین تھے جن کی اولاد سے علی بن داوٗد بن جعفر بن عبداللہ بطین المذکور تھے۔ ان کی اولاد بغداد میں تھی اور یہ ابنِ طباطبا کی نص ہے۔[۴]

بیت ثانی ادریس بن محمد العالم بن جعفر السیّد، آپ کی کنیت ابی ذرقان تھی۔ آپ کی اعقاب میں ایک جماعت تھی جن میں (۱)۔عباس بن ادریس تھے۔ ان میں سے عباس المعروف قلیب بن عبدالصمد بن حسن بن عباس المذکور تھے۔ اوران کی اولاد موصل میں تھی۔ اِسی خاندان میں القاسم کبیش بن حسن

۱۔تہذیب الانساب، نسخہ بخط موصلی ۲۔تہذیب الانساب، ص ۳۱۱ ۳۔تہذیب الانساب، ص ۳۱۱

۴۔تہذیب الانساب، ص ۳۱۳، مناہل الضرب، ص ۶۶

بن عباس بن ادریس المذکور تھے اور یہ صاحبِ اولاد تھے۔ اِسی خاندان میں علی جبلی بن عباس بن ادریس المذکور تھے جن کے فرزند امیر جعفہ احمد تھے، (۲)۔احمد بن ادریس بن محمد العالم جو کہ سیّد جلیل عالم اور محدث تھے۔ آپ احادیث کے راوی تھے۔ ابنِ ابی سعید وراق نے آپ سے روایت کی آپ کی اولاد بھی تھی، (۳)۔علی بن ادریس آپ کی اولاد بھی تھی۔ بقول سیّد جعفر اعرجی ان کے علاوہ ادریس کی اولاد کسی پسر اور سے جاری نہ ہوئی۔

بیت ثالث صالح بن محمد العالم بن جعفر السیّد: آپ کی اولاد میں (۱)۔حمزہ بن صالح کی اولاد کثیر تھی، (۲)۔اسحاق بن صالح کی اولاد تھی، (۳)۔داؤد امیر بن صالح آپ کی اولاد بھی باقی رہی، (۴)۔موسیٰ الھراج آپ کی اولاد بنی ہراج کہلائی ان کی اولاد کثیر تھی اور موسیٰ ہراج جو کہ بنی الھراج کا جد تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ موسیٰ بن صالح کا چچا موسیٰ بن محمد العالم بن جعفر السیّد تھا، پھر سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ بیت رابع موسیٰ بن محمد العالم بن جعفر السیّد۔ جلیل اور مقدم تھا اور ہراج نام سے مشہور تھا اس کی اولاد بنی ہراج کہلاتی ہے۔[۱]

اور آج ان کی اولاد موریطانیہ میں بھی آباد ہے جن میں قبیلہ بنی معقل مشہور ہے اور ان کے نسابہ خالد سلیمانی نسابہ سے میرے دوستانہ تعلّقات ہیں۔

بیت خامس عیسیٰ بن محمد العالم بن جعفر السیّد:

تہذیب الانساب کی رو سے آپ کی اولاد (۱)۔موسیٰ، (۲)۔محمد، (۳)۔عبداللہ بطین، (۴)۔جعفر سے جاری ہوئی۔ (جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے عبداللہ بطین کا ذِکر یحییٰ بن ابراہیم بن محمد العالم کی اولاد میں کیا) اور یہ حضرات صاحبِ اولاد تھے۔

## ۱۸۔نسل عیسیٰ خلیصی بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

تہذیب الانساب کا جو نسخہ موصلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اس میں آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔عبداللہ اور (۲)۔احمد سے جاری ہوئی۔ شیخ شرف کہتے ہیں کہ عیسیٰ خلیصی کی اولاد کو خلیصیون کہا جاتا تھا ان میں بیت اوّل عبداللہ بن عیسیٰ خلیصی کی نسل تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔محمد، (۲)۔عیسیٰ، (۳)۔ابراہیم جن کی اولاد طبرستان کی طرف گئی۔

بطن اوّل میں محمد بن عبداللہ بن عیسیٰ خلیصی کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبیداللہ ابن الطلحیہ (الفخری میں عبداللہ تحریر ہے)، (۲)۔یوسف ان کی اولاد العباد کہلائی جو نسل جاری ہوئی، (۳)۔موسیٰ ابن ہلالیہ، (۴)۔حسن، (۵)۔احمد، (۶)۔داؤد، (۷)۔علی سیّد جعفر اعرجی کے مطابق محمد کی نسل عراق میں بنی خلیصی کہلاتی ہے۔

ان حضرات میں اوّل عبیداللہ بابن طلحیہ بن محمد بن عبداللہ کی نسل (۱)۔محمد طویل جس کی اولاد تھی، (۲)۔حسن، (۳)۔عبدالرحمان جو کہ ابی صارم محمد بن قاسم کے دادا تھے اور ان کی نسل بغداد میں تھی، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔صالح، (۶)۔علی، (۷)۔جعفر سے جاری ہوئی۔ ان حضرات تفصیل کتاب تہذیب الانساب میں تحریر ہے۔

دوم عیسیٰ بن عبداللہ بن عیسیٰ خلیصی کی اولاد سیّد جعفر اعرجی کے مطابق پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔جعفر، (۳)۔عبداللہ، جن کا نام محمد تھا، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔سلیمان اور ان کے بھائی اور یہ فی صح تھے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۹۔نسل اسماعیل بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

بقول سیّد جعفر اعرجی کہ اسماعیل بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی سے جیسا کہ سیّد تاج الدین ابنِ معیہ حسنی نے کہا کہ چار پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔محمد اکبر عالم محدث، (۲)۔ابراہیم مقتول، ان دونوں کی والدہ رقیہ بنتِ موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ تھیں، (۳)۔علی الشعرانی صاحب الجار، (۴)۔احمد الملیح جب کہ تہذیب الانساب میں علی شعرانی کی بجائے عیسیٰ الشعرانی صاحبِ جار تحریر ہے۔ اور تہذیب الانساب کے نسخہ موصلی میں

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۶۷

اور طبع میں محمد اصغر بھی اسماعیل بن جعفر السیّد کے پسران میں موجود ہے۔ بیت اوّل محمد اکبر عالم بن اسماعیل کی اولاد سیّد جعفر اعرجی کے بقول سات پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔عبیداللہ، (۴)۔احمد مدنی، (۵)۔عبدالعزیز، (۶)۔یحییٰ، (۷)۔عبداللہ بیت ثانی ابراہیم بن اسماعیل کی اولاد تین پسران سے منتشر ہوئی، (۱)۔یعقوب، (۲)۔اسحاق، (۳)۔موسیٰ جب کہ (۴)۔داؤد کی اولاد منقرض ہوگئی۔

بطن اوّل ان حضرات میں موسیٰ بن ابراہیم بن اسماعیل کی اولاد سے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن موسیٰ المذکور تھے جو کہ نہر بزازین کرخ میں تھے ان کی بقایا اولاد نہ رہی اور ان کے بھائی علی شاعر اور قاسم ابنان یعقوب بن موسیٰ المذکور اور یہ قاسم صاحب الجار تھے۔ دوسرے فرزند داؤد بن موسیٰ المذکور تھے جن کی نسل سے مہدی بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن حسین بن ابی القاسم سلیمان بن داؤد المذکور تھے جو بیہق منتقل ہوئے اور ان کی اولادیں تھی۔

تیسرے فرزند جعفر بن موسیٰ بن ابراہیم المقتول تھے جن کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد اور (۲۱)۔ابی جمیل حسان ان میں محمد بن جعفر بن موسیٰ کی اولاد سے شکر بن عبداللہ بن محمد المذکور تھے جن کی اولاد کو بنوشکر کہا جاتا ہے۔

اور ابی جمیل حسان بن جعفر بن موسیٰ کی نسل سے ثعلب بن یعقوب بن سلیمان بن یعقوب بن ابی جمیل حسان المذکور تھے ان کے پانچ فرزند تھے (۱)۔قطب الدین حسام، (۲)۔عزالعرب فارس، (۳)۔حسام الدین عبدالملک، (۴)۔فخر الدین ابومفید اسماعیل، (۵)۔علی ان حضرات میں فخر الدین ابومفید اسماعیل سنہ۵۹۲ہجری میں حج کے موقع پر مصریوں کے امیر حاج تھے۔ ان کی اور ان کے بھائیوں کی اولاد مصر میں بنوثعلب یا تغلب کے طور پر مشہور ہے اور آج بھی موجود ہے۔

موسیٰ بن ابراہیم مقتول بن اسماعیل کے چوتھے فرزند قاسم بن موسیٰ تھے جن کی اولاد سے محمد بن مجتبیٰ بن ابی محاسن بن زید بن ناصر بن علی بن جعفر بن یحییٰ بن احمد بن القاسم المذکور ہیں۔

پھر ان حضرات میں بطن ثانی اسحاق بن ابراہیم مقتول بن اسماعیل کی اولاد سے برغوث بن داؤد بن ابراہیم بن اسحاق المذکور تھے۔بطن ثالث سے یعقوب بن ابراہیم بن اسماعیل کی اعقاب منتشر ہوگئی جن میں محمد المعروف ابن فخدیہ بن یعقوب بن محمد بن القاسم بن یعقوب المذکور تھے جو صاحب اولاد تھے۔ بیت ثالث علی شعرانی (عیسیٰ شعرانی) بن اسماعیل بن جعفر السیّد کی اولاد چار پسران سے منتشر ہوگئی (۱)۔ابوعبداللہ محمد، (۲)۔ابومحمد عبداللہ، (۳)۔احمد، (۴)۔اسماعیل، جب کہ پانچویں فرزند یعقوب کی اولاد تھی جو بعد میں انقرض ہوگئی۔

بیت رابع احمد ملیح بن اسماعیل بن جعفر السیّد کی اولاد دو پسران (۱)۔ابراہیم اور (۲)۔احمد سے جاری ہوئی۔

## ۲۰۔نسل موسیٰ بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

آپ کی عرفیت حقاقی تھی اور بعض نے حفافی بھی کیا ہے۔ سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے منتشر ہوگئی (۱)۔حسن جن کی نسل مصر میں، (۲)۔حسین جن کی نسل مدینہ میں اور ان میں سے مغرب (مراکش) میں بھی، (۳)۔علی

بیت اوّل حسن بن موسیٰ کی نسل سے علی الملقب قطاۃ'' بن یوسف بن حسن المذکور جن کی اعقاب قیروان میں تھی۔ بیت ثانی حسین بن موسیٰ کی اولاد ایک فرزند عبداللہ سے جاری ہوئی جس کی ذریت مصر میں تھی۔ بیت ثالث علی بن موسیٰ کی اولاد دو پسران احمد اور حسن سے جاری ہوئی۔

## ۲۱۔نسل عبداللہ قرشی بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

آپ کی نسل چار پسران سے چلی (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔حمزہ، (۴)۔اسحاق بیت اوّل محمد بن عبداللہ قرشی کی نسل چار ابنان سے مصر میں منتشر ہوئی، (۱)۔جعفر، (۲)۔عبداللہ شاطورہ، (۳)۔محمد، (۴)۔قاسم

بیت ثانی حمزہ بن عبداللہ قرشی آپ کی اولاد طبرستان میں ''فی ''صح'' ہے۔ بیت ثالث علی بن عبداللہ قرشی آپ ادیب اور شاعر تھے۔ آپ کی

اولاد سے حمزہ مکفوف بن محمد بن علی المذکور تھے۔

بیت رابع اسحاق بن عبداللہ قرشی آپ کی اولاد سے ابی الحدید حسن بن محمد بن قاسم بن محمد بن اسحاق المذکور تھے۔ آپ موصل کی نقابت کے متولی تھے آپ کے فرزند علی تھے جن کی اولاد نہ تھی۔

## ۲۲۔نسل سلیمان و داؤد ابنان جعفر السیّد بن ابوراہیم اعرابی

اوّل داؤد بن جعفر السیّد کی اولاد ایک فرزند محمد حصین سے جاری ہوئی جن کی اولاد سے محمد حبشی بن ابراہیم بن محمد حصین المذکور تھے۔

دوئم سلیمان بن جعفر السیّد کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی جس کی والدہ زینب بنتِ عیسیٰ موتم اشبال تھی۔

## ۲۳۔نسل یوسف بن جعفر السیّد بن ابراہیم اعرابی

سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ ابوالاُمراء تھے آپ کی نسل دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی علی محمد، (۲)۔ابراہیم دونوں بھائی امیر جلیل تھے۔

بیت اوّل ابوعلی محمد بن یوسف کی اولاد سات پسران سے منتشر ہوئی (۱)۔ابوعبداللہ محمد، (۲)۔جعفر، (۳)۔اسحاق، (۴)۔اسماعیل، (۵)۔یحییٰ، (۶)۔سلیمان، (۷)۔یوسف۔

بطن اوّل:۔ابوعبداللہ محمد بن ابی علی محمد بن یوسف کی اولاد مدینہ شریف میں تھی۔ان کو ''محمد یون'' کہتے ہیں جن میں اُمراء المروۃ تھے۔

بطن ثانی:۔ میں جعفر بن ابی علی محمد بن یوسف کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ کی اولاد بھی جاری ہوئی۔

بطن ثالث:۔ میں اسحاق بن ابی علی محمد بن یوسف جو کہ امیر مدینہ تھے انھوں نے شہر کی دیوار بنائی اور اس پر بہت مال خرچ کیا۔اسحاق امیر مدینہ اور اولاد علی بن ابی طالبؑ کے درمیان ایک بڑی جنگ بھی ہوئی، جس میں دونوں اطراف کے لوگ قتل ہوئے اور اس کی باقی اولاد آج تک وادی القریٰ میں ہے۔ بقول ابی الحسن عمری نسابہ۔

ان میں سے محمد المدعو صبرۃ بن حسن بن حسن بن اسحاق المذکور کی اولاد وادی القریٰ میں تھی پھر ان میں سے احمد طویل بن ابی عبداللہ محمد بن اسحاق المذکور کی اولاد بھی وادی القریٰ میں رہی۔

پھر سلیمان بن القاسم بن اسحاق المذکور صاحب البقاء تھا۔[۱]

بطن رابع سلیمان بن ابی علی محمد بن یوسف کی ذیل منتشر ہوئی آپ کی اولاد سے امیر اسحاق بن امیر احمد بن امیر سلیمان المذکور تھے۔ ان کے چار فرزند تھے (۱)۔امیر ادریس، (۲)۔امیر احمد، (۳)۔امیر علی، (۴)۔مفرج ان میں امیر احمد خیبر کے امیر تھے جن کی اولاد میں خیبر کی امارت رہی ان کی اولاد سے احمد بن یعقوب بن احمد المذکور بھی خیبر کے امیر تھے اور صاحبِ اولاد تھے۔

دوسرا علی امیر بن اسحاق بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ ان کے دو پسران تھے (۱)۔علوی، (۲)۔علوان ان میں سے ہر ایک نے اپنے غلام کو ایک دن میں قتل کیا۔

تیسرا امیر ادریس بالجور بن اسحاق کا ایک فرزند امیر عبداللہ وادی القریٰ اور اس کے دو بھائی سلیمان اور اسماعیل، عمری کی کتاب المجدی کے لکھنے کے زمانے تک یہ دونوں موجود تھے۔[۲]

بطن خامس:۔ یوسف بن ابی علی محمد بن یوسف بھی خیبر کے حکمران رہے آپ کی اولاد بھی تھی۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۷ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۷۔۵۱۶

## ۲۴۔نسل ابراہیم بن جعفر السیّد بن ابراہیم

آپ کی اولاد پانچ پسران سے تھی (۱)۔ابراہیم، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔ہارون، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔احمد بقول عمری ابراہیم بن جعفر السیّد کی اولاد بغداد میں رہی۔

بقول ابنِ طباطبا ابراہیم کی اولاد سے بغداد میں ابویعلی محمد بن حسن بن حمزہ بن جعفر بن عباس بن ابراہیم بن جعفر بن ابراہیم المذکور تھے آپ کو اطروش بھی کہا جاتا تھا۔ آپ امامیہ مذہب کے فقیہ تھے اور آپ کی اولاد بھی تھی۔[۱]

اور سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں بھی یہی کہا ہے۔[۲]

شیخ نجاشی اپنے رجال میں کہتے ہیں کہ محمد بن حسن بن حمزہ جعفری ابویعلی شیخ ابی عبداللہ بن نعمان کے خلیفہ تھے اور ان کی مجالس میں بیٹھتے تھے۔ آپ فقیہ اور متکلّم تھے آپ کی کتابیں بھی تھیں آپ کی وفات ۴۶۳ ہجری میں ہوئی اور آپ کو دارہ میں دفن کیا گیا۔[۳]

آپ کے دو چچا تھے ایک حسین بن حمزہ جو صاحبِ اولاد تھا دوم عقیل بن حمزہ جرجان میں تھا۔

## ۲۵۔یحییٰ، عبداللہ، عبیداللہ ابنان ابراہیم اعرابی بن محمد رئیس

یحییٰ کی اولاد سیّد جعفر اعرجی کے بقول تین پسران (۱)۔ابراہیم، (۲)۔جعفر، (۳)۔یحییٰ سے جاری ہوئی اور ان تینوں کی نسل کو ''آل ابی الحیاج'' کہتے ہیں اور ابوالحیاج یحییٰ ان کے والد تھے۔

دوم عبداللہ بن ابراہیم اعرابی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔جعفر اور ان دونوں کی والدہ جعفریہ تھیں اور بقول ابنِ عنبہ مجھے ان کے بارے میں اور کچھ نہیں مِلا۔[۴]

سوئم عبیداللہ بن ابراہیم اعرابی آپ کی اولاد تین پسران سے پھیلی (۱)۔ابراہیم، (۲)۔محمد، (۳)۔علی، پہلی شاخ ان میں ابراہیم بن عبیداللہ کی نسل سے عبیداللہ بن محمد بن علی بن ابراہیم المذکور تھے، جن کی بقایا اولاد دمشق میں تھی اور ان کی اولاد سے ابراہیم ابوطالب محمد بن ابی حسین عبیداللہ بن حسین المعروف مشعرہ بن ابی الفضل جعفر بن ابی حسین عبیداللہ المذکور تھے، پھر ان میں سے ذوالجلال بن ابی طالب محسن بن حسین بن قاسم بن ابی حسن بن عبیداللہ المذکور تھے جو کہ ''ابنِ جعفری'' سے معروف تھے۔

دوسری شاخ میں علی بن عبیداللہ کی اعقاب ''فی صح تھی۔''

تیسری شاخ میں محمد بن عبیداللہ کی اولاد مغرب (مراکش) تھی۔ اور وہ تھی ''فی صح'' تھی۔[۵]

شجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ میں تحریر ہے کہ ابراہیم اعرابی کے فرزندان یحییٰ، عبدالرحمان اور محمد کے اعقاب تھے مگر قلیل تھے۔[۶]

## ۲۶۔نسل اسحاق الاشرف بن علی الزینبی بن عبداللہ جواد بن حضرت جعفر طیار

آپ کی دادی سیّدہ زینب بنتِ امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں، شیخ شرف عبیدلی اور ابنِ عنبہ کے مطابق آپ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جعفر، (۲)۔حمزہ، (۳)۔محمد عنطوانی، (۴)۔عبداللہ اکبر، (۵)۔عبداللہ اصغر، (۶)۔عبیداللہ، (۷)۔حسن۔[۷]

الفخری فی انساب الطالبیین میں پانچ پسران کا ذِکر ہے۔ ان میں اوّل جعفر بن اسحاق الاشرف کے بقول ابنِ عنبہ چار پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ اصغر، جن کی اولاد مصر اور نصیبین میں گئی، (۲)۔عبداللہ اکبر، (۳)۔علی المرجا جن کی اولاد مصر میں، (۴)۔محمد بقول ابنِ طباطبا ان کی اولاد سمرقند

---

۱۔تہذیب الانساب، ص ۳۲۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۴۶ ۳۔رجال نجاشی، ص ۴۰۴، رقم ۱۰۷۰ ۴۔عمدۃ الطالب، ص ۵۰

۵۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۷۵۔۷۴ ۶۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۲۲۲ ۷۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۵۵

گئی بطن اوّل میں عبداللہ اکبر بن جعفر بن اسحاق الاشرف آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند میں محمد عمشلیق سے جاری ہوئی۔[۱]

جب کہ عزیزالدین مروزی نسابہ کے نزدیک عمشلیق ابوحشیش محمد بن جعفر بن عبداللہ اکبر تھا۔ اور اس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔[۲]

ابنِ عنبہ کے بقول بھی محمد عمشلیق کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔حسن، (۴)۔حسین

اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول کہا جاتا ہے کہ پانچواں فرزند صالح تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ صالح بن محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف تھا اور یہ یاد رکھنا چاہیے۔[۳]

ان میں علی بن محمد عمشلیق کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعیسیٰ محمد شاہد جس کی نسل کوفہ میں رہی، (۲)۔ابوطیب محمد، (۳)۔ابوعبداللہ محمد، (۴۵)۔ابومحمد حسن۔

ان میں ابوعیسیٰ محمد شاہد بن علی بن محمد عمشلیق کی اولاد دو بیٹوں (۱)۔ابوالقاسم جعفر، الملقب ''ذرق البط'' اور (۲) ابوالحسن احمد سے جاری ہوئی۔ ابوطیب محمد بن علی کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی۔

ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد عمشلیق اس کی اولاد ابوطالب احمد سے چلی جس کی اولاد تھی اور بھائی بھی تھے پھر ابومحمد حسن بن علی بن محمد عمشلیق کی اولاد علی سے جاری ہوئی اس کی اولاد اور بھائی بھی تھے۔ اس کی اعقاب بصرہ میں تھی۔ بطن ثانی میں علی المرجا بن جعفر بن اسحاق الاشرف کی اولاد ایک فرزند اسماعیل سے جاری ہوئی جس کے بیٹے تھے جن میں سے ایک محمد کناسہ تھا۔[۴]

## ۲۷۔نسل محمد عنطوانی بن اسحاق الاشرف بن علی الزینبی

شیخ شرف عبید لی اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب دو پسران سے تحریر کی (۱)۔حسن، (۲)۔علی سیّد عزیزالدین مروزی نسابہ کے بقول محمد عنطوانی بن اسحاق الاشرف کی اولاد مصر، رملہ، دمیاط اور کوفہ میں کثیر ہے۔[۵]

فخرالدین رازی فرماتے ہیں کہ محمد اصغر عنطوانی کی اولاد میں سے علی کی اولاد مصر اور کوفہ میں جب کہ حسن کی اولاد نیشاپور میں گئی۔[۶]

ان میں بیت اوّل علی بن محمد عنطوانی کی اولاد ایک فرزند حسین حقاقی (بعض نے حقاقی اور بعض نے خفافی لکھا ہے) سے جاری ہوئی جس کی اولاد سے علی بن اسماعیل بن حمزہ بن علی بن القاسم بن حسین الحقاقی المذکور تھے۔ اس کے علاوہ حسن بن طاہر بن حمزہ بن ابراہیم بن القاسم بن حسین حقاقی المذکور بھی ان کی اولاد سے تھے جن کی اولاد بھی تھی۔

بیت ثانی حسن بن محمد عنطوانی بقول سیّد جعفر اعرجی کے کہ حسن کو مرجا بھی کہتے تھے۔ آپ کی اولاد سے محمد بن علی بن محمد بن حسن المرجا المذکور تھے ان کی اعقاب تین بیٹوں سے جاری ہوئی جن میں علی، احمد، یحییٰ تھے۔

ان میں علی بن محمد کی نسل سے علی بن محمد بن محمد بن علی المذکور تھے جن کی اولاد بھی تھی پھر احمد بن محمد کی نسل میں حمزۃ بن حسن بن القاسم بن احمد المذکور تھے پھر یحییٰ بن محمد کی اولاد سے محمد بن زید بن محمد بن یحییٰ المذکور تھے جن کی اولاد بھی تھی۔[۷]

عبداللہ اصغر، عبیداللہ، حسن اولاد اسحاق الاشرف کے بارے میں جمال الدین ابنِ عنبہ لکھتے ہیں کہ ''ما وقفت لهم علی بقية''[۸]

بقول عمری ابوجعفر محمد صاحب الحمام بن جعفر بن حسین بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن اسحاق الاشرف المذکور۔ یہ نسل عمری نے تحریر کی ہے مگر مختصر ہی لکھی ہے۔

۱۔عمدۃ الطالب، ص۵۵
۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۸۹
۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۸۰
۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۵۶
۵۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۸۹
۶۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص۲۲۳
۷۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۸۱
۸۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۵۶

## ۲۹۔نسل حمزہ بن اسحاق الاشرف بن علی الزینبی بن عبداللہ جواد

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی اور محمد بن حمزہ کی نسل پانچ بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔حسن الصدری، صدر مدینہ کے قرب میں ایک موضع کا نام ہے، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔داؤد، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔صالح، عزیزالدین مروزی نسابہ کے نزدیک حمزہ بن اسحاق الاشرف کی اولاد ایک فرزند محمدالاکبرصیدری سے جاری ہوئی اور ان کی اکثر اولاد تین پسران حسن صدری، عبداللہ اور داؤد سے جاری ہوئی۔[۱]

بیت اوّل حسن صدری بن محمد بن حمزہ:۔ بقول فخرالدین رازی کے یہ لفظ صدوی ہے اور صدا نامی موضع مدینے کے قرب میں ہے بقول ابویحیٰی نیشاپوری کہ اوّل جس کا نسب اس موضع سے نسبت رکھتا ہے وہ حسن ہے۔ہم فی زمانہ نسابین کے بیان رقم کرتے ہیں۔شیخ شرف عبیدلی نے تہذیب الانساب میں آپ کی اولاد سے پندرہ فرزندوں کا ذِکر کیا(۱)۔زید، (۲)۔قاسم، (۳)۔جعفر، (۴)۔محمد، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔داؤد، (۷)۔ابوعلی محمد، (۸)۔احمد، جن کی اولاد مصر میں تھی، (۹)۔طاہر، (۱۰)۔اسحاق، (۱۱)۔ابواسحاق ابراہیم، (۱۲)۔اعقاب مصر میں تھے اور رے میں بھی تھے، (۱۲)۔یحیٰی، (۱۳)۔حمزۃ ان کی اعقاب وادیٔ مصر اور رے میں رہی، (۱۴)۔بلیق اولاد قزوین میں، (۱۵)۔ابوالفوارس محمد۔[۲]

ابوالحسن عمری نسابہ نے محمد، اسحاق اور قاسم کا ذِکر کیا ہے۔[۳]

اورفخرالدین رازی نے دس پسران کا ذِکر کیا جن کی اولاد جاری ہوئی، جن مین نو نام تو وہی ہیں جو شیخ شرف نے ذِکر کیے لیکن ایک نام کا اضافہ ابوطیب طالب سے ہے اور چھے نام طاہر، احمد، یحیٰی، ابوعلی محمد، بلیق اور ابوالفورس محمد کا ذِکر نہیں اور کہا تین اور فرزند ابوالفوارس، احمدالاحمر اور زبیر صاحب اعقاب تھے۔[۴]

ابنِ عنبہ نے بھی کم وبیش وہی نام تحریر کیے جو شیخ شرف نے تحریر کیے صرف ابوعلی محمد کا ذِکر نہیں کیا۔

بطن اوّل میں زید بن حسن صدری کی اولاد سے ابوعبداللہ محمد المعروف جمالان بن عبداللہ بن حسن بن زیدالمذکور تھے ان کی اعقاب بغداد میں تھی اور بنو جمالان حلہ میں تھی اور یہ بھی زعم کیا جاتا ہے کہ یہ نسل محمد بن زیدالمذکور سے تھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نسب من گھڑت ہے واللہ اعلم۔[۵]

بطن ثانی میں القاسم بن حسن صدری کی اولاد دو بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔محمدالفافا جن کی اولاد فارس میں تھی، (۲)۔احمد بھی صاحبِ اولاد تھے۔

ابوالحسن عمری نسابہ کے بقول اس نسل میں ابومحمد حسن بن حمزہ بن احمد صدری بن محمد الشاعر الفافاء بن قاسم المذکور تھے جن کی بقیہ بلدفارس میں رہی۔اور پھر انھیں میں حسین بن محمد بن جعفر بلیس بن عبداللہ بن قاسم المذکور تھے جن کی اولاد مصر میں تھی۔عمری کہتے ہیں میں نے ان کو دیکھا ہے یہ متکلّم تھے۔[۶]

بطن ثالث میں داؤد بن حسن صدری شیخ شرف نسابہ کبیر کے مطابق آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسین، (۲)۔ابی عبداللہ محمد، (۳)۔احمد، لیکن بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند اسماعیل سے جاری ہوئی جس کا لقب لطیم تھا اور ابوالحسن عمری نسابہ کے نزدیک لطیم دراصل ابوالحسن اسماعیل لطیم بن محمد بن اسماعیل بن داؤد بن محمد بن حمزہ تھا اور اس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی جن میں ابوالقاسم محمد کی وفات بیت المقدس میں ہوئی اور ان کی بقایا اولاد مصر میں آج تک موجود ہے۔[۷]

عزیزالدین مروزی نسابہ کے نزدیک بھی اسماعیل بن داؤد بن محمد بن حمزہ بن اسحاق اشرف تھے جن کے پانچ فرزند تھے سب کا نام محمد تھا مگر کنیت مختلف تھی۔[۸]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۹۰۔۱۸۹ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۳۴۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۱ ۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۲۳

۵۔عمدۃ الطالب، ص ۵۶ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۲ ۷۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۵۱۱ ۸۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۹۰

سیّد جعفر اعرجی نے بھی اسماعیل کو داؤد بن حسن الصدری کے اعقاب میں تحریر کیا۔ انھوں نے ابنِ عنبہ کو نقل کیا ہے لیکن اُن کو نقل کرنے میں غلطی ہوئی کیونکہ ابنِ عنبہ کے داؤد الصدری تحریر کیا اور یہ نہ تحریر کیا کہ یہ داؤد بن حسن ہیں یا داؤد بن محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف ہیں تو جو اعقاب تہذیب الانساب میں داؤد بن حسن الصدری کی تحریر ہیں وہ درست ہیں۔

بطن رابع میں احمد بن حسن الصدری کی اولاد میں بمطابق تہذیب الانساب ان کی اولاد سے ایک جماعت مصر میں تھی ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عباس، (۲)۔ابوالفضل، (۳)۔عبدالوہاب بن موسیٰ بن احمد المذ کور۔

بطن خامس میں ابوطیب طاہر بن حسن صدری کی اولاد چار بیٹوں سے چلی جن میں (۱)۔جعفر قاضی طبرستان، ان کی اولاد سے جبل میں ایک جماعت تھی، (۲)۔علی ان کی اعقاب بلادِ الجبل میں تھی (۳)۔ابومحمد عبداللہ، (۴)۔حسن ان کی اولاد سے ایک جماعت جبل میں تھی۔

بطن سادس میں اسحاق بن حسن الصدری کی اولاد دو فرزندان (۱)۔یحییٰ، (۲)۔ابی ھیاج محمد سے جاری ہوئی جن کی عقب مصر میں تھی۔

بطن سابع میں ابراہیم بن حسن الصدری کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔ابوطاہر محمد، (۲)۔ابوالعباس احمد اسود احول۔

بطن ثامن میں حمزۃ بن حسن الصدری کی اولاد سے (۱)۔ابوعبداللہ محمد کی اعقاب رے میں کثیر رہی، (۲)۔حسین، (۳)۔حسن، (۴)۔ابوتراب محمد، (۵)۔جعفر، (۶)۔راوع۔

اوّل ان میں ابوعبداللہ محمد بن حمزہ بن حسن صدری کی اولاد سے ابی عباس احمد تھے جن کو اغر بھی کہا گیا ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کی اولاد میں کافی تعداد تھی، پھر ان میں حسین بن حمزہ بن حسن صدری کی اولاد رے میں رہی جن میں حمزہ بن حسین اور اس کے بھائیوں کی اولاد تھی، پھر ان میں حسن بن حمزہ بن حسن صدری کی اولاد سے جعفر بن حسن تھے۔ ان کے اور ان کے بھائیوں کی اولاد بصرہ میں تھی، پھر ان میں ابوتراب محمد بن حمزہ بن حسن الصدری کی اولاد سے (۱)۔احمد، (۲)۔حسن تھے جن کی اولاد بھی تھی۔

بطن تاسع بلیق بن حسن الصدری کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ سے قزوین میں تھی۔

بیت ثانی عبداللہ بن محمد بن حمزہ بن اسحاق اشرف فخر الدین الرازی کے نزدیک آپ کی اولاد دو ابنان سے جاری ہوئی (۱)۔محمد فافا شیراز میں، (۲)۔احمد عزل جن کی اعقاب قلیل تھی۔

بیت ثالث داؤد بن محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف کی دو پسران سے اولاد جاری ہوئی (۱)۔اسماعیل، (۲)۔اسحاق بیت رابع ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن اسحاق اشرف کی اولاد مغرب (مراکش) میں (۱)۔زیادۃ اللہ، (۲)۔محمد، (۳)۔مطہّر سے تھی۔ ان کے نسب کے فی صح ہونے کا بھی کہا گیا۔ بقول الشیخ سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی کہ بنی جعفرِ الطیار ریگستان میں جمع ہوئے اور یہ مجھے شیخ تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن معیہ حسنی نسابہ نے ایک شخص کے بارے میں بتایا کہ ان میں سے ایک شخص امیر سلیمان بن مھنا بن عیسیٰ امیرطی کے زمانے میں حلہ میں داخل ہوا۔ اس نے کہا کہ ہم بنی جعفر الطیار ریگستان میں آل مھنا کے ہمراہ ہیں اور ہم چار ہزار گھڑسوار ہیں اپنے نسب کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ہم طے کے بدوؤں میں شادی کرتے ہیں لیکن اُن کو رشتہ نہیں دیتے، لیکن اکثر اپنے نسب سے ناواقف ہیں اور وہ نہیں جانتے۔ وہ آپس میں رابطہ رکھتے ہیں وہ اس بات سے مطمئن ہیں کہ وہ جعفر طیار کی اولاد ہیں اور وہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور جو ان کی برابری کرنا چاہے، یعنی ان تک پہنچنا چاہے اس میں فرق کرتے ہیں، یعنی خود کو ان سے ممتاز کرتے ہیں (شیخ معیہ کے کلام کا اختتام)۔[۱]

بیت خامس صالح بن محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف دمشقی کی نص کے مطابق منقرض ہوئے لیکن ابنِ طباطبا کے قول کے مطابق ان کی نسل "فی صح" ہے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۵۷

## ۲۹۔نسل بقایا من اولاد اسحاق الاشرف بن علی الزینبی

بیت اوّل حسن بن اسحاق الاشرف فخر الرازی کے بقول آپ کی اولاد تین بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔حسین جس کی اولاد ''بنی زقاق'' کہلاتی ہے ان میں سے اکثر مصر میں ہیں، (۲)۔حسن ان کی اولاد قلیل تھی، (۳)۔ابراہیم الملقب ''دافن الکلب'' کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد سمرقند میں ہے۔

بیت ثانی عبداللہ بن اسحاق الاشرف آپ کی اولاد بقول فخر الدین رازی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ اکبر جس کی اولاد رے اور نصیبین میں ہے، (۲)۔عبداللہ اصغر جس کی اعقاب فارس میں ہے اور یہاں پر اسحاق الاشرف کی اولاد ختم ہوئی جس سے علی الزینبی بن سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کی اولاد مکمّل ہوگئی۔[۱]

## ۳۰۔نسل امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام

حضرت علی ابنِ ابی طالب کی ولادت تیرہ رجب المرجب سنہ ۳۰ عام فیل کو ہوئی بقول ابن عنبہ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے سب سے بڑے طالب ان سے دس سال چھوٹے عقیل ان سے دس سال چھوٹے جعفر طیار اور اِن سے دس سال چھوٹے علیؑ تھے۔ آپ کی ولادت مکہ میں بیت اللہ الحرام میں بروز جمعہ ۱۳ رجب سن ۳۰ عام فیل کو ہوئی۔ آپ علیہ السّلام سے پہلے یا بعد کوئی بھی اللہ کے گھر میں پیدا نہیں ہوا۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں اور جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے والدِ محترم حضرت ابوطالبؑ وہاں موجود نہیں تھے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت ِاسد نے آپ کا نام اپنے والد کے نام سے رکھا اور جب ابوطالبؑ آئے تو انھوں نے آپ کا نام علی رکھا اور امیر المومنین علی کو یہیں سے حیدر کہتے ہیں۔ اور حیدر شیر یعنی اسد کے ناموں سے ایک ہے (جو آپ کے نانا کا نام تھا) اور حضرت علیؑ نے اس کا ذِکر خیبر کے دن ایک شعر میں کیا۔ آپؑ نے کہا کہ میں وہی ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی اور ابوتراب آپ کی پسندیدہ کنیت تھی یہ کنیت آپ کو اس لیے پسند تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس کنیت سے پکارا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی۔ رسول پاک ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا کے گھر داخل ہوئے اور کہا کہ تمہارا ابنِ عمک (چچازاد) کہاں ہے۔ بی بی فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ وہ گھر سے باہر چلے گئے ہیں اور حضرت علیؑ کو مٹی پر سوتے ہوئے پایا کنکریاں ان کے چہرے سے چپک گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کنکریاں ہٹانے لگے اور فرمایا اُٹھو ابوتراب۔ آپؑ کی پرورش رسول پاک ﷺ نے ہی کی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قریش ایک سال زرخیز ہو گئے اور ابوطالب کے پاس مال نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس سے کہا کہ ہم ان کا کچھ بوجھ ہلکا کر دیں تو وہ حضرت ابوطالبؑ کے پاس گئے چنانچہ عقیلؑ کو حضرت ابوطالبؑ نے اپنے پاس رکھا کیونکہ وہ ان سے شدید محبّت کرتے تھے۔

جعفر طیار کو عباس نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو لے لیا لیکن جعفر عباس بن عبدالمطلب کے پاس تب تک نہیں رہے جب تک عباس اسلام نہیں لے آئے (جب کہ بعض کے نزدیک جعفر طیار کو حمزہ بن عبدالمطلب نے لے لیا) اور حضرت علی علیہ السّلام ہجرت تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی (مقیم) رہے اور اس کو کثیر آئمہ حدیث نے روایت کیا اور اس میں کوئی اِختلاف نہیں کہ سب سے پہلے اسلام علی ابنِ ابی طالب نے قبول کیا۔ آپ کے فضائل شمار نہیں کیے جا سکتے۔ آپ کو ۱۹ رمضان المبارک سن ۴۰ ہجری میں عبدالرحمان ابنِ ملجم نے سر مبارک پر ضرب لگائی اور ۲۱ رمضان المبارک آپؑ کی شہادت ہوئی۔ اس ماہ میں آپ نے ایک رات حسنؑ کے ہاں افطار کیا پھر رات حسینؑ اور پھر عبداللہ بن جعفر طیارؓ کے ہاں افطار کیا اور تین لقموں سے زیادہ تناول نہ فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا میں خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جس رات آپ کو ضرب لگی اور زیادہ لوگ باہر چلے گئے تو آپ نے آسمان کی جانب نظر کی اور فرمایا۔ خدا کی قسم نہ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ بولوں گا یہ وہ رات ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۲۲۵

پکار کر کہا ''الصلاۃ الصلاۃ'' جب آپ نماز پڑھ رہے تھے تو ابنِ ملجم ملعون نے آپ کے سر پر ضرب لگائی اور اس وار کی ضرب اس جگہ پر پڑی جہاں عمرو ابنِ عبدود نے یومِ خندق میں ضرب لگائی تھی، پھر مغیرۃ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے ابنِ ملجم کو گرفتار کیا اور اس کے چہرے پر ضرب لگائی پھر امیرالمومنین علی ابن ابی طالب نے اسے قید کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اسے کھلاؤ اور پانی دو اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا خود نگہبان ہوں اور اگر میں مر گیا تو میری ضرب کے بدلے اِسے ضرب لگانا۔ رسول پاکﷺ کی صحیح حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا علیؑ کا قاتل اِس اُمت کا شقی ترین شخص ہے۔ آپ کی شہادت بروز اتوار ۲۱ رمضان کو ہوئی۔ امام حسنؑ، امام حسینؑ اور عبداللہ بن عباس نے آپ کو غسل دیا اور آپ کو رات میں ہی دفن کیا گیا اس سے قبل کہ صبح کی نماز کے لیے روانہ ہوں۔ آپ کی قبر کے بارے میں لوگوں کے مابین اِختلاف ہے اور معروف جگہ یہی ہے جہاں آج آپ کا روضہ ہے۔

روایت ہے کہ عبداللہ ابن جعفر الطیار سے روایت کی گئی کہ امیرالمومنین علی کو کہاں دفن کیا گیا۔ آپ نے فرمایا ہم ان کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ ہم جب نجف میں تھے تو ان کو وہاں دفن کیا اور یہ ثابت ہے کہ امام زین العابدینؑ، امام جعفر الصادقؑ اور ان کے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ نے اِسی جگہ ان کی زیارت کی تھی۔ مولا کی قبر چھپی ہوئی تھی صرف ان کی اولاد اور خواص اس جگہ کی معرفت رکھتے تھے۔

حتیٰ کہ یہ جگہ ہارون الرشید کے زمانے تک مخفی رہی ایک دن جب ہارون الرشید جنگلی ہرن کے شکار کے لیے گیا چنانچہ اس نے ان پر عقاب اور کتوں کو چھوڑا ہرنوں نے وہاں ریت کے ٹیلے کا سہارا لیا اور کتے اور عقاب اُس کے قریب نہ گئے اور دُور سے ہی واپس آ گئے اس پر ہارون الرشید حیران ہوا، اس پر ہارون واپس آ گیا اور اس بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو شیوخِ کوفہ نے اسے بتایا کہ اس جگہ امیرالمومنین علی علیہ السّلام کی قبر مبارک ہے۔[۱]

کتاب نسب القریش میں زبیری کے بقول حضرت علی علیہ السّلام کی اولاد میں (۱) حسن بن علیؑ کی ولادت رمضان کے نصف یعنی ۱۵ رمضان کو تین ہجری میں ہوئی اور آپ کی وفات (شہادت) ربیع الاوّل کی پانچویں رات کو پچاس ہجری میں ہوئی اور آپ کو بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ (۲)۔ حسین بن علیؑ آپ کی ولادت پانچ شعبان چار ہجری میں ہوئی اور آپ کی شہادت جمعہ کے دن دس محرم کو بمطابق ۶۱ ہجری ہوئی آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ کو سنان ابنِ انس نخعی نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی آپ کا سر عبیداللہ ابنِ زیاد ملعون کے پاس لایا۔ (۳)۔ زینب الکبریٰ بنتِ علیؑ جن کی شادی عبداللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب سے ہوئی، (۴)۔ اُم کلثوم الکبریٰ بنتِ علیؑ۔ ان سب کی والدہ سیّدہ فاطمہ الزہرہ بنتِ محمد رسول اللہﷺ تھیں۔ (۵)۔ محمد بن علی بن ابی طالب ان کو ابنِ حنفیہ بھی کہا جاتا ہے ان کی والدہ خولہ بنتِ جعفر بن قیس بن سلمۃ بنی حنفیہ سے تھیں۔ (۶)۔ عمر بن علیؑ، (۷)۔ رقیہ بنتِ علیؑ، جڑواں تھے اور ان کی والدہ صہبا تھیں جن کا نام اُمِ حبیب بنتِ ربیہ بنی تغلب سے تھیں۔ یہ علی علیہ السّلام کی آخری اولاد تھی۔ عمر بن علی ابان بن عثمان کے ہمراہ ولید بن عبدالملک کے پاس گئے اور صدقات علی اپنے حوالے کرنے کو کہا جو کہ ان کے بھتیجے حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے پاس تھے۔ اس پر ولید نے قرض کی پیشکش کی تو عمر نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے والد کے صدقات کے لیے آیا ہوں۔ میں اس پر مقدم ہوں مجھے تحریر کرو تو ولید نے ان کے لیے رُقعہ تحریر کیا۔ اور یہ رُقعہ ابان بن عثمان کو دیا اور کہا کہ اس میں اولادِ فاطمہ بنت رسولِ خدا کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا تو عمر بن علی غصے سے چلے گئے اور اس سے صلہ قبول نہ کیا۔ (۸)۔ عباس بن علیؑ جن کو سقاء بھی کہتے ہیں۔ آپ کی کنیت ابا قربہ تھی۔ آپ امام حسینؑ کے ہمراہ شہید ہوئے، (۹)۔ عثمان، (۱۰)۔ جعفر، (۱۱)۔ عبداللہ یہ بھائی آپ سے پہلے ہی شہید ہو گئے۔ ان کے بعد آپ شہید ہوئے آپ کی وراثت آپ کے بھتیجے عبیداللہ بن عباس کے لیے تھی۔ محمد حنفیہ نے ان کو ان کا حصہ دیا مگر عمر بن علی نے انکار کیا بعد میں ان کے حق پر راضی ہو گئے۔ عباس اور ان کے تین بھائیوں کی والدہ اُم البنین بنتِ حزام بن خالد بن ربیعہ بن وحید بن کعب بن عامر بن کلاب بن ربیعہ تھیں۔ (۱۲)۔ عبیداللہ بن علیؑ آپ مختار بن ابی عبید ثقفی کے پاس گئے، جس وقت مختار کا کوفے پر غلبہ تھا، پھر آپ مختار کو چھوڑ کر بصرہ گئے اور مصعب بن زبیر سے جا کر مِل گئے اور جب مصعب نے مختار پر چڑھائی کی تو محمد بن اشعث جو کہ

۱۔ عمدۃ الطالب ص ۶۲۔۶۰، آل حسن طالقانی نشر مکتبہ حیدریہ

حضرت ابوبکر صدیق کا بھانجا تھا۔ اُس کے ساتھ مصعب کے مقدمہ الجیش میں گئے جہاں اصحاب مختار ثقفی موجود تھے انھوں نے دونوں کو قتل کر دیا۔ عبیداللہ بن علی کی والدہ لیلیٰ بنتِ مسعود بن خالد بن مالک بن ربعی بن سلمیٰ بن جندل بن نہشل بن دارم تھیں۔(۱۳)۔ یحییٰ بن علیؑ آپ کی اولاد نہ چلی اور نہ ہی عبیداللہ بن علی کی چلی۔ یحییٰ کی والدہ اسماء بنتِ عمیس تھی۔ آپ کے مادری بھائیوں میں عبداللہ، محمد، عون بنو جعفر بن ابی طالب اور محمد بن ابی بکر صدیق تھے۔ آپ علیؑ کی حیات میں ہی فوت ہو گئے۔ (۱۴)۔ محمد اصغر بن علی آپ درج تھے یعنی اولاد نہیں ہوئی اور آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، (۱۵)۔ اُمِ حسین بنتِ علی، (۱۶)۔ رملہ بنتِ علی ان دونوں کی والدہ اُمِ سعید بنتِ عروہ بن مسعود ابنِ معتب ثقفی تھیں۔ آپ کے مادری بھائی بنو یزید بن عتبہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ سے تھے، (۱۷)۔ زینب الصغریٰ، (۱۸)۔ اُم کلثوم صغریٰ، (۱۹)۔ رقیہ صغریٰ، (۲۰)۔ اُمِ ہانی، (۲۱)۔ اُم الکرام، (۲۲)۔ جمانہ جوام جعفر بھی ہیں، (۲۳)۔ اُمِ سلمٰہ، (۲۴)۔ میمونہ، (۲۵)۔ خدیجہ، (۲۶)۔ فاطمہ، (۲۷)۔ امامہ یہ سب بنات مختلف بیویوں سے تھیں۔[۱]

یہ روایت قریش کے نسابہ زبیری کی ہے۔ اب ہم دوسری روایت نجم الدین ابوالحسن علی عمری نسابہ کی تحریر کریں گے جو کہ خود اولاد علیؑ میں سے تھے۔ بقول عمری کہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کی اولاد کی تعداد اکثر روایات میں پینتیس (۳۵) ہے جن میں بیٹے اور اکثر بیٹیاں تھیں۔

بقول عمری کہ میں نے اپنے اُستاد ابی حسن بن ابی جعفر نسابہ کے ہاتھ کی تحریر نقل میں پائی جس نسخے پر مجھے اعتماد نہیں اس میں تحریر تھا کہ علیؑ کے بیس بیٹے اور اُنیس بیٹیاں تھیں اور یہ اُنتالیس اُس کتاب میں تحریر تھا جس کا نام ''حاوی'' تھا جب کہ ان کی اولاد (اولادِ علیؑ) کی روایت میں تعداد ستائیس (۲۷) ہے۔ اور کہا کہ ان کی علیؑ کی اولاد جو میں نے پڑھا۔ شریف ابی علی نسابہ عمری موضح کوفی سے سن کر کہ (۱)۔ حسن، (۲)۔ حسین، (۳)۔ زینب، (۴)۔ رقیہ ان کی والدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ تھیں، (۵)۔ محمد اکبر ابنِ حنفیہ، (۶)۔ محمد اصغر، (۷)۔ اُم الحسن، (۸)۔ رملہ بنتِ ثقفیہ، (۹)۔ عباس، (۱۰)۔ عثمان، (۱۱)۔ جعفر، (۱۲)۔ عبداللہ بنی کلابیہ سے، (۱۳)۔ عباس اصغر، (۱۴)۔ عمر، (۱۵)۔ رقیہ بنی ثعلبیہ سے، (۱۶)۔ ابوبکر، (۱۷)۔ عبیداللہ بنی نھشلیہ سے، (۱۸)۔ یحییٰ ابن اسماء بنت عمیس، (۱۹)۔ امامہ، (۲۰)۔ فاطمہ، (۲۱)۔ خدیجہ، (۲۲)۔ میمونہ، (۲۳)۔ اُمِ سلمٰہ، (۲۴)۔ جمانہ، (۲۵)۔ اُمۃ اللہ، (۲۶)۔ اُم الکرام، (۲۷)۔ رقیہ صغریٰ، (۲۸)۔ زینب صغریٰ، (۲۹)۔ فاختا جو کہ اُم ہانی تھیں، (۳۰)۔ اُم کلثوم جو نفیسہ تھیں۔

پھر ابوالحسن عمری نسابہ تحریر کرتے ہیں کہ شیخ شرف عبید لی نے بیٹوں میں اضافہ کیا جن میں عبدالرحمان، عمر اصغر، عثمان اصغر، عون، جعفر اصغر اور محسن ہیں۔ اس طرح پینتیس کا جملہ پورا ہوتا ہے جن میں اٹھارہ بیٹے اور سترہ (۱۷) بیٹیاں تھیں اور انھوں نے محسن کو شمار نہیں کیا کہ وہ فوت پیدا ہوئے تھے۔ شیعہ حضرات نے محسن اور اُن کے اسقاط کی روایت بیان کی۔ آگے چل کر عمری کہتے ہیں کہ میں نے بعض اہل النسب کی کتب میں محسن کا ذِکر پایا لیکن انھوں نے کسی قابلِ اعتماد پہلو سے اسقاط کا ذِکر نہیں کیا۔[۲]

عمری پھر ذِکر کرتے ہیں کہ میں نے شیخ شرف عبید لی کی تحریر سے پایا کہ امیر المومنین علیؑ کے اُنیس پسران میں سے چھ فرزندان کی زندگی میں فوت ہو گئے۔ آپ کی وراثت تیرہ (۱۳) بیٹوں میں تقسیم ہوئی جن میں سے چھ یومِ عاشور قتل ہو گئے۔

## ۳۱۔ اخبار پسران علی ابنِ ابی طالبؑ

ابوعلی عمری موضح نسابہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں۔ اوّل حسنؑ کی ولادت تین ہجری کو ہوئی آپ رسول پاک ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے اور آپ کی وفات باون ہجری کو ہوئی اُس وقت آپ کی عمر مبارک اڑتالیس (۴۸) سال تھی۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ ابوبکر بن عبدۃ نسابہ نے ابنِ معیہ (ابوجعفر محمد) کے ذریعے سے کہا کہ حسن ابنِ علی کی ولادت جنگِ بدر سے اُنیس دِن قبل مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ نے رسولِ خداؐ سے احادیث بیان کیں اور آپ کی وفات مدینہ میں اُنچاس (۴۹) ہجری کو ہوئی۔

۱۔ نسب القریش، از مصعب زبیری، ص ۴۴۔۴۰
۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۹۳۔۱۹۲

ابوالغنائم حسین بصری جو ابی القاسم صفی کے چچا تھے نے ذکر کیا کہ ابوالقاسم حسین بن خداع نسابہ مصری ارقطی نے کہا کہ حسن بن علی کی ولادت رمضان کے مہینے میں تین ہجری کو ہوئی اور پچاس (۵۰) ہجری کو آپ نے شہادت پائی اس وقت آپ کی عمر سینتالیس (۴۷) سال تھی اور آپ کی قبر بقیع میں ہے۔

بقول ابوعلی موضح نسابہ دوم حسین ابن علیؑ کی کنیت ابا عبداللہ تھی۔ آپ کی ولادت چار ہجری کو ہوئی اور قتل اکسٹھ (۶۱) ہجری کو ستاون (۵۷) برس کی عمر میں ہوا اور ان کے والد کے چچا عباس بن عبدالمطلب کی بیوی نے انھیں قثم بن عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ دودھ پلایا۔ آپ کا قتل یوم عاشور کو ہوا اور آپ کو سترہ زخم لگے ہوئے تھے۔ پھر عمری کہتے ہیں کہ ابوعلی عمر بن علی بن حسین بن عبداللہ بن محمد صوفی بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ابنِ ابی طالبؑ نسابہ موضح کوفی جو ہمارے پاس بصرۃ آئے آپ ثقہ جلیل تھے، فرماتے ہیں سوئم محمد ابنِ حنفیہ جن کی کنیت ابوالقاسم تھی اور کیسانی شیعوں سے سنا کہ وہ ’مہدی‘‘ ہیں اور وہ جبل رضوی پر زندہ ہیں اور یہ جبل عمان کی پہاڑیوں سے متّصل ہے۔

پھر ابوالحسن عمری نسابہ کبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابی عیسیٰ وراق کے مقالات میں پایا ان جو مقالات شیعہ کے بارے میں تھے انھوں نے کہا کہ حیانیہ جو کہ حیان السراج کے اصحاب تھے نے زعم کیا کہ علی اور ان کے بیٹے محمد امام ہیں وہ حسن اور حسین کو امام کے طور پر نہیں دیکھتے اور کہا اس کے لیے وہ مختار بن ابی عبیدہ اور اُس کے اصحاب کے پاس چلے گئے، پھر عمری کہتے ہیں:

بقول شیخ الشرف ابوالحسن محمد بن محمد بن علی بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی بن عبیداللہ بن علی بن عبیداللہ بن حسین اصغر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ جو عراق کے نسابہ اور شیخ المسن تھے کہ میں نے اُن کو پڑھا اور بہت کچھ اُن سے سیکھا وہ (شیخ شرف عبیدلی) کہتے ہیں کہ میرے اُستاد ابی نصر بخاری نے کہا: حنفیہ۔ خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دوَل بن حنفیہ بن لجیم تھیں۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ ابنِ کلبی نے خراش بن اسماعیل سے روایت کی کہ خولہ کو حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں عربوں کے ایک گروہ نے اسیر کر لیا تھا، چنانچہ اُسامہ بن زید نے ان کو خرید لیا، جب حضرت علیؑ کو اس صورت کا علم ہوا تو آپ نے ان کو آزاد کروایا مہر ادا کیا اور شادی کر لی یہ ابن الکلبی نے کہا ہے۔ ابی نصر بخاری نے زعم کیا کہ جس کسی نے بھی کہا کہ خولہ یمامہ کی قیدی تھی باطل ہے۔

ابنِ خداع مصریوں کے نسابہ نے اپنے مبسوط میں کہا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ ’’آپ کا ایک بیٹا ہوگا جس کا نام اور کنیت مجھ پر ہوگی۔‘‘

بقول ابنِ خداع نسابہ مصری کہ یہ اجازت صرف علیؑ کو ہی ملی محمد ابنِ حنفیہ کی ولادت خلیفہ ثانی کے دور میں ہوئی اس میں راویوں میں اختلاف ہے۔ آپ (محمد حنفیہ) کے والد نے آپ کا نام محمد رکھا اور کنیت ابوالقاسم رکھی اور یہ صرف آپ ہی تھے (جن کا نام اور کنیت رسول پاکؐ پر تھی)

شیخ شرف عبیدلی بیان کرتے ہیں ابی نصر بخاری کہتے ہیں ابنِ دینار نے کہا کہ ابنِ عبدہ طرسوسی نسابہ نے ابوعمرو خلیفہ بن خیاط شباب عصفری (متوفی ۲۴۰ ہجری صاحبِ کتاب طبقات والتاریخ) سے روایت کی اور انھوں نے حسن بن ابی عنزۃ سے انھوں نے منذر الثوری سے اور انھوں نے محمد ابن حنفیہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ امام حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ سولہ افراد قتل ہوئے جن میں سے ہر ایک فاطمہ سلام اللہ کے بطن سے تھا (یعنی سیّدہ فاطمہ کی اولاد تھا۔)

محمد ابنِ حنفیہ کی وفات طائف میں ہوئی اور وہ پینسٹھ (۶۵) سال کے تھے اور ابی منذر علی بن حسین بن طریف بجلی خزاز نسابہ کوفی نے بھی ذِکر کیا ہے۔ وہ (ابی منذر) فاضل اور عالم تھے اور شیخ شرف عبیدلی نے اُن سے پڑھا ہے۔ چہارم عباس الاکبر بن علی علیہ السّلام بقول موضح نسابہ آپ کی کنیت ابوالفضل تھی اور آپ یوم الطف کو قتل ہوئے آپ کا لقب ’’اسقاء‘‘ تھا آپ کا خون بنی حنیفہ پر ہے۔ وہ امام حسینؑ کے علمدار تھے جب وہ قتل ہوئے تو چونتیس سال کے تھے اور پھر عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم ابن صوفی نسابہ اور ابن خداع نسابہ نے یہی کہا ہے۔ پھر عمری کہتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہوا کہ عباس اپنے بھائیوں سے بڑے ہیں۔ ابنِ شہاب عکبری، ابوالحسین اشنانی اور ابنِ خداع کے خیال سے عمر میں بڑے تھے اور میرے اُستاد شیخ شرف

عبید لی بغدادیوں اور میرے والد (ابوالغنائم صوفی) کے مطابق عباس عمر میں چھوٹے تھے، پھر عمری کہتے ہیں کہ ہم موضح عمری نسابہ کی روایت کی طرف واپس جاتے ہیں۔ پنجم عثمان بن علیؑ جن کی کنیت اباعمرو تھی اور جب وہ قتل ہوئے تو ان کی عمر اکیس سال تھی۔

ششم جعفر بن علیؑ جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی جب آپ قتل ہوئے تو آپ کی عمر اُنتیس (۲۹) سال تھی۔ ہفتم عبداللہ بن علی جن کی کنیت ابومحمد اکبر تھی جب آپ قتل ہوئے تو آپ کی عمر پچیس (۲۵) سال تھی آپ کا خون بنی دارم پر ہے۔ ان چاروں (عباس، عبداللہ، جعفر، عثمان) کی والدہ اُم البنین بنت حِزام کلابیہ تھیں اور یہ سب یومِ عاشورکوشہید ہوئے۔

ہشتم عمر بن علیؑ بقول موضح نسابہ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی جب کہ ابنِ خداع نسابہ کے بقول آپ کی کنیت اباحفص تھی اور رقیہ ان دونوں کی والدہ صھبا بنت ربیعہ ثعلبیہ تھیں اور یہ دونوں بہن بھائی جڑواں تھے اور وہ علی علیہ السّلام کے صاحب اولاد بیٹوں میں سب سے آخر پر فوت ہوئے، پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے خود ابواحمد عبدالعزیز بن احمد جلودی کی لکھی ہوئی کتاب میں پایا جس کا نام ''بیوت السخاء والکرم'' تھا وہ کہتے ہیں کہ عمر بن علی بن ابی طالب سفر سے گزرے جوانھوں نے بنی عدی کے گھروں میں کیا تھا۔ وہ اُن کے پاس اُترے اور یہ مشکل تھا چنانچہ محلے کے بزرگ ان کے پاس آئے اور بات کی ان میں ایک شخص نے ان پر اعتراض کیا اور کہا ان میں سے سلم بن قتنة کو بنوہاشم سے اِنحراف ہے۔ چنانچہ اس نے اِسے بلایا اور اس سے اس کے بھائی سلیمان بن قتنة کے بارے میں پوچھا۔ سلیمان شیعوں میں سے تھا اور اسے بتایا گیا کہ سلیمان غائب ہے۔ عمر مہربانی سے ان کے ساتھ بات کرتا رہا حتیٰ کہ سلم بن قتنة اپنے بھائی کے مذہب پر واپس آ گیا۔ عمر نے سب گھروں کے نان ونفقہ، اخراجات اور لباس کو الگ کر دیا اور سب نے ان کے مقام کی اونچائی کا بھرم رکھا اور وہ ایک دِن اور ایک رات کے بعد ان سے رُخصت ہوا۔ یعنی عمر نے تمام قبیلے کو الگ الگ خرچ دیا یہ واقعہ عمر اطرف کی سخاوت کے بیان میں ہے۔

عمر کی وفات ستتر (۷۷) سال کی عمر میں ہوئی بقول ابنِ خداع اور ایک جماعت نے اس پر انحصار کیا کہ عمر ۷۵ سال کے تھے۔

پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں یہ پایا کہ عمر بن علی نے مصعب بن زبیر کی جنگ دیکھی اور وہ اس (مصعب) کے اصحاب میں سے تھے اور یہ (عمر) قتل ہوئے اور ان کی قبر ایک مکان میں ہے اور یہ روایت باطل ہے اور حقائق سے دُور ہے اور میرے کچھ دوستوں نے مجھے یہ کہا یہ (جس کے بارے میں مصعب والی روایت ہے) عمر اصغر بن علیؑ ہیں اور میں اس روایت کی صحت سے بھی لاعلم ہوں۔

مذکورہ بالا روایت کے غیر مصدقہ ہونے پہ روایت ہے جو دندانی نسابہ نے اپنے دادا سیّد یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجة بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ سے لی کہ عمر بن علی نے اپنے بھتیجے حسن مثنیٰ سے صدقاتِ علی لینے کے لیے بنی عبدالملک سے جھگڑا کیا (یعنی عبدالملک کے فرزند سے) اور یہ زعم کیا گیا کہ وہ مصعب کے ایام میں زخم لگنے سے مر گئے، جب کہ مصعب اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر سے پہلے قتل ہوا اور اُس وقت عبدالملک بن مروان زندہ تھا اور عبدالملک بن مروان کا کوئی فرزند اس کی زندگی میں تخت نشین نہیں ہوا اور یہ تضاد ہے۔ (کیونکہ مصعب کوعبدالملک نے قتل کیا اور عمر بن علی ولید بن عبدالملک کے پاس صدقاتِ علیؑ حسنؑ مثنیٰ بن امام حسن سے لینے کے لیے گئے اور جب صدقات نہ ملے تو جھگڑا کر کے واپس آ گئے۔

ہم موضح نسابہ کی روایت کی جانب واپس چلتے ہیں۔

نہم ابوبکر بن علیؑ جن کا نام عبداللہ تھا آپ یومِ عاشورہ قتل ہوئے۔ آپ کی والدہ نہشلیہ تھیں۔

دہم عبیداللہ بن علی وہ اپنے ماموؤں کے ہمراہ بنی تمیم بصرة میں تھے۔ حتیٰ کہ مختار کے پاس رہے اور پھر جب وہ مصعب کے پاس تھے تو زخمی تھے۔ آپ فوت ہوئے تو آپ کی قبر ''مزار'' بصرة میں بنائی گئی جہاں آج تک آپ کا مزار ہے اور مصعب بن زبیر امیر مختار کے ساتھیوں کی مذمت کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ انھوں نے اپنے امام کے بیٹے کو قتل کر دیا۔

یازدہم یحییٰ بن علیؑ بقول موضح نسابہ کہ آپ طفلگی میں اپنے والد کی حیات میں فوت ہوئے آپ کی والدہ اسماء بنتِ عمیس خثعمیہ تھیں۔

عبداللہ بن جعفر اور محمد بن ابی بکر آپ کے مادری بھائی تھے۔[۱]

بقول ابواسماعیل طباطبا کہ عبیداللہ بن علی کو کوفہ میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے ساتھیوں نے قتل کیا۔[۲]

## ۳۲۔اخبار دختران علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

اوّل اُم کلثوم بنتِ علی علیہ السّلام جن کا نام رقیہ تھا بقول موضح نسابہ عمری علوی کہا گیا کہ ان کی شادی حضرت عمرؓ سے ہوئی۔ ابومحمد حسن بن احمد بن القاسم بن محمد عوید علوی محمدی نقیب اخباری بغداد نے روایت کی کہ ہمارے خاندان (علوی خاندان) کا دعویٰ ہے کہ بی بی وہاں نہیں گئیں۔[۳]

سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ ابومحمد نوبختی کے مطابق بی بی کی رُخصتی سے قبل ہی حضرت عمرؓ قتل ہو گئے اس وقت بی بی کم سن تھیں۔ اس لیے ان کی شادی عون بن جعفر طیار اپنے چچازاد سے ہوئی اور ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی محمد بن جعفر طیار سے ہوئی اور یہ روایت کہ حضرت عمرؓ کا ان سے زید نامی فرزند تھا اور زید اور بی بی ایک دن فوت ہوئے یہ روایت ضعیف اور غیر منطقی ہے۔[۴]

ہمارے نزدیک بھی یہ شادی ثابت نہیں ہے حالانکہ بعض مصنّفین نے اسے نقل کیا لیکن عقلی اور نقلی ذریعے سے یہ ثابت نہیں ہوتی۔

دوم زینب بنتِ علیؑ آپ کی کنیت اُم الحسن تھی۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ رسولؐ اللہ تھیں اور آپ نے اپنی والدہ سے روایت کی آپ کو زینب الکبریٰ بھی کہتے ہیں۔ آپ کی شادی عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ سے ہوئی اور علی، عون اور عباس پیدا ہوئے۔ موضع نسابہ نے یہی کہا ہے اور دندانی نسابہ نے اپنے دادا یحییٰ عبیدلی سے یہی روایت کی۔[۵]

جب کہ المجدی فی انساب الطالبین میں ہی عمری نے دوسری جگہ آپ کے چار فرزند لکھے (۱)۔علی، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔جعفر، (۴)۔عباس۔

جب کہ یحییٰ نسابہ سے روایت ہے کہ سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کی پانچ اولادیں تھیں (۱)۔علی (زینبی)، (۲)۔جعفر، (۳)۔عون، (۴)۔عباس، (۵)۔اُم کلثوم۔[۶]

سوئم رملہ بنتِ علی علیہ السّلام آپ کی والدہ اُم سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی تھیں۔ آپ کی شادی عبداللہ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی۔ مصعب زبیری کے بقول کہ عبداللہ بن ابی سفیان کو ابی الھیاج بھی کہتے ہیں۔

چہارم اُم الحسن بنتِ علی علیہ السّلام آپ کی والدہ بھی اُم سعید بنتِ عروہ بن مسعود ثقفی تھیں۔ آپ کی شادی جعدہ بن ھبیرہ بن ابی وھب بن عمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم سے ہوئی اور اولاد بھی ہوئی جب کہ مصعب زبیری کے بقول دوسری شادی جعفر بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی اور یہاں آپ کی اولاد نہ ہوئی۔ (نسب قریش، ص ۴۵) اور جعدہ مولا علیؑ کے بھانجے تھے۔

پنجم امامہ بنتِ علی علیہ السّلام ابی علی موضح نسابہ کی روایت کے مطابق آپ کی شادی صلیب بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی جب کہ مصعب زبیری نے صلیب کی بجائے صلت تحریر کیا اور تحریر کیا کہ ان کی اولاد بھی ہوئی۔

ششم فاطمہ بنتِ علی علیہ السّلام آپ کی شادی ابی سعید بنتِ عقیل بن ابی طالب سے ہوئی۔ مصعب زبیری کہتے ہیں کہ آپ کی حمیدہ نامی بیٹی بھی ہوئی اور بقول زبیری شادی محمد بن ابی سعید بن عقیل سے ہوئی۔

ہفتم خدیجہ بنتِ علی علیہ السّلام آپ کی شادی عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی اور سعد ہوئے۔ عمری اور سیّد جعفر اعرجی کی روایت کے مطابق دوسری شادی ابوسنابل عبدالرحمان بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف سے ہوئی۔[۷]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۹۹۔۱۹۴ ۲۔منتقلہ الطالبیہ، ص ۲۶۱ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۱۹۴ ۴۔مناہل الضرب، ص ۸۷

۵۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۰ ۶۔الذریہ الطاہرہ، حدیث ۲۲۵، ص ۱۶۶ ۷۔المجدی، ص ۲۰۰، نسب القریش، ص ۴۶، مناہل الضرب، ص ۸۸

ہشتم میمونہ بنتِ علی علیہ السّلام بقول موضح نسابہ اِن کی شادی عبداللہ اکبر بن عقیل بن ابی طالبؑ سے ہوئی اور پھر بقول جعفر اعرجی دوسری شادی تمام بن عباس بن عبدالمطلب سے قرار پائی۔[۱]

نہم رقیہ صغریٰ بنتِ علی کی شادی مسلم بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی جب کہ سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ ان کی دوسری شادی محمد بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی۔[۲]

دہم زینب صغریٰ بنتِ امام علی علیہ السّلام بقول موضح نسابہ آپ کی شادی محمد بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ آپ کی شادی محمد بن عقیل سے رقیہ کی وفات کے بعد ہوئی اور محمد بن عقیل کی وفات پر آپ کی شادی فراس بن جعدہ بن ہبیرہ سے ہوئی۔[۳]

زبیری کہتا ہے کہ زینب صغریٰ کی شادی محمد بن عقیل سے ہوئی اور ان کے فرزند عبداللہ پیدا ہوئے جنھوں نے ان سے احادیث روایت کیں ان کی اولاد عقیل، عبدالرحمان اور قاسم جاری ہوئی اور زینب کی دوسری شادی کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور ان سے اُم کلثوم بنت کثیر پیدا ہوئیں جن کی شادی جعفر بن تمام بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور کثیر انقرض تھا۔[۴]

یازدہم۔ اُمِ ہانی فاختاہ بنتِ امام علی علیہ السّلام بقول موضح نسابہ آپ کی شادی عبدالرحمان بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی جب کہ زبیری کے بقول آپ کی شادی عبداللہ اکبر بن عقیل بن ابی طالب سے ہوئی اور آپ کی اولاد میں محمد جو کربلا میں شہید ہوئے عبدالرحمان مسلم اور اُمِ کلثوم تھے۔[۵]

دوازدہم اُمِ کلثوم صغریٰ بنتِ امیرالمومنین علی علیہ السّلام جن کو نفیسہ بھی کہتے ہیں بقول موضح نسابہ عمری آپ کی شادی عبداللہ اصغر بن عقیل بن ابی طالبؑ سے ہوئی۔[۶]

سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی والدہ اُمِ سعید ثقفیہ تھیں آپ کی شادی کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور زبیری کہتے ہیں آپ کی شادی عبداللہ اکبر بن عقیل سے ہوئی اور اُمِ عقیل نامی صاحبزادی تولد ہوئیں پھر دوسری شادی زینب الصغریٰ بنتِ علی کے بعد کثیر بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور حسن پیدا ہوئے اور پھر تیسری شادی تمام بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور نفیسہ پیدا ہوئیں۔ نفیسہ بنتِ تمام کی شادی عبداللہ بن امام زین العابدین سے ہوئی۔[۷]

موضح نسابہ کہتے ہیں ان کے علاوہ حضرت علی بن ابی طالب کی صاحبزادیوں کی شادیوں کا تذکرہ کہیں نہیں اور امیرالمومنین کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ امیرالمومنین کی اولاد پانچ پسران (۱)۔ حسنؑ، (۲)۔ حسینؑ، (۳)۔ محمد حنفیہ، (۴)۔ عباس، (۵)۔ عمر اطرف سے جاری ہوئی۔

## باب ششم دفتر اوّل

## ۳۳۔ نسل امیرالمومنین حسن بن امام علی بن ابی طالب علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور القابات میں مجتبیٰ، تقی، طیب، سیّد اور سبط ولی مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت پندرہ (۱۵) رمضان المبارک ہجرت کے تیسرے سال ہوئی۔ آپ کے فضائل اور مناقب کثیر ہیں۔ آپ کی شہادت زہر سے ہوئی آپ کی بیوی جعدۃ بنت اشعث بن قیس الکندی نے معاویہ کی سازش سے آپ کو زہر دیا اور پچاس ہجری کو بمطابق اڑتالیس سال عمر صفر کے مہینے میں آپ کی شہادت ہوئی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا

۱۔المجدی، ص ۲۰۰، مناہل الضرب، ص ۸۷ ۲۔مناہل الضرب، ص ۸۷ ۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۸۷

۴۔نسب القریش، ص ۴۵ ۵۔نسب القریش، ص ۴۵ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۰ ۷۔نسب القریش، ص ۴۵

آپ کی اولاد کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔

بقول ابی نصر بخاری آپ نے تیرہ (۱۳) فرزند اور چھے دُختران تھیں جب کہ آپ کی اولاد دو پسران ابومحمد حسن بن حسن بن علی اور ابوحسین زید بن حسن بن علی اور سیّدہ اُمِ عبداللہ بنتِ امام حسن بن علی علیہ السّلام سے جاری ہوئی۔[۱]

شیخ شرف عبیدلی تہذیب الانساب میں کہتے ہیں کہ امام حسن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی، جن میں عمر بن حسن اور حسین اثرم بن حسن انقرض ہوئے اور حسن مثنیٰ بن حسن اور زید بن حسن کی اولاد باقی رہی۔[۲]

ابالحسن علی عمری المجدی فی انساب الطالبین میں شیخ شرف عبیدلی نسابہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ امام حسن علیہ السّلام کی کل سولہ (۱۶) اولادیں تھیں جن میں پانچ دُختران تھیں۔ ان میں (۱)۔زید، (۲)۔حسن، (۳)۔حسین اثرم، (۴)۔طلحہ، (۵)۔اسماعیل، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔حمزہ، (۸)۔یعقوب، (۹)۔عبدالرحمان، (۱۰)۔ابوبکر، (۱۱)۔عمر، (۱۲)۔اُمِ خیر رملہ، (۱۳)۔فاطمہ، (۱۴)۔اُمِ حسن، (۱۵)۔اُمِ سلمۃ، (۱۶)۔اُمِ عبداللہ، (۱۷)۔رقیہ اور پھر عمری موضح عمری علوی نسابہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے (۱۸)۔قاسم بن حسن کا اضافہ کیا ہے جو کہ یومِ عاشور شہید ہو گئے۔[۳]

اوّل قاسم بن حسن پھر عمری کہتے ہیں کہ یہ درست اضافہ ہے جو امام حسنؑ کے بیٹے کا میں نے پڑھا ہے اور میرے والد ابی الغنائم محمد بن علی بن محمد بن محمد بن احمد بن علی بن محمد الصوفی عمری نسابہ جو کہ بصریوں کے نسابہ تھا اور اُن کے اس (نسخے) پر دستخط موجود تھے اور جب میں نے ان سے اور جب ۴۳۵ ہجری میں مَیں نے ان سے دوسری مرتبہ پڑھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ قاسم کا خون بنی عدی پر ہے۔ زبیری کے بقول قاسم یوم الطف کو شہید ہوئے۔

دوم بقول موضح نسابہ کہ عبداللہ بن حسن جو کہ ابوبکر تھے۔ یومِ عاشور کو قتل ہوئے ان کی زوجہ سکینہ بنت الحسین تھیں۔ ان کا خون بنی غنی پر ہے۔[۴]

سوم عبدالرحمان بن حسن علیہ السّلام بقول موضح نسابہ ان کی وفات ابواء میں احرام باندھے ہوئے ہوتی وہ امام حسینؑ کے ہمراہ تھے ان کا کفن سلائی نہیں ہوا اور نہ ان کا چہرہ ڈھانپا گیا۔

میرے خیال میں عبدالرحمان بن امام حسنؑ اپنے چچا امام حسینؑ کے ہمراہ جب امامِ عالی مقام مکہ کے لیے عازمِ سفر ہوئے تو ابواء کے مقام پر فوت ہوئے اور انھیں یہاں پر دفن کر کے امام حسین مکہ اور مکہ سے کوفہ کے لیے چل پڑے۔

چہارم حسین اثرم بن امام حسن علیہ السّلام عمری نسابہ موضح نسابہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حسین کو اثرم کہا جاتا ہے ان کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی اولاد صرف بیٹیوں سے جاری ہوئی اس لیے آپ انقرض ہوئے۔ آپ کی اولاد میں حسین، علی، محمد، اُمِ سلمہ، فاطمہ اور اُمِ کلثوم تھیں۔ ان میں اُمِ کلثوم بنتِ حسین اثرم بن امام حسن کی شادی علی بن عبداللہ بن عباس سے ہوئی دو فرزند سلیمان اور ہارون پیدا ہوئے۔ اُمِ سلمہ کی شادی حسن بن زید بن حسن سے ہوئی، جب کہ فاطمہ بنتِ حسین اثرم بن امام حسن کی والدہ اُمِ حبیب بنتِ عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام تھیں اور آپ کی نانی اُمِ عبداللہ بنتِ عقیل بن ابی طالب تھیں آپ کی شادی امام جعفر صادقؑ سے ہوئی اور دو فرزند پیدا ہوئے اسماعیل اعرج اور عبداللہ افطح یوں حسین اثرم بن امام حسنؑ انقرض ہوئے۔[۵]

پنجم طلحہ بن امام حسن السبطؑ ۔ بقول ابوعلی عمری آپ طلحہ الجواد تھے اور آپ کی والدہ بنی تیم قریش سے تھی۔[۶]

بقول ابوعبداللہ زبیری آپ کی والدہ اُمِ اسحاق بنتِ طلحہ بن عبیداللہ تیمی تھیں اور آپ کی مادری بہنوں میں فاطمہ بنتِ امام حسین بن علی ابن ابی طالب اور آمنہ بنت عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق تھیں۔[۷] آپ درج رہے۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۵ ۲۔تہذیب الانساب، نسخہ موصلی ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۱ ۴۔المجدی فی نساب الطالبین، ص ۲۰۱
۵۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص ۶۸ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۲ ۷۔نسب القریش، ص ۵۰

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ آپ طلحات میں سے ایک تھے اور ان طلحات کی تعداد چھ تھی (جو اپنے کسی نہ کسی وصف کی وجہ سے جانے جاتے تھے) اوّل طلحہ بن عبید اللہ تیمی جن کو ان کو طلحۃ الفیاض کہتے ہیں دوم طلحہ بن عبد اللہ بن معمر تیمی سوئم طلحہ بن عبد اللہ بن خلف جن کو طلحہ الطلحات سے معروف تھے۔ چہارم طلحہ بن عبد اللہ بن عوف جن کو طلحۃ الخیر کہا جاتا تھا۔ پنجم طلحہ بن عبد الرحمان بن ابوبکر بن ابی قحافہ جو طلحہ الدراھم مشہور تھے اور ششم طلحہ بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ آپ طلحۃ الجواد مشہور تھے۔[۱]

ششم عمر بن حسن بن علی علیہ السّلام ابوعبداللہ زبیری نے آپ کا نام عمرو تحریر کیا ہے آپ کے دو فرزند اور ایک بیٹی تھی (۱)۔محمد، (۲)۔عمرو، (۳)۔اُم سلمہٰ اور آپ بھی انقرض ہوئے۔ہفتم ابوبکر بن حسن بن علی علیہ السّلام آپ کی والدہ بھی اُم الولد تھیں آپ اپنے چچا امام حسین بن علیؑ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے، موضح نسابہ نے عبداللہ کا نام ابوبکر بھی لکھا ہے جو کہ غلطی ہے۔سیّد یحیٰی نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبید اللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین نے اپنی کتاب المعقبین میں امام حسن بن علیؑ کے تین پسران کا ذِکر کیا جو کربلا میں شہید ہوئے، عبداللہ، قاسم، ابوبکر۔[۲]

ابوالفرج اصفہانی نے بھی مقاتل الطالبین میں ان تینوں پسران امام حسن کا ذِکر شہدائے کربلا میں کیا ہے۔

ہشتم زید بن امام حسن آپ کی والدہ انصاریہ تھیں اور نہم حسن مثنیٰ بن امام حسن آپ کی والدہ فزاریہ تھیں آخر الذکر دونوں پسران سے امام حسنؑ کی اولاد آج دُنیا میں باقی ہے۔

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالبؑ کی دُختران میں اوّل اُم عبداللہ بنت امام حسنؑ جن کو فاطمہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عظیم شان والی تھیں۔ آپ کی شادی اپنے چچازاد سیّد الساجدین علی بن حسینؑ سے ہوئی اور آپ کے چار فرزند تولد ہوئے (۱)۔امام ابوجعفر محمد الباقر، (۲)۔عبداللہ باہر، (۳)۔حسن، (۴)۔حسین زبیری کے بقول یہ حسین الاکبر تھے۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ فاطمہ بنت امام حسنؑ ایک دن اپنے گھر کی دیوار کے سائے میں بیٹھی تھیں کہ دیوار گرنے لگی۔ آپ نے دیوار سے فرمایا تجھے خدا نے مجھ پر گرنے کی اجازت نہیں دی تو دیوار رُک گئی یہاں تک کہ آپ اُٹھ کر دیوار سے دُور جا کر بیٹھ گئیں۔[۳]

دوم اُم سلمہ بنت امام حسنؑ آپ کی شادی بقول ابوالحسن عمری عمر الاشرف بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ سے ہوئی۔

سوئم رقیہ بنت امام حسن علیہ السّلام عمری علوی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی شادی عمر بن منذر بن زبیر بن عوام سے ہوئی اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی یہی تحریر کیا، تاہم اس کے ثبوت کے لیے مزید تحقیق ہونی چاہیے۔

چہارم اُم الحسن بن امام حسن شریف عمری زبیری اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی شادی قریش میں عبداللہ بن زبیر سے ہوئی۔

سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ آپ مکہ میں تھیں اور جس وقت ابن زبیر قتل ہوا تو آپ کے بھائی زید بن حسن بن علی آپ کو مدینہ میں واپس لے آئے۔[۴] یہ بھی غیر منطقی ہے عقلی طور پر اس کے ثبوت بھی نہیں ملتے۔ابوعبداللہ زبیری نے سب سے پہلے یہ شادیاں لکھیں کیونکہ وہ خود بنی زبیر بن عوام سے تھا بعد میں چند امامیہ نسابین نے بھی ان روایات کو قبول کیا لیکن میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہوتیں ان پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔

ابوالحسن عمری تحریر کرتے ہیں کہ میرے استاذ شیخ شرف عبیدلی اپنی کتاب جس کا نام تہذیب الانساب ہے اُس میں حسن بن علی علیہ السّلام کے اعقاب چار بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔حسن (مثنیٰ)، (۲)۔زید، (۳)۔عمر، (۴)۔حسین اثرم جن میں سے عمر اور حسین اثرم انقرض ہو گئے۔ یوں امام حسن علیہ السّلام کی اولاد دو پسران زید اور حسن مثنیٰ سے آج دُنیا میں موجود ہے۔

---

۱۔مناہل الضرب، ص۹۰ ۲۔المعقبین من ولد امیر المومنین، ص ۱۱۱ ۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۹۱

۴۔مناہل الضرب، ص ۹۱، المجدی، ص ۲۰۲، نسب القریش، ص ۵۰

## ۳۴۔نسل زید بن امام حسنؑ بن امام علی ابن ابی طالبؑ

ابنِ خداع نسابہ مصری حسینی ابوالغنائم حسنی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ زید بن حسن کی کنیت ابوالحسین تھی اُن کی والدہ انصاریہ تھیں اور وہ نوّے(۹۰) سال کی عمر میں فوت ہوئے پھر کہتے ہیں کہ میں نے زید بن حسن کی ذریت میں ایک بیٹی اور ابامحمد حسن جس کی اولاد تھی۔ان دونوں کے علاوہ کسی کو نہ پایا پھر عمری بلازری کا کہتے ہیں کہ اُس نے ذکر کیا کہ زید بن حسن کا ایک بیٹا یحییٰ تھا جس کی قبر مصر میں تھی عمری کہتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب میں اس کو نہ پایا اور نہ اس کے بارے میں پڑھا اور یہ غیر معمولی بات ان سے سنی۔[۱]

ابوعبداللہ بن مصعب زبیری کے بقول زید بن حسن کی والدہ اُم بشیر بنتِ ابی مسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرۃ بن عمیرۃ بن عطیہ انصاری تھیں اور زید بن حسن کے مادری بہن بھائیوں میں عمر بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ مخزومی اور اُم سعید بنتِ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھیں۔[۲]

ابی نصر بخاری کے بقول زید بن حسن کی کنیت ابوالحسن تھی اور آپ عمر میں حسن ثنیٰ سے بڑے تھے۔آپ کی وفات مدینہ اور مکہ کے درمیان حاجر نامی علاقے میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۱۰۰ سال تھی پھر ابی نصر بخاری سیّد یحییٰ عبیدلی نسابہ کا قول لکھتے ہیں کہ زید کی وفات ۹۵ سال کی عمر میں ہوئی اور زید نے اپنے چچا امام حسینؑ بن علی بن ابی طالب کی مدد کرنے میں دیر کی اور وہ اپنے چچا کے ہمراہ کوفہ نہیں گئے اور چچا کے قتل کے بعد عبداللہ بن زبیر کی خلیفہ کے عنوان سے بیعت کر لی ان کی مادری اور پدری بہن عبداللہ بن زبیر کی زوجیت میں تھی وہ عبداللہ بن زبیر کے قتل تک ان کے ہمراہ رہے اور اس کے قتل کے بعد اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے واپس لے آئے۔[۳]

پھر ابنِ عنبہ موضح نسابہ عمری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ متولی صدقات رسول اللہؐ تھے آپ نے عراق جانے میں اپنے چچا حسینؑ سے اختلاف کیا اور بعد میں عبداللہ بن زبیر کی بیعت کر لی۔آپ کی مادری پدری بہن اُم الحسن عبداللہ بن زبیر کی زوجیت میں تھی۔[۴]

تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ زید بن حسن کی اولاد صرف ایک فرزند ابومحمد حسن سے جاری ہوئی۔

## ۳۵۔نسل ابومحمد حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام

سیّد یحییٰ عقیقی عبیدلی کے بقول آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ابوالغنائم حسنی نسابہ کا بھی مجدی میں یہی قول ہے۔ابی نصر بخاری کے بقول اس اُم الولد کو زجاجہ کہا جاتا تھا اور اس کا لقب رق تھا اور ابنِ عنبہ نے لقب رقر قا تحریر کیا ہے۔

ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ زید بن حسن کی اولاد صرف حسن بن زید سے جاری ہوئی اور حسن بن زید منصور عباسی کی جانب سے مدینے کے امیر تھے اور علویوں میں سب سے اوّل سیاہ لباس انھوں نے پہنا اور وہ ۱۶۸ ہجری کو ۸۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے انھوں نے منصور، مہدی، ہادی اور ہارون رشید کا زمانہ دیکھا۔[۵]

ابنِ عنبہ تحریر کرتے ہیں کہ حسن بن زید بنی عباس کے لیے اپنے چچا حسن ثنیٰ کی اولادوں کی جاسوسی کرتے تھے پھر کہتے ہیں کہ زید بن حسن کی اولاد صرف حسن سے جاری ہوئی اور زید بن حسن کی ایک بیٹی نفیسہ تھی جس کی شادی ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی اور ان سے اولاد بھی ہوئی اور وہ مصر میں فوت ہوئیں جہاں ان کا مزار ہے۔اہل مصر ان کو الست نفیسہ کہتے ہیں اور ان کی بہت تعظیم کرتے ہیں اور ان کی قسمیں کھاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ عبدالملک بن مروان کی زوجیت میں تھیں، پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں زیادہ صحیح روایت پہلی ہے اور زید بن حسن ولید بن عبدالملک سے ملنے جاتے تھے وہ ان کا بہت احترام کرتا تھا اپنی جگہ پر ان کو بٹھاتا تھا اور اس نے ان کو ایک بار میں ہی تیس ہزار دینار دیئے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۰۲۔۲۰۳ ۲۔نسب قریش،ص۵۰۔۴۹ ۳۔سرسلسلۃ العلویہ، از ابی نصر بخاری نسابہ،ص ۲۱۔۲۰

۴۔عمدۃ الطالب،ص ۶۹ ۵۔سرسلسلۃ العلویہ،ص ۲۲۔۲۱

پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس کا مزار مصر میں ہے وہ نفیسہ بنتِ حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام ہیں ان کی شادی اسحاق موتمن بن امام جعفر صادقؑ سے ہوئی۔ پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ اوّل روایت صحیح ہے کیونکہ ثقات نسابین سے ثابت ہے واللہ اعلم۔[۱]

شیخ شرف عبیدلی اور ابنِ عنبہ نسابہ کے نزدیک حسن بن زید بن امام حسن کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی اور عمری نے بھی شیخ شرف عبیدلی کی کتاب تہذیب الانساب کا حوالہ دے کر مجدی میں سات پسران کی اعقاب کا ذِکر کیا، جب کہ ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ حسن بن زید کی اولاد سات بیٹوں سے جاری ہوئی، جن میں سے لوگوں میں پانچ کی اولاد ثابت ہے۔

۱۔ القاسم ۔ جن کی والدہ اُم سلمہ بنت حسین اثرم بن امام حسن علیہ السّلام تھیں۔ بقول ابی نصر بخاری یہ اپنے والد کی بڑی اولاد تھے (۲)۔ ابوالحسن علی جن کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی وفات منصور کی قید میں ہوئی۔ ابنِ عنبہ کہتا ہے کہ آپ کا لقب سدید تھا۔ (۳)۔ ابوطاہر زید آپ کی والدہ اُم الولد نوبیہ تھیں، (۴)۔ ابواسحاق ابراہیم آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، (۵)۔ ابوزید عبداللہ آپ کی والدہ بھی بنی شیبان کی اُم الولد تھیں جن کا نام جریدہ تھا، (۶)۔ ابوالحسن اسحاق کوکبی آپ کی والدہ اُم الولد بخاریہ تھیں جب کہ ابنِ عنبہ کے بقول بحرانیہ تھیں، (۷)۔ ابومحمد اسماعیل کی والدہ بھی اُم الولد تھیں اور یہ سب سے چھوٹے تھے۔[۲]

ابنِ عنبہ مزید تحریر کرتے ہیں کہ ابی نصر بخاری نے کہا کہ لوگوں میں حسن بن زید کی اولاد پانچ بیٹوں سے ثابت ہے ان میں قاسم، علی، زید، اسحاق، اسماعیل ہیں اور یہ پانچ صاحب اعقاب تھے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف ابراہیم میں یہ ہے کہ آیا اس کی اولاد باقی رہی اور عبداللہ کی اولاد تھی یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے، پھر بعض کا ذِکر جنھوں نے اس اختلاف کی نفی کی جیسا کہ بقول الشیخ سیّد تاج الدین ابنِ معیہ کہ حسن بن زید بن حسن کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی جن میں سے تین کی اولاد کثرت میں تھی۔ قاسم جس کی اولاد سے بہت گھرانے تھے اسماعیل اور علی سدید جب کہ چار کی اولاد کم تھی جن میں اسحاق، زید، عبداللہ اور ابراہیم ہیں۔[۳]

## ۳۶۔ نسل القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام

سیّد یحییٰ نسابہ مدنی کے بقول آپ کی والدہ اُم سلمۃ بنتِ حسین اثرم بن امام حسنؑ تھیں۔ آپ نے عباسیوں کا محمد نفس زکیہ کے مقابلے میں ساتھ دیا بقول ابنِ عنبہ آپ بنی حسن مثنیٰ پر عباسیوں کی جانب سے جاسوس مقرر تھے۔[۴]

ابوالحسن عمری کہتے ہیں کہ قاسم زاہد، ورع آپ کی چھے اولادیں تھیں جن میں چار فرزند (۱)۔ عبدالرحمان شجری ، (۲)۔ محمد بطحانی ، (۳)۔ حمزہ ، (۴)۔ حسن، (۵)۔ خدیجہ، (۶)۔ عبیدۃ تھے، جن میں عبیدہ بنتِ قاسم کی شادی اپنے چچازاد طاہر بن زید بن حسن سے ہوئی اور خدیجہ بنت قاسم کی شادی عبدالعظیم بن علی سدید بن حسن سے ہوئی اور پسران میں حسن بن قاسم جن کا ایک فرزند حسین تھا جو سرزمین دیلم میں غائب (لاپتہ) ہوئے۔[۵]

شیخ شرف عبیدلی فرماتے ہیں کہ قاسم بن حسن بن زید کی اولاد تین پسران سے باقی رہی: (۱)۔ عبدالری شجری، (۲)۔ محمد بطحانی، (۳)۔ حمزہ۔[۶]

## ۳۷۔ نسل حمزہ بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسن السبطؑ

عمری کے مطابق آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، پھر عمری کہتے ہیں کہ شیخ شرف عبیدلی نے فرمایا کہ حمزہ بن قاسم بن حسن کی اولاد میں ''صح'' ہے اور ابوحسین بن دینار اسدی نسابہ، ابوعمر وعثمان بن مقتاب نسابہ اور ابنِ خداع نسابہ کے بقول حمزہ کی چھے اولادیں تھیں (۱)۔ علی جس کی والدہ فاطمہ بنتِ علی سدید بن حسن، (۲)۔ حسین، (۳)۔ محمد، (۴)۔ اُم علی جن کی شادی ابنِ ارقط سے ہوئی، (۵)۔ اُم الحسن جن کی شادی محمد دیباج بن امام جعفر صادق سے

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۸۰ ۲۔ سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۲، عمدۃ الطالب، ص ۷۱ ۳۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۷۱
۴۔ عمدۃ الطالب، ص ۷۰ ۵۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۳ ۶۔ تہذیب الانساب، نسخہ بخط موصلی، ص ۱۷۴

ہوئی،(٦)۔اُمینہ جس کی شادی جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ سے ہوئی اور ان سے بیٹی پیدا ہوئی۔

اوّل علی بن حمزہ کے ایک فرزند محمد تھے جن کے لا پتہ ہونے کی خبر ہے۔دوم حسین بن حمزہ کی والدہ اُم الولد تھیں ان کی اولاد یمامہ میں تھی۔سوئم محمد بن حمزہ کی والدہ اُم الولد تھیں ان کی اولاد میں (١)۔حمزہ،(٢)۔حسن،(٣)۔عبداللہ تینوں لا پتہ ہوئے،(٤)۔حسین جو کہ ایک اُم الولد سے تھے ابوعبداللہ حسین کوکبی بن احمد دخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ کے ہمراہ قتل ہوئے۔یہ قول عمری نے تحریر کیا جب کہ شریف نسابہ ابنِ خداع ارقطی کے بقول حسین،حسن اور حمزہ ابنان محمد بن حمزہ بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب تینوں ابوعبداللہ حسین کوکبی کے ہمراہ قتل ہوئے،جب کہ نسابہ مجدی کے بقول حمزہ بن قاسم بن حسن کی اولاد میں ایک بیٹی میمونہ بنتِ حمزہ بھی تھی جس کی شادی زید بن امام موسیٰ کاظم سے ہوئی اور ان کے ہاں ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔[١]

ابنِ عنبہ فرماتے ہیں کہ عمری نے کہا کہ قزوین اور دیلم میں ایک قوم خود کو علی اور محمد ابنان حمزہ بن قاسم سے منسوب کرتی ہے پھر کہتے ہیں کہ حمزہ فی صح ہیں۔

بقول تاج الدین نقیب کہ قاسم بن حسن کی اولاد دو فرزندوں محمد بطحانی اور عبدالرحمان شجری سے جاری ہوئی اور یہ صحیح ہے اور اگر حمزہ کے اعقاب شیخ شرف عبیدلی اور عمری کے زمانے میں فی ''صح'' تھے تو آج ان کو کون واضح اور مکمّل ثبوت دلائے گا اور یہ کیسے ہوگا۔[٢]

## ٣٨۔نسل محمد بطحانی بن قاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

سیّد یحییٰ عبیدلی مدنی فرماتے ہیں کہ محمد بطحانی کی والدہ امامہ بنتِ صلت بن ابی عمرو بن ربیعہ قبیلہ ثقیف سے تھیں اور آپ کی اولاد سات پسران (١)۔قاسم،(٢)۔علی،(٣)۔موسیٰ،(٤)۔ابراہیم،(٥)۔احمد،(٦)۔عیسیٰ،(٧)۔ہارون سے باقی رہی۔[٣]

جب کہ شیخ شرف عبیدلی کے بقول آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(١)۔قاسم،(٢)۔ابراہیم،(٣)۔عیسیٰ،(٤)۔موسیٰ،(٥)۔ہارون،(٦)۔علی اور ابی نصر بخاری کے مطابق علی،قاسم،موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم اور عبدالرحمان سے اولاد جاری ہوئی۔عزیزالدین مروزی نے بھی چھے فرزند تحریر کیے جس طرح شیخ شرف نے چھے تحریر کیے اور فخرالدین رازی نے بھی وہی ذکر کیا جو یحییٰ نسابہ نے ذِکر کیا،جب کہ عمری نے نو پسران لکھے جن میں سے مذکورہ سات کی اولاد لکھی ہے،لیکن ابنِ عنبہ نے ساتواں فرزند عبدالرحمان لکھا ہے۔اس کا مطلب ہے یحییٰ نسابہ متوفی ٢٧٧ کے زمانے میں احمد صاحبِ اعقاب تھا لیکن بعد کے نسابین نے ان کا ذِکر اس لیے نہیں کیا کہ ان کی اولاد ان کو نہ ملی۔

عمری نے محمد البطحانی کی بارہ اولادیں تحریر کی ہیں جن میں (١)۔فاطمہ،(٢)۔فاطمہ،(٣)۔مبارکہ اور پسران شیخ شرف عبیدلی نے بقول عمری جوابی الغنائم سے نقل کیے(٤)۔احمد،(٥)۔ابراہیم،(٦)۔عبدالرحمان،(٧)۔علی،(٨)۔ہارون،(٩)۔عیسیٰ،(١٠)۔قاسم،(١١)۔ابراہیم،(١٢)۔موسیٰ۔

ان میں اوّل احمد بن محمد بطحانی انقرض ہو گئے۔

دوم ابراہیم اصغر بن محمد بطحانی آپ درج فوت ہوئے۔

## ٣٩۔نسل عبدالرحمان بن محمد بطحانی بن قاسم بن حسن

آپ کے دو پسران کا ذِکر ملتا ہے(١)۔جعفر اور (٢)۔علی۔

اوّل جعفر بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی: ابوالحسن عمری نسابہ تحریر کرتے ہیں کہ کوفیوں نے عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی کی اعقاب کا ذِکر نہیں کیا اور یہ قول شیخ شرف عبیدلی کا ہے اور کہتے ہیں میں نے عدی زرع نسابہ کے شجر سے پایا کہ عبدالرحمان بن محمد بطحانی کے دو بیٹے تھے جعفر اور علی اور علی کا ایک

١۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ٢٠٤ ٢۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ٧١ ٣۔المعقبون من ولد امیر المومنین،تحقیق فارس حسون،ص ٣٤٤

فرزند محمد لاغر تھا، پھر جعفر بن عبدالرحمان کی اولاد سے احمد بن جعفر بن عبدالرحمان بن بطحانی تھے جن کے تین پسران تھے۔ طاہر طبرستان میں، عیسیٰ رے میں اور کوچک آمل میں اور ہم کیا جانتے ہیں عبدالرحمان بن محمد بطحانی کی آج تک کی اولاد کے بارے میں اور محمد بطحانی کی اولاد آج علی، ہارون، عیسیٰ، موسیٰ، القاسم اور ابراہیم سے بڑی تعداد میں ہے اور یہ قول شیخ شرف عبیدلی نسابہ کا ہے۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ میں نے پایا کہ ناصرالدین علی بن مہدی بن محمد بن حسین بن زید بن محمد بن احمد بن جعفر بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی جو قم کے ایک بازار میں محلّہ سورانیک میں ایک مدرسہ میں دفن ہیں لیکن محمد بن احمد بن جعفر بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی کا ذِکر کسی ایک نسابہ نے بھی نہ کیا اُنھوں نے جو ذِکر کیا وہ میں نے آپ کو بتایا واللہ اعلم۔[۲]

جعفر بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی کی نسل ہمارے نزدیک فی صحیح ہے کیونکہ ان کی اولاد ہونے کے شواہد موجود ہیں تاہم نسابین تک ان کی خبر نہ آئی۔

دوم علی بن عبدالرحمان بن محمد بطحانی کا ایک فرزند محمد لاغر تھا جس کی اولاد کا ذِکر موجود نہیں۔

## ۴۰۔علی بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

ابوالحسن عمری نسابہ تحریر کرتے ہیں کہ ابی المنذر اور ابن دینار نسابہ کی روایت کے مطابق آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں تین بیٹیاں تھیں (۱)۔مبارکہ، (۲)۔خدیجہ، (۳)۔فاطمہ اور بیٹوں میں (۴)۔القاسم طبرستان میں عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابی الغنائم کے بقول آپ کوفہ میں درج تھے اور کچھ دیگر نے کہا قاسم کی اولاد طبرستان میں تھی۔(۵)۔حسن اطروش جن کی اولاد جرجان میں تھی اور عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم صوفی نسابہ کے بقول کوفہ میں ان کی اولاد تھی لیکن ان کی اولاد طبرستان میں ہوئی جن میں ایک بیٹا محمد اور ایک بیٹی فاطمہ تھی۔(۶)۔حسین بن علی بن محمد بطحانی۔۔۔عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم نسابہ کے بقول کہ کوفہ میں ابی منذر نسابہ کی تحریر دیکھی ان کو بنوشدید کہا گیا اور یہ سہواً کہا گیا حالانکہ علی بن حسن بن زید بن حسن السبطؑ کا نام شدید تھا نہ کہ حسین بن علی بن محمد بطحانی کا، پھر عمری کہتے ہیں کہ حسین بن علی بن محمد بطحانی کی سات اولادیں تھیں جن میں لڑکیاں بھی تھیں میرے والد کی روایت کے مطابق فاطمہ، خدیجہ، اور تین درج بیٹے جن میں زید، احمد اور محمد تھے اور دو بیٹے صاحبِ اولاد تھے۔ ابوالحسن علی کوفی جندی اطروش اور ابوالقاسم حمزہ اور عمری کہتے ہیں یہ میں نے اپنے والد ابی الغنائم بن مھلبیہ نسابہ سے پڑھا۔[۳]

جب کہ بقول عزیزالدین مروزی نسابہ کہ علی اکبر شدید بن محمد بطحانی کی اولاد میں سے صحیح اور مشہور احمد پر منتہیٰ ہوتی ہے جو کہ حمص میں فوت ہوئے اور ان کی اولاد دمشق اور مراغہ میں ہے۔ یہ احمد اور محمد بالکوفہ ابنان حسین اصغر جندی بغداد بن علی اصغر جندی اطروش بغداد (جو قصیر منتقل ہوئے) بن حسین اکبر اطروش بن علی اکبر شدید المذکور تھے۔

اور اس احمد بن حسین اصغر جندی کے دو فرزند تھے (۱)۔حسن مراغہ، (۲)۔ابوعلی حسین جن کی اولاد وہاں (مراغہ) ہوئی اور پھر دمشق انتقال کر گئی ان کی چار اولادیں دمشق اور مراغہ میں تھیں جن میں سے ایک ابومظفّر محمد سراھنک جندی دمشق میں تھا اور اس کی اولاد بھی تھی۔[۴]

## ۴۱۔ہارون بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ

بقول ابوالحسن عمری نسابہ اِن کی سات اولادیں تھیں جن میں سے دو دختران تھیں امامہ اور خدیجہ ان میں خدیجہ کے بارے میں ابوالحسن بن دینار نسابہ کا زعم ہے کہ اُن کی شادی عبداللہ بن عبیداللہ بن علی طیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن طالبؑ سے ہوئی اور ان کی اولاد میں کلثم پیدا ہوئیں۔ اور بیٹوں میں (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔حسن، (۴)۔حسین، (۵)۔القاسم تھے۔

عزیزالدین مروزی نسابہ نے ان میں سے صرف محمد اور حسین کی اولاد بیان کی۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۵ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۷۲ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۶ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۴۴

بیت اوّل محمد بن ہارون بقول عزیزالدین مروزی نسابہ آپ کی والدہ دختر حمزہ بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی علیہ السّلام تھیں اور نسابہ عمری کے بقول آپ کی بارہ اولادیں تھیں جن میں لڑکے اور لڑکیاں تھیں۔ بیٹوں میں (۱)۔داؤد اکبر بقول مروزی دینور میں،(۲)۔داؤد اصغر دینور میں، (۳)۔حسین اولاد مدینہ میں اور مروزی کے بقول کوفہ میں،(۴)۔یحییٰ درج،(۵)۔اسحاق،(۶)۔ابوتراب علی،(۷)۔حمزہ اولاد رَےؑ اور طبرستان میں، (۸)۔القاسم،(۹)۔اسماعیل،(۱۰)۔عیسیٰ جن کا ذکر ابومنذر نسابہ نے نہیں کیا۔(۱۱) اور ایک فرزند محمد جس ک ایک بیٹا حمزہ تھا۔[۱]

جب کہ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ یہ حمزہ بن عیسیٰ بن محمد بن ہارون تھا۔[۲]

اور ابنِ عنبہ نے بطن اوّل حسن بن محمد بن ہارون کا نام بھی تحریر کیا ہے۔جس کی اولاد مدینہ میں تھی۔عزیزالدین مروزی نسابہ نے ان میں سے صرف پانچ حضرات کی اولاد لکھی ہے۔ان میں حسین بن محمد بن ہارون کوفہ میں تھے بقول عمری ان کے چھے فرزند اور تین دُختران تھیں(۱)۔اُم علی نے قزوین میں قیام کیا،(۲)۔فاطمہ،(۳)۔اُمِ حسین،(۴)۔حسن المعروف اخی عمر یہ آپ کی مادری بہن کی وجہ سے کہا گیا جو کلثم بنتِ عبداللہ بن عبیداللہ بن علی طیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی تھیں اور حسن کی کوئی اولاد نہ تھی، (۵)۔ابوعیسیٰ علی بقول ابی الغنائم نسابہ ان کی اولاد کی کوفہ میں ایک جماعت ہے جو بنوعزیز کہلاتی ہے،(۶)۔ہارون اقطع بقول ابوالغنائم نسابہ کہ یہ رے میں تھے ان کی والدہ رازیہ تھیں اور ان کی کنیت ابوالحسین تھی۔ان کی اولاد سے شریف السیّد الفقیہ العدلی ابوالحسین احمد بن حسین بن ہارون اقطع المذکور تھے اور ان کی عرفیت ہارونی تھی۔[۳]

اس کے علاوہ حسین بن محمد بن ہارون بن محمد بطحانی کے مزید فرزندوں کا تذکرہ عمری نے نہیں کیا۔ابنِ عنبہ کے بقول ابوعیسیٰ علی بن حسین بن محمد بن ہارون ابنِ عزیزہ سے معروف تھا۔اس لیے اس کی اولاد بنوعزیزہ کوفے میں کہلائی۔[۴]

اور ہارون اقطع بن حسین بن محمد بن ہارون کے بارے میں ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کی اولاد سے شریفان جلیلان تھے جن میں ابوحسین احمد بن حسین بن ہارون اقطع المذکور تھے جنھوں نے کثیر کتابیں فقہ اور کلام میں تحریر کیں ان کی دیلم میں بیعت کی گئی اور ''سیّد موید باللہ'' کے لقب سے نوازا گیا۔[۵]

اور دیگر کہتے ہیں آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔سیّد فقیہ اور زاہد تھے کثرت سے عبادت کرنے والے تھے آپ کی وفات طبرستان میں ۴۲۱ ہجری کو ہوئی اور آپ کو مقابر آئمہ میں دفن کیا گیا۔[۶]

اس کے بعد ان کے بھائی ابوطالب یحییٰ بن حسین بن ہارون اقطع کی بیعت کی گئی یہ بھی اہلِ علم وفضل میں سے تھے آپ نے فقہ اور کلام میں تحریر کیا اور آپ کا لقب ''سیّد الناطق بالحق تھا آپ اپنے بھائی کی وفات کے تین سال بعد تک زیدیہ امامت پر فائز رہے۔آپ کی وفات ۴۲۴ ہجری کو ہوئی اور آپ کو آپ کے بھائی کے پہلو میں دفن کیا گیا، ان کے اور ان کے بھائی کی اعقاب منتشر ہوگئی، جب کہ عزیزالدین مروزی نسابہ نے حسین بن ہارون اقطع کے ایک اور فرزند کا ذِکر بھی کیا ہے۔ابوعبداللہ محمد عبدالعظیم الفاضل جو امامی مذہب پر تھے اور ان کی اولاد سے کثیر علما اور فاضل تھے، پھر ابوالحسن علی بن ہارون اقطع جو کہ آمل میں تھے اور ان کی اولاد بصرہ اور ہمدان میں ہے۔[۷]

بطن ثانی میں حمزہ بن محمد بن ہارون بن محمد بطحانی نسابہ رازی اور نسابہ مروزی کے مطابق آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔زید جس کی اولاد کافی تعداد میں طبرستان میں تھی،(۲)۔علی جن کی اولاد بلخ گئی،(۳)۔القاسم جن کی اولاد رے میں تھی اور بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد قلیل تھی۔ ان میں علی بن حمزہ کی والدہ اُم علی بنت ابی تراب محمد بن عیسیٰ بن محمد بطحانی تھیں۔

ابنِ عنبہ علی، حسن، حسین اور قاسم ابنان ہارون بن محمد بطحانی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''**فما وقفت لھم علیٰ عقب**''[۸]

---

۱۔المجدی،ص۲۰۷ ۲۔مناہل الضرب،ص۱۰۰ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۰۷ ۴۔عمدۃ الطالب،ص۷۳

۵۔عمدۃ الطالب،ص۷۴۔۷۳ ۶۔تہذیب الانساب،ص۱۲۰،شجرۃ المبارکہ،ص۶۵ ۷۔الفخری فی انساب الطالبین،ص۱۴۳ ۸۔عمدۃ الطالب،ص۷۴

## ۴۲۔نسل عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن جن بن زید بن امام حسنؑ

عمری نسابہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ دینار نسابہ کا قول ہے کہ عیسیٰ بن محمد بطحانی کوفہ کے رئیس تھے۔ آپ کی اکیس اولادیں تھیں جن میں پانچ دُختران تھیں(۱)۔زینب الکبریٰ، (۲)۔اُم حسین، (۳)۔اُم سلمہ، (۴)۔اُم علی، (۵)۔زینب صغریٰ۔

بقول ابوالمنذر علی بن حسین نسابہ بجلی کہ درج حضرات میں(۱)۔یوسف جرجان میں فوت ہوئے، (۲)۔عبداللہ طبرستان میں فوت ہوئے، (۳)۔صالح، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔حسین، (۶)۔احمد مکفوف، (۷)۔محمد بقول ابی الغنائم صوفی نسابہ آپ ضریر اکبر تھے، (۸)۔حمزہ بقول ابی الغنائم صوفی عمری آپ اکبر تھے، (۹)۔داؤد، (۱۰)۔احمد پھر ابی منذر کی دارجین والی روایت، (۱۱)۔صالح، (۱۲)۔عیسیٰ درج تھے اور یہ روایت بھی ہے کہ صالح کی ایک بیٹی تھی (دارجین ختم ہوئے)، (۱۳)۔حسن ابومحمد نے سجستان کا سفر کیا اور اس کی خبر ہمیں نہ ملی، (۱۴)۔حمزہ اصغر المقتول طبرستان میں، (۱۵)۔شریف نقیب ابوتراب علی، (۱۶)۔ابوعبداللہ حسین جن کی اولاد طبرستان میں تھی، (۱۷)۔ابوتراب محمد بقول ابوالغنائم عمری نسابہ آپ بلخ میں تھے۔یوں عیسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد میں بائیس افراد بنتے ہیں جن میں المجدی کی روایت کے مطابق صالح کا نام دو مرتبہ آتا ہے یوں یہ اکیس افراد ہیں، پھر عمری کا قول المجدی میں ہے اور اس کی تائید عمدۃ الطالب میں بھی ہے کہ عیسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حمزہ اصغر مقتول، (۲)۔ابوتراب علی نقیب، (۳)۔ ابوعبداللہ حسین ، (۴)۔ ابوتراب محمد ۔[۱]

اور یہ روایت بصریوں کی ہے، جب کہ عزیز الدین مروزی اور فخر الدین رازی کی بھی یہی تحریر ہے۔ بیت اوّل حمزہ اصغر مقتول بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بقول ابوالحسن عمری آپ کی چھے اولادیں تھیں جن میں تین دختران (۱)۔مبارکہ، (۲)۔میمونہ، (۳)۔صفیہ تھیں اور پسران میں (۱)۔شریف نقیبِ طبرستان ابوعلی عیسیٰ جن کی اولاد رے میں تھی، (۲)۔القاسم اعرج المعروف میمون اولاد طبرستان میں، (۳)۔علی طبرستان میں، جب کہ علی بن حمزہ بن عیسیٰ کے بارے میں نسابہ عزیز الدین مروزی کا قول ہے کہ ان کی اولاد مامطیر طبرستان میں ہے۔[۲]

اور قاسم اعرج المعروف میمون بن حمزہ بن عیسیٰ کے بارے میں سیّد جعفر اعرجی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد پانچ پسران احمد، قاسم، زید، حمزہ اور اسماعیل سے طبرستان میں تھی۔[۳]

بیت ثانی:۔نقیب ابوتراب علی بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بقول فخر الدین رازی نسابہ آپ طبرستان کے نقیب تھے۔ آپ کی اولاد طبرستان اور نیشاپور میں گئی جن میں نقباء بھی تھے پھر کہتے ہیں کہ آپ صاحب حلیس داعی صغیر حسن بن القاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ تھے۔[۴]

حلیس اُسے کہتے ہیں جو کسی حال میں اپنے صاحب کو نہیں چھوڑتا۔

بقول عمری نسابہ کہ آپ کی اولاد میں پانچ نفر تھے(۱)۔ابوعلی داؤد عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم محمد نسابہ کے بقول آپ نیشاپور میں تھے اور نقیب ابوتراب علی کی اولاد داؤد کے علاوہ کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی اور بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے جو داؤد تک متّصل ہوتے ہیں (یعنی جن کا نسب داؤد تک آتا ہے) اُن پر شک کیا گیا(۲)۔اُم محمد، (۳)۔حسین، (۴)۔سراھنک، (۵)۔محمد یہ چار فرزند اور ایک دُختر ابوتراب علی نقیب کے تھے۔[۵]

زیادہ نسابین کے مطابق ابوعلی داؤد بن ابی تراب علی بن عیسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی بقول عمری آپ کی اعقاب چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حمزہ آپ ایک علاقے میں تھے جس کا نام خجند ہے، (۲)۔محمد صاحبِ اولاد تھے، (۳)۔احمد، (۴)۔ابوعبداللہ حسین المحدث

۱۔عمدۃ الطالب،ص ۴۷
۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۳۷
۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۱۰۴
۴۔شجرۃ المبارکہ،ص ۴۲
۵۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۰۸

اہلِ نیشاپور نے آپ طعن کیا، جب کہ میرے والد (ابوالغنائم عمری) کے مطابق ان کا نسب اور اولاد، ثابت ہے، جب کہ بقول عمری (۵)۔ پانچویں فرزند زید کی اعقاب کا ذِکر نہیں ہے لیکن فخر الدین رازی نے حمزہ کی بجائے علی نامی فرزند تحریر کیا اور عزیزالدین مروزی نے چھے پسران کو صاحب اعقاب تحریر کیا جن میں مذکورہ علی اور حمزہ دونوں شامل ہیں۔[۱]

بطن اوّل میں ابوعبداللہ حسین بن داوٗد بن ابوتراب علی جن کو طبری بھی کہتے ہیں۔ بقول نسابہ عمری آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی ایک دُختر زینب تھی جس کو اُم الحسین بھی کہتے ہیں اور دو پسران (۱)۔محمد، (۲)۔علی کی اولاد تھی بقول عمری کہ میرے والد ابوالغنائم صوفی کہتے ہیں کہ علی بن ابوعبداللہ حسین کی اولاد میں تین پسران کو پایا جن میں سے ایک قم میں تھا دوسرا رے میں اور تیسرا راوند میں تھا۔

پھر عزیزالدین مروزی نسابہ نے ابوعبداللہ حسین محدث طبری کے دو پسران تحریر کیے، جو صاحبِ اولاد تھے(۱)۔ابی حسن محمد محدث رئیس نیشاپور، (۲)۔ابی علی محمد جن کی اعقاب کثیر تھی اور فخر الدین تحریر کرتے ہیں کہ حسین ابوعبداللہ محدث طبری کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ ابوحسن محمد جو کہ کبارالسادات اور اعیان المحد ثین تھے ان کے کثیر فضائل ہیں ان کا ذِکر حاکم ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ نیشاپور میں کیا ہے اور ابوعلی محمد۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا کہ حسین طبری کے ایک تیسرے فرزند ابوحسن محمد تھے جن کی اولاد بھی تھی۔[۲]

اور ابنِ عنبہ نسابہ نے تیسرے فرزند کا نام ابوحسین محمد تحریر کیا ہے، پھر ان میں ابوالحسن محمد بن ابوعبداللہ حسین طبری جو کہ محدث تھی ان کی والدہ اُم العباس بنتِ عبدالواحد نیلی عامی تھیں۔ آپ نیشاپور سے مرو ہجرت کر گئے۔ آپ کی اولاد سے بقول عزیزالدین مروزی سیّد اجل نقیب النقباء نیشاپور ابومحمد حسن ذخرالدین بن نقیب النقباء ابی القاسم زید بن نقیب ابی محمد حسن بن سیّد ابی القاسم زید بن حسن نقیب نیشاپور ابن ابوالحسن محدث بن ابوعبداللہ حسین طبری المذکور تھے اور بقول مروزی آج بھی ان کی نقابت قائم ہے۔[۳]

پھر ان میں ابوعلی محمد بن ابوعبداللہ حسین طبری محدث کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابوالفضل احمد فقیہ حنفی مدرس نیشاپور تھے۔ پھر ابوحسین محمد بن ابوعبداللہ حسین طبری بن داوٗد کی اولاد بھی تھی۔ بطن ثانی میں احمد بن داوٗد بن ابوتراب علی نقیب کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ (۱)۔زید، (۲)۔علی، (۳)۔ابوعلی تھے جب کہ مروزی کے بقول ابوعلی کا نام داوٗد تھا اور وہ طبرستان کے نقیب تھے ان کی اولاد آمل اور قلیل تعداد میں بصرہ میں آباد تھی۔ اور علی بن احمد بن داوٗد کا لقب خلیفہ تھا جب کہ زید بن احمد کی اولاد کم تھی۔ ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ابوعلی بن احمد سے ابوہاشم محمد تھے جو کہ صاحبِ اولاد تھے اور علی بن احمد سے بھی کافی تعداد میں اولاد تھی، جن میں ابوزید، ابوحرب اور ابوالقاسم مہدی تھے، جب کہ ابوزید بن علی بن احمد بن داوٗد کی اولاد میں تین فرزند(۱)۔محمد کیا کی، (۲)۔سراہنگ، (۳)۔علی تھے۔[۴]

بطن ثالث میں محمد بن داوٗد بن ابی تراب علی نقیب کی اولاد دو پسران حسن اور حسین سے جاری ہوئی، بطن رابع میں حمزہ بن داوٗد بن ابی تراب علی نقیب کی اولاد بقول ابنِ عنبہ خجند میں تھی اور بقول عزیزالدین مروزی نسابہ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابومحمد، (۲)۔ابواحمد محمد، (۳)۔عیسیٰ، (۴)۔علی جن کی اولاد طویل ہے صرف عیسیٰ کی اولاد کم ہے۔[۵]

## ۴۳۔نسل حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم

عزیزالدین مروزی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (۱)۔ابی عبداللہ محمد المعروف ششد یو طبرستان میں جن کی والدہ علویہ تھیں جو کہ کلثوم بنت عبداللہ بن عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علی السّلام تھیں اور (۲)۔القاسم بقول ابوعزوہ خراسان میں تھے، جب کہ ابنِ عنبہ کے بقول تیسرا فرزند (۳)۔علی تھا۔

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۳۸ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۵۷ ۳۔الفخری،ص ۱۳۸
۴۔عمدۃ الطالب،ص ۷۵ ۵۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۳۸

بیت اوّل عمری کہتے ہیں کہ محمد بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور میرے والد ابوالغنائم عمری نسابہ کے بقول وہ بلخ میں مکاری اور ششدیو کے نام سے طبرستان میں معروف تھے اور لفظ ششدیو کی جو تفسیر مجھ تک پہنچی ہے، اُس کے مطابق ''چھے پاگل'' مطلب ہے بقول عمری ان کی پندرہ اولادیں تھیں جن میں دو لڑکیاں (۱)۔ملیکہ،(۲)۔سکینہ کرمان میں تھی اور لڑکوں میں،(۳)۔امیر کا درج،(۴)۔ابونصر سراھنک کرمان میں تھے اور ان کی بیٹی تھی،(۵)۔ابوعلی عیسیٰ منقرض ہوئے،(۶)۔القاسم منصورہ میں،(۷)۔حسین الاصغر،(۸)۔حسین الاکبر اشانی نسابہ نے ان کو دیکھا تھا، (۹)۔ابوطالب علی کی اولاد قم میں تھی،(۱۰)۔زید اکبر،(۱۱)۔زید اصغر،(۱۲)۔محمد پھر عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابی الغنائم نسابہ کے بقول محمد بن محمد ششدیو کی دو اولادیں تھیں۔ایک بلخ میں اور دوسری طالقان میں(۱۳)۔حمزہ کی اولاد جرجان میں،(۱۴)۔احمد کی اولاد شیراز میں اور ان کے بھتیجے ان کے نسب کا اِنکار کرتے تھے،(۱۵)۔علی اکبر مکاری کی اولاد بغداد میں تھی، پھر عمری کہتے ہیں کہ شیخ شرف عبیدالی نسابہ نے کہا کہ ابی نصر بخاری نے بنی ششدیو کا ذِکر شک کے ساتھ کیا۔[۱]

عمری نے جن پندرہ کا ذِکر کیا وہ محمد ششدیو کی ہی اولاد تھی۔عمری نے جس کا ذِکر کیا اس کی تمام اولاد کا ذِکر کیا۔دوسرا عمری نے یہ نسب لکھتے وقت حسین اور عیسیٰ کے درمیان علی لفظ کا اضافہ غلطی سے کر دیا اور ممکن ہے یہ اضافہ ناقل سے سہواً ہو گیا ہو۔

فخرالدین رازی نے محمد ششدیو بن حسین بن عیسیٰ کی اولاد سے پانچ کی اولاد کا باقی رہنا تحریر کیا۔علی اکبر مکاری، ابوالحسن علی اصغر، احمد امیر کا دینور، حمزہ جرجان میں، ابوہاشم حسین قم میں اور ان میں سے ہر ایک کی کثیر اولاد تھی۔[۲]

عزیزالدین مروزی نے بھی پانچ کی اولاد تحریر کی ہے۔جن میں علی اکبر مکاری ابنِ عنبہ کے بقول ان کی عرفیت خربندہ تھی۔علی اصغر رویانی، احمد امیر کا قزوین میں، حسین سراہنگ، حمزہ کی اولاد رے میں کم تھی۔ابنِ عنبہ نے حسین اور سراہنگ کو الگ شمار کیا ہے۔

عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ بطن اوّل علی اکبر مکاری بن ابی عبداللہ محمد ششدیو بن حسین کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔القاسم المعروف اعرابی موصل میں، جن کی نسل ایک فرزند حمزہ سے موصل میں جاری ہوئی،(۲)۔احمد المہدی صاحبِ اولاد تھے،(۳)۔حسین آپ کی اولاد بغداد میں تھی جن میں محمد حصاص صاحبِ اولاد تھا۔(۴)۔زید جس کے دو پسران کی اولاد جاری ہوئی ابوالحسین محمد ابنِ عقیلیہ اور حسین ابنِ زیدیہ آپ کی اولاد بغداد میں بنی زیدیہ کہلائی آپ سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ کے بغداد میں خادم تھے،(۵)۔محمد اعمش بن علی مکاری کی اولاد جبل میں تھی اور ایسا شخص جو اِن میں سے ہو اُسے عادلانہ گواہی کی ضرورت ہے۔بطن ثانی علی رویانی بن ابی عبداللہ محمد ششدیو بن حسین کی اولاد بقول مروزی نسابہ چھے پسران سے جاری ہوئی جن میں سے اکثر رے اور جیلان میں آباد ہیں ان میں ایک ابوالعباس المعروف ما نکدیم، جس کی اولاد رے میں ہے۔دوسرا ناصر جو عیسیٰ ہے اس کی اولاد بھی رے میں ہے۔

بطن ثالث احمد امیر کا ابنِ محمد ششدیو عزیزالدین مروزی نسابہ فرماتے ہیں کہ موجود وقت تک اس کی اولاد میں دو پسران کے علاوہ میں نہیں جانتا۔ان میں(۱)۔ابوالقاسم محمد جس کے دس فرزند تھے جن کی اولاد دینور، زنجان، بغداد اور بخارا میں گئی ابوالغنائم دمشقی زیدی نسابہ نے ان میں سے طاہر کے جس کی اولاد رست اور بغداد میں تھی اور زید جس کی اولاد دو بیٹے زنجان میں تھے کے علاوہ کسی کا ذِکر نہیں کیا اور ان دو بیٹوں میں سے بھی ایک کا ابوالغنائم دمشقی نے انکار کیا۔

(۲)۔مہدی بن احمد امیر کا جس کے دو فرزند تھے۔پھر سیّد عزیزالدین مروزی نسابہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ احمد امیر کا ایک اور محمد نامی فرزند شیراز میں تھا وہ وہیں فوت ہوا اور شیراز سے باہر نہ نکلا اس کے چھے بیٹوں کی اولاد بھی وہیں ہے۔پھر کہتے ہیں کہ ذی الحجہ سن ۴۲۴ ہجری میں سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی ان سے ملاقات ہوئی انھوں نے دیکھا کہ علویوں کی ایک جماعت ان پر طعن کرتی تھی اور وہ جرائد میں ثابت ہوئے تھے اور جب میں اُن سے

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۹
۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۵۹

مِلا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے کیا ذِکر کیا ہے پھر میں انھیں محمد بن احمد امیر کا بن محمد ششدیو کے عقب تک لایا ان کے والد کا ذِکر نہیں تھا انھوں نے کہا یہ وہ ہے جو ہم جانتے ہیں اور میں نے وہی نقل کیا۔

عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (ابوالغنائم دمشقی نسابہ) شیخ شرف عبیدلی اور ابی عبداللہ حسین ابن طباطبا نسابہ سے ملے اور لکھ کر ان کی (اس خاندان کی) مخالفت کی اُن دونوں نسابین کے پاس بھی ان کا کوئی ذِکر نہیں تھا، پھر ابن طباطبا نے مجھ سے کہا کہ ان کے بارے میں مجھے لکھ کر بھیجو تو میں نے کوفہ میں ان کو لکھ کر بھیجا، پھر عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آج شیراز میں ان کی بڑی تعداد ہے اور سنہ ۵۹۸ ہجری کو اور میں نے اس بیان سے جو کچھ سنا تھا اس (خاندان) کے سامنے پڑھتا ہوں اور ان سے ان کے ششدیو تک نسب کا سوال کرتا ہوں تو وہ کچھ نہیں جانتے۔

بطن رابع حسین سراہنگ بن محمد ششدیو کی اولاد ایک فرزند ابی طالب عبداللہ سے جاری ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک اور فرزند حسن سراہنگ سے ان کی اولاد مراغہ میں تھی اور عبداللہ بن حسین سراہنگ کی اولاد اصفہان، قم، رے، راوندخوار، صفانیان ماوراالنہر میں تھی۔[۱]

بیت ثانی میں القاسم بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد بقول مروزی نسابہ تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن کیا کی، کی اعقاب طبرستان میں، (۲)۔حمزہ کی اعقاب آمل میں، (۳)۔ابوعلی مہدی کی اولاد کلوبرین آمل بھوسم جیلان اور نصرآباد میں آباد ہے۔

اس جگہ بنی ششدیو کا جائزہ مختلف نسابین کی تحقیق سے لیا گیا۔ آخر میں ہم سیّد جعفر اعرجی جو ان میں آخری زمانے کے جید نسابہ تھے کا قول لکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بنی ششدیو کے بارے میں شک بہت قوی ہے اور مجھے اس کا سبب معلوم نہیں کہ یہ طعن ان کے خلاف کیوں ہے۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ سیّد تاج الدین محمد بن قاسم بن معیہ حسنی صاحب مبسوط نے ان کا ذکر بنی حسنؑ میں شک کے ساتھ کیا اور ان کو جورین میں شمار کیا۔ جن پر علوی متفقہ طور پر طعن پر اتفاق کرتے ہیں، پھر جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ ششدیو بنی علی سے ہے اس میں بہتان اور جھوٹ واضح ہے۔[۲]

## ۴۴۔نسل ابوتراب محمد بن عیسیٰ بن محمد بطحانی

شریف نجم الدین علی عمری نسابہ فرماتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوتراب بلخ میں تھی۔ آپ کی دس اولادیں تھیں جن میں پانچ دُختران تھیں (۱)۔درۃ جس کی شادی ابن مرعش سے ہوئی، (۲)۔زینب، (۳)۔تقیہ، (۴)۔رقیہ، (۵)۔فاطمہ اور پانچ فرزند تھے (۱)۔قاسم اکبر اولاد طبرستان میں (۲)۔قاسم اصغر ان کی اولاد میں دُختران بلخ اور ہندوستان میں، (۳)۔عیسیٰ بقول ابی الحسن اشنانی نسابہ بلخ میں اور دوسرے کہتے ہیں۔ ہندوستان میں (۴)۔ابوالحسن علی بلخ اور رے میں اولاد ہے اور بقول ابی منذر نسابہ یہ علی مہدی کے نام سے معروف تھے، (۵)۔احمد اولاد بلخ میں۔

بقول ابن عنبہ ان میں سے چار حضرات کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔احمد، (۲)۔حسن، (۳)۔عیسیٰ، (۴)۔قاسم۔[۳]

عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ ابوتراب محمد بن عیسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر احمد آپ عبادت گزاروں میں سے تھے آپ چالیس سال تک بستر پر نہیں سوئے ان کی اولاد بلخ میں کثیر معروف اور مشہور تھی لیکن میں نے ابھی تک ان کے ناموں اور معاملات کی تفصیل حاصل نہیں کی (۲)۔علی جس کی اولاد تھی اور ان (اولاد) کے بھائی بھی تھے لیکن ان کی اولاد تھی یا نہ تھی مجھے یہ معلوم نہیں۔[۴]

سیّد جعفر اعرجی کے بقول قاسم اکبر بن ابوتراب محمد کی کئی بیٹیاں بلخ میں تھیں اور ان میں سے کچھ کو ان کے شوہروں اور بیٹوں کے ہمراہ بلخ سے نکال کر ہندوستان بھیجا گیا یہ اُن لوگوں نے کیا جنھوں نے ان کی منتقلی پر بھروسہ کیا، پھر قاسم اصغر بن ابوتراب محمد کی اولاد طبرستان میں تھی۔[۵]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۴۰۔۱۳۹ ۲۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۱۰۸ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۷۵

۴۔الفخری، ص۱۳۷ ۵۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۱۰۸

## ۴۵۔نسل ابراہیم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن امیر

بقول عمری نسابہ کبیر کہ ابراہیم بن محمد بطحانی کی اولاد میں میرے والد ابوالغنائم محمد نے کہا کہ محمد بن قاسم نسابہ نے کہا کہ ابراہیم بن محمد کی عرفیت شجری اور وہ اُم الولد سے تھے اپنے والد (ابوالغنائم محمد نسابہ عمری) کی طرف واپس آتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں۔ابراہیم بن محمد بطحانی مدینہ میں صاحبِ ریاست تھے ان کی دو دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔اُم الحسن اور آپ کے نوفرزند تھے(۱)۔علی بقول ابی منذر نسابہ کہ علی بن ابراہیم کو شجری بھی کہا گیا،(۲)۔زید درج فوت ہوئے،(۳)۔القاسم،(۴)۔احمد کی اولاد شیخ الشرف کے مطابق تھی اور عمری کہتے ہیں شیخ الشرف عبیدلی نے مجھے بتایا احمد بن ابراہیم نے خلیفہ پر خروج کیا تو اسے ہزار کوڑے مارے گئے۔

(۵)۔عبداللہ بقول ابوالحسن اشنانی آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور اولاد مدینہ میں تھی۔ان کے ایک بیٹے محمد تھے۔

جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے ان کی اولاد ہوئی لیکن منقرض ہوگئی۔(۶)۔محمد اصغر درج،(۷)۔حسن مدینہ میں تھے اور میرے والد ابوالغنائم کے بقول ان کی اولاد جعفہ اور کوفہ میں تھی،(۸)۔حسین ابی حسن اشنانی نسابہ کی تحریر سے آپ کا لقب ''ولبنی'' تھا آپ کی اولاد مصر میں تھی سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد سے حسن اور جعفر ابنان حسین بن جعفر بن حسین المذکور تھے،(۹)۔محمد الکوفی بن ابراہیم المعروف بطحائی عمری نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد میں نوفرزند ہیں اور یہ میں نے ابی منذر نسابہ کی تحریر سے نقل کیا ان میں(۱)۔حمزہ اکبر درج،(۲)۔حسن ابومحمد المصاب طبرستان میں فوت ہوئے اور ان کی اولاد سوراء میں تھی،(۳)۔ابراہیم اصغران کا ایک فرزند تھا،(۴)۔عبداللہ ابومحمد بقول اشنانی نسابہ آپ درج تھے اور بقول ابومنذر نسابہ آپ کی اولاد تھی اور وہ محمد کوفہ میں تھا،(۵)۔احمد بمطابق تحریر اشنانی نسابہ جومضروب تھے،(۶)۔حمزہ ابوالقاسم الملقب بنکہ ان کی اولاد کوفہ بصرہ وغیرہ میں گئی۔

(۷)۔ابراہیم اکبر ابومحمد بقول اشنانی ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔(۸)۔ابوالحسن علی المصاب آپ کا لقب طنجیرا تھا آپ کی اولاد کوفہ اور بصرہ میں تھی،(۹)۔جعفر ابوعبداللہ کوفی آپ کی اولاد سے ایک جماعت عراق میں کوفہ بصرہ اور بغداد میں تھی۔[۱]

ابنِ عنبہ بیان کرتے ہیں شیخ شرف عبیدلی نے فرمایا کہ ابراہیم بن محمد بطحانی کی اولاد بہت سے ممالک میں ہے جن میں مجنوں اور بے وقوف لوگ تھے۔[۲]

اورعزیزالدین مروزی نے بھی یہی کہا کہ ان میں پاگل اور بے وقوف لوگ تھے اور ابراہیم بن محمد بطحانی کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد اکبر کوفہ،(۲)۔حسین اکبر مدینہ میں اور اولاد طبرستان میں،(۳)۔حسن ان کی اولاد کم تھی،(۴)۔علی،(۵)۔عبداللہ اور احمد بعض ابوالغنائم کی کتب میں چار بیٹے تھے اور ابن خداع نسابہ مصری نے محمد اور حسین کے علاوہ ذِکر نہ کیا۔

بیت اوّل محمد بن ابراہیم بن محمد بطحانی نے آپ کی اولاد میں نوفرزند تھے جن میں سے اکثر کا ذکر ہم ابوالحسن عمری کی روائیت میں کرآئے ہیں۔ان میں بطن اوّل حمزہ ابوالقاسم بن محمد بن ابراہیم بن محمد بطحانی کی اولاد ایک بیٹے محمد سے کوفہ اور بصرۃ میں تھی اور اس میں محمد بن حمزہ ابوالقاسم کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حمزہ،(۲)۔محمد،(۳)۔حسن،(۴)۔ابراہیم۔ان پر اوّل حمزہ بن محمد بن حمزہ ابوالقاسم کی اولاد منتشر ہوگئی۔ دوم محمد بن محمد بن حمزہ ابوالقاسم جو کہ اطروش تھا کی اعقاب منتشر ہوئی جن میں سے ایک قوم بصرہ میں تھی۔

سوئم حسن بن محمد بن حمزہ ابوالقاسم بہ روایت جعفراعرجی نسابہ نے تحریر کی جب کہ ابنِ عنبہ نے ابومحمد حسن بن حمزہ ابوالقاسم تحریر کیا۔ آپ کا لقب قدیدان تھا۔ آپ نے یہودی عورت سے شادی کی آپ انقرض ہوئے، پھر ابنِ عنبہ تحریر کرتے ہیں کہ ابراہیم بن محمد بطحانی کی نسل میں محمد مجنون بن محمد بن ابراہیم بن محمد بطحانی تھے۔ بطن ثانی ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بطحانی کی اولاد سے بقول ابن عنبہ وزیر ابوالحسن ناصر بن مہدی بن حمزہ بن محمد بن حمزہ بن مہدی بن ناصر بن زید بن حمزہ بن محمد بن ابوعبداللہ جعفر المذکور تھے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبیین،ص۲۱۱ ۲۔عمدہ الطالب،ص ۶۷

نقیب عزالدین یحییٰ بن محمد جو کہ رے، قم اور آمل کے نقیب تھے اور عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ کی اولاد سے تھے ان کے قتل کے بعد ان کے فرزند محمد بن یحییٰ کے ہمراہ بغداد داخل ہوئے۔ وزیر ناصرالدین بن مہدی فاصل خوش شکل اور شائستہ تھے اور مہذب تھے چنانچہ ناصر بن مہدی کو نقابت ملی اور پھر ان کو وزارت میں نیابت ملی اور انھوں نے نقابت محمد بن یحییٰ نقیب المذکور کو دے دی وہ ان چار میں سے ایک تھے جن کی وزارت خلیفہ ناصرالدین اللہ کے دور میں مکمّل ہوئی ان کی وزارت اور جلالت قائم رہی اور عراق کے سادات پر ان کا تسلّط مضبوط رہا۔ یہاں تک کہ ایک رات ان کے گھر کو گھیر لیا گیا۔ انھوں نے ہر چیز جو اِن کی ملکیت تھی اُس کو تحریر کیا۔ حتیٰ کہ کچھ بھی آپ کے پاس نہ بچا آپ نے تحریر کیا کہ بندہ واپس اس شہر میں داخل ہوا، اِس کے پاس پہننے اور سوار ہونے کو کچھ نہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ میں نے صدقاتِ امامیہ کے علاوہ کچھ نہ لیا اور یہ انھوں نے خود کو اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا۔ آپ کو جواب دیا گیا کہ ہم نے آپ کے خلاف اِنتقامی کارروائی نہیں کی اور ہم واپس کیا لیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے اور ہمارے مال کے ساتھ کیا ہوا۔ آپ کو معزول کیا گیا آپ نے خود کو دارالخلافہ منتقل کرنے کو کہا تا کہ آپ ان لوگوں سے محفوظ رہیں جو دُشمنی میں آپ پر بہتان باندھتے تھے پھر آپ موت تک یہیں رہے۔

صلاح الدین ایوبی جس نے دولت عبیدیہ کو مصر سے ہٹایا اور خلیفہ ناصر کو خطاب کیا اور کہا جاتا ہے کہ اس کے کچھ قاصد دارالخلافہ گئے اور خلیفہ سے تنہائی میں ملنے کو کہا اور جب تنہائی میں ملے تو کہا کہ ہمیں پیغام آپ کو تنہائی میں دینے کو کہا گیا۔ اس میں تحریر تھا کہ فقیر یوسف بن ایوب (صلاح الدین ایوبی) کہتا ہے کہ آپ وزیر ابنِ مہدی کو معزول کر دیں ورنہ میرے پاس اس کے پیچھے ایک بند دروازہ ہے جس کے قریب چالیس آدمی ہیں اور یہ وزیر کی برطرفی کی وجہ تھی اور ناصر بن مہدی منقرض ہوئے۔[۱]

## ۴۶۔ نسل موسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید

نسابہ عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم محمد نسابہ عمری نے کہا کہ موسیٰ سادات مدینہ میں سے ایک تھا۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی تین دُختران تھیں (۱)۔ فاطمہ، (۲)۔ خدیجہ، (۳)۔ نفیسہ اور آپ کے دس فرزند تھے (۱)۔ ابراہیم صاحبِ اولاد تھے، (۲)۔ زید صاحبِ اولاد تھے، (۳)۔ یحییٰ، (۴)۔ احمد کی اولاد طبرستان میں تھی، (۵)۔ حسن بقول ابی الغنائم نسابہ عمری کہ حسن بن موسیٰ کی موت مخزومی کی قید میں مدینہ میں ہوئی اور ان کے اخلاف میں ایک بیٹی اُم الحسن کے علاوہ اور کوئی نہ تھا جس کی والدہ حمدۃ نامی اُم الولد تھی جب کہ بقول ابوالمنذر علی بن حسین بن طریف نسابہ کہ حسن بن موسیٰ کا ایک بیٹا احمد نامی تھا ایک بیٹی تھی (۶)۔ محمد اصغر مدینہ میں تھا جس کی اولاد خراسان اور دیگر علاقوں میں گئی، (۷)۔ علی جو کہ مخزومی کی قید میں مکہ میں فوت ہوا سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ یہ قول ابوالغنائم کا ہے اور ان کی اولاد میں محمد نامی فرزند تھا، (۸)۔ حسین کی اولاد مدینہ میں تھی، (۹)۔ محمد اکبر اور کہا جاتا ہے کہ ان کی اعقاب تھی، (۱۰)۔ حمزہ بن موسیٰ سیّد مدینہ۔[۲]

سیّد عزیزالدین مروزی فرماتے ہیں کہ ان موسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی اور یہ اولاد حجاز میں تھی (۱)۔ حمزہ ینبع میں، (۲)۔ محمد ینبع میں، ان کی اولاد قلیل تھی، (۳)۔ علی ینبع میں اولاد دیلم میں اور (۴)۔ احمد۔

بیت اوّل حمزہ بن موسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد صرف ایک فرزند ابوزید حسن سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو بنی ابی زید کہتے ہیں اور عمری کہتے ہیں حمزہ کی ایک بیٹی اُم الحسن اور بیٹا ابوزید المعروف بابن زبیریہ ہمدانیہ تھا جس کی اولاد سے ایک بڑی تعداد مصر اور ینبع میں تھی جب کہ عزیزالدین مروزی نے ابوزید بن حمزہ کی اولاد تین پسران سے تحریر کی۔ (۱)۔ داؤد مدینہ میں تھے مصر میں فوت ہوئے اور اعقاب مصریین اور بغداد میں تھے۔ (۲)۔ احمد کی اولاد کم تھی ظن کیا جاتا ہے کہ منقرض ہوگئی، (۳)۔ ابوعبداللہ محمد الجواد جس کی اولاد مصر اور اہواز میں تھی ان سب کی والدہ اُم سلمہ بنتِ محمد بن ابراہیم بن محمد بطحانی تھیں۔[۳]

۱۔ عمدۃ الطالب، ص ۷۸۔۷۷ ۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۰ ۳۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۴۲

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ حمزہ بن موسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد سے محمد بن حسن بن داؤد بن حسن بن حمزہ المذکور تھے۔ان کا لقب عمر تھا ان کے والدِ محترم (حسن) نے وقتی طور پر ان کا انکار کیا کہ یہ میری اولاد ہے پھر بعد میں ان کا اعتراف کرلیا اور اس کا ایک بیٹا مخلوط (مشکوک تھا) خدا اس کے حالات کو بہتر جانتا ہے پھر ابنِ عنبہ ابنِ طباطبا کا قول نقل کرتے ہیں کہ موسیٰ بن محمد بطحانی کی اولاد حجاز میں زبیریون کہلاتی ہے اور حسن بن زید بن حسنؑ بن علی ابنِ ابی طالب کی اولاد میں ان کے علاوہ حجاز میں اور کوئی نہیں۔[۱]

## ۴۷۔نسل القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید

بقول ابوالحسن عمری علوی نسابہ کہ آپ مدینہ میں فقیہ تھے۔ آپ کی اولاد میں (۱)۔عبدالرحمان بقول ابوالغنائم عمری آپ سیّد مدینہ تھے، (۲)۔محمد ابوالغنائم نسابہ صوفی کہتے ہیں کہ آپ بطحائی سے معروف تھے،(۳)۔حسن بصری ہمدان میں،(۴)۔احمد طبرستان میں،(۵)۔حمزہ مدینہ میں، (۶)۔ابراہیم،(۷)۔اُمِ حسن،(۸)۔فاطمہ۔

بیت اوّل ابراہیم بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد سے بقول عمری ابوعبداللہ محمد معتزلی صاحب ابی عبداللہ بصری شاعر الناسب بن احمد بن ابراہیم کوفی بن قاسم بن محمد بطحانی تھے اور شیخ شرف عبیدلی نے ان کو دیکھا تھا لیکن یہ کتاب میں طباعت کی یا نسخے کی غلطی ہے یہ ابراہیم بن محمد بن قاسم بن بطحانی سے تھے ان کا ذِکر دوبارہ آئے گا۔فخرالدین رازی اور عزیزالدین مروزی کے مطابق آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی: محمد،احمد،عبدالرحمان اور حسن بصری جب کہ ابنِ عنبہ نے پانچواں صاحبِ اولاد فرزند حمزہ تحریر کیا ہے اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ شیخ تاج الدین حسنی نسابہ نے حمزہ کا ذِکر صاحبِ معقبین میں نہیں کیا بقول ابنِ عنبہ کہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نسابہ کی نص ہے کہ القاسم بن محمد بطحانی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی انھوں نے ان چار میں حمزہ کا ذِکر نہیں کیا پھر کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد منتشر ہوگئی اور ان کی اولاد میں سے کسی ایک سے بھی میری ملاقات نہیں ہوئی۔[۲]

تو یہاں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ القاسم بن محمد بطحانی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی جن پر ابنِ طباطبا،فخرالدین رازی اور عزیزالدین مروزی متفق ہیں۔ بیت ثانی احمد بن قاسم بن محمد بطحانی: بقول عمری آپ کی اولاد میں(۱)۔قاسم صاحبِ اولاد تھا،(۲)۔طاہر کو صاحبِ زنج نے قتل کیا اور طاہر بھی صاحبِ اولاد تھے،(۳)۔حسین،(۴)۔حسن،(۵)۔عون،(۶)۔زید،(۷)۔محمد،(۸)۔ابراہیم،(۹)۔خدیجہ،(۱۰)۔فاطمہ۔[۳]

فخرالدین رازی کے بقول احمد بن قاسم کی اولاد تین پسران سے چلی ہے(۱)۔طاہر،(۲)۔محمد جن میں اختلاف ہے اور ان کی اعقاب مجھول ہے۔ (۳)۔احمد۔[۴]

عزیزالدین روزی ابن طباطبا کا قول نقل کرتے ہیں کہ شیخ شرف نے کہا ان کے معقبین میں طاہر تھا جس کو صاحبِ زنج نے قتل کیا اور محمد اور القاسم بھی تھے بعض کتب میں مَیں نے دیکھا کہ وہ صاحبِ اولاد تھے۔[۵]

بقول ابنِ عنبہ کہ سیّد علی بن ابراہیم جوانی محدث ناسب ذکر کرتے ہیں کہ طاہر بن احمد بن قاسم کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔القاسم بن طاہر،(۲)۔محمد بن طاہر،(۳)۔ابراہیم بن طاہر،(۴)۔زید اور بقول ابوعبداللہ بن طباطبا ابوالفضل ناصر بن ابراہیم بن حمزہ بن داعی نے ذِکر کیا کہ میں قاسم بن طاہر بن احمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد میں سے ہوں اور علوی نے اس پر گواہی دی اور ان کا نسب مجھ پر ثابت ہے اور ان کی خبر لمبی ہے۔

عزیزالدین نسابہ کہتے ہیں کہ طاہر بن احمد بن قاسم کی اولاد قاسم، ابراہیم اور زید سے جاری ہوئی پھر کہتے ہیں کہ قاسم بن طاہر تک بعض رے کے ادعیاء نے شجرہ ملایا۔الحمدللہ قاسم بن طاہر منقرض تھے۔[۶]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۷۶ ۔ ۲۔عمدۃ الطالب،ص ۷۸ ۔ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۱۲
۴۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۶۲ ۔ ۵۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۳۳ ۔ ۶۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۳۳

جب کہ بقول ابنِ عنبہ قاسم بن طاہر بن احمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد میں حسین تھا اور اس حسین کی بھی اولاد تھی ابنِ طباطبا کا قول ہے کہ بعض نسابوں نے ان کا اثبات لکھا اور ابی نصر بخاری کے بقول میرے خیال میں یہ منقرض ہو گئے۔

بیت ثالث محمد بن قاسم بن محمد بطحانی بقول ابوالحسن عمری آپ کی اولاد میں دو دُختران اور چھے فرزند تھے۔ دُختران میں (۱)۔امامہ اور (۲)۔زینب تھیں جب کہ پسران میں (۱)۔ابراہیم بطحائی، جن کی اعقاب کوفہ میں تھی، (۲)۔ابوعلی حسین خطیب صاحبِ اولاد تھے، (۳)۔عبدالعظیم صاحبِ اولاد تھے، (۴)۔ابوہاشم احمد، (۵)۔احمد اصغر، (۶)۔قاسم۔

ابنِ عنبہ اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد تین پسران سے باقی رہی (۱)۔ابراہیم، (۲)۔عبدالعظیم، (۳)۔ابوعلی حسین خطیب جب کہ عزیزالدین مروزی نسابہ نے ابراہیم، قاسم اور حسین کا ذِکر کیا۔ اور کہا کہ ابوعبداللہ ابنِ طاطبا نے قاسم کا ذِکر نہیں کیا اور عبدالعظیم کا ذِکر کیا کہ ان کی اولاد سمرقند میں ہے۔

بطن اوّل میں ابراہیم بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی العباس احمد کوفہ میں، (۲)۔ابی حسین زید بقول ابنِ طباطبا کہ ان کی اولاد آج موصل میں ہے، (۳)۔ابی حسن علی اولاد رے اور طبرستان میں۔ ان میں اوّل ابی العباس احمد بن ابراہیم کی اولاد سے دوفرزند (۱)۔ابراہیم، (۲)۔ابوعبداللہ محمد معتزلی فاضل ادیب صاحب ابی عبداللہ بصری تھا جس کے آگے بقول ابنِ عنبہ دوفرزند تھے جن میں ایک (۱)۔ابوحسین علی الملقب انیس الدولہ جن کی وفات مصر میں ہوئی اور ان کا ایک فرزند ابوعبداللہ محمد ادیب بغداد میں تھا۔ بقول ابنِ عنبہ اس کا ایک فرزند فوت ہو گیا اور آج تک اس کی اور کوئی اولاد نہیں۔

جب کہ ابوعبداللہ محمد معتزلی کا دوسرا (۲)۔فرزند ابوالحسن محمد جن کی اولاد ایک فرزند سے کوفے میں تھی پھر ابراہیم بن ابی العباس احمد جن کو مبارک بھی کہا گیا ان کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ دوفرزند تھے (۱)۔ابوالقاسم حسین جن کی اولاد موصل میں تھی، (۲)۔ابوالفوارس علی جن کی اولاد بغداد میں تھی۔[۱]

پھر ان میں دوئم ابی حسین زید بن ابراہیم بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد بقول عزیزالدین مروزی دو بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔حمزہ طویل طرائفی عمدۃ الطالب میں طرافی تحریر ہے۔ موصل میں اور ان کی اعقاب نصیبین میں، (۲)۔ابوعلی عبیداللہ جن کی اولاد موصل میں تھی پھر ان میں سوئم علی بن ابراہیم بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد دو پسران سے سرزمین طبرستان میں تربحہ نامی علاقے میں تھی (۱)۔ابوعبداللہ محمد، (۲)۔حسن طویل جوہری بغدادی جس کی اعقاب طبرستان میں تھی۔[۲]

بطن ثانی میں قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد بقول سیّد ابوطالب مروزی ازورقانی نسابہ ابی عبداللہ حسین بن حسن بن القاسم المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے اور ان کی اولاد مختلف علاقوں میں ہے بقول ابی الغنائم دمشقی کہ میں نے ایک جگہ اس حسین کا بھائی دیکھا جس کے تین بچے تھے۔

بطن ثالث میں عبدالعظیم بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی بقول سیّد مروزی ازورقانی کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد المعروف بقیہ جب کہ ابنِ عنبہ نے تقیہ لکھا ہے بقول مروزی ان کے فرزند عبدالعظیم کی اولاد سمرقند تھی (۲)۔حسن، (۳)۔حسین، بطن رابع میں ابوعلی حسین خطیب بن محمد بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد بقول سیّد ابوطالب نسابہ دو بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعلی احمد خطیب، (۲)۔عبدالعظیم اور یہ بھی ذِکر ہے کہ سمرقند میں اس عبدالعظیم کے چچا عبدالعظیم بن محمد کی اولاد ہے واللہ اعلم۔

بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ کہ احمد خطیب بن ابوعلی حسین خطیب کی اولاد چارفرزندان سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر محمد اعور صاحب اعقاب تھے، (۲)۔ابوطالب حمزہ اس کی بقایا طویل ہے، (۳)۔حسین ابوعبداللہ اس کی اولاد بھی صاحب اعقاب تھی اور بقول ابن الناصر کہ یہ ابوعبداللہ محمد مامطیری تھا۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۹۷ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۳۲

## ۴۸۔نسل حسن بصری بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن

بقول عمری حسن المعروف بصری بن قاسم آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)حسن جو کہ بصرۃ میں درج فوت ہوئے(۲)۔ابوالحسن علی درج، (۳)۔اباعبداللہ حسین المعروف اخی مسمی من رضاعہ بقول ابوالغنائم عمری نسابہ ان کی اولاد ہمدان میں ہے،(۴)۔اباجعفر محمد بقول ابی الغنائم نسابہ ان کی اولاد بھی ہمدان میں ہے۔[۱]

جب کہ نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ حسن بصری کی اولاد دو پسران (۱)۔ابی عبداللہ حسین محدث سبیعی اور(۲)۔ابی جعفر محمد سے جاری ہوئی۔

بیت اوّل ابی عبداللہ حسین بن حسن بصری بقول فخرالدین رازی آپ دس فرزند تھے اوران سب کے نام علی تھے لیکن ان کی کنیت مختلف تھی لیکن یہ درست ہے کہ حسین بن حسن بصری کی اولاد ان میں سے دو سے جاری ہوئی(۱)۔ابوالحسن علی رئیس ہمدان،(۲)۔ابواسماعیل علی۔[۲]

بطن اوّل ابواسماعیل علی بن ابی عبداللہ حسین بن حسن بصری بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالحسین محمد صوفی جو بخارا میں حافظ تھے۔ابوطالب ازورقانی نے ان کو ابوالحسن محمد وصی لکھا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دُنیا میں ایک نامور ہستی تھے اور سامانیوں کے وصی (نگران) تھے ان کے بہت سے قصے ہیں۔آپ عالم، محدث، مفسّر واعظ اور صوفی تھے۔[۳]

اورفخرالدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ عالمِ فقیہ اور نسابہ تھے۔آپ ماوراالنہر اور خراسان کے فقیہ تھے آپ نے نسب پر کتابیں بھی لکھیں اور آپ کی اولاد بھی تھی۔[۴]

بطن ثانی ابوالحسین علی رئیس ہمدان بن حسین بن حسن بصری بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین فرزندان سے جاری ہوئی(۱)۔ابوعبداللہ حسین، (۲)۔ابوجعفر محمد،(۳)۔حسن اوّل ابوعبداللہ حسین بن ابوالحسن علی آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوالحسین علی اطروش سے جاری ہوئی جو صاحبِ علم وفضل و ادب تھے اور ہمدان کے رئیس بھی تھے آپ صاحب بن عباد کے داماد تھے۔

اور وہ کافی الکفاۃ ابوالقاسم اسماعیل بن عباد ابی حسن بن عباس طالقانی تھے جو اپنے زمانے کے صاحب علم وشرف تھے وہ اوّل تھے جنھوں نے اصفہان میں اہلِ بیت کے فضائل اور مناقب کا پرچار کیا یعنی عوام میں اہلِ بیت کے فضائل پھیلائے آپ کی ولادت ۳۲۶ اور وفات ۳۸۵ ہجری تھی۔آپ اصفہان میں دفن ہوئے جہاں آپ کا مزار ہے۔ان ابوالحسین علی اطروش بن ابوعبداللہ حسین کے دو فرزند تھے(۱)۔عباد جس کی اولاد نہ تھی،(۲)۔ابوالفضل حسین یہ دونوں صاحب ابنِ عباد کے نواسے تھے۔ابوالفضل حسین بن ابوالحسین علی اطروش کے نوفرزند صاحبِ اولاد تھے جن میں نقابت ریاست جاہ وجلال رہی بقول ابنِ عنبہ ان میں سے شرف شاہ بن عباد بن ابی الفتوح محمد بن ابی الفضل حسین المذکور تھے اوران عرفیت گلستانہ تھی جن میں اصفہان کی جلالت اور ریاست رہی ان کی اولاد سے سیّد جلیل شرف الدین حیدر بن محمد بن حیدر بن اسماعیل بن علی بن حسن بن علی بن شرف شاہ مذکور تھے۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ میں نے اصفہان میں ان کو دیکھا ہے۔ان کی وفات اصفہان میں ربیع الاوّل ۷۷۹ہجری میں ہوئی ان کی اولاد اصفہان ہی تھی اوران کی اولاد سادات گلستانہ آج بھی موجود ہے۔اِسی خاندان سے سیّد عالم فاضل جلیل مجدالدین عباد بن احمد بن اسماعیل بن علی بن حسن بن شرف شاہ المذکور تھے، جو سلطان اولجایتو محمد بن ارغون کے عہد میں ولی القضاء تھے۔ان کا ایک بیٹا یحییٰ تھا اوراس یحییٰ بن مجدالدین عباد کا ایک بیٹا مجدالدین عباد بن یحییٰ تھا جو سن ۷۹۰ہجری کو فوت ہوا، اوران کے پیچھے ایک بیٹا نظام الدین ابوالفتح اور ایک بیٹی ہمایون تھی جن کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بن محمد جو ایک خامل گھرانے کی گھٹیا اصفہانی عورت تھی۔اس لیے میں ان دو اولادوں کے بارے میں شک کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔[۵]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۱۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۶۰ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین،ص۱۳۶

۴۔الشجرۃ المبارکہ،ص۶۰ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۸۱

جب کہ ابوطالب مروزی ازروقانی نسابہ ایک اورنسل کا ذِکر کرتے ہیں جو کہ ابی الفضل حسین بن ابوالحسین علی اطروش کے بیٹے ابی ہاشم زید سے جاری ہوئی۔ ان میں ابوجعفر عرب شاہ رئیس ہمدان بن ابی لیالی محمد بن ابی السنانوشیروان فخر الدولہ بن ابی ہاشم زید بن ابی الفضل حسین المذکور، پھران میں سے سیّد امام حافظ ابوالمناقب محمد بن حمزہ بن ابی عبداللہ اسماعیل بن ابی الفضل المذکور جو کہ بہت بڑے محدث اور تاریخ پر کام کیا ان کی اولاد بھی ہمدان میں تھی، ان کی ہی اولاد سے نسابہ ہمدان ابوالمناقب محمد بن حمزۃ بن ابی المناقب محمد المذکور تھے۔ ابوطالب مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ جب میں ہمدان پہنچا تو یہ میرے ہمسائے میں مقیم تھے مگر مجھے ان کی ملاقات کا موقع نہ ملا کیونکہ میں ایک بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سنا کہ وہ نسب اچھی طرح جانتے ہیں مگر عربی زبان نہیں جانتے اس کے علاوہ ان کی اور کوئی خوبی نہ تھی اور جب ۶۰۳ ہجری میں مَیں نے ان کی تحریر دیکھی تو اُس میں بہت سی غلطیاں تھیں۔ اُس میں ذِکر تھا کہ ان کی والدہ رضویہ تھیں۔

بیت ثانی ابوجعفر محمد بن حسن بصری: ابوطالب عزیزالدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (۱)۔ابی حسن علی، (۲)۔حسن

بطن اوّل ابی حسن علی بن ابوجعفر محمد کی اولاد چار پسران سے باقی رہی (۱)۔طاہر اقطع جس کی اعقاب ہمدان میں تھی اور ان کا ذِکر طویل ہے، (۲)۔محسن نقیب بصرۃ جس کی اولاد تھی (۳)۔حسین صاحب اولاد تھے، (۴)۔ابوجعفر محمد نقیب

اوّل طاہر اقطع بن علی بن ابوجعفر محمد کی اولاد سے (۱)۔کمال الشرف ابوزید رضا نقیب اصفہان، (۲)۔ابوالعز عبدالعظیم نسابہ، (۳)۔ابوحرب مہدی النقیب، (۴)۔ابوبرکات حیدر نقیب ابنان ابی محمد حسن بن ابی طاہر علی بن طاہر اقطع المذکور تھے اور اس جماعت کے اور ان کے چچازادوں کے اعقاب بھی تھے۔[۱]

## ۴۹۔نسل عبدالرحمان بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن

بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ میرے والد ابوالغنائم محمد نسابہ کا قول ہے کہ آپ مدینہ کے سیّد تھے آپ کے آٹھ بیٹے اور چودہ دُختران تھیں اور ان کی اولاد کو بنوعبدالرحمان کہا جاتا تھا۔ دُختران میں (۱)۔میمونہ، (۲)۔اُم الحسین، (۳)۔اُم علی، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔اُم القاسم، (۶)۔حمدیہ، (۷)۔اُم کلثوم، (۸)۔میمونہ، (۹)۔اسماء، (۱۰)۔نفیسہ، (۱۱)۔صفیہ، (۱۲)۔فاطمہ صغریٰ، (۱۳)۔زینب، (۱۴)۔خدیجہ اور پسران میں (۱)۔عیسیٰ، (۲)۔محمد اکبر، (۳)۔محمد اصغر، (۴)۔حسن، (۵)۔جعفر، (۶)۔حسین، (۷)۔علی، (۸)۔عبداللہ پھر عمری کہتے ہیں ان میں سے تین کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ اور عزیزالدین مروزی ازورقانی نسابہ دونوں کے مطابق بھی آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ کے بقول ان پانچ حضرات میں (۱)۔حسن کی اولاد بخارا سندھ اور ہمدان میں، (۲)۔جعفر کی اولاد بغداد اور قزوین میں، (۳)۔محمد اکبر کنیت ابوجعفر اعقاب قزوین اور طبرستان میں، (۴)۔ابوعبداللہ حسین برسی اعقاب کوفہ نصیبین اور دینور میں، (۵)۔علی۔[۲]

فخر الدین رازی نے محمد، علی، جعفر، حسن اور حسین کا ذِکر کیا ہے اور یہ ذکر ابنِ عنبہ کے ذِکر سے مطابقت رکھتا ہے جب کہ سیّد ابوطالب مروزی نے حسین شاعر، جعفر، محمد دراز گیسو، علی اور حسین کا ذِکر کیا ہے۔ آخرالذکر حسین دراصل حسن ہے جس کی اولاد سندھ ہمدان اور بخارا میں تھی۔

بیت اوّل حسن بن عبدالرحمان ان کی اولاد بخارا سندھ اور ہمدان میں گئی جب کہ مروزی نے کہا ہے ان کی اولاد ہند میں تھی۔ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ جمال الدین ابنِ عنبہ کی نص ہے کہ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔حسین اور محمد بن حسن کا ایک فرزند عیسیٰ تھا۔

اور حسین بن حسن بن عبدالرحمان کی نسل سے عیسیٰ بن محمد بن حسین المذکور تھے۔[۳]

جب کہ بقول ابوطالب مروزی نسابہ کہ حسن بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی کو حسین بھی کہا گیا ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔محمد جس کی اولاد بخارا میں، (۲)۔علی ملتانی اس کی اولاد ملتان میں، (۳)۔حسین بھی صاحبِ اولاد تھا۔[۴]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص ۱۳۸ ۲۔عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۸۲ ۳۔مناہل الضرب من انساب العرب،ص ۱۳۱۔۱۳۰ ۴۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص ۱۳۵

بیت ثانی جعفر بن عبدالرحمان عمری کہتے ہیں کہ ان کی اولاد بغداد اور قزوین میں تھی اور ان کی اولاد سے عبداللہ اطروش حسنی (جنھوں نے جعافرہ بغداد میں قیام کیا) بن علی بن عبداللہ بن جعفر المذ کور تھے۔[۱]

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ جعفر بن عبدالرحمان بن القاسم کی اولاد ابومحمد عبداللہ اور ابومنصور محمد ابنان علی بن عبداللہ اطروش بن عبداللہ بن جعفر المذ کور تھے اور بقول ابنِ طباطبا ان کی بقایا اولاد بغداد میں تھی۔[۲]

بیت ثالث ابوجعفر محمد اکبر بن عبدالرحمان ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد قزوین اور طبرستان میں ہے۔ آپ کی اولاد سے محمد دراز گیسو بن حمزہ بن محمد اکبر المذ کور تھے۔ جب کہ نسابہ ابوطالب مروزی نے ابوجعفر محمد اکبر بن عبدالرحمان کو محمد دراز گیسو تحریر کیا ہے۔ اُن کے بقول محمد دراز گیسو بن عبدالرحمان کی اولاد تین پسران سے منتشر ہوگئی: (۱)۔ابی حسین احمد جو کہ طبرستان میں تھے ان کی اعقاب نصر آباد آمل اور بخارا میں تھی جن میں سے نقیب بخارا احمد الکشی بن یحییٰ بن عبدالرحمان بن محمد بن حسین بن احمد المذ کور تھے۔(۲)۔دوسرے فرزند ابی یعلی حمزہ بن محمد دراز گیسو تھے جن کے آگے دو پسران کی اولاد جاری ہوئی۔ اوّل حمزہ عالم فقیہ جن کی کنیت ابی یعلی تھی اور دوم محمد یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دراز گیسو تھے جن کی اولاد طبرستان میں تھی۔ پھر حمزہ بن ابی یعلی حمزہ بن محمد دراز گیسو کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی جن میں زید، علی، احمد ابوحرب عالم کہا جاتا ہے کہ ان کا نام محمد تھا ان کی والدہ اشرافیہ سے تھیں اور ابومحمد القاسم ان سب میں ان کی اولاد کثیر تھی۔(۳)۔تیسرے فرزند عبدالرحمان محدث بن محمد دراز گیسو کی اولاد صرف محمد دیلمی سے جاری ہوئی۔

بیت رابع علی بن عبدالرحمان بن القاسم بقول ابوالحسن علی بن محمد علوی عمری نسابہ آپ کی چھے اولادیں تھیں جن میں تین دُختران تھیں (۱)۔فاطمہ، (۲)۔اُمِ علی، (۳)۔خدیجہ اور ابنان میں (۱)۔عیسیٰ ابی منذر کی روایت کے مطابق آپ کے اعقاب تھے، (۲)۔عبداللہ ابی منذر نسابہ کی روایت کے مطابق اِن کی اولاد بھی تھی، (۳)۔قاسم بھی صاحبِ اولاد تھے۔[۳]

بطن اوّل قاسم بن علی بن عبدالرحمان کی اولاد میں ابومحمد حسن داعی جلیل آپ دیلم کے حکمران تھے اور آئمہ زیدیہ میں سے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ داعی شجری تھے یعنی حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ ابنِ عنبہ نے کہا کہ یہ ابی نصر بخاری کے مطابق ہے اور ناصر کبیر طبرستانی کے مطابق بھی یہی ہے اور اوّل قول کو ابوحسن عمری نے درست جانا ہے اور نقیب تاج الدین بن معیہ دوسرے قول کو مضبوط سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عجمیوں کو ان کی حالت سے آگاہ کیا گیا۔ واللہ اعلم

اور ان کا (داعیٔ صغیر) کا ایک بھائی تھا جس کا لقب ثروان تھا جس کا ان کے والد القاسم نے اِنکار کیا اور یہ ذِکر ناصر کبیر طبرستانی نے کیا ہے۔[۴]

اس بیان میں ہم ابوالحسن عمری کی عبارت بھی نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں کہ ابومحمد حسن داعی جلیل بن القاسم بن علی بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بطحانی عجمیوں کا دعویٰ تھا کہ یہ داعی عبدالرحمان الشجری کی اولاد سے ہے اور یہ درست ہے اور اشنانی نے زعم کیا کہ داعی شجری ہے اور یہ قول درست ہے۔[۵]

ابومحمد حسن داعی بن قاسم بن علی بن عبدالرحمان کے آٹھ فرزند تھے جن میں ابوعبداللہ محمد جو معزالدولہ بن بویہ دیلمی کے ایام میں ولی نقابہ النقباء بغداد تھے۔ آپ ابوعبداللہ بن داعی کے نام سے مشہور تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابوعبداللہ امیرالمومنین علیہ السّلام کی شبیہ تھے۔ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ داعی ابومحمد حسن جلیل کی وفات ۳۱۶ ہجری میں ہوئی اور ان کے فرزند ابی عبداللہ محمد کی اولاد میں ابوحسن علی اور ابوحسن احمد تھے جو والد کی وفات سے قبل وفات پا گئے۔ اور ان دونوں کی والدہ سیّدہ بنتِ علی بن عباس بن ابراہیم بن علی بن عبدالرحمان بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ تھیں اور یہ علی بن عباس داعی صغیر کے زمانے میں طبرستان کے قاضی تھے اور فقہ میں ان کی کثیر تصانیف تھیں۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۱۳  ۲۔عمدۃ الطالب،ص۸۷  ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۱۴

۴۔عمدۃ الطالب،ص۸۴  ۵۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۱۴

بطن ثانی عیسیٰ بن علی بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی کی اولاد سے بقول ابوطالب ازورقانی ایک فرزند محمد بن عیسیٰ تھے اور ان کی اولاد دو پسران (۱)۔ابی الفضل جعفر بلقب خلیفہ اور (۲)۔ابی حسن علی سے جاری ہوئی اور ان دونوں کی اولاد کثیر تعداد میں طبرستان، ساریہ، آمل، نصرآباد میں آباد ہے اور ان میں سے کچھ بلغار منتقل ہوئے اور ان کی اولاد بلغار میں ہی ہے۔ان میں سے بقول سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزی نسابہ سیّد اجل شمس الدین حمزہ بلغاری بن شریف رضا (بلغار منتقل ہوئے) بن محمد بن ابی عبداللہ بن حسین بن مہدی بن جعفر بن محمد بن عیسیٰ بن علی بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی تھے۔ میں نے رمضان کے مہینے میں بمطابق ۶۰۳ ہجری کو خوازم میں ان کو دیکھا تھا، پھر مروزی کہتے ہیں کہ شمس الدین حمزہ کے والد شریف رضا آمل سے بلغار منتقل ہوئے اور ان شمس الدین حمزہ کے کثیر بھائی تھے جن میں سے بعض کی اولاد تھی اور بعض درج تھے جن میں سے ایک سیّد فادشاہ تاجر تھے ان کے تین فرزند تھے اور حمزہ شمس الدین کے ایک اور بھائی فخرالدین حیدر قاضی تھے جو کہ آج تک بلغار میں ہیں اور ایک بھائی عمر ہیں ان کا بیٹا بھی ہے اور یہ دونوں فارسی نہیں جانتے اور یہ شمس الدین حمزہ قد آور اور خوبصورت تھے جب وہ ادھر آئے تو میں نے اُن کا نسب لکھ کر انھیں دیا وہ مجھے جانتے تھے اُن کی بیس اولادیں تھیں جن میں لڑکوں میں آج دو باقی ہیں اور چار لڑکیاں باقی ہیں۔ان میں سے ایک یوسف ہے جس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے۔[۱]

عبداللہ بن علی بن عبدالرحمان کی اولاد کا ذِکر ہم نے نہیں پڑھا۔ واللہ اعلم۔

بیت خامس ابوعبداللہ حسین برسی بن عبدالرحمان بن القاسم بن محمد بطحانی المجدی فی انساب الطالبین اور عمدۃ الطالب میں حسین ابرسی کو عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی کا فرزند لکھا ہے، جب کہ الفخری فی انساب الطالبین میں حسین برسی بن محمد بن حسین الشاعر بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی تحریر ہے۔[۲]

اور شجرۃ المبارکہ میں بھی اِسی طرف اِشارہ ملتا ہے۔عمری نسابہ کے مطابق آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ کی اولاد کوفہ نصیبین اور دینور میں ہے۔سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ برس نامی جگہ کی وجہ سے آپ کو برسی کہا گیا۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد پانچ پسران سے باقی رہی (۱)۔حمزہ بقول ابنِ طباطبا ان کی اولاد برس نامی علاقے سوادکوفہ میں تھی، (۲)۔عبدالرحمان کی اولاد موصل میں تھی، (۳)۔ابراہیم، (۴)۔علی، (۵)۔محمد۔[۳]

بطن اوّل حمزہ کی اولاد کا ذِکر یہی ہے کہ ان کی اولاد برس نامی علاقے میں تھی جو کوفہ کے نزدیک تھا۔بطن ثانی عبدالرحمان بن ابوعبداللہ حسین برسی آپ کی کنیت ابوطاہر تھی اور آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بن عبداللہ ہاشمی تھیں اور نسابین کے مطابق آپ کی اولاد موصل میں تھی۔بطن ثالث ابراہیم بن ابوعبداللہ حسین برسی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے محمد بن حسین بن ابراہیم المذکور تھے ان کی اولاد نصیبین میں ایک جماعت تھی جو شام میں تفریق ہوگئی اور بعض نے نصیبین میں ہی قیام کیا۔

بطن رابع علی بن ابوعبداللہ حسین برسی بقول ابنِ عنبہ اس خاندان میں احمد بن محمد بن علی العالم بن حسن بن محمد بن علی المذکور جن کی اولاد چار پسران سے باقی رہی (۱)۔مرجا، ان کی اولاد کو بنومرجا کہا جاتا ہے، (۲)۔حسن، (۳)۔مفضّل جن کی اولاد آل مفضّل کہلاتی ہے، (۴)۔محمد بقول سیّد جعفر اعرجی کہ اس مرجا کی کثیر تعداد مختلف علاقوں میں متفرق ہوگئی اور بنی مرجا بن احمد المذکور سے بنونقشہ جو کہ محمد بن ابی حسن محمد بن احمد بن مرجا المذکور سے تھے یہ جماعت غری شریف میں آباد ہے، پھر ان میں بنوفضائل ہے جو کہ فضائل بن احمد بن مرجا المذکور کی نسل ہے اور یہ لوگ بھی غری شریف میں آباد ہیں پھر ان میں ایک خاندان بنوحداد ہے جو کہ ابی طالب حداد جن کا نام محمد تھا بن مہدی بن قاسم بن مفضّل بن احمد المذکور کی اولاد سے ہیں اور یہ جماعت مشہد امام موسیٰ کاظمؑ بغداد میں آباد ہیں۔[۴]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۳۴۔۱۳۵

۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۳۳

۳۔عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص۸۳۔۸۲

۴۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۱۳۳

بطن خامس محمد بن حسین برسی کی اولاد کے بارے میں ایک حکایت ابوالحسن عمری نے المجدی فی انساب الطالبین میں تحریر کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سال ۴۳۰ ہجری کی آمد کے ساتھ میں نے دیکھا کہ ایک معزز شیخ جس کے پاس قبول شدہ شہادت تھی نے دعویٰ کیا کہ میں ابوالحسن علی المعروف سعادۃ ابی محمد حسن بن ابی حسین احمد بن محمد ابی جعفر بن حسین البرسی ہوں بقول عمری میں نے ان سے اس دعوے کی صحت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے قضاتِ نصیبین اور دیارِبکر اور علویوں کی تحریری گواہی کے علاوہ بھی شہادتیں دکھائیں۔ ان میں ابی یعلی بن عجیبن (عجیر) النقیب کی بھی شہادت تھی۔ عمری کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کے نسب کے بارے میں وہاں عادل حضرات سے سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ نسب صحیح ہے اور علویوں کی ایک جماعت نسب کو درست سمجھتی تھی۔ تو میں نے اِسے اپنے مشجر میں ثابت تحریر کیا اور تحریر کیا کہ اُس کے ہاتھ تحریری طور پر نسب کی صحت پر شہادت موجود ہے اور شریف ابوالقاسم بن دغیم حسنی داوودی نصیبی جو میرے دوست ہیں اُن کے احوال پر گواہ ہیں۔ اس علی المعروف سعادۃ کا لقب ''قبع'' تھا۔ ان کی وفات ۴۴۰ ہجری میں ہوئی اور اس کے کئی بیٹے اور بیٹیاں تھیں، پھر میں الشریف ابی سرایا احمد بن محمد بن زید بن علی بن عبیداللہ بن علی بن جعفر بن احمد سکین بن جعفر بن محمد بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ سے مِلا وہ رملہ میں علوی خاندان کے نقیب تھے۔ میں نے اُن سے علی المعروف سعادۃ کے نسب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا میرے نزدیک ثابت ہے، پھر ان (سعادۃ) کے نسب میں گندگی ملی۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ ان کے نسب سے گندگی ملی اور نسب ثابت نہ ہوا، اُس نے اپنے نسب کے بارے میں حکایت سنائی جو اُس کے نسب کے باطل ہونے کے متعلق تھی۔[۲]

یعنی اُن سے ایسی بات بیان ہوئی جس کی وجہ سے نسب کی طہارت مشکوک ہوگئی۔

## مشجرات سادات بطحانیہ

سیّد محمد بن احمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی اپنی کتاب سراج الانساب میں سادات بنی بطحانی سے قاضی جہان کا نسب تحریر کرتے ہیں۔

سیّد جلیل قاضی جہان بن سیّد قاضی امیر نورالہدیٰ، بن سیّد قطب الدین حیدر بن سیّد جمال الدین عبداللہ قاضی بن بن سیف الدین قاضی (قاضی سلطانہ ابیر، طارم) بن سیّد امیر کا احمد بن تاج الدین علی بن کمال الدین ناصر بن ابی سلیمان امیر کا بن امیر ہاشم داعی بن عراقی بن ابی ہاشم داعی رضی الدین زید بن ابوالعباس امیر کا احمد بن حسن البصری بن قاسم بن محمد بطحانی المذکور۔[۳]

## سادات ہمدان

بقول بابن فندق نسابہ بیہقی کہ سیّد اجل نقیب نقباء ابوحرب مہدی بن حسن بن علی بن طاہر بن محمد بن حسن بن قاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام۔[۴]

پھر ہمدان کے حسنی سادات ہیں سیّد اجل مجدالدین محمد بن نوشیروان بن زید ابوہاشم الملقب ''زین الاشراف مرتضٰی تاج الدین بن حسین رضی بن علی اطروش (داماد صاحب ابنِ عباس) بن حسین بن علی بن حسین بن حسن بصری بن قاسم بن محمد بطحانی المذکور۔[۵]

اور بابن فندق نے ان میں نسابہ ہمدان سیّد ابوعز عبدالعظیم بن حسن بن علی بن طاہر بن علی بن محمد بن القاسم بن محمد بطحانی کا ذِکر بھی کیا ہے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۱۴۔۲۱۳ ۲۔عمدۃ الطالب آل حسن طالقانی،ص۸۳۔۸۲ ۳۔سراج الانساب،ص۶۱

۴۔الشجرۃ المبارکہ،ص۴۶، الفخری فی انساب الطالبین،ص۱۳۷ ۵۔لباب الانساب،جلد دوم،ص۵۶۳

## نسب سیّد حسون براقی

سیّد حسین براقی بن احمد بن حسین بن اسماعیل بن زین الدین المعروف زینی بن محمد براق بن علی بن یحییٰ بن ابی الغنائم بن محمد بن فضائل بن احمد بن مرجا بن احمد بن محمد بن علی بن حسن بن محمد بن علی بن حسین برسی بن عبدالرحمان بن قاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن بن امام علی علیہ السّلام سیّد شہاب الدین مرعشی نجفی فرماتے ہیں کہ میرے والد سیّد شمس الدین محمود نے علم الانساب سیّد حسون براقی سے سیکھا اور ان سے بہت کتابیں پڑھیں جن میں عمدۃ الطالب۔ المجدی فی انساب الطالبین، فخری فی انساب الطالبین۔ منتقلہ الطالبیہ شامل ہیں اور میرے والد نے ان سے روایت کا اجازہ بھی لیا اور میں سیّد شہاب الدین مرعشی نے اپنے والد کے واسطہ سے سیّد حسون براقی سے روایت کی ہے۔[ا]

نسابہ سیّد عبدالرحمان عزی اعرجی نے مجھے خود کہا کہ سیّد حسون براقی کے نسب کو نجف کے پرانے لوگ تسلیم نہیں کرتے۔ واللہ اعلم۔

## ۵۰۔ نسل عبدالرحمان شجری بن القاسم بن حسن بن زید

سیّد یحییٰ نسابہ عبید لی تحریر کرتے ہیں کہ عبدالرحمان الشجری کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ جعفر جن کی والدہ اُم الولد تھیں، (۲)۔ محمد جن کی والدہ سکینہ بنت عبیداللہ بن حسین بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالبؑ اور (۳)۔ علی جن کی والدہ اُمِ حسن بنت حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی ابنِ ابی طالب تھیں۔[۲]

ابی نصر بخاری تحریر کرتے ہیں کہ عبدالرحمان کی اولاد علی اور محمد سے جاری ہوئی۔

الشیخ ابوالحسن عمری تحریر کرتے ہیں کہ عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کے والد قاسم بن حسن نے محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن امام حسنؑ کے مقابلے میں بنی عباس کا ساتھ دیا پھر عمری کہتے ہیں۔ آپ کی چار دُختران تھیں (ا)۔ اُم القاسم جن کی شادی بنوعباس میں ہوئی، (۲)۔ اُمِ حسین، (۳)۔ اُم حسن، (۴)۔ زینب جن کی شادی قاسم بن محمد بطحانی سے ہوئی۔

ابوالحسن عمری نے آپ کے پانچ پسران تحریر کیے (ا)۔ ابوعبداللہ حسین جو بزرگانِ مدینہ سے تھے، (۲)۔ محمد الشریف، (۳)۔ حسن، (۴)۔ علی مدینہ میں، (۵)۔ جعفر مدینہ میں۔

عمری نے بھی اولاد تین سے ہی جاری تحریر کی۔ رازی اور ابوطالب مروزی نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔۔۔

بیت اوّل محمد الشریف بن عبدالرحمان الشجری آپ کی والدہ سکینہ بنت عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین تھیں بقول عمری آپ کی اولاد میں (ا)۔ حمزہ کی اعقاب تھیں اور وہ سردار تھے، (۲)۔ احمد، (۳)۔ عیسیٰ اور، (۴)۔ محمد کے اعقاب کا ذِکر نہیں کیا گیا، (۵)۔ حسن لقب شعر انف، (۶)۔ عبدالرحمان، (۷)۔ عبیداللہ، (۸)۔ حسین جب کہ عمری نے تین پسران سے اولاد کا سلسلہ تحریر کیا۔ سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزی از ورقانی کے بقول محمد بن عبدالرحمان شجری کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ عبیداللہ، (۲)۔ حسن، (۳)۔ حسین، (۴)۔ عبدالرحمان، (۵)۔ احمد، (۶)۔ جعفر ان میں بطن اوّل عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد بقول ابوطالب مروزی تین پسران سے منتشر ہوگئی (ا)۔ احمد رے میں، (۲)۔ حسن، (۳) محمد اعلم اور ان تینوں کی والدہ خدیجہ بنت علی بن عبدالرحمان الشجری تھیں۔ اوّل احمد بن عبیداللہ بن محمد کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ اسماعیل، (۲)۔ جعفر، (۳)۔ زید، (۴)۔ حمزہ رے میں، (۵)۔ محمد لقب ''قرط'' اور المفرط بھی کیا گیا، (۶)۔ عبیداللہ۔

جب کہ ابوالحسن عمری نے ان میں ایک نسل کا ذِکر کیا جو ابوالحسن محمد رازی الملقب شہدانق (جن کی اولاد قزوین اور 'رے' میں) بن حمزہ بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری المذکور تھے۔ بقول ابوطالب از ورقانی اسماعیل بن احمد بن عبیداللہ بن محمد کی اولاد پانچ پسران سے آمل، طبرستان،

ا۔ کشف الارتیاب، از شہاب الدین نجفی مرعشی، ص ۱۳۰ ۲۔ المعقبون من ولد امام امیر المومنین، تحقیق فارس، حسون ص ۳۳۵

بربحہ، ساریہ اور جرجان میں تھی۔

ان میں ایک امام رئیس نقیب سیّدالاشراف فاضل آمل میں ابوجعفر محمد بن ابی طالب قاسم بن احمد بن اسماعیل المذکور تھے ان کی اور ان کے بھائیوں کی اولاد تھی ان کی اولاد صرف ایک فرزند علی سے تھی، پھر ان میں جعفر بن احمد بن عبیداللہ بن محمد کی اعقاب آمل طبرستان اور جیلان میں تھی، جن میں فقیہ العالم الفاضل نقیب نسابہ آمل وطبرستان المستحسین باللہ ابوالحسن علی بن ابی طالب احمد العالم الواعظ المعروف الٰہی بن قاسم بن احمد بن جعفر المذکور تھے۔ دیلم میں آپ کی امامت پر بیعت کی گئی تھی آپ کی وفات ۴۷۲ ہجری میں ہوئی۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ ابوطالب حسن النقیب آمل میں ان کا لقب امیر تھا پھر ان کو امام کا لقب دیا گیا لیکن ان کی بیعت نہیں کی گئی، (۲)۔ ابوعبداللہ محمد مہدی نقیب آمل۔

پھر ان میں عبیداللہ بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی چھے اولادیں تھیں جن میں سے بعض کی اولاد تھی ان میں (۱)۔ مہدی ان کی اعقاب کثیر تعداد میں طبرستان میں تھی، (۲)۔ محمد اطروش کی اولاد بخارا میں تھی، پھر ان میں زید بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد محمد بن زید سے جاری ہوئی جس کی اولاد بربحہ میں تھی۔

پھر ان میں حمزہ بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری آپ کی اولاد دو فرزندوں سے جاری ہوئی جن کی اولاد اہواز، قزوین اور بغداد میں تھی جن میں نقیب اہواز حسن بن القاسم بن حمزہ المذکور تھے۔ اور ان میں ابنِ زیتونہ احمد بن محمد بن حمزہ المذکور تھے جن کے چھے بھائی صاحبِ اولاد تھے۔

پھر محمد لقب قرط بن احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی پانچ اولادیں طبرستان میں تھیں جن کی اولادیں ''بنی قرط'' سے معروف تھیں۔

دوم حسن بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد تین پسران سے طبرستان کی بستیوں میں گئی جن میں فقیہ عالم بآمل ابوالحسین زید بن اسماعیل بن محمد بن حسن المذکور تھے۔ سوئم محمد اعلم بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد تین پسران سے باقی رہیں (۱)۔ یحییٰ، (۲)۔ ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ صالح طبرستان میں ان تینوں کی والدہ دختر زید بن علی بن عبدالرحمان الشجری تھیں اور ان کی نانی دُختر علی بن محمد بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ تھیں۔ پھر ان میں یحییٰ بن محمد اعلم بن عبیداللہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ ابوعیسیٰ حسن کو چک ان کی اولاد بڑی تعداد میں آمل شالوس اور کلار میں تھی، (۲)۔ محمد، (۳)۔ جعفر ان کی اولاد سے ابوطالب محمد جیلی بن جعفر المذکور تھے۔

پھر محمد بن یحییٰ بن محمد اعلم کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ علی، (۲)۔ زید نقیب ساریہ ان کی اولاد کثیر تھی جن میں نقباء اور روساء تھے، (۳)۔ حسین الرسول کی اولاد دو فرزندوں سے بربحہ میں تھی، پھر زید بن محمد بن یحییٰ بن محمد اعلم کی اولاد سے ابوجعفر محمد نقیب ساریہ بن یحییٰ بن عبیداللہ بن زید نقیب المذکور تھے اور دوسری شاخ سے عبیداللہ رئیس ساریہ المعروف خلیفہ بن حسن بن زید النقیب المذکور تھے۔ ان کی اولاد رے میں تھی، پھر علی بن محمد بن یحییٰ بن محمد اعلم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ ابوعلی حسن المقلب ''زرین کمر'' جن کی چار اولادیں طبرستان میں صاحبِ اولاد تھیں۔

(۲)۔ ابومحمد القاسم مانکدیم جن کی اولاد تین پسران سے بربحہ میں تھی، پھر اس شاخ کا دوسرے خاندان میں حسین بن محمد اعلم بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد چھے پسران سے آمل اور طبرستان میں تھی، جن میں الفقیہ مذہب امام ابی حنیفہ جو کہ ابی حسین قدوری کے اصحاب میں سے تھے اور وہ ابواحمد محمد بن حسین بن حسن بن حسین المذکور تھے۔

پھر اِس شاخ کا تیسرا خاندان صالح بن محمد اعلم بن عبیداللہ بن محمد بن عبدالرحمان الشجری آپ کی اولاد ابوالقاسم زید سے جاری ہوئی جن کو ابوالحسن قاضی بطبرستان بھی کیا جاتا ہے۔ آپ نے دیلم میں خروج یا اور اپنی بیعت کا مطالبہ کیا۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابومحمد حسن سے جاری ہوئی جس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ ابوعبداللہ حسین ناصر دین اللہ الملقب راضی باللہ، آپ نے دیلم پر خروج کیا اور وہاں آپ کی بیعت کی گئی اور۱۲ سال حکومت کی آپ کی وفات آمل میں ہوئی اور آپ کی قبر معروف ہے۔

(۲)۔ابوعبداللہ محمد راضی باللہ، (۳)۔صالح، (۴)۔ابوالفضل زیدان سب کی اولاد کثیر تعداد میں طبرستان میں ہے۔

ان میں صالح بن ابومحمد حسن بن ابوالقاسم زید آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالقاسم زید سے جاری ہوئی جس کا لقب المسدد باللہ تھا ان کی والدہ حسنیہ تھیں ان کی دیلم میں بمطابق ۴۱۶ ہجری بیعت کی گئی اور ان کی اولاد قزوین میں ہے، پھر ابوالفضل زید بن ابومحمد حسن بن ابوالقاسم زید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی پھر ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد حسن بن ابوالقاسم زید کی اولاد ساریہ میں تھی۔[۱]

بطن ثانی حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجری مروزی کے بقول آپ کے چودہ بیٹے تھے اور تحقیق کہتی ہے کہ ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یحییٰ جن کی والدہ جعفریہ تھیں، (۲)۔ابوغیث محمد اکبر جن کی اعقاب قلیل تعداد میں طبرستان میں تھی، (۳)۔ابوحسن محمد جن کی اولاد صاحب اعقاب تھی جن میں ایک ابوالقاسم حسین تھے جن کا لقب زغیبہ تھا۔(۴)۔عبیداللہ

اوّل میں عبیداللہ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجر ی کی اولاد حسن بن یحییٰ مہدی بن حسین بن عبیداللہ المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے اور ان کی اولاد بھی تھی پھر مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ میں حسن بن یحییٰ کے نفی یا اثبات پر حکم جاری نہیں کرسکتا کیونکہ میں اس بحث اور اس حال سے پیچھے ہوں۔

دوم یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد بڑی تعداد میں ہے۔ان کی مشہور اولاد دو فرزندان سے ہے(۱)۔زیدکوفان، (۲)۔ابوغیث محمد۔

پہلی شاخ میں زیدکوفان بن یحییٰ بن حسین کی اولاد ابی عبداللہ محمد مزرزر سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران زید اور ابی القاسم یحییٰ سے جاری ہوئی اور ابی القاسم یحییٰ کی اولاد بصرہ میں تھی۔پھر زید بن ابی عبداللہ محمد مزرزر کی اولاد کی صرف ایک فرزند محسن نقیب بنی حسن بالکوفہ سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ ابی غیث محمد بن یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجر ی کی اکثر اولاد ابوعبداللہ حسین نقیب رے سے جاری ہوئے اور ان کی اکثر اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن علی لقب ''کاسکین'' قزوین میں جن کی والدہ موسویہ تھیں اور ان کی اعقاب رے اور بلاد خراسان میں ''کاسکین'' سے معروف ہے، (۲)۔ابوالقاسم علی جن کی اولاد میں عالم فاضل تھے۔

پھر اس ابوالقاسم علی کسکی بن ابوعبداللہ حسین نقیب رے بن ابی غیث محمد کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر محمد طوس میں ان کی اولاد بخارا میں تھی۔(۲)۔حسن نیشاپور میں، (۳)۔ناصر رے میں جن کے نو فرزندوں کی اولاد جاری ہوئی اور ان کے اعقاب رے، نیشاپور، مرو اور کہا جاتا ہے چین تک گئی اور جو چین گئے کہا جاتا ہے انقرض ہو گئے، (۴)۔عزیزی جس کا ایک ہی فرزند علی غبار تھا، (۵)۔ابوعبداللہ رے میں اور ان کی اعقاب نیشاپور میں تھی پھر ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ ابی الغنائم نسابہ دمشقی کے بعض نسخوں میں ہے کہ ان میں عزیز اور ابوعلی حسین المعروف امیرک نسابہ ابنان ابی حسین محمد بن ابی حرب محسن بن حسین بن علی کاسکین المذکور اور ان کی اولاد بھی تھی۔پھر سیّد ابوطالب عزیز الدین مروزی ازورقانی نسابہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ دیکھا کہ ابوعلی نسابہ جو سیّد عالم ذوفضیلتین حسین بن محسن نقیب بن حسن سراھنگ بن علی کسکی المذکور تھے اور یہ ذکر امام حسن قطان نے خود نسابہ ابی اسماعی طباطبائی کی تحریر سے نقل کیا اور میں (ابوطالب ازورقانی) نے امام حسن قطان کی تحریر سے نقل کیا۔[۲]

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ اِس خاندان میں یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان الشجر ی کی نسل سے ابونقشہ سعداللہ بن مفضّل بن محسن مناخلی بن زید بن محمد مزرزر ابنِ زید کشکہ بن یحییٰ المذکور تھے اور ان کی اولاد کو بنی ابی نقشہ کہا گیا اور ان کے بھائی حسین مناخلی بن مفضّل المذکور کی نسل بنوشکر مشہد غروی میں تھی اور الود بن محمد بن سعداللہ المذکور کی اولاد کو بنوالود کہا گیا۔[۳]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۵۲۔۱۵۴۔۱۵۳ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۵۶۔۱۵۵ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۹۱

## ۵۱۔نسل حسن شعرانف بن محمد بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم

فخرالدین رازی کے مطابق آپ کی نو اولادیں تھیں یعنی فرزند تھے جن میں سے اکثر کی اولاد کثیر تھی جب کہ جمال الدین ابنِ عنبہ اور سیّد ابوطالب ازورقانی نسابہ کے نزدیک آپ کی اولاد تین پسران سے جاری رہی(۱)۔ابوالقاسم محمد بقول مروزی آپ کی والدہ علویہ عباسیہ تھیں یعنی عباس علمدار کی اولاد سے تھیں،(۲)۔ابوجعفر محمد سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ ان کی جمہور نسل بلادنوبہ میں ہے۔(۳)۔ابوحسن محمد بقول ابنِ عنبہ اولاد بخارا میں ہے اور اس کی اولاد زیادہ نہیں ہے پھر ابنِ عنبہ ابی نصر بخاری کا قول نقل کرتے ہیں کہ بخاری اور دوسرے کہتے ہیں کہ ان کی اولاد سے نوبہ اور خراسان میں ہیں۔ فخرالدین رازی ایک فرزند عبیداللہ کا ذِکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سیّد ابوحسن بطحانی نے کہا ان کی اولاد طالقان میں ہے اور وہ خود بلخ میں تھا۔[۱]

لیکن نسابین کا اتفاق اوّل تین پسران پر ہے۔نسل حسن شعرانف کے بارے میں ہم سب سے پہلے ابوالحسن عمری کی روایت لکھتے ہیں جو انھوں نے کوفیوں سے لی چونکہ یہ روایت مختصر ہے اس لیے اسے پہلے لکھتے ہیں۔ بقول عمری:

حسن شعرانف بن محمد الشریف بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد سے ابی عبداللہ محمد المقلب زغینہ جن کی اولاد بصرہ میں تھی بن محمد بن حسن شعرانف المذکور تھے اور ان کی اولاد سے یحییٰ منقوب بن ہارون بن محمد بن حسن شعرانف تھے اور یہ روایت ابی منذر نسابہ اور کوفیوں کی ہے کہ شعرانف کی اولاد سے ایک قوم صیعد، ہند، بخارا، نوبہ، خراسان، مصر، ملتان اور عراق میں تھی۔[۲]

یہ روایت غیر واضح ہے اس میں حسن شعرانف کی اولاد کی چنداں تفصیل نہیں۔

بیت اوّل میں ابوالقاسم محمد بن حسن شعرانف بن محمد بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد بقول ابوطالب مروزی نسابہ دو پسران سے اکثر باقی رہی۔ (۱)۔عبدالرحمان، (۲)۔ہارون، جب کہ ان کی دیگر اولاد میں (۳)۔حسن، (۴)۔حسین، (۵)۔عبیداللہ کی اولاد بھی تھی۔[۳]

نسابہ مروزی کے مطابق اکثر اولاد اوّل الذکر دو پسران سے تھی۔ابنِ عنبہ نے صرف ایک فرزند حسن بن ابوالقاسم محمد سے اولاد تحریر کی اور فخرالدین رازی نے حسین کو بھی صاحب اعقاب تحریر کیا ہے جب کہ تہذیب الانساب کی روایت میں ابوالقاسم محمد بن حسن بن محمد الشریف بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ ہارون، عبدالرحمان، عبیداللہ۔[۴]

یوں مجموعی طور پر ابوالقاسم محمد بن حسن شعرانف کے پانچ پسران کی اولاد جید نسابین نے تحریر کی ہے۔بطن اوّل ہارون بن ابوالقاسم محمد بن حسن شعرانف۔

ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند یحییٰ صاحب زواریق سے ہے۔ رازی نے بھی یحییٰ کی اولاد تحریر کی اس یحییٰ کا ذِکر المجدی فی انساب الطالبین میں بھی ہے اور ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ یحییٰ صاحب زواریق کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوطالب محمد جن کی کثیر اولاد کوفہ اور شام میں تھی ان کی اولاد صرف ایک فرزند حمزہ سے جاری ہوئی جس کی عرفیت ''ابنِ حسنہ'' تھی،(۲)۔علی جس کی اولاد ''قصر ابنِ ہبیرہ'' میں تھی،(۳)۔ابوالعباس احمد منقوب جن کی والدہ ان کے والد کی چچازاد تھی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ایک محمد کی اولاد بصرہ اور حیرہ بغداد میں تھی۔ دوسرے فرزند ابومنصور یحییٰ کی اولاد دمشق اور عراق میں تھی۔[۵]

جب کہ ابنِ عنبہ نے اِسی نسب کو یحییٰ صاحب زواریق بن ہارون بن محمد بن ابوالقاسم محمد تحریر کیا ہے اور یحییٰ صاحب زواریق کا ایک فرزند علی تھا جس کے دو فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم مجدور، (۲)۔ابوطالب حمزۃ۔[۶]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۷۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۱۵ ۳۔الفخری،ص ۱۵۴ ۴۔تہذیب الانساب،ص ۱۳۷
۵۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۵۵۔۱۵۴ ۶۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۹۰

اس بات میں مجھے ابو طالب مروزی کی تحریر زیادہ درست لگتی ہے کیونکہ یحییٰ بن ہارون بن محمد کا ذِکر صاحب مجدی نے بھی کیا ہے۔

بطن ثانی حسین بن ابوالقاسم محمد کی اولاد کے بارے میں فخر الدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ وہ طبرستان میں تھی۔[۱]

بطن ثالث عبدالرحمان بن ابوالقاسم محمد فخر الدین رازی کے بقول آپ کی اولاد خراسان اور ماوراالنہر میں تھی اور سیّد جعفر اعرجی نے آپ کی کنیت ابوجعفر لکھی اور تحریر کیا کہ آپ کی کثیر اولاد بخارا میں تھی۔ سیّد مروزی از ورقانی نسابہ نے کہا کہ عبدالرحمان بن ابوالقاسم محمد کی مشہور اولاد تین پسران سے باقی رہی جن میں (۱)۔حسین کی اولاد کوفہ میں، (۲)۔ابوالحسن علی الملقب ''شیر بخارا'' جن کی کثیر اولاد ان کے ایک فرزند ابی العباس احمد سے طالقان میں جاری ہوئی جب کہ ان کے دیگر پسران میں علی اکبر، علی اصغر، محمد اصغر، محمد اکبر اور علی تھے جو کہ طالقان میں نقیب تھے اور ان کی اولاد بھی تھی، (۳)۔یحییٰ بن عبدالرحمان کی اولاد بخارا میں تھی۔ بیت ثانی ابوجعفر محمد بن حسن شعرانف بن محمد بن عبدالرحمان الشجری۔

تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد دو پسران سے نوبہ میں تھی (۱)۔ابوالحسن علی، (۲)۔مہدی سیّد جعفر اعرجی بھی کہتے ہیں ان کی اولاد کثیر تعداد میں نوبہ میں ہے۔ جن کا نسب معروف ہے۔ مہدی رجائی کے مطابق ابوجعفر محمد بن حسن شعرانف کی دو دُختران فاطمہ اور اُم محمد بھی تھیں۔

بیت ثالث ابی حسن محمد بن حسن شعرانف بن محمد بن عبدالرحمان الشجری تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد ابوالفضل محمد سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند ابوالحسین زید سے جاری ہوئی جنھوں نے ''صعدۃ'' میں رہائش اختیار کی۔ ان ابوالحسین زید کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن محمد جن کی اولاد رستاق بلخ میں تھی، (۲)۔ابوالقاسم یحییٰ بخارا میں رہائش پذیر ہوئے، (۳)۔ابوعبداللہ محمد کشانہ جو کہ رستاق بخارا میں ہے وہاں رہائش اختیار کی، (۴)۔حسن۔

## ۵۲۔نسل جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن

الشیخ ابوالحسن عمری کے بقول آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ سید شریف تھے۔ آپ کی چھے اولادیں تھیں (۱)۔ابوجعفر محمد جن کی اعقاب مدینہ میں تھی، (۲)۔احمد اکبر کی اعقاب نہیں تھی، (۳)۔احمد رئیس اصغر کی اعقاب تھی، (۴)۔حمزۃ کی بھی اولاد نہ تھی، (۵)۔اُمِ سلمہ، (۶)۔اُمِ کلثوم۔[۲]

تمام نسابین اس پر متفق ہیں کہ آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔ابوجعفر محمد اور (۲)۔احمد اصغر سے جاری ہوئی۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کی اولاد چار پسران سے تحریر کی ہے (۱)۔ابی القاسم احمد الملقب کرکورۃ، (۲)۔عبیداللہ جن کی اعقاب تھی، (۳)۔حسین کی تین اولادیں تھیں، (۴)۔علی کی اعقاب فرغانہ میں تھی اور پانچویں فرزند (۵)۔ابومحمد حسن جس کی والدہ حسنی سادات سے تھی۔ فخر الدین رازی نے ان کو بھی صاحبِ اعقاب میں شامل کیا ہے، جب کہ تہذیب الانساب میں بھی ان پانچ افراد کا ذِکر صاحبِ اولاد کے طور پر ہی ہوا ہے۔ بطن اوّل احمد کرکورۃ بن ابوجعفر محمد بن جعفر سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد کو ''بنی کرکورۃ'' کہتے ہیں جن کی اکثریت رے اور اس کے نواح میں آباد ہے۔ بقول سیّد از ورقانی نسابہ احمد کرکورۃ کی اولاد سات پسران سے باقی رہی۔

(۱)۔ابوعلی محمد کسی اولاد تربحہ میں جو قلیل ہیں، (۲)۔عباس، (۳)۔ابوحسن عیسیٰ کوبج المعروف ''ابن مہیرۃ'' ان کی کثیر اولاد رے مصر اور بغداد میں، (۴)۔جعفر کی اولاد تھی، (۵)۔طاہر، (۶)۔ابوطالب حمزہ طویل کوفہ میں اور ان کی اعقاب کوفہ اور شیراز میں، (۷)۔عبداللہ جن کو بعض جگہ عبیداللہ بھی لکھا گیا اور ان کی اولاد طبرستان میں۔ اوّل میں عباس بن احمد کرکورۃ کی نسل ایک فرزند علی صوفی سے جاری ہوئی جن کی نسل تین پسران (۱)۔ابوہاشم عبدالرحمان کی کثیر اولاد شالوس اور دلس میں، (۲)۔ابوالفوارس محمد، (۳)۔زید کی تین اولادیں صاحبِ اولاد تھیں۔

پہلا خاندان زید بن علی صوفی بن عباس کی اولاد سے ابوجعفر محمد عالم نقیب استر آباد بن جعفر خلیفہ استر آباد بن علی صوفی بن زید المذکور تھے ان کے

۱۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۷۱　　۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۷

اور ان کے بھائیوں کی اعقاب بھی تھی جب کہ فخرالدین رازی کے بقول عباس بن احمد کرکورۃ کی اولاد طبرستان اور اس کے نواح میں مشہور تھی اور عباس کا ایک دوسرا فرزند حسن بھی تھا۔[۱]

سیّد مہدی رجائی کے بقول جعفر خلیفہ بن علی صوفی بن زید بن علی صوفی بن عباس کا دوسرا فرزند علی بھی تھا جس کی اولاد سے شرف شاہ تاج الدین نقیب استر آباد بن محمد بن علی بن جعفر خلیفہ المذکور تھا۔[۲]

دوئم طاہر بن احمد کرکورۃ کی نسل سے مشہور(۱)۔ابوالقاسم علی جن کی اولاد رے میں اور بقول رازی نیشاپور میں بھی تھی، (۲)۔ابوالحسن محمد قم میں بقول مروزی ان کی اولاد تین پسران سے قم اور راوند میں تھی اور رازی نے تیسرا فرزند،(۳)۔عیسیٰ ابوطالب بھی تحریر کیا ہے۔تہذیب الانساب میں اوّل دو افراد کی اولاد کا منتشر ہوجانا تحریر ہے۔

سوئم عیسیٰ کوسج بن احمد کرکورۃ بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوالقاسم احمد رے میں، (۲)۔ابوالحسین زید جن کی اعقاب بغداد میں تھی،(۳)۔حسن ان میں ان کی اولاد سب سے زیادہ تھی۔

چہارم جعفر بن احمد کرکورۃ کی اولاد میں تہذیب الانساب کی رو سے دو پسران (۱)۔محمد اور(۲)۔احمد سے جاری ہوئی جب کہ رازی نے تیسرا فرزند علی تحریر کیا جن پر علامت تھی یعنی اُن پر شک کیا گیا۔

پنجم عبداللہ بن احمد کرکورۃ کی اولاد بقول رازی صرف ایک فرزند ابوالحسن علی سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔حسین، (۳)۔احمد المہند رازی کہتے ہیں کہ یہ اِدراک میں نہیں کہ ان کی نسل جاری رہی یا منقرض ہوگئی۔

ششم حمزۃ طویل بن احمد کرکورۃ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابی القاسم حسین جس کی اولاد سورا میں تھی،(۲)۔علی جس کا لقب جذوۃ تھا جس کی اولاد آمل میں تھی۔

تیسرا فرزند حسن تھا جس کے اعقاب میں آج کوئی نہیں۔[۳]

بطن ثانی حسن بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری تہذیب الانساب اور شجرۃ المبارکہ کی روایت کے مطابق ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالحسن محمد الملقب (فرع) آپ سمرقند میں تھے اور آپ کی اولاد طبرستان میں، (۲)۔جعفر ابوحسین المعروف دلسی کی اولاد رے میں، (۳)۔ابوحسین احمد ابوطالب از ورقانی نسابہ کہتے ہیں کہ ان کی اولاد طبرستان میں تھی۔

اوّل ابوحسین جعفر دلسی بن حسن بن ابوجعفر محمد کی اولاد سے بقول از ورقانی نسابہ ابوحسین الملقب مرشد باللہ المعروف کیا، یحییٰ بن الموفق باللہ ابی عبداللہ حسین جرجانی المقیم رے فقیہ بن ابی حرب اسماعیل خوارزمی بن ابی القاسم زید شالوش میں بن ابی محمد حسن بن ابوحسین جعفر دلسی المذکور تھے۔آپ عالم فاضل اور عظیم شاعر تھے۔۴۴۶ ہجری میں آپ کی دیلم میں بیعت کی گئی آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔آپ اہلِ بیت کے علماء میں سے تھے۔آپ کثیر علوم، اصول، فروع حدیث اور شعر میں کمال تھے۔آپ مرتضیٰ مطہّر نقیب رے کے معاصرین میں سے تھے۔[۴]

اور علامہ نسابہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی فرماتے ہیں کہ مرشد باللہ علامہ نسابہ ابو اسماعیل ابراہیم بن طباطبا صاحبِ منتقلہ الطالبیہ کے اُستاد تھے۔

دوم ابوحسین محمد فرع بن حسن بن ابوجعفر محمد کی چار فرزند تھے۔(۱)۔حسن، (۲)۔احمد سراہنگ،(۳)۔جعفر، (۴)۔محمد اور ان حضرات کی اولاد بھی تھی۔سوئم ابوحسین احمد بن حسن بن ابوجعفر محمد کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔حسن، (۲)۔احمد۔[۵]

---

۱۔الشجرہ المبارکہ،ص ۷۵ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب،ص ۵۱۲، جلد اوّل ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۷۶-۷۵
۴۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۵۰ ۵۔تہذیب الانساب،ص ۱۲۸

بطن ثالث حسین بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری رازی فرماتے ہیں کہ آپ کی اعقاب قلیل تھی۔ سیّد جعفر اعرجی کے مطابق آپ سمرقند میں تھے اور آپ کی اولاد منتشر ہوگئی اور تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کے تین فرزند حسن، محمد اور علی فی صح تھے۔

بطن رابع علی بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری فخرالدین رازی نے تحریر کیا ہے کہ آپ فرغانہ میں تھے اور میں نے ابی الغنائم کی بعض تصانیف میں دیکھا ہے کہ آپ کی اعقاب کثیر تھی آپ کی اولاد صرف ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی اور اس حسین بن علی کی اولاد ایک فرزند حسن بن حسین بن علی سے جاری ہوئی جو کہ بغداد میں تھی۔[۱]

سیّد ابوطالب مروزی ازورقانی نسابہ کہتے ہیں کہ علی بن ابوجعفر محمد کی اولاد سے ابوالقاسم جعفر صاحب شامہ بن ابی عبداللہ محمد بن حسن بن حسین بن علی المذکور تھے اور آپ کی اولاد تھی، بھائی تھے اور چچا بھی تھے۔[۲]

اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں ان میں سے ایک قوم صنعاء یمن میں ہے جن پر بنو احمد الناصر بن یحییٰ ہادی گواہی دیتے ہیں کہ ان کا نسب درست ہے۔[۳]

بطن خامس عبیداللہ بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری:۔ ابنِ عنبہ اور عمری نے آپ کا نام عبداللہ تحریر کیا ہے۔ فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند علی سے جاری ہوئی اور آپ کی اعقاب قلیل تھی۔

بقول علی بن محمد عمری علوی نسابہ کہ آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ مہدی بن حسین بن محمد بن زید بن احمد بن علی بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری تھے آپ کی اولاد طبرستان میں تھی، پھر عمری کہتے ہیں کہ ان میں سے ہی ابی محمد علی بن جعفر ملطوم بن محمد بن حسن بن حسین بن علی بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری تھے۔

عمری کہتے ہیں کہ آپ میرے دوست تھے آپ بصرہ کی جنگ میں تیراندازوں کے کمانڈر تھے۔ مضبوط اِرادے والے اور بہت شائستہ تھے اور آپ انقرض ہوئے آپ کی اولاد میں ایک بیٹی بصرہ میں تھی اور آپ کی بہن اہواز میں تھی جو ابن ابی محمد قاضی برسی کی زوجہ تھی۔[۴]

بیت ثانی احمد اصغر بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری، آپ کی اولاد کا ذِکر بہت کم ملتا ہے۔ تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد میں چار فرزند (۱)۔محمد موقانی، (۲)۔احمد، (۳)۔عیسیٰ، (۴)۔حمزہ صاحب اعقاب تھے اور یہ ذِکر کیا گیا ہے کہ انھیں ایک مناسب ثبوت کی ضرورت ہے۔[۵]

فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ احمد اصغر بن جعفر بن عبدالرحمان شجری کی اولاد صرف ایک فرزند ابوحسن محمد المعروف موقانی سے جاری ہوئی اور ان کی اعقاب اہواز میں ہے۔[۶]

سیّد ابوطالب ازورقانی نے بھی ان کی اولاد اہواز میں ہونے کا اِشارہ کیا ہے۔

## ۵۳۔نسل علی بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید

سیّد یحییٰ نسابہ کے بقول آپ کی والدہ اُم حسن بنتِ حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن علی علیہ السّلام تھیں۔[۷]

ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ آپ مدینے میں سردار تھے آپ کی چار دُختران تھیں (۱)۔اُم علی، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔اُمِ حسن اور آپ کے نوفرزند تھے (۱)۔یحییٰ المقتول آپ کا قتل ابوعبداللہ حسین کوکبی کے ہمراہ قزوین میں ایامِ المھتدی میں ہوا اور آپ کی قبر سوادرے میں ہے آپ کی وفات پر آپ کا ایک بیٹا احمد نامی تھا، (۲)۔القاسم آپ کا قتل ہوا اور آپ کی اولاد نہ تھی، (۳)۔محمد کی اولاد مغرب (مراکش) میں ہے، (۴)۔علی ''صح'' قبیلہ جہینہ نے آپ کو ذی مروہ میں قتل کیا، (۵)۔عبداللہ کے اعقاب تھے، (۶)۔عیسیٰ کے اعقاب 'رے' میں تھے، (۷)۔زید کے اعقاب طبرستان میں تھے، (۸)۔حسن کے اعقاب کوفہ اور رے میں تھے، (۹)۔ابراہیم العطار صاحبِ اعقاب تھے۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۷۷　۲۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص ۱۴۹　۳۔عمدۃ الطالب،ص ۹۲　۴۔المجدی فی انساب الطالبیین،ص ۲۱۷
۵۔تہذیب الانساب،ص ۱۲۹　۶۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۷۷　۷۔المعقبون من ولد امیر المومنینؑ، از یحییٰ نسابہ، تحقیق فارس حسون کریم،ص ۳۳۵

نسابین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علی بن عبدالرحمان الشجر ی کی اولاد تین پسران سے باقی رہی (۱)۔ابراہیم عطار، (۲)۔حسن، (۳)۔زید

بیت اوّل زید بن علی بن عبدالرحمان الشجر ی ابوطالب مروزی فرماتے ہیں کہ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بطحانی تھیں۔فخر الدین رازی اور ابنِ عنبہ کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالحسن علی المعروف بابن مقعدہ سے جاری ہوئی لیکن سیّد ابوطالب از ورقانی مروزی نسابہ کے مطابق دو فرزندان سے اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابوالحسن علی المعروف ''بابن المقعد ہ'' جن کی والدہ اُمِ حسن بنتِ عیسیٰ بن محمد بطحانی تھیں، (۲)۔یحیٰ جن کے چار فرزند تھے، جن میں بعض کی اولاد جرجان میں تھی۔[۱]

بطن اوّل ابوالحسن علی المعروف بابن مقعدہ بن زید بن علی بن عبدالرحمان الشجر ی سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے کہا کہ آپ کے آٹھ فرزند تھے، جن کی کثیر اولاد تھی لیکن ان پسران کے نام تحریر نہیں کیے جب کہ سیّد ابوطالب نسابہ مروزی کے مطابق آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن ضریر قزوین میں، (۲)۔ابوالقاسم حمزہ المعروف سراھنگ، (۳)۔ابویعلی جن کی اعقاب رے، قزوین اور ساریہ میں ہے، (۴)۔زید کی اولاد تھی، (۵)۔حسین امیر کا المعروف ''خشاب'' قزوین میں، (۶)۔حمزۃ ابوطالب کی اعقاب قزوین میں۔

اوّل حسن ضریر بن ابوحسن علی بن زید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالعباس احمد امیر کا جس کے پانچ فرزندوں کی اولاد قزوین میں تھی، (۲)۔ابوطاہر یحیٰ متدیلم جس کے دو پسران کی اولاد بغداد میں تھی، (۳)۔زید خضیب بغداد میں ان کی اعقاب تھی۔

ابوالحسن عمری نسابہ نے ان میں سے ایک نسل تحریر کی ہے جن میں عمری کے دوست جن کی اولاد بصرہ مین تھی۔ابوالفضل ناصر موضح بن یحیٰ بن زید بن حسن المذکور تھے۔[۲]

دوئم ابوالقاسم حمزہ سراہنگ بن ابوالحسن علی بن زید کے بقول از ورقانی نسابہ سات پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔زید کی اولاد تین بیٹوں سے تھی، (۲)۔ہادی کی اولاد بھوسم میں تھی، (۳)۔ناصر کی اولاد تھی جن میں حمزہ اور محسن تھے جن کی اولاد قزوین میں تھی اور مدینی بقول ابوطالب مروزی نسابہ کہ میرے نزدیک ''فی صح'' تھے، کہتے ہیں ان کی اعقاب ایک فرزند مرتضٰی صاحب مشہد احمر سے جرجان میں کثیر تھی ان کی وفات ۹۷ سال کی عمر میں ہوئی۔ان کے بیس بیٹے تھے جن مین سے چار کی اولاد جاری ہوئی جن میں سے ایک سراہنگ تھا جس کا فرزند محمد بن سراہنگ تھا۔جس نے علم الانساب کا دعویٰ کیا اس نے ابنِ ناصر کے مشجر کو غیر معروف نسب نامے جوڑ کر خراب کر دیا بنی مدینی کے عام لوگ جرجان میں بڑی تعداد میں تھے، پھر ابوطالب عزیز الدین مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّد اجل جمال الدین نقیب جرجان بن ابی برکات افطسی سے ان کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے ان کو ثابت نہیں سمجھا پھر مروزی کہتے ہیں کہ میں نے کتب کو دوبارہ دیکھا تو ناصر بن ابوالقاسم حمزہ بن ابوالحسن علی بن زید بن علی بن عبدالرحمان الشجر ی کا مدینی نام سے کوئی فرزند نہ پایا۔

(۴)۔مہدی بن ابوالقاسم حمزہ کے دو فرزند قزوین میں تھے۔

(۵)۔ابوالہول بن ابوالقاسم حمزہ آپ کی اولاد بورامین اعمال رے میں چار پسران سے تھی۔

(۶)۔ابولیلیٰ بن ابوالقاسم حمزہ آپ کی اولاد قزوین تبریز آذر بائیجان میں۔

(۷)۔ہبت اللہ بن ابوالقاسم حمزہ بقول مہدی رجائی آپ کا فرزند زید المحد دغازی رستاق ''رے'' میں تھا۔

ابوالحسن عمری نے بھی ابوالقاسم حمزہ کی اولاد سے ایک نسب کا ذِکر کیا جو عمری کے دوست تھے۔شریف الدین عفیف ابوہاشم محمد قزوینی بن حسن بن زید بن حمزہ بن علی بن زید بن علی بن عبدالرحمان الشجر ی اور ابوالہاشم محمد قزوینی کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام اباطاہر حسن تھا۔[۳]

سوئم حسین امیر کا المعروف خشاب بن ابوالحسن علی المعروف معقدہ کی اولاد بقول از ورقانی حسینی نسابہ آپ کی اولاد پانچ پسران سے باقی رہی

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۴۷ ۲۔المجد ی،ص ۲۱۶ ۳۔المجد ی فی انساب الطالبین،ص ۲۱۶

(۱)۔کیا قاضی بھوسم میں ان کی اولاد تھی،(۲)۔ابوحسن محمد ان کی تین اولادیں قزوین میں تھیں،(۳)۔ابوزید قاسم کی اولاد ''رے'' اور قزوین میں تین حضرات سے تھی،(۴)۔ابویعلی کی اولاد رے اور قزوین میں،(۵)۔ابوسلیمان محمد کی اولاد ''رے'' میں تھی۔پہلی شاخ کیا قاضی بن حسین امیر کا خشاب کی اولاد تین پسران سے تھی،(۱)۔امیرکا،(۲)۔قاسم،(۳)۔داعی۔

دوسری شاخ ابوزید قاسم بن حسین امیر کا خشاب کا ایک فرزند عزیزی تھا جن کے دوفرزند تھے،جن میں بنوعرب شاہ مرو میں اور حمد ''فی صح'' تھا جن میں مراوزہ بنات کے علاوہ منقرض ہو گئے۔[۱]

بطن ثانی یحییٰ بن زید بن علی بن عبدالرحمان الشجری کی اولاد سے بقول سیّد مہدی رجائی چار افراد کی نسل ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔محمد، (۳)۔حسن، (۴)۔عیسیٰ جرجان میں۔

بیت ثانی حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔القاسم،(۲)۔محمد مہدی ان کی اولاد سے ایک ملتان میں تھا۔ان کی والدہ اُم القاسم بنتِ عیسیٰ بن محمد بطحانی تھیں۔

بطن اوّل قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری رازی کے بقول آپ کی اولاد صرف ایک فرزند(۱)۔ابی محمد حسن داعی صغیر حاکم طبرستان سے جاری ہوئی جب کہ ابوطالب عزیزالدین مروزی کے نزدیک دو اور پسران سے بھی جاری ہوئی جن میں(۲)۔ابی حسن عبیداللہ لقب ''ابی الھول'' جس کی اولاد اہواز اور ابھر میں اور (۳)۔عبدالرحمان جس کی اولاد میں سے ایک آمل میں تھا۔اوّل ابی محمد حسن داعی الصغیر بن قاسم بن حسن بقول عمری نسابہ آپ کو مرداویج بن زیاد نے ماکان کی جنگ میں قتل کیا گیااور یہ ۳۱۰ ہجری کا واقعہ ہے۔آپ زاہد تھے آپ کی اولاد تعداد میں تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ داعی صغیر محمد بطحانی کی اولاد سے تھے مگر یہ ثابت ہے کہ آپ عبدالرحمان الشجری کی نسل سے تھے۔

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کے بقول کہ جنھوں نے کہا آپ شجری ہیں ان میں الشیخ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا تھے اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی عبداللہ محمد خلیفہ نقیب،(۲)۔ابی الفضل یحییٰ آپ آمل میں عظیم القدر تھے،(۳)۔ابراہیم مروزی نے داعی صغیر کے پانچ معقبان لکھے جن میں (۴)۔ابوعلی اسماعیل اعور جن کی اولاد قلیل تعداد میں طبرستان اور جیلان میں تھی اور (۵)۔ابوالقاسم عبیداللہ جس کو ابراہیم کہتے تھے۔ابنِ عنبہ نے صرف ابراہیم لکھا ہے۔جب کہ مروزی نے ابوالقاسم عبیداللہ ابراہیم تحریر کیا ہے۔رازی نے چھیواں فرزند عبدالرحمان بھی لکھا ہے۔اوّل ابوعبداللہ محمد دین اللہ بن داعی صغیر حسن بن القاسم آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔عالم فاضل اور متولی نقابت بغداد تھے پھر دیلم میں خلافت کے عنوان سے آپ کی بیعت کی گئی کہتے ہیں کہ آپ نے دیلمان میں خروج کیا مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی پھر ان میں سے بعض انقرض ہوئے اور بعض کی اولاد بغداد میں جاری ہوئی وہ بھی قلیل تعداد میں تھی۔[۲]

دوئم ابوالقاسم عبیداللہ ابراہیم بن حسن داعی الصغیر بن القاسم ابوطالب مروزی کہتے ہیں آپ کے پانچ معقبان تھے (۱)۔ابوطالب حمزہ آپ کی اولاد پانچ پسران سے تستر میں تھی،(۲)۔ابوعلی اسماعیل آپ کے تین پسران کی اولاد جاری ہوئی،(۳)۔ابوحرب مہدی کی بھی اولاد تھی،(۴)۔ابوالحسن محمد کی تین اولادیں تھیں،(۵)۔حسین ''فی صح'' شیراز میں اور عبدالرحمان بن حسن داعی صغیر بن قاسم کے بارے میں فخرالدین رازی تحریر کرتے ہیں ان کی اولاد ایک فرزند زید بن عبدالرحمان سے تھی اور ذِکر کیا سیّد ابوعز نسابہ نے کہ عبدالرحمان بن داعی صغیر کی اولاد سے نقیب بخارا یحییٰ بن عبدالرحمان بن حسن بن حسین بن عبدالرحمان المذکور تھے۔[۳]

بیت ثالث ابراہیم عطار بن علی بن عبدالرحمان الشجری:۔ابنِ عنبہ کے بقول آپ کے دو پسران محمد اور عباس سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا، جبکہ فخرالدین رازی اور ابوطالب مروزی کے نزدیک آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد وزیر آپ کی والدہ دُختر قاسم بن محمد بطحانی تھیں اور آپ

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۴۸ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۴۵ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۴۷

حسن بن زید داعی الکبیر کے وزیر تھے(۲)۔عباس آپ کی والدہ عباسیہ ہاشمیہ تھیں،(۳)۔حسن رازی کہتے ہیں آپ کی اولاد قلیل تعداد میں طبرستان میں تھی۔مروزی کہتے ہیں آپ کا ایک فرزند محمد بن حسن تھا جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

بطن اوّل محمد وزیر بن ابراہیم عطار بن علی بن عبدالرحمان الشجری آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوعلی اسماعیل، (۲)۔ابوالقاسم حسین، (۳)۔ابوحسین زید بقول ابنِ عنبہ، (۴)۔ابوحسین احمد سے بھی تھی۔اوّل ابی القاسم حسین بن محمد وزیر بن ابراہیم عطار کی اولاد کے بارے میں بقول عزیزالدین ابوطالب نسابہ ظن کیا جاتا ہے کہ ان کی اعقاب ابی جعفر محمد ومہدی ابنان ابی القاسم حسین بن علی بن ابی القاسم حسین المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔[۱]

فخرالدین رازی کے بقول یہ نسل آمل میں تھی۔دوئم ابوحسین زید بن محمد وزیر کے چار معقبون کی اولاد طبرستان میں تھی۔سوئم ابوعلی اسماعیل بن محمد وزیر کے دو بیٹوں کی اولاد تھی(۱)۔ابراہیم مقتول، (۲)۔عبداللہ جس کی اولاد استر آباد میں تھی۔ابراہیم مقتول کو محمد بن منذر جیلی نے قتل کیا۔پہلی شاخ ابراہیم مقتول بن ابوعلی اسماعیل کی اعقاب میں(۱)۔اسماعیل اور، (۲)۔حسین جس کے دو پسران سے نسل چلی، (۳)۔ابوالحسن علی مصارع بغداد میں ابی الغنائم دمشقی کے قول کے مطابق ان کی نسل ایک فرزند علی سے جاری ہوئی۔

پھر ان میں اسماعیل بن ابراہیم مقتول کی اولاد میں ابراہیم بن اسماعیل تھے۔آپ کی اعقاب میں(۱)۔محمد اکبر بھوسم میں جن کی ذیل طویل طبرستان میں تھی۔ابوطالب مروزی کہتے ہیں میں نے ان کے ایک بیٹے کو خوارزم میں ساریہ کے لوگوں کے ہمراہ دیکھا، (۲)۔ابوعلی اسماعیل، (۳)۔ابوحسن علی اصغر نقیب 'رے' جو اصفہان میں مقیم رہے اور ان کی اولاد آمل اور جرجان میں تھی محمد اکبر اور علی اصغر دونوں کی والدہ اشرفیہ حسینیہ تھیں یعنی اولاد عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ سے تھیں۔

چہارم ابوحسین احمد بن محمد وزیر بن ابراہیم عطار سے، بقول ابنِ عنبہ آپ داعی کبیر حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کے بہنوئی تھے اور داعیٔ کبیر کے بعد آپ نے حکومت پر قبضہ کر لیا حتیٰ کہ داعیٔ کبیر کا چھوٹا بھائی محمد بن زید واپس آیا اُس نے آپ کو قتل کر کے آپ سے ملک دوبارہ لے لیا۔[۲]

بطن ثانی عباس بن ابراہیم عطار بن علی بن عبدالرحمان شجری ابوطالب مروزی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسن، جس کی اولاد ابوالعباس محمد المعروف بتاون سے جاری ہوئی جس کی اولاد طبرستان میں تھی، (۲)۔ابوعلی محمد جس کی اولاد قلیل تھی، (۳)۔ابوالقاسم حسین زاید ان کے پانچ پسران سے اولاد جاری ہوئی جو طبرستان بصرہ اور جیلان میں پھیلی ان پانچ میں ایک حمزہ المعروف ''ابنِ ناخن'' تھا جس کی اعقاب ساریہ میں تھی اور بقول مروزی چوتھا فرزند، (۴)۔علی جو کہ طبرستان کا قاضی تھا اور انقرض ہوا۔اس علی بن عباس بن ابراہیم کا ذِکر عمدۃ الطالب میں جمال الدین ابنِ عنبہ نے بھی کیا ہے۔

## ۵۴۔نسل اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام بن امیرالمومنین علی علیہ السّلام

آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ حسن بن زید بن امام حسنؑ کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔آپ کا لقب ''حالب حجارہ'' تھا۔ابوالحسن عمری کہتے ہیں آپ کی تین اولادیں تھیں(۱)۔حسن جن کی والدہ اُم الولد تھیں آپ محدث تھے، (۲)۔محمد جن کا لقب اکشف تھا ان کی والدہ حسینیہ تھیں، (۳)۔علی کی والدہ بھی اُم الولد تھیں۔تہذیب الانساب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی، محمد، احمد اور علی۔فخرالدین رازی اور ابوطالب مروزی کے نزدیک بھی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد اکشف جن کی والدہ فاطمہ بنت عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین تھیں، (۲)۔ابوالقاسم احمد، (۳)۔علی الزانکی جن کو ابنِ عنبہ نے علی نازو کی تحریر کیا ہے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۴۶
۲۔عمدۃ الطالب، ص ۹۱

اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسنؑ کا لقب حالب حجارۃ ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک قوم کا کہنا ہے کہ یہ لقب اُن کی قوت اور جلال کو ظاہر کرتا ہے اور یہ طاقت اور شدت کے لیے عرفی نام ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ حلال کماتے تھے وہاں سے بھی جہاں سے توقع نہ ہو اور کہا جاتا ہے کہ وہ پتھر سے نکلنے والے شہد کو خریدتے اور اس سے گزارہ کرتے اور یہ ایک قسم کا شہد ہے جو پتھر سے حاصل ہوتا ہے اور زمین پر پھیلتا ہے اگر کوئی اسے نہ اُٹھالے۔[۱]

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ ''حالب حجارۃ تھے بقول ابنِ فندق بیہقی نسابہ کہ میں نے سیّد نسابہ ونکی سے سنا وہ کہتے ہیں اسماعیل بن حسن بن زید پہاڑوں سے پتھر اُٹھا کر لاتے اور اپنے ہاتھوں سے مسجد اور پُل تعمیر کرتے اس لیے ان کو حالب حجارہ کہا گیا۔[۲]

اور حالب حجارہ کا مطلب پتھر اُٹھانے والا ہے۔

ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد صرف دو پسران سے تحریر کی تاہم زیادہ نسابین نے تیسرے فرزند ابوالقاسم احمد سے بھی اولاد کا ہونا تحریر کیا۔

بیت اوّل محمد اکشف بن اسماعیل بن حسن بقول ابی نصر بخاری آپ شکاری تھے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے۔[۳]

بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔احمد کی اعقاب بخارا میں تھی اور احمد قتل ہوئے، (۲)۔علی کی بھی اعقاب تھی، (۴)۔زید کی والدہ دُختر عبدالرحمان الشجری تھیں، (۴)۔اسماعیل کی والدہ خدیجہ بنتِ عبداللہ بن اسحاق عریضی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ تھیں۔[۴]

سیّد ابوطالب ازورقانی نسابہ کے بقول محمد اکشف کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔زید جن کی والدہ اُم حسین بنتِ عبدالرحمان الشجری تھی، (۲)۔ابوالقاسم احمد جن کا قتل بنی جعفر سے جنگ میں ہوا، آپ کی والدہ جعفریہ تھیں۔

بطن اوّل احمد بن محمد اکشف بن اسماعیل حالب حجارہ فخر الدین رازی کے بقول کہ قاضی سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کہ ان کی اعقاب بخارا میں ہیں جن میں سے بعض بخارا کے نواح میں اُمراء ہیں لیکن بقول ابی نصر بخاری کہ کوئی بھی نسب جو محمد اکشف بن اسماعیل سے جوڑا جائے درست نہیں ماسوائے محمد بن زید بن محمد اکشف کے، پھر کہتے ہیں میں نے کوئی بھی ان کی اولاد کا دعویٰ کرنے والا نہ دیکھا مگر ایک قوم کوفہ میں تھی اور پھر وہ واسط چلے گئے واللہ اعلم۔[۵]

ابوطالب مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم احمد بن محمد اکشف بنی جعفر کی جنگ میں قتل ہوئے ان کی والدہ اولادِ جعفر طیار بن ابی طالب سے تھیں۔

اِن میں محمد جندی بن احمد المذ کور تھا، جو اکیلا بخارا میں قتل ہوا اور بقول ابوحسین تیمی کہ وہ (محمد بن احمد) اور ان کا فرزند بنی حسن کی جنگ میں قتل ہوا۔ دوسرا فرزند جعفر بن احمد بن محمد اکشف کی اولاد میں اسماعیل ناحیہ بخارا میں تھا اور وہ اسماعیل بن احمد کی قید میں فوت ہوا اس کی اولاد بخارا اور سمرقند میں تھی۔[۶]

بطن ثانی زید بن محمد اکشف بن اسماعیل حالب حجارۃ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔حسن بن زید داعی الکبیر حاکم طبرستان جس کی اولاد جاری نہ ہوئی، (۲)۔ابوعبداللہ محمد داعی حاکم طبرستان ان کی اولاد جاری ہوئی۔

اوّل حسن بن زید بن محمد اکشف داعی الکبیر حاکم طبرستان بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ داعی الاوّل تھے آپ کی والدہ دُختر عبداللہ بن عبیداللہ بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں آپ طبرستان میں ۲۵۰ ہجری کو ظاہر ہوئے اور ۲۷۰ ہجری کو فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی حکومت پر آپ کے بہنوئی ابوحسین احمد بن محمد بن ابراہیم بن علی بن عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالبؑ نے قبضہ کرلیا۔ اُس وقت ابوعبداللہ محمد بن زید داعی جرجان میں تھے وہ یہ خبر سن کر ۲۷۱ ہجری میں واپس آئے اور ابوحسین احمد کو قتل کر کے خود حاکم طبرستان بن گئے۔

دوئم ابوعبداللہ محمد داعی بن زید بن محمد اکشف، آپ ۲۷۱ ہجری میں حاکم طبرستان بنے اور سترہ سال اور سات مہینے حکومت کی حتیٰ کہ رافع بن ہرثمہ نیشاپور میں ان کے مقابل ہوا پھر محمد بن ہارون سرخسی جو اسماعیل بن احمد سامانی کا ساتھی تھا اُس نے ابوعبداللہ محمد داعی سے جنگ کی اور انھیں قتل کر دیا اور ان

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۵۴۵ ۲۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۴۳ ۳۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۶
۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۸ ۵۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۸ ۶۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۶۱

کا سراور ان کے بیٹے زید بن محمد ابی عبداللہ کو بخارا لے کر چلا گیا اور پھر ابوعبداللہ محمد داعی کے جسم کو جرجان میں محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔[۱]

آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوحسین زید سے جاری ہوئی جن کو امیر بخارا بھی تحریر کیا گیا۔ ابوطالب عزیزالدین مروزی نسابہ کے بقول ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوجعفر محمد رضا جن کو ابوعبداللہ بھی کہا گیا اور ان کا نام احمد بھی کہا گیا،(۲)۔ابومحمد حسن مہدی جن کا ایک فرزند ابوالقاسم بن حسن رے میں تھا اور دیلمان میں وفات پا گیا اور ان کی اولاد نہ تھی اور اس ابومحمد حسن مہدی تک سرخس کے زیادہ منتہیٰ ہوتے ہیں اور خدا ان کی حقیقت بہتر جانتا ہے،(۳)۔ابوعلی اسماعیل جن کی اعقاب بخارا میں تھی۔ مروزی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ان کی اولاد "نخریہ" بخارا میں تھی اور اسی طرح سادات سکہ بیمارستان سمرقند بھی ان سے تھے لیکن مجھے ابھی تک کوئی ذریعہ نہیں ملا کہ ان کا نسب ابوحسین زید امیر بن ابوعبداللہ محمد داعی تک کیسے جڑتا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اسی خاندان سے ہیں میرا مطلب ہے کہ ابوحسین زید بن محمد داعی کی اولاد سے ہیں۔[۲]

پہلی شاخ ابوجعفر محمد رضا بن ابوحسین زید بن ابوعبداللہ محمد داعی بقول ابوطالب مروزی ان کی اولاد ایک فرزند سے جاری ہوئی(۱)۔ابوحسین زید خلیفہ جس کی والدہ حسنیہ شجریہ تھیں اور ان کی اولاد کی اعقاب بغداد جیلان اور آمل میں تھی مہدی رجائی نے ان کی والدہ سکینہ بنتِ حسن بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمان الشجری لکھی ہیں اور ان کے پانچ پسران سے اولاد تحریر کی ہے۔

(۱)۔ابوجعفر محمد امین،(۲)۔ابوعلی حسن،(۳)۔ابوحسین علی ان تینوں کی والدہ فاطمہ بنتِ ابی حسن محمد بن احمد بن ناصر حسن بن علی بن حسن تھیں،(۴)۔ناصر،(۵)۔حسین۔[۳]

ان میں ایک نسب میر مرتضٰی حیدر خراسانی بن محمد شریف بن علی بن مرتضٰی بن علی بن عبداللہ بن حسین بن حسن بن عبداللہ بن طاہر بن ہاشم بن عربشاہ بن ناصر بن زید بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن علی بن حسن بن زید بن محمد داعی بن زید بن محمد اکشف بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسن بن علی بن ابی طالبؑ۔[۴]

بیت ثانی ابوالقاسم احمد بن اسماعیل حالب حجارۃ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔قاسم آپ کی والدہ صفیہ بنتِ اسحاق الکوکبی بن حسن بن زید بن امام حسن بن امیرالمومنینؑ علی تھیں آپ کی اولاد منتشر ہوئی آپ کی وفات دیلم میں ہوئی،(۲)۔اسماعیل آپ کی اولاد ترنجہ طبرستان میں قلیل تھی۔

بطن اوّل قاسم بن احمد بن اسماعیل حالب حجارۃ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔اسماعیل،(۲)۔محمد اور ان حضرات کی اولاد ترنجہ میں کثیر تھی۔اوّل اسماعیل بن قاسم بن احمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابویعلی محمد جن کی اولاد چار پسران سے آمل اور رے میں تھی،(۲)۔مہدی کی اولاد تین پسران سے ساوہ اور آمل میں تھی اور پھر ان میں ایک قوم سرخس میں تھی،(۳)۔ابوزید احمد آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی جن کی اولاد آمل جیلان اور مامطیر میں تھی اور رازی کے بقول ان حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں طبرستان اور اس کے نواح میں تھی۔[۵]

بیت ثالث علی زانکی بن اسماعیل حالب حجارۃ اور آپ اپنے والد کی چھوٹی اولاد تھے، جس طرح آپ کے والد اور اپنے والد کی چھوٹی اولاد تھے اور یہ درست ہے کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔قاسم رے میں،(۲)۔احمد اقثم رے میں،(۳)۔محمد طبرستان میں قتل ہوئے اور بقول ابوحسین تمیمی آپ دامغان اور بطامہ کے امیر تھے۔ یہاں پر میں ابوالحسن عمری نسابہ کا قول بھی نقل کرنا چاہوں گا کیونکہ انھوں نے علی زانکی بن اسماعیل کے چھے فرزند تحریر کیے تین وہ فرزند جن کی اولاد جاری نہ ہوئی وہ بھی تحریر ہیں،(۴)۔حسین طوس میں فوت ہوئے،(۵)۔حسن فرغان میں تھے اور ان کی والدہ اُم الولد تھیں،(۶)۔اسماعیل جرجان میں تھے لیکن ان تینوں کی اولاد جاری نہ ہوئی۔علی الزانکی کی اولاد اوّل الذکر تین پسران سے جاری ہوئی۔بطن اوّل قاسم

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۹۳ ۲۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص۱۶۲ ۳۔المعقبون من آل ابی طالب،جلد اوّل،ص۵۴۷
۴۔سراج الانساب،ص۴۴ ۵۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۸۴

بن علی زانکی بن اسماعیل حالب حجارۃ بقول ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد صرف ایک بیٹے علی سے جاری ہوئی اور اس علی بن قاسم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی، (ا)۔ابومحمد قاسم رے میں، (۲)۔ابوعبداللہ محمد نقیب رے میں اولاد بھی تھی۔

اوّل ابومحمد قاسم بن علی بن قاسم کی اولاد صرف ایک فرزند ابوعبداللہ حسین نقیب رے سے جاری ہوئی آپ کی عرفیت ''العیاز'' تھی آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔ابوطاہر محمد امیر کا ''رے'' کے رئیس تھے آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالقاسم زید مانکدیم سے جاری ہوئی جو عالم شاعر فاضل اور ''رے'' کے نقیب تھے اور ان کی اولاد چار پسران سے بغداد، آمل رے اور طبرستان میں پھیل گئی۔ (۲)۔حسن بن ابوعبداللہ حسین عیار آپ کو حسینی کہا جاتا تھا آپ کی اعقاب رے میں کثیر تھی جن میں نقیب بھی تھے۔ (۳)۔ابراہیم بن حسین عیار کا ایک فرزند ''رے'' میں تھا، (۴)۔ابوالفتح یوسف بن حسین عیار کی اعقاب رے میں تھی۔

بطن ثانی احمد اقفم بن علی زانکی بن اسماعیل حالب حجارۃ امام فخر الدین رازی کے مطابق آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔علی، (۲)۔اسماعیل جس کی اولاد قلیل تھی، جب کہ مروزی نسابہ نے، (۳)۔ابوالقاسم کا ذِکر بھی کیا ہے جس کی اولاد بھی تھی۔

تہذیب الانساب کی رو سے بھی ان تین کی ہی اولاد باقی رہی۔اوّل علی بن احمد اقفم بن علی زانکی ابوطالب مروزی نے کہا کہ زکریا نسابہ کے قول کی رو سے آپ کا لقب طنزخوارہ تھا لیکن باقی نسابین ان کے بیٹے حسین ابوالعباس کا لقب طنزخوارہ تحریر کرتے ہیں۔علی بن احمد اقفم کی کنیت ابوالحسن تھی۔ ابوطالب مروزی کے نزدیک آپ کی اولاد تین پسران سے باقی رہی جو کہ مشہور بھی ہے(ا)۔ابوزید عبداللہ تمرار یا بزاز یہ گھر کثیر تعداد میں ہے، جن میں اکثر اولاد ابی محمد قاسم مانکدیم فاضل بن ابی زید عبداللہ تمرار کی ہے جس کی اولاد نو پسران سے باقی رہی جن میں فضلاء ''رے'' میں تھے۔ (۲)۔ابوالقاسم احمد بن علی بن احمد اقفم جس کی اولاد تین پسران سے باقی رہی جن میں ابوعلی محمد امیر کا تھا جس کی اولاد دو پسران سے باقی رہی، جو ''رے'' استر آباد اور جرجان میں تھی جن میں سے اکثریت علی بن محمد امیر کا سے تھی اور اس کی اولاد تین پسران سے باقی رہی جن میں ایک محمد میسرۃ تھا جس کی کثیر اعقاب ''بنی میسرۃ'' سے پہچانی جاتی تھی دوسرا حمزہ کی بھی اولاد تھی اور تیسرا القاسم جس کی اولاد ''رے'' میں تھی جن میں العالم الفاضل الشریف ابوحسین احمد بن ابی القاسم علی حسنی بن احمد بن قاسم المذ کور تھا۔

(۳)۔ابوعبداللہ حسین بن علی بن احمد اقفم آپ کا لقب فخر الدین رازی نے ''طنزخوارہ'' تحریر کیا۔ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ یہ قول ابی الغنائم دمشقی کا ہے کہ ان کا لقب طنزخوارہ تھا۔ آپ کی اولاد چار پسران سے باقی رہی۔ایک احمد جس کی اعقاب کثیر تعداد میں آمل اور بخارا میں تھی دوسرا ابوحرب محمد جس کی اولاد تھی تیسرا حسن جس کی اعقاب کثیر تعداد میں نیشاپور میں تھی اور چوتھا علی پھر ان میں احمد بن حسین طنزخوارہ کی اولاد سے نسابہ آمل صاحب مشہد سیّد ابوجعفر محمد خلیفہ بن حسن بن حسین خلیفہ بن احمد المذ کور تھے ان کی دو اولادیں اور بھائی بھی تھے، پھر ان میں ایک اور نسل نیشاپور میں تھی جن میں حسن دراز گیسو بن مطہّر سیّدی بن حسن سراہنگ بن مہدی بن حسن بن حسین طنزخوارہ بن علی بن احمد اقفم تھے۔

بطن ثالث محمد بن علی زانکی بن اسماعیل حالب حجارۃ عمری نے آپ کی عرفیت ''بابن علیۃ'' لکھی ہے۔فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ ان کی اولاد کثیر تھی اور صحیح یہ ہے کہ اتفاق اِسی پر ہے کہ آپ کی اولاد علی الملقب ''شکنبہ'' سے باقی رہی۔[ا]

جب کہ ابوطالب مروزی نے دوسرا فرزند جو صاحبِ اولاد تھا، (۲)۔القاسم بھی لکھا جس کی دو اولادیں تھیں، بقول ابوالحسن عمری آپ کی اولاد سے علی بن حسین امیر کا قمی الملقب شکنباہ بن علی بن محمد المذ کور جب کہ باقی حضرات نے علی بن محمد المذ کور کا لقب شکنبہ لکھا ہے۔اوّل میں علی شکنبہ بن محمد بن علی زانکی کی اولاد میں بقول ابوطالب مروزی نسابہ اور فخر الدین رازی تین پسران سے آپ کی اولاد جاری ہوئی (ا)۔ابوعبداللہ حسین قمی المعروف امیر کا

---

ا۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۸۴

آپ ۱۰۰ سال زندہ رہے۔ منج میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کی اولاد دمشق اور حلب میں ہے۔(۲)۔احمد بن علی شکنبہ قزوین میں آپ کی اولاد سے علی اکبر اور علی اصغر تھے جن کی اولاد ''رے'' میں تھی۔ان حضرات میں علی اکبر بن احمد بن علی شکنبہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی جن میں اوّل سراھنگ طویل اشقر کی اولاد جرمقان جونیشاپور کی عملداری میں رہی وہاں تھی۔ دوم ابوزید محمد بن علی اکبر سوم ابوالفضل حسین بن علی اکبران کی اولاد بڑی تعداد میں تھی جن کی اکثریت ''رے'' اور قزوین میں تھی۔(۳)۔ابویعلی بن علی شکنبہ قزوین میں مروزی کہتے ہیں کہ ابھی تک یہ معلوم ہے کہ ان کی اولاد چھ پسران سے قزوین کرخ اور رے میں ہے، پھر کہتے ہیں کہ ابن ناصر نے علی شکنبہ کے چوتھے فرزند قاسم بن علی شکنبہ کا ذِکر بھی کیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قاسم علی شکنبہ کا بھائی تھا۔اس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی جن میں ایک علی بن القاسم تھا جس کے چھے فرزند تھے اور یہ خبر ملی ہے کہ ان میں سے تین کی اولاد بڑی تعداد میں ہے۔[۱]

## ۵۵۔نسل علی الشدید بن حسن بن زید بن امام حسن بن علی علیہ السّلام

عمری کہتے ہیں کہ حسینی نے اپنے تعلیقہ میں کہا کہ مجھ سے ابن خداع نسابہ مصری نے ذِکر کیا کہ علی بن حسن بن زید بن حسن السبطؑ الملقب سدید نماز میں دائیں اور بائیں سلام پھیرتے یعنی کہ وہ اہلِ سنت کے طریقے پر نماز ادا کرتے اُن کی ایک بیٹی فاطمہ تھی اور ایک بیٹا عبداللہ تھا۔[۲]

ابی نصر بخاری نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی وفات خلیفہ منصور دوانقی کی قید میں ہوئی اور آپ کا ایک فرزند عبدالعظیم بن علی جس کی والدہ امینہ بنت اسماعیل بنی ثقیف سے تھی اور اِن کی اولاد نہیں تھی جب کہ دوسرا فرزند عبداللہ تھا۔[۳]

بخاری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن علی سدید کو ان کے دادا حسن بن زید نے ان کے والد کی وفات کے بعد قیافہ سے جگہ دی کیونکہ ان کے والد علی الشدید اپنے والد حسن بن زید کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے اور عبداللہ بن علی بن حسن کی والدہ ایک جاریہ تھیں اور جب علی شدید کی وفات ہوئی تو اس جاریہ کو فروخت کر دیا گیا اور (حمل معلوم پڑنے پر خریدار نے) پھر ان کو حسن بن زید بن امام حسنؑ کو واپس کر دیا اور جب عبداللہ کی پیدائش ہوئی تو ان پر شک کیا گیا اور ان کو طلب کیا گیا اور وہ آئے۔اس جاریہ کا نام ھیفا تھا جس کا ذِکر ابوحسن موسوی نے صاحب ابی الساج نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور وہ انساب کے عالم تھے اور نسابین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ علی الشدید بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد صرف ایک فرزند عبداللہ سے جاری ہوئی بقول سیّد یحییٰ نسابہ مدنی عبیدلی کہ عبداللہ بن علی شدید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبدالعظیم، (۲)۔احمد، (۳)۔حسن اور ان سب کی والدہ اُم الولد تھی۔[۴]

ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن علی السدید کے پانچ فرزند تھے (۱)۔جعفر، (۲)۔قاسم، (۳)۔حسن، (۴)۔عبدالعظیم، (۵)۔احمد جن میں اولاد احمد اور عبدالعظیم سے جاری ہوئی اور یہ قول ابن خداع نسابہ کی ہے۔

بعد کے نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ عبداللہ بن علی سدید کی اولاد صرف احمد سے باقی رہی کیونکہ عبدالعظیم اور حسن دونوں منقرض ہوئے۔ یحییٰ نسابہ چونکہ تیسری صدیء ہجری کے نسابہ تھے اُس وقت تک ان حضرات کی اولاد تھی لیکن ساتویں اور آٹھویں صدی کے علمائے انساب نے ان کو انقرض تحریر کیا۔اس لیے ہم ان حضرات کا جو منقرض ہوئے صرف ذِکر ہی کریں گے۔

اوّل ذکر عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی سدید:۔تہذیب الانساب میں شیخ شرف عبیدلی سے روایت ہے کہ آپ کی اولاد باقی نہ رہی آپ کا مزار ''رے'' میں ہے جس پر مزار بھی ہے۔[۵]

آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ابواسماعیل طباطبا ذِکر کرتے ہیں کہ آپ طبرستان سے رے میں داخل ہوئے۔آپ محدث اور زاہد تھے آپ کی قبر پر

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۴۵۔۱۴۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۱۹ ۳۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۲۴
۴۔المعقبون من ولد امیر المومنین،ص ۳۳۷ ۵۔تہذیب الانساب،ص ۱۳۹

مزار بنا ہوا ہے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور ابی عبداللہ بن طباطبا سے منقول ہے کہ عبدالعظیم بن عبداللہ کی اعقاب نہ رہی اور ابی الغنائم نسابہ کے بقول آپ کی تین اولادیں تھیں(۱)۔محمد جس کی والدہ فاطمہ بنتِ عقبہ بن قیس حمیری تھیں،(۲)۔رقیہ،(۳)۔خدیجہ۔

اور ابی حسین محمد بن قاسم تیمی نسابہ سے منقول ہے کہ عبدالعظیم بن عبداللہ کی اعقاب میں محمد درج تھے اور خدیجہ اور رقیہ دُختران تھیں اور نسابہ مرشد باللہ ابوحسین یحییٰ کے بقول آپ کا ایک فرزند تھا اور وہ بھی درج تھا۔[۱]

دوم ذکر حسن بن عبداللہ بن علی السدید:۔تہذیب الانساب میں تحریر ہے، آپ کی عرفیت عفھف تھی آپ معتضد باللہ عباسی کے زمانے میں متولی اموال فدک تھے اور آپ کی اولاد باقی نہیں رہی اور رے میں ایک قوم خودکو ان سے منسوب کرتی ہے جو کہ غلط ہے۔[۲]

اور عمری کے بقول حسن بن عبداللہ کی اعقاب فی صحیح ہیں اور یہی قول ابنِ طباطبا کا بھی حسن بن عبداللہ بن علی السدید کے متعلق عمدۃ الطالب میں رقم ہے۔ اب رہی بات احمد بن عبداللہ بن علی السدید کی تو نسابین کا اس پر اِتفاق ہے کہ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبداللہ دردار آپ کی والدہ اَشتریہ تھیں،(۲)۔قاسم الشبیہ آپ کو رسول اللہﷺ کی شبیہ کہا گیا آپ کو سبیعی بھی کہا گیا۔سبیعہ کوفہ کا ایک محلّہ تھا جہاں آپ کی رہائش تھی، (۳)۔ابوعبداللہ محمد ساطورہ۔

بیت اوّل ابوعبداللہ محمد ساطورۃ بن احمد بن عبداللہ آپ کی اولاد ایک فرزند عبداللہ ابوعلی ساطورۃ سے جاری ہوئی اور جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔[۳]

اور فخر الدین رازی نے ابوعلی عبداللہ بن ابوعبداللہ محمد ساطورۃ کے بارے میں تحریر کیا کہ ان کی اولاد صرف ایک فرزند ابوعبداللہ محمد سے جاری ہوئی جس کی اعقاب ابھر، زنجان، طبرستان اور ہمدان میں کثیر تھی اور فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ یہ وہی ہیں جن کو نسابہ سید ابوعز ہمدانی حسنی نے بنی محمد بن عبداللہ دردار بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید میں تحریر کر دیا جب کہ اصل میں یہ اولادِ ساطورۃ تھے نہ کہ اولادِ دردار۔[۴]

اور ان میں سے ہی ابوطالب محمد رئیس ابھر بن عیسیٰ ابی زید بن محمد بن ابوعلی عبداللہ ساطورۃ بن ابوعبداللہ محمد ساطورہ المذکور تھے۔

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ محمد بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید کی اولاد ابہر میں ہوئی اور وہ اُن کا فرزند ابوعلی عبداللہ شاطورۃ تھا جس کے اعقاب کثیر تعداد میں ابہر۔ زنجان، طبرستان، ہمدان، میں تھے ابوعلی عبداللہ شاطورہ کی اولاد اُن کے بیٹے ابی عبداللہ محمد سے جاری ہوئی اور ابھر کے روساء ان سے منسوب ہیں جو کہ محمد بن عبداللہ دردار سے نسب ملاتے ہیں درست یہ ہے کہ یہ شاطورہ کی اولاد ہیں ان میں سیّد رضی الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن عرب شاہ حمزہ بن احمد بن عبداللہ (اور ایک قوم کہتی ہے کہ یہ عبداللہ) ابنِ محمد ابھری بن احمد بن عبداللہ دردار بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید تھے جب کہ ایک قوم کہتی ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ بن محمد بن عبداللہ شاطورۃ بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن علی سدید سے تھے اور روسائے ابھر کا نسب بعض محمد بن زید بن عبداللہ اصغر بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ملاتے ہیں، جو کہ بالکل غلط ہے اور یہ رضی الدین ابی عبداللہ محمد ابہر کے نقیب تھے۔ آپ کے ایک فرزند ناصر الدین مطہّر تولی نقابت مشہدین، حلہ اور کوفہ تھے۔[۵]

اور بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ ابہریوں سے شریف ابی الفتح ناصر بن امیر کا یمن میں تھے اور یہ شریف ابی الفتح ناصر بن امیر کا حسین بن ناصر بن حسین بن محمد بن عیسیٰ بن محمد بن ابوعلی عبداللہ شاطورہ بن ابوعبداللہ محمد ساطورۃ بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید تھے۔[۶]

یعنی ابوعبداللہ محمد بن ابوعلی عبداللہ ساطورۃ بن ابوعبداللہ محمد ساطورہ بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید کے دو فرزند تھے(۱)۔عبداللہ جس کا نسب بنی عبداللہ دردار سے اختلاط ہوا،(۲)۔ابوزید عیسیٰ۔

---

۱۔منتقلہ الطالبیہ، از ابواسماعیل طباطبائی، ص ۱۵۷۔۱۵۶ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۱۳۹ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۵۷

۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۷۹۔۷۸ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۹۵۔۹۴ ۶۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۵۴۴

بیت ثانی ابومحمد قاسم الشبیہ بن احمد بن عبداللہ بن علی سدید بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کا نام مونس تھا۔تہذیب الانساب اور شجرہ مبارکہ کی روایت کے مطابق آپ کی اولاد دو بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعبداللہ محمد جن کی عقب کوفہ میں،(۲)۔ابوعبداللہ حسین نقیب کوفہ اور ابوطالب نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کوفہ میں بنی حسن کے نقیب تھے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین نقیب کوفہ بن ابومحمد قاسم الشبیہ کی اولاد سے ایک ابومحمد قاسم السبیعی شاہد بالکوفہ تھے اور آپ اعیان السادات میں سے تھے آپ کی اولاد کوفہ اور مصر میں تھی۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ ابومحمد القاسم بن حسین نقیب کوفہ بن قاسم بن احمد بن عبداللہ سدید کی نسبت کوفہ کے ایک محلّہ سے تھی جس کا نام ''سبیعیہ'' تھا اور آپ کی اولاد کو ''سبیعیون'' کہا گیا۔آپ کی اولاد یحییٰ سے مصر میں تھی جو ولی قضاء بلاد میں تھے اور ابی نصر بخاری کا کہنا ہے قاسم بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید کی اولاد سے حسن بن علی بن قاسم المذکور تھے جس کی اعقاب حجاز میں تھی۔[۱]

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد قاسم الشبیہ بقول ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد کوفہ اور بغداد میں تھی اور میں ان میں سے احمد اسود بن علی بن احمد ازرق اسود بن احمد بن ابوعبداللہ محمد المذکور کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا اور بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کہ کہا جاتا ہے۔محمد بن احمد ازرق اسود کوفہ میں تھا اور اسے بغاوت کی شدت اور یادگار سے منسوب کیا جاتا تھا اس کا ایک بیٹا اسود تھا جو مقابر قریش میں تھا۔

بیت ثالث عبداللہ دردار بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید:۔ابوطالب مروزی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد صرف ایک بیٹے ابوعلی محمد سے جاری ہوئی جو کہ ابہر میں تھے۔ان کی والدہ زیدیہ حسینیہ تھیں جو کہ فاطمہ بنتِ زید بن عیسیٰ بن زید بن حسین ذی الدمعہ بن زید شبیہ بن امام زین العابدین تھیں۔ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔زیدالزمن ابوعبداللہ حسین طباطبا کے نزدیک تھا لیکن ابوالغنائم دمشقی کے نزدیک یہ زید الزمن بن محمد بن عبداللہ بن محمد ساطورہ بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید تھا لیکن درست اوّل ہے جو کہ ابنِ طباطبا کا قول ہے۔(۲)۔علی بن ابی علی محمد بھی صاحبِ اعقاب تھا،(۳)۔ابوعلی عبداللہ هو اکثر اخوته عقباً (۴)۔ابوزید عیسیٰ بن ابی علی محمد جو کہ ابھریوں کی جد تھا اور یہ قول ابی عبداللہ حسینؒ بن طباطبا کا ہے، جب کہ بقول ابی الغنائم دمشقی نسابہ کہ ابھریوں کی جد عیسیٰ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ تھے۔سیّد ابوطالب عزیزالدین نسابہ کہتے ہیں کہ جب میں ابوالغنائم کئے قول کی طرف گیا تو میں نے ابوطالب جوانی نسابہ سے نقل کیا ہوا جملہ ایک جگہ پر پایا کہ اشراف ابھر قدیم الایام سے ذِکر کرتے تھے کہ وہ علی السدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ کی اولاد ہیں۔حتیٰ کہ ابوالغنائم دمشقی زیدی نسابہ ابھر داخل ہوا انھوں نے اس مسئلے پر بحث کی اور اس پر اتفاق ہوا کہ وہ (سادات ابھری) عبداللہ بن محمد ابھر بن عبداللہ بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ کی اولاد ہیں۔[۲]

الفخری فی انساب الطالبین میں ابی علی محمد بن عبداللہ دردار کے چھے میں سے چار پسران کا ذِکر ہوا جب کہ دیگر دو پسران کا ذِکر مہدی رجائی نے اپنی کتاب المعقبون میں کیا (۵)۔ابوعلی حسن،(۶)۔اسماعیل ابنان ابی علی محمد بن عبداللہ دردار یہ نام ابنِ شدقم نسابہ نے بھی تحریر کیے ہیں۔ان میں بطن اوّل ابوعلی عبداللہ بن ابی علی محمد بن عبداللہ دردار بقول مروزی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالقاسم عبدالعظیم جس کی اولاد تھی اور (۲)۔ابوالفضل طاہر المعروف ''مؤمل'' جس کے پانچ بیٹے تھے جن میں سے بعض ہمدان میں تھے اور ان کی اعقاب تھی۔

بطن ثانی علی بن ابی علی محمد بن عبداللہ دردار بقول سیّد مہدی رجائی نسابہ المرتضیٰ بن محمد بن مہدی بن علی بن عبدالعظیم بن علی بن محمد بن عیسیٰ بن محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ دردار المذکور اور سیّد رجائی نے اس نسب کے تحریر کرنے میں تذکرۃ المطاہرہ۔از ابنِ مہنا عبیدلی کا حوالہ بھی لکھا ہے۔

بطن ثالث اسماعیل بن ابی علی محمد بن عبداللہ دردار بقول ضامن بن شدقم نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبدالعظیم،(۲)۔جعفر اوّل میں عبدالعظیم بن اسماعیل بن ابی علی محمد کی اولاد سے غیاث الدین بن علی بن رضی الدین بن علی بن عبدالرضا بن محمد بن ابافضل بن احمد بن

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۹۴ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۵۸۔۱۵۷

حمزہ بن احمد بن عبدالعظیم المذکور تھے اور اس غیاث الدین کے تین بیٹے تھے(۱)۔محتشم،(۲)۔علی،(۳)۔احمد دوئم میں جعفر بن اسماعیل بن ابی علی محمد کی اولاد سے عبدالواسع بن علی بن عبدالواسع بن محمد بن زین العابدین بن محمد باقر بن یحییٰ بن محمد باقر بن زین العابدین بن محمد بن تاج الدین حسین بن علی بن مرتضیٰ بن مراھنال بن علی بن اسماعیل بن محمد بن جعفرالمذکور سیّد ضامن بن شدقم نسابہ مدنی کہتے ہیں کہ آپ عظیم الشان تھے۔شاہ محمد خدابندہ کے عہد میں سمنان کے قاضی تھے اور مرتے دم تک اس عہدے پر قائم رہے اور آپ کی وفات شاہ عباس بن خدابندہ کے عہد میں ہوئی آپ کے بعد آپ کا فرزند علی بن عبدالوسع اس عہدے پر فائز ہوا اور مرتے دم تک برقرار رہا اور ان کی وفات سن ۱۰۷۶ یا ۱۰۷۸ ہجری میں ہوئی۔

قاضی عبدالوسع بن علی بن عبدالوسع کے بارے میں سیّد ضامن بن شدم کہتے ہیں کہ ذی القعد کے مہینے میں سن ۱۰۶۸ میں انھوں نے امام ابی حسن علی رضا بن امام موسیٰ کاظمؑ کی زیارت کا قصد کیا اور سمنان میں فوت ہوئے۔میری ملاقات سیّد جلیل علی بن عبدالوسع سے ہوئی تو انھوں نے مجھے اپنا نسب عنایت کیا تو میں نے اس کو السیّد کے مشجر سے ملتا جلتا پایا پھر میں نے اِسے تحریر کیا جو کہ مذکورہ نام ہیں۔[۱]

## ۵۶۔زید بن حسن بن زید بن امام حسنؑ بن علی ابنِ ابی طالبؑ

الشیخ عمری علوی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی تین اولادیں تھیں(۱)۔علی جس کی والدہ اُم الولد تھیں،(۲)۔اُم عبداللہ،(۳)۔طاہر جس کی والدہ مخزومیہ تھیں اور بقول سیّد یحییٰ نسابہ زید بن حسن کی اولاد صرف طاہر بن زید سے باقی رہی جس کی والدہ اسماء بنتِ ابراہیم بن موسیٰ بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ مخزومی تھیں۔[۲]

پھر عمری کہتے ہیں کہ طاہر بن زید بن حسن کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی جس کی والدہ ام الولد تھیں،(۲)۔محمد جس کی والدہ ان کے والد کی چچازاد تھیں اور علی بن طاہر کے بارے میں مروزی نے کہا کہ ان کو ناسک کہا گیا۔اور رازی نے کہا سائل الناسک کہا گیا اور بقول یحییٰ نسابہ علی بن طاہر کی والدہ اُم الولد تھیں جب کہ رازی نے کہا کہ آپ کی اولاد صنعا یمن میں ہے اور بقول سیّد ابوالغنائم نسابہ دمشقی طاہر کے دو فرزند تھے جن میں سائل یعنی علی السائل ناسک کا ایک بیٹا حسن تھا اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ درج تھا۔

پھر محمد بن طاہر بن زید بن حسن کی والدہ بقول سیّد یحییٰ عبیدلی نسابہ عبیدہ بنت القاسم بن حسن بن زید بن امام حسنؑ بن علی ابن ابی طالبؑ تھیں اور عمری کہتے ہیں کہ اس محمد بن طاہر کی دو بیٹیاں(۱)۔خدیجہ جس کی،شادی موسوی سے ہوئی،(۲)۔نفیسہ تھیں اور ایک فرزند حسن تھا اور بقول فخر الدین رازی اس حسن بن محمد بن طاہر کا ایک فرزند طاہر بن حسن صنعا میں تھا اور یہ نہیں معلوم کہ طاہر بن زید بن حسن امیر کی اولاد ہے یا نہیں اور ابوطالب نسابہ کے بقول ابھی ہمیں اس وقت تک ان کے اکثر کے بارے میں معلوم نہیں۔آخر میں سر سلسلہ العلویہ سے تحریر کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ محمد بن طاہر بن زید جوام الولد سے تھے۔ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں کہ طاہر بن زید بن حسن کی کوئی مذکر اولاد تھی اور احمد بن عیسیٰ بن حسین بن علی جو کہ علوی انساب کے عالم تھے کہتے تھے کہ یہ سنا ہے کہ طاہر بن زید نے اپنی موت کے وقت کہا کہ میری اعقاب نہیں ہے۔[۳]

اور بقول ابنِ عنبہ کہ شیخ شرف عبیدلی نے ان کی اعقاب کا ذِکر نہیں کیا اور فخر الدین رازی ابی نصر بخاری کا قول لکھتے ہیں کہ حجاز اور بصرۃ میں کثیر مخلوق خود کو طاہر بن زید بن حسن امیر سے جوڑتی ہے لیکن ان کا نسب غلط ہے۔[۴]

اور میرے نزدیک بھی زید بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد کا وجود آج باقی نہیں۔

---

۱۔تحفۃ الازھار، جلد اوّل، ص ۱۸۸　۲۔المعقبون من ولد امیر المومنین، ص ۳۳۸　۳۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۴　۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۸۰

## ۵۷۔ابراہیم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن بن علی علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی کنیت ابواسحاق تھی۔ ابی نصر بخاری کے بقول ابراہیم بن حسن امیر کی والدہ اُم الولد تھیں جب کہ ابوالحسن عمری کے بقول ابراہیم، زید اور علی سدید ابنان حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ تینوں کی والدہ اُمۃ الحمید تھیں جو کہ اُم الولد تھیں۔۔۔ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابراہیم بن ابراہیم سے جاری ہوئی بقول عمری ان کی والدہ حسنیہ تھیں جو کہ اُم القاسم بنتِ جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علی علیہ السّلام تھیں۔

بقول عمری ابراہیم بن ابراہیم بن حسن امیر کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔حسین جب کہ باقی حضرات نے ان کو حسن لکھا ہے۔عمری کے بقول ان کی والدہ خطابیہ تھیں،(۲)۔محمد کی والدہ ان کے والد کی چچازاد تھیں اور بقول عمری محمد بن ابراہیم بن ابراہیم کی چار اولادیں تھیں جو بلدِ حبشہ، یثرب اور نصیبین میں متفرق ہو گئے۔[۱]

جب کہ ابی نصر بخاری کے بقول محمد بن ابراہیم بن ابراہیم کی والدہ اُم الجفل تھیں جو حضرت عمر ابنِ خطاب کی اولاد سے تھیں جب کہ بقول فخر الدین رازی ان کی والدہ حمیدۃ بنت عبدالحمید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب تھیں اور حسن بن ابراہیم بن ابراہیم کی والدہ علویہ تھیں۔

سیّد یحییٰ نسابہ مدنی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم بن ابراہیم کی اولاد میں حسن بن محمد تھے جن کی والدہ اُمِ سلمٰہ بنتِ عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی سدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ تھیں۔سیّد ابوطالب از ورقانی مروزی نسابہ کے بقول محمد بن ابراہیم بن ابراہیم کی نسل سے قاضی طبرستان حسین بن محمد (مدینہ میں) بن علی بن محمد المذکور تھے اور شیخ شرف عبیدلی کے بقول ان میں سے قاسم بن محمد بن داؤد بن محمد بن حسن بن ابراہیم اور کہا ابنِ طباطبا نے کہ یہ ابراہیم بن حسن بن زید، ابراہیم بن ابراہیم بن حسن امیر کی اعقاب میں سے تھا۔

ابنِ طباطبا کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ابراہیم بن حسن امیر کے دو فرزند تھے حسن اور محمد ان میں حسن بن ابراہیم بن ابراہیم کا ایک فرزند محمد نصیبین میں تھا اور اس کی اولاد میں ابوطاہر داؤد بن محمد تھا جس کے پسران میں محمد اور احمد کی اولاد تھی اور محمد بن ابراہیم بن ابراہیم کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن،(۲)۔علی جن میں سے ایک کی اولاد تھی۔[۲]

یوں اس خاندان کے بارے میں واضح طور پر کہنا مشکل ہے کہ آج ان کی اولاد کہیں موجود ہے یا نہیں۔ہم نے ابھی تک کوئی ایسا خاندان نہ پایا جس کا نسب اس خاندان سے ملتا ہو۔واللہ اعلم۔

## ۵۸۔عبداللہ بن حسن امیر بن امام حسن بن علی علیہ السّلام

بقول شیخ ابی نصر بخاری آپ کی والدہ اُمِ رباب بنت بسطام شیبانیہ تھیں۔ ابوالحسن عمری کہتے ہیں آپ کی والدہ شیبانیہ تھیں اور آپ کی پانچ اولادیں تھیں(۱)۔علی،(۲)۔حسن،(۳)۔محمد،(۴)۔زید،(۵)۔یحییٰ بقول عمری ان میں زید اور حسن کی اولاد تھی۔

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوزید تھی اور ابومحمد بھی تھی بقول ابی نصر بخاری زید بن عبداللہ اپنے زمانے کے بہادروں میں سے تھے آپ کوفے سے اہواز جاتے ہوئے ابی السرایا کے ہمراہ تھے جہاں داؤد بن عیسیٰ نے آپ کو پکڑ کر آپ کی گردن پر ضرب لگائی آپ کی اولاد میں(۱)۔محمد،(۲)۔علی،(۳)۔حسن،(۴)۔عبداللہ تھے اور ان کی والدہ علویہ تھیں جب کہ سیّد یحییٰ عبیدلی کے بقول زید بن عبداللہ بن حسن امیر کی اولاد میں محمد، عبداللہ اور علی کی والدہ اُمِ حسن بنتِ عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں۔[۳]

پھر ابی نصر بخاری لکھتے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن حسن امیر کی اولاد سے(۱)۔حسن،(۲)۔علی،(۳)۔عبداللہ تھے اور ان کی والدہ مخزومیہ تھیں اور یہ حضرات حجاز میں تھے۔[۴]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۱۸ ۲۔تہذیب الانساب،ص ۱۴۵ ۳۔المعقبون من ولد امیر المومنین،ص ۳۳۹ ۴۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۲۵

یہاں تک نسابین کی اس خاندان کے بارے میں آراء تھیں اب ہم مروزی نسابہ کی تحریر نقل کرتے ہیں جنھوں نے ان پر بحث کی۔

بقول مروزی ازورقانی عبداللہ بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔زید جس کو ابنِ عیسیٰ نے ابی سرایا کے ہمراہ قتل کیا جب وہ کوفہ سے باہر نکلے تھے، (۲)۔حسن بقول مروزی مجھے ان کی معرفت نہیں کہ ان کی اعقاب ہے یا نہیں، (۳)۔محمد بیت اوّل زید بن عبداللہ بن حسن امیر ان کی اولاد میں (۱)۔علی ابنِ خداع کے علاوہ کسی دوسرے نے اِن کا ذکر نہیں کیا، (۲)۔ابوالقاسم عبداللہ ان کی اولاد میں سے ایک ابوالقاسم محمد تھے ان کو یعقوب بن للّیث نے لشکر میں بمقام نیشاپور میں قتل کیا اور طبرستان لے گیا، (۳)۔حسن بن زید شریف مروزی کہتے ہیں کہ بنوجصاص ان تک نسب ملاتے ہیں جن پر شک کیا گیا یہ لوگ ایذج، اہواز، شام، حران، اور دمشق میں ہیں۔ اکثر اہلِ نسب (یعنی علم الانساب کے ماہر کہتے ہیں) کہتے ہیں کہ یہ جھوٹے دعویدار ہیں۔ ان کا نسب ثابت نہیں ہوتا مگر یہ کہ ابواحمد موسوی، شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ کے والد اور سرخسی نے اپنی نقابت بغداد میں اپنے جریدے میں ان کو ثابت لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔[۱]

ابوعبداللہ حسین ابن طباطبا کے بقول ایذج میں ''بنوجصاص'' ہے اور یہ جصاص احمد کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ یہ احمد بن حسن بن زید المذ کور ہے۔ ان کی خبر کافی لمبی ہے۔ آج یہ لوگ ایذج، اہواز اور ان کے نواح میں آباد ہیں۔[۲]

شیخ فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ قاضی سیّد ابوالغنائم زیدی دمشقی نسابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ان کی کسی اولاد کو نہیں دیکھا اور نہ کسی نے ان کو دیکھا ہو اور ان کے متعلّق بتایا ہو اور یہ جماعت ہے ''بنی خصاص'' اور خصاص سے تعلق رکھتی ہے ان کا دعویٰ ہے کہ یہ خصاص علی بن احمد مشکوک بن حسن بن زید بن عبداللہ بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ بن علی بن ابی طالبؑ ہے اور ان کی کثیر تعداد جوارجان، نوبندجان جو اعمال فارس میں ہیں اور اس خصاص کو ایک بار عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ بن امام علی ابنِ ابی طالبؑ سے بھی ملایا گیا مگر ان کا نسب درست نہیں ہے۔[۳]

بیت ثانی محمد بن عبداللہ بن حسن امیر بقول شریف مروزی آپ کی اعقاب تین حضرات سے ملتی ہے (۱)۔ابوطالب محمد رئیس ابھر، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ابی محمد حسن ابنان ابی زید عیسیٰ بن محمد ابھر بن عبداللہ بن محمد المذ کور۔ ابی زید عیسیٰ کے نسب میں اختلاف ہے جو ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔

دوسرا نسب ابی زید عیسیٰ بن محمد ابھری بن عبداللہ دردار بن احمد بن علی سدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام ہے، لیکن یہاں اس نسب کو عبداللہ بن حسن امیر کے حساب سے بیان کیا جائے گا۔

اوّل ابوطالب محمد رئیس ابھر بن ابی زید عیسیٰ بن محمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی کی اعقاب ہمدان میں، (۲)۔اسماعیل کی اعقاب ابھر میں، (۳)۔ناصر کی اعقاب ''رے'' اور فیروز آباد میں جو اعمال میں زنجان ہے۔ ان میں زنجان کے علاقے میں ابوالفتح ادیب اور شاعر ناصر بن حسین امیر کا بن ناصر بن ابوطالب محمد المذ کور تھے اور ابوطالب محمد رئیس ابھر کے بھائیوں کی اولاد ابھر اور زنجان میں تھی جن میں ابوزید جعفر اعمی المعروف سراھنگ بن ابی طاہر اسماعیل بن ابی محمد حسن بن ابی زید عیسیٰ المذ کور تھے۔[۴]

ابی زید عیسیٰ بن محمد ابھری کے نسب میں شدید اختلاف ہے یہ نسب علی الشدید بن حسن امیر اور عبداللہ بن حسن امیر دونوں کی اولادوں میں بیان ہوا۔ تاہم ابی زید عیسیٰ کی اولاد صحیح النسب سادات حسنی ہے۔ یہ اختلاف نسابین کی وجہ سے پیدا ہوا۔

## ۵۹۔اسحاق الکوکبی بن حسن امیر بن زید بن امام حسن السبط علیہ السّلام

آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور بقول ابوالحسن عمری آپ کی والدہ اور اسماعیل حالب الجارۃ کی والدہ ایک ہی تھیں یعنی آپ دونوں مادری پدری بھائی تھے اور اس اُم الولد کا نام اُمِ کلثوم تھا اور بقول ابی نصر بخاری آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور لقب کوکبی تھا آپ اعور تھے یعنی ایک آنکھ والے (یا اندھے

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۵۹ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۵۶۳ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۸۰ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۶۰۔۱۵۹

تھے) اور آپ کی والدہ اُم الولد بخاریہ تھیں اور آپ ہارون رشید کے ہمراہ تھے اور کہا جاتا ہے کہ آپ وہ آل علی بن ابی طالب کے لیے کوشش (سعی) کرتے تھے اور ہارون رشید کی ان پر نظر تھی اور اسحاق کوبی کی کوشش سے علویوں کی ایک جماعت کا قتل ہوا اِن کے رائے کی وجہ سے ہارون رشید کو ان پر غصہ تھا اور ہارون رشید کے حکم سے ان کو قید کر لیا گیا اور وہ اِس کی قید میں فوت ہوئے اور دِن رات اندھیرے میں رہے، پھر ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ اسحاق الکوبی کی اولاد میں (۱)۔حسن، (۲)۔حسین، (۳)۔ہارون تھے اور ان کی والدہ اُم الولد تھیں۔

ان میں حسن بن اسحاق الکوبی کے بیٹے اور بیٹیاں مغرب (مراکش) میں تھے اور حسن بن اسحاق کا قتل ہوا، پھر ان میں ہارون بن اسحاق الکوبی کی اولاد سے محمد بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوبی تھے اور ان کو رافع بن اللیّث نے آمل میں قتل کیا تھا ان کی زیارت (دربار) وہاں پر ہی ہے، پھر بقول ابی نصر بخاری کہ سیّد ناصر اطروش حسینی کہتے ہیں کہ میں اسحاق کی اولاد کے بارے میں خیر یا شر کچھ نہیں کہتا (یعنی انھوں نے ان کی اولاد کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔)[۱]

جب کہ شیخ شرف عبید لی نسابہ نے اسحاق الکوبی کی اولاد کا ذِکر نہیں کیا۔عمری کے بقول ہارون بن اسحاق کوبی کے بیٹے ابن اللیّث صفار نے قتل کیے اور ان کی والدہ قمیہ تھی۔[۲]

اور بقول ابنِ طباطبانسابہ کے اسحاق الکوبی بن حسن امیر کے دو فرزند تھے (۱)۔ہارون، (۲)۔حسن، ان میں ہارون کا فرزند جعفر تھا اور جعفر کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد کی اولاد آمل اور طبرستان میں، (۲)۔احمد کی اولاد میں محمد الخطیب جس کی اولاد ''خطیبین'' کہلائی، (۳)۔حسن جس کی اولاد میں ایک فرزند احمد تھا جس کی اولاد بھی تھی۔[۳]

جب کہ رازی کے بقول جعفر بن ہارون بن اسحاق کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن کی اولاد کثیر تھی، (۲)۔محمد کی اولاد مدینہ اور عراق میں، (۳)۔اسحاق کی اولاد قلیل تھی، (۴)۔علی طویل کی کثیر اولاد جرجان میں، (۵)۔احمد کی اولاد تحلیل تھی، پھر ان میں حسن بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوبی کی اولاد صرف ایک فرزند احمد مطینی سے جاری ہوئی اور ان کی اعقاب رے اور بغداد میں کثیر تعداد میں تھی۔[۴]

سیّد ابوطالب مروزی نسابہ کے بقول اسحاق کوبی کی اولاد تین افراد پر منتہیٰ ہوتی ہے، جن میں (۱)۔محمد جن کو رافع نے آمل میں قتل کیا، (۲)۔حسن، (۳)۔احمد ابنان جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوبی المذکور، بیت اوّل ان میں محمد مقتول بن جعفر بن ہارون کی اولاد سے (۱)۔اسحاق کی اعقاب رے میں، (۲)۔علی طویل، (۳)۔ابی جعفر محمد الشعرانی ابنان محمد المقتول المذکور۔

ان میں علی طویل بن محمد مقتول کی اعقاب میں (۱)۔ابی طاہر حسین سے مہدی بن حسین ابی طاہر المعروف نقیب جرجان اور مہدی کے فرزند علی الوکیل، (۲)۔حسنک بن علی طویل اور ان دونوں کی والدہ حسینیہ تھیں، (۳)۔داعی، (۴)۔زید۔

پھر ان میں حسنک بن علی طویل بن محمد مقتول بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوبی کی اولاد سے صرف ایک فرزند ابوحسن علی تھا جس کی والدہ حسینیہ تھیں۔اس علی بن حسنک کی اولاد سے (۱)۔حسن، (۲)۔ابوعبداللہ حسین جرجان میں ان کی اعقاب کثیر تھی۔

حسن بن علی بن حسنک کی اولاد سے بقول شریف مروزی ابوحرب نقیب دباغ بن محمد دباغ بن حسن المذکور تھے اور اِس خاندان میں ابوطالب المعروف قمر بن داعی المعروف قمر بن محمد بن حسن المذکور تھے۔ان میں حسین بن علی بن حسنک کی اولاد سے بعض قائن میں منتقل ہوئے اور ان میں سے ایک جماعت کو میں نے وہاں دیکھا ہے۔ان میں ابوحرب بن حسن بن علی بن ابوحرب بن علی بن عبداللہ بن حسین المذکور اور اس ابوحرب بن حسن کے بھائی بھی تھے ان کی والدہ حسینیہ تھی جو محمد الناصر داودی کی اولاد سے تھی، پھر شریف مروزی کہتے ہیں کہ میں نے صرف ان کا ذِکر کیا کیونکہ مجھے ان پر شک تھا اور میں نے کچھ جگہوں پر ذِکر کیا مجھے ان میں توقف تھا، پھر جب ان کا نسب میرے پاس درست ہوا تو میں نے ان کے ثبوت کی ابتدا نہیں دیکھی۔خدا خیر کرے۔

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۲۵۔۲۶ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۱۸ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۹۵ ۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۸۲

پھر داعی بن علی طویل کی اولاد جرجان میں اور زید بن علی طویل کی اعقاب تھی۔ بیت ثانی حسن بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوکبی کی اولاد محمد عزیزی ابن احمد خطیبی بن حسن المذکور سے جاری ہوئی، پھر اس میں عزیزی بن احمد خطیبی بن حسن کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد کی اعقاب رے میں تھی، (۲)۔حسن کی اعقاب تھی، (۳)۔امیرکا کی اولاد بغداد میں، (۴)۔عباس سراہنگ کی اعقاب تھی بقول رجائی، (۵)۔حسین امیری، (۶)۔عباس بیت ثالث احمد بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوکبی بقول مروزی کہ ابن طباطبا نے ذِکر کیا کہ آپ کی اولاد خطیبین کہلاتی اور ابی الغنائم دمشقی نسابہ نے بھی یہی ذِکر کیا لیکن میں (مروزی) ابھی تک ان کی اعقاب کی تفصیل حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا، ماسوائے اس کی صلبی اولاد جن میں: احمد، حسن اور حسین تھے اور بعض نسب کی کتب میں خطیب احمد بن حسن بن جعفر بن ہارون بن اسحاق الکوکبی تحریر ہے۔ واللہ اعلم۔[۱]

## نسب بعض سادات من اولاد زید بن حسن علیہ السّلام

**نسابہ آمل:** سیّدابوعلی داوٗد نسابہ بن احمد بن داوٗد بن علی بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۲]

**نسابہ رے:** ابوالعباس احمد نسابہ بن مانکدیم بن علی بن محمد ششدیو بن حسین بن عیسیٰ بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

**نسابہ ہمدان:** سیّدابوالعز عبدالعظیم ہمدانی بن حسن بن علی بن طاہر بن علی بن محمد بن حسن بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۳]

**نسابہ استر آباد:** سیّدابوجعفر محمد بن خلیفہ جعفر بن علی بن عباس بن احمد بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن۔[۴]

**نسابہ خراسان:** سیّدامام رئیس شمس الدین جمال السادۃ نسابہ خراسان ابوالحسن علی بن سیّدنقی بن مطہّر بن حسن بن مہدی بن حسن بن حسین بن علی بن احمد بن علی بن اسماعیل حالب حجارۃ بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۵]

**نسابہ خوارزم:** سیّدناصر بن زید بن علی بن حسین بن علی بن احمد بن علی بن احمد بن علی بن اسماعیل حالب حجارۃ بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

**نسب سیّد اسماعیل کوکبی:** وھوسیّدمحمد بن اسماعیل بن حسن بن داعی بن محمد عزیزی بن احمد بن محمد عزیزی بن احمد مطینی بن حسن بن جعفر بن ہارون بن اسحاق کوکبی بن حسن بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۶]

**نسب اولاد طاہرک من نیشاپور من سکۃ المسیّب:** السیّدعلی بن عزیزالدین شرف شاہ بن ابی القاسم حسن بن ابی الفضل محمد بن ابی حسین طاہر بن ابی فضل محمد بن ابی حسین طاہر بن ابی القاسم علی بن ابی حسین طاہر شعرانی بن ابی القاسم احمد بن ابی جعفر محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی ابن ابی طالبؑ۔[۷]

**انساب سیّد ہمدانی الرضی المحدث نیشاپور:** ابوالحسن محمد بن علی بن حسین بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن الامیر بن زید ابلج بن امام حسن علیہ السّلام۔

**نسب نقیب من نقباء سمرقند:** سیّدمحمد بن محسن بن بقیہ بن حسن سراہنک بن علی کاسکین بن حسین نقیب بن ابی الغیث محمد بن یحییٰ بن حسین بن محمد بن عبدالرحمان شجری بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔

**نسب طیب مظفّر کاشان:** اب کچھ نسب کتاب سراج الانساب جن میں کہیں کہیں اصولی علم الانساب سے غلطی ہے مگر صاحبِ کتاب نے ان کو اصولی علم الانساب کے ساتھ بیان نہ کیا بلکہ ہر نسل کے آخر میں ایسے نسب تحریر کر دیئے تاہم ان خاندانوں کی بلدی شہرت سادات کی ہے۔ ان میں سیّدطیب مظفر

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۶۱۔۱۶۰ ۲۔لباب الانساب جلد دوم، ص ۶۳۱ ۳۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۴۶، لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۳۳

۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۵۰ ۵۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۴۲ ۶۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۶۲ ۷۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۷۴

بن محمد بن مرتضیٰ بن علی بن محمد بن علی بن حسین بن ابوالحمد بن پادشاہ بن حسین بن علی بن ابی حسن بن حمزہ بن محمد بن طاہر بن احمد بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمان الشجری بن قاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ۔[۱]

نسب سیّد جلیل ظہیر للسیادہ: ظہیر للسیادہ قاضی جہان بن سیّد فاضل قاضی القضاۃ امیر نورالہدیٰ بن سیّد قطب الدین حیدر بن سیّد جمال الدین عبداللہ قاضی بن سیف الدین قاضی سلطانیہ وابھروطارم بن امیرکا احمد بن تاج الدین علی بن کمال الدین ناصر بن ابی سلیمان امیرکا بن امیر ہاشم داعی بن (عراق) بن ابی اشم رضی الدین زید بن ابوالعباس احمد بن حسن بصری بن القاسم بن محمد بطحانی بن القاسم بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۲]

نسب قاضی سمنان: قاضی سمنان شمس الدین محمد المتخلّص نصابی بن زین العابدین بن باقر بن یحییٰ بن سیّد الفاضل باقر بن زین العابدین بن محمد بن تاج الدین بن حسین بن علی بن مرتضیٰ بن سراھنک بن علی بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن محمد ابھری بن عبداللہ دردار بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۳]

نسب شریف سادات حسنیہ ابھر: ۔رضی الدین ابوعبداللہ محمد بن حسین بن علی بن عرب شاہ بن احمد بن عبدالعظیم بن حمزہ بن احمد بن عبدالعظیم بن عبداللہ بن محمد ابھری بن عبداللہ دردار بن احمد بن عبداللہ بن علی السدید بن حسن امیر بن زید بن امام حسن علیہ السّلام۔[۴]

سراج الانساب سے لیے گئے انساب میں اصولی علم الانساب کی رو سے معمولی نقص موجود ہے۔

## باب ششم دفتر دوئم

## ۶۰۔نسل حسن المثنیٰ بن امام حسنؑ بن امام علی ابنِ ابی طالبؑ

آپ کی کنیت ابومحمد تھی بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ خولہ بنتِ منظور بن زبان بن سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان تھیں اور آپ کی نانی ملیکہ بنتِ خارجہ بن سنسان بن ابی حارثۃ مری تھیں۔[۵]

اور خولہ کی پہلی شادی محمد بن طلحہ بن عبیداللہ سے ہوئی تھی اور ان سے آپ کی اولاد میں، ابراہیم اعرج سلیمان، داؤد، ام القاسم تھے اور یہ محمد بن طلحہ جنگِ جمل میں اپنے والد کے ہمراہ قتل ہوئے۔[۶]

سیّد یحییٰ نسابہ نے آپ کے مادری بہن بھائیوں میں ابراہیم، داؤداور اُم القاسم کا ذِکر کیا ہے۔[۷]

خولہ بنتِ منظور کی بہن تماضر بن منظور عبداللہ بن زبیر کی زوجہ تھی۔عبداللہ بن زبیر نے حضرت امام حسنؑ کو اس سے شادی کی تجویز دی تھی اور امام نے اس کی موافقت کی۔شروع میں منظور بن زبان فزاری اس بات سے آگاہ ہونے پر ناراض تھے لیکن بعد میں راضی ہو گئے۔[۸]

آپ کی شادی سیّدہ فاطمہ بنت الحسینؑ سے ہوئی۔ بقول ابنِ عنبہ آپ متولی صدقات امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تھے۔آپ کی سیّدہ فاطمہؑ سے شادی امام حسینؑ کی شہادت کے سال انجام پائی۔[۹] روزِ عاشور آپ نے بڑی بہادری سے امام حسینؑ کی معیت میں جنگ کی اور زخمی ہو کر اسیر ہوئے لیکن اپنے ننھیالی رشتہ دار اسماء بن خارجہ فزاری کے توسط سے نجات پائی اور کوفہ ان کی زیرِ نگرانی علاج ہوا اور صحت یاب ہو کر مدینہ واپس آئے۔

عبدالرحمان بن محمد بن اشعث کے قتل کے بعد حسن مثنیٰ مخفی ہو گئے۔آخر کار ولید بن عبدالملک کے ساتھیوں نے ڈھونڈ کر آپ کو زہر دے دیا اور قتل کے بعد جنازہ مدینہ منورہ بھیج دیا جہاں جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔[۱۰]

---

۱۔سراج الانساب،ص۶۰ ۲۔سراج الانساب،ص۴۱ ۳۔سراج الانساب،ص۴۲ ۴۔سراج الانساب،ص۴۳ ۵۔سرسلسلۃ العلویہ،ص۵
۶۔شرح المختصر فی اخبار مشاہیر الطالبیہ ولآئمہ اثنی اعشر از سیّد علاء الموسوی ۷۔المعقبین من ولد امیر المومنین،نشر مکتبہ مرعشی نجفی،ص۵۹
۸۔انساب الاشراف،ص۷۲،جلد سوم ۹۔لباب الانساب،جلد اوّل،ص۵۷۷ ۱۰۔المصابیح ازحسنی،ص۳۸۲

بقول شیخ ابوالحسن عمری ابنِ دینار نسابہ نے کہا کہ آپ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی اور بقول ابنِ خداع نسابہ مصری ارقطی کہ حسن مثنیٰ ایام ولید بن عبدالملک میں فوت ہوئے۔[۱]

ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں۔ آپ کی اولاد میں (۱) ابومحمد عبداللہ محض، (۲)۔ حسن مثلّث، (۳)۔ ابراہیم غمر، (۴)۔ زینب، (۵)۔ اُمِ کلثوم، ان کی والدہ فاطمہ بنتِ حسین ابن علی بن ابی طالبؑ تھیں، (۶)۔ داؤد، (۷)۔ جعفر کی والدہ بقول ابنِ عنبہ رومیہ تھی جنھیں حبیبہ کہا جاتا تھا، بقول عمری، (۸)۔ رقیہ، بقول ابی عبداللہ زبیری، (۹)۔ فاطمہ، (۱۰)۔ ملیکہ، (۱۱)۔ اُم القاسم، (۱۲)۔ محمد بقول ابی عبداللہ زبیری آپ کے نام پر آپ کے والدِ محترم کی کنیت تھی اور آپ کی والدہ رملہ بنتِ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھی۔[۲]

(۱۳)۔ قسیمہ بنتِ حسن مثنیٰ اور یہ قول عمری کا ہے اور داؤد بن حسن مثنیٰ کی والدہ کا نام اُمِ داؤد تھا کیونکہ جب منصور دوانقی نے آپ کو قید کیا تو آپ کی والدہ امام جعفر الصادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نالہ وزاری کی تو امام پاک نے آپ کو دعائے استفتاح جو دعائے اُمِ داؤد کے نام سے مشہور ہے تعلیم فرمائی اُمِ داؤد پندرہ رجب کو اِسی طرح وہ عمل بجالائیں جس طرح حضرت نے تعلیم فرمائی تھی تو داؤد بن حسن مثنیٰ کی خلاصی کا سبب بنی اور آپ رہا ہو کر مدینہ منورہ واپس آئے۔[۳]

حسن مثنیٰ کی بیٹیوں میں اوّل فاطمہ بنتِ حسن مثنیٰ کی شادی بقول عمری معاویہ بنتِ عبداللہ جواد بن جعفر طیار سے ہوئی اور ان کے۔ صالح، حمادۃ، زینب، یزید اور حسین پیدا ہوئے جب کہ زبیری نسابہ نے ایک دُختر آبیہ بھی لکھی ہے۔

دوم قسیمہ بنتِ حسن مثنیٰ کی شادی حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور یہ قول عمری نسابہ کا ہے۔

سوئم اُمِ کلثوم بنتِ حسن مثنیٰ کی شادی بقول زبیری امام محمدؑ باقر بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ بن امام علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی آپ کی وفات بھی یہاں ہی ہوئی آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

اوّل محمد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام بقول عمری نسابہ آپ ''فی صح'' تھے۔ ابوعبداللہ مصعب زبیری کے بقول آپ کی تین بیٹیاں تھیں، (۱)۔ فاطمہ، (۲)۔ اُمِ سلمہ جن کی والدہ تماضر بنت عبداللہ بن عاصم بن عروۃ بن مسعود بن معتب بن مالک الثقفی تھیں اور (۳)۔ فاطمہ کی والدہ اُم الولد تھیں۔

ان میں اُمِ سلمہ بنتِ محمد بن حسن مثنیٰ کی شادی محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی آپ کی محمد نفس ذکیہ سے پانچ اولادیں ہوئیں (۱)۔ عبداللہ اشتر جو کابل میں قتل ہوئے، (۲)۔ علی جو مصر سے گرفتار ہوئے اور مہدی خلیفہ کی قید میں فوت ہوئے، (۳)۔ حسن بن محمد جو فخ کی جنگ میں قتل ہوئے، (۴)۔ فاطمہ، (۵)۔ زینب پھر دوسری بیٹی اُمِ کلثوم بنتِ محمد بن حسن مثنیٰ کی شادی عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور ان کی دو بیٹیاں ہوئیں (۱)۔ اُمِ محمد، (۲)۔ اُمِ عباس۔[۴]

بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ حسن مثنیٰ بن امام حسن کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ عبداللہ محض، (۲)۔ حسن مثلّث، (۳)۔ ابراہیم غمر، ان تینوں کی والدہ فاطمہ بنتِ حسینؑ تھیں۔ (۴)۔ جعفر، (۵)۔ داؤد، جن کی والدہ اُم الولد تھیں۔[۵]

## ۶۱۔ نسل عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ بن علی ابن ابی طالبؑ

آپ کا نام عبداللہ القاب میں دیباج بنی ہاشم، محض اور کنیت ابومحمد تھی اور محض کا مطلب خالص ہوتا جس کی وجہ سے آپ کو عبداللہ کامل بھی کہا جاتا تھا۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ آپ اوّل تھے جن میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ولادت جمع ہوئی کیونکہ آپ کی والدہ سیّدہ فاطمہ بنتِ امام حسین علیہ السّلام تھیں

۱۔ المجدی فی انساب الطالبیین، ص۲۲۲۔۲۲۱
۲۔ نسب قریش، ص۵۱
۳۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص۱۸۶
۴۔ نسب قریش از ابوعبداللہ زبیری، ص۵۴
۵۔ تہذیب الانساب، قلمی نسخہ بخط موصلی

اور بعض کے بقول وہ اوّل جن میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی ذریعت جمع ہوئی امام محمد باقرؑ بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھے آپ کو دیباجہ بنی ہاشم آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ آپ رسولِ پاکﷺ کی شبیہ تھے۔ آپ کی نانی یعنی فاطمہ بنت الحسینؑ کی والدہ اُمِ اسحاق بنتِ طلحہ بن عبیداللہ تھیں اور آپ کی پڑنانی یعنی نانی کی والدہ جرباء بنتِ قسامہ بن رومان تھیں جن کا تعلق بنی طے سے تھا۔[۱]

عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے منقول ہے کہ عبداللہ محض مسجدِ نبوی میں فاطمہ بنتِ رسول اللہؑ کے گھر میں پیدا ہوئے۔[۲]

ابی نصر بخاری اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ محمد نفس ذکیہ، (۲)۔ ابراہیم قتیل باخمری، (۳)۔ موسیٰ جون، (۴)۔ ادریس، (۵)۔ سلیمان، (۶)۔ یحییٰ صاحب دیلم۔

شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ بقول ابن اخی طاہر عبداللہ محض کو منصور دوانقی نے گرفتار کرلیا اور ان سے ان کے بیٹوں محمد اور ابراہیم کو طلب کیا اور پھر عراق لے گیا جہاں عبداللہ فوت ہوئے اور وہیں قبر بنائی گئی۔ ابن خداع کے بقول عبداللہ کی وفات ۷۵ سال کی عمر میں ہوئی۔

عمری کہتے ہیں کہ بقول شیخ شرف عبیدلی کہ منصور نے عبداللہ محض کو ذِلت آمیز لقب دیا اور آپ کی وفات ہاشمیہ میں قید کے اندر ہوئی اور آپ کو قتل کیا گیا آپ قوی النفس تھے آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔ محمد نفس ذکیہ، ابراہیم صاحب باخمری اور موسیٰ الجون کی والدہ ہند بنتِ ابی عبیدۃ بن عبداللہ بن اسد قریش بن عبدالعزیٰ بن قصی تھیں اور یحییٰ صاحب دیلم کی والدہ ہند بن ابی عبیدہ کی بھتیجی تھیں پھر سلیمان اور ادریس کی والدہ عاتکہ بنتِ عبدالملک مخزومیہ تھیں۔[۳]

اور بقول ابی عبداللہ زبیری یحییٰ صاحب دیلم کی والدہ کا نام قریبہ بنتِ رکیح عبداللہ بن ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ تھا اور عبداللہ محض کا ایک فرزند عیسیٰ نام کا بھی تھا جو کہ درج تھا۔ آپ کی دُختران میں بقول ابی عبداللہ زبیری نسابہ (۱)۔ فاطمہ، (۲)۔ زینب، (۳)۔ رقیہ کی والدہ ہند بنت ابی عبیدہ بن عبداللہ تھیں۔

ان میں فاطمہ بنتِ عبداللہ محض کی شادی اپنے چچازاد ابی جعفر عبداللہ بن حسن مثلّث بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی ابن ابی طالب سے ہوئی اور جعفر، محمد، ابراہیم اور اُمِ حسن پیدا ہوئے پھر زینب بنتِ عبداللہ محض کی شادی علی العابد بن حسن مثلّث بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور عبداللہ، حسن، حسین مقتول فخ، محمد، رقیہ، اُمِ کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئے ان میں رقیہ بنتِ زینب کی شادی اسحاق بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ سے ہوئی اور اُمِ کلثوم بنتِ زینب کی شادی یعقوب بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ سے ہوئی۔[۴]

## ۶۲۔ نسل محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام

بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور یہ بھی کہا گیا کہ ابوالقاسم تھی۔ آپ کو نفس ذکیہ قتیل احجار الزیت کہا جاتا ہے آپ کو عیسیٰ بن موسیٰ نے منصور کے ایام میں مدینے میں قتل کیا آپ اعتزال پر تھے آپ کی ولادت ۱۰۰ ہجری کو ہوئی اور آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔

بقول شیخ شرف عبیدلی کہ مجھے ابوالفرج اصفہانی نے بتایا کہ محمد کا قتل رمضان کے نصف میں ۱۴۵ ہجری کو ہوا اور آپ کا سر ابنِ ابی الکرام جعفری نے اُٹھایا، جس پر شاعر نے بیت کہا۔

حمل الجعفری منک غطاماً

عظمت عند ذی الجلال جلالہ

---

۱۔ روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص ۷۳ ۲۔ مقاتل الطالبین، ص ۱۶۸ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۲۳ ۴۔ نسب القریش، ص ۵۴۔۵۳

محمد نفس ذکیہ کے کندھوں کے مابین کالے رنگ کا انڈے کے برابر خال تھا اور سیّد دندانی نسابہ نے اپنے دادا ابوالحسین یحییٰ عقیقی عبیدلی سے روایت کی کہ آپ کی عمر ۴۵ سال تھی ۔[۱]

بقول ابی نصر بخاری ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ جونفس ذکیہ تھے کبار آئمہ الشیعہ میں سے تھے آپ کی والدہ ہند بنتِ ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ تھیں اور ابی عبیدہ کی والدہ زینب بنتِ ابی سلمہ تھیں اور زینب کی والدہ اُم سلمہ اُم المومنین تھیں ۔ آپ کی ولادت سو۱۰۰ ہجری کو ہوئی اور آپ کی والدہ نے چار سال آپ کا حمل اُٹھائے رکھا ۔ آپ نے منصور دوانقی پر خروج کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی نے آپ کو قتل کیا یہ واقعہ ۱۴ رمضان سن ۱۴۳ ہجری کا ہے اور اُس وقت آپ کی عمر پینتالیس سال تھی ۔[۲]

ابوالحسن عمری نسابہ کے بقول آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن میں پانچ دُختران تھیں (۱)۔فاطمہ آپ کی شادی اپنے چچازاد سے ہوئی، (۲)۔زینب مخمسہ آپ کی شادی عباسی سے ہوئی یعنی بنوعباس میں ہوئی اور (۳)۔اُم کلثوم، (۴)۔اُم سلمہ، (۵)۔اُم علی ۔

اور پسران میں (۱)۔عبداللہ اشتر، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔طاہر، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔حسن، (۶)۔علی قید میں فوت ہوئے اور حسن، جن کا قتل فخ میں ہوا زینب اور فاطمہ ان سب کی والدہ اُم سلمہ بنت محمد بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ تھیں ۔ جب کہ حسن بن محمد نفس ذکیہ کی والدہ بقول ابی نصر بخاری اُم الولد تھیں اب زبیری کی روایت کی جانب دوبارہ چلتے ہیں کہ طاہر بن محمد نفس ذکیہ کی والدہ فاختہ بنت فلیح بن محمد بن منذر بن زبیر بن عوام تھیں اور ابراہیم بن محمد نفس ذکیہ کی والدہ اُم الولد تھیں، پھر دُختران میں (۱)۔فاطمہ بنتِ محمد نفس ذکیہ کی شادی اپنے چچازاد حسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی ابن ابی طالب سے ہوئی ۔(۲)۔زینب بنتِ محمد نفس ذکیہ کے بارے میں المجدی فی انساب الطالبین میں تحریر ہے کہ آپ کی شادی بنوعباس میں ہوئی اور نسب قریش میں رقم ہے کہ آپ کی شادی محمد بن ابوالعباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے ہوئی ۔ دوسری شادی عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی ۔ تیسری شادی ابراہیم بن ابراہیم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوئی اور چوتھی شادی عبداللہ بن حسن بن ابراہیم بن عبداللہ محض سے ہوئی ۔ پسران میں اوّل علی بن محمد نفس ذکیہ بقول ابوالحسن عمری نسابہ کبیر آپ کو قید کیا گیا تو آپ نے اپنے والدِمحترم کا شیعہ ہونا قبول کیا ۔ آپ اپنے شیعہ عزائم میں جری تھے ۔ آپ قید میں فوت ہوئے اور آپ کی اولاد باقی نہ رہی ۔

بقول ابن اخی طاہر حسینی نسابہ آپ کو مصر میں قید کیا گیا اور بقول عمری ظن ہے کہ آپ کو عراق میں قید کیا گیا ہے ۔[۳]

اور ابی نصر بخاری کہتے ہیں آپ کو مصر میں پکڑا گیا جب کہ بغداد میں قید کیا گیا جہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی اولاد جاری نہیں ہوئی ۔[۴]

دوم یحییٰ بن محمد نفس ذکیہ آپ درج تھے اور کہا جاتا ہے مدینہ سے دیلم منتقل ہوئے آپ کی اولاد نہ تھی ۔ سوم حسن بن محمد نفس ذکیہ بقول عمری آپ کی کنیت اباز فت تھی اور بعض شیوخ کا کہنا ہے آپ پر شراب نوشی کی حد لگائی گئی آپ حسین بن علی کے ہمراہ فخ میں حاضر تھے اور عباسیوں نے آپ کو قتل کیا ۔ (اور یہ حد جھوٹی تھی آپ پر جھوٹا الزام لگایا گیا) آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی ۔ چہارم طاہر بن محمد نفس ذکیہ بقول عمری کہ ابی منذر نسابہ نے کہا کہ آپ درج تھے اور آپ کی والدہ زبیریہ تھیں جب کہ ابی نصر بخاری کے بقول آپ کی والدہ محمدیہ تھیں لیکن سر سلسلہ علویہ میں ابی نصر بخاری نے آپ کی والدہ فاختہ بنت فلیح بن محمد بن منذر بن زبیر بن عوام تحریر کی ہیں ۔[۵]

اور ابی نصر بخاری یہ بھی کہتے ہیں طاہر بن محمد نفس ذکیہ کی جانب موصل میں ایک قوم اپنا نسب بیان کرتی ہے وہ قوم جھوٹی ہے ۔ طاہر کی اولاد ہونا درست نہیں ہے ۔ بقول عمری کہ ابوحسن اشنانی نسابہ بصری نے کہا کہ مشجرات میں ۔ طاہر بن محمد نفس ذکیہ کے دوفرزند محمد اور علی لکھے ہیں اور بنی صائغ سے معروف ہیں اور پھر کہا ان کا نسب ثابت نہیں ہوتا اور کہا میں نے خود ان میں سے ایک کو دیکھا وہ عام شخص تھا ۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۲۳ ۲۔سر سلسلہ العلویہ،ص ۷ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۲۳ ۴۔سر سلسلۃ علویہ،ص ۸ ۵۔سر سلسلۃ علویہ،ص ۸

پنجم ابراہیم بن محمد نفس ذکیہ، بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی بیٹیاں تھیں اور ایک فرزند محمد تھا جس کی والدہ حسینیہ تھیں اور بقول ابی منذر نسابہ محمد بن ابراہیم انقرض ہو گئے۔ بقول بخاری ہم نے کوئی ایک نہیں پایا جو ابراہیم بن محمد نفس ذکیہ کے خاندان سے ہونے کا دعویدار ہو، بقول عمری بخارا میں طبلی کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ سیّد جعفر اعرجی نے کہا کہ بقول عمری طبلی کا نسب باطل ہے اور یہ ناتک طبلی بن حمزہ بن حسن بن حسین بن ابراہیم بن محمد نفس ذکیہ اور اس کا نسب میں کوئی مقام نہیں بنتا۔ پھر بقول سیّد جعفر اعرجی بلاد مغرب میں ایک قوم اپنا نسب منتہیٰ کرتی ہے۔ محمد بن تومرت بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ھود بن خالد بن تمام بن عدنان بن صفوان بن سفیان بن جابر بن یحییٰ بن عطا بن رباح بن یسار بن عباس بن محمد نفس ذکیہ اور اس عباس کا ذِکر کسی نسابہ نے نہ کیا اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہو سکتی ہے۔[۱]

اس لیے یہ نسب جعلی ہے، بقول شیخ شرف عبیدلی، ابی حسن عمری اور ابی نصر بخاری کہ محمد نفس ذکیہ کی اولاد صرف ایک فرزند عبداللہ اشتر سے جاری ہوئی۔

## ۶۳۔ نسل عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

بقول سیّد یحییٰ مدنی نسابہ آپ کی والدہ اُم سلمۃ بنتِ محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ تھیں۔ بقول ابی نصر بخاری نسابہ آپ کا قتل سندھ میں ہوا اور اُس وقت ان کی جاریہ حاملہ تھیں اور عبداللہ اشتر کے قتل کے بعد اُس کے ساتھ ایک لڑکا تھا جو محمد بن عبداللہ اشتر بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن تھا اور ابوجعفر منصور دوانقی نے مدینہ میں نسب کی صحت کے بارے میں تحریر کیا اور کہا کہ حفص بن عمر المعروف ہزار مرد امیر سندھ کو اس متعلّق لکھا جائے۔ امام جعفر الصادقؑ سے روایت ہے۔ آپ نے کہا ایک رجل (مرد) کا دوسرے (مرد) کو تحریر کرنے سے نسب کس طرح ثابت ہو جاتا ہے اور یہ ذکر ابوالیقظان نسابہ نے کیا اور یحییٰ بن حسن عبیدلی نے بھی کیا۔ واللہ اعلم۔

جب کہ دوسروں نے کہا اعقب اور ان کا نسب درست ہے۔[۲]

بقول شیخ فخر الدین رازی کہ عبداللہ بن محمد نفس ذکیہ کے اعقاب میں اختلاف ہوا ان کے قتل کے بعد ان کی جاریہ نے ایک لڑکے کو جنم دیا جس کا نام محمد تھا اور دعویٰ کیا گیا کہ یہ عبداللہ اشتر کی اولاد ہے اور منصور دوانقی نے اس کے نسب کی صحت کے بارے میں تحریر کیا اور امام جعفر الصادقؑ نے اس پر طعن کیا اور اکثریت نے اس نسب کو صحیح قرار دیا۔[۳]

دراصل امام جعفر الصادقؑ نے منصور کے نسب کی صحت پر تحریر پر اعتراض کیا جیسا کہ ابی نصر بخاری نے فرمایا ہے۔ بقول ابوالحسن عمری کہ بیان کیا ابوالفرج اور ابوعبداللہ صفوانی اصم نے مجھے بتایا کہ اُن کو میرے اُستاد ابوالحسن بن ابی جعفر نے کیا بتایا کہ عبداللہ اشتر کابل میں جبل علج پر قتل ہوئے اور ان کا سر منصور کو بھیجا گیا اور حسن امیر بن زید بن امام حسنؑ نے منبر پر لوگوں کے سامنے اس کی تشہیر کی۔

اور بقول ابنِ عنبہ عبداللہ اشتر سندھ گئے اور کابل میں قتل ہوئے تو ان کی جاریہ حاملہ تھیں۔[۴]

بقول ابنِ فندق بیہقی نسابہ کہ عبداللہ اشتر محمد نفس ذکیہ کے لشکر (کی شکست کے بعد) بھاگ کر ہند چلے گئے اور وہاں کے حاکم نے انھیں قتل کروا کر سر منصور کو بھجوا دیا۔[۵]

اِسی طرح زبیری نے آپ کا قتل کابل میں تحریر کیا اور ابی الفرج نے آپ کا قتل سندھ میں تحریر کیا لیکن آپ کا خراسان میں وارد ہونا بھی تحریر کیا۔

ابوالحسن عمری نے عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ کی تین اولادیں تحریر کی ہیں (۱)۔حسن جو درج تھے، (۲)۔فاطمہ جو اُم کلثوم تھیں، (۳)۔محمد کابلی (جن کی ولادت کا اُوپر ذِکر ہوا ہے) نسابین کا اس پر اِتفاق ہے کہ عبداللہ اشتر کی اولاد صرف محمد کابلی سے باقی رہی۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۱۸۷ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۸ ۳۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۸

۴۔عمدۃ الطالب، نشر مکتبہ انصاریان، ص ۹۷ ۵۔لباب الانساب، جلد اوّل، ص ۴۱۰

## ٦٤۔محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض

عمری نسابہ نے کہا کہ بقول ابنِ دینار نسابہ آپ کی پیدائش کابل میں ہوئی اور آپ وہاں سے اپنے والد کے قتل کے بعد منتقل ہوئے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی چودہ اولادیں تھیں (١)۔مریم جن کی شادی حسینی سے ہوئی، (٢)۔اُم کلثوم بنتِ محمد یہ، (٣)۔زینب، (٤)۔رقیہ، (٥)۔امامہ، (٦)۔اُم سلمہ ان سب کی والدہ اہلِ مکہ میں سے تھی، (٧)۔زینب صغریٰ اور پسران میں، (٨)۔طاہر ابنِ محمد یہ انقرض، (٩)۔علی انقرض، (١٠)۔ابراہیم طبرستان اور جرجان میں، (١١)۔حسن اعور جن کو ذی الحجہ سن ٢٥١ ہجری میں ''بنی طی'' نے قتل کیا اور آپ کی قبر فیہ میں ہے۔ آپ کی والدہ زبیرہ تھیں۔ اور (١٢)۔احمد درج تھے، جب کہ باقی دو کا ذِکر عمری نے نہیں کیا۔

شیخ شرف عبیدلی کی نص ہے کہ محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر کی اولاد صرف ایک فرزند حسن اعور سے جاری ہوئی، جب کہ بقول موضع نسابہ عمری کہ حسن اعور بنی ہاشم کے سخی افراد میں سے تھے اور بقول شعرانی نسابہ عمری المعروف بابن سلطین کہ حسن اعور کا قتل ایام المعتز میں ہوا۔

ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ حسن اعور کی اولاد کثیر تعداد میں کوفہ، واسط، ہمدان، طبرستان، جرجان، شیراز، نیشاپور اور بخارا میں ہے۔ بقول شیخ ابوالحسن عمری کہ حسن اعور بن محمد کابلی بن عبداللہ اشتر کی اولاد میں کئی لڑکیاں تھیں جن میں (١)۔اُم علی کی شادی یوسف بن محمد بن یوسف بن جعفر بن ابراہیم بن محمد جعفری سے ہوئی، (٢)۔اُم کلثوم کی شادی اسماعیل بن محمد الجعفری سے ہوئی، (٣)۔خدیجہ تعرف بنتِ مالک کی شادی ایوب بن محمد جعفری سے ہوئی یہ تین بہنیں ان تین بھائیوں سے بیاہی ہوئی تھیں اور کچھ فرزند درج تھے اور کچھ کی اولاد تھی۔[١]

شیخ شرف عبیدلی کے بقول حسن اعور بن محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر کی اولاد چار پسران سے باقی رہی (١)۔ابی جعفر محمد جو کہ نقیب کوفہ تھے آپ کی والدہ اُم جعفر بنتِ علی بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھیں، (٢)۔ابی عبداللہ حسین نقیب کوفہ اپنے بھائی کے بعد نقیب منتخب ہوئے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، (٣)۔عبداللہ جن کی اولاد جرجان میں رہی، (٤)۔القاسم آپ کی والدہ اُم حسین بنتِ عبدالرحمان الشجری بن القاسم بن حسن امیر تھیں اور آپ کی اولاد طبرستان میں ہے، اور ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نسابہ اصفہانی نے، (٥)۔ابوعباس احمد بن حسن اعور کا ذِکر بھی کیا ہے۔ رازی اور مروزی نے صرف تین فرزندان کی اولاد کا ہونا تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل ابی جعفر محمد بن حسن اعور بن محمد الکابلی آپ کی اولاد میں (١)۔احمد آپ کی والدہ ہزار نامی تھیں، (٢)۔علی آپ کی والدہ خانہ بنتِ حمدان برادی تھیں، اور بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کے تیسرے فرزند، (٣)۔اسماعیل تھے اور جعفر اعرجی نے، (٤)۔جعفر بھی لکھا ہے۔ بطن اوّل احمد بن ابوجعفر محمد نقیب بن حسن اعور کی اولاد سے ایک فرزند کا ذِکر ابنِ عنبہ نسابہ نے کیا جس کا نام ابوجعفر محمد تھا اور اس کی اولاد سے (١)۔ابوعلی عبداللہ، (٢)۔ابی سرایا حسن، (٣)۔ابو برکات محمد تھے۔[٢] اور طقطقی (٤) حسین لکھا ہے۔

اوّل ان میں بقول شیخ شرف عبیدلی ابوعلی عبداللہ بن ابوجعفر محمد کی اولاد سے دو فرزند تھے (١)۔مبارک ابوالبرکات جن کا نام علی تھا، (٢)۔میمون۔[٣]
اِسی ابوعلی عبداللہ بن ابوجعفر محمد کا نام عمری نے ابی العلا عبداللہ تحریر کیا ہے اور یہ ابوالحسن عمری نسابہ کے دوست تھے۔

بقول عمری ابوالعلا عبداللہ (جب کہ میرے والد ابوالغنائم کے نزدیک ان کا نام عبیداللہ تھا اور یہ میرے دوست تھے) ابنِ ابی جعفر صاحب الکلۃ واسط میں بن ابی علی احمد نقیب بغداد المعروف بابن ہزار بن ابی جعفر محمد نقیب کوفہ المعروف بابن اشتر آپ کی والدہ بقول عمری المعروف بابن اُم جعفر اور بقول عمری اس ابی العلا عبداللہ واسطی کے واسط میں بڑی تعداد میں بیٹے اور بیٹیاں تھیں جن میں (١)۔ابوتراب علی المعروف بابن بنت القاضی دراور، (٢)۔ست الغابر بنت عبداللہ تھیں جن کی شادی ابی القاسم اسود عمری بصری سے ہوئی تھی جو نقیب بصرہ ابی عبداللہ (حسین) بن حسین بن احمد بن محمد بن محمد بن علی

١۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ٢٢٥ ٢۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ١٠٧ ٣۔تہذیب الانساب، ص ٣٧

بن ابراہیم بن عمر بن محمد بن عمر اطرف بن علی بن ابی طالبؑ کے بھائی تھے اور اس ست الغابر بنتِ ابی العلا عبداللہ کی دو اولادیں ہوئیں (۱)۔ابوالحسن علی اور ایک دُختر جو ست الانساب کہلاتی تھی اور آج واسط میں ہے۔[۱]

دوئم حسین بن ابوجعفر محمد بن احمد المذکور کی اولاد سے بقول صفی الدین یا بن طقطقی نسابہ آپ کی اعقاب محمد صاحب الکلبہ واسط میں بن حسین المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے اور بقول احمد بن مہنا نسابہ یہ محمد دراصل محمد الدمشقی کے نام سے بلادعجم میں معروف تھے اور طقطقی کہتے ہیں کہ یہ میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا۔بطن ثانی اسماعیل بن محمد بن حسن اعور کی اولاد بقول یا بن طقطقی نسابہ محمد بن احمد بن محمد بن اسماعیل المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔[۲]

بطن ثالث علی بن ابوجعفر محمد بن احسن اعور آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ سیّد عالم المحدث ہمدان میں ابوطالب علی بن حسین بن حسن بن علی بن حسین بن علی المذکور تھے۔آپ کا ذِکر تقریباً تمام نسابین نے کیا ہے۔

بیت ثانی ابی عبداللہ حسین بن حسن اعور بن محمد الکابلی۔بقول شیخ فخر الدین رازی آپ کی اولاد سے ابوطالب حسین بن علی بن حسین ابی عبداللہ المذکور تھے۔وہ ایک معتبر شیخ تھے۔اُن کا محل اور ریاست تھی اور تہذیب الانساب کے مطابق ان کی اولاد میں ابی محمد عبداللہ بن ابی عبداللہ محمد بن ابوطالب حسین المذکور تھے اور اِس خاندان کی دوسری شاخ میں محمد بن جعفر بن علی بن حسین بن علی بن حسین ابی عبداللہ المذکور تھے۔[۳]

بقول نسابہ جمال الدین ابنِ عنبہ کہ ابی عبداللہ حسین بن حسن اعور کی نسل کوفہ میں بنی اشتر سے معروف تھی جو کہ انقرض ہوگئی ان کی بقاجات (اولادیں) چھیویں صدی ہجری تک تھیں۔[۴]

بیت ثالث عبداللہ بن حسن اعور بن محمد الکابلی:۔آپ کی کنیت ابی محمد تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب تین پسران سے چلی ہے(۱)۔علی، (۲)۔القاسم، (۳)۔احمد، بقول ابنِ طقطقی، (۴)۔حسین اور عبداللہ بن حسن اعور کی نسل خراسان، آمل، استر آباد میں پھیلی بقول ابنِ عنبہ ان میں کثیر جھوٹے دعویدار بھی شامِل ہیں۔

بطن اوّل علی بن عبداللہ بن حسن اعور کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔ابوجعفر محمد اور ان کی اولاد جرجان اور نیشاپور میں تھی۔

ان میں ابوالفضل علی بن ابی ہاشم محمد بن ابی فضل عبداللہ بن ابی جعفر محمد بن علی المذکور تھے۔جن کی اولاد نیشاپور میں تھی اور اس ابوالفضل علی کے بھائیوں اور چچاؤں کی اولاد بھی تھی۔[۵]

بقول ابنِ عنبہ اِسی خاندان میں ناصر بن علی بن محمد بن علی المذکور تھے اور ان کی اولاد جرجان میں تھی۔[۶]

بقول عمری ان میں ابوالقاسم زید جرجانی بن حسین بن حسن بن علی المذکور تھے۔

بطن ثانی القاسم بن عبداللہ بن حسن اعور کی نسل سے شالوس میں ابوجعفر حیدر بن حسن بن احمد بن حسن بن القاسم المذکور تھے جو کہ علماء میں سے تھے۔[۷]

بطن ثالث احمد بن عبداللہ بن حسن اعور کی نسل بقول ابنِ طقطقی نسابہ یوسف بن حسن بن احمد بن حسن بن احمد المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے اور بقول ابوالحسن عمری اس نسل سے ابوحسن احمد بن حسن بن احمد الجنی بن عبداللہ المذکور تھے اور اُن کی عرفیت بخاری اور ابنِ جندی تھی آپ درج فوت ہوئے آپ بہت خوبصورت شکل والے تھے۔میں نے آپ کو موصل میں دیکھا اور نقباء نے انکار کر دیا کہ وہ اس کو ثابت کر سکتے ہیں۔ان (ابوحسن احمد) کے پاس کئی حجتیں اور کتب تھیں جنھوں نے انھیں (نقباء) کو روک دیا، پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد شیخ شرف عبیدلی کے تعلیق میں پایا کہ حسن بن احمد جندی

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۲۶ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۷۹ ۳۔تہذیب الانساب،ص ۳۷
۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔آل حسن طالقانی۔نشر مکتبہ حیدریہ نجف،ص ۱۰۷ ۵۔تہذیب الانساب،ص ۳۸
۶۔عمدۃ الطالب،ص ۱۰۷ ۷۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۹

درج تھے(یعنی حسن بن احمد جنی بن عبداللہ بن حسن اعور) پھرعمری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والدمحترم نسابہ ابوالغنائم بن صوفی کو خط تحریر کیا اور ان سے اس معاملے میں اجازت مانگی تو جواب آیا کہ یہ درست نسب ہے اور یہ میرے مشجر میں ثقات بخاریوں کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے اور احمد بخاری ہمارے پاس بصرہ میں حج کے دوران آیا اور اِس کا نسب ہمارے نزدیک درست ہے اور ہم نے اس کو بیان کیا اور احمد کا نسب میرے مشجر میں ثابت ہوتا ہے اور صحیح النسب علوی ہے۔[۱]

بیت الربع القاسم بن حسن اعور بن محمد الکابلی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد طبرستان میں تھی اور آپ کی اولاد میں(۱)۔محمد،(۲)۔علی، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔حسن،(۵)۔حسین تھے بقول ابنِ طباطبا۔ کہتے ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی خبر نہیں اور ان میں سے کسی ایک کی اعقاب کی مجھے معرفت نہیں ہے اور خدا ان کے حال کو بہتر جانتا ہے اور جو بھی قاسم بن حسن اعور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اُس اپنے دعوے کی صحت کے لیے عادلانہ گواہی کی ضرورت ہے۔[۲]

بیت خامس ابوالعباس احمد بن حسن اعور بن محمد کابلی آپ سن ۲۶۱ ہجری کو کوفہ سے طبرستان منتقل ہوئے یہ تہذیب الانساب میں رقم ہے اور بقول ابنِ عنبہ حسنی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوجعفرمحمد،(۲)۔حسن،(۳)۔حسین اور ان میں بطن اوّل ابوجعفر محمد بن ابوعباس احمد کے دوفرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔احمد اور کہا جاتا ہے کہ یہ جرجان میں تھے ابنِ طباطبا کا قول ہے کہ میں نے احمد کی اولاد سے کسی ایک کو نہ پایا اور نہ ان کی اعقاب میں سے کسی سے واقف ہوں۔ابوالعباس احمد کی اولاد ہونے کے لیے اپنے دعوے کی صحت پر عادلانہ گواہی کی ضرورت ہے۔[۳]

یہ بقول سیّد مروزی نسابہ کہ محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر کی طرف سادات شعب حمار کو منسوب کیا گیا اور یہ غزنہ میں تھے صاحب دوحہؒ نے ان کا ذکر کیا اور اُس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کیسے (محمد الکابلی) سے منسوب ہیں۔ ماسوائے اس کے کہ اُس نے کہا کہ شعب حمار کی ایک جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ان کے پاس ایک ''شرف'' تھا جس سے یہ لاعلم تھے چنانچہ ایک مرد نے ان کی ایک عورت سے پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ وہ علویہ عمریہ ہے۔

پھر ایک اور نے پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں ان سے پوچھا کہ وہ محمد الکابلی بن عبداللہ اشتر کی اولاد سے ہیں۔

لہٰذا وہ دیوان السادہ کے رزق (وظیفہ) سے محروم ہیں تو عمید السادہ ابی طاہر نے ان کی شفاعت کی اور دوبارہ ان کو ثابت کیا۔ آج وہ محمد بن عبداللہ اشتر کی اولاد ہیں۔واللہ اعلم۔[۴]

ہندوستان میں سادات کا ایک گروہ محمد کابلی بن عبداللہ اشتر کی جانب منسوب ہے۔ ان کا نسب شیخ اسلام سیّد قطب الدین محمد مدنی بن سیّد رشیدالدین بن احمد غزنوی بن یوسف بن عیسیٰ بن حسن بن علی بن ابی جعفر محمد بن قاسم بن سید ابی محمد عبداللہ بن سیّد حسن اعور بن محمد کابلی بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام اور اس شجرے میں ابی جعفر محمد بن قاسم بن سیّد ابی محمد عبداللہ تک کا ذِکر سیّد مہدی رجائی کی المعقبون من آل ابی طالب کے صفحہ نمبر ۶۳ جلد اوّل میں موجود ہے، جب کہ ابنِ عنبہ نے قاسم بن ابی عبداللہ کی اولاد تحریر نہ کی لیکن امام فخر الدین رازی نے قاسم بن ابی محمد عبداللہ کی ایک نسل شجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ میں تحریر کی ہے۔[۵]

یہ قطب الدین محمد مدنی غزنی کے راستے مجاہدین کی ایک جماعت کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے اور مختلف مقامات پر ٹھہرتے ہوئے ''کڑا مانک پور'' کو فتح کرنے کے بعد اس کو اپنا مستقر بنایا اور وہیں انتقال کیا اور دفن ہوئے آپ کی اولاد سے مجاہد اسلام زبدۃ المجاہدین سیّد احمد شہید بالاکوٹ بن سیّد محمد عرفان بن سیّد محمد نور بن سیّد شاہ محمد ہدیٰ بن سیّد شاہ علم اللہ حسنی بن سیّد محمد فضیل بن سیّد محمد معظّم بن قاضی سیّد احمد بن قاضی سیّد محمود بن سیّد علاء الدین بن سیّد قطب الدین محمد ثانی بن سیّد صدر الدین ثانی بن سیّد زین الدین بن احمد بن علی بن سیّد قیام الدین بن سیّد صدرالدین بن قاضی رکن الدین بن امیر نظام الدین بن شیخ اسلام سیّد قطب الدین محمد حسنی مدنی غزنوی المذکور۔[۶]

سادات شعب حمار غزنی سے تھے اور سیّد قطب الدین بھی غزنی سے تھے ہوسکتا ہے یہ ایک ہی خاندان ہو اور خدا اس بارے میں بہتر جانتا ہے۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۲۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۰۸ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۱۰۸
۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۸۷ ۵۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۹ ۶۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص ۱۰۴۔۱۰۳

## ۶۵۔نسل ابراہیم قتیل باخمری بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

آپ کی والدہ ہند بنت ابی عبیدہ تھیں۔ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ آپ آئمہ کبار اور علماء میں سے ایک تھے۔آپ کا قتل باخمراء سرزمین کوفہ میں ہوا اور پانچ ذی القعدہ ۱۶۵ ہجری تھی۔اُس وقت آپ کی عمر مبارک اڑتالیس(۴۸) سال تھی آپ کو عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی نے قتل کیا۔آپ کی اولاد صرف حسن بن ابراہیم سے جاری ہوئی اس کے علاوہ کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی جن کی والدہ امامہ بنتِ عصمہ عامریہ تھیں۔[۱]

اور ابوالحسن عمری کے بقول آپ کی کنیت ابوالحسن تھی آپ کا قتل باخمریٰ میں ہوا جو کہ کوفہ کے قریب ایک علاقہ ہے۔آپ معتزلی تھے آپ نے ذی الحجہ کے مہینے میں سوموار کے دن سن ۱۴۵ ہجری میں بصرہ میں قیام کیا آپ کا مقتل آپ کے بھائی محمد نفس ذکیہ کے بعد ہوا جن کا مقتل اِس سال (۱۴۵) ذی رمضان میں ہوا اور آپ کے سر کو ابنِ ابی الکرام جعفر مصر لے گیا۔

ابراہیم بن عبداللہ محض کی بیعت بڑے بڑے نامور مسلمانوں نے کی جن میں بشیر رحال، ابوحنیفہ فقیہ، اعمش، عباد بن منصور القاضی صاحب مسجد عباد بصرہ، مفضّل ابن محمد، شعبہ الحافظ، شامل ہیں۔

بقول عمری آپ کی اولاد میں سات بیٹے تھے(۱)۔ابوحسن محمد اکبر المعروف بفشانشرہ بقول ابی الغنائم صوفی نسابہ آپ درج تھے(۲)۔طاہر ان کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ درج تھے،(۳)۔علی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ درج تھے،(۴)۔جعفر،(۵)۔محمد اصغر،(۶)۔احمد اکبر آپ کی وفات پر آپ کے دو فرزند تھے جن میں سے ایک کا نام قاسم تھا اور وہ انقرض ہوا اور (۷)۔حسن ان میں اوّل جعفر بن ابراہیم باخمریٰ آپ کا ایک فرزند زید تھا بقول ابی منذر نسابہ آپ درج تھے اور یوں جعفر بن ابراہیم قتیل باخمریٰ انقرض ہو گئے۔

دوم محمد اصغر بن ابراہیم قتیل باخمریٰ کی والدہ رقیہ بنتِ ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ تھیں آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں دو بیٹے تھے (۱)۔عبداللہ، (۲)۔ابراہیم اور پانچ دُختران تھیں،(۱)۔اُم علی،(۲)۔زینب،(۳)۔فاطمہ،(۴)۔صفیہ،(۵)۔رقیہ۔

پہلی شاخ میں ابراہیم بن محمد اصغر بن ابراہیم قتیل باخمریٰ اور ابومنذر نے ذِکر کیا کہ آپ کی اولاد میں لڑکیاں تھیں مگر درست یہ ہے کہ آپ کے بیٹے تھے جو تعداد میں تھے ان میں پانچ (۱)۔محمد،(۲)۔موسیٰ،(۳)۔داؤد،(۴)۔احمد،(۵)۔سلیمان تھے ان میں احمد کے بیٹوں کی اولاد تھی اور باقی سب انقرض ہو گئے۔[۲]

تمام نسابین اس پر متفق ہیں کہ ابراہیم قتیل باخمریٰ کی اولاد صرف حسن سے جاری ہوئی۔سیّدی یحییٰ نسابہ عقیقی مدنی کے بقول آپ کی والدہ امامہ بنت عصمہ بن عبداللہ بن حنظلہ بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں اور حسن بن ابراہیم کی اعقاب میں تین فرزند تھے (۱)۔ابراہیم جس کی اعقاب نہ تھی،(۲)۔علی جو اُم الولد سے تھا اور درج رہا،(۳)۔عبداللہ جس کی والدہ تیمیہ تھیں یہ قول عمری کا ہے۔جب کہ سیّد یحییٰ نسابہ کے بقول آپ کی والدہ ملیکہ بنتِ عبداللہ بن اشیم تیمی تھیں۔دوبارہ عمری کی روایت کی جانب چلتے ہیں کہ اِسی عبداللہ بن حسن بن ابراہیم قتیل باخمریٰ کی اولاد عیص کے بادیہ میں ساکن تھی اور بقول عمری ان کی چھے اولادیں تھیں جن میں بیٹے اور بیٹیاں تھیں(۱)۔رقیہ بنتِ عبداللہ کی شادی حسن بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ سے ہوئی، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔بکیہ کی شادی علی بن حسین بن علی المثلث سے ہوئی،(۴)۔اُم حسن اور آپ کے دو فرزند تھے، (۱)۔ابراہیم ازرق، (۲)۔محمد اعرابی آپ کو محمد الحجازی بھی لکھا گیا ہے۔ان دونوں کی اولاد جاری ہوئی۔

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں کی والدہ اُم الولد تھیں۔شیخ فخرالدین رازی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حسن کے تیسرے فرزند کا ذِکر بھی ہے جس کا نام علی تھا۔لیکن احمد بن عیسیٰ نسابہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حسن نے اپنی وصیت تحریر کی کہ میرے دو فرزند ہیں۔ابراہیم ازرق اور محمد اعرابی نہ میں علی کو جانتا ہوں اور نہ اِس کی ماں کو دیکھا ہے۔[۳]

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۹ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۲۹۔۲۲۸ ۳۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۹، الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۹

بیت اوّل ابراہیم ازرق بن عبداللہ بن حسن بن ابراہیم قتیل باخمریٰ۔ آپ کی اولاد ینبع میں ہے جو کہ مدینے کے مغرب میں قریہ ہے اور مدینے سے اس کا فاصلہ پچاس فرسخ ہے۔ ابنِ عنبہ کے مطابق آپ کی اولاد کو بنوازرق کہا جاتا ہے۔ ابوالحسن عمری کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد میں آٹھ نفر تھے جن میں دو بیٹیاں تھیں (۱)۔ملیکہ، (۲)۔زینب ان دونوں کی والدہ صفیہ بنتِ محمد بن عبداللہ حسینیہ تھیں اور رجال میں (۱)۔سلیمان، (۲)۔علی، (۳)۔جعفر بقول ابوالغنائم صوفی نسابہ یہ تینوں درج تھے جب کہ دیگر نے کہا سلیمان کی اولاد میں دو بیٹیاں، رقیہ اور فاطمہ اور ایک فرزند عبداللہ تھا جو انقرض ہوا اور ان میں علی بن ابراہیم ازرق کے بارے میں ابی منذر علی بن حسین بن طریف نسابہ کا قول ہے کہ علی کا فرزند احمد تھا جو کہ درج تھا (۴)۔موسیٰ بن ابراہیم، (۵)۔احمد، (۶)۔محمد، (۷)۔امیر داؤد (عمری نے آٹھ نفر کہے مگر یہ نو اولادیں ہیں) اوّل موسیٰ بن ابراہیم ازرق کی دو دُختران (۱)۔فاطمہ، (۲)۔اُمِ سلمۃ تھیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی شادی اپنے چچازادوں سے ہوئی۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ ابراہیم ازرق بن عبداللہ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (۱)۔ابی علی احمد، (۲)۔ابی حنظلہ داؤد جس کی اعقاب منتشر ہوگئی۔ جن حضرات کی اولاد جاری ہوئی ان میں بطن اوّل احمد ابی علی بن ابراہیم ازرق کی اولاد میں بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد میں دس افراد تھے (۱)۔مریم، (۲)۔القاسم، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔ابوحنظلہ محمد، (۷)۔محمد اصغر، (۸)۔احمد، (۹)۔سلیمان، (۱۰)۔علی بقول عمری ان میں عبداللہ بن ابی علی احمد آپ کی اولاد میں دو فرزند ابراہیم اور علی تھے ان میں ابراہیم بن عبداللہ کے چار فرزند تھے (۱)۔عبیداللہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔علی، (۴)۔ادریس بقول جعفر اعرجی جن کی اولاد باقی نہ رہی۔

دوئم میں احمد بن ابی علی احمد کی کنیت ابوحسین تھی اور ان کی عرفیت الاخوص تھی ان کی اولاد میں لڑکیاں اور لڑکے مصر میں تھے اور یہ روایت ابوالغنائم محمد بن علی نسابہ کی ہے بقول ابنِ طقطقی نسابہ ان سے علی بن عبدالحمید بن رضا بن ابی برکات بن حسین بن محمد بن علی بن زید بن احمد الاخوص المذکور تھے۔

سوئم میں ابوحنظلہ محمد بن ابوعلی احمد کی اولاد میں پندرہ افراد تھے بقول عمری جن میں اکثر لڑکے تھے اور میں نے ان میں سے سن ۴۴۳ ہجری تک کسی ایک کو بھی نہ دیکھا ان میں بڑی تعداد بدوؤں کی ہے۔ بقول ابنِ عنبہ ابوحنظلہ محمد بن ابوعلی احمد کے دو فرزند تھے (۱)۔ابی عبداللہ سلیمان، (۲)۔ابی حسین احمد نسابہ صاحب خاتم اور بقول صاحب الاصیلی فی انساب الطالبین سلیمان ابی عبداللہ بن ابوحنظلہ محمد کے تین فرزند تھے (۱)۔عبداللہ، (۲)۔محمد، (۳)۔میمون اور پھر میمون بن سلیمان کے چار فرزند تھے، (۱)۔جعفر، (۲)۔سرایا، (۳)۔خلیفہ، (۴)۔حسن پھر حسن بن میمون بن سلیمان کے بھی چار فرزند تھے (۱)۔یحییٰ، (۲)۔جعفر، (۳)۔علی اکبر، (۴)۔علی اصغر اور علی اکبر کا ایک فرزند رزق اللہ تھا اور علی اصغر بن حسن بن میمون کے بھی چار فرزند تھے (۱)۔سالم، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔حسن۔

جب کہ ابی حسین احمد صاحب خاتم بن ابی حنظلہ محمد کی اولاد سے ایک فرزند محمد تھے اور اس محمد بن ابی حسین احمد صاحب خاتم کی اعقاب تین پسران سے تھی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔علی، (۳)۔احمد۔[۲]

بطن ثانی ابی حنظلہ داؤد الامیر بن ابراہیم ازرق کی اولاد میں بقول عمری نسابہ دس نفر تھے (۱)۔میمونہ، (۲)۔کلثوم، (۳)۔فاطمہ، (۴)۔اُم البرکات، (۵)۔ابراہیم، (۶)۔عبیداللہ، (۷)۔علی قید میں فوت ہوئے اور اولاد انقرض ہوئی (۸)۔سلیمان، (۹)۔حسن مکہ میں دورانِ قید فوت ہوئے اور ان کی اولاد تعداد میں ہے۔(۱۰)۔ابی سلیمان محمد کی اولاد کثیر ہے۔[۳]

اور آخرالذکر دونوں کے بارے میں بابن طقطقی نسابہ کا بھی قول ہے کہ ان دونوں کی ہی اولاد جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ کے بقول بھی ان دونوں کی

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۰۔۲۲۹ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۸۷۔۸۸ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۱۔۲۳۰

ہی اولاد جاری ہوئی، اوّل حسن بن داؤد امیر بن ابراہیم ازرق کی اولاد سے بقول صفی الدین بابن طقطقی نسابہ محمد بن عبداللہ بن حسن المذکور تھے اور ان کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔احمد،(۲)۔سلیمان،(۳)۔حسین۔

ان میں احمد بن محمد بن عبداللہ کی اولاد سے حسن بن علی بن عبداللہ بن سلیمان بن سالم بن تاجیہ بن احمدالمذکور تھے جن کے تین فرزند تھے (۱)۔عبداللہ،(۲)۔محمد،(۳)۔حتیرش، پھر حسین بن محمد بن عبداللہ کی اولاد سے حسین بن عبداللہ بن حسین المذکور تھے۔

دوئم ابی سلیمان محمد بن داؤد الامیر بن ابراہیم ازرق کی اولاد میں بقول صفی الدین بابن طقطقی نسابہ آٹھ فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔داؤد، (۳)۔سلیمان،(۴)۔تغلب،(۵)۔یحیٰی،(۶)۔عبداللہ،(۷)۔حسین،(۸)۔خلیفہ۔[۱]

اور اس نسب کو صاحب اصیلی نے مزید بھی بیان کیا ہے۔

بیت ثانی محمد اعرابی بن عبداللہ بن حسن بن ابراہیم قتیل باخمریٰ بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ حجازی اور عیصی تھے اور آپ کی عرفیت اعرابی تھی۔ آپ کی بارہ اولادیں تھیں جن میں تین دُختران تھیں(۱)۔اُمِ حسن،(۲)۔زینب،(۳)۔رقیہ اور رجال میں(۱)۔محمدابوسوید،(۲)۔ادریس انقرض، (۳)۔احمد درج ینبع میں،(۴)۔عیسیٰ انقرض، (۵)۔سلیمان کی لڑکی ہوئی اور یہ انقرض ہوئے،(۶)۔حسن بقول ابوالغنائم محمد نسابہ درج تھے اور کوفی کہتے تھے کہ آپ صاحبِ اولاد تھے،(۷)۔علی انقرض،(۸)۔ابراہیم کی اولاد ینبع میں تھی۔[۲]

تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ محمدالاعرابی کی اولاد سے ینبع کے اعیان و سادات تھے بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد حجاز اور بغداد میں ہے اور بغداد میں صاحبِ خاتم ابوحسن احمد بن محمد بن احمد احزم بن ابراہیم بن محمد اعرابی المذکور تھے اور ان کی اعقاب یہاں پر ہی تھی۔[۳]

اور ابوطالب مروزی نے بھی ایسا ہی تحریر کیا۔

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ محمد اعرابی کی اولاد ابراہیم سے جاری ہوئی اور کہتے ہیں کہ الشیخ نقیب تاج الدین محمد بن معیہ حسنی کے بقول ابراہیم بن محمد اعرابی کی اعقاب قلیل تھی۔

شیخ شرف عبیدلی کہتے ہیں کہ احمد صاحبِ خاتم بنی ابراہیم الازرق سے ہیں۔[۴]

جب کہ ابنِ طباطبا اور عمری کے بقول احمد صاحب خاتم بن محمد بن احمد بن ابراہیم بن محمد اعرابی المذکور ہیں۔[۵]

بقول سیّد جعفر اعرجی محمدالاعرابی بن عبداللہ کے آٹھ فرزند تھے(جو کہ اُوپر عمری کی روایت میں تحریر ہیں۔ان میں اوّل ابوسوید محمد بن محمد اعرابی درج تھے۔

دوم ادریس بن محمد اعرابی کی اعقاب انقرض ہوتی۔

سوم احمد بن محمد اعرابی نے ینبع میں قیام کیا چہارم عیسیٰ منقرض ہوئے۔

پنجم سلیمان بن محمد اعرابی کی اولاد میں بیٹی تھی۔ ششم حسن ہفتم علی دونوں کی اعقاب نہ تھی اور محمد اعرابی کی اولاد صرف ابراہیم بن محمد اعرابی سے جاری ہوئی اور اس ابراہیم بن محمد اعرابی کی اولاد صرف ایک فرزند احمد احزم سے جاری ہوئی۔ بقول صفی الدین بابن طقطقی نسابہ احمد احزم بن ابراہیم کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔محمد،(۲)۔قاسم جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے بالکل مختلف پانچ پسران تحریر کیے(۱)۔ادریس،(۲)۔حسن عربی،(۳)۔علی،(۴)۔محمد اکبر، (۵)۔محمد اصغر۔میرے خیال سے جعفر اعرجی سے یہاں غلطی ہوئی ہے۔

بقول صفی الدین نسابہ بابن طقطقی کہ محمد بن احمد احزم کی اولاد سے علی بن حمزہ بن محمد بن محمد بن احمد صاحب خاتم بن محمد المذکور تھے اور قاسم بن احمد احزم

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۸۸۔۸۷ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۳۱ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۹ ۴۔تہذیب الانساب،خطِ موصلی

۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۱۱

کی اولاد سے ایک فرزند محمد تھے اور پھر اس محمد بن قاسم کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔محمد، (۳)۔ادریس، (۴)۔محمد، (۵)۔حسین غریق، (۵)۔محمد۔[۱]

ابراہیم قتیل باخمریٰ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام علی ابنِ ابی طالبؑ کی اولاد قرون ثانی اور ثالث میں بھی قلیل تھی ہماری بات چیت جتنے بھی عربی نسابین اور زعما سے ہوئی کسی نے بھی ان کی اولاد کی طرف ہماری رہنمائی نہیں کی اور نہ کوئی ایسے قبیلے کو جانتا ہے جو اپنا نسب ابراہیم قتیل باخمریٰ سے ملاتا ہو۔

## ۶۶۔نسل موسیٰ جون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ

ابنِ عنبہ حسنی کہتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوحسن تھی اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی رنگت کالی تھی۔سیّد صفی الدین نسابہ کہتے ہیں کہ نسابہ کبیر عبدالحمید کی تحریر سے نقل ہے کہ موسیٰ الجون کی والدہ محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم قتیل باخمریٰ کی بھی والدہ تھیں اور وہ ہند بنت ابی عبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب تھیں اور جب اُنھیں موسیٰ کا حمل ہوا تو اُن کی عمر ساٹھ برس تھی اور کہا جاتا ہے کہ قریشی عورت کے علاوہ ساٹھ سال کی عمر میں اور کوئی حاملہ نہیں ہوسکتی اور عام عربی عورتیں پچاس سال تک حاملہ ہوتی ہیں۔[۲]

آپ بہت اچھے شاعر بھی تھے بقول عمری نسابہ آپ کی بارہ اولادیں تھیں جن میں نو دُختران تھیں (۱)۔زینب کی شادی محمد بن جعفر بن ابراہیم جعفری سے ہوئی اور ان کے ہاں ابراہیم، عیسیٰ، داؤد اور موسیٰ کی ولادت ہوئی (۲)۔فاطمہ، (۳)۔اُم کلثوم، (۴)۔رقیہ کی شادی اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم الجعفری سے ہوئی اور محمد پیدا ہوئے (۵)۔خدیجہ، (۶)۔صفیہ، (۷)۔اُم الحسن ان کی والدہ طلحیہ تھیں (۸)۔ملیکہ کی شادی اپنے چچازاد سے ہوئی (عمری نے نو کا کہا اور آٹھ تحریر کیں) جب کہ بقول عمری آپ کے تین پسران تھے (۱)۔محمد درج تھا، (۲)۔ابراہیم اور (۳)۔عبداللہ کی اولاد جاری ہوئی۔تمام نسابین کی رو سے ابراہیم اور عبداللہ ہی صاحبِ اولاد تھے اور آج تک موسیٰ الجون کی اولاد موجود ہے۔خاص کر عبداللہ بن موسیٰ الجون کی اولاد میں کئی قبائل ہیں۔

## ۶۷۔نسل ابراہیم بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

آپ کی والدہ اُمِ سلمٰہ بنتِ محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیقؓ تھیں بقول عمری آپ کی اولاد میں پانچ دُختران (۱)۔قریبہ، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔ریطہ، (۴)۔مریم، (۵)۔ملیکہ اور تین فرزند تھے (۱)۔محمد ابوعبیدہ، (۲)۔اسماعیل، (۳)۔یوسف اخیضر ان میں اسماعیل بن ابراہیم کے بقول عمری کے دو فرزند اور تین دُختران تھیں (مگر ان کی اولاد جاری نہ ہوئی) لیکن نسابین اس پر متفق ہیں کہ اولاد صرف یوسف اخیضر بن ابراہیم بن موسیٰ جون سے جاری ہوئی۔آپ کی والدہ قطبیہ بنتِ عامر بن مزید بن شبیب بن عمرو بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں بقول عمری نسابہ آپ کی پانچ دُختران (۱)۔کلثوم، (۲)۔زینب، (۳)۔آمنہ، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔امامہ تھیں اور چھے بیٹے تھے (۱)۔صالح کی اعقاب نہ تھی، (۲)۔اسماعیل مغور اور اس کی اولاد نہ تھی، (۳)۔احمد، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔محمد کی اعقاب تھی، (۶)۔حسن۔[۳]

رازی کہتے ہیں ان حضرات میں تین کی اولاد تھی (۱)۔محمد اخیضر، (۲)۔ابراہیم اور (۳)۔احمد کی اولاد قلیل تھی۔[۴]

اوّل احمد بن یوسف اخیضر بن ابراہیم بقول عمری آپ کی کنیت ابوجعفر تھی اور آپ یمامہ کے امیر تھے آپ کی اولاد میں ایک بیٹی کلثوم اور بیٹے، (۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابومحمد یوسف، (۳)۔عبداللہ۔

ان میں عبداللہ بن احمد بن یوسف اخیضر بقول ابی الغنائم بن صوفی نسابہ ایک فرزند یوسف تھا۔یوسف بن عبداللہ بن احمد کے فرزند محمد الفرقانی اور ابراہیم تھے لیکن ابنِ عنبہ اور دوسرے نسابین کے نزدیک محمد فرقانی اور ابراہیم ابنان ابومحمد یوسف بن احمد بن یوسف اخیضر بن ابراہیم بن موسیٰ الجون تھے اور

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۸۸ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۹۰ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۲ ۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۳۰

تہذیب الانساب میں بھی یہی رقم ہے۔ ہوسکتا کہ المجدی کا نسخہ لکھنے والے سے غلطی ہوگئی ہو اور اُس نے یوسف کو عبداللہ کا بیٹا لکھ دیا ہو جب کہ یہ دونوں بھائی تھے۔ عبداللہ بن احمد کا ایک فرزند محمد تھا۔

محمد الفرقانی بن یوسف بن احمد بن یوسف اخیضر کے بارے میں عمری تحریر کرتے ہیں کہ انھیں بغداد میں کوئی پیغام مِلا تو انھوں نے اپنے نسب سے انکار کر دیا چنانچہ اس کے بھائی ابراہیم نے اس کے پاس قاصد بھیجا جو اسے یمامہ لے آیا جہاں اس کی اعقاب تھی عمری کہتے ہیں کہ یہ اُس کے نسب کے درست ہونے کا اِشارہ ہے۔[۱]

بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کہ میں نے اہلِ یمامہ کے علویوں سے اس گھرانے کے متعلق پوچھا تو کسی ایک نے بھی ان کی معرفت کا اقرار نہ کیا اور نہ ان کی بقیہ کا ذِکر کیا (یعنی ان کی اعقاب کا نہ ذِکر کیا) بقول ابنِ عنبہ علامہ النقیب تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن معیہ حسنی نے مجھے بتایا کہ ابراہیم بن شعیب الیوسفی ان کے بارے میں مجھے بتاتے ہیں کہ بنی یوسف اخیضر کے ہمراہ قبیلہ عامر اور عاید کے ہزار گھڑسوار تھے جو ان کے شرف کی حفاظت کرتے تھے اور کسی دوسرے کو ان میں داخل نہ ہونے دیتے لیکن وہ ان کے انساب سے لاعلم تھے اور انھیں بنو یوسف کہتے تھے۔[۲]

دوم اسماعیل بن یوسف اخیضر:۔ بنوعباس اور بنواخیضر کی چپقلش آپ سے شروع ہوئی۔ اس سیاسی تحریک کی اِبتداء ۲۵۱ ہجری میں ہوئی جب اسماعیل بن یوسف اخیضر نے مکہ پر حملہ کیا اور جعفر بن عیسیٰ بن موسیٰ عباسی قریشی جو مکہ کا گورنر تھا وہاں سے بھاگ گیا۔ بقول ابی الفرج اصفہانی کہ معتز عباسی کے دورِ خلافت میں اسماعیل بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ جون نے خروج کیا اور لوگوں کو حکومت کے خلاف اُکسایا۔ اس نے حجاج کو تنگ کیا اور ان کے لیے مشکلات کھڑی کیں اور دیگر افراد نے بھی اس کا ساتھ دیا اور حرم مقدس کے راستوں کو بند کر دیا۔ اہلِ مکہ کے ساتھ اس جنگ میں اسماعیل بن یوسف کے بھائی حسن بن یوسف اخیضر بھی قتل ہوئے جن کی والدہ اُم سلمہ بنت محمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ محض تھیں۔ بقول ابی الفرج اصفہانی جعفر بن عیسیٰ بن اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی زینبی بن عبداللہ بن جعفر طیار بھی اس جنگ میں قتل ہوئے۔[۳]

بقول ابنِ عنبہ کہ اسماعیل بن یوسف نے مکہ میں خروج کیا اور اس پر غالب آ گئے اور یہ زمانہ مستعین باللہ عباسی کا تھا اور آپ نے کثیر تعداد میں حجاج کا قتل کیا پھر آپ کی وفات ۲۵۲ ہجری کو ربیع الاوّل میں ہوئی۔ آپ کی اعقاب نہیں تھی آپ کی وفات کے بعد آپ کے برادر ابوعبداللہ محمد اخیضر بن یوسف نے قیام کیا۔[۴]

سوم ابراہیم بن یوسف اخیضر بن ابراہیم بن موسیٰ الجون آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور آپ کے تین فرزند تھے، بقول عمری، (۱) یوسف، (۲)۔ اسماعیل جو کہ شیخ شرف عبیدلی کے مطابق فی صح تھے (۳)۔ رحمت اور تہذیب الانساب کے مطابق رحمۃ کی والدہ فاطمہ بنتِ اسحاق بن سلیمان بن عبداللہ بن موسیٰ الجون تھیں۔

تہذیب الانساب اور عمدۃ الطالب کے مطابق ان میں سے صرف رحمۃ بن ابراہیم کی اولاد جاری ہوئی اور عمری نے بھی اِسی کی اولاد ہی تحریر کی۔ تہذیب الانساب اور عمدۃ الطالب دونوں میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ احمد، (۲)۔ محمد جن کی اولاد منتشر ہو گئی، (۳)۔ حسین ان کی اولاد کی اولاد نہ ہوئی، (۴)۔ اسماعیل کی اولاد کی اولاد نہ ہوئی۔[۵]

اور عمری نے آپ کے دو پسران محمد اور اسماعیل سے منسلک نسلوں کا ذِکر کیا۔ ان میں اوّل ابوالقاسم صالح دندانی ثقہ بخار بن نعمۃ بن محمد بن رحمۃ المذکور عمری کہتے ہیں۔ میں نے سن ۴۳۵ ہجری میں ان کو بصرہ میں دیکھا۔ ان میں دوم عمری کہتے ہیں بقول ابوالحسن اشنانی نسابہ ان میں سلیمان سمی سالماً ابن اسماعیل بن رحمۃ المذکور تھے۔ اس کی اولاد ہوئی تو انکار کیا گیا کہ یہ اولاد بنواخیضر میں سے ہے۔[۶]

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۳ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ محمد حسن آل طالقانی ص ۱۱۶، سن ۱۹۶۱ء، نشر مکتبہ حیدریہ نجف عراق
۳۔ روضۃ الطالب، ص ۱۱۷ ۴۔ عمدۃ الطالب، ص ۱۱۳ ۵۔ تہذیب الانساب، ص ۴۶، عمدۃ الطالب، ص ۱۱۵ ۶۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۳

## ۶۸۔نسل محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی دولت بنی اخیضر کی بنیاد آپ نے رکھی آپ کی ولادت ۲۱۰ ہجری کو ہوئی آپ اپنے بھائی اسماعیل بن یوسف سے بیس سال چھوٹے تھے۔محمد اخیضر اپنے بھائی کی وفات کے بعد بنی عباس سے نبرد آزما ہوئے اور نجد کی سرزمین یمامہ کی طرف چلے گئے۔اس جنگ میں کثیر افراد کا قتل ہوا آپ کی وفات یمامہ میں ہی ہوئی اور یہاں کی امارت آپ کی اولاد میں جاری ہوئی۔ دولت اخیضر عربیہ اسلامیہ ۲۵۲ اور ۲۶۶ ہجری تک قائم رہی۔محمد اخیضر صاحب یمامہ نے ۴۳ سال کی عمر میں یمامہ میں قدم رکھا اور سلطنت کے موسس قرار پائے۔ بنی اخیضر کی حکومت نجد کے زیادہ تر بدو قبائل پر تھی جن میں بنی کلاب کے عامریہ اور ہوازنیہ شامل تھے۔[۱]

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف نے اپنے بھائی (اسماعیل) کے بعد قیام کیا اور ان کو (اپنے بھائی) کے اعمال، بدعنوانی، لوٹ مار اور فساد کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا، چنانچہ معتز عباسی نے سفاح سروشی کو ایک بڑی فوج دے کر محمد اخیضر کی طرف بھیجا اور محمد اخیضر اس سے بھاگ کر یمامہ چلا گیا جہاں انھوں نے حکومت قائم کی جوان کی وفات کے بعد ان کی اولاد میں رہی ان کی اولاد کو اخیضر یوں اور بنو یوسف کہا جاتا ہے۔[۲]

بقول ابوالحسن عمری نسابہ کبیر ابوعبداللہ محمد اخیضر صغیر ابنِ یوسف اخیضر کی اولاد یمامہ کی حکمران تھی۔ آپ کی اٹھائیس اولادیں تھیں جن میں سولہ لڑکیاں تھیں (۱)۔عاتکہ، (۲)۔رقیہ، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔قریبہ، (۵)۔رقیہ، (۷)۔صفیہ، (۸)۔حسنہ، (۹)۔حبیبہ، (۱۰)۔ملیکہ، (۱۱)۔اُمِ سلمٰہ، (۱۲)۔ریطہ، (۱۳)۔اُمِ کلثوم، (۱۴)۔ملیکہ صغری، (۱۵)۔کلثوم کبریٰ، (۱۶)۔کلثوم۔

اور فرزندگان میں (۱)۔محمد، (۲)۔قاسم، (۳)۔احمد، (۴)۔حسن، (۵)۔محسن، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔حسین، (۸)۔زغیب جو ''فی صح'' تھے، (۹)۔ابراہیم، (۱۰)۔اسماعیل، (۱۱)۔محمد (۱۲)۔یوسف الامیر۔

اوّل احمد بن ابی عبداللہ محمد اخیضر آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ کی شادی علج کی عورت سے ہوئی اور آپ کی اولاد میں (۱)۔رحمۃ دولہا بنے فوت ہوئے اور درج تھے، (۲)۔حسن، (۳)۔محسن یمامہ میں درج تھے، (۴)۔قاسم کی اعقاب نہیں تھی۔

دوم عبداللہ بن ابی عبداللہ محمد اخیضر آپ کی اعقاب نہیں تھی۔ آپ کو ابنِ ابی الساج نے قتل کیا آپ کی وفات قید میں ہی ہوئی اور آپ کو سن ۲۵۶ ہجری میں بقیع میں دفن کیا گیا۔سوم زغیب بن ابی عبداللہ محمد اخیضر آپ کی اولاد ''فی صح'' تھی۔

چہارم ابراہیم بن ابی عبداللہ محمد اخیضر آپ کی والدہ ام الولد تھیں اور آپ کی کنیت ابا عبداللہ اور لقب ''عصبہ'' تھا آپ کی اکثر اولاد یمامہ میں تھی جن میں ابوجعفر حمیدان یمامہ کے بزرگان میں سے تھے۔پنجم اسماعیل بن ابوعبداللہ محمد اخیضر کو قرامطہ نے قتل کیا یہ اشنانی نسابہ کا قول ہے اور ان کی اولاد میں موہوب تھا اور بقول عمری میں صرف اِسی کو جانتا ہوں۔

ششم امیر ابوعبداللہ محمد بن ابوعبداللہ محمد اخیضر آپ کی والدہ اُم الولد تھیں بقول اشنانی نسابہ آپ کو قرامطہ نے یمامہ میں قتل کر دیا اور میں نے عثمان بن منتاب نسابہ کی تحریر میں پایا کہ آپ بغداد میں فوت ہوئے۔عمری کہتے ہیں جو اشنانی نے کہا وہ وہم ہے۔ان کی اولاد کثیر تھی۔ پھر عمری کہتے ہیں میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی رحمۃ اللہ نے کہا۔ اسماعیل، ابراہیم، ادریس اکبر اور حسین بنو یوسف بن محمد اخیضر کو قرامطہ نے ایک جگہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا اور یہ یوم الفیل تھا۔[۳]

اور بقول ابنِ عنبہ یہ ۳۱۶ ہجری کی بات ہے اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں۔ امیر ابوعبداللہ بن محمد اخیضر اور ان کے چار بھتیجے اسماعیل، ابراہیم، ادریس اکبر اور حسین بنو یوسف بن محمد اخیضر اکٹھے قتل ہوئے۔[۴]

---

۱۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب ص ۱۱۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب ص ۱۱۳ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین ص ۲۳۵۔۲۳۴ ۴۔مناہل الضرب، ص ۲۰۹

سیّد ابوطالب مروزی نے ابوعبداللہ محمد اخیضر صاحب یمامہ کے تین پسران کی اولاد کا باقی رہنا تحریر کیا(۱)۔یوسف الامیر حضرموت یمن میں اپنے والد کے بعد حاکم ہوئے،(۲)۔ابی عبداللہ محمد،(۳)۔ابراہیم ابن السریہ لیکن اولاد صرف یوسف الامیر کی تحریر کی۔ جمال الدین ابنِ عنبہ نسابہ نے بھی ان تینوں سے اولاد کا جاری ہونا تحریر کیا لیکن اولاد یوسف امیر کی ہی تحریر کی اور تہذیب الانساب میں بھی انھیں تین حضرات کا صاحبِ اولاد ہونا تحریر ہے لیکن زیادہ اولاد یوسف کی ہی تحریر کی گئی تاہم تہذیب الانساب میں ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ تحریر ہے۔

بیت اوّل ابوعبداللہ محمد بن ابوعبداللہ محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ الجون تہذیب الانساب میں ابنِ طباطبا کی تعلیقہ میں تحریر ہے کہ صاحبِ کتاب شیخ شرف عبیدلی کہتے ہیں کہ محمد بن محمد اخیضر جو زغیب تھا۔اُس کا نسب مخلوط کیا گیا اور پھر درست نہ کیا گیا اور یوسف بن محمد اخیضر کی اولاد کو محمد بن محمد اخیضر کی اولاد میں ملایا گیا۔ابنِ طباطبا کہتے ہیں کہ میں نے اس (نسب) کی صحت کا ذِکر کیا اور جو کچھ ان کی کتاب میں تھا اِسے چھوڑ دیا کیونکہ کتاب میں محمد بن محمد اخیضر کی نسل اسماعیل سے رقم ہے۔(تہذیب الانساب،نسخہ موصلی) پھر ابنِ طباطبا کہتے ہیں محمد بن محمد اخیضر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔یوسف،(۲)۔رحمۃ اوّل یوسف بن محمد کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عرفی،(۲)۔محمد المجنون،جن میں ایک کی اولاد تھی۔

دوم رحمۃ بن محمد بن محمد اخیضر کی اولاد احمد بن رحمۃ تھا جس کی اولاد یمامہ سے خراسان چلی گئی۔[۱]

بیت ثانی ابراہیم (ابنِ سریہ) بن ابوعبداللہ محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ الجون شیخ شرف عبیدلی فرماتے ہیں۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسن بن ابراہیم،جس کی اولاد تھی اور(۲)۔صالح بن ابراہیم اس کی بھی اولاد تھی۔[۲]

مہدی رجائی نے چار پسران لکھے جو کہ تہذیب الانساب کے طبع شدہ نسخے میں ہیں۔ان میں حسین صالح،محمد اور احمد کا ذِکر ہے جو کہا جاتا ہے کہ ابنِ طباطبا کے اضافہ جات ہیں لیکن بعض نسابین اس طبع شدہ تہذیب الانساب کو درست نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ مکتبہ نجفی مرعشی نے اس کی طباعت میں جلد بازی سے کام لیا کیونکہ شیخ شرف عبیدلی اور ابنِ طباطبا ایک ہی زمانے کے تھے اور اس کتاب میں بہت زیادہ اضافہ جات ہیں جو ممکن نہیں لگتا جب کہ اصل تہذیب الانساب موصلی کے ہاتھ سے تحریر شدہ نسخہ ہے۔مشجر الوافی والے صاحب نے بھی چار فرزند نقل کیے ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ بنواخیضر سے نسب ملانے والے یا اس خاندان کا دعویٰ کرنے والے آج نظر نہیں آتے حسنی سادات میں سب سے بڑے دعویدار لوگ عبداللہ بن موسیٰ الجون اور ابراہیم طباطبا بن اسماعیل یعنی سادات طباطبائی کے نظر آتے ہیں، جب کہ ایران کے شمالی علاقوں میں جو علاقہ قدیم طبرستان تھا اور کچھ خراسانی منطقوں میں بطحانی حسنی اور شجری حسنی بھی ہونے چاہئیں، کیونکہ بطحانی حضرات کی کثیر ہجرت طبرستان کی طرف ہی تھی اس کے علاوہ حسن مثنیٰ کی اولاد میں سب سے زیادہ دعویدار عبداللہ بن موسیٰ جون اور سادات طباطبائی کے ملے ہیں۔

## ۶۹۔نسل یوسف الامیر بن ابوعبداللہ محمد اخیضر بن یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ الجون

بقول شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کبیر آپ یمامہ کے حاکم تھے آپ کی والدہ اُم عبداللہ بنتِ اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ الجون تھیں اور آپ کی چھے دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔عاتکہ،(۳)۔زینب،(۴)۔اُمِ کلثوم،(۵)۔ریطہ،(۶)۔کلثوم اور آپ کے تیرہ (۱۳) بیٹے تھے جن میں درج بھی تھے جن میں(۱)۔عیسیٰ،(۲)۔احمد یمامہ میں،(۳)۔احمد اصغر،(۴)۔داؤد یمامہ میں،(۵)۔ابوحسن ابراہیم قتیل برامکہ یمامہ میں،(۶)۔عبداللہ جن کی والدہ اُم الولد تھی،(۷)ابوالقاسم ادریس،(۸)۔ادریس اکبر جن کی ایک دُختر تھی جس کا نام رقیہ تھا(۹)۔صالح،(۱۰)۔محمد،(۱۱)۔اسماعیل،(۱۲)۔حسن،جس کی اولاد کثیر ہے۔(۱۳)۔حسین کو قرامطہ نے قتل کیا۔[۳]

ابنِ عنبہ کے بقول یوسف امیر بن محمد اخیضر کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔اسماعیل جن کو قرامطیوں نے قتل کر دیا،(۲)۔ابومحمد حسن،

---

۱۔تہذیب الانساب،ص ۴۸ ۲۔تہذیب الانساب،نسخہ موصلی ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۳۵

(۳)۔ابوعبداللہ محمد زغیب، جب کہ تہذیب الانساب کے طبع شدہ نسخے میں چوتھے فرزند صالح کی اولاد ہونے کا بھی تذکرہ ہے یعنی اُن کو بھی صاحبِ اعقاب حضرات میں شامل کیا گیا۔[۱]

ہمارے مطابق عمدۃ الطالب صاحبِ اعقاب حضرات کے بارے میں سب سے زیادہ مؤثر ہے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ محمد بن یوسف امیر بقول عمری اشنانی نسابہ کی تحریر کے مطابق آپ کو غیثو ر اور زغیب کہا جاتا تھا اور بعض نسابین جیسے ابنِ عنبہ نے زغیب لکھا۔ آپ کی رہائش یمامہ میں تھی اور بقول عمری آپ کی اعقاب منتشر ہوگئی۔

تہذیب الانساب کے مطابق آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔عبداللہ، (۲)۔جعفر سے جاری ہوئی۔جن کی اولاد بھی تھی۔[۲]

سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے بھی تحریر کیا کہ آپ کی اولاد کثیر تھی جو منتشر ہوگئی، اور شریف مروزی نے تحریر کیا کہ ان کی اعقاب قلیل تھی۔ جدید دور کی عربی علم الانساب کی کتب میں بھی اس نسل کا کچھ خاص ذکر نہ کیا گیا۔

بطن ثانی صالح بن یوسف الامیر:۔فخرالدین رازی کہتے ہیں کہا گیا کہ آپ انقرض تھے اور یہ بھی کہا گیا آپ کی اعقاب باقی ہے، جب کہ ابوطالب از ورقانی مروزی نسابہ کے مطابق آپ کی اعقاب قلیل ہے۔ بقول عمری آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی آپ کی اعقاب یمامہ میں منتشر ہوگئی اور پھر انقرض ہوگئی تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ آپ کی والدہ منفعہ بنتِ شبیب بن تمام ضبابی تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے وہ بنی عمرو سے تھیں اور آپ کا ایک فرزند ابراہیم عصیہ تھا اور ابراہیم عصیہ بن صالح کے دو فرزند محمد اور احمد تھے جن کی اولاد بھی تھی۔ تاہم آج کے دور میں اس خاندان پر منتہیٰ ہونے کا کوئی دعویٰ ہمیں نہیں مِلا نہ جدید دور کی عربی علم الانساب کی کتب میں ان کی اولاد کا ذِکر ہے۔

بطن ثالث اسماعیل بن یوسف الامیر:۔بقول عمری آپ ولی امارت یمامہ تھے آپ کو سن ۳۱۶ ہجری میں قرامطہ نے قتل کیا آپ کی کنیت ابوابراہیم تھی آپ کی اولاد میں آج بھی بزرگ ہیں جو بنی حمیدان، بنواذکین، بنوالالف یمامہ سے ہیں اور سادات بادیہ اور امراء بھی ہیں۔

عمری کے مطابق اُس کے دور کی اسماعیل بن یوسف امیر کی اولاد سے باقاعدہ قبائل یمامہ میں موجود تھے اس کا مطلب ہے کہ پانچویں صدی ہجری میں ان کی بڑی تعداد یمامہ میں موجود تھی۔سیّد ابنِ عنبہ حسنی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔صالح امیر یمامہ، (۲)۔احمد الملقب حمیدان جن کی کنیت ابوجعفر تھی جب کہ بقول ابنِ طباطبا آپ کی کنیت اباضحاک تھی۔ آپ کی والدہ دھمیہ بنت ظالم بن مسلم بن مخف تھی۔[۳]

اوّل صالح بن اسماعیل بن یوسف الامیر تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ آپ کی والدہ عبطہ بنت ظالم بن مسلم تھیں۔سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد ابوصالح تھا اور محمد ابوصالح بن صالح کا ایک فرزند عبداللہ المعروف جوہرۃ تھا جس کی اولاد اور بھائی تھے دوم ابوجعفر احمد حمیدان بن اسماعیل بن یوسف الامیر۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔الالف، (۲)۔ابوالفضل، (۳)۔محمد، (۴)۔حسن، پہلی شاخ میں الالف بن ابوجعفر احمد حمیدان کا لقب بقول ابوطالب از ورقانی نسابہ امیرابی عسکر تھا بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنوالالف تھی۔

دوسری شاخ میں محمد بن ابوجعفر احمد حمیدان کی اولاد بقول سیّد ابنِ عنبہ حسنی عراق میں ہے۔تیسری شاخ میں ابوالفضل بن ابوجعفر احمد حمیدان شریف ابوطالب مروزی از ورقانی کہتے ہیں کہ آپ کا نام زید تھا اور عرفیت نکین تھی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی اور بقول ابنِ عنبہ کے آپ کی اولاد بنو دکین کہلاتی تھی۔

چوتھی شاخ میں حسن بن ابوجعفر احمد حمیدان آپ کی اولاد ایک فرزند معد بن حسن سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد سے ابی صمصام ذوالفقار الفقیہ عالم

---

۱۔تہذیب الانساب،ص۴۲ ۲۔تہذیب الانساب،ص۴۴ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۱۱۴

متکلّم ضریر بن محمد بن معد المذ کور ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کے نسب کی درستی پر قول ہے۔اور بقول سیّد ابوطالب مروزی از ورقانی نسابہ محمد بن معد بن حسن بن حمیدان (احمد ابوجعفر) بقول ابوالغنائم کہ ابنِ جعفر یعنی شیخ شرف عبیدلی نسابہ کبیر نے ذِکر کیا کہ وہ بغداد سے بصرۃ جایا کرتے تھے پھر کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ یمامہ میں درج تھے اور کچھ مراوزۃ ان سے تعلّق رکھتے تھے جن میں بنی ابی نجیب مرتضیٰ بن ابی صمصام ذوالفقار بن محمد بن معد المذ کور تھا اور یہ ابوطالب جوانی نے شجرے میں جوڑ دیا اور اس طرح اُس نے (سیادت) کا دعویٰ کیا خدا اس پر لعنت کرے اور بقول ابن سراھنک حسینی کہ کہا ابواسماعیل طباطبائی نے کہ میں اس ذوالفقار ابی صمصام سے ایک بار ناصریہ میں مِلا وہ فارسی میں شعر کہتا تھا اور یہ بلخ سے بغداد میں رہائش پذیر ہوا تھا اور اس کے بھائی بلخ میں مقیم تھے۔[۱]

بطن رابع ابومحمد حسن بن یوسف امیر بن ابوعبداللہ محمد اخیضر:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے کثیر جماعت یمامہ کی سرزمین پر ہے۔عمری اور ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے چلی (۱)۔امیر ابوجعفر احمد،(۲)۔عبداللہ فروخ اوّل ابوجعفر احمد بن ابومحمد حسن بن یوسف امیر کی اولاد بقول ابنِ عنبہ دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوعبداللہ محمد امیر جس کے دو فرزند احمد اور عبداللہ تھے۔جن کی اولاد جاری ہوئی (۲)۔ابومقلّد جعفر اور آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی محمد امیر،جعفر،مقلّد،علی اورحسن۔[۲]

عمری کہتے ہیں کہ ابومقلّد جعفر کی اولاد میں اُمراء تھے عمری کہتے ہیں کہ محمد امیر نے اپنے بھائی جعفر کو قتل کیا، پھر ان میں امیر کرزاب بن علی بن ابومقلّد جعفر المذ کور تھا اور کرزاب کی بہن صباح العافیہ تھی۔

دوم عبداللہ فرخ بن ابومحمد حسن بن یوسف امیر کی اولاد سے بقول عمری ابنِ متفقیہ غیثار بن حسن بن ابراہیم بن عبداللہ فروخ تھے۔

بقول ابوالحسن اشنانی نسابہ حسن بن ابراہیم بن فروخ پر شک کیا گیا۔[۳]

## ۷۔نسل عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض

سیّد یحییٰ نسابہ کے بقول آپ کی والدہ اُم سلمٰہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر بن ابی قحافہ تھیں اور آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یحییٰ،(۲)۔احمد،(۳)۔سلیمان،(۴)۔موسیٰ،(۵)۔صالح۔[۴]

سیّد یحییٰ نسابہ نے آپ کو عبداللہ سویقی لکھا ہے۔ یہ پانچ وہ حضرات ہیں جن کی نسل کثیر تعداد میں پھیلی ہے لیکن عبداللہ بن موسیٰ الجون کی اور اولاد بھی تھی اور تمام اولاد کا ذِکر ابوالحسن عمری نسابہ نے المجدی فی انساب الطالبین میں کیا ہے۔اب ہم مجدی کی روایت تحریر کرتے ہیں۔عمری تحریر کرتے ہیں کہ بقول ابنِ اخی طاہر حسینی نسابہ وسما کی نسابہ عمری علوی اور دیگر کے کہ عبداللہ کی کنیت ابومحمد تھی اور عرفیت ''بصری'' تھی والدہ طلیحہ تھیں آپ سے شعر اور احادیث روایت ہیں آپ بادیہ کی طرف نکل گئے جہاں آپ کی وفات ہوئی آپ کی بیٹیوں میں (۱)۔فاطمہ،(۲)۔عاتکہ،(۳)۔اُمِ سلمۃ تھیں اور رجال میں (۱)۔داؤد آپ کی وفات قید میں ہوئی اور آپ کی اولاد ایک فرزند احمد سے قلیل تھی،(۲)۔ادریس،(۳)۔عیسیٰ،(۴)۔ایوب بنوفزاریہ سے عمری کے اس جملے کا مطلب ہے کہ آپ کی والدہ بنوفزاری سے تھیں اور ان تین حضرات کی اعقاب کا ذِکر نہیں ہے،(۵)۔علی کی اعقاب کا بھی اس طرح ذِکر نہیں ہے، (۵)۔محمد (ابنِ اسدیہ) آپ کی چھے دُختران تھیں،(۷)۔ابراہیم کی بھی دُختران تھیں (اور ان سات پسران کی اولاد جاری نہیں ہوئی۔)

(۸)۔یحییٰ سویقی بقول عمری آپ کی اولاد کثیر تعداد میں حجاز میں تھی، اور تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ آپ کی والدہ خلیدہ بنتِ زہیر بن زمعہ بن ربعی بن فزارہ بن معاویہ بن قیس بن سیار بن ہبیرہ بنی اسد بن خزیمہ سے تھیں۔(۹)۔سلیمان آپ کی اولاد سلیمانیوں کہلواتی ہے،(۱۰)۔صالح بادیہ میں آپ کی اولاد حجاز میں ہے،(۱۱)۔موسیٰ ثانی آخرالذکر تینوں حضرات کی والدہ امامہ بنتِ طلحہ بن صالح بن عبداللہ بن عبدالجبار بن منظور بن زیان بن سیار بن

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۹۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۱۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۳۶

۴۔المعقبون من ولد امام امیرالمومنین،تحقیق فارس حسون،ص ۳۲۱

عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ تھیں۔ (۱۲)۔احمد المسور کی والدہ عائشہ بنتِ عبداللہ بن حمید بن سہیل بن حنظلہ بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں آپ کی اولاد کو احمد یون کہتے ہیں۔

عبداللہ بن موسیٰ الجون کے کل بارہ فرزند تھے۔ان کو عبدالشیخ الصالح اور عبداللہ الرضا بھی کہا جاتا ہے اور سیّد صفی الدین طقطقی نسابہ نے عبداللہ ناسک شیخ الصالح لکھا ہے۔سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزی کہتے ہیں کہ مامون رشید چاہتا تھا کہ عبداللہ بن موسیٰ الجون کو امام علی بن موسیٰ الرضا کی جگہ (ولی عہدی) پر فائز کرے مگر اس اِرادے سے باز رہا۔[۱]

## ۷۱۔نسل یحییٰ السویقی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض

آپ کو علم الانساب کی کتابوں میں فقیہ بھی لکھا گیا ہے۔ بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد کو ''سویقیون'' کہا گیا۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوداؤد محمد سویقی، (۲)۔ابوحنظلہ ابراہیم ابوطالب ازورقانی نسابہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ یمامہ کے نقیب تھے اور آپ کی والدہ مریم بنت ابراہیم بن موسیٰ الجون تھیں۔

بیت اوّل ابوحنظلہ ابراہیم بن یحییٰ سویقی:۔بقول امام فخرالدین رازی کہ آپ کی اولاد سے اشراف العرب تھے جن کو حنظلیون کہا جاتا تھا جن کی اکثریت ینبع اور اس کے نواح میں تھی بقول مروزی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سلیمان جس کی اولاد شورا (سورا) بیت المقدس اور حجاز میں تھی، (۲)۔حسن حراقہ جس کی اعقاب یمامہ میں تھی۔بطن اوّل سلیمان بن ابوحنظلہ ابراہیم ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد یمامہ میں تھی جن میں صالح بن موسیٰ بن حسین بن سلیمان المذکور تھے۔ آپ بادیہ میں بنی حسن کے شیخ ذی عقل اور دین تھے۔

آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابراہیم، (۲)۔یحییٰ اور ان دونوں کی اولاد بھی تھی۔ بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا۔ایک شخص جو پڑھا لکھا تھا (یا فقیہ) نے قاضی اُردن کے سامنے دعویٰ کیا کہ وہ اس نسب سے ہے اور مجھے اس کے متعلق لکھا گیا تو میں نے جواب دیا کہ اس دعوے میں سمجھوتہ ہے اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے وہ بنی حسن کے شیخوں میں سے ایک ہے اور وہ بادیہ سے تھا اور اس کے بعد میں مدعی کے معاملے سے پوری طرح باخبر نہیں ہوں۔[۲]

یعنی یہ دعویٰ تھا ایک شخص کا جو بیت المقدس سے تھا اور اُس کا دعویٰ اُردن کے قاضی کے سامنے تھا تو ابنِ طباطبا کو خط تحریر کیا گیا۔انھوں نے کہا اس دعویٰ میں سمجھوتہ ہے یعنی اس کا حل تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ جس سے نسب جوڑا جا رہا ہے وہ بادیہ میں تھا اور دعویٰ کرنے والا بیت المقدس میں تاہم مروزی نسابہ نے سلیمان کی اولاد کا بیت المقدس میں ہونا تحریر کیا ہے۔

بیت ثانی محمد ابوداؤد سویقی بن یحییٰ سویقی ابنِ عنبہ حسنی تحریر کرتے ہیں کہ شیخ تاج الدین حسنی نے کہا کہ ان کی اولاد آٹھ پسران سے تھی لیکن ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نے فرمایا ان کی اولاد سات پسران سے تھی (۱)۔یحییٰ، (۲)۔یوسف خیل، (۳)۔عباس، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔داؤد، (۶)۔علی، (۷)۔القاسم اور تاج الدین حسنی نسابہ نے، (۸)۔ابوجعفر احمد کا اضافہ کیا اور ابوطالب مروزی نسابہ نے، (۹)۔ادریس اقطع بھی تحریر کیا ہے، جب کہ فخرالدین رازی نے الشجرۃ المبارکہ میں دسواں فرزند جس کی اولاد چلی (۱۰)۔صالح بھی تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل عباس بن محمد ابوداؤد بن یحییٰ السویقی:۔شریف مروزی نے آپ کو عباس الاسود تحریر کیا اور کہا آپ کی اولاد حجاز اور بغداد میں تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند یحییٰ بن عباس تھا جس کی کثیر اولاد تھی اور فارس من فرسان بنی حسن تھا اور بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ کہ میں نے اس یحییٰ کو دیکھا وہ لمبا اور کالے رنگ کا تھا اور قوی القلب تھا۔ان کا قتل بطائح نشابہ میں ہوا اور ان کی اولاد کی تعداد بغداد میں تھی۔ان کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوالغنائم یحییٰ جس کا ایک فرزند جعفر تھا، (۲)۔محمد بن یحییٰ جس کا ایک فرزند یحییٰ تھا۔[۳]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۸۷ ۔ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۵۵ ۔ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۱۹

بطن ثانی عبداللہ بن ابوداوٗد محمد بن یحییٰ السویقی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور لقب غلق تھا اور آپ کی اولاد بنوغلق کہلاتی ہے۔آپ بنی حسن کے بزرگوں میں سے ایک تھے۔شریف مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد صرف یحییٰ بن عبداللہ سے جاری ہوئی، جن کی اعقاب آگے دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابومحمد عبداللہ غلق اور انھیں غلیق کو سبح نسابہ بھی کہا گیا اور بنی حسن کے بزرگوں اور بہادر افراد میں سے تھے،(۲)۔محمد الغلیق۔[۱]

اور بقول ابی عبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ غلق دراصل ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن حسین نسابہ بن عبداللہ المذ کور تھے۔[۲]

بطن ثالث یحییٰ بن محمد بن یحییٰ السویقی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔نعمۃ المعروف ابوحریش کلح، جن کو بطل شجاع بھی کہا گیا،(۲)۔میمون،(۳)۔سبطم۔

بطن رابع یوسف خیل بن محمد بن یحییٰ السویقی بقول صاحب عمدۃ الطالب آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔ابوالسفاح یوسف ان حضرات میں سے احمد بن یوسف خیل کی اولاد سے تین فرزند تھے،(۱)۔فدکی جس کی اولاد آل فدکی کہلائی،(۲)۔محمد معبوج جس کی اولاد آل معبوج کہلائی،(۳)۔یوسف جس کا ایک فرزند داوٗد تھا اور اس کی اولاد آل داوٗد الاعمی کہلائی۔[۳]

جب کہ شریف مروزی کے بقول یوسف خیل بن محمد ابوداوٗد کے آٹھ فرزند تھے جن میں سے ایک احمد تھا جس کے اٹھارہ بیٹے تھے۔

بطن خامس ادریس الاقطع بن محمد بن یحییٰ سویقی شریف مروزی کے بقول آپ کی اولاد مصر اور تفلیس میں ہے۔سیّد مہدی رجائی کے مطابق آپ کا ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد عبداللہ المعروف کلیب سے جاری ہوئی اور اس عبداللہ کلیب بن حسن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوحسن علی،(۲)۔ابومحمد حسن،(۳)۔محمد تفلیس میں پھر ان میں ابومحمد حسن بن عبداللہ کلیب کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی،(۱)۔طاہر نقیب تفلیس،(۲)۔علی،(۳)۔محمد اور ان کی والدہ عامیہ تھیں۔[۴]

بطن سادس داوٗد بن محمد بن یحییٰ سویقی شریف مروزی کے بقول آپ کی کنیت ابوالحمد تھی اور آپ شاعر تھے۔المعقبون من آل ابی طالب میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد ایک فرزند سلیمان سے جاری ہوئی اور اس سلیمان بن داوٗد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی یلقب کرزا،(۲)۔کثیر،(۳)۔داوٗد اس کی اولاد ''آل ابی الحمد'' کہلائی۔

بطن سابع علی بن محمد بن یحییٰ اسویقی از روایت معقبون آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوطالب محمد،(۲)۔حسین،(۳)۔احمد جس کی اولاد اور اعقاب تھے،(۴)۔حسن بطن ثامن القاسم بن محمد بن یحییٰ السویقی بقول آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور شریف ابوطالب مروزی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔المعقبون میں اُن کے نام(۱)۔ابوجعفر احمد،(۲)۔ابوعبداللہ محمد۔

## ۲۷۔نسل صالح بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد بن صالح شاعر ظریف شجاع ادیب سے جاری ہوئی اور ابوالحسن عمری نسابہ کے بقول صالح بن عبداللہ بن موسیٰ الجون کی ایک دُختر تھی جس کا نام ذلفاء تھا اور آپ کے تین پسران درج تھے اور چوتھا فرزند محمد جس کو شہید کہا جاتا ہے اُس کی قبر بغداد میں تھی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ شاعر تھے اور ایام متوکل عباسی میں آپ نے سویقہ میں خروج کیا تو آپ کو سرمن رائے میں قید کرلیا گیا۔آپ محبوب اور فارس تھے آپ نے متوکل کی شان میں قصائد لکھے جو آپ کی رہائی کا سبب بنے۔آپ کی اولاد بقول عمری حجاز میں ہے جس کو آل ابی ضحاک کہا جاتا ہے۔[۵]

فخر الدین رازی الفقیہ کے مطابق صالح بن عبداللہ بن موسیٰ الجون کی اولاد ایک فرزند محمد الشاعر سے جاری ہوئی اور کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی ان

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص۹۴ ۲۔تہذیب الانساب،ص ۵۵ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۲۰

۴۔المعقبون میں آل ابی طالب،جلد اوّل،ص ۱۹۱ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۳۸۔۲۳۷

کی والدہ اُم کلثوم بنتِ حسن بن علی بن حسن المثلث بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ تھیں۔[۱]

نسابین کے اقوال سے یہ ثابت ہے کہ صالح بن عبداللہ بن موسیٰ الجون کی اولاد صرف ایک فرزند ابوعبداللہ محمد بن صالح سے جاری ہوئی۔ابوالحسن عمری نے ان کا مدفن بغداد تحریر کیا اور بابن طقطقی نسابہ نے بھی آپ کا مدفن بغداد لکھا ہے۔بقول سیّد ابنِ عنبہ کہ شیخ تاج الدین ابن معیہ حسنی نے کہا کہ ان کی قبر بغداد میں ہے اور محمد الفضل کے نام سے یہ مزار مشہور ہے پھر کہا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ یہ قبر محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ کی ہے یہ درست نہیں ہے۔محمد بن اسماعیل میں فضل والی کیا بات تھی اُس نے اپنے چچا امام موسیٰ کاظم کو ہارون رشید کے پاس قید کروانے کی سعی کی حتیٰ کہ وہ قتل کر دیئے گئے پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ یہ شیخ تاج الدین نے کہا۔میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے دریافت کیا کہ محمد بن صالح کی وفات سرمن رائے میں ہوئی اور کسی نے بھی ان کو بغداد منتقل نہیں کیا پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد عبداللہ شہید سے اور عبداللہ بن ابوعبداللہ محمد کی اولاد ایک فرزند حسن الشہید قتیل جہینہ سے جاری ہوئی اور حسن شہید بن عبداللہ شہید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابوضحاک عبداللہ،(۲)۔احمد،(۳)۔سلیمان، ان کو بنی عبداللہ آل ابی ضحاک بھی کہا جاتا ہے۔ان میں آل حسن تھی جو حسن بن زید بن عبداللہ ابی ضحاک کی اولاد تھی اور آل ھذیم تھی جو ھذیم بن عبداللہ ابی ضحاک المذکور کی اولاد تھی۔[۲]

## ۳۷۔احمد المسور بن عبداللہ بن موسیٰ جون بن عبداللہ محض

بقول ابنِ عنبہ اِن کا لقب مسور تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنگ میں کڑا (ایک جنگی لباس کا حصہ) پہننے کا علم رکھتے تھے اور آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ اور سیّد مروزی تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد اصغر آپ ینبع کے بادیہ میں تھے۔آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن المثنیٰ تھیں،(۲)۔صالح الرئیس جن کی والدہ فاطمہ بنتِ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن محمد نفس ذکیہ تھیں،(۳)۔داؤد الامیر ینبع میں آپ کی والدہ بقول مروزی فاطمہ بنتِ عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض تھیں۔[۳]

مگر داؤد کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ اشتر ہونے میں تامل ہے۔فاطمہ اور عبداللہ اشتر کے درمیان دو یا تین پشتیں ہونی چاہئیں۔

بیت اوّل محمد اصغر بن احمد المسور:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے باقی رہی،(۱)۔علی غمقی سیّد مروزی نسابہ نے آپ کا لقب غمقی تحریر کیا ہے،(۲)۔جعفر کشیش،(۳)۔یحییٰ سراج بطن اوّل علی غمقی بن محمد اصغر بن احمد مسور بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ ایک مقام غمق سے منسوب ہیں جو بادیہ میں ہے جہاں آپ نے قیام کیا اور آپ کی اولاد غمقین سے معروف ہوگئی اور ان کو غموق بھی کہا جانے لگا۔آپ کی اولاد کی بڑی تعداد حجاز اور عراق میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (۱)۔حسن،(۲)۔محمد ان دونوں کی والدہ حسینیہ تھیں۔ابنِ عنبہ نے ان کا نام احمد لکھا ہے۔اوّل حسن بن علی غمقی بن محمد اصغر سیّد مروزی کہتے ہیں کہ ان کی اعقاب قلیل تھی اور سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند اسحاق مطرفی سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو آل مطرفی کہا گیا اور ان کا ایک فرزند تھا مسلم بن اسحاق۔[۴]

اور مسلم بن اسحاق کو ابنِ معلمیہ بھی کہا جاتا تھا بقول سیّد جعفر اعرجی آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔اسحاق،(۲)۔جعفر۔

دوئم محمد بن علی غمقی بن محمد اصغر بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد عبداللہ امیر سے جاری ہوئی جو راضی باللہ عباسی کے ایام میں ظاہر ہوئے اور آپ کی اعقاب منتشر ہوئی۔بقول سیّد مروزی آپ کی اعقاب میں چودہ فرزند تھے بقول رازی وہ یہ ہیں (۱)۔القاسم،(۲)۔زید،(۳)۔عمر،(۴)۔عمیر،(۵)۔عباس،(۶)۔ادریس،(۷)۔موھوب،(۸)۔جعفر،(۹)۔علیان،(۱۰)۔عیاش،(۱۱)۔علی،(۱۲)۔مزین جن کو مریر بھی کہا گیا،(۱۳)۔یحییٰ،(۱۴)۔میمون۔[۵]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۲۸ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۱۸ ۳۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص ۹۱

۴۔عمدۃ الطالب،ص ۱۲۰ ۵۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۲۷

مروزی کہتے ہیں ان چودہ کی اولاد جاری ہوئی اور وہ عمقین سے معروف تھے بقول سیّد ابنِ عنبہ ان میں علی بن ادریس بن عبداللہ امیر المذ کور تھے جن کو قصری حاشری نے قتل کیا پھر ان میں موسیٰ بن قاسم بن عبداللہ امیر المذ کور تھے جو میافارقین میں فوت ہوئے اور سن ۴۳۱ ہجری میں اپنی وفات پر ان کے دو فرزند اور ایک دُختر تھی۔[۱]

بقول سیّد جعفر اعرجی ادریس بن عبداللہ امیر المذ کور کا ایک فرزند ذروۃ تھا جو ممدوح، سیّد، محمود اور جواد تھا، پھر اس کا بھائی جماز بن ادریس بن عبداللہ امیر المذ کور تھا آپ سیّد جلیل القدر اور قوی القلب تھے۔ آپ کا فرزند سیّد محمد الملقب شمس الدین تھا جو مملوک کے نزدیک مقدم اور سلاطین میں مقبول تھا وہ کئی سال ولی نقابۃ المشہد الشریف الغریٰ بھی رہا آپ کا ایک بھائی سیّد شرف الدین یحییٰ بن جماز تھا، پھر اس سیّد محمد شمس الدین بن جماز بن ادریس کا فرزند احمد تھا جس کی دُختر کی شادی سیّد نورالدین علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی نمی حسنی سے ہوئی اور سیّد شمس الدین محمد بن نورالدین علی پیدا ہوئے جو حلہ میں ایک واقعے میں قتل ہو گئے اور اس واقعے میں نورالدین علی بن محمد بن جماز بھی قتل ہوئے اور یہ نورالدین علی بن محمد بن جماز سادات عراق کے اجلاء حضرات میں سے تھے۔ ان کی اولاد میں کئی بیٹے تھے جن میں ادریس بن نورالدین علی بن محمد بن جماز تھے اور ان کے بھائی حسین بھی تھے اور دونوں کی اعقاب تھی۔
اِسی خاندان میں سیّد شرف الدین یحییٰ بن جماز بن ادریس بن عبداللہ امیر بن محمد بن علی عمقی کے دو فرزند تھے (۱)۔علی زین الدین، (۲)۔داؤد بہاء الدین۔

یہ سیّد زین الدین بن شرف الدین یحییٰ شریف النفس کثیر المخالطہ، اہلِ علم و ادب اور عراق کے حسنیوں کا معارف تھا۔ اس کا بھائی داؤد بہاء الدین جلیل القدر اور رفیع المنزل تھا اس کی رہائش حلہ میں تھی۔

اسی خاندان میں سیّد میدان بن سعد بن حسن بن یعیش بن ہفام بن علی بن ادریس بن عبداللہ امیر تھے اس کا ایک بیٹا منصور تھا وہ بہت بڑا شریر تھا خون بہانے کی ہمت کرتا تھا۔ حلہ میں لوگ اس سے تنگ آ چکے تھے تو ایک آدمی جس کی عرفیت یا ابن بغیل حلی تھی، نے خود کو آگ لگا کر اس منصور پر چھلانگ لگا دی۔ اس منصور بن میدان کے دو فرزند تھے (۱)۔احمد جو درج تھا، (۲)۔علی جو ذہنی طور پر درست نہیں تھا۔[۲]

بطن ثانی جعفر کشیش بن محمد اصغر بن احمد المسور فخر الدین رازی کے بقول آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔علی، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔عبداللہ جن کی اکثریت ینبع اور اس کے نواح میں آباد ہے، جن کو ''بنی کشیش'' کہا جاتا ہے اور بقول سیّد ابنِ عنبہ کہ بنی کشیش کی بڑی تعداد ینبع اور اس کے نواح میں آباد ہے۔

بطن ثالث یحییٰ سراج بن محمد اصغر بن احمد المسور:۔فخر الدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد معلوک فارس بنی حسن، (۲)۔جعفر، (۳)۔احمد جو امیر السراج کے نام سے مشہور تھے اور ان کی اعقاب ینبع میں تھی۔[۳]

سیّد مروزی کہتے ہیں کہ ان تینوں کی والدہ حسینیہ تھیں اور ان میں اُمراء بھی تھے۔ بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد بنی سراج سے معروف تھی۔

اوّل احمد بن یحییٰ السراج بن محمد اصغر سیّد جعفر اعرجی کے بقول ان کے دو فرزند تھے۔(۱)۔علی، (۲)۔حسین اور پھر حسین بن احمد کے بھی دو فرزند سے اولاد چلی، (۱)۔موسیٰ، (۲)۔عبداللہ، اس خاندان کی زیادہ تفصیل نسابین نے نہیں تحریر کی۔

بیت ثانی صالح بن احمد المسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون نسابین کے مطابق آپ کی اولاد صرف ایک فرزند موسیٰ سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد چار پسران سے تھی (۱)۔احمد، (۲)۔میمون، (۳)۔نافع، (۴)۔صالح، سیّد ابوطالب مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں سے ہر ایک کی اولاد کثیر تھی۔

بطن اوّل احمد بن موسیٰ بن صالح ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد جس کا فرزند یحییٰ تھا، (۲)۔عبداللہ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ اس کا فرزند محمد تھا، (۳)۔حسین جن کی اولاد ایک فرزند ابی اللّیل سے جاری ہوئی جن کو آل ابی اللّیل کہا جاتا ہے اور اللیول بھی کہا جاتا ہے، (۴)۔داؤد جن

---

۱۔عمدۃ الطالب، ص۱۲۰ ۲۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۲۲۴۔۲۳ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص۱۲

کی اولاد سے عبداللہ بن مھنا بن داؤد المذ کور تھے۔بطن ثانی صالح بن موسیٰ بن صالح، سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔میمون جس کا فرزند عبیداللہ تھا، (۲)۔موسیٰ جس کا فرزند حسن تھا۔[۱]

بیت ثالث داؤد بن احمد مسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون: ۔بقول شیخ شرف عبیدلی آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ ابی کرام، (۲)۔علی ازرق، (۳)۔حسن اصغر، (۴)۔حسین، (۵)۔ادریس، (۶)۔جعفر اور ان سب کی اولاد کثیر تھی۔[۲]

بطن اوّل علی ازرق بن داؤد بن احمد مسور فخر الدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد چھے پسران سے باقی رہی (۱)۔احمد قنید جو بنی حسن کے بزرگوں میں سے تھے، (۲)۔سباع ازرق، (۳)۔میمون، (۴)۔حسن ابوقنید، (۵)۔ادریس، (۶)۔عبداللہ جس کی اعقاب میں اختلاف موجود ہے۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان میں حسن بن احمد بن علی ازرق کی کنیت ابوالقاسم تھی اور اس کی اولاد کو آل قنید کہا گیا جب کہ بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ آل قنید احمد بن علی ازرق کی اولاد ہے اور بقول سیّد جعفر اعرجی اس احمد بن علی ازرق بن داؤد کی نسل میں علی بن احمد بن علی ازرق تھے جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوسرایا علی، (۲)۔جعفر، (۳)۔محمد جس کی نسل سے مناس بن حسن بن علی بن محمد المذ کو تھا۔

بطن ثانی ادریس بن داؤد بن احمد مسور فخر الدین رازی کے بقول آپ کی اولاد نو بیٹوں سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔اسماعیل رئیس، (۳)۔القاسم، (۴)۔حسن بنج مکفوف، (۵)۔حسین نسابہ، (۶)۔یوسف، (۷)۔داؤد، (۸)۔حسن، (۹)۔میمون۔

الفخری فی انساب الطالبین میں رقم ہے کہ ان میں اسماعیل رئیس بن ادریس کے دو پسران کی اولاد جاری ہوئی جو ینبع اور مصر میں تھی اور بعض نے ان کے نام قاسم اور حمزہ لکھے دوسری شاخ میں عبداللہ بن ادریس کی اولاد ایک پسر حمزہ سے جاری ہوئی بقول شریف مروزی جس کے پانچ پسران کی اولاد مصر، صعید، دمشق، ینبع اور خراسان میں تھی پھر کہتے ہیں کہ اس حمزہ بن عبداللہ کی اولاد کا حمزہ بن عبداللہ بن اسماعیل رئیس بن ادریس کی اولاد سے اِشتباہ پیدا ہوا، ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ حمزہ کی اولاد کو آل حمزہ کہا گیا اور حسین، حسن، سالم، رشید، راشد سب حمزہ کے فرزند تھے۔

تیسری شاخ میں حسن بنج بن ادریس بن داؤد، مروزی نے ان کو بنج اور ابنِ عنبہ نے بیسّج لکھا جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے بنفسج تحریر کیا۔شریف مروزی کہتے ہیں ان کا لقب المکوی بھی تھا اور ان کی اعقاب بنی مکوی سے ینبع اور قلزم میں معروف تھی۔چوتھی شاخ میں القاسم بن ادریس بن داؤد شریف مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی اور ان چار کا نام تذکرۃ المطاہرہ میں (۱)۔میمون، (۲)۔حسن، (۳)۔یوسف، (۴)۔حسین تحریر ہیں۔پانچویں شاخ میں داؤد بن ادریس بن داؤد بن احمد مسور کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دس فرزندوں سے جاری ہوئی اور شریف مروزی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد ینبع اور حجاز میں تھی۔آپ کی اولاد سے آل فضل اللہ جبل عامل لبنان میں موجود ہے جو سیّد فضل اللہ جبل عامی بن محمد بن محمد بن یوسف بن بدرالدین بن علی بن محمد بن جعفر بن یوسف بن محمد بن حسن بن عیسیٰ بن فاضل بن یحییٰ بن حوبان بن حسن بن ذیاب بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن داؤد المذ کور کی اولاد ہے۔آپ کی اولاد لبنان میں کثیر تعداد میں موجود ہے اور اس خاندان میں علمائے دین بھی موجود ہیں۔[۳]

چھٹی شاخ میں حسین نسابہ بن ادریس بن داؤد کے بارے میں شریف مروزی نے تحریر کیا کہ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی اور سیّد ابنِ عنبہ نے بھی ان کی اولاد ہونے کا اقرار کیا۔ساتویں۔میمون بن ادریس آٹھویں یوسف بن ادریس اور نویں احمد بن ادریس کی بھی سیّد ابوطالب مروزی کے مطابق اولاد تھی۔[۴]

بطن ثالث حسن اصغر بن داؤد بن احمد مسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون آپ کو مترف بھی کیا گیا ہے۔سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد دو پسران سے تحریر کی ہے۔(۱)۔اُحمد اصغر، (۲)۔علی اصغر مترف، جب کہ امام فخر الدین رازی نے تیسرے فرزند، (۳)۔داؤد جس کا لقب دھدلیش تھا تحریر کیا ہے اور پھر تحریر

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۲۴ ۲۔تہذیب الانساب، نسخہ موصلی ۳۔المعقبون من آل ابی طالب، ص ۲۰۱ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۳

کرتے ہیں کہ داؤد دھدیش کی اولاد ہونے میں اختلاف ہے۔ پہلی شاخ میں احمد اصغر مترف بن حسن اصغر مترف بن داؤد کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ جعفر بن احمد بن مفضّل بن احمد اصغر المذ کور تھے اور اس جعفر بن احمد بن مفضّل کے چار پسران تھے،(۱)۔یحییٰ جس کی اعقاب تھی،(۲)۔خصیب، (۳)۔محمد جس کے تین فرزند مسلم،علی اور عطیہ تھے، (۴)۔یحییٰ کا فرزند ثابت تھا جس کے تین فرزند تھے۔علی صاحبِ اولاد تھا۔خلیفہ اور ابوسعود یحییٰ اور ان حضرات کی اولاد بھی تھی۔[۱]

دوسری شاخ میں علی اصغر مترف بن حسن مترف بن داؤد بن احمد مسور کی اولاد میں بقول ابوطالب مروزی از ورقانی نسابہ آپ کی اولاد کو متارفہ کہا جاتا ہے۔ آپ کے اٹھارہ بیٹے تھے جن میں سے تیرہ کی اولاد جاری ہوئی بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد،(۲)۔حسن۔

ان میں حسن بن علی اصغر مترف بن حسن مترف کی اولاد سے آل مسلم تھی جو مسلم بن حسن بن مفلح بن سوار بن محمد بن ابواللّیل عبداللہ بن حسن المذ کور کی اولاد تھی۔

دوسرا خاندان احمد بن علی اصغر مترف بن حسن مترف کی اولاد سے عطیہ وعطوہ ابنان سلیمان بن محمد بن یحییٰ بن ابی اللّیل (عبداللہ) بن احمد المذ کور ان کی اعقاب آج حلہ میں ہیں۔ بقول شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کہ موصل کے احمدیوں سے ایک شیخ الحجازی تھے جن کو حسن بن میمون احمدی کہا جاتا تھا ان کی ولادت آج بھی موصل میں نقباء کے جرائد میں موجود ہے لیکن وہ مشجرات میں ثابت نہیں ہے۔

بطن رابع حسین بن داؤد بن احمد مسور:۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کی اعقاب کا بیان نہیں ہوا۔

بطن خامس جعفر السراج بن داؤد بن احمد مسور:۔سیّد مروزی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومحمد قاسم امیر جس کے بارہ فرزند تھے، (۲)۔احمد جس کے دس فرزند تھے اور ان کی اکثریت حجاز میں آباد ہے اور رازی کہتے ہیں ان حضرات کی اولاد بادیہ میں ہے۔

اوّل ابومحمد قاسم الامیر بن جعفر السراج بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد آٹھ پسران سے جاری ہوئی جن میں کیثم بن مالک بن قاسم المذ کور تھے جن کی اعقاب میں سولہ نفر تھے۔[۲]

بطن سادس ابوالکرام عبداللہ بن داؤد بن احمد مسور بن عبداللہ بن موسیٰ الجون۔

سیّد ابوطالب مروزی نسابہ فرماتے ہیں کہ آپ کی اولاد ''کرامین'' سے معروف ہے اور یہ بطن بہت کثیر تعداد میں ہے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی اصغر آپ کی اولاد پانچ بیٹوں سے ینبع ،موصل اور دمشق میں ہے،(۲)۔یحییٰ آپ کے دو پسران کی اولاد جاری ہوئی،(۳)۔احمد آپ کے چھے پسران کی اولاد جاری ہوئی،(۴)۔محمد آپ کی اولاد بھی جاری ہوئی،(۵)۔موسیٰ آپ کی اولاد اور اعقاب تھی۔[۳]

## ۴۷۔نسل سلیمان بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

بقول ابوالحسن علی عمری نسابہ آپ کی والدہ فزاریہ تھیں اور آپ کی اولاد حوالی مکہ بادیہ میں ہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ریگستان میں تھی اور میں نے سنا انھوں نے وہاں شہر بنائے اور انھوں نے اپنی دیواریں نمایاں کی ہیں ان کے پاس کثیر تعداد میں بھیڑیں، گھوڑے، غلام اور لونڈیاں اور فرسان ہیں وہ پڑوسی کو روکنے اور دولت کو محفوظ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ سلیمان بن عبداللہ کی اولاد ایک فرزند داؤد سے جاری ہوئی اور داؤد بن سلیمان کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی اور داؤد کی والدہ قریبہ بنتِ ابراہیم بن موسیٰ الجون تھی۔

(۱)۔ ابوالفاتک عبداللہ ،شریف مروزی کے نزدیک آپ کی کنیت ابوالکرام تھی اور آپ کی اولاد کو فاتکیون کہا جاتا ہے،(۲)۔حسین الشاعر الفارس، (۳)۔حسن متحرق، (۴)۔علی، (۵)۔محمد مصفح اور بقول فخر الدین رازی چھٹے فرزند،(۶)۔اسحاق کی اولاد ہونے میں اِختلاف ہے۔

بیت اوّل محمد مصفح بن داؤد بن سلیمان:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کے آٹھ فرزند تھے۔(۱)۔عبداللہ،(۲)۔زید،(۳)۔احمد، (۴)۔عبیداللہ، (۵)۔موسیٰ،

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۲۲ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۲۱ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۹۲

(۶)۔اسحاق، (۷)۔ابوحسین ابراہیم، (۸)۔حسن الشاعر جن میں سے بعض کی اعقاب تھی بقول ابنِ طباطبا ان میں اسحاق کی اولاد بڑی تعداد میں تھی۔ جب کہ فخر الدین رازی نے تحریر فرمایا کہ محمد مصفح کے سات پسران کی اولاد جاری ہوئی، (۱)۔ابراہیم، (۲)۔حسین، (۳)۔علی، (۴)۔عبداللہ، (۵)۔حسن ابوحدید شاعر، (۶)۔موسیٰ، (۷)۔اسحاق جب کہ آٹھویں فرزند احمد جس کا لقب ''بردالسحر'' تھا کی اولاد ہونے میں اختلاف ہے۔[۱]

اور سیّد ابوطالب مروزی نے بھی یہی تحریر کیا کہ محمد مصفح کی اولاد میں خلق کثیر تھی اور یہ ان کے سات پسران سے جاری ہوئی جن کو ''المصفحیون'' کہا جاتا ہے۔ بیت ثانی علی بن داؤد بن سلیمان بن موسیٰ الجون بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نسابہ حسنی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد مکہ کے ریگستان میں رہتی تھی (۱)۔حسین العابد شبیہ بقول فخر الدین رازی آپ رسولِ خداؐ کی شبیہ تھے اور آپ ۱۲۴ سال زندہ رہے، (۲)۔ابونجیب حسن رازی کہتے ہیں آپ کی کنیت ابونجیب تھی۔اس لیے آپ کی اولاد کو بنی نجیب کہا گیا، (۳)۔ابوالقاسم نعمۃ رازی کہتے ہیں کہ ان کا نام احمد تھا اور یہ بھی رسولِ خداؐ کی شبیہ تھے۔ابنِ عنبہ نے ایک فرزند سعید کا ذکر بھی کیا مگر تشجیر موصلی میں یہ سعید حسن محترق بن داؤد کا فرزند تحریر ہے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین شبیہ بن علی بن داؤد بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد، (۲)۔جعفر، (۳)۔القاسم، (۴)۔محمد اور عمدۃ الطالب کے بعض نسخوں میں احمد نہیں ہے مگر موصلی کی پرانی تشجیر فی عمدۃ الطالب میں احمد کا ذِکر ہے۔

ان میں قاسم بن حسین شبیہ کا ایک فرزند محمد تھا اور محمد بن قاسم کا بھی ایک فرزند محمد تھا۔

بطن ثانی ابونجیب حسن بن علی بن داؤد کی اولاد سے سیّد ابنِ عنبہ کے مطابق یوسف بن قاسم بن حسن المذکور تھے۔

بطن ثالث نعمۃ بن علی بن داؤد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یوسف، جس کے تین فرزند تھے، احمد، عبداللہ اور محمد، (۲)۔احمد جس کا ایک فرزند حسان تھا۔بطن رابع سعید بن علی بن داؤد کی اولاد سے محمد اور یحییٰ ابنان علی بن علی بن سعید المذکور تھے۔[۲]

بیت ثالث حسن المحترق بن داؤد بن سلیمان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔محمد محترق، (۴)۔ابراہیم اور اس کا لقب ''بریقہ'' تھا اور اس ابراہیم کی اعقاب میں عرب قبائل قلیل تعداد میں تھے اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں۔ابراہیم بن حسن محترق کے دو فرزند تھے (۱)۔حسن جو درج تھا، (۲)۔محمد جس کی لڑکیاں تھیں۔ بیت رابع حسین الشاعر بن داؤد بن سلیمان آپ کی اولاد بقول فخر الدین رازی پانچ پسران سے تھی (۱)۔عبداللہ ابوالہندی شاعر، (۲)۔حسین زنجی، (۳)۔داؤد اصغر اور یہ کہا جاتا ہے۔آپ درج تھے، (۴)۔محمد ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ درج تھے، (۵)۔میمون۔[۳]

## ۵۷۔نسل ابوالفاتک عبداللہ بن داؤد بن سلیمان بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

آپ سیّد جلیل القدر، رفیع المنزلہ اور عظیم شان والے تھے۔آپ سخی کریم اور شجاع تھے۔مہدی رجائی نے آپ کو امیر ینبع تحریر کیا آپ کی وفات ۳۲۴ ہجری میں ہوئی۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد فاتکیون کہلاتی ہے اور ابوالفاتک ۱۲۵ سال زندہ رہے۔تہذیب الانساب اور عمدۃ الطالب کے مطابق آپ کی اولاد آٹھ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد، (۲)۔محمد ابن زہریہ، (۳)۔جعفر، (۴)۔داؤد، (۵)۔صالح بقول رازی ان کی اولاد ہونے میں اختلاف ہے۔(۶)۔القاسم، (۷)۔عبدالرحمان، (۸)۔اسحاق جب کہ فخر الدین رازی نے نواں فرزند، (۹)۔حسن تحریر کیا جس کی اولاد کا جاری ہونا تحریر کیا۔

سیّد ابوطالب مروزی از ورقانی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں ابوالفاتک عبداللہ کی اولاد سات پسران سے باقی رہی۔

بیت اوّل عبدالرحمان بن ابوالفاتک عبداللہ شریف مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی عمر طویل تھی آپ ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے آپ کے بیس فرزند تھے جن میں سے بارہ کی اولاد جاری ہوئی۔[۴]

اور ابنِ عنبہ نے کہا کہ آپ کے اکیس فرزند تھے جن میں سے گیارہ کی اولاد جاری ہوئی۔ان میں اسماعیل بن عبدالرحمان المذکور تھے اور ان کا

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۳۰ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۳ ۳۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۳۰ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۵

ایک فرزند محمد بن اسماعیل جو کہ نیشاپور میں تھا اور پھر بلخ اور طخارستان چلا گیا بقول ابوالحسن عمری ان میں آل ابی طیب تھی جو داؤد بن عبدالرحمان بن ابی الفا تک عبداللہ سے تھی اور یہ حضرات حجاز کے بادیہ ریگستان میں بڑی تعداد میں تھے۔[۱]

اور بقول ابنِ عنبہ کہ اُن کی کثیر تعداد یمن میں مخلاف میں ساکن ہے اور یہ مختلف قبائل میں تقسیم ہیں جن میں بنوہاس، بنوعلی، بنوشاخ، بنومکثر، بنوحسان، بنوہضام، بنوقاسم، بنویحییٰ یہ تمام ابی الطیب داؤد بن عبدالرحمان کے فرزند تھے لیکن مکثر اور شاخ ابی الطیب کی اولاد کی آگے سے اولاد تھی۔

بقول سیّد ابنِ عنبہ ان میں وہاس بن ابی الطیب داؤد کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔حازم، (۳)۔مختار، (۴)۔مکثر، (۵)۔صالح، (۶)۔حمزہ۔

ان میں حمزہ بن وہاس بن ابی طیب داؤد سیّد ابنِ عنبہ کے بقول حمزہ بن وہاس امیر تاج المعالی شکر بن ابی الفتوح حسن بن جعفر بن محمد بن حسین بن محمد الاکبر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون کی وفات کے بعد شریف مکہ بن گئے اور بنی موسیٰ ثانی اور بنی سلیمان (دونوں حسنی قبائل ہیں) میں سات سال تک جنگ رہی حتیٰ کہ امیر مکہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ ابن ابی ہاشم حسنی کو بچا لیا گیا (اور مکہ کی حکمرانی دوبارہ بنی موسیٰ ثانی کو ملی) اور حکومت ان کی اولاد میں دوبارہ جاری رہی۔اس حمزہ بن وہاس کے چار پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔عمارہ، (۲)۔محمد، (۳)۔ابی غانم یحییٰ، (۴)۔عیسیٰ امیر مخلاف۔

بطن اوّل عیسیٰ امیر مخلاف بن حمزہ بن وہاس آپ صاحبِ جلالت تھے۔آپ کو آپ کے بھائی ابوغانم یحییٰ نے قتل کیا اور مخلاف کی حکومت حاصل کر لی اس کے بعد ان کا فرزند علی بن عیسیٰ بھاگ کر مکہ آ گیا اور یہاں ہی رہائش اختیار کر لی وہ عالم فاضل، شاعر، سخی اور قابلِ تعریف انسان تھا جن دنوں علی بن عیسیٰ کا قیام مکہ میں تھا۔زمخشری نے ان کے لیے کتاب (الکشاف) تحریر کی اور ان کی تعریف میں قصائد کہے جو آپ کے دیوان میں موجود ہیں اور بقول ابنِ عنبہ اس علی بن عیسیٰ کی اولاد جاری ہوئی۔اور بقول رجائی یہ کتاب الکشاف فی تفسیر القرآن تھی آپ کی اولاد سے شریف الدین برکہ بن محمد بن مالک بن حسن بن حسین بن کامل بن احمد بن اسماعیل بن علی المذکور تھے۔[۲]

بطن ثانی ابوغانم یحییٰ بن حمزہ بن وہاس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔غانم، (۲)۔حمزہ، (۳)۔مطاع ان کی اولاد سے احمد المویدامیر مخلاف، مرتضیٰ، علی، ابوطالب ابنان القاسم بن غانم بن ابوغانم یحییٰ المذکور تھے۔

سیّد ابنِ عنبہ کہتے ہیں۔ابوغانم یحییٰ کی اولاد سے بعض انقرض ہوئے۔

بیت ثانی محمد (ابنِ زہریہ) بن ابوالقا تک عبداللہ بن داؤد سیّد ابنِ عنبہ کا قول ہے آپ کی اولاد بڑی تعداد میں تھی آپ کے پسران میں (۱)۔احمد، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔اسحاق، (۴)۔عبدالرحمان، (۵)۔حسن، (۶)۔عامر، (۷)۔مطاع۔

بطن اوّل عبدالرحمان بن محمد (ابنِ زہریہ) بن ابوالفا تک عبداللہ ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد سے ایک فرزند ابوالوفاء احمد تھے جن کی والدہ خدیجہ بنتِ عبداللہ بن ابی قیراط حسنی تھیں ان کی اولاد بغداد میں تھی اور ان کو بنوحجازی کہا جاتا تھا جو طرابلس اور بغداد میں متفرق ہو گئی۔[۳]

بیت ثالث احمد بن ابوالفا تک عبداللہ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔آپ بنی حسن کے کبار شیوخ میں سے تھے۔آپ اپنی قوم کے مقدمین میں سے تھے، بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ ۱۲۷ سال زندہ رہے۔آپ کی اولاد میں کثیر روساء اور نقباء تھے آپ کی اولاد آٹھ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔سلیمان، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔داؤد، (۵)۔موسیٰ، (۶)۔ابوطالب، (۷)۔عباس، (۸)۔القاسم، (۹)۔محمد، (۱۰)۔علی اصغر اور دس تحریر ہوئے۔ان میں بطن اوّل علی بن احمد بن ابوالفا تک کی اولاد بڑی تعداد میں ہے اور ان کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔حسن اکبر، (۳)۔حسین، (۴)۔عیسیٰ، (۵)۔حسن اصغر، پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں ان میں حسن اکبر بن علی بن احمد کی اولاد سے ایک فرزند مسلم تھے جن کی اولاد خراسان میں تھی۔ان میں سے محمد بن علی بن احمد بن مسلم المذکور تھے جو سن ۴۹۱ ہجری میں اصفہان میں تھے۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۹ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۱۸۶ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۳۹

دوسرے خاندان میں حسین بن علی بن احمد جن کو زاہد کہا گیا کی اولاد کو آل زاہد کہتے تھے ان کی اولاد تین بیٹوں سے چلی ہے(۱)۔ابراہیم، (۲)۔محمد،(۳)۔حسن۔

بطن ثانی محمد بن احمد بن ابی الفاتک عبداللہ کے چھے فرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔مسلم،(۳)۔علی،(۴)۔القاسم،(۵)۔محمد،(۶)۔اسحاق۔

بیت رابع صالح بن ابی الفاتک عبداللہ ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کا ایک فرزند علی بن صالح تھا اور بقول ابنِ طباطبا صالح کی اولاد ''فی صح'' ہے۔ ان کے بارے میں سوال کرنا چاہیے بیت خامس جعفر بن ابی الفاتک عبداللہ ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یحیٰی، (۲)۔علی اعرج، (۳)ہضام ان کی اعقاب کو آل ہضام کہا گیا جب کہ سیّد جعفر اعرجی بغدادی نے چوتھا فرزند،(۴)۔داؤد لکھا ہے۔

بطن اوّل یحیٰی بن جعفر بن ابی الفاتک کی اولاد میں ایک فرزند جعفر بن یحیٰی تھا ان کی زندگی دُکھوں اور سختیوں میں گزری وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر خراسان کے لیے نکلے اور سیروان کے دیہات میں چلے گئے اور علی بن ابراہیم کلابادی کے پاس رہائش رکھی جس نے آپ کی بہت عزت کی جعفر بن یحیٰی نے یہاں تین ماہ قیام کیا پھر وہ چیچک میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے، چنانچہ علی بن ابراہیم کلابادی نے انھیں حجرہ میں دفن کیا۔[۱]

بیت سادس قاسم بن ابی الفاتک عبداللہ آپ کی اولاد میں(۱)۔محمد بن قاسم تھا اور اس کے بھائیوں کی اولاد بھی تھی۔ اس کے بھائیوں میں (۲)۔حسن،(۳)۔حمزہ،(۴)۔عیسیٰ،(۵)۔ہیاج،(۶)۔سراج(۷)۔ادریس،(۸)۔حسین اور(۹)۔محمد۔[۲]

اور ان میں حسین بن القاسم کی اولاد سے بقول سیّد جعفر اعرجی صعب بن حسن بن عریف بن حسین المذکور تھے اور سیّد مروزی کے بقول قاسم کی اولاد آٹھ پسران سے حول مکہ کے ریگستان میں ہے۔

بیت سابع داؤد بن ابی الفاتک عبداللہ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔موسیٰ فارس،(۲)۔حسین ھدار، (۳)۔حسن کلب، (۴)۔محمد،(۵)۔داؤد،(۶)۔عیسیٰ سیّد مروزی نسابہ کے بقول داؤد کی اولاد پانچ پسران سے حول مکہ کے ریگستان میں ہے اور حسن الکلب کا یہ لقب اس لیے تھا کہ ایک ان کے والد داؤد اپنے والد ابوالفاتک عبداللہ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور یہ دن عید کا تھا۔ داؤد کے سب فرزند داخل ہوئے اور معمول کے مطابق اپنے دادا کے ہاتھ پر بوسہ دیا لیکن حسن اپنے دادا کے ہاتھ پر بوسہ دینے کے لیے آگے نہ ہوا اور اپنے والد کے جوتوں پر بیٹھ گیا۔ اُس وقت حسن کلب لڑکا تھا تو اس کے دادا نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اے آلِ داؤد کے چھٹے میرے پاس آؤ اور داؤد بھی یہ دیکھ رہے تھے۔ اس لیے کہنے لگے اے میرے بچے اُٹھو اپنے دادا کی خدمت میں تا کہ یہ تمھیں تمھارے بھائیوں کا کتا بنائیں اُن کا مطلب قول تعالیٰ ''شادسھم کلبھم'' اور ''ان میں چھیواں ان کا کتا تھا۔''[۳]

پھر سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں آل ابی فاتک میں جو بھی حسن کے پاس سے گزرتا اس کا مذاق اُڑاتا کہ تم ہمارے بھائی نہیں ہو ہمارے کتے ہو اور پھر وہ اُن سے سوال کرتے کہ کتا کہاں ہے یوں وہ اس نام سے لڑکوں میں مشہور ہو گئے اور سب اُن کو حسن الکلب کہنے لگے۔ شیخ ابوالغنائم نے ان کا ذِکر کرتے ہوئے کہا کہ بیت الکلب آل ابی فاتک میں سب سے بڑا قبیلہ ہے۔[۴]

## ۷۔نسل موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض

آپ کی کنیت ابوعمر تھی آپ احادیث کے راوی تھے آپ مدینہ میں حرث بن راشد کے قیدی رہے، پھر آپ کو سعید بن صالح حاجب لے گیا اور سن ۲۵۶ ہجری کو زبالہ کے مقام پر قتل کر دیا اور وہیں پر آپ دفن ہوئے اور سیّد ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوعمر تھی اور ابوجعفر محمد معیہ حسنی نسابہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ۲۵۶ ہجری میں قتل ہوئے اور کہتے ہی کہ یہ درست ہے اور اسے مؤرخ مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب میں روایت کیا ہے اور سعید حاجب آپ کو ایام معتز میں مدینے سے اُٹھالے گیا آپ زہاد میں سے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کا فرزند ادریس بن موسیٰ ثانی بھی تھا اور جب سعید حاجب زبالہ کے نواح میں پہنچا تو کثیر خلق جمع ہو گئی جن میں بنی فزارہ تھی۔(جو موسیٰ ثانی کا ننھیال تھا۔)

---

۱۔مناہل الضرب، ص۲۳۴ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۲۲۴ ۳۔الکھف۲۲ ۴۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۲۳۶

اور بنی فزارہ موسیٰ ثانی کو سعید حاجب سے آزاد کروانا چاہتے تھے مگر سعید حاجب نے موسیٰ ثانی کو زہر دے دی جس سے موسیٰ ثانی شہید ہو گئے اور بنی فزارہ ادریس بن موسیٰ ثانی کو آزاد کروا کر اپنے ساتھ لے گئی۔

موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون کی والدہ امامہ بنتِ طلحہ بن صالح بن عبداللہ بن عبدالجبار بن منظور بن زبان بن سیار فزاری تھیں۔ آپ کی اولاد موسویون کہلاتی ہے جن میں حجاز کے امراء بھی ہیں۔ آپ کے اٹھارہ بیٹے تھے جن میں (۱)۔عیسیٰ، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔حسین اکبر، (۴)۔سلیمان، (۵)۔اسحاق، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔احمد، (۸)۔حمزہ، (۹)۔ادریس، (۱۰)۔یوسف، (۱۱)۔محمد اصغر، (۱۲)۔یحییٰ، (۱۳)۔صالح، (۱۴)۔حسین اصغر، (۱۵)۔حسن، (۱۶)۔علی، (۱۷)۔داؤد، (۱۸)۔محمد اکبر۔[۱]

سیّد جعفر اعرجی بغدادی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد کو موسوی کہا گیا۔ اور موسوی جو امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ہیں وہ دوسری نسبت ہے۔ پہلا بطن جس کو موسوی نسبت ہے وہ موسوی حسنی ہیں اور دوسرا بطن جن کو موسوی نسبت ہے وہ موسوی حسینی ہیں۔[۲]

ابوالحسن عمری تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی سادت دُختران تھیں (۱)۔زینب، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔اُم موسیٰ ہند، (۴)۔اُمِ عبداللہ، (۵)۔امامہ، (۶)۔ملیکہ اور عمری کہتے ہیں کہ ابی نصر بخاری کے بقول، (۷)۔ریطہ، (۸)۔مریم بھی تھیں۔ پھر پسران کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ اوّل عیسیٰ بن موسیٰ ثانی بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کو ابنِ اُمۃ الحمید بھی کہا جاتا ہے اور آپ کی اعقاب نہیں تھیں۔ سیّد جعفر اعرجی نے کہا کہ آپ درج تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا ایک فرزند داؤد تھا اور وہ درج تھا۔

دوم ابراہیم بن موسیٰ ثانی شریف عمری کہتے ہیں آپ کی قبر بقیع میں ہے اور آپ کی وفات مہتدی کی قید میں ہوئی آپ انقرض تھے۔

سوئم حسین اکبر بن موسیٰ ثانی آپ کی اولاد کا تذکرہ نہیں ہے۔

چہارم سلیمان بن موسیٰ ثانی عمری کہتے ہیں آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی اولاد میں چار فرزند اور ایک دُختر تھی۔ اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ یہ یقینی طور پر انقرض ہو گئے۔

پنجم اسحاق بن موسیٰ ثانی۔ آپ کا ایک فرزند عبداللہ جدی تھا اور جعفر اعرجی کہتے ہیں وہ درج فوت ہوا۔

ششم عبداللہ بن موسیٰ ثانی، آپ کو بھی انقرض تحریر کیا گیا۔

ہفتم احمد بن موسیٰ ثانی عمری کہتے ہیں کہ آپ کی اعقاب تھی جب کہ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں۔ آپ کی اولاد ہونے کا شیخ ابوالحسن عمری نے تحریر کیا اور شیخ شرف عبیدلی نے بھی اس کے ذیل ہونے کا ذِکر کیا مگر اس کے انقرض ہونے پر بھی خبردار کیا اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں میں نے اپنی کتاب ''الاساس فی انساب الناس'' میں اس دو مرتبہ ذِکر کیا ایک مرتبہ منقرض کی حیثیت سے اور دوسری مرتبہ اس کی اولاد ہونے کے بیان میں جن میں عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن شعیب بن موسیٰ بن یحییٰ بن احمد المذکور تھے اور ایک دوسری شاخ جو ان میں سے تھی۔ احمد بن احمد بن حسن بن احمد المذکور کی تھی پھر سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ احمد بن موسیٰ ثانی کے بارے میں کہنا چاہیے وہ ذیل طویل (لمبی اولاد) ہونے کے بعد انقرض ہو گیا۔[۳]

شیخ فخرالدین رازی نے بھی احمد کا ذِکر معقبین حضرات میں کیا ہے۔[۴]

اور اسی طرح سیّد ابوطالب مروزی نے بھی صاحبِ اولاد حضرات میں شمار کیا اور تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن موسیٰ ثانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن جس کی اولاد کم تھی، (۲)۔موسیٰ الفارس جس کی اولاد بھی تھی، (۳)۔غنی ابوالحجاج اور کہتے ہیں آپ کا نام یحییٰ تھا اور آپ ابوالحجاج الفیقہ تھے اور ینبع میں آپ کے نو فرزند تھے۔[۵]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۶ ۲۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۳۹ ۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۴۰

۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۰ ۵۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۱

یہاں پر عمری نے احمد کی اولاد ہونے کا کہا اور شیخ شرف نے انقرض ہونے سے بھی خبردار کیا۔ جب کہ رازی اور ابوطالب مروزی نے ان کی اولاد ہونے پر تحریر کیا، مگر رازی اور مروزی کے زمانے کے بعد ابنِ عنبہ نے احمد کو صاحب معقبین حضرات میں شمار نہیں کیا اور ان جید نسابین میں آخری زمانے کے سیّد جعفر اعرجی ہیں جنھوں نے ان کی اولاد کی چند پشتیں تحریر کر کے ان کو منقرضین میں شمار کیا۔ اس لیے ان کا انقرض ہونا قوی دلیل رکھتا ہے۔ ہشتم حمزہ بن موسیٰ ثانی: ۔عمری کے بقول ان کی اعقاب میں اکثریت منتشر ہونے کے بعد انقرض ہوگئی اور ابنِ عنبہ نسابہ نے بھی ان کا شمار منقرضین میں کیا۔ نہم محمد اصغر بن موسیٰ ثانی ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کا لقب اعرابی تھا اور آپ انقرض ہوئے جب کہ شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ محمد اصغر کا لقب اعرابی تھا اور آپ کی اولاد تھی۔ اس پر فخر الدین رازی نے کہا کہ محمد اصغر بن موسیٰ ثانی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوزوائد عبداللہ، (۲)۔احمد اعرج۔

اور اس ابوالزوائد عبداللہ بن محمد اصغر کا ایک فرزند ابوالزوائد محمد تھا اور اس کا ایک فرزند سلیمان تھا جس کی کنیت بھی ابوزوائد تھی اور ان حضرات کو ابوالزوائد اس لیے کہا گیا کیونکہ ان کی چوبیس انگلیاں تھیں۔[۱]

اور ابوطالب مروزی نے بھی ان کے بارے میں تقریباً یہی تحریر کیا، لیکن ابنِ عنبہ نسابہ نے محمد اصغر اعرابی بن موسیٰ ثانی کو انقرضین میں شمار کیا ہے اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی ان کو صاحب اعقاب حضرات میں شامل نہیں کیا۔ ان کا معاملہ بھی احمد بن موسیٰ ثانی سے ملتا جلتا ہے۔ واللہ اعلم۔

دہم۔حسین اعرج بن موسیٰ ثانی بقول عمری آپ انقرض ہوئے اور ابنِ عنبہ نے آپ کو حسین اصغر تحریر کیا اور کہا آپ انقرض تھے۔

یازدہم یوسف بن موسیٰ ثانی: ۔ بقول عمری آپ یوسف الحرف تھے اور میں نے اشنانی نسابہ کی تحریر میں پایا۔ آپ کی اولاد تھی اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ابوالغنائم زیدی نے ان کی اولاد تحریر نہیں کی اور نہ ان کی تیسری پشت سے آگے کسی کو پایا تو ظاہر یہی ہے کہ یہ منقرض ہوئے۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ اس بطن کو بنوحرف بھی کہا گیا اور یہ یقینی طور پر انقرض ہو گئے کیونکہ یوسف بن رحمۃ بن یوسف المذکور درج تھا، جب کہ سیّد ابوطالب کہتے ہیں آپ کے دو پسران تھے (۱)۔رحمۃ، (۲)۔نعمۃ اور ان کی اولاد تھی۔ امام فخر الدین رازی کے بقول ان حضرات کی اولاد حجاز میں تھی اور ان میں رحمۃ کا ایک فرزند شبیل تھا اور اُسے احمد المعروف زنجیر بھی کہا گیا جس کی اعقاب بھی تھی۔

سیّد ابنِ عنبہ اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون کی اولاد سات پسران سے باقی رہی (۱)۔ادریس، (۲)۔یحییٰ الفقیہ، (۳)۔صالح، (۴)۔حسن، (۵)۔علی، (۶)۔داؤد، (۷)۔محمد اکبر۔ یہ سات بیت باقی ہیں۔

## ۷۷۔ادریس بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون

بیت اوّل ادریس بن موسیٰ ثانی بقول سیّد شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کہ آپ امیر تھے اور سیّد جلیل تھے۔ آپ کی والدہ اُم الولد مغربیہ تھیں۔ آپ کی وفات سنہ ۳۰۰ ہجری میں ہوئی اور اس خاتون کا نام اُمۃ المجید تھا۔ سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب تین پسران سے رقم کی ہے (۱)۔امیر ابورفاع عبداللہ، (۲)۔ابوشویکات ابراہیم، (۳)۔حسن اور سیّد ابوطالب مروزی نے بھی یہی تحریر کیا جب کہ رازی نے چہارم فرزند، (۴)۔احمد کو بھی صاحب معقبین حضرات میں شامل کیا ہے۔

بطن اوّل ابراہیم ابوشویکات بن ادریس بن موسیٰ ثانی رازی کے بقول آپ کی اعقاب حجاز میں ''بنی الشویکات'' سے معروف تھی اور ان میں طاہر بن ادریس بن ابراہیم الشویکات المذکور تھے جو امیر حجاز تھے اور ان کی حجاز میں اعقاب تھی۔[۲]، اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد سے بسطام بن ادریس بن ابراہیم المذکور کا تذکرہ کیا۔[۳]

ابی طالب ازورقانی مروزی کہتے ہیں کہ ابراہیم ابی الشویکات کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی اور یہ حضرات حجاز میں تھے۔

۱۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۵ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۲۳۔۲۲ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۱۲۷

بطن ثانی ابورفاع عبداللہ بن ادریس بن موسیٰ ثانی بقول فخر الدین رازی آپ ۳۰۰ ہجری میں مقتدر عباسی کے ایام میں مکہ میں ظاہر ہوئے اس کے بعد آپ کو وہاں پر قید کرلیا گیا اس کے بعد وہ جدہ آئے اور اِن کا محاصرہ کرلیا چنانچہ اہلِ مکہ کے بدوؤں کا ایک گروہ ان کے پاس آیا اور ان کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی پھر رازی فرماتے ہیں کہ ان کی اعقاب بادیہ، واسط، بخارا میں تھی آپ کی اولاد میں نسابین نے ایک فرزند ابوعبداللہ محمد بن ابورفاع عبداللہ کا ذِکر کیا ہے۔

ابنِ عنبہ اور عمری نے صرف اِس فرزند کا ذِکر کیا ہے لیکن شریف مروزی نے کہا کہ عبداللہ ابورفاع کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی جن میں سے ایک ابوعبداللہ محمد الامیر صاحب جدۃ تھا اور یہ وہی تھے جنھوں نے بنی حسن اور بنی جعفر کے مابین جنگ میں جعفریوں کو متاثر کیا۔[۱]

ابوعبداللہ محمد الامیر بن ابوالرفاع عبداللہ کی اولاد میں عمری اور ابنِ عنبہ نے دو پسران کا ذِکر کیا، (۱)۔عبداللہ منتقم، (۲)۔ابوالفتح المسلط نقیب بطائح جب کہ فخر الدین رازی نے تیسرے فرزند (۳)۔ادریس کا بھی ذِکر کیا۔

اور بقول رازی اس ادریس بن محمد ابی عبداللہ کے دو پسران تھے (۱)۔عبداللہ نقیب بطائح، (۲)۔احمد الناشی اہواز میں اور اس احمد الناشی کا ایک فرزند ادریس نامی بخارا میں تھا اور یہ ادریس عبداللہ اور احمد کا والد تھا اور ان پر طعن کیا گیا کہ یہ ادریس صاحب اعقاب نہیں تھا۔[۲]

بطن ثالث حسن بن ادریس بن موسیٰ ثانی سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کا ایک فرزند علقمہ تھا اور اس کی اولاد کو آلِ علقمہ کہا گیا۔[۳]

فخر الدین کے مطابق حسن بن ادریس کا ایک فرزند ادریس تھا جس کا لقب علقمہ تھا اور اس کی والدہ زینب بنت القاسم بن محمد بن موسیٰ ثانی تھیں۔

بطن رابع احمد بن ادریس بن موسیٰ ثانی ان کا ذِکر صرف فخر الدین رازی نے ہی کیا ہے۔

فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ ان کی اعقاب حجاز میں قلیل مقدار میں ہے اور ان کی اولاد کا سلسلۂ نسب حسن بن ادریس کی اولاد کے نسب سے اختلاط ہے لیکن حسن کی اولاد کا نسب درست ہے۔[۴]

## ۷۸۔یحییٰ الفقیہ بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

آپ کی والدہ زہراء بنتِ عیسیٰ بن عبید فزاریہ تھیں۔فخر الدین رازی اور ابوطالب مروزی نے آپ کی اولاد چار پسران سے تحریر کی ہے (۱)۔یوسف، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔محمد، (۴)۔احمد جب کہ سیّد ابنِ عنبہ نے پانچویں فرزند (۵)۔عبداللہ دیباج کا بھی ذِکر کیا ہے۔رازی اور مروزی نے ان چار حضرات کی اولاد کی بھی زیادہ تفصیل تحریر نہیں کی۔اس لیے ہم صاحب عمدۃ الطالب کے بیان سے مدد لیں گے۔

بیت اوّل موسیٰ بن یحییٰ الفقیہ بقول سیّد ابنِ عنبہ حسنی نسابہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔ادریس، (۳)۔ابراہیم۔

بطن اوّل علی بن موسیٰ بن یحییٰ الفقیہ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالہدان یحییٰ تھا جو عبادت گزار تھا اس کا ذکر عمری نے المجدی فی انساب الطالبین میں کیا ہے۔

بطن دوئم ادریس بن موسیٰ کا بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند موسیٰ تھا۔

بطن سوئم ابراہیم بن موسیٰ کی اولاد سے عبداللہ بن محمد بن یحییٰ مرفہ بن ابراہیم المذکور تھے۔

بیت ثانی یوسف بن یحییٰ الفقیہ کی اولاد سے بقول ابن عنبہ ابوشموط حسن تھے۔

بطن ثالث محمد بن یحییٰ الفقیہ کی اولاد سے محمد بن یحییٰ حبیب بن محمد المذکور تھے۔

بیت رابع عبداللہ دیباج بن یحییٰ الفقیہ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا۔

بیت خامس احمد بن یحییٰ الفقیہ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابواللّیل موسیٰ بن علی بن موسیٰ بن احمد المذکور تھے۔آپ کی اولاد کو آل ابی اللّیل کہاجاتا تھا۔[۵]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۸۹ ۲۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۲۳ ۳۔عمدۃ الطالب،ص ۱۲۷ ۴۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۲۳ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۲۷

## ۷۹۔صالح بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون

فخرالدین رازی کے بقول کہ آپ کی اعقاب قلیل ہے اور بقول ابوالغنائم زیدی دمشقی نسابہ فی کتاب الانساب کہ صالح کے اعقاب ایک فرزند محمدالمعروف ''ارنب'' سے جاری ہوئی اور اس محمد ارنب بن صالح کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔عبداللہ، (۲)۔علی، (۳)۔رحمت اور سیّدابوالغنائم کے نزدیک ان کی اعقاب ثابت تھی۔جب کہ سیّدابواسماعیل طباطبائی نسابہ اصفہانی کے بقول محمد بن صالح کا چوتھا فرزند علقمہ تھا جس کی اعقاب ثابت تھی۔[ا]

اور سیّدابوطالب ازورقانی نسابہ نے محمد بن صالح کی عرفیت ''ارت'' تحریر کی اور لکھتے ہیں کہ وہ شاعر تھے اور مروزی نسابہ کہتے ہیں خود کو صالح بن موسیٰ ثانی تک منسوب کرنے والوں میں آج نقیب خوارزم ہیں جن کی عرفیت افتخار تھی۔اس نے پہلے مجھے اِملا (نسب کی اِملا) دی اور دعویٰ کیا کہ وہ عمر ہے اور مرتضیٰ کے طور پر جانا جاتا۔وہ (عمر مرتضیٰ) بن علی بن حسن بن نوفل بن محمد بن حسن بن صالح بن موسیٰ ثانی المذکور ہے۔

اور دوسری بار مجھے تحریر کیا کہ وہ عمر بن علی بن حسن بن نوفل بن محمد بن حسن بن اسحاق بن علی بن صالح بن محمد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس کی اوّل روایت میں صالح بن موسیٰ ثانی کی اولاد صرف ایک فرزند محمد الارت کے علاوہ کسی دوسرے سے نہ چلی اور صالح بن موسیٰ ثانی کا کوئی حسن نامی فرزند نہ تھا۔اِس کی دوسری روایت میں موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون کا فرزند جو عبداللہ نامی تھا منقرض ہوا اور یہ حضرت اُس کے فرزند موسیٰ نامی سے نسب چلا رہے ہیں۔جب کہ عبداللہ بن موسیٰ ثانی کا کوئی فرزند موسیٰ نامی نہیں تھا پھر شریف مروزی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ وہ مواتر طور پر خوارزم کا عام شخص تھا اور اس کا نسب میں کوئی حصہ نہیں تھا اُس کے پاس ایک کہانی تھی کہ وہ خطیرہ القدس میں ثابت ہوا۔[۲]

## ۸۰۔نسل حسن بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

ابنِ عنبہ۔شریف مروزی اور رازی کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔محمدالامیر الفارس، (۲)۔زید بقول شریف مروزی آپ کے پاس امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کی تلوار تھی۔(۳)۔احمد۔

بیت اوّل محمد امیر الفارس بن حسن کی اولاد بقول شریف مروزی صرف ایک پسر صالح الامیر اشتر سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی اور سیّد ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ صالح الامیر اپنے زمانے کے فارس بنی حسن تھے اور ان کی اولاد کو صالحیون کہا جاتا تھا جو کہ حجاز میں تھی اور اس صالح امیر بن محمد امیر اشتر کی اولاد (ا)۔محمد، (۲)۔حسین، (۳)۔معمر، (۴)۔موہوب المعروف ترکی جو کہ فارس بنی حسن تھے ان حضرات سے جاری ہوئی۔

بطن اوّل موہوب بن صالح بن محمد امیر کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی جن میں ناجی بن فلیۃ بن حسن بن سلیمان بن موہوب المذکور تھے اور اس ناجی بن فلیۃ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی جن میں حسین، علی اور محمد تھے۔ابنِ عنبہ نے چوتھے کا ذِکر نہیں کیا، اور ان کی حضرات کی اعقاب بنو ناجی کہلاتی تھی جو وادی الصفراء میں مقیم تھے۔

اِسی خاندان کی دوسری شاخ میں بدر بن محمد بن سلیمان بن موہوب المذکور تھے اور ان کی اولاد کو آل بدر کہا جاتا تھا۔[۳]

بیت ثانی زید بن حسن بن موسیٰ ثانی کی اولاد کو ''زیدذ'' کہا جاتا تھا ان کی بقیہ حجاز اور عراق میں تھی ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابی الفضل عباس، (۲)۔محمد، (۳)۔یحییٰ۔

بطن اوّل یحییٰ بن زید کی اولاد ایک فرزند ابوخلاط حسین سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چار فرزند تھے (ا)۔زید، (۲)۔علی، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔احمد اور شیخ تاج الدین نسابہ نے ان کے ذِکر میں پانچ پسران کا کہا۔

---

ا۔الشجرۃ المبارکہ، ص۲۴ ۲۔الفخری فی انساب الطالبیین، ص۹۰ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۸۔۱۲۷

اوّل ان میں عبداللہ بن ابی خلاط حسین کی اولاد میں محمد اور عبداللہ ابنان فاتک بن لیل بن عبداللہ المنذ کوربطن ثانی محمد بن زید کے دوفرزند تھے (۱)۔سالم، (۲)۔عبداللہ اور دونوں کی اولاد تھی۔

بطن ثالث ابی الفضل عباس بن زید کی اولاد کے دوفرزند تھے(۱)۔محمد المعروف جابر، (۲)۔عبداللہ۔

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں ابوالفضل عباس بن زید صاحب جلالت تھے آپ خوزستان میں تھے اور وہیں آپ کی اولاد رہی۔ آپ کی وفات عبدسی میں ہوئی جو کہ اعمال میسیان سے ایک قریہ ہے اور آپ وہیں پر دفن ہوئے جہاں پر ایک قبہ ہے اور ایاس بن قبیصہ المقدم نے آپ کا ذِکر کیا اور آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔ناجیہ، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔علی، (۵)۔محمد، (۶)۔حسین مصری۔

اوّل علی بن ابی الفضل عباس بن زید آپ قریزاہ کے ساتھ ٹھہرے جو کہ نبط میں رہتے تھے جو کہ دشت میسیان کے اندر ہے اور ان کی وفات بھی ان کے ہمراہ ہی ہوئی اور قریزاہ نے انھیں ایک گاؤں میں دفن کیا جو قریہ قریزاہ سے معروف تھا اور عبدسی کے جنوب میں تھا۔[۱]

دوئم عبداللہ بن ابی الفضل عباس کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ دوفرزند تھے(۱)۔ابولیل، (۲)۔یحییٰ سوئم میں محمد المعروف جابر بن ابی الفضل عباس کے پانچ فرزند تھے(۱)۔حسین مصری، (۲)۔یحییٰ عشرقہ، (۳)۔ناجیہ، (۴)۔علی اور ان حضرات کو سیّد جعفر اعرجی نے براہِ راست ابوالفضل عباس کا فرزند تحریر کیا ہے۔

بیت ثالث احمد بن حسن بن موسیٰ ثانی بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ محمد جواد الکریم بن حسن بن احمد المذ کور تھے اور محمد الجواد ابوعبداللہ کی اولاد بھی تھی۔[۲]

جب کہ سیّد ابنِ عنبہ نے احمد بن حسن بن موسیٰ ثانی کے دو پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔حسن، (۲)۔حسین دونوں کے اعقاب تھی اور ان میں سے احمد بن ابی الکوکب محمد بن حسن بن احمد بن حسن بن موسیٰ ثانی تھے۔ میرے خیال میں عمری کا ابوعبداللہ محمد جواد کریم اور ابی الکوکب محمد ایک ہی شخصیت ہے۔

## ۸۱۔نسل علی بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کے پانچ بیٹے تھے(۱)۔عبداللہ عالم، (۲)۔عیسیٰ، (۳)۔حسین، (۴)۔عبداللہ اصغر اور پانچویں فرزند کا نام جس نسخے سے میں نے نقل کیا نہ پایا اور علی بن موسیٰ ثانی کی اعقاب اوّل الذکر تین پسران سے جاری ہوئی۔[۳]

سیّد جعفر اعرجی نسابہ کہتے ہیں کہ میں اصفہان کے قدیم نسخے سے دیکھتا ہوں جس میں علماء کی تحریریں ہیں کہ پانچواں فرزند محمد تھا جس کے ذیل میں موسیٰ اور موسیٰ کے ذیل میں عمران ہے اور یہ گھرانہ رُے میں ہے اور لوگ ان کے نسب پر طعن کرتے ہیں کیونکہ یہ اپنا نسب عمران بن موسیٰ مبرقع بن محمد الجواد بن علی الرضا بن امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاتے ہیں اگر ان کا نسب امام موسیٰ کاظمؑ تک لے جایا جائے تو یہ نسب باطل ہے کیونکہ موسیٰ مبرقع بن محمد الجواد بن امام علی رضا کی نسل ایک فرزند احمد کے علاوہ کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی اور اگر وہ اس بطن سے ہیں تو ان کو واضح بیان (گواہی) کی ضرورت ہے جو بالکل بھی ممکن نہیں اور ان کا نسب الشیخ امام خواجہ علی تاجی تبریزی بکری تیمی سے ملتا جلتا ہے اور یہ بعید نہیں کہ یہ اُس کے بھائی طاہر بن عماد الدین عمر کی نسل سے ہو۔ واللہ اعلم۔[۴]

ابنِ عنبہ کی طرح ابوطالب مروزی نسابہ نے بھی علی بن موسیٰ ثانی کی اولاد اوّل الذکر تین پسران سے تحریر کی ہے۔

بیت اوّل عبداللہ العالم بن علی بن موسیٰ ثانی کی اولاد بقول شریف مروزی آپ کے نو پسران تھے جن میں سے چار کی اولاد جاری ہوئی جب کہ سیّد ابنِ عنبہ اور سیّد جعفر اعرجی بغدادی نے تین پسران سے اولاد تحریر کی (۱)۔علی، (۲)۔حسن الاش، (۳)۔یوسف اور ان تینوں سے اولاد جاری ہوئی۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۴۶ ۲۔المجدی فی انساب الطالبیین، ص ۲۴۱ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۲۸

۴۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۴۷

بطن اوّل حسن بن عبداللہ عالم بن علی بن موسیٰ ثانی سیّد رجائی نے آپ کی اولاد آٹھ پسران سے تحریر کی ہے(۱)۔ابوطالب ابراہیم شہید، (۲)۔ابوالمشتاق عبدالعلا،(۳)۔زیدالمعضاد،(۴)۔اسداللہ،(۵)۔عبداللہ،(۶)۔احمد،(۷)۔یوسف،(۸)۔ہمام الدین۔

بیت ثانی عیسیٰ بن علی بن موسیٰ ثانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین،(۲)۔خلیفہ،(۴)۔علی،بیت ثالث حسین بن علی بن موسیٰ ثانی کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔داؤد،(۲)۔عبداللہ،(۴)۔احمد،(۴)۔یوسف۔

## ۸۲۔نسل داؤد الامیر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

آپ کی والدہ محجوبہ بنت مزاحم کلابیہ تھیں۔فخرالدین رازی اورعزیزالدین مروزی ارزوقانی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد،(۲)۔حسن،(۳)۔موسیٰ اورابن طقطقی نسابہ نے بھی یہی تحریر کیا۔رازی کہتے ہیں کہ ان کی اکثر اعقاب مکہ میں ہے اورسیّدابوطالب مروزی کے بقول ان تینوں کی والدہ رومیہ تھیں اوران حضرات کی اولاد ''بنی رومیہ'' سے معروف تھی۔سیّدجعفراعرجی نسابہ کی تحریر ہے کہ یہ ''اُم الولد رومیہ'' تھیں جب کہ سیّدابنِ عنبہ نے کہا کہ موسیٰ بن داؤدالامیرانقرض ہوئے اوراس پرالشیخ سیّدعبدالحمید بن تقی نسابہ کی نص موجود ہے۔[ا]

بیت اوّل حسن بن داؤد الامیر بن موسیٰ ثانی بقول سیّدابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابالیل عبداللہ، (۲)۔سلیمان، (۳)۔محمد ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کی اعقاب کو نہ پایا۔

بطن اوّل ابی لیل عبداللہ بن حسن بن داؤدسیّدجعفراعرجی کہتے ہیں کہ آپ کی اولادایک فرزندحسین سے جاری ہوئی۔بطن ثانی سلیمان بن حسن بن داؤدامیر کی اولادایک فرزندابی الوفا احمد سے جاری ہوئی۔سیّدجعفراعرجی کہتے ہیں کہ یہ بطن موسویوں میں سے تھا اوران کو وفائیون کہا جاتا تھا اوران کو ''بنووفا'' بھی کہا جاتا تھا۔سیّدابی الوفا احمد کے دوفرزند تھے(۱)۔علی،(۲)۔یحیٰ زاہد۔ان میں علی بن ابی الوفا احمد کا ایک فرزندحسین تھا جس کی اولاد بھی تھی اور دوسرا یحیٰ زاہد بن ابی الوفا احمد کی اولاد سے محمد بن علی بن یحیٰ المذکور تھا۔سیّدجعفراعرجی رقم طراز ہیں کہ سیّدابوالوفا احمد اعیان السادات میں سے تھے اور ماسبذان کے ناحیہ میں رہائش پذیر تھے اوران کی اولاد وہیں تھی اور کہا جاتا ہے آپ طریقت کے مشائخ میں سے تھے اور وفائیہ طریقت آپ سے منسوب ہے۔[۲]

## ۸۳۔نسل محمد بن داؤدامیر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی،(۲)۔عبداللہ صلصیل،(۳)۔احمد،(۴)۔ابولیل حسن، (۵)۔یحیٰ اورمحمد بن داؤدامیر کومحمد بابن رومیہ یا محمدالروقی بھی کہتے ہیں۔

بیت اوّل علی بن محمد بابن رومیہ بن داؤدامیر آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔معمر،(۲)۔یحیٰ جن کی اعقاب تھی اورسیّدابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ میں نے معمر کی اعقاب میں کسی کو نہ پایا اور یحیٰ بن علی کی اولاد بقول سیّدجعفراعرجی منتشر ہوگئی۔

بیت ثانی ابی لیل حسن بن محمد آپ کی اولادایک فرزنداحمد سے جاری ہوئی اوراحمد بن ابی لیل حسن کی اولادایک فرزندعلی دبیس سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد کو دبیسیہ کہا جاتا ہے جو کہ ان کے دو پسران محمد اورمحمود سے منتشر ہوگئی۔

بیت ثالث احمد بن محمد بن داؤدامیر ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبداللہ، (۲)۔علی شرقی، (۳)۔حسن، (۴)۔جعفراور یہ حضرات صاحبِ اعقاب تھے۔

بطن اوّل عبداللہ بن احمد بن محمد بابن رومیہ سیّدجعفراعرجی موسوی حسنیوں میں یہ بطن آل عبداللہ کہلاتا ہے۔بطن ثانی علی الشرقی بن احمد یہ بھی حسنی موسویوں میں ایک بطن ہے ان میں نزار بن علی الشرقی المذکور جس کا ایک بھائی اور آٹھ معقبین یعنی آٹھ صاحبِ اولاد فرزند تھے اس بطن کو آلِ نزار کہا جاتا

ا۔عمدۃ الطالب،ص ۱۲۸ ۲۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۲۴۸

ہے۔بطن ثالث حسن بن احمد بن محمد بابن رومیہ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔عطیہ،(۲)۔معضاد۔

بطن رابع جعفر بن احمد بن محمد کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین پسران علی،شکر اور احمد تھے۔

بیت رابع:۔عبداللہ صلصیل بن محمد بابن رومیہ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد کو صلصیلین کہا جاتا ہے اور بقول سیّد جعفر اعرجی آپ کی اولاد کو صلاصلہ کہا جاتا ہے۔

عبداللہ صلصیل بن محمد بابن رومیہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سالم،(۲)۔حسن۔

اوّل سالم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی،(۲)۔فلیتہ۔

دوئم حسن بن عبداللہ صلصیل کی اولاد دو پسران سے منتشر ہوئی (۱)۔محمد،(۲)۔عبداللہ۔

پہلی شاخ میں عبداللہ بن حسن بن عبداللہ صلصیل کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ناجی،(۲)۔محمد ان میں محمد بن عبداللہ بن حسن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔احمد بن محمد جس کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ سالم اور حریز ابنان حسین بن احمد المذکور تھے۔

(۲)۔عبداللہ بن محمد جن کی اولاد سے بنو ہذیم بن حسن بن عبداللہ المذکور تھی۔

(۳)۔مکتوم بن محمد جن کی اولاد سے بنو عالی بن احمد بن محمد بن مکتوم المذکور تھی۔[۱]

## ۸۴۔یحییٰ بن محمد (بابن رومیہ) بن داؤد الامیر بن موسیٰ ثانی

بقول سیّد ابنِ عنبہ نسابہ حسنی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔محمد بیت اوّل اوّل علی بن یحییٰ بن محمد (بابن رومیہ) کہ میں نے ان کی اولاد سے حسن اور فضل کو پایا۔

بیت ثانی احمد بن یحییٰ بن محمد بابن رومیہ۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔رزاق اللہ جس ک اولاد کو رزاقلہ کہا جاتا ہے اور یہ حسنی موسیوں کا ایک بطن ہے۔اور بقول ابنِ عنبہ ان میں بنو رزقی حلہ میں ہے۔

صاحب اصیلی نے اس خاندان کا ایک نسب تحریر کیا ہے جو علی اور محمد ابنان مطرف بن محمد بن داؤد بن حمزہ بن رزق اللہ المذکور ہے۔[۲]

(۲)۔عبداللہ بن احمد بن یحییٰ بن محمد بابن رومیہ آپ کی ذیل طویل ہے۔آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین بن عبداللہ جس کی بقایا اولاد حلہ میں تھی،(۲)۔یحییٰ بن عبداللہ جس کی اولاد کو آلِ یحییٰ کہا جاتا ہے،(۳)۔سالم بن عبداللہ جس کی اعقاب چار پسران سے جاری ہوئی جن میں ایک صخر بن سالم تھا جس کی اولاد صخور کہلائی۔

بیت ثالث:۔محمد بن یحییٰ بن محمد بابن رومیہ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ،(۲)۔یحییٰ۔

بطن اوّل عبداللہ بن محمد بن یحییٰ۔آپ کی اولاد سے ذیاب اور محمد الوارد ابنان یحییٰ بن عبداللہ المذکور تھے۔

اوّل میں محمد الوارد بن یحییٰ بن عبداللہ آپ کو محمد الوارد اس لیے کہا گیا کیونکہ آپ حجاز سے عراق میں داخل ہوئے بقول ابنِ عنبہ کہ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔علی عنبہ،(۲)۔حمضی بقول ابنِ مرتضٰی موسوی ان دونوں کی والدہ عابدیہ تھیں(یعنی اولاد محمد العابدین امام موسیٰ کاظمؑ سے تھیں) اور علی عنبہ آل عنبہ حلہ و حائر کے جدِ امجد ہیں۔[۳]

محمد الوارد بن یحییٰ بن عبداللہ کے بیان میں بابن طقطقی نسابہ تحریر کرتے ہیں کہ نسابین نے اس کے نسب کو ثابت نہیں کیا اور اس کے بیٹے فی صح تھے اور پھر وہ اگلی میں سطر میں محمد الوارد کے دوفرزند (۱)۔علی عنبہ،(۲)۔حمضی کو رقم بھی کرتے ہیں۔[۴]

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۱۲۹ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص۹۷ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۱۳۰ ۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص۹۶

ان میں علی عنبہ بن محمد الوارد کی اولاد سے عمدۃ النسابین جمال الدین احمد بن علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن مہنا بن عنبہ اصغر بن علی عنبہ المذکور تھے۔

سیّد جعفر اعرجی بغدادی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی وفات ۷صفر ۸۲۸ہجری میں کرمان میں ہوئی اور آپ کی کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں علویوں کے جتنے معاملات شامل کیے گئے اور آپ (ابنِ عنبہ) کے وقت تک معلومات ملتی ہیں اور جعفر اعرجی کہتے ہیں انھوں نے جتنا بھی تحریر کیا میں نے اپنی اس کتاب میں شامل کیا اور جو تفصیل ہم تحریر کررہے ہیں اُن کی تحریر پر بنیاد رکھتی ہے۔

سیّد جمال الدین بن علی بن حسین کا ایک بھائی اسحاق تھا جس کی اولاد کرمان میں ہے اور آپ کی پھوپھی ست النسب بنت حسین بن علی بن مہنا اپنی قوم کی جلیلہ تھیں اور آپ کے والد کے چچا سیّد حسن فخر الدین بن علی بن مھنا سادات کرام میں معزز تھے۔[۱]

دوم میں ذیاب بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن محمد بابن رومیہ سیّد ابنِ عنبہ نسابہ کہتے ہیں کہ سیّد جمال الدین ابن مہنا عبیدلی نے اپنے مشجر میں ان کی اعقاب کا ذِکر کیا ہے اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ ذیاب درج تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صاحبِ اولاد تھے ان کی ذیل (اولاد) کا ذِکر سیّد جمال الدین عبیدلی نے اپنے مشجر میں اور سیّد قوام الدین وغیرہ نے کیا ہے تو اس ذیاب کی اولاد ہونے پر سیّد جمال الدین ابن مہنا عبیدلی کے شجر کا حوالہ ہے۔ دورِ جدید کی کتاب المشجر الوافی (جس کے اکثر نسب غلط اور عدم تحقیق سے رقم کیے گئے) میں ذیاب کی اولاد سے آل زلزلہ کا ذِکر کیا گیا اور ان کی شاخیں جبل العامل لبنان شام وغیرہ میں تحریر کی گئی۔ واللہ اعلم۔

## ۸۵۔نسل محمد اکبر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

ابوالحسن عمری کے بقول آپ کو ثائر بالمدینہ کہا گیا آپ کا لقب حرانی تھا اور آپ کی اولاد کو حرانیون کہا گیا۔ ثائر بالمدینہ سے مراد مدینے میں خروج کرنے والا ہے اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ نے ایامِ معتز باللہ میں مدینے میں خروج کیا۔

آپ کے حرانی لقب کی تفصیل یہ ہے کہ حران بین النہرین میں ایک قدیم شہر تھا جو موجودہ ترکی میں صوبہ شانلیعرفا میں واقع ہے مگر محمد اکبر بن موسیٰ ثانی تو اُس شہر کبھی گئے ہی نہیں، پھر اِن کا لقب حرانی کیسے پڑا۔ نسابہ سیّد عبدالرحمان عزی الکویتی نے مجھے اس کی توجیہ یہ بتائی کہ محمد اکبر ثائر جنگوں میں ایک چھوٹی تلوار استعمال کرتے تھے جس کو عربی میں ''حران'' کہا جاتا ہے۔ اس لیے ان کا لقب حرانی پڑ گیا۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ عبداللہ اکبر، (۲)۔ حسین الامیر، (۳)۔ علی، (۴)۔ القاسم حرانی، (۵)۔ حسن حرانی آپ کو ابوطالب مروزی نسابہ نے حرابی تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل حسن حرانی بن محمد اکبر بن موسیٰ ثانی بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے حسن وعبداللہ ابنان یحییٰ بن ہاشم بن سلیمان بن حسن المذکور تھے اور بقول سیّد ابوالغنائم نسابہ زیدی کہ بنی حسن حرانی سے سنہ ۴۳۳ ہجری تک دیگر کوئی باقی نہ رہا۔[۲]

جب کہ سیّد ابوطالب مروزی کا بیان بھی اس سے ملتا جلتا ہی ہے کہ حسن حرابی بن محمد اکبر ثائر کی اعقاب صحیح ابی ہانی سلیمان الرضوی قیل رومی بن یحییٰ ابی برکین بن ہاشم ابی برکین بن سلیمان ابی ہانی بن حسن حرابی المذکور تک منتہیٰ ہوتی ہے اور اس ابی ہانی سلیمان کے حجاز میں دو فرزند تھے۔[۳]

بیت ثانی قاسم حرانی بن محمد اکبر ثائر شریف مروزی کہتے ہیں آپ کے گیارہ فرزند تھے لیکن چار کی اولاد جاری ہوئی۔ بقول ابن عنبہ ان میں (۱)۔ علی کتیم مروزی کہتے ہیں آپ کی کنیت ابی الحسن تھی اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کی اولاد آل کتیم کہلائی، (۲)۔ ابوطیب احمد بن القاسم حرانی، مروزی نسابہ از ورقانی کے بقول آپ ینبع میں تھے اور آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی اور عمدۃ الطالب کی تشجیر جو موصلی نے تحریر کی اُس میں آپ کا ایک فرزند حسن رقم ہے، (۳)۔ محمد بن القاسم حرانی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ابی اللّیل یحییٰ سے جاری ہوئی جس کی اولاد

۱۔ مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۵۱ ۲۔ عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص ۱۲۳ ۳۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۸۹

پانچ پسران سے جاری ہوئی، (۴)۔ادریس بن القاسم حرانی کے بقول ابنِ عنبہ آپ کی نسل ایک فرزند ابی ردینیہ حسن سے جاری ہوئی جس کی ذیل طویل ہے۔

بیت ثالث علی بن محمد اکبر ثائر ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کی اولاد کو بنوعلی کہا جاتا ہے اور آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سلیمان مروزی کہتے ہیں کہ ان کی ذیل طویل ہے، (۲)۔احمد العابد آپ کا لقب بقول مروزی نسابہ دفین تھا، (۳)۔حسین بقول مروزی آپ کی اعقاب مصر میں، (۴)۔محمد

بطن اوّل سلیمان بن علی بن محمد اکبر ثائر بقول سیّد جعفر اعرجی آپ اپنے زمانے میں حسنی موسیوں کے شیخ تھے آپ بغداد گئے اور نہروان کے قریب غربی داریا کے قریہ جستان میں وفات پا گئے کہا جاتا ہے کہ صاحب قبہ (مزار) جوجستان میں ہے وہ سلیمان کا ہے۔ آپ کی اولاد بقول سیّد ابنِ عنبہ نسابہ علی بن ابراہیم بن سلیمان المذکور سے جاری ہوئی، جن سے دو قبائل ہیں۔ بنومعن بن محمد بن ابراہیم بن حسن بن علی المذکور جن کی اعقاب حلہ میں ہے اور ان کو آل معن کہا جاتا ہے دوسرا بنوشہم بن احمد بن عیسیٰ بن علی المذکور ان کی اعقاب کو آلِ شہم کہا جاتا ہے۔ اور یہ حلہ میں مقیم ہیں۔

بطن ثانی احمد العابد بن علی بن محمد اکبر ثائر سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کا لقب دفین تحریر کیا ہے اور کہتے ہیں آپ کے گیارہ فرزند تھے جن میں سے ایک علی تھا جس کے دو فرزند تھے (۱)۔حسن الاصم جو ینبع میں رئیس الطالبین تھے اور صاحبِ اعقاب تھے اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب صمان'' کہلاتی ہے اور دوسرا فرزند ابوطالب مروزی نے (۲)۔عبیداللہ رقم کیا جس کی اولاد بھی تھی، جن میں ایک سیّد احمد عالم عابد قاضی ینبع تھا اور اس کا لقب ''خزرجہ'' تھا اور اس کی اعقاب کثیر تھی جن کو ''بنوخزرجہ'' کہا جاتا تھا اور ان کے چودہ بیٹے تھے۔[۱]

اور احمد بن علی بن محمد اکبر ثائر کا تیسرا فرزند جس کا ذکر ابوالحسن عمری نسابہ نے کیا ہے۔ (۳)۔وہ عثمان الاسود ہے۔ بقول عمری اس کی کنیت ابوالحسن تھی ان کے والد نے پہلے ان کا انکار کیا (کہ یہ میرا فرزند) ہے اور پھر قافہ کے بقول ان کا اعتراف کیا اور یہ صحیح تھا۔[۲]

بطن ثالث حسین بن علی بن محمد اکبر ثائر بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں سے عیسیٰ تمار بن علی بن یحییٰ بن حسین المذکور تھے۔

بطن رابع محمد بن علی بن محمد اکبر ثائر آپ کی نسل صالح بن اسماعیل بن محمد المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے جن کے چار فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔حسن، (۳)۔حسین، (۴)۔عبداللہ۔[۳]

## ۸۶۔نسل حسین الامیر بن محمد اکبر ثائر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن موسیٰ جون

حسین الامیر بن محمد اکبر ثائر کی اولاد میں حجاز کی امارت رہی آپ کی والدہ تاجہ بنت عزہ کلابیہ تھیں۔ آپ کی اولاد سیّد ابنِ عنبہ کے بقول تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوجعفر محمد اکبر، (۲)۔ابوہاشم محمد اصغر، بقول مروزی آپ کی والدہ حسینیہ تھیں، (۳)۔ابوحسن علی سیّد ابوطالب مروزی کے بقول آپ صاحب سیرین من یمن تھے اور آپ کی کثیر اولاد تھی۔

بیت اوّل ابوحسن علی بن حسین امیر بن محمد اکبر ثائر آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ، (۲)۔حسن امیر سیرین۔

بطن اوّل حسن بن ابوحسن علی سیّد جعفر اعرجی بغدادی کے بقول آپ اپنے والدِ محترم کے بعد سیرین کے حاکم بنے ان کے لیے امور کا انتظام کرنا آسان رہا انھوں نے حدود کو قائم کیا۔ جرائم پر سزائیں مقرر کیں اور وہ بہت سخت تھے۔ ان کو بتایا گیا کہ لوگ اس کے فرزند یحییٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ اپنے والد کو معزول کر دے اور اگر وہ معزول کرنے کے قابل نہیں تو اسے قتل کر دے، لہٰذا اس نے اپنے بیٹے کو گرفتار کر لیا اور قید میں قتل کر دیا۔[۴]

لیکن بقول ابنِ عنبہ حسن بن ابوحسن علی کا ایک فرزند یحییٰ امیر سرین بن حسن تھا جو کہ بہت ظالم تھا جس نے امارت کی حرص میں اپنی اولاد کا قتل کیا اور یہ صاحبِ اولاد تھا۔[۵]

بیت ثانی ابوہاشم محمد اصغر بن حسین امیر بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ھواشم کہلاتی ہے اور اس خاندان کو ''اُمراء'' بھی کہا جاتا ہے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۸۹ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۴۲ ۳۔عمدۃ الطالب،ص ۱۴۱ ۴۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۲۶۱ ۵۔عمدۃ الطالب،ص ۱۳۳

سیّدجعفراعرجی کہتے ہیں کہ ابو ہاشم محمد اصغر ینبع کے امیر تھے اور یہ منصب آپ کو اپنے والدِ محترم کی وفات کے بعد مِلا آپ نے اِنتظام سنبھالا ، آپ کی اولاد صرف ایک فرزند عبداللہ بن ابو ہاشم محمد اصغر کے علاوہ کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی اور اس عبداللہ کی اولاد بھی صرف ایک فرزند ابو ہاشم محمد بن عبداللہ سے جاری ہوئی اور اس ابو ہاشم محمد بن عبداللہ بن ابو ہاشم محمد اصغر کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابی الفضل جعفر، (۲)۔علی، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔حسین اصغر۔

بطن اوّل ابی الفضل جعفر بن ابو ہاشم محمد بن عبداللہ آپ کی اولاد ایک فرزند امیر تاج المعالی محمد سے جاری ہوئی جن کی والدہ آل ابی لیل حسن موسوی داوودی حسنی خاندان سے تھی اور آپ حمزہ بن وہاس سلیمانی حسنی کے بعد مکہ کے ولی بن گئے۔

سیّد ابنِ عنبہ حسنی کہتے ہیں کہ شیخ تاج الدین حسنی نے کہا کہ امیر تاج المعالی محمد کے والد اور دادا دونوں امیر مکہ تھے اور تاج المعالی ان کی ہی طرف سے امیر بنے تھے اور میں کہتا ہوں بنی سلیمان اور بنی موسیٰ کے مابین جنگ اس کی دلیل ہے کہ انھوں نے امارت جنگ کے دوران لے لی اور شیخ ابوالحسن عمری کی نص ہے کہ یہ حضرات مکہ کے امیر تھے اور میں اس بارے میں نہیں جانتا مگر جو میں نے ذِکر کیا کہ یہ حضرات ینبع کے امیر تھے اور خدا جانتا ہے اور عبداللہ ان کے والد ابو ہاشم محمد اور جد حسین الامیر ینبع کے امیر تھے واللہ اعلم اور سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں کہ شیخ تاج الدین بن معیہ حسنی نے کہا کہ یہ حضرات مکہ کے امیر تھے اور میرے نزدیک بھی یہ حضرات مکہ کے امیر تھے اور بنی سلیمان حمزہ بن وہاس نے تاج المعالی کے بعد ان سے مکہ کی امارت لی اور پھر دونوں حسنی خاندان آپ میں نبرد آزما ہوئے اور امارت بنی موسیٰ کو دوبارہ منتقل ہوگئی۔اس لحاظ سے عمری نسابہ کی دلیل درست ہے اور ابی فضل جعفر بن ابی ہاشم محمد بن عبداللہ اپنے پہلے دور میں مصری خلفاء (فاطمین) کا خطبہ پڑھا کرتے تھے، چنانچہ عباسی علماء نے ان کے خطبے کو قطع کرنے کے لیے (عباسیوں کو) مکتوب تحریر کیے اور انھوں نے جواب دیا اور عباسیوں کی دعوت قائم ہوئی اور اس (ابی الفضل جعفر) نے کعبہ کے اِردگرد جن تختیوں پر مصریوں کے نام کندہ تھے اُن کو توڑ دیا اور ان کو بغداد بھیجا اور شیخ ابوالحسن عمری نے ذِکر کیا کہ ان کا لقب مجد المعالی تھا۔[۱]

تاج معالی کی وفات ۴۸۷ ہجری میں ہوئی اور آپ کی اعقاب بقول سیّد جعفر اعرجی کثیر تھی تاج معالی محمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔امیر شمیلہ، (۲)۔فضل، (۳)۔ابوفلیتہ قاسم اوّل امیر شمیلہ بن تاج المعالی محمد بن ابی فضل جعفر۔

بقول ابنِ عنبہ آپ عالم فاضل اور محدث تھے۔آپ کی عمر سو سال سے زیادہ تھی آپ کی اولاد خراسان میں ہوئی یہ معلوم نہیں کہ وہ صاحبِ اعقاب تھی یا درج تھی۔واللہ اعلم۔[۲]

دوئم فضل بن تاج المعالی محمد کی اعقاب ''فی صح'' تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انقرض ہوگئے۔

سوئم ابی فلیتہ قاسم بن تاج المعالی محمد بن ابی الفضل جعفر سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ اپنے والد کے بعد ولی مکہ بنے اور ۵۱۷ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کی امارت کی مدت تقریباً تیس سال تھی آپ کی اولاد میں (۱)۔امیر عیسیٰ، (۲)۔امیر فلیتہ تھے ان میں امیر فلیتہ بن قاسم بن تاج المعالی محمد بقول سیّد اعرجی آپ کی اولاد میں کافی رجال تھے اور یہ بطن ھواشم میں سے ایک ہے۔امیر فلیتہ صاحب فضل تھے آپ کی وفات ۵۲۷ ہجری میں ہوئی اور مہدی رجائی نے آپ نے نو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ہاشم، جن کو تاج الدین اور عمدۃ الدین بھی کہا گیا اور آپ امیرِ مکہ تھے، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔قطب الدین عیسیٰ جو کہ مستنجد باللہ کی طرف سے امیرِ مکہ تھے، (۵)۔مالک، (۶)۔شکر، (۷)۔مفرج، (۸)۔موسیٰ، (۹)۔القاسم۔[۳]

ان میں ہاشم بن امیر فلیتہ بن قاسم بن تاج المعالی محمد بقول ابنِ عنبہ کہ آپ نے تلوار کے زور پر اپنے بھائی اور بھتیجوں سے مکہ کی امارت لے لی۔ ان کے بھائیوں یحییٰ اور عبداللہ نے حاکم سے نزاع کیا اور انھوں نے ان پر غلبہ پا لیا۔صاحب اصیلی تحریر کرتے ہیں کہ آپ عادل سیرت والی تھے۔آپ

---

۱۔مناہل الضرب،ص ۲۶۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۳۷ ۳۔المعقبون من آل ابی طالب،جلد اوّل،ص ۸۹

کے فرزند ابوحسین قاسم نقیب مکہ تھے اور نسابہ عبدالحمید بن عبداللہ بن اُسامہ کے بقول آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کا قتل ۵۵۶ہجری میں ہوا۔آپ فارس اور شجاع تھے۔[۱]

انہی میں سے مالک بن فلیتہ بن قاسم بن تاج المعالی محمد کی اولاد سے بقول یا ابن طقطقی نسابہ محمد بن ابراہیم بن علی بن مالک المذکور تھے۔انہی میں سے امیر قطب الدین عیسیٰ بن فلیتہ بن قاسم تھے آپ کو آپ کے بھتیجے قاسم بن ہاشم کے بعد مکہ معظّمہ کی حکومت ملی۔قاسم نے اپنے والد کی وفات کے بعد حکومت پر قبضہ کرلیا تھا جب کہ حکومت اس کے چچا امیر قطب الدین عیسیٰ کی جانب جانی تھی۔اس قطب الدین عیسیٰ کی وفات ۵۷۰ہجری میں ہوئی اور آپ کی وفات کے بعد امارت آپ کے بیٹے مکثر بن عیسیٰ کی جانب گئی جس کا اپنے خاندان میں ایک جماعت سے نزاع رہا اور انھوں نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ایسا ہی چلتا رہا حتیٰ کہ اس کے بھتیجے منصور بن داؤد بن قطب الدین عیسیٰ المذکور نے اس کی مخالفت کی اور مکہ اس سے چھین لیا اور یہ ۵۹۷ہجری کا واقعہ ہے اور چھیویں صدی کے آخر تک امیر مکثر بن عیسیٰ کی وفات ہوئی پھر امیر قتادہ بن ادریس جو اس خاندان کے بنی عمام تھے نے حاکمیت منصور بن داؤد سے چھین لی۔

بقول سیّد جعفر اعرجی کہ الشیخ عبداللہ بن حنظلہ اپنی تاریخ میں رقم طراز ہیں کہ امیر قتادہ بن ادریس حسنی نے حکومت مکثر بن عیسیٰ سے سنہ ۵۹۷ میں چھین لی تھی، پھر سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ امیر عیسیٰ بن فلیتہ کی اعقاب کثیر تعداد میں حجاز میں موجود تھی۔[۲]

بطن ثانی علی بن ابی ہاشم محمد بن عبداللہ بن ابی ہاشم محمد اصغر بن حسین الامیر سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔برکتہ،(۲)۔مکثر سے جاری ہوئی جب کہ بقول یا ابن طقطقی تیسرے فرزند،(۳)۔محمد سے بھی جاری ہوئی۔

اوّل برکتہ بن حسن بن علی بن ابی ہاشم محمد کی اولاد منتشر ہوئی اور ان کو ''آل برکتہ'' کہا جاتا تھا جب کہ سیّد جلیل علامہ محمد بن سیّد فاضل المقدس احمد بن سیّد حیدر کاظمی نے اپنے والد سے روایت سنی کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ دو خاندان تھے ایک آل برکتہ جو محمد بن مالک بن امیر فلیتہ کی اولاد تھی اور دوسرا بنو ترکہ بن حسن۔

پھر سیّد جعفر اعرجی بغدادی کہتے ہیں کہ برکتہ بن حسن بن علی کی اولاد ایک فرزند مالک سے جاری ہوئی اور اس مالک بن برکہ کے دو بیٹے تھے(۱)۔محمد جس کی اعقاب جاری نہ ہوئی اس کی صرف ایک دُختر تھی جس کی شادی اپنے چچازاد مبارک سے ہوئی اور پانچ بیٹے پیدا ہوئے،(۲)۔علی بن مالک بن برکہ جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔یحییٰ جس کی اولاد سے علی تھا،(۲)۔مبارک جس کی اولاد چار ابنان سے منتشر ہوئی،(۱)۔حسن، (۲)۔حسین،(۳)۔محمد،(۴)۔زین العابدین اور مبارک اور اس کے بھائی یحییٰ کی تمام نسل خراسان میں ہے۔

دوئم مکثر بن حسن بن علی بن ابی ہاشم محمد کی اعقاب کی اکثریت حجاز اور عراق میں ہے۔آپ کی اولاد آل مطاعن حلہ میں ہے۔مکثر کی اولاد ایک فرزند مطاعن سے جاری ہوئی اور بعض جگہ اس آل مطاعن کو زعم کیا جاتا ہے کہ یہ بنو مطاعن بن عبدالکریم جن کو قتادات بھی کہا جاتا ہے جو قتادہ بن ادریس بن مطاعن بن عبدالکریم سے نسبت کی وجہ سے ہے یہ بلاشبہ مغالطہ ہے۔

یہ دوسری آل مطاعن ہے جو مطاعن بن مکثر بن حسن بن علی بن ابی ہاشم محمد سے ہے اور اس مطاعن کے تین فرزند تھے(۱)۔محمد جس کی اولاد میں زین العابدین انقرض ہوا،(۲)۔ابوالقاسم بن مطاعن جس کی اعقاب اس کے فرزند مہدی الملقب ناصرالدین سے متّصل ہوتی ہے،(۳)۔ادریس بن مطاعن جن کی اولاد ایک فرزند مطاعن سے ہے۔[۳]

سوئم محمد بن حسن بن علی بن ابی ہاشم محمد کی اولاد سے بقول صفی الدین یا ابن طقطقی نسابہ جس کی اولاد سے سیّد بہاء الدین منصور بن حسن بن منیع بن سلطان بن دھیش بن محمد المذکور تھے۔آپ شیخ مہیب اور قوی النفس رکھتے تھے آپ حلہ میں امیر ابی نمی حسنی کے وقوف مکہ کے نائب کی حیثیت سے داخل ہوئے اور حلہ میں رہائش اختیار کرلی۔[۴]

۱۔اصیلی فی انساب الطالبین،ص ۹۸ ۲۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۲۶۹ ۳۔مناہل الضرب،ص ۲۷۰ ۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۹۸

بطن ثالث عبداللہ بن ابو ہاشم محمد بن عبداللہ بن ابو ہاشم محمد اصغر بن حسین الامیر آپ کی اولا دسیّد جعفر اعرجی کے بقول ایک فرزند سروی سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو آل سروی کہتے ہیں۔ آپ کے نام سے قلعہ سیّد سروی، رفیعہ کے مابین مشہور ومعروف تھے اور یہ قلعہ بالکل خراب ہو چکا ہے صرف کچھ نقاشی کے اثرات باقی ہیں سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ میں اپنے کچھ سفروں میں اس کے پاس سے گزرا ہوں۔

بطن رابع حسین اصغر بن ابی ہاشم محمد بن عبداللہ سے ایک فرزند جعفر تھا۔ اُس کی نسل کی کوئی خبر نہیں ہے۔ وہ درج تھا یا منقرض ہو گیا۔[ا]

## ۸۷۔نسل ابوجعفر محمد اکبر بن حسین الامیر بن محمد اکبر ثائر بن موسیٰ ثانی

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابومحمد جعفر جو بنی موسیٰ جون میں اوّل تھے جنھوں نے مکہ پر حکومت کی اور مہدی رجائی کے بقول آپ کی وفات سنہ ۳۶۷ ہجری میں ہوئی کہتے ہیں کہ آپ اشراف میں حکام کے مبداء ہیں اور بقول ابنِ عنبہ سن ۳۴۰ ہجری کے بعد عزیز باللہ فاطمی کی طرف سے مکہ کا حاکم انکجو رتر کی تھا۔ امیر ابوجعفر محمد نے اِسے قتل کیا اور یہ قتل قبیلہ طلیحہ، ہذیلیہ، اور بکریہ کی کثیر تعداد کے جوانوں نے کیا اور مکہ کے تمام معاملات بیس سال تک ابومحمد جعفر امیر کے ہاتھ میں رہے۔ اُن کی بہت اولاد تھی جن میں ایک فرزند عبداللہ قود بھی تھا جسے اس کے والد نے انکجو ر کے قتل کے بعد مصر بھیجا اور وہ انقرض ہوا، اس کی اولاد باقی نہ رہی ایک جھوٹا شخص مصر سے کہنے لگا کہ میں علیان بن جماعۃ بن موسیٰ بن مصعب بن ضاحی بن نعمان بن عاصم بن عبداللہ قود المنذ کور ہوں۔ اس کا نسب درست نہیں ہے اس کی (علیان کی) اولاد مصر میں تھی۔نقیب مصر المعروف بابن جوانی نسابہ نے علیان کے نسب کو رد کیا اور پھر جرائد الطالبین میں اس نسب کو باطل ثابت کیا۔[۲]

اور بقول سیّد جعفر اعرجی کہ عبداللہ قود کو ان کے والد ابی محمد جعفر امیر نے مصر خلیفہ عزیز باللہ فاطمی کے پاس انکجو رتر کی کے قتل کے بعد بھیجا کہ انکجو ر تر کی کے بدلے آپ عبداللہ قود کو قتل کر دیں جب کہ عزیز فاطمی ایک تر کی غلام کے بدلے ایک علوی جو اُس کی اپنی قوم سے تھا کیسے قتل کر سکتا تھا اُس نے ان کو معاف کر دیا اور انعام واکرام اور خلعت عنایت کی۔[۳]

(۲)۔حسن محترق بن ابوجعفر محمد اکبر بن حسین الامیر بقول ابنِ عنبہ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام حسین تھا۔

بیت اوّل سیّد ابومحمد جعفر بن ابوجعفر محمد اکبر بن حسین الامیر۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی (ا)۔امیر عیسیٰ ملک الحجاز، (۲)۔ابوالفتوح حسن الشجاع اپنے بھائی کے بعد حجاز کے حاکم بنے اور بقول عمری آپ کا لقب راشد باللہ تھا۔ رازی نے آپ کی کنیت ابی البرکات لکھی ہے۔ ان میں ابوالفتوح حسن بن ابومحمد جعفر بن ابوجعفر محمد اکبر آپ امیرِ مکہ تھے۔

سیّد ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ابوالفتوح حسن بن ابومحمد جعفر ۴۰۱ ہجری میں شام تشریف لے گئے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی آپ کا لقب راشد باللہ تھا اور آپ کا وزیر ابوالقاسم حسن بن علی مغربی تھا جس نے بنی جراع سے آپ کے لیے امیر المومنین کے عنوان سے بیعت لی اور آپ کے وزیر نے آپ کے لیے کعبہ سے سونا اور اموال لے لیا اور یہ لوگ شام سے رملہ تک چلے گئے اُس زمانے میں حاکم ایک اسماعیلی تھا جو مصر پر غالب آنے والے عبیدیوں میں سے ایک تھا، جب حاکم (اسماعیلی) ان تک پہنچا تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑی اس نے خزانوں کے منہ کھول دیئے اس نے (ابوالفتوح کے حامی) بنی جراع کو زمینیں عنایت کیں اور ان کے ذہن کے مطابق ان کو دولت دی تو بنی جراع حاکم کے ساتھ مل گئی انھوں نے ابوالفتوح کو دھوکا دیا۔ اِسی دوران ابوالفتوح کو خبر موصول ہوئی کہ اس کے چچازادوں نے مکہ پر قبضہ کر لیا ہے تو انھیں خوف محسوس ہوا اور وہ غنیمت کے اموال پر راضی رہے۔ ان کا وزیر ابوالقاسم مغربی ان کے خوف سے بھاگ گیا۔ یہ ۴۰۲ ہجری کا واقعہ ہے پھر ابوالفتوح حاکم کے پاس گئے اور معافی مانگی اور اپنی غلطی کو مغربی سے منسوب کیا۔ گورنر نے انھیں معاف کر دیا پھر وہ حجاز آئے اور حاکم رہے حتیٰ کہ ۴۳۰ ہجری کو فوت ہوئے۔[۴]

ا۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۷۰ ۲۔عمدۃ الطالب، صف ۱۳۴۔۱۲۳ ۳۔مناہل الضرب فی انصاب العرب، ص ۲۶۲ ۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۳۸

امیر ابوالفتوح حسن بن ابی محمد جعفر بن ابوجعفر محمد اکبر کا بقول عمری آپ کا ایک فرزند شریف اجل امیر مکہ ابوعبداللہ محمد شکر تاج المعالی تھے جو کہ صاحب جود والکرم تھے آپ کی صرف ایک دُختر تھی جس کا نام "تاج الملوک تھا"۔

بقول عمری کہ مجھے ایک شخص نے کہا کہ ابوحسن محمد بن سعدان المعروف بابن صاحب الفتوح نے کہا کہ ان کی والدہ صیرفی کی دُختر تھیں اور امیر فتوح ان کے والد اور دادا منقرض تھے اور اس کا تعلّق امیر تاج المعالی شکر سے تھا جو عراق اور حجاز میں مشہور تھا۔ شیخ عمری کہتے ہیں کہ یہ اس شخص کے حکم سے تھا جسے محمد بن سعدان صیرفی کہا جاتا تھا جو سیّدہ تاج الملوک بنتِ امیر تاج المعالی شکر کے نانا تھے، انھوں نے جنگی علاقوں سے امیر شکر تاج المعالی کے لیے ایک جاریہ پائی اور اس جاریہ کے ساتھ ایک بچہ تھا جس کا باپ (امیرِ شکر) یہ نہیں جانتا اس لیے اس نے اسے پالا اور تعلیم دی پھر (وہ محمد بن سعدان) اِسے دریزی کے پاس لے گیا اور کہا یہ امیرِ شکر تاج المعالی کا بیٹا ہے اور اس کا نام جعفر ہے۔[۱]

اور دریزی کو دینار فراہم کیے اور اس کا نفقہ فراہم کیا اور ایسے شخص کے ساتھ گیا جو اسے مکہ لے گیا اور جب داخل ہوا اور امیرِ شکر سے کہا یا امیر میں نے جنگی علاقوں میں آپ کے ہمراہ جہاں لڑ رہا تھا آپ کی جاریہ کو پایا اس کے ساتھ یہ بچہ تھا اور میں نے سوچا یہ آپ کا ہوگا اور مجھے یقین نہیں تھا کہ ایسا ہو گا لہٰذا میں نے اپنا پیسہ اس پر خرچ کیا اور اِسے آپ کے پاس لے آیا اگر یہ سچ ہے تو آپ نے بڑا کام کیا اور اگر جھوٹ ہے تو اس سے آپ کا کیا نقصان ہوگا امیرِ شکر نے کہا میں نے جھوٹ بولا خدا کی قسم میں اسے نہیں جانتا۔ اس نے اسے اچھا انعام دیا اور جو دریزی نے لڑکے پر خرچ کیا وہ بھی عطا کیا اور جو ساتھ گیا اُسے بھی عطا کیا، پھر اس لڑکے کے بارے میں کافی باتیں ہونے لگیں تو امیرِ شکر نے اس سے کہا اگر میں نے دوبارہ تمھیں اپنے علاقے میں دیکھا تو تمھاری گردن اُڑا دوں گا۔ تو وہ شخص جو اس کے ہمراہ آیا تھا اور اس کے غلام کے ہمراہ اسے وہاں لے کر گیا، چنانچہ جب بھی کسی قوم کے پاس سے گزرتا تو کہتا یہ امیرِ شکر تاج المعالی کا فرزند ارجمند ہے۔ اس کے والد نے اسے نکال دیا تا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ خود کو ثابت کرے چنانچہ اُس نے زبردستی تمام جہازوں پر قبضہ کر لیا اور سب کا مال حاصل کر لیا حتیٰ کہ سوادِ عکبرا بھی حاصل کر لیا۔ الشیخ ابوالحسن عمری کہتے ہیں کہ میں اُس زمانے میں بغداد میں تھا چنانچہ حجاز سے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عراز اسود طاہری حسینی کے ہمراہ ایک وفد میرے پاس آیا اور مجھے قصہ تفصیل سے سنایا پھر میں عکبرا گیا اور اس (لڑکے) سے نہ ملا نقیب عکبرا شریف ابی الغنائم ابنِ اخی بصری المعروف بابن بنت ازرق جن کو میں جانتا تھا انھوں نے کہا یہ قصہ ختم ہے اور آپ آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں دلیل سے معذرت خواہ ہوں۔ (یا دلیل میرے لیے ممکن نہیں ہوسکتی۔)

چنانچہ میں نے اس لڑکے کے نسب کی بدعنوانی کو چھوڑ دیا اور میں نے اس کو نظم وضبط دینے کا عہد کیا اور یہ ابی الغنائم حسنی نقیب عکبرا کی کتاب میں رقم ہے کہ اس لڑکے کی ملاقات ایک گروہ سے ہوئی تو اسے گرفتار کر لیا گیا اور اس کی شناخت کی گئی اور وہ گروہ اس سے الگ ہوگیا پھر اس نے والی عکبرا کو رشوت میں بڑی رقم دی حتیٰ کہ اسے زبردستی چھڑایا گیا اس نسب کے دعویدار (لڑکے) اور اس کے صاحب (جو شخص اس کے ساتھ تھا) کی خبر پھر موصول نہیں ہوئی کہا جاتا ہے کہ وہ مر گیا واللہ اعلم اور یہ کلام عمری کا ہے۔[۲]

زمانۂ قدیم میں لونڈیوں سے بھی اولاد جاری ہوتی تھی کیونکہ اُس وقت لونڈیوں کی خرید وفروخت عام تھی ایسے میں عرب حضرات جہاں جاتے اپنی ضرورت کے تحت لونڈی یا جاریہ خرید لیتے خاص کر جنگی محاذوں پر اور پھر ان سے اولادیں بھی ہو جاتیں۔ مگر مذکورہ قصے میں یہ بات سامنے آئی کہ امیرِ شکر معالی نے ایک اور عورت سے ہمبستری کی اور اس کے سسر نے جب کچھ عرصے بعد اس جاریہ کو ایک بیٹے کے ساتھ دیکھا تو یہ محسوس کیا کہ ہوسکتا ہے یہ امیرِ شکر کا ہی بیٹا ہو، چنانچہ اُس لڑکے کو جاریہ سے لے کر دریزی کے حوالے کیا اور اس کی پرورش کر کے ایک خاص وقت میں مکہ لایا گیا اور اس کا قصہ سنایا گیا تو امیرِ شکر نے اس کو اپنانے سے اِنکار کر دیا اور اس لڑکے کو ساتھ لے کر آنے والا شخص ہر جگہ یہی کہتا کہ یہ امیرِ شکر المعالی کا بچہ ہے۔

---

۱۔ مناہل الضرب، ص ۲۶۵ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۳۶۔۱۳۵

اب اس قصے میں چند احتمال ہیں۔

۱۔ اوّل ہوسکتا ہے کہ یہ بچہ امیرِ شکر تاج المعالی کا ہو اور اُس کو ویسے ہی اس پر شک ہوا ہو، کہ میری شہرت اور دولت کی وجہ سے اس بچے کو میرا بیٹا بتایا جا رہا ہے، اس لیے احتیاطی تدابیر کے طور پر اُس نے اِس سے انکار کیا، کیونکہ اُس وقت DNA ٹیسٹ نہیں تھا کہ شناخت ہو سکے۔

۲۔ دوم ہوسکتا ہے بچے کو لے کر آنے والے حضرات امیرِ شکر تاج المعالی سے بڑی رقم حاصل کرنا چاہتے ہوں اور سیاسی طور پر ایک مہم گھڑ کر امیر کے پاس آئے ہوں۔

۳۔ سوئم جاریہ ایسی عورت ہوتی ہے جس کی مختلف آقاؤں سے ہمبستری ہو چکی ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ امیرِ شکر تاج المعالی سے ہمبستری کے بعد بغیر عدت پوری کیے وہ کسی دوسرے سے ہمبستر ہوئی ہو اور یہ بچہ وجود میں آیا ہو۔ خود اس جاریہ کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ اس لیے شہرت اور امارت دیکھتے ہوئے اس نے بھی اقرار کر لیا ہو کہ یہ امیرِ شکر تاج المعالی کا بچہ ہے۔

۴۔ چہارم یہ بچہ جس کا بھی ہو یہ طے ہے کہ اس کے والد نے اس کو اپنانے سے اِنکار کر دیا چاہے امیرِ شکر تاج المعالی ہو یا کوئی اور ہو لیکن لڑکے نے جب تک اشراف سے منسوب ہونا بہتر سمجھا اور اُس کے وہم و گمان میں یہ بات سما گئی کہ وہ امیرِ شکر تاج المعالی حاکم حجاز کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اس شرف کی خاطر وہ اپنے دعوے پر قائم رہا ہو۔

تاہم اس کا دعویٰ سچا بھی ہوسکتا ہے اور اگر آج اس شخص کی اولاد موجود ہو تو اُس کا معاملہ ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا، لیکن نسابین کا جھکاؤ اس لڑکے کی دروغ گوئی پر ہے اُن کے نزدیک یہ لڑکا ہی کذاب ہے۔ واللہ اعلم۔

پھر سیّد ابنِ عنبہ حسنی فرماتے ہیں کہ جملہ امیرِ شکر تاج المعالی منقرض ہوئے اور یہ لڑکا جھوٹا تھا، چنانچہ امیر تاج المعالی کی وفات ۴۶۴ ہجری میں ہوئی اور مکہ کی امارت امیر حمزہ بن وہاس سلیمانی حسنی کے پاس چلی گئی اور بنی موسیٰ ثانی اور بنی سلیمان ان دو حسنی قبائل میں سات سال جنگ رہی اور آخر امیر محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن ابی ہاشم کو امارت ملی جن کا ذِکر ہم گزشتہ اوراق میں کر آئے ہیں۔

## ۸۸۔ نسل عبداللہ اکبر بن محمد اکبر ثائر بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ

نسابین کے مطابق آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابی جعفر محمد المعروف ثعلب اور بقول از ورقانی تغلب، (۲)۔ احمد، (۳)۔ علی ابنِ عنبہ کے بقول ان تینوں کی والدہ دُختر رحال سلمیٰ تھیں اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں ان کی والدہ کا تعلّق بنو سلیم سے تھا۔

بیت اوّل احمد بن عبداللہ اکبر بقول با بن طقطقی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ جعفر، (۲)۔ ابراہیم۔

اوّل جعفر بن احمد بن عبداللہ اکبر کی اولاد سے وھاش بن عبداللہ بن حیدر بن جعفر المذ کور تھے، جب کہ مہدی رجائی نے حسن بن جعفر المذ کور کی اولاد بھی تحریر کی ہے۔

دوم ابراہیم بن احمد بن عبداللہ اکبر آپ کی اولاد سے حسن بن کثیر بن ابراہیم المذ کور تھے۔ اور اس حسن بن کثیر کی تین اولادیں تھیں (۱)۔ کثیر، (۲)۔ ابراہیم، (۳)۔ رکاب اور ان میں رکاب بن حسن کے تین فرزند تھ (۱)۔ حیران، (۲)۔ محمود، (۳)۔ مسلم۔

پھر حیران بن رکاب کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا اس علی بن حیران کے چار پسران تھے (۱)۔ محمد، (۲)۔ یحییٰ، (۳)۔ محیا، (۴)۔ عرفہ، اور عرفہ بن علی کے بھی تین ہی فرزند تھے (۱)۔ سفرح، (۲)۔ عطیہ، (۳)۔ حسن۔ [۱]

بیت ثانی علی بن عبداللہ اکبر بن محمد اکبر ثائر حرانی آپ کی اولاد سے ایک سلسلۂ نسب سیّد مہدی رجائی نے تحریر کیا ہے جو اس طرح ہے الشریف

۱۔ الاصیلی فی انساب الطالبیین، ص ۱۰۰

یحییٰ بن حمود بن محمد بن مازن بن ہاشم بن ہاشم بن دخیل اللہ بن احمد بن ہاشم بن ہادی بن عیادۃ بن مسیّب بن عواد بن سائب بن حمدان بن جماز بن عواد بن ابراہیم بن مسیّب بن سائب بن حماد بن محمد بن احمد بن جماز بن مسیّب بن رزق اللہ بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن سلیمان بن علی المذکور۔[۱]

## ۸۹۔نسل ابی جعفر محمد ثعلب بن عبداللہ اکبر بن محمد اکبر ثائر حرانی

سیّد جعفر اعرجی نے ابوجعفر محمد ثعلب کا لقب تغلب تحریر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد کو تغالبہ کہا جاتا ہے جب کہ سیّد ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد کو ثعالبہ کہا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ارجمند عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسن،(۲)۔احمد،(۳)۔علی،(۴)۔یحییٰ،(۵)۔محمد جب کہ بابن طقطقی نسابہ نے چھٹا فرزند ابوالیل تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل احمد بن عبداللہ بن ابی جعفر محمد ثعلب ابنِ عنبہ اور جعفر اعرجی کا کہنا ہے کہ ان کی نسل منتشر ہوئی جن کو بنو احمد کہا جاتا ہے اور وہ صعید اور مصر میں ہیں۔

بیت ثانی حسن بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب سیّد صفی الدین ابی عبداللہ محمد نسابہ طقطقی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسین،(۲)۔محمد۔

اوّل حسین بن حسن بن عبداللہ کی اولاد سے ایک فرزند عبداللہ تھا۔

دوئم محمد بن حسن بن عبداللہ کی اولاد سے ثعلب بن محمد بن محمد المذکور تھے جن کے دو پسران تھے(۱)۔علی،(۲)۔حسین، پہلی شاخ میں علی بن ثعلب کی اولاد سے حسین بن علوک بن علی المذکور تھے۔ دوسری شاخ میں حسین بن ثعلب کی اولاد سے حسن، حسین، سلامہ ابنان ثعلب بن فاضل بن سلامہ بن حسین المذکور تھے۔[۲]

بیت ثالث یحییٰ بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب کی اولاد موسیٰ بن محمد بن بابل بن حسین بن یحییٰ المذکور تھے اور ان کے تین پسران تھے(۱)۔حسان،(۲)۔بکیر،(۳)۔محمد، ان میں حسان بن موسیٰ کے تین فرزند تھے،(۱)۔قبول،(۲)۔ثابت،(۳)۔شہاب اور بکیر بن موسیٰ کا ایک فرزند عبداللہ تھا اور محمد بن موسیٰ کا ایک فرزند مھنا تھا۔

بیت رابع ابوالیل بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب بقول بابن طقطقی نسابہ آپ کی اعقاب محمد بن غانم بن صہبانہ بن حمزہ بن بلدح بن ابی الفرج بن ابی الیل المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔ یہ قول صاحب اصیلی کا ہے۔ مہدی رجائی نے ابی الیل کی اولاد کا ذِکر ابی الیل بن یحییٰ بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب کے عنوان سے کیا ہے۔

بیت خامس محمد بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب صاحب اصیلی کے مطابق آپ کی اعقاب علی بن عبداللہ بن محمد المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔[۳]

## ۹۰۔نسل علی (بابن سلمیہ) بن عبداللہ بن ابوجعفر محمد ثعلب

آپ کا نام علی اور عرفیت بابن سلمیہ تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین الشدید،(۲)۔یحییٰ،(۳)۔ابی عبداللہ سلیمان۔

بیت اوّل یحییٰ بن علی المعروف بابن سلمیہ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو بنو عیسیٰ کہا جاتا تھا۔ سیّد ابنِ عنبہ حسنی کہتے ہیں کہ آپ کے دس فرزند تھے اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں ان سے دس بطون تھے جن میں ایک فرزند(۱)۔سبیع بن عیسیٰ تھا، جس کی اولاد کو آل سبیع کہا جاتا تھا۔ ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ یہ بطن مکہ میں تھا اور دوسرا فرزند(۲)۔سلامہ بن عیسیٰ تھا جس کی اولاد سے شرف الدین علی بن جمال الدین یوسف بن

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۹۵ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۰۱۔۱۰۰ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۰۱

علی بن غانم بن یحییٰ بن مفلح بن عزیز بن سلامہ المنذ کور تھا۔

اس سیّد شرف الدین علی بن جمال الدین یوسف کے تین پسران تھے(۱)۔محمد جو کہ درج تھا،(۲)۔عمید الدین عبدالمطلب بقول ابنِ عنبہ اس کا علم نہیں آپ کی اعقاب ہیں یا نہیں ممکن نہیں کہ آپ کی اعقاب ہوں تو آپ انقرض ہوئے،(۳)۔سیّد نورالدین غانم آپ کی اولاد میں ایک دُختر کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جس کی والدہ اُم الولد تھی۔سیّد نورالدین غانم کی وفات بھرموز شیراز میں ہوئی۔[۱]

بیت ثانی حسین الشدید بن علی المعروف بابن سلمیہ بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد الشدید،(۲)۔احمد الشدید اور ان کی اولاد کو اشداء کہا جاتا ہے۔

اوّل محمد الشدید بن حسین الشدید بقول صاحب الاصیلی آپ کی اعقاب منجد بن عطیہ بن حسین بن محمد الشدید المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔

دوئم احمد الشدید بن حسین الشدید آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔عبداللہ جس کا فرزند علی تھا۔(۲)۔احمد جس کا فرزند داؤد تھا،(۳)۔جعفر۔[۲]

بیت ثالث ابوعبداللہ سلیمان بن علی المعروف بابن سلمیہ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی جن میں (۱)۔حسین تھا۔جب کہ صفی الدین بابن طقطقی نسابہ کے مطابق آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۲)۔محمد ازرق،(۳)۔احمد،(۴)۔ابراہیم اوّل محمد ازرق بن سلیمان کا ایک فرزند عبداللہ تھا۔دوئم احمد بن ابی عبداللہ سلیمان کے دو فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔عبداللہ اور اس کا ایک فرزند محمد تھا۔

سوئم ابراہیم بن ابی عبداللہ سلیمان کا ایک فرزند حسن تھا۔[۳]

## ۹۱۔نسل حسین بن ابی عبداللہ سلیمان بن علی المعروف بابن سلمیہ بن عبداللہ

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ابوالبشر ضحاک،(۲)۔عیسیٰ جب کہ بابن طقطقی نسابہ کے بقول تیسرے فرزند،(۳)۔علی سے بھی اولاد جاری ہوئی۔

بیت اوّل ابوبشر ضحاک بن حسین کی اولاد میں ایک فرزند جعفر تھا اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔آپ علم الانساب کے ماہر تھے بقول بابن طقطقی نسابہ کی بقول مؤرخ ابوالفضل عبدالرزاق بن احمد شیبانی کہ بیان کیا۔نسابہ احمد بن مھنا عبیدلی نے کہ اُنھوں نے اپنے چچا کی علی بن مھنا کی تحریر نقل کی اور انھوں نے نسابہ کبیر عبدالحمید بن عبداللہ بن اُسامہ کی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم تقی عبداللہ بن اُسامہ بن احمد بن علی بن محمد بن عمر بن یحییٰ بن حسین نقیب نے کہا کہ سال ۵۰۲ ہجری کو میں حج کے لیے گیا اور میرے ساتھ عزیز الدین ابونزار عدنان بن عبداللہ بن مختار تمہارے نانا تھے (یعنی عبدالحمید نسابہ حسینی کے نانا) ایک رات ہم مسجد حرم میں جمع تھے کہ لوگوں نے ایک شخص کے گرد ہجوم کر لیا وہ سب ان کی تعظیم کر رہے تھے میں نے (تقی عبداللہ بن اُسامہ) نے سوال کیا کہ یہ کون ہیں تو تمہارے نانا ابی نزار عدنان نے جواب دیا یہ جعفر بن ابی البشر ضحاک حسنی امام حرم ہیں۔ابی نزار عدنان نے کہا میں ضعیف ہوں اور ان کے پاس نہیں جا سکتا تم ان کے پاس جاؤ اور سلام کرو میں اُٹھا ان کا ماتھا چوما اور سلام کیا ابوعبداللہ جعفر نسابہ چھوٹے قد کے آدمی تھے انھوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو، تو میں (تقی عبداللہ بن اُسامہ) نے کہا میں آپ کے چچازادوں میں سے ایک ہوں اور عراق سے آیا ہوں تو انھوں نے کہا تم علوی ہو۔میں نے کہا جی میں علوی ہوں انھوں نے کہا علی ابنِ ابی طالبؑ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی تم حسنی ہو حسینی ہو محمدی ہو عباسی ہو یا کہ عمری ہو تو میں نے کہا میں حسینی ہوں ابوعبداللہ جعفر نسابہ نے کہا کہ حسین بن علی علیہ السّلام کی اولاد صرف ایک فرزند امام زین العابدینؑ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔امام محمد باقرؑ،(۲)۔حسین اصغر،(۳)۔زید شہید،(۴)۔علی اصغر،(۵)۔عمر اشرف،(۶)۔عبداللہ باہر، تم ان میں سے کس کی اولاد ہو تو میں نے کہا میں زید شہید کی اولاد ہوں۔ابوعبداللہ جعفر نسابہ نے کہا زید شہید بن امام زین العابدینؑ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۳۹ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۰۲ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۰۳۔۱۰۲

(۱)۔حسین ذی العبرۃ، (۲)۔عیسیٰ موتم اشبال،(۳)۔محمد تم ان میں سے کس کی اولاد ہو؟ تو میں نے کہا میں حسین ذی العبرۃ کی اولاد ہوں۔ اس پر ابوعبداللہ جعفر نسابہ نے کہا حسین ذی العبرۃ بن زید شہید کی اولاد بھی تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یحییٰ، (۲)۔حسین قعدد، (۳)۔علی، تم ان میں سے کس کی اولاد ہو؟ تو میں نے کہا یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کی اولاد ہوں اس پر انھوں نے کہا یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی (۱)۔القاسم، (۲)۔حسن زاہد، (۳)۔حمزہ، (۴)۔محمد اصغر،(۵)۔عیسیٰ، (۶)۔یحییٰ، (۷)۔عمر تم ان میں سے کس کی اولاد ہو تو میں نے کہا عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کی اولاد ہوں اس پر ابوعبداللہ جعفر نسابہ نے کہا عمر بن یحییٰ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد محدث، (۲)۔ابی منصور محمد تم ان میں سے کس کی اولاد ہو؟ تو میں نے کہا: احمد محدث بن عمر بن یحییٰ کی اولاد ہوں اس پر انھوں نے کہا احمد محدث بن عمر بن یحییٰ کی اولاد ایک فرزند حسین نسابہ نقیب سے جاری ہوئی اور حسین نسابہ نقیب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔زید،(۲)۔یحییٰ تم ان میں سے کس کی اولاد ہو؟ تو میں نے کہا: یحییٰ بن حسین نقیب بن احمد محدث کی اولاد ہوں اس پر ابوعبداللہ جعفر نسابہ نے کہا یحییٰ بن حسین نسابہ نقیب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابی علی عمر، (۲)۔ابی محمد حسن تم ان میں سے کسی کی اولاد ہو؟ تو میں نے کیا میں ابی علی عمر بن یحییٰ بن حسین نسابہ نقیب کی اولاد ہوں، اس پر وہ گویا ہوئے کہ ابی علی عمر بن یحییٰ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی حسین محمد، (۲)۔ابی طالب محمد،(۳)۔ابی غنائم محمد تم ان میں سے کس کی اولاد ہو؟ تو میں نے کہا: ابوطالب محمد بن ابی علی عمر کی اولاد ہوں تو ابی عبداللہ جعفر نسابہ نے کہا۔ ابوطالب محمد بن ابی علی عمر کی اولاد ایک فرزند ابوحسن علی نقیب سے جاری ہوئی اور اس کا ایک فرزند احمد بن ابوحسن علی نقب تھا اور احمد بن ابوحسن علی کا ایک فرزند اُسامہ تھا کیا تم اُسامہ کے فرزند ہو تو میں نے کہا جی میں (عبداللہ تقی) اُسامہ کا بیٹا ہوں۔[۱]

بقول سیّد بابن طقطقی حسنی آپ کی اولاد میں یحییٰ بن احمد بن علی بن جعفر ابی عبداللہ نسابہ المذکور تھے۔

بیت ثانی علی بن حسین بن ابی عبداللہ سلیمان: آپ کی اعقاب موسیٰ بن محمد بن علی المذکور سے جاری ہوئی جن کے تین فرزند تھے(۱)۔محمود، (۲)۔احمد، (۳)۔عزیز۔

اوّل محمود بن موسیٰ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔عریطہ، (۲)۔فلیتہ

دوئم احمد بن موسیٰ کی اولاد میں احمد بن مفرج بن یحییٰ بن احمد المذکور تھے۔

سوئم عزیز بن موسیٰ کی اولاد میں احمد بن حمدان بن عزیز المذکور تھے۔

## ۹۲۔نسلِ عیسیٰ بن حسین بن ابی عبداللہ سلیمان بن علی المعروف بابن سلمیہ

سیّد صفی الدین محمد نسابہ کے بقول آپ کے چھے فرزند تھے(۱)۔جعفر،(۲)۔ابوحسین، (۳)۔عبداللہ،(۴)۔حسین،(۵)۔سریع، (۶)۔عبدالکریم۔ ابنِ عنبہ نسابہ حسنی نے صرف عبدالکریم کا ذِکر کیا باقی حضرات کا ذِکر نہیں کیا، جب کہ باقی پانچ حضرات کی اولاد کا ذکر صفی الدین بابن طقطقی نسابہ نے بھی نہیں کیا۔ اِس عبدالکریم بن عیسیٰ بن حسین کی اولاد میں بقول بابن طقطقی نسابہ دو فرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔مطاعن۔

بیت اوّل عبداللہ بن عبدالکریم بن عیسیٰ کی اولاد ایک فرزند فھید سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو ''آل فھید'' کہتے ہیں اور اس فھید بن عبداللہ کے دو پسران تھے(۱)۔منصور، (۲)۔قاسم اوّل قاسم بن فھید کا ایک فرزند تھا جس کا نام عبدالکریم تھا۔

دوئم منصور بن فھید کا ایک فرزند محمد بدرالدین تھا جو سیاہ رنگت والا تھا وہ عراق میں مکۃ المکرّمہ کے موقوفات کے نائب کی حیثیت سے داخل ہوئے پھر معزول کر دیئے گئے اور مصر کا سفر کیا۔[۲]

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۲۷۔۱۲۶،عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۰۴۔۱۰۳،طبع ایران، انصاریان

۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۰۵

بیت ثانی مطاعن بن عبدالکریم بن عیسیٰ :۔ بقول بابن طقطقی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ثعلب، (۲)۔ادریس۔
بطن اوّل ثعلب بن مطاعن کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا۔

بطن ثانی ادریس بن مطاعن کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔شبرقہ جس کا ایک فرزند علی مدینے کا قاضی تھا، (۲)۔حسین کا ایک فرزند ادریس تھا، (۳)۔ابی عزیز قتادہ آپ ینبع اور مکہ کے امیر تھے۔ابی عزیز قتادہ بن ادریس بن مطاعن کے بارے میں ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ تلوار کے زور پر حجاز کے حاکم بنے اور ھواشم کو ملک سے بے دخل کیا اور سنہ ۵۹۷ ہجری کو امیر محمد بن مکثر بن فلیتہ حسنی کو قتل کیا اور امارت آج ابی عزیز قتادہ کی اولاد میں ہے اور امیر قتادہ طاقتور اور جبار تھا۔خلیفہ ناصر عباسی یا اس کے والد مستنصر نے امیر قتادہ کو عراق بلایا تو امیر قتادہ مکہ سے عراق گیا جب وہ غری شریف کے پاس پہنچا کوفہ کے لوگ اس سے ملنے کے لیے باہر آ گئے اور وہ ان میں ایک ہو گیا۔ایک گروہ کے پاس ایک شیر تھا جو زنجیر میں باندھا ہوا تھا، جب قتادہ نے اسے دیکھا تو کہا کہ میں اس ملک میں داخل نہیں ہوں گا جہاں شیر ذلیل ہو یعنی زنجیر میں قید ہو اور پھر آپ حجاز واپس آ گئے اور خلیفہ ناصرالدین کو اس متعلق ابیات تحریر کیں۔[۱]

امیر ابی عزیز قتادہ کی وفات ۶۱۸ ہجری میں ہوئی، بقول ابنِ عنبہ آپ کے بھائیوں اور چچاؤں کی بھی اعقاب تھی اور آپ کی اپنی اولاد نو پسران سے جاری ہوئی جن کو ''قتادات'' کہا جاتا ہے، لیکن سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے ان میں سے صرف تین کا ذِکر کیا (۱)۔امیر حسن والی مکہ، (۲)۔امیر مکہ راجع، (۳)۔امیر علی اکبر، جب کہ صاحب اصیلی نے، (۴)۔علی اصغر تحریر کیا اور حسن کی جگہ (۵)۔ادریس کا ذِکر کیا یوں اس طرح دو مصادر کو مِلا کر پانچ پسران سامنے آتے ہیں اور سیّد مہدی رجائی نے (۶)۔ابوایوب حنظلہ اور (۷)۔حسین کا ذِکر کیا لیکن اولاد اُن کی ہی باقی رہی جن کا تذکرہ ابنِ عنبہ نے کیا۔میرے خیال میں ایسا ہی ہے۔پہلی شاخ میں علی اصغر بن امیر ابی عزیز قتادہ کی اولاد سے فیمار اور ہاشم ابنان راجع فخرالدین (جن کی والدہ ہندیہ تھیں) بن حسن بن علی اصغر المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں راجع بن امیر قتادہ کے دو فرزند تھے (۱)۔قتادہ، (۲)۔غانم، تیسری شاخ میں امیر ادریس بن امیر ابی عزیز قتادہ آپ کو ابونمی حسنی نے قتل کر کے سنہ ۶۶۴ ہجری میں امارت پر قبضہ کر لیا۔آپ کی ایک ہی دختر تھی جس کا نام سیّدہ شمسیہ تھا۔

بقول ابنِ طقطقی کہ نجم الدین حمزہ بن ثوبہ بن حتیرش علوی عبیدلی نے مجھے بتایا کہ اس شمسیہ بنت ادریس بن ابی عزیز قتادہ کی شادی ابی نمی محمد بن حسن بن علی امیر اکبر بن ابی عزیز قتادہ سے ہوئی تھی۔ان دونوں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا تو ابی نمی نے اپنی بیوی سے کہا اگر تمہیں امید ہے کہ میں تمیں طلاق دوں تو تم منصور بن مجاز حسینی امیر مدینہ یا مقبل بن مجاز حسینی سے شادی کر لو گی تو شمسیہ نے کہا خدا کی قسم ان میں سے ایک سے شادی کروں گی پھر ابی نمی نے شمسیہ کو طلاق دی اور جب مقبل بن مجاز حسینی کو اس کی خبر ہوئی تو اُس نے سیّدہ شمسیہ سے شادی کر لی اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔[۲]

کہتے ہیں ادریس بن قتادہ کی ایک اور دُختر بھی تھی جس کا نام فاطمہ تھا۔اس کی شادی عجلان امیر مکہ سے ہوئی تھی اور اس کی ایک اور دُختر بھی تھی جس کا نام اُم ودان تھا۔اس کی شادی الشریف رمیثہ بن ابی نمی محمد حسنی سے ہوئی اور ان سے ان کا ایک فرزند احمد بن رمیثہ پیدا ہوا اور وہ سنہ ۷۴۰ ہجری کے بعد فوت ہوئیں اور ان کا بیٹا احمد بن رمیثہ اپنی والدہ سے تھوڑا پہلے فوت ہوا۔[۳]

چوتھی شاخ میں امیر حسن بن ابی عزیز قتادہ الامیر آپ اپنے والدِ محترم کے بعد مکہ کے والی بنے آپ کی حکومت میں اہلِ مکہ اور عراق کے قافلے کے درمیان ایک فتنہ اُٹھا جس کے نتیجے میں عراقی قافلے کے سردار کو قتل کر دیا گیا۔امیر حسن نے اس کا سر میزاب کعبہ پر لٹکا دیا اور جب فتنہ ختم ہوا تو امیر حسن کو دارالخلافہ (بغداد) سے معافی مانگنی پڑی۔[۴]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۴۱ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۰۶۔۱۰۵ ۳۔عقد الثمین ۶۔۴۲۶، رقم ۳۴۴۳، ۶۔۴۶۵ رقم ۳۵۴۸ ۴۔عمدۃ الطالب،ص ۱۴۲

## ۹۳۔نسل امیر علی اکبر بن امیر ابی عزیز قتادہ بن ادریس بن مطاعن

سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں۔ آپ کے بھائیوں کی اعقاب کثیر تھی اور آپ کی اولاد ایک فرزند ابی سعد حسن سے جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی والدہ حبشیہ اُم الولد تھیں۔ سیّد جعفر اعرجی بیان کرتے ہیں کہ کچھ حجازی قبائل نے خود کو بنوقتادہ کے کچھ افراد سے ملایا تاکہ بنوقتادہ کی حکومت کو گرا کر کسی اور حکومت کا بندوبست کریں چنانچہ وہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان کی طرف آئے اور ابی سعد حسن ایک قلیل گروہ کے ہمراہ ان کی طرف گیا تو اُن کی والدہ (حبشیہ) ایک اُونٹ پر سوار ہو کر ان کی طرف گئی اور ان کو بلایا تو امیر ابی سعد حسن فوراً ماں کے پاس آ گئے تو ان کی والدہ نے فرمایا۔ میرے بیٹے کیا تم یہ لشکر دیکھ رہے ہو اور یہ ایک لاکھ سے زیادہ جنگجو ہیں اور آپ نے ایک مقام حاصل کیا ہے اگر آپ ان پر فتح حاصل کریں یا قتل ہو جائیں تو لوگ کہیں گے کہ رسولِ خداؐ کا بیٹا قتل ہوا یا رسولِ خداؐ کا بیٹا فتح مند ہوا لیکن اگر تم میدان سے بھاگے تو لوگ کہیں گے کہ کالی عورت کا بیٹا بھاگ گیا۔ ان دو امروں (احکام) میں سے تم کس کو پسند کرتے ہو تو ابی سعد حسن نے اپنی والدہ سے کہا خدا آپ کو جزائے خیر دے تب وہ میدان میں گئے اور فتح مند ہوئے اور لوگوں نے ان کی مہمات کے بارے میں جو کچھ دیکھا اس کے بارے میں باتیں کرنا شروع کر دیں۔[۱]

آپ کی وفات سنہ ۶۵۱ ہجری میں ہوئی اور آپ کی اولاد ایک فرزند امیر نجم الدین ابی نمی محمد سے جاری ہوئی۔ ابنِ طقطقی نسابہ کے بقول آپ سیّد بنی حسن اور شیخ بنی حسن تھے اور حجاز کے امیر تھے آپ نے اپنے دادا کے بھائی ادریس بن قتادہ کو قتل کیا اور حجاز کی امارت ان سے چھین لی کیونکہ یہ امارت میں ان کے شریک تھے۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ برس تھی۔[۲]

## ۹۴۔نسل امیر نجم الدین ابی نمی محمد بن ابی سعد حسن بن علی اکبر بن ابی عزیز قتادہ حسنی

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے امیر ادریس بن قتادہ کو قتل کر کے حجاز کی مکمّل امارت حاصل کر لی بقول ابن عنبہ حجاز کی امارت آپ کی اولاد میں جاری ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ امیر راجع بن قتادہ نے اپنے بھتیجے ابی سعد حسن بن علی بن قتادہ سے بعض جنگوں میں اپنے ماموں جو کہ اشرافِ مدینہ بنی حسین شہید تھے یعنی اولادِ سیّد یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ سے تھے وہ اپنے بھانجے کی مدد کے لیے نکلے اور ان کا سردار ''امیر عیسیٰ المقلب'' ''حرون'' جو اپنے زمانے میں فارس بنی حسینؑ تھا جب ابی سعد حسن نے اس خروج کی خبر سنی تو اپنے فرزند نجم الدین ابی نمی محمد کو ینبع میں پیغام بھیجا اس وقت ابی نمی کی عمر سترہ سال یا اس سے کم تھی۔ امیر عیسیٰ الملقب حرون کے ہمراہ سات گھڑسوار تھے تو ابی نمی اپنے والد کی اِطلاع پر ینبع کے لوگوں کے ہمراہ آئے اور راستے میں ہی امیر عیسیٰ حرون کا سامنا کیا اور اُن لوگوں کو بھی ابی نمی ساتھ لائے جو اُن کے مخالف تھے چنانچہ امیر عیسیٰ کو شکست ہوئی اور وہ شکست کھا کر اپنے شہر واپس آئے اور جب ابونمی مکہ واپس آئے تو اپنے مال میں اپنے والد کو شریک کیا اور وہ تب تک والد کے ساتھ حجاز پر حکومت کرتے رہے جب تک ان کا والد نوّے سال کی عمر تک فوت نہ ہو گیا۔ آپ کو کئی بار مکہ سے نکالا گیا۔ ابی نمی نے مصری فوج سے جنگ کی اور ان پر فتح حاصل کی آپ بہت دلیر تھے اور کوئی بھی آپ جیسا نہیں تھا۔ بقول ابن عنبہ آپ کے تیس بیٹے تھے۔[۳]

اور ابنِ عنبہ نے ان میں سے آٹھ کا ذِکر کیا ہے۔ صاحب اصیلی کہتے ہیں آپ کی کئی دُختران تھیں اور پسران میں (۱)۔ طاہر کی والدہ حبشیہ تھیں، (۲)۔ ابوعرادہ رمیثہ آپ کا نام منجد اور لقب ''اسدالدین'' تھا۔ آپ کی والدہ حبشیہ تھیں (۳)۔ لبید کی والدہ بدویہ تھیں، (۴)۔ زید اوّل آپ کی والدہ رضویہ تھیں۔ آپ کو ادریس بن قتادہ کے بعض غلاموں نے قتل کیا کیونکہ آپ کے والد نجم الدین ابونمی محمد نے ادریس بن قتادہ کو قتل کیا تھا، (۵)۔ علی آپ کی والدہ حبشیہ تھیں، (۶)۔ ابومحمد حمیضہ عزیزالدین کی والدہ حبشیہ تھیں، (۷)۔ سیف کی والدہ بھی حبشیہ تھیں، (۸)۔ منصور، (۹)۔ عاطف، (۱۰)۔ عطیفہ، (عطاف) یہ تینوں مادری بھائی تھے، (۱۱)۔ حمزہ کی والدہ حسنیہ تھیں، (۱۲)۔ حسان کی والدہ رضویہ تھیں، (۱۳)۔ عنبہ کی والدہ حبشیہ تھیں، (۱۴)۔ مہدی، (۱۵)۔ عطیفہ

۱۔عمدۃ الطالب، ص۱۴۲، مناہل الضرب فی انساب العرب، ص۲۷۶ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۱۰۶ ۳۔عمدۃ الطالب، ص۱۴۳

امیر سیف الدین حاکم مکہ جس کی والدہ قبیسیہ تھیں، (۱۶)۔ابوسعید شمیلہ جن کی والدہ مکاثرہ تھیں،(۱۷)۔زید الثانی عزالدین، (۱۸)۔ابومحمد عبداللہ عضدالدین، یہاں تک ابنِ طقطقی نسابہ کی روایت تھی انھوں نے عطیفہ کا نام تین بار تحریر کیا، جن میں ایک عطیفہ عطاف تھا اور عاطف کا نام بھی دو مرتبہ تحریر کیا اب یہاں سے آگے مہدی رجائی کی روایت کا بیان ہے، (۱۹)۔ابوغیث عمادالدین امیر جن کو ان کے بھائی حمیضہ نے قتل کیا، (۲۰)۔راجح، (۲۱)۔ابودعیج، (۲۲)۔عبدالکریم، (۲۳)۔ابوسعد، (۲۴)۔القاسم، (۲۵)۔مقبل، ۷۴۲ میں وفات پائی، (۲۶)ابوسوید۔

بیت اوّل ابوعرادہ رمیثہ بن نجم الدین ابی نمی محمد کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام منجد تھا اور لقب ''اسدالدین'' تھا، بقول سیّد جعفر اعرجی آپ عالی ہمت اور نیک سیرت انسان تھے۔ آپ کی وفات ۷۴۶ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں امارت رہی۔ سیّد ضامن بن شدقم کے بقول آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوسلیمان احمد شہاب الدین، (۲)۔ابوشہاب ثقبہ اسدالدین اعقاب منتشر ہوگئی،(۳)۔مغامس اعقاب تھی،(۴)۔مبارک، (۵)۔ابوسریع عجلان عزالدین، (۶)۔سند۔

اس کے علاوہ آپ کی ایک دُختر بھی تھی جس کا نام عمرۃ اُم محمد تھا۔اس کی شادی شریف عاطف بن دعیج کے ساتھ اور اس کی اولاد تعداد میں تھی اور اس کی وفات ۸۱۰ ہجری کے قریب مکہ میں ہوئی آپ کی والدہ بنی ھذیل سے تھیں۔[۱]

بطن اوّل ابوسلیمان احمد بن رمیثہ آپ کی اولاد میں ایک بیٹی فاطمہ تھی جس کی شادی الشریف عنان بن مغامس بن رمیثہ سے ہوئی اور پھر طلاق ہو گئی۔ آپ (احمد ابوسلیمان) کی وفات ۸۱۱ ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ کو جنت المعلا میں دفن کیا گیا۔[۲]

ابوسلیمان احمد بن رمیثہ کے دو پسران تھے(۱)۔احمد جو درج تھا،(۲)۔محمود جس کی اعقاب تھی بقول جعفر اعرجی، (۳)۔سلیمان درج فوت ہوئے۔ ان میں محمود بن ابوسلیمان احمد کے بارے میں بقول ابنِ عنبہ آپ کے لیے اموال حلہ سے ہر سال بیس ہزار دینار مقرر تھا اور بقول ابنِ عنبہ آج بھی موقوفات کے وکیل سیّد محمود اور ان کے بھائی احمد کے لیے یہ رقم حجاز لاتے ہیں۔[۳]

ان میں احمد بن ابوسلیمان احمد بن رمیثہ اپنے بھائی محمود سے چھوٹے تھے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے اعقاب میں شمسیہ نامی بیٹی تھی جس کی شادی اپنے چچازاد نورالدین علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی نمی سے ہوئی اور محمد بن علی پیدا ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ احمد درج تھے۔[۴]

دوسری شاخ میں محمود بن ابی سلیمان احمد کا بیٹا محمد تھا۔محمد بن محمود کے بارے میں ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو نوجوانی میں بمطابق ۷۸۶ ہجری مکہ مکرمہ میں دیکھا۔اس کی وفات ۸۰۳ ہجری میں ہوئی اور یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات پر آپ کا بیٹا کم سن تھا اور اس کی عمر پانچ سال تھی جب اس کی وفات ہوئی اور محمد بن محمود بن احمد ابی سلیمان کا اس کے علاوہ اور کوئی بیٹا نہیں تھا۔اور محمد بن محمود کی جانب ایک دعی نے نسب جوڑا جو اس سے پہلے کسی اور نسب سے کہلاتا تھا جو نسب کہ ثابت نہیں تھا اور پھر اس نے دعویٰ کیا کہ میں محمد بن محمود کا فرزند ہوں لیکن جو اس کے نسب سے واقف تھے اُس نے یہ دعویٰ اُن سے چھپایا اور حیرت انگیز طور پر وہ عمر میں محمد بن محمود سے بڑا تھا اور اُس کا جھوٹا دعویٰ اُس کو، کی گئی تنبیع سے زیادہ مشہور تھا۔ اُس کو اپنے اظہار کے لیے درست وقت نہیں مِلا لیکن بہت سے جاہل اور بے وقوف اس کو صحیح علوی سمجھ بیٹھے کہ مکہ کے علوی کی نسل تھا۔ یہ شخص کافی عرصہ کرمان، یزد اور فارس میں رہا۔[۵]

بطن ثانی ابوشہاب ثقبہ بن رمیثہ بن نجم الدین ابی نمی محمد سیّد جعفر اعرجی کے بقول ان کی اعقاب منتشر ہوگئی۔سیّد مہدی رجائی نے آپ کے چار پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔احمد، (۲)۔حسن، (۳)۔علی، (۴)۔مبارک سنہ ۷۸۳ میں فوت ہوا اس کے علاوہ ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام فاطمہ اُم محمد تھا بقول فاسی الشرف احمد بن عجلان کی شادی اس سے ہوئی اور ان کا ایک بیٹا محمد ہوا، اور ایک دُختر اُم کامل ہوئی۔

پہلی شاخ میں احمد بن ثقبہ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی۔

۱۔العقد الثمین، جلد ۶، ص ۴۲۲، رقم ۳۴۲۴ ۲۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۲۲ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۴۹۔۱۴۸
۴۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۳۰۰۔۲۹۹ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۴۹

دوسری شاخ حسن بن ثقبہ بقول فاسی یہ وہی تھا جس کو اس کے چچازاد احمد بن عجلان نے تبدیل کیا چنانچہ حسن بن ثقبہ اپنے بھائی احمد اس کے بیٹے علی اور عنان بن مغامس کے ساتھ گرفتار ہو گیا اور احمد بن عجلان کی وفات کے بعد اِسے رہا کر دیا گیا۔ اُس وقت یہ اندھا تھا اور اس کی وفات جمعرات گیارہ شعبان ۸۱۶ میں بمقام مکہ ہوئی، اور اسے معلّا میں دفن کیا گیا اور جب وہ ساٹھ سال کی عمر یا اس کے قریب پہنچا تو ثقبہ کا آخری فرزند فوت ہو گیا۔[۱]

تیسری شاخ میں علی بن ثقبہ بقول فاسی کے بقول آپ بہادر تھے اور آپ مکہ کی ولایت کے ارادے سے دیارِ مصر آئے اور اسکندریہ میں گرفتار کر لیا گیا، اِن کی وفات یہاں ہی ۷۰۰ ہجری کے آخری دس سالوں میں ہوئی۔

بطن ثالث مغامس بن رمیثہ بن نجم الدین ابی نمی محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی ابولجام زین الدین عنان اور محمد۔

پہلی شاخ میں عنان بن مغامس بن رمیثہ کی اولاد میں ایک فرزند علی اور ایک دُختر اُم علی فاطمہ تھی بقول فاسی اس کی شادی شریف حسن بن عجلان امیر مکہ سے ہوئی اور ایک فرزند علی پیدا ہوئے اس سے پہلے اس کی شادی میلب بن مبارک بن رمیثہ سے ہوئی تھی اور ایک فرزندان سے بھی فارس نامی تولد ہوا۔[۲]

بطن رابع مبارک بن رمیثہ بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول سیّد ابن عنبہ داوودی کہ میں نے اس کو عراق میں دیکھا جب یہ وفد کے ہمراہ سلطان اویس بن شیخ حسن کے سامنے پیش ہوا۔[۳]

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔عقیل، (۳)۔احمد المعروف ہذبانی اور آپ کی دو دُختران (۱)۔فریعہ اور (۲)۔نصیرۃ ان میں فریعہ بنتِ مبارک کی شادی شریف احمد بن عجلان سے ہوئی اور نصیرہ بنتِ مبارک کی شادی الشریف عنان بن مغامس بن رمیثہ سے ہوئی۔ پہلی شاخ میں علی بن مبارک بن رمیثہ کی اولاد میں نو فرزند تھے (۱)۔شفیع، (۲)۔مبارک، (۳)۔فارس، (۴)۔حوارس جن کو معکال بھی کہا گیا، (۵)۔ابوسعد، (۶)۔میلب، (۷)۔ھیازع، (۸)۔منصور، (۹)۔مسور، دوسری شاخ میں عقیل بن مبارک کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن، (۲)۔فواز، تیسری شاخ میں احمد المعروف ہذبانی بن مبارک کی اولاد دو پسران (۱)۔علی، (۲)۔جار اللہ سے چلی۔

بطن خامس ابوسریع عجلان بن رمیثہ بن نجم الدین ابونمی محمد بقول سیّد جعفر اعرجی آپ کا لقب عزیز الدین تھا۔ آپ اپنے والد کے بعد حجاز کے حاکم بنے اور آپ کا اپنے بھائیوں سے اختلاف ہوا اور پھر باقاعدہ جنگ ہوئی۔ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی )(۱)۔ابوسلیمان احمد شہاب الدین، (۲)۔محمد، (۳)۔ابوحسن علی عرادالدین، (۴)۔شریف حسن حاکم حجاز ۸۲۹ ہجری مصر میں وفات پائی، (۵)۔ابوفوز کبیش، (۶)۔خرص اور عقد الثمین کی روایت کے مطابق آپ کی چار دُختران تھیں، (۱)۔ریا بنت عجلان کی شادی علی بن مبارک بن رمیثہ سے ہوئی، (۲)۔رابہ بنتِ عجلان کی شادی محمود بن احمد بن رمیثہ سے ہوئی، (۳)۔سعدانہ بنتِ عجلان کی شادی علی بن مبارک بن رمیثہ سے ہوئی، (۴)۔شمسیہ بنت عجلان کی شادی علی بن محمد من زوی عبدالکریم سے ہوئی پھر طلاق ہوئی اور دوسری شادی اپنے چچازاد شریف حسن بن ثقبہ سے ہوئی اور ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔[۴]

پہلی شاخ میں ابوسلیمان احمد بن ابی سریع عجلان بن رمیثہ کی اولاد دو پسران محمد اور مسعود سے جاری ہوئی اور آپ کی دُختران میں، (۱)۔فاطمہ، (۲)۔اُم کامل، (۳)۔اُم سعود۔

ابوسلیمان احمد بن عجلان کے بارے میں سیّد جعفر اعرجی فرماتے ہیں۔ اپنے والد کے زمانے میں ہی ان کو حکومت دے دی گئی اور ان کے والد، حکومت سے رُخصت ہوئے، انھوں نے ہتھیار اُٹھائے اور اپنی وفات تک اُٹھائے رکھے۔ آپ عادل تھے آپ کے دور میں حجاز کی حالت بہتر ہوئی۔ آپ ایک بہادر سیاست دان بھی تھے۔ آپ کے زمانے میں قافلے چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے کیونکہ انھوں نے اشراف کو نکال دیا اور غیر اخلاقی افراد کو قتل کر دیا حتیٰ کہ راستے محفوظ ہو گئے۔ مصر کے حاکم نے بھی ان سے خوف محسوس کیا۔

---

۱۔العقد الثمین، جلد۳، ص ۳۳۸۔۳۳۷، رقم ۹۸۲ ۲۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۳۴ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۱۴۹ ۴۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۰۸

دوسری شاخ محمد بن عجلان بن رمیثہ بقول جعفر اعرجی آپ صاحبِ اولاد تھے۔

تیسری شاخ میں علی بن عجلان بن رمیثہ آپ محمد بن ابوسلیمان احمد کے بعد مکہ کے حاکم بنے آپ کی وفات سنہ ۷۹۷ہجری میں ہوئی۔

چہارم شاخ میں الشریف حسن بن عجلان بن رمیثہ حاکم حجاز آپ کی وفات سنہ ۸۲۹ہجری مصر میں ہوئی اور آپ کی اعقاب بقول سیّد جعفر اعرجی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔برکات اور سیّد ضامن بن شدقم نے، (۳)۔ابوالقاسم، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔محمد کا بھی ذِکر کیا۔

ان میں برکات بن شریف حسن بن عجلان بن رمیثہ بقول سیّد ضامن بن شدقم حسینی اعرجی نسابہ آپ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔محمد شرف الدین، (۲)۔ابودعیج ھزاع، (۳)۔مھیز، (۴)۔حازم، (۵)۔احمد، (۶)۔ابوالغیث، (۷)۔منصور، (۸)۔قایتبائی۔

ان میں محمد شرف الدین بن برکات بن شریف حسن بن عجلان آپ نے اپنے چچا کو معزول کروانے کی کوشش کی آپ کی وفات ۹۰۳ہجری کو ہوئی۔ آپ کی اولاد میں بھی آٹھ پسران تھے(۱)۔قایتبائی، (۲)۔ھزاع، (۳)۔برکات، (۴)۔حمیضہ، (۵)۔رمیثہ، (۶)۔احمد جازان، (۷)۔علی، (۸)۔راجع۔

ان میں احمد جازان المعروف شہاب الدین احمد جیزانی بن محمد شرف الدین بن برکات بن شریف حسن کی والدہ زینہ بنت رومی بن مالک بن نویرہ الّسمی زبیدی مربی تھی۔ آپ کی اولاد عراق میں کثیر تعداد میں آباد ہے جو آلِ جیازنہ حسنی سے معروف ہے۔[۱]

ان میں برکات بن شرف الدین محمد بن برکات بن شریف حسن بن ابی سریع عجلان کی اولاد میں مستقل طور پر عثمانی عہد کے آخر تک امارت رہی۔ سلطان عبدالحمید خان عثمانی کے عہد میں ان میں سے شریف مکہ حسین بن علی بن محمد بن عبدالمعین بن عون بن محسن بن عبداللہ بن حسین بن عبداللہ (جدالعباداللہ) بن حسن بن ابونمی ثانی محمد بن برکات المذکور تھے۔

شریف حسین بن علی مکہ اور حجاز کے حاکم تھے۔ سلطنتِ عثمانیہ نے انھیں شریف کا خطاب دیا اور ان کی حجاز پر امارت بحال رکھی۔ ۱۹۱۰ء کے بعد سامراجی طاقتوں نے جب سلطنتِ عثمانیہ کو توڑنا چاہا تو شریف حسین بن علی کو استعمال کیا اور لارنس آف عربیہ کو آپ کی طرف بھیجا جس نے آپ کے بیٹے فیصل کے ساتھ مِل کر عربوں کو سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف اُبھارا اور دوسری طرف کیپٹن ولیم شیکسپیئر کو آلِ سعود جونجد کے حکمران تھے اُن کی طرف بھیجا تا کہ ان کو بھی سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف استعمال کریں ان دو خاندانوں نے پہلی جنگِ عظیم کے بعد عثمانی سلطنت توڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آلِ سعود نے انگریزوں سے صرف حجاز طلب کیا۔ جہاں وہ آج بھی حکومت کر رہے ہیں جب کہ شریف حسین بن علی حسنی نے تمام عرب ممالک طلب کیے اور خود کو خلیفہ المسلمین کا خطاب دیا، لہٰذا آپ کے چار بیٹوں کو چار ممالک کا حاکم بنایا گیا(۱)۔زید کو یمن کا، (۲)۔علی کو عراق کا، (۳)۔فیصل کو شام کا اور (۴)۔عبداللہ کو اُردن کا یہاں انگریزوں نے ایک چال چلی شریف حسین بن علی سے حجاز چھین کر آلِ سعود کے حوالے کر دیا اور ان کو ملک بدر کر کے قبرص منتقل کر دیا، جہاں ان کی وفات ہوتی۔ آپ کے بیٹوں کی حکومتوں میں یمن، عراق اور شام کی حکومتیں جلد ہی زوال پزیر ہو گئیں جب کہ چہارم ولایت اُردن پر آج بھی آپ کی اولاد کی حکومت قائم ہے۔

ان میں عبداللہ بن شریف حسین بن علی کی اولاد سے عبداللہ ثانی بن شاہ حسین بن طلال بن عبداللہ المذکور ہے جو آج بھی اُردن کا بادشاہ ہے۔[۲]

بیت ثانی امیر عزیز الدین حمیضہ بن نجم الدین ابی نمی محمد مصادر کی رو سے آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔محمد، (۲)۔حمزہ، (۳)۔مطاعن جن میں حمزہ کی اولاد کا تذکرہ نہیں ملتا بطن اوّل مطاعن بن حمیضہ کی اولاد سے بقول سیّد جعفر اعرجی سیّد اریب حسین بن مکی بن عبدالکریم بن مطاعن بن حمیضہ المذکور تھے۔ سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ سنہ ۱۱۹۰ہجری میں میرے دادا سیّد جعفر بن سیّد راضی نے ان کو نجف میں دیکھا تھا ان کی اعقاب بھی نجف میں تھی۔

بطن ثانی محمد بن امیر عزیز الدین حمیضہ بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول سیّد ضامن بن شدقم عبیدلی آپ کی اولاد سے محمد علی بن عطیفہ بن رضا الدین بن علاء الدین بن مرتضیٰ بن محمد بن المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔تمام، (۲)۔حسن، (۳)۔غالب، (۴)۔علی، (۵)۔قمر قماز، (۶)۔رضا الدین، (۷)۔حسین علی، (۸)۔ابراہیم۔

---

۱۔المشجر الوافی، ابی سعیدہ موسوی، عقود لولویہ از سیّد یمانی، کتاب تاریخِ مکہ، از احمد سباعی ۲۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص ۱۲۱

پہلی شاخ میں تمام بن محمد علی کی اولاد کو بنوتمام کہا جاتا ہے اور اس کے پانچ پسران تھے (۱)۔احمد، (۲)۔قنبر، (۳)۔علی، (۴)۔قمیر، (۵)۔حسین۔

دوسری شاخ میں غالب بن محمد علی بن کی اولاد میں ابراہیم بن منصور بن غالب المذکور تھے۔ تیسری شاخ میں قرقماز بن محمد علی بن محمد کی اولاد کو بنو قمرقماز کہا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی جس کی اولاد آگے دو پسران سیف اور ثابت سے جاری ہوئی۔

چوتھی شاخ حسین علی بن محمد علی بن محمد کی اولاد تین پسران (۱)۔سلطان، (۲)۔حمزہ، (۳)۔فرج اللہ، سے جاری ہوئی۔

پانچویں شاخ رضاء الدین بن محمد علی کی اولاد رمیثہ سے جاری ہوئی اور اس رمیثہ بن رضاء الدین کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔رمیمہ، (۲)۔عبدالکاظم، (۳)۔مطاعن، (۴)۔سیف الدین۔

ان میں سیف الدین بن رمیثہ کی اولاد میں سات فرزند تھے (۱)۔زینی، (۲)۔جمیل، (۳)۔حمزہ، (۴)۔حسن، (۵)۔شمس الدین، ان حضرات کی اولاد بیان نہیں ہوتی، (۶)۔فخر الدین کا ایک فرزند علی تھا، (۷)۔رضاالدین۔[۱]

ان حضرات میں رضاالدین بن سیف الدین بن رمیثہ کی اولاد دو پسران (۱)۔سیف الدین، (۲)۔جلال الدین، سے جاری ہوئی، سیف الدین کی اولاد بھی دو پسران (۱)۔علی بن سیف الدین اور (۲)۔حمزہ بن سیف الدین سے جاری ہوئی۔ ان حضرات میں پہلا خاندان علی بن سیف الدین بن رضاء الدین کا ہے، جس کی اولاد میں تین پسران تھے، (۱)۔سیّد احمد زین الدین، (۲)۔سیّد محمد عطار، (۳)۔علی۔

ان میں سیّد احمد زین الدین بن علی بن سیف الدین کی اولاد کو آلِ زینی کہا جاتا ہے۔ ان کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد زینی سے جاری ہوئی اور سیّد محمد زینی کی اولاد ایک فرزند سیّد جواد سیاہ پوش سے جاری ہوئی جن کی عرفیت امیر سجاعی تھی۔

ان میں سیّد محمد عطار بن علی بن سیف الدین حسنی کاظمی جو ادیب فاضل اور شاعر تھے آپ صاحبِ دیوان تھے۔ آپ کی وفات ۱۱۷۱ہجری میں ہوئی آپ کی اعقاب میں چار پسران تھے (۱)۔سیّد ابو محمد حسن درج، (۲)۔سیّد ابراہیم، (۳)۔سیّد احمد عطار، (۴)۔سیّد مصطفیٰ اور ایک دُختر سیّدہ فاطمہ جن کی شادی سیّد جلیل علامہ مرتضیٰ بن شرف الدین بن نصر اللہ سے ہوئی۔

## آلِ حیدری اعقاب سیّد حیدر سنی

سیّد ابراہیم بن سیّد محمد عطار بن علی بن سیف الدین بن رضا الدین بن سیف الدین بن رمیثہ بن رضاء الدین بن محمد علی بن محمد بن امیر عزیز الدین حمیضہ بن نجم الدین امیر ابی نمی محمد، سیّد ابراہیم بن سیّد محمد عطار فاضل ادیب اور شاعر تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حیدر جن کی اولاد کاظمیہ میں آل حیدر یا آل حیدری سے معروف ہے، (۲)۔سیّد باقر ان حضرات میں سیّد حیدر بن ابراہیم بن سیّد محمد عطار کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔سیّد احمد عالم فاضل، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔سیّد باقر عالم، (۴)۔سیّد جواد، (۵)۔سیّد عبدالرسول، (۶)۔عیسیٰ درج، (۷)۔سیّد عبداللہ جو بلاد عجم کے سفر پر گئے اور ان کی خبر موصول نہ ہوئی۔ اوّل سیّد احمد بن سیّد حیدر کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔محمد السیّد علامہ فقیہ آپ درج فوت ہوئے۔ آپ کی تصنیفات میں تخرج الی ابیاض مشہور ہے (۲)۔حسین، (۳)۔علی، (۴)۔مرتضیٰ، (۵)۔سیّد مہدی۔

ان میں سیّد مہدی بن سیّد احمد بن سیّد حیدر بن ابراہیم قدرۃ السادات اعلم العلماء تھے۔ آپ بغداد میں مقیم تھے اور آپ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی کے مشائخ میں سے تھے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد احمد، (۲)۔سیّد اسداللہ، (۳)۔سید ہادی، (۴)۔عبدالحمید، (۵)۔سیّد راضی ان میں سیّد احمد بن مہدی کا ایک فرزند سیّد علی نقی تھا جو صاحبِ کتاب دوحہ الحید ریہ تھا۔ یہ حضرات بڑی تعداد میں اپنے بنی اعمام کے ہمراہ بغداد اور عراق کے دوسرے علاقوں میں آباد ہیں اور ان کا ذِکر سیّد مہدی رجائی نے المعقبون میں تفصیل سے کیا اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔[۲]

---

۱۔روض المطار فی تشجیر تحفہ الازھار، ص۱۱۲ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص۱۳۴۔۱۳۳۔۱۳۲

پھر سیّد جلال الدین بن سیّد رضا الدین بن سیف الدین بن رمیثہ بن رضاء الدین بن محمد علی بن محمد بن امیر عزیز الدین حمیضہ بن نجم الدین امیر ابی نمی محمد کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ بن جلال الدین سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالحسن، (۲)۔مصطفیٰ۔

ان میں اوّل ابوالحسن بن عیسیٰ بن جلال الدین کی اولاد سے عبدالستار بن علی بن ابوالحسن المذکور تھے جو قومیسن ہجرت کر گئے اور ان کی اولاد وہیں ہوئی۔ان کی اولاد تین پسران سے تھی محمد مہدی، یوسف اور محمد حسن ان میں دوئم مصطفیٰ بن عیسیٰ بن جلال الدین آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عطیفہ سے جاری ہوئی۔ بقول سیّد جعفر اعرجی وہ مشہد الکاظم علیہ السّلام میں ایک طاقتور شخصیت تھے۔ آپ نے مشہد الکاظمؑ کی خدمت کی اس وجہ سے اُن کے پاس مشہد کے اوقاف کالتاجی وغیرہ کی تولیت تھی اور وہ میرے والدِ محترم کے اصحاب میں سے تھے ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔علی۔[۱]

بیت ثالث سیّد عزیز الدین زید بن نجم الدین ابی نمی محمد آپ سواکن کے حاکم تھے۔ آپ کی والدہ اور دادی دونوں ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ سے تھیں۔ آپ کو یہاں زہر دے دیا گیا تو آپ سواکن سے عراق آ گئے اور متولی نقابۃ الطاہریہ عراق بن گئے آپ کریم جواد اور شجاع تھے آپ کی وفات حلہ میں ہوئی اور آپ کو مشہد غروی شریف لے جا کر دفنایا گیا۔ آپ کی اولاد نہیں تھی۔[۲]

بیت رابع شمیلہ بن نجم الدین ابی نمی محمد آپ شاعر تھے۔ آپ کی نسل سے محمد بن حازم بن شمیلہ المذکور تھے جو کہ فرسان بنی حسن میں سے ایک تھے۔ان کی والدہ دُختر امیر حمیضہ بن ابی نمی تھے۔ آپ عراق گئے اور وہاں مشاہیر سے بغداد میں ملاقات کی پھر تبریز گئے اور سلطان سعید اوّیس بن شیخ حسن سے ملاقات کی جس نے آپ کو انعام واکرام سے نوازا پھر مکہ معظّمہ واپس آ گئے اور یہاں ہی وفات پائی۔[۳]

بیت خامس سیف بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول سیّد جعفر اعرجی آپ اپنے والد کی سب سے چھوٹی اولاد تھے اور آپ سے احمد بن سیف المذکور تھے جو جمال الدین ابنِ عنبہ کے ایام میں خراسان میں ایک وفد کے ہمراہ داخل ہوئے جس میں ان کے ماموں مبارک بن علی بن مالک ہاشمی حسنی بھی تھے۔

بیت سادس عضد الدین ابی محمد عبداللہ بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول سیّد ابنِ طقطقی آپ حجاز سے عراق داخل ہوئے اور سلطانِ اعظم محمود غازان بن ارغون کا قصد کیا۔اس نے آپ کو انعام اور اموال دئیے جن میں حلہ میں ایک قطعہ اراضی تھا۔ آپ کے لیے شیخ فخر الدین علی بن محمد بن اعرج حسینی نے کتاب ''جوہر القلادۃ فی نسب بنی قتادہ تحریر کی اور اس میں آپ کی مدح بیان کی۔

بقول صاحب مناہل الضرب آپ کی اولاد صرف ایک فرزند شمس الدین محمد سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں تین پسران (۱)۔احمد اور، (۲)۔محمد، (۳)۔نورالدین علی تھے۔ اوّل الذکر دونوں کی والدہ دُختر زید بن ابی نمی تھیں۔سیّد جمال الدین احمد ابنِ عنبہ نے کہا کہ یہ دونوں شیراز میں درج تھے اور ان کا مدفن علی بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کے مزار میں ہے اور یہ امیر ابواسحاق بن امیر محمود شاہ کے ایام حکومت کی بات ہے۔[۴]

بقول سیّد جعفر اعرجی تیسرے فرزند سیّد نورالدین علی بن شمس الدین محمد بن عضد الدین عبداللہ آپ بقول سیّد جعفر اعرجی عمید السادات عراق تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شمس الدین محمد جن کی والدہ شمیہ بنت شریف شہاب الدین احمد بن رمیثہ بن ابی نمی تھیں، (۲)۔سیّد حبیب اللہ، (۳)۔مغامس۔[۵]

بیت سابع عطیفہ بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول سیّد مہدی رجائی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔مبارک، (۳)۔مسعود ان میں اوّل محمد بن عطیفہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عطیفہ، (۲)۔مبارک، (۳)۔ویبر ان میں ویبر بن محمد بن عطیفہ کی اولاد ایک فرزند عنقا سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو ''بنو عنقا'' کہا جاتا ہے۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ۲۸۱ ۔ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۴۴ ۔ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۱۴۴

۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب، ص ۱۴۵ ۔ ۵۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۲۹۹

بیت ثامن راجح بن نجم الدین ابی نمی محمد ضامن بن شدقم نسابہ کے بقول آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔لحاف جن کی اولاد سے جندب بن جنحیدب بن لحاف المذکور تھے،(۲)۔غانم،(۳)۔حمزہ جس کی اولاد سے محمد اور حمزہ ابنان جاراللہ بن حمزہ المذکور تھے۔

بیت تاسع حسان بن نجم الدین ابی نمی محمد بقول فاسی آپ کی اولاد میں عطاف تھا۔[۱]

بیت عشر ابودعیج بن ابی نمی نجم الدین محمد بقول مہدی رجائی آپ کی اولاد میں تین فرزند(۱)۔ابوسوید،(۲)۔جسار،(۳)۔عطاف تھے ان میں ابوسوید بن ابودعیج کے دو فرزند تھے،(۱)۔فیاض،(۲)۔محمد۔

بیت واحد عشر عبدالکریم بن ابی نمی محمد نجم الدین کی اولاد سے ابوسعد اور احمد ابنان حازم بن عبدالکریم المذکور تھے۔[۲]

## ۹۵۔نسل یحییٰ صاحب دیلم بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ

آپ کی والدہ قریبہ بنتِ رکیح بن ابی اعبیدہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب تھیں جو کہ ہند بنت ابی عبیدہ کی سگی بھتیجی تھیں بقول عمری عبداللہ محض نے دونوں پھپھی بھتیجی سے شادیاں کیں آپ نے امام جعفر الصادقؑ۔ابان بن تغلب اور دوسروں سے روایات نقل کیں اور ایک جماعت نے آپ سے بھی روایات نقل کیں۔آپ جنگ فخ میں حسین بن علی بن حسن مثلّث بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط کے ساتھ موجود تھے۔آپ واقعہ فخ کے بعد مُدّت تک بیابان کی خاک چھانتے رہے کیوں کہ عباسی آپ کو خطرہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ آپ ہارون رشید کے خوف سے دیلم چلے گئے جہاں اہلِ دیلم نے آپ کی بیعت کر لی۔ہارون نے فضل بن یحییٰ کو امان نامہ دے کر بھیجا کافی خط و کتابت کے بعد آپ نے امان نامہ قبول کیا اور ہارون کے پاس آ گئے اور کچھ عرصہ بعد ہارون رشید نے آپ کو قتل کروا دیا۔[۳]

بقول شیخ ابوالحسن عمری آپ کی چار دُختران تھیں(۱)۔رقیہ،(۲)۔عاتکہ،(۳)۔قریبہ بنتِ مریہ،(۴)۔فاطمہ جوام الولد سے تھیں اور رجال میں، (۱)۔علی کی والدہ اُم الولد تھیں،(۲)۔ابراہیم اُم الولد سے تھے،(۳)۔عیسیٰ المعروف اخی صفیہ آپ صفیہ بنتِ علی الطیب بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے مادری بھائی تھے،(۴)۔عبداللہ اکبر کا ایک فرزند ابراہیم تھا جس کی اولاد نہ تھی،(۵)۔عبداللہ اصغر،(۶)۔صالح ابن بربریہ،(۷)۔محمد ابن تیمیہ اثینی۔[۴]

بقول سیّد جعفر اعرجی کہ یحییٰ صاحب دیلم کا ایک فرزند جعفر نام کا بھی تھا۔اس جعفر بن یحییٰ بن عبداللہ محض کا ایک بیٹا محمد تھا جو مصر چلا گیا اور وہاں سے مراکش کے علاقوں میں گیا جہاں اس کی بیعت کی گئی یہاں آپ کو شربت میں زہر دے دی گئی اور آپ درج فوج ہو گئے۔

بقول عمری شیخ شرف عبیدلی کا قول ہے کہ یحییٰ صاحب دیلم کی اولاد صرف محمد اثینی سے جاری ہوئی جس کی والدہ خدیجہ بنتِ ابراہیم بن طلحہ بن عمر بن عبیداللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔[۵]

آپ کی وفات ہارون رشید کی قید میں ہوئی بقول ابوالحسن عمری آپ کی پانچ اولادیں تھیں(۱)۔عیسیٰ درج تھے،(۲)۔عاتکہ،(۳)۔ادریس، (۴)۔ابوحسین احمد،(۵)۔عبداللہ محدث۔

رازی کہتے ہیں آخری تین حضرات کی والدہ فاطمہ بنتِ ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ تھیں۔

بیت اوّل ادریس بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم۔ابوالحسن عمری شیخ شرف عبیدلی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کا ایک فرزند ابوالعباس محمد تھا جس کے مصر میں دو فرزند تھے جن میں سے ایک کا ماموں ابوالقاسم فافا محمدی تھا اور دوسرا احمد درج تھا اور تین دُختران بھی تھیں۔[۶]

---

۱۔عقد الثمین، جلد پنجم، ص۲۱۰ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص۱۴۴۔۱۴۳ ۳۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص۱۲۲

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۲۴۶۔۲۴۵ ۵۔المعقبون من ولد امیرالمومنین، (۳۲۲۔۳۲۱) ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۲۴۶

جب کہ المجدی فی انساب الطالبین کا جو نسخہ طبع ہوا اُس کے حاشیہ میں تحریر ہے کہ ابوالعباس محمد بن ادریس بن محمد اثینی کی دو دُختران تھیں اور سیّد جعفر اعرجی بھی کہتے ہیں کہ ابوالعباس محمد بن ادریس کی دو دُختران تھیں اور کوئی بیٹا نہیں تھا جو ان تک نسب جوڑے وہ کاذب ہے۔[۱]

فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ حجاز، مصر اور شام میں ایک قوم ادریس بن محمد اثینی سے منسوب ہے۔ یہ باطل ہے صحیح نسب ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کا ہے۔[۲]

یوں یہ بیت ختم ہے ان کی اولاد کا آج دُنیا میں باقی ہونا ممکن نہیں اور آج ادریس بن محمد اثینی سے جڑنے والے کا نسب یقیناً باطل ہے۔

بیت ثانی ابوحسین احمد بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم شیخ ابوالحسن عمری اپنے اُستاد شیخ شرف عبیدلی کا قول بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایک دُختر اور چار فرزند تھے (۱)۔قریبہ، (۲)۔محمد درج، (۳)۔احمد، (۴)۔سلیمان، (۵)۔یحییٰ۔

بطن اوّل سلیمان بن ابوحسین احمد آپ کی ایک دُختر تھی، جس کا نام اُمِ زرین تھا۔

بطن ثانی یحییٰ بن ابوحسین احمد بقول ابوطالب مروزی آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ بن موسیٰ جون تھی۔ آپ کے پانچ پسران تھے (۱)۔عیسیٰ، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔محمد، (۴)۔صالح، (۵)۔سلیمان ان میں عیسیٰ کے علاوہ باقی چاروں کو بقول عمری ابنِ ابی الساج نے قید کیا جب کہ بقول جعفر اعرجی ان کو ابوالساج اشروسنی نے مدینہ میں ایک تنگ گھر میں قید کیا اور اس میں دھواں چھوڑ دیا جبسِ دم سے ان حضرات کی موت واقع ہوئی اور ان کو بقیع میں ایک ہی قبر میں دفن کیا۔عمری کہتے ہیں ان چار حضرات میں ابراہیم کے علاوہ تینوں کی اولاد نہ تھی۔ ابراہیم کی دو دُختران تھیں۔

بقول سیّد ابوطالب مروزی یحییٰ بن ابوحسین احمد کی اولاد صرف ایک فرزند عیسیٰ سے جاری ہوئی اور بقول ابوطالب مروزی عیسیٰ بن یحییٰ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی ثعلب، (۲)۔سلیمان ضریر اور کہا کہ ان کی اعقاب قلیل ہے۔[۳]

اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے دو اُوپر بیان ہوئے (۳)۔علی، (۴)۔حسین، (۵)۔یحییٰ الملقب فطیسا۔

بقول شیخ ابوالحسن عمری کہ عیسیٰ بن یحییٰ بن ابوحسین احمد بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم کی عدۃ اولاد تھی جن میں سے ایک روم کے قیدیوں میں تھا اور پھر رِہا کر دیا گیا پھر کہتے ہیں بقول شیخ شرف عبیدلی میں نے اِس (عیسیٰ) کی اولاد سے ایک کو مصر میں دیکھا اُس کی عرفیت ابی تمیم بن زید تھی اس کے نسب کو دیکھتے ہوئے کچھ ابوالحسن نے مجھے کہا لیکن میں نے اس کی تحریر میں کوئی شک نہ پایا۔[۴]

بقول ابنِ عنبہ حسنی عیسیٰ بن یحییٰ کے اوّلین حضرات کی اولاد تھی اور حسین بن عیسیٰ فی صح تھا اور ابوحسین احمد بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم کی اعقاب قلیل تھی۔[۵]

میرے نزدیک اس بطن میں سے بھی کسی کا باقی ہونا بہت مشکل ہے، جو کوئی بھی اس بطن سے نسب ظاہر کرے اس کے لیے بہت مشکل ہے۔ اس کو عادل گواہی کے علاوہ نسابین کی تحقیق بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔

## ۹۶۔عبداللہ محدث بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم

آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط تھیں۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی چار بیٹیاں اور کئی بیٹے تھے۔ بیٹیوں میں (۱)۔فاطمہ، (۲)۔زینب، (۳)۔رقیہ کا نام عمری نے تحریر کیا ہے جب کہ چوتھی دُختر کا نام سیّد جعفر اعرجی نے (۴)۔قریبہ تحریر کیا اور رجال میں (۱)۔احمد جو کہ درج تھا، (۲)۔محمد، (۳)۔سلیمان، (۴)۔ابراہیم اور بقول مروزی ان کا نام ابراہیم باقلانی تھا اور آخر الذکر تینوں کی والدہ عاتکہ بنت

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۳۱۰ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۳۲۔۳۱ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۸

۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۴۷ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب الطالب، ص ۱۵۴

عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ محض تھیں۔

بیت اوّل محمد بن عبداللہ محدث بن محمد اثینی سیّدعزیزالدین مروزی ازورقانی کے بقول آپ کے پندرہ پسران تھے جن میں سے اکثر کی اولاد تھی پھر مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ مجھے یقین نہیں کہ تین کے علاوہ کسی اور کی اعقاب باقی رہی ہوگی۔ واللہ اعلم۔[۱]

بقول سیّدجعفراعرجی آپ کے گیارہ فرزند تھے(۱)۔یحییٰ، (۲)۔داؤد، (۳)۔ادریس، (۴)۔حسن، (۵)۔صالح، (۶)۔حسین، (۷)۔ابراہیم، (۸)۔موسیٰ، (۹)۔یوسف، (۱۰)۔علی، (۱۱)۔احمد اوران میں سے یحییٰ، حسین، داؤد، ادریس، صالح، علی اور احمد کی اولاد تھی۔ باقی چار موسیٰ، ابراہیم، یوسف اورحسن دارج اور منقرض تھے اور سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کے بقول بھی آپ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی(۱)۔یحییٰ، (۲)۔حسین، (۳)۔داؤد، (۴)۔ادریس، (۵)۔صالح، (۶)۔علی، (۷)۔احمد۔

بطن اوّل یحییٰ بن محمد بن عبداللہ محدث بن محمد اثینی سیّد جعفراعرجی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابراہیم بشرانی، (۲)۔حسین بشرانی اور یہ نسبت قریہ بشریٰ کی وجہ سے ہے اور اُس قریہ میں چشمہ بھی ہے جب کہ بقول عمری آپ کے فرزند صالح سے بھی اولاد جاری ہوئی۔

بطن ثانی حسین بن محمد بن عبداللہ محدث آپ سردار عابد زاہد تھے۔ دُنیا کے مال سے خالی تھے۔ آپ نے اِنتہائی فقر اور مسکینی میں قناعت کے سہارے زندگی گزاری اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تھی۔

بطن ثالث داؤد بن محمد بن عبداللہ محدث آپ کی اعقاب منتشر ہوگئی جن میں داؤد بن ابی بشر عبداللہ بن داؤد المذکور تھے اور اپ کی اعقاب بھی تھی اور ابی بشر عبداللہ کے بارے میں سیّد مروزی کہتے ہیں کہ آپ اس خاندان کے مشاہیر میں سے تھے۔ آپ کے آٹھ پسران تھے جن میں سے صحیح طور پر چار کی اولاد جاری ہوئی۔[۲]

اور داؤد بن ابوبشر عبداللہ بن داؤد کی اولاد ''ببلبیں'' سرزمین مغرب میں ہے۔بطن رابع علی بن محمد بن عبداللہ محدث بقول جعفراعرجی کہا جاتا ہے کہ ان کی اعقاب تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ''فی صح'' تھے۔ آپ کی جمیع نسل ایک فرزند ابی القاسم علی سے جاری ہوئی اور وہ مراکش میں قتل ہو گئے اور ان کی بقایا اولاد حجاز میں نہیں تھی۔ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا فرماتے ہیں میں نہیں جانتا ان کی مراکش میں اولاد تھی یا نہیں تھی یہ نسب قطع ہوگیا۔[۳]

فخرالدین رازی نے علی بن محمد بن عبداللہ محدث کو منقرضین میں شمار کیا۔

بطن خامس صالح بن محمد بن عبداللہ محدث آپ کی اعقاب ایک فرزند علی الشاعر سے منتشر ہوگئی۔

بطن سادس ادریس بن محمد بن عبداللہ محدث سیّد ابنِ عنبہ نے تحریر کیا کہ آپ کی اولاد تھی۔ جب کہ فخرالدین رازی نے تحریر کیا آپ منقرض تھے۔

بطن سابع احمد بن محمد بن عبداللہ محدث بقول ابنِ عنبہ آپ کا لقب صوبلیج تھا اور آپ کی اعقاب ''فی صح'' ہے جب کہ فخرالدین رازی کے بقول آپ منقرض ہو گئے۔

بیت ثانی سلیمان بن عبداللہ محدث بن محمد اثینی بقول ابنِ عنبہ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور کہا جاتا ہے آپ کا نام محمد تھا آپ کی اولاد میں کثیر جماعت تھی۔

آپ کی اولاد بقول مروزی ایک فرزند ابوالقاسم محمد بن سلیمان سے جاری ہوئی اور کہا جاتا ہے کہ اس کا نام سلیمان تھا لیکن مشہور نام اوّل ہے جب کہ فخرالدین رازی نے آپ کا نام محمد الاکبر تحریر کیا ہے۔ مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد میں اٹھارہ فرزند تھے جن میں سے دس کی اولاد جاری ہوئی۔ رازی نے بھی دس پسران کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا(۱)۔حسن، (۲)۔احمد، (۳)۔داؤد، (۴)۔حمزہ، (۵)۔علی، (۶)۔یوسف، (۷)۔موسیٰ، (۸)۔ادریس، (۹)۔سلیمان، (۱۰)۔حسین اوران سب کی اولاد تھی اور کثیر اولاد تھی۔ ابنِ عنبہ نے بارہ پسران تحریر کیے ہیں، جن میں (۱۱)۔ابوعبداللہ محمد اور (۱۲)۔ایوب

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۹۸ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۹۹ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۵۵

ہیں اور کہتے ہیں کہ الشیخ تاج الدین بن معیہ حسنی نے (۱۳)۔یحییٰ کا نام تحریر کیا۔

بطن اوّل ابی جعفر احمد بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد نو پسران سے جاری ہوئی جو کہ بادیہ، بغداد، یمن، قاہرہ اور جیل میں تھے جب کہ ابوالحسن عمری نسابہ نے علی بن ابوجعفر احمد المذ کور کا ذِکر بھی کیا ہے جس کی اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ وہ جبل کی طرف سفر پر گیا اور پھر اس کی خبر نہ آئی یہ قول شیخ شرف عبید لی کا ہے۔[۱]

بطن ثانی حمزہ بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول ابوطالب مروزی اس کی اعقاب مصر میں ہے۔

بطن ثالث داؤد بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول مروزی آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی اور بقول عمری اس کی اولاد سے ھضام بن حسین بن داؤد المذ کور تھے جن کو مراکش کے لوگوں نے جب یوسف میں قتل کر دیا۔

بطن رابع سلیمان بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول مروزی آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی جن میں اکثر صاحبِ اعقاب تھے۔ ان کی اولاد سے جامع بن عتبہ بن حسن بن عبداللہ بن حسن بن یوسف بن سلیمان صاحبِ شامہ بن یحییٰ بن سلیمان المذ کور تھے۔[۲]

بطن خامس علی بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول مروزی آپ ینبع میں تھے اور آپ کی اعقاب مصر میں تھی۔

بطن سادس یوسف بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان بقول مروزی آپ کی اولاد میں آٹھ فرزند تھے جو بصرہ، یمن اور حجاز میں تھے۔[۳]

بطن سابع موسیٰ بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

بطن ثامن ادریس بن ابوالقاسم محمد بن سلیمان آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔[۴]

بیت ثالث ابراہیم باقلانی بن عبداللہ محدث بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ شیخ مکفوف مروزی کے بقول ینبع میں، (۲)۔محمد جب کہ بقول مروزی ان کا نام مجد ابوالغنی تھا جب کہ شجرۃ المبارکہ میں محمد ابوالغنی تحریر ہے ان دونوں کی والدہ حمیدۃ بنت ادریس بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم، (۳)۔ابوحسین احمد بقول ابنِ عنبہ کہ نسابہ ابی نصر بخاری کے بقول ان کا نام ابراہیم تھا۔

بطن اوّل عبداللہ شیخ مکفوف بن ابراہیم باقلانی سیّد ابوطالب مروزی کے بقول ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی فریر بن عبداللہ شیخ جس کے گیارہ پسران تھے۔صحیح اولاد حسن بن علی سے جاری ہوئی اس کا لقب بھی فریر تھا اور اس کے بھی گیارہ فرزند تھے جن میں سے چار کی اولاد جاری ہوئی، جن میں ایک میمون صوفی اسود تھا۔ مروزی کہتے ہیں اس کی چھے اولادیں تھیں جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی۔[۵]

اور بقول ابوالحسن عمری نسابہ میمون صوفی اسود بن حسن بن علی بن عبداللہ شیخ کے ایک فرزند کا نام ابوطاہر جعفر حمزہ حنبلی تھا اور اُس کے ناصب ہونے کی حکایات ہیں۔ پھر کہتے ہیں بقول شیخ شرف عبید لی نسابہ یہ ناصب المعروف ابنِ میمون اس کے چچا کا بیٹا تھا اس کو محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن عبداللہ الشیخ مکفوف کہتے ہیں۔ اِس کی والدہ علویہ تھی اور اس کی کفالت ایک عیسائی عورت نے کی جس کا نام مریم تھا۔ اس کو بغداد میں خوف محسوس ہوا تو شام چلا گیا اور اس کی وہیں اولاد بھی تھیں اور اس ناصب کی اولاد میں کئی فرزند تھے اور اس کے بھائی موصل اور بغداد میں تھے۔[۶]

اور سیّد جعفر اعرجی کے بقول کہ کہا جاتا ہے۔ ابوطاہر حمزہ حنبلی جو کہ محمد بن میمون صوفی تھا بغداد میں فوت ہوا یہ حنبلی تھا اور اس کی قبر امام احمد بن حنبل کے مقبرے میں ہے اور ابنِ عنبہ نے ان سے بالکل الگ تحریر کیا کہ ابوطاہر حمزہ بن میمون صوفی اسود بن حسن کا لقب جبلی تھا اور اس کی عرفیت سیبی تھی ان کی اولاد کو بنوسیبی کہا جاتا ہے جو بغداد اور موصل میں تھی اور ان سے بنی بنوصنادیقی تھی۔[۷]

(۲)۔محمد بن عبداللہ الشیخ مکفوف کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی بقول مروزی ان میں سے ایک یوسف واشون تھا جس کی اعقاب مصر گئی۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۴۸ ۲۔المعقبون، جلد اوّل، ص ۲۰۵ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۹ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۹
۵۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۹۸ ۶۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۴۸ ۷۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۵۶

(۳)۔علقمہ بن عبداللہ الشیخ مکفوف بقول سیّد مروزی اس کا نام مرۃ تھا اور موسیٰ بھی کہا جاتا ہے۔اس کی اولاد میں نو فرزند تھے جن میں سے پانچ کی اولاد بادیہ، شام اور ینبع میں ہے بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ ان کی اولاد سے عتیبان بن علی بن حسن بن علقمہ المذ کور تھے۔

بطن ثانی ابوغنی محمد بن ابراہیم باقلانی بن عبداللہ محدث بقول ابنِ عنبہ کہ ان کی اولاد سے حسین الاعرج تھے۔ان کی ایک بیٹی کے علاوہ کوئی اولاد نہ دیکھی اور بقول مروزی کہ ان کی اولاد میں حسن بن محمد کی اولاد اور اعقاب تھی اور حسین بن محمد کی بھی تھی مگر میں نے اس پر تحقیق نہیں کی۔[۱]

بطن ثالث ابوحسین احمد ابراہیم بن ابراہیم باقلانی بن عبداللہ محدث۔مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے محمد بن یحییٰ بن ابوحسین احمد ابراہیم المذ کور تھے جن کو ورق کہا جاتا تھا اور بقول ابی نصر بخاری جس کو شیخ شرف عبیدلی نے نقل کیا کہ ورق احمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن محمد اثینی بن یحییٰ صاحب ذیلم تھا۔واللہ اعلم۔[۲]

نسل یحییٰ صاحب دیلم بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن السبط بن امام علی ابن ابی طالبؑ اس گھرانے کی کئی شاخوں سے اولاد جاری ہوئی مگر حیرت کی بات ہے، کہ آج اس خاندان کے مدعی ہمیں نہیں مِل رہے۔سعودی عرب، عراق، لبنان، مصر، ایران، یمن، اُردن، فلسطین، افغانستان، ازبکستان، پاکستان و بھارت سمیت کسی بھی ملک سے مجھے آج چوبیس اکتوبر ۲۰۲۱ء تک کوئی دعویٰ موصول نہیں ہوا، نہ ہی ان ممالک کے نسابین نے میرے ساتھ کسی ایسی نسل کا ذِکر کیا جو اپنا نسب یحییٰ صاحب دیلم تک بیان کرتے ہوں اور نہ ہی دورِ جدید کی کتب الانساب میں کہیں ان کی آنے والی نسلوں کا اندراج ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ یہ لوگ عام عرب قبائل میں مخلوط ہو گئے ہوں مگر کسی بھی خاندان کی کچھ نسلیں تو مخلوط ہوسکتی ہیں سارا خاندان مخلوط نہیں ہوسکتا یحییٰ صاحب دیلم کی اولاد پر بہت زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے۔

## ۹۷۔نسل سلیمان بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ

بیت سلیمان حسنی بھی حسنی علویوں کا ایک خاندان ہے۔سلیمان بن عبداللہ محض کی کنیت ابومحمد تھی اور آپ کی شہادت جنگ فخ میں ہوئی۔آپ کی والدہ عاتکہ بنتِ عبدالملک بن حارث بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ تھیں بقول عمری یہ مخزومیہ تھیں اور ادریس بن عبداللہ محض کی والدہ بھی یہی تھیں۔عمری کہتے ہیں شیخ شرف عبیدلی نسابہ کی کتاب تہذیب الانساب میں یہ الفاظ تحریر ہیں کہ سلیمان بن عبداللہ محض کی اولاد صرف ایک فرزند محمد بن سلیمان سے جاری ہوئی۔ابنِ عنبہ، سیّد مروزی، فخر الدین رازی بھی اِس سے متفق ہیں۔لیکن سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ سلیمان بن عبداللہ کا دوسرا فرزند عبداللہ بن سلیمان بھی تھا اور ان دونوں پسران کی والدہ بنی فزارہ سے تھیں جس کا نام لبابہ تھا۔[۳]

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ سابیہ بنتِ حکم بن عبدا لجبار فزاری تھیں۔[۴]

ان میں عبداللہ بن سلیمان کے بارے میں سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ اس میں اختلاف ہے کہ عبداللہ کی اولاد تھی یا نہیں تھی بقول شیخ ابی نصر بخاری کہ سلیمان بن عبداللہ محض کا قتل ہادی باللہ بن مہدی کے زمانے میں ۵۳ سال کی عمر میں فخ میں ہوا، اور آپ کی اولاد محمد بن سلیمان سے جاری ہوئی جس کی والدہ لبانہ بنتِ لشاشہ فزاری تھیں اور اس محمد بن سلیمان بن عبداللہ محض کی اولاد حجاز میں نہیں۔اس لیے میں نے ان کو شامل نہ کیا۔[۵]

ابواسماعیل طباطبائی نے بھی سلیمان کی دو اولادیں ہونے کا ذِکر کیا مگر عبداللہ بن سلیمان کی اولاد باقی نہ رہی۔

محمد بن سلیمان بن عبداللہ محض بقول سیّد ابنِ عنبہ حسنی آپ جنگِ فخ کے بعد بھاگ کر مراکش اپنے چچا ادریس بن عبداللہ کے پاس چلے گئے جہاں آپ کی اولاد ہوئی۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۹۸ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۱۵۶ ۳۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۳۱۴
۴۔منتقلہ الطالبیہ،ص ۲۳۰ ۵۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۱۲

فخر الدین رازی کہتے ہیں محمد مراکش چلے گئے جہاں ان کی وفات تلمیسین نامی قریہ میں ہوئی۔عمری اور ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد میں دس پسران تھے(۱)۔احمد،(۲)۔ادریس،(۳)۔عیسیٰ،(۴)۔ابراہیم،(۵)۔حسن،(۶)۔حسین،(۷)۔سلیمان،(۸)۔حمزہ،(۹)۔علی،(۱۰)۔عبداللہ۔

شیخ شرف عبیدلی نسابہ کہتے ہیں ان میں عبداللہ، احمد، حسن اور ادریس کی اولاد تھی اور ان کے باقی بھائیوں کی اولاد نہیں تھی اور جمیع نسب مغرب میں جملہ قطع ہو گیا۔[۱]

بقول موضح نسابہ عمری علوی کہ عبداللہ بن محمد بن سلیمان کوفہ داخل ہوا۔ وہ احادیث کا راوی تھا اور ذی القدر جلیل تھا اُس کی اولاد میں (۱)۔محمد، (۲)۔محمد، (۳)۔ادریس، (۴)۔اُمِ عبداللہ، (۵)۔فاطمہ تھے۔سیّد مروزی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن سلیمان کے چار فرزند تھے۔

اور پھر موضح نسابہ کے ہی بقول حسن بن محمد بن سلیمان کی اولاد میں عبداللہ تھا اور اس عبداللہ بن حسن کے دو فرزند تھے(۱)۔حسین، (۲)۔ابراہیم، جن میں سے ایک مدینے میں تھا۔[۲]

امام فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ محمد بن سلیمان بن عبداللہ محض کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبداللہ عالم محدث،(۲)۔احمد، (۳)۔حمزہ، (۴)۔سلیمان، (۵)۔ادریس، (۵)۔حسن لیکن رازی نے بھی ان کی تفصیل تحریر نہیں کی ۔[۳]

نسابہ کبیر شیخ نجم الدین ابوالحسن علی بن محمد علوی عمری کہتے ہیں کہ ابنِ صوفی نے کہا کہ شریف ابوالغنائم محمد بن احمد بن محمد بن محمد اعرج بن علی بن حسن بن علی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ جو کہ عکبرا کے نقیب تھے اور میرے دوست تھے نے مجھے ایک جگہ پر روکا اور کہا ابوالعشائر المؤمل بن معالی بن علی بن حمزہ بن محمد بن سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ اور وہ بابن المعالی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس (نقیب عکبرا) نے مجھ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا وہ بصرہ کے لوگوں میں سے ہے تو میں نے کہا میں اس نسب کو نہیں جانتا نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ نسب کیسا ہے۔ الحاجب ابوالفضل بن ابی محمد بن فضالہ جو ابن ماکولا وزیر کا حاجب ہے اس نے اس پر گواہی دی ہے کہ یہ بصرہ کا صحیح النسب علوی ہے اور الشریف ابی حرب کا چچازاد ہے۔ وہ سال ۴۳۱ ہجری میں ایسا کرنے کو نکلا اس کے بارے میں سوال کرنا چاہیے اور اسے ظاہر کرنا چاہیے۔[۴]

نوٹ: سلیمان بن عبداللہ محض کی اولاد کے بارے میں بھی ہمیں اکتوبر ۲۰۲۱ء تک دُنیا کے کسی حصے جسے کوئی شہادت موصول نہیں ہوئی اگر یہ قبائل مراکش میں ہوتے تو وہاں زیادہ تر قبائل مخلوط ہو چکے ہیں قبائل کا جداگانہ تشخّص بہت ہی کم ملتا ہے۔ مراکش الجزائر، تیونس اور لیبیا میں تو سادات گھرانے بالکل ہی ناپید ہوتے جا رہے ہیں جس کی بڑی وجہ عرب ثقافت میں خاندان ایک دوسرے میں ضم ہو رہے ہیں۔ مصر میں بھی یہ حال ہے۔ سادات کی پہچان نہ ہونے کے برابر ہے۔ مصر میں بھی سادات کے کئی قبائل دوسرے قبائل سے مخلوط ہو رہے ہیں، مگر کئی قبائل نے اپنا جداگانہ تشخّص برقرار رکھا ہوا ہے۔ مراکش میں بھی ادریسی حسنی قبائل کی پہچان کسی حد تک باقی ہے۔ باقی ان سادات خاندان میں بہت سے جھوٹے دعویدار بھی گھس گئے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ سلیمان بن عبداللہ محض کی اولاد ادریسوں میں ضم ہو گئی ہو کیونکہ مغرب میں مشہور سادات ان کے بنی اعمام ادریسی حسنی تھے اور سلیمانی حسنی بھی ان میں گم ہو گئے ہوں ورنہ دُنیا کے باقی منطقوں میں آج ان کا وجود نہیں ملتا۔

## ۹۸۔نسل ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط

نسل ادریس بن عبداللہ محض مراکش اور اس کے ملحقہ ممالک میں خوب پھیلی ہے۔ بقول سیّد ابوحسین یحییٰ مدنی عقیقی آپ کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمالک بن حارث بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی تھیں یعنی آپ سلیمان بن عبداللہ محض کے مادری پدری بھائی تھے۔[۵]

---

۱۔تہذیب الانساب،ص ۶۱ ۔ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۴۹ ۔ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۳۵

۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۵۰ ۔ ۵۔المعقبون من ولد امام امیر المومنین،ص ۳۱۹

ابوالحسن عمری نسابہ کہتے ہیں کہ بقول ابنِ خداع نسابہ مصری ارقطی حسینی آپ اصغر یعنی چھوٹے تھے (غالباً عبداللہ محض کی اولاد میں چھوٹے تھے) آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ آپ کی وفات زہر کی وجہ سے ہوئی۔[۱]

آپ نے جنگِ فخ میں حسین ابنِ علی العابد کا ساتھ دیا اور بقول ابی نصر بخاری اپنے غلام راشد کے ہمراہ طنجہ اور فاس چلے گئے جہاں لوگوں کو دِین کی طرف بلایا اور لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی اور آپ کو مُلک مِل گیا جب ہارون رشید کو یہ خبر ملی تو اُس کی نیند اُڑ گئی اُس نے سلیمان بن جریر رقی جو متکلّم زیدیہ تھا زہر دے کر ادریس کی طرف بھیجا۔ سلیمان جب ادریس کے پاس پہنچا تو ادریس نے اس کا خیر مقدم کیا۔ کیونکہ سلیمان زبان دان تھا ایک دن جب راشد موجود نہیں تھا۔ سلیمان الرقی نے ادریس کو زہر آلود عطر دیا۔ جس کو جسم پر لگاتے ہی ادریس کی طبیعت خراب ہوگئی اور آپ شہید ہوگئے جب ادریس فوت ہوئے تو ان کی جاریہ ان سے حاملہ تھیں اور مغرب کے لوگوں نے سلطنت کا تاج اس جاریہ کے پیٹ پر رکھ دیا اور ادریس کی وفات کے چار مہینے بعد ان کا فرزند تولد ہوا جس کا نام ادریس بن ادریس بن عبداللہ تھا۔ پھر ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ ادریس بن ادریس کی حدیث لوگوں سے پوشیدہ تھی اور لوگوں نے اس کا نسب غلام راشد سے جوڑا کہ یہ اس کی اولاد ہے۔ سلطنت حاصل کرنے کے لیے اس نے ایسا کیا، لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ نسابہ داؤد بن قاسم جعفری جو کہ کبار علماء میں سے تھے اُس وقت وہیں موجود تھے اور ادریس بن ادریس اپنے والد کے بستر پر پیدا ہوئے۔ نسابہ داؤد بن قاسم بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب نے کہا کہ میں مغرب میں ان کے ہمراہ تھا۔ میں نے ادریس بن ادریس سے زیادہ بہادر نہیں دیکھا۔

بقول امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام کہ اللہ ادریس بن ادریس پر رحم کرے وہ اہلِ بیت سے نجیب اور شجاع تھے اور آپ کی کوئی مثال نہیں۔ (ابنِ عنبہ نے تحریر کیا کہ بقول امام رضا، ادریس بن ادریس اہلِ بیت کے بہادروں میں سے ایک تھے)

پھر ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ ادریس بن ادریس صحیح النسب تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔[۲]

ادریس بن ادریس کے علاوہ آپ کی ایک دُختر فاطمہ بنتِ ادریس بھی تھیں بقول ابوالحسن عمری نسابہ کہ فاطمہ بنتِ ادریس بن عبداللہ محض کی پیدائش بعض اقوال کے مطابق حجاز میں ہوئی تھی اور ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کی ولادت مراکش میں ''ولیلی'' نامی قریہ میں ہوئی اور ان کی والدہ اُم الولد بربریہ تھیں اور جب اُن کے والدِ محترم کی وفات ہوئی تو وہ حمل میں تھے، جب کہ فاطمہ بنتِ ادریس بن عبداللہ محض کی شادی محمد اثینی بن یحییٰ صاحب دیلم بن عبداللہ محض سے قرار پائی بقول شیخ شرف عبیدلی ادریس بن ادریس کی اولاد قیروان نامی بلد مغرب میں تھی جن کے نام یہ ہیں (۱)۔ عبداللہ کی اعقاب تھی، (۲)۔ قاسم کی اعقاب تھی، (۳)۔ محمد کی اعقاب تھی، (۴)۔ یحییٰ کی اعقاب تھی، (۵)۔ عمر کی اعقاب تھی، (۶)۔ عیسیٰ، (۷)۔ داؤد، (۸)۔ محمد اصغر اور ان میں سے ایک قوم قاہرہ، مصر اور شام داخل ہوئی جن کی بقایا اندلس کے علاقے صنہاجہ میں ہے اور ان کو نسب کی صحت درست کرنے کا حکم ہے۔[۳]

اور ابوالحسن عمری نے ادریس بن ادریس کی اولاد میں (۹)۔ اُم محمد، (۱۰)۔ رقیہ، (۱۱)۔ سلیمان، (۱۲)۔ عبیداللہ اور (۱۳)۔ علی کا ذِکر بھی کیا اور (۱۴)۔ حمزہ کا ذِکر بھی کیا ہے جب کہ ابوالحسن عمری نے محمد اصغر کا ذکر نہیں کیا۔ اس طرح یہ گیارہ پسران بنتے ہیں۔

فخر الدین رازی نے کل نو فرزندان کا ذکر کیا جن میں ایک جعفر بھی تھا۔ ابوطالب مروزی کے بقول آپ کے پندرہ فرزند تھے جن میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی اور سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد آٹھ پسران سے جاری ہوئی۔ قاسم، عیسیٰ، عمر، داؤد، یحییٰ، عبداللہ، حمزہ، داؤد۔

بیت اوّل داؤد بن ادریس بن ادریس عمری کہتے ہیں کہ بقول صاحب سفرہ کہ داؤد کی اعقاب فاس اور وشنانہ میں صدنیہ کی طرف ایک جماعت مقیم ہے اور بقول موضح نسابہ عمری علوی کہ یہ لوگ مراکش میں نہر اعظم میں مقیم ہیں۔[۴]

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۰ ۲۔ سر سلسلۃ العلویہ، از ابی نصر بخاری، ص ۱۳۔۱۲ ۳۔ تہذیب الانساب از شیخ شرف عبیدلی، نسخہ بخط موصلی

۴۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۱

اور ابنِ عنبہ نے ان علاقوں کے نام شاتیہ اور صدفیہ تحریر کیے ہیں اور فخر الدین رازی کے بقول کہ کہا جاتا ہے کہ داؤد کی اعقاب تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ منقرض تھے۔[۱]

اور سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کو صاحبِ اعقاب حضرات میں شمار ہی نہیں کیا۔

سیّد مہدی رجائی نے آپ کی اعقاب میں آل عنان الشرفاء کو تحریر کیا جو عنان بن حسن بن ثابت بن علی بن محمد بن عبدالحمید بن عمر بن محمد بن داؤد المذکور کی اولاد ہے۔ اسی طرح سیّد مہدی رجائی نے شرفاء الیزیدیون کا تذکرہ کیا جو شریف یزید بن عزہ بن ابی القاسم بن محمد بن ابی القاسم بن علی بن ابی القاسم بن علی بن عزہ بن محمد زحاف بن ابی عنان بن منصور بن ابراہیم بن محمد بن عامر بن موسیٰ بن عبداللہ بن ابی عنان بن محمد بن بخت بن ثابت بن منصور بن موسیٰ بن سعید بن علی بن عامر بن عبداللہ بن عبدالحمید بن عمر بن داؤد المذکور۔ یہ لوگ تلمسان میں آباد ہیں۔[۲]

ان کا نسب مہدی رجائی نے تحریر کیا مگر میں اس نسب کی صحت پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تاہم داؤد بن ادریس بن ادریس کی اولاد کے بارے میں تحقیق ضروری ہے بعض نسابین نے ان کو صاحبِ اعقاب میں شمار کیا۔ البتہ رازی نے ان کے بارے میں کئی ملے جلے الفاظ کا اظہار کیا۔

بیت ثانی حمزہ بن ادریس بن ادریس سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کو غیر معقبین حضرات میں شامل کیا ہے جب کہ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب سوس الاقصیٰ میں ہے۔ عمری نے آپ کی اولاد کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا۔

بیت ثالث عمر بن ادریس بن ادریس بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد زیتون شہر میں ہے۔ ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ محمد، (۲)۔ ادریس، (۳)۔ عبداللہ، جب کہ صاحبِ فخری فی انساب الطالبین تحریر کرتے ہیں کہ عمر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی اور سیّد جعفر اعرجی نے ایک فرزند (۴)۔ امیر علی کا ذکر بھی کیا ہے۔[۳]

بطن اوّل ادریس بن عمر بن ادریس بن ادریس آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ عیسیٰ بنی جبل الکوکب میں تھے جو زیتون میں ہے، (۲)۔ یحییٰ جو مراکش کے بادشاہ رہے۔ ان میں عیسیٰ بن ادریس کے دو فرزند تھے (۱)۔ محمد، (۲)۔ ادریس بطن ثانی محمد بن عمر بن ادریس بن ادریس آپ کی اولاد عبیداللہ نامی فرزند سے جاری ہوئی بقول عمری اس عبیداللہ بن محمد کی اولاد علی بن عبیداللہ سے جاری ہوئی، جس کی اعقاب سے ایک جماعت مصر میں فواطم کہلاتی تھی۔

بطن ثالث علی بن عمر بن ادریس بن ادریس بقول سیّد جعفر اعرجی یحییٰ بن محمد بن ادریس کے بعد حکومت امیر علی بن عمر بن ادریس بن ادریس کو ملی، تو عبدالرزاق خارجی حرکت میں آ گیا اُس نے ان سے لڑنے کے لیے فوجی بھرتی کیے تا کہ امیر علی سے جنگ کی جائے چنانچہ ان میں خونخوار جنگ ہوئی اور عبدالرزاق خارجی غالب رہا اور فاس شہر کا حاکم بن گیا چنانچہ اہلِ بلد نے یحییٰ بن قاسم بن ادریس بن ادریس کو اس بارے میں تحریر کیا انھوں نے عبدالرزاق کو قتل کیا اور فاس ان کے پاس آ گیا اور حکومت بھی ان کے پاس آ گئی یہاں تک کہ وہ اپنے دُشمنوں سے لڑنے کے لیے لشکر لے گیا۔[۴]

آپ کی اولاد محمد کنون بن امیر علی سے جاری ہوئی ان کی سنہرے بالوں والی داڑھی تھی وہ مراکش سے اسہلان کی طرف گئے۔

بطن رابع عبداللہ بن عمر بن ادریس بن ادریس بطن رابع آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ احمد حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبداللہ المذکور تھے۔ آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ دو پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔ علی الملقب ناصر دین اللہ حاکم اندلس، (۲)۔ القاسم الملقب مامون۔[۵]

پہلی شاخ میں القاسم مامون بن احمد حمود بن میمون کی اولاد میں مہدی رجائی نے دو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ محمد مہتدی حاکم جزیرہ خضراء، (۲)۔ حسن۔

---

۱۔ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۳۳ ۲۔ المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۲۴ ۳۔ مناہل الضرب، ص ۳۲۲

۴۔ مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۳۲۲ ۵۔ عمدۃ الطالب، ص ۱۶۱۔۱۶۰

ان میں محمد مہتدی بن القاسم مامون بن احمد حمود کی اولاد سے محمد الحاج بن احمد بن محمد بن علی بن عبدالرحمان بن مسعود بن عبداللہ بن محمد تلمسانی بن محمد بن احمد بن علی بن یحییٰ اصم بن محمد مہتدی المذکور تھے ان کی رہائش فاس میں تھی۔

پھر حسن بن القاسم مامون کی نسل میں سے صاحب مشجر الوافی نے آل سنبہ نجف و بغداد تحریر کی تاہم میں اس نسب کی صحت پر کلام نہیں کرتا یہ نسب درست بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی ہوسکتا ہے کیونکہ جید نسابین کے مشجر الوافی پر کچھ سوالیہ نشان ضرور ہیں۔

دوسری شاخ میں علی المعروف ناصر دین اللہ حاکم اندلس بن احمد حمود بن میمون آپ اندلس میں قلعہ بنی مروان کے حاکم تھے آپ کی وفات ۴۰۸ ہجری کو ہوئی۔

بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ یحییٰ الملقب معتلی باللہ متوفی ۴۲۷ ہجری، (۲)۔ ادریس الملقب "المتاید باللہ" متوفی ۴۳۱ ہجری۔ ان حضرات میں یحییٰ معتلی باللہ بن بن علی ناصر دین اللہ بن احمد حمود آپ کی کنیت ابواسحاق تھی بقول سمعانی آپ فارس تھے اور شجاعت میں مشہور تھے۔ آپ کسی جنگ میں سنہ ۴۲۳ ہجری میں قتل ہوئے اور یہ مہینہ محرم الحرام کا تھا۔[۱]

آپ کی اولاد دو فرزندوں سے جاری ہوئی (۱)۔ ابوعلی ادریس موفق، (۲)۔ حسن المستنصر ان میں ابوعلی ادریس بن یحییٰ معتلی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابوعبداللہ محمد مستعلی باللہ، (۲)۔ حسن، (۳)۔ عبداللہ۔

اور حسن بن ادریس بن یحییٰ معتلی کی اولاد سے ابی جعفر محمد بن عبدالعزیز بن ابی القاسم عبدالرحیم بن عمر بن سلیمان بن حسن المذکور تھے۔

جب کہ ان حضرات میں دوسرے ادریس المتاید باللہ بن علی ناصرالدین بن احمد حمود کی اولاد چار پسران سے اولاد جاری ہوئی (۱)۔ علی اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے، (۲)۔ یحییٰ ان کو ان کے چچازاد نے قتل کر دیا، (۳)۔ محمد، (۴)۔ حسن۔[۲]

بیت رابع یحییٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بقول عمری آپ کی اعقاب صفیہ نامی علاقے میں تھی آپ کی اولاد سے علی بن عبداللہ تاہرتی بن مہلب بن محمد بن یحییٰ بن ادریس بن یحییٰ المذکور تھے جن کا قتل خراسان میں ارضِ شریر پر ہوا۔ شریف عمری نسابہ اپنے اُستاد ابوعبداللہ حسین بن محمد بن قاسم بن طاطبا کا قول تحریر کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ابنِ مرعش نقیب رُے نے کہا ان کے نسب پر طعن کیا جاتا ہے لیکن انھوں نے ان کو سُفرہ پر تحریر کیا اور جو کچھ انھوں نے تحریر کیا وہ تب تک درست ہے جب تک اُس کی منتقلی کی دلیل نہ آ جائے اور علی بن عبداللہ تاہرتی کی اولاد مصر اور خراسان میں ہے بقول عمری میں نے اپنے اُستاد شیخ شرف عبیدلی کی تحریر میں پایا کہ اسے (علی بن عبداللہ تاہرتی) کو اس کے دروازے پر قتل کر دیا گیا اور میں نے اس کا ذِکر نہ کیا۔[۳]

(ادریسی سادات کا نسب اکثر سُفرہ (جس کپڑے پر کھانا کھاتے ہیں) پر تحریر کیا جاتا ہے۔)

اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ عمری کے بقول ان کے نسب کی صحت پر جو کلام ہے۔ اُس کا اعتماد سفرہ پر ہے کہ جو کچھ سفرہ پر تحریر کیا گیا وہی حجت ہے اور یہ علی بن عبداللہ تاہرتی صاحب مصر کے قاصد کے طور پر سلطان محمود بن سبکتگین غزنوی کے پا گیا اور اُس کے پاس باطنیہ کی تصانیف بھی تھیں اور وہاں حسن بن طاہر بن مسلم علوی بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین بھی موجود تھے اور حسن بن طاہر نے ان کے نسب سے انکار کیا۔ اس لیے علی بن عبداللہ تاہرتی کو ان سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا پھر اس کا ترکہ مانگا گیا لیکن کچھ نہ دیا گیا اور یہ قصہ صاحب یمینی کی کتاب کا ہے کہ ان کے نسب کی نفی حسن بن طاہر نے کی تھی لیکن وہ ظاہری طور پر علوی ہی معروف تھا۔ سیّد ابوطالب مروزی کہتے ہیں کہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ علی بن عبداللہ بن مہلب بن محمد بن یحییٰ بن یحییٰ صاحب تاج ہے۔ اہلِ نسب نے اِسے ثابت نہیں کیا اور اس عبداللہ بن مہلب کے بھائی، چچا، والد کے چچا اور دادا تھے جو اصحاب النسب تھے۔[۴]

---

۱۔ الانساب، از سمعانی، جلد پنجم، ص ۳۳۹ ۲۔ المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۳۷۔۲۲ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۲ ۴۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۰۱

فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ادریس بن ادریس کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام یحییٰ تھا اور اس یحییٰ بن یحییٰ کے تین پسران تھے،(۱)۔محمد، (۲)۔القاسم، جن کی اعقاب سوس اعلیٰ میں ہے،(۳)۔عبداللہ تاہرتی جو مصر سے خراسان حاکم باللہ اسماعیلی کا داعی بن کر گیا اور یہ بھی ہے کہ وہ محمد بن یحییٰ بن یحییٰ کی اولاد سے تھا۔ وہ علی بن عبداللہ بن مھلب بن محمد بن یحییٰ سیّد ابوالغنائم نے اس کا تذکرہ کیا اور سیّد ابو اسماعیل طباطبائی نے اسے ثابت کیا کہ اس میں کوئی طعن نہیں ہے۔[۱]

بیت خامس: القاسم بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ بقول عمری نسابہ آپ ایک بلد میں تھے جسے بیابہ اور برباط کہا جاتا ہے اور ان کی اکثر اولاد وہاں تھی۔ عمری نے آپ کے دو پسران کا ذِکر کیا ہے اور ابنِ عنبہ نے صرف ایک کا ذِکر کیا، جب کہ سیّد ابوطالب مروزی از ورقانی نسابہ نے آپ کے چار پسران صاحبِ اولاد تحریر کیے ہیں(۱)۔محمد باکمانی جو کہ مراکش میں حاجنی نامی جگہ پر تھے، (۲)۔ابراہیم اکبر حاکم نضیری کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انقرض تھے،(۳)۔یحییٰ قدام آپ بجوتہ جو مراکش میں ہے، وہاں کے حاکم تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی،(۴)۔احمد اصغر المعروف کرتی اور یہ کرت نامی پہاڑ ہے جہاں آپ کی اولاد مقیم۔[۲]

سیّد مہدی رجائی کہتے ہیں کہ ان سب حضرات کی کثیر اولاد تھی جن میں شرفا منویون، کانونیون، عیشرنیون، زکاریون، غراریون جو زکاریون کے چچازاد ہیں، اولاد المصدر فاس اور سلا میں شیدادیون، وکیلیون جن کی اولاد بومرعین، صفر اور فاس میں ہے۔ شرفاء لحیانیون، طالبیون، غالبیون، شرفا شبھیون بزرھون، طاہریون، عمرانیون، اہل دار القیطون وغیرہ۔[۳]

بطن اوّل محمد باکمانی بن قاسم بن ادریس آپ کی کنیت ابواحمد تھی بقول سیّد مروزی آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد کنون المعروف حنون جو طنجہ میں تھے،(۲)۔ابراہیم زہونی آپ مصر منتقل ہوئے آپ کی اعقاب مراکش اور مصر میں کثیر ہے،(۳)۔حسن الحجام آپ کو موضع محاجم میں تلوار سے ضرب لگی تو آپ کا لقب حجام الملک پڑ گیا۔(۴)۔قاسم کنون آپ کا ایک فرزند تھا اور آپ کی اعقاب مراکش میں کثیر ہے۔

اوّل میں احمد کنون بن محمد باکمانی بن قاسم آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عیسیٰ جس کی اولاد فاس میں تھی،(۲)۔قاسم نسمین ارضِ مراکش میں، (۳)۔ادریس، (۴)۔جعفر،(۵)۔محمد ان میں عیسیٰ بن احمد کنون کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابوطالب ناسک بن احمد بن عیسیٰ المذکور تھے۔ صاحب تذکرہ المطاہرہ نے ان کی اولاد سے محمد بن عباس بن احمد بن عبداللہ بن ابواحمد سلطان بن ابوادریس بن اسماعیل بن ابوطالب ناسک المذکور تحریر کیے ہیں۔

دوسری شاخ قاسم بن احمد کنون بن محمد باکمانی آپ کے چھے پسران تھے(۱)۔عیسیٰ، (۲)۔مسلم، (۳)۔القاسم، (۴)۔احمد، (۵)۔محمد، (۶)۔اسماعیل۔

تیسری شاخ جعفر بن احمد کنون کی اولاد سے بقول ابنِ مھنا عبیدلی نسابہ سلیمان بن عبداللہ بن احمد بن جعفر المذکور تھے۔

چوتھی شاخ محمد بن احمد کنون کی اولاد سے بقول مہدی رجائی ابی فرغین سلیمان بن ابراہیم بن عبدالحلیم بن عبدالکریم بن عیسیٰ بن موسیٰ بن عبدالسّلام بن محمد بن احمد بن جابر بن جعفر بن عبدالجبار بن محمد المذکور تھے ان کی اولاد کو آل ابی فرغین اور شرفاء الجناتیون کہا جاتا ہے۔

دوئم ابراہیم زہونی بن محمد باکمانی بن القاسم آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔قاسم کنون، (۲)۔علی کنون۔

پہلی شاخ قاسم کنون بن ابراہیم زہونی کے تین فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔یحییٰ جس کا ذِکر صاحب عمدۃ الطالب نے بھی کیا، (۳)۔ایوب۔

سوئم حسن الحجام بن محمد باکمانی بن قاسم آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔عیسیٰ، (۲)۔محمد، (۳)۔علی، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔القاسم ان میں محمد بن حسن الحجام کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔حسن، (۲)۔القاسم ان دونوں کی والدہ صفیہ بنت منصور حسنی ادریسی تھیں اور اس حسن بن محمد بن حسن الحجام کی اولاد میں دو فرزند تھے، (۱)۔ابوالقاسم عیسیٰ امیر و نقیب قیروان جن کی والدہ امیرہ بنتِ عیسیٰ حسنی ادریسی تھیں، (۲)۔میثم جو قیروان سے دمشق میں داخل ہوئے اور سنہ ۴۱۰ ہجری میں دمشق میں فوت ہوئے یہ انقرض ہوئے۔[۴]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۳۴
۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۰۰
۳۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۳۶
۴۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۳۸

چہارم میں قاسم بن محمد با کمانی بن القاسم کی اولاد سے محمد کانون بن یحییٰ بن علی بن میمون بن علی بن حسن بن محمد بن احمد بن القاسم المذکور تھے آپ کی اولاد مدن تطوان اور فاس اور تادلہ میں تھی جن کو کانونیون کہا جاتا تھا۔

بطن ثانی یحییٰ القدام بن القاسم بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کی اولاد یحییٰ بن ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ القدام المذکور سے جاری ہوئی، جن کی اولاد دو پسران (ا)۔محمد، (۲)۔ابراہیم سے جاری ہوئی۔ اوّل محمد بن یحییٰ بن ابوعبداللہ محمد کی اولاد سے طاہر بن محمد بن احمد بن عبدالواحد بن احمد بن محمد بن محمد بن عبدالرحمان بن عبدالواحد بن محمد المذکور تھے اور ان کی اولاد کو طاہریون کہا جاتا ہے۔

دوئم ابراہیم بن یحییٰ بن ابوعبداللہ محمد کی اولاد سے محمد بن علی بن حمود بن یحییٰ بن یحییٰ بن ابراہیم المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔عباس، (۲)۔عبدالواحد، (۳)۔عبداللہ، پہلا خاندان عباس بن محمد بن علی کی اولاد سے ابوطالب رابع بن محمد بن احمد بن ابوطالب ثالث بن ابوطالب ثانی بن محمد بن ابوطالب اوّل بن سلیمان بن محمد بن القاسم بن عباس المذکور تھے ان کی اولاد طالبیون کہا جاتا ہے۔

دوسرا خاندان عبدالواحد بن محمد بن علی کی اولاد کو غالبیون کہا جاتا ہے ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔عبدالرحمان، (۲)۔یحییٰ۔

ان میں یحییٰ بن عبدالواحد کی اولاد میں عمران بن عبدالواحد بن احمد بن علی بن یحییٰ المذکور، ان کی اولاد کو عمرانیون کہا جاتا ہے اور عبدالرحمان بن عبدالواحد کی اولاد سے علی فرشی بن محمد بن احمد بن طاہر بن محمد بن احمد بن عبدالواحد بن احمد بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان المذکور تھے۔

بطن ثالث احمد کرتی بن القاسم بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی اولاد سے ابووکیل بن سعود بن موسیٰ بن عیسیٰ بن عبدالعزیز بن علال بن جلال بن جابر بن عمران بن سالم بن عیاد بن احمد کرتی المذکور تھے اور ان کی اولاد آل وکیلیون کہلاتی ہے۔[ا]

بیت سادس: ۔محمد اصغر بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کا صاحبِ اعقاب ہونا تہذیب الانساب کے قدیم نسخہ بخط موصلی میں تحریر ہے مگر بعد کے نسابین نے آپ کی اولاد تحریر نہیں کی تاہم سیّد مہدی رجائی نے آپ کی اولاد سے ایک نسب تحریر کیا جسے ہم اُن کی گواہی پر رقم کر رہے ہیں۔ سیّد امیر المجاہد عبدالقادر جزائری بن محی الدین بن مصطفیٰ بن محمد بن مختار بن عبدالقادر بن احمد بن مختار بن عبدالقادر بن احمد بن محمد بن عبدالقوی بن علی بن احمد بن بشار بن محمد بن سعود بن طاؤس بن یعقوب بن عبدالقوی بن محمد بن محمد اصغر المذکور آپ دمشق میں ۱۲۲۲ ہجری پیدا ہوئے اور ۱۲۷۱ء کو دمشق میں فوت ہوئے آپ نے فرانس سے ۱۶ سولہ سال جنگ کی آپ کی شکست کے بعد فرانس سارے جزائر پر قابض ہوگیا۔[۲]

بیت سابع عبیداللہ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض۔

بقول ابوالحسن عمری آپ زہاد میں سے تھے آپ کی وفات فاس میں ہوئی۔ آپ کی اولاد سوس الاقصی میں ہے، بقول سیّد مہدی رجائی آپ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ادریس جس کی اعقاب سوس میں ہے، (۲)۔محمد جس کی نسل کثیر ہے اور ان میں بادشاہ بھی ہیں، (۳)۔جعفر جن کا بعض نے انکار کیا، (۴)۔مطلب الملک جس کی اعقاب میں حاکم ہیں، (۵)۔القاسم، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔حسن۔

ان میں اوّل ادریس بن عبیداللہ کی اولاد میں ایک فرزند ادریس تھا، جس کی اولاد میں مراکش کے حاکم تھے۔

دوئم محمد بن عبیداللہ کی اولاد سے ایک فرزند جعفر الملک تھے، جن کو جرزلہ کہا جاتا تھا۔

## ۹۹۔نسل عبداللہ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

سیّد ابوطالب مروزی نسابہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ عبداللہ ہی عبیداللہ تھے، تاہم عمری نسابہ نے ان دونوں کو الگ الگ تحریر کیا ہے جب کہ جو اوصاف عمری نے عبیداللہ کی تحریر کی ہیں وہی اوصاف ابنِ عنبہ نے عبداللہ کی تحریر کی ہیں اور مہدی رجائی نے جو کچھ عبیداللہ کے اولاد میں تحریر کیا سیّد مروزی

ا۔المشجر الوافی، جلد نہم، ص ۳۳ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۳۵

نے وہی کچھ عبداللہ کی اولاد میں تحریر کیا ہے۔

تاہم عبیداللہ کا ذِکر ہمیں اُن ادریس ثانی بن ادریس کی اولاد میں اُن آٹھ صاحبِ اعقاب حضرات میں مِل جاتا ہے جن کا ذِکر تہذیب الانساب میں شیخ شرف عبیدلی نے کیا ہے اور سیّد مہدی رجائی اور ابوسیعدہ نے ان کی اولاد کا تفصیلی ذِکر کیا ہے جن میں مہدی رجائی نے کتاب عقدالثمین سے حوالے میں نقل کیے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس بن ادریس کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔عمر، (۳)۔زید، (۴)۔ابوبکر، (۵)۔محمد۔

بیت اوّل علی بن عبداللہ بن ادریس بن ادریس آپ کی اولاد دو پسران، (۱)۔ابراہیم، (۲)۔عبدالمولیٰ سے جاری ہوئی۔

بطن اوّل عبدالمولی بن علی بن عبداللہ کی اولاد سے سادات سعدانیون ہیں جو کہ سعدانت المشہو رسعدانی بن عبدالکبیر بن عبدالہادی بن مامون بن طیب بن عبدالوارث بن خضر بن عبدالمولیٰ المذکور کی اولاد سے ہیں ان کی اعقاب فاس رباط، الدارالبیضاء میں ہے۔

بطن ثانی ابراہیم بن علی بن عبداللہ کی اولاد سے ابوعبداللہ محمد فاسی بن محمد بن عبدالرحمان بن ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوالمکارم علی بن عبدالرحمان بن سعید بن عبدالملک بن سعید بن احمد بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن علی بن حمود بن میمون (آپ کی اولاد کو آل میمون کہا جاتا ہے) بن ابراہیم المذکور تھے۔ اس ابوعبداللہ محمد فاسی بن محمد بن عبدالرحمان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالمکارم احمد، (۲)۔عبدالرحمان، (۳)۔ابوخیر محمد، (۴)۔ابوحسن علی نورالدین۔

ابوعبداللہ محمد فاسی کی ایک دُختر بھی تھیں جن کا نام فاطمہ تھا۔ آپ اُم الہدیٰ مکیہ بقول فاسی میں نے توزری، صفی اور رضی وغیرہ سے سنا کہ مصر میں ایک جماعت نے ان کو اجازہ دیا۔ وہ ۷۲۷ہجری میں زندہ تھیں اور ان کی ولادت مکہ میں ہوئی تھی۔[۱]

اور عبداللہ محمد فاسی کی ایک اور دُختر بھی تھیں اس کا نام بھی فاطمہ تھا اور کنیت اُم الحسن تھی بقول فاسی یہ اُم الہدیٰ کی ہمشیرہ تھیں اور ان کو وانی، دبوسی، ختنی، ابراہیم اور ایک جماعت سے اجازہ حاصل تھا اور شیخ یعقوب کورانی نے اس سے شادی کی تھی اور یہ شیخ کے فرزند محمد کی والدہ تھیں۔

پہلی شاخ میں ابی المکارم احمد بن ابوعبداللہ محمد فاسی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوالفتح محمد شہاب الدین، جس کی اولاد عبدالقادر محی الدین سے جاری ہوئی، (۲)۔عبداللطیف سراج جس کی اولاد نورالدین علی سے جاری ہوئی۔

آپ کی ایک دُختر کمالیہ بنتِ ابی المکارم احمد تھیں بقول فاسی شریف ابوخیر ابنِ شریف عبدالرحمان فاسی کی آپ سے شادی ہوئی تھی اور ان سے ان کی اولاد میں لڑکیاں اور لڑکے تھے جن میں خدیجہ اور کمالیہ تھیں۔[۲]

دوسری شاخ میں:۔عبدالرحمان بن ابوعبداللہ محمد فاسی آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن عبدالرحمان المذکور تھے جن کی وفات ۷۱۹ہجری میں ہوئی اور آپ ابوعبداللہ محمد بن محمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد بن ابوعبداللہ محمد آپ عالم فاضل تھے آپ کی ولادت ۷۰۴ہجری بمطابق رجب میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات ۷۵۳ہجری مصر میں ہوئی آپ کی اولاد ایک فرزند ابی الفتوح محمد ولی الدین سے جاری ہوئی، (۲)۔ابوالحسن علی، (۳)۔ابوخیر محمد محبّ الدین۔

پہلا خاندان ابوالحسن علی بن ابوعبداللہ محمد بن محمد آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعباس احمد سے جاری ہوئی اور اس ابوالعباس احمد بن ابوحسن علی کی اولاد میں تین فرد تھے (۱)۔ابوعبداللہ محمد تقی الدین فاسی جو کتاب العقد الثمین کے مؤلف ہیں، (۲)۔ابوثناء عبداللطیف نجم الدین، (۳)۔اُم ہانی، یہ مشہور مصنّف فاسی کی بہن تھیں۔ فاسی کے بقول اُم ہانی بنت ابوعباس احمد کی شادی محرم ۸۰۵ہجری میں شریف حسن بن عجلان حسنی سے ہوئی اور عبداللہ نامی بیٹا پیدا ہوا پھر ان میں طلاق ہوگئی یہ عبداللہ ۸۰۶ہجری میں فوت ہوگیا۔ اس کے بعد اُم ہانی کی شادی شریف جسار بن قاسم بن قاسم بن ابی نمی سے ہوئی اور ایک بچہ

۱۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۲۸۔۴۲۷، رقم ۳۴۳۵ ۲۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۴۰

جاراللہ پیدا ہوا اور پھران میں بھی طلاق ہوگئی۔ اُمِ ہانی کی تیسری شادی شریف حمزہ سے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور یہاں بھی طلاق ہوگئی اُمِ ہانی کی وفات محرم ۸۱۶ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ کو معلّاہ میں دفن کیا گیا۔[۱]

تیسری شاخ میں ابوخیر محمد بن ابی عبداللہ محمد الفاسی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوبرکات محمد مجد الدین، (۲)۔ابوزید عبدالرحمان تقی اور آپ کی ایک دُختر زینب بنتِ ابوخیر محمد تھیں۔ان کی کنیت اُمِ محمد مکیہ تھی، ان کی شادی میرے چچا محمد بن علی الفاسی سے ہوئی اور دو دُختران پیدا ہوئی ایک کا نام ''ست الاہل'' تھا اور دوسری فاطمہ جوفوت ہوگئیں اور ان (ست اہل) کی شادی محمد بن عبدالموض دکالی سے ہوئی اور محمد نامی فرزند پیدا ہوا جو مر گیا پھر دوسری شادی شیخ عبدالوہاب یافعی نے ان (ست الاہل) سے کی اور ایک دُختر اُمِ خیر پیدا ہوئی۔ان میں ابوبرکات محمد بن ابوخیر محمد بن ابوعبداللہ محمد الفاسی عالم فاضل اور کامل تھا۔ان کی پیدائش محرم الحرام ۷۹۱ہجری میں ہوئی اور وفات ۸۳۳ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہوئی پھر ابوزید عبدالرحمان بن ابوخیر محمد بن ابوعبداللہ محمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعبداللہ محمد صغیر محبّ الدین، (۲)۔ابوحامد محمد رضی الدین، (۳)۔ابوخیر محمد اور ایک دُختر کمالیۃ بنت ابوزید عبدالرحمان تھیں جن کی شادی شریف حسن بن عجلان امیر مکہ سے ہوئی اور قلیل مُدّت میں ہی طلاق ہوگئی پھر کمالیہ کی دوسری شادی قاضی محبّ الدین احمد بن قاضی جمال الدین بن ظہیرہ سے ہوئی اور قاضی سے آپ کی اولاد ہوئی جن میں علماء، منصورہ، اُمِ حسین صغری، ابوعبداللہ محمد تھے اور رمضان ۸۲۵ میں ان کی بھی طلاق ہوگئی۔

چوتھی شاخ ابوحسن علی بن ابی عبداللہ محمد الفاسی آپ کی اولاد میں دوفرزند اور چار دُختران تھیں (۱)۔محمد المحب، (۲)۔احمد، (۳)۔اُمِ محمد ستیت، (۴)۔اُمِ عبدالرحمان فاطمہ، (۵)۔اُمِ عبدالمالک منصورہ، (۶)۔اُمِ ہانی۔

ان میں محمد المحب بن ابوحسن علی بن ابی عبداللہ محمد الفاسی کا ایک فرزند (۱)۔عبداللہ اور ایک دُختر، (۲)۔ست الاہل بقول فاسی میرے چچازاد خلیل بن عبدالرحمان مالکی اس کے شوہر تھے ان کے ہاں فاطمہ نامی لڑکی پیدا ہوئی اور اُن کی وفات پر اس کو وراثت میں جاگیر ملی اور اس ست الاہل کی دوسری شادی بہاء الدین عبدالرحمان بن قاضی نورالدین علی نویری سے ہوئی اور ان سے اولاد بھی ہوئی آپ کی وفات مکہ میں ہوئی اور معلّا میں آپ کو دفن کیا گیا۔[۲]

بیت ثانی ابوبکر بن عبداللہ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بقول سیّد مہدی رجائی آپ کی اولاد سے شرفا منجریون حسنیون ہیں جو عبدالرحمان بن ادریس بن محمد بن احمد بن محمد بن علی بن محمد بن ابی بکر بن حسن بن عیسیٰ بن مخلوف بن علی بن حسن بن یحییٰ بن سادور بن عبدالقوی بن عباس بن عطیہ بن مناد بن سری بن قیس بن یحییٰ بن ابی بکر المذکور سے ہیں۔

بیت ثالث محمد بن عبداللہ بن ادریس بن ادریس۔آپ کی اولاد سے عبداللہ (جو طیط بدکالہ میں دفن ہیں) بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالقاسم بن عبدالکریم بن ابراہیم بن سعید بن عبداللہ بن عمرو بن سلیمان بن عمران بن احمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبدالقادر بن احمد بن محمد المذکور ہیں جن کی اولاد آل مغاریون کہلواتی ہے۔

بیت رابع زید بن عبداللہ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی اولاد سے عمران بن زید بن صفوان بن خالد بن زید المذکور تھے۔آپ کی اولاد کو عمرانیون کہا جاتا ہے۔ان عمران بن زید بن صفوان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔خالد، (۲)۔موسیٰ۔

اوّل خالد بن عمران بن زید کی اولاد سے مرین بن علی بن یحییٰ بن محمد بن سلیمان بن خالد المذکور تھے۔ان کی اولاد مرینیون کہلواتی ہے۔

دوئم موسیٰ بن عمران بن زید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عمر، (۲)۔یوسف، (۳)۔داؤد، پہلی شاخ میں داؤد بن موسیٰ کی اولاد سے سیدالشرقی بن احمد بن عمران بن محمد بن داؤد المذکور ہیں اور ان کی اعقاب شرفا حوتیون اور شرفا شہدادیون کہلواتی ہے۔

دوسری شاخ میں یوسف بن موسیٰ بن عمران کی اولاد سے محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن علی بن عمر بن احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمان بن القاسم

۱۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۶۳　　۲۔العقد الثمین، جلد ششم، ص ۴۰۴، رقم ۳۳۸۶

بن عیسیٰ بن علی بن عبداللہ بن محمد بن یوسف المذکور تھے آپ کو صاحبِ روضہ بدویرۃ السبع کہا جاتا ہے اور آپ کی اولاد الشرفا السبعیو ن کہلواتی ہے۔ ان محمد صاحب روضہ بن احمد بن محمد کی اولاد سے احمد السباعی بن محمد بن ابی القاسم بن محمد صاحب روضہ المذکور تھے آپ مؤلف کتاب ''دارالسنیہ فی اصل سلالہ سبعیہ والشغر وشنیہ'' ہیں۔

تیسری شاخ میں عمر بن موسیٰ بن عمران کی اولاد سے شریف عبدالرحمان بن محمد بن حسن بن یوسف بن عبدالرحمان بن احمد بن ہاشمی بن عبدالرحمان بن عمران بن حنین بن یحییٰ بن سعید بن مسعود بن عامر بن عمر المذکور تھے جس کی اولاد شرف اللجائیون کہلاتی ہے۔[۱]

بیت خامس عمر بن عبداللہ بن ادریس بن ادریس۔ آپ کی اولاد سے حمود بن ابوعیش بن میمون بن حمود بن علی بن عبیداللہ بن عمر المذکور تھے۔[۲]

## ۱۰۰۔نسل محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن المثنیٰ

محمد بن ادریس بن ادریس کا ذِکر سیّد مروزی، فخر الدین رازی اور ابنِ عنبہ نے صاحب اعقاب حضرات میں نہیں کیا۔ تاہم عمری اور شیخ شرف عبیدلی نے ان کو صاحبِ اعقاب ابنان ادریس بن ادریس میں شمار کیا ہے اور شیخ شرف عبیدلی نے محمد اور محمد اصغر دونوں کو صاحب اعقاب کی فہرست میں گردانا ہے۔

شیخ ابوالحسن عمری نسابہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد ابی حسن محمد بن ابوجعفر محمد شیخ شرف عبیدلی علوی حسینی کی تحریر میں پایا کی ابی نصر بخاری کا قول ہے کہ ابن داعی محمد بن حسن بن القاسم کی نقابت میں موجود تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور کہا میں بنی ادریس سے علوی ہوں مجھے تحریر کرو اور وہ احمد بن ادریس بن احمد بن یحییٰ بن محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض تھا اور اس کی رہائش بلادِ اندلس میں تھی اور اس مجلس میں قاضی اندلس بھی موجود تھا اُس نے انکار کیا کہ اندلس میں کوئی ایک بھی علوی موجود ہے اور ان کی کتابوں میں لکھا تھا کہ وہ ''وادیٔ حجارۃ'' میں رہتے ہیں اور مشجرات میں ان کا نسب ثابت ہوتا ہے۔ اور قاضی کا قول بھی باطل نہیں۔[۳]

اور سیّد مہدی رجائی نے محمد بن ادریس بن ادریس کے دس پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔یحییٰ، (۲)۔علی لقب حیدرہ، (۳)۔احمد، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔موسیٰ، (۶)۔قاسم، (۷)۔مہدی، (۸)۔سلیمان، (۹)۔سعید، (۱۰)۔عبداللہ۔

بیت اوّل موسیٰ بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے احمد بن عبدالعزیز بن عبدالہادی بن محمد ثانی بن ادریس بن محمد بن یوسف بن عمران بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن یوسف بن حوش بن عبدالرحمان بن القاسم بن یحییٰ بن ادریس بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ المذکور آپ ''کتاب مصابیح البشریہ فی ابناء خیر البریہ'' کے مصنّف ہیں۔[۴]

بیت ثانی سے سلیمان بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے عبدالسّلام بن عمر بن علی بن محمد بن احمد بن حاج بن عمر بن ابی جمعہ بن احمد بن محمد بن مسعود بن احمد بن سعید بن یاسین بن سلام بن عقیل بن بیان بن احمد بن علاء بن عبدالعلی بن احمد سعید بن عامر بن عمارۃ بن سلیمان المذکور ان کی اولاد شرف مسواک الحسنیو ن اور شہید یونی کہلاتی ہے۔

بیت ثالث سعید بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے میلودی بن حجاج بن مترجی بن محمد بن احمد بن مکی بن قرافی بن شرقی بن بوزید بن علی بن شرقی بن محمد بن حجاج بن محمد بن ازغار بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بن معروف بن ابی بکر بن سعید المذکور ان کی اولاد کو سلالہ حجاجیہ حسنیہ کہا جاتا ہے۔

بیت رابع عبداللہ بن محمد بن ادریس بن ادریس آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔یحییٰ۔ بطن اوّل محمد بن عبداللہ بن محمد کی اولاد سے عمرو بن ابی السباع بن حریز بن محرز بن عبداللہ بن عبدالرحیم بن ادریس بن محمد بن یوسف بن ابی زید بن عبدالنعیم بن عبدالواسع بن عبدالدائم بن عمر بن زروق بن عبداللہ بن عزوز بن سعید بن عبدالرحمان بن سلیمان بن عبدالکریم بن عبدالمؤمن بن زکریا بن علی بن عبداللہ بن عبداللہ بن محمد المذکور۔

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۳۱۔۲۳۰۔۲۲۹۔۲۲۸۔۲۲۷ ۲۔المشجر الوافی، جلد نہم، ص ۴۵ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۳

۴۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۱۸

اس عمرو بن ابی السباع کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عمار، (۲)۔ابراہیم۔

پہلی شاخ میں عمار بن عمرو بن ابی السباع کی اولاد سے شریف مکی بن الفاضل بن ابی العزۃ بن یحییٰ بن آزم بن یحییٰ بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن یحییٰ بن علی بن ابراہیم بن عمار المذکوران کی اعقاب شرفا الازمیون کہلاتی ہے جن کی اصل ساقیہ الحمراء سے ہے۔

دوسری شاخ میں ابراہیم بن عمرو بن ابی السباع کی اولاد سے علی المعاشی بن محمد بن عمارہ بن ابراہیم المذکور تھے اور ان کی اولاد کو شرفاء المعاشیون کہا جاتا ہے۔

بطن ثانی یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے احمد بن محمد بن عبداللہ بن یوسف بن موسیٰ بن عیسیٰ بن عمران بن یحییٰ المذکور آپ کی اولاد کو شرفا الجرمیون کہا جاتا ہے۔

بیت خامس علی الملقب حیدرۃ بن محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی اولاد سے سلیمان الملقب مشیش بن ابوبکر (آپ کی اولاد علمیون کہلائی) بن علی بن محمد حرمہ بن عیسیٰ بن سلیمان الملقب سلام بن احمد مزوار بن علی الملقب حیدرۃ المذکور تھے۔

سلیمان الملقب مشیش بن ابوبکر کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔یملح، (۲)۔عبدالسّلام، (۳)۔موسیٰ الرضا، بطن اوّل یملح بن سلیمان الملقب مشیش کی اولاد سے عبداللہ بن ابراہیم بن موسیٰ بن حسن بن موسیٰ بن ابراہیم بن عمر بن احمد بن عبدا لجبار بن محمد بن یملح المذکور تھے آپ کی اولاد وزانیون کہلاتی ہے۔

بطن ثانی عبدالسّلام بن سلیمان الملقب مشیش کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔ابوعبداللہ، (۲)۔عبدالصمد، (۳)۔ابوالحسن علی، (۴)۔ابوعباس احمد۔

اوّل ابوعبداللہ بن عبدالسّلام کی اولاد کو وہابیون کہا جاتا ہے۔ جن میں عبدالوہاب اصغر بن محمد بن ابراہیم بن یوسف بن عبدالوہاب بن عبدالکریم بن ابوعبداللہ المذکور تھے۔ بطن ثالث موسیٰ الرضا بن سلیمان مشیش بن ابوبکر:

ان کی اولاد موسیٰ رضا کی نسبت سے موسویہ بھی کہلاتی ہے، جن کی شاخیں مراکش کے کئی علاقوں میں ہیں۔ ان کی تفصیل میں نہیں جانتا کیونکہ یہ ہم سے بہت دُور ہیں اور اس میں مشکلات ہیں کہ اُن کی تفصیل جمع کی جائے۔ ان میں منصوری کی اولاد جو بنی جرفط کی پتھریلی پہاڑیوں میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جبل حبیب مرشر منزلہ وعرائش، طنجہ، فاس، وزان، قصر کبیر، سبتہ ان میں بکوری اور تمملالی کے قبائل، اولاد حوات بلاد غمازہ میں ان میں شیخ سلیمان الحوات مشہور ہے۔ ان کے بارے میں کئی خبریں ہیں مگر ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں۔[۱]

سیّد مہدی رجائی نے ان کے چار پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔محمد، (۲)۔ابوبکر سلیمان، (۳)۔احمد الملقب حمدون، (۴)۔عمر۔

پہلی شاخ میں ابوبکر سلیمان بن موسیٰ الرضا کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن، (۲)۔موسیٰ ان میں پہلا خاندان حسن بن ابوبکر سلیمان کی اولاد سے شرفا شفشانیون تھے جو محمد مہدی بن محمد طالب بن محمد عربی بن محمد بن احمد بن یحییٰ بن حسن بن ابوالقاسم بن حسن المذکور کی اولاد ہے۔

دوسرا خاندان موسیٰ بن ابوبکر سلیمان کی اولاد سے شرفا الشقوریون ہیں جو محمد القاضی بن طیب بن موسیٰ بن حسن بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن عبداللہ بن عیسیٰ بن محمد بن موسیٰ المذکور کی اولاد ہیں۔

دوسری شاخ میں احمد الملقب حمدون بن موسیٰ الرضا کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد، (۲)۔عبدالکریم، پہلا خاندان احمد بن احمد حمدون کی اولاد ایک فرزند عبدالرحمان سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو شرفا علمیون الوالیون اور شرفاء شاشتیون العلمیون کہا جاتا ہے۔

دوسرا خاندان عبدالکریم بن احمد حمدون کی اولاد سے محمد حراق بن محمد بن عبدالواحد بن یحییٰ بن عمر بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بن عبداللہ بن

---

۱۔ھوامش المشجر الوافی، جلد نہم، ص ۳۰۰

یوسف بن احمد بن حسین مالک بن عبدالکریم المذکور بقول سیّد مہدی رجائی کہ ان کی اولاد کوشرفاء حراقیون علمیون موسویون کہا جاتا ہے۔

حسین ابوسعیدہ نے اپنی کتاب المشجر الوافی میں احمد حمدون بن موسیٰ رضا کا تیسرا فرزند محمد بھی تحریر کیا ہے جس کی اولاد سے آلِ جباری ہے جو بنی جرفط میں مقیم ہے، جن کا ذِکر ہم نے پچھلے صفحے پر کیا ہے تاہم مہدی رجائی نے احمد حمدون کی اولاد میں محمد کا ذِکر نہیں کیا اس لیے دوعادل گواہیاں نہ ہونے پہ ہم آلِ جباری کو تحریر نہیں کر رہے۔

بیت سادس یحییٰ بن محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض

آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد، (۲)۔محمد، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔عبدالجلیل

اوّل احمد بن یحییٰ بن محمد کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔ادریس، (۲)۔عبداللہ ان میں ادریس بن احمد بن یحییٰ کی اولاد کا قصہ میں کتاب المجد ی فی انساب الطالبین سے پچھلے اوراق میں تحریر کر آئے ہیں۔

بطن ثانی یحییٰ بن یحییٰ بن محمد بن ادریس ثانی کی اولاد سے سیّد عبدالحیٔ کتانی ادریسی حسنی فاسی بن عبدالکریم بن ابی المفاخر محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالواحد بن عمر بن ادریس بن ابی حی علی بن القاسم بن عبدالعزیز بن محمد بن القاسم بن عبدالواحد بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن ابی بکر بن محمد بن عبداللہ بن ہادی بن یحییٰ بن عمران بن عبدالجلیل بن یحییٰ المذکور تھے بقول سیّد عبدالرزاق کمونہ نسابہ اعرجی آپ کی ولادت حدود سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں ہوئی اور علم الانساب میں ماہر تھے آپ عرب اور بربر قوم کے انساب کے عارف تھے بالخصوص انساب بنی ہاشم اور ادریسی سادات کے نسب کے ماہر تھے اور اس فن میں آپ نے کثیر کتب تحریر کیں۔[۱]

بیت سابع احمد بن محمد بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔اسحاق الملقب عبدالعلی، (۲)۔حسن، (۳)۔سلیمان

بطن اوّل اسحاق الملقب عبدالعلی بن احمد بن محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عیسیٰ، (۲)۔علی:۔پہلی شاخ میں عیسیٰ بن اسحاق بن احمد کی اولاد سے شرفاء الجوادیون ہیں جو شرفا کثیریون بھی کہلواتے ہیں اور یہ کثیر بن عبدالرحمان بن داؤد بن عمر بن محمد بن عبدالرحمان بن عیسیٰ المذکور کی اولاد ہیں۔

دوسری شاخ میں علی لقب یعلی بن اسحاق بن احمد کی اولاد ایک فرزند ابوزید عبدالرحمان سے جاری ہوئی جس کے آگے سات فرزند تھے (۱)۔عیسیٰ بساحل البحر بقلیمہ، (۲)۔احمد تلمسان میں، (۳)۔عبدالرحیم غرناطہ میں، (۴)۔کثیر، (۵)۔منصور، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔علی، ان میں عبداللہ بن ابوزید عبدالرحمان بن علی کی اولاد سے شرفا جمالیون تھے جو عبداللہ بن عبدالقادر بن احمد بن جمال بن محمد بن کثیر بن ابوالنصر بن منصور بن یعقوب بن علال بن عبداللہ المذکور تھے۔

دوسرا خاندان علی بن ابوزید عبدالرحمان بن علی کی اولاد سے تہامی بن احمد بن حسن بن محمد بن حسن بن علی بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمان بن علی بن عیسیٰ بن احمد بن سالم بن یحییٰ بن عبدالواحد بن علی بن ابوعبداللہ حمود بن محمد بن داؤد بن احمد بن محمد بن علی المذکور تھے۔

بطن ثانی حسن بن احمد بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے الشرفاء المھاجیون تھے جو میمون بن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن عیسیٰ بن حسین بن عمران بن ابراہیم بن علی بن حسن المذکور کی اولاد ہیں۔

بطن ثالث سلیمان بن احمد بن محمد بن ادریس بن ادریس کی اولاد سے الشرفاء حملیلیون تھے جو عبداللہ بن عبدالرحمان بن یعلی بن عبدالاعلی بن احمد بن محمد بن عمرو بن سلیمان المذکور کی اولاد ہیں۔

۱۔منیہ الراغبین، ص ۵۰۴

## ۱۰۱۔نسل عیسیٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ

سیّد ازورقانی کے بقول آپ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور کہتے ہیں آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی جن میں(۱)۔ہارون کی کم تھی، (۲)۔محمد کی طویل اولاد تھی، (۳)۔موسیٰ کی بھی اولاد تھی اور ان سب کی اولاد مغرب (مراکش) میں تھی۔عمری نے ایک فرزند (۴)۔احمد کا ذکر کیا ہے جب کہ سیّد مہدی رجائی نے، (۵)۔علی، (۶)۔ابراہیم اور (۷)۔سعید کا ذکر بھی صاحبِ اعقاب حضرات میں کیا ہے۔

بیت اوّل احمد بن عیسیٰ بن ادریس بن ادریس۔ بقول عمری نسابہ ان کی ولاد ''دلھاضہ'' اور ''مکلایہ'' میں ہے ان کی اولاد سے القاسم کنون بن عبداللہ بن یحییٰ بن احمد المذکور تھے انھوں نے کتاب ''نسب بنی ادریس'' تحریر کی۔[۱]

بیت ثانی محمد بن عیسیٰ بن ادریس بن ادریس۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ہارون، (۲)۔عیسیٰ مکناسہ میں، (۳)۔احمد۔

بطن اوّل ہارون بن محمد بن عیسیٰ کی اولاد سے ابوالفرج محمد بلخ میں تھا۔

بطن ثانی احمد بن محمد بن عیسیٰ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عیسیٰ، (۲)۔حسن پہلی شاخ میں عیسیٰ بن احمد بن محمد بن عیسیٰ کی اولاد سے ابی زید عبدالرحمان بن القاسم بن القاسم بن محمد بن احمد بن ابی القاسم محمد بن ابراہیم بن عمر بن عبدالرحیم بن عبدالعزیز بن ہارون بن جنون بن علوش بن مندیل بن عبداللہ بن علی (آپ مراکش سے غرناطہ ہجرت کر گئے) بن عبدالرحمان بن عیسیٰ المذکور آپ کی اولاد فاس شہر اور مراکش میں ہے اور ان کو الشرفاء الدباغیون کہتے ہیں۔اس ابوزید عبدالرحمان بن قاسم بن قاسم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔القاسم کی اولاد مراکش میں ہے، (۲)۔احمد بن ابوزید عبدالرحمان کی اولاد فاس میں ہے، ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔محمد، (۲)۔عبدالرحمان، (۳)۔احمد۔

ان میں محمد بن احمد بن ابوزید عبدالرحمان بن القاسم بن القاسم کی اولاد سے سیّد محمد مالکی ادریسی حسنی بن علوی بن عباس بن عبدالعزیز بن عباس بن عبدالعزیز بن محمد بن القاسم بن علی بن عربی بن ابراہیم بن عمر بن عبدالرحیم بن عبدالعزیز دباغ بن مسعود بن احمد بن محمد بن محمد المذکور۔[۲]

بیت ثالث موسیٰ بن عیسیٰ بن ادریس بن ادریس۔ بقول مہدی رجائی آپ کی اولاد سے عربی الملقب عرھب بن محمد بن یعقوب بن اسحاق بن عبداللہ بن صفوان بن میمون ملقب بیسار بن موسیٰ بن سلیمان بن یحییٰ بن موسیٰ المذکور تھے اور ان کی اعقاب کو شرفاء العرھبیون کہا جاتا ہے اور اس عربی بن محمد بن یعقوب کی اولاد سے علی بن شرفی بن رحمون بن مسعود بن عبداللہ بن یوسف بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن صالح بن حسن بن ابی القاسم بن عربی المذکور تھے ان کی اولاد شرفاء المشرفیون کہلاتی ہے۔

بیت رابع ابراہیم بن عیسیٰ بن ادریس بن ادریس۔ آپ کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ بن ابراہیم سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد بن عیسیٰ، (۲)۔عبداللہ بن عیسیٰ بطن اوّل محمد بن عیسیٰ بن ابراہیم کی نسل سے شرفا البوزیدون تھے جو ابوزید بن علی بن مہدی بن صفوان بن یسار بن موسیٰ بن موسیٰ بن سلمان بن یحییٰ بن موسیٰ بن محمد المذکور کی اولاد ہیں۔بطن ثانی عبداللہ بن عیسیٰ بن ابراہیم کی اولاد سے آل مجذوب ہے جو مجذوب بن ابوالقاسم بن خلیفہ بن عبدالرحمان بن احمد بن سعید بن یخلف بن احمد بن علی بن یعلی بن کنون بن حسن بن ملوک بن علی بن علی بن عبداللہ المذکور کی اولاد ہے۔

بیت خامس سعید بن عیسیٰ بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض کی اولاد سے شرفاء العمریون ہیں جو عمر بن علی بن محمد بن عثمان بن علی بن محمد بن احمد بن زبیر بن حرکات بن یوسف بن معاویہ بن معاویہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن صالح بن عبدالعزیز بن رحال بن ابراہیم بن یوسف بن موسیٰ بن احمد بن سعید المذکور کی اولاد ہے۔[۳]

ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امام علی ابن ابی طالبؑ کی اولاد یہاں تمام ہوئی ان کی اولاد کے بارے میں

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبیین، ص۲۵۲ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص۲۲۳ ۳۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص۲۲۴

قدیم نسابین نے بہت کم تحریر کیا کیونکہ یہ لوگ مراکش مصر اور شمالی افریقہ میں آباد تھے اور حجازی یا عراقی نسابہ اُس طرف بہت کم جاتے تھے۔ دوسرا ان کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ ادریسی سادات، آج مراکش، جزائیر، مصر، تیونس اور دیگر شمالی افریقہ میں اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں اور ان کے نسب پر بہت سی کتابیں تحریر ہیں جن سے اِستفادہ کیا جا سکتا ہے اور ہم نے مہدی رجائی کی کتاب سے ان کے نسب تحریر کیے جنھوں نے ان ہی کی کتابوں سے اِستفادہ کیا۔

ان کی ایک ایک شاخ پر کئی کئی جلدوں کی کتاب تحریر کی جا سکتی ہے۔ ان حضرات کی کثیر تعداد صوفیاء اہلِ سنت مالکی اور شافعی مسالک سے وابستہ ہیں۔ اثنا عشری شیعہ کی بہت کم تعداد ان میں ہے۔ تاہم ان میں بہت نامور علما، محدثین صوفیاء اور نابغۂ روزگار شخصیات نے جنم لیا ہے۔ ان کا ایک خاندان شرفا مکہ کی عہدِ حکومت میں مکہ میں بھی آ کر آباد ہوا جن میں سے درثمین کے مصنّف فاسی بھی تھے لیکن ان کے کئی خاندان مغرب میں عام قبائل میں مخلوط بھی ہو گئے ہوں گے۔ ان کی شادیاں عام عرب قبائل میں بھی ہوتی ہیں۔

## باب ششم دفتر سوئم

## ۱۰۲۔ نسل ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن علیؑ بن ابی طالبؑ

بقول عمری آپ کی کنیت اسماعیل تھی۔ آپ کو صاحب صندوق کہا گیا۔ آپ کا لقب غمر تھا آپ کی والدہ سیّدہ فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالبؑ تھیں۔ آپ کی وفات ۱۴۵ ہجری میں ۶۹ سال کی عمر میں ہوئی اور ابنِ خداع نسابہ کے مطابق ۶۷ سال کی عمر میں آپ وفات پا گئے اور آپ کی وفات کوفہ کے مرحلہ سے قبل ہی ہو گئی۔ مقاتل الطالبین میں تحریر ہے کہ آپ کی کنیت ابوحسن تھی۔

یحییٰ بن علی بن یحییٰ منجّم سے منقول ہے کہ اولادِ علی سے جس بھی ابراہیم نے پیش قدمی کی اُس کی کنیت ابوحسن تھی۔

سیّد یحییٰ نسابہ سے منقول ہے کہ ابراہیم بن حسن مثنیٰ لوگوں میں سب سے زیادہ رسولِ خدا سے مشابہت رکھتے تھے۔ ابوالفرج اصفہانی کے بقول ابراہیم ربیع الاوّل کے مہینے بمطابق ۱۴۵ ہجری میں ہاشمیہ زندان میں قید کے اندر فوت ہوئے۔ اس وقت آپؑ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ سیّد موید الدین واسطی اعرجی کہتے ہیں کہ آپ لقب غمر آپ کے سخی ہونے کی وجہ سے تھا۔[۱]

ابوالحسن عمری کے بقول آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن میں پانچ بیٹیاں تھیں (۱)۔ رقیہ، (۲)۔ خدیجہ، (۳)۔ فاطمہ، (۴)۔ حسنہ، (۵)۔ اُم اسحاق اور فرزندگان میں (۱)۔ یعقوب، (۲)۔ محمد اکبر، (۳)۔ محمد اصغر الملقب دیباج یہ تینوں حضرات درج تھے، (۴)۔ اسحاق، (۵)۔ علی، (۶)۔ ابوابراہیم اسماعیل دیباج کبیر

اوّل محمد اصغر بن ابراہیم الغمر آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کا نام عالیہ تھا۔ آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے آپ کو دیباج اصغر، یعنی زرد ریشم بھی کہا جاتا تھا۔ محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوجعفر منصور عباسی کے سپاہی انھیں بنوہاشم کے افراد کے ہمراہ گرفتار کر کے منصور کے پاس لے گئے تو منصور لعین نے ان سے کہا تم دیباج الاصغر ہو تو محمد بن ابراہیم اصغر نے کہا ہاں میں ہی ہوں۔

ابوجعفر منصور نے کہا آگاہ رہو خدا کی قسم میں تم کو ضرور اس طرح قتل کروں گا کہ اس سے قبل تمہارے خاندان کے کسی فرد کو یوں قتل نہ کیا ہو گا پھر منصور نے ایک تعمیر شدہ ستون کو گرانے کا حکم دیا تو اسے جدا جدا کیا گیا پھر اس نے محمد بن ابراہیم کو اس ستون کے اندر داخل کیا اور اُوپر سے ستون تعمیر کروا دیا یوں آپ کو زندہ ستون میں چنوا دیا گیا آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

دوئم اسحاق بن ابراہیم الغمر بقول ابوالفرج اصفہانی آپ کو جماعت اہلِ بیت کے ہمراہ قید کر لیا گیا اور محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم قتیل باخمریٰ کے قتل کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا محمد بن علی بن حمزہ علوی کے بقول آپ کو قتل کیا گیا لیکن اوّل قول درست ہے۔[۲]

اور بقول ابواسماعیل طباطبائی اِن کی نسل منقرض ہو گئی۔[۳]

---

۱۔ ثبت المصان، ص ۳۲۸ ۲۔ مقاتل الطالبین، ص ۱۲۸ ۳۔ منتقلہ الطالبیہ، ص ۲۶۵

بقول ابوالحسن عمری آپ کی اولاد میں ایک فرزند عبداللہ جدی بن اسحاق تھا جس کی والدہ رقیہ بنتِ عبداللہ محض حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ تھیں۔ بقول ابوالفرج اصفہانی آپ کا قتل جنگ فخ میں حسین بن علی العابد کے ساتھ ہوا۔[۱] اور بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک دُختر تھی جس کا نام فاطمہ بنت عبداللہ جدی تھا اور اس کی شادی یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور اسحاق بن ابراہیم الغمر انقرض رہے۔[۲]

سوئم علی بن ابراہیم الغمر بقول ابی الغنائم صوفی نسابہ کہ آپ مدنی تھے اور دیگر کے قول کے مطابق آپ کی کنیت ابوقریہ تھی آپ جنگ فخ میں موجود تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسن تھا اسے حسین المعروف مطوق بھی کہا گیا ہے۔ آپ مصر گئے اور آپ کی اولاد بھی تھی۔ آپ کی اولاد سے حسین بن محمد بن احمد (آپ کا قتل شمشاط میں ہوا) بن حسین المعطوق (حسن) بن علی المذکور تھے اور اس حسین بن محمد کی اولاد تھی جن میں ایک بیٹی شیروان شاہ نامی علاقے میں تھی جس نے ایک مونچھوں والے کرد سے شادی کی اُس کا نام تربدۃ (بریدہ) تھا۔[۳]

اور شیروان شاہ آذربائیجان میں ہے۔ جب کہ فخرالدین رازی کے بقول علی بن ابراہیم غمر کی اعقاب آرمینیہ میں ہے اور ''بنی زنکل اور ''بنی مطوق'' سے معروف ہے۔[۴]

ابی نصر بخاری کے بقول علی بن ابراہیم بن حسن بن امام حسنؑ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کا نام ''مذہبہ'' تھا اور ابوالیقظان کے بقول آپ درج تھے اور بقول عمری اس کی اعقاب نہیں تھی (یہ عمری نجم الدین ابوالحسن عمری علوی کے علاوہ کوئی عمری) ہے۔)[۵]

اوپر نسابین کے بیان متضاد ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بنی غمر بھی عباسیوں کے نشانے پر تھی اور علی بن ابراہیم الغمر کا مصر چلے جانا اور ان کی اولاد کا آذربائیجان یا آرمینیہ میں ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کو عباسی حکومت سے سخت خطرہ تھا کیونکہ محمد بن طباطبا کے خروج کے بعد بنی غمر مطلوب ترین فہرست میں تھی۔ ان ہی حالات میں بنی مطوق خفیہ طور پر زندگی گزارنے پر مجبور ہوئی جہاں اُن کی اعقاب منتشر ہوگئی یا منقرض ہوگئی اور ان کی ایک لڑکی کی شادی ایک مقامی کرد سے ہوئی جو ان کی مجبوری ظاہر کرتی ہے، تاہم ابوالیقظان ان تمام نسابین میں قدیم ہے جس نے علی کو درج تحریر کیا ہے، جب کہ رازی اور عمری نے ان کی اولاد ہونے کے دلائل پیش کیے۔ میرے خیال میں یا تو یہ لوگ منقرض ہو گئے یا عام قبائل میں مخلوط ہو گئے، لیکن تہذیب الانساب کے قدیم نسخے میں جو موصلی کے خط سے تحریر ہے اُس میں علی بن ابراہیم عمر کو صاحبِ اعقاب لکھا ہے۔

چہارم یعقوب بن ابراہیم غمر ابی نصر بخاری کے بقول آپ کی والدہ ربیحہ بنت عبداللہ بن اُمیہ مخزومی تھیں اور آپ کی اعقاب نہیں تھی اور سیّد یحییٰ بن حسن عقیقی مدنی کے بقول آپ کی وفات منصور دوانقی کی قید میں ہوئی، پنجم محمد اکبر بن ابراہیم غمر کی اولاد کا بھی ذکر نہیں آپ کی اولاد بھی جاری نہیں ہوئی۔ جملہ نسابین اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ ابراہیم غمر کی اولاد صرف اسماعیل سے جاری ہوئی۔

## ۱۰۳۔نسل ابا ابراہیم اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ

بقول یحییٰ بن حسن عقیقی آپ کی والدہ ربیحہ بنت محمد بن عبداللہ بن ابی میہ بن مغیرۃ تھیں جو کہ بنی مخزوم سے تھیں۔[۶]

آپ کا لقب ''شریف الخلاص'' بھی تھا آپ بھی جنگ فخ میں موجود تھے۔ ابوالحسن عمری کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن تج، (۲)۔ابراہیم طباطبا اور آپ کی ایک دُختر بھی تھیں جن کا نام شجیعہ اور کنیت اُم اسحاق تھی۔

بیت اوّل حسن تج بن اسماعیل دیباج بقول عمری آپ کو بابن ہلالیہ کہا جاتا تھا اور بقول ابی نصر بخاری آپ نے حسین بن علی العابدین حسن مثلّث بن حسن مثنیٰ کے ساتھ خروج کیا۔ آپ کو ہارون رشید نے تقریباً بیس سال قید میں رکھا حتیٰ کہ اس کے بیٹے مامون رشید نے آپ کو رہا کیا آپ کی عمر ۶۳ برس

۱۔مقاتل الطالبین، ص ۲۸۹
۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۶
۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۷
۴۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۳۷
۵۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۱۶
۶۔المعقبون من ولد امام امیر المومنین، ص ۳۲۳

تھی آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔[۱]

بقول سیّد یحییٰ نسابہ حسینی عقیقی کہ حسن بن اسماعیل دیباج کی والدہ اُمۃ الکریم بنتِ عبدالملک بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن قرۃ بن نھیک الھلالی تھیں۔[۲]

حسن بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر کی اولاد میں بقول عمری دو پسران تھے(۱)۔علی،(۲)۔حسن التج لیکن بقول ابی نصر بخاری و دیگر نسابین اولاد صرف حسن التج بن ابوعلی حسن التج بن اسماعیل دیباج کی ہی جاری ہوئی۔ان دونوں باپ بیٹا کے نام اور لقب ایک جیسے ہی تھے بقول سیّد ابنِ عنبہ ان کی اولاد بنوالتج کہلاتی ہے۔بقول ابوالحسن عمری نسابہ حسن التج بن ابوعلی حسن التج بن اسماعیل دیباج کی والدہ نوفلیہ ہاشمیہ تھیں۔آپ کی اولاد میں ایک دُختر اور سات پسران تھے جن میں(۱)۔علی،(۲)۔اسماعیل درج تھے،(۳)۔ابراہیم کی ایک دُختر تھی،(۴)۔قاسم کی اعقاب کا ذِکر نہیں ہے،(۵)۔احمد عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم نسابہ کے نزدیک احمد درج تھے جب کہ دیگر کہتے ہیں کہ اُس کی اولاد تھی پھر عمری کہتے ہیں کہ میرے والدِمحترم کی رائے کہ احمد درج تھے مجھے ضعیف لگتی ہے۔(۶)۔ابوجعفر محمد التج۔[۳]

اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ ساتواں فرزند جس کا ذِکر ابوالحسن عمری نے کیا۔المجدی کے اصل نسخے میں ساقط ہوگیا جس کی وجہ سے باقی نسخوں میں تحریر نہ کیا جا سکا۔[۴]

لیکن ابنِ عنبہ، شیخ شرف عبیدلی، ابن مھنا، بابن طقطقی، سیّد ابوطالب مروزی نسابہ فخرالدین رازی کے نزدیک حسن بن حسن بن اسماعیل کی اولاد دو پسران سے باقی رہی۔(۱)۔ ابوجعفر محمد تج اور(۲)۔ابوالقاسم علی معیہ۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی معیہ بن حسن بن حسن التج بن حسن التج بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر شیخ شرف عبیدلی کے بقول آپ کی اولاد بنومعیہ کہلاتی ہے اور عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم عمری نسابہ کے بقول ان کی والدہ کا نام معیہ تھا جو انصاریہ تھیں اور ابنِ خداع نسابہ کے بقول ان کی اصل بغداد سے ہے۔جب کہ سیّد صفی الدین بابن طقطقی نسابہ کے بقول یہ گھرانہ(بیت) بنی معیہ دراصل معیہ انصاریہ کوفیہ بنت محمد بن حارثہ بن معاویہ بن اسحاق بن زید بن حارثہ بن عامر بن مجمع بن عطاف سے معروف ہے اور بنومعیہ میں حلہ کے سادات اجلاء، علماء، نقباء، متقدمون، اصحاب وجاہیت ہیں، پھر سیّد صفی الدین بابن طقطقی نسابہ فرماتے ہیں کہ اس معیہ کوفیہ کی شادی پہلے بنی اسد بن خزیمہ کے بنی غافرہ کے ایک شخص سے ہوئی اور اس کی اولاد بھی ہوئی اور بنی غاضرہ بھی بنی معیہ سے معروف ہوئی اور ان کی نسبت اپنے جدی قبیلے کی طرف نہیں گئی، پھر معیہ کوفیہ کی شادی حسن بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم الغمر سے ہوئی اور ان کی جو اولاد ہوئی وہ بھی بنی معیہ سے معروف ہوئی نہ کہ بنی حسن سے یعنی یہ بھی اپنی جدی نسبت سے معروف نہ ہوئی۔بنی غاضرۃ کی اولاد بنی معیہ سے معروف ہیں اور بنی حسنؑ کی اولادیں بھی بنی معیہ سے معروف ہیں۔[۵]

اور فخرالدین رازی کے بقول کوفہ کی اُمویہ عورت تھیں لیکن میرے خیال میں ایک مغالطہ ہے بقول عمری نسابہ ابوالقاسم علی معیہ بن حسن بن حسن بن اسماعیل دیباج کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔حسین الکوفی،(۲)۔احمد،(۳)۔حسن،(۴)۔ابی جعفر محمد نسابہ اوّل بقول عمری آپ محدث اور نسابہ تھے صاحبِ کتاب المبسوط تھے جنھوں نے ابوبکر بن عبدہ طرسوسی نسابہ سے علم الانساب سیکھا اور آپ انقرض تھے۔شیخ شرف عبیدلی نے آپ سے روایت کی ہے۔

دوم احمد بن ابوالقاسم علی معیہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالحسن محمد ابرزہ تھے بقول عمری آپ کی اولاد میں دُختران تھی ایک بیٹا درج تھا بقول ابنِ عنبہ ابوالقاسم علی معیہ کی اولاد ابوطاہر حسن اور ابی عبداللہ حسین خطیب سے باقی رہی جن کو عمری نے حسین الکوفی تحریر کیا ہے اور سیّد ابوطالب مروزی نے بھی ان دونوں کی اولاد کا باقی رہ جانا تحریر کیا ہے۔

۱۔سرسلسلۃ العلویہ،ص ۱۶ ۲۔المعقون من ولد امیر المومنین،ص ۳۲۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۵۸۔۲۵۷
۴۔مناہل الضرب،ص ۳۳۰ ۵۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۱۴

سوئم ابوطاہر حسن بن ابوالقاسم علی معیہ آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند ابومحمد جعفر سے جاری ہوئی اور اس ابومحمد جعفر کی اولاد ابوحسن محمد سے جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ اور عمری نے ایسا ہی ذِکر کیا ہے۔ مروزی نے دوسرے فرزند ابومنصور محمد اعمٰی کا ذِکر بھی کیا ہے اور ابوحسن محمد بن ابومحمد جعفر بن ابوطاہر حسن کی اولاد سے ایک فرزند ابی علی حسن اور اس ابی علی حسن کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔ ابوعبداللہ محمد آپ تلاوت کرنے میں جید قاری تھے آپ کا قتل یمن میں ہوا آپ شریف عمری کے دوست تھے (۲)۔ عبدالجبار عالم نسابہ عقب، (۳)۔ ابوحسن علی عقب، (۴)۔ ابوالفوارس ناصر عقب۔

ابوالفوارس ناصر بن ابی علی حسن بن ابوحسن محمد کی اولاد میں بنومناد یلی انقرض ہوگئی اور بنوالعجعج بھی آپ کی اولاد سے تھی جن میں سیّد سعدالدین موسیٰ بن عجعج تھے بقول الشیخ جمال الدین کہ میرے اُستاد شیخ تاج الدین ابنِ معیہ نے ان کو دیکھا تھا ان کی اولاد میں دُختران تھیں۔[۱]

دوسری شاخ میں سیّد عبدالجبار نسابہ بن حسن بن محمد بن جعفر عالم فاضل، کامل، رئیس اور فقیہ تھے آپ کے زمانے کا علم آپ پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ کوفہ میں آپ کے نام سے ایک مسجد عبدالجبار بھی تھی آپ کثرت سے عبادت کرتے اور درس دیا کرتے۔

چہارم ابوعبداللہ حسین خطیب بن ابوالقاسم علی معیہ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابی القاسم علی، (۲)۔ ابی احمد عبدالعظیم جب کہ شریف عمری نے ایک اور فرزند محمد کا ذِکر بھی کیا ہے جب کہ سیّد ابوطالب ازورقانی نسابہ کہتے ہیں آپ کی آٹھ اولادیں تھیں جن میں سے علی اور عبدالعظیم کی اولاد جاری ہوئی ان کی اولاد 'رے' اور 'اہواز' میں تھی۔ ابنِ عنبہ کے بقول ان کی اولاد ''بنی معیہ'' سے معروف ہے۔

پہلی شاخ میں ابواحمد عبدالعظیم بن ابوعبداللہ حسین خطیب الکوفی کی اولاد بقول ابوحسن عمری نسابہ کوفہ اور 'رے' میں تھی ان کی عرفیت 'بنی عبدالعظیم' تھی۔ سیّد جعفر اعرجی کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ محمد المعروف میمون، (۲)۔ علی، (۳)۔ احمد ان میں محمد میمون بن ابواحمد عبدالعظیم کی عقب رے میں تھی جن میں سیّد مہدی اور مانکدیم ابنان محمد میمون المذکور تھے اور علی بن عبدالعظیم کی اولاد بھی 'رے' میں تھی جب کہ احمد بن ابی احمد عبدالعظیم پر آپ کے والد کی کنیت تھی۔ آپ کی اعقاب منتشر ہوگئی۔

دوسری شاخ میں ابوالقاسم علی بن ابی عبداللہ حسین خطیب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابوعبداللہ محمد، (۲)۔ ابوعبداللہ حسین فیومی ۔

پہلا خاندان ابوعبداللہ محمد بن ابوالقاسم علی بن ابی عبداللہ حسین خطیب بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد میں گیارہ فرزند تھے جن میں اکثر کی اعقاب فیوم، بصرۃ، اہواز اور رامھر مز میں ہے۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابوطیب حسن جس کو بنواسد نے قتل کیا تھا۔

بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا آپ کی چھے اولادیں تھیں، جوھرمز، اہواز اور بصرۃ میں تھی۔ (۲)۔ ابوالقاسم عبیداللہ شعرانی عقب، (۳)۔ ابومحمد ابراہیم اولاد اہواز میں، (۴)۔ ابوطالب احمد آپ صاحبِ بصرہ تھے آپ کے بہت سے اچھے احوال تھے جن کی شرح طویل ہے۔ آپ بصرہ کے متقدمین سے تھے۔ آپ نے حج ادا کیا اور رقم بھی خرچ کی۔

کہا جاتا ہے کہ اشراف میں سے ایک شخص آپ کے ساتھ مکہ میں تشریف فرما تھا اور سلطان کی طرف سے ملنے والے انعام کی شکایت کر رہا تھا تو آپ نے علوی حجازی کا ہاتھ اس کی جیب میں داخل کر دیا اور کہا۔

اے شریف تمہارے پتلے (باریک) کپڑے تمھیں ذلیل کر رہے ہیں ان کے ساتھ شان وشوکت بھی غم ہے۔ اس ابی طالب احمد بن ابوعبداللہ محمد کے کئی فرزند تھے جن میں سے اکثر شریف ابوالحسن عمری نسابہ کے دوست تھے جن میں سے اکثر فوت ہو گئے۔[۲]

## ۱۰۴۔ نسل ابوعبداللہ حسین فیومی بن ابوالقاسم علی بن حسین خطیب بن ابوالقاسم علی معیہ

آپ کی اولاد ایک فرزند ابوطیب محمد بن ابوعبداللہ حسین فیومی سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند ابی عبداللہ حسین قصری سے جاری ہوئی

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب الطب، ص ۱۶۳
۲۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۶۰

جن کی نسبت قصر ابن ھبیرہ سے تھی جہاں آپ کی رہائش تھی۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی کافی اولاد تھی جن میں دو پسران کی اولاد ابنِ عنبہ نے تحریر کی (۱)۔ابوحسن علی جن کو احمد بن عمار عبیدلی نے قتل کیا۔ آپ کی نسل سے بنوبدیوی تھی، (۲)۔حسن بعض نے ان کا نام محسن تحریر کیا ہے۔ بیت اوّل ابوحسن علی بن ابوعبداللہ حسین قصری آپ کی اولاد بنوبدیوی ہے جو الشیخ ابی عبداللہ محمد البدیوی بن سیّد ابی معالی ہبت اللہ بن ابی حسن علی المذکور کی نسل ہیں اور ان کی بقیہ عراق میں ہے۔

بیت ثانی حسن بن ابوعبداللہ حسین قصری آپ کی اولاد سے نقیب ظہیرالدولہ ابومنصور حسن بن احمد بن حسن المذکور تھا جن کو زکی الاوّل بھی کہا گیا ان کی اعقاب فرقتین میں تقسیم ہوگئی ظہیرالدولہ ابومنصور حسن کے دوفرزند تھے(۱)۔رضی الدین، (۲)۔ابوطالب محمد زکی الثانی بطن اوّل رضی الدین بن ظہیرالدولہ ابی منصور حسن کی اولاد سے سیّد عمادالدین محمد بن محمد بن حسین النقیب بن قریشی بن ابی حسین بن ابی الفتح علی النقیب بن رضی الدین المذکور بقول ابنِ عنبہ آپ نے خراسان کا سفر کیا ہند میں دہلی تشریف لے گئے جہاں ان کی اولاد ہے۔

یہ نسل پاکستان اور ہندوستان میں موجود ہے۔اس خانوادے کے کچھ افراد سے میری بات بھی ہوئی ہے۔ چکوال میں بھی ان کے کچھ گھر آباد ہیں لیکن یہ خانوادہ عرف عام میں سادات گھرانوں میں بہت کم معروف ہیں۔ مقامی سادات ان کے نسب کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے جو حضرات مجھے ملے اُن میں سیّد عبدالرحمان بھی ایک ہیں جو بہت پڑھی لکھی شخصیت ہیں۔ البتہ ان کا نسب عمادالدین محمد سے جا کر ملتا ہے جن کی قبر دہلی میں ہے۔ان میں سے اکثر اہلِ سنت سے ہیں۔

بطن ثانی ابوطالب محمد زکی الثانی بن ابومنصور حسن ظہیرالدولہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابومنصور حسن ذکی الثالث سے جاری ہوئی جو کہ نقیب حلہ تھے اور ان کی اولاد بنی معیہ سے معروف تھی۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر القاسم جلال الدین نقیب ممدوح خشکری، (۲)۔ابوجعفر محمد نقیب زاہد پہلی شاخ ابوجعفر القاسم بن ابومنصور حسن الثالث کی اولاد بھی دو پسران سے تھی (۱)۔زکی الدین حسن، (۲)۔فخر الدین حسین۔

فخر الدین حسین کا ایک فرزند ابی جعفر جلال الدین القاسم تھا اور ان کے آگے دو فرزند تھے(۱)۔زکی الدین جن کی اولاد میں صرف ایک دُختر تھی یوں آپ منقرض ہو گئے۔

(۲)۔نقیب تاج الدین ابی عبداللہ محمد بن ابی جعفر جلال الدین القاسم بن فخر الدین حسین بن ابوجعفر جلال الدین قاسم بن ابومنصور زکی الثالث المذکور۔

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کے پاس علومنزلت کی سندیں تھیں۔ میں نے آپ کو اپنا اُستاد جانا ہے۔ بارہ سال جناب کی خدمت کی اور اس دوران آپ سے انساب، حدیث فقہ اور ادب کا خزانہ حاصل کیا۔

ابنِ عنبہ کو سیّد تاج الدین ابنِ معیہ کی دامادی کا شرف بھی حاصل تھا۔سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ سیّد تاج الدین کی طرح کا کوئی مشجر نہیں ہے۔ سیّد تاج الدین کا کوئی بیٹا نہیں تھا آپ کی صرف بیٹیاں تھیں آپ نے علم الانساب سیّد علم الدین مرتضٰی سے حاصل کیا اور آپ کے بعد یہ سلسلہ ابنِ عنبہ سے جاری ہوا۔

دوسری شاخ ابوجعفر محمد نقیب زاہد بن ابومنصور حسن ذکی الثالث کی اولاد سے ابی عبداللہ جعفر تاج الدین شاعر فصیح لسان فی بنی حسن فی العراق تھے۔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابومحمد اسماعیل علم الدین، (۲)۔ابوعبداللہ محمد مجدالدین جو اپنے والدِ محترم کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اس طرح ابی عبداللہ تاج الدین جعفر انقرض ہو گئے۔

## ۱۰۵۔نسل ابوجعفر محمد بن حسن تج بن حسن بن اسماعیل دیباج

بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ''بنوالتج'' کہلاتی ہے، جو مصر میں ہے۔ شیخ شرف عبیدلی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی

(۱)۔احمد کی اولاد مصر میں ہے،(۲)۔حسین البربری جس کی اولاد بنو بربری کہلاتی ہے۔سیّد مروزی کے بقول احمد کا لقب الجلد تھا۔

فخر الدین رازی کے بقول ابوجعفر محمد بن حسن الثج کا تیسرا فرزند،(۳)۔قاسم ابوالغارات تھا اور اس کی اولاد بنوالاربہ کہلاتی ہے یہ لوگ مصر اور اس کے نواح میں آباد ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ القاسم ابوالغارات دراصل احمد الجلد بن ابوجعفر محمد بن حسن الثج کا بیٹا ہے لیکن اوّل قول درست ہے۔[۱]

جب کہ سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزی ازورقانی کے بقول کہ قاضی، ابی القاسم تیمی اور زکریا نسابہ کے بقول قاسم ابوالغارات، ابوجعفر محمد بن حسن الثج بن حسن بن اسماعیل دیباج کا فرزند تھا نہ کہ احمد بن ابوجعفر محمد بن حسن الثج کا فرزند اور اس کی اولادیں تھی۔اور اس قاسم ابوالغارات کی اولاد ایک فرزند عباس الملقب ''اربہ'' سے جاری ہوئی اس کی اولاد کو بنواربہ اور بنوغارات کہا جاتا ہے جو کہ مصر اور اس کے نواح میں آباد ہیں۔[۲]

اور بیت ابی الغارات قاسم یہاں پر تمام ہوا۔

بیت ثانی احمد الجلد بن ابوجعفر محمد بن حسن الثج بقول ابن عنبہ حسنی داوودی آپ کی اولاد سے(۱)۔ابوحسن محمد صاحب عدۃ وعزۃ مصر میں تھے جن کی وفات یمن میں ہوئی بقول عمری آپ مصری تھے اور سیّد مروزی نے القاسم کا ذِکر بھی کیا اور کہا کہ ظن یہی ہے کہ ان دونوں کی والدہ داوٗد یہ حسنیہ یعنی داوٗد بن حسن مثنیٰ کی اولاد تھیں۔بطن اوّل ابوحسن محمد بن احمد الجلد بن ابوجعفر محمد ابوالحسن عمری نے آپ کی اولاد تین پسران سے بیان کی ہے(۱)۔ابومحمد القاسم ذوالغدہ آپ کے ہاتھ سے اسلام پھیلا آپ کی وفات یمن میں ہوئی بقول عمری اولاد یمن میں متفرق ہوئی۔(۲)۔ابواسماعیل ابراہیم آپ کی اولاد تفلیس اور مصر میں رہی،(۳)۔احمد کی اعقاب مکہ بصرہ اور بغداد رُے میں رہی۔

اوّل احمد بن ابوحسن محمد صاحب عزۃ کی اولاد سے آمہ خرسا بنت علی بن عبداللہ بن احمد المذکور تھیں آپ بغداد میں تھیں۔

دوئم ابراہیم بن ابوحسن محمد صاحب عزۃ کی اولاد سے ایک فرزند ابوعبداللہ حسین تھا جس کی اولاد میں تین لڑکے تھے(۱)۔ابوتراب علی جو درج فوت ہوا،(۲)۔ابراہیم جس کی مصر میں صرف لڑکیاں تھیں(۳)۔زید جس کی اولادیں (تفلیس) میں آج تک موجود ہے اور یہ تینوں جملہ بنی زویدی سے مشہور ہیں۔[۳]

بیت ثالث حسین بربری بن ابوجعفر محمد بن الثج اشنانی نسابہ کہتے ہیں میں نے ان کی اولاد کی بڑی تعداد مکہ میں دیکھی یعنی بنی حسین بربری مکہ میں دیکھی۔فخر الدین رازی کے بقول آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں ہے جو بربریون کہلاتی ہے اور سیّد عزیزالدین مروزی ابوطالب نسابہ کے بقول آپ کے دو پسران تھے(۱)۔علی،(۲)۔عبداللہ المعروف ''جربہ'' اور ان حضرات کی اعقاب ''بربریہ'' سے معروف ہے جو مکہ اور شام میں ہے۔

بطن اوّل علی بن حسین بربری بقول سیّد موید الدین، واسطی اعرجی آپ کی کافی اولاد تھی آپ کا ایک فرزند محمد بن علی تھا جس کی اولاد بنی بربری کہلاتی تھی اور دوسرا فرزند احمد بن علی تھا اس کی اولاد بھی بنو بربری کہلائی۔

بطن ثانی عبداللہ بن حسین بربری آپ کی اولاد بقول موید الدین واسطی آپ کی اولاد ایک فرزند محمد بربری سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد بڑی تعداد میں تھی اور یہ میرے شیخ کا کلام ہے۔[۴] یعنی شیخ شرف عبیدلی کا کلام ہے۔

## ۱۰۶۔نسل ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ

سیّد صفی الدین ابی عبداللہ محمد بابن طقطقی فرماتے ہیں کہ مشجرۃ النسب بیتِ رمضان المعروف بیت طقطقی میں پڑھا جو کہ نسابہ عبدالحمید بن فخار بن معد بن فخار الموسوی کی تحریر تھی اور اس شجرہ کی حواشی میں عبدالحمید نسابہ فاصل محمد زیدی کی تحریر میرے والد ابوالحسن علی نے رقم کی کہ جب ابراہیم سے ان کے والد نے کہا کہ تمہارے لیے قمیص سلوائی جائے یا قبا اُس وقت ابراہیم کم سن تھے آپ کی زبان مخارج حروف نکالنے میں ابھی صاف نہیں تھی آپ نے چاہا کہ کہیں قبا قبا مگر نکلا طبا طبا لہٰذا یہی آپ کا لقب پڑ گیا۔[۵]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۴۸ ۔ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۱۴ ۔ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۵۸

۴۔ثبت المصان،ص ۳۲۹ ۔ ۵۔اصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۱۶

اہلِ سواد کہتے ہیں کہ طباطبا قبطی زبان میں سیّدالسادات کو کہتے ہیں۔ آپ باوقار اور جلیل القدر شخصیت تھے آپ نے اپنے عقائد امام علی الرضا علیہ السّلام کے سامنے پیش کیے اور انھیں شک وشبہ سے پاک وصاف کیا۔[۱]

آپ کی والدہ اُم الولد تھیں بقول عمری نسابہ آپ خطرناک اور ترقی یافتہ تھے اور آپ نے خود کو نمایاں کیا اور رضا من آل محمدﷺ کی دعوت دی آپ کی تیرہ اولادیں تھیں جن میں دو دُختران تھیں(۱)۔لبابہ، (۲)۔فاطمہ آپ کی شادی علوی عباسی سے ہوئی یعنی ایسے شخص سے ہوئی جو عباس علمدار بن امیرالمومنین علی کی اولاد سے تھا اور رجال میں (۱)۔جعفر،(۲)۔ابراہیم درج تھے(۳)۔اسماعیل، (۴)۔ہارون ان دونوں کی اعقاب کا ذِکر نہیں ہے۔ (۵)۔علی زعم کیا جاتا ہے کہ آپ انقرض ہو گئے عمری کہتے ہیں کہ میرے والد ابوالغنائم نسابہ کو اس کی معرفت نہیں تھی اور نہ ہی ابنِ طباطبا نسابہ کو، (۶)۔عبداللہ اس کی ذیل ظاہر نہیں ہے،(۷)۔محمد صاحب ابی السرایا ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ نے کوفہ میں خروج کیا اور آپ منقرض ہو گئے، (۸)۔حسن، (۹)۔قاسم الرسی، (۱۰)۔احمد۔[۲]

سیّد مہدی رجائی نے تیرھواں فرزند احمد تحریر کیا یعنی مہدی رجائی نے دو احمد کا ذِکر کیا جب کہ جمہور نسابین کے بقول ابراہیم طباطبا کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی محمد قاسم الرسی ، (۲)۔ ابوعبداللہ احمد ، (۳)۔ حسن ۔

اوّل محمد ابوعبداللہ بن ابراہیم طباطبا آپ آئمۃ الزیدیہ میں سے تھے آپ نے کوفہ میں قیام کیا اور رضا من آل محمدؑ کی دعوت دی یہ زمانہ مامون رشید کا تھا آپ کے ہمراہ ابوالسرایا سری بن منصور شیبانی نے خروج کیا اور آپ لوگ کوفہ پر غالب آ گئے آپ کو امیرالمومنین کا لقب دیا گیا پھر آپ کی وفات ہو گئی اور ابواسماعیل طباطبائی ذِکر کرتے ہیں کہ آپ کوفہ میں داخل ہوئے خروج کیا اور وہیں پر فوت ہوئے آپ کی والدہ اُمِ زبیر بنتِ عبداللہ بن ابی بکر بن عبدالرحمان بن حرث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم تھیں آپ کی اولاد میں اسماعیل، عبداللہ، جعفر اور فاطمہ تھیں جن کی والدہ اُمِ جعفر بنت اِسحاق بن ابراہیم بن جعفر بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن زہرہ بن عبدعوف بن حرث بن زہرۃ بن کلاب تھیں اور محمد بن ابراہیم طباطبا کی نسل انقرض ہوئی۔[۳]

آپ کی اولاد میں جعفر بن محمد بن ابراہیم طباطبا کے بقول عمری نسابہ دو فرزند تھے(۱)۔حسین، (۲)۔علی اطروش ان میں حسین بن جعفر کا ایک فرزند محمد تھا جو بلادحبشہ گیا اور پھر اس کی کوئی خبر نہ آئی اور علی اطروش بن جعفر کی ولادت مدینہ میں ہوئی بقول ابی الغنائم محمد نسابہ آپ درج تھے پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے مبسوط میں اِن کو صاحب ذیل پایا۔ بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا ان کی اولاد تھی اور بحر کی جانب گئی اور پھر ان کی خبر نہیں اور بعد کے نسابین نے محمد بن ابراہیم طباطبا کو انقرض تحریر کیا۔

## ۱۰۷۔نسل حسن بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر

آپ مصر میں تھے اور روم میں داخل ہوئے تہذیب الانساب کے قدیم نسخے میں شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی بقول عمری صاحب ابن خمارویہ، (۲)۔احمد بقول عمری آپ مصری تھے اور آپ کا لقب متویہ تھا۔ابوطالب از ورقانی علی کا لقب مستحلق تھا اور ابن عنبہ نے بھی یہی تحریر کیا ہے اور بقول ابی نصر بخاری آپ کی جانشینی چودہ برس کی عمر میں ہوئی اس لیے آپ کی اولاد کو مستحلقہ کہا گیا واللہ اعلم۔[۴]

بیت اوّل علی بن حسن بن ابراہیم طباطبا، بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔احمد شیخ الاہل، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔ابومحمد حسن۔

بطن اوّل احمد شیخ الاہل بن علی بقول عمری آپ کی اولاد سے شریف ابومحمد حسن بن علی بن محمد صوفی مصری بن احمد شیخ الاہل المذکور تھے المعروف بابن بنت رزق آپ طریق تصوف پر تھے اور صاحب اولاد فوت ہوئے۔

---

۱۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۱۳۶،احسن المقال از شیخ عباس قمی،ص ۳۲۵،مترجم صفدر حسین نجفی ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۶۱۔۲۶۰

۳۔منتقلہ الطالبیہ،ص ۲۶۶ ۴۔عمدۃ الطالب،ص ۱۷۳

بطن ثانی ابراہیم بن علی کی اولاد میں ایک فرزند ابوابراہیم اسماعیل تھا جو ۳۴۷ ہجری میں بمقام مصر فوت ہوا اور اس کی وہاں اولاد تھی۔

بطن ثالث ابی محمد حسن بن علی کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسن علی الملقب جمل تھا جو مصر میں فوت ہوا اور اس کی اولاد اور بھائی تھے۔

بیت ثانی احمد مصری بن حسن بن ابراہیم طباطبا، بقول نسابہ کبیر عمری علوی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔محمد، (۲)۔امیر قاسم، (۳)۔ابوحسین محمد مصری المعروف مسجد جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے، (۴)۔ابوعلی محمد مصری کا ذِکر بھی کیا۔

جب کہ بقول ابوطالب مروزی احمد مصری کی اولاد صرف ایک فرزند ابی حسن محمد المسجد سے جاری ہوئی اور سیّد جعفر اعرجی نے چار ابنان سے منتشر ہونا تحریر کیا۔

بطن اوّل محمد بن احمد مصری سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی کنیت ابوحسن اور لقب صوفی تحریر کیا ہے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالحسن علی تھا جس کو کر کی کہتے تھے۔ آپ کی اقامت کرک میں رہی اور آپ کی اولاد بقول سیّد جعفر اعرجی مصر میں کثیر تھی۔[۱]

جب کہ بقول ابوالحسن عمری آپ کا ایک فرزند حسن مصر میں تھا۔عمری نسابہ نے محمد بن احمد مصری کا دوسرا فرزند ابومحمد امیر زاہد تحریر کیا جس کی وفات پر اس کا ایک بیٹا یحییٰ تھا۔

بطن ثانی امیر ابومحمد قاسم بن احمد مصری آپ کی اولاد سے بقول عمری ابراہیم بن اغلب صاحب مغرب بن امیر ابومحمد قاسم المذکور تھے۔

بطن ثالث ابوحسین محمد المعروف مسجد بن احمد المصری کی بھی تحریر کی ہے بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ ابراہیم، (۲)۔علی عفیف، (۳)۔حسین اور ان کی اعقاب مصر میں اہل خیر میں سے ہے۔

دیوانیہ میں کچھ سادات حسن بن ابراہیم کی اعقاب سے ہونے کے دعویدار ہیں اور مشجر الوافی میں ان کے مشجرات لکھے گئے، تاہم ان کے مشجرات پر اپنی کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

## ۱۰۸۔احمد رئیس بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر

آپ کو رئیس کہا جاتا تھا آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ جلیل القدر اور رفیع المنزلت تھے۔سیّد یحییٰ نسابہ کے بقول آپ کی والدہ اور سیّد رجائی کے مطابق حلیمہ یا جمیلہ یا اُم جمیل بنتِ موسیٰ بن عیسیٰ بن عبدالرحمان بن علاء بن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالعزیز بن عتبہ بن عوف بن قسی جو ثقیف سے تھیں۔

شیخ شرف عبیدلی، عمری، ابنِ عنبہ، فخرالدین رازی، سب متفق ہیں کہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوجعفر محمد اصغر المعروف ''ابن خزاعی''، (۲)۔ابواسماعیل ابراہیم۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن احمد الرئیس:۔جید نسابین نے جن میں عمری، شیخ الشرف عبیدلی، فخرالدین رازی شامل ہیں۔ آپ کے دو پسران کو صاحب اعقاب تحریر کیا ہے(۱)۔ابوحسن علی، (۲)۔ ابوعبداللہ احمد شاعر اصفہانی ، آپ کی والدہ دُختر مطلب مخزومیہ تھیں آپ کوفہ سے اصفہان منتقل ہوئے اور آپ کی کثیر اولاد اصفہان میں ہے۔

بطن اوّل ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد با ابن خزاعیہ فخرالدین رازی کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند القاسم سے جاری ہوئی اور شریف عمری نے بھی اِسی کا تحریر کیا ہے اور اس قاسم بن ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد کی اعقاب میں ابوالحسن عمری نے ابوحسن محمد ان کو ابنِ بنت حصیبہ بھی کہا جاتا تھا اور یہ درب بقر بغداد میں تھے اور رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ شاعر عالم فاضل اور ناسب تھے آپ کی تصانیف بھی تھیں بقول عمری آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی

۱۔مناہل الضرب، ص ۳۶۹

(۱)۔ابومحمد قاسم مجدورازرق، (۲)۔ابوحسین محمد آپ عالم فاضل تھے، (۳)۔ابوبرکات محمد آپ کی وفات دمشق میں ہوئی، (۴)۔ابومکارم محمد۔

اوّل ابوبرکات محمد بن ابوحسن محمد بن قاسم بقول عمری آپ بغدادی تھے اور مصر میں میرے اُستاد کے دوست تھے۔ سیّد مہدی رجائی نے ان کی اعقاب میں دو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ابوالفضائل احمد آپ کی وفات شام میں ہوئی جہاں آپ کا ایک فرزند تھا، (۲)۔ابوالبشائر مسلم دمشق میں ان کی خبر منقطع ہوگئی۔

دوئم ابوحسین محمد بن ابوحسن محمد بن قاسم آپ عالم فاضل اور انساب کو جمع کرنے والے تھے۔ بطائح میں داخل ہوئے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالحسن علی تھا جس کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں تھیں یہ ابوالحسن علی موصل داخل ہوئے اور موصل میں ہی شادی کی اور دمشق میں وفات پائی آپ کے دو فرزند تھے ابوالبشائر، ابومنصور۔

سوئم ابومحمد القاسم مجدور بن ابوحسن محمد بن قاسم بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری نسابہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوطالب، (۲)۔ابومنصور نزار، (۳)۔ابوالقاسم ہبت اللہ۔

پہلی شاخ میں ابوطالب بن ابومحمد قاسم مجدور بن ابوحسن محمد کی اولاد سے ایک فرزند محمد تھا اور محمد بن ابی طالب کے دو فرزند تھے، (۱)۔ابومعمر یحییٰ نسابہ بغداد میں اپنے بھائی ابن طباطبا کے بعد ان پر علم الانساب العلویہ منتہیٰ ہوتا تھا۔ آپ کی وفات محرم سنہ ۴۷۹ ہجری میں ہوئی، (۲)۔ابوعبداللہ حسین الشیخ الشریف ادیب فاضل عالم نسابہ المعروف ابنِ طباطبا شریف عمری نے آپ سے ملاقات کی اور آپ سے علم الانساب سیکھا آپ کی ولادت ذی القعدہ سنہ ۳۸۰ ہجری میں ہوئی اور وفات ربیع الاوفول سنہ ۴۴۹ ہجری میں ہوئی۔

ابوطالب مروزی نسابہ اور فخر الدین رازی نے آپ کا نسب ابوعبداللہ حسین بن ابوطالب محمد بن القاسم مجدور تحریر کیا، جب کہ اوپر والا بیان عمری نسابہ کا ہے جو کہ ابی عبداللہ حسین بن طباطبا کے شاگرد تھے اور ان سے زیادہ قریب تھے اس لیے ہم نے اُن کو نقل کیا۔

جب کہ شیخ سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی نسابہ نے ابوعبداللہ حسین بن محمد بن ابوطالب بن القاسم بن ابوحسن محمد الشاعر بن ابی الحسن احمد شاعر اصفہانی بن ابوجعفر محمد بن احمد رئیس بن ابراہیم طباطبا تحریر کیا ہے۔[۱]

میرے خیال میں ابنِ عنبہ نے یہ نسب غلط تحریر کیا۔ مروزی، رازی اور عمری جو خود ابنِ طباطبا کے شاگرد ہیں جو انھوں نے تحریر کیا وہ بالکل درست ہے۔

دوسری شاخ میں ابومنصور نزار بن ابومحمد القاسم مجدور کی اعقاب ابی الفتوح اسد سے شام میں تھی۔

بیت ثانی ابواسماعیل ابراہیم بن احمد رئیس بن ابراہیم طباطبا بقول ابوالحسن عمری آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابومحمد قاسم جو کہ بہت اچھے شاعر تھے اور آپ نے ابن معتز کا رد تحریر کیا آپ کی وفات پر آپ کے کئی بچے تھے۔

عبداللہ بن معتز اُن لوگوں میں سے تھا جس نے بغض علی علیہ السّلام اور عام علوی حضرات کے بغض میں تحریر کیا اور مذکور سیّد ابومحمد قاسم نے اس کا جواب لکھا۔

(۲)۔احمد بن ابواسمٰعیل ابراہیم آپ کا ایک فرزند ابوحسن محمد تھا جس کو زنج نے کھایا ان کی پیدائش عمان میں ہوئی۔ ابنِ طباطبا نے یہ دعویٰ کیا کہ ابی نصر بخاری نے اس پر طعن ظاہر کیا۔[۲] رازی نے، (۳)۔محمد اصغر، (۴)۔حسین، (۵)۔احمد اصغر کا ذِکر بھی کیا۔

### ۱۰۹۔ابوعبداللہ احمد شاعر اصفہانی بن ابوجعفر محمد بن احمد رئیس بن ابراہیم طباطبا

آپ شاعر اور ادیب تھے آپ کی اولاد ایک فرزند ابی حسن محمد شاعر سے میں جاری ہوئی اور آپ کی بہت زیادہ اولاد، اصفہان، بلاد فارس، بلاد جبل،

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۷۳ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۶۲

خراسان، آذر بائیجان غری شریف، حائر اور بغداد میں ہے اس کے علاوہ ایران میں بروجرد میں آپ کی کثیر اولاد موجود ہے بقول ابنِ عنبہ کہ ابراہیم طباطبا کی جمہور اولاد آپ سے ہی جاری ہوئی آپ بہت عمدہ شاعر تھے اور اصفہان کے نقیب تھے اور سنہ ۳۲۲ ہجری میں آپ کی وفات اصفہان میں ہی ہوئی آپ کا دیوان لوگوں میں مشہور ہے۔ آپ صاحبِ کتاب ''نقد الشعر'' ہیں۔ ابوالحسن عمری نے آپ کی اولاد میں صرف ایک فرزند (۱)۔ابوحسین علی کا ذِکر کیا ہے۔ جب کہ شیخ شرف عبیدلی نے دوسرے فرزند (۲)۔ابومحمد حسن کا ذِکر بھی کیا ہے۔ ان دونوں کی والدہ اُم ابیہا بنت حسین بن القاسم بن اسید بنی الاجم خزاعی سے تھیں جب کہ فخر الدین رازی، نے تیسرے فرزند، (۳)۔عبداللہ کا بھی ذِکر کیا ہے۔[۱]

لیکن ابنِ عنبہ نسابہ سے یہاں پر غلطی سرزد ہوئی اور انھوں نے ابوحسن محمد الشاعر بن ابوعبداللہ احمد الشاعر اصفہانی کی اولاد میں جو پسران تحریر کیے وہ (۱)۔ابوحسین علی، (۲)۔ابوالمکارم محمد، (۳)۔قاسم، (۴)۔ابو برکات محمد، (۵)۔ابومحمد حسن۔

ان حضرات میں ابوحسین علی کو چھوڑ کر باقی چاروں حضرات ابوحسن محمد بن قاسم بن ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد بن احمد رئیس بن ابراہیم طباطبا کے پسران تھے اور مناہل الضرب میں سیّد جعفر اعرجی نے بھی ابنِ عنبہ کو ہی نقل کیا، جب کہ ابی عبداللہ صفی الدین نسابہ بابن طقطقی نے عمری اور شیخ شرف عبیدلی کو نقل کیا۔

بیت اوّل ابومحمد حسن بن ابی حسن محمد الشاعر بن ابوعبداللہ احمد الشاعر آپ کی اولاد سے سیّد العالم التقی نسابہ اصفہانی صاحبِ کتاب غایۃ المعقبین ومنتقلہ الطالبیہ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبائی بن ناصر بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن المذکور تھے۔

صاحب تذکرۃ المطاہرہ نے آپ کے دو پسران تحریر کیے (۱)۔محمد، (۲)۔حیدر، محمد بن اسماعیل طباطبائی نسابہ کی اولاد سے شہنشاہ بن ابوالعشائر بن عمرو بن محمد المذکور تھے حیدر بن اسماعیل طباطبائی کی اولاد سے احمد بن محمد بن ابراہیم بن حیدر المذکور تھے۔[۲]

## ۱۱۰۔نسل ابوحسین علی بن ابی حسن محمد الشاعر بن ابوعبداللہ احمد الشاعر بن ابوجعفر محمد

ابوالحسن عمری نسابہ نے آپ کی دو پسران کا ذِکر کیا (۱)۔ابوحسین احمد الشاعر اصفہانی، (۲)۔ابوعبداللہ حسین ولی نقابت اصفہان جب کہ دیگر نسابین اور بعد کے مشجرات کے مطابق آ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی، (۳)۔ابوہاشم طاہر، (۴)۔حسن، (۵)۔قاسم، (۶)۔علی عماد الدین، جب کہ ابوہاشم طاہر کا ذِکر تذکرہ فی انساب المطاہرہ میں بھی ہے اور منتقلہ الطالبیہ میں بھی ان کا ذِکر موجود ہے۔

بیت اوّل ابوعبداللہ حسین بن ابوحسین علی بن ابی حسن محمد الشاعر آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعباس احمد، (۲)۔زید۔

ان میں بطن اوّل ابوعباس احمد بن ابوعبداللہ حسین کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالفتح محمد، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ابوعلاء حسن۔

اوّل ابوعلاء حسن بن ابوعباس احمد کی اولاد سے محمد جمال الدین بن یوسف ضیاء الدین بن عبداللہ بن یوسف ضیاء الدین بن نظام الدین بن ضیاء الدین بن سلطان علی بن عزیز الدین مرتضیٰ بن یوسف ضیاء الدین بن محمود رکن الدین بن محمد ضیاء الدین بن ابی القاسم حیدر بن ابی شجاع حسین بن ابی طالب شہاب الدین بن ابی علاء عباس بن ابی علاء حسن المذکور تھے۔

اس میں جمال الدین بن یوسف ضیاء الدین کی اعقاب تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالمعالی یوسف ضیاء الدین، (۲)۔ابوعز عبداللہ مجد الدین، (۴)۔ابوعلاء حیدر نظام الدین۔

بقول سیّد ضامن بن شدقم اعرجی حسینی مدنی نسابہ کہ محرم کی دوسری جمعرات بمطابق ۱۰۸۷ ہجری میں ان حضرات سے سلطنتِ اصفہان میں ملا تو انھوں نے اپنے نسب کے بارے میں مجھے شرف بخشا تو میں نے اس کو اپنے مشجر سے مماثل پایا۔ اس کے مرتب کرنے والوں کے بعد جو کچھ ہوا اس کے علاوہ اس واقعہ کے بعد ہوا جو میں نے جمع کیا تھا۔[۳]

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۴۶ ۲۔التذکرہ فی انساب المطہرہ، ص ۵۷ ۳۔تحفۃ الازہار، جلد اوّل، ص ۲۴۷

بطن ثانی زید بن ابوعبداللہ حسین بن ابوحسین علی کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم نقیب اصفہان تھا جو کثیر الفضل اور مقبول الشہادۃ معدل تھا۔

بیت ثانی علی عمادالدین بن ابوحسین علی بن ابی حسن محمد الشاعر: آپ کی اولاد سے امیر عبدالوہاب سراج الدین طباطبائی بن امیر عبدالغفار بن امیر عمادالدین بن حسن فخرالدین بن محمد کمال الدین بن حسن بن علی شہاب الدین بن علی عمادالدین بن احمد بن علی عمادالدین المذکور آپ سمرقند سے تبریز منتقل ہوئے اور بمطابق ۹۲۸ ہجری یہاں ہی وفات پائی آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔عبدالغفار میر بزرگ، (۲)۔عبدالباقی جس کا ایک بیٹا حسن بیگ تھا، (۳)۔عبدالرزاق میر سلطان، (۴)۔عبدالجبار، (۵)۔عبدالباری، (۶)۔علی اکبر میر شاہ میر ان حضرات میں اولاد علی اکبر میر شاہ میر کی ہی زیادہ تھی۔

بطن اوّل سیّد علی اکبر بن امیر عبدالوہاب سراج الدین طباطبائی کی اولاد میں بقول سیّد مہدی رجائی چھے پسران تھے(۱)۔امیر افضل وحیدالدین، (۲)۔امیر محمد تقی الدین، (۳)۔امیر نعمۃ اللہ قاضی، (۴)۔امیر ابوالقاسم قاضی، (۵)۔امیر علی اکبر، (۶)۔سیّد اسماعیل۔

اوّل میر تقی الدین بن سیّد علی اکبر کا ایک ہی فرزند تھا سیّد محمد رضا۔

دوئم سیّد نعمت اللہ امیر قاضی بن امیر علی اکبر کی اولاد سے عبدالوہاب بن نعمت اللہ بن عبداللہ بن محمد حسین بن امیر نعمت اللہ قاضی فی المذکور تھے۔

سوئم امیر علی اکبر بن امیر علی اکبر المعروف شاہ میر شاہ:۔کی اولاد سے میرزا ہادی بن علی اکبر قاضی بن محمد سعید قاضی بن منصور غیاث الدین قاضی بن محمد سعید بن امیر علی اکبر المذکور تھے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔میرزا زین العابدین، (۲)۔میرزا رحیم، (۳)۔میرزا علی چہارم اسماعیل بن علی اکبر المعروف شاہ میر شاہ (سادات طباطبائیہ، فی تبریز) آپ کی اولاد میں میرزا محمد صدرالدین بن محمد مجدالدین بن اسماعیل المذکور تھے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔فتاح، (۲)۔میرزا یوسف، (۳)۔جلال الدین ولی المعروف سلطان پہلی شاخ میں فتاح بن میرزا محمد صدرالدین کی اولاد سے علی اصغر بن میرزا رفیع بن میرزا ابوطالب وزیر بن میرزا سلیم نائب القدس بن محمد سعید بن علی اکبر بن رفیع بن مطلب بن فتاح المذکور اس، علی اصغر بن میرزا رفیع کے چار فرزند تھے(۱)۔میرزا اسداللہ خان، (۲)۔میرزا رفیع نظام العلماء مجتہد فی تبریز، (۳)۔محمود علاء الملک خان، (۴)۔فضل اللہ خان۔

دوسری شاخ میں جلال الدین ولی بن میرزا محمد صدرالدین کی اولاد میں دو فرزند تھے، (۱)۔مخدوم، (۲)۔میرزا احمد۔

تیسری شاخ میں میرزا یوسف بن محمد صدرالدین کی اولاد محمد علی قاضی بن محمد صدرالدین بن میرزا یوسف المذکور سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔میرزا حسن، (۲)۔میرزا محمد قاضی، (۳)۔میرزا صدرالدین المعروف میرزا صدر الوکیل۔

ان میں میرزا محمد قاضی بن محمد علی قاضی کی کثیر اولاد ہے۔ آپ کی اولاد(۱)۔میرزا باقر، (۲)۔میرزا عبدالرحیم، (۴)۔میرزا علی اصغر شیخ اسلام، (۴)۔میرزا مہدی ابنان محمد تقی القاضی الطباطبائی تبریزی سے کثیر تعداد میں جاری ہے۔جن کا تذکرہ المعقبون من آل ابی طالب اور مشجر الوافی میں موجود ہے ان حضرات کو آل قاضی بھی کیا جاتا ہے۔

علی عمادالدین بن ابوحسین علی بن ابوحسن محمد الشاعر کی اولاد کثیر ہے جس کا تذکرہ نسب کی مختلف کتب میں پایا جاتا ہے۔ خاص کر نسب کی ایرانی کتب میں ان کا نسب موجود ہے تاہم قدیم عربی کتب میں علی عمادالدین کا تذکرہ مجھے نہ مل سکا لیکن نسابہ سیّد مہدی رجائی نے اپنی تحقیق سے اس نسب کو تحریر کیا اور ہم نے اُن کی تحریر پر اعتماد کیا۔

## ۱۱۱۔نسل ابوہاشم طاہر بن ابوحسین علی بن ابی حسن محمد الشاعر بن ابوعبداللہ احمد الشاعر

یہ خاندان بھی بہت بڑا ہے کئی قبائل اس سے جاری ہوئے ہیں۔ابوہاشم طاہر کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی العلی محسن، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔ابوالفضل حمزہ، (۴)۔ابوسعد ہاشم، (۵)۔ابوعلی محمد۔

ان حضرات میں زیادہ اولاد جو آج باقی ہے وہ ابوالفضل حمزہ کی ہے۔ابوالفضل حمزہ بن ابوہاشم طاہر کی آپ کی اولاد سے(۱)۔سیّد علی الحکیم،

(۲)۔اور سیّد عبدالکریم ابنان سیّد مراد بن اسداللہ بن جلال الدین امیر بن حسن بن علی مجدالدین بن قوام الدین بن اسماعیل بن عباد بن ابی مکارم بن عباد بن ابی المجد بن عباد بن علی ابوالفضل حمزہ المذکور تھے۔ بیت اوّل سیّد عبدالکریم بن سیّد مراد بن سیّد اسداللہ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد طباطبائی سے جاری ہوئی آپ اصفہان کے علماء اور فقہاء میں سے تھے اور اصفحان سے بروجرد منتقل ہوئے آپ کی اولاد بروجرد اور نجف میں ہے۔ آپ اجلا سادات مجتہدین میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت اصفہان تربیت نجف اشرف کی اور وفات بروجرد کی ہے، جہاں آپ کا مزار معروف ہے۔ آپ کے چار پسران تھے (ا)۔سیّد علی آپ یزد میں فوت ہوئے اور وہیں پر دفن ہوئے (۲)۔سیّد رضی، (۳)۔سیّد مرتضٰی، (۴)۔سیّد رضا آپ بروجرد میں درج فوت ہوئے اور آپ کی فوتیدگی سنہ ۱۱۷۹ میں اپنے والد کی حیات میں ہوئی۔

سیّد محمد طباطبائی بن سیّد عبدالکریم کی ایک دُختر فاطمہ تھی جس کی شادی علامہ فہامہ المجد دالشیخ محمد باقر بن محمد اکمل وحید بھبھانی سے ہوئی۔

بطن اوّل سیّد علی بن سیّد محمد طباطبائی بن سیّد عبدالکریم آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد عبدالکریم، (۲)۔سیّد عابد، (۳)۔سیّد حسین، (۴)۔سیّد حسن۔

اوّل سیّد عبدالکریم بن سیّد علی کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (ا)۔علی، (۲)۔میرزا ابوتراب، (۳)۔سیّد عبدالغفور آپ کی بیٹیاں تھیں، (۴)۔سیّد مراد درج تھے۔

پہلی شاخ میں سیّد علی بن سیّد عبدالکریم بن علی آپ علی بروجردی سے معروف تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔میرزا مہدی، (۲)۔میرزا محمد باقر، (۳)۔میرزا ابوحسن۔

دوئم سیّد عابد بن علی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔اسماعیل، (۲)۔سیّد محمد علی، (۳)۔سیّد محمود۔

پہلی شاخ سیّد محمد علی بن عابد بن علی بن محمد طباطبائی آپ عالم جلیل تھے۔ آپ نے علم حاصل کرنے کے لیے اصفحان اور نجف کا سفر کیا اور علماء کے درس میں حاضر رہے اور پھر بروجرد کا اعادہ کیا اور پھر بروجرد سے 'رے' کا سفر کیا اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد میں تین دُختران تھیں (ا)۔فاطمہ جس کی شادی سیّد فضل اللہ بن الرضی سے ہوئی اور سیّد محمد اور سکینہ پیدا ہوئے، (۲)۔مریم جس کی شادی سیّد حسین بروجردی کے چچا سیّد جمال الدین سے ہوئی (۳)۔بکم جو کہ سیّد حسین بروجردی کی والدہ ماجدہ تھیں۔

دوسری شاخ: محمود بن عابد بن علی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محمد اور ایک دُختر تھی جس کی شادی الشیخ نوراللہ ابن محمد حسین تو یسر کانی سے ہوئی۔ان میں سیّد محمد بن محمود بن عابد آپ عالم فاضل تھے اور بروجرد میں فوت ہوئے۔ آپ کی اولاد میں (ا)۔سیّد محمد حسن، (۲)۔سیّد غلام حسن۔

سوئم سیّد حسین بن علی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد مظفّر سے جاری ہوئی جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد عبدالحسین عقب، (۲)۔سیّد محمد علی عقب، (۳)۔سیّد رضا جس کی اولاد نرینہ نہ تھی اور آپ کی پانچ دُختران تھیں۔

چہارم حسن بن علی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔میرزا ابوالقاسم المعروف ''سیّداوَلیاءٔ''، (۲)۔سیّد سلیمان، (۳)۔سیّد محمد اور ایک دُختر طیبہ بطن ثانی سیّد رضی بن سیّد محمد طباطبائی بن سیّد عبدالکریم۔

آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (ا)۔میرزا ابوطالب، (۲)۔سیّد محمد، (۳)۔میرزا بابا، (۴)۔میرزا عبداللہ۔

اوّل میرزا ابوطالب بن رضی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد میرزا اسداللہ سے جاری ہوئی اور آپ کی ایک دُختر بھی تھی جس کی شادی سیّد قاسم اولیاء سے ہوئی۔ اس میرزا اسداللہ بن میرزا ابوطالب آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد نعمت اللہ، (۲)۔سیّد نصراللہ ان کی چار دُختران تھیں، (۳)۔سیّد محمد آپ کی وفات مشہد الرضوی میں ہوئی اور میرزا اسداللہ کی چار دُختران بھی تھیں۔

پہلی شاخ میں سیّد نعمت اللہ بن اسداللہ بن ابی طالب آپ عالم فاضل تھے۔ آپ نے سیّد حسین بروجردی سے ادب کی تعلیم حاصل کی اور پھر طوس چلے گئے۔

دوسری شاخ میں سیّد محمد بن اسداللہ بن ابی طالب آپ کی اولاد سیّد ابی القاسم سے جاری ہوئی۔

دوئم سیّد محمد بن رضی بن محمد طباطبائی آپ کے دو پسران (۱)۔میرزا فتح اللہ، (۲)۔سیّد شفیع اور تین دُختران تھیں۔

سوئم میرزا بابا بن رضی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد میں پانچ دُختران تھیں۔

چہارم میرزا عبداللہ بن رضی بن محمد طباطبائی کی اولاد ایک فرزند سیّد رفیع سے جاری ہوئی۔

بطن ثالث سیّد مرتضٰی بن محمد طباطبائی بن سیّد عبدالکریم آپ کی وفات کربلا میں بمطابق ۱۲۰۳ ہجری ہوئی اور آپ کو رواق الشرقی میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد محمد باقر آپ دولت آباد سے سامن منتقل ہوئے۔(۲)۔سیّد جعفر، (۳)۔علامہ سیّد محمد مہدی بحرالعلوم طباطبائی نجفی، (۴)۔سیّد جواد۔ اوّل سیّد محمد باقر بن مرتضٰی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد میں (۱)۔عبدالعظیم، (۲)۔عبداللہ انقرض، (۳)۔یعقوب انقرض۔

دوئم سیّد جعفر بن مرتضٰی بن محمد طباطبائی آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔میرزا بابا، (۲)۔میرزا یوسف اور تین دُختران تھیں۔

سوئم سیّد جواد بن مرتضٰی بن سیّد محمد طباطبائی آپ کی اولاد میں سات پسران تھے (۱)۔میرزا عسکر، (۲)۔میرزا ہادی، (۳)۔میرزا محمد علی، (۴)۔سیّد مرتضٰی، (۵)۔سیّد حسین، (۶)۔میرزا احمد، (۷)۔میرزا علی نقی آپ کی کثیر اولاد ہے۔

ان میں میرزا علی نقی بن جواد بن مرتضٰی بن سیّد محمد طباطبائی آپ عالم متقی اور زاہد ایک مدت تک نجف اشرف میں رہے۔

آپ کی اولاد سے سیّد حسین بروجردی الفقیہ العالم زعیم الدینی بن سیّد علی بن سیّد میرزا علی نقی بن المذکور تھے۔

آپ کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔سیّد محمد حسن، (۲)۔سیّد احمد اور پانچ دُختران تھیں۔ چہارم سیّد محمد مہدی بحرالعلوم طباطبائی بن مرتضٰی ابنِ سیّد محمد طباطبائی۔

آپ کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔محمد درج صغیر، (۲)۔سیّد رضا آپ عالم فاضل تھے۔ سیّد رضا بن سیّد مہدی بحرالعلوم کی اولاد میں سات پسران تھے (۱)۔سیّد علی صاحب البرہان، (۲)۔سیّد کاظم، (۳)۔سیّد جواد، (۴)۔سیّد محمد تقی، (۵)۔سیّد عبدالحسین، (۶)۔سیّد محمد علی، (۷)۔سیّد حسین شاعر المجید اور ان حضرات کی اولاد کثیر ہے۔

## ۱۱۲۔نسل سیّد علی حکیم بن مراد بن اسداللہ بن جلال الدین امیر

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ابراہیم طیب، (۲)۔سیّد موسیٰ۔

بیتِ اوّل سیّد ابراہیم طیب بن سیّد علی حکیم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد محمد علی، (۲)۔سیّد محمود۔

بطن اوّل سیّد محمد علی بن سیّد ابراہیم طیب بن سیّد علی حکیم کی اولاد سے سیّد محمد صادق بن سیّد محمد باقر بن سیّد مہدی بن سیّد مصطفیٰ بن سیّد محمد علی المذکور تھے۔

بطن ثانی سیّد محمود بن سیّد ابراہیم طیب بن سیّد علی حکیم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد احمد، (۲)۔سیّد محمد سعید۔

اوّل سیّد احمد بن محمود بن ابراہیم طیب کی اولاد سے سیّد مہدی الحکیم نجفی بن صالح بن سیّد احمد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد محمود، (۲)۔سیّد محسن الحکیم مرجع الدینی المشہور طباطبائی، (۳)۔سیّد ہاشم رہائش لبنان میں تھی۔ ان میں سیّد محسن الحکیم مرجع الدینی بن سیّد مہدی نجفی کی اولاد میں دس فرزند تھے (۱)۔یوسف، (۲)۔سیّد محمد رضا، (۳)۔سیّد عبدالہادی، (۴)۔سیّد مہدی الشہید، (۵)۔سیّد محمد باقر شہید، (۶)۔سیّد کاظم، (۷)۔سیّد محمد حسین الشہید، (۸)۔سیّد عبدالصاحب شہید، (۹)۔سیّد علاء الدین شہید، (۱۰)۔سیّد عبدالعزیز ان سب کی اولاد ہے۔

دوئم سیّد محمد سعید بن محمود بن ابراہیم طیب آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد مہدی الحکیم سے جاری ہوئی جو کہ بنتِ جبیل لبنان میں مدفون ہیں، جن کی

اولاد سے سیّد صالح احمد بن سیّد محمد علی بن ہاشم بن محمد مہدی المذکور تھے جو اپنی عیال سمیت لبنان سے شام منتقل ہوئے اور ان کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔سیّد خضر، (۲)۔سیّد موسیٰ جن کی اعقاب سوریہ اور قضاء حمص میں ہے اور ان کو آلِ موسیٰ کہا جاتا ہے (۳)۔سیّد محمد سعید اور ان حضرات کی نسل بھی کثیر تعداد میں موجود ہے۔

## ۱۱۳۔نسل قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل دیباج بن ابراہیم غمر

آپ کی کنیت ابو محمد تھی آپ رس کے پہاڑوں پر جایا کرتے تھے اور اس سے آپ کی نسبت کی وجہ سے آپ کو قاسم الرسی کہا گیا۔ آپ سیّد جلیل، عالم، زاہد اور کئی کتابوں کے مصنّف تھے اور آپ نے آلِ محمد کی خوشنودی کی دعوت دی کہا جاتا ہے کہ سلطان نے آپ کو سونے سے لدے ہوئے سات اُونٹ پیش کیے مگر آپ نے ان کو قبول نہ کیا، حالانکہ آپ کثیر العیال تھے اور زندگی کی مشکلات سے نبرد آزما تھے۔[۱]

ابوالحسن عمری کی روایت ہے کہ آپ نے وصی من آل محمد کی دعوت دی اور سلطان نے آپ کو دیناروں سے لدے ہوئے سات اُونٹ دیئے مگر آپ نے واپس کر دیئے۔[۲]

اور صاحبِ اصیلی نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ آپ کی پیدائش ۱۶۹ہجری میں ہوئی اور آپ کی وفات ۲۴۶ہجری میں ہوئی۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۷سال بنتی ہے۔ آپ کی والدہ ہند بن عبدالمالک بن سہل بن مسلم بن عبدالرحمان بن عمر بن سہل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسان بن عامر بن حسان بن لوی تھیں۔

آپ کا لقب ترجمان الدین تھا بقول مقریزی کہ آپ کے بھائی محمد بن ابراہیم طباطبا کی وفات کے بعد زیدیہ کی امامت آپ کے سپرد ہوئی تاکہ زیدیہ میں اختلاف نہ ہو۔[۳]

آپ کی اولاد میں گیارہ دُختران تھیں (۱)۔رقیہ، (۲)۔مریم، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔صفیہ، (۵)۔اُمِ سلمٰہ، (۶)۔زینب، (۷)۔حسنہ، (۸)۔دلیلہ، (۹)۔اسماء، (۱۰)۔حمدونہ، (۱۱)۔اُمِ کلثوم۔

آپ کے کُل بارہ فرزند تھے لیکن پہلے ہم نسابین کی آپ کی اولاد سے متعلّق آراء تحریر کرتے ہیں ان میں سب سے قدیم ابی نصر بخاری نے آپ کی اولاد چھے پسران سے تحریر کی (۱)۔حسن، (۲)۔اسماعیل، (۳)۔ابراہیم، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔سلیمان، (۶)۔حسین سیّد شیخ شرف عبیدلی۔۔۔کی کتاب تہذیب الانساب کے قدیم نسخے میں سات پسران کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا ہے جن میں ابراہیم کا ذِکر نہیں ہے۔ (۷)۔محمد، (۸)۔موسیٰ ہے۔

اور اُوپر بیان کیے گئے آٹھ افراد کا ذِکر قاسم الرسی کی صاحبِ اعقاب اولاد میں سیّد صفی الدین ابابن طقطقی نسابہ نے بھی کیا ہے اور سیّد مویدالدین واسطی اعرجی نے بھی۔

ثبت المصان میں سات فرزند صاحبِ اولاد تحریر کیے ہیں جن میں مذکورہ بالا سے ابراہیم کا نام شامِل نہیں ہے۔۔۔اور بالکل یہی نام سیّد ابنِ عنبہ نے تحریر کیے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قاسم الرسی کے کُل آٹھ پسران کی اولاد جاری ہوئی جن میں بعض نسابین کے زمانے تک ابراہیم کی اولاد ختم ہوگئی ہوگی۔

جب کہ عمری نے سارے پسران کا ذِکر کیا ہے جن میں ابراہیم کی مثال بھی منقرض کی جیسی ہی کی گئی (۹)۔اسحاق المدنی منقرض ہوئے، (۱۰)۔داوٗد کی بیٹی تھی، (۱۱)۔ابراہیم جس کی اولاد تھی مگر بعد کا معلوم نہ ہوا، (۱۲)۔ایک فرزند عبداللہ بھی تھا۔

اوّل اسحاق بن قاسم الرسی بقول عمری آپ مدینے کے رہائشی تھے آپ کی اولاد ہوئی مگر آپ انقرض ہوئے۔

دوئم ابراہیم بن قاسم الرسی آپ پہلے ابراہیم ہیں عمری کے مطابق آپ کی مثال بھی اسحاق مدنی کی طرح کی ہی ہے۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب،ص ۳۵۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبیین،ص ۲۶۴ ۳۔روضۃ الطالب فی اخبار آلِ ابی طالب،ص ۱۵۵

سوئم داؤد بن قاسم الرسی ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی۔اب باقی آٹھ پسران کی اولاد ہم بیت کے حساب سے تحریر کریں گے۔

بیت اوّل ابراہیم بن قاسم رسی بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوہاشم حسن بن عبدالرحمان بن محمد بن ابراہیم المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں دو پسران مصر میں تھے۔ایک مسلم اور دوسرا عیاش تھا۔[۱]

بعض حضرات اس نسل کو قاسم الرسی کے کسی دوسرے فرزند سے بھی جوڑتے ہیں تاہم یہ بیت انقرض ہے بعد کے نسابین میں اس کی خبر ہے۔ ابراہیم کا صاحبِ اولاد ہونا ابی نصر بخاری اور عمری نے تحریر کیا لازماً عمری نے ابراہیم کا صاحبِ اعقاب ہونا ابی نصر سے ہی نقل کیا کیونکہ ابی نصر چوتھی صدی ہجری کا نسابہ ہے اور اُس کے زمانے تک یہ نسل موجود تھی۔

بیت ثانی یحییٰ بن قاسم الرسی آپ کو یحییٰ الرئیس بھی تحریر کیا گیا۔عمری کہتے ہیں آپ نے رملہ میں رہائش رکھی اور آپ کی اولاد وئیں ہے۔ابنِ عنبہ اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی یہی تحریر کیا ہے جب کہ مہدی رجائی نے آپ کے تین پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابوعبداللہ حسین اعقاب رملہ میں، (۲)۔حسن درج ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ علی بن زیاد بن ورقہ بن محمد بن عماد اللہ ہلالی تھیں،(۳)۔ابراہیم درج اور بنات میں(۱)۔فاطمہ، (۲)۔مریم، (۳)۔رقیہ، (۴)۔آمنہ ان چاروں کی والدہ اُم الولد تھیں اور رازی کے بقول کہا جاتا ہے کہ یحییٰ منقرض ہوئے اوّل ابوعبداللہ حسین بن یحییٰ رئیس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابراہیم، (۲)۔یحییٰ ان دونوں کی اولاد رملہ میں تھی۔[۲]

بیت ثالث موسیٰ بن قاسم رسی:۔عمری فرماتے ہیں آپ کی قبر مصر میں تھی۔آپ کی اولاد سے ابوالقاسم علی المعروف بابن قرعہ (یا یا بن بنتِ قرعہ) بن محمد شاعر بن موسیٰ المذکور تھے۔[۳]

سیّد مہدی رجائی کے بقول سیّد ابوالقاسم علی بابن قرعہ کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔موسیٰ، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔احمد اِن تینوں کی اولاد مصر میں عقبۃ النجارین میں تھی۔(۴)۔ابوعساف، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔محسن، (۷)۔ابوطالب سیّدعزیزالدین مروزی نے ان میں سے موسیٰ احمد اور ابراہیم کے نام لکھے ہیں باقی چار کے نام نہیں لکھے، جب کہ فخرالدین رازی کے بقول ابوالقاسم علی بابن قرعہ بن ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ بن قاسم الرسی کی اعقاب مصر میں عقبہ نجارین میں تھی اور شیخ شرف عبیدلی نے ان پر طعن کیا ہے۔[۴]

بیت رابع حسن مدنی بن القاسم الرسی:۔ابنِ عنبہ کے بقول آپ مدینہ میں رئیس تھے اور آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔محمد اور، (۲)۔ابراہیم سے جاری ہوئی جب کہ ابوالحسن نے ان کا فرزند (۳)۔علی تحریر کیا ہے اور فخرالدین رازی نے بھی ان ناموں کی ہی تصدیق کی ہے۔

بطن اوّل ابراہیم بن حسن بن قاسم رسی رازی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔قاسم، (۲)۔ابوعبداللہ محمد ان دونوں کی والدہ اُم علی بنتِ محمد بن حسن بن محمد بن جعفر بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر طیار تھیں۔

اوّل قاسم بن ابراہیم بن حسن کو ابنِ عنبہ نے قاسم الجمال لکھا ہے آپ کی اولاد چار پسران سے تھی (۱)۔ابی خلاط علی، (۲)۔محمد، (۳)۔ابراہیم، (۴)۔حسین

دوئم ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم۔آپ کی اولاد ایک فرزند، یحییٰ سے جاری ہوئی جس کی اولاد کثیر تھی۔[۵]

بطن ثانی محمد بن حسن مدنی بن القاسم الرسی ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب میں ایک فرزند(۱)۔عبداللہ کا ذِکر کیا ہے جب کہ فخرالدین رازی نے (۲)۔جعفر، (۳)۔علی، (۴)۔عبیداللہ، بھی تحریر کیے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ عبیداللہ درج تھا اور مشہور ہے کہ اس کی اعقاب مرو میں ہے اور ان کی جد محمد الاسود بن یحییٰ بن عبیداللہ المذکور تھے۔[۶]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۲۶۴ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص۳۱۰ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۲۶۴
۴۔تہذیب الانساب، ص۷۷، الشجرۃ المبارکہ، ص۴۳ ۵۔عمدۃ الطالب، ص۱۷۵ ۶۔الشجرۃ المبارکہ، ص۴۵

اور سیّد عزیز الدین ازورقانی نسابہ نے اِسے عبیداللہ بن حسن بن قاسم رسی تحریر کیا ہے اور کہا جاتا ہے یہ درج تھا اور اس کی اعقاب مرو کے سادات ہیں جو بیت کثیر تعداد میں ہیں اور یہ سب محمد الاسود بن یحییٰ بن عبیداللہ المذ کور کی اولاد ہیں اور اس محمد الاسود کے دو پسران سے اس کی اولاد تھی، جن میں حسن صوفی بن یحییٰ بن محمد الاسود المذ کور آج کے دن تک مرو اور فساء میں تھے اور دوسرا بنونعمۃ بن محمد الاسود المذ کور جن کی جماعت بڑی ہے۔ بقول سیّد عزیز الدین مروزی نسابہ سیّد ابوالعنائم زیدی نسابہ کے بعض نسخوں میں اس عبیداللہ بن حسن کو درج کہا گیا ہے۔[۱]

اور عبداللہ بن محمد بن حسن مدنی بن قاسم الرسی کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ علیان بن محسن بن عبداللہ المذ کور تھے اور آپ مشہد المز ار میں دفن ہیں جو مشہد عبیداللہ بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب کا ہے۔[۲]

بطن ثالث علی بن حسن مدنی بن قاسم الرسی بقول عمری آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوعساف حسین،(۲)۔ابوالقاسم محمد، (۳)۔ابومحمد حسن، (۴)۔قاسم اور یہ سادات متقدمون تھے اور بقول فخر الدین رازی علی بن حسن مدنی بن قاسم رسی کی اولاد صعدہ یمن میں ہے۔

بیت خامس سلیمان بن ابومحمد قاسم رسی بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔موسیٰ قتیل صنعاء، (۲)۔ابراہیم، (۳)۔علی فارس جب کہ رازی نے پانچ پسران کو صاحبِ معقب تحریر کیا جن میں، (۴)۔ابومحمد القاسم خیر الدین عفیف الکوفہ، (۵)۔احمد بغداد میں تھے اور کہتے ہیں یہ پانچوں ''بنی الشیخ'' سے معروف تھے۔

بطن اوّل موسیٰ بن سلیمان بن قاسم رسی آپ کا قتل یمن میں ہوا عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔احمد کا ذِکر کیا بقول رازی یہ خود کوفہ میں تھے اوران کی اولاد بغداد میں باب شام میں تھی اور رازی نے دوسرے فرزند(۲)۔حسن کا ذِکر کیا ہے جو کہ مدینہ میں وجوہ الطالبین تھا اوران کی اولاد مصر اور آمل میں تھی۔

اوّل احمد بن موسیٰ بن سلیمان کی اولاد سے بقول ابوالحسن عمری ابوحسن محمد تھے۔ ان کی اولاد بغداد میں تھی اور ذیل منتشر ہوگئی جن کو بنورسی کہا جاتا تھا اور ابوحسن محمد بن احمد کی والدہ آمنہ بنتِ ابی فضل محمد بن علی باغر بن عبیداللہ امیر بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط علیہ السّلام تھیں۔

دوئم حسن بن موسیٰ بن سلیمان کی اولاد میں تین رجال تھے(۱)۔حسن جس کی اولاد آمل میں تھی،(۲)۔موسیٰ جن کا ایک فرزند مصر میں تھا، (۳)۔سلیمان کی اولاد ''فی صح'' تھی۔

بطن ثانی ابراہیم بن سلیمان بن قاسم رسی ابوالحسن عمری نے آپ کی اولاد دو پسران سے تحریر کی ہے(۱)۔احمد رازی کے بقول حجاز میں رہے اور اولاد بصرہ گئی، (۲)۔محمد الملقب ''توزون'' آپ کی اولاد بھی بصرہ میں تھی۔

اوّل احمد بن ابراہیم بن سلیمان کی اولاد سے بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوحسن موہوب اعرج ستیر دلال الدور جاری بصرۃ بن عبداللہ بن احمد المذ کور۔

دوئم محمد توزون بن ابراہیم بن سلیمان بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بصرۃ میں بنی توزون سے معروف تھی ان میں ابومنصور جعفر بن محمد توزون المذ کور کا فرزند بقول عمری میرا دوست تھا۔

بطن ثالث علی بن سلیمان بن قاسم رسی:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کو علی الفارس لکھا ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابومحمد عبداللہ ''میان کلاہ'' سے جاری ہوئی آپ نے کوفہ سے طبرستان ہجرت کی اور آپ کی اولاد وہیں تھی، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔حسین، (۴)۔القاسم عدل۔

بطن رابع قاسم ابومحمد بن سلیمان بن قاسم رسی آپ کی اولاد ایک فرزند ابوطالب محمد سے جاری ہوئی آپ کوفہ میں تھے اور بقول رازی آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن محمد سے جاری ہوئی جو قضاۃ میں مقبول الشہادۃ تھا اور موصل میں مقیم رہا اس کی اعقاب موصل، مصر اور شام میں تھی۔[۳]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبیین،ص۱۱۲۔۱۱۱ ۲۔عمدۃ الطالب،ص۱۷۵ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص۴۴

عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالفضل احمد موصلی اعرج کا ذِکر کیا ہے جو کہ عمری کے دوست تھے۔عمری کہتے ہین ان کی اولاد موصل میں تھی اوران کا بھائی بغداد میں تھا جسے محمدی علوی نے یہاں قتل کر دیا(یعنی اولاد محمد حنفیہ بن امام علیؑ سے ایک شخص نے قتل کیا) اوران کے بھائی کی کنیت ابوحسین تھی اور وہ غرب میں تھا اور مجھے بتایا گیا کہ وہ شام اوراس کے حوالی میں اصفہانی معروف تھااس کی اولادبھی تھی۔[ا]

بطن خامس احمد بن سلیمان بن قاسم رسی فخرالدین رازی نے آپ کی اولاد میں صرف ایک پسر کا ذِکرکیا القاسم جو کہ شیراز میں تھا آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ تھیں اور رازی کہتے ہیں۔قاسم بن احمد کی اولاد میں ایک فرزند علی شتیر تھا جس کی اولاد کوفہ اور اھواز میں ہے جب کہ بعض نے دوسرا فرزند احمد اور دو دُختران مبارکہ اور اُم سلمہ تحریر کی ہیں اور ان سب کی والدہ خدیجہ بنتِ علی بن سلیمان بن قاسم رسی تھیں۔

بیت سادس اسماعیل بن ابومحمد قاسم الرسی عمری اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند(ا)۔ابوعبداللہ محمد شعرانی سے تحریر کی ہے اور کہا آپ اپنے والد کے بعد نقیب مصر تھے۔رازی اور مروزی نسابہ نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔

رازی کے بقول ابوعبداللہ محمد شعرانی مصر میں نقیب الطالبین تھے اور آل ابی طالب پر بہت مہربان تھے۔آپ کی وفات رمضان ۳۱۵ ہجری میں ہوئی بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابوابراہیم اسماعیل جو اپنے والد کے بعد نقیب مصر بنے،(۲)۔ابی القاسم احمد نقیب اپنے بھائی نے بعد نقیب مصر بنے،(۳)۔ابی حسن علی،(۴)۔ابی حسین یحییٰ،(۵)۔ابی محمد جعفر،(۶)۔ابی محمد عیسیٰ،(۷)۔ابی محمد قاسم اور فخرالدین رازی نے اس میں ایک نام کا اضافہ کیا،(۸)۔حسین۔

بطن اوّل ابوابراہیم اسماعیل بن ابوعبداللہ محمد الشعرانی آپ کی والدہ اُم ولد رومیہ تھیں بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعباس ادریس سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد تین پسران (ا)۔اسماعیل،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔احمد سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی ابی القاسم احمد بن ابوعبداللہ محمد شعرانی آپ کی وفات ۳۴۵ ہجری میں ہوئی آپ کی والدہ رومیہ تھیں۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابراہیم بقول رازی والدمحترم کے بعد مصر کی نقابت آپ کے سپرد ہوئی،(۲)۔علی،(۴)۔ابی حسین عبداللہ،(۴)۔ابی عبداللہ محمد یلقب قرقیس،(۵)۔یحییٰ،(۶)۔اسماعیل۔

اوّل ابراہیم بن ابوالقاسم احمد بن ابوعبداللہ محمد شعرانی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابی عبداللہ حسین جو اپنے والد کے بعد نقیب منتخب ہوئے،(۲)۔ابی حسن علی نقیب مصر،(۳)۔ابی القاسم احمد۔

پہلی شاخ ابی عبداللہ حسین بن ابراہیم آپ جم الفضائیل اور کثیرالمحاسن تھے۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(ا)۔طاہر،(۲)۔اسماعیل،(۳)۔ابراہیم الندیم عید کی رات فوت ہوئے،(۴)۔علی دوسری شاخ ابی حسن علی النقیب بن ابراہیم آپ حافظ القرآن اور کثیرالمحاسن تھے۔آپ کی اولاد بھی چار پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابوعبداللہ محمد نقیب النقباء مصر۴۱۲ ہجری،(۲)۔یحییٰ،(۳)۔عبداللہ،(۴)۔حسین۔

تیسری شاخ ابوالقاسم احمد بن ابراہیم بن ابوالقاسم احمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(ا)۔ابوحسن علی جو کہ حافظِ قرآن تھے،(۲)۔ابراہیم،(۳)۔محمد۔

دوئم اسماعیل بن احمد ابوالقاسم بن محمد الشعرانی آپ کی اولاد میں ایک فرزند حمزہ تھا۔

سوئم ابوحسین عبداللہ بن ابی القاسم احمد نقیب بن محمد الشعرانی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(ا)۔محمد،(۲)۔ابوالقاسم احمد۔

ا۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۶۶

چہارم ابوعبداللہ محمد قرقیس بن ابوالقاسم احمد نقیب بقول شریف مروزی آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوعلی حسین تھا جس کو ابوعبداللہ الملقب ''شیطن مطرا'' بھی کہتے تھے اور اس کی دو اولادیں تھیں۔[۱]

اور ابنِ عنبہ نے آپ کے چار مزید پسران (۲)۔مسلم، (۳)۔ابی القاسم احمد، (۴)۔اسماعیل اور (۵)۔عبداللہ تحریر کیے ہیں۔

پنجم علی بن ابوالقاسم احمد النقیب کا ایک فرزند حسین تھا۔

بطن ثالث ابی محمد جعفر بن ابوعبداللہ محمد شعرانی کی اولاد بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی علی حسین سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔ابراہیم، (۲)۔علی، (۳)۔یحییٰ۔

بطن رابع ابی حسن علی بن ابوعبداللہ محمد شعرانی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں (۱)۔ابی اسماعیل ابراہیم، (۲)۔محمد، (۳)۔حسن تھے۔

بطن خامس ابی حسین یحییٰ بن ابوعبداللہ محمد شعرانی آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد بھی تھی۔

بطن سادس عیسیٰ بن ابوعبداللہ محمد الشعرانی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں لڑکیاں تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے دو فرزند محمد اور عیسیٰ تھے اور محمد کی اولاد تھی۔بطن سابع قاسم بن محمد الشعرانی کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا۔

## ۱۱۴۔نسل ابوعبداللہ حسین بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا

شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے تہذیب الانساب میں آپ کی اولاد تین پسران سے تحریر فرمائی ہے (۱)۔یحییٰ ہادی، (۲)۔ابی محمد عبداللہ عالم ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط علیہ السّلام، (۳)۔علی ان کی والدہ اُم الولد تھیں۔ابن عنبہ نے اوّل دو حضرات کا صاحبِ اولاد ہونا تحریر کیا ہے اور ابن طقطقی نسابہ نے بھی یہی تحریر کیا اور فخرالدین رازی نے بھی شیخ شرف عبیدلی کی طرح تین پسران کا صاحبِ اعقاب ہونا ذِکر کیا۔اوّل دو حضرات کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن۔(حسین) بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ اور نانی فاطمہ بنتِ حسین بن عبداللہ بن حسن بن زید بن امام حسنؑ تحریر کی ہیں۔

بیت اوّل علی بن حسین بن ابومحمد قاسم الرسی آپ کی کنیت ابوحسن تھی سیّد ابوطالب مروزی کے بقول آپ صعدہ یمن میں تھے اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔[۲]

بقول فخرالدین رازی آپ کو ''شیخ'' کہا جاتا تھا آپ صعدۃ میں قیام پذیر تھے۔اور آپ کے تین فرزند حسن، حسین اور مطہّر تھے اور ان کی اعقاب قلیل تھی لیکن بعد کے نسابین نے بھی ان کی اولاد کا کوئی ذِکر نہیں کیا۔بس یہ تحریر ہے کہ اس نسل کو ''بنی شیخ'' کہا جاتا تھا اور حسن، حسین اور مطہّر کی والدہ فاطمہ بنتِ ابراہیم بن محسن بن حسین عباسی تھیں۔

بیت ثانی ابومحمد عبداللہ العالم بن حسین بن ابومحمد قاسم الرسی سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی اسحاق اور یحییٰ، سیّد صفی الدین ابی عبداللہ محمد نسابہ طقطقی نے بھی یہی تحریر کیے ہیں۔عمری نے صرف اسحاق کا ذِکر کیا ہے۔ابوطالب مروزی کہتے ہیں آپ کے تیرہ فرزند تھے جن میں سے آٹھ کی اولاد جاری ہوئی۔فخرالدین رازی نے بھی آٹھ پسران کو صاحبِ اولاد تحریر کیا۔شیخ شرف عبیدلی کے تہذیب الانساب کے قدیم نسخے میں جو کہ موصلی کی تحریر ہے میں بھی آٹھ فرزند تحریر ہیں تاہم دو کی اعقاب کو فی صح تحریر کیا ہے۔ان آٹھ پسران کے نام بقول فخرالدین رازی (۱)۔ابومحمد حسن افوہ، (۲)۔ابوحسین یحییٰ عقب ''رے'' میں، (۳)۔اسحاق کی عقب بھی 'رے' میں، (۴)۔ابوحسن ابراہیم مصر، (۵)۔ابوالقاسم محمد عابد افوہ، (۶)۔ابومحمد سلیمان، (۷)۔ابومحمد قاسم واسط، (۸)۔ابوعبداللہ حسین صاحب غفاریہ قریہ جوف مصر میں۔[۳]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۱۱ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۰۷ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۴۱

بطن اوّل ابومحمد حسن افوہ بن ابومحمد عبداللہ عالم بن حسین بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد اور اُن کی اعقاب حجاز، مصر، بغداد، نیشاپور اور فرغانہ میں ہے۔ آپ کی والدہ قریبہ بنت القاسم بن کامل بن عامر بن عکرمہ بنی قیس سے تھی۔

بطن ثانی ابوعبداللہ حسین صاحب غفاریہ بن ابومحمد عبداللہ عالم بن حسین آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کو عاذل کہا جاتا تھا۔

بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کا ایک فرزند عبداللہ فرع جبل الرس میں تھا پھر حلب منتقل ہوا اور پھر نصیبین چلا گیا اور وہیں پر فوت ہوا اور اس کا دوسرا فرزند حسین الثالث دمشق انتقال کر گیا اس کی اولاد وہیں تھی، جن میں دو فرزند تھے۔

بطن ثالث ابوحسن ابراہیم بن ابومحمد عبداللہ بقول مروزی آپ مصر میں تھے اور آپ کی اولاد رُے میں تھی۔ بطن رابع ابومحمد سلیمان بن ابومحمد عبداللہ العالم کی والدہ اُم الولد تھی جس کا نام منتصر تھا آپ کی اولاد تھی۔

بطن خامس ابومحمد قاسم واسط بن ابومحمد عبداللہ العالم بقول شریف مروزی آپ کی اعقاب کثیر تھی جو حجاز، واسط، بغداد، اہواز جیرفت کرمان میں تھی۔ آپ کی والدہ بھی منتصر نامی اُم الولد تھی۔

بطن سادس ابوالقاسم افوہ عابد بن ابومحمد عبداللہ عالم آپ کی اولاد مدینہ اور رس میں تھی۔

بطن سابع ابوحسین یحییٰ بن ابومحمد عبداللہ العالم بقول شریف مروزی آپ کی اولاد مختلف ممالک میں کثیر ہے اور نقیب الغرباء رُے میں آپ کی اولاد میں سے ہے ابوالغنائم نسابہ دمشقی اور ابی اسماعیل طباطبائی نسابہ کے آپ نے نسب کے بارے میں بتایا کہ یہ نسب درست ہے مگر ابی حرب نسابہ نے اس کی تردید کی اور میں (ابوطالب مروزی) نے غنیۃ (غنیۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب) میں محمد بن عبداللہ بن یحییٰ المذکور کا ذِکر کیا جس کی اعقاب رُے میں تھی۔[ا]

مروزی از ورقانی نسابہ نے آپ کی اولاد سے ایک فرزند (ا)۔عبداللہ کا ذِکر کیا اور سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد سے، (۲)۔عبدالرحمان کا ذِکر کیا۔ یوں آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

اوّل عبداللہ بن ابوحسین یحییٰ آپ کی اولاد سے علی المرتضیٰ بن محمد نقیب بن عبداللہ المذکور تھے اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابومحمد قاسم السیّد فقیہ واعظ رُے میں تھے۔(۲)۔امیر کا اور ان دونوں کو ابواسماعیل طباطبا نے سنہ ۴۵۹ ہجری میں رے کے اندر دیکھا تھا۔ ان میں ابومحمد قاسم ابواسماعیل طباطبائی کے دوست تھے۔[۲]

دوئم عبدالرحمان بن ابوحسین یحییٰ آپ کی اولاد سے حمزہ نفس ذکیہ بن حسن راضی بن عبدالرحمان المذکور تھے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد یمن میں بنوحمزہ کہلاتی ہے جن میں آج تک آئمۃ الزیدیہ ہیں آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔علی منتجب، (۲)۔مالک پہلی شاخ میں مالک بن حمزہ نفس ذکیہ کی اولاد سے سیّد رضی الدین حسن نسابہ مدنی بن قتادہ بن مزروع بن علی بن مالک المذکور تھے عمدہ کی قدیم تشجیر میں یہ نسب مالک بن احمد بن حمزہ نفس ذکیہ ہے۔ ابنِ عنبہ نے اپنی کتاب میں آپ کو اُستاد کہا ہے۔

دوسری شاخ میں علی منتجب بن حمزہ نفس ذکیہ کی اولاد سے امام زیدیہ الامام عبداللہ بن حمزہ ثالث بن سلیمان بن حمزہ ثانی بن علی المنتجب المذکور تھے۔

آپ عالم فاضل اور کبار آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔ آپ کا ظہور یمن میں ہوا جہاں آپ نے لوگوں کے درمیان عدل و اِنصاف قائم کیا۔ آپ ۱۹ سال آئمہ زیدیہ رہے۔ آپ کی وفات ۶۱۹ ہجری میں ہوئی۔

بطن ثامن اسحاق بن ابومحمد عبداللہ العالم، نسابہ عمری نے آپ کی اولاد ایک فرزند (ا)۔محمد سے تحریر کی ہے۔ بقول ابوطالب از ورقانی نسابہ کہ اسحاق

ا۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۱۰ ۲۔منتقلہ الطالبیہ، ص ۱۵۳

کی اعقاب کثیر تھی جو واسط جیان، اصفہان، مدینہ اور موصل، بغداد، سمرقند میں ہے۔ ابنِ عنبہ کے بقول اسحاق کی اولاد سے ایک جماعت بادیہ حجاز میں تھی۔

محمد بن اسحاق بن ابو محمد عبداللہ عالم کی اولاد سے پانچ پسران تھے (۱)۔قائد، (۲)۔اسحاق، (۳)۔سلیمان، (۴)۔میمون، (۵)۔حسن اور ان کی اکثریت حجاز میں ہے۔

## ۱۱۵۔نسل یحییٰ ہادی بن ابی عبداللہ حسین بن بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا

بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوحسین تھی اور لقب ہادی جلیل تھا۔ آپ دین کے فارس اور زیدیوں کے امام تھے۔ آپ مصنّف اور شاعر تھے۔ آپ یمن میں ظاہر ہوئے۔ آپ کی وفات ۲۹۸ ہجری میں ہوئی آپ خود جہاد کرتے اور صوف کا جبہ پہنتے تھے۔[۱]

آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن المثنیٰ بن امام حسن السبطؑ تھیں۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۲۴۵ ہجری کو ہوئی۔ آپ نے فقہ پر جامع کتاب تحریر کی جو ابوحنیفہ کے اکثر مکتبہ فکر سے متفق ہے۔ سیّد ناصر اطروش نے اس کتاب کے اکثر مسائل کو رد کیا آپ ۲۸۰ ہجری کو صعدۃ یمن گئے اور یہ زمانہ معتضد باللہ عباسی کا تھا۔ اس وقت آپ کے والد محترم زندہ تھے۔[۲]

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالقاسم محمد مرتضیٰ آپ کی ولادت ۲۷۸ ہجری میں ہوئی اور سنہ ۲۹۸ ہجری کو صعدۃ میں خروج کیا اور یومِ عاشورا ۳۱۰ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)۔ابوحسین احمد الناصر المعروف ''ناصر صغیر'' آپ کی فقہ پر کتابیں تھیں۔ اپنے بھائی محمد مرتضیٰ کے بعد خروج کیا۔ آپ دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا تھیں۔(۳)۔ابو محمد حسن غیلی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی نسبت صعدۃ یمن میں غلیل نامی پہاڑ سے تھی آپ کا قتل نجران میں ہوا۔

بیت اوّل ابو محمد حسن غیلی بن یحییٰ ہادی بن ابی عبداللہ حسین بقول عمری نسابہ، آپ کی اولاد ضرور تھی مگر ان کی تفصیل طویل نہیں ہے اور اس بیت کی تفصیل مجھے بھی کہیں سے نہ ملی۔ بیت ثانی ابوالقاسم محمد مرتضیٰ بن یحییٰ ہادی بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد یمن اور خوزستان میں ہے۔ سیّد مروزی کہتے ہیں کہ آپ کو ''داعی'' کہا جاتا تھا اور سیّد جعفر اعرجی کہتے ہیں کہ آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔ سیّد مروزی کے بقول آپ کے بارہ فرزند تھے، جن میں سے آٹھ کی اولاد جاری ہوئی بقول رازی اُن آٹھ پسران میں (۱)۔ابو محمد حسن انج آپ کی اعقاب کثیر بغداد میں اہواز، شیراز طبرستان اور اصفہان میں تھی، (۲)۔عیسیٰ الہادی، (۳)۔حسین المعروف امام آپ کی اعقاب آمل طبرستان، اہواز فرزاذ رشاق رے، (۴)۔ابوحسین یحییٰ الہادی امیر کلال، (۵)۔ابو اسماعیل ابراہیم، (۶)۔ابوعطاف محمد، (۷)۔ابو محمد عبداللہ، (۸)۔ابوحسن علی مرتضیٰ۔[۳]

بطن اوّل ابو محمد حسن انج بن محمد مرتضیٰ اور بقول مروزی آپ کا لقب شیخ ہے۔ آپ کی اولاد کثیر تعداد میں تہامہ، اہواز، طبرستان، رے، مصر، اصفہان، شیراز اور یمن میں ہے اور یہ عشیرہ بہت بڑا ہے۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند یحییٰ کا ذِکر کیا ہے اور اس یحییٰ بن ابو محمد حسن کے دو فرزند ابو ہاشم حسن اور ابوعساف محمد تھے۔ اس کی اولاد کو آلِ ابوعساف کہا جاتا ہے۔ چھیویں صدی ہجری کے بعد تک وہ اصفہان میں تھے اور ابو ہاشم حسن بن یحییٰ بن ابو محمد حسن انج کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔سیّد داعی نسابہ، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔علی، (۴)۔رضی اور ان حضرات کی اعقاب 'رے، ساریہ' اور 'خوزستان' میں تھی۔

بطن ثانی حسین الامام بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ بقول مروزی نسابہ آپ کے چھے فرزند تھے جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی اور ان حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں آمل، طبرستان، اہواز، فرزاد من رے اور رامھر مز میں ہے۔

بطن ثالث ابوحسین یحییٰ الہادی بقول مروزی آپ طبرستان میں تھے اور آپ کی اولاد کی اعقاب بھی تھی اور بقول سیّد رجائی آپ کی اولاد میں محمد، ابوالعباس، ابوالقاسم امیر اور دُختران تھیں۔[۴]

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۶۷ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۴۰ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۴۰ ۴۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد اوّل، ص ۲۴۸

بطن رابع ابواسماعیل ابراہیم بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ آپ کی اولاد صعدہ میں قلیل تھی میرے خیال میں یہ خاندان اب ختم ہو چکا ہوگا۔
بطن خامس عیسیٰ الہادی بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ مہدی رجائی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسین یحییٰ لکھا ہے۔ تاہم اس خاندان کا بھی آج ہونا تقریباً ناممکن لگتا ہے۔

بطن سادس ابومحمد عبداللہ بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ سیّد ابوطالب مروزی تحریر کرتے ہیں کہ ان کی اولاد دیلمان میں رہی جب کہ سیّد مہدی رجائی نے آپ کی اولاد میں چار پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔رضا، (۲)۔مہدی، (۳)۔محمد، (۴)۔القاسم۔

ان حضرات میں مہدی بن ابومحمد عبداللہ بن محمد المرتضیٰ کی اولاد سے یمن میں آل اعمش تھی جو علی اعمش بن احمد بن ابوسعود بن حسن بن محمد بن حسین بن عبداللہ بن مہدی المذکور کی اولاد ہے اور ان حضرات کی تفصیل المعقبون من آل ابی طالب میں موجود ہے۔

بطن سابع ابوعطاف محمد بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کی اولاد ہونے کا اِشارہ دیا ہے۔

بطن ثامن ابوحسن علی المرتضیٰ بن ابوالقاسم محمد مرتضیٰ آپ کی اعقاب جرجان میں تھی اور یہ بیان سیّد ابوطالب مروزی نسابہ ازورقانی کا ہے۔

سیّد مہدی رجائی نے اپنی کتاب المعقبون من آل ابی طالب میں ابوالقاسم محمد مرتضیٰ بن یحییٰ ہادی بن حسین بن ابومحمد القاسم الرسی کا ایک فرزند ابوالقاسم یوسف الاشل بھی تحریر کیا ہے اور اس کی اعقاب بنواشل کہلاتی ہے اور حسین ابوسعیدہ نے بھی المشجر الوافی میں اس خاندان کے مشجرات رقم کیے ہیں۔ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ دونوں حضرات نے ایک ہی جگہ سے نقل کیا یا ایک دوسرے کی نقل کی تاہم یوسف ابوالقاسم کا ذِکر میں نے علوی علم الانساب کی کسی اصولی کتاب میں نہیں پڑھا۔

اس لیے اس کا ذِکر نہیں کر رہا، اور یوسف الاشل کی اولاد یمن میں آباد ہے اور خدا ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔

## ۱۱۶۔نسل ابوحسین احمد الناصر بن یحییٰ الہادی بن ابی عبداللہ حسین

آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔ آپ کی اولاد کی تعداد میں اختلاف ہے بقول شریف مروزی آپ کے پندرہ فرزند تھے جن میں سے دس کی اولاد جاری ہوئی۔ رازی نے بھی دس پسران کو صاحبِ اولاد تحریر کیا ہے۔ بقول عمری ناصر کی وفات سنہ ۳۲۴ ہجری میں ہوئی۔ آپ جم الفضائل اور کثیر المحاسن تھے۔ آپ کی پانچ دُختران تھیں جن میں (۱)۔فاطمہ صالحہ، (۲)۔زینب، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔کلثم، (۵)۔فاطمہ صغریٰ اور رجال میں، (۱)۔شعب جو کہ درج تھا، (۲)۔ابوعبداللہ محمد جس کی ایک دُختر تھی، (۳)۔ابی القاسم محمد رازی نے آپ کو منتصر لکھا ہے اور بقول عمری ان پر شراب نوشی کی حد جاری ہوئی، (۴)۔ابوالفضل رشید، (۵)۔ابوعبداللہ حسین اولاد یمن میں، (۶)۔ابوغطمش ابراہیم فارس مخل، (۷)۔ابوالقاسم محمد مہدی، (۸)۔اسماعیل، (۹)۔ابومحمد داؤد، (۱۰)۔ابوحسین یحییٰ منصور، (۱۱)۔ابومحمد قاسم مختار، (۱۲)۔قاسم، (۱۳)۔ابوالحسن علی عمری نے یہ تیرہ فرزند بیان کیے ہیں اور رازی نے (۱۳)۔ابومحمد حسن منتجب کا ذِکر کیا ہے۔ جو کہ صعدۃ کے امیر تھے اور ایک اور فرزند محمد اکبر منتصر دین کا ذِکر بھی رازی نے کیا۔ اور ابنِ عنبہ نے ان میں سے نو پسران کا ذِکر کیا ہے۔

بیت اوّل ابوغطمش ابراہیم بن احمد الناصر آپ کی کنیت بعض جگہ ابواسماعیل بیان ہوئی ہے بقول عمری مجھے خبر ملی ہے کہ آپ فارس اور بہادر تھے۔ دُشمنوں نے آپ کو آپ کے والدِ محترم کے خلاف استعمال کیا اس لیے احمد الناصر نے آپ کو قتل کر دیا۔ مروزی نے ان کا ایک فرزند صالح تحریر کیا جس کی اولاد بقول عمری آج تک تھی۔

بیت ثانی ابومحمد حسن منتجب بن احمد ناصر آپ عالم فاضل اور اپنے زمانے کے بڑے شیوخ میں سے تھے، بقول ابنِ فوطی شیبانی کہ میں نے ابی یحییٰ زکریا بن احمد نسابہ کی کتاب القاب جو کہ شریف ابی القاسم محمد بن احمد حسنی کے خزانے (مکتبے) سے ملی، میں پڑھا وہ کہتے ہیں حسن منتجب بن احمد کی اولاد

صعدۃ یمن میں بڑی تعداد میں ہے اور ان کو بنو منتجب کیا جاتا ہے جو کہ بنی رس میں سے ہے۔ جن کی نسبت مکہ کے قریب جبل الرس سے ہے اور کہا وہاں بارہ ہزار (نفوس) ابو محمد قاسم الرسی سے ہیں جن میں اکثریت عبادت گزاروں اور زاہدوں کی ہے اور وہ دُنیا سے رغبت نہیں رکھتے۔[ا]

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ ابوالقاسم محمد بصرہ میں وفات پائی، (۲)۔ سلیمان یمن میں وفات پائی۔

بیت ثالث ابوالحمد داؤد بن احمد الناصر ابوالحسن عمری نسابہ کے بقول آپ کا فرزند قاضی ابو محمد حسن مخل خوزستان داخل ہوا اور یہاں قیام کیا اس کی اولاد میں روساء تھے جو اہواز اور خوزستان میں رہے جب کہ مہدی رجائی نے دوسرے فرزند ابوعبداللہ حسین کا بھی ذِکر کیا ہے جو کہ درج تھا۔

بقول صفی الدین ابنِ طقطقی نسابہ ابو محمد حسن قاضی بن ابوالحمد داؤد کی اولاد قاسم بن حسن سے جاری ہوئی اور اس کے دو فرزند تھے (ا)۔ علی، (۲)۔ محمد آپ نقیب رامھرمز تھے۔

بطن اوّل میں علی بن قاسم کی اولاد سے عبداللہ بن محمد بن علی بن حسن بن عبداللہ بن علی المذکور تھے۔

بطن ثانی محمد بن قاسم کی اولاد سے محمد بن حسن بن محمد بن عربشاہ بن ابی القاسم بن قاسم بن محمد المذکور تھے۔[۲]

بقول سیّد ابوطالب مروزی کے ابوالحمد داؤد کی اعقاب کثیر ہے آج تک رامھرمز کی نقابت ان سے متعلق ہے ان میں سے بعض کو میں نے دیکھا ہے۔

بیت رابع ابوالقاسم محمد منتصر دین اللہ آپ کی اولاد میں ابوالحسن عمری نے تین فرزند بیان کیے ہیں (ا)۔ ابی تراب علی، (۲)۔ داؤد، (۳)۔ ابوسرایا احمد المعروف شرف الدولہ۔

ان میں ابی تراب علی کے بارے میں سیّد ابوطالب مروزی تحریر کرتے ہیں کہ آپ عراق منتقل ہوئے آپ کے دس فرزند تھے جن کی اعقاب فرزاد رُے میں، اہواز، بغداد اور بصرہ میں تھی۔[۳]

بیت خامس ابوالقاسم محمد مہدی بن احمد الناصر عمری نے یہ نام دو مرتبہ استعمال کیا۔ ایک مرتبہ تحریر کیا کہ اس پر شراب کی حد جاری ہوئی اور لقب مہدی تحریر نہیں کیا اور تین فرزند بیان کیے اور دوسری مرتبہ لقب مہدی لکھا اور کہا کہ ان کی اولاد تھی جب کہ رازی نے محمد اکبر منتصر دین اللہ اور ابوالقاسم محمد مہدی الگ الگ تحریر کیے اور مروزی نے ابوالقاسم محمد منتصر دین اللہ تحریر کیا جس سے معلوم پڑتا ہے کہ ابوالقاسم محمد منتصر دین اللہ اور ابوالقاسم محمد مہدی الگ الگ شخصیات تھیں، تاہم ابوالقاسم محمد مہدی کی اولاد کسی جگہ بیان نہیں ہوئی۔ جب کہ آپ کی والدہ زینب بنتِ ابی القاسم عبداللہ بن محمد بن جعفر بن عبدالرحمان شجری تھیں۔

بیت سادس ابوالفضل رشید بن احمد الناصر مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آپ حلب منتقل ہوئے جہاں آپ کی اولاد ایک فرزند سے جاری ہوئی۔

بیت سابع ابوعبداللہ حسین بن احمد الناصر بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد یمن میں ہے۔ بقول ابوطالب مروزی آپ محدث اور عالم تھے اور بغداد میں وجوہ الطالبین اور عظام میں سے تھے۔ آپ کی اولاد صعدۃ میں ہے۔

## ۱۷۔ نسل اسماعیل بن احمد الناصر بن یحییٰ ہادی بن ابی عبداللہ حسین

بقول عمری آپ کی اولاد میں دو پسران (ا)۔ ابوالحسن اور (۲)۔ ابویعلی جن کی اولاد اور جلالت تھی اور آپ خوزستان میں تھے اور ضامن بن شدقم نسابہ مدنی اعرجی نے آپ کی اولاد ایک فرزند (۳)۔ قاسم سے لکھی ہے اور مہدی رجائی نے (۴)۔ محمد کا ذِکر بھی کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اوّل الذکر اشخاص جن کا ذِکر عمری نے کیا ہے آخرالذکر دو اشخاص ہی ہوں کیونکہ عمری نے دونوں کی کنیت تحریر کی ہے نام نہیں لکھے اور آخرالذکر کے نام بعد کے نسابین نے لکھے کنیت تحریر نہیں کی۔

---

ا۔ مجمع الآداب، جلد پنجم، ص ۵۰۶، رقم ۵۵۸۳ ۲۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۱۹ ۳۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۱۰

بیت اوّل قاسم بن اسماعیل بن احمد الناصر آپ کی اولاد مسلم بن محمد شمس الدین بن القاسم المذکور سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے(۱)۔محمود نجم الدین، (۲)۔ابومحمد علی اور، (۳)۔احمد۔

بطن اوّل ابومحمد علی بن مسلم کی اولاد سے علی رضا اور محمد ابنان سیّد علی شرف الدین بن حجت اللہ بن علی شرف الدین شولستانی بن عبداللہ بن محمد بن عبدالملک نظام الدین بن حمزہ شرف الدین بن محمد شمس الدین بن ابومحمد علی المذکور بقول سیّد ضامن بن شدقم حسینی اعرجی مدنی کہ میری ملاقات تخت سلطنت اصفہان میں سیّد علی رضا اور سیّد محمد ابنان سیّد علی شرف الدین سے بمطابق ۱۰۸۹ھ ہوئی۔انھوں نے کہا کہ ہم اصل میں ''سول انسان'' قریہ سے ہیں جو کہ شیراز میں ہے اوران کے دادا نے یہاں سے نجف الاشرف رہائش اختیار کی اور جو مجھے علی رضا نے بتایا میں نے اس کو سید کے شجرہ کے مطابق پایا۔[۱]

بطن ثانی محمود نجم الدین بن مسلم آپ کی اولاد تین پسران سے تھی (۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابومحمد اسماعیل مجدالدین، (۳)۔ابوحسن علی شمس الدین۔

اوّل ابومحمد حسن بن محمود نجم الدین کی اولاد سے عبداللہ بن محمد بن علی بن حسین بن عبداللہ علی بن ابومحمد القاسم بن ناصرالدین بن احمد بن ناصرالدین بن ابی یعلی شرف الدین حمزہ بن حسن بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔

دوئم ابومحمد اسماعیل مجدالدین بن محمود نجم الدین آپ کی اولاد سے اسحاق بن مطہّر عماد الدین بن محمد شمس الدین بن ابومحمد اسماعیل مجدالدین المذکور تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن بدرالدین، (۲)۔عبداللہ کریم الدین۔

پہلی شاخ میں حسن بدرالدین بن اسحاق کی اولاد سے محمد مقیم القاضی بن محمد قطب الدین بن ابواسحاق مظفّرالدین بن یحیٰی عمادالدین بن نعمت اللہ نورالدین بن حسن بدرالدین المذکور۔

دوسری شاخ عبداللہ کریم الدین بن اسحاق کی اولاد سے محمد صدرالدین بن غیاث الدین شافیر بن شاہ حسین بن محمد سلطان بن عبداللہ کریم المذکور اس محمد صدرالدین کی ملاقات ابنِ شدقم سے دھدشت میں ہوئی۔

سوئم ابوحسن علی بن محمود نجم الدین آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن، (۲)۔محمد پہلی شاخ میں محمد بن ابوحسن علی کی اولاد سے محمد، احمد، اسحاق، علی السندی، محمود، طاہر، مطہّر اور اسماعیل ابنان مطہّر بن محمد بن مطہّر بن محمد المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں حسن بن ابوحسن علی کی اولاد سے آل محل ہے جو سادات طباطبائی کویت اور بصرۃ پر مشتمل ہے۔ابوحسن علی بن محمود نجم الدین کی اعقاب میں سیّد مہدی رجائی نے حسن کا ذِکر نہیں کیا جو آل محل کویت اور بصرہ کے جدِامجد ہیں مگر حسین ابوسعیدہ نے ان کے وثیقہ کی شہادت پر ان کا ذِکر مشجر الوافی میں کیا۔تاہم مزید تحقیق کے لیے میں نے کویت میں نسابہ سیّد عبدالرحمان عزی اعرجی حسینی کویتی سے رابطہ کیا تو انھوں نے ان کے نسب کی گواہی دی کہ یہ سیادت میں مشہور ہیں۔ باقی اللہ کی ذات بہتر جانتی ہے۔حسن بن ابوحسن علی بن محمود نجم الدین کی اولاد سے علی عمادالدین بن حسین قوام الدین بن علی بن حسن المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران حسن فخرالدین اور محمد صفی الدین سے جاری ہے۔[۲]

بنگال میں ایک خاندان جو کہ مرشد آباد کا حاکم رہا، اسماعیل بن احمد الناصر سے منسوب ہے۔اس خاندان سے میر جعفر مشہور غدار اور میر جعفر کی اولاد سے سابق صدر پاکستان اسکندر مرزا ہے۔

## ۱۱۸۔نسل ابومحمد قاسم المختار بن احمد الناصر بن یحیٰی الہادی بن حسین

بقول ابوالحسن عمری آپ کے بارہ پسران تھے(۱)۔سلیمان، (۲)۔علی، (۳)۔جعفر، (۴)۔حسن، (۵)۔یوسف، (۶)۔ملیح ان چھے کی اولاد کا ذِکر نہیں ہے۔(۷)۔اسماعیل آپ حلب میں داخل ہوئے اور اپنے چچا ابوالفضل رشید کی دُختر سے شادی کی ان سے آپ کی اولاد بھی تھی، (۸)۔حسین آپ کا

۱۔تحفۃ الازہار، جلد اوّل، ص ۲۹۵ ۲۔المشجر الوافی، ص ۱۵۱۔۱۵۰

ایک فرزند یحییٰ جو درج فوت ہوئے،(۹)۔احمد کا ایک فرزند حسن تھا، (۱۰)۔یحییٰ کی اولاد تھی،(۱۱)۔عبداللہ زاہد آپ کی کافی اولاد تھی،(۱۲)۔محمد الملقب منتصر اور ابنِ عنبہ نے آپ کو مستنصر تحریر کیا ہے۔

بقول ابوطالب ازورقانی مروزی آپ کی تیرہ اولادیں تھیں جن میں سے دس کی اولاد جاری ہوئی جن کی اعقاب قاہرہ، مصر، تنیں، بلادِ یمن اور واسط میں تھی لیکن ان کی اکثر اولاد ایک فرزند ابوالقاسم محمد منتصر امیر صعدۃ سے تھی جس کے دس فرزند تھے اور میری معرفت کے مطابق ان کے اعقاب سات تھے، جن میں ابومحمد عبداللہ عالم صاحب صعدۃ تھے۔[۱]

بقول ابویحییٰ زکریا نسابہ کہ بقول بخاری یہ یعنی بنی قاسم المختار النقیب ایک جلیل گھرانہ ہے ان کی اکثریت یمن میں ہے اور یہ اپنے گھرانے پر دوسرے کے مقابلے میں فخر کرتے ہیں۔ اب ہم ابنِ عنبہ کی روایت دیکھتے ہیں اُن کے مطابق آپ کی اولاد میں محمد منتصر بن قاسم مختار تھے انھوں نے صرف ایک فرزند سے آپ کی اولاد تحریر کی۔

اُوپر بیان کیے حضرات میں حسن، احمد ابنان قاسم المختار کا سرسری ذِکر اُوپر ہو چکا۔

بیت یحییٰ بن قاسم مختار آپ زاورمن سھل الدیلم میں تھے۔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوالقاسم، (۲)۔الہادی۔

بیت عبداللہ زاہد بن قاسم مختار آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔محمد، (۲)۔یحییٰ، (۳)۔رشید بعد کی علم الانساب کی کتابوں میں ان حضرات کی اولاد کا ذِکر مجھے نہ ملا۔

بیت محمد منتصر بن قاسم مختار آپ کی اولاد میں ابوحسن عمری نسابہ نے نوفرزند تھے(۱)۔قاسم،(۲)محسن ان کی اولاد نہ ہوئی، (۳)۔مطہّر، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔حسین متلون بعض نے مقلوب بھی تحریر کیا،(۶)۔یوسف آپ کی اولاد تھی آپ کی کنیت ابی القاسم تھی آپ بصرۃ داخل ہوئے بقول عمری میرے والد ابوالغنائم محمد نسابہ نے ان کو دیکھا تھا۔ آپ کی وفات ایلہ میں ہوئی وہیں آپ کی قبر ہے آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے، (۷)۔حمزہ کی بھی اولاد تھی۔ (۸)۔ابراہیم یلقب مؤید آپ کی اولاد میں ایک جماعت تھی،(۹)۔عبداللہ یلقب معتضد آپ کی بھی اولاد تھی اور یہ گھرانہ جلیل اور کثیر تھا۔[۲]

ان نو حضرات میں سے عمری نسابہ نے چار کو صاحبِ اولاد لکھا ہے(۱)۔یوسف، (۲)۔حمزہ، (۳)۔ابراہیم المؤید، (۴)۔عبداللہ معتضد، ابنِ عنبہ نے عمدۃ الطالب میں حمزہ کا ذِکر نہیں کیا، جب کہ ضامن بن شدقم نے تحفۃ الازھار میں ایک فرزند ابوالفضل کا بھی ذِکر کیا ہے۔

بطن اوّل:۔عبداللہ معتضد بن محمد منتصر بن قاسم مختار آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔یحییٰ ناصر، (۲)۔حسن۔

اوّل یحییٰ ناصر بن عبداللہ معتضد کی اولاد سے احمد تاج الدین بن محمد داعی الی اللہ بن احمد بن یحییٰ ناصر المذکور تھے اور اس احمد تاج الدین کے آٹھ فرزند تھے(۱)۔مہدی، (۲)۔خضر، (۳)۔علی، (۴)۔محمد، (۵)۔ہادی، (۶)۔رضی، (۷)۔مہدی، (۸)۔سلیمان۔

دوئم حسن بن عبداللہ معتضد کی اولاد سے احمد بن یحییٰ بن ناصر بن حسن المذکور تھا اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد منصور بدرالدین، (۲)۔موید، پہلی شاخ میں مؤید بن، احمد بن یحییٰ کی اولاد سے حسن بن علی الہادی بن مؤید بن جرائیل بن مؤید المذکور تھے آپ کے دوفرزند تھے (۱)۔عزیزالدین ہادی، (۲)۔داؤد۔

دوسری شاخ میں محمد منصور بدرالدین بن احمد بن یحییٰ کی اولاد سے علی بن صلاح بن ابراہیم بن احمد تاج الدین بن محمد منصور بدرالدین المذکور تھے۔[۳]

بطن دوئم ابراہیم مؤید بن محمد منتصر بن قاسم مختار:۔بعض نے ابراہیم کی عرفیت ملیح بھی تحریر کی اوران کی اعقاب کو بنوملیح کہا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قاسم جس کی اولاد میں حسین بن مختار بن قاسم المذکور تھے،(۲)۔ابوعلی زید، (۳)۔عبداللہ معتضد باللہ ابوحسین۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۰۹ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۷۰۔۲۶۹ ۳۔سمط نجوم العوالی، جلد چہارم،ص ۱۹۴

اوّل ابوحسین عبداللہ معتضد باللہ بن ابراہیم موید بن محمد منتصر:۔آپ اپنے والد کے بعد دعوت کے امیر منتخب ہوئے اور اپنی موت تک اس پر قائم رہے آپ کی اقامت ۱۹ سال تھی اور بنی ابی حسین یحییٰ ہادی الی الحق میں آخری تھے جنھوں نے اس دعوت کو قائم رکھا۔ آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔محمد، (۲)۔حسن سے جاری ہوئی۔

پہلی شاخ میں محمد بن عبداللہ معتضد کی اولاد سے محمد بن اسداللہ بن محمد باقر بن محمود بن حسین بن جعفر بن حسین بن حسن بن علی بن صدرالدین بن مہدی بن علی بن عبداللہ بن محمد المذکور تھے۔ دوسری شاخ میں حسن بن عبداللہ معتضد کی اولاد سے محمد اور یحییٰ ابنان احمد بن یحییٰ بن ناصر بن حسن المذکور تھے۔

دوئم ابوعلی زید بن ابراہیم مؤید بقول سیّد عبدالرزاق آل کمونہ آپ کی اولاد سے عالم فاضل مؤرخ نسابہ فی یمن سیّد محمد بن محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن احمد بن اسماعیل بن حسین بن احمد بن حسین بن احمد بن صلاح بن احمد بن حسین زبارہ بن علی بن ہادی بن خضر بن احمد بن عبداللہ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن حسن عیشان بن زید بن احمد بن محمد بن حسن بن جعفر بن عبداللہ بن جمیل بن حسین بن ابوعلی زید المذکور تھے۔ آپ ''کتاب نیل الوطر فی رجال القرن الثالث عشر'' اور کتاب ''تاریخ آئمۂ یمن'' اور کتاب رجالھافی قرن رابع عشر کے بھی مصنّف ہیں۔[۱]

## ۱۱۹۔نسل ابوحسین یحییٰ منصور بن احمد الناصر بن یحییٰ ہادی بن حسین

سیّد ابوطالب مروزی کے بقول آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی جن کی اعقاب صعدۃ یمن اور بغداد میں تھی لیکن انھوں نے آپ کے دو پسران کے نام تحریر کیے(۱)۔یوسف، (۲)۔حسن اور ابنِ عنبہ نے ایک فرزند، (۳)۔علی الملقب حرب کا ذِکر کیا ہے جس کی اولاد بغداد میں تھی اور بعض نے ان کو علی الجراب بھی تحریر کیا ہے اور سیّد رجائی نسابہ نے، (۴)۔ابویحییٰ عبداللہ، (۵)۔ابومحمد احمد نفس ذکیہ، (۶)۔ابوہاشم بدرالدین ان تین حضرات کا ذِکر کیا ہے لیکن قدیم نسابی کی تحریروں میں ان کا ذِکر مجھے نہیں مِلا۔

بیت اوّل علی الحراب بن ابوحسین یحییٰ منصور:۔ کی اولاد سے سیّد عزیزالدین ابراہیم نسابہ یمنی بن محمد (آپ کو بعض نے سعد اور بعض نے شادی کہا) بن عبداللہ مھول بن یحییٰ امیر بن سلیمان امیر بن ابی الحمد علی مقری بن علی الحراب المذکور یہ بیان سیّد رجائی کی دانست کے مطابق ہے اب ہم مروزی کا بیان دیکھتے ہیں بقول سیّد مروزی نسابہ ابوالغنائم دمشقی نے ذِکر کیا کہ ابوالفضل دقاق حسن بن علی بن حسن بن یحییٰ المنصور المذکور اور ان کی اولاد میں نسابہ سیّد عزیزالدین یمنی (جو میں (مروزی) نے ان کی تحریر میں پایا) بن ابراہیم (جس کو اسد اور شادی بھی کہا گیا) بن عبداللہ مھول بن یحییٰ امیر بن سلیمان امیر بن ابی الحمد علی المقری بن ابوالفضل دقاق حسن بن علی بن حسن بن ابوحسین یحییٰ المنصور المذکور اور بقول مروزی میں نے یہ شجرہ ابنِ ناصر کی تحریر سے نقل کیا جو تحریر کہ نقیب جرجان منتھی بن ابی البرکات افطسی کے ہاتھ میں تھی اور جو کچھ میں نے اُن کی تحریر سے نقل کیا اُس پر اعتماد کیا اور اس نے مجھے روک دیا اور شک میں ڈالا کہ جو کچھ میں نے اُس کے بارے میں نقل کیا اور بیان کیا کیونکہ اس نے دعویٰ کیا کہ اس (سیّد عزیزالدین یمنی نسابہ) نے مجھے دیکھا ہے اور یہ بات مجھے میرے ہمسائے نے جس پر میرا اعتماد ہے اُس نے بتائی اور یہ ایک صریح جھوٹ اور بہتان ہے جو اس نے کہا کہ اس کی اور میری ملاقات ہوئی کیونکہ جب میں بغداد میں تھا تو وہ فارس میں تھا اور میں بغداد میں علم الانساب کی کسی شہ کے استفادہ کے لیے تھا ہماری بغداد میں کوئی ملاقات نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ بعض اصحاب نے مجھے بتایا کہ انھوں نے فلاں فلاں انسان کو دیکھا تو میں نے اُن کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عزیزالدین یمنی نسابہ تھا پھر میں نے رامھرمز میں اس کی تحریر دیکھی اور اس میں سے کچھ نقل کیا، پھر شیراز میں اور پھر خوارزم میں اور وہ آج خوارزم میں ہے اور اس کی عمدہ مطبوع ہے۔ تاہم ان کے نسب کے تناسب کو ثابت کرنے میں میرا اعتماد بڑھا ہے جو کہ اُس سے نقل کیا۔ اور خدا پھسلن اور غلطی سے بچاتا ہے۔[۲]

یہاں مروزی نسابہ اپنے ایک اعتماد والے شخص سے جب عزیزالدین یمنی نسابہ کا بیان سنتے ہیں کہ وہ مروزی نسابہ سے ملا جو کہ جھوٹ ہے تو وہ اس

۱۔نیل الوطر، جلد دوئم، ص ۴۲۷، منیۃ الراغبین، ص ۵۱۵۔۵۱۴ ۲۔الفخری فی انساب الطالبیین، ص ۱۱۰۔۱۰۹

پر شک کرتے ہیں حالانکہ اُنھوں نے اس کا نسب نقیب جرجان سے نقل کیا ایسی صورت میں شخصیت کے جھوٹے ہونے سے نسب پر شک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نسب ایک دوسرے ذریعے یعنی نقیب جرجان سے ثابت ہورہا ہے تاہم نسابہ مروزی اپنے اعتماد والے شخص کی بات سن کر وہم میں پڑ گئے کہ وہ شخص یعنی عزیزالدین یمنی نسابہ اگر جھوٹ بول رہا ہے تو یہ نسب بھی گھڑ ہی نہ لیا ہو اُس نے تاہم پھر بھی اُس کی تحریر سے ان کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔ واللہ اعلم یہاں مروزی نے ایک عام آدمی کی گواہی کو ترجیح دی جو کہ غلط ہے جب کہ مطلوبہ نسب ابنِ ناصر کے مشجر میں تحریر تھا۔

بیت ثانی عبداللہ بن ابوحسین یحییٰ منصور آپ کی اولاد محمد صلاح الدین متوفی ۳۳۹ ہجری بن محمد بن ابی القاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن حسین بن جعفر بن حسین بن احمد بن یحییٰ بن عبداللہ المذکور تھے۔

بیت ثالث یوسف الداعی بن یحییٰ منصور بن احمد الناصر: آپ کی اولاد سے مفضّل بن حجاج بن علی بن ابوالقاسم بن یحییٰ بن یوسف الداعی المذکور تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد عفیف الدین منصور باللہ، (۲)۔ابوعبداللہ یحییٰ منصور باللہ۔

بطن اوّل ابوعبداللہ یحییٰ منصور باللہ بن مفضّل کی اولاد میں سات پسران تھے۔(۱)۔محمد شرقی، (۲)۔احمد شہاب الدین، (۳)۔محمد منصور باللہ، (۴)۔ابومحمد علی، (۵)۔مفضّل، (۶)۔ابوحسین، (۷)۔ابو ہاشم محمد بدرالدین۔

اوّل احمد شہاب الدین بن ابوعبداللہ یحییٰ منصور باللہ کی اولاد سے ابوحسن علی مؤید باللہ بن جبرائیل بن امیر مؤید باللہ بن احمد بن مہدی بن شمس الدین بن یحییٰ بن محمد بن احمد شہاب الدین المذکور تھے۔ آپ نے ارضِ حولان بمقام ہجر قیام کی دعوت دی آپ کی وفات عاشوراء سنہ ۸۳۰ ہجری میں ہوئی جہاں مسجد میں آپ کا مزار ہے۔

دوئم ابومحمد علی بن یحییٰ منصور باللہ کی اولاد سے ابوحسن علی بن محمد بن ابومحمد علی المذکور تھے۔ آپ نے جمعرات ربیع الثانی ۷۵۰ ہجری میں دعوت پر قیام کیا اور احمد بن علی بن ابی فتح دیلمی نے آپ کے گھر پر آپ کی مخالفت کی اس نے بنی حمزہ کے اشراف جو آپ کے ہمراہ تھے۔اُن کو عراق میں قتل کر دیا بقول عاصمی آپ نے ۷۵۰ میں قیام کیا اور ۷۷۴ ہجری میں ۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔[۱]

سوئم ابو ہاشم محمد بدرالدین بن یحییٰ منصور باللہ آپ عالم فاضل زاہد تھے۔ آپ دعوت کے قیام کے لیے صنعاء داخل ہوئے۔حسین بن فرمانی نے آپ کی مخالفت کی آپ کی وفات بلاد حاشد میں واعظ نامی جگہ پر ہوئی اور وہیں پر آپ کا مزار ہے آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔محفوظ، (۲)۔احمد تاج الدین سے جاری ہوئی اور احمد تاج الدین کی اولاد کثیر ہے جو آج بھی موجود ہے۔مہدی رجائی نے المعقبون من آل ابی طالب میں ان کا ذِکر کیا ہے۔

## ۱۲۰۔نسل محمد بن ابومحمد قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابراہیم، (۲)۔عبداللہ الشیخ، (۳)۔ابی محمد قاسم الرئیس بقول مروزی اُن تینوں کی والدہ فاطمہ بنت جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

بیت اوّل ابومحمد قاسم رئیس بن ابوعبداللہ محمد بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے، مگر انھوں نے ان کے نام تحریر نہیں کیے جب کہ الفخری فی انساب الطالبیین میں مروزی نے ان کے نام تحریر کیے ہیں۔ رازی نے بھی تحریر کیے ہیں (۱)۔احمد مدینہ میں، (۲)۔اسحاق، (۳)۔ادریس، (۴)۔اسماعیل، (۵)۔موسیٰ، (۶)۔محمد ثانی، (۷)۔جعفر طبرستان میں، (۸)۔علی ان میں سے ہر ایک کی کثیر اولاد تھی۔[۲]

بطن اوّل احمد بن قاسم رئیس بقول ابوطالب مروزی نسابہ آپ کے دس فرزند تھے جن میں سے چھے کی اولاد جاری ہوئی۔

بطن ثانی اسماعیل بن قاسم رئیس بن محمد بقول مروزی نسابہ آپ کی اولاد ایک فرزند سے جاری ہوئی جس کا نام ابراہیم تھا اور اس کے دو فرزند

۱۔سمط النجوم العوالی، جلد چہارم، ص ۱۹۴
۲۔الشجرہ المبارکہ، ص ۴۲

تھے(۱)۔حیدرة، (۲)۔معمر۔

بطن ثالث محمد ثانی بن قاسم رئیس آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

بطن رابع جعفر بن قاسم رئیس مروزی کے بقول آپ طبرستان میں تھے آپ کی اولاد اور اعقاب تھی بقول مروزی آپ کی اولاد سے ابوحسن محمد نقیب واسط یلقب نفیس بن حسن بن جعفر المذکور تھے آپ اعیان آل رسولؐ میں سے تھے۔

بطن خامس اسحاق بن قاسم الرئیس۔ بقول مروزی آپ کی اعقاب دو پسران سے جاری ہوئی بقول رجائی ایک حسین اور دوسرا احمد تھا۔

بطن سادس علی بن قاسم الرئیس بن ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد قاسم الرسی سیّد مروزی کے بقول آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔سیّد رجائی نے ان حضرات کے نام یہ تحریر کیے(۱)۔محمد حشمی، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔یحییٰ لقب سیار بقول بعض سنان، (۴)۔حسن اصغر۔

اوّل محمد حشمی بن علی بن قاسم رئیس کی اولاد سے بقول سیّد ابوطالب مروزی ابی القاسم محمد بن یوسف بن ابی محمد بن علی بن محمد حشمی المذکور تھے آپ امام ابوالقاسم سمرقندی مشہور ہیں۔ آپ کتاب النافع کے مصنّف ہیں جو فقہ ابی حنیفہ پر ہے۔ آپ کی دوسرے علوم پر بھی کثیر کتب ہیں۔ بقول مروزی ان کے نسب کی بنیاد اس پر ہے جو میں نے کتاب القند میں پایا۔میرے خیال میں صاحبِ قند خود اُلجھ گیا اور نسب میں بھی گڑبڑ کر دی۔ اِسی طرح صاحب مذیل نے بھی ( گڑبڑ کر دی ) اور صاحب مذیل (ضمیمہ کے مصنّف نے ) نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ درست کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اور اس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم قتیل باخمری بن عبداللہ محض سے منسوب کیا، جب کہ ابراہیم قتیل باخمریٰ کا کوئی اسماعیل نامی فرزند نہیں تھا، پھر سیّد ابوطالب مروزی کہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں نے القند میں ان کا نسب دیکھا میں نے ان کے نسب پر یقین نہیں کیا پھر جب میں نے وہ کتاب دیکھی تو رُک گیا اس میں علی بن محمد بن علی بن القاسم ثانی (رئیس) اور ابوالغنائم دمشقی نسابہ نے ذِکر کیا کہ وہ سمرقند میں اسے جانتے تھے۔اس کی عرفیت ''عظیم'' تھی اور کچھ اہلِ نسب نے یہ لقب تحریر کیا ہے۔اُس وقت میں نہیں جانتا تھا کہ یہ درست ہے اور یمنی کے شجرہ میں یہ علی بن محمد خراسان میں تھا اور اس کا ایک بیٹا مناہب تھا جس کی والدہ حسینیہ تھیں لہٰذا اگر یہ درست ہے کہ ابی محمد اس علی بن محمد المعروف عظیم کا فرزند ہے اور یوسف اس ابی محمد کا فرزند ہے تو یہ نسب درست ہے اور اس میں سے شبہ ختم ہو گیا لیکن ایک اشکال باقی رہتا ہے جو صاحب القند نے ذِکر کیا کہ یہ یوسف مدنی تھا اور سمرقند میں آیا اور میں ابھی اس تحقیق میں ہوں۔[۱]

دوئم موسیٰ بن علی بن قاسم ثانی رئیس بن ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد قاسم الرسی آپ کی اولاد سے بنی طقطقی ہے جس میں علماء اور نسابین پیدا ہوئے ان کا خاندان بنو رمضان مشہور ہے تاہم ان کے نسب کی روایت نسابین نے کچھ کچھ فرق کے ساتھ بیان کی ہے۔

سب سے پہلے ہم صفی الدین با بن طقطقی نسابہ کی روایت تحریر کرتے ہیں جو خود اِسی خاندان سے ہیں۔ آپ کے بقول موسیٰ بن علی کی اولاد سے رمضان بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ المذکور تھے اور ابنِ عنبہ کے نزدیک بنو رمضان بن علی بن عبداللہ بن مفرج بن موسیٰ المذکور تھے۔ابنِ عنبہ کے عمود نسب کی روایت میں مفرج کا اضافی نام تحریر کیا ہے۔

اس رمضان بن علی کی اولاد بقول صاحب اصیلی حسن سے جاری ہوئی جب کہ ابنِ عنبہ نے دوسرا فرزند محمد بھی تحریر کیا ہے لیکن یہ ابنِ عنبہ کی غلطی ہے انھوں نے صاحب اصیلی کا شجرہ اس محمد سے جوڑا جب کہ وہ حسن کی اولاد تھے۔

پہلی شاخ میں حسن بن رمضان بن علی بقول صاحب اصیلی آپ کی والدہ امیرہ بنت طقطقی تھیں جن کے نام سے یہ گھرانہ معروف ہے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔طالب، (۲)۔اشرف، (۳)۔علی اور اشرف بن حسن کے بھی تین فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔جعفر عقب، (۳)۔عبداللہ عقب۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۰۴۔۱۰۳

پہلا خاندان علی بن حسن بن رمضان آپ کا پورا نام شمس الدین علی تھا۔ آپ کی والدہ نسب بنتِ حلف حسنیہ تھیں۔ آپ ولی بلاد حلہ اور کوفہ تھے۔ آپ کا قتل بغداد میں ۶۷۲ ہجری کو ہوا۔ آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی جس کا لقب تاج الدین تھا اور اس تاج الدین علی بن شمس الدین علی بن حسن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔صفی الدین ابوعبداللہ محمد نسابہ صاحب اصیلی فی انساب الطالبین جن کی والدہ علویہ موسویہ تھیں جو بنی موسیٰ بن معد بن رافع الموسوی سے تھیں یعنی محمد العابد بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد میں سے تھیں،(۲)۔محمد ان کی والدہ عامیہ تھیں آپ تولی نقابہ حلہ والمشاہد تھے اور یہ رُتبہ آپ کو آپ کے والد کے بعد ملا آپ کا ایک چھوٹا بیٹا جس کا نام علی تھا اور اس کی والدہ عجمیہ خراسانیہ تھیں۔[۱]

صفی الدین محمد بن تاج الدین علی بن شمس الدین علی بہت بڑے عالم فاضل تھے۔ آپ کے والد تاج الدین کے بارے میں سیّد شہاب الدین مرعشی نے مقدمہ کتاب اصیلی میں تحریر کیا کہ آپ ولی نقابۃ علویین نجف، کربلا اور حلہ تھے اور آپ کی کتاب مشجر من نسب تھی ایک جماعت نے حلہ میں آپ پر تلواروں سے حملہ کیا اور اپ کو قتل کر دیا۔

بیت ثانی عبداللہ الشیخ بن ابی عبداللہ محمد بن ابومحمد قاسم الرسی بقول فخرالدین رازی آپ کا لقب مسجد تھا جو کہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے پڑ گیا۔

بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کے تیرہ فرزند تھے جن میں سے چار کی اولاد جاری ہوئی(۱)۔ابوحسن علی الشاعر الفارس جس کی کثیر اعقاب رس، مصر، بغداد اور یمن میں نو پسران سے پھیلی(۲)۔ابوعبداللہ جعفر الشاعر آپ کی اعقاب بصرہ میں قلیل ہے،(۳)۔ابومحمد حسن الشاعر المعروف ''مسجد'' اور ابنِ عنبہ نسابہ نے ان کی عرفیت ''منتجد'' تحریر کی ہے۔ آپ کی اعقاب مصر میں ہے،(۴)۔ابوالغارات عیسیٰ آپ کی اولاد ایک فرزند حسن المعروف ''حماس'' سے جاری ہوئی جس کی اولاد تھی۔[۲]

بطن اوّل ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ الشیخ آپ کی اولاد رضا اور علی ابنان عبداللہ بن ابوعبداللہ جعفر المذکور سے قلیل مقدار میں بصرہ میں تھی۔

بطن ثانی ابوغارات عیسیٰ کی اولاد ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی جس کی عرفیت حماس تھی۔

بطن ثالث ابومحمد حسن المعروف منتجد بن عبداللہ الشیخ سیّد رجائی نے آپ کے سات پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابراہیم، (۲)۔عبداللہ المعروف ''موھوب الرضا''، (۳)۔موسیٰ، (۴)۔احمد، (۵)۔محمد المعروف ''وشواش''،(۶)۔ابوالفاتک المعروف ''موھوب برکات،(۷)۔یحییٰبطن رابع ابوالحسن علی الشاعر بن عبداللہ الشیخ کی اولاد میں (۱)۔محمد غطغانیہ یمن میں فوت ہوئے،(۲)۔خلیفہ،(۳)۔ابراہیم، (۴)۔احمد، (۵)۔حسین اصغر، (۶)۔زید، (۷)۔القاسم منصور عیانی امام زیدیہ، (۸)۔عبداللہ، (۹)۔داؤد،(۱۰)۔ابوالبرکات بقول عمری اس نے بلاد دیلم میں خود اپنی دعوت کے لیے لوگوں کو بلایا اور جب گھر واپس آیا تو گھر والوں نے اسے جھٹلایا اور پھر پہچان لیا۔

قاسم منصور عیانی بن علی الشاعر بن عبداللہ الشیخ بقول عمری آپ زیدیوں کے امام تھے اور آپ کے بعد آپ کے فرزند حسین ظاہر ہوئے جن کی اعقاب تھی اور عاصمی نے دوسرے فرزند جعفر بن قاسم کا ذِکر کیا ہے جس کا ایک فرزند قاسم الفاضل تھا اور بقول عاصمی آپ کے اور صلیحی کے درمیان جھگڑے تھے اور آپ امام نہیں تھے۔[۳]

## ۱۲۱۔نسل ابراہیم بن ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا

آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوحسین زید الاسود سے جاری ہوئی آپ مدنی تھے اور بقول مروزی شیراز میں رہے۔ بقول سیّد جعفر اعرجی آپ عبادت گزار اور زاہد تھے۔ آپ اپنے خدمت گاروں سے الگ ہو کر بیت المقدس میں مشغول عبادت ہو گئے اور سلطان عضدالدولہ بن بویہ نے آپ کو بلایا آپ کو عزت بخشی اور منزلت عطا کی اور آپ کی شادی اپنی بہن سے کر دی اور جب یہ فوت ہوئی تو اپنی بیٹی شاہان دخت کی شادی ان سے کر دی اور عضدالدولہ

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۱۹۔۱۱۸ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۰۶ ۳۔سمط النجوم العوالی، جلد چہارم، ص ۱۹۲

دوسرے حکمرانوں پر فخر کرتا کہ میری طرح کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی نسل میری نسل سے متحد ہوگئی ہے۔ سیّدابوحسین زیدالاسود کی کثیراولاد تھی جن میں صاحب وجاہت اور ریاست، نقباء اور قضاء الفارس تھے۔[۱]

بقول سیّد ابوطالب مروزی ازورقانی نسابہ کہ کچھ لوگوں نے ابوحسین زیدالاسود کے اعقاب کے بارے میں کلام کیا ہے اور اس طعن کی بنیاد ایسی چیز پر ہے جس کو طعن نہیں کہا جا سکتا اور وہ طعن یہ ہے کہ زیداسود کی اولاد میں لڑکیاں تھیں جن کی اعقاب نہیں تھی اور یہ ابی حسین تمیمی کے قول کی بنا پر ہے کہ زیدالاسود کی اولاد میں لڑکیاں ہیں۔ ابی حسین تمیمی کے زمانے تک ابی حسین زید الاسود کی اولاد میں لڑکیاں ہی تھیں اور جب تمیمی کی ملاقات ابی حسین زیدالاسود سے شیراز میں ہوئی اُس وقت ان کی اولاد میں دُختران ہی تھیں بعد میں ان کی لڑکیاں اورلڑکے پیدا ہوئے۔ زیدالاسود کی اعقاب بلاشبہ درست ہے، ان میں سات فرزند تھے اور اہلِ نسب کے نزدیک ان میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی اور بقول مروزی میں ان میں سے تین کی معرفت رکھتا ہوں (۱)۔ابوجعفر محمد شیراز میں، (۲)۔ابوحسین یحییٰ، (۳)۔ابوعبداللہ حسین شیراز میں۔[۲]

جب کہ ابنِ عنبہ نے دو پسران لکھے ہیں حسین جن کا ذِکر اُوپر آ گیا اور (۴)۔علی جن کی اولاد جاری ہوئی یوں چار پسران کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت اوّل ابوحسن یحییٰ بن زیداسود بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ مدینہ سے صعدۃ منتقل ہوئے اور آپ کی اعقاب 'رے' میں ہے۔ بیت ثانی ابوجعفر محمد بن زیداسود سیّد مروزی کے بقول آپ شیراز میں تھے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن علی سے جاری ہوئی جو جیرفت کے نقیب تھے جو کرمان میں ہے۔ آپ کی والدہ موسویہ تھیں جو بنی مھلوس سے تھیں آپ کی اولاد سات پسران سے جاری ہوئی جن کی ذیل بنوبندجان، جیرفت، بام، غزنی اور رے میں ہیں اور فخرالدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی اولاد شیراز، اصفہان اور بلخ میں بھی ہے۔

سیّد مہدی رجائی نے آپ کے دو پسران کے نام تحریر کیے (۱)۔ابویعلی حمزہ، (۲)۔حسن اصم، بیت ثالث علی بن زیداسود ابنِ عنبہ نے آپ کو صاحبِ اعقاب تو تحریر کیا مگر آپ کی اولاد تحریر نہیں کی، کہا جاتا ہے آپ اصفہان میں تھے پھر شیراز منتقل ہو گئے۔

بیت رابع ابوعبداللہ حسین بن زیداسود بقول مروزی آپ کی اعقاب شیراز میں تھی جن کی کثیر تعداد تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد زید سے جاری ہوئی ان کی کنیت ابوحسین تھی۔ مہدی رجائی نے چھ پسران تحریر کیے مگر اولاد صرف زید کی تحریر کی اور ابنِ عنبہ نے زید ابی حسین بن ابوعبداللہ حسین کی اولاد میں دو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔نزار جس کی اولاد میں عزیز بن عدل بن نزار المذکور تھے اور اس کے بھائیوں کی بھی اولاد تھی، (۲)۔ابوجعفر محمد عزیزی کا ذِکر بھی ابنِ عنبہ نے کیا ہے۔ مہدی رجائی نے ہبت اللہ، امیر شاہ اور ابومحمد حسن کا ذِکر بھی کیا اور اس ابومحمد حسن کی کثیر اولاد سیّد مہدی رجائی نے تحریر کی مجھے کسی دوسرے مصدر سے ان کی خبر موصول نہ ہوئی سوائے المشجر الوافی اور المعقبون اور ان دونوں نے ایسا معلوم پڑتا ہے ایک دوسرے کی ہی نقل کی ہے۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد عزیزی بن زید بن حسین بن زیداسود آپ کو عالم، معدل بھی کہا جاتا ہے آپ نقیب النقباء تھے۔ سیّد ابوطالب مروزی نسابہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند سے تحریر کی (۱)۔ابی عبداللہ حسین القاضی بحسرۃ الملقب تقی آپ کی والدہ کبار فارس کے قبیلہ سے تھی جس کا نام مرواسیہ تھا اور آپ کی اولاد بنومرواسیہ کہلائی اور ابنِ عنبہ نے بھی انہی کا ذِکر کیا ہے۔

ابی عبداللہ حسین القاضی بن ابوجعفر محمد عزیزی کی اولاد ایک فرزند ابی المعالی جعفر نقیب شیراز سے جاری ہوئی بقول سیّد ابوطالب مروزی میں نے شیراز میں اس قبیلہ کو دیکھا ہے۔ شیراز میں ان کے پاس نقابت اور قضاوت تھی۔

ابی عبداللہ حسین نقیب اور قاضی تھے ابوبکر جرجانی نے اپنے قصیدے میں آپ کی تعریف کی آپ کی قبر ابوحسن علی بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم کے مزار میں ہے۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۳۲۶ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۰۵

ابی المعالی جعفر بن ابی عبداللہ حسین القاضی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومنصور اسماعیل آپ کی والدہ معصومہ مطہرہ عابدہ صالحہ زاہدہ بنت شیخ عالم علامہ ابی الفتح ہبۃ اللہ ابن الشیخ المشایخ ابی حسن احمد بیضاوی تھیں۔ آپ نقیب تھے (۲)۔اسحاق عزیزالدین آپ کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے۔

اوّل ابومنصور اسماعیل بن ابوالمعالی جعفر کی اولاد بقول سیّد ابوطالب از ورقانی مروزی ایک فرزند ابوالمعالی ابراہیم نقیب العالم الفاضل سے جاری ہوئی۔ آپ نقیب النقباء قاضی القضاء رئیس الرؤسا اور وزارت کے امورسنبھالنے والے تھے۔ آپ کی اولاد میں سیّد ابوطالب مروزی کے بقول صرف، (۱)۔ابومنصور اسماعیل قوام الدین نقیب النقباء، شیراز کا ذِکر کیا جب کہ سید ابنِ عنبہ نے، (۲)۔ابومحاسن حسین نظام الدین کا ذِکر بھی کیا جن کی والدہ خاتون معظّمہ کوہر ملک بنت ابی العزنورالدین علوی تھیں۔سیّد رجائی نے (۳)۔زید، (۴)۔حمزہ، (۵)۔محمود نجم الدین کا ذِکر بھی کیا۔

پہلی شاخ میں ابومنصور اسماعیل قوام الدین بن ابوالمعالی ابراہیم بن ابومنصور اسماعیل:۔بقول شریف مروزی میں نے ان کو جوانی میں دیکھا سن ۵۹۸ ہجری تک ان کی سات اولادیں تھیں، جب میں ان سے جدا ہوا تو اتا بک فارس سعد بن زنگی نے ان کو غزنی کے سلطان ابی مظفّر محمد بن سام کے پاس بھیج دیا، چنانچہ وہ یزد کے راستے خراسان آئے اور یہاں سے غزنی روانہ ہوئے اور وہ واپس پرسیستان اور ہرمز کے راستے واپس وطن آرہے تھے کہ انھیں ہرمز میں زہر دے دی گئی جس سے راستے میں ہی اسماعیل وفات پا گئے۔[۱] آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حمزہ، (۲)۔محمد پہلا خاندان حمزہ بن ابومنصور اسماعیل قوام الدین نقیب کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ قطب الدین ابی زرعۃ محمد بن علی بن حمزہ المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں حسین نظام الدین بن ابوالمعالی ابراہیم نقیب کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ سیّد امیر جلیل الجواد المشہو رفخر الدین ابومحمد حسن بن احمد بن حسن بن حسین المذکور تھے۔

دوم اسحاق عزیزالدین بن ابی المعالی جعفر بن ابی عبداللہ حسین القاضی کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ قاضی شرف الدین محمد بن اسحاق المذکور تھے آپ کی اعقاب شیراز میں تھی اور یہ لوگ اہلِ ریاست، نقابت اور قضاوت تھے۔[۲] اور زید الاسود بن ابراہیم بن محمد بن ابومحمد قاسم الرسی بن ابراہیم طباطبا کی اولاد آج بھی کثیر تعداد میں موجود ہے اور ان کا تذکرہ مختلف کتب میں موجود ہے۔

## ۱۲۲۔نسل حسن مثلّث بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امام علی المرتضیٰؑ

آپ کی والدہ فاطمہ بنت الحُسین بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب تھیں امام حسینؑ آپ کے نانا جان تھے آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔ جب آپ کے بھائی عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کو قید کر لیا گیا تو آپ نے قسم کھائی کہ جب تک عبداللہ محض قید میں ہیں نہ تو سر میں تیل لگاؤں گا نہ آنکھ میں سُرمہ ڈالوں گا اور نہ نرم و ملائم لباس پہنوں گا اور نہ ہی لذیذ کھانا کھاؤں گا۔

عبداللہ بن عمران سے منقول ہے کہ عبداللہ محض کی شہادت کے بعد آپ کے غم سے تسلیت پانے کی خاطر حسن مثلّث نے اپنی داڑھی کو خضاب لگانا چھوڑ دیا اور جب منصور نے اس کا منطق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے کوئی کفر نہیں کیا اور اس روایت کو ابی الفرج اصفہانی نے مقاتل الطالبین میں رقم کیا ہے۔ آپ ذیقعدہ ۱۴۵ ہجری ہاشمیہ کے مقام پر ابوجعفر منصور دوانقی کی قید میں فوت ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۶۸ برس تھی۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کے چھے رجال تھے (۱)۔طلحۃ آپ کی والدہ عائشہ بنتِ طلحہ بن محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکرؓ تھیں۔ آپ کی اعقاب نہیں تھی، (۲)۔عباس الفرض، (۳)۔حسن درج صغیر، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔ابوجعفر عبداللہ الملقب فاضل آپ کی وفات قید میں ہوئی، (۶)۔علی العابد آپ کا لقب ذوالثفنات بھی تھا۔ آپ عبادت میں مجتہد تھے بقول عمری نسابہ علی العابد آپ کے بھائی عباس عبداللہ اور آپ کے والد حسن المثلث کو بغداد میں لے جا کر قید کر دیا گیا اور علی العابد کے بارے میں کہتے ہیں آپ کی وفات بغداد کی قید میں ہی ہوئی آپ کی والدہ بنی کلاب سے تھیں۔[۳]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۰۵۔۱۰۶ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۱۸۰ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۵۴

ان تمام حضرات میں سے اولاد صرف علی العابد بن حسن مثلّث کی جاری ہوئی۔علی العابد بن حسن المثلث کی والدہ بقول ابی الفرج اصفہانی اُمِ عبداللہ بنتِ عامر بن عبداللہ بن بشر بن عامر بن ملاعب اسنہ بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں۔ آپ کو علی الخیر لوگوں کی بھلائی کرنے والا اور علی الاغر خوبصورت اچھی صفات کا مالک اور علی العابد کہا جاتا تھا۔آپ کی زوجہ زینب بنتِ عبداللہ محض بن حسن المثنیٰ تھیں اور اس جوڑے کو''نیک جوڑا'' کہا جاتا تھا۔[ا]

بقول ابوالحسن عمری علی العابد کی نو اولادیں تھیں، جن میں چار دُختران تھیں (ا)۔رقیہ، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔اُم کلثوم، (۴)۔اُم الحسن اور رجال میں (ا)۔محمد، (۲)۔عبداللہ درج تھے، (۳)۔حسین شہید بمقام فخ یوم ترا ویہ سنہ بمطابق ۱۷۰ہجری اور ان کی اعقاب نہیں تھی، (۴)۔عبدالرحمان ان کی ایک بیٹی رقیہ تھی، (۵)۔حسن مکفوف ینبعی ان کی اولاد جاری ہوئی۔

آپ اور حسین صاحب فخ دونوں کی والدہ زینب بنتِ عبداللہ بن حسن مثنیٰ تھیں۔حسین صاحب فخ کے بارے میں فخرالدین رازی تحریر کرتے ہیں کہ آپ آئمہ آلِ محمدؐ میں سے تھے اور ہادی عباسی کے زمانے میں آپ نے خروج کیا داعی الی اللہ تھے۔آپ کا قتل مکہ اور مدینہ کے درمیان فخ کے مقام پر ہوا اور اہلِ بیت کی ایک جماعت آپ کے ساتھ قتل ہوئی اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی شہادت ۱۶۹ہجری میں ہوئی۔حسن مکفوف بن علی العابد بن حسن مثلّث ابنِ عنبہ اور عمری کے بقول آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوجعفر عبداللہ ضریر سے جاری ہوئی۔ جب کے بقول رازی حسن مکفوف کے دو اور فرزند محمد اور علی بھی تھے تاہم اولاد صرف عبداللہ بن حسن مکفوف سے جاری ہوئی اور سیّد جعفر اعرجی نسابہ کے بقول آپ کی والدہ سکینہ بنتِ محمد الفارس تھیں جب کہ ایک دوسری جگہ آپ کی والدہ سکینہ بنتِ یزید بن سلمہ بن بلال الفراسیہ تھیں۔

بیت حسن مکفوف بن علی العابد کی چھے دُختران تھیں (ا)۔اُمِ حسن، (۲)۔اُمِ کلثوم، (۳)۔فاطمہ، (۴)۔رقیہ، (۵)۔زینب، (۶)۔امینہ۔

بقول ابی نصر بخاری حسن مثلّث کی اولاد عبداللہ مکفوف بن حسن مکفوف بن حسن مثلّث سے ہی جاری ہوئی اور یہی درست اور صحیح نسل ہے۔

بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ کہ حسن مثلّث کی نسل ابوجعفر عبداللہ سے منتشر ہوئی اور وہ مدینہ منورہ میں بنی مکفوف کہلاتے ہیں۔[۲]

ابوحسن عمری نسابہ نے ابوجعفر عبداللہ ضریر بن حسن مکفوف کی اولاد دو پسران سے تحریر کی ہے (ا)۔ابومحمد جعفر، (۲)۔علی فخرالدین رازی نے، (۳)۔محمد، (۴)۔حسن بھی تحریر کیے ہیں اور ابن عنبہ نسابہ داوودی نے صرف محمد اور علی کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی اولاد تحریر کی ہے۔

بطن اوّل محمد بن عبداللہ ضریر بن حسن مکفوف آپ کو محمد بھی کہتے ہیں۔آپ کو موسیٰ بھی تحریر کیا گیا۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ بلادِ نوبہ داخل ہوئے اور کہا گیا کہ انقرض ہوئے مگر بقول الشیخ ابوحسن عمری آپ کی اعقاب نوبہ، حجاز اور عراق میں ہے اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے (ا)۔محمد، (۲)۔حسن۔

بطن ثانی ابوجعفر حسن بن عبداللہ ضریر بن حسن مکفوف کہا جاتا ہے کہ آپ کی اولاد نوبہ، موصل، نصیبین، قزوین، کنجہ، طالقان اور ترمذ میں رہی آپ کی والدہ مریم بنتِ اسماعیل بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار تھیں۔ بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔محمد ابوزوائد، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔عبداللہ آپ بلاد نوبہ چلے گئے اور آپ کی اولاد وہاں ہی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ انقرض ہو گئے۔اوّل محمد ابوزوائد بقول رازی آپ کی اعقاب مختلف بلدان میں پھیلی ان میں ترمذ کے اندر سیّد نسابہ ابوعلی حسن بن احمد مبارک نسابہ بن زید بن احمد بن اسماعیل بن جعفر بن عبداللہ بن محمد ابوالزوائد المذکور تھے اور سیّد نسابہ ابوعلی حسن نصی کے پانچ پسران تھے (ا)۔ابوطاہر احمد، (۲)۔علی، (۳)۔ابوالقاسم، (۴)۔ابوزید، (۵)۔ابوطالب درج۔

دوئم عبداللہ بن ابوجعفر حسن بن عبداللہ ضریر بقول بابن فندق نسابہ بیہقی آپ کی اولاد سے علی بن محمد بن زید بن عبداللہ المذکور تھے اور ان کی اولاد میں چار پسران تھے (ا)۔آدم جو طائف کے رہائشی تھے اور اپنے بیٹے کے ہمراہ بحر آباد جوین نیشاپور منتقل ہوئے آپ ماہرالانساب تھے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسن علی تھا۔

---

ا۔تاریخ طبری، جلد نہم، ص ۱۸۶ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۶۳

(۲)۔نوح کی اولاد میں محمد تھا،(۳)۔ابوطالب کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا،(۴)۔حسن آپ کا ایک فرزند شرف شاہ تھا اور نیشاپور کے راستے پر ہنگامہ آرائی تھی جہاں سے آپ کو اُٹھا لیا گیا اور آپ کی آنکھیں نکال دی گئیں اور بابن فندق نسابہ بیہقی نے آپ کو دیکھا تھا۔[۱]

بطن ثالث علی بن عبداللہ ضریر بن حسن مکفوف آپ کی کنیت ابوصخر تھی بقول عمری آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابومحمد جعفر المعروف ''اللّیث القاعد'' آپ کی اولاد میں ایک فرزند سندان دمشق میں جس کے بھائی اور اولاد بھی تھی،(۲)۔ابی صخر محمد آپ کی اولاد میں بقول عمری کیتم بن ابوالقاسم سلیمان (جزاز رملہ میں تھے) بن ابی صخر محمد المنذ کور تھے،(۳)۔محمد آپ کی اولاد سے بقول عمری محمد بن حسن بن محمد المنذ کور تھے، آپ بدوی تھے آپ کی اولاد آج تک بادیہ میں ہے جن میں آپ کے تین فرزند(۱)۔موسیٰ،(۲)۔رکاب،(۳)۔محمود ہیں۔

بطن رابع ابی محمد جعفر بن عبداللہ ضریر بن حسن مکفوف آپ کی اولاد سے عیسیٰ بن علی بن ابی محمد جعفر المنذ کور تھے۔

بقول ابنِ عنبہ بنی حسن مثلّث قلیل ہے اور ابنِ عنبہ کے زمانے تک حجاز اور عراق میں یہ موجود نہیں تھے۔ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا اور شیخ تاج الدین نے بھی ان میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا انھوں نے کہا ان کی اعقاب بلادِ عجم اور مصر میں ہونی چاہیے۔ میں سیّد قمر عباس ہمدانی اعرجی کہتا ہوں مصر سے لے کر آذر بائیجان اور مراکش سے ایران کی بستیوں تک یمن سے لے کر سمرقند بلخ اور بخارا تک اور حجاز سے لے کر ہندوستان، پاکستان اور افغانستان تک کسی نسابہ سے میں نے کسی ایسی نسل کا ذِکر نہیں سنا جن کا نسب حسن مثلّث پر منتہیٰ ہوتا ہو، عراق میں بھی کوئی نسابہ ان کی کسی نسل کی گواہی دیتا نہیں سنا۔ ایسا ممکن ہے کہ یہ انقرض ہو گئے ہوں یا دوسرے قبائل میں مخلوط ہو گئے ہوں لیکن یہ بھی محض قیاس ہے۔ حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ ہی رکھتا ہے۔ آخر بنی مثلّث۔

## ۱۲۳۔نسل جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امیر المومنین علیؑ

بقول ابی نصر بخاری آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور آپ کی والدہ اُم خالد تھیں جن کو حبیبہ بھی کہا جاتا تھا اور یہ خاتون آپ کے بھائی داؤد کی والدہ بھی تھیں۔ سیّد یحییٰ نسابہ کے بقول یہ اُم الولد تھیں اور ابنِ عنبہ کے بقول یہ اُم الولد رومیہ تھیں جن کو حبیبہ کہا جاتا تھا۔ ابی نصر بخاری کے مطابق آپ کی وفات مدینہ میں ۷۰ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ بہت فصیح تھے اور خطباء بنی ہاشم میں سے تھے اور آپ سلیقیہ حسنیہ سادات کے جدِ امجد ہیں۔[۲]

بقول ابی الفرج اصفہانی آپ کو منصور دوانقی نے جماعت اہلِ بیت کے ساتھ گرفتار کیا اور محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم کے قتل کے بعد رہا کر دیا۔[۳]

بقول ابوالحسن عمری آپ کی چھے دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔رقیہ،(۳)۔زینب،(۴)۔اُمِ حسین،(۵)۔اُمِ حسن،(۶)۔اُم القاسم ان میں اُمِ حسین بنتِ جعفر کی شادی عمر بن محمد بن عمر بن علی ابنِ ابی طالب سے ہوئی۔

اور بقول سیّد یحییٰ نسابہ اُمِ حسن بنتِ جعفر کی شادی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی اور ان سے جعفر، محمد عائشہ اور زینب پیدا ہوئے۔[۴]

بقول ابوالحسن عمری جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔قاسم ان دونوں کی اعقاب نہیں تھی،(۳)۔ابراہیم منقرض ہو گئے،(۴)۔حسن آپ کی کثیر اولاد تھی۔ ان چاروں کے بعد عمری نسابہ نے،(۵)۔محمد کی اولاد بھی تحریر کی ہے مگر کسی نسابہ نے بھی محمد بن جعفر کی اولاد تحریر نہیں کی۔ شیخ شرف عبیدلی، ابنِ عنبہ، فخرالدین رازی، ابی نصر بخاری اور ابوطالب مروزی سب نے جعفر بن حسن مثنیٰ کی اولاد صرف حسن سے ہی تحریر کی ہے۔

عمری نے محمد بن جعفر بن حسن مثنیٰ کی جو اولاد تحریر کی ہے ان میں سے کچھ عمری کے دوست بھی تھے تاہم اس نسل کے منقرض ہو جانے کا بھی قوی اِمکان ہے کیونکہ عمری کے بعد کسی دوسرے نسابہ نے اس نسل کا ذِکر نہیں کیا واللہ اعلم۔

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۶۳۳، ۵۳۲ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۱۹ ۳۔مقاتل الطالبین، ص ۱۲۸ ۴۔المعقبون من ولد امیر المومنینؑ، ص ۳۲۸

بیت اوّل محمد بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد ایک فرزند جعفر سے جاری ہوئی اور اس جعفر بن محمد بن جعفر الخطیب کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔یحییٰ، (۲)۔ابوالفضل احمد جن کو ابوالضوء بھی کہا گیا۔

بطن اوّل ابوالفضل احمد بن جعفر بن محمد کی اولاد سے ابوحسن محمد بن ابی احمد محمد بن ابی الفضل احمد المذکور تھے المعروف با بن ابی الضوء آپ کی اولاد بغداد میں تھی۔

بطن ثانی یحییٰ بن جعفر بن محمد کی اولاد سے محمد الصوفی منجّم بن حمزہ بن محمد سمین بن یحییٰ المذکور تھے۔ آپ صاحب الوزراء بغداد تھے اور شریف ابوالحسن عمری نسابہ کے دوست تھے۔[۱]

اس نسل کا ذِکر عمری کے بعد آج تک کسی نسابہ نے نہیں کیا اور عمری کے زمانے میں بھی یہ نسل قلیل تعداد میں تھی۔ اس کا قوی اِمکان ہے کہ نسل محمد بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ منقرض ہوگئی ہے۔

بیت ثانی حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ:۔تمام نسابین اس پر متفق ہیں کہ آپ کی اولاد جاری ہوئی فخرالدین رازی نے آپ کا نام حسن الاحتیش تحریر کیا ہے بقول ابی الفرج اصفہانی آپ کو منصور عباسی نے اہلِ بیت کی جماعت کے ساتھ قید کیا اور محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم کی شہادت کے بعد رہا کر دیا۔

آپ نے جنگ فخ کی مخالفت کی اور اس میں شریک نہ ہوئے اور آپ اصحاب امام صادقؑ سے تھے۔ بقول سیّد یحییٰ نسابہ عقیقی عبید لی اعرجی آپ کی والدہ عائشہ بنتِ عوف بن حارث بن طفیل بن عبداللہ قبیلہ ازد میں سے تھیں جو آل ابی بکر میں سے تھیں کیونکہ ان کی والدہ یعنی حسن بن جعفر کی نانی قریبہ بنتِ محمد بن عبدالرحمان بن ابی بکر بن قحافہ تھیں۔[۲]

بقول عمری نسابہ آپ کی کئی دُختران تھیں جن میں فاطمہ کبریٰ بھی تھیں ان کی کنیت اُم جعفر تھی اور ان کی شادی عمر بن علی بن عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالبؑ سے ہوئی اور بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے کُل پانچ پسران تھے(۱)۔سلیمان، (۲)۔ابراہیم یہ دونوں حضرات درج تھے اور باقی تین پسران سے آپ کی اولاد جاری ہوئی اور رازی نے بھی یہی کیا ہے(۳)۔محمد سلیق آپ کی والدہ ملیکہ بنت داوٗد بن حسن مثنیٰ تھیں اور آپ کی نانی کلثوم بنت اِمام زین العابدین علیہ السّلام تھیں۔ آپ کی اولاد کو سلیقون بھی کہتے ہیں(۴)۔ ابوعلی جعفر ثانی الملقب غدار ، آپ کی والدہ یمن سے تھیں،(۵)۔عبداللہ آپ کی والدہ قبیلہ ربیعہ سے تھیں جو کہ نمر بن قاسط سے تھا اور اکثر بنی جعفر آپ کی اولاد سے ہے۔

بطن اوّل محمد السلیق بن حسن بن جعفر خطیب بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب سلیقون کہلاتی ہے جو کہ بلادِ عجم میں ہے اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد صرف ایک فرزند(۱)۔علی سے تحریر کی اور شیخ شرف عبید لی کے بقول بھی اِسی سے اولاد جاری ہوئی۔ رازی نے بھی صرف علی بن محمد سلیق کو صاحبِ اعقاب تحریر کی ہے اور علی بن محمد سلیق کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بن قاسم بن محمد(ابنِ حنفیہ) بن امام علیؑ تھیں جب کہ عمری نے ایک دوسرا فرزند، (۲)۔محمد تحریر کیا جو درج ہوا اور ایک دُختر عائشہ بنت محمد السلیق بھی تھیں۔ بقول عمری علی بن محمد سلیق کو بابن محمد یہ بھی کہا جاتا تھا۔

علی بن محمد سلیق بن حسن بن جعفر خطیب کی اولاد میں بقول ابوالحسن عمری نسابہ چار دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔خدیجہ،(۳)۔رقیہ،(۴)۔علیہ اور آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔محمد یلقب تج آپ کی اولاد میں دُختران تھیں۔(۲)۔احمد المعروف ابی صبیحہ آپ کی اولاد میں بھی دُختران تھیں، (۳)۔حسن آپ کی اولاد جاری ہوئی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ بقول رازی کہ حسن بن علی بن محمد سلیق المذکور کا لقب بھی ان کے دادا کے لقب پر سلیق ہی تھا اور اس حسن سلیق بن علی بن محمد سلیق کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ ابوالفضل عبیداللہ اعقاب نیشاپور میں،(۲)۔ابوجعفر محمد امیر کا اعقاب نیشاپور اور مراغہ میں ہے، (۳)۔ابوالقاسم عیسیٰ الملقب ''ابی زیق'' المعروف ''ابنِ اللھبیہ'' آپ قدیم 'رے' میں تھے۔ آپ کی اولاد استرآباد میں ہے، (۴)۔ابوحسن علی رودر اور ہمدان میں ہے۔[۳]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۷۷ ۲۔المعقبون من ولد امیر المومنین،ص ۳۲۸ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۵۱

لیکن اُوپر بیان کیے گئے حضرات میں ابوالفضل عبیداللہ بن حسن السلیق کے علاوہ باقی حضرات کی اولاد کی تفصیل آج نہیں ملتی۔ دورِ جدید کی کتب انساب میں بھی مجھے ان کی اولاد کی تفصیل نہیں ملی اس لیے ہم ابوالفضل عبیداللہ کی اولاد بیان کرتے ہیں۔

## ۱۲۴۔نسل ابوالفضل عبیداللہ بن حسن سلیق بن علی بن محمد سلیق

بقول ابوطالب مروزی آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن علی سلیقی نیشاپور آپ کی عمر ۱۰۰ سال سے زیادہ تھی۔ آپ کی کثیر اعقاب جرجان، نیشاپور، بخارا اور جیرنج مرو میں ہے، (۲)۔ابومحمد جعفر مغرب میں آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں راوند اصفہان اور بصرۃ میں ہے اور بقول رازی رستاق اصفہان میں بھی ہے۔ (۳)۔ابوجعفر محمد امیر کا بقول مروزی آپ کی اعقاب راوند میں قلیل ہے، (۴)۔ابوحسن احمد الملقب ''جردلوھا'' آپ کی ذیل طویل ہے جو مراغہ، بغداد، قزوین اور قاہرہ میں ہے۔ جب آپ ہمدان کے لیے دیلم سے نکلے تو قتل کر دیئے گئے، (۵)۔ابوعلی عبیداللہ یلقب ''دھمیرہ'' اور آپ کی کنیت ابوالقاسم بھی بیان ہوئی ہے آپ کی اعقاب بھی راوند میں قلیل تعداد میں ہیں۔[ا]

بیت اوّل ابوحسن احمد بن ابوالفضل عبیداللہ:۔سیّد جعفر اعرجی نے آپ کی اولاد دو پسران سے بیان کی ہے (۱)۔عبیداللہ، (۲)۔ابی جعفر محمد۔ اور تیسرے فرزند (۳)۔ابوزید حسن ابواسماعیل طباطبائی نے منتقلہ میں آپ کا نام محسن تحریر کیا ہے بطن اوّل عبیداللہ بن ابوحسن احمد بن ابوالفضل عبیداللہ آپ کا قتل بھی آپ کے والدِ محترم کے قتل کے ساتھ ہی ہوا بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے ہے (۱)۔ناصر الکبیر احمد، (۲)۔ناصر الصغیر احمد، (۳)۔ابوالفوارس حسن یلقب ہادی اور ان حضرات کی اولاد مراغہ میں ہے۔

اوّل ابوالفواس حسن ہادی بن عبیداللہ کی اولاد میں مہدی نقیب مراغہ تھے۔ سن ۴۲۷ ہجری میں سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ نے آپ سے ملاقات کی تھی۔

بطن ثانی ابوجعفر محمد امیر کا بن ابوحسن احمد بن ابوالفضل عبیداللہ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد مراغہ میں چھے پسران سے تھی (۱)۔ابوالہول داعی، (۲)۔عبیداللہ، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔احمد، (۵)۔حمزہ، (۶)۔مسافر۔

اوّل داعی بن ابوجعفر محمد امیر کا کی اولاد ایک فرزند ابولقاسم علی سے جاری ہوئی جس کی والدہ زینب بنتِ ارسلان ترکی تھیں اور ان کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔داعی، (۲)۔سرہنک، (۳)۔احمد۔

بیت ثانی ابوحسن علی سلیقی بن ابوالفضل عبیداللہ:۔سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد ابوطالب عبیداللہ المتصوف شعرانی لکھا ہے آپ بخارا چلے گئے جہاں آپ کی اولاد تھی اور سیّد شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے بغداد میں آپ کو ابی حسن علی بن احمد عمری شعرانی کی نقابت کے ایام میں دیکھا تھا دوسرے فرزند ابوالقاسم حمزہ کا ذِکر۔ سیّد مہدی رجائی نے کیا ہے اور ان کا ذِکر بیہقی نسابہ نے بھی کیا ہے۔

بطن اوّل ابوالقاسم حمزہ بن ابوحسن علی سلیقی بن ابوالفضل عبیداللہ آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔یحییٰ، (۲)۔ابومحمد زید، (۳)۔ابوحسین داعی الملقب امیرکا، (۴)۔ابوعبداللہ حسین، (۵)۔ابوعلی حسن، (۶)۔ابوحسن ناصر المہدی لیکن مہدی رجائی نے اولاد صرف ابومحمد زید کی تحریر کی ہے، جس کے تین پسران تھے (۱)۔داعی، (۲)۔امیرک، (۳)۔ابویحییٰ محمد، اور بابن فندق نسابہ نے ابومحمد زید کی ایک جگہ پر کنیت ابویعلی بھی تحریر کی ہے۔

ان حضرات میں سے داعی بن ابومحمد زید بن ابوالقاسم حمزہ بن ابوحسن علی سلیقی کی اولاد میں بھی چھے پسران تھے (۱)۔علی شیخ العترۃ، (۲)۔سیّد احمد زاہد آپ کو بابن فندق نسابہ بیہقی نے دیکھا تھا اور بمطابق ۵۰۹ ہجری آپ کی اعقاب بیہق میں تھی، (۳)۔زید، (۴)۔ابوتغلب محمد، (۵)۔امیرک، (۶)۔ابوطالب۔

اوّل علی شیخ العترۃ بن داعی بن ابومحمد زید کے فرزند سیّد ابی عبداللہ حسین امام نسابہ نیشاپور تھے آپ کی وفات ۵۱۵ ہجری میں ہوئی۔

دوئم سیّد احمد الزاہد بن داعی بن ابومحمد زید آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔علی شیرزاد، (۲)۔حمزہ، (۳)۔حسن المعروف ''امیر سیّد''

ا۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۱۷

پہلی شاخ میں علی شیرزاد بن احمد الزاہد کی اولاد سے ایک فرزند زید تھے جن کی اولاد میں دو پسران (۱)۔ابوالقاسم، (۲)۔علی اور ایک دُختر تھی جس کا نام نوراستی تھا۔

دوسری شاخ میں حسن المعروف ''امیرسیّد'' بن سیّد احمد الزاہد آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالمعالی،(۲)۔محمد آپ کی رہائش بیہق میں جنید نامی قریہ میں تھی اور آپ کی وفات ۵۵۳ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔امیرک، (۳)۔حمزہ، سوئم زید بن داعی بن ابومحمد زید آپ کی اولاد دو پسران سے تھی(۱)۔مانکدیم بابن فندق بیہقی نسابہ نے آپ کو دیکھا تھا، (۲)۔علی السیّد امام۔

پہلی شاخ میں مانکدیم بن زید بن داعی کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔محمد مجدالسادۃ التوفی ۵۳۶ہجری،(۲)۔امیرک، (۳)۔زید متوفی ۵۵۶ہجری

ان میں پہلا خاندان محمد مجدالسادۃ بن مانکدیم کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد عوض، (۲)۔ابوالحسن علی التوفی ۵۴۹ہجری اور ایک دُختر زہراء تھی جو شمس الدین علی نسابہ کے حبالہ عقد میں تھیں اوران سب کی والدہ ستی نازنین بنت السیّد ابی الفتوح تھیں۔

ابوالحسن علی بن محمد مجدالسادۃ کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوالفتوح رضا عزیزالدین آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ قاضی سدیدالقضاۃ ابی حسن علی بن حاکم امام علی بن حسین بن قاضی الامام ابی سلیمان اور قاضی سدیدالقضاء نسابہ بابن فندق بیہقی کے والد کے چچا تھے(۲)۔ابوالفرج محمد عزالدین۔

اس ابوالفتوح رضا بن ابوالحسن علی بن محمد مجدالسادۃ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی منصور محمد، (۲)۔ابوحسن علی، (۳)۔ابوعلی حسین، (۴)۔ابومحمد حسن۔

دوسرا خاندان امیرک بن مانکدیم بن زید بن داعی کی اولاد ایک فرزند ناصر سے جاری ہوئی۔ آپ کی والدہ دُختر سیّد ابی حسن نقی بن مطہّر بن حسن سراہنک تھیں۔

تیسرا خاندان زید بن مانکدیم بن زید بن داعی کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔شرف شاہ ،(۲)۔حمزہ، (۳)۔ابوالقاسم صلاح السادۃ آپ کی اولاد میں حسن، محمد اور علی تھے۔

چہارم ابی تغلب محمد بن داعی بن ابی محمد زید بن ابی القاسم حمزہ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔ابوحسن اشتر، (۴)۔حسین دیوانہ آپ کی اعقاب نہیں تھی، (۴)۔حسن دیوانہ بیہقی نسابہ نے آپ کو دیکھا آپ کی وفات ۵۰۷ہجری میں ہوئی۔ پہلی شاخ میں علی بن ابی تغلب محمد کی اولاد سے دوفرزند تھے، (۱)۔زید الاثع ، (۲)۔مرتضٰی زید الاثع بن علی کی اولاد میں علی و ناصر ابنان محمد بن زید الاثع المذکور تھے۔

مرتضٰی بن علی بن ابی تغلب محمد کی اولاد سے ابوطالب ہاشم علاء الدین صاحب مخزن جاور مکہ اور ابومحمد حسن ابنان علی بن مرتضٰی المذکور تھے۔ ان میں ابوطالب ہاشم علاء الدین بن علی فصیح جلیل بنی علی میں سے تھے۔ آپ نے عزیزالدین احمد بن قاضی القضاۃ زنجانی کی دُختر سے شادی کی اور آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوعمارہ حمزہ نظام الدین یعرف ''ابن امیر'' آپ کی اولاد ''بنوامیر'' کہلاتی ہے اور یہ گھر جلیل کبیر علوی طالبی گھرانوں میں ہے، (۲)۔ابوحسین زید عزیزالدین آپ کی اولاد میں لڑکیاں تھیں بقول فوطی آپ سیّد علوی تھے اور حرم الشریف کے مجاور تھے۔[۱]

دوسری شاخ میں ابوحسن اشتر بن ابی تغلب محمد کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالمعالی ہرات میں مقیم تھے، (۲)۔حمزہ السیّد رئیس۔

پہلا خاندان ابوالمعالی بن ابوحسن اشتر کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔حسن ہرات میں، (۲)۔علی جن کی والدہ امین الدین حمزہ بن علی بیہقی عامل ہرات کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی اولاد ہرات میں تھی۔

دوسرا خاندان حمزہ السیّد بن ابوحسن اشتر کی اولاد سے عزیز اور تقی ابنان علی بن حمزہ السیّد المذکور تھے ان دونوں کی والدہ علویہ زہرہ بنتِ سیّد شمس

---

۱۔مجمع الآداب، جلد اوّل، ص ۱۸۷، رقم ۱۹۲

الدین ناصر بن طاہر بن ابی ہاشم عریضی حسینی تھیں۔

تیسری شاخ میں حسن دیوانہ بن ابی تغلب محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابوطالب اسود جرجان میں فوت ہوئے،(۲)۔علی الملقب ''امیر سید کھین''، علی بن حسن دیوانہ کی اولاد سے حسن، حسین، علی اکبر، علی اصغر، محمد حسام الدین سیّد ابنان ابواسحاق علی ترحم بن علی المذکور تھے۔

پنجم ابی طالب بن داعی بن ابومحمد زید بن ابی القاسم حمزہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(ا)۔ابی حرب، (۲)۔حسین، (۳)۔حسن، (۴)۔ابوعبداللہ۔

پہلی شاخ میں ابوحرب بن ابی طالب کی اولاد میں چار فرزند تھے(ا)۔ابوطالب، (۲)۔داعی، (۳)۔محمد خفاف اولاد نیشاپور میں، (۴)۔علی خفاف نیشاپوری آپ کو بابن فندق نسابہ نے نیشاپور میں بمطابق ۵۳۷ہجری میں دیکھا۔

دوسری شاخ میں حسین بن ابی طالب کی اعقاب میں بھی چار فرزند تھے(ا)۔ابوالبرکات، (۲)۔محمد کبیر شہاب الدین، (۳)۔ابوطالب، (۴)۔علی المعروف ''صرح'' درج۔

تیسری شاخ میں ابوعبداللہ بن ابی طالب کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔علی لوک، (۲)۔علی دوغو۔

ذکر بقایا فروعات من بطن اوّل امیرک بن ابومحمد زید بن ابی القاسم حمزہ۔

آپ کی اولاد بھی چار پسران سے تھی (ا)۔ابوالفتوح، (۲)۔ابوعلی حسین المعروف سیدک سلطان، (۳)۔علی مشہد میں فوت ہوئے اور اولاد جاری نہ ہوئی، (۴)۔محمد آپ کو ابومحمد بھی کہا گیا، آپ بیہق کے نواح میں افجنک نامی قریہ میں رہتے تھے۔

ذکر بقایا من بطن اوّل ابویحییٰ محمد بن زید ابومحمد بن ابوالقاسم حمزہ کی اعقاب میں دو فرزند تھے(ا)۔سلیقی جو کہ مرو میں ساکن تھا، (۲)۔ابوثعلب علی، ان میں سیلقی بن ابویحییٰ محمد بن ابومحمد زید کی اعقاب میں ایک فرزند احمد تھا اور اس احمد کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔خلیفہ، (۲)۔علی آپ کا قتل شوال ۵۵۷ہجری میں ہوا۔ آپ دونوں کی والدہ ستی دیوانہ بنتِ محمد مجنون علوی تھیں۔

بیت ثالث ابوجعفر محمد امیر کا بن ابوالفضل عبیداللہ بن حسن سلیقی:۔ آپ کی اولاد سے بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ حسنی نسابہ السیّد العالم الفاضل المحدث الادیب المصنف ابوالرضا فضل اللہ راوندی بن علی بن عبیداللہ بن ابوجعفر محمد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابوحسن علی مرتضٰی عزیز الدین الفقیہ، (۲)۔ابوالفضل محمد تاج الدین، (۳)۔ابومحاسن احمد کمال الدین۔

## ۱۲۵۔نسل جعفر الغدار بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ

آپ کو جعفر ثانی بھی کہا گیا ہے بقول عمری آپ کی اولاد میں سات فرزند تھے(ا)۔ابوالفضل محمد کوفہ میں ظاہر ہوئے اور گرفتار ہو گئے اور سامراء میں قیدی کی صورت وفات پائی، (۲)۔ابوحسن محمد جن کو ابا قیراط بھی کہتے ہیں۔ آپ کی کثیر اعقاب تھی، (۳)۔ابواحمد محمد آپ کوفہ پر غالب آئے آپ کی اعقاب تھی، (۴)۔جعفر درج تھے، (۵)۔ابوعلی محمد، (۶)۔ابوحسین آپ مغرب (مراکش) چلے گئے اور شبل بن تکین نے ان سے کثیر اولادیں بیان کیں جو میں (عمری) نے اپنے شیخ (شیخ شرف عبیدلی) کی سند سے بیان کی اور اُن سے اِس بارے میں پوچھنا چاہیے کیونکہ یہ (لوگ) بہت دور مراکش سرزمین پر رہتے ہیں، جہاں سے ان کی خبر منقطع ہے۔(۷)۔ابوعباس محمد آپ درج تھے اس کے علاوہ آپ کی تین دُختران تھیں، (ا)۔فاطمہ، (۲)۔زینب، (۳)۔اُمِ محمد۔

ابنِ عنبہ نے یہی سات پسران تحریر کیے ہیں مگر اولاد صرف ابوحسن محمد ابی قیراط کی تحریر کی ہے۔فخر الدین رازی نے آپ کی اولاد تین پسران سے تحریر کی (ا)۔ابوالفضل محمد، (۲)۔ابوحسن محمد ابی قیراط، (۳)۔ابوعلی محمد جن کی اعقاب بقول رازی مراکش میں طنجہ میں کثیر ہے۔سیّد ابوطالب مروزی نے ان تین کے علاوہ (۴)۔ابوحسن محمد تحریر کیا غالباً یہ ابوحسین محمد ہیں جن کو عمری نے ابوحسین تحریر کیا اور ان کی اولاد کی کثرت کے بارے میں شبل بن تکین نسابہ نے تحریر کیا اور مروزی کہتے ہیں ان سب سے بطون تھے۔

بیت اوّل ابی الفضل محمد بن جعفر الغد ارالرازی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔جعفرتحریر کیا اور مروزی نے اس کو ہی جعفر ثالث جندی المعروف کو چک تحریر کیا اور مروزی نے دوسرے فرزند کا نام ابی عبداللہ حسین الجمال تحریر کیا اور عمری نے ان کو ہی حسین المردمان تحریر کیا۔

بطن اوّل حسین الجمال بن ابوالفضل محمد بن جعفر الغد ار بقول عزیزالدین ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن علی الجمال جو کوفہ میں تھے،(۲)۔ابوجعفر محمد الجمال جن کی والدہ افطسیہ یعنی حسن الافطس کی اولاد سے تھیں۔

جب کہ تہذیب الانساب کا مطبوعہ نسخہ جس میں ابنِ طباطبا کے اضافے ہیں۔اُس میں تیسرے فرزند(۳)۔حسن کا ذِکر بھی ہے اور اس حسن کا ایک فرزند ابی عبداللہ محمد تھا جس کو کلتہ کہا جاتا تھا۔اس کا ایک فرزند تھا۔اس کی وفات پر اس کا بھی ایک فرزند تھا جس کی لڑکیاں تھیں۔[۱]

یوں معلوم پڑتا ہے کہ یہ نسل انقرض ہوئی۔

اوّل ابوجعفر محمد الجمال بن حسین الجمال آپ کی اولاد سے ابی جعفر احمد نائح بن عبیداللہ بن ابوجعفر محمد جمال المذکور تھے اور ان کی والدہ دُختر ابی القیراط حسنی تھیں اور ان کی نسل بغداد میں ہے۔[۲]

بطن ثانی جعفر ثالث بن ابی الفضل محمد بن جعفر غدار:۔صاحب عمدۃ الطالب نے جعفر الثالث کا ذِکر ابی حسن محمد بن جعفر الغد ار کی اعقاب میں کیا ہے جب کہ یہ ابی الفضل محمد کے اعقاب میں تھے۔جعفر ثالث بن ابی الفضل محمد بن جعفر غدار کی اولاد میں۔

رازی نے ایک فرزند(۱)۔ابوالضوء احمد کا ذِکر کیا ہے، جب کہ سیّد صفی الدین طقطقی نسابہ نے آپ کے تین فرزند مزید تحریر کیے(۲)۔حسن الدفاف بصرہ میں،(۲)۔ابی قیراط محمد،(۴)۔ابوحسن یحییٰ ضریر۔

صاحب الفخری فی انساب الطالبین نے جعفر الثالث بن ابی الفضل محمد کی اعقاب جو ہم نے اُوپر بیان کی ہے ان کا ذِکر ابی عبداللہ جعفر محدث بن ابی حسن محمد بن جعفر ثالث کی اعقاب کے طور پر کیا ہے اور جس طرح ہم یہ نسب بیان کر رہے ہیں اُس طرح اصیلی فی انساب الطالبین اور المجدی فی انساب الطالبین میں بیان ہوا ہے۔

اوّل ابی قیراط محمد بن جعفر ثالث بن ابی فضل محمد:۔عمری نے آپ کی اولاد میں صرف ایک پسر کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوالقاسم عبداللہ ازرق جن کو شیخ ابنِ انباریہ کہا جاتا تھا۔بقول مروزی ان کو ''ابنِ قیراط'' بھی کہا جاتا تھا اور مروزی نے دوسرا فرزند(۲)۔ابی عباس احمد تحریر کیا ہے۔پہلی شاخ میں ابوعباس احمد بن ابی قیراط محمد کی اولاد میں بقول مروزی ایک فرزند(۱)۔ابوعبداللہ حسین الملقب ''البن'' تھا جو مشائخ الطالبین میں سے تھا آپ کی اولاد تھی مگر باقی نہ رہی۔دوسرے فرزند کا تذکرہ سیّد رجائی نے کیا(۲)۔ابوسرایا محمد جو علویوں کے محدثین میں سے تھا اور بغداد سے سلاح انتقال کر گیا اور رات کے وقت قتل ہوا اس کا ایک بیٹا تھا بغداد میں اور اُس کی ایک دُختر تھی، یوں ابوعباس احمد کی نسل منقرض ہوگئی۔

دوسری شاخ میں ابوالقاسم عبداللہ ازرق بن ابی قیراط محمد کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوحسن محمد بقول مروزی جو بغداد میں غرقہ جیوش تھے اور ان کی اولاد میں پانچ پسران تھے جن میں سے بعض کی اعقاب بغداد اور صیدا میں تھی،(۲)۔ابوحسن علی کی اولاد تھی،(۳)۔ابوحسین احمد نقیب آپ کی اولاد عیار بغداد میں تھی،(۴)۔ابوعبداللہ محمد ازرق آپ کے نو فرزند تھے جن میں سے چھے کی اولاد طرابلس، بغداد، صیدا اور موصل میں تھی ان کی بعض اولاد کا نسب ان کے بھائی کی اولاد کے نسب پر شبہ کیا گیا۔

دوئم ابوالضوء احمد بن جعفر ثالث بن ابی الفضل محمد کی اولاد ایک فرزند محمد خلیفہ کوکبی سے جاری ہوئی جو کہ نقابہ الطالبین بغداد کے خلیفہ تھے اور شیوخ اور اعیان میں سے تھے ان کی والدہ سکینہ بنتِ ابی قیراط حسنی تھیں۔ان کی اولاد سے ابی حسن محمد بن احمد بن محمد خلیفہ المذکور تھے، جس کی اولاد چار پسران سے بغداد میں تھی اور ''بنی ابی الضوء'' مشہور تھی۔

---

۱۔تہذیب الانساب،ص ۹۶ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۷۸۔۲۷۷، الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۲۵

سوئم حسن دفاف بن جعفر ثالث کی اولاد میں محمد بن ابوحسن علی بن حسن دفاف المذکور تھے۔

چہارم یحییٰ ضریر بن جعفر ثالث کی اولاد ایک فرزند ابی حسن محمد المعروف ''جمل'' سے جاری ہوئی آپ کی اولاد تین رجال سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن حمزہ نقیب مقابر قریش بغداد، (۲)۔ابوطالب احمد قطان ولی نقابہ مقابر قریش اولاد بغداد میں، (۳)۔ابوحسین یحییٰ ان میں ابوحسین یحییٰ بن ابی حسن محمد المعروف ''جمل (عمدہ میں عرفیت سمین) بن یحییٰ المذکور کی اولاد میں ابی الغنائم بن شکراللہ بن سالم بن علی بن غنیمہ بن حسین بن یحییٰ المذکور اور ان کی عقب کو'' آل ابی خصیہ'' کہا جاتا تھا۔

بیت ثانی ابی علی محمد بن جعفر الغدار بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ:۔سیّد ابوطالب مروزی نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعباس محمد، (۲)۔ابوجعفر محمد، (۳)۔ابوحسین علی کے سات فرزند تھے جن میں سے اکثر کی اعقاب مراکش میں ہے، (۴)۔حسین کے چار فرزند تھے جن کی اعقاب مراکش میں ہے۔[۱]

بطن اوّل ابوعباس محمد بن ابی علی محمد بقول سیّد مروزی نسابہ آپ کے تیرہ (۱۳)۔فرزند تھے، جن میں سے دس کی اولاد مغرب میں ہے اور وہ ''فواطم'' سے معروف ہیں اور ان کی ذیل طویل اور اعقاب کثیر ہے۔ ان دس میں (۱)۔عمر کے دس فرزند تھے جن میں سے اکثر کی ذیل صحاجہ میں ہے اور ان میں سے بعض دمشق منتقل ہوئے، (۲)۔زہیر کی اعقاب تین پسران سے جاری ہوئی، (۳)۔ہاشم کے پانچ معقبون تھے، (۴)۔عباس کے چھے فرزند تھے، جن میں سے بعض کی اعقاب تھی، (۵)۔حسن اصغر کے سات معقبون تھے، (۶)۔ابواسحاق ابراہیم کی سات اولادیں تھیں، (۷)۔ابوعبداللہ جعفر آپ کے پانچ پسران کے اعقاب تھے، بقول مروزی جن میں سے تین کی اعقاب مجھے نہیں معلوم بعد میں رہی، (۸)۔کریم کی اولاد تھی، (۹)۔یحییٰ کی چار اولادیں تھیں، (۱۰)۔اسماعیل کی اولادیں تھیں۔[۲]

بیت ثالث ابی حسین محمد بن جعفر الغدار بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ سیّد ابوطالب مروزی کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی اور رجائی کے بقول ان کی اولاد مراکش میں باب الربیع میں تھی۔

بقول سیّد مروزی علی بن ابی حسین محمد کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔ابوالقاسم حسین محلا جس کے دس فرزند تھے، (۲)۔ابوحسین محمد جس کی اولاد دو پسران سے تھی، (۳)۔حسین اصغر شج کی اولاد بھی تھی، (۴)۔حسین اکبر، (۵)۔ابوعبداللہ محمد۔

سیّد ابوطالب مروزی کے بقول آج اس وقت تک مجھے ان کی اعقاب کی معرفت نہیں اور یہ سب مراکش میں تھے۔[۳]

بیت رابع ابی احمد محمد بن جعفر الغدار بن حسن بن جعفر خطیب آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابراہیم تھا اور یہ ذکر سیّد مہدی رجائی نے المعقبون میں کیا اس سے زیادہ اس بیت کی خبر میسر نہیں غالب اِمکان ہے انقرض ہو گئے ہوں گے۔

## ۱۲۶۔نسل عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ

بقول ابوحسن عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔جعفر درج، (۲)۔حسین ابی داؤد، (۳)۔حسن، (۴)۔امیر عبیداللہ اور ایک دُختر حمادہ بھی تھی ان سب کی والدہ اُم کلثوم بنت عِلی الطیب علوی عمری تھی۔ان میں حسن بن عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب کی اولاد سے ابوحسین زید بن علی کوجکی رازی بن محمد بن حسن المذکور تھے اور اس زید ابوحسین کی اولاد میں دو فرزند اہواز میں تھے اور اس زید کے والد علی کوجکی رازی کے نسب کو رد کیا گیا یہ کہا گیا کہ محمد بن حسن المذکور کی اولاد میں ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہ تھا اور اس (لڑکی) نے زید کے لیے قصے بنائے اور پھر نسب اہواز میں ابنِ اعلم نقیب کے نزدیک ثابت ہوا۔[۴]

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۲۶ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۲۶ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۲۷ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۳

تاہم بعد کے نسابین نے اس نسب کا ذِکر نہیں کیا یہاں جھوٹی گواہی کے ذریعے نسب کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہوگی تاہم اس نسب سے یعنی ابوحسین زید بن علی کوجکی پر منتہیٰ ہونے والے نسب مشکوک ہیں، کیونکہ رازی، مروزی، ابنِ عنبہ، طقطقی، سب کے نزدیک عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب کی اولاد ایک فرزند امیر عبیداللہ سے باقی رہی اور رازیؔ کہتے ہیں آپ کی وفات سامراء میں ہوئی۔ امیر عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امام علی علیہ السّلام بقول ابوحسن عمری نسابہ مامون عباسی خلیفہ نے باغِ فدک کی تولیت آپ کو دی اور آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا آپ کی والدہ عمریہ یعنی اُم کلثوم بنتِ علی الطیب عمری علوی تھیں۔ عمری کہتے ہیں آپ کی کئی دُختران تھیں ان میں سے بعض آپ کی زوجہ اور ماموں زاد رملہ بنت حسین بن علی الطیب علوی عمری کے بطن سے تھیں جو کہ رملہ بنت حسین بن علی الطیب بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں۔

بقول ابی نصر بخاری نسابہ کہ ابوطاہر احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن عمر بن علی ابنِ ابی طالب اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب کی صفیہ بنت امیر عبیداللہ کے علاوہ اور اعقاب نہیں تھی جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ ان کی اعقاب میں (۱)۔ابی جعفر محمد ادرع، (۲)۔ابی حسن علی باغر، (۳)۔ابی الفضل محمد، (۴)۔ابی سلیمان محمد بھی تھے۔[1]

میرے خیال ابی طاہر احمد بن عیسیٰ کے زمانے تک شاید ایک ہی دُختر ہوں اور سیّد ابنِ عنبہ نے اُوپر بیان کیے گئے چار پسران کو ہی نقل کیا ہے اور سیّد صفی الدین یا ابن طقطقی نسابہ نے پانچواں فرزند (۱)۔ابوعبداللہ محمد تحریر کیا ہے۔، جس کا ذِکر مروزیؔ نسابہ نے بھی کیا اور ان دونوں نسابوں نے ابوعباس محمد کا ذِکر بھی کیا۔ غالبًا وہ ابی الفضل محمد ہی تھے جو اُوپر بیان ہو چکے۔ فخرالدین نے چھٹا فرزند (۶)۔ابواحمد محمد تحریر کیا اور کہا کہ ابوعباس محمد، ابوسلیمان محمد اور ابواحمد محمد کی اعقاب قلیل تھی اور ابوالحسن عمری نسابہ نے ساتواں فرزند ابراہیم تحریر کیا جس کی وفات مراکش میں ہوئی اور اس کی ایک دُختر تھی اور اس کے بعد ان کی کوئی خبر نہیں۔

بیت اوّل ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ آپ کی اعقاب میں پانچ فرزند تھے(۱)۔ابی حسن عبیداللہ بقول مروزی آپ کے اعقاب میں دو بیٹے واسط میں تھے جن کی اعقاب قلیل تھی، (۲)۔ابی عبداللہ حسین، (۳)۔ابی القاسم علی طبشت اصفہان میں آپ کے دو بیٹوں کی اعقاب اصفہان، رامھر مز، اہواز اور مدینہ میں رہی، (۴)۔ابی جعفر احمد، (۵)۔ابراہیم وردی اعقاب اصفہان میں۔[2]

اور چھٹے فرزند کا ذِکر ابواسماعیل طباطبائی نے منتقلہ الطالبیہ میں کیا۔(۶)۔ابواحمد حسن لقب سراب۔[3]

بطن اوّل ابوحسن عبیداللہ بن ابی عبداللہ محمد آپ کے تین رجال تھے(۱)۔ابوہاشم محمد، (۲)۔ابوعبداللہ محمد یعرفان ''بنی قلیسیہ القرشیۃ''، (۳)۔ابوالفتح حسین۔

ان میں ابوہاشم محمد بن عبیداللہ کا فرزند ابی القاسم عبیداللہ اعور تھا۔

بطن ثانی ابوجعفر احمد بن ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد سے جاری ہوئی جس کی اولاد مروالروذ میں ہے اور آپ کی اولاد دو پسران سے ہے(۱)۔ابوطالب احمد کبیر، (۲)۔ابوالقاسم علی اوّل ابوطالب احمد کبیر بن ابی عبداللہ محمد بن ابوجعفر احمد:۔ کی اولاد ایک فرزند ابی حسن محمد سے جاری ہوئی اور بقول مروزیؔ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی عبداللہ حسین نقیب فرغانہ، (۲)۔حمزہ، (۳)۔ابومحمد جعفر الامام مروالروذ۔

پہلی شاخ میں ابی عبداللہ حسین نقیب فرغانہ بن ابی حسن محمد آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔ابوحسن محمد رکن الملک نقیب النقباء مرو آپ سیّد جلیل تھے۔ آپ سیّد ابی القاسم موسوی کے داماد تھے اور آپ کی ایک دُختر ''سیّدۃ'' تھی جس کو مرو کی نقابت کی تولیت ملی یہ سیّدۃ ابی القاسم موسوی کی نواسی تھی تو نقابت ابی القاسم موسوی کو اس طرح ملی (۲)۔ابی یعلی حمزہ آپ اپنے بھائی کی نقابت میں نائب تھے۔ اعقاب مرو میں ہے۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۱۹ ۲۔الفخری فی نساب الطالبین، ص ۱۲۰ ۳۔منتقلہ الطالبیہ، ص ۹۰

دوسری شاخ حمزہ بن ابی حسن محمد بن ابوطالب احمد کبیر۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوجعفر محمد مختارالدین آپ مرو کے سادات کے مشاہیر میں سے تھے۔ آپ کی اعقاب کثیر تھی جو رہط مختارالدین سے معروف تھی،(۲)۔علی رجل الفیل آپ کی اعقاب فرغانہ مرو،جیلباد خان جرجان میں رہی۔

تیسری شاخ میں ابومحمد جعفر امام بن ابی حسن محمد کی اولاد ایک فرزند ابی طالب احمد شاعر سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔ابوعلی محمد حاجی بارنابادی، آپ کی اعقاب کثیر ہے،(۲)۔ابوعبداللہ حسین،(۳)۔ابوالفتوح اسماعیل آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں۔ مرو اور بخارا میں ہے۔ ان میں ابی عبداللہ حسین کا فرزند محمد صویف تھا ظن ہے کہ منقرض ہوگیا۔

بطن ثالث ابراہیم وردی بن ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر:۔ سیّد ابوطالب مروزی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔احمد تحریر کیا جب کہ مہدی رجائی نے ابوجعفر محمد اور ابوالحسن محمد بھی تحریر کیے۔

اوّل احمد بن ابراہیم الوردی آپ کی اولاد سے ابی جعفر محمد بن ابوحسن محمد بن احمد المذکور تحریر کیے۔ آپ کا لقب ''امیرک'' تھا آپ کی ایک بہن ''ستکا'' تھی ان دونوں کی والدہ میمونہ بنتِ محمد بن جعفر بن یحییٰ بن محمد متوج بن محمد بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار تھیں۔

پہلی شاخ میں ابوجعفر محمد بن ابوحسن محمد بن احمد کا فرزند حسن مانکدیم تھا جو کہ مسعود بن محمود بن سبکتگین کے فتنے میں اصفہان کے اندر شہید ہوا اور اس حسن مانکدیم بن ابوجعفر محمد کی اولاد میں ابوالفتوح عبداللہ بن ابوجعفر احمد بن اسماعیل بن حسن مانکدیم المذکور تھے جن کے پانچ فرزند بقول مروزیؔ تھے۔

بطن رابع ابوالقاسم علی طبشت احول بن ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر آپ کی اولاد دو پسران سے رہی (۱)۔ابوعبداللہ محمد کشکشہ،(۲)۔ابوعباس محمد اعرج دونوں کی اعقاب اہواز میں اور یہ روایت تہذیب الانساب طبع ایران کی ہے۔

اوّل ابوعبداللہ محمد کشکشہ بن ابوالقاسم علی احول کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔علی،(۲)۔عبیداللہ، (۳)۔ابوحسین احمد المعروف ''امیرکا''، (۴)۔ابی الغنائم،(۵)۔حسن ان میں پہلی شاخ ابوحسین احمد امیر بن محمد کشکشہ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوحسین محمد الملقب مبارک،(۲)۔ابوعبداللہ محمد ملقب میمون،(۳)۔ابوالقاسم علی دوئم ابوعباس محمد اعرج بن ابوالقاسم علی احول آپ کی اولاد میں دو بیٹے تھے،(۱)۔ابوطالب محمد ازرق اعرج، آپ کی اعقاب اہواز میں ہے،(۲)۔عبیداللہ، پہلی شاخ میں عبیداللہ بن ابوعباس محمد اعرج کی اولاد میں چار پسران تھے،(۱)۔محمد،(۲)۔ابوالمعالی احمد، (۳)۔ابوحسن علی، (۴)۔ابوعبداللہ حسین سفینی آپ کی اولاد کو بنو سفینی کہتے ہیں۔

پہلا خاندان محمد بن عبیداللہ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم علی،(۲)۔ابی یعلی حمزہ،(۳)۔محمد،(۴)۔حسین۔

دوسرا خاندان ابوحسن علی بن عبیداللہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔زید،(۲)۔حمزہ۔

تیسرا خاندان ابوعبداللہ حسین سفینی بن عبیداللہ کی اولاد سے محمد بن علی بن علی داعی بن محمد بن ابومحمد حسن بن حسین بن حسین بن علی بن حسین سفینی المذکور تھے۔

چوتھا خاندان ابوالمعالی احمد بن عبیداللہ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔محمد،(۲)۔تقی کنانی،(۳)۔حسن کنانی،(۴)۔عبیداللہ۔

بطن خامس حسین بن ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر:۔ بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد تین پسران سے تھی(۱)۔یحییٰ الفقیہ زاہد العالم الواعظ طبرستان آپ کی ذیل طبرستان اور ساریہ اور آمل میں رہی،(۲)۔حسن بالکوفہ اولاد طبرستان میں ''بنی'' ''اُساطرہ'' سے معروف تھی،(۳)۔ابوحسن علی المعروف ''ابن اُساطرہ'' آپ کی والدہ کا نام طرہ تھا جن کے نام سے اولاد معروف ہوئی۔

اوّل ابوحسن علی المعروف ''ابن اُساطرہ'' بن حسین سیّد ابوطالب مروزیؔ نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کے نو فرزند تھے جن میں سے دو کی اولاد ہے جو اس وقت تک کی خبر ہے۔

(۱)۔عبیداللہ امیر کا لقب ''باطیۂ''،(۲)۔محمد ان کی اولاد قلیل تھی اور بقول مروزی کہا جاتا ہے،منقرض ہوئے اور سیّد رجائی نے مزید چار پسران

بھی تحریر کیے، (۳)۔ابوطالب محمد شعرانی لقب ''طبرۃ'' ان کی والدہ رے کی عامی تھی، (۴)۔احمد، (۵)۔زید، (۶)۔ابوہاشم محمد۔

پہلی شاخ عبیداللہ امیر کا بن ابوحسن علی المعروف ''ابن اساطرہ'' سیّد رجائی نے آپ کے تین پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابوعبداللہ محمد عدویہ، (۲)۔ابوہاشم محمد، (۳)۔ابوجعفر محمد مانکدیم۔

بطن سادس حسن سراب بن ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر آپ کی اولاد میں بقول رجائؔی تین فرزند تھے(۱)۔ابی القاسم حمزہ اولاد بلخ میں (۲)۔حسین، (۳) یحییٰ الواعظ زاہد آمل۔

بیت ثانی ابی عباس محمد بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ:۔بقول سیّد ابی طالبؔ مروزی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔ابوالقاسم احمد، (۲)۔ابی حسن علی اولاد قلیل تھی ان دونوں کی والدہ حسنیہ تھیں:۔بطن اوّل ابی قاسم احمد بن ابی عباس محمد:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی عبداللہ حسین تھا اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ابی جعفر محمد رئیس الطالبین سورا اور کوفہ میں تھے، (۲)۔ابی محمد حسن ان کی اعقاب میں سورا کی نقابت تھی اور ان دونوں کی اعقاب سورا میں ہے۔[۱]

بیت ثالث ابی سلیمان محمد بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ ابوطالب مروزی نے آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔ابی علی احمد سے تحریر کیا اور مروزی تحریر کرتے ہیں۔ابی علی احمد بن ابی سلیمان محمد کی اولاد میں ابوجعفر محمد تھے جو کہ فارس میں شاہ پور نامی علاقے میں تھے اور ان کی اولاد وہیں پر قلیل مقدار میں تھی اور بقول ابنِ عنبہ کہ ابی نصر بخاری کے مطابق ان کی اولاد فارس میں تھی اور ابنِ عنبہ نے دوسرا فرزند (۲)۔علی بن ابی محمد سلیمان بھی تحریر کیا ہے اور اس علی بن ابی محمد سلیمان کی اولاد سے بنو کشیش تھی جو محمد بن علی المذکور سے تھے اور بقول ابنِ عنبہ ان کی اکثریت شام میں ہے۔[۲]

بیت رابع ابی جعفر محمد ادرع بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ سیّد تاج الدین بن معیہ کا قول ہے کہ آپ نے شیر مار ڈالا جس کی وجہ سے آپ کا لقب ادرع پڑ گیا۔آپ کوفہ کے رئیس تھے۔کوفہ میں ہی فوت ہوئے اور کناسہ میں دفن ہوئے آپ اولاد کوفہ، خراسان، ماوراء النہر وغیرہ میں رہی۔

عمرؔی سے مروزؔی اور رازی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومحمد قاسم اَشیش، (۲)۔ابوعلی عبیداللہ اور بقول رازی ایک اور فرزند جعفر تھا کہا جاتا ہے اس کی اولاد مرو میں ہے لیکن یہ درست نہیں اور عمری نسابہ نے ایک دُختر کا ذِکر بھی کیا جس کا نام اُم القاسم بنتِ ابوجعفر محمد ادرع تھا۔

بطن اوّل ابی محمد قاسم اَشیش بن ابوجعفر محمد اُدرع:۔آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔حسین ملحوس، جن کی اعقاب اصفہان اور رامھر مز میں، جب کہ مروزی کے بقول آپ کی اولاد اور اعقاب بصرہ، سورا، کوفہ میں تھی اور ان تک بعض مراوزۃ آتے ہیں، (۲)۔ابوجعفر محمد کوفی واعظ صوفی شعرانی آپ خراسان میں فوت ہوئے اور اولاد فرغانہ، خستیک اور خنجد میں اور شریف ابوالحسن عمری نے آپ کی ایک دُختر، سمانہ کا ذِکر بھی کیا ہے بقول ابوالحسن عمری سمانہ بنت ابی محمد قاسم بن ابوجعفر محمد ادرع کی والدہ ''رغان'' تھی مجھے شیخ شرف عبیدلی نے بتایا اور انھوں نے ابی علی نسابہ عمری موضع کوفی کے قول سے اتفاق کیا کہ ابی محمد قاسم بن ابوجعفر محمد ادرع نے اُن کو جاریہ فروخت کرنی چاہی اور بقول شیخ شرف عبیدلی وہ سندیہ تھی اور پھر اتفاق کیا کہ اُس کا نام ''فرغان'' تھا۔

ابی محمد قاسم بن ابوجعفر محمد ادرع نے نیند میں (خواب) دیکھا کہ حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کہہ رہے ہیں فرغان کو فروخت مت کرو وہ حاملہ ہے اور ان کی بہن اُم القاسم بنتِ ابوجعفر محمد ادرع نے خواب میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ کو یہی کہتے سنا تو فرغان سے سمانہ پیدا ہوئیں۔[۳]

اوّل حسین ملحوس بن ابی محمد قاسم اَشیش سیّد مروزؔی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسن مردم خوار کا ذِکر کیا ہے اور آپ کی اولاد سے سیّد الاسفہسار کا شان (میں) سیّد السادۃ حسن بن امیر ابی بکر عقیل (آپ کو محمد خان نے سمرقند میں قتل کیا) بن سیّد اجل صاحب جیش علی المعروف مردم خوار بن حسن مردم خوار المذکور تھے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۲۲ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۱۸۷ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۶ ۴۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۱۲۳

اورفخر الدین رازی نے شجرۃ المبارکہ میں یہ نسب اس طرح تحریر کیا سیّد اسفہسار حسن بن ابی بکر بن سیّد اجل علی ''مردم خوار'' بن حسن بن حسین بن احمد بن ابی حسن شعرانی بن محمد شعرانی بن ابی محمد قاسم بن ابوجعفر محمد ادرع المذکور۔[۱]

دوئم ابوجعفر محمد کوفی واعظ صوفی شعرانی بن ابومحمد قاسم اَنحشیش:۔سیّد ابن عِنبہ کے بقول آپ کی اولاد فرغانہ اور خجند میں ہے اور رازی نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔ابی حسن شعرانی تحریر کیا۔رجائی نے دو مزید فرزند ابوعبداللہ حسین شعرانی اور ابوالقاسم علی بھی تحریر کیے۔

بطن ثانی ابوعلی عبیداللہ بن ابوجعفر محمد ادرع:۔رازی کے بقول آپ کی اولاد صرف ایک فرزند(۱)۔محمد سے جاری ہوئی اور مروزی نے ان کو ابی جعفر محمد اکبر تحریر کیا اور یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ ابوجعفر محمد بن عبیداللہ کی اولاد صرف ایک فرزند ابی طالب شیخ ازرق احمد سے جاری ہوئی۔اس ابی طالب احمد شیخ ازرق بن ابوجعفر محمد اکبر بن ابی علی عبیداللہ المذکور کے بقول سیّد ابوطالب مروزی تیرہ(۱۳) فرزند ہیں جن میں سے میں آج اس وقت تک آٹھ کی معرفت رکھتا ہوں جن کی اولاد ہے۔(۱)۔ابوالفتح محمد آپ کے کوفے میں دو فرزند تھے،(۲)۔ابوعبداللہ جعفر آپ کی اولاد بھی کوفہ میں تھی،(۳)۔ابوالمعالی ہبت اللہ ارجان میں تھے۔آپ کی تین اولادیں اہواز، شیراز اور فسا میں تھیں،(۴)۔ابوالقاسم حمزہ بالزنج آپ کی والدہ سیّدہ نہر سابوسی زیدی کی خالہ تھیں اور ان کی عقب کوفہ میں تھی،(۵)۔ابومنصور محمد آپ کی عقب شیراز اہواز اور رامھر مز میں تھی،(۶)۔ابوعلی عبیداللہ آپ کی اولاد واسط میں،(۷)۔ابوجعفر محمد بقول ابی الغنائم دمشقی نسابہ کہ وہ سمندر سے غائب ہو گئے اور اپنے بھائی ہبت اللہ کے نام سے جانے جاتے تھے، آپ کے کوفے میں دو فرزند تھے مفضّل، اور یحییٰ جو کہ عمر تھے۔[۲]

(۸)۔ابومرجاء سعداللہ بقول عمری آپ کوفی تھے اور فارس تھے۔آپ کی شادی دُختر ابی یعقوب زیدی نقیب بغداد سے ہوئی آپ کا بیٹا ابوجعفر محمد میرا دوست تھا۔[۳]

پھر مروزی کہتے ہیں ابواسماعیل طباطبائی نے نواں فرزند بھی تحریر کیا۔(۹)۔ابوطالب احمد مروالروز میں اور یہ میں نے اُن سے سبق لیا۔(یعنی نقل کیا)

## ۱۲۷۔نسل ابی حسن علی باغر بن امیر عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر خطیب

آپ بہت مضبوط تھے۔آپ کا لقب ایک ترکی نام سے تھا جس (باغر) پر علویوں نے فتح حاصل کی آپ نے متوکل کے ترکی غلام باغر کو کشتی میں شکست دے دی لوگ اس پر بہت حیران ہوئے اور آپ کو باغر کے نام سے پکارنے لگے اور یہ باغر ترکی متوکل کو قتل کرنے والوں میں تھا۔

ابی حسن علی باغر کی والدہ بنی شیبان سے تھیں۔سیّد ابن عِنبہ حسنی نسابہ کے مطابق آپ کی اعقاب میں چار پسران تھے(۱)۔ابوعلی عبیداللہ، (۲)۔ابوالفضل محمد،(۳)۔ابوہاشم محمد،(۴)۔ابوحسن علی عمری اور بابن طقطقی نے صرف ابوعلی عبیداللہ کا ذِکر کیا ہے جب کہ شیخ شرف عبیدلی کے تہذیب الانساب کے قدیم مخطوطے میں بھی چار پسران تحریر ہیں لیکن ان میں ابوالفضل محمد اور ابوہاشم محمد کے علاوہ ابوعباس احمد اور ابوطالب محمد ہیں جب کہ جو کتاب مکتبہ نجفی مرعشی سے چھپی ہے اُس کے اصل نسخے میں وہی چار نام تحریر ہیں جو ابن عِنبہ نے رقم کیے۔

یہ قدیم نسخے میں اضافی نام جو دوسرے نسخے میں نہیں کاتب کی غلطی بھی ہوسکتی ہے۔سیّد مروزی نسابہ نے بھی چار صاحبِ اولاد حضرات کا ذِکر کیا (۱)۔ابی علی عبیداللہ اصغر،(۲)۔ابوہاشم محمد،(۳)۔ابوحسن علی،(۴)۔ابوالفضل محمد جو کہ عمدہ الطالب اور مطبوعہ تہذیب الانساب میں تحریر ہیں۔ان میں ابواحمد محمد کو ہی مروزی نے کہا کہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ابوہاشم محمد ہیں یعنی دونوں ایک ہی شخصیت ہیں صرف کنیت الگ الگ مختلف جگہ پر بیان ہوئی اور رازی نے آپ کے سات پسران تحریر کیے جن میں ابوہاشم محمد اور ابواحمد محمد کو علیحدہ علیحدہ تحریر کیا اور ابوالحسن محمد اور ابوطالب محمد بھی تحریر کیا اور کہا کہ ابوطالب انقرض ہوئے۔اب ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جمہور کے نزدیک ابوحسن علی باغر کی اولاد چار پسران سے ہی جاری ہوئی جن کا ذِکر مروزی اور ابنِ عنبہ نے کیا اور تہذیب الانساب کے مطبوعہ نسخے سے بھی اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص۵۳ ۲۔الفخری الطالبین،ص۱۲۴۔۲۱۳ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۲۷۶

بیت اوّل ابوعلی عبیداللہ بن ابوحسن علی باغر: ۔سیّد ابوطالب مروزیؔ نسابہ کہتے ہیں کہ آپ کے آٹھ پسران تھے، جن میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی، (۱)۔ابی العباس احمد اکبر بالکوفہ اِن کا ذِکر عمری نے بھی کیا ہے اور صاحب اصیلی نے ان کی کنیت ابوعیاش تحریر کی ہے۔

مروزی کہتے ہیں آپ کی اولاد بصرہ منتقل ہوگئی (۲)۔ابوطالب محمد ان کا ذِکر ابنِ عنبہ اور عمری نے بھی کیا ہے، (۳)۔ابوہاشم محمد آپ کا ذِکر بھی عمری نے کیا مروزی کہتے ہیں آپ صاحبِ اعقاب تھے۔

(۴)۔ابی حسن محمد بقول مروزی آپ بصرہ کے رہائشی تھے، (۵)۔ابوعبداللہ حسین اور کہا جاتا ہے آپ کی کنیت ابوطبقہ تھی اور لقب ''اسقنی ماء''

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین ''اسقنی ماء'' بن ابوعلی عبیداللہ: ۔سیّد مروزیؔ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔علی نقیب، ارجان کا ذِکر کیا ہے۔عمری نسابہ نے آپ کی کنیت ابوحسن تحریر کی اور آپ کو نقیب اہواز کہا اور ابنِ عنبہ نے بھی علی کا ہی ذِکر کیا، جب کہ تہذیب الانساب کے طبع شدہ نسخے میں دوسرے فرزند، (۲)۔ابی حسین محمد کا بھی ذِکر موجود ہے۔

اوّل ابوحسن علی بن ابوعبداللہ حسین ''اسقنی ماء'' بن ابوعلی عبیداللہ مروزیؔ نسابہ نے آپ کی اولاد میں دو فرزند تحریر کیے (۱)۔حسین متولی نقابہ ارجان، (۲)۔ابومحمد حسن حاجب عضدالدولہ بن بویہ دیلمی۔آپ کی اولاد شیراز اور سیرات میں ہے۔

پہلی شاخ میں حسین بن ابوحسن علی کی اولاد سے بقول باابن طقطقی نسابہ سیّد کریم نورالدین محمد بن علی بن ابی الغنائم بن ابی المحاسن محمد بن ابی حسن بن علی بن علی الداعی جرجان بن محمد بن حسین المذکور تھے۔آپ صاحبِ جزیرہ بلاد خوزستان اور مشکور الطریقہ تھے۔آپ کو سیّد صفی الدین محمد باابن طقطقی نسابہ نے بغداد میں دیکھا تھا اور آپ کی اولاد بھی تھی۔[۱]

بطن ثانی ابی ہاشم محمد بن ابوعلی عبیداللہ بن علی باغر: ۔سیّد ابوطالب مروزی نے ابی ہاشم محمد کی اولاد صرف ایک فرزند ابی جعفر محمد ازرق سے تحریر کی۔عمدۃ الطالب میں ابی ہاشم محمد کا ذِکر نہیں۔تہذیب الانساب کے مطبوعہ نسخے میں ابوجعفر محمد ازرق کی اولاد میں تین پسران تحریر کیے (۱)۔ابی حسن محمد جو بصرۃ میں علویوں کے شیخ تھے کوفہ میں فوت ہوئے اور اولاد بصرہ میں ہے، (۲)۔ابی الغنائم محمد جو حافظ قرآن تھے، (۳)۔ابی الفضل محمد کی بقیہ تھی۔[۲]

ان حضرات میں سے ابوحسن محمد بن ابی ہاشم محمد بن عبیداللہ کی اولاد سے الشریف الصفی ذوالمناقب ابوالقاسم علی سیمی ناصرابن محمد ثالث بن ابوحسن محمد المذکور تھے۔آپ سلطان کے نزدیک وجیہ تھے۔اپنے قول میں صادق اور ثابت تھے رحم کرنے والے تھے اور شریف ابوالحسن علی بن محمد نسابہ عمری کے دوست تھے۔آپ کی وفات پر آپ کی صرف بیٹیاں تھیں۔[۳]

بطن ثالث ابی طالب محمد بن ابوعلی عبیداللہ بن علی باغر: ۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسین حمزہ شیوخ الاہل بغداد سے جاری ہوئی آپ متقی شخص تھے بقول عمری جو خبر مجھے اپنے شیخ (اُستاد) سے ملی ہے آپ امام حسینؑ کے (حرم کے) مجاور تھے اور آپ کی اولاد کو بغداد میں بنوحمزہ کیا جاتا تھا۔[۴]

مروزیؔ تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابی یعلی حمزہ تھی اور آپ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی شبیہ تھے۔ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد آل شجری کہلائی۔

مروزیؔ نے غلطی سے آپ کو حمزہ بن ابوطالب محمد بن علی باغر لکھا جب کہ آپ حمزہ بن ابوطالب محمد بن عبیداللہ بن علی الباغر تھے۔

آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔عبداللہ، (۲)۔ابوعلی عبیداللہ۔

اوّل عبداللہ بن ابوحسین حمزہ بن ابی طالب محمد کی اولاد سے ابی السعادات ہبت اللہ ضیاء الدین المعروف باابن شجری متولی نقابۃ کرخ بن ابوحسن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ المذکور تھے۔آپ سیّد کبیر ادیب، فاضل تھے اور آپ کی تصانیف میں ''الامالی فی النحو'' تھی۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم علی تھا۔ آپ کا ذِکر عمدۃ الطالب میں ہے۔دوئم ابوعلی عبیداللہ بن ابوحسین حمزہ بن ابی طالب محمد آپ کی اولاد میں ایک فرزند، فرزند ابوحسن حمزہ تھا جو بتوما میں مقیم تھا۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۲۶ ۲۔تہذیب الانساب، ص ۸۸ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۴ ۴۔المجدی، ص ۲۷۴

بطن رابع ابی حسن محمد بن ابوعلی عبیداللہ بن علی باغر:۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین نقیب احول المعروف ''ابنِ شعلۃ'' جو ان کی والدہ تھیں، (۲)۔ابوسلیمان محمد درج، (۳)۔ابوعلی عبداللہ، (۴)۔ابی طالب محمد، (۵)۔علی درج، (۶)۔ابوالقاسم حسین، (۷)۔جعفر، (۸)۔حسن اور یہ آٹھ فرزند کتاب المعقبون سے ہیں۔ جب کہ شریف عمری نے صرف ابوعبداللہ حسین احول کی اولاد بیان کی اور سیّد رجائی نے بھی باقی پسران کی اولاد کا ذِکر نہ کیا۔ ابوعبداللہ حسین احول بن ابی حسن محمد کی اولاد سے ایک فرزند ابی القاسم حسین تھا بقول شریف عمری الشیخ الشریف المسن میرے والد محترم کے دوست تھے اور میں نے ان کو بصرہ میں دیکھا ان کی رہائش سکہ، مقابر القریش میں تھی ان کی اولاد نہ تھی اور یہ گھرانہ متقدم اور جلیل تھا۔[۱]

بطن خامس ابوالعباس احمد بن عبیداللہ بن ابوحسن علی باغر:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔ابوزید محمد کی اولاد رقم کی ہے اور عمری نے دوسرے فرزند (۲)۔ابوحسن محمد کی اولاد بھی لکھی ہے اور سیّد ابوطالب مروزی نے تیسرے فرزند، (۳)۔ابوعلی محمد کو بھی صاحبِ اعقاب گردانا ہے۔ اوّل ابوزید محمد بن ابوعباس احمد:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالقاسم علی سے جاری ہوئی بابن طقطقی اور عمری نے بھی یہی تحریر کیا۔

ابوالقاسم علی بن ابوزید محمد کے ابنِ عنبہ کے بقول دو پسران سے اولاد تھی (۱)۔ابومنصور محمد، (۲)۔ابی الفتح محمد جب کہ ان دونوں کے علاوہ عمری نے تیسرے فرزند، (۳)۔ابوحسن محمد کا ذِکر بھی کیا ہے اور ان سب کی والدہ فاطمہ بنت ابی علی محمد بن احمد بن عبیداللہ بن علی باغر تھیں۔ پہلی شاخ میں ابوحسن محمد بن ابی القاسم علی بن ابوزید محمد:۔شریف عمری کے بقول بنو ابی زید تمام بصرۃ میں ہی تھی۔ ان میں سے الشریف ابوحسین محمد آپ ''بابن بنتِ اخت قارورۃ'' کے نام سے مشہور تھے اور وہ (قارورۃ) ان کے ماموں تھے وہ شیخ الفقیہ تھے وہ کثیر المحاسن تھے میں نے بصرہ میں اُن سے درس لیا وہ ابھی زندہ ہیں اور احادیث کے راوی ہیں۔ وہ شیعت کا مظاہرہ کرتے اور آلِ محمدؐ کا دفاع کرتے تھے اور ابوحسین محمد بن محمد بن ابوحسن محمد المذکور ہے۔ان کی اولاد بصرہ میں ہے اور ابنِ ابی زید کا گھرانہ جلیل القدر ہے، جن میں شیوخ اور فاضل ہیں اور صوفیانہ مزاج بھی ہے۔[۲]

اس سیّد ابوحسین محمد بن محمد بن ابومحمد حسن کی اولاد ایک فرزند ابوطالب محمد سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد سے بقول مروزی (۱)۔ابوجعفر یحییٰ نقیب نقباء بصرۃ شاعر اور فاضل تھے۔ بقول مروزی نسابہ میں نے ان کو ۵۹۸ہجری میں بغداد کے اندر دیکھا اور اس سے پہلے آپ سترہ سال خلیفہ ناصرالدین اللہ کے ندیم رہے۔ آپ کو زبیر بن بکار کی کتاب نسب قریش حفظ تھی۔ آپ کی اولاد تھی اور بہت کثیر عدد میں۔[۳]

اور سیّد بابن طقطقی نسابہ نے اصیلی میں آپ (ابوجعفر یحییٰ) کا کلام بھی تحریر کیا ہے اور آپ کا بھائی (۲)ابوالفتح عبدالباقی بھی تھا۔اصیلی میں بابن طقطقی نے ان کی اولاد بھی تحریر کی ہے۔

ابوالفتح عبدالباقی بن ابوحسین محمد بن محمد بن ابوحسن محمد بن ابی القاسم علی بن ابی زید محمد:۔ کی اولاد سے(۱)۔جلال الدین محمد، (۲)۔ابوحسن علی قطب الدین آپ کا ذِکر ابنِ فوطی نے کیا ہے۔ان حضرات میں پہلا خاندان جلال الدین محمد بن ابوالفتح عبدالباقی کا فرزند سیّد مہدی نصیرالدین نقیب بصرہ تھا جو صفر ۶۸۳ہجری میں فوت ہوا، اور یہ نسب بقول طقطقی نسابہ ہے۔ فاضل نسابہ غیاث الدین احمد بن طاؤس نے بھی بیان کیا اور میں نے ان کی تحریر سے نقل کیا ہے لیکن نسابہ احمد بن مھنا عبیدلی نے اس سے مختلف بیان کیا۔انھوں نے جلال الدین محمد اور ابی الفتح عبدالباقی کے درمیان ایک رجل گھڑ لیا جس کی کنیت ابوحسن تھی اور ابن مھنا عبیدلی نسابہ کی تحریر میں جلال الدین محمد بن ابی حسن بن ابی الفتح عبدالباقی ہے۔[۴]

جب کہ ابوحسن علی قطب الدین بن عبدالباقی بن ابوحسین محمد بقول ابنِ فوطی کہ میرے اُستاد جمال الدین ابنِ مھنا عبیدلی نے ان کے وصف بیان کیے ہیں۔[۵]

دوسری شاخ میں ابومنصور محمد بن ابوالقاسم علی بن ابوزید محمد:۔شریف عمری کے بقول آپ کا لقب ''لابھی'' تھا۔ آپ صاحب اخلاق تھے اور عمری نے

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۵ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۱۹
۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۲۷ ۵۔مجمع الآداب، جلد سوئم، ص ۴۰۶

آپ کو دیکھا اور آپ کی وفات پر آپ کی اولاد تھی۔ آپ کا ایک فرزند شریف ابوطالب تھا جو عمری کا دوست تھا۔ تیسری شاخ میں ابی الفتح محمد بن ابوالقاسم علی بن ابوزید محمد آپ ولی نقابۃ البصرۃ تھے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کے اخلاف کثیر تھے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم علی اصغر تھا جو نقیب بغداد رہا اس کی اولاد سیراف اور بغداد میں رہی اور یہ ابوالحسن عمری کا دوست تھا۔

دوئم ابوحسن محمد بن ابوعباس احمد بن ابوحسن علی باغر:۔ بقول سیّد مروزی آپ کی عرفیت ''ابن ادرع'' تھی آپ کوفہ میں تھے پھر رملہ منتقل ہو گئے پھر دمشق اور مصر منتقل ہوئے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے جن کی اعقاب قدس اور مصر میں ہے۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ علوی کہ آپ کی اولاد میں ابوحسین میمون ابن ابوحسن محمد المذکور تھے، پھر عمری کہتے ہیں کہ مجھے میرے اُستاد شیخ شرف عبید لی نسابہ نے بتایا اور اُن کو ابی الغنائم زیدی نسابہ المعروف بابن اخی مبرقع نسابہ نے بتایا کہ دمشق میں ایک شخص جس کا نام خضیر ہے، دعویٰ کرتا ہے کہ وہ میمون بن ابی حسن محمد المذکور کی اولاد ہے۔ ابوالغنائم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن میمون کو دیکھا تو میں نے اس کی تردید کی اور بعض لوگوں نے ذِکر کیا کہ میمون کی پیدائش بدکاری سے ہوئی تھی، لہٰذا یہ جھوٹا ہے اور اس کا بیٹا جعفر تھا۔[۱]

سوئم ابی علی محمد بن ابوعباس احمد بن بن عبیداللہ:۔ بقول سیّد مروزی نسابہ آپ کو ملیح بھی کہا جاتا ہے اور صبیح بھی کہا جاتا ہے آپ سیراف گئے اور وہیں وفات پائی آپ کی اعقاب شیراز، عمان اور مرو میں ہے۔

بیت ثانی ابی الفضل محمد بن ابوحسن علی باغر:۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ حسنی نسابہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعلی عبیداللہ آپ کی اولاد کو بصرہ میں بنوحسنیہ کہا جاتا ہے، (۲)۔ابوالقاسم احمد آپ کی اولاد کی اعقاب ہے، (۳)۔ابوحسن علی ''ملاوی'' جن کی اکثر اعقاب شام میں ہے۔[۲]

بیت ثالث ابی ہاشم محمد بن ابوحسن علی باغر:۔ آپ کی اعقاب میں ایک جماعت قم، بصرہ، نصیبین اور اصفہان میں ہے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوعبداللہ احمد آپ کی اولاد میں نقابت رہی آپ نے قم میں رہائش اختیار کی، (۲)۔ابومحمد حسن آپ کی اولاد قم میں، (۳)۔ابوحسین عبیداللہ آپ کی اولاد نصیبین میں۔

بطن اوّل ابوعبداللہ احمد بن ابی ہاشم محمد بن علی باغر کے بھی دو فرزند تھے (۱)۔عیسیٰ بن احمد نصیبین میں آپ کی اولاد تھی (۲)۔ابوحسین عبیداللہ بن احمد اصفہان میں، آپ کی بھی اولاد تھی۔

بیت رابع ابوحسن علی بن علی باغر:۔ سیّد ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ جعفر اُفوہ بن ابی عباس احمد بن ابی حسن علی المذکور تھے۔ آپ کی اولاد اور بھائی بھی تھے۔[۳]

## ۱۲۸۔نسل داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط بن امام علی علیہ السّلام

بنی داؤد حسن مثنیٰ کی اولاد سے آخری گھرانہ ہے، بقول عمری آپ اپنے بھائی عبداللہ محض کی طرف سے صدقات علی کے متولی تھے اور ابنِ عنبہ کے بقول عبداللہ محض کی نیابت میں متولی تھے۔ آپ امام جعفر الصادق علیہ السّلام کے رضائی بھائی تھے۔ آپ کی والدہ بقول عمری اُم الولد تھیں جن کا نام اُم داؤد تھا جب منصور دوانقی نے آپ کو قید کیا تو آپ کی والدہ امام جعفر الصادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نالہ و زاری کی تو امام الصادقؑ نے آپ کو دُعائے استفتاح جو دُعائے اُمِ داؤد سے مشہور ہے تعلیم فرمائی۔ اُمِ داؤد پندرہ رجب کو اسی طرح وہ عمل بجا لائیں جس طرح امامؑ نے تعلیم فرمایا تو وہ داؤد کی خلاصی کا سبب بنا اور وہ رہا ہو کر مدینہ آئے۔[۴]

صاحب اصیلی نے آپ کی کنیت ابوسلیمان تحریر کی ہے۔ آپ کی وفات مدینہ میں ساٹھ سال کی عمر میں ہوئی آپ کی چار اولادیں تھیں۔ آپ کی کُل چار اولادیں تھیں (۱)۔ملیکہ جس کی شادی اپنے چچازاد حسن بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ سے ہوئی، (۲)۔حمادۃ اور آپ کے دو ہی فرزند تھے، (۱)۔عبداللہ،

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۶ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۱۸۷ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۱۸۷ ۴۔لباب الانساب، جلد اوّل، ص ۳۸۷

(۲)۔سلیمان اوران سب کی والدہ اُم کلثوم بنتِ امام زین العابدین علیہ السّلام تھیں۔

بیت اوّل عبداللہ بن داؤد:۔ بقول سیّد مروزی آپ کی اولاد ''ثریدی'' معروف تھی اور بقول ابوالحسن عمری آپ کے دو بیٹے تھے(۱)۔محمد ازرق جو ورع اور فاضل تھے، (۲)۔علی ابنِ محمد یہ جو خلیفہ مہدی عباسی کی قید میں وفات پا گئے اور فخرالدین رازی کے بقول ان دونوں کی والدہ محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی علیہ السّلام کی اولاد سے تھیں اوران دونوں کی اعقاب قلیل ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے انقرض ہوگئی۔[۱]

بطن اوّل محمد ازرق بن عبداللہ بن داؤد کی اولاد سے آل جماس انقرض ہوئی اور آل سرواط بھی تھی۔

بطن ثانی علی بن عبداللہ بن داؤد:۔بقول ابوالحسن عمری آپ کے لیے کئی بیٹے اور بیٹیاں تھیں مگر اس نسل کے دعویدار آج ہمیں نہیں ملتے۔ہم نے کوئی ایسا نہ پایا جو ان سے نسب ملائے۔

بیت دوئم سلیمان بن داؤد:۔بقول شیخ الشرف عبیدلی آپ کی اولاد صرف ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی اور ابی نصر بخاری کے بقول آپ کی والدہ اسماء بنتِ اسحاق مخزومیہ تھیں اور آپ نے ایام ابی السرایا میں بمقام مدینہ خروج کیا اور قتل ہوگئے۔[۲]

اور بقول عمری آپ کا لقب بربری تھا آپ نے محمد الدیباج بن امام الصادق علیہ السّلام کے ہمراہ خروج کیا اور گرفتار ہوئے۔آپ کی وفات آپ کے والدِ محترم کی زندگی میں ہی ہوئی آپ کی تین دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔ملیکہ،(۴)۔کلثوم۔

ابی نصر بخاری کے بقول آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔حسن عجیر،(۲)۔داؤد،(۳)۔اسحاق،(۴)۔موسیٰ اور ان کو نجوم آل ابی طالب کہا جاتا تھا۔صاحب اصیلی اور صاحب شجرۃ المبارکہ نے بھی ان چار کا ہی ذِکر کیا اور شیخ شرف عبیدلی کا بھی یہی بیان ہے اور ابنِ عنبہ کا بھی یہی بیان ہے لیکن سیّد ابوطالب مروزی نے صرف حسن اور اسحاق کو صاحبِ اولاد گردانا ہے۔

بطن اوّل داؤد بن محمد بربری بن سلیمان:۔ بقول عمری میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی کہتے ہیں۔آپ سخی اور دُور اندیش شخص تھے اور متولی صدقات علی علیہ السّلام تھے اور جب فوت ہوئے تو ان کی ذیل آگے نہیں بڑھی۔رازی کے بقول آپ وجوہ آل ابی طالب تھے اور اپنی اہل سے محبّت رکھتے تھے جب کہ تہذیب الانساب کا مطبوعہ نسخہ جس پر ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا کا تعلیقہ ہے اُس میں آپ کی اولاد سے سلیمان الاسود بن علی ثریدی بن سلیمان بن علی بن داؤد المنذ کور تھے اور آپ کی اولاد میں چار فرزند(۱)۔محمد،(۲)۔علی،(۳)۔حسن،(۴)۔حسین تھے پھر ابی نصر سہل بن عبیداللہ نہری بخاری کا قول تحریر کرتے ہیں کہ یہ سب (یہ چار حضرات) درج تھے اور انھوں نے اپنی کتاب میں اپنی تحریر سے یہ ثابت کیا اور ان سب کی والدہ نفیسہ بنتِ علی بن احمد حقینی حسینی تھیں۔[۳]

بطن ثانی موسیٰ بن محمد بربری بن سلیمان:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کے کئی فرزند تھے۔تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ آپ کی اولاد ثابت ہے (۱)۔احمد بن موسیٰ جو ابنِ ابی الساج کی اخی اخیضر حسنی سے جنگ میں قتل ہوگیا،(۲)۔سلیمان بن موسیٰ اور کوفہ میں وفات پا گئے، (۳)۔محمد بن موسیٰ اور میں نے بزرگوں سے اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں دیکھا،(۴)۔احمد بن عبداللہ الملقب رباح بن موسیٰ۔[۴]

میرے خیال سے یہ گھرانہ ختم ہوگیا ہوگا کیونکہ مطبوعہ تہذیب الانساب کے علاوہ میں نے کسی جگہ ان کا ذِکر نہیں پایا اور نہ ہی کوئی ایسا خاندان پایا جو ان تک اپنے نسب کو منتہی کرے ان کے منقرض ہوجانے کا قوی اِمکان ہے اور بعد کے کسی نسابہ نے ان کا ذِکر نہیں کیا اگر کوئی ان سے نسب ملائے تو اُس کا دعویٰ مسترد کرنا بہت آسان ہے۔

بطن ثالث، اسحاق بن محمد بربری بن سلیمان:۔بقول ابوالحسن عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔آپ کی اولاد ایک فرزند محمد الملقب قتارہ سے جاری ہوئی آپ کی اعقاب ''بنوقتارہ'' کہلاتی ہے۔عمدۃ الطالب اور اصیلی فی انساب الطالبین میں ''بنوقتادہ'' رقم ہے۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۵۰ ۲۔سرسلسلۃ العلویہ،ص ۱۸ ۳۔تہذیب الانساب،ص ۱۰۰ ۴۔تہذیب الانساب،ص ۱۰۰

محمد قتارہ بن اسحاق کی اولاد سے حمزہ قتارہ بن زید بن محمد قتارہ المذکور تھے۔ بقول سیّد مروزی حمزہ قتارہ کی والدہ کلثم بنت محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف بن علی زینبی بن عبداللہ جواد بن جعفر الطیار تھیں اور آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔ابی علی حسین، (۲)۔ابی جعفر محمد اور ان دونوں کی والدہ دُختر محمد بن حسن بن اسحاق بن حسن بن زید بن امام حسن السبط بن علی ابن ابی طالب علیہ السّلام تھیں۔

اوّل ابی علی حسین بن حمزقتارہ بن زید کی اولاد بقول مروزی تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوحسن علی کی اولاد مصر میں، (۲)۔ابومحمد حسن آپ کی اولاد اور اعقاب مصر اور رملہ میں، (۳)۔ابوالقاسم احمد اطروش کا ایک فرزند عبداللہ تھا اور اس سے ہی اولاد جاری ہوئی اس کے دو پسران کی اعقاب مصر میں ہے۔[۱]

دوئم ابوجعفر محمد بن حمزہ قتارہ بن زید کی اولاد میں ایک فرزند احمد تھے۔

## ۱۲۹۔نسل حسن عجیر بن محمد بربری بن سلیمان بن داوٗد بن حسن مثنیٰ

آپ کو قتیلِ نوبہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ عبدالحمید بن جعفر بن محمد ملتانی عمری کے اصحاب میں سے تھے اور یہ عمری علوی بجہ پر غالب آیا۔ بقول ابی الفرج اصفہانی حسن عجیر جب عبداللہ بن عبدالحمید بن جعفر عمری کی فوج (فوجی کیمپ) سے نکل رہے تھے تو قتل ہوگئے اور وہ بجہ کے نواح پر غالب آئے تھے۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب میں دو فرزند تھے(۱)۔اسحاق، (۲)۔ابراہیم اور تہذیب الانساب میں بھی یہی مرقوم ہے۔ بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد سے عجیر یہ اور طاوٗسیہ تھے اور آپ کی اولاد ابراہیم عجیر اور اسحاق الطاوٗس سے جاری ہوئی اور ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ حسین بن عبداللہ بن حسن بن زید بن امام حسن السبطؑ تھیں۔ اور رازی نے بھی ان دونوں کی اولاد کا ہونا تحریر کیا یہاں پر تقریباً تمام نسابین متفق ہیں۔

بیت اوّل ابراہیم عجیر بن حسن عجیر:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد کو بنوعجیر کہا جاتا ہے۔ عمری اور ابنِ عنبہ نے آپ کے ایک فرزند القاسم کا ذِکر کیا اور رازی نے آپ کی اولاد میں محمد جبلہ کا ذِکر کیا بقول سیّد ابوطالب مروزی ابراہیم عجیر کے دس بیٹے تھے اور ان میں سے چار کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابی محمد قاسم المعروف عجیر نصیبین میں (۲)۔حسن القصاب ساس میں المقلب جبلہ، (۳)۔ابی عبداللہ محمد جبلہ، (۴)۔ابوحسین احمد آپ کا ذِکر لباب الانساب میں ہے۔ آپ کی کنیت ابوحسن تحریر ہے۔

بطن اوّل ابومحمد قاسم بن ابراہیم عجیر بن حسن عجیر:۔ بقول مروزی نسابہ آپ کے آٹھ فرزند تھے جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر محمد، (۲)۔ابوتراب عبیداللہ، (۳)۔ابوالقاسم ابراہیم۔

اوّل ابوجعفر محمد بن ابومحمد قاسم:۔ بقول مروزی آپ کی اعقاب میں نصیبین کی نقابت تھی آپ کی اولاد سے ادیب نقیب شجاع الکریم نصیبین میں ابویعلی محمد بن حسن ابی علی النقیب الشاعر بن جعفر بن ابوجعفر محمد المذکور آپ کی اعقاب نصیبین اور بغداد میں تھی۔ آپ عمری کے دوست تھے۔

دوئم ابوتراب عبیداللہ بن ابومحمد القاسم المعروف ''عبید'' آپ کی اولاد ایک بیٹے ابوعبداللہ حسین المعروف ''بتاذ'' سے جاری ہوئی جو صاحب ِریاست اور صاحب وجاہت تھے اور آپ کے محمد نام کے پانچ فرزند تھے۔ یہ بیان سیّد ابوطالب مروزی کا ہے۔ تہذیب الانساب میں آپ کی عرفیت ''باندو'' تحریر ہے۔ مجدی میں ''بالدوا'' اور عمدۃ میں ''بالتاذ'' ہے اور آپ کے پانچ پسران کے نام سیّد رجائی نے تحریر فرمائے ہیں (۱)۔ابوالفتح محمد رئیس اور آپ محل میں رہتے تھے اور مروزی کے بقول صاحبِ اولاد تھے، (۲)۔ابوالبرکات محمد نقیب نصیبین آپ کی اولاد تھی یہ بیان مروزی کا ہے، (۳)۔ابوالغنائم محمد، (۴)۔ابوطالب محمد، (۵)۔ابوحسین محمد عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔

سوئم ابوالقاسم ابراہیم بن ابومحمد قاسم:۔ مروزی کے بقول آپ کے دو فرزند تھے، جن کی اعقاب مصر، نصیبین، دمشق اور رملہ میں ہے، جب کہ انھوں

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۳۰۔۱۲۹ ۲۔مقاتل الطالبین، ص ۴۵۳

نے ایک فرزند (۱)۔جعفر کا نام تحریر کیا۔ دوسرے فرزند کا نام ابواسماعیل طباطبائی نے ،(۲)۔ابوحسن حیدرۃ لکھا ہے جن کا نام علی تھا اور ابنِ عنبہ نے ابوتراب حیدرۃ تحریر کیا ہے۔

پہلی شاخ میں جعفر بن ابراہیم بن ابومحمد قاسم:۔کی اولاد سے بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد سے قاضی رملہ ابوحسن محمد بن ابی طالب حسن قاضی رملہ المعروف ''ابنِ بنت زیدی'' بن جعفر المذکور اور المعقبون میں یہ عرفیت ''ابنِ بنت زہری'' تحریر ہے۔

دوسری شاخ میں ابوتراب حیدرۃ بن ابراہیم بن ابومحمد القاسم:۔سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔ابوالقاسم ابراہیم المعروف دعیم تحریر کیا ہے جس کی اولاد بھی تھی۔

بطن ثانی حسن القصاب بن ابراہیم عجیر بن حسن عجیر:۔بعض نے آپ کو حسن حلبہ تحریر کیا اور منتقلہ میں خلیفہ رقم ہے۔سیّد مروزی نے آپ کی اعقاب میں دو پسران تحریر کیے جن کی ذیل طبرستان میں ہے (۱)۔ابوعبداللہ محمد قاضی طبرستان، (۲)۔علی الکوسج اور آپ کو علی الکرشی بھی تحریر کیا گیا۔

اوّل ابوحسن علی کوسج بن حسن قصاب۔ آپ کے اعقاب میں مہدی رجائی نے چار پسران لکھے ہیں (۱)۔ابوجعفر محمد، (۲)۔االقاسم، (۳)۔زید، (۴)۔ابراہیم اور ان تمام کی اولاد آمل میں ہے۔

بطن ثالث ابوعبداللہ محمد جبلہ بن ابراہیم عجیر بن حسن عجیر:۔فخرالدین رازیؔ کہتے ہیں کہ سادات سرخس ابراہیم عجیر سے منسوب ہیں اور ان کے جدِ اعلیٰ ابوزید ناصر جن کا نام محمد تھا۔ بن عیسیٰ بن محمد بن محمد جبلہ المذکور تھے اور سیّد ابوالغنائم زیدی دمشقی نے اس ناصر پر طعن کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ناصر اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔محمد جبلہ بن ابراہیم عجیر تو طبرستان میں انقرض ہوا اور اس کی اولاد نہ ہوئی لیکن سیّد ابواسماعیل طباطبائی کے بقول یہ سہو ہے۔محمد جبلہ کی اعقاب طبرستان میں تھی۔[۱]

شریف ابوطالب مروزی از ورقانی کہتے ہیں کہ ابوالغنائم نے کہا انقرض تھا اور سیّد ابواسماعیل نے کیا محمد جبلہ کی اولاد تھی۔

بقول ابوالغنائم میرا تعلق قائن خراسان میں ایک شخص سے تھا جو زاہد معروف تھا اور اس کا نام محمد تھا اور وہ عیسیٰ بن محمد جبلہ کے بیٹے کے طور پر جانا جاتا تھا، پھر مروزی کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس دوحہ میں قائن کے اندر زاہد دراصل محمد الناصر بن عیسیٰ زاہد (جو قائن کے پہاڑوں پر ظاہر ہوئے) بن محمد بن محمد جبلہ المذکور تھا اور اس کی کنیت ابوزید تھی وہ عالم اور فاضل تھا اور اس کی اعقاب سرخس اور قائن میں کثیر تھی میں نے قائن کے اندر اس قوم کو دیکھا وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کا نسب زاہد کے ساتھ کیسے متّصل ہے اور آج سرخس میں اس قوم سے نقباء ہیں۔ان میں سے بنی ابی الحمد عوض یا ابی الفتوح احمد ابنی ابی احمد مختار بن ابی غیث احمد بقائن بن ابی احمد محمد بن ناصر الزاہد المذکور ہیں اور ان کی اولاد بڑی تعداد میں ہے۔[۲]

میرے خیال میں یہ خاندان مقبول النسب کے زمرے میں آتا ہے۔ واللہ اعلم۔

بیت ثانی اسحاق طاوٗس بن حسن عجیر بن محمد بربری بن سلیمان بن داوٗد بن حسن مثنیٰ:۔سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں دو فرزند بیان کیے ہیں (۱)۔علی دقیس، (۲)۔ابوعبداللہ محمد طاوٗس بقول ابنِ عنبہ آپ کے حسن و وجاہت کی وجہ سے یہ لقب ملا اور پھر یہ اس گھرانے کی عرفیت میں تبدیل ہوگیا۔ آپ کی اولاد سوراء شہر میں تھی پھر بغداد اور حلہ میں منتقل ہوگئی جن میں سادات علماء، نقباء تھے۔

بطن اوّل علی دقیس بن اسحاق طاوٗس:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی عقب عمق ارض حجاز کے نواح میں ہیں۔ میں نے کوئی ایسا گھرانہ آج کے دور میں نہیں دیکھا جو اس خاندان سے خود کو منسوب کرتا ہو۔ان کا انقرض ہونا ممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

بطن ثانی دوئم ابوعبداللہ محمد طاوٗس بن اسحاق طاوٗس کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ سیّد الزاہد سعدالدین ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن ابوعبداللہ محمد الطاوٗس المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔شرف الدین محمد درج، (۲)۔عزیزالدین حسن، (۳)۔جمال الدین

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۵۰۔۴۹ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۲۸

ابوالفضائل احمد، (۴)۔رضی الدین ابوالقاسم علی صاحب الکرامات نقیب النقباء عراق:۔المعروف سیّد ابن طاؤس آپ کی والدہ شیخ زاہد اور رام بن ابی فتراس کی بیٹی تھی، سیّد رضی الدین ابوالقاسم علی علمائے آل طاؤس میں سب سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔سیّد صفی الدین محمد مصطفیٰ، (۲)۔سیّد رضی الدین علی الملقب مرتضیٰ آپ کا ایک فرزند قوام الدین احمد بن رضی الدین علی مرتضیٰ تھا اور آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔عمر، (۲)۔نجم الدین ابوبکر، آپ سامراء کے نقیب رہے اور والد کے بعد نقیب النقباء قرار پائے آپ نے ۷۷۵ہجری میں وفات پائی۔

دوئم میں ابوالفضائل احمد جمال الدین بن ابوابراہیم سعدالدین موسیٰ آپ فقہ اور علم الرجال میں یگانہ روزگار تھے۔ کتابِ فقہ اور رجالیہ میں سیّد ابنِ طاؤس سے مراد آپ ہوتے ہیں۔ آپ کے ایک فرزند سیّد عبدالکریم غیاث الدین ابومظفر تھے۔

سوئم سیّد عزیزالدین حسن بن ابوابراہیم سعدالدین موسیٰ آپ کے دو فرزند تھے، (۱)۔قوام الدین احمد جو لاولد فوت ہوئے، (۲)۔سیّد مجدالدین محمد۔

آل طاؤس بھی انقرض ہے۔ آج اس خاندان کا بھی کوئی دعویدار نہیں ملتا۔

## نوٹ اولاد امام حسنؑ بن علی علیہ السّلام

اس وقت دُنیا میں امام حسن علیہ السّلام کی اولاد میں کثیر تعداد، موسیٰ الجون بن عبداللہ محض، ابراہیم الغمر بن حسن مثنیٰ، محمد بطحانی بن قاسم، عبدالرحمان شجری بن قاسم کی اولاد کی ہے۔ بہت سے قبائل ناپید ہو گئے، خاص کر مصر، مراکش، آذربائیجان، تفلیس کے علاقوں میں بہت سے قبائل ہجرت کر کے گئے مگر اُن کی کوئی خبر نہیں ہے۔ تاہم جو تحریر کیا گیا ہے وہ آٹھویں صدی ہجری تک کا ہے یا دسویں صدی ہجری تک کچھ خاندان تحریر کیے گئے اور بہت کم خاندان جو عصرِ حاضر میں ہیں اُن کا ذِکر کیا گیا کیونکہ آج سادات قبائل بھی اپنے انساب پر بہت کم دھیان دیتے ہیں۔ ہمیں صرف اُن کی تاریخ وانساب کا علم ہوتا ہے جنھوں نے اپنے نسب کو مدون کیا ہوتا ہے ہم بہت سے قبائل انقرض اور مخلوط بھی ہو گئے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

# باب ہفتم

## در بیان اولا د امام حسین بن علی بن ابی طالبؑ

اولا دعبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ، اولا د حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ
اولا دعمر اشرف بن امام زین العابدینؑ، اولا د زید بن امام زین العابدینؑ
اولا دعلی اصغر بن امام زین العابدینؑ اولا د امام محمد باقر بن امام زین العابدینؑ

## ۱۳۰۔نسل امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ

آپ کی والدہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء بنتِ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کی نانی خدیجہ بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ہیں۔ آپ شباب اہلِ جنت میں سے ایک خمسہ اہل العباء سے ایک اور رسول پاک ﷺ کے ساتھ مباہلہ میں جانے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی ولادت تین شعبان چار ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور شہادت دس محرم الحرام کو بمطابق ۶۱ ہجری کربلا عراق میں ہوئی۔

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ شیخ مفید کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت رسولِ خداؐ بہت روئے اور آپ کی شہادت کی خبر دی۔[۱]

ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کے قاتل میں اختلاف ہے کہا جاتا ہے آپ کو شمر بن ذی جوشن ضبابی لعین نے قتل کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خولی بن یزید اصبحی نے قتل کیا لیکن درست یہ ہے کہ آپ کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا۔ آپ کا روضہ مبارک کربلا میں ہے جہاں پوری دُنیا سے زائرین آتے ہیں۔

بابن فندن نسابہ بیہقی کے بقول امام حسینؑ کی چار بیویاں تھیں۔

اوّل شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار

دوئم اُمِ اسحاق بنتِ طلحہ بن عبیداللہ

سوئم رباب بنتِ امراء القیس بن عدی

چہارم ملومہ بنت قضاعہ اور کہا جاتا ہے یہ اُمِ بشیر تھیں اور پانچویں کا ذکر رازی نے کیا اور پنجم لیلیٰ بنت ابی مرۃ بن عروۃ بن مسعود الثقفی تھیں۔

حضرت امام حسین شہیدِ کربلا کی اولاد میں چار بیٹے اور دو دُختران تھیں۔

(۱)۔علی اکبر آپ یومِ عاشور شہید ہوئے بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ لیلیٰ بنتِ ابی مرۃ بن عروہ بن مسعود بن معتب بن مالک بن معتب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی جو ثقیف تھا اور آپ کی نانی میمونہ بنتِ ابی سفیان بن حرب بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھیں۔

رازی کہتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ آپ کی اولاد نہیں تھی۔

(۲)۔جعفر بقول عمری درج تھے اور کہا جاتا ہے آپ کی والدہ بنی قضاعہ سے تھیں۔

(۳)۔عبداللہ بقول عمری ایک آدمی نے آپ کو اُس وقت ذبح کر دیا جب آپ اپنے والدِ محترم کے ہاتھوں میں تھے اور یہ شخص حرملہ بن کاہل ازدی تھا جب عبداللہ پر پیاس کا غلبہ ہوا تو امامِ عالی مقام ان کو خیام سے باہر لائے تب حرملہ نے ایک تیر آپ کے گلے پر چلایا جس سے آپ شہید ہوئے۔

آپ کی والدہ رباب بنت امراؤ قیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن علیم بن جناب بن کلب تھیں۔ عرب قدیم مصادر میں کربلا کے کم سن شہید کا نام عبداللہ بن حسینؑ ہے لیکن بعد کے منابع میں آپ کو علی اصغر کہا گیا۔ مقتل الحسین از اخطب خوارزمی، مناقب آل ابی طالب از ابن شہر آشوب مازندرانی میں ان کم سن کا نام علی اصغر ہے۔[۲]

(۴)۔علی زین العابدین بن امام حسین علیہ السّلام:۔بقول عمری آپ علی الصغیر تھے اور آپ کی کنیت ابوالحسن تھی اور لقب ذوالثفنات تھا۔ آپ سے علماء نے احادیث روایت کیں پھر عمری کہتے ہیں۔لوگوں نے آپ کی والدہ کے بارے میں اختلاف کیا لیکن جس پر ہمیں اعتماد ہے کہ وہ شاہ زنان بنتِ کسریٰ یزدجرد تھیں پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد شیخ شرف عبیدلی کی تحریر میں پایا آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور ابوبکر بھی کہی گئی لیکن اوّل (ابومحمد) درست ہے۔

ابی نصر بخاری سر سلسلہ علویہ میں ابنِ جریر کا قول رقم کرتے ہیں کہ آپ کی والدہ غزالہ من بنات کسریٰ تھیں اور پھر کہا آپ کی ولادت جمل کے واقعہ کے دوران ہوئی، پھر ابی نصر بخاری ابی حسین یحییٰ بن حسن نسابہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔

۱۔الارشاد از شیخ مفید، جلد دوم، ص ۱۲۹

۱۔روضۃ الطالب، ص ۲۵۸

حریث بن جابر جعفی نے امیر المومنین علی علیہ السّلام کے پاس یزدجرد بن شہریار بن کسریٰ کی دو دُختران بھیجیں جن میں سے ایک کی شادی امام حسینؑ سے ہوئی اور امام علی ابن الحسینؑ کی ولادت ہوئی اور دوسری کی شادی محمد بن ابی بکر سے ہوئی اور قاسم بن محمد پیدا ہوئے اور یہ دونوں حضرات خالہ زاد تھے۔[۱]

جب کہ عمری نے تحریر کیا کہ یہ دو دُخترانِ یزدجرد فتح مدائن کے وقت خلیفہ ثانی کے پاس آئیں۔[۲]

اور صاحب اصیلی نے آپ کا مکمّل شجرہ تحریر کیا۔ شہربانو بنتِ کسریٰ یزدجرد بن شہریار بن کسریٰ ابرویز بن کسریٰ بن ہرمز بن کسریٰ نوشیروان العادل بن فیروزین یزدجرد بن بہرام بن کورمن بن یزدجرد بن بہرام ابن سابور ذی الاکتاف بن ہرمز بن موسیٰ بن بہرام بن ہرمز بن سابور بن اردشیر الملک بن بابک بن ساسان اور یہ سلسلہ حضرت آدمؑ تک تحریر کیا ہے۔[۳]

(۵)۔فاطمہ بنتِ حسینؑ آپ کی والدہ اُمِ اسحاق بنتِ طلحہ بن عبیداللہ تھیں اور آپ کی نانی جربا بنت قسامہ بن رومان تھیں، جن کا تعلّق قبیلہ بنی طے سے تھا۔ اُمِ اسحاق بنتِ طلحہ بن عبیداللہ کی پہلی شادی امام حسنؑ سے ہوئی تھی اور آپ کے بطن سے طلحہ الجواد بن امام حسنؑ تھے یوں طلحہ الجواد، فاطمہ بنت حسینؑ کے مادری بہن بھائی تھے آپ کی شادی حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی اور آپ کے تین فرزند ہوئے، (۱)۔عبداللہ محض، (۲)۔حسن مثلّث، (۳)۔ابراہیم غمر، (۴) سکینہ بنتِ حسین علیہ السّلام آپ کی والدہ رباب بنتِ اُمراءقیس بن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن علیم بن جناب بن کلب تھیں اور آپ کی شادی اپنے چچازاد عبداللہ بن امام حسن السبطؑ سے ہوئی تھی جو کربلا میں شہید ہو گئے۔

ابی نصر بخاری نے ابوبکر بن حسین کا ذِکر کیا کہ جو بچپن میں فوت ہوئے مگر یہ ذکر کسی اور نے نہ کیا۔

## ۱۳۱۔نسل امام زین العابدین بن امام حسین سیّدالشہدا ابن علی بن ابی طالبؑ

آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی والدہ شاہ زنان بنتِ کسریٰ یزدجرد بن شہریار بن ابرویز تھیں جن کا نام شہربانو تھا اور مبرّد کے بقول ان کا نام سلامہ تھا اور یہ یزدجرد کی اولاد تھیں۔ آپ یوم عاشورہ مریض تھے۔ واقدی کے بقول آپ کی ولادت ۳۳ہجری میں ہوئی۔ زبیر بن بکار کہتا ہے آپ یومِ عاشور ۲۳ سال کے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یومِ عاشور آپ کی عمر مبارک ۲۸ سال تھی اور آپ کی شہادت ۵۹ سال کی عمر مبارک میں ہوئی۔[۴]

شیخ مفیدؒ اور کلینیؒ کے نزدیک آپ کی ولادت سن ۳۸ ہجری کو ہوئی۔[۵]

ابنِ شہرآشوب کہتے ہیں۔ آپ کی شہادت اُموی حکمران ولید بن عبدالملک کے زہر دینے سے ہوئی۔[۶]

آپ کی شہادت کا سال ۹۵ ہجری تھا۔[۷]

اور بعض نے ۹۶ ہجری تحریر کی۔[۸]

مسعودیؒ نے بھی یہ تحریر کیا کہ آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا جو ولید ابن عبدالملک اُموی کے حکم پر دیا گیا۔ آپ کو جنت البقیع میں اپنے چچا امام حسنؑ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ بقول ابوالحسن عمریؒ آپ کی اولاد میں نو دُختران تھیں۔

(۱)۔اُمِ حسن، (۲)۔اُمِ موسیٰ، (۳)۔کلثوم، (۴)۔عبدۃ، (۵)۔ملیکہ، (۶)۔علیہ، (۷)۔فاطمہ، (۸)۔سکینہ، (۹)۔خدیجہ یہ بیان عمری نسابہ کا ہے۔ لباب الانساب میں بابن فندق نسابہ نے آمنہ، اُمِ عمر، اُمِ جعفر اور ملیکہ اور اُمِ موسیٰ کا ذِکر نہیں کیا ان کی جگہ زینب اور رقیہ تحریر ہیں۔[۹]

اوّل کلثوم یا اُمِ کلثوم بنتِ امام زین العابدین علیہ السّلام:۔ آپ کی شادی داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط سے ہوئی اور آپ کی اولاد میں

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۳۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۳ ۳۔اصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۴۴۔۱۴۳ ۴۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۹۳
۵۔الکافی از کلینی جلد اوّل، ص ۴۶۶، ارشاد از شیخ مفید، جلد دوم، ص ۱۳۷ ۶۔مناقب ابن شہرآشوب، جلد سوئم، ص ۳۱۱ ۷۔الکافی از کلینی جلد اوّل، ص ۴۶۶
۸۔کشف الغمہ از اربلی، جلد دوم، ص ۲۹۴ ۹۔لباب الانساب، جلد اوّل، ص ۳۸۲

سلیمان،عبداللہ،ملیکہ،حمادہ تھے۔

دوئم عبدۃ بنتِ امام زین العابدینؑ:۔آپ کی شادی محمد بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب سے ہوئی اور دوسری شادی علی بن حسین اثرم بن امام حسن السبطؑ سے ہوئی اور حسن اور محمد تولد ہوئے۔

سوئم علیہ بنت امام زین العابدین علیہ السّلام:۔آپ کی شادی علی بن حسین اثرم سے ہوئی اور پھر ان کے بعد عبداللہ بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالبؑ سے ہوئی لیکن اولاد نہ ہوئی۔

چہارم خدیجہ بنت امام زین العابدین علیہ السّلام:۔آپ کی شادی محمد بن عمر بن امام علی بن ابی طالبؑ سے ہوئی اور عبداللہ اور عبیداللہ تولد ہوئے۔[۱]

آپ کی دُختران میں (۱۰)۔اُم جعفر،(۱۱)۔زینب کا ذِکر فخر الدین رازی نے بھی کیا ہے۔

پنجم اُم حسن بنتِ امام زین العابدین:۔سیّد مہدی رجائی نے ان کی شادی داوٗد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے تحریر کی۔رازیؔ نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ششم فاطمہ بنتِ امام سجادؑ کی شادی اپنی بہن کے بعد (کی وفات کے بعد) داوٗد بن علی بن عبداللہ سے ہوئی اور ایک دُختر تولد ہوئیں اور بقول رازی امام زین العابدین کی دو بیٹیوں کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔خدیجہ،(۲)۔اُم کلثوم۔[۲]

پسران میں بقول عمری نسابہ آپ کے گیارہ فرزند تھے (۱)۔امام محمد باقرؑ، (۲)۔حسن، (۳)۔عبداللہ باہر، (۴)۔حسین اکبر، (۵)۔القاسم، (۶)۔حسین اصغر، (۷)۔زید، (۸)۔عمر اشرف، (۹)۔سلیمان، (۱۰)۔عبدالرحمان، (۱۱)۔علی اصغر۔

تمام نسابین اس پر متفق ہیں کہ امام محمد باقرؑ، عبداللہ باہر، حسین اصغر، زید شہید، عمر الاشرف، علی اصغر ان چھے پسران کے علاوہ امام زین العابدینؑ کی اولاد اور کسی فرزند سے نہ جاری ہوئی قیامت تک امام زین العابدینؑ کی اولاد ان چھے پسران سے جاری رہے گی۔ان شا اللہ اور چھے کے علاوہ کسی فرزند سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ان چھے کے اعقاب میں کثیر قبائل ہیں۔

## باب ہفتم دفتر اوّل

## ۱۳۲۔نسل عبداللہ باہر بن امام زین العابدین بن امام حسین سیّد الشہداؑ

بقول عمری آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ امام حسن بن امام علی علیہ السّلام تھیں بقول ابن عنبہ آپ ولی صدقات النبیﷺ تھے اور آپ کی والدہ امام محمد باقر علیہ السّلام کی بھی والدہ تھیں اور باہر کا لقب آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے تھا آپ جس مجلس میں تشریف رکھتے اپنے حسن و جمال سے منور کر دیتے اور ابن عنبہ کہتے ہیں آپ ولی صدقات امیر المومنین علیؑ بھی تھے۔سیّد مروزیؔ نے آپ کی والدہ اُم عبداللہ بنتِ امام حسنؑ تحریر کی ہیں۔دراصل اُم عبداللہ فاطمہ بنتِ حسنؑ تھیں یہ اُن کی کنیت تھی اور یہ سیّد محسن الامین نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔آپ کی وفات ستاون برس کی عمر میں ہوئی۔[۳]

ابوالحسن عمری نے عبداللہ باہر کی کنیت ابی ارقط تحریر کی ہے اور فخر الدین رازیؔ نے ابومحمد تحریر کی ہے۔بقول عمری آپ کی اولاد میں۔سات پسران اور تین دُختران تھیں (۱)۔کلثوم آپ کی شادی بقول عمری بنو عباس ہاشمی میں ہوئی اور دوسری شادی حسین بن زید شہید سے ہوئی اور آپ کی اولاد بھی ہوئی (۲)۔فاطمہ، (۳)۔علیہ جن کو عالیہ بھی کہا جاتا ہے۔آپ زوجہ امام جعفر الصادق علیہ السّلام تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ عبداللہ بن امام جعفر الصادقؑ کی زوجہ ہیں لیکن اوّل قول درست ہے۔کیونکہ ابنِ دینار نسابہ کوفی کی تحریر سے ہے اور پسران میں (۱)۔ابوعبداللہ محمد ارقط، (۲)۔جعفر، (۳)۔عباس، (۴)۔اسحاق، (۵)۔القاسم، (۶)۔حمزہ، (۷)۔علی۔

ان میں اسحاق بن عبداللہ باہر:۔رسولِ پاکﷺ کی شبیہ تھے آپ کی والدہ، محمد ارقط، کلثوم اور علیہ کی بھی والدہ تھیں جو کہ اُم الولد تھیں، آپ کی

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوم، ص ۱۲ ۔ ۲۔الشجرہ، ص ۸۸ ۔ ۳۔اعیان الشعیہ از محسن امین، جلد ۸، ص ۳۹۰

وفات پر آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ عمری کہتے ہیں آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔یحییٰ، (۳)۔محمد اکبر، (۴)۔محمد اصغر اور ایک دُختر خدیجہ تھیں جن کی والدہ بنی تیم سے تھیں۔ آپ کی شادی اپنے چچازاد عبداللہ بن محمد ارقط سے ہوئی اور دوسری شادی بنوعباس الہاشمی میں ہوئی یہاں سے آپ کو طلاق ہوئی تو تیسری شادی عبدالرحمان بن اسحاق بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالب سے ہوئی اور کلثوم تولد ہوئی تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ عبداللہ باہر بن امام زین العابدین کی اولاد صرف محمد ارقط سے جاری ہوئی۔محمد ارقط بن عبداللہ باہر بقول ابی نصر بخاری نسابہ آپ پر طعن کیا گیا اور یہ طعن نسب اور عقب کے لحاظ سے نہیں تھا یہ اس وجہ سے ہوا جو آپ (محمد ارقط) اور امام جعفر صادق علیہ السّلام کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوا تو محمد ارقط نے امامؑ کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوکا۔تب امام نے آپ کو بددعا دی جس کی وجہ سے آپ کا چہرہ داغدار ہو گیا۔اس لیے آپ کو ارقط کہا گیا۔[۱]

ارقط کے معنی دھبوں والا ہے۔ آپ کی عمر اٹھاون برس تھی آپ مدینہ کے محدث تھے۔ شریف عمری کے بقول آپ کی چار دُختران تھیں (۱)۔فاطمہ کبریٰ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی شادی علی عریضی بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام سے ہوئی،(۲)۔رقیہ، (۳)۔فاطمہ صغریٰ، (۴)۔زینب کی شادی حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام سے ہوئی اور پسران میں(۱)۔اسماعیل، (۲)۔عباس، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔ہارون بقول ابوحسن اشنانی نسابہ۔

ان میں عبداللہ بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد میں بقول ابنِ دینار نسابہ کوفی (۱)۔علی، (۲)۔محمد تھے اور بقول اشنانی، (۳)۔عباس بھی تھے اور ایک دُختر ام محمد تھی جو آپ کی مختلف بیویوں سے تھے۔[۲]

لیکن عبداللہ بن محمد ارقط کی اولاد کا سلسلہ آگے نہ بڑھا آپ انقرض ہو گئے پھر عباس بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر:۔ آپ کی والدہ اُم سلمٰہ بنتِ امام محمد باقر تھیں۔ آپ کی کنیت ابوالفضل تھی۔ ابی الفرج اصفہانی مقاتل الطالبین میں رقم طراز ہیں کہ آپ ہارون رشید کے پاس گئے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اِسی دوران ہارون رشید نے آپ سے کہا ''اے بدکردار'' ماں کے بیٹے اس کے جواب میں عباس نے کہا بدکردار تمہاری ماں ہے جس کے پاس غلاموں اور جانوروں کے تاجروں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ یہ سن کر ہارون رشید غصے میں آ گیا اور اس نے حکم دیا اس کو میرے پاس لے آؤ اور جب عباس کو پاس لایا گیا تو ہارون نے لوہے کے ستون یا چھڑی سے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ کی شہادت واقع ہوگئی آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ محمد ارقط بن عبداللہ باہر کی اولاد صرف ایک بیٹے اسماعیل سے جاری ہوئی۔

## ۱۳۳۔نسل اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی والدہ اُم سلمٰہ بنتِ امام محمد باقر علیہ السّلام تھیں۔ آپ نے ابی السرایا السریٰ بن منصور شیبانی کے ہمراہ خروج کیا۔عمری نسابہ کے مطابق آپ کی چار دُختران تھیں(۱)۔اُم جعفر زینب، (۲)۔فاطمہ آپ کی شادی محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی سے ہوئی، (۳)۔اُم حسین رقیہ ان سب کی والدہ علویہ تھیں،(۴)۔فاطمہ جدہ بنی الشبیہ آپ کی شادی علی الشبیہ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدین سے ہوئی تو آپ بنی الشبیہ کی دادی قرار پائی۔اور بیٹوں میں (۱)۔احمد بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں،(۲)۔محمد، (۳)۔حسین بنفسج، محمد اور حسین بنفسج کی والدہ بقول سیّد ابوطالب مروزی زینب بنت عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر بن امام زین العابدین تھیں اور نسابین اس پر متفق ہیں کہ اسماعیل بن محمد ارقط کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی ایک محمد دوسرا حسین بنفسج۔

بیت اوّل محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط:۔ آپ کو مروزی اور رازی نے محمد اکبر تحریر کیا ہے۔ آپ کے کُل تین فرزند تھے جن میں سے دو کی اولاد جاری ہوئی(۱)۔عبداللہ آپ کی دُختر اُم محمد تھی جن کی قبر بقول عمری کلثوم بنتِ محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام کی قبر کے پہلو میں مصر میں ہے۔ ان کی اولاد جاری نہ ہوئی۔[۳]

---

۱۔عمدۃ الطالب،ص۲۵۲  ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۴۰  ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۴۲

جن دو پسران سے آپ کی اولاد ہوئی ان میں (۲)۔ابومحمد اسماعیل محض، ابنِ عنبہ نسابہ نے آپ کو اسماعیل الناصب تحریر کیا ہے۔ بقول عمری نسابہ آپ نے ابنِ طولون کے تقرب کے لیے یعنی دکھاوے کے لیے کالا لباس پہنا اور آپ کی وفات مصر میں ہوئی، (۳)۔احمد دخ بقول ابوطالبؒ مروزی نسابہ آپ کی والدہ اُمِ محمد بنتِ عبداللہ بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر تھیں۔

بطن اوّل اسماعیل محض بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔محمد کا ذِکر کیا جس کو غریق کہا جاتا تھا اور اس کی اولاد بنوغریق کہلائی جن کی اکثریت شام اور مصر میں تھی۔ رازی نے آپ کی کنیت ابوعلی تحریر کی اور کہا آپ دریائے نیل میں غرق ہوئے اس لیے آپ کو غریق کہا گیا۔ ابوعلی محمد غریق کی والدہ فاطمہ بنتِ علی بن عباس بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر تھیں۔ آپ کی اولاد سے بقول رازیؒ حسن بجرجان بن احمد بن ابوعلی محمد غریق المذکور تھے جن کی اعقاب جرجان میں ہی تھی اور بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے حسین المصری بن حسن بن احمد بن حسن بجرجان المذکور تھے اور اسی طرح دوسری شاخ ابوعلی حسین طیب مصر میں بن محمد بن حسن بجرجان المذکور تھے۔ یعنی حسن بجرجان کے دو فرزند تھے۔ ایک احمد دوسرا محمد۔

اور سیّد مروزیؒ کے بقول بنی غریق سے آج کونسی اور کس کی اعقاب ہے میں نہیں جانتا۔

بطن ثانی احمد دخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط:۔ سیّد مروزی نے آپ کی اعقاب میں چار فرزند تحریر کیے، جن کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابوالقاسم حمزہ نقیب قم آپ طبرستان سے قم منتقل ہوئے، (۲)۔عبداللہ مصری مستعین باللہ کے عہد میں مصر میں خروج کیا بقول رازی آپ کی وفات شکست کے بعد مخفی طور پر ہوئی ابی نصر بخاری نے آپ تک نسب جوڑنے والوں پر طعن کیا لیکن اکثریت نے ان کے نسب کی صحت درست قرار دی، (۳)۔ابوجعفر محمد فقیہ الملقب قیراط، (۴)۔ابوعبداللہ جعفر خداع، ابنِ عنبہ اور رازیؒ نے پانچویں، (۵)۔حسین الکوکبی تحریر کیے ابی الفرج اصفہانی کے بقول آپ کی والدہ جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام بن امام محمد باقر علیہ السّلام کی دُختر تھیں بقول عمری آپ صاحب رُے تھے ایام مستعین باللہ میں قتل ہوئے اور کہا گیا حسن بن زید داعی الکبیر حسنی نے آپ کو تالاب میں غرق کر دیا۔[۱]

بقول ابی نصر بخاری کہ حسین بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن محمد ارقط المعروف کوکبی نے خروج کیا اور قزوین، ابہر، زنجان پر غالب آ گئے اور آپ کے ہمراہ ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس علمدار بن امیرالمومنین علیؑ نے بھی خروج کیا۔ انھوں نے طاہر بن عبداللہ بن طاہر سے جنگ کی اور ابراہیم بن محمد عباسی علوی قزوین کے موضع سنجاس میں قتل ہوئے یوں حسین کوکبی کو شکست ہوئی اور داعی الکبیر نے آپ کو قتل کر دیا۔ ابی نصر کے بقول آپ کی اولاد باقی نہ رہی۔[۲] اور ابنِ عنبہ نے بھی آپ کی اولاد نہ ہونے کا ذِکر کیا ہے۔

اوّل عبداللہ مصری بن احمد دخ بن محمد:۔ آپ کی کنیت بقول عمری ابوعلی تھی آپ کی اعقاب منتشر ہو گئی آپ کی والدہ بنان نامی بربریہ تھی۔ آپ ۲۵۲ ہجری میں مصر میں ظاہر ہوئے اور خطاب کے بعد اُٹھا لیے گئے اور سامرا لے جائے گئے۔ آپ کی ایک دُختر زینب تھی جو آپ کے ہمراہ سامراء آئیں آپ کے اہلِ عیال امام حسن عسکریؑ سے ملے امام نے انھیں رحمت اور سائے میں جگہ دی اور اپنا ہاتھ زینب بنتِ عبداللہ مصری کے سر پر پھیرا اور زینب کو اپنی انگوٹھی بھی دی وہ انگوٹھی چاندی کی تھی۔ زینب نے اس کا حلقہ بنا کر کان میں پہن لیا جب زینب فوت ہوئیں تو وہ حلقہ ان کے کان میں ہی تھا۔ زینب ۱۰۰ سال کی عمر میں فوت ہوئیں مگر ان کے بال کالے تھے اور زینب کو اس حلقے سمیت دفن کیا گیا۔[۳]

ابی نصر بخاری کے بقول عبداللہ مصری نے دینار بن عبداللہ سے ۲۵۲ ہجری میں ایام مستعین میں جنگ کی اور شکست کے بعد غائب ہوئے اور غیبت میں ہی وفات پائی آپ کی غیبت کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔ آپ کی قبر کا کسی کو معلوم نہیں، پھر کہتے ہیں مصر میں ایک قوم عبداللہ مصری سے نسب ملاتی ہے میرے نزدیک ان کا نسب غلط ہے۔[۴]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین از ابوحسن عمری، ص۳۴۲ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ، ص۵۲۔۵۱ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۳۴۲ ۴۔سر سلسلۃ العلویہ، ص۵۱

ابنِ عنبہ نے بھی ابی نصر بخاری کا بیان نقل کیا مگر جو روایات ابوالغنائم دمشقی سے فخر الدین رازی اور ابوطالب مروزی تک پہنچتی ہیں۔ اُن کے مطابق آپ کی اولاد تھی۔ ان کے مطابق آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔ حسن احول، (۲)۔ ابوجعفر محمد طالوت، (۳)۔ ابوحسن علی اور ان سب کی اولاد مصر میں ہے۔[۱]

پہلی شاخ میں ابوحسن علی بن عبداللہ مصری کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ ابوالقاسم احمد المعروف ''ابن اللقاءٗ''، (۲)۔ حسین نسابہ المعروف ''آب شناس'' اور بقول رازی ان کی اعقاب تھی۔

دوسری شاخ میں ابوجعفر محمد طالوت بن عبداللہ مصری کی اولاد سے ابی القاسم عبداللہ المعروف ''بلبلہ'' بن محسن بن عبداللہ بن محمد طالوت المذکور تھے۔

تیسری شاخ حسن احول بن عبداللہ مصری کی اولاد سے ابراہیم معدل بن محمد بن حسن بن ابراہیم بن حسن بن حسن احول المذکور تھے، مگر آج اس نسل کا کوئی دعویدار نہیں ملتا۔ واللہ اعلم

دوئم ابوجعفر محمد قیراط بن احمد دخ بن محمد:۔ بقول مروزی آپ کی والدہ رقیہ بنتِ جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفرالصادق تھیں اور آپ کی اعقاب منتشر ہوئی۔ آپ کی اولاد ایک فرزند علی المعروف ابنِ حسینیہ سے جاری ہوئی آپ کی والدہ دُختر محمد بن حسین بنفسج بن اسماعیل بن محمد بن عبداللہ باہر تھیں اور آپ کا ایک فرزند احمد بن علی بن ابوجعفر محمد قیراط المذکور تھا جو ایام معزالدولہ بن بویہ میں بغداد کا نقیب النقباء رہا بقول رازی اس کی اعقاب نہیں تھی۔ ابنِ عنبہ نے اس احمد کی کنیت ابوحسن تحریر کی بقول رازی آپ کے بھائی تھے اور ان کی اعقاب بھی تھی۔

سوئم ابوعبداللہ جعفر خداع بن احمد دخ بن محمد:۔ عمری نے آپ کی اولاد میں ایک بیٹا (۱)۔ حسین تحریر کیا جو بقول مروزی نقیب مصر تھے جب کہ رازی نے دوسرا فرزند، (۲)۔ موسیٰ ابوحسن تحریر کیا جن کی اعقاب مصر میں تھی۔ ابنِ عنبہ نے بھی اس کا ذِکر کیا ہے۔

پہلی شاخ میں حسین بن ابوعبداللہ جعفر خداع کی اولاد سے سیّد اجل عالم نسابہ نقیب مصر ابوالقاسم حسین المعروف ''ابن خداع بن جعفر بن حسین'' المذکور تھے۔

آپ کو نسب کی کتب میں ابنِ خداع نسابہ ارقطی مصری لکھا ہے۔ مروزی کے بقول نسب پر آپ کی تصانیف جید ہیں آپ اس فن کے بڑے علماء میں آتے ہیں آپ کی عقب نہیں تھی۔[۲]

جب کہ بقول ابنِ عنبہ خداع وہ عورت تھی جس نے آپ کے دادا حسین بن جعفر کی پرورش کی اور یہ گھرانہ اُس کے نام سے معروف ہوا بقول عمری آپ ابوالقاسم حسین نسابہ مصر میں پیدا ہوئے میں نے مصر میں آپ کی اولاد دیکھی ہے۔ آپ نے جید احادیث کو جمع کیا اور ابنِ شریف ابی الغنائم حسنی بصری نے مجھے بتایا کہ ان کے والد نے اُن کو بغداد میں دیکھا تھا، پھر عمری کہتے ہیں بنی خداع کی بقایا مصر میں ہے۔ میں نے ان میں سے بعض کو دیکھا ہے جو مغرب میں ہیں۔[۳]

عمری نے بنی خداع کے مصر میں بقایا ہونے کا تحریر کیا۔ تاہم اس نسل سے اپنا نسب ملانے والا بھی ہمیں نہ ملا۔ ابوالقاسم حسین نسابہ کی اُس وقت اولاد تھی جب عمری مصر گئے لیکن مروزی نے ان کی اعقاب کی نفی کی جس کا مطلب ہے کہ ان کی اولاد آگے نہ بڑھی ہوگی کیونکہ بعد میں کسی نے ان کی اولاد سے ہونے کا دعویٰ نہ کیا اور باقی بنی خداع سے بھی کوئی دعویدار نہ مِلا، دوسری شاخ سے موسیٰ بن ابوعبداللہ جعفر خداع کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ اسماعیل بن محمد بن موسیٰ المذکور تھے اور ان کی اعقاب بھی تھی معلوم پڑتا ہے کہ عمری نے ان میں سے کسی کو دیکھا ہو واللہ اعلم۔

چہارم ابوالقاسم حمزہ نقیب قم بن احمد دخ بن محمد:۔ عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔ ابوحسن علی کا ذِکر کیا ہے اور مروزی نے، (۲)۔ ابی جعفر محمد رئیس کا ذکر کیا اور ابواسماعیل طباطبائی نے ان دونوں کا ذِکر کیا۔[۴] اور ابنِ طقطقی نسابہ نے ابی جعفر محمد کو طبری تحریر کیا ہے۔ آپ جب طبرستان سے قم وارد ہوئے تو طبری زبان بولتے تھے۔ اوّل شاخ ابوجعفر محمد طبری بن ابوالقاسم حمزہ آپ اپنے والد محترم کے بعد قم کے نقیب منتخب ہوئے۔ آپ نے وادیٔ واشجان

۱۔ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۳۴ ۲۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۳۵ ۳۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۴۳ ۴۔ منتقلہ الطالبیہ، ص ۲۵۶

کا پل تعمیر کروایا وہاں چونے اور مٹی کی سرائے بنوائی آپ مقبرہ بابلان میں دفن ہوئے آپ کے دو فرزند تھے(ا)۔ابوالقاسم علی نقیب و رئیس قم، (۲)۔ابومحمد حسن۔

پہلا خاندان ابوالقاسم علی نقیب و رئیس قم بن ابوجعفر محمد طبری آپ اپنے چچا علی بن حمزہ نقیب قم کے بعد قم کے نقیب منتخب ہوئے۔ آپ ۳۴۵ ہجری میں حج پر گئے تو معزالدولہ اور سادات عراق و حجاز نے آپ کی عزت و توقیر کی اور ۳۴۶ ہجری میں واپس آئے یہاں تک کہ ۳۴۷ ہجری میں وفات پائی آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالفضل محمد سے جاری ہوئی۔بعض نے کنیت ابی جعفر بھی تحریر کی ہے۔ بقول رازی آپ عالم فاضل اور کریم تھے۔ آپ ابنِ کاکو یہ علاالدولہ کے عہد میں متولی النقابہ 'رے' تھے۔ آپ 'رے' میں فوت ہوئے اور قم میں دفن ہوئے آپ کی اعقاب میں دو پسران تھے(ا)۔سیّد اجل مرتضٰی ذوالفخرین ابوحسن مطہّر نقیب النقباء آپ شاعر تھے اور ولی نقابہ طالبیہ 'رے' تھے۔ آپ کی والدہ سکینہ بنتِ حسین بن محمد بن علی بن القاسم بن عبداللہ بن موسیٰ الکاظمؑ تھیں، (۲)۔ابومعالی حسین کمال اشرف۔

سیّد ابوطالب مروزی اور ابنِ عنبہ نے سیّد مرتضٰی ابوحسن مطہّر کے نسب میں ایک پشت زیادہ تحریر کی۔ ان کے بقول سیّد مرتضٰی بن ذکی ابوحسن علی بقم بن ابی جعفر محمد بن ابی القاسم علی نقیب بن ابی جعفر محمد بن حمز النقب قم المذکور تھے اور مہدی رجائی نے بھی یہی تحریر کیا شجرۃ المبارکہ میں ایک پشت کم تحریر ہے۔

سیّد مرتضٰی مطہّر بن ذکی ابوحسن علی بن ابی جعفر (ابی الفضل) محمد کی اولاد ایک فرزند ابوالفضل محمد شرف الدین سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند عزالدین علی سے جاری ہوئی جن کی والدہ دُختر نظام الملک تھیں۔

عزالدین علی بن شرف الدین ابوالفضل محمد کے دو فرزند تھے(ا)۔مطہّر، (۲)۔سیّد اجل الکبیر شرف الدین ابوالفضل محمد آپ کی والدہ سلطان سنجر بن ملک شاہ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔

بقول رازیؔ میں نے سنا ہے کہ سلطان سنجر اپنی پھوپھی کے پاس آیا اور اس کے لیے ملتمس ہوا تو اس کی پھوپھی نے کہا میں نے اپنی بیٹی کی شادی عزالدین علوی سے کردی ہے اور یہ اس کا فرزند ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تم اس کی تعظیم بیان کرو (کیونکہ آلِ رسولؐ ہیں) سلطان سنجر ان کو سلاجقہ کے بچوں کے سامنے تعظیماً پیش کرتے۔[ا]

اس شرف الدین ابوالفضل محمد بن عزالدین علی کی اولاد میں صرف ایک بیٹا تھا۔عزیزالدین یحییٰ جن کو خوازم شاہ نے قتل کیا۔

بقول رازی میں نے سنا ہے کہ شرف الدین ابوالفضل محمد کی اولاد میں صرف دُختران تھیں، جب ان کی بیوی حاملہ ہوئیں تو انھوں نے خواب میں رسول خداؐ کو دیکھا اور فرزند کی بشارت پائی شرف الدین نے اس کا نام پوچھا تو بتایا اس کا نام یحییٰ ہے اور جب سیّد شرف الدین خوش ہوئے انھیں معلوم ہو گیا کہ ان کے ہاں اس بار لڑکا ہی ہوگا اور یحییٰ کا بعد میں ابوالقاسم علی نامی بھائی بھی ہوا۔فخرالدین رازی کہتے ہیں جب خوارزم شاہ نے سیّد عزالدین یحییٰ کو قتل کیا تو میں سمجھ گیا کیونکہ رسول پاک ﷺ نے ان کا نام یحییٰ رکھا تھا۔اس لیے حضرت یحییٰ علیہ السّلام کو قتل کیا تو میں سمجھ گیا کیونکہ رسولِ پاک نے ان کا نام یحییٰ رکھا تھا۔اس لیے حضرت یحییٰ کی طرح ان کا بھی قتل ہوا۔سیّد عزالدین یحییٰ بن شرف الدین ابی الفضل محمد بن عزالدین علی کی اولاد میں تین فرزند تھے(ا)۔رئیس شرف الدین محمد جو نقیب النقباد بغداد تھے اور باقی دو کے نام میں (رازی) نہیں جانتا۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ ناصر بن مہدی حسنی کے ساتھ نقابہ الطالبین بغداد میں،صاحب اختیار تھے پھر ناصر بن مہدی حسنی نے وزارت کے لیے امرِ نقابت سیّد شرف الدین محمد کے لیے چھوڑ دی (۲)۔علی علاء الدین نقیب 'رے' قم و مازندران ان کا ذِکر سیّد نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور یہ علی علاء الدین بن سیّد عزالدین یحییٰ سیّد کبیر جلیل القدر تھے۔ حج کے لیے بغداد سے گزرے بمطابق سنہ ۵۳۳ ہجری اور سلطان محمد بن محمود بن ملک شاہ کی صحبت اختیار کی آپ کی اولاد میں ایک فرزند مرتضٰی نقیب قم تھا اور ان کے آگے تین فرزند تھے۔(ا)۔علی جس کی والدہ علویہ تھیں، ان کو ابنِ مہنا نے قم میں دیکھا، (۲)۔علی شمس الدین ان کو بھی ابنِ مہنا نے دیکھا، (۳)۔شمس الدین تاج الدین ان کو ابنِ مہنا نے ہمدان میں دیکھا۔

---
ا۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۳۲

پھر سیّد ابوالقاسم علی بن شرف الدین ابی الفضل محمد بن عزالدین علی کی اولاد میں ایک فرزند شرف الدین محمد تھا جو سیّد اجل المفید ملک النقباء تھا جس کی ولادت ۵۰۴ ہجری میں ہوئی آپ کی والدہ عائشہ بنت سلطان الپ ارسلان محمد بن جعفر بیگ الملک بن داؤد بن میکائیکل سلجوقی تھیں۔

دوسرا خاندان ابومحمد حسن بن ابوجعفر محمد طبری بن حمزہ نقیب قم کی اولاد سے ابوابراہیم عبداللہ بن علی بن محمد بن علی بن حسن المذکور تھے جن کی والدہ مرتضٰی المطہر کی بہن تھیں۔

دوسری شاخ ابوحسن علی بن ابوالقاسم حمزہ نقیب قم بن احمد دخ بقول فخرالدین رازیؔ آپ اعقاب میں آٹھ پسران تھے(۱)۔ابومحمد حسن المعروف عزیزی،(۲)۔محسن،(۳)۔حسکہ،(۴)۔ابوالفضل محمد،(۵)۔جعفر،(۶)۔حسین،(۷)۔حمزہ،(۸)۔احمد، اور ان سب کے اعقاب تھے۔ پہلا خاندان ابومحمد حسن عزیزی بن ابوحسن علی کا ایک فرزند بقول فخرالدین رازی(۱)۔امیرکا تھا جب کہ رجائی نے دوسرا ابوالقاسم عبداللہ بھی تحریر کیا ہے۔ ان میں امیرکا بن ابومحمد حسن عزیزی کی اولاد سے حمزہ بن ابومحمد بن امیرکا المذکور تھا جو سیّد مرتضٰی کا رے میں وزیر تھا اور ابوالقاسم عبداللہ بن ابومحمد حسن عزیزی کی اولاد سے ابی القاسم سیّد مطہّر بقم بن حسن خورشید بن ابوالقاسم عبداللہ المذکور تھا۔

دوسرا خاندان حسین بن ابوحسن علی کی اولاد سے ابی عبداللہ حسین بن محمد بن حسین المذکور تھے جو قم سے آبہ منتقل ہوئے۔

## ۱۳۴۔نسل حسین بنفسج بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر

بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد میں(۱)۔علی درج تھے بقول ابنِ دینار نسابہ کہ علی بن حسین بنفسج بن اسماعیل کی اولاد تھی(۲)۔عبداللہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، (۳)۔عباس، (۴)۔عبداللہ جو اشنانی نسابہ نے بیان کیا، (۵)۔محمد، (۶)۔زینب، (۷)۔اسماعیل، (۸)۔احمد، (۹)۔عبداللہ ان میں احمد بن حسین بنفسج بقول عمری شیراز میں تھے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کا ایک فرزند محمد تھا۔[۱]

لیکن ان کی اولاد بعد کے کسی نسابہ نے بیان نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے انقرض ہوئے جمہور نسابین نے حسین بنفسج کی اولاد دو پسران سے بیان کی۔(۱)۔عبداللہ اکبر،(۲)۔اسماعیل درخ۔

بیت اوّل عبداللہ اکبر بن حسین بنفسج:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے،(۱)۔محمد جن کی اعقاب نہیں تھی،(۲)۔علی، (۳)۔ابوالقاسم حمزہ اخرس اطروش اور ان میں سے ہی آپ کی اولاد باقی رہی۔

بطن اوّل علی بن عبداللہ اکبر بن حسین بنفسج رازی نے آپ کو علی دردار لکھا اور مروزیؔ نے آپ کو علی سردار تحریر کیا۔ آپ 'رے' میں تھے، بقول رازیؔ آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں 'رے' اور شیراز میں ہے اور مروزیؔ نے ان کی اعقاب 'رے' میں ہونے کی نشاندہی کی ہے بقول ابوالحسن عمری آپ کی اولاد سے ابوجعفر محمد بن حسین بن علی المذکور تھے تاہم بعد کے نسابین نے ان کی اولاد نہیں لکھی واللہ اعلم۔

بطن ثانی ابوالقاسم حمزہ اخرس اطروش بن عبداللہ اکبر بن حسین بنفسج بقول رازیؔ آپ کی اولاد ''بنی اطروش'' سے معروف ہے۔ سیّد صفی الدین محمد با بن طقطقی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ابوالفضل علی تحریر کیا ہے اور اس کا ایک فرزند ابی حسن محمد نقیب رے تھا اور اس ابی حسن محمد بن ابوالفضل علی بن حمزہ اطروش المذکور کے چار فرزند تھے،(۱)احمد،(۲)۔محسن،(۳)۔علی،(۴)۔حسن۔

اوّل احمد بن ابی حسن محمد نقیب رے:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کی اولاد سے موسیٰ بن محمد ناصرالدین بن مانکدیم بن ابی عبداللہ بن احمد المذکور تھے۔

دوئم محسن بن ابی حسن محمد نقیب کی اولاد میں محمد ناصرالدین بن احمد بہاء الدین بن ابی القاسم بن حمزہ بن احمد بن محسن المذکور تھے۔ ابن مہنا عبیدلی نے ان کو قم میں دیکھا تھا۔ سوئم حسن بن ابی حسن محمد نقیب کی اولاد سے حمزہ بن حسن بن محمد بن حسن المذکور تھے۔ ابن مہنا کہتے ہیں آپ رے اور قم کے والی تھے۔

چہارم علی بن ابی حسن محمد نقیب:۔ کی اولاد میں ایک فرزند حمزہ تھا۔[۲]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۴۱ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۲۲۶

بیت ثانی اسماعیل درخ بن حسین بنفسج:۔ بقول عمری نسابہ علوی عمری آپ کی والدہ آپ کے والد کی چچازاد تھی آپ کی ایک دُختر خدیجہ اور تین پسران (۱)۔محمد، (۲)۔حسین، (۳)۔علی تھے اور ان سب کی والدہ ان کے والد کی چچازاد فاطمہ بنتِ محمد اکبر بن اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ بن امام زین العابدین تھیں۔ان میں علی بن اسماعیل درخ کی بقول عمری ان کی اعقاب کا ذِکر نہیں ہوا کہ ان کی اعقاب تھی اور محمد بن اسماعیل درخ اشنانی نے ان سے روایت کی کہ ان کے دو فرزند تھے جن کی اولاد میں دُختران تھیں۔ یوں اسماعیل درخ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند سے جاری ہوئی۔

بطن حسین بن اسماعیل درخ عمری نے آپ کو حسین الکوفی کہا ہے اور آپ کی اکثر اولاد عبداللہ سے ہے۔اس عبداللہ بن حسین الکوفی کی اولاد میں صاحب اصیلی نے تین پسران تحریر کیے (۱)۔حسین جس کا ایک فرزند محمد تھا، (۲)۔اسماعیل اس کا بھی ایک فرزند محمد تھا، (۳)۔ابوالفتح محمد استر آباد۔

اور ابنِ عنبہ نے عبداللہ بن حسین الکوفی کے فرزند حمزہ اصم اور علی دردار تحریر کیے جب کہ ابوالغنائم دمشقی کی روایت جو مروزی اور رازیؒ نے نقل کیں اُن میں علی دردار بن عبداللہ اکبر بن حسین بنفسج تھا، یہاں پر عمری، طقطقی، مروزی اور رازی ایک موقف پر ہیں جب کہ ابنِ عنبہ کا طرزِ بیان الگ ہے۔

تاہم ان نسلوں کی زیادہ تفصیل آج کے دور میں ہمیں نہیں ملتی ان سے منسوب جن حضرات کا نسب ہم تک پہنچا وہ اصولی قاعدے کے مطابق نہیں۔ایک نسل کا ذِکر صاحب سراج الانساب نے محمد بن حمزہ اطروش تک منتہی ہونے والے نسب کے طور پر کیا تاہم حمزہ اطروش کے محمد نامی فرزند کی اولاد نہیں تھی گو کہ بلدی شُہرت یا کسی اور وجہ سے مہدی رجائی نسابہؒ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

## ۱۲۵۔نسل عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین علیہ السّلام

بقول عمریؒ آپ کی کنیت ابوحفص تھی آپ ۶۵ سال زندہ رہے بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا آپ زید شہید کے مادری پدری بھائی تھے اور ان کی والدہ جیدا تھیں۔ آپ زید سے عمر میں چھوٹے تھے۔ آپ محدث فاضل اور ولی صدقات علی علیہ السّلام تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ کی کنیت ابوعلی تھی، پھر عمری کہتے ہیں کہ میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی بیان کرتے ہیں کہ ابوالفرج اصفہانی نے بیان کیا کہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے ایک جاریہ امام زین العابدینؑ کو ہدیہ دی، جن کی اولاد سے عمر، زید، علی (اصغر) اور خدیجہ تھیں۔

بقول ابوالحسن عمری نسابہ عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ کی پندرہ اولادیں تھیں، جن میں سے پانچ دُختران تھیں (۱)۔محسنہ، (۲)۔سیّدہ، (۳)۔اُمِ حبیب، (۴)۔عبدۃ، (۵)۔خدیجہ اور پسران میں (۱)۔جعفر الاکبر المعروف بنین آپ کی والدہ نوفلیہ تھیں اور یہ محترمہ اُمِ اسحاق بنتِ محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب تھیں۔جعفر اکبر انقرض ہوئے (۲)۔جعفر اصغر، (۳)۔اسماعیل ابنِ عمر یہ انقرض ہوئے، (۴)۔موسیٰ اکبر، (۵)۔موسیٰ اصغر، (۶)۔حسن جن کا ایک فرزند علی ہوا پھر انقرض ہوئے، (۷)۔ابوعمر ابراہیم کہا جاتا ہے آپ حسن نام سے معروف تھے، (۸)۔علی اکبر آپ نے امام جعفر الصادق علیہ السّلام سے احادیث روایت کیں۔ آپ کی اعقاب نہیں تھی، (۹)۔محمد اکبر آپ کی ذیل مدینہ میں منتشر ہوئی اور ظن کیا جاتا ہے انقرض ہوئے آپ کا ایک فرزند عمر تھا جو کہ دانشمند تھا اور اُم الولد سے تھا، (۱۰)۔علی اصغر صاحب حدیث آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور بقول عمری آپ کی اولاد آج تک جاری ہے۔[ا]

رازی نے عمر الاشرف کی اولاد دو پسران سے ہونا تحریر کیا (۱)۔علی اصغر، (۲)۔محمد اکبر المعروف مضیاف عمری نے ان کو انقرض ہونے کا ظن کیا اور مروزی کے بقول یہ "فی صحیح" ہیں۔ اسی طرح تہذیب الانساب کے قدیم نسخے میں بھی محمد اکبر المعروف مضیاف کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا گیا اور بابن طقطقی نسابہ نے ان کی اعقاب سے علی بن محمد بن عمر بن محمد اکبر المذکور کا تذکرہ کیا۔ تاہم ابنِ عنبہ نے ان کو صاحبِ اعقاب حضرات میں شمار نہیں فرمایا ان کے بارے میں سب سے جامع قول عمری کا ہے کہ ان کی اعقاب مدینہ میں منتشر ہوئی اور ظن کیا جاتا ہے آپ انقرض ہو گئے یوں عمر الاشرف بن امام سجادؑ کی

ا۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۴۵۔۳۴۴

اولادصرف ایک فرزند علی اصغر سے جاری ہوئی۔علی اصغر بن عمرالاشرف کی اولاد سے بقول عمری نسابہ آپ کی چھے دُختران تھیں جن میں ایک علیہ تھی آپ کی شادی عمر بن محمد بن عمراطرف بن امام علی سے ہوئی تھی اور آپ کا بیٹا ابراہیم پیدا ہوا۔

علی اصغر بن عمر اشرف کے پسران میں سے چھے کی اعقاب نہیں تھی (ا)۔موسیٰ، (۲)۔حسین، (۳)۔زید، (۴)۔محمد الملقب کباشہ، (۵)۔جعفر، (۶)۔عبداللہ یعنی ان حضرات کی اعقاب نہ رہی۔ان میں اوّل موسیٰ بن علی اصغر بن عمر اشرف:۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ مراکش چلے گئے بقول ابوحسن اشنانی آپ کی پانچ دُختران اور تین پسران احمد، محمد اور علی تھے، مگر ان کی اولاد کا ذِکر بعد کے نسابین نے نہیں کیا شاید انقرض ہو گئے ہوں۔

دوئم عبداللہ بن علی اصغر بن عمر اشرف بقول ابی الغنائم محمد نسابہ عمری اور شیخ شرف عبید لی آپ کے تین فرزند تھے محمد، قاسم اور زید۔[ا]

بقول عمری، ابنِ عنبہ، مروزی علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔قاسم، (۲)۔عمرالشجری، (۳)۔ابو محمد حسن۔

بیت اوّل قاسم بن علی اصغر بن عمرالاشرف بقول عمری آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔آپ شاعر تھے اور بغداد میں مخفیانہ زندگی گزاری آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا بقول ابوالفرج اصفہانی آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔

آپ کی والدہ صفیہ بنتِ موسیٰ بن عمرالاشرف بن امام زین العابدین تھیں۔بقول ابنِ عنبہ نسابہ بمطابق نص شیخ سیّد جلال الدین بن عبدالحمید بن تقی نسابہ آپ انقرض ہوئے اور آپ کا لقب صوفی تھا کیونکہ آپ صوف کا لباس پہنتے تھے آپ نے معتصم عباسی کے دورِ حکومت میں طالقان سے خروج کیا اور جو چار مہینے تک قیام رہا پھر عبداللہ بن طاہر سے جنگ ہوئی اور آپ کو پکڑ کر بغداد معتصم کے پاس بھیج دیا گیا۔[۲]

آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے۔آپ کی عمر ۵۳ سال تھی۔آپ کی اولاد سے بقول عمری (ا)۔قاسم، (۲)۔احمد درج تھے، (۳)۔حسین شعرانی، ’رے‘ میں اولاد شیراز میں، (۴)۔علی آپ کو ابنِ محمدیہ کہا گیا۔آپ رے میں تھے آپ کی اولاد ’رے‘ اور قم میں رہی، (۵)۔جعفرالصوفی عمری کے زمانے تک یہ اولاد ممکن ہے مگر بعد کے نسابین نے آپ کو انقرض لکھا ہے۔یعنی ابوجعفر محمد بن قاسم انقرض ہوئے بقول مروزی نسابہ کہ آپ کی اعقاب نہیں تھی اور بقول فخرالدین رازی کہ آپ کی اعقاب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انقرض ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی بقایا طبرستان میں ہے۔اِسی طرح جلال الدین ابنِ عبدالحمید بن تقی نسابہ نے بھی ان کو انقرض تحریر کیا اور ان کی اولاد ہونے کا آج تک کوئی دعویدار سامنے نہیں آیا اِس لیے قوی اِمکان ہے یہ بیت منقرض ہوا ہے کیونکہ ان کی خبر بعد کے نسابین نے نہیں دی بیت ثانی عمرالشجری بن علی اصغر بن عمرالاشرف:۔بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔آپ کی چار اولادیں تھیں (ا)۔عبدۃ، (۲)۔زینب، (۳)۔علی آپ کا ذِکر۔ابواسماعیل طباطبائی نے بھی کیا (۴)۔ابوعبداللہ محمد اکبر آپ کی والدہ زہریہ قریشیہ تھیں جو عبدالرحمان بن عوف کی اولاد سے تھیں۔

بطن اوّل علی بن عمرالشجری:۔سیّد مروزی کے بقول آپ کی اولاد میں (ا)۔حسین طبرستان میں، (۲)۔ابوعلی احمد صاحب خال نقیب قم اور ان دونوں کی اعقاب تھی، پھر کہتے ہیں بعض مراوزہ اپنا نسب صاحب خال تک لگاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔واللہ اعلم۔[۳]

سیّد ابنِ عنبہ نسابہ نے احمد صاحب خال نقیب قم بن علی کو احمد بن علی بن محمد اکبر بن عمرالشجری تحریر کیا ہے۔

اوّل احمد بن علی بن عمرالشجری آپ کی اولاد ے بقول عمری بنو کر دی تھی جو ابوطالب محمد، مقیم واسط بن علی بن حسن بن احمد المذکور تھے۔آپ ملاح تھے۔

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد اکبر بن عمرالشجری:۔نسابہ عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (ا)۔علی کا ذِکر کیا ہے۔رجائی نے ایک فرزند، (۲)۔حسن کا ذِکر بھی کیا اور ان دونوں کی والدہ دُختر موسیٰ بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السّلام تھیں اور ابنِ عنبہ نے (۳)۔عمرالثالث کا بھی ذِکر کیا ہے۔

ا۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۴۶۔۳۴۵ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۰۶۔۳۰۵ ۳۔الفخری فی انصاب الطالبین، ص ۳۸

اوّل علی بن ابوعبداللہ محمد اکبر بن عمر الشجر ی:۔ابنِ عنبہ نے آپ کا فرزند احمد صاحب خال تحریر کیا ہے جو کہ قم کے نقیب تھے اور ان کا ذِکر پہلے علی بن عمر الشجری کے اعقاب کے عنوان سے ہو چکا اور ان کی اولاد قم میں کثیر تھی بقول ابنِ مہنا میں نے قم میں ان کی اولاد سے ایک جماعت کو دیکھا ہے، (۲)۔حسین الشجری آپ کا ایک فرزند جعفر تھا جس کی بقول ابنِ عنبہ عقب تھی۔پہلی شاخ احمد صاحب خال بن علی بن ابوعبداللہ محمد اکبر کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند۔

ابومحمد حسن القمی تھا اور دوسرے فرزند کا ذِکر منتقلہ الطالبیہ میں،(۲)۔عبداللہ تھے جن کو رجائی نے ابوطالب عبیداللہ تحریر کیا۔

پہلا خاندان ان میں ابومحمد حسن قمی بن احمد صاحب خال کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ دو فرزند تھے(۱)۔ابوعلی احمد،(۲)۔ابوجعفر محمد شعرانی آپ درب نخیلہ بغداد میں تشریف لائے آپ کی اولاد میں بقول عمری کئی بیٹے تھے اور آپ کی دو دُختران تھی ایک کی شادی دیلمی سے ہوئی اور دوسری کی شادی ترکی سے ہوئی۔[۱]اور اس ابوجعفر محمد الشعرانی کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ شرف الدین احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن حسن بن علی بن احمد بن حمزہ بن احمد بن ابوجعفر محمد الشعرانی المذکور تھے۔

الشیخ رضی الدین بن قتادہ حسنی کہتے ہیں۔میں نے اس (شرف الدین احمد) کو مشہد میں زائرین کے ساتھ دیکھا اور اس سے اس کے بیٹوں کا نسب اخذ کیا، پھر ابوعلی احمد بن حسن قمی کے اعقاب میں محسن المعروف فضلان تھا جس کی اولاد تھی۔

دوسرا خاندان ابوطالب عبیداللہ (عبداللہ) بن احمد صاحب خال نقیب قم آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین المعروف ''ابن اُمِ احمد''، (۲)۔ابوحسین علی۔

دوئم عمر ثالث بن ابوعبداللہ محمد اکبر بن عمر الشجری آپ کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ حسن بن علی بن عمر الربیع بن حسین بن محمد بن عمر الثالث المذکور تھے۔

## ۱۳۶۔نسل ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام

بقول عمری آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور آپ محدث تھے۔آپ کی والدہ اُم نوفل عبداللہ بن عمر عبدری تھیں۔آپ کی اولاد تمام نسابین کے مطابق تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ ابوحسن علی عسکری ،(۲)۔جعفر دیباجہ،(۳)۔ابوجعفر محمد بقول سیّد یحییٰ نسابہ عقیقی ان تینوں کی والدہ اُم علی بنت محمد بن عون بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی علیہ السّلام تھیں اور رازی نے علیہ بنت محمد بن عون ایضاً تحریر کی ہیں۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن ابومحمد حسن:۔ بقول عمری آپ نے رے میں خروج کیا اور گرفتار ہو کر محمد بن طاہر کی قید میں چلے گئے حتیٰ کہ نیشاپور میں وفات پائی۔عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند احمد کا ذِکر کیا ہے۔رازی نے آپ کی کنیت ابوجعفر لکھی ہے اور کہا کہ آپ (۱)۔ابوجعفر احمد اعرابی تھے آپ کی والدہ اُمِ علی بنت ابراہیم بن محمد بن القاسم بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی علیہ السّلام تھیں۔

جب کہ ابنِ عنبہ نسابہ حسنی نے دوسر فرزند(۲)۔محمد اخرس کا ذِکر بھی کیا ہے۔

بطن اوّل ابوجعفر احمد اعرابی بن ابوجعفر محمد:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی جس نے 'رے' پر خروج کیا اور غالب آ گیا پھر عبدالعزیز بن دلف نے آپ کو قتل کیا اور یہ معتمد کا زمانہ تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ ایام مستعین میں ایک جنگ کے دوران قتل ہوئے مگر اوّل روایات درست ہے۔

پھر عمری نسابہ کہتے ہیں اس محمد کی اولاد میں ابوحسین احمد الطبری تھے جن کا قتل بغداد میں نہر عیسیٰ پر ہوا اور یہ شیخ شرف عبیدلی کا قول ہے کہ ان کی بقیہ تھی۔[۲]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۴۶ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۴۷

رازی کہتے ہیں کہ محمد بن احمد اعرابی کی اعقاب مختلف فیہ ہے۔شیخ شرف، سیّد ابوالغنائم اور سیّد ابواسماعیل طباطبائی نے ان کی اعقاب ثابت کی۔رازی اور مروزی نے ان کی اولاد میں ایک فرزند حسن تحریر کیا۔یوں عمری اور رازی و مروزی کی روایت کو جمع کر کے دو فرزند بنتے ہیں(ا)۔ابوحسین احمد، (۲)۔حسن۔

اوّل ابوحسین احمد طبری بن محمد بن احمد اعرابی کی اولاد سے امیر علی رضا مشہدی بن محمد رضا بن علی رضا بن عبدالعزیز بن احمد بن یحییٰ بن علی بن حسن بن یحییٰ بن احمد بن جعفر بن علی بن محمد بن مانکدیم بن محمد بن ابوحسین احمد طبری المذکور تھے۔

دوئم حسن بن محمد بن احمد اعرابی کی اولاد میں بقول رازی و مروزی علی بن محمد بن حسن المذکور تھے آپ کی اولاد چار پسران سے تھی(ا)۔ابویعلیٰ حمزہ، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ابوجعفر محمد، (۴)۔ابوالفضل زید اور ان کی اعقاب جیلان، اصفہان، دیلم اور قزوین میں ہے۔[۱]

بقول مروزی ان میں ابوجعفر محمد بن علی کا ایک فرزند ابوحسن احمد العالم المتسطیر باللہ قزوین میں تھا اور دیلم میں ظاہر ہوا اس کی اعقاب قزوین میں تھی۔[۲]

بیت ثانی جعفر دیباجہ بن ابومحمد حسن:۔آپ کی کنیت ابولقاسم تھی۔بقول عمری نسابہ ایام مامون رشید میں آپ صدقات المدینہ کے ولی تھے آپ کا لقب دیباجہ تھا۔آپ کی والدہ محمد یہ یعنی محمد حنفیہ بن امام علی علیہ السّلام کی اولاد سے تھی جن سے طاہر بن محمد نفس ذکیہ بن عبداللہ محض آپ کے مادری بھائی تھے اور رازی کے بقول آپ خلیفہ مامون کے ایام میں ولی امارۃ المدینہ تھے اور آپ کی والدہ علیہ بنتِ محمد بن عون بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علیؑ تھیں۔

آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی۔مروزی کے بقول آپ کا لقب ناصر دین اللہ تھا۔آپ نے مستعین باللہ کے زمانے میں 'رے' کے مقام پر خروج کیا اور بقول رازی آپ نے 'رے' پر خروج کیا اور غالب آ گئے اور گرفتار ہوئے تو محمد بن طاہر کے پاس نیشاپور لے جائے گے جہاں آپ کو قید کیا گیا اور قید میں ہی آپ نے وفات پائی۔آپ کو مقبرہ اُمراء میں دفن کیا گیا اور یہ خروج مستعین باللہ کے زمانے میں ہوا تھا۔[۳]

یہی واقعہ ابوالحسن عمری نسابہ نے ابوجعفر محمد بن ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف سے منسوب کیا۔ابوجعفر محمد بن جعفر دیباجہ کی اولاد ایک فرزند حسن المعروف ''ابنِ میمونہ'' سے جاری ہوئی اور یہ میمونہ جو آپ کی والدہ تھیں سیّد ناصر الکبیر اطروش کی بہن تھیں اور حسن بن محمد بن جعفر دیباجہ کا ایک فرزند ابوجعفر محمد فارس تھا جو ناصر الکبیر کا داماد تھا اور اس محمد فارس کے پانچ فرزند تھے(ا)۔ابویعلیٰ حمزہ طبرستان، (۲)۔ابوعبداللہ جعفر جرجان میں، (۳)۔مہدی آپ کی والدہ ناصر الکبیر کی دُختر تھی، (۴)۔علی، (۵)۔احمد اور ان کی اعقاب 'رے، بغداد، طبرستان، اہواز اور تستر میں ہیں۔[۴]

بطن اوّل ابی یعلیٰ حمزہ ستین بن ابوجعفر محمد الفارس بن حسن بقول عمری آپ کے دو پسران تھے(ا)۔ابوجعفر محمد قزوینی نقیب بصرہ، (۲)۔ابوالفضل محمد آپ کو ابنِ ستین کہا جاتا تھا آپ کی اعقاب بغداد میں رہی۔ان میں سے زہوان بن محمد مرتضیٰ بن عبدالعزیز بن یحییٰ بن ابوجعفر محمد قزوینی المذکور تھے ان کی اولاد بغداد میں تھی جن کو ''بنوزہوان'' کہا جاتا ہے۔

بطن ثانی احمد بن محمد الفارس بن حسن آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی آپ کی اولاد ابی حرب محمد سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں دو پسران تھے (ا)۔ابوحسین مہدی الشریف جلیل خوزستان میں، (۲)۔ابوعلی احمد ذوالرفعتین ان دونوں کی اولاد اہواز اور خوزستان میں ہیں۔

اوّل مہدی ابوحسین بن ابی حرب محمد کی اولاد سے ابی الفتح محمد معین الدین حسینی المعروف دہلی خوزستانی بن جمال الدین عزالشرف بن ابی المکارم حسن بن داؤد جمال الدین بن ابی الفتح عزالشرف بن حسین بن داعی بن مہدی المذکور ہے۔

## ۱۳۷۔نسل ابوحسن علی عسکری بن ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ

بقول عمری آپ کو ابن معقدہ بھی کہا جاتا ہے۔آپ کی والدہ محمد حنفیہ کی اولاد سے تھیں۔عمر بن فرج آپ کو مدینہ سے عراق لے گیا جہاں آپ کی وفات ۷۷سال کی عمر میں ہوئی بقول عمری آپ کی اولاد میں(ا)۔محمد کہا جاتا ہے کہ درج تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ان کی فاطمہ نام کی دُختر تھی،

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۴۰۔۱۳۹ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۳۷ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۴۰ ۴۔الشجرہ المبارکہ،ص ۱۴۰

(۲)۔ابوعلی احمد الصوفی الفاضل مصری آپ کی اولاد تھی،(۳)۔ابوعبداللہ حسین الشاعر محدث المعروف زیدی مصری عمری کہتے ہیں۔ابی الغنائم حسنی کے نسخے میں ابنِ خداع نسابہ سے ہے کہ آپ کی وفات ۳۱۲ ہجری میں ہوئی،(۴)۔ابومحمد حسن اطروش المعروف ناصرالکبیر آپ شاعر فقیہ اور مصنّف تھے بقول ابوالغنائم عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، آپ بلاد دیلم میں سنہ ۲۹۰ ہجری میں داخل ہوئے ہوشم میں قیام کیا اور پھر طبرستان میں خروج کیا ایک بڑی فوج آپ کے ہمراہ تھی سن ۳۰۱ ہجری میں صعلو کا سامانی سے جنگ ہوئی اور طبرستان پر آپ کی حکومت قائم ہوئی۔ آپ کی وفات شعبان ۳۰۴ ہجری میں ہوئی۔ بقول ابوالحسن عمری ابی القاسم ابنِ خداع نسابہ مصری حسینی پر ابی الغنائم حسنی کے تعلیق میں شبل بن تکین باہلی نسابہ سے خبر ہے کہ رافع بن ہرثمۃ نے ناصر اطروش کو کوڑوں سے مارا حتیٰ کہ آپ کی سماعت ختم ہوگئی۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ زیدیوں کے امام تھے اور دیلم پر حکمران تھے اور صاحبِ مقالہ تھے۔ زیدیوں میں ناصریہ آپ سے منسوب ہیں۔ آپ محمد بن زید الداعی حسنی کے ساتھ طبرستان میں تھے۔ آپ نے ارض دیلم میں چودہ سال اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کو مسلمان کیا۔ آپ کی وفات آمل میں ہوئی ۳۰۶ ہجری کے مطابق آپ کی وفات ہوئی اور اُس وقت آپ کی عمر ۹۹ برس تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ ۹۵ برس تھی۔

بیت اوّل ابوعلی احمد الصوفی بن ابوحسن علی عسکری:۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی،(۲)۔جعفر،(۳)۔حسین امیر،(۴)۔عبداللہ (۵)۔محمد موسوس آپ کی اعقاب مصر میں ہے۔

بطن اوّل محمد موسوس بن ابوعلی احمد صوفی بن علی عسکری آپ کی کنیت ابوطاہر تھی۔ آپ کی اولاد کا ذِکر سیّد احمد کیا نسابہ صاحب سراج الانساب نے کیا کہ آپ کی اولاد میں السیّد حسیب النسیب العامل الکامل قاضی امیر نظام الدین عبدالحیٔ استر آبادی بن السیّد کمال الدین عبدالوہاب بن علی بن مجد الدین بن فخر الدین بن محمد بن حسن بن ناصر بن حسن بن حسین بن جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد الموسوس المذکور تھے۔

بطن ثانی حسین الامیر بن ابوعلی احمد صوفی بن علی عسکری کی اولاد سے ابی حسن علی الشجری المتکلم نیشاپوری متوفی سنہ ۵۵۰ ہجری بن خلیفہ بن محمد بن حسن بن حسین الامیر المذکور تھے۔

بیت ثانی ابوعبداللہ حسین شاعر زیدی بن ابوحسن علی عسکری۔

بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد میں سات معقبون تھے(۱)۔ابوجعفر محمد طبرستان میں،(۲)۔ابوحسین عبداللہ طبرستان میں،(۳)۔ابوابراہیم اسماعیل آپ کی اعقاب مصر میں،(۴)۔ابوالقاسم عبداللہ آپ کی عقب کثیر تعداد میں مصر میں ہے،(۵)۔ابوحسن احمد طبرستان میں اعقاب مصر میں، (۶)۔ابوالطیب علی احول عقب مصر میں،(۷)۔ابواحمد ابراہیم، آپ کو ابواسحاق صوفی الفقیہ، المعروف ''زیدی'' بھی کہا گیا آپ کی اعقاب بھی تھی اور رازی نے (۸)۔ابوطالب زید،(۹)۔جعفر الثائر بھی تحریر کیے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ جعفر ثائر بن محمد بن حسین زیدی المذکور تھے۔

پھر رازی کہتے ہیں کہ یہ تمام طبرستان میں تھے۔ صرف علی احول مصر میں تھے اور ان کی اعقاب بھی مصر میں تھی اور ابنِ عنبہ نے ان میں سے صرف چار کا ذکر کیا ہے۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد بن ابوعبداللہ حسین زیدی آپ کا ایک فرزند(۱)۔ابوالفضل جعفر الثائر فی اللہ تھا جس نے دیلم میں خروج کیا اور طبرستان پر حکومت کی اور دوسرا فرزند(۲)۔ہارون طبرستان میں تھا جس کی اولاد بھی تھی اور ابنِ عنبہ نے تیسرا،(۳)۔ابوطالب موسیٰ اور چوتھا،(۴)۔حسین کا ذِکر بھی کیا۔

اوّل ابوالفضل جعفر الثائر بن ابوجعفر محمد:۔ آپ آئمہ زیدیہ میں سے ایک تھے بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسین مہدی القائم بالحق،(۲)۔ابوالقاسم حسین الامیر المکحول،(۳)۔ابومحمد حسن امیر کا داعی الی الحق اور ان حضرات کی اعقاب جیلان اور طبرستان میں تھیں۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۵۰۔۳۴۹

پہلی شاخ ابوالقاسم حسین الامیر المکحول بن ابوالفضل جعفر الثائر کی اولاد سے عرب شاہ بن محمد بن علی بن محمد بن مہدی بن زید بن ناصر بن ابوالقاسم حسین امیر المکحول المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں ابومحمد حسن امیر کا بن ابوالفضل جعفر الثائر کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابی حرب محمد، (۲)۔ابوالفضل ثائر باللہ آپ بلادِ جیلان پر نقیب تھے۔

دوئم موسیٰ بن ابوجعفر محمد:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے مہدی بن علی بن موسیٰ المذکور تھے۔

سوئم ہارون بن ابوجعفر محمد:۔کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ حسین امیر کا تھے۔،

بطن ثانی عبداللہ ابوالقاسم بن ابوعبداللہ حسین شاعر زیدی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند ابوعلی محمد تھا جو فقیہ الزیدی المتکلم تھا اور کتابوں کا مصنّف بھی تھا۔

بطن ثالث ابوحسن احمد بن ابوعبداللہ حسین الشاعر زیدی:۔آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ علی بن حسن الصالح بن محمد بن احمد بن ابی محمد حسن بن ابوحسن احمد المذکور تھے۔

بیت ثالث ابومحمد حسن اطروش ناصر کبیر بن علی عسکری بن ابومحمد حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام مروزیؔ اور رازی نے آپ کی اولاد تین پسران سے بیان کی (۱)۔ابوحسن علی الشاعر ادیب المجل، (۲)۔ابوالقاسم جعفر ناصرک، (۳)۔ابوحسین احمد صاحب جیش ابی اور سیّد ابنِ عنبہ نے پانچ فرزند لکھے ہیں (۴)۔زید، (۵)۔ابوعلی محمد مرتضیٰ اور یہ قول شیخ تاج الدین ابنِ معیہ نسابہ کا ہے۔اور بقول عمری آپ کی پانچ دُختران تھیں (۱)۔میمونہ، (۲)۔مبارکہ، (۳)۔زینب، (۴)۔اُم محمد، (۵)۔اُم حسن۔

ان میں زید بن ابومحمد حسن اطروش ناصر کبیر کے بارے میں ابنِ عنبہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کی اعقاب میں سے کسی کو نہ پایا اور نہ ہی بعد کے کسی نسابہ نے ان کی اولاد کا ذِکر کیا۔

بطن اوّل ابوحسن علی الشاعر ادیب المجل بن ابومحمد حسن اطروش ناصر الکبیر:۔آپ امامیہ مذہب پر تھے۔

سیّد ابوطالب مروزی نسابہ نے آپ کے تین پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابوعبداللہ محمد اطروش، (۳)۔ابوعلی محمد بقول رازیء آپ کی اولاد طبرستان میں ''بنی سمین'' سے معروف ہے۔

اوّل ابومحمد حسن بن ابوحسن علی الشاعر ادیب المجل:۔آپ کا قتل برجان میں ہوا اور آپ کی اعقاب جیلان میں ہے۔رازیؔ اور مروزیؔ کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند حسین کراکرا سے جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ نے ان کا نام حسین المفقود تحریر کیا ہے اور یہ نام عمدۃ الطالب کے ابنِ مساعد والے نسخے میں رقم نہیں ہے۔

اس حسین کراکرا ابنِ ابومحمد حسن کی اولاد میں ایک فرزند ابوعلی حسن تھا۔بقول مروزی آپ شاعر تھے۔آپ کا لقب خلیفہ المؤید باللہ تھا بقول رازی آپ جیلان میں مقیم تھے پھر آمل چلے گئے اور سلطان نے آپ پر انعام و اکرام کیا اور آپ آمل میں فوت اور دفن ہوئے آپ کی والدہ تقیہ بنتِ ابی عبداللہ محمد بن علی الشاعر بن ناصر کبیر اطروش حسن تھیں اور آپ کی اعقاب کثیر تھی۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسین الناصر للحق تھے اور حسین الناصر للحق بن ابوعلی حسن بن حسین کراکر کا ایک فرزند ابی عبداللہ حسین امام زیدیہ تھے۔

دوئم ابوعبداللہ محمد اطروش بن ابوحسن علی شاعر ادیب المجل آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ دو فرزند تھے (۱)۔زید جس کا ایک فرزند علی نقیب بطیحہ تھے، (۲)۔ابوحرب محمد اصم جن کا ایک فرزند ابوطالب علی المجلد بغداد میں تھے، اور ان کی اولاد بھی تھی۔

بطن ثانی ابوعلی محمد مرتضٰی بن ابومحمد حسن اطروش ناصرالکبیر:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ دیلم میں تھے اور ایک فاضل تھے۔ آپ سے شیخ شرف عبیدلی نے روایت کی ہے۔ آپ کا ایک فرزند(۱)۔ امیر کا جس کی شادی قادر خلیفہ کی بہن سے ہوئی تھی اور آپ کا دوسرا فرزند (۲)۔ابوحسن علی المحدث اہواز میں تھا۔ مہدی رجائی نے تیسرا فرزند،(۳)۔حسین بھی تحریر کیا جس کا ایک فرزند ابواحمد محمد ناصر تھا اور یہ نسل آگے کہیں بھی نہ پائی گئی۔

بطن ثالث ابوالقاسم جعفر ناصرک بن ابومحمد حسن اطروش ناصر کبیر:۔ بقول ابنِ عنبہ نسابہ جب حسن اطروش ناصر کبیر کی وفات ہوئی تو وہ چاہیے تھے کہ ان کے بیٹے ابوحسین احمد کی بیعت کی جائے مگر ابوالقاسم جعفر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ ناصرالکبیر کی دُختر ابومحمد حسن بن القاسم داعی صغیر حسنی کی زوجہ تھیں۔ابوحسین احمد نے اُن کو خط لکھا اور ان کو لاکر بیعت کی گئی۔

اس پر ابوالقاسم جعفر غصے میں آ گیا،انھوں نے لشکر جمع کیا اور طبرستان کا قصہ کیا۔ داعی صغیر اور جعفر ناصرک میں یومِ نوروز ۳۰۶ ہجری میں لڑائی ہوئی ابوالقاسم نے خود کو ناصر کہلوایا اور داعی کو دماوند لے گیا اور پھر رے میں علی بن دھسوذان کی قید میں ڈال دیا پھر ان کو قلعۂ دیلم لایا گیا اور جب علی بن دھسوذان کا قتل ہو گیا تو داعی نے لوگوں کو جمع کیا اور ابوالقاسم جعفر کا قصد کیا تو جعفر جرجان بھاگ گیا اور جب داعی نے اس کا پیچھا کیا تو جعفر 'رے' کی طرف نکل گیا، اور طبرستان پر داعی الصغیر کی حکومت ۳۱۰ ہجری تک قائم رہی پھر داعی کو مرداویج نے آمل میں قتل کر دیا۔[۱]

ابنِ عنبہ نے ابوالقاسم جعفر ناصرک کی اولاد میں دو پسران لکھے ہیں(۱)۔ابی جعفر محمد فافا، (۲)۔ابی محمد حسن اور ان دونوں کی اولاد تھی رازؔی نے بھی یہی دو تحریر کیے ہیں، جب کہ مروزؔی نے تیسرے فرزند ابوابراہیم اسماعیل ناصر بھی لکھا ہے جن کی بیعت ان کے والد کے بعد کی گئی۔

اوّل ابوجعفر محمد فافا بن ابوالقاسم جعفر ناصرک بقول رازؔی آپ کی اعقاب 'رے' جرجان اور جلباذقان میں ہے۔ آپ کے ایک فرزند کا صاحب تذکرہ المطاہرہ نے تحریر کیا جس کا نام جعفر تھا۔

دوئم ابی محمد حسن بن ابوالقاسم جعفر ناصرک بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے یحیٰی الاسل بن ابی شجاع محمد بن خلیفہ بن احمد بن ابی محمد حسن المذکور تھے۔ آپ کی اولاد کو عراق میں بنوناصر کہا جاتا تھا۔

بطن رابع ابوحسین احمد بن ابومحمد حسن ناصر کبیر:۔رازؔی نے آپ کے تین پسران تحریر کیے (۱)۔ابوحسن محمد، (۲)۔ابوجعفر محمد صاحب قلنسوۃ اور یہ قلنسوۃ آپ کی دعوات کی علامت تھی۔ آپ دیلم کے حاکم تھے،(۳)۔ابومحمد حسن ناصر صغیر نقیب بغداد اور مروزی نے چوتھا فرزند،(۴)۔ابوعلی محمد الناصر تحریر کیا ہے۔ آپ کا لقب عمری نے رضا تحریر کیا ہے اور عمری نے ایک فرزند(۵)۔علی بھی تحریر کیا بقول عمری آپ کی دُختران (۱)۔فاطمہ اور (۲)۔فاطمہ کبریٰ تھیں۔

اوّل ابوجعفر محمد صاحب قلنسوۃ بن ابی حسین احمد:۔عمری نسابہ نے آپ کو ناصرالصغیر تحریر کیا عمری کہتے ہیں کہ میرے اُستاد ابوعبداللہ ابنِ طباطبا نے کہا کہ آپ ناصر صغیر تھے اور دیلم کے حکمران تھا۔ آپ نے سن ۳۰۵ ہجری میں طبرستان کے ساحل کا قصد کیا۔ آپ کی اولاد اہواز اور اس کے آگے منتشر ہوئی۔[۲]

فخرالدین رازؔی نے آپ کی اعقاب میں پانچ پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابومحمد جعفر ناصرالامیر بعض بلادِ جیلان میں،(۲)۔ابوالقاسم جعفر آپ کی اعقاب خوزستان میں،()۳)۔ابوعبداللہ حسین، (۴)۔ابوعلی اسماعیل، (۵)۔حسن المہدی۔

بقول رازؔی یہ جان لو کہ اولادِ ابی جعفر محمد کا نسب اولادِ ابی حسن محمد کے ساتھ اشتباہ ہوسکتا ہے اور یہ درست ہے جو ہم نے ثابت کیا۔[۳]

پہلی شاخ میں ابومحمد جعفر ناصرالامیر بن ابوجعفر محمد صاحب قلنسوۃ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی جعفر محمد فوزستانی تھے جو سیّد مرتضٰی کے ماموں زاد یا خانہ زاد تھے اور آپ کی زوجہ عصمتہ الدین کی بہن تھیں۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۰۹ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۵۲۔۳۵۱ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۳۸

دوسری شاخ میں ابوعبداللہ حسین بن ابوجعفر محمد صاحب قلنسوۃ آپ کی اولاد میں محمد الناصر صاحب الشجرۃ المنسوبہ الیہ۔

تیسری شاخ میں حسن مہدی بن ابوجعفر محمد کا ایک فرزند ابی الغنائم مسعود تھا اور اس کا ایک فرزند ابی حسن علی الفقیہ حنفی تھا۔

دوئم ابوحسن محمد بن ابی حسین احمد: ۔فخر الدین رازی نے آپ کے تین معقبین لکھے ہیں (۱)۔ابوعبداللہ حسین جرجان میں، (۲)۔ابوعلی اسماعیل جندی، (۳)۔ابوالقاسم مہدی ان کا نام احمد تھا اور ان کی اعقاب طبرستان میں کثیر تھی۔

ان میں ابوعبداللہ حسین بن ابوحسن محمد کی اولاد میں ابوجعفر محمد صاحب جیش رئیس آمل تھے۔

سوئم ابومحمد حسن ناصر الصغیر بن ابوحسین احمد: ۔ابنِ عنبہ نے آپ کو ناصر صغیر کہا ہے۔ آپ کی وفات بغداد میں سن ۳۶۸ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی حسین احمد کیا اور ایک دُختر فاطمہ تھیں۔

ابی حسین احمد کیا بن ابومحمد حسن ناصر الصغیر کی اولاد سے ابی القاسم ناصر المعروف بریقا بن حسین بن ابی حسین احمد کیا المذکور تھے اور فاطمہ بنت ابی محمد حسن ناصر صغیر کی شادی ابواحمد حسین الموسوی بن موسیٰ ثالث ابرش بن محمد اعرج بن ابوسبحہ موسیٰ ثانی بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ سے ہوئی۔

جن سے دو فرزند تولد ہوئے (۱)۔سیّد مرتضیٰ علم الہدیٰ، (۲)۔سیّد شریف رضی موسوی جامع خطبات امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ۔

آج دُنیا میں جو جو سادات آباد ہیں اُن میں عمر الاشرف بن امام زین العابدین کی اولاد بہت کم ہے اور مجھے کوئی فرد ابھی تک نہیں ملا جو ان کی اولاد سے ہو۔ ہندوستان میں ایک خانوادہ ضرور ہے، جن کا ذکر صاحب المشجر الوافی نے عمر الاشرف کی اعقاب کے طور پر کیا ہے۔ ان کا نسب ابی القاسم بریقا بن حسین بن احمد کیا بن ابومحمد حسن ناصر صغیر سے ہے۔ ان کو سادات نظامی دہلوی بھی کہا گیا ہے۔ المشجر الوافی نے ان کا تذکرہ کتاب الشجرۃ الطیبہ از سید فاضل علی شاہ موسوی خلخالی زادہ سے لیا ہے۔ ابی القاسم ناصر بریقا کی اولاد سے خواجہ بدرالدین اسحاق دہلوی بن علی میر بابا بن علی اسحاق بن علی اسحاق المعروف منہاج الدین یا معین الدین بن ابی القاسم ناصر بریقا المذکور ان کی اولاد سے ایک فرزند سیّد محمد امام بن خواجہ بدرالدین اسحاق تھا جس کے پانچ پسران تھے، جن میں سے دو کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔داؤد، (۲)۔علامہ فخر الدین اوّل داؤد بن سیّد محمد امام جد سادات نظامی دہلوی تھے۔ آپ کی اولاد سے جلال الدین بن علی بن محمد بن مبارک بن حسین بن علیم الدین بن داؤد المذکور تھے۔ دوئم علامہ فخر الدین بن سیّد محمد امام آپ جدِ امجد سادات نواگاؤں اتر پردیش ہیں اور آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔ابراہیم، (۲)۔عزیز الدین سے کثیر ہے۔[۱]

مگر میں ان کے بارے میں تحقیق سے کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ میں نے خود ان کے مشجرات نہیں دیکھے۔ واللہ اعلم۔

## ۱۳۷۔نسل علی اصغر بن امام زین العابدینؑ بن امام حسین علیہ السّلام

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کے مادری پدری بھائیوں میں زید شہید اور عمر اشرف تھے۔ آپ کی وفات ینبع میں تیس سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کی قبر ینبع میں ہے۔ آپ کی اولاد میں ایک ہی فرزند حسن الافطس تھے، جب آپ کے والد فوت ہوئے تو آپ حمل میں تھے۔ آپ محمد نفس ذکیہ کے علمبردار تھے۔ بقول عمری نسابہ لوگ اس بارے میں بات کرتے ہیں کہ شیخ شرف عبیدلی کی کتب جو اُن کے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی جس کا نام ''الانتصار لبنیٰ فاطمہ الابرار'' تھا۔ اس میں افطس اور اُس کی اولاد کے نسب کی صحت کے بارے میں مَیں نے دیکھا۔ طعن کرنے والوں نے ان کی مذمت کی جو جرائد اور مشجرات میں تھا۔ میں نے اپنے اُستاد ابوحسین ابنِ کتیلہ نسابہ سے بنی افطس کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے کہا بنی افطس صحیح ہیں اور یہ تمہارے لیے کافی ہے اور اُن کے لیے بھی کافی ہے۔ ابوالغنائم عمری نسابہ نے بنی افطس کو طعن سے بری کیا۔ بقول ابی نصر بخاری حسن افطس اور امام جعفر صادقؑ کے درمیان کچھ کلام ہوا اور یہ کلام حسن افطس پر طعن کی وجہ بنا اور یہ طعن نسب پر نہیں تھا۔

۱۔الشجرۃ الطیبہ، جلد دوم، ص ۱۰۰۔۹۸، المشجر الوافی، جلد پنجم، ص ۲۳۱۔۲۲۹

بقول رازیؔ آپ جنگ فخ میں حاضر تھے اور جب آپ کے والد کی وفات ہوئی تو آپ حمل میں تھے اور لوگوں نے اس پر کلام کیا اور امام جعفر الصادق علیہ السّلام نے آپ کے نسب کی صحت کے صحیح ہونے پر شہادت دی۔ بقول عمری ابنِ دینار کی روایت کے مطابق حسن افطس کی چار دُختران تھیں(۱)۔حسنہ، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔کلثوم،(۴)۔خدیجہ اور لباب الانساب میں،(۵)۔زینب، (۶)۔اُمِ عبداللہ جب کہ پسران میں(۱)۔عبداللہ، (۲)۔عمر،(۳)۔حسن،(۴)۔علی،(۵)۔زید،(۶)۔محمد،(۷)۔عبداللہ اصغر،(۸)۔حسن اصغر،(۹)۔حسین اصغر،(۱۰)۔قاسم،(۱۱)۔جعفر،ان میں عبداللہ اصغر،حسن اصغر اور حسین اصغر کی اعقاب نہیں تھی۔

جعفر بن حسن افطس کی بیٹیاں تھیں۔

قاسم بن حسن افطس کی اولاد میں لڑکا تھا۔

محمد بن حسن افطس آپ مدینہ میں تھے جہاں آپ کی ایک دُختر اور ایک فرزند تھے۔

زید بن حسن افطس آپ کی اولاد تھی مگر طویل نہیں تھی۔

سیّد ابنِ عنبہ اور سیّد مروزی کے بقول آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری رہی (۱)۔علی حریری جن کو خرزی بھی لکھا گیا، (۲)۔عمر، (۳)۔حسین، (۴)۔حسن مکفوف، (۵)۔عبداللہ قتیل برامکہ جب کہ جن حضرات کی اولاد باقی رہی ان میں رازی نے (۶)۔زید کو بھی شامل کیا اور آپ کو زید المدائنی تحریر کیا۔ بقول بابن فندق نسابہ بیہقی ان میں حسن مکفوف بن حسن افطس اور حسین بن حسن افطس کی والدہ جویریہ بنتِ خالد بن ابی بکر بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب تھیں۔

زید،علی حریری،محمد،عمر، حسنہ، اُم کلثوم، خدیجہ، فاطمہ اُمِ الولد سے تھے، جس خاتون کا نام عابدہ تھا۔محمد بن حسن افطس کی ایک دُختر اُمِ کلثوم تھی جس کی والدہ زینب بنتِ سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالبؑ تھیں۔

زینب اور اُمِ عبداللہ بنتان حسن افطس کی والدہ اُمِ سعید بن محمد بن جبیر بن معطم بن عدی بن نوفل بن عبدمناف تھیں۔

بیت اوّل زید مدائنی بن حسن افطس بن علی اصغر آپ کو زید کراش بھی کہا گیا۔ بقول بابن فندق نسابہ آپ کے چار فرزند (۱)۔حسن، (۲)۔محمد، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔عیسیٰ اور دو دُختران (۱)۔عاصمہ، (۲)۔رقیہ آپ کی والدہ برکہ بنتِ محمد بن القاسم بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام تھیں۔[۱]

بقول ابنِ نصر بخاری آپ کی اولاد سے محمد بن حسین بن زید المذکور تھے جس کی والدہ علیہ بنت علی بن حسن بن علی اصغر بن امام سجادؑ تھیں اور محمد بن زید کی بھی اعقاب تھی، مگر زید بن حسن افطس کی اولاد کا ذِکر بعد کے نسابین نے نہیں کیا۔خاص کر ابنِ عنبہ نے ان کا ذِکر نہیں کیا۔

بیت ثانی علی حریری بن حسن افطس:۔ بقول ابنِ فندق آپ کی والدہ اُم الولد عابدہ تھیں جب کہ ابنِ عنبہ نے اس خاتون کا نام عبادہ لکھا ہے۔علی الحریری شاعر اور فصیح آپ نے عمر العثمانیہ کی دُختر سے شادی کی تھی جو اِس سے قبل محمد مہدی بن منصور عباسی کے نکاح میں تھی یہ بات ہادی عباسی خلیفہ پر گراں گزری اس نے آپ کو حکم دیا کہ اِسے طلاق دو تو آپ نے فرمایا کہ مہدی کوئی رسول اللہؐ تو نہیں کہ جس کی بیویاں اُس کے بعد دوسروں پر حرام ہوں اور نہ ہی مہدی مجھ سے اشرف ہے۔اس پر موسیٰ ہادی نے آپ کو مارا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی۔

بقول ابی نصر بخاری ابنِ جریر کے بقول یہ قصہ علی بن حسین اصغر سے منسوب ہے اور غلطی سے علی بن حسن بن علی بن حسین علیہ السّلام سے منسوب ہوگیا۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کو ہارون رشید نے قتل کیا آپ کی چھ اولادیں تھیں(۱)۔علیہ بنتِ حارثیہ،(۲)۔فاطمہ،(۳)۔رقیہ اور پسران

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۴۸۴

میں (۱)۔علی، (۲)۔حسن اور (۳)۔حسین رازی کے بقول (۴)۔جعفر آمل میں، (۵)۔احمد کی اعقاب جرجان میں قلیل ہے۔ابنِ عنبہ اور مروزی نے ان حضرات میں صرف علی بن علی بن حسن افطس کی اولاد کا ذِکر کیا ہے جب کہ ابنِ فندق نے ابراہیم کا بھی ذِکر کیا۔

اوّل حسین بن علی حریری بن حسن افطس:۔بقول ابنِ فندق نسابہ بیہقی آپ کی اولاد سے محمد بن اسماعیل بن محمد بن علی بن حسین المذکور تھے لیکن بعد کے کسی نسابہ نے ان سے منسوب کسی نسل کا ذِکر نہیں کیا۔

بطن اوّل (واحد) علی بن علی حریری بن حسن افطس:۔آپ کی والدہ عائشہ بنتِ یحییٰ بن مروان بن عروۃ بن زبیر بن عوام تھیں۔آپ کی اولاد میں جمہور نسابین نے محمد حریری کا ذِکر کیا ہے جب کہ بابن فندق نسابہ نے دوسرا فرزند ابراہیم بیان کیا جو کہ فی صح تھا۔ان دونوں کی والدہ حبیبہ بنتِ عمر بن حسن افطس تھیں۔

محمد حریری بن علی بن علی حریری کی کنیت ابی علی تھی زیادہ نسابین کا اِتفاق ہے کہ آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی تاہم بابن فندق نے آپ کے دیگر فرزند احمد، جعفر اور محمد لکھے ہیں۔اوّل جعفر بن محمد حریری بن علی بن علی حریری کی اولاد سے حسین بن جعفر المذکور تھے۔آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ حسین بن محمد سراہنک بن حسین المذکور تھے۔آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ احمد بن ہاشم طبرستان کی عامیہ تھیں۔سیّد ابوالغنائم دمشقی نے آپ کو جمادی الآخر ۴۲۲ ہجری میں طبرستان میں دیکھا تھا۔آپ کی اعقاب میں (۱)۔ابوحرب محمد، (۲)۔ابوالقاسم اسماعیل جن کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد صباغ تھیں۔[۱]

دوئم علی بن محمد حریری بن علی بن علی حریری بن حسن افطس:۔عمری نے آپ کی اولاد میں دو پسران تحریر کیے (۱)۔محمد ابوجعفر، (۲)۔احمد ابوعباس۔ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند (۳)۔ابومحمد حسن نقیب آبہ تحریر کیا۔اس کا ذِکر رازی اور مروزی نے بھی کیا۔

پہلی شاخ میں حسن ابومحمد بن علی بن محمد حریری:۔کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔ابوحسن علی ادیب شاعر آبہ آپ کی جمیع اعقاب قم میں ہے، (۲)۔ابوجعفر محمد اعقاب آبہ اور اصفہان وقم میں، (۳)۔احمد اعقاب نیشاپور میں اور بقول ابنِ عنبہ (۴)۔حسین مانکدیم ان میں پہلا خاندان ابوحسن علی ادیب شاعر بن ابومحمد حسن بقول نسابہ مروزی آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔ابوجعفر محمد جن کی کثیر اعقاب قم میں رہی یا ابوطاہر محمد (۳)۔ابوالقاسم ابراہیم آپ کی اولاد قم اور آبہ میں ہے، (۴)۔بقول ابنِ عنبہ حسن الجح ان میں علی بن ابوحسن علی ادیب شاعر کی اولاد سے مروزی کے بقول ایک فرزند حسین کج تھا جس کے پانچ معقبون تھے جن میں ایک ابوالغیث محمد رئیس آبہ تھا جس کی اولاد میں آج آبہ کی ریاست اور نقابت ہے ان میں سے ایک کو میں نے خوارزم میں دیکھا اور ان سے ان کا نسب اخذ کیا۔[۲]

جب کہ ابوطاہر محمد بن علی ابوحسن شاعر کی اولاد سے تاج الدین علی بن شرف الدین حسین بن علی بن حسین بن تاج الدین علی بن رضی بن ابی الفضل علی بن ابی القاسم بن مالک بن ابی طاہر محمد المذکور تھے، پھر ان میں حسن الجح بن ابوحسن علی الشاعر ادیب بن ابومحمد حسن نقیب آبہ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے زید بن داعی بن زید بن علی بن حسین بن حسن الجح المذکور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔سیّد رضی الدین محمد۔ان میں سیّد رضی الدین محمد بن زید کے فرزند تھے۔سیّد فخر الدین اور ان کے دو فرزند (۱)۔رضی الدین زاہد، (۲)۔حسن کمال الدین بھی تھا۔

اوّل سیّد رضی الدین زاہد بن فخر الدین محمد کی اولاد سے بقول رجائی سیّد میرزا عبداللہ آجری بن حسین، کمال الدین لقب ''آجری'' (دفن مشہد الرضا) بن حسن تاج الدین مجاور حائر بن عبداللہ بن علی واعظ بن عبداللہ بن عبدالصمد بن امیر شاہ ثانی نزیل جرجان بن شہاب الدین عارف فی علوم بن امیر شاہ کبیر بن محمد بن ابی القاسم بن نجم الدین بن محمد فخر الدین بن محمد بن سیّد رضی الدین محمد المذکور۔

دوئم سیّد حسن کمال الدین بن فخر الدین محمد بن رضی الدین محمد:۔آپ کی اولاد سے تاج الدین حسن بن مجد الدین حسین بن سیّد حسن کمال الدین المذکور آپ قاضی القضاء بلاد الفراتیہ المتوفی ۷۴۷ ہجری۔

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۴۸۶ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۸۲

دوسرا گھرانہ سیّد علی بن زید بن داعی بن زید بن علی بن حسین بن حسن الٰتج المذکور کے فرزند سیّد جلیل الشہید ابوالفضل تاج الدین محمد آپ کو رشید الدین طبیب جو کہ سلطان اولجا تیو محمد کا وزیر تھا، کے حسد کی وجہ سے قتل کیا گیا اور آپ کے دو فرزند بھی آپ کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی اولاد میں یا شمس الدین حسین النقیب قتل درج (۲)۔شرف الدین علی قتل آپ کی اولاد جاری ہوئی۔

اِسی خاندان میں ابوجعفر محمد بن ابومحمد حسن نقیب بن علی بن محمد حریری:۔ کی اولاد میں ایک فرزند احمد تھے آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوطاہر زید آپ آبہ سے اصفہان منتقل ہوئے (۲)۔حسن، (۳)۔حسین ان سب کی والدہ عزالاشعریہ قمیہ المعروف بنتِ اِبی سہل تھیں۔اِسی خاندان میں حسین مانکدیم بن ابومحمد حسن نقیب بن علی بن محمد حریری:۔کی اولاد سے مانکدیم بن حسن بن حسین مانکدیم المذکور تھے ان کی اعقاب غری میں بنومانکدیم کہلاتی ہے۔

دوسری شاخ میں ابوجعفر محمد بن علی بن محمد حریری بن علی بن علی حریری:۔کی اولاد سے بقول عمری نسابہ ابوعبداللہ فقیہ جرجانی بن حسن بن زید بن ابوجعفر محمد المذکور تھے۔

تیسری شاخ میں ابوعباس احمد بن علی بن محمد حریری بن علی بن علی حریری:۔کی اولاد سے ابوغالب مخل بن احمد بن حسن ضریر بن ابوعباس احمد المذکور آپ کی گردن بغداد میں شکنجے میں ڈالی گئی۔[۱]

## ۱۳۸۔نسل عمر بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ

بقول عمری نسابہ آپ نے جنگ فخ کو دیکھا آپ کی کثیر اولاد آذربائیجان، قم اور اصفہان اور بردعہ میں ہے۔نسابین کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند علی برطلہ سے جاری ہوئی۔سیّد مروزیؔ اور فخرالدینؔ رازی نے آپ کی اولاد چار پسران سے تحریر کی ہے۔

(۱)۔ابوطاہر ابراہیم مصر، (۲)۔ابوعبداللہ حسین اصفہان، (۳)۔ابوجعفر محمد خزاعی اصفہان، (۴)۔عمر اور ابنِ عنبہ نے پانچواں فرزند، (۵)۔احمد تحریر کیا ہے اور کچھ نے ان کو ''فی صح'' بھی تحریر کیا، لیکن ابنِ عنبہ نے ان کی اولاد تحریر کی ہے۔

بیت اوّل ابوطاہر ابراہیم بن علی برطلہ بن عمر:۔سیّد مروزیؔ نسابہ کے بقول آپ کے پانچ پسران کی اولاد اصفہان، حمص اور تستسر میں تھی لیکن انھوں نے ان کے نام تحریر نہ کیے جب کہ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ میں بیان ہے کہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر محمد آپ کی اعقاب رملہ اور اصفہان میں، (۲)۔ابوحسن علی آپ کی اعقاب قلیل ہے، (۳)۔ابوالقاسم احمد اسود۔

بطن اوّل ابوحسن علی بن ابوطاہر ابراہیم بن علی برطلہ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے حسین بن علی بن حسن بن ابوحسن علی المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوجعفر محمد بن ابوطاہر ابراہیم:۔آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔علی آپ کی وفات مصر میں ہوئی اُس وقت آپ کے والدِ محترم حیات تھے، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ابوحسین حسن، (۴)۔ابواسحاق ابراہیم، (۵)۔ابوالقاسم احمد۔

ان میں ابوالقاسم احمد بن ابوجعفر محمد کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔آپ مچھلی کے شکار کے دوران بحرۃ تنیس میں ڈوب کر ہلاک ہوئے، (۲)۔یحییٰ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی اعقاب تھی۔

بیت ثانی ابوعبداللہ حسین بن علی برطلہ بن عمر:۔آپ کو ابنِ عنبہ نے حسین القمی تحریر کیا۔آپ کی اولاد میں عمریؔ نے ایک فرزند، (۱)۔علی برطلہ کا ذِکر کیا ہے۔مروزی اور رازی نے تین مزید فرزند بھی تحریر کیے ہیں، (۲)۔ابوعلی محمد رئیس اصفہان میں، (۳)۔ابومحمد حسن آپ اصفہان میں تھے۔آپ کی اولاد قم میں تھی، (۴)۔ابوعلی احمد آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں طبرستان میں تھے۔

بطن اوّل ابوعلی محمد رئیس بن ابوعبداللہ حسین:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔ابوحسن محمد رئیس و نقیب اصفہان، (۲)۔ابوطاہر احمد،

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۱۸

(۳)۔ابوعبداللہ حسین، (۴)۔ابوالقاسم جعفر، اور آپ حضرات کی اولاد اصفہان میں کثیر تھی بقول مروزیؔ ان کی اعقاب کی زیارات اصفہان میں ہیں۔

اوّل ابوحسن محمد رئیس نقیب اصفہان بن ابوعلی محمد رئیس کی اولاد سے سیّد حسن بن شرف الدین بن محمد مجدالدین بن حسن تاج الدین بن حسین شرف الدین بن عمادالشرف بن عباد بن محمد بن حسین بن محمد نقیب اصفہان بن ابی علی حسین نقیب بن ابوحسن محمد رئیس المذکور اور اس سیّد حسن بن شرف الدین بن محمد مجدالدین کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد شرف الدین، (۲)۔الامیر حسین۔

ان میں الامیر حسین بن حسن بن شرف الدین کی اولاد سے الامیر عمادالدین محمد بن امیر حسن بن جلال الدین بن مرتضٰی بن الامیر حسین المذکور تھے۔ آپ کا مقبرہ خاتون آباد میں ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند الامیر اسماعیل سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد باقر خاتون آبادی، (۲)۔سیّد محمد صالح۔

ان میں سیّد محمد باقر خاتون آبادی بن امیر اسماعیل بن امیر عمادالدین محمد کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد اسماعیل المولود ۱۰۳۱ھ آپ کی اعقاب اصفہان میں ہے، جن میں سادات پای قلعہ ان میں اصفہان کے اشراف اور متولیان مدرسہ چہار باغ ہیں۔(۲)۔سیّد عبدالحسین المولود ۱۰۳۸ھ، (۳)۔سیّد علی، (۴)۔میر محمد المولود سنہ ۱۰۳۸، (۵)۔میر عبداللہ المولود ۱۰۴۳ھ اور ان حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں موجود ہے۔

دوسرا گھرانہ سیّد محمد صالح بن امیر اسماعیل بن امیر عمادالدین محمد۔

آپ کی اولاد الامیر محمد حسین بن محمد صالح خاتون آبادی بن عبدالواسع بن سیّد محمد صالح المذکور سے کثیر تعداد میں ہے۔

بطن ثانی ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن علی برطلہ:۔بقول فخر الدین رازیؔ آپ کی اولاد میں چار معقبین تھے(۱)۔ابومحمد جعفر المعروف بی بی آپ کی اولاد ''بی بکان'' سے معروف ہے،(۲)۔ابوعبداللہ حسین،(۳)۔ابوالفضل عباس ان دونوں کے اعقاب اصفہان میں ہیں،(۴)۔ابوطالب محسن آپ سرزمین ترک ایلاق میں تھے۔بطن ثالث علی برطلہ بن ابوعبداللہ حسین بن علی برطلہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومحمد حسن الملقب برطلہ بطائح آپ کی اعقاب اصفہان میں کثیر ہے،(۲)۔ابوجعفر محمد قتی اعقاب شیراز اور نیشاپور میں،(۳)۔ابوحسین طاہر ان میں ابومحمد حسن بن علی برطلہ:۔کی اولاد سے ابوعبداللہ اسماعیل نسابہ بن حسن بن علی احنف بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔

بیت ثالث احمد بن علی برطلہ بن عمر بن حسن افطس:۔آپ کی اولاد سے آلِ شبر حسینی ہے جو کہ سیّد محمد رضا شبر حسینی بن محمد بن حسن بن احمد بن علی بن احمد بن ناصرالدین بن محمد شمس الدین بن نجم الدین بن حسن شبر بن محمد بن حمزہ بن احمد المذکور کی اولاد ہے اور یہ نسب آلِ شبر حسینی کے خاندانی شجرہ سے ماخوذ ہے جسے رجائیؔ نے رقم کیا جب کہ ابنِ عنبہ نے حسن شبر بن محمد بن حمزہ بن احمد بن علی بن حسین بن علی برطلہ بن عمر سے اس نسب کو تحریر کیا ہے۔ان میں سیّد محمد رضا شبر حسینی کی اولاد ایک فرزند سیّد عبداللہ شبر حسینی کاظمی سے جاری ہوئی جن کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت رابع:۔عمر بن علی برطلہ بن عمر بن حسن افطس:۔آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی اور اس علی بن عمر بن علی برطلہ کی اولاد بقول رازیؔ آپ کی اعقاب میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد،(۲)۔ابوالقاسم یحیٰی آپ کی اعقاب کثیر تعداد میں ترنجہ طبرستان میں موجود تھی۔

بطن اوّل ابوعبداللہ محمد بن عمر بن علی برطلہ:۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی،(۱)۔ابوحرب ابراہیم، (۲)۔ابوطالب حمزہ، (۳)۔رضا، (۴)۔علی۔

اوّل ابوحرب ابراہیم بن ابوعبداللہ محمد:۔آپ کی اولاد میں بھی چار پسران تھے(۱)۔محمد آپ سے سن ۴۱۸ ہجری میں السیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی ملاقات ہوئی،(۲)۔حسین، (۳)۔ابوزید،(۴)۔الہادی۔

ان میں ابوزید بن ابی حرب ابراہیم کا ایک فرزند خلیفہ تھا جس کی والدہ دُختر ابوجعفر اطروش تھیں۔

دوئم ابوطالب حمزہ بن ابوعبداللہ محمد:۔ کے عقب میں چار پسران تھے(۱)۔علی، (۲)۔محمد، (۳)۔حسن، (۴)۔ابوالعباس احمد ان چاروں کی والدہ اُمِ حسین بنت القاسم بن علی حسینی تھیں اور یہ حضرات طبرستان میں تھے۔

بطن ثانی ابوالقاسم یحییٰ بن عمر بن علی برطلہ:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد خلیفہ، (۲)۔حسن۔

اوّل محمد خلیفہ بن ابوالقاسم یحییٰ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ابوعلی صالح، (۲)۔ابوحسن، (۳)۔حمزہ، (۴)۔ابوالقاسم، ان میں صالح اور ابوالقاسم سے سنہ ۴۱۸ ہجری میں ابوالغنائم دمشقی نسابہ کی ملاقات ہوئی۔ان میں ابوعلی صالح بن محمد خلیفہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔خلیفہ جس کی والدہ خراسان بنت ابی القاسم افطسی تھی، (۲)۔ہادی جس کی والدہ اُم الولد تھیں۔

بیت خامس ابوجعفر محمد خزاعی بن علی برطلہ بن عمر بن حسن افطس:۔ابنِ عنبہ نے آپ کی کنیت ابوحسن لکھی۔

بقول مروزیؔ آپ کے سات فرزند تھے جن میں سے دو کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔علی جن کی اولاد طبرستان میں ہے اور رازیؔ کے بقول کہا جاتا ہے، ان کا نام حسین تھا اور ان کی اعقاب قم اور طبرستان میں ہے، (۲)۔ابوعلی احمد اور بیل میں اور اعقاب رُے اور قم میں جب کہ سیّد رجائی نے حسین کو علی کے عرفی نام کے علاوہ تحریر کیا اور ایک دُختر فاطمہ کا بھی ذِکر کیا۔

بطن اوّل علی بن ابوجعفر محمد خزاعی:۔کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ ابی جعفر محمد امین الدولہ القاضی بن محمد بن ہبت اللہ بن علی ابوالقاسم (بقول عمری آپ کی بقیہ صالحہ طرابلس میں ہے) بن حسین بن ابوجعفر محمد بن علی المذکور تھے۔آپ عالم نسابہ قاضی تھے۔آپ نے شیخ ابوالحسن عمری سے روایت کی ہے۔[۱]

بطن ثانی ابوعلی احمد بن ابوجعفر محمد خزاعی کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا جس کی والدہ سکینہ حسنیہ تھیں اور ان کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔حسین اور ان دونوں کی والدائیں بغداد کی عام خواتین تھیں۔

اوّل حسین بن علی بن ابوعلی احمد:۔کی اولاد میں احمد بن علی بن حسین المذکور تھے۔ان کی والدہ افطسیہ تھیں اور بمطابق سن ۴۱۷ ہجری میں رُے کے بمقام پر سیّد ابوالغنائم دمشقی کی آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے یہ نسب اُن کو املاء کروایا۔

دوئم حسن بن علی بن ابوعلی احمد:۔کا ایک فرزند مہدی قم میں تھا جس کی والدہ علویہ عریضہ تھیں۔

## ۱۳۹۔نسل عبداللہ قتیل برامکہ بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ کو عبداللہ شہید بھی کہا جاتا ہے بقول ابوالفرج اصفہانی آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔آپ کی والدہ اُمِ سعید بنت سعید بن محمد بن جبیر بن معطم بن عدی بن نوفل بن عبدمناف تھیں۔روایت ہے کہ آپ نے حسین بن علی صاحب فخ کے ہمراہ خروج کیا اور جنگ فخ کے دِن آپ دو تلواریں گلے میں حمائل کیے ہوئے تھے اور دو تلواروں سے جنگ کر رہے تھے۔جنگ فخ میں آپ سے زیادہ خوبصورت لحن کسی کا نہ تھا۔آپ کو حسین بن علی صاحب فخ نے وصیت کی تھی کہ اگر مجھے کچھ ہوا تو میرے بعد تمام امور آپ کے سپرد ہیں۔بقول بخاری آپ آئمہ زیدیہ سے تھے۔

بقول عمری نسابہ آپ کو جعفر بن یحییٰ بن خالد برمک نے ہارون رشید کی اجازت کے بغیر قتل کیا۔اس حکم عدولی کی وجہ سے ہارون نے جعفر برمکی کو قتل کیا آپ کا لقب شہید ہے۔آپ کی قبر بغداد میں سوق الطعام میں ہے جس پر مشہد تعمیر ہے، بقول عمری آپ کی پانچ اولادیں تھیں(۱)۔محمد آپ کی والدہ حسینیہ تھیں یعنی زینب بنت موسیٰ بن عمر اشرف بن امام زین العابدینؑ (۲)۔اُمِ زینب آپ کی والدہ قریش سے تھیں، (۳)۔عباس، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔اُمِ سعید سب اُم الولد سے تھے۔

بیت اوّل عباس بن عبداللہ شہید بن حسن افطس بقول ابی نصر بخاری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ حسین ابیض رازی بن عبداللہ بن عباس المذکور تھے۔آپ کی وفات رُے میں بمطابق ۳۱۹ ہجری میں ہوئی اور آپ کا مزار بھی ہے۔آپ انقرض ہیں اور آپ کی نسل منقطع ہوئی۔[۲]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۴۴ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۸۰۔۷۹

ابوعبداللہ حسین ابیض رازی کے متعلّق کہا جاتا ہے۔ آپ بہت عمدۃ شاعر تھے۔ آپ کا لقب ''ہرشیہ'' بتایا جاتا ہے۔ آپ کوفہ سے 'رے' منتقل ہوئے اور رہائش اختیار کی اور آپ ابی حسن علی بن حمدان تغلبی کے ہمراہ تھے بغداد میں فوت ہوئے اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم احمد، (۲)۔عبداللہ جو شاعر تھے لیکن ابی نصر بخاری کے بقول یہ منقرض ہوئے اور یہ درست ہے کہ عباس بن عبداللہ شہید کی نسل آج موجود نہیں۔

بیت ثانی امیر محمد بن عبداللہ شہید بن حسن افطس:۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند ابی حسن علی لقب طلحہ سے بیان کی ہے اور مروزی نے کہا کہ اس علی کی اولاد مدائن اور بغداد میں ہے۔ رازؔی نے تحریر کیا کہ آپ شام میں تھے۔ رازی نے بھی صرف ایک فرزند کا ہی ذِکر کیا۔ اس ابوحسن علی بن امیر محمد کا ایک فرزند ابوحسن زید مدائن میں تھا اور ان کی اولاد میں فرزند حسین مدائنی تھا اور بقول رازؔی ان کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔علی جس کی اولاد مدائن میں تھی بقول ابنِ عنبہ عبداللہ شہید بن حسن افطس کی جمہور اولاد آپ کی اعقاب ہے یا آپ پر ہی منتہیٰ ہوتی ہے،(۲)۔عباس بقول رازؔی ان کے والد نے پہلے ان کا اِنکار کیا اور پھر اعتراف کیا اور ان کی عقب مدائن میں ہے،(۳)۔محمد کی بھی عقب ہے۔

علی بن حسین مدائنی بن ابوحسن زید بن ابوحسن علی بن امیر محمد بن عبداللہ الشہید آپ کی کنیت ابوحسن تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوالقاسم علی، (۲)۔ابوعبداللہ محمد الشیخ رئیس مدائن اور آپ کو نقیب مدائن بھی تحریر کیا گیا،(۳)۔ابومحمد حسن شیخ اہلہ اور آپ ابنِ داعی کے خلیفہ تھے۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی بن علی بن حسین مدائنی:۔سیّد ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہونے کی شہادت دی ہے(۱)۔ابوطاہر محمد، (۲)۔ابوعبداللہ حسین محترق اوّل ابوطاہر محمد بن ابوالقاسم علی آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ نسابہ بنوفاخر تھی، جو ابوطالب محمد فاخر بن ابوتراب حسن بن ابوطاہر محمد المذکور کی اولاد تھی۔[۱]

صاحبِ تذکرۃ المطاہرہ ابنِ مہنا عبیدلی نے اِسی ابوطالب محمد فاخر کو ابوطاہر محمد فاخری تحریر کیا ہے۔

دوئم ابوعبداللہ حسین محترق بن ابوالقاسم علی:۔آپ کی اولاد کو بقول ابنِ عنبہ بنومحترق کہتے ہیں اور بنومحترق سے ہی بنواعسر ہے جو محمد اعسر بن اکمل بن محمد بن ذکی بن حسین بن علی بن علی بن حسین متحرق المذکور سے ہیں اور محمد اعسر بن اکمل کی اولاد میں صفی الدین علی اور رضی الدین محمد ابنان حسن بن محمد بن محمد اعسر المذکور ہیں۔

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین مدائنی:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی احمد محمد نقیب مدائن سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ حسنی نسابہ ابومنصور محمد اسکندر ہے،جس کی اعقاب مدائن میں ہے۔

آپ کی اولاد سے ابی جعفر شہاب الدین بن محمد شمس الدین بن ابی منصور بن محمد بن ناصر بن ابی مضر نقیب بن علی بن ابومنصور محمد اسکندر المذکور تھے۔

بطن ثالث ابومحمد حسن شیخ بن علی بن حسین مدائنی:۔آپ ابی عبداللہ ابن داعی کی نقابت میں اُن کے خلیفہ تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ کے گیارہ بیٹے تھے اور سب کا نام علی تھا ان کی کنیت سے ان کے مابین فرق کیا جاتا تھا۔ آپ کی اعقاب چار پسران سے تھی(۱)۔ابوعبداللہ علی، (۲)۔ابوتراب علی مخل، (۳)۔عبداللہ مدائنی جلال الدین،(۴)۔ابوطالب علی قصیر مجل۔

اوّل ابوعبداللہ علی بن ابومحمد حسن شیخ:۔آپ کی اولاد سے سالم نقیب مدائن بن ابوالفائز رضی الدین بن زید ابوحسین بن ابی الکریم علی بن ابوعبداللہ علی المذکور تھے اور سالم کی اولاد ایک فرزند ابومضر حیدر سے جاری ہوئی۔

دوئم ابی تراب علی مخل بن ابومحمد حسن شیخ:۔آپ کی اولاد دو بیٹوں سے تھی(۱)۔جعفر، جس کی اعقاب مدائن میں تھی،(۲)۔ابی نصر علی جن کی اولاد کو بنوابی نصر کہا جاتا ہے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۳۵۰

ابی نصر علی بن ابی تراب علی مخل کی اولاد سے آل ابی صدایا تھی جو ابی طالب یحییٰ بن ابونصر یحییٰ بن یحییٰ بن ابی نصر علی المذکور کی اولاد ہیں۔

ابی طالب یحییٰ بن ابونصر یحییٰ کی اولاد ایک فرزند ابی نصر یحییٰ موفق الدین سے تھی جن کے اعقاب میں چار فرزند تھے (۱)۔احمد، (۲)۔ابوالمعالی محمد تاج الدین صاحب صدر ابل، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔احمد شہاب الدین۔

سوئم :۔عبداللہ مدائنی بن ابومحمد حسن :۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند احمد حافظ الدین تھا جو ہند کے سفر میں سمندر میں غرق ہو گیا اس کی اولاد ہند میں تانا شہر میں تھی اور وہ اولاد ایک اُم الولد سے تھی۔

چہارم :۔ابی طالب علی قصیر مجل بن ابومحمد حسن الشیخ :۔آپ کی اولاد سے شرف الدین نحوی بن محمد بن محمد بن جعفر بن ہبت اللہ بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب علی قصیر مجل المذکور تھے۔آپ مدائن سے بغداد منتقل ہوئے اور پھر یہاں سے غری شریف میں قیام کیا۔آپ قرآن کے حافظ تھے۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی المظفر محمد فخر الدین نسابہ شاعر تھے۔

## ۱۴۰۔نسل حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین

آپ کی والدہ جویریہ بنتِ خالد بن ابی بکر بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر بن خطاب تھیں، بقول عمری آپ نے ابی سرایا کے زمانے میں مکہ میں خروج کیا اور کعبہ میں موجود مال اُٹھا لیا۔آپ کے تین بیٹے (۱)۔جعفر، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔حسن تھے۔رازی اور ابنِ عنبہ نے ان میں عبداللہ اور حسن کو صاحبِ اولاد شمار کیا ہے یعنی ان کی اولاد جاری ہوئی، جب کہ مروزی کہتے ہیں آپ کے دس فرزند تھے جن میں سے دو کی اولاد چلی جن میں حسن اور عبداللہ تھے اور (۴)۔محمد جن کا ذِکر ابی الفرج اصفہانی اموی نے کیا ہے۔

اوّل بیان میں محمد بن حسین بن حسن افطس :۔آپ کی والدہ کا نام امینہ بنتِ حمزہ بن منذر بن زبیر بن عوام تھیں۔آپ ابوسرایا سری کے زمانے میں یمن میں شہید ہوئے۔[۱]

دوئم بیان جعفر بن حسین بن حسن افطس :۔بقول عمری نسابہ علوی کہ آپ عبداللہ بن عبدالحمید بن جعفر ملک ملتانی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی ابنِ ابی طالب کے اصحاب میں سے تھے جو بحہ یا بجہ پر غالب آئے اور بحہ یا بجہ پر تصرف کے بعد آپ کا قتل ہوا آپ کی اولاد میں تین بیٹے تھے۔

اب باقی دو فرزند عبداللہ اور حسن جن کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت اوّل عبداللہ بن حسین بن حسن افطس :۔عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد سکران کا ذِکر کیا ہے بقول رازی کثرت نماز اور تہجّد کی وجہ سے آپ کو یہ لقب ملا۔محمد سکران بن عبداللہ بن حسین کی اولاد میں عمری نے دو پسران کا ذِکر کیا (۱)۔جعفر، (۲)۔علی ابنِ عنبہ نے بھی ان دو کا ہی ذِکر کیا ہے، جب کہ فخر الدین رازی کے بقول محمد السکر ان کی اولاد صرف علی سے جاری ہوئی جو آبہ میں فوت ہوئے اور ان کی اولاد مصر اور نصیبین میں تھی۔

بطن اوّل علی بن محمد سکران بن عبداللہ :۔بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوالقاسم احمد بن حسین بن علی المذکور تھے۔آپ ادیب اور شاعر تھے۔

بطن ثانی جعفر بن محمد سکران بن عبداللہ :۔آپ کی اولاد سے حسین بن یوسف بن مظفّر بن حسین بن جعفر المذکور تھے اور اِس حسین کو عمری نے دیکھا تھا ان کی اولاد ہرات میں تھی جن کی وہاں کافی تعداد تھی، ان کے ساتھ کتاب المرتضیٰ تھی جو ان کے نسب کی صحت پر تھی۔[۲]

بیت ثانی حسن بن حسین بن حسن افطس :۔آپ کی اولاد میں عمری نسابہ نے صرف ایک فرزند (۱)۔ابوحسن علی دینوری کا ذِکر کیا آپ کی عمر ۸۵ برس تھی۔آپ کی پیدائش ۱۸۹ ہجری اور وفات ۲۷۴ ہجری میں ہوئی۔آپ امام محمد تقی الجوادؑ کے حکم سے دینور گئے اور وہیں رہائش اختیار کی بقول عمری میں نے اپنے شیخ ابنِ طباطبا سے روایت اپنے تعلیق میں پایا کہ آپ ابوحسن علی دینوری کی وفات کے بعد آپ کے ترکے میں ۵۰۰۰۰ دینار ملے اور ابنِ عنبہ نے

۱۔مقاتل الطالبین، ص ۳۴۲ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۱۹

بھی آپ کا ذِکر کیا آپ کے کسی بھائی کا ذِکر نہیں کیا۔

کہتے ہیں آپ امیر مدینہ تھے اور آپ کو مدینے میں خطرہ تھا۔اس لیے امام محمد تقیؑ کے حکم سے دینور ہجرت کر گئے۔

بقول مروزی حسن بن حسین بن حسن افطس کے دس فرزند تھے اور رازیؔ کہتے ہیں دس ان میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی(۱)۔ابوحسن علی دینوری آپ کا ذِکر ہو گیا ہے،(۲)۔ابوجعفر محمد اکبر،(۳)۔ابوالقاسم ابراہیم اصفہان میں،(۴)۔ابوعبداللہ حسن اصغر،(۵)۔ابوالفضل محمد اکبر، ابن عنبہ نے ان میں سے ابراہیم اور محمد کو صاحبِ اعقاب کہا ہے۔پھر فخر الدین رازی کہتے ہیں ان میں ابوحسن علی دینوری کی اولاد عدد یعنی بڑی تعداد ہے باقی چار حضرات کے اعقاب مجہول ہیں۔

بطن اوّل:۔ابوحسن علی دینوری بن حسن بن حسین بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدینؑ بقول رازی آپ کی اولاد دس پسران سے تھی (۱)۔ابوجعفر محمد اصغر تفلیس جورجیا میں مروزی کہتا ہے آپ کی اعقاب تفلیس، دینور اور بغداد میں،(۲)۔ابوطاہر جعفر آپ کی عقب قلیل ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ کی اعقاب میں لڑکیاں تھیں،(۳)۔ابواسحاق طاہر اعقاب دینور میں،(۴)۔ابوحسین عبداللہ لہ عقب، (۵)۔ابوالفضل عبیداللہ لہ عقب، (۶)۔ابوالقاسم حمزہ لہ عقب، (۷)۔ابوعبداللہ حسن رازی لہ عقب، (۸)۔ابوعباس احمد عقب قلیل، (۹)۔ابومحمد حسن عالم جلیل عقب کثیر، (۱۰)۔ابوالطیب قاسم عقب قلیل اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ درج تھے۔

اوّل ابوجعفر محمد اصغر بن ابوحسن علی دینوری:۔آپ کی اولاد سے سیّد ادیب شاعر شیخ شرف المعروف بابن دینوری نسابہ ابی حرب محمد بن محسن بن حسن بن علی حدوشہ بن محمد اصغر ابوجعفر المذ کور تھے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ بغداد میں تھے اور آپ نے بلادِ عجم کا سفر کیا اور بہت سی بلاد میں گئے اور جرائد کو جمع کیا آپ کی وفات غزنی میں ۴۸۰ کے لگ بھگ ہوئی۔[۱] اور رازی کہتے ہیں آپ کی عرفیت ''ابنِ دینوری'' تھی اور آپ نقیب بغداد کے خلیفہ تھے، یعنی نائب تھے آپ کو خلیفہ نے سلطان غزنہ ابراہیم بن مسعود بن محمود کے پاس بھیجا جہاں آپ نے وفات پائی اور آپ کی اولاد تھی۔[۲]

اور عمری نے کہا کہ آپ کی پیدائش بغداد کی ہے اور بغداد میں آپ مقیم رہے آپ نسب اور تشجیر کی معرفت رکھتے ہیں اور آپ میرے دوست ہیں۔

دوئم ابوعباس احمد بن ابوحسن علی دینوری:۔آپ کی اولاد سے محمد بن داؤد اصم بن ابوعباس احمد المذ کور تھے جن کی دو دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ، (۲)۔خدیجہ اور ان کو عرمریتان کہا جاتا تھا۔

سوئم:۔ابوحسین عبداللہ بن ابوحسن علی دینوری:۔آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابو ہاشم مجتبٰی بن حمزہ بن زید بن مہدی بن حمزہ بن محمد بن ابوحسین عبداللہ المذ کور تھے۔آپ رُےَ کے نسابہ تھے بقول بابن فندق نسابہ کہ میں نے آپ کو رُےَ میں دیکھا ہے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہوا جہاں علم الانساب کا مذاکرہ جاری تھا اور یہ ۵۲۶ہجری کی بات ہے۔

بطن ثانی محمد بن حسن بن حسین بن حسن افطس:۔فخر الدین رازی نے حسن بن حسین بن حسن افطس کی اولاد میں دو محمد تحریر کیے۔ایک ابوجعفر محمد اکبر دوسرا ابوالفضل محمد اکبر سیّد حامنہ ای کے خاندانی شجرہ میں یہ نام سیّد محمد مدائنی تحریر ہے اور جو کچھ کتب میں بھی چھپ چکا ہے۔ابوالفضل محمد اکبر کی اولاد میں سیّد رجائی نے چار معقبان تحریر کیے(۱)۔حسین،(۲)۔احمد،(۳)۔زید،(۴)۔علی اور اوّل تین کو صاحبِ اولاد کہا۔

پھر ابوجعفر محمد اکبر کی اولاد میں مہدی رجائیؔ نے تین پسران کا ذِکر کیا(۱)۔ابوعباس احمد،(۲)۔حسین، (۳)۔علی اور ان سب کو فی صح کہا ہے تو احتمال یہی ہے کہ سیّد محمد مدائینی ابوجعفر محمد اکبر ہوں گے کیونکہ سیّد محمد مدائنی کے عقب میں احمد نام تحریر ہے اور ابوجعفر محمد کا فرزند احمد بھی صاحبِ اولاد تھا۔

ان حضرت کی اولاد سے قائدِ محترم آیت اللہ سیّد علی خامنہ ای بن السیّد جواد بن حسین بن محمد بن محمد تقی بن میرزا علی اکبر بن سیّد فخر الدین بن سیّد

---

۱۔عمدۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص ۳۴۵ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۹۳

ظہیرالدین بن سیّد قطب الدین بن روح اللہ بن میر سیّد رضا (صاحبِ ختم شاہ عباس اوّل) بن جلال بن سیّد بایزید بن سیّد باباہاشم محمد بن حسین بن حسن بن حسین بن محمود بن سیّد نجم الدین بن سیّد مجدالدین نقیب خراسان (۷۰۴ـ۷۰۷ہجری) بن سیّد فتح اللہ بن سیّد رُوح اللہ بن سیّد نیک الدین المعروف مبارک شاہ بن سیّد عبداللہ بن سیّد محمد بن عبدالمجید بن میر شریف الدین بن میر سیّد عبدالفتاح بن سیّد میر علی بن سیّد علی بن میر سیّد علی بن سلطان العلماء احمد (۳۶۰ـ۳۵۰ قم) بن سیّد محمد مدائنی (ابوجعفر محمد اکبر) المذکور سیّد علی خامنہ ای کے چار فرزند ہیں(۱)۔سیّد مصطفیٰ، (۲)۔مجتبیٰ، (۳)۔محسن (مسعود)، (۴)۔میثم قیل محمد ہیں اور دو دُختران ہیں، (۱)۔بشریٰ زہرا، (۲)۔ہدیٰ فاطمہ۔

## ۱۴۱۔نسل حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی اصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام

آپ مکفوف یعنی نابینا تھے بقول عمری آپ کی والدہ خطابیہ تھیں۔ آپ کوفی تھے اور ایام ابی السرایا میں مکہ پر غالب آ گئے۔ ورقہ بن یزید نے آپ کا تختہ اُلٹا اور آپ مکہ سے کوفہ آ گئے بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد تین پسران سے تھی (۱)۔حمزہ سمان، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔علی اور تہذیب الانساب میں چہارم فرزند، (۴)۔قاسم الملقب شعرہ تھا۔اور ابنِ عنبہ نے بھی انہی چار پسران کا ذِکر کیا ہے۔

رازیؔ نے بھی یہی چار لکھے ہیں (۱)۔عبداللہ مفقود، (۲)۔علی قتیل یمن، (۳)۔حمزہ سمان اکبر بالکوفہ، (۴)۔ابوالقاسم شرابط اور کہتے ہیں بعض نے پانچواں فرزند حسین بھی ثابت کیا جس کی اعقاب بھی تھی اور سیّد ابوطالب مروزی نے بھی اس حسین کا ذِکر کیا ہے۔

با ابن فندق نسابہ نے آپ کا ایک فرزند احمد بھی بیان کیا مگر اس کی اولاد نہیں تھی اور وہ تحریر کرتے ہیں احمد، حمزہ ابوطیب قاسم، محمد، حسنہ زینب، فاطمہ، اُمِ محمد۔ان سب کی والدہ موسیٰ بن عمر بن علی بن حسین علیہ السّلام تھیں۔

بیت اوّل حمزہ سمان بن حسن مکفوف:۔ بقول مروزی نسابہ آپ کی اولاد بروجرد میں بنی ''سمانہ'' سے معروف ہے اور اہواز میں بھی ہے اور ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔ابوحسن محمد تحریر کیا۔ رازی کہتے ہیں ان کا لقب ''بنی سمان تھا کیونکہ ان کی اولاد کی والدہ کا نام ''سمانہ'' تھا، اور (۲)۔زید جس کی عقب قلیل ہے۔

ابوحسن محمد بن حمزہ سمان کی اولاد میں عمری نے ایک فرزند، (۱)۔حمزہ کا ذِکر کیا ہے۔

اس حمزہ بن محمد بن حمزہ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔حسن الکدولی عقب اہواز میں، (۲)۔ابوالھیجا احمد اہواز میں۔ آپ کا ایک فرزند حسن تھا، اس گھر کو بقول عمری بیت سمان کہا جاتا ہے۔

بیت ثانی علی بن حسن مکفوف:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کا قتل یمن میں ہوا۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حسین ترلج سے جاری ہوئی اور مروزی کہتے ہیں آپ کے چودہ فرزند تھے جن میں سے دو کی اولاد جاری ہوئی۔

رازیؔ کہتے ہیں آپ صاحبِ زنج کے ہمراہ تھے۔رازیؔ نے پانچ پسران بیان کیے ہیں (۱)۔ابوالقاسم عبداللہ اکبر مقدم اہل الکوفہ، (۲)۔ابوالحسن علی المعروف ''ابنِ ندیم''، (۳)۔ابوالفضل عباس شاعر، (۴)۔ابوالقاسم جعفر، (۵)۔ابوعباس احمد مخلع المعروف ''ابنِ ندیم''

بطن اوّل ابوالقاسم عبداللہ بن حسین ترلج:۔ مروزی کے بقول آپ کے بائیس فرزند تھے جن میں سے آٹھ کی اولاد تھی جب کہ فخر الدین رازی نے چھے پسران کو صاحبِ معقبین میں شمار کیا (۱)۔ابوعیسیٰ طاہر ملقب ''السیجان''، (۲)۔ابومحمد القاسم، (۳)۔ابوزید حسن، (۴)۔ابوعلی حمزہ، (۵)۔ابوہاشم سورا میں، (۵)۔عقیل اور ساتواں فرزند (۷)۔حسین اعور بھی تھا لیکن اس کے اعقاب ہونے میں کلام کیا گیا اور عمری نے (۸)۔احمد کا ذِکر کیا ہے۔

اوّل ابی زید حسن بن ابوالقاسم عبداللہ:۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کا ایک فرزند ابوحسین محمد تھا۔ آپ کی ذیل اولاد بصرۃ میں مربعہ شاہی میں رہی اور ان کو ''بیت ابی زید'' کہا جاتا ہے، جن میں صاحبِ علم و فضل ہیں۔

دوئم احمد بن ابوالقاسم عبداللہ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔ابوحسین میمون احول۔

پہلی شاخ علی بن احمد بن ابوالقاسم عبداللہ:۔ آپ کا ایک فرزند ابوطالب حمزہ بصرہ کے فقیہ تھے اور وہ ''بابن علون'' سے معروف تھے اور ابوالحسن عمری کے دوست تھے اور انقرض ہوئے۔

دوسری شاخ میں ابوحسین میمون احول بن احمد بن ابوالقاسم عبداللہ کی اولاد میں ابوالفضل محمد حافظ قرآن تھے اور ان کے بھائی بھی تھے۔ان کو بنو میمون کہا جاتا تھا۔ آپ بصرہ میں بنومشاجع کے مقام پر تھے۔ آپ انقرض تھے صرف بیٹیاں تھیں اولاد میں۔[۱]

بطن ثانی ابوالقاسم جعفر بن حسین تزلج:۔بقول مروزی نسابہ آپ بروجرد میں تھے۔ آپ کی اولاد چار پسران میں سے جاری ہوئی جن میں ایک (۱)۔ابواعباس احمد نقیب ہمدان تھا اور اس کی اعقاب بغداد میں تھی اور (۲)۔دوسرا ابوحسین موسیٰ جن کی کثیر اعقاب طرابلس بغداد اور سمرقند میں رہی۔[۲]

اور مہدی رجائی نے تین مزید فرزند بھی لکھے(۳)۔ابوحسن علی، (۴)۔ابومحمد قاسم، (۵)۔محمد ''فی صح''، لیکن قدیم جید نسابین جن میں صفی الدین بابن طقطقی بھی شامل ہیں انھوں نے اوّل دو کا ہی ذِکر کیا اس لیے ہم بھی ان دو کا ہی ذِکر کریں گے۔

اوّل ابوحسین موسیٰ بن ابوالقاسم جعفر:۔مروزی اور عمری نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔علی تحریر، جب کہ بابن طقطقی نے (۲)۔حسن تحریر کیا۔

پہلی شاخ میں حسن بن ابوحسین موسیٰ کی اولاد سے ناصر بن محمد بن حسن المذکور تھے۔[۳]

دوسری شاخ میں علی بن ابوحسین موسیٰ کی اولاد میں ابوحسن عمری نسابہ نے دو پسران تحریر کیے(۱)۔زید، (۲)۔موسیٰ ابن خرما۔

ان میں زید بن علی بن ابوحسین موسیٰ کی اولاد سے بقول سیّد ابوطالب مروزی السیّد اجل مرتضیٰ نقیب بغدادی ذوالشرفین محمد بن محمد بن زید المذکور تھے اور موسیٰ (ابنِ خرما) بن علی بن ابوحسین موسیٰ کی اولاد میں ابوحرب ناصر تھے۔ آپ طرابلس میں مقیم تھے اور اولاد نہیں تھی۔

دوئم احمد ابوعباس بن ابوالقاسم جعفر، بقول صاحب اصیلی آپ کی اعقاب سے کثیر قبیلے ہیں۔ آپ کی اعقاب میں دوفرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔محمد

پہلی شاخ میں عبداللہ بن احمد بن ابوالقاسم جعفر کی اولاد عبداللہ بن یحییٰ بن عبداللہ المذکور تھا۔

دوسری شاخ میں محمد بن احمد بن ابوالقاسم جعفر کی اولاد سے ابی طالب محمد بن ابی طالب بن حسن بن احمد بن محمد المذکور تھے۔[۴]

بطن ثالث ابوعباس احمد مخلع بن حسین تزلج بن علی:۔شریف عمری نسابہ نے آپ کے دو پسران تحریر کیے(۱)۔عباس جمال کوفی بقول عمری نسابہ مجھے میرے شیخ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نے بتایا کہ ان کی خوبصورتی کی وجہ سے ان کے والد نے ان کا انکار کیا اور پھر اعتراف کیا، جب کہ ان کی خوبصورتی کو قبول نہ کیا۔ان کی اولاد کوفہ میں تھے(۲)۔ابوحسین زید البکاء آپ کی اولاد اہواز میں تھی جن میں تین دُختران سکینہ، خدیجہ، فاطمہ۔ جب کہ فخر الدین رازی نے احمد مخلع کے چار مزید فرزند بھی تحریر کیے ہیں، (۳)۔ابوطیب محمد یلقب ''اباطحال''، (۴)۔ابراہیم نابخ۔(۵)۔ابواحمد طاہر شعرانی، (۶)۔ابوحسن علی مدمع اہواز۔

اوّل ابوحسین زید البکاء بن ابوعباس احمد مخلع:۔بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوطالب علی تھا، جب لڑکا تھا تب اس نے سفر کیا۔ اِس کی لکھائی خوشخط تھی۔ آپ اپنی بلد کے طلباء سے ملا سامراء اور تکریت کے درمیان، الددور میں قیام پذیر ہوا، اور یہاں ایک عورت سے شادی کر لی اور تب تک وہیں ٹھہرا رہا جب تک کہ اس کا حمل اس سے منتقل نہ ہو جائے اور اس عورت کی اس سے قبل عام لوگوں سے اولاد بھی تھی اور جب وہ (ابوطالب علی) وہاں سے جانے لگے تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے ایک وصیت تحریر کی جس میں ان کا نسب تھا اور اپنی پہچان لکھی اور اپنی اولاد کا اقرار کیا، پھر وہ (ابوطالب علی) اپنے گھر پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا ایک عورت اس لڑکے ساتھ آئی اور جب یہ لڑکا طفیل تھا یعنی اس کے بچپن میں اس کی ماں (یہ عورت) فوت ہوگئی اور اس کی بچے کی کفالت اس کی خالہ کی دُختر نے کی جس کا نام ''قنبر'' تھا، اور جب وہ شدت اختیار کر گیا تو اس نے سفر اختیار کیا وہ کچھ نہیں جانتا تھا مگر یہ کہ وہ حسینؑ کی اولاد سے علوی ہے۔

بقول ابنِ صوفی کہ ابوطالب علی بن زید البکاء کے یہاں تک کا سفر اس کی اولاد سے شریف ابوحسن علی نے مجھے بیان کیا، مجھے اِتفاق ہے کہ میں

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۲۵۔۴۲۴ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۸۱ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۳۲۲ ۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۳۲۲

۴۳۲ ہجری میں عمان آیا اور اس کے خاندان نے مجھے کہا کیا آپ علم الدین غلام علوی دونوں طرف لمبے بالوں والے اور خوبصورت چہرے والے کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں جانتا۔ حاکم ابوالفوارس بن بہا الدولہ کرمان نے اُس کو لقب (علم الدین) دیا ہے اور وہ کرمان میں مقدم ہے۔ وہ (شریف ابوحسن علی) بغداد عازمِ سفر ہوا، اس سے اس کے نسب کی صحت کی بارے میں پوچھا گیا تو اور وہ اولد دور گیا۔ وہ قاضیوں اور حکام کے پاس گیا اور علوی نسابین کے پاس گیا جنھوں نے اِسے دھکیل دیا، جب وہ دلائل قائم کر رہا تھا حتیٰ کہ اُس کے دلائل شریف مرتضٰی کے نزدیک ثابت ہوئے اور بغدادی گواہوں سے ملتی جلتی گواہی کے ساتھ ثابت ہوئے۔ ثابت ہونے کے بعد جس ضلع میں وہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے قاضی نے اس کی نسب کی صحت کے بارے میں لکھا کہ اس کا سلسلۂ نسب علی ابنِ ابی طالب سے ہے اور سیّد مرتضےٰ نے اس کے خط کو لکھا اور شیخ شرف عبیدلی نے اس پر دستخط کیے اور عمری کہتے ہیں اس شخص کا نسب ثابت ہوا اور میرے شیخ کی اس پر حجت ہے اور یہ شخص شریف ابوحسن علی بن احمد بن ابی طالب علی بن زید البکاء بن احمد بن حسین تزلج بن علی بن حسن مکفوف بن حسن افطس ہے۔

پھر عمری کہتے ہیں کہ میں نے شیخ شرف عبیدلی کے خط میں دیکھا اس کا لقب علم الدین بن ہادی تھا اور خطوط وزراء بنی عبدالرحیم، خطوط حاکم عبدالعزیز بن جلال الدولہ، ''معتمد الدولہ کے کئی خطوط میں اس کو علم الدین زین الاشراف کہہ کر مخاطب کیا گیا۔

اوّل لقب (علم الدین بن ہادی) ابی الفوارس بن بہا الدولہ کی طرف سے تھا اور دوسرا لقب (علم الدین زین الاشراف) بعض ترک حکمرانوں کی جانب سے تھا۔[۱]

بطن رابع، علی بن حسین تزلج بن علی:۔ آپ کی اولاد سے محمد بن محمد بن علی المذکور تھے اور اس کے دو فرزند تھے (۱)۔ حسن، (۲)۔ زید کا سوح۔

ان میں حسن بن علی بن حسین تزلج کا ایک فرزند ابوطالب المعروف بابن ندیم تھا، جو کفر کی حد تک غالی تھا اور بصرہ میں اس کی ایک دُختر تھی۔

بیت ثالث:۔ قاسم شعرابط بن حسن مکفوف:۔ بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی اور اس محمد بن قاسم شعرابط کے تین فرزند تھے (۱)۔ ابوطیب قاسم لقب حشیش اس کے اعقاب کوفہ میں، (۲)۔ ابوطاہر محمد دقاق بصرہ میں اور اعقاب نیشاپور اور بلخ میں، (۳)۔ حسن لقب ''قرۃ'' ان کی اعقاب قلیل تھی۔

## ۱۴۲۔ نسل عبداللہ مفقود بن حسن مکفوف بن حسن افطس بن علی اصغر

زیادہ نسابین نے آپ کی اولاد ایک فرزند محمد اکبر سے لکھی ہے اور کہا کہ عبداللہ مفقود کی اولاد صرف ایک فرزند سے جاری ہوئی۔ رازی نے ان کو ہی محمد زبارہ تحریر کیا ہے۔ تاہم صفی الدین نسابہ بابن طقطقی کے بقول دوسرا فرزند ابوعباس احمد ہے۔

ابنِ عنبہ کا قول ہے کہ بنی افطس میں اس بنی زبارہ گھرانے کی مثل اور کوئی نہیں ہے۔ بابن فندق نسابہ نے عبداللہ مفقود کی اولاد میں ایک اور فرزند (۳)۔ عبداللہ بھی تحریر کیا۔ تاہم جمہور نسابین متفق ہیں کہ عبداللہ مفقود بن حسن مکفوف کی اولاد محمد اکبر سے جاری ہوئی۔ محمد اکبر بن عبداللہ مفقود کی اولاد میں (۱)۔ ابوجعفر احمد زبارہ۔

بقول ابنِ عنبہ جب مدینہ میں آپ غصے میں آئے تو غضبناک شیر کی طرح ہو جائے۔ اس لیے آپ کا لقب زبارہ پڑ گیا۔ (۲)۔ علی آپ کا ذکر بابن فندق نے کیا کہ آپ کی اعقاب جرجان میں ہے تاہم فخرالدین رازی کے بقول آپ کی اولاد قلیل تھی ابوجعفر احمد زبارہ بن محمد اکبر بن عبداللہ مفقود:۔

بابن فندق نسابہ کے بقول طبرستان کے زیدیوں نے آپ کو خط تحریر کیا اور طبرستان آنے کی دعوت دی اس خط میں حسن بن زید داعیٔ کبیر کی شکایت تھی اور تحریر تھا کہ آپ زیدیہ امامت کے لائق وسزاوار ہیں۔ لہٰذا سیّد ابوجعفر احمد زبارہ مدینے سے اپنے بھائی علی کے ہمراہ طبرستان کے لیے نکل پڑے اور طبرستان میں غدر کیا لیکن داعی کی حکومت کو استحکام حاصل ہوا اور سیّد ابوجعفر احمد زبارہ رے اور قزوین کے درمیان آبہ نامی جگہ پر چلے گئے اور آپ کے بھائی علی نے جرجان میں قیام کیا جہاں ان کی اولاد تھی۔[۲]

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبیین، ص۴۲۴ ۲۔ لباب الانساب، جلد دوئم، ص۴۹۲

اور یہ بھی رقم ہے کہ آپ آبہ سے دوبارہ ایام داعی میں طبرستان گئے اور وہاں سے نیشاپور چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔ابوحسین محمد زاہد عالم لہ عقب،(۲)۔ابوعبداللہ حسین بقول رازی بجرجان، آپ کی اولاد تھی،(۳)۔ابوعلی محمد نقیب بقول رازی نقیب نیشاپور، (۴)۔ابوحسن محمد قاضی الشاعر درج۔

بیت اوّل ابوحسین محمد زاہد عالم بن ابوجعفر احمد زبارہ:۔بقول سیّد ابن عنبہ نسابہ آپ نے نیشاپور میں خلافت کا دعویٰ کیا اور لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ اطراف نیشاپور میں چار مہینے تک لگا تار منبروں سے آپ کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا جب آپ کے خروج کا وقت نزدیک آیا تو آپ کے بھائی ابوعلی محمد نقیب کو علم ہو گیا۔اس نے آپ کو قید کر لیا اور خلیفہ حمویہ بن علی صاحب جیش نصر بن احمد سامانی کے پاس بھیج دیا جہاں بخارا میں آپ کو قید کر لیا اور کئی سال بعد رہا کیا گیا اور ۲۰۰ درہم آپ کو دیئے گئے اور کہتے ہیں جس وقت آپ نے خروج کا ارادہ کیا تھا دس ہزار لوگ آپ کی بیعت میں تھے۔ آپ نیشاپور میں ۳۳۹ ہجری کو فوت ہوئے۔[۱]

اور فخر الدین رازی نے الشجر ۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ میں یہی واقعہ ابوحسن محمد قاضی بن ابوجعفر احمد زبارہ سے منسوب کیا۔

آپ کی اولاد دو فرزندان سے جاری ہوئی(۱)۔یحییٰ الفقیہ متکلّم محدث رئیسِ جرجان، (۲)۔ابومنصور ظفر اعرج عابد ذکی جواد اور تیسرا فرزند، (۳)۔ابوحسین عبداللہ کہا جاتا ہے۔ انقرض تھا۔ اوّل دو حضرات یحییٰ الفقیہ متکلّم اور ابومنصور ظفر کی والدہ طاہرہ بنت محمد بن حسین بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر ذی یمین بن طلحہ بن طیب بن طاہر بن حسین مصعب بن زریق تھیں اور یہ مصعب بن زریق مولا علی علیہ السّلام کا غلام تھا۔

بطن اوّل یحییٰ الفقیہ نقیب بن ابوحسین محمد زاہد عالم:۔ بقول بابن فندق نسابہ آپ متولی نقابہ السادات نیشاپور تھے۔ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوحسین محمد نقیب نیشاپور سے جاری ہوئی۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ ابی علی محمد زبارہ بن احمد تھیں اور آپ کی اولاد چار پسران سے تھی (۱)۔ابوعلی محمد زاہد واعظ، (۲)۔ابوالقاسم علی،(۳)۔ابوالفضل احمد، (۴)۔ابوعبداللہ حسین جوہرک ان چاروں کی والدہ عائشہ بنتِ ابی الفضل بدیع ہمدانی الشاعر تھیں۔

اوّل ابوالقاسم علی بن ابی حسین محمد نقیب بن یحییٰ الفقیہ نقیب:۔بقول بابن فندق نسابہ آپ کی اعقاب میں تین رجال تھے(۱)۔ابوسہل علی، (۲)۔ابویعلی زید،(۳)۔ابوطاہر القاسم۔

پہلی شاخ میں ابوسہل علی بن ابوالقاسم علی کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعلی احمد زیدی،(۲)۔ابوحسن اسماعیل درج ان دونوں کی والدہ دختر ابی عباس تھیں۔

ان میں ابوعلی احمد زیدی بن ابوسہل علی کا ایک فرزند سیّد ابوحسن علی ناحیہ جوین میں تھا ان کی والدہ کو بانو بنت ابی سعید سیّد زید بن محمد بن ظفر تھیں۔ اور اس سیّد ابوحسن علی بن ابوعلی احمد زیدی کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔

(۱)۔ابوعلی احمد زین الدین قریہ خدا شاہ ان کی والدہ دختر ابی یعلی زید بن علی بن محمد بن یحییٰ النقیب تھیں(۲)۔ابوحسن اسماعیل، (۳)۔یحییٰ السیّد امام، (۴)۔حسن السیّد امام آپ مدرسہ صندلیہ میں پڑھے اور امام رکن الدین علی بن حسین صندلی کی کسی پوتی سے آپ کی شادی ہوئی، (۵)۔حسین آپ کی وفات نیشاپور میں ۵۴۴ ہجری میں ہوئی اور آپ کی دُختران تھیں۔

ان میں ابوعلی احمد خداشاہی بن ابوحسن علی کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔ابومعالی بدرالدین مظفّر آپ کو آپ کے بیٹے نے جوین کے راستے میں ۵۴۹ ہجری میں قتل کیا(۲)۔علی عزیز الدین سیّد امام ان کی اعقاب جوین میں ہے،(۳)۔عزیز۔

ان میں ابولمعالی مظفّر بن ابوعلی احمد خداشاہی کی اولاد میں ابی طالب رکن الدین محمد بن محمد بن عرب شاہ تاج الدین بن محمد بن زید جوینی بن ابوالمعالی مظفر المذکور۔

---

۱۔عمدۃ الطالب،ص ۳۴۸

اس ابوطالب محمد بن محمد بن عربشاہ تاج الدین کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔طالب عزالدین،(۲)۔ناصر عماد الدین ان کو السیّد ان امیران جیلان کہتے تھے۔ آپ کی جلالت اور امارت سلطان خدابندہ بن ارغون کے نزدیک متقدم تھی اور امیر طالب نے رشید الوزیر کو قتل کر کے نقیب تاج الدین آوی کا انتقام لیا اور امیر ناصر عماد الدین نے قلعہ اربل کو طویل حصار کے بعد فتح کیا اور وہاں حکومت کی۔

ان میں امیر طالب عزیز الدین بن ابوطالب محمد رکن الدین کی اولاد میں ایک فرزند علی اکبر تھا۔ آپ نے بھی قلعہ اربل میں حکومت کی، پھر امیر ناصر عماد الدین بن ابوطالب محمد رکن الدین کی اولاد میں ایک فرزند یحیٰی امیر السیّد زاہد جلیل القدر تھا جو قلعہ اربل میں اپنے چچازاد کے بعد ولی تھا۔

تیسرے فرزند عزیز بن ابوعلی احمد خداشاہی کی اولاد میں محمد بن زید بن عزیز المذکور تھے ابوحسن بیہقی نے ان کو دیکھا تھا۔

دوسری شاخ میں ابویعلی زید بن ابولقاسم علی بن ابی حسین محمد نقیب:۔آپ نے قریہ ''فریومد'' میں رہائش اختیار کی آپ کی ایک امالی تھی جس میں صحیح روایات تھیں۔ حاکم ابوالقاسم حسکانی صاحب کتاب شواہد التنزیل فریومد میں آپ کے پاس قیام پذیر ہوئے اور آپ کی امالی کو پڑھا۔ آپ کی اولاد میں دو دُختران اور ایک فرزند ابی القاسم علی محی الدین فریومدی تھے۔آپ عالم اور زاہد تھے۔ بار بار حج کیے فرات سے مشہد امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تک نہر جاری کی۔ آپ بادشاہوں کی مجالس اور خلفاء کے ہاں عزت پانے والے تھے۔ آپ ہر نماز سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔ چاہے سردی ہو یا گرمی یا آپ سفر میں ہوں۔عیدوں کے علاوہ روزے رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۵۲۲ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی معالی زید عزیز الدین تھے جن کی والدہ علویہ تھیں اور ان کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔حسن،(۲)۔ابوطالب حمزہ مجد الدین،(۳)۔ابوالبرکات اسماعیل،(۴)۔محمد آپ کی وفات ۵۴۹ہجری میں ہوئی۔

تیسری شاخ میں ابوطاہر قاسم بن ابوالقاسم علی بن ابی حسین محمد نقیب:۔کی اولاد میں ایک فرزند حمزہ تھا جس کی والدہ دُختر ابی عبداللہ صیرفی تھی۔

دوئم ابوالفضل احمد بن ابوحسین محمد نقیب بن یحیٰی الفقیہ نقیب:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابومطہر حسن،(۲)۔ابومحمد یحیٰی۔

پہلی شاخ میں ابومطہّر حسن بن ابوالفضل احمد کی اولاد ایک فرزند داعی ارجانی سے جاری ہوئی جن کے تین فرزند تھے(۱)۔حسن،(۲)۔حسین،(۳)۔محمد

سوئم ابوعبداللہ حسین جو ہرک بن ابی حسین محمد نقیب بن یحیٰی الفقیہ نقیب:۔بقول بابن فندق نسابہ بیہقی آپ کے پانچ پسران تھے(۱)۔ابوحسین محمد، (۲)۔ابومنصور عبداللہ،(۳)۔ابوالقاسم علی اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ کی کنیت ابوالقمر تھی،(۴)۔ابوعلی احمد،(۵)۔ابوالفتوح اسماعیل۔

پہلی شاخ میں ابوحسین محمد بن ابوعبداللہ حسین جوہرک کے بھی پانچ فرزند تھے۔

(۱)۔ابوعبداللہ حسین،(۲)۔ابوعلی حسن،(۳)۔ابومنصور یحیٰی،(۴)۔ابوبرکات محمد،(۵)۔ابوالقاسم علی۔

ان میں پہلا خاندان ابی عبداللہ حسین بن ابوحسین محمد کی اولاد سے سیّد جمال الدین تائب بن علی بن ابی عبداللہ حسین المذکور تھے اور اس جمال الدین کی اولاد ایک فرزند ابوطالب سے تھی۔

دوسرا خاندان ابوبرکات محمد بن ابوحسین محمد کے دو فرزند تھے(۱)۔ابی الفضل احمد،(۲)۔مرتضیٰ۔

تیسرا خاندان ابوعلی حسن بن ابی حسین محمد:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالمعالی علی،(۲)۔ابوحسن محمد ان کی والدہ دُختر ابی حسن قائنی تھی۔

دوسری شاخ میں ابی منصور عبداللہ بن ابوعبداللہ حسین جوہرک:۔بقول بابن فندق نسابہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن محمد سے جاری ہوئی اور ان کے دو فرزند درج تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین ۴۷۸ہجری میں بصرہ میں درج ہوئے،(۲)۔ابومحمد حسن درج ہوئے۔

تیسری شاخ میں ابی القاسم علی بن ابوعبداللہ حسین جوہرک:۔بابن فندق نسابہ نے آپ کی دو دُختران اور دو ابنان بیان کیے ہیں(۱)۔سیّد عزیز الدین ابوعبداللہ حسین زبارہ،(۲)۔سیّد ابومنصور محمد اور دُختران میں سکینہ جو سیّد امام محمد زبارہ کی والدہ تھیں اور فاطمہ اور ان سب کی والدہ عزیزہ ستی بنت فقیہ احمد بن عباس تھیں۔ان میں پہلا خاندان سیّد عزیز الدین ابوعبداللہ حسین زبارہ بن ابی القاسم علی:۔آپ کی ایک دُختر سیّدہ عزیزی اور ایک فرزند سیّد ابی القاسم علی تھے ان کی

والدہ زینب بنتِ الشیخ رئیس علی بن ادیب ابی جعفر القاسم بن احمد صلان تھی۔

سیّدابوالقاسم علی کی وفات ۵۲۰ہجری میں ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت الشیخ رئیس حسین بن محمد بن شاہ بن اسحاق تھے۔سیّد محمد درج تھے۔ان میں دوسرا خاندان ابومنصور محمد بن ابی القاسم علی آپ نیشاپور میں رہائش پذیر تھے۔۵۳۰ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا جس کی اعقاب باقی نہ رہی۔

چوتھی شاخ میں ابی علی احمد بن ابوعبداللہ حسین جوہرک:۔آپ کی رہائش طوس میں تھی۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد ابوعبداللہ حسین ان کو سیّد ابوعبداللہ المشہدی کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ کریمہ بنتِ سیّد اجل ابی جعفر محمد بن حسین بن محمد بن ابی محمد بن یحییٰ الفقیہ نقیب تھیں،(۲)۔ابوطالب آپ کی والدہ ہندیہ سودا تھیں۔

پہلا خاندان سید ابوعبداللہ حسین المشہدی بن ابی علی احمد:۔کے دو فرزند تھے(۱)۔بہاالدین ابوجعفر محمد،(۲)۔احمد اور ان دونوں کی والدہ دردانہ بنت بہاالدین تھیں۔ یہ لوگ بیہق سے نیشاپور گئے اور وہیں فوت ہوئے ان کی اعقاب نہیں تھی۔

پانچویں شاخ سیّد ابوالفتوح اسماعیل بن ابوعبداللہ حسین جوہرک:۔آپ کی ایک دُختر تھی جس کا نام جمعہ تھا اور اس کی والدہ منیٰ بنتِ ناصر الداعی تھیں۔

بطن ثانی ابومنصور ظفر اعرج بن ابوحسین محمد زاہد عالم بن ابوجعفر احمد زبارہ:۔بقول بابن فندق نسابہ بیہقی آپ کا ایک فرزند ابوحسن محمد تھا جو ۳۵۱ہجری میں پیدا ہوا اور ۴۰۳ہجری میں فوت ہوا، اس کی والدہ فاطمہ بنت عبدالعیز بن مسلم تھیں۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ابوعلی احمد اکبر،(۲)۔ابوالقاسم احمد اصغر، (۳)۔ابوابراہیم جعفر زاہد محدث،(۴)۔ابوسعید زید۔

اوّل ابوعلی احمد اکبر بن ابوحسن محمد کی اولاد ایک فرزند ابوحسین علی سے جاری ہوئی جس کی والدہ عامیہ تھیں اور سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ نے ان کو دیکھا تھا۔ آپ عالم محدث اور نسابہ تھے۔ آپ کبار سادات بیہقی میں سے تھے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوحسن محمد،(۲)۔ابویعلیٰ حمزہ،(۳)۔ابوعبداللہ حسین، (۴)۔ابوعلی احمد آپ عالم فاضل تھے۔ آپ کی ایک امالی بھی تھی آپ کو بابن فندق نسابہ بیہقی نے دیکھا تھا۔ آپ کی تین دُختران تھیں، سیتان، منیٰ، فاطمک۔

پہلی شاخ ابوحسن محمد بن ابوحسین علی بن ابوعلی احمد اکبر کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔ابومنصور ظفر المعروف ''ابی منصور سویزی'' آپ کو بیہقی نے دیکھا تھا،(۲)۔ابوالقاسم عبداللہ،(۳)۔ابوحسین علی،(۴)۔ابوطالب احمد،(۵)۔ابوطالب علی کی اولاد نہیں تھی۔

دوسری شاخ ابی یعلی حمزہ بن ابوحسین علی کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوسعید زید شہاب الدین جن کو فندق نسابہ نے دیکھا تھا ان کی اولاد تھی، (۲)۔اسماعیل،(۳)۔ابوحسن علی، تیسری شاخ ابوعبداللہ حسین بن ابوحسین علی کی اولاد میں ابوالفتوح ناصر تھے۔

چوتھی شاخ میں ابوعلی احمد بن ابوحسین علی بن ابوعلی احمد اکبر کی اولاد سے دو فرزند (۱)۔ابوحسن علی،(۲)۔ابوحسن محمد تھے اور دو ہی دُختران تھیں (۱)۔عزیزی،(۲)۔حانک۔

دوئم ابوسعید زید بن ابوحسن محمد بن ابومنصور ظفر اعرج:۔آپ کا لقب ''علم الہدیٰ'' تھا آپ کی اولاد میں چھ پسران تھے(۱)۔ابوحسن محمد،(۲)۔ابوالقاسم علی،(۳)۔ابومنصور عبداللہ المعروف ''سیّد سخت کمان''،(۴)۔ابوالغنائم ظفر،(۵)۔ابومحمد علی آپ کی اولاد نہیں تھی،(۶)۔ابومحمد یحییٰ آپ کی بھی اولاد نہیں تھی۔

پہلی شاخ ابوحسن محمد بن ابوسعید زید:۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوطاہر محمد،(۲)۔ابوسعید محمد،(۳)۔ابوحسین محمد۔

اِن میں ابوطاہر محمد بن ابوحسن محمد کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔ابومحمد یحییٰ،(۲)۔ابوالقاسم عزیز،(۳)۔ابوجعفر،(۴)۔ابومنصور درج،(۵)۔ابوحسن محمد،(۶)۔ابوعبداللہ حُسین،(۷)۔جاجان،(۸)۔امیری ان سب کی والدہ دُختر ابی القاسم علی بن زید تھیں۔

دوسری شاخ میں ابوالقاسم علی بن ابوسعید زید کی اولاد میں چار پسران تھے۔

(۱)۔ابوسعید زید المعروف سیّد ذکی، (۲)۔ابوابراہیم جعفر، (۳)۔ابوبرکات زید، (۴)۔عزیزی۔

ان میں پہلا خاندان ابوبرکات زید بن ابوالقاسم علی کی اولاد میں دو پسران (۱)۔ابوالفتوح علی، (۲)۔محمد منجّم شمس الدین اور تین دُختران تھیں، (۱)۔نازنین، (۲)۔زہراء، (۳)۔اُمیری۔

تیسری شاخ ابومنصور عبداللہ المعروف ''سیّد سخت کمان'' بن ابوسعید زید:۔آپ کی اولاد میں پانچ دُختران تھیں (۱)۔جاجان، (۲)۔ماہک، (۳)۔درک، (۴)۔دستایک، (۵)۔فاطمک۔

بیت ثانی ابوعبداللہ حسین بن ابوجعفر احمد زبارہ بن محمد اکبر بن عبداللہ مفقود:۔آپ کی اولاد قلیل تھی۔ مہدی رجائی نے آپ کے تین فرزند تحریر کیے ہیں (۱)۔ابوالقاسم محمد مشہد میں فوت ہوا، (۲)۔ابومحمد عبداللہ جرجان میں آپ کی اولاد تھی، جن میں فقہا تھے، (۳)۔احمد یعرف ''احمدک'' واعظ کی اعقاب قلیل تھی۔

بطن اوّل احمدک بن ابوعبداللہ حسین:۔آپ واعظ تھے بقول بابن فندق نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے تھی، (۱)۔ابی عبداللہ حسین، (۲)۔ابوالقاسم ابراہیم۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند حسین اور حسن تھے ان دونوں کی والدہ اُم حسین بنتِ علی بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن علی بن حسن افطس تھیں۔

بطن ثانی عبداللہ ابی محمد بن ابوعبداللہ حسین:۔آپ کی اعقاب میں تین فرزند تھے (۱)۔حسین، (۲)۔علی، (۳)۔محمد۔

ان میں حسین بن ابی محمد عبداللہ:۔کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔احمد۔

## ۱۴۳۔نسل زید شہید بن امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ

بقول عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوحسین تھی اور آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جو غزالہ تھیں جب کہ دیگر روایات میں آپ کی والدہ کا نام جیدا ہے۔

آپ کو حلیف القرآن کہا جاتا ہے کیونکہ کسی وقت بھی قرآن کی تلاوت سے کنارہ کش نہ رہے۔ ابی نصر بخاری نے بھی آپ کی والدہ کا نام جیدا تحریر کیا ہے پھر ابی نصر بخاری کہتے ہیں کہ بقول زیادہ بن منذر مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے جاریہ کو ایک لاکھ درہم میں خریدا اور امام زین العابدینؑ کو دیا۔[۱]

بقول ابی الفرج اصفہانی کہ مختار نے تیس ہزار درہم میں ایک کنیز خریدی اور اس کا بغور مشاہدہ کیا اور کہا میری نظر میں اس کنیز کا علی بن حسینؑ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے اور اس کنیز کے بطن سے زید، عمر الاشرف، علی اصغر اور خدیجہ پیدا ہوئی۔

آپ نے ہشام بن عبدالملک مروانی کے زمانے میں کوفے سے خروج کیا اور شہید کر دیئے گئے۔ آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔یحییٰ مقتول جوز جان آپ کی والدہ ریطہ بنتِ ابی ہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں۔ آپ کو بنی اُمیہ نے جوزجان میں شہید کیا۔ اور آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی (۲)۔حسین ذی العبرۃ، (۳)۔عیسیٰ موتم الاشبال، (۴)۔محمد۔ آخری تینوں ابنان سے اولاد جاری ہوئی۔

حسین ذی العبرۃ بن زید شہید:۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ شام میں پیدا ہوئے۔ آپ نے محمد نفس ذکیہ اور ابراہیم ابنان عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کی جنگ دیکھی ہے۔ آپ اپنے والد اور بھائی یحییٰ المقتول جوزجان کے قتل کے بعد امام جعفر الصادق علیہ السّلام کی کفالت میں رہے۔ آپ امام جعفر الصادق علیہ السّلام کے اصحاب میں شمار ہوئے ہیں۔

آپ کا لقب ذی الدمعہ بھی ہے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی وفات ۶۷ سال کی عمر میں ہوئی بقول ابنِ عنبہ آپ آخری عمر میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔

بقول ابوحسن عمری آپ کی نو دُختران تھیں (۱)۔میمونہ، (۲)۔اُمِ حسن، (۳)۔کلثوم، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔سکینہ، (۶) علیہ، (۷)۔خدیجہ، (۸)۔زینب، (۹)۔عاتکہ۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ ص ۵۶

بقول عمری نسابہ آپ کے اٹھارہ پسران تھے(۱)۔یحییٰ، (۲)۔علی اکبر،(۳)۔علی،(۴)۔حسین، (۵)۔زید، (۶)۔ابراہیم، (۷)۔محمد، (۸)۔عقبہ، (۹)۔یحییٰ اصغر، (۱۰)۔احمد،(۱۱)۔اسحاق، (۱۲)۔قاسم، (۱۳)۔حسن، (۱۴)۔محمد اصغر، (۱۵)۔عبداللہ، (۱۶)۔جعفر اکبر،(۱۷)۔عمر،(۱۸)۔جعفر۔

ان حضرات میں جعفر، جعفراصغر، عمر، محمد اصغر، احمد، یحییٰ اصغر، زید، ابراہیم، عقبہ ان نو پسران کی اعقاب کا کوئی ذِکر نہیں ہے۔

اوّل عبداللہ بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ محدث تھے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران اور ایک دُختر تھی جس کا نام فاطمہ تھا اور پسران میں (۱)۔جعفر، (۲)۔محمد، (۳)۔زید المقتول آپ کا قتل ابی السرایا کے ساتھ ہوا، (۴)۔احمد۔

دوئم حسن بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ بقول ابی الفرج اصفہانی آپ ہرثمہ اور ابوسرایا کے درمیان کوفہ کے پُل پر ہونے والی جنگ میں قتل ہوئے آپ کی اولاد میں بقول عمری بعض درج اور باقی انقرض تھے۔ بقول قاضی نہروانی آپ کی والدہ کلثوم بنتِ محمد ارقط بن عبداللہ باہر تھیں۔

سوئم قاسم بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ یہ ذِکر ہے آپ کی اولاد مغرب میں ہے۔آپ کے چھے فرزند تھے(۱)۔صاُحب قیروان، (۲)۔زید درج، (۳)۔حسین اور یہ بھی کہا جاتا ہے حسن تھے، (۴)۔جعفر طبرستان میں درج، (۵)۔احمد، (۶)۔ابوجعفر محمد لقب نونواہرات میں۔ آپ کی اولاد کی کافی تعداد تھی، جن میں علی بن ابوجعفر محمد نونو المذکور تھے۔ آپ شریف جلیل تھے ابوعلی بصیر نے آپ کے فرزند محمد بن علی کی پیدائش پر آپ کو مبارک باد کے طور پر ایک قطعہ شعر لکھ کر بھیجا اور آپ کی ایک دُختر میمونہ بنتِ ابوجعفر محمد نونو تھیں، جن کی شادی احمد بن عیسیٰ بن جعفر الملک بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ سے ہوئی۔

قاسم بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد باقی نہ رہی۔

چہارم اسحاق بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کا ایک فرزند حسن تھا، جس کا قتل سوس میں ابی السرایا سری بن منصور شیبانی کے ہمراہ ہوا۔

پنجم علی اکبر بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ نے محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام کے ہمراہ خروج کیا آپ کی اولاد میں دو دُختران تھیں (۱)۔خدیجہ، (۲)۔فاطمہ۔

ششم محمد بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ احادیث کے راوی تھے۔ آپ رُے میں تھے آپ کی اولاد میں (۱)۔حسین، (۲)۔محمد، (۳)۔علی، (۴)۔خدیجہ تھے۔ ان میں علی بن محمد کا ایک بیٹا زید تھا جو اصحاب الحدیث میں سے تھا۔

حسین بن زید شہید بن امام سجادؑ کے پہلے نو حضرات کی اولاد بالکل نہیں تھی پھر چھے کی کچھ اولاد تو ضرور تھی مگر باقی نہ رہی یہ ملا کر پندرہ پسران ہو گئے۔ رازی کہتے ہیں اسحاق، محمد اور قاسم منقرض ہوئے اور حسین ذی الدمعہ کی اولاد میں زیادہ درج تھے۔ جمہور نسابین کے مطابق حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کی اولاد تین پسران سے باقی رہی۔(۱)۔حسین قعدد، (۲)۔علی الشبیہ، (۳)۔یحییٰ۔

بیت اوّل حسین قعدد بن حسین ذی الدمعہ:۔بقول ابوحسن عمری آپ کا مسکن مدینہ منورہ تھا۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ قعدد بنی ہاشم کے شیخ تھے۔ آپ کی اولاد اور علی الشبیہ کی اولاد کے لیے مدینے میں وقف تھے، جن کو صنعہ کہا جاتا تھا یعنی عین خیزراں اور عین غربر کہا جاتا تھا۔

آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن میں تین دُختران تھیں (۱)۔میمونہ، (۲)۔کلثوم، (۳)۔اُم فروہ اور پسران میں پانچ بیٹوں کی اولاد کا کوئی ذِکر نہیں۔(۱)۔حسن المدینہ، (۲)۔حسن اصغر، (۳)۔حسین، (۴)۔احمد، (۵)۔محمد اصغر۔

اور باقی تین پسران سے آپ کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔یحییٰ کی اعقاب طائف، مکہ میں قلیل تھی، (۲)۔محمد کی اعقاب بغداد، موصل، شیراز اور نصیبین میں کثیر تھی، (۳)۔زید کی اعقاب دمشق میں۔

بطن اوّل محمد بن حسین قعدد:۔بقول عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی بقول فخرالدین رازیؒ آپ کے اعقاب میں چار پسران تھے(۱)۔ابوعباس احمد نحاس ہند میں آپ کی اعقاب نصیبین میں ''برغوث'' سے معروف تھی، (۲)۔قاسم جس کی اعقاب طائف میں قلیل تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے انقرض ہوئی، (۳)۔ابوعلی حسن اعور مفلوج بغداد میں، (۴)۔حسین اعقاب شیراز اور موصل میں اور ابنِ عنبہ نسابہ نے پانچواں فرزند (۵)۔ابوحسن علی تحریر کیا ہے۔

اوّل ابوعباس احمد بن محمد بن حسین قعدد:۔آپ کا ایک فرزند حسین برغوثہ یا حسین برغوث تھا اور بقول ابوحسن عمری نسابہ ان کی اولاد سے ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ برغوث بن حسین برغوث المذکور تھا بقول عمری نصیبین میں اس گھر کو ''بنوزیدی'' کہا جاتا ہے۔

دوئم ابوعلی حسن اعور مفلوج بن محمد بن حسین قعدد:۔آپ کی اولاد سے ابوعلی حسن شعرانی نقیب موصل بن محمد بن عبداللہ بن ابوعلی حسن مفلوج المذکور تھے۔آپ ابی حسن علی بن احمد بن اسحاق بن جعفر الملک مولتانی عمری نقیب بغداد کے مادری بھائی تھے۔

ابوحسن علی شعرانی کے دو فرزند اور دُختران تھیں(۱)۔ابوطالب اخن آپ موصل میں رہے۔ آپ کا ایک فرزند ابوعلی تھا جس کا نام علی تھا، (۲)۔ابوالکتائب فضل حلب میں اور عمری کہتے ہیں آپ کی بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک بیٹی کی شادی شریف نقیب زاہد ابی محمد حسن بن قاسم محمدی خلیفہ نقیب بغداد سے ہوئی اور ان کی اولاد میں شریف تقی عمید الشرف ابوعبداللہ محمدی نقیب موصل ہوئے اور عمری نے ان کا زمانہ پایا تھا۔سوئم ابوحسن علی بن محمد بن حسین قعدد:۔کی اولاد میں ایک فرزند ابومحمد حسن الملقب جاموس تھا جس کی اولاد باقی نہ رہی۔

بطن ثانی زید بن حسین قعدد:۔آپ کو زید اطروش بھی تحریر کیا گیا۔آپ کی کنیت ابوحسین تھی آپ کی رہائش قصر ابنِ ہبیرہ تھی اور آپ کو مکہ کی راہ پر ایام مکتفی میں قتل کیا گیا۔

بقول ابی الفرج اصفہانی آپ بنی ہاشم کے بہادروں میں سے تھے۔سخی ظریف اور خوبصورت تھے۔آپ کو ایک قرامطی نے مکہ کے راستے پر شہید کیا۔آپ کی اولاد میں دو فرزند(۱)۔حسن، (۲)۔ابوعبداللہ زید اقفم تھے اور ایک دُختر فاطمہ تھیں۔

اول زید اقفم بن زید اطروش:۔کی اولاد میں (۱)۔زینب کی شادی ابی احمد ہاشمی منادی سے ہوئی، (۲)۔محمد درج تھے۔آپ کی والدہ علویہ اسماعیلیہ تھیں، (۳)۔ابوالقاسم حسین المعروف ''قویقی'' جو کہ حلب کے رہائشی تھے۔

دوئم حسن بن زید اطروش:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔احمد۔

بطن ثالث یحییٰ بن حسین قعدد بن حسین ذی الدمعہ:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔قاسم طائف میں، (۲)۔محمد مضروب آپ نے اسحاق بن محمد بن یوسف جعفری امیر مدینہ کو ڈنڈے سے مارا اور قید کر لیا اور یہ بات بنی علی اور بنی جعفر طیار کے مابین فتنے کا باعث بنی اور بقول عمری یہ ابن خداع نسابہ کا قول ہے جو ابوالغنائم حسنی سے بیان ہوا۔

بیت ثانی علی الشبیہ بن حسین ذی العبرۃ:۔آپ کو علی اصغر بھی تحریر کیا گیا۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔آپ مامون کے نزدیک منزلت رکھتے تھے۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی پانچ اولادیں تھیں جن میں دو دُختران تھیں(۱)۔خدیجہ، (۲)۔فاطمہ اور رجال میں (۱) زید عسکری، (۲)۔محمد اکبر، (۳)۔محمد اصغر۔

بطن اوّل محمد اصغر بن علی الشبیہ:۔بقول عمری آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ تھیں اور بقول رازی زید عسکری اور محمد اصغر جن کو محدث ناسب تحریر کیا ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ اسماعیل بن محمد ارقط تھیں اور محمد اصغر کی اولاد کوفہ میں قلیل تھی۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک فرزند اسماعیل تھا جس کی اولاد میں ایک دُختر تھی۔

جب کہ صفی الدین محمد نسابہ طقطقی نے آپ کا ایک دوسرا فرزند حسین بن محمد اصغر تحریر کیا ہے، جس کی اولاد کوفہ میں تھی اور اس کی والدہ اُم الولد تھیں

اور مروزیؔ نے بھی ابی یحییٰ نیشاپوری کے قول کے مطابق حسین بن محمد بن علی الشبیہ المذکور کی اعقاب کا کوفہ میں ہونا تحریر کیا ہے۔

بطن ثانی زید عسکری بن علی الشبیہ :۔آپ کی کنیت ابوحسین تھی۔ آپ عالم فاضل اور نسابہ بغداد تھے۔ آپ کی کتاب مقاتل اور مبسوط فی نسب تھی۔ بقول ابوحسن عمری آپ کی چار دُختران تھیں(۱)۔اُم کلثوم،(۲)۔زینب،(۳)۔فاطمہ، (۴)۔کلثوم اور آپ کے سات پسران تھے(۱)۔حسن، (۲)۔جعفر، (۳)۔یحییٰ، (۴)۔احمد،(۵)۔علی،(۶)۔حسین، (۷)۔محمد اور بقول ابوحسن عمری نسابہ ان میں حسن، یحییٰ اور احمد درج تھے اور جعفر کی اعقاب کا کوئی ذِکر نہیں۔

اور علی بن زید عسکری بن علی الشبیہ :۔آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، اور آپ بغداد میں تھے۔ آپ کا ایک فرزند حسین تھا جو رے گیا اور اُس کی اولاد تھی اور بابن طقطقی نسابہ حسنی نے حسین کو نقیب تحریر کیا اور ان کی ذیل کا ہونا تحریر کیا۔

مگر دوسرے نسابین ابنِ عنبہ ،موید الدین عبیداللہ اعرجی واسطی، فخرالدین رازی سیّد ابوطالب مروزی ازورقانی سب کے بقول زید عسکری بن علی الشبیہ کی اولاد دو بیٹوں سے باقی رہی (۱)۔محمد الشبیہ ، (۲)۔حسین۔

اوّل محمد الشبیہ بن زید عسکری بن علی الشبیہ :۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومحمد حسن آپ کی عقب کثیر بصرہ، موصل اور شام میں ہے، (۲)۔ابوعباس احمد بقول رازی آپ کی عقب بیت المقدس میں، (۳)۔ابوالقاسم اسماعیل شرشیر عمدۃ الطالب میں ان کا لقب ''شیر شیر'' لکھا ہے۔

پہلی شاخ میں ابوعباس احمد بن محمد الشبیہ بن زید عسکری:۔سیّد ابوطالبؔ مروزی کے بقول آپ کی اولاد بیت المقدس کے علاوہ بغداد اور قاہرہ میں بھی ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی جعفر محمد سے جاری ہوئی۔ بقول سیّد مروزیؔ آپ کی اولاد سے ابوحسن علی قاضی بالقدس بن ابوحسین محمد خشکی قصیر شیاب اشقر المعروف ''قصر اشیاب'' بن ابوجعفر محمد المذکور تھے۔[۱]

جب کہ ابوحسین محمد خشکی بن ابوجعفر محمد بن ابوعباس احمد:۔کی اولاد میں یہی فرزند ابوحسن علی خشکی بصرہ میں اسماعیلیہ کے داعی تھے۔ آپ یہاں سے مصر منتقل ہوئے اور آپ ولی قضاء بیت المقدس اور رملہ رہے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی جعفر مصر میں تھا اور وہیں اس کی اولاد تھی۔

دوسری شاخ ابومحمد حسن بن محمد الشبیہ بن زید عسکری:۔آپ کو ابنِ عنبہ نے حسن الفقیہ تحریر کیا ہے اور آپ کی اعقاب میں دو پسران کا تذکرہ کیا (۱)۔احمد، (۲)۔ابوجعفر محمد صاحب مجدی اور صاحب اصیلی نے بھی ان دو پسران کا ہی ذِکر کیا ہے۔

بقول ابنِ عنبہ نسابہ حسنی آپ کی اعقاب بصرہ میں بنوشبیہ کہلائی اور ان کی قلیل تعداد حلہ میں بھی تھی۔ ان میں اوّل خاندان ابوجعفر محمد بن ابومحمد حسن الفقیہ :۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند جعفر سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوعلی محمد جس کی اولاد سے محمد بن حسین بن ابوعلی محمد المذکور تھے (۲)۔عبداللہ بن جعفر۔

دوسرا خاندان احمد بن ابومحمد حسن الفقیہ :۔کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند محمد بصرہ میں تھا جس کی اولاد سے آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔احمد، (۲)۔محمد۔

ان میں احمد بن محمد بن احمد کے ایک فرزند ابی عبداللہ محمد نقیب الاُبلہ تھے جن کی اولاد بصرہ میں تھی اور محمد بن محمد بن احمد کی اولاد میں ابی البرکات احمد تھے بقول عمری ان کا لقب بزیزان تھا ان کی شادی بنی صوفی عمری علوی سے بصرہ میں ہوئی ان کی اولاد بصرہ میں تھی جن میں سے بعض فوت ہوئے اور بعض باقی ہیں یہ خطیب اور شاعر ہیں اور میرے (عمری) کے دوست ہیں۔[۲]

تیسری شاخ اسماعیل شرشیر بن محمد الشبیہ بن زید عسکری:۔آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔اسماعیل مجیب، (۲)۔علی الکوسج جمال، (۳)۔ابوعبداللہ حسین مخمس اور ایک دُختر بھی تھی جس کا نام سکینہ تھا اور اس کی شادی یعقوب بن عبداللہ طویل خلصی جعفری سے موصل میں ہوئی۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۵۰ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۶۴

دوئم حسین بن زید عسکری بن علی الشبیہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن علی احول احدب نقیب بغداد بلقب ''حیۃ''، (۲)۔قاسم المعروف ''ابنِ کلثم'' ''آپ کی نسبت آپ کی والدہ کلثم بنت حسین بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید سے تھی۔ آپ کی اعقاب ''رے'' اور بارجان میں ہے۔عمری نے آپ کو قاسم البن تحریر کیا۔

پہلی شاخ میں ابوحسن علی احول احدب بن حسین:۔ کی اولاد بقول رازی ایک فرزند ابوعبداللہ حسین احول نقیب بغداد سے جاری ہوئی جو بغداد میں سادات کے مشاہیر تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسین محمد المعروف بابن شبیہ آپ کی وفات پر آپ کی اولاد میں صرف دُختران تھیں، بیٹا نہیں تھا۔

(۲)۔ابومحمد عبداللہ آپ کی اولاد میں بقول عمری ایک فرزند ابوالقاسم علی موضع الشریف خطاط تھے اور آپ کی بغداد میں ایک صاحبزادی تھی۔

دوسری شاخ میں قاسم البن بن بن حسین:۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے ابوہاشم حسین بن محمد تن بن قاسم البن المذکور تھے اور ان کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسین زید نقیب ارجان تھے اور ان کی اولاد قزوین میں تھی اس ابوہاشم حسین کی ایک دُختر سکینہ تھی جس کی شادی نسابہ عمری کے اُستاد نقیب ابی حسن بن کتیلہ سے ہوئی۔[۱]

## ۱۴۴۔نسل یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ

عمری کہتے ہیں میرے والد ابی الغنائم محمد بن علی بن محمد نسابہ کا قول ہے کہ ان کی والدہ حسینیہ تھیں اور مروزی نے ان کی والدہ خدیجہ بنت عمرالاشرف بن امام زین العابدین بیان کی ہیں اور آپ کی قبر مقابر قریش میں ہے۔ آپ بغداد میں ۲۲۰ ہجری میں فوت ہوئے اور آپ کا جنازہ مامون نے پڑھوایا۔عمری کہتے ہیں میں نے اپنے اُستاد شیخ شرف عبیدلی سے ان کی والدہ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ ان کی والدہ خدیجہ بنتِ امام محمد باقر علیہ السّلام تھیں اور ان کی کنیت ابوحسین تھی اور لڑکے لڑکیاں مِلا کر ان کی کُل اٹھائیس اولادیں تھیں۔[۲]

اور سیّد یحییٰ بن حسن علوی عبیدلی عقیقی نے بھی ان کی والدہ خدیجہ بنتِ عمر اشرف بن امام زین العابدین تحریر کی ہے۔[۳]

آپ کے گیارہ فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔محمد اکبر،(۳)۔علی،(۴)۔احمد،(۵)۔قاسم ابرار رطب،(۶)۔ابومحمد حسن زاہد،(۷)۔حمزہ،(۸)۔محمد اصغر اقساسی،(۹)۔عیسیٰ،(۱۰)۔ابوحسین یحییٰ،(۱۱)۔عمر۔

اوّل محمد اکبر بن یحییٰ:۔ آپ کی اُم الولد سے ایک دُختر تھی جس کا نام زینب تھا۔

دوئم علی بن یحییٰ:۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھی۔ آپ کی اعقاب کثیر نہیں تھی۔ ان میں محمد بن احمد بن علی المذکور تھے۔ان سے کتاب ''الیوم والیلہ'' مروی ہے۔

سوئم احمد بن یحییٰ:۔ آپ کی والدہ حسینیہ تھیں۔ آپ کی اعقاب منتشر نہ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں فاطمہ المعروف شہہا بنت محمد بن احمد المذکور تھیں اور یہ نینویٰ ارض موصل میں دفن ہوئیں یوں بقول عمری احمد بن یحییٰ انقرض ہوئے۔

چہارم حسین بن یحییٰ:۔ آپ کی اعقاب بقول عمری طویل نہیں ہے۔ یوں گیارہ پسران میں سے اوّل چار جن کا ذِکر اوپر کی سطور میں بیان ہوا ان کے علاوہ باقی سات پسران جو آخرالذکر ہیں۔اُن سے اولاد جاری ہوئی اور یہ بیان عمری کا ہے اور فخرالدین رازی نے گیارہ میں سے آخرالذکر سات کے ساتھ آٹھواں احمد بن یحییٰ بھی صاحبِ اعقاب شمار کیا۔صاحب اصیلی نے بھی سات پسران کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا لیکن قاسم کی جگہ احمد کو صاحبِ اعقاب میں شمار کیا۔

جب کہ ابنِ عنبہ نے بھی وہی سات پسران صاحبِ اعقاب لکھے جن کو عمری نے صاحبِ اعقاب کہا اور مؤیدالدین عبیداللہ اعرجی واسطی صاحب ثبت المصان نے بھی انھیں سات کو صاحب اعقاب تحریر کیا۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۶۳ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۶۵ ۳۔المعقبون من ولد الامام امیر المومنین،ص ۳۵۵

سیّدابوطالب مروزی نے یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید کی اولاد سے سات گھرانوں کا ذِکر کیا جن میں (۱)۔ بیت اقساسیون، (۲)۔ بیت عمر بن یحییٰ، (۳)۔ بیت عیسیٰ بن یحییٰ، (۴)۔ بیت رطبیون اعقاب قاسم ابرار رطب، (۵)۔ بیت حسن الفقیہ بن یحییٰ، (۶)۔ بیت حمزہ بن یحییٰ، (۷)۔ بیت یحییٰ بن یحییٰ اور یہ وہی سات ہیں جن کا ذکرابن عنبہ اور عمری نے بیان کر دیا کہ ان کی اولاد باقی رہی۔

بیت اوّل محمد اصغر اقساسی بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ:۔ بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ مامون عباسی کے عہد میں مدینے کے والی تھے اور آپ کی کثیر اولاد ہے۔ عمری نسابہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ علی کا ذِکر کیا ہے، جن کی کنیت ابوحسن تھی، (۲)۔ احمد الموضح اور بعض نے ان کو احمد اقساسی بھی تحریر کیا، (۳)۔ ابوجعفر محمد اور ان تینوں کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبطؑ تھیں۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد بن محمد اقساسی:۔ آپ کو بھی محمد اقساسی کہتے ہیں بقول ابنِ عنبہ جب آپ کے والد فوت ہوئے تو آپ حمل میں تھے۔ اس لیے والد کے نام اور عرف پر آپ کا نام اور عرف رکھا گیا۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ ابوحسن علی جوذاب کا ذِکر کیا ہے، جن کی اعقاب کوفہ اور بصرہ میں تھی اور سیّدابوطالب مروزیؔ نسابہ نے (۲)۔ احمد حمل، (۳)۔ حسین ازرق، بقول رازیؔ کہ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام حسن تھا جب کہ درست یہ ہے کہ چوتھے فرزند، (۴)۔ حسن ازرق تھے۔ رازیؔ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابومحمد تھی اور یہ بصرہ کے نقیب تھے اور ان کی اولاد سے نقباء تھے۔[۱]

اوّل ابوحسن علی جواذب بن ابوجعفر محمد:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند ابوطالب حسین تحریر کیا ہے، جس سے بنوزبرج ہے اور مروزی کے بقول اس ابوطالب حسین کو ہی زبرجہ کہا جاتا ہے۔

دوئم حسن ازرق بن ابوجعفر محمد: بقول مروزیؔ نسابہ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ احمد، (۲)۔ ابوحسن محمد نقیب بصرہ و اہواز اور ان دونوں کی والدہ سکینہ بنتِ علی بن محمد اقساسی تھیں اور ابوحسن محمد نقیب کی ذیل طویل ہے۔

بطن ثانی احمد موضح بن محمد اقساسی:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ ابوجعفر محمد اعقاب کوفہ میں، (۲)۔ ابوحسین یحییٰ عقب شام میں، (۳)۔ ابوحسن علی عقب نصیبین میں۔

بقول ابنِ عنبہ کہ شیخ شرف عبیدلی نے کہا کہ احمد الموضح کی اعقاب قلیل تھی۔

اوّل ابوجعفر محمد بن احمد الموضح:۔ آپ کی اعقاب سے بقول سیّد ابنِ عنبہ علی بن محمد بن احمد بن ابوجعفر محمد المذکور تھے بقول سیّد رضی الدین ابنِ قتادہ حسنی رسی نسابہ آپ ۶۷۰ ہجری کے لگ بھگ مشہد شریف میں داخل ہوئے اور بلادِ عجم میں ایک قوم اس علی بن محمد کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتی ہے جو کہ جھوٹی ہے۔[۲]

سیّد احمد بن محمد کیا گیلانی نے اس علی بن محمد کی اعقاب میں ایک شجرہ اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے۔ سیّد محسن بن موسیٰ بن احمد بن محاسن بن شہاب الدین بن غیاث الدین بن عبداللہ بن شرف الدین بن محمد بن قطب الدین بن احمد نقیب کوفہ بن عبداللہ بن احمد بن حسن بن جعفر بن محمد بن علی بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد الموضح المذکور۔[۳]

بطن ثالث ابوحسن علی بن محمد اقساسی:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ ابوجعفر محمد زاہد المعروف ''الصعوۃ'' صاحب دار الصخر آپ کی والدہ زینب بنتِ محمد بن قاسم بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ تھیں اور آپ کی کثیر اعقاب ''بنی الصعوۃ'' سے معروف تھی جن میں نقباء اور روسائے کوفہ تھے، (۲)۔ ابوطیب احمد المعروف ''ابنِ قرۃ العین'' یہ ان کی والدہ کا نام تھا آپ کی کثیر عقب کوفہ، طبریہ اور دمشق میں تھی، (۳)۔ حسین کہا جاتا ہے کہ ان کی بھی اولاد تھی۔

اوّل ابوطیب احمد بن ابوحسن علی بن محمد اقساسی:۔ آپ کی والدہ رومیہ تھیں جن کا نام قرۃ العین تھا اس لیے آپ کی اولاد کو بنوقرۃ العین کہا گیا۔

آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ علی، (۲)۔ جعفر۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۱۴۳، الفخری فی انساب الطالبین،ص۴۰۔۳۹ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۲۶۴۔۲۶۳ ۳۔سراج الانساب،ص۱۰۷

پہلی شاخ علی بن ابوطیب احمد: ۔کا ایک فرزند ابی حسین زید نقیب طبریہ تھا۔

دوسری شاخ جعفر بن ابوالطیب احمد: ۔کی اولاد سے بنوقرۃ العین کے بقایا واسط میں ہے جو علی احول خادم النقابہ بن محمد بن جعفر المذکور تھے پھر ابن عِنبہ کہتے ہیں کہ الشیخ ابوالحسن عمری نے اپنے مبسوط میں کہا ہے کہ یہ (علی احول) شام میں فوت ہوا اور اس کی صرف بیٹی تھی اور کوئی بیٹا نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

دوئم ابوجعفر محمد زاہد بن ابوحسن علی بن محمد اقساسی: ۔مروزی نے آپ کے اعقاب میں ایک فرزند (۱)۔ابوالقاسم حسن الشاعر نقیب بصرہ کا ذِکر کیا ہے اور ابن عنبہ نے دوسرا فرزند، (۲)۔احمد الملقب صعوۃ بھی تحریر کیا اور کہا اس کی اولاد بنی صعوۃ کہلاتی ہے۔

پہلی شاخ میں، ابوالقاسم حسن شاعر ادیب بن ابوجعفر محمد زاہد: ۔آپ کا ایک فرزند بقول مروزی وعمری الادیب طریف شاعر عفیف رئیس کمال الشرف ابوحسن محمد تھے۔آپ بقول مروزی ۴۰۴ ہجری میں بغداد میں ولی امارت حج تھے اور آپ کی اعقاب مصر واسط کوفہ میں ہے۔[۱]

عمری نے آپ کو نقیب کوفہ کہا ہے اور اس گھرانے کو بنو اقساسی تحریر کیا ہے اور ابن فوطی نے بھی مجمع الآداب میں آپ کو نقیبِ کوفہ اور امیر حاج تحریر کیا ہے۔[۲]

اور بابن طقطقی حسنی نسابہ کے بقول کہ عبدالحمید اوّل نسابہ کا قول ہے۔آپ بصرہ میں نقیب الطالبیین تھے جب کہ ابن مھنا عبیدلی نسابہ نے بھی آپ کو نقیب کوفہ ہی تحریر کیا ہے۔آپ کی اولاد میں بقول صاحب اصیلی چار فرزند تھے (۱)۔ابی محمد یحییٰ، (۲)۔ابی منصور علی، (۳)۔ابی علی محمد، (۴)۔ابی القاسم حسن۔

اور عمری نے صرف ایک فرزند (۵)۔شریف ابوحسین حمزہ نقیب کوفہ تحریر کیا جو عمری نسابہ کے دوست تھے۔[۳]

پہلا خاندان ابومحمد یحییٰ بن ابومحمد حسن کمال الشرف: ۔آپ کی اولاد سے ابی عبداللہ اور ابی جعفر محمد ابنان ابوالفضائل محمد بن ابومحمد یحییٰ المذکور تھے۔ان میں ابی عبداللہ بن ابی فضائل محمد کی اولاد سے ناصر ساکن مشہد الغروی بن ابی عبداللہ محمد بن ابی عبداللہ المذکور تھے اور ابوجعفر محمد بن ابوالفضائل محمد کی اولاد سے محمد بن ابی عز الشرف بن ابی جعفر محمد المذکور تھے۔

دوسرا خاندان ابومنصور علی بن ابومحمد حسن کمال الشرف: ۔کی اولاد سے حیدر بن ابی منصور علی بن نصر اللہ بن ابی منصور بن نصر اللہ بن ابومنصور علی المذکور تھے اور اس حیدر کے تین فرزند تھے۔ابومنصور، علی، ابوالفتوح۔

تیسرا خاندان ابوالقاسم حسن بن ابومحمد حسن کمال الشرف: ۔کی اولاد سے حسین قطب الدین بن حسن مجد الدین بن حسین قطب الدین نقیب الطاہر مشرف مخزن بن ابی محمد حسن علم الدین نقیب بن علی قطب الشرف بن ابی حسین حمزہ بن ابی یعلی حمزہ بن ابی القاسم حسن المذکور تھے۔

یہ حسین قطب الدین رفیع النسب تھے اور ان کی سکونت بغداد میں تھی ان کی شادی بیت عبدالحمید بن ابی طالب محمد بن عبدالحمید بن محمد بن عبدالحمید میں ہوئی اور آپ کی ایک دُختر ہوئی جس کی شادی علی بن عبدالکریم بن طاؤس حسنی سے ہوئی۔آپ کی وفات بغداد میں ۶۸۱ ہجری میں ہوئی اور آپ کو کوفہ لے جا کر آپ کے کوفہ والے گھر میں دفن کیا گیا۔[۴]

بیت ثانی قاسم ابرار رطب بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ: ۔بقول عمری میرے والدِ محترم ابوالغنائم عمری نے کہا کہ ان کی والدہ حسنیہ تھیں اور ان کی چودہ اولادیں تھیں جن میں بیٹے اور بیٹیاں تھی اور بقول اشنانی نسابہ ان کی اولاد ایک فرزند ابوحسن محمد لقب نونو بالکوفہ سے جاری ہوئی جن کی والدہ حسینیہ تھیں۔تہذیب الانساب میں بھی صرف محمد بن قاسم کی اولاد ہونے کا ذِکر ہے۔سیّد مروزی نسابہ نے اس بیت کو رطبیون کہا ہے۔انھوں نے بھی صرف محمد بن قاسم ابرار رطب کی اولاد کا ہونا تحریر کیا ہے۔

محمد بن قاسم ابرار رطب کی ایک بہن کا ذِکر عمری نسابہ نے کیا ہے جس کا نام غالیہ تھا، یا عالیہ تھا اور اس کی شادی محمد بن حمزہ بن صوفی عمری علوی سے

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۳۹ ۲۔مجمع الآداب، جلد چہارم، ص ۲۲۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۸۱ ۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۷۱

ہوئی اوران کی اولاد میں اہلِ خیر تھے، جوجبل میں مقیم تھے اورعمری نے انھیں دیکھا تھا۔

محمدنونوبن قاسم ابرار رطب بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ:۔ کی اعقاب میں ایک فرزند(۱)۔ابوعبداللہ حسین، جب کہ رازیؔ اور ابنِ عنبہ نے دوسرے فرزند(۲)۔عیسیٰ کوبھی تحریر کیا۔

بطنِ اوّل ابوعبداللہ حسین بن محمدنونوبن قاسم ابرار رطب:۔ کی اعقاب میں دو پسران تھے(۱)۔ابوحسن علی نقیب کوفہ لقب طنبور رازیؔ کے بقول آپ کی اولاد قلیل تھی اورآپ کی والدہ آمنہ بنتِ محمد بن حسن بن یحییٰ بن حسین بن زیدشہید تھیں،(۲)۔عباس ابطل سجستانی ان کی اعقاب کثیر مگران میں اختلاف ہے۔

مروزیؔ تحریر کرتے ہیں کہ قاسم ابراررطب کی والدہ اُمِ علی بنت القاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علیؑ تھیں۔ان کے فرزند محمد بن قاسم ابرار رطب کی والدہ سکینہ بنتِ زید بن عیسیٰ بن زیدشہید تھیں اوران کے پوتے حسین بن محمد بن قاسم ابرار رطب کی والدہ علیہ بنتِ حسن بن یحییٰ بن زیدشہید تھیں،لیکن یحییٰ بن زید کی اولاد کا ہونا کہیں تحریر نہیں ہے۔

ان میں اوّل ابوحسن علی نقیب کوفہ بن ابوعبداللہ حسین بن محمدنونوبن قاسم ابرار رطب کی اولاد سے بقول عمری احمداعرج بن محمد بن حسن بن ابوحسن علی نقیب المذکور تھے۔

عمری کہتے ہیں کہ میرے اُستاد شیخ عبیدلی کے بقول کہ ابومنذر نسابہ کے بقول کہ میں نے احمد سے سوال کیا کہ آپ کی احمد(اعرج) کی اولاد ہے تو کہا نہیں۔ اور میں (شیخ شرف) نے جریدوں سے احمد کی چار اولادیں نقل کیں(۱)۔حسن،(۲)۔طاہر،(۳)۔امامہ کوفے کے قدیم جریدے سے اور (۴)۔محمد بصرے کے قدیم جریدے سے نقل کیا اور مجھے ان کی اولاد کے نسب کی صحت پر کوئی شک نہیں۔[۱]

یعنی ابی منذر نے جب احمد سے ان کی اولاد کا پوچھا تو انھوں نے کہا نہیں ہے مگر شیخ شرف عبیدلی نے کوفہ اور بصرہ کے جریدوں سے ان کی چار اولادوں کا ذِکر پایا جس پر انھیں کوئی شک نہیں تھا، کیونکہ ممکن ہے جب ابی منذر نے احمد سے سوال کیا ہواُس وقت اُن کوکوئی اولاد نہ ہو بعد میں پیدا ہوئی ہو۔

بطن ثانی عیسیٰ بن محمدنونوبن قاسم ابرار رطب:۔ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند ابوالفرعل یعنی ابوجعفرمحمد نسابہ تھا۔مروزیؔ کہتے ہیں ان کی اعقاب بغداد اورکوفہ میں تھی۔رازیؔ کے بقول ان کی اولاد کوفہ میں قلیل تھی اور بقول عمری ابوجعفر کا لقب فرعل تھا اوران کی اولاد کوفہ میں تھی جن میں الشریف ابوطاہر بن حسین بن ابوجعفرمحمد فرعل المذکور تھے ان کی والدہ زیدیہ تھیں اوران کی اعقاب بھی تھی۔

## ۱۴۵۔نسل حسن الزاہد بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید

بقول عمری نسابہ آپ فقیہ اور زاہد تھے۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کا نام زجیم تھا۔ آپ کی وفات ۲۶۷ ہجری میں ہوئی۔ آپ کی سات دُختران اور چھے پسران تھے جن میں سے صرف ایک فرزند ابوجعفر محمد اصغر کی اولاد جاری ہوئی۔[۲]

ابومحمد حسن فقیہ الزاہد کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ آئمہ زیدیہ میں سے تھے اور یہ کہا جاتا ہے انھوں نے چالیس سال تک سورج نہ دیکھا وہ ایک سرداب میں اللہ کی عبادت کرتے رہے اور باہر نہ نکلے آپ کی اولاد ابوجعفر محمد اکبر سے جاری ہوئی جس کی والدہ خدیجہ بنتِ موسیٰ بن عمر اشرف بن امام زین العابدین تھیں۔

ان کوعمری نے ابوجعفر محمد اصغر لکھا ہے جب کہ رازیؔ اور مروزی نے ابوجعفر محمد اکبر بن حسن الفقیہ الزاہد تحریر کیا ہے۔

ان ابوجعفر محمد اکبر بن حسن الفقیہ الزاہد:۔ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم حسین،(۲)۔ابوعبداللہ احمد اور ان دونوں کی اعقاب کوفہ اور بغداد میں کثیر تھی۔ ابوعبداللہ احمد کو بابن اُم الصباح القیسیہ بھی کہتے ہیں۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۶۷　　۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۶۷

بیت اوّل ابوالقاسم حسین بن ابوجعفر محمد اکبر بن حسن الفقیہ زاہد:۔ مروزی نسابہ نے آپ کا لقب قرات تحریر کیا ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد ''المعروف ''مہرنفری'' سے جاری ہوئی بقول ابواسماعیل طباطبائی آپ کے سات پسران تھے،لیکن ان کی اولاد کی اکثریت ''علی'' سے جاری ہوئی اور دوسرے فرزند،(۲)۔ابوطالب حمزہ سے بھی اولاد جاری ہوئی۔

بطن اوّل علی بن ابوجعفر محمد مہرنفری:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔زید قصیر،(۲)۔حسین۔

اوّل زید قصیر بن علی: کی اولاد سے حسین بن علی بن حسن بن علی بن حسین بن علی الشاعر بن محمد بن زید قصیر المذکور تھے۔

دوئم حسین بن علی بقول ابن عِنبہ آپ کی عرفیت بابن ظنک تھی اور آپ کی والدہ ظنک اُم حسین بنتِ عبداللہ الملقب ظنک بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب تھیں اور حسین المعروف بابن ظنک کی اولاد سے حسن بن محمد بن حسین بابن ظنک المذکور تھے، جن کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔ظنک۔پہلی شاخ میں حسین بن حسن کی اولاد سے علی بن محمد بن حسین المذکور تھے۔دوسری شاخ میں ظنک بن حسن کی اولاد سے ظنک ثانی بن محمد بن حسن بن ظنک المذکور تھے۔ بقول ابن عِنبہ ان کی اولاد کو حائر میں بنی ظنک کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علیؑ کی اولاد ہیں واللہ اعلم بنی ظنک کا بیان کردہ نسب، میں نے عمدۃ الطالب کی قدیم تشجیر موصلی سے اخذ کیا کیونکہ عمدۃ الطالب کے باقی نسخوں میں اس نسب کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

بطن ثانی ابوطالب حمزہ بن ابوجعفر محمد مہرنفری:۔آپ کی اولاد سے ابی مکارم محمد بن یحییٰ بن ابوطالب حمزہ المذکور تھے اور آپ بغداد کی نقابت میں ابی احمد حسین موسوی کے خلیفہ تھے۔ بقول مروزیؔ اس نسل میں مَیں ابوالکام کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا، بقول ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور ابواسماعیل طباطبائی کہ ابوالمکارم اور امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کے مابین دس پشتیں بنتی ہیں اور یہ دس افراد حافظِ قرآن تھے اور باپ نے اپنے بیٹے کو حفظ کرایا اور یہ سلسلہ دسویں پست تک آیا،مگر بقول ابن عِنبہ ایسا ممکن نہیں کیونکہ جب زید شہید قتل ہوئے تب حسین ذی العبرۃ سات سال کے تھے اِتنے چھوٹے بچے کا ایسے حالات میں اپنے والد سے قرآن حفظ کرنا ناممکن ہے۔

بیت ثانی ابوعبداللہ احمد بن ابوجعفر محمد اکبر بن حسن الفقیہ زاہد:۔ بقول مروزیؔ آپ کی اعقاب بغداد اور کوفہ میں ہے۔ آپ کی اولاد سے زید بن حسین بن ابوعبداللہ احمد المذکور تھے جن کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ احمد الحاج بقول عمری آپ کی بقیہ بغداد میں ہے،(۲)۔ابوالغنائم محمد۔

بطن اوّل ابوالغنائم محمد بن زید بن حسین بن ابوعبداللہ احمد:۔آپ کی اولاد میں بقول ابن عِنبہ ایک فرزند احمد خالص تھا جو کہ خالصہ صدرین میں رہائش پذیر ہوا اور یہ حلہ کے اعمال میں سے ہے۔ان کی اولاد کو بنوخالص کہا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد سے بنوالمکارم ہے جو ابوالمکارم محمد بن معد بن عبدالباقی بن معد بن ابی المکارم محمد بن احمد الخالص المذکور کی اولاد ہے اور یہ بنومکارم سورا میں ہے اور ابوالمکارم کا ایک فرزند محمد مطلوبا تھا۔

## ۱۴۶۔نسل حمزہ بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدین

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے تیرہ بیٹے بیٹیاں تھیں جن میں ایک محمد بن حمزہ تھا جس کو حسن بن زید حسنی داعی الکبیر نے طبرستان میں زہر دیا اور وہ وہاں فوت ہوگیا۔اس کے وہاں دوفرزند درج تھے اور حمزہ بن یحییٰ بن حسین ذی الدمعہ کی اولاد صرف ایک فرزند علی سے جاری ہوئی جس کی والدہ عقیلیہ تھیں اور وہ ُرے ٔ میں تھا۔ان کی والدہ کلثم بنتِ عبداللہ بن مسلم بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب تھیں۔

اس علی بن حمزہ بن یحییٰ کے بقول فخرالدین رازی تین پسران تھے(۱)۔حسین،(۲)۔محمد الاوقص الاحدب،(۳)۔ابوحسین زید الاحول اور بقول رازی آخر دو کی اعقاب ہونے میں اختلاف ہے جب کہ حسین کی عقب درست ہے۔[۱]

اور حسین بن علی بن حمزہ المذکور کی اولاد میں سیّد ابوطالب مروزیؔ نے دو پسران تحریر کیے(۱)۔حسن شعرانی بسمرقند جو کہ شاعر تھے،(۲)۔ابوحسن علی

۱۔الشجرہ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۴۸

دانقین ۔جن کی والدہ علویہ محمد یہ تھیں اور اعقاب کوفہ میں تھی جب کہ عمری نے تیسرے فرزند(۳)۔احمد کوفی کا بھی ذِکر کیا ہے۔

بیت اوّل حسن شعرانی بن حسین بن علی:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوجعفر محمد اسود شاعر تھا جس کی والدہ دُختر حمویہ تھیں۔

ابنِ عنبہ نے ان کو حسین بن علی بن حمزہ کا بیٹا تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد اسود بن حسن شعرانی:۔کی اولاد سے ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد میں دُختران تھیں جن میں سے ایک کی شادی جو کہ عالمہ فاضلہ تھی ابی حسن بن زید جعفری الملقب ''کدیا'' سے ہوئی۔[ا]

بیت ثانی علی دانقین بن حسین بن علی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(ا)۔حسین سندی اور بعض نے حسین سندی لکھا ہے،(۲)۔ابوعبداللہ احمد زنیب آپ کی والدہ اُم موسیٰ بنتِ محمد بن القاسم بن عباس بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام تھیں بقول مروزی نسابہ کہ حسین سندی کی والدہ بھی یہی سیّدہ تھیں اور مروزی نے تیسرا فرزند(۳)۔محمد الملقب ''ابی خلوف'' تحریر کیا ہے اور کہا ان کی بھی اولاد جاری ہوئی۔

بطن اوّل احمد ذنیب بن علی دانقین:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی علی محمد الملقب ''ذنب التوینی'' سے جاری ہوئی آپ کوفہ میں تھے پھر شام چلے گئے اور ولی القضاء حمص بن گئے۔آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابوعلی ابراہیم قاضی حمص بن محمد بن ابی علی محمد الملقب ''ذنب التوینی'' المذکور تھے۔

اور قاضی حمص ابوعلی ابراہیم بن محمد کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(ا)۔ابوالبرکات عمر الشرف بالکوفہ آپ عالم فاضل تھے۔آپ نے اپنے ماموں عبدالجبار ابنِ معیہ حسنی نسابہ سے روایت کی ہے(۲)۔معد،(۳)۔ہاشم،(۴)۔عمار انقرض،(۵)۔عدنان۔

بطن ثانی حسین سندی بن علی دانقین:۔عمری نے آپ کے دو فرزند تحریر کیے ہیں(ا)۔یحییٰ،(۲)۔ابوحسن ابوالحلوق محمد اِس کو مروزی نے محمد الملقب ابی خلوف لکھ کر براہِ راست علی دانقین کا بیٹا گردانا ہے۔

اوّل یحییٰ بن حسین سندی:۔کی اولاد میں ابوالغنائم محمد ورق جوع تھے جن کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔ابوالفرج ہبت اللہ اولد مصر جن کا ذِکر عمری نے کیا ہے۔دوسرا(۲)۔علی الامیر جس کا ذکر ابنِ عنبہ نے کیا اور اس کی اولاد بنوامیر کہلاتی ہے۔

دوئم ابوحسن محمد ابی حلوق بن حسین سندی:۔عمری نے آپ کی اولاد میں(ا)۔محمد کا ذِکر کیا ہے جس کا ایک فرزند الشریف الدین خیر الفاضل ابومعمر احمد تھا اور ان کی اعقاب نہیں تھی رجائی نے(۲)۔محمد ظ اور(۳)۔حسین بالکوفہ کا ذِکر بھی کیا ہے۔

پہلی شاخ ان میں محمد ظ بن ابوحسن محمد ابی حلوق:۔کی اولاد میں ابی حسن علی تھا جو طرابلس میں قیام پذیر تھا۔اس کی اعقاب تھی اور اِس کا ذِکر عمری نے کیا ہے۔

دوسری شاخ میں حسین بن ابوحسن محمد ابی حلوق:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔احمد،(۲)۔ابوحسن علی مصلی جن کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے۔

احمد بن حسین کی اولاد سے ابی البرکات عمر کوفی بن محمد بن احمد المذکور تھے جو سیّد جلیل فاضل آئمہ نحو اور لغت و حدیث میں سے تھے اِن کی وفات ۵۳۹ ہجری میں ہوئی۔

## ۱۴۷۔نسل یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید بن امام زین العابدینؑ

آپ کی کنیت ابوحسین تھی اور آپ کی والدہ اُم الولد تھیں، جب آپ کے والدِ گرامی کی وفات ہوئی تو آپ حمل میں تھے۔اِس لیے آپ کا نام آپ کے والد کے نام پر رکھا گیا۔

سیّد ابوطالب مروزی نسابہ نے آپ کی اولاد میں سات پسران تحریر کیے ہیں(ا)۔ابی حسن علی کتیلہ ،(۲)۔ابی احمد طاہر بالکوفہ،(۳)۔ابی علی

ا۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۶۵

حسن بالکوفہ،(۴)۔ابی حسن موسیٰ،(۵)۔ابی طالب ابراہیم المعروف ''ابن ابی الشیخ''،(۶)۔ابی عبداللہ حسین کلکونی ،(۷)۔ابی الفضل عباس بالکوفہ اور کہا ان کی اکثر اولاد علی اور حسین سے تھی۔تہذیب الانساب میں آٹھواں فرزند،(۸)۔ابی محمد القاسم بھی تحریر ہے۔ابنِ عنبہ اور ابنِ طقطقی نے،(۹)۔ابوطالب جعفر کا بھی ذِکر کیا ہے۔

بیت اوّل جعفر بن یحییٰ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند موسیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو نہ پایا۔

بیت ثانی ابومحمد قاسم بن یحییٰ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا فرزند محمد ابزار رطب تھا، جو منقرض ہوا بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا نسابہ آپ کی اولاد سے محمد بن زید بن ابومحمد قاسم المذکور تھا، جو کہ شیراز میں ''فی صح'' تھا۔

بیت ثالث ابراہیم ابوطالب بن یحییٰ:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔

(۱)۔ابوجعفر محمد الملقب ''دبہ''،(۲)۔احمد المعروف ''ابی شیخ'' اور ان کی اعقاب بقول رازیؔ قلیل تھی۔بطن اوّل احمد المعروف ''ابی الشیخ'' ابنِ ابراہیم:۔کی اولاد سے ایک فرزند محمد المعروف زبزب کی اعقاب بقول ابنِ عنبہ تھی۔

بطن ثانی ابوجعفر محمد بن ابراہیم:۔کا ایک فرزند ابی علی تھا جس کے دوفرزند تھے جن پر شک کیا گیا۔

بیت رابع ابوعلی حسن بن یحییٰ:۔بقول رازیؔ آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوحسن محمد،(۲)۔ابوعباس علی،(۳)۔یحییٰ اور بقول رازیؔ ان کی اعقاب ابوعبداللہ بن طباطبا کے نزدیک ثابت تھی۔ان میں ابوعباس علی بن ابوعلی حسن:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ قاسم بن محمد بن محمد بن حسن بن جعفر بن یحییٰ بن ابوعباس علی المذکور تھے اور ان کی عقب عسکر اور تستر میں ہے۔بقول شیخ شرف عبیدلی حسن بن یحییٰ کی اولاد ابوعباس علی اور ابوحسن محمد سے جاری ہوئی ان کی اعقاب سے سوال کرنا چاہیے۔ان کے علاوہ کس نے یہ نہ کہا اور بقول ابنِ طباطبا یحییٰ بن حسن کی اولاد تھی۔[۱]

بیت خامس ابوحسن موسیٰ بن یحییٰ بن یحییٰ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی عبداللہ احمد اشتر سے جاری ہوئی جس کی والدہ فاطمہ بنت علی بن حمزہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید تھیں اور اِس ابی عبداللہ احمد اشتر بن ابوحسن موسیٰ کی اولاد میں بقول رازیؔ چھے فرزند تھے(۱)۔حسین بازیار،(۲)۔ابوحسین یحییٰ احول ملقب ''ابنِ ملیکہ''،(۳)۔علی اکبر بالبصرۃ،(۴)۔القاسم،(۵)۔محمد اکبر احول ابوعلی،(۶)۔ابوجعفر محمد اصغر نقیب موصل ان کی اکثریت موصل میں ہے۔

بطن اوّل القاسم بن ابوعبداللہ احمد اشتر:۔بقول ابوحسن عمری آپ کا لقب قرطلاش ہے آپ کی قبر موصل کے قریب ایک بلد میں ہے اور ابنِ عنبہ کے بقول آپ کا ایک فرزند محمد کعب البقر ہے۔

بطن ثانی حسین بازیار بن احمد الاشتر:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابی البرکات نوابہ بن محمد بن حسین بازیار المذکور تھے۔

بطن ثالث علی اکبر بن احمد الاشتر:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب ''کرکہ'' تھا۔آپ کی اولاد سے علی المختار بن علی بن حسن بن علی اکبر المذکور تھے۔

بطن رابع ابوجعفر محمد اصغر نقیب موصل بن احمد الاشتر:۔بقول عمری آپ کا لقب فدانہ تھا۔عضدالدولہ نے آپ کو والی موصل بنایا بنوحمدان نے آپ کو قتل کردیا آپ کے نام کی کتاب موصل میں عمریؔ کے زمانے تک وقف تھی۔

بیت سادس، ابواحمد طاہر بن یحییٰ بن یحییٰ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند ابی الفضل احمد ناسک تھا اور آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)۔طاہر الفقیہ بالکوفہ المعروف بابن کاس تھا بقول عمری اس کی بقیہ عراق میں ہے اور اس کی ذیل آج تک شام اور عراق میں ہے۔

ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ان کی اولاد بنی کاس سے معروف ہے کیونکہ ان کی والدہ دُختر ابنِ کاس الفقیہ حنفی قاضی تھیں اور بقول ابنِ عنبہ کے دوسرا فرزند،

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۶۸

(۲)۔ابوحسین یحییٰ تھا۔اس ابوحسین یحییٰ بن ابی الفضل احمد ناسک کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ دوفرزند تھے(۱)۔ابوطالب محمد جزیرہ،(۲)۔ابومحمد حسن کز بر۔

بطن اوّل ابوطالب محمد جزیرہ بن ابوحسین یحییٰ کی اولاد سے محمد بن محمد بن ابی الفتح بن علی بن احمد دیک بن علی بن ناصر بن حسن بن محمد جزیرہ المذکور تھے۔[۱]

بطن ثانی ابومحمد حسن کربز بن ابوحسین یحییٰ:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد،(۲)۔حسین۔

اوّل محمد بن ابومحمد حسن کربز:۔آپ کی اولاد سے ناصر بن محمد بن حسین بن محمد المذکور تھے جن کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔حسین جس کا ایک فرزند معد تھا اوراس کی اولاد تھی،(۲)۔علی اس علی بن ناصر کے بھی دوفرزند تھے،(۱)۔احمد،(۲)۔عدنان۔

اوراس عدنان بن علی کے دوفرزند تھے(۱)۔ہندی انقرض،(۲)۔علی جن میں سے بنوفلیتہ تھی۔[۲]

بیت سابع ابی الفضل عباس بن یحییٰ بن یحییٰ:۔رازی کے بقول آپ کی اولاد میں تین بیٹے تھے(۱)۔احمد الملقب بانحان،(۲)۔محمد،(۳)۔حسین اوران کی اولاد بغداد بصرہ اوراہواز میں قلیل ہے۔[۳]

اورعمری نے (۴)۔ابوطالب ابراہیم کا ذِکر بھی کیا ہے۔بقول عمری محمد اور ابوطالب ابراہیم پسران ابوفضل عباس کوقرامطہ نے اسیر کیا تھا۔

بطن اوّل بقول عمری محمد بن ابوالفضل عباس:۔کی اولاد احساء میں تھی ان کے دوفرزند تھے(۱)۔نہار،(۲)۔زید اور زید کا فرزند ابوحسن علی تھا جس کی اولاد بنوصفیہ کہلائی آپ کوشیخ مقابر القریش کہا جاتا تھا۔[۴]

بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ ابوطالب ابراہیم اوران کے بھائی محمد شب جمعہ کوامیرالمومنین علی علیہ السّلام کے مشہد پر گئے تو قرامطہ نے ان کوقید کرلیا اورہجر لے گئے پھرمحمد بن عباس ابوالفضل شوال ۳۴۹ء کوان کی قید سے رہا ہوئے تو ان کا ایک بیٹا نہار تھا جس کا نام ان کے والد کے نام پرعباس رکھا گیا اور محمد بن عباس ابوالفضل کی اولاد مقابر القریش میں تھی جن میں ابوالحسن علی (المعروف بابن صفیہ) بن زید بن محمد المذکور تھے اور یہ صفیہ جاریہ تھی بقول شیخ تاج الدین ابنِ معیہ کہ ابوالحسن علی بن زید بن محمد بن احمد بن عباس المذکور تھے اور ابوطالب ابراہیم کی کوئی خبر موصل نہ ہوئی۔[۵]

بطن ثانی:۔احمد بن ابوالفضل عباس:۔کی اولاد میں محمد الملقب فرو تھا جس کی اعقاب اہواز میں تھی۔

بطن ثالث:۔حسین بن ابوالفضل عباس:۔آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ دوفرزند تھے(۱)۔زید الاخیل،(۲)۔محمد۔

## ۱۴۸۔نسل ابوعبداللہ حسین کلکونی بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرة

ابوعبداللہ حسین الکلکونی کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد الملقب سخطہ المعروف مخادعی سے جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ نے ان کی عرفیت محادنقی تحریر کی ہے۔ان کی والدہ دُختر جعفر بن عیسیٰ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد بنوسخطہ اور بنومحادنقی سے معروف ہے۔

سیّد مروزیؔ اور رازیؔ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے تھی(۱)۔ابوعبداللہ جعفر،(۲)۔ابوحسن علی آپ کی والدہ دُختر طاہر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرة بن زید شہید تھیں۔عمری نسابہ علوی نے بھی ان دو کا ہی ذِکر کیا ہے۔

ابنِ عنبہ نے ایک فرزند نعمہ کا ِکر بھی کیا ہے مگر عمدة الطالب کے بعض نسخوں میں یہ علی نعمہ ہے۔

یعنی یہ ابوحسن علی نعمہ ہے جس کا ذِکر اُوپر درج ہے اور بعض جگہ ابوحسن علی نغمہ طاؤس بھی تحریر ہے۔

بقول مروزیؔ نسابہ کہ بنوکلکونی بہت بڑا گھرانہ ہے جس میں بصرہ اوراہواز کی نقابت ہے۔

---

۱۔المعقبون من آل ابی طالب ۲۔اخذ از قدیم تشجیر عمدة الطالب،از موصلی ۳۔الشجرة المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۵۱
۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۱۸۳ ۵۔عمدة الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۶۹

بیت اوّل ابوحسن علی نعمہ بن ابوجعفر محمد سخطہ:۔کی اولاد میں ابی القاسم حسین نشونسابہ تھے۔ان کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالغنائم محمد،(۲)۔یحییٰ۔

بطن اوّل ابوالغنائم محمد بن ابی القاسم حسین نشو:۔کی اولاد میں بقول ابوحسن عمری دوفرزند تھے(۱)۔ابومنصور محمد فخر الدین جوکہ بلند ہمت والے اور عمری نسابہ کے دوست تھے،(۲)۔ابوالمعالی محمد نقیب الطالبین بصرۃ آپ عاقل تھے آپ کی وفات پر آپ کی دُختر تھی۔

اوّل ابومنصورالاعز محمد فخر الدین بن ابوالغنائم محمد:۔کی اعقاب میں تین پسران تھے(۱)۔ابوغنائم محمد تاج الدین، نقیب بصرہ،(۲)۔ابوحسن محمد فخر الدین،(۳)۔ابوالقاسم علی مجد الدین۔

ان میں ابوالقاسم علی مجد الدین بن ابومنصور الاعز محمد فخر الدین:۔کی اولاد سے سیّد محمد شمس الدین بن یحییٰ بن حسین بن لیث بن کبش بن ناصر بن علی بن احمد بن ابی المرجا بن ابوالقاسم علی المذکور تھے۔[۱]

بیت ثانی ابوعبداللہ جعفر بن ابوجعفر محمد سخطہ:۔ بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد سے ابوہیجا عبداللہ بن محمد بن جعفر المذکور تھے جو شاعر ادیب زیدی مذہب پر تھے اور نقابۃ بصرہ کے نائب تھے۔آپکی وفات پر آپ کی اولاد تھی جس کو بنوسخطہ کہا جاتا تھا۔کوفہ اہواز اور بصرہ میں تھی۔[۲]

## ۱۴۹۔نسل ابوحسن علی کتیلہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ

بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ ابوعبداللہ حسین بالکوفہ سوسہ ملاح ، (۲)۔ابومحمد قاسم بأرجان، (۳)۔احمد الدب نقیب اہواز بقول مروزی آپ کی وفات ارجان میں ہوئی،(۴)۔حسن سوسہ آپ کی والدہ خدیجہ بنتِ علی بن حسین بن زید الشہید تھیں، (۵)۔ابوحسن زید۔

بیت اوّل ابومحمد قاسم بن علی کتیلہ:۔آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ اور ابوحسن عمری شریف شیخ النقیب العالم نسابہ الشیخ ابوحسین زید بن محمد بن القاسم المذکور آپ کی عرفیت بابن کتیلہ ارجانی تھی۔آپ عمری کے اُستادوں میں سے تھے بقول عمری میری ان سے بصرہ میں ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے حسین ذی الدمعہ بن زید شہید کی اولاد کا نسب پڑھا اور آپ زیدی مذہب پر تھے۔

بقول ابنِ عنبہ آپ ارجان کے قاضی اور نقیب تھے اور بصرہ کے بھی نقیب رہے۔آپ کا ایک فرزند ابوحسن محمد اصغر تھے جو ارجان میں نقیب علویہ تھے۔آپ کا قتل دلام کے واقعے میں ابی لیجار کے ساتھ ہوا۔اور عمری نے اس جگہ کا نام دلان تحریر کیا۔

آپ کی اولاد سے ابی حسن محمد ضیا الشرف نقیب ارجان بن ابومنصور محمد عزالشرف نقیب ارجان بن ابوحسن محمد اصغر المذکور تھے۔

بیت ثانی احمد دب بن علی کتیلہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب قلیل ہے۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔حمزہ نقیب اہواز،(۲)۔ابی حسین محمد نقیب اہواز۔

بیت ثالث حسن سوسہ بن علی کتیلہ:۔بقول بابن طقطقی آپ کی اولاد سے ایک فرزند(۱)۔علی مداح تھے بعض نے ان کو ملاح لکھا ہے۔ابنِ عنبہ نے بھی ایک فرزند کا ہی ذِکر کیا ہے۔اس علی ملاح بن حسن سوسہ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ تین پسران تھے(۱)۔ابوالغنائم محمد جن کو مصر کے اسماعیلی حاکم نے قتل کیا،(۲)۔زید،(۳)۔ابوحسن علی غش،زید کا ایک فرزند یحییٰ تھا اور ابوحسن علی غش کا ایک فرزند احمد تھا۔

بیت رابع ابوحسن زید بن علی کتیلہ:۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کی اعقاب بھی قلیل تھی اور آپ کی اولاد ابوالقاسم علی سے جاری ہوئی۔رجائی نے ان کا لقب خضیب تحریر کیا ہے اور دوسرا فرزند محمد تھا۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی بن ابوحسن زید:۔آپ کی اولاد سے ابی حسین زید بن حسین بن حمزہ حاجب بن ابوالقاسم علی المذکور تھے۔

۱۔سراج الانساب،ص۱۰۸ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۸۳

بطن ثانی۔ محمد بن ابوحسن زید:۔ کی اولاد سے عبدالقادر بن علی خطیب بن محمد المذکور تھے۔[۱]

## ۱۵۰۔نسل ابوعبداللہ حسین بن علی کتیلہ بن یحییٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوحسن محمد نقیبِ کوفہ، (۲)۔ابوحسین زید اسود، (۳)۔ابوالقاسم علی المعروف درخ۔

بیت اوّل ابوحسن محمد نقیب کوفہ بن حسین ابوعبداللہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے علی بن یحییٰ بن احمد بن ابوحسن محمد نقیب المذکور تھے جو بنوصاحب السدرۃ تھے اور ان کی اولاد کو بنوسدری بھی کہا جاتا ہے۔[۲]

بیت ثانی ابوحسین زید اسود بن ابوعبداللہ حسین:۔آپ کو ابوطالب مروزی نسابہ نے مضروب تحریر کیا ہے یعنی آپ کے نام کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی الھیجا محمد، (۲)۔ابوالفواس احمد، (۳)۔ابی الغنائم محمد، (۴)۔ابوالفتح ناصر۔

بطن اوّل ابوالھیجاء محمد بن ابوحسین زید اسود:۔ صاحب اصیلی نے آپ کی اولاد میں دو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ابی عبداللہ محمد، (۲)۔حسین آپ کی کنیت ابنِ عنبہ نے ابوالحمراء تحریر کی ہے جب کہ محمد ابوعبداللہ کے علاوہ دوسرا فرزند، (۳)۔ابومنصور احمد تحریر کیا ہے۔

اوّل ابوالحمراء حسین بن ابوالھیجا محمد:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند مقبل بن حسین ابوالحمراء سے جاری ہوئی جس کی اولاد بنوابی الحمراء اور بنوابی الھیجا کہلائی صاحب اصیلی نے اس مقبل کا نام عقیل تحریر کیا ہے اور اس کا ایک بھائی علی بھی تحریر کیا ہے۔

پہلی شاخ علی بن ابوالحمراء حسین:۔بقول صاحب اصیلی آپ کی اولاد سے محمد بن ہبت اللہ بن عمر بن علی المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں مقبل بن ابی الحمراء حسین:۔صاحب اصیلی کے بقول آپ کی اولاد سے ابی جعفر بن احمد بن محمد بن مقبل (عقیل) المذکور تھے۔

دوئم ابی عبداللہ محمد بن ابوالھیجا محمد:۔ابوعبداللہ محمد کو ابنِ عنبہ نے ابوعبداللہ تحریر کیا اور کہا کہ ان کے نام کو نہیں جانتا جب کہ صاحب اصیلی نے ابوعبداللہ محمد بن ابوالھیجا محمد کی اولاد میں ابی حسین بن ابی محمد بن ابی عبداللہ محمد بن حسین بن ابی علی احمد بن ابوعبداللہ محمد المذکور تحریر کیا۔[۳]

اور جس کو صاحب عمدۃ الطالب نے ابوعبداللہ بن ابی الھیجا محمد تحریر کیا۔اُس کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔احمد، (۲)۔ابوالفضائل علی ء جن کی اولاد کو بنوابی الفضائل کہا جاتا ہے۔

ان میں احمد بن ابوعبداللہ:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوحسین علی، (۲)۔ابومحمد حسن۔ ان کی اولاد کو بنوالشوکہ کہا جاتا تھا بقول ابنِ عنبہ کہ تاج الدین ابنِ معیہ کا قول ''سبک الذھب فی شک النسب'' میں ہے جب کہ مشجر سیّد رضی الدین بن قتادہ حسنی میں اور سیّد فخر الدین علی الاعرج حسینی کے مطابق بنی الشوکہ ابی عبداللہ حسین بن احمد بن ابی عبداللہ بن ابوالھیجا کی اولاد ہے۔

اور تشجیر عمدۃ الطالب میں مقبل بن ابوالحمراء حسین کے دو فرزند (۱)۔ ہیجا، (۲)۔ابوعبداللہ۔

ابوعبداللہ کے دو فرزند (۱)۔ابوالفضائل علی، (۲)۔احمد اور پھر احمد بن ابوعبداللہ بن مقبل کے دو فرزند (۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابوحسین علی اور اس کی اولاد بنی الشوکہ کہلائی۔ ہم نے اپنی کتاب مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب میں تشجیر عمدۃ الطالب بخط موصلی کی پیروی کی تاہم اس نسب کو کہیں بھی ایک جیسا نہ پایا واللہ اعلم۔

جب کہ ابوالفضائل علی بن ابوعبداللہ کی اولاد سے محمد بن ہبۃ اللہ بن عمر بن علی ابی الفضائل المذکور جس کی اولاد غری میں بنومطرون ہے۔

سوئم ابی منصور احمد بن ابوالھیجا محمد:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ عدنان بن معد بن ابومنصور احمد المذکور تھے جن کی عقب کو بنوعدنان کہتے ہیں۔

بطن ثانی ابی الفوارس احمد بن ابوحسین زید اسود:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد زین الشرف ابی القاسم یحییٰ بن احمد بن یحییٰ بن ابی الفوارس احمد المذکور

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوئم، ص ۵۹۸ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۷۰ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۶۴

پر منتہیٰ ہوتے ہے جسے بنوزین الشرف کہا جاتا ہے۔ان میں ابوحسین شینک بن ہاشم بن احمد بن عدنان بن ابی القاسم یحییٰ زین الشرف المذکور تھے اور یہ حضرات غری شریف میں تھے۔

بطن ثالث ابوالغنائم محمد بن ابوحسین زیداسود:۔کی اولاد کو بقول ابنِ عنبہ بنوصابونی کیا جاتا ہے جو کہ ابی الفضل محمد صابونی بن ابی حسن علی بن ابی الغنائم محمد المذکور کی اولاد ہے اور یہ حضرات کوفہ میں تھے۔

بیت ثالث ابوالقاسم علی درخ بن حسین:۔آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ناصر نقیب کوفہ بن علی بن محمد بن ابوالقاسم علی درخ المذکور تھے۔

## ۱۵۱۔نسل ابوالفتح ناصر بن ابی حسین زیداسود بن ابوعبداللہ حسین بن علی کتیلہ

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی علی احمد، (۲)۔ابوحسین زید نقیب مشہد۔

بیت اوّل ابوعلی احمد بن ابوالفتح ناصر:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی الفتوح محمد جن کو ہبت اللہ کہا گیا اُس کے علاوہ کسی دوسرے سے جاری نہ ہوئی۔ان کی اولاد بنی ابی الفتوح کہلائی ان میں سے کچھ کی عرفیت بنوسدرہ تھی جو ابوطالب محمد بن احمد بن ابی حسن علی بن ابی الفتوح محمد المذکور کی اولاد ہیں۔ان کی (ابوطالب محمد) کی شادی دُختر عبداللہ بن سدرۃ سے ہوئی جو ابی حسن محمد بن حسین بن علی کتیلہ کی اولاد سے تھیں اور ابوطالب محمد کے ایک فرزند ابوالفتح ناصر پیدا ہوئے جن کی اولاد کی معرفت بنی سدرہ سے تھی، جو ان کے جدِاعلیٰ کی والدہ تھیں۔اس ابوالفتح ناصر بن ابوطالب محمّد اولاد سے سیّد شرف الدین بن محمد سدرۃ بن علی بن حسن بن ابی الفتح ناصر المذکور تھے۔

بیت ثانی ابوحسین زید نقیب مشہد بن ابوالفتح ناصر:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی حسین محمد، (۲)۔ابی الفتح ناصر۔

بطن اوّل ابی حسین محمد بن ابوحسین زید نقیب مشہد:۔بقول بابن طقطقی آپ کی اولاد سے محمد بن عبدالحمید بن محمد بن عبدالرحمان بن علی بن ابی حسین محمد المذکور تھے اور ان کے آگے سے تین فرزند تھے (۱)۔ابوالفتح جس کا فرزند محمد، (۲)۔ابوعبداللہ جس کا فرزند علی تھا، (۳)۔یحییٰ جس کا فرزند یحییٰ تھا۔

بطن ثانی ابوالفتح ناصر بن ابوحسین زید نقیب مشہد:۔آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ تین پسران تھے (۱)۔ابومحمد عبداللہ، (۲)۔ابوالقاسم عبیداللہ۔مجدالشرف، (۳)۔ابوطالب ہبت اللہ تقی اوّل ابومحمد عبداللہ بن ابوالفتح ناصر آپ کی اولاد میں مجدالدین طویل تھے اور آپ انقرض ہوئے۔

دوئم ابوالقاسم عبیداللہ بن ابوالفتح ناصر:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد جس کی اولاد سے سیّد زاہد الکریم رضی الدین ابوحسین محمد بن یحییٰ بن محمد المذکور تھے۔(۲)۔احمد بن ابوالقاسم عبیداللہ آپ کی اولاد سے السیّد العالم مجدالدین محمد بن حسین بن احمد المذکور تھے۔

سوئم ابوطالب ہبت اللہ تقی بن ابوالفتح ناصر بن ابوحسین زید نقیب مشہد:۔بقول ابنِ عنبہ آپ فقیہ تھے آپ کی اولاد سے ایک جماعت تھی جن میں بعض انقرض ہوئے جب کہ تین پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔رضی الدین ابی منصور حسن، (۲)۔ابی حسین علی التقی، (۳)۔ابی علی عمر عزالشرف، جب کہ صاحب اصیلی نے (۴)۔یحییٰ، (۵)۔ابی محمد عبداللہ، (۶)۔زید کا ذکر بھی کیا ہے۔

پہلی شاخ ابی علی عمر عزالشرف بن ابوطالب ہبت اللہ تقی:۔بقول بابن طقطقی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابی القاسم، (۳۲)۔ابی الغنائم معمر۔

پہلا خاندان ابی القاسم بن ابی علی عمر عزالشرف:۔کی اولاد ابی جعفر بن ابی منصور بن ابی القاسم المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے اور اس ابی جعفر کی ایک بہن زہرہ جو کہ صالحہ جلیلہ تھیں جن کی پہلی شادی ابوعلی بن مختار سے ہوئی دوسری شادی عبدالحمید ثانی سے ہوئی اور تیسری شادی صفی الدین بابن طقطقی کے والد محترم سے ہوئی۔[۱]

دوسرا خاندان ابوالغنائم معمر بن ابی علی عمر عزالشرف:۔آپ کی اولاد سے علی علم الدین بن ناصر بن محمد بن ابوالغنائم معمر المذکور تھے۔آپ کی والدہ دُختر اقساسی تھیں آپ مشہد الغروی میں مقیم تھے۔آپ کی شادی دُختر ابی طالب بن عبدالحمید سے ہوئی۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۶۶

ان علی علم الدین بن ناصر کے ایک فرزند سیّد مجدالدین محمد تھے بقول ابنِ عنبہ میں نے ان سے کتاب ''الکافیہ الحاجبیہ'' کا کچھ حصہ پڑھا۔(یعنی ان سے نحو کی تعلیم حاصل کی)

جس پر ان کے اُستاد الفاضل رکن الدین محمد جرجانی کی شرح تھی۔اس سیّد مجدالدین محمد بن علی علم الدین نقیب کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوحسن نظام الدین علی جس کی اولاد میں دو فرزند تھے۔ابوطاہر احمد اور ابوحسین زید جو کہ مشہد الشریف غروی میں تھے۔

(۲)۔عبداللہ علم الدین نسابہ بن سیّد مجدالدین محمد بقول ابنِ عنبہ آپ نے اپنے والد کی حیات میں ترک علاقوں کا سفر کیا اور وہاں رہائش اختیار کی آپ کی وہاں اولاد بھی ہوئی، پھر سمرقند امیر تیمور گورگان کے زمانے میں آئے میں (ابنِ عنبہ) نے ان کو وہاں دیکھا۔آپ کی وفات کش بمقام سمرقند میں ہوئی اور آپ کا فرزند (ابوہاشم) عراق منتقل ہوا۔آپ کا فرزند ابوہاشم احمد جس کا لقب شمس الدین تھا۔[۱]

آپ کی کتاب ''بیان الادعیاء'' بھی میرے پاس محفوظ ہے۔

دوسری شاخ ابی حسین علی بن ابوطالب ہبت اللہ تقی:۔بقول صاحب اصیلی آپ کی اولاد میں جعفر اور موسیٰ ابنان ابوحسن محمد بن ابی حسین علی المذکور تھے۔ان میں جعفر بن ابوحسن محمد:۔کی اولاد میں ابوجعفر محمد باقر اور علی (حلہ میں فوت ہوئے) ابنان عبداللہ بن جعفر المذکور تھے اور موسیٰ بن ابوحسن محمد:۔کی اولاد میں عبداللہ مجدالدین (آپ کی والدہ دُختر نقیب عمیدالدین بن مختار تھی) بن رضی الدین علی اطروش بن موسیٰ المذکور تیسری شاخ یحیٰی بن ابوطالب ہبت اللہ تقی:۔کا ایک فرزند یحیٰی تھا۔

چوتھی شاخ ابی محمد عبداللہ بن ابوطالب ہبت اللہ تقی:۔کی اعقاب میں ابی محمد بن محمد بن علی بن ابی محمد عبداللہ المذکور تھے۔

پانچویں شاخ میں ابی منصور حسن بن ابوطالب ہبت اللہ تقی:۔کی اولاد میں ایک فرزند معمر تھا اور اس معمر بن ابی منصور حسن کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔علی مجدالدین نقیب حائر اور اس علی مجدالدین نقیب حائر کی ایک دُختر تھیں، جن کا نام زینب تھا جس کی شادی رضی الدین علی بن موسیٰ بن جعفر بن طاؤس الداوودی حسنی سے ہوئی اور ان کی اولاد میں طاہر رضی الدین علی بغداد میں تھے۔

دوسرا خاندان میں محمد بن معمر بن ابی منصور حسن:۔کی اولاد سے محمد بن جعفر بن محمد المذکور تھے جنھوں نے محمد بن عبدالحمید یعنی تاج الدین نقیب کے بھائی کو قتل کیا۔محمد بن عبدالحمید نے ان کو بے عزت کیا اور ان کے سینے پر مکا مارا، تب محمد بن جعفر نے اس کو کوفہ میں ایک تیر سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور اس کے بعد محمد بن جعفر پوشیدہ ہو گیا اور آج تک ظاہر نہ ہوا۔[۲]

## ۱۵۲۔نسل عیسیٰ بن یحیٰی بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ

بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اعقاب میں چھے پسران سے اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابوعباس احمد، (۲)۔ابوحسن علی ان دونوں کی والدہ اُم کلثوم بنت زید بن عیسیٰ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ تھیں، (۳)۔محمد اعلم، (۴)۔حسین احول، (۵)۔ابوطیب زید بالکوفہ، (۶)۔یحیٰی المعروف ''ابن مریم'' بالکوفہ اور ابنِ عنبہ نسابہ نے بھی یہی پسران تحریر کیے ہیں اور اصیلی فی انساب الطالبین میں بھی یہی چھے پسران رقم ہیں، جب کہ تہذیب الانساب میں ساتواں فرزند، (۷)۔حسن تحریر ہے جس کا ذِکر فخر الدین رازی نے بھی کیا اور رازی نے آٹھواں فرزند، (۸)۔جعفر بھی تحریر کیا۔

بیت اوّل احمد بن عیسیٰ:۔آپ کی کنیت ابوعباس تھی۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔ابوعباس زید، (۲)۔محمد بالکوفہ، (۳)۔ابوالقاسم حسن اور رازی نے ان کو حسین لکھا ہے۔بطن اوّل محمد بن ابوعباس احمد:۔بقول عمری آپ کے ایک فرزند ابوزید عیسیٰ المعروف ابنِ ابی عباس فقیہ نسابہ تھے اور آپ عراق میں درج فوت ہوئے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۲۷۲-۲۷۳ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۲۶۷

بطن ثانی ابوالقاسم حسن بن احمد:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔احمد لکھا ہے، اور مروزیؔ نے ان کا دوسرا فرزند، (۲)۔ زید تحریر کیا ہے۔

اوّل احمد بن ابوالقاسم حسن بن احمد:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا فرزند، (۱)۔محمد غلق تحریر کیا ہے جس کی اولاد بنی غلق کہلائی اور سیّد ابوطالب نے دوسرا فرزند، (۲)۔عبداللہ محدث تحریر کیا۔

محمد غلق بن احمد بن ابوالقاسم حسن:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عمر، (۲)۔حسن مفلوج بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے بنو عرقالہ تھی جو ابوطالب محمد وجع العین بن حسن مفلوج بن محمد غلق المذکور تھی اور ان کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ بنوالاسبز تھی جو محمد بن مفضّل بن ابی طالب محمد وجع العین المذکور سے تھی اور ان کی بقیہ حلہ میں ہے اور بقول عمری ابوطالب محمد وجع العین موصل میں تھا اور یہ گھر بیت الکبریٰ ہے۔

دوسری شاخ میں عمر بن محمد غلق:۔ کی اولاد سے ایک فرزند علی المعروف بابن بنت بقلی الہاشمی تھا اور اس علی بن عمر بن محمد غلق کا عراق میں ایک بیٹا تھا، جسے ابوالقاسم حسن پکارا جاتا تھا اور یہ ابوالفتح محمد بن عمر نقیب الشریف کوفہ کے نزدیک ثابت نہیں تھا اور بقول عمری مجھے اطلاع ملی کہ اس کے گھر والے اس کو تسلیم کرتے تھے کہ اور دعویٰ کرتے تھے کہ اس کی ولادت درست تھی اور اوّل حکایت شیخ شرف عبیدلی نسابہ کی ہے۔[۱]

عبداللہ محدث بن احمد بن ابوالقاسم حسن:۔ بقول مروزی آپ کی اولاد سے ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد سے اکثر صاحب اعقاب تھے۔

دوئم زید بن ابوالقاسم حسن بن احمد:۔ آپ کی اولاد سے بھی ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد بنوالوارف 'رے' میں تھی۔

بطن ثالث ابوعباس زید بن احمد بن عیسیٰ:۔ آپ کی کنیت بعض جگہ ابوحسین بھی تحریر ہے۔ بقول سیّد ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد سے بنو ابی العباس کوفہ، میافارقین اور قزوین میں تھی جو ابی حسن علی زیدی المحدث بن ابی عباس محمد بن ابوعباس زید المذکور کی اولاد تھی۔

بقول مروزیؔ آپ کے پندرہ فرزند تھے۔ آپ حافظ قرآن تھے اور ۱۰۰ سال زندہ رہے لیکن سیّد مروزیؔ نے ان میں سے دو کے نام تحریر کیے (۱)۔ابوحسین علی امام جامع الکوفہ، (۲)۔ابوعبداللہ حسین زیدی محدث الفصیح آپ کی وفات نیشاپور میں ہوئی۔

اوّل سیّد ابوحسین علی امام بن ابی حسن علی زیدی محدث:۔ کی اولاد میں ابی حارث محمد المعروف بابن ابی العباس تھے جو کوفہ میں پیدا ہوئے اور میافارقین میں رہے بقول شریف عمری نے ان کو وہاں دیکھا یہ میرے دوست تھے اور بوڑھے تھے اور آخری عمر تک ان کی اولاد نہ تھی ان کی دو بہنیں تھیں (۱)۔سلمٰی جو کہ حمزہ علوی عمری کوفی کی زوجہ تھیں، (۲)۔اور دوسری اشتر حسین ابنِ سخطہ کی زوجہ تھیں۔

دوئم ابوعبداللہ حسین زیدی بن ابی حسن علی زیدی محدث:۔ کی اولاد میں ابی تغلب محمد تھے جن کی اعقاب عکبرا میں بنو ناصر کہلائی۔

بیت ثانی علی بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ:۔ ابوحسن عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ابوعباس احمد کا ذِکر کیا۔ ابنِ عنبہ نے دو مزید فرزند، (۲)۔ابوحسین زید، (۳)۔عبداللہ قتیل طوا حسین بھی تحریر کیے اور ان کو مروزیؔ نے ابی عمر اور ابوطالب بھی تحریر کیا جب کہ مروزیؔ نے تین مزید فرزند بھی لکھے جن میں، (۴)۔ابوطیب عیسیٰ، (۵)۔ابوعبداللہ حسین اصغر نقیب احوال مخیّر جن کی اعقاب بنی مخیّر سے معروف ہے اور ان کی اکثریت کوفہ میں ہے، (۶)۔ابومحمد حسن اور فخر الدین رازیؔ نے آٹھواں فرزند، (۸)۔محمد تحریر کیا اور کیا اجماع ہے کہ یہ انقرض ہوا۔

بطن اوّل ابوعباس احمد بن علی بن عیسیٰ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی صلت یحییٰ سے جاری ہوئی اور اس یحییٰ کا ایک فرزند ابوعباس احمد ناصر بن ابوالصت یحییٰ تھا۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے جن میں سے دو کا ذِکر عمری نے کیا(۱)۔علی ابوحسن اعرج المعروف بابن ھیفاء ان کے اعقاب حائر میں (۲)۔ابوالغنائم محمد آپ کی ولادت کوفہ میں ہوئی اور عرفیت صیاد تھی آپ کی والدہ قطر الندیٰ بنت خزر تھیں اولاد بغداد میں اور تیسرے فرزند کا ذِکر سیّد مروزیؔ نسابہ نے کیا، (۳)۔ابومنصور محمد نقیب ہند مولتان۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۳۷۸

اوّل ابوحسن علی بن احمد ناصر بن ابوالصلت یحییٰ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔ابی طاہر محمد حائر میں بقول عمری آپ کی اولاد سے نقباء تھے اور وہ بنوھیفا سے معروف تھے۔ان میں ابوطاہر محمد بن ابوحسن علی:۔کے دوفرزند تھے(۱)۔طاہر،(۲)۔ابوحسن علی اور پھر طاہر بن ابوطاہر محمد کی اولاد سے آل عاملی السادۃ ہیں جن میں سیّد محسن امین عاملی صاحب اعیان الشیعہ بن عبدالکریم بن علی بن محمد امین بن موسیٰ بن حیدر بن احمد بن ابراہیم بن احمد بن قاسم حلی بن حسین۔(جد آل طوغان کربلاء) بن محمد بن عیسیٰ بن طاہر المذکور ہیں۔[۱]

دوئم ابوغنائم محمد بن احمد ناصر بن ابوصلت یحییٰ:۔بقول عمری نسابہ آپ کی ولادت کوفہ میں ہوئی بقول عمری آپ کا ایک فرزند حمزہ اضر تھا جو کہ مقابرالقریش میں تھا اور دوسرا فرزند ابوحسن علی مقیم صیداالمعروف ابی حسن زیدی۔

بطن ثانی ابوعمر عبداللہ قتیل طواحسین بن علی بن عیسیٰ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد حطب سے جاری ہوئی ان کی اولاد بنوحطب بغداد مقابرالقریش میں تھی،جن کی اولاد سے علی علاءالدین اعرج بن ابراہیم بن ابی بدر محمد بن علی مظفّر بن محمد بن علی ضریر بن حمزہ صیاد بن حسین بن محمد حطب المذکور تھے۔

بطن ثالث ابوحسین زید بن علی بن عیسیٰ:۔بقول سیّد مروزیؔ آپ کی والدہ خدیجہ بنتِ حمزہ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید تھیں۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران(۱)۔ابوزید عبداللہ بکرآبادی،جن کی اعقاب بکرآباد میں تھی،(۲)۔احمد۔

اوّل احمد بن عیسیٰ بن ابوحسین زید:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابوالفتوع واعظ احمد بن حسین بن احمد المذکور تھے۔

دوئم ابوزید عبداللہ بکرآبادی بن عیسیٰ بن ابوحسین زید:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔علی کیا کی۔

ان میں علی کیا کی بن عبداللہ بکرآبادی:۔آپ کی اولاد سے ابی الفضل علی بن ابی عبداللہ ابراہیم بن ابی زید عبداللہ بن علی کیا کی المذکور تھے۔

بطن رابع حسین مخیرّ بن علی بن عیسیٰ:۔آپ کی اولاد سے علی بن ابی حرب بن محمد بن حسین مخیرّ المذکور تھے۔

بطن خامس ابومحمد حسن بن علی بن عیسیٰ:۔بقول رجائیؔ آپ کی اولاد سے ابی تغلب محمد بن عبداللہ بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔

بیت ثالث محمد اعلم بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذوالدمعۃ:۔آپ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ دو پسران سے تھی(۱)۔ابوالقاسم منجّم حاذق المعروف بابن ازہر،(۲)۔حمزہ معدل۔جب کہ فخرالدین رازی نے دیگر دو پسران کا ذِکر کیا(۳)۔ابوعبداللہ احمد منجّم جن کی اعقاب بصرہ میں،(۵)۔ابوعلی حسن زاہد ناسک کی اعقاب اہواز میں ہے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ احمد منجّم بن محمد اعلم:۔سیّد مروزیؔ نے آپ کی اعقاب میں(۱)۔حسن کا ذِکر کیا ہے اور اس کی اولاد میں سے بقول عمری نسابہ شریف ابوطالب محمد بن زید بن حسن المذکور تھے ان کو ابنِ اعلم کہا جاتا تھا اور یہ عمری کے دوست تھے ان کی رہائش درب الشحامین بصرہ میں تھی اور عمری کہتے ہیں آج ان کی بقیہ بصرہ میں ہے۔

بطن ثانی ابوعلی حسن زاہد بن محمد اعلم:۔رازیؔ نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔حمزہ تحریر کیا ہے،جس کی اولاد سے بقول ابوطالب مروزیؔ نقیب اہواز ابوطالب اعز بن ابی برکات علی اکرم نقیب بن نقیب الشاہد اہواز ابی محمد محسن بن حمزہ المذکور تھے۔

بطن ثالث حمزہ معدل بن محمد اعلم:۔اور ابنِ عنبہ نے مذکورہ بیان کردہ نسل میں محمد اعلم کے فرزند ابوعلی حسن زاہد کا ذِکر نہیں کیا اور حمزہ کو براہِ راست محمد اعلم کا فرزند تحریر کیا اور یہ نسل تحریر کی ابومنصور نقیب اہواز ہبت اللہ فخرالشرف بن ابوبرکات محمد بن ابی محمد حسن نقیب اہواز بن حمزہ معدل المذکور۔

میرے خیال سے یہ دونوں نسلیں ایک ہی ہیں واللہ اعلم۔

بیت رابع حسین احول بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند حسن متہجد قاضی صالح سے جاری ہوئی اور بقول رازیؔ ان کے دوفرزند تھے۔(۱)۔محمد ابوعبداللہ صالح ناسک عالم،(۲)۔ابوحسن احمد نقیب بمشہد الکوفہ ان کی عقب قلیل تھی۔

۱۔المشجر الوافی،جلد۷،ص۱۲۷۔۱۲۳

بطن اوّل ابوعبداللہ محمد ناسک بن حسن متہجد: ۔آپ کے پانچ معقبین تھے(۱)۔ابومحمد حسن مطہّر قاضی حلب و دمشق آپ کومطہّر اس لیے کہتے ہیں کہ آپ مختون پیدا ہوئے،(۲)۔ابوہاشم احمد نقیب موصل،(۳)۔ابوطاہر محمد مبرقع اولاد مصر میں،(۴)۔ابوالقاسم علی عقب کوفہ میں،(۵)۔ابومنصور اعقاب قلیل ہیں۔[۱]

اوّل ابومحمد حسن مطہّر قاضی بن ابوعبداللہ محمد ناسک: ۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ابوالغنائم عبداللہ نسابہ ثقہ عالم دمشق میں تھے۔آپ نے سفر کیا اور مشجرات جمع کیے۔آپ کی علم النسب میں تصنیف بھی ہے۔آپ کی اولاد آج شام میں ہے۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے قاضی اعمال اسکندریہ ابوالقاسم زید تھے اور ابوالقاسم زید کی اولاد میں ابوالفضائل جعفر جن کو میں نے شام میں دیکھا اور ان کی ایک بہن کریمہ حلب میں تھی جس کو زیدیہ کہا جاتا تھا۔[۲]

دوئم ابوطاہر محمد المبرقع بن ابوعبداللہ محمد ناسک: ۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند مطہّر تھا جس کی والدہ زینب بنت ابی عمارۃ حمزہ بن حسن بن حمزہ بن حسین بن محمد بن حمزہ بن اسحاق الاشرف بن علی زینبی جعفری تھیں۔

بطن ثانی ابوحسن احمد نقیب بن حسن متہجد: ۔کی اولاد سے ابی القاسم احمد بن عبداللہ ازرق بن ابوعلی محمد بن ابوحسن احمد المذکور تھے۔

بیت خامس یحییٰ ابنِ مریم بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ: ۔ابنِ عنبہ اور رازی کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوزید عیسیٰ عقب قلیل بصرہ میں،(۲)۔ابوعباس طاہر۔

بطن اوّل ابوعباس طاہر بن یحییٰ: ۔ بقول مروزی آپ کی عقب کثیر تعداد میں رے، بغداد، موصل، کوفہ اور بصرہ میں ہے۔آپ کی والدہ بنتِ محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمراطرف تھیں۔ابوحسن عمری نسابہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالقاسم عبیداللہ کا ذِکر کیا ہے جو اصحاب فتوت میں سے تھے اور جوانمرد تھے ان کو ابنِ مریم کہا جاتا ہے۔

دوسرے بیٹوں ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے(۲)۔علی المعروف ابن مریم جس کی اعقاب میں عدد ہے،(۳)۔ابوحسین یحییٰ جن کا نام زید اور اہلِ کوفہ کے نزدیک لقب ''صدغ الکلب'' تھا،(۴)۔احمد اور بعض نسابہ کہتے ہیں کہ احمد بن یحییٰ بن عیسیٰ ہے۔

بیت سادس: ۔ابوطیب زید بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ: ۔آپ کی اولاد بقول رازی میں ایک فرزند ابوطیب محمد المعروف ''حبیب'' تھا جب کہ ابنِ عنبہ نے بھی یہی تحریر کیا اور ان کا ایک فرزند علی الملقب ''البلی'' تھا جس کی اعقاب بھی تھی۔

بیت سابع: ۔حسن بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ: ۔بقول رازی آپ کی اعقاب جرجان میں قلیل ہے۔ بیت ثامن جعفر بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بقول فخرالدین رازی آپ کی اعقاب ساریہ میں قلیل ہے اور جو نسابین کے نزدیک ثابت نہیں صرف سیّد نقیب ملقب مستعین باللہ حسنی کے نزدیک ثابت ہے۔[۳]

## ۱۵۳۔نسل عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی چار دُختران تھیں(۱)۔علیہ،(۲)۔فاطمہ،(۳)۔ملیکہ، (۴)۔خدیجہ زوجہ ابن الارقط اور پسران میں (۱)۔حسین نسابہ،(۲)۔حسن،(۳)۔محمد،(۴)۔جعفر،(۵)۔عبداللہ، (۶)۔یحییٰ صاحب شاہی قریہ ان کی اعقاب نہیں تھی جو کہ کوفہ کے قریب ایک قریہ ہے آپ نے متوکل کے زمانے میں خروج کیا اور شہید ہو گئے آپ کی والدہ اُمِ حسن بنت حسین بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب تھیں بقول عمری مستعین کے زمانے میں خروج کیا۔

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۴۷ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۸۰ ۳۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۴۸

بقول عمری آپ کی والدہ اُمِ حسین جعفریہ تھیں اور ابولقاسم علی بن محمد صوفی بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمراطرف بن علی علیہ السّلام آپ کے مادری بھائی تھے۔(۷)۔علی بن عمر بقول عمری جہاں تک روایت کی بات ہے تو ان کو غیر ولد یعنی لاولد نہیں لکھا گیا۔الموضح نسابہ عمری اور ابوحسین کتیلہ میرے اُستاد نے ان کی کنیت ابوطاہر لکھی (جو ظاہر کرتی ہے ان کا کوئی بیٹا تھا) اور ابن کتیلہ کہتے ہیں۔اس ابی طاہر علی کی دُختر خدیجہ تھیں، لیکن بعد کے نسابین نے ان کی اولاد ثابت نہیں کی۔رازی، مروزیؔ، ابنِ عنبہ اور دیگر حضرات کے نزدیک عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی، (۸)۔ابو منصور محمد اکبر فدان، (۹)۔احمدالمحدث شاعر، اور اِن دونوں کی والدہ اُمِ سلمۃ بنت عبدالعظیم حسنی بن علی سدید بن حسن بن زید بن امام حسن السبطؑ تھیں۔ یوں عمر بن یحییٰ کے نو پسران میں سے صرف دو کی اولاد باقی رہی۔

بیت اوّل ابومنصور محمد فدان بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ: بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنی فدان سے معروف ہے اور آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔حسین فدان سے جاری ہوئی عمری نے دوسرے فرزند (۲)۔قاسم بھی ذِکر کیا ہے اور رازی نے قاسم کے ساتھ، (۳)۔جعفر کا ذِکر بھی کیا ہے۔

بطنِ اوّل قاسم بن ابومنصور محمد فدان:۔ بقول رازی آپ کے تین معقبین تھے (۱)۔علی اعقاب طبرستان میں، (۲)۔ابوجعفر محمد لقب سوسہ جس کی اعقاب قزوین، موصل، مامطیر ارض طبرستان میں، (۳)۔حسین اس کی اعقاب میں اختلاف ہے، جب کہ ابوحسن عمری نسابہ نے ابوجعفر محمد لقب سوسہ کے علاوہ، (۴)۔عبداللہ یمن، (۵)۔یحییٰ ہرات تحریر کیا ہے۔

بطن ثانی جعفر بن ابومنصور محمد فدان:۔ بقول رازی ان کی اعقاب بعض کے نزدیک ثابت تھی اور بعض نے انکار کیا۔

بطن ثالث حسین فدان بن ابی منصور محمد فدان:۔آپ کی اولاد تین پسران سے تھی (۱)۔ابوحسن محمد رئیس کوفہ، (۲)۔ابوحسین زید جندی، (۳)۔جعفر احول۔

بقول ابوطالب مروزیؔ ان کی اذیال طویل ہیں جو بغداد، کوفہ، موصل میں ہیں ان کے عمومۃ کی اعقاب رے، طبرستان، شام اور موصل میں اور ان میں سے ایک قوم مرو میں ہے۔۔

اوّل ابوحسین زید جندی بن حسین فدان:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابی الفوارس محمد بن عیسیٰ الفادس بن زید جندی المذکور تھے جن کی اولاد کوفہ میں آل شیبان تھی۔

آپ کی اولاد سے ہندوستان کے مشہور صوفی بزرگ جن کا مزار گلبرکہ میں ہے۔اُن کا نسب ملتا ہے۔اِن کا نسب سیّد محمد حسینی المعروف گیسو دراز بن یوسف ثانی بن علی بن محمد بن یوسف بن حسن بن محمد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن زید جندری المذکور ہے لیکن داؤد کا ذِکر عربی مصادر میں نہیں ملا۔

دوئم جعفر بن حسین فدان:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابی حسین محمد بن حسین بن محمد بن جعفر المذکور تھے۔

سوئم ابوحسن محمد رئیس کوفہ بن حسین فدان:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔حسین، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔عبیداللہ اور عمری نسابہ نے، (۴)۔جعفر کا ذِکر بھی کیا ہے۔

پہلی شاخ میں جعفر بن ابوحسن محمد رئیس:۔ کی اولاد سے ایک فرزند ابوطالب شندریہ تھا جو رہزن اور خونریز تھا حاکم موصل نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اس کا ایک فرزند علی تھا جو کہ معلّم تھا۔

دوسری شاخ میں عبداللہ بن ابوحسن محمد رئیس۔۔۔ آپ کی اولاد سے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ مذکور تھا، جس کے ایک فرزند بقول عمری (۱)۔ابوعلی احمد المعروف ابن فدان تھے جو بغداد میں پیدا ہوئے موصل میں مقیم رہے اور ۴۳۶ ہجری کو انتقال کر گئے یہ عمری کے دوست تھے اور دوسرے فرزند کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا جس کا نام (۲)۔صفی الدین محمد تھا جو شام میں ذی جاہ تھا۔

تیسری شاخ میں حسین بن ابوحسن محمد رئیس:۔ کی اولاد سے ابی یعلٰی میمون بن حسین بن محمد اوسط بن حسین المذکور تھے۔

چوتھی شاخ میں عبیداللہ بن ابومحمد حسن رئیس کی اولاد سے ابوحسن علی بن احمد بن محمد بن عمر بن مسلم بن عبیداللہ المذکور تھے۔

## ۱۵۴۔نسل احمد محدث بن عمر بن یحیٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید

بقول عمری نسابہ آپ صاحب حدیث اور شاعر تھے آپ نے اپنے بھائی یحیٰ ابوحسین کی شہادت پر غم کیا۔ آپ اہلِ کوفہ میں سے تھے آپ کی والدہ اُم حسن بنت عبدالعظیم حسنی تھیں جوان کے بھائی کی خالہ تھیں۔ان کے بھائی محمد ایک باپ سے تھے اور آپس میں خالہ زاد تھے(یعنی پہلے ایک بہن سے اولاد ہوئی اُس کی وفات پر دوسری بہن سے شادی ہوئی یوں دونوں سگے بھائی اور خالہ زاد ٹھہرے)

آپ کی بقول عمری نسابہ سات اولادیں تھیں(۱)۔اُم علی،(۲)۔رقیہ،(۳)۔اُم حسن،(۴)۔اُم القاسم اور پسران میں(۱)۔ابوالقاسم حسن،(۲)۔القاسم،(۳)۔ابوعبداللہ حسین نقیب اوّل اور آپ کی اولاد میں سے صاحبِ اعقاب صرف ابوعبداللہ حسین نقیب اوّل تھے۔ بقول عمری نسابہ آپ ولی نقابۃ الکوفہ تھے آپ نے نسب جمع کیا اور تعلیقہ ابنِ دینار نسابہ کوفی الفاضل المشجر اور ظفر ابنِ دینار کے جرائد سے اخذ کیا۔ آپ کی والدہ اُم الولد ''غنی'' تھی اور دوسری جگہ ان کا نام ''عتی'' تحریر ہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ ولی سائر الطالبین تھے۔ آپ عالم انساب تھے آپ حجاز سے عراق میں داخل ہوئے اور یہ سن ۲۵۱ ہجری کی بات ہے۔ آپ نے سادات کی نقابت کی بنیاد رکھی اور یہ سلسلہ دُور دراز تک پھیل گیا۔ آپ کو حسین المعروف ''نہر شابوسی'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ واسط کے قریب ایک قریہ ہے۔ آپ نے تشجیر میں اولاد ابی طالب پر اوّل کتاب لکھی جس کا نام ''الغصون فی آل یاسین' تھا، تاہم آج اس کتاب کا وجود ہی باقی نہیں ہے۔

آپ کی اولاد دو پسران سے باقی رہی(۱)۔ابوحسین زید المعروف ''بعم عمر'' آپ کی والدہ دُختر حسن اللحق بن موسیٰ بن جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظمؑ تھیں۔(۲)۔ابوحسین یحیٰ اور تین دُختران تھیں،(۱)۔خدیجہ،(۲)۔اُم احمد،(۳)۔اُم حمزہ۔

بیت اوّل ابوحسین زید بن ابوعبداللہ حسین نقیب اوّل بن احمد محدث:۔آپ کے ایک فرزند کا ذِکر عمری نے کیا ہے، جس کا نام (۱)۔ابوعبداللہ حسین الملقب ''حص'' تھا اور اس کی بقیہ کوفہ میں تھی۔ رازی نے ایک دوسرا فرزند(۲)۔محمد المعروف ابنِ حیر یہ تحریر کیا ہے جس کی والدہ حسنہ بنت جعفر بن حسن بن موسیٰ بن جعفر بن امام موسیٰ کاظم تھیں اور ابوحسین زید بن حسین نقیب اوّل کی اولاد کے بارے میں سیّد تاج الدین ابنِ معیہ نے کہا کہ ان کی ذیل طویل کے بعد انقرض ہوگئی۔[۱]

اور یہ درست ہے کیونکہ ان کی اولاد سے ہونے کا آج کوئی دعویدار نہیں ہے۔

بیت ثانی:۔ابوحسین یحیٰ بن احمد محدث:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوعلی عمر رئیس نقیب بالکوفہ امیر حاج ،(۲)۔ابومحمد حسن فارس نقیب کوفہ۔

## ۱۵۵۔نسل ابومحمد حسن فارس بن ابوحسین یحیٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث بن عمر بن یحیٰ بن حسین ذی العبرۃ

آپ کی اولاد کی تعداد میں اختلاف ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی پینتالیس اولادیں تھیں جن میں سے تیس فرزند تھے لیکن آپ کی اعقاب تین پسران سے متّصل ہے۔ بقول سیّد ابوطالب مروزی آپ کے بیس فرزند تھے جن میں سے بارہ کی اولاد جاری ہوئی اور رازی کے بقول آپ کے آٹھ پسران کی اولاد جاری ہوئی۔ پہلے ابنِ عنبہ نے جو صاحبِ اعقاب تحریر کیے ہیں۔

(۱)۔ابوحسن محمد تقی السابسی،(۲)۔حسن اصم اسوداوی ،(۳)۔ابوطالب عبداللہ اور ابنِ عنبہ نے ان کی اولاد بھی تحریر کی باقی نو فرزند جو مروزی نے تحریر کیے ان میں(۱)۔ابوحسین زید،(۵)۔ابوطاہر سلیمان عور(۶)۔ابوالفضل احمد،(۷)۔ابوابراہیم محمد،(۸)۔ابواحمد محسن،(۹)۔یحیٰ،(۱۰)۔ابوعلی حمزہ،(۱۱)۔ابوعبداللہ محمد بازیار،(۱۲)۔ابوحسن علی۔

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۷۵۴

لیکن مروزی نسابہ نے ان حضرات کی اولاد نہیں بیان کی عمری نے (۱۳)۔ابی حرث محمد، (۱۴)۔ابی یعقوب محمد بھی بیان کیے۔

بیت اوّل ابوحسن محمد تقی السابسی بن ابومحمد حسن الفارس:۔الشریف رضی الموسوی آپ کے داماد تھے آپ نے اُن کو نقابت سے معزول کیا۔عمری کے بقول آپ کی بقیہ بصرہ کوفہ اور واسط میں ہے۔

ابنِ عنبہ نے آپ کے دو پسران کو صاحبِ اعقاب تحریر کیا (۱)۔ابی علی محمد، (۲)۔ابی علی حسن قیل حسین اور بعض نے قیل عمر بھی لکھا ہے۔

بطن اوّل ابوعلی حسن بن ابوحسن محمد تقی السابسی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ علویوں اور عباسیوں کے درمیان فتنے کا باعث بنے شریف مرتضٰی علم الہدیٰ آپ کی عزت کرتے اور جب آپ داخل ہوتے تو فرماتے ''اللہ محمدؐ اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما'' آپ کی بقیہ واسط میں ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد علی کبیر حائری الملقب الامیر متوفی بن منصور بن ابی المعالی محمد بن احمد نقیب بصرہ بن شمس الدین محمد باز باز بن شریف الدین محمد بن عبدالعزیز بن ابی حسن علی الرئیس بن محمد بن علی القتیل بن حسن النقیب بن ابی الفتوح محمد بن حسن بن عیسیٰ الکریم بن عزیز الدین عمر محدث بن تاج الدین ابی غنائم محمد بن محمد نقیب بن ابوعلی حسن المذکور آپ اُستاد بہبانی کے تلمیذ تھے آپ کی اولاد آل امیر سیّد علی کبیر سے معروف ہے۔

بیت ثانی ابوطالب عبداللہ بن ابی محمد حسن الفارس:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کے تین پسران کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔عمر، (۲)۔مسلم، (۳)۔ابوحسین یحیٰ

بطن اوّل عمر بن ابوطالب عبداللہ: آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔محمد، (۲)۔علی۔

اوّل محمد بن عمر:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابومحمد حسن تھا جس کی والدہ دُختر فرعل تھیں بقول عمری آج تک آپ کے ہاں دُختران ہیں اور آپ قاہریہ جو کہ طبریہ شام میں مقیم ہیں اور میرے دوست ہیں۔[۱]

دوئم علی بن عمر:۔کی اولاد سے ابوبرکات محمد بن ابی طالب عبداللہ بن علی المذکور تھے اور ان کی اولاد میں علی دباغ اور ابوعلی عمر تھے۔

ان میں پہلی شاخ علی دباغ بن ابوبرکات:۔جس کی اعقاب واسط میں بنودباغ کہلائی اور ان کی اولاد سے ابی الغنائم مجدالدین بن خمیس بن ابی القاسم بن نفس بہا الشرف بن مسعود القصار بن ابی السعادات یحیٰ بن علی الدباغ المذکور تھے اور یہ ابوالغنائم مجدالدین نقیب بلاد الواسطیہ تھے بقول ابن الفوطی کہ ابنِ مھنا عبیدلی نے کہا آپ ۶۶۲ ہجری میں ولی نقابہ الواسط تھے۔[۲]

بطن ثانی مسلم بن ابوطالب عبداللہ:۔آپ کی اولاد سے محمد بن معالی بن مسلم المذکور تھے جن کے دو فرزند تھے (۱)۔اُسامہ حلہ میں ان کی اولاد آل اسامہ کہلائی، (۲)۔نصر اللہ ان کی اولاد کو بنونصر کہا گیا۔

اوّل اُسامہ بن محمد بن معالی:۔کی اولاد سے فضائل بن معد بن اُسامہ المذکور تھے جن کی اولاد حلہ میں بنوفضائل کہلائی۔

بطن ثالث ابوحسین یحیٰ بن ابوطالب عبداللہ:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھے جن کی والدہ جعفریہ تھیں ان کی اولاد جعفریہ کہلائی اور اس علی کی اولاد میں دو فرزند تھے ابوالبقاء محمد (۲)۔ابوالفضائل محمد۔

اوّل ابوالبقاء محمد بن علی:۔کی اولاد سے ابوطالب محمد بن ابوالفضائل محمد بن ابوالبقاء محمد المذکور تھے اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوالفضل محمد (۲)۔ابوحسن علی الضیاء جن کی اعقاب مشہد القاسم میں بنوضیاء ہے۔

اوّل شاخ میں ابوالفضل محمد بن ابوطالب محمد: کی اولاد سے علی جس کی عقب مشہد القاسم میں بنوابی الفضل کہلائی اور ان کی عرفیت ''بنی اخی زریق'' ہے۔

دوئم ابوالفضائل محمد بن علی بن ابوحسین یحیٰ آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے تھی جس کی اولاد کو بنوطویر کہتے ہیں۔[۳]

بیت ثالث ابوعلی داوَد بن ابومحمد حسن الفارس:۔بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک فرزند الشریف ابوالبشائر علی تھے جو اہل خیر وعطا میں سے تھے اور مسافروں میں سے تھے۔میرے خیال سے اس گھر کا باقی ہونا ناممکن ہے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبیین، ص ۳۷۱   ۲۔مجمع الآداب، جلد چہارم، ص ۴۸۹   ۳۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوم، ص ۵۷۰

بیت رابع ابویعقوب محمد بن ابومحمد حسن الفارس: ۔ بقول عمری آپ نقیب بغداد تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کی صرف دُختران تھیں۔ جن (دُختران) کی بقیہ آج بغداد میں ہیں۔ بیت خامس ابوحسین علی بن ابومحمد حسن الفارس: ۔ بقول عمری آپ کی عدہ اولاد تھی، جن میں (ا)۔الشریف نقیب بغداد ابوحسن محمد تھے ان کی عرفیت نقیب بابن رغبہ تھی اور ان کی بقایا بغداد میں ہے۔اور دوسرے (۲)۔حسن اور ان کی اولاد میں ایک فرزند ابوالفوارس محمد تھا جو کہ ادیب تھا اور ان کو ضریر بھی کہتے تھے لیکن یہ گھرانہ بھی ختم ہو گیا کیونکہ بعد کے نسابین نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ بیت سادس ابوحرث محمد بن ابومحمد حسن الفارس: ۔ بقول عمری آپ کی بقیہ واسط میں ہے۔ یہ گھرانہ بھی ناپید ہو گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابومحمد حسن الفارس کی اولاد سے باقی وہی گھرانے رہ گئے جن تین گھرانوں کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے اور اُن میں بھی حسن اصم اسوداوی کی تعداد کثیر ہے۔

## ۱۵۶۔نسل حسن اصم اسوداوی بن ابومحمد حسن الفارس بن ابوحسین یحییٰ

آپ کی کنیت ابومحمد تھی بقول عمری آپ سودا میں تھے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوتغلب علی سے جاری ہوئی جو سوراء کے نقیب تھے اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ابوالقاسم حسین تقی، (۲)۔ابوالغنائم محمد، (۳)۔ابوالفضل علی اور بقول ابنِ عنبہ آپ کا چوتھا فرزند، (۴)۔ابوطاہر محمد تھا جس کو ہبت اللہ کہا جاتا تھا۔

بقول ابنِ عنبہ اس کے سارے بیٹے انقرض ہوئے صرف ایک کو چھوڑ کر اس لڑکے کا نام تھا محمد اور لقب بقرہ تھا جو دیوان سوراء کا خادم تھا۔ عامل لقب سے پہچانا جاتا تھا۔ بقول عبداللہ تقی بن اُسامہ نسابہ اس کے چچاؤں اور والد نے اس کا انکار کیا لیکن وہ خود کو ابوطاہر محمد ہبت اللہ کا بیٹا کہنے کے دعویٰ پر قائم رہا۔ اس کی حالت میں بہتری آئی اور یہ معاملہ سورا میں چالیس سال تک برقرار رہا۔ آخر ابوطاہر ہبت اللہ کو اس کی ضرورت تھی تو اس کے انکار کے بعد اس کو قبول کر لیا۔ بقول شیخ عبدالحمید بن تقی بن اُسامہ حسینی کہ عامل (محمد بقرۃ) پر کیا گیا شک قوی ہے۔ اس کی والدہ جو کہ مکحول کی بیٹی تھی محفوظ نہیں تھی۔ ابوطاہر ہبت اللہ نے جب اس سے شادی کی تو یہ اپنے پہلے شوہر بابن ذودہ ملاح سے حاملہ تھی اور اس محمد بقرہ کی عقب سورا میں آج تک اس سے متّصل ہے۔ واللہ اعلم۔[ا]

بیت اوّل ابوالقاسم حسین تقی بن ابوتغلب علی بن حسن اصم اسوداوی کے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد محمد المعروف سندر بن ابوالفتوح محمد بن ابی حسین محمد بن محمد ضریر بن ابی القاسم حسین تقی المذکور تھے اور ان کی اولاد ان کے نام سے پہچانی گئی۔

بیت ثانی ابوالغنائم محمد بن ابوتغلب علی بن حسن اصم اسوداوی: ۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوعبداللہ الملقب شمیرہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد بنوشمیرہ کہلاتی اور یہ لوگ سورا میں تھے۔ سیّد رجائی نے محمد شمیرہ کے تین فرزند تحریر کیے ہیں (ا)۔حمزہ، (۲)۔ابوحسین، (۳)۔ابوالقاسم علی اور ان کی اور اولادیں بھی بیان کی ہیں۔

بیت ثالث ابوالفضل علی بن ابوتغلب علی بن حسن اصم اسوادی: ۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابونصر احمد مجدالشریف سے جاری ہوئی اور اس کے آگے دو فرزند تھے (ا)۔ابوعبداللہ محمد مجدالشرف، (۲)۔ابوالفضل علی کمال الشرف۔

بطن اوّل ابی عبداللہ محمد مجدالشریف بن ابونصر احمد بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے الفقیہ العامل فخرالدین یحییٰ بن ابی طاہر ہبت اللہ بن شمس الدین ابی حسن علی بن ابی عبداللہ محمد مجدالشرف المذکور تھے۔ آپ سیّد فاضل الجلیل تھے آپ کے تین پسران تھے (ا)۔تاج الدین ابوغنائم محمد، (۲)۔نقیب طاہر زین الدین ابوطاہر ہبت اللہ، (۳)۔جلا الدین ابوالقاسم۔

---

ا۔عمدۃ الطالب، ص ۲۸۱

اوّل زین الدین ہبت اللہ بن فخر الدین یحییٰ الفقیہ:۔آپ متولی نقابۃ الطاہر یہ صدارہ بلاد الفراتیہ تھے اور بظاہر آپ کا قتل ۷۰۱ہجری کے بعد ہوا آپ کا قتل بنو محاسن نے صفی الدین بن محاسن کے خون کے بدلے کیا کیونکہ سیّد زین الدین نے اُس کے قتل کا حکم دیا اور ان کو حاکم بغداد سے اس کا حکم ملا تھا۔

دوئم ابوالقاسم جلال الدین بن فخر الدین یحییٰ الفقیہ:۔آپ زاہد اور فقیہ تھے اور بھائی کے قتل کے بعد آپ سلطان غازان کے پاس گئے اور نقابۃ الطاہرہ اور قضاء و صدارہ بلاد فراتیہ کو سنبھالا اور ہر اُس شخص کا قتل کیا جو ان کے بھائی کے قتل میں شریک تھا۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند بہاء الدین داؤد تھا۔

سوئم تاج الدین ابوالغنائم بن فخر الدین یحییٰ الفقیہ:۔آپ زاہد اور نقیب تھے۔ آپ کی اولاد شرف الدین عبداللہ سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی ابوالفضل علی کمال الشرف بن ابونصر احمد بن ابوالفضل علی:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو سوراء میں بنو ابی الفضل کہا گیا ہے۔

(۱)۔ابی حسین زید، (۲)۔نسابہ عزالشرف محمد

اوّل ابی حسین زید بن ابوالفضل علی کمال الشرف ان کی اولاد سے ابنِ عنبہ کے مطابق ابوحسین صفی الدین بن جلال الدین علی بن ابوحسین زید المذکور تھے۔

دوئم عزالشرف محمد بن ابوالفضل علی کمال الشرف:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ابی عبداللہ حسن الملقب عزیزالدین نقیب عالم زاہد نسابہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں ایک فرزند ابی تغلب عمید الدین علی الکریم زاہد التقی الورع سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں ایک فرزند ابی محمد جلال الدین حسن تھا اور آپ کا ایک فرزند ابی تغلب عمید الدین علی سوراء شہر میں عظیم شہرت رکھتے تھے۔ آپ کی کثیر کرامات تھیں۔ آپ زاہد تھے اور صوف کا لباس پہنتے تھے اور بہت سے علوم میں ماہر تھے۔ عالم نقیب اور ثابت قدم تھے۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔جلال الدین حسن الکریم زاہد آپ بھی صوف کا لباس پہنتے تھے، (۲)۔غیاث الدین حسین العالم الفاضل صاحب اموال عظمیہ، (۳)۔ابی عبداللہ محمد، (۴)۔ابی عباس احمد الکریم العالم صاحب اخلاق المرضیہ، (۵)۔ابی طاہر سلیمان آپ بہت بہادر تھے۔

ان میں جلال الدین حسن بن ابی تغلب عمید الدین علی:۔کی اولاد میں ناصر الدین محمد تھا جس کی اولاد تھی۔

دوسری شاخ میں غیاث الدین بن ابی تغلب عمید الدین علی:۔کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔زین الدین علی، (۲)۔ابوعبداللہ محمد، (۳)۔عمید الدین علی ان سب کی اولاد مشہد غروی میں آباد ہے۔

تیسری شاخ میں ابی عباس احمد بن عمید الدین علی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔النقیب نسابہ عالم فاضل زین العابدین، (۲)۔ابوالقاسم نجم الدین الشجاع، (۳)۔ابوعبداللہ حسین ذوالمال والکرم، (۴)۔شمس الدین محمد ابوعلی عالم الورع نقیب نسابہ، (۵)۔ابوالفضل احمد اور ان سب کی اولاد تھی چوتھی شاخ میں ابی طاہر سلیمان بن عمید الدین علی:۔کی اولاد میں ابوتغلب عمید الدین علی العالم الفاضل الشاعر تھے۔

پانچویں شاخ میں ابوعبداللہ محمد بن عمید الدین علی کی اولاد میں ایک دُختر تھی۔

بقول ابنِ عنبہ ان حضرات کی اولاد مشہد غروی اور حلہ میں اس وقت موجود ہے اور یہ آل ابی الفضل اور آل عمید الدین سے مشہور ہیں۔[۱]

## ۱۵۷۔نسل ابوعلی عمر رئیس نقیب کوفہ بن ابوحسین یحییٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث

بقول عمری نسابہ آپ امیر حج رہے آپ کی والدہ کوفہ کی عام خاتون تھیں۔ آپ کی وفات ۳۴۳ہجری میں ہوئی آپ بار بار ۳۳۹ تک امیر حج رہے۔ آپ نے حجرِ اسود کو مکہ اپنی جگہ نصب کیا جس کو قرامطہ اپنے ساتھ احساء لے گئے تھے بقول ابنِ عنبہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی ۴۷ اولادیں تھیں جن

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۸۳۔۲۸۲

میں اکیس فرزند تھے۔ان میں سے آٹھ کی اولاد جاری ہوئی جن میں سے بعض انقرض ہو گئے اور آپ کی اولاد تین پسران سے باقی رہی(۱)۔ابوطالب محمد، (۲)۔ابوغنائم محمد، (۳)۔ابوحسن محمد۔[۱]

بقول ابوطالب مروزی نسابہ آپ کے چوبیس فرزند تھے اور ان کے نام ان کے عرف تھے اور پھر اُن کے آگے تیس(۳۰) فرزند اور تئیس (۲۳) دُختران تھیں اور آپ کے اکیس پسران کے نام محمد تھے اور ان کی کنیتیں مختلف تھیں۔[۲]

جب کہ مروزی اور رازؔی نے آپ کے معقبین میں آٹھ پسران کا ذِکر کیا ہے، جن میں سے تین اُوپر بیان ہو چکے،(۴)۔ابومنصور محمد اہلِ بصرۃ کے کبار میں سے تھے اور بقول رازی امیرحج بھی رہے،(۵)۔ابوعلاء محمد بقول مروزی آپ کی بقایا فسا میں ہے،(۶)۔ابوالفتح احمد بقول مروزی آپ کو ابوعبداللہ شاعر بھی کہتے ہیں آپ اپنے والد کے بعد رئیس تھے۔ ابی احمد حسین موسوی کی گرفتاری کے بعد امیرحاج اور نقیب الطالبین کوفہ بھی رہے، (۷)۔ابوالفتح محمد امیرحاج،(۸)۔ابوطاہر ابراہیم حمانی۔

مروزی اور رازؔی نے ان حضرات کی اولاد کی تفصیل نہیں بیان کی، جب کہ ابنِ عنبہ نے جو تین پسران تحریر کیے اُن کی اولاد کی تفصیل بھی تحریر کی ہے، جب کہ ان تین کے علاوہ جن کا ذکر ابنِ عنبہ نے کیا عمری نے ابوعبداللہ احمد اور ابوالفتح محمد کی قلیل اولاد تحریر کی ہے۔

بیت اوّل ابوحسن محمد بن ابوعلی عمر الرئیس:۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا لقب ''بازالاشہب'' تھا آپ کی والدہ اُم الولد ''درۃ'' تھیں۔ آپ شریف الجلیل تھے اور عراق میں مشہور تھے آپ صاحبِ منزلت آپ جامع الکمالات تھے۔

صاحب ابنِ عباد کا آپ کے متعلّق قول ہے کہ کاش میں بغداد داخل ہوں اور محمد بن عمر علوی کو دیکھ سکوں۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کے پاس اس قدر املاک تھیں جتنی اُس دور میں کسی علوی کے پاس نہیں تھیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ایک سال میں ۸۷ ہزار جریب زمین پر زراعت کرتے تھے آپ کے متعلّق عجیب وغریب حکایت بھی درج ہے، جس کو ابنِ عنبہ نے بیان کیا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ابومحمد حسن خزعل بن عدنان بن حسن بن محمد بن محمد بن محمد بن عمر بن ابوحسن محمد المذ کور تھے اور ان کی اولاد کو بنوخزعل کہا جاتا ہے جن کی بقیہ عراق میں ہے۔ان میں سے آج سیّد طالب بن محمد بن منصور بن حسن بن محمد بن حسن خزعل المذ کور ہیں۔ان کی اعقاب سبزوار اور خراسان میں ہے۔

بیت ثانی ابوالغنائم محمد بن ابوعلی عمر الرئیس:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابی ظریف محمد بن ابی علی عمرو بن ابی الغنائم محمد المذ کور تھے اور ان کی اولاد سے علی المنکر بن ابی برکات بن ابی حسن علی بن ابی ظریف محمد المذ کور تھے۔ آپ بنی منکر کے جد تھے۔

بیت ثالث ابوالفتح محمد بن ابوعلی عمر الرئیس:۔ بقول شریف مروزؔی آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ابوحرب محمد امیرحاج بالحرمین فی عہد شریف رضی، مرتضیٰ اور، (۲)۔ابوالفرج محمد مفلوج نقیب کوفہ ان دونوں کی والدہ جعفریہ زینبیہ تھیں اور ان دونوں کی اولاد تھی۔

## ۱۵۸۔نسل ابوطالب محمد بن ابوعلی عمر الرئیس بن ابوحسین یحییٰ بن حسین نقیب اوّل بن احمد محدث

بقول عمری آپ کی والدہ کا نام درۃ تھا اور وہ اُم الولد تھیں۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی وفات کا سن ۴۰۷ ہجری لکھا ہے بقول ابوالحسن عمری نسابہ میں نے ان کا بیٹا ابوحسن علی نقیب سوراء دیکھا ہے اس کی عرفیت علی ابن ابی طالب تھی۔ آپ بہت قوی اور عاقل تھے آپ زیدی مذہب پر تھے اور اپنے مذہب پر متشدد تھے۔حتیٰ کہ آپ کے خاندان سے ایک جماعت نے آپ کے افعال کی تردید کی۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھی جس کا نام مستطرف تھا آپ کی شادی فاطمہ بنت محمد سابسی التقی سے ہوئی اور جب نکاح پڑھنے والے نے خطبہ پڑھا تو کہا یہ علی ابنِ ابی طالب کا نکاح فاطمہ بنتِ محمد سے ہوا تو سب چونک گئے یہ نام بالکل ویسے ہی ہیں جیسے ان کے جدِ امام علیؑ اور جدہ سیّدہ فاطمہ الزہرؑا کے تھے بقول عمری آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن اور (۲)۔حسین۔[۳]

۱۔عمدۃ الطالب،ص ۲۷۵ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۴۱ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۷۶

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد (۳) ۔نقیب شمس الدین ابی عبداللہ احمد سے جاری ہوئی جن کی وفات ۴۵۱ہجری کو ہوئی جب کہ اوّل دو پسران کی اولاد کا ذِکر طویل نہیں ۔

شمس الدین ابی عبداللہ احمد بن ابوحسن علی نقیب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱) ۔ابو محمد حسن اسمر، (۲) ۔نقیب نجم الدین اُسامہ۔

بیت اوّل ابو محمد حسن اسمر بن شمس الدین ابی عبداللہ احمد: ۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند شکر بن ابو محمد حسن اسمر پر منتہیٰ ہوتی ہے جس کی اعقاب کو بنوشکر کہتے ہیں اور ان کی بقیہ داد خ امیال حلہ میں ہے ۔[۱]

جب کہ دورِ حاضر کی کتاب مشجر الوافی میں کئی خاندان لکھے گئے جن کا شجرہ اس گھر پر منتہیٰ ہوتا ہے جن پر آل کمال الدین حلہ میں، آدوتج، آل زوین نجف اور کوفہ میں آل بحر، آل مرعب، آل یوسف، آل جاسم، آل دخیل علی، آل محنک، آل حنتش تحریر کیے گئے ہیں ۔

بیت ثانی نجم الدین اُسامہ بن شمس الدین ابی عبداللہ احمد: ۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی والدہ وزیر ابوالقاسم مغربی کی ہمشیرہ تھیں ۔آپ ۴۵۲ہجری میں ولی النقابہ تھے ۔آپ کی وفات رجب ۴۷۲ ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر ۴۵ سال تھی بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱) ۔عدنان، (۲) ۔عبداللہ تقی نسابہ۔

بطن اوّل عبداللہ تقی نسابہ بن نجم الدین اُسامہ: ۔آپ عالم فاضل اور نسابہ تھے ۔آپ کی وفات ۹۲ سال کی عمر میں ہوئی آپ صاحبِ حکایت سیّد جعفر بن ابی بشر ضحاک نسابہ حسنی تھے ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱) ۔ابوالفتح علی بقول ابنِ عنبہ انقرض ہوئے، (۲) ۔عبدالحمید جلال الدین نسابہ۔آپ کے زمانے کا علم الانساب آپ پر تمام ہوتا ہے ۔آپ کی پیدائش ۵۲۲ہجری کو ہوئی اس کتاب کی اِبتداء میں جو عبدالحمید نسابہ ہم نے تحریر کیا اور اُن کے اقوال رقم کیے وہ یہی ہیں ۔

سیّد عبدالحمید جلال الدین نسابہ بن عبداللہ تقی نسابہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱) ۔ابوطالب محمد شمس الدین نسابہ، (۲) ۔نجم الدین ابوالفتح علی اور صاحب اصیلی نے، (۳) ۔علی بھی لکھا۔

اوّل نجم الدین ابوالفتح علی بن عبدالحمید جلال الدین: ۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسین محمد تحریر کیا ہے اور صاحب اصیلی نے بھی یہی ایک فرزند تحریر کیا۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱) ۔محمد نجم الدین جن کو ابنِ کتیلہ نے قتل کیا، (۲) ۔علی تاج الدین ۔

پہلی شاخ میں علی تاج الدین بن ابی حسین محمد: ۔بقول با بن طقطقی نسابہ آپ سیّد جلیل اور امیر حج تھے آپ عراق میں طالبین کے مشائخ میں سے ایک تھے اور ولی نقابہ المشہد بھی طویل عرصے تک رہے ۔آپ کی شادی دُختر ابی علی بن مختار سے ہوئی ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے ایک کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے (۱) ۔ابوحسین عبداللہ مجد الدین اور دوسرا سیّد عبدالکریم ۔

ان میں ابوحسین عبداللہ بن علی تاج الدین: ۔کی اولاد میں ایک فرزند صالح فخر الدین النقیب نسابہ تھا جو سید رضی الدین محمد آوی افطسی کی نقابت کے زمانے میں مشہد غروی کا نقیب تھا۔

دوسرا خاندان سیّد عبدالکریم بن علی تاج الدین: ۔بقول آفندی آپ اصحاب علماء میں سے تھے ۔

آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱) ۔غیاث الدین، (۲) ۔عبدالرحیم، (۳) ۔علی بہاء الدین سید زاہد، (۴) ۔سلیمان نظام الدین ۔

دوئم ابوطالب محمد شمس الدین بن عبدالحمید جلال الدین نسابہ بن عبداللہ تقی نسابہ: ۔آپ بھی نسابہ تھے آپ نے اپنے والدِ محترم کی کتاب کو روایت کیا جو کہ عمدہ خط میں لکھی گئی ۔آپ ایام ناصریہ میں ابی تمیم معد کی نیابت میں متولی نقابہ الکوفہ تھے ۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند نسابہ عبدالحمید جلال الدین ثانی تھا بقول ابنِ عنبہ آپ کی وفات ۶۶۶ہجری میں ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱) ۔ابوعبداللہ حسین تقی الدین، (۲) ۔ابوطالب محمد شمس الدین الفاضل ۔

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۷۶

پہلی شاخ میں ابوعبداللہ حسین تقی الدین بن عبدالحمید جلال الدین ثانی:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ایک فرزند ابوالفضل محمد تھا جس نے بلادالقرم کا سفر کیا اور اس کا ایک فرزند تاج الدین عبدالحمید تھا جس کی اولاد کو میں نے سمرقند میں دیکھا پھر وہ عراق آ گئی۔

دوسری شاخ میں ابوطالب محمد شمس الدین فاضل بن عبدالحمید جلال الدین ثانی:۔ بقول بابن طقطقی نسابہ آپ زاہد اور صاحب اخلاق شخص تھے آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ جلال الدین قاسم بن معیہ حسنیہ تھیں اور آپ نے خدیجہ بنت ابی الفضل وزیر مؤید الدین علقمی سے شادی کی جس سے آپ کے بغداد میں بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں اور آپ میرے دوست تھے۔ آپ نے اپنے والدِ محترم سے المجدی فی انساب الطالبین کو روایت کیا آپ کی وفات ۶۹۶ ہجری میں ہوئی اور آپ کی پیدائش ۶۳۹ ہجری کی تھی۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔عبدالحمید جلال الدین زاہد،(۲)۔علی نظام الدین نسابہ،(۳)۔نجم الدین عبدالعزیز،(۴)۔عبدالکریم غیاث الدین آپ، درج ہی قتل ہو گئے۔[۲]

## ۱۵۹۔نسل عدنان بن نجم الدین اُسامہ بن شمس الدین ابی عبداللہ احمد

آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند اُسامہ تھا جس کی عقب ''بنی اُسامہ'' سے معروف تھی اور ان کی بقیہ ۷۶۰ ہجری تک حلہ میں موجود تھی اور بقول ابنِ عنبہ ان پر ظن کیا جاتا ہے کہ انقرض ہو گئے ہوں گے اور یہ گھر علوی گھروں میں جلیل اور مقدم تھا اور اِس اُسامہ بن عدنان بن نجم الدین اُسامہ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔جلال الدین ابوالفتح علی نقیب،(۲)۔عدنان بقول ابن مہنا عبیدلی آپ کی اعقاب تبریز اور قم میں ہے۔

جب کہ جلال الدین ابوالفتح علی نقیب بن اُسامہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالغنائم زید آپ شاعر تھے آپ عراق کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔(۲)۔ضیاء الدین ابوالقاسم علی، آپ ہندوستان تشریف لائے اور یہاں طالبین کے قائد تھے۔ آپ ایک ہزار جنگجوؤں کے بھی سردار تھے اور ہندوستان میں ہی فوت ہوئے بقول ابنِ عنبہ ہندوستان میں ان کی اعقاب کی ہم عرفیت نہیں رکھتے۔[۳]

ان میں سیّد ضیاء الدین ابوالقاسم علی کی اعقاب پاکستان میں ثابت ہیں، جو سادات گردیزی زیدی کہلواتی ہے۔ان کو سادات رسولدار بھی کہا جاتا ہے۔ان کے قدیم مشجرات اور مقامی ہندی مصادر میں ان کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

## ۱۶۰۔سادات رسولدار۔زیدیہ گردیزیہ

سیّد ضیاء الدین ابوالقاسم علی بن جلال الدین علی نقیب بن اُسامہ کی اولاد میں سادات رسول دار کے مشجرات اور قدیم وثائق کے مطابق دو فرزند تھے(۱)۔ابوالمکارم معزالدین محمد جو کہ مشجرات میں اکثر ابوعلی محمد تحریر ہے،(۲)۔ابوالفتح تاج الدین غازی بیت اوّل ابوالمکارم معزالدین محمد بن ضیاء الدین ابوالقاسم علی: کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے(۱)۔سیّد ابوحسن علاء الدین رسولدار علی،(۲)۔ابوالقاسم زید میر آتش۔

بطن اوّل سیّد ابوحسن علاؤالدین علی رسول دار بن معزالدین محمد:۔آپ سلطان محمد تغلق کے عہد میں رسولدار کے عہدے پر فائز ہوئے اس لیے اس خاندان کی وجہ تسمیہ رسولدار ٹھہری۔[۴]

آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ جلال الدین حسین رسولدار،(۲)۔ابومحمد عزالدین حسن مسطور،(۳)۔سیّد ضیاء الدین منتخب، (۴)۔سیّد معزالدین ابراہیم رسولدار، آپ فیروز تغلق کے دور میں رسولدار کے عہدے پر رہے۔

اوّل سیّد ابوعبداللہ جلال الدین حسین رسولدار بن سیّد ابوحسن علاؤ الدین علی رسولدار:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔عبداللہ (لاولد)، (۲)۔سیّد ابومجاہد جلال الدین عبدالرحمان رسولدار،(۳)۔سیّد راجے علی تاج الدین دہلوی ان کا ذِکر سادات ترکیا واس کے شجروں میں ہے،مگر پاکستان کے

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۲۵۹ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۷۷ ۳۔عمدۃ الطالب،ص ۲۷۶ ۴۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب،ص ۳۵۳

رسولدار خاندان میں اس تیسرے فرزند کا ذِکر موجود نہیں۔

پہلی شاخ میں سیّد ابومجاہد عبدالرحمان رسولدار بن ابوعبداللہ جلال الدین حسین رسولدار:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علیم الدین علی قنوجی، (۲)۔عمادالدین یحییٰ قنوجی۔

پہلا خاندان سیّد علیم الدین علی قنوجی بن ابومجاہد عبدالرحمان رسولدار:۔آپ ساداتِ رسولدار قنوج کے جدِاعلیٰ ہیں جن میں کثیر محدثین ہیں، جن میں سے سیّد علی اوسط قنوجی بن سلمان محدث بن سیّد غلام نجف امیر صاحب کتاب (صادق الروایہ فی انساب سادات رسولدار) بن سیّد شجاعت قنوجی بن سیّد عبدالرسول بن سیّد ذکی الدین بن سیّد احمد بن سیّد عمران قنوجی بن عبداللہ بن شہاب الدین بن سید علیم الدین قنوجی المذکور ہیں۔

دوسرا خاندان سیّد عمادالدین یحییٰ قنوجی بن ابومجاہد عبدالرحمان رسولدار:۔آپ جدِاعلیٰ سادات رسولدار میراں قنوج ہیں۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔(۱)۔میر نظام، (۲)۔سیّد خویدسر، (۳)۔زین العابدین، (۴)محمود، (۵)۔سیّد رکن الدین عبدالمالک قنوجی ان میں سیّد رکن الدین عبدالمالک قنوجی بن سیّد عمادالدین یحییٰ قنوجی کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد المعروف علی گدائی، (۲)۔سیّد احمد محدث ان کا ایک فرزند سیّد جلال لاولد تھے۔ ان میں سیّد محمد المعروف علی گدائی بن رکن الدین عبدالمالک قنوجی کی اولاد سے میر سیّد محمد کبیر قنوجی (مقرب ومشیر شاہ جہاں و اتالیق عالمگیر) بن سیّد محمد کبیر اولیاء بن سیّد محمد کلاں بن سیّد محمد المعروف علی گدائی المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد شمس الدین حسین، (۲)۔احمد المخطابہ فرید خان، (۳)۔سعدالدین حسن، (۴)۔سیّد امجد علی خان عالمگیری محتسب لشکر، (۵)۔سیّد عبدالکریم شریف خان۔[۱]

دوسری شاخ میں سیّد تاج الدین راجے علی بن ابوعبداللہ جلال الدین حسین:۔ آپ جد سادات رسول دار میولی نوح گڑھ ہیں۔ آپ کا ذِکر پاکستانی سادات رسولدار کے شجروں میں نہیں ہندوستان سے ایک شجرہ موصول ہوا جس میں ان کی اولاد کی تفصیل درج ہے اور سیّد عبدالرفع گردیزی نسابہ نے ان کی صحت کو درست تسلیم کیا ہے، تاہم ان کی بلدی شہرت خداوند تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

سیّد تاج الدین علی راجے بن ابوعبداللہ جلال الدین حسین کی اولاد ایک فرزند میر سیّد جلال الدین گورے سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محی الدین میراں، (۲)۔تاج الدین اللہ دیا پہلا خاندان محی الدین میراں بن سیّد جلال الدین گورے کی اولاد سے سیّد محمد غوث خطاب قائم علی خان بن میر میراں بن مظفرّ بن سیّد یعقوب بن میر محی الدین میراں المذکور تھے اور آپ جدِاعلیٰ سادات ترکیا واس شاخ بزرگ ہیں، مگر ان حضرات کی بلدی شہرت نامعلوم ہے۔ واللہ اعلم۔

دوئم سیّد ابومحمد عزیزالدین حسن مسطور بن ابوحسن علاؤ الدین علی رسولدار:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد دولہا(لاولد)، (۲)۔سیّد علاؤالدین ثانی، (۳)۔سیّد عطااللہ۔

پہلی شاخ میں سیّد عطا اللہ بن ابومحمد عزیزالدین حسن مسطور:۔ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محمد شرف الملک آپ کی اولاد احمد آباد گجرات میں آباد ہوئی۔

دوسری شاخ میں سیّد علاوء الدین ثانی بن ابومحمد عزیزالدین حسن مسطور:۔ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محمد مسطور تھے اور ان کے آگے دو فرزند(۱)۔سیّد مسعود کلاں، (۲)۔سیّد عبداللہ۔

پہلا خاندان سیّد مسعود کلاں بن سیّد محمد مسطور کی اولاد میں فوجدار سیّد مسعود خورد اور سیّد محمود گورنر پنجاب درعہد جہانگیر، ابنان میر سیّد جعفر علی المعروف سیّد سیدھے بن مسعود کلاں المذکور ان دونوں کی اولاد سرائے دیواڑی میں آباد ہے۔

سوئم سیّد ضیاء الدین منتخب بن ابوحسن علاء الدین علی رسول دار:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالمالک سے جاری ہوئی جس کے چار فرزند تھے (۱)۔سیّد علاء الدین، (۲)۔اخوند میر، (۳)۔سیّد احمد، (۴)۔سیّد شاہ ان چاروں کی اولاد موضع تاج پور احمد آباد گجرات میں آباد ہوئی۔

۱۔کتاب الشجرۃ الیونیہ

## ۱۶۱۔نسل سیّد معزالدین ابراہیم بن ابوحسن علاء الدین علی رسولدار بن ابومکارم معزالدین محمد

سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار بن ابوحسن علاء الدین علی رسولدار آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد رفیع الدین محمود،(۲)۔سیّدعبدالرحمان، (۳)۔سیّداحمد،(۴)۔سیّدمعین الدین عبدالرحیم رسولدار،(۵)۔سیّدعبداللہ خود شیخ۔

بیت اوّل سیّد رفیع الدین محمود بن سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار:۔آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔سیّدمنتخب(لاولد)،(۲)۔حمزہ(لاولد)، (۳)۔سیّدراجور،(۴)۔قطب الدین،(۵)۔سیّدعلاء الدین،(۶)۔معزالدین ان حضرات کی اولاد لاڈوسرائے دہلی میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّدعبدالرحمان بن سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار:۔کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔محمود،(۲)۔سیّد شادی،(۳)۔سیّد ہدایہ، (۴)۔سیّدمعزالدین۔

بیت ثالث سیّداحمد بن سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار:۔کی اولاد سے سیّد گدائی بن سیّد بڈھن بن سیّداحمد المذکور تھے۔

بیت رابع سیّدمعین الدین عبدالرحیم رسولدار بن سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار:۔آپ کی اولاد میں سادات رسولدار نہٹور، بجنور، شہاب الدین پور، قنوج، کھیرتل، سیّدسرائے دیواڑی، الور، کول، علی گڑھ، اوّل، اُتر پردیش۔

تقسیمِ ہند کے بعدان کی اولاد لاہور ساہیوال اور خیر پور سندھ میں آباد ہوئی۔

بیت خامس سیّدعبداللہ خود شیخ بن سیّدمعزالدین ابراہیم رسولدار:۔آپ کی اعقاب میں چھے پسران تھے(۱)۔سیّدعزیزالدین مبارک(لاولد)، (۲)۔سیّدنصرالدین علی،(۳)۔سیّدسعدالدین ساون،(۴)۔سیّدعلم الدین ہدایہ،(۵)۔سیّدحسام الدین محمود،(۵)۔سیّدابوالفتح معزالدین محمد۔

بطن اوّل سیّدنصرالدین علی بن سیّدعبداللہ خود شیخ:۔کی اولاد میں ایک فرزند سیّدامیرالدین شاہ ہیں، جو جد سادات رسولدار زیدیہ، محمد شاہ والہ خوشاب سیگڑی متوالا شاہ، سیّدعلیان، مٹھاپور کلاں، مٹھاپور خورد، لنگر کوٹ، بھکر، سیّدمنور شاہ اچ بلوٹ ہیں۔

بطن ثانی سیّدسعدالدین ساون بن سیّدعبداللہ خود شیخ:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّدعبدالعزیز(لاولد)،(۲)۔سیّدملک(دہلی)

بطن ثالث سیّدعلم الدین ہدایہ بن سیّدعبداللہ خود شیخ:۔کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔سیّدعلاؤالدین حقیقت(لاولد)،(۲)۔سیّدابواسحاق(لاولد)، (۳)۔سیّد بہاء الدین،(۴)۔سیّدنعمت اللہ،(۵)۔سیّدابوالغیب،(۶)۔سیّدعبدالرحمان آپ جدِاعلیٰ سادات متھرا اُتر پردیش بھارت ہیں۔

بطن رابع سیّدحسام الدین محمود بن سیّدعبداللہ خود شیخ:۔کی عقب میں چار فرزند تھے(۱)۔میر سیّدحسین(لاولد)،(۲)۔سیّد جلال،(۳)۔سیّدابوسعید کلاں،(۴)۔سیّد جمال۔

بطن خامس سیّدابوالفتح معزالدین محمد بن عبداللہ خود شیخ:۔آپ کا نکاح درگاہ شاہ یوسف گردیز ملتان کے آٹھویں سجادہ نشین مخدوم سیّد شاہ یوسف ثانی جعفری گردیزی کی دُختر سے ہوا، آپ کی عقب میں تین پسران تھے(۱)۔سیّدابوزید ثانی،(۲)۔ابوالکرم عبدالکریم، آپ کی اولاد دہلی میں آباد ہوئی، (۳)۔مخدوم سیّدمحمد یوسف ثالث زیدی گردیزی۔

اوّل سیّدابوزید ثانی بن سیّدابوالفتح معزالدین محمد:۔آپ کی اولاد سیّدمحمد عارف کثیرالمقصود بن عبدالجلیل بن عبدالمجید بن محمد بن ابوزید ثانی المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّدمحمد علی گردیزی،(۲)۔سیّد جلال الدین یاسین۔

پہلی شاخ سیّد جلال الدین یاسین بن سیّدمحمد عارف کثیرالمقصود:۔آپ کا مزار ڈھکوئیں شاہ پور میں ہے۔آپ جد سادات زیدی گردیزی ٹائریاں، نوتھیں، ڈھکوئیں، چھنی سیّداں، بہانے والا، بھلوال سرگودھا ہیں۔آپ کی اولاد ایک فرزند شاہ جمال سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد یار محمد شاہ،(۲)۔سیّد عالم شاہ۔

پہلا خاندان سیّد عالم بن شاہ جمال: کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد عبداللطیف،(۲)۔سیّد چندن امام۔

سیّد چندن امام بن سیّد عالم شاہ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد شفیع شاہ اولاد موضع کوڑے شاہ پور سرگودھا میں آباد ہے۔(۲)۔سیّد خوشی محمد ان کی اولاد ٹاٹریاں اور ڈھکوئیں میں ہے۔

دوسرا خاندان سیّد یار محمد شاہ بن شاہ جمال:۔آپ کی اولاد مظفرّگڑھ، سرگودھا،موضع جلپانہ، گندی خاکی، چک مظفرّآباد، چک خضر آباد، ڈھکوال، ڈھکوئیں،کوٹلہ سیّداں شاہ پور میں آباد ہے۔

دوئم مخدوم سیّد محمد یوسف ثالث زیدی گردیزی بن سیّد ابوالفتح معزالدین محمد:۔آپ کی والدہ دُختر سیّد شاہ یوسف ثانی جعفری گردیزی تھیں تو آپ کے نانا محترم نے آپ کو اپنی تمام جاگیر واِملاک کا وارث قرار دیا اور درگاہ شاہ یوسف گردیز کا سجادہ نشین مقرر کیا۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد احمد عالم الورا، آپ اپنے چچا کے ہمراہ دہلی گئے اور وہیں آباد ہوگئے،(۲)۔مخدوم سیّد محمد حامد گردیزی۔

مخدوم محمد حامد گردیزی بن سیّد محمد یوسف ثالث گردیزی:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد رحمت اللہ،(۲)۔مخدوم سیّد علم الدین علی گردیزی۔اور مخدوم سیّد علم الدین گردیزی بن مخدوم محمد حامد گردیزی: کے بھی دوفرزند تھے(۱)۔سیّد عبداللہ عالم الورا،(۲)۔مخدوم صدرالدین محمد بابا راجن گردیزی۔

ان میں مخدوم صدرالدین محمد بابا راجن بن سیّد علم الدین گردیزی کی اولاد میں چارفرزند تھے(۱)۔سیّد شاہ داؤد شاہ گردیزی مزار آدم واہن۔لودھراں، (۲)۔سیّد شاہ محمد شاہ گردیزی مزار سالار واہن کہنہ کبیروالا،(۳)۔سیّد شاہ حسین گردیزی،(۴)۔مخدوم سیّد ابوالفتح میاں وڈھے شاہ حسین گردیزی کی اولاد امیرگڑھ گھگھر والہ اور ملتان میں ہے۔

اور مخدوم سیّد ابوالفتح میاں وڈھے بن مخدوم صدرالدین محمد بابا راجن گردیزی:۔کی اولاد میں ایک فرزند سیّد عبدالجلیل کوہ وقار زیدی گردیزی تھے اور انہی کی اولاد میں حضرت شاہ یوسف گردیز کی دستار اور سجادگی چلی آرہی ہے ان کی اولاد،محلّہ شاہ یوسف گردیز ملتان کینٹ، مراد پور سادات،میلسی، کبیروالہ، کورائی بلوچ،سنگل والا، منگاوالہ ملتان میں آباد ہے۔

## ۱۶۲۔نسل ابوالغنائم زید بن جلال الدین علی نقیب بن اُسامہ

آپ کی اولاد سے سادات جہانگرد زیدی کہلواتے ہیں۔اس خاندان کا تذکرہ رسولداروں کے مشجرات میں نہیں ملتا۔سیّد عبدالرافع گردیزی کے والد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ جو کہ اُنھوں نے ''کتاب الزمرد فی سادات جہانگرد'' سے شجرہ نقل کیا اور یہ سادات ہوشیار پور میں نجف پور نامی بستی میں آباد تھے اور پھر تقسیم ہند کے بعد پاکستان آ گئے ان کی روایت انہی کی زبانی تحریر کی جارہی ہے۔

سیّد ابوالغنائم زید بن جلال الدین نقیب کے عقب میں پانچ فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح تاج الدین یحییٰ،(۲)۔سیّد عمادالدین علی (اولاد کی کوئی خبر نہیں)، (۳)۔ابوالقاسم شمس الدین محمد میرک،(۴)۔سیّد ابوالفرح نجم الدین یوسف اقطاع دار،(۵)۔سیّد ابوطالب موسیٰ جنگ آور۔

بیت اوّل ابوالفتح تاج الدین یحییٰ بن ابوالغنائم زید:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالغنائم سعدالدین زید، آپ کا مزار مرس واری بنگال میں ہے۔(۲)۔ابوالقاسم ضیاء الدین علی ثانی انقرض ہوئے۔

بیت ثانی سیّد ابوالقاسم شمس الدین محمد میرک بن ابوالغنائم زید:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد ظہیرالدین علی میرک سے جاری ہوئی ان کی اولاد دہلی میں سادات میرک معروف ہوئی۔

---

۱۔ مصادر(۱)۔قلمی شجرہ سیّد زوار حسین زیدی، لاہور، قلمی شجرہ سادات رسولدار محمد شاہ والہ قلمی شجرہ سادات ترکیاواس، قلمی فہرست خاندان ہائے سادات عظام موجودہ قصبہ نہٹور بجنور قلمی شجرہ سادات زیدی گردیزی ملتان از سیّد رمضان شاہ، تاریخ سادات سیّد اصغر علی گردیزی گلدستہ قنوج، ماثرالامراء مؤلف صمصام الدولہ میر شاہنواز خان، الفرع نامی از نواب صدیق حسن خان

بیت ثالث: ۔سیّد ابوالفرح نجم الدین یوسف اقطاع دار بن ابوالغنائم زید: ۔آپ جدِاعلیٰ سادات زیدیہ قصبہ نگینہ بجنور ہیں۔ آپ اپنے چچازادگان اور اپنے چچا کے ہمراہ واسط سے وارد ہند ہوئے۔ سلطان علاء الدین محمد شاہ خلجی نے آپ کو اقطاع دار مقرر کیا اور قصبہ جلال آباد بطور معاش عطا کیا۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمد یوسف جا گیردار بن سیّد بدرالدین بن صدرالدین بن سیّد سراج الدین بن میر سیّد معظّم الدین بن میر سیّد جمال الدین بن میر سیّد جلال الدین بن میر سیّد فضیل بن سیّد ابوالفرح نجم الدین یوسف اقطاع دار المذکور بقول سیّد عبدالرافع گردیزی ان کی نسل کے بعض افراد کم علمی کے باعث خود کو ''سادات باہرہ'' سے انتساب کرتے ہیں۔

بیت رابع سیّد ابوطالب موسیٰ جنگ آور بن سیّد ابوالغنائم زید: ۔بقول رافع گردیزی آپ کا مدفن مسجد کیلا کاری تامل ناڈو بھارت میں ہے۔ آپ کے عقب میں چھ پسران تھے(۱)۔سیّد جلال الدین حسن غازی، (۲)۔سیّد جمال الدین حسین شہید، (۳)۔سیّد علاء الدین عادل شاہ جہان، (۴)۔سیّد کمال الدین محسن غازی (لاولد)، (۵)۔سیّد شہاب الدین علی غازی (لاولد)، (۶)۔نجم الدین اُسامہ (لاولد)

بطن اوّل سیّد علاء الدین عادل شاہ جہان بن ابوطالب موسیٰ جنگ آور: ۔آپ کا مزار مسجد گوری پالیم تامل ناڈو میں ہے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد فخر الدین مبارک شاہ جہان تھے اور ان کا ایک فرزند سیّد جلال الدین حسن ثانی تھا۔

بطن ثانی سیّد جمال الدین حسین شہید بن ابوطالب موسیٰ جنگ آور: ۔آپ جدِاعلیٰ سادات زیدیہ قاضی زادگان کیتھل ہیں۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد شمس الدین یوسف (لاولد)، (۲)۔سیّد تاج الدین یحییٰ (لاولد)، (۳)۔سیّد صدرالدین علی شہید۔

آپ کی اولاد سے قاضی احسن الدین باقر کیتھلی بن جمال الفین محمد بن سیّد حسام الدین بن سیّد صدرالدین علی شہید المذکور تھے اور آپ کے عقب میں دُختران تھیں۔

بطن ثالث سیّد جلال الدین حسن غازی بن ابوطالب موسیٰ جنگ آور: ۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔نجم الدین ابراہیم کشور کشاء، (۲)۔شمس الدین یوسف میر حاجی شہید، (۳)۔غاز الدین موسیٰ، (۴) علاء الدین زید۔

اوّل شمس الدین یوسف میر حاجی بن جلال الدین حسن غازی: ۔آپ کے عقب میں چار پسران تھے جو بقول رافع گردیزی وجے نگر کے راجگان کی یلغار میں شہید ہوئے۔

دوئم نجم الدین ابراہیم کشور کشاء بن جلال الدین حسن غازی: ۔آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح محی الدین محمد کاظم، کفر شکن، (۲)۔سیّد غازی الدین محمد طاہر غازی۔

پہلی شاخ غازی الدین محمد طاہر غازی بن نجم الدین ابراہیم کشور کشاء: ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔جلال الدین حسن، (۲)۔جمال الدین حسین آپ کا ایک فرزند غازی الدین طاہر ثانی تھا جو ابوالبنت تھا۔ دوسری شاخ ابوالفتح محی الدین محمد کاظم کفر شکن بن نجم الدین کشور کشاء: ۔آپ کی اولاد سے سیّد عماد الدین جہانگیر و بن ابوالفضل غازی الدین عباس بن میر ابوالفتح وجیہ الدین حمزہ صف شکن بن شہاب الدین میر شاہ زمرد بن ابوعلی یوسف الدین محمد مراد عین پوش بن ابوالفتح محی الدین کاظم کفر شکن المذکور تھے اور آپ کی اولاد سے سیّد عبدالرافع گردیزی بن سیّد عبدالرؤف بن سیّد محمد فضل حسین بن سیّد علی مردان احمد بن سیّد وجدان حیدر ذیلدار بن سیّد علی یزدان بن سیّد علی عسکر عباس بن سیّد نجف الدین نادعلی بن میر عسکر الدین علی عباس بن میر عزیز الدین علی محمد سلطان بن میر سیّد غازی الدین علی غالب بن سیّد نجم الدین علی نجف بن میر سیّد صباح الدین علی خسرو قتال قسور بن سیّد غالب الدین نادِعلی بن میر سیّد سرمد الدین شاہ سبزنشان بن سیّد عماد الدین جہانگیر المذکور۔

اس شجرے کی روایت سیّد عبدالرافع گردیزی کی بیان کردہ ہے جو اُن کے والدِمحترم کے لکھے شجرے سے نقل ہے۔ یہ خاندان سادات زیدی

رسولدار کی بنی اعمام ہیں لیکن ان کی تعداد اُن کے مقابلے میں انتہائی کم ہے اور ان کے تذکرات زیادہ تر ان کے اپنے ہی مشجرات سے ہے۔

## ۱۶۳۔نسل عیسیٰ موتم الاشبال بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ آپ کی والدہ اُم الولد صون تھیں اور عیسیٰ کی وفات ۴۶ سال کی عمر میں ہوئی آپ کو موتم اشبال اس لیے کہتے ہیں کہ ایک شیر جس کے بچے تھے۔اُس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔اس شیر کو عیسیٰ نے مار دیا۔اس وقت سے آپ کا لقب موتم اشبال پڑ گیا یعنی شیر کے بچوں کو یتیم کرنے والا۔

آپ کی کنیت ابو یحییٰ تھی بقول عمری آپ محمد نفس ذکیہ کے اصحاب میں سے تھے اور پھر عیسیٰ پوشیدہ ہو گئے۔آپ کی وفات ہارون رشید کے زمانے میں ہوئی، بقول عمریؔ آپ نے امام جعفر الصادقؑ ،عبداللہ بن امام جعفر صادقؑ اور عبداللہ بن عمر بن محمد بن عمر بن امیر المومنین علیؑ سے روایت کی۔

بقول ابنِ عنبہ آپ ابراہیم قتیل باخمری بن عبداللہ محض کے وصی تھے اور اُن کا علم اُٹھانے والے تھے اور ابراہیم کے بعد آپ چھپ گئے اور اپنی وفات تک روپوش رہے۔

آپ کی اولاد میں بقول عمری نسابہ بارہ نفر تھے،جن میں چار دُختران تھیں(۱)۔رقیہ کبریٰ،(۲)۔رقیہ،(۳)۔زینب،(۴)۔فاطمہ ان میں رقیہ الکبریٰ بنتِ عیسیٰ کی شادی جعفر دیباچہ بن حسن بن علی بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام سے ہوئی اور فاطمہ بنتِ عیسیٰ آپ کی کوفہ میں روپوشی کے زمانہ میں پیدا ہوئیں اور اپنے والد کی حیات میں ہی فوت ہو گئیں ان کی والدہ کوفے کی عام خاتون تھیں اور آپ کے آٹھ بیٹے تھے(۱)۔جعفر،(۲)۔حسن،(۳)۔احمد مختفی،(۴)۔زید،(۵)۔محمد،(۶)۔حسین،(۷)۔عمر،(۸)۔یحییٰ۔

بقول ابوحسن عمریؔ ان حضرات میں عمر اور یحییٰ درج تھے۔

جعفر بن عیسیٰ موتم اشبال:۔کا ایک فرزند عیسیٰ تھا۔

حسن بن عیسیٰ موتم اشبال:۔اور آپ کی ایک دُختر علیہ تھیں۔

ان چار کے علاوہ تمام نسابین متفق ہیں کہ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔زید شام میں،(۲)۔احمد مختفی،(۳)۔محمد،(۴)۔حسین غضارہ۔

بیت اوّل زید بن عیسیٰ موتم اشبال:۔مروزیؔ، رازیؔ اور عمری کے بقول آپ کی اولاد صرف ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی مروزیؔ نے اس محمد کا لقب ابزار لکھا۔رازیؔ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے ان کا ایک اور فرزند تھا جس کا نام عیسیٰ المعروف مختفی ہے اور اس کی عقب قلیل ہے جو ابواسماعیل طباطبائی اور ابوعبداللہ بن طباطبا کے نزدیک ثابت تھی۔[۱]اور بقول مروزیؔ عیسیٰ اور احمد ابواسماعیل طباطبائی اور ابوعبداللہ بن طباطبا کے نزدیک ان کی اعقاب تھی۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ کہ شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے بقول زید بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد میں دو پسران محمد اور حسین تھے اور بقول ابنِ طباطبا کہ حسین کا ذِکر زید کے معقبین میں نہیں دیکھا لیکن زید بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد صرف ایک ہی فرزند محمد سے تحریر کی گئی اور کسی دوسرے فرزند سے ان کی کوئی اولاد نہیں ملتی۔

محمد بن زید بن عیسیٰ موتم اشبال کے ابنِ عنبہ نے دو پسران کا ذِکر کیا(۱)۔محمد ابزار رطب،(۲)۔احمد المعروف شعر طبرستان میں اور مروزیؔ نے آپ کو ابوجعفر احمد شعیرہ تحریر کیا، جب کہ مروزیؔ اور رازی نے ان دو کے علاوہ دو مزید پسران بھی تحریر کیے،(۳)۔حسین جن کی قبر نیشاپور میں ہے،(۴)۔حسن آپ کی اولاد جرجان میں ہے۔

بطن اوّل ابوجعفر احمد شعیرہ بن محمد بن زید:۔سیّد مروزیؔ نسابہ نے آپ کی اولاد میں تین پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوعبداللہ محمد،(۲)۔ابواحمد محمد جس کی عقب میں مصر میں علماء اور شعراء تھے اور ان کی والدہ ناصر الکبیر اطروش کی دُختر تھیں(۳)۔ابوحسن محمد کی عقب سمرقند میں، جب کہ ابنِ عنبہ نے ان تین کے علاوہ دو مزید پسران(۴)۔ابوعلی محمد،(۵)۔ابوجعفر محمد کا بھی ذِکر کیا ہے۔

---

۱۔الشجرۃ المبارکہ ص ۱۵۷ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین ص ۵۳

اوّل ابوعبداللہ محمد بن ابوجعفر احمد شعیرہ: ۔ بقول سیّد مروزیؔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوعلی حسین بقرات مصر میں اور ان کی وہاں ذیل طویل تھی،(۲)۔ابومحمد عیسیٰ شاعر ان کی عقب بھی مصر میں جب کہ ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند ابوالقاسم جعفر تحریر کیا ہے جس کا ایک بیٹا محمد تھا۔

پہلی شاخ میں ابومحمد عیسیٰ شاعر بن ابوعبداللہ: محمد کی اولاد میں ایک فرزند ابوعبداللہ محمد المعروف حیدرۃ تھا۔

دوسری شاخ میں ابوعلی حسین بن ابوعبداللہ محمد: ۔ بقول عمری آپ ۳۴۵ ہجری میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی اولاد کو بقول ابنِ عنبہ بنو بقرات کہتے ہیں۔عمری کے بقول آپ کا ایک فرزند ابوحسین زید تھا جو کہ دریائے نیل میں ڈوب گیا اور اس کا ایک فرزند ابوحسن علی بابن خیاط تھا بقول عمری ان کی عقب منتشر ہوگئی جب کہ ابنِ عنبہ نے ابوحسین زید کا دوسرا بیٹا مسلم تحریر کیا جس کی اعقاب تھی۔

دوئم ابواحمد محمد بن ابوجعفر احمد شعیرہ: ۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابومحمد حسن شاعر،(۲)۔ابوجعفر احمد الشاعر اور ان دونوں کی اعقاب تھی۔

ان میں ابوجعفر احمد بن ابواحمد محمد: ۔ کی اولاد سے القاسم علی بن محمد بن احمد الشاعر المذکور تھے جو کہ نقیب مصر زیدی خیر الفاضل تھے اور ایام حاکم میں مصر میں قتل ہو گئے اور آپ کا ایک فرزند ابوحسن علی اپنے والد کے بعد نقیبِ مصر ٹھہرا اور اس کی بقیہ نہیں تھی۔

سوئم ابوحسن محمد بن ابوجعفر احمد شعیرہ: ۔آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔زید جس کی اولاد میں ایک فرزند حسین تھا اور اس کی اولاد اور اعقاب تھی،(۲)۔مہدی جس کی اولاد سے اسماعیل بن حسن بن مہدی المذکور تھا۔ چہارم ابوعلی محمد بن ابوجعفر احمد شعیرہ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابوجعفر احمد۔

بطن ثانی حسین بن محمد بن زید: بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے احمد بن حسین بن زید بن علی بن حسین المذکور تھے اور ان کی بقیہ آج تک مصر میں ہے۔[۱]

بطن ثالث محمد ابزار رطب بن محمد بن زید: ۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی جس کے آگے تین فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔زید، (۳)۔احمد اور ان تینوں کی اولاد تھی۔

بطن رابع حسن بن محمد بن زید: ۔بقول ابنِ عنبہ کہ شیخ ابی نصر بخاری کے مطابق ان کی اولاد میں علی ُرے ٗ میں تھا اور اس علی کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔حسین ۔[۲]

## ۱۶۴۔نسل احمد مختفی بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ

بقول ابنِ عنبہ آپ زاہد عالم فقیہ تھے آپ کی والدہ عاتکہ بنت الفضل بن عبدالرحمان بن عباس بن حارث الہاشمیہ تھیں۔ آپ کی پیدائش ۱۵۸ ہجری میں ہوئی اور وفات ۲۴۰ ہجری میں ہوئی اور بقول عمری آپ کی وفات ۲۴۷ ہجری میں نوّے (۹۰) سال کی عمر میں ہوئی آپ کی قبر بنی کلیب عمر میں ہے۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور آپ احادیث کے راوی تھے بقول ابی الفرج اصفہانی آپ آلِ ابی طالب کے ان افراد میں سے تھے جنھوں نے روپوش ہو کر زندگی بسر کی۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔ابا القاسم محمد الاکبر،(۲)۔احمد،(۳)۔حسین،(۴)۔علی،(۵)۔ابوجعفر محمد۔

پھر عمری کہتے ہیں کہ ابی الغنائم حسنی کی کتاب میں ابنِ خداع ابوالقاسم حسین نسابہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے شبل بن تکین نسابہ نے کہا کہ احمد بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد میں ابوالقاسم محمد اور ابوجعفر محمد تھے۔رازیؔ نے ابوجعفر محمد اور ابوحسن علی کا ذِکر کیا اور مروزیؔ نے تحریر کیا کہ احمد مختفی کی اولاد صرف ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی جب کہ ذکر علی کا بھی کیا۔ابنِ عنبہ نے بھی ان دونوں کا ہی ذِکر کیا۔ان میں ابوالقاسم محمد اکبر بن احمد مختفی: ۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۹۲ ۲۔عمدۃ الطالب،ص۲۹۴

بقول نسابہ عمری علوی آپ درج تھے۔حسین اور احمد ابنان احمد مختفی کی اولاد کا کوئی ذِکر نہیں۔

بیت اوّل علی بن احمد مختفی:۔بقول عمری آپ اپنے والدِمحترم کے اخبار کے راوی ہیں۔بقول رازی آپ کی کنیت ابوحسن تھی آپ کی وفات بغداد میں قید کے دوران ہوئی آپ کی اعقاب کرمان میں قلیل ہے اور مروزی نسابہ کے بقول ان کی اعقاب کرمان اور خراسان میں ہے اور میں ان کی اعقاب کا ذِکر حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا، اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے علی بن حسین بن علی المذکور تھے اور الشیخ رضی الدین مدنی نسابہ نے کہا کہ اس علی بن حسین کی اولاد سے حسن دیلمی بن علی بن داعی بن مہدی بن عبیداللہ بن علی المذکور تھے۔[۱]

بیت ثانی ابوجعفر محمد بن احمد مختفی:۔بقول عمری نسابہ آپ کی والدہ خدیجہ بنت علی بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھیں اور بقول ابنِ خداع نسابہ مصری آپ کی وفات بغداد میں قید کے دوران ہوئی اور آپ کا لقب صاحبِ عمدۃ الطالب نے مکفل لکھا ہے اور اس پر نسابین کا اِتفاق ہے کہ آپ کی اولاد ایک فرزند(۱)۔ابوحسن علی المکفل سے جاری ہوئی جب کہ عمری نسابہ نے (۲)۔جعفر جس کی صرف دُختران تھیں،(۳)۔اسماعیل، (۴)۔حسین کا ذِکر بھی کیا ہے ان میں حسین بن ابوجعفر محمد کا قتل بقول عمری قم میں ہوا اور اسماعیل بن ابوجعفر محمد یحییٰ بن عمر حسینی کے ہمراہ قتل ہوئے اور ابوحسن علی المکفل بن ابوجعفر محمد بن احمد مختفی بن عیسیٰ موتم اشبال۔

بقول عمری کہ ابوالفرج اصفہانی کا کہنا ہے کہ آپ ایام معتمد میں بمقام سامراء قید کے دوران فوت ہوئے اور بقول ابنِ طباطبا کہ نسب علی بن محمد بن احمد مختفی کا دعویٰ ایک خائن نے بھی کیا اور یہ علی جن کی کنیت ابوحسن ہے صحیح النسب بغداد میں تھے اور ان کی والدہ اُم الولد تھیں۔انھوں نے حربیہ درب الحمام میں قیام کیا اور صالحین میں سے تھے اور یہی قول شیخ شرف عبیدلی کا ہے اور یہ جھوٹا دعویٰ دار صاحبِ زنج تھا جس نے دعویٰ کیا کہ وہ علی بن محمد بن احمد مختفی بن عیسیٰ موتم اشبال ہے۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ شیخ شرف عبیدلی۔ابنِ طباطبا اور عمری نے اس کا ذِکر نہیں کیا اور دوسرا ایک گروہ جن میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان ہاشمی نسابہ اور ابوحسین زید کتیلہ حسینی نسابہ شامل ہیں اُنھوں نے کہا کہ علی بن محمد صاحبِ زنج صحیح النسب آل ابی طالب سے ہے اور بقول ابوعلی احمد بن مسکویہ فی کتاب ''تجارب امم'' کہ آل ابی طالب کی ایک جماعت سے سنا کہ یہ علوی صحیح النسب ہے جو یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ علی بن محمد بن احمد مختفی ہے۔

بقول ابنِ عنبہ اگر یہ درست ہے تو شیخ شرف عبیدلی ابنِ طباطبا اور عمری نے علی بن محمد بن احمد مختفی کی اولاد کا ذِکر کیا ہے اور صاحبِ زنج کی اولاد کا باقی ہونا درست نہیں اُس کی اولاد آبلہ میں قتل ہوگئی تھی تو اس بات سے اس کا نسب درست ثابت نہیں ہوتا اور جب اُس کی زندگی میں اُس کی اولاد ختم ہوگئی تو اس کے مرنے کے بعد کیسے ثابت ہوگی؟ جب کہ اس کی اولاد کا وجود اس کی زندگی میں ہی ختم ہوگیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ وازنینا سے تھا اور اس نسب کا جھوٹا دعویدار تھا اور بعض نے کہا وہ علی بن محمد بن عبدالرحیم تھا اور اس کا نسب عبدالقیس سے تھا، اس کی والدہ قرۃ بنت علی بن حبیب بنی اسد بن خزیمہ سے تھی۔ اس نے مہتدی کے ایام میں اہواز میں خروج کیا اور بصرہ پر قبضہ کرلیا۔زنجی اور اعرابی اس کے تابع تھے اور معتمد باللہ کے ایام میں اس نے بغداد کا عزم کیا تو موفق باللہ جو کہ قائم امورِ خلافت تھا اُس کے ساتھ اس کی جنگ ہوئی اور وہ ۲۷۳ ہجری کو قتل ہوگیا۔[۲]

اصل ابوالحسن علی مکفل بن ابوجعفر محمد بن احمد مختفی بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد بقول مروزی نسابہ کہ ابوالحسن علی المکفل نے صاحبِ زنج سے متعلق ایک سوال پر کہا خدا صاحبِ زنج پر لعنت کرے وہ میرے نسب کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے، جب کہ وہ میرے والد سے بھی دس سال عمر میں بڑا ہے۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبیداللہ ضریر معری بغداد میں،(۲)۔ابوحسین یحییٰ آپ بغداد سے دمشق منتقل ہو گئے اور بقول مروزی اور یہاں ان کی اعقاب ہے جو دمشق نصیبیں اور بغداد میں گئے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۹۳ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۹۲۔۲۹۱

بطن اوّل عبیداللہ ضریر بن ابوالحسن علی مکفل:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد بنوضریر کہلائی جن کی ذیل اور عدد ہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔حسن آپ کی عقب بغداد میں،(۲)۔احمد الملقب مقمص آپ کی عقب بغداد میں ہے جن میں سے محمد بن احمد بن حمزہ بن احمد مقمص المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوحسین یحییٰ بن ابوحسن علی مکفل:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔زید،(۲)۔علی آپ کی اولاد سے علی بن محمد بن علی المذکور۔

## ۱۶۵۔نسل حسین غضارۃ بن عیسیٰ موتم الاشبال بن زید شہید

بقول سیّد یحییٰ نسابہ آپ کی والدہ عبدۃ بنت عمر بن امام زین العابدینؑ تھے، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔محمد،(۲)۔احمد حرانی، (۳)۔علی آپ کی والدہ مطہّرہ بنت علی بن صالح بن حی ہمدانی تھیں،(۴)۔زید۔بیت اوّل زید بن حسین غضارۃ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند احمد ضریر سے جاری ہوئی اوران کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوالحسن علی،(۲)۔یحییٰ۔

بطن اوّل یحییٰ بن احمد ضریر بن زید:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابی محمد حسن نقیب بصرہ بن ابی تغلب ہبت اللہ بن ابی محمد حسن نقیب بصرہ صاحب دارالخزاعہ بن ابوالقاسم علی لغوی نقیب بصرہ بن یحییٰ المذکور۔

اور اس ابوالقاسم علی لغوی کا ایک بھائی عیسیٰ بن یحییٰ بن احمد ضریر المذکور تھا اور اس کی اولاد سے بقول عمری الشریف رئیس سیّد عصمۃ الدین ابواحمد بن عیسیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ المذکور تھے ان کی ریاست خورستان میں تھی اور ان کی کافی اولاد تھی۔

بطن ثانی ابوحسن علی بن احمد ضریر بن زید:۔ بقول ابنِ عنبہ کی اولاد سے ابوموہوب احمد بن علی بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حسن بن علی المذکور تھے۔ آپ غری میں بنی موہوب کی جد تھے اور آپ کا ایک فرزند محاسن تھا جس کی اولاد کو بنی محاسن کہا گیا۔

بیت ثانی علی بن حسین غضارۃ:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ شیخ الشرف ابی حرب دنیوری نسابہ نے بنی العقروق کا نسب ان تک منتہیٰ کیا اور ابی حرب دنیوری نسابہ نے کہا عقروق جو ابوسعید بن محمد بن علی المذکور تھا اور یہ لوگ مشہد امام موسیٰ کاظمؑ میں تھے، جب کہ قوام الشرف علی بن ناصری محمدی نے دعویٰ کیا یہ نسب جھوٹا ہے۔ یہ نسب ابی حرب دنیوری نے گھڑا ہے۔ اس نسب میں کوئی صداقت نہیں اور یہ الفاظ قوام الشرف محمدی کے ہیں۔ واللہ اعلم پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ ابوحرب دنیوری نے بنی خشاب کا نسب بغیر کسی بنیاد کے ثابت کیا اور بقول قوام الشرف علی بن ناصر محمدی کہ بنی عقروق کا نسب بھی ایسے ہی گھڑا گیا(جعلی بنایا گیا) جیسے کہ ابی حرب دنیوری نسابہ کی عادت تھی۔[۱]

بیت ثالث احمد حرانی بن حسین غضارۃ:۔ آپ کی کنیت ابوطاہر تھی اور آپ کو احمد حری بھی کہا گیا اور آپ اوّل تھے جن کا نسب مدینہ منورہ کے موضع حرہ سے معروف ہوا، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوعلی محمد معمر قاضی مدینہ آپ ۱۲۰ سال زندہ رہے،(۲)۔ابوحسین محمد۔

بطن اوّل ابوحسین محمد بن احمد حرانی:۔ آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند سلیمان تھا جس کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔ابی خلاط احمد۔

اوّل حسن بن سلیمان کی اولاد سے ابوالغنائم محمد بن حسن بن حسن المذکور تھے۔ دوئم ابی خلاط احمد بن سلیمان کی اولاد سے ایک عیسیٰ تھا جس کی اولاد بنوحاجک تھی۔

بطن ثانی ابوعلی محمد معمر قاضی مدینہ بن احمد حرانی: آپ کی اولاد ایک فرزند عبداللہ ازرق سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے،(۱)۔احمد زادالرکب،(۲)۔ابوعبداللہ حسین،(۳)۔حسن قوری۔

۲۔عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۲۹۶

اوّل احمد زاد الرکب بن عبداللہ ازرق: کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا جس کے دو فرزند تھے(۱)۔علی جس کی اولاد بنو علی تھی،(۲)۔عبدالرحمان جس کی اولاد بنوعبدالرحمان تھی اور ان کی بقیہ دمشق میں تھی۔

دوئم حسن قویری بن عبداللہ ازرق:۔آپ کا لقب قویری کثرت تلاوت قرآن کی وجہ سے رکھا گیا رجائی نسابہ نے تحریر کیا کہ آپ کی اولاد واسط میں ہے۔

سوئم ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ ازرق بن ابوعلی محمد معمر قاضی:۔ آپ کو صاحب صدقۃ النبی کہا جاتا تھا۔ابنِ عنبہ نسابہ حسنی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند یحییٰ برکات کا ذِکر کیا ہے جو مدینے کے قاضی تھے اور ان کا ایک فرزند ابوعبداللہ حسین خطیب و قاضی مدینہ تھے اور آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔قاسم،(۲)۔حسن۔

ان میں حسن بن ابوعبداللہ حسین خطیب بن یحییٰ برکات:۔کی اولاد سے مفضّل بن معمر بن حسن المذکور تھے اور ان کی عقب مدینے میں تھی ان کو زیود کہا جاتا تھا، اور مدینہ منورہ میں اولاد زید شہید میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا خاندان نہیں تھا بقول ابنِ عنبہ ان میں کچھ عراق میں بھی تھے۔ان میں شرف الدین سنان بن ہندی ابن سیف بن ہلال بن محمد بن ناصر بن مفضّل المذکور تھے۔ان کا ایک فرزند حسام الدین علی متولی نقابہ حلہ تھا اور اس کی اعقاب بھی تھی اور مفضّل بن معمر کے باقی ابنان میں (۲)۔مسلم،(۳)۔حاتم،(۴)۔معمر،(۵)۔ہدیہ،(۶)۔حسن تھے۔[۱]

بیت رابع محمد بن حسین غضارۃ:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے جعفر میرک بن عبداللہ کوچک بن حسین (قبر سبزوار میں) بن محمد المذکور تھے۔

## ۱۶۶۔نسل محمد بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ

بقول سیّد یحییٰ عقیقی مدنی نسابہ آپ کی والدہ عبدۃ بنت عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

عمری نسابہ نے آپ کی اولاد میں دو پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔علی،(۲)۔ابراہیم اور مروزی نے تیسرے فرزند،(۳)۔طاہر حمال کا ذِکر کیا کہ اس کے سات فرزند تھے۔ بیت اوّل ابراہیم بن محمد:۔بقول عمری آپ کی اولاد سے محمد بن احمد بن یعلی بن نصر بن حمزہ بن ابراہیم المذکور تھے۔ آپ کو میمون حبہ رطب کہا جاتا تھا۔ آپ ماوراء النہر میں تھے اور پھر آپ کی خبر نہیں آئی بقول عمری آپ کی اعقاب بصرۃ اور اہواز میں منتشر ہوئی مگر بعد کے نسابین نے اس نسل کا ذِکر نہیں کیا۔قوی اِمکان ہے یہ نسل انقرض ہوگئی ہے۔

بیت ثانی طاہر حمال بن محمد:۔بقول ابوطالب مروزی نسابہ کہ تمیمی کے مطابق ان کے سات پسران تھے جن میں ایک حمزہ اطروش تھا جس کے آٹھ فرزند تھے جن میں سے چار کی اولاد تھی، مگر مروزی کے علاوہ کسی دوسرے نے طاہر حمال کا ذِکر نہ کیا اور نہ بعد کے نسابین کو کوئی ایسا قبیلہ مِلا جو اس گھر تک منتہی ہوتا ہو اس لیے یہ بات طے ہے کہ یہ گھر بھی انقرض ہوا۔

بیت ثالث علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال:۔ بقول یحییٰ نسابہ مدنی آپ کو معتصم کے زمانے میں مرہ بن غطفان نے فدک میں قتل کیا تھا۔ آپ کی والدہ عامر بن لوی کی اولاد سے تھی۔ بقول فخر الدین رازی محمد بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد میں سے صرف آپ کی ہی اولاد جاری ہوئی آپ کا لقب عراقی تھا آپ نے خروج کیا اور ایام معتصم میں قتل ہو گئے۔[۲]

جب کہ بقول سیّد مروزی نسابہ بقول ابی الغنائم دمشقی نسابہ علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد صرف ایک فرزند حسین عراقی سے جاری ہوئی جب کہ ابی حرب نسابہ کے بقول دوسرا فرزند احمد بن علی بھی تھا جس کے عقب میں ذیل تھی اور ابی الغنائم دمشقی کے بعض نسخوں میں علی عراقی بن حسین بن علی المذکور تھا۔[۳]

اور ابنِ عنبہ نے بھی محمد بن عیسیٰ موتم اشبال کی اولاد میں ان کی جمہور اولاد کو علی عراقی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال کی اعقاب میں تحریر کیا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ عراق داخل ہوئے اور قیام کیا تو اہلِ حجاز نے آپ کو علی عراقی کہا بقول ابنِ عنبہ علی عراقی بن حسین کی اولاد میں پانچ فرزند

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۹۷ ۲۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۵۶ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۵۴

تھے جن میں مقل اور مکثر تھے یعنی کچھ کی اولاد زیادہ اور کچھ کی کم تھی لیکن آج ان میں سے دو کی اولاد باقی رہ گئی ہے، جن میں سے اکثر اولاد(ا)۔ابوحسین احمد دعکی کی ہے۔[ا]

اور فخر الدین رازی نے ان کے علاوہ تین دیگر پسران لکھے ہیں(ا)۔ابومحمد حسن،(۲)۔ابوجعفر محمد،(۴)۔ابوعبداللہ حسین۔

بطن اوّل ابوحسین احمد دعکی بن علی عراقی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کے عقب میں تین پسران تھے(ا)۔ابوعبداللہ محمد کروشی،(۲)۔عبدالعظیم،(۳)۔جعفر

اوّل ابوعبداللہ محمد کروشی بن ابوحسین احمد دعکی:۔آپ کی اولاد ایک فرزند قاسم سے جاری ہوئی اور اس قاسم کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔ابوالھیجاء محمد بقول عمری المعروف بابن بنت دیک خزاز ان کی بقیہ کوفہ اور بغداد میں تھی جن کو بیت عراقی کہتے تھے۔دوسرا فرزند بقول ابنِ عنبہ،(۲)۔ابی علی ابراہیم تھے۔

اس ابی علی ابراہیم بن قاسم بن محمد کروشی:۔کے دو فرزند تھے(ا)۔ابوحسن علی جزار،(۲)۔ابوالعز ناصر المعروف عزیز۔

پہلی شاخ ابوحسن علی جزار بن ابی علی ابراہیم:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ محمد مقری بن یحییٰ بن علی جزار المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں ابوالعز ناصر بن ابی علی ابراہیم:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(ا)۔علی مسقلہ،(۲)۔ابی الفتوح شکر۔

پہلا خاندان علی مسقلہ بن ابوالعز ناصر کی اولاد سے ایک فرزند ابی جعفر محمد تھا جس کے آگے دو فرزند تھے(ا)۔ابوالمعالی،(۲)۔ابونزار محمد۔

ان میں ابی نزار محمد بن ابی جعفر محمد:۔کی اولاد سے ایک فرزند علی تھا اور ابوالمعالی بن ابی جعفر محمد کی اولاد سے ابی جعفر محمد بن ابوطالب محمد بن ابوالمعالی المذکور تھے۔

دوسرا خاندان ابی الفتوح شکر بن ابوالعز ناصر:۔کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ تین فرزند تھے(ا)۔ابوحسن علی،(۲)۔عمر،(۳)۔محمد مقری۔

ان میں ابوحسن علی بن ابی الفتوح شکر کی اولاد سے کی اولاد سے ابنِ عنبہ کے بقول ابوحسن علی دھان بن ابی الفتوح بن علی المذکور تھے۔

عمر بن ابوالفتوح شکر:۔کی اولاد سے دو فرزند تھے(ا)۔ابوطالب محمد الملقب مریضہ،(۲)۔ابونزار عبداللہ صابونی ان کی اولاد بنوصابونی کہلائی اور یہ بنی صابونی حسین ذی العبرۃ کی اولاد میں موجود بنی صابونی سے الگ ہے۔

ان میں ابوطالب محمد مریضہ بن عمر کی اولاد سے سیّد محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ بن حسن بن ابوطالب محمد المذکور تھے۔بقول ابنِ عنبہ آپ تاجر تھے اور ظن یہی ہے کہ درج فوت ہوئے۔

محمد مقری بن ابوالفتوح شکر:۔کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ کواغدی تھے جن کو شیخ تاج الدین ابنِ معیہ نے دیکھا اور وہ حلہ کے شیخ تھے۔

دوئم عبدالعظیم بن ابوحسین احمد دعکی:۔آپ کی اولاد سے ابی العز علی نورالدین المعروف بابن عراقی بن محمد بن عبدالعظیم المذکور تھے۔

سوئم جعفر بن ابوحسین احمد دعکی:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابی الشائر زید بن ابی منصور محمد دب المطبخ بن حمزہ بن احمد بن علی بن جعفر المذکور تھے اور آپ کی اولاد تھی۔

## ۱۶۷۔نسل ابومحمد حسن بن علی عراقی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسیٰ موتم اشبال سادات عالیہ زیدیہ باہرہ ہندوستان

سیّد مظفّر علی خان کی کتاب تاریخ سادات باہرہ کے مطابق آپ کی اولاد سے سیّد ابوالفرح واسطی بن داؤد بن حسین بن یحییٰ بن زید ثالث بن عمر نر بن زید حربی بن علی بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(ا)۔سیّد ابوعراش یا ابوفراس،(۲)۔سیّد داؤد،(۳)۔سیّد ابوالفضائل،(۴)۔سیّد نجم الدین۔

بیت اوّل سیّد ابوعراش بن سیّد ابوالفراح واسطی:۔بقول سیّد مظفّر علی خان آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔داؤد،(۲)۔ابوالفراح ثانی جب کہ

ا۔عمدۃ الطالب،ص۲۹۴

جو روایت فتح علی کی ہم نے مدرک میں درج کی اُس میں بخشش علی، ناصر علی اور ابوالفرح ثانی تھے تاہم تاریخ سادات باہرہ زیادہ جید اور اہم ہے۔اس لیے اب اہم اس کی روایت کی پیروی کریں گے۔

اس ابوالفراح ثانی بن سیّد ابوعراش کی اولاد سے سیّد علی بن سیّد مسعود بن سیّد حسین بن ابوالفراج ثانی المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔سیّد معزالدین اپنے وطن پٹیالہ چلے گئے،(۲)۔احمد مورثِ اعلیٰ سادات پٹیالہ،(۳)۔سیّد محمد صغریٰ مورثِ اعلیٰ سادات بلگرام، (۴)۔جعفر مورثِ اعلیٰ سادات پلڑی ضلع مظفّرنگر۔

ان میں جعفر بن سیّد علی بن سیّد مسعود کی اولاد سے فخر الدین بن جمال الدین بن وہاب الدین بن قمرالدین بن جعفر المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔قدس،(۲)۔قاسم،(۳)۔سیّد میراں مورثِ اعلیٰ سادات بڑولی ضلع مظفّرنگر،(۴)۔داؤد اور ان چاروں کی کثیر اولاد ہے جو ہندوستان میں آباد ہے۔[۱]

بیت ثانی داؤد بن ابوالفرح واسطی: ۔سیّد مظفّر علی خان کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند عبدالفتاح سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح جن کی اولاد میں ایک فرزند خواجہ علی تھا،(۲)۔علی ان کی اولاد کا ذکر مظفّر علی خان نے نہیں کیا، (۳)ابوالحسن عرف نومحسن۔

سیّد ابوالحسن بن عبدالفتاح بن داؤد بن ابوالفراح واسطی: ۔ کی اولاد سے سیّد محمد میر بن سیّد اسدالدین بن اختیار الدین بن سیّد عمر زبن سیّد عیوض (مورث سادات کونڈلی وال) بن ہادی بن حسن بن محمد بن علی بن سیّد ابوالحسن المذکور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علاء الدین، (۲)۔سیّد افسرالدین۔

بطن اوّل سیّد علاء الدین بن سیّد محمد میر بن سیّد اسدالدین: ۔ آپ کی اولاد میں سیّد میر سعید بن زین العابدین بن سیّد علاء الدین المذکور ان کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد الہو مورثِ اعلیٰ پٹی مجیڑہ،(۲)۔سیّد اسحاق مورثِ اعلیٰ پٹی مجیڑہ،(۳)۔سیّد منور مورث پٹی مجیڑہ،(۴)۔اسماعیل مورث پٹی مجیڑہ، (۵)۔سیّد مبارک عرف ماکین مورثِ اعلیٰ سادات ماکین پٹی مجیڑہ۔

اوّل سیّد مبارک عرف ماکین بن میر سعید بن سیّد زین العابدین: ۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمود خان سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چھے پسران تھے(۱)۔سیّد قاسم مورثِ اعلیٰ سادات مجیڑہ میرٹھ مظفّرنگر،(۲)۔سید ہاشم مورث سادات ہاشم پور،(۳)۔سیّد عالم مورثِ اعلیٰ سادات کہرائی سرائے، (۴)۔سیّد سالم مورث سادات محمود پور ضلع میرٹھ،(۵)۔سیّد علی اصغر عرف سیف خان مورث سیف پور ضلع میرٹھ،(۶)۔سیّد جہانگیر۔

شاخ اوّل سیّد جہانگیر بن سیّد مبارک عرف ماکین: ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد جعفر مخاطب بہ نواب شجاعت خان مورثِ اعلیٰ سادات زیدیہ جہان آباد بجنور اور ان کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد مظفّر خان،(۲)۔فیض اللہ خان،(۳)۔سیّد نجابت خان آپ کے تین فرزند،(۱)۔اصامت خان، (۲)۔محمد علی لاولد،(۳)۔احمد علی لاولد اور سیّد مظفّر خان بن سیّد جعفر المعروف نواب شجاعت: ۔کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔جعفر سعید،(۲)۔زین العابدین، (۳)۔محمود،(۴)۔عبدالرزاق،(۵)۔عبدالرسول۔

بطن ثانی افسرالدین بن سیّد محمد میر بن سیّد اسدالدین: ۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔اسد علی مورثِ اعلیٰ سادات کچھیڑا،(۲)۔حسام الدین۔

اوّل حسام الدین بن سیّد افسرالدین: ۔آپ کی اولاد سے سیّد قبول محمد خان بن شجاع بن عمر بن حسام الدین المذکور مورث موضع ٹڈیر۔

بیت ثالث سیّد نجم الدین بن سیّد ابوالفراح واسطی: ۔سیّد مظفّر علی خان کہتے ہیں سیّد نجم الدین کا ایک فرزند امیر قیصرالدین المعروف سیّد نصیرالدین تھا جس کو وہ اپنے بھائیوں کے پاس چھوڑ گئے تھے۔آپ کی اولاد سے سیّد ابوالحسن بن سیّد ابوالقاسم بن دیوان سیّد علی بن زریں ابوصالح بن امیر قیصرالدین المذکور

---

۱۔تاریخ سادات، باہرہ،ص ۱۷۸۔۱۷۷۔۱۲

تھے۔ آپ علمبردار تھے میرٹھ میں قتل ہوئے اور وئیں ان کا عالی شان مقبرہ ہے اور پیر جھنڈے کے نام پر مشہور ہے۔ آپ کی اولاد میں سیّد جلال المعروف خان میر بن سیّد موسیٰ بن سیّد محسن بن سیّد ابوالحسن المذکور تھے۔ آپ نے جانسٹھ کو برہمنوں سے آزاد کروایا اور مارے گئے۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔سیّد حمزہ، (۲)۔سیّد حسین عرف حنسا ان دونوں کی اولاد کا ذِکر نہیں ہے، (۳)۔سیّد عمرنر، (۴)۔سیّد حسن عرف سیّد حسے، (۵)۔سیّد احمد۔

بطن اوّل سیّد عمرنر بن سیّد جلال المعروف خان میر:۔آپ مورثِ اعلیٰ قصبہ جانسٹھ ہیں۔ آپ کی اولاد سے سیّد منصور علی عرف سیّد منا بن سیّد نصیرالدین بن سیّد مہدی بن سیّد محمد بن سیّد عمرنر المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔

(۱)۔سیّد کرم اللہ خان مورث محلّہ جنت آباد رنگ محل، (۲)۔سیّد جیون مورث جیون پٹی جون پور، (۳)۔سیّد فرس مورث محلّہ شش محل جانسٹھ، (۴)۔سیّد محمد ثانی مورث بدھ بازار جانسٹھ۔

اوّل سیّد کرم اللہ خان بن سیّد منصور علی بن سیّد نصیرالدین:۔آپ مورث خاندان رنگ محل خاندان عبداللہ خانی جانسٹھ ہیں۔ آپ کی اولاد سے سیّد عبداللہ خان المخاطب بہ سیّد میاں بن سیّد غلام محمد خان بن سیّد کرم اللہ خان المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں بقول سیّد مظفّر علی خان بارہہ آٹھ فرزند تھے (۱)۔قطب الملک نواب سیّد حسن علی خان بہادر یاروفادار ظفر جنگ آپ کی ایک دُختر اللہ دی تھیں، (۲)۔امیرالامراء سیّد حسین علی خان فیروز جنگ آپ سلطان پور اور نذر بار کے فوجدار رہے۔ عالمگیر نے آپ کو ہوشنگ کی فوجداری پر تعینات کیا، (۳)۔سیّد سیف عالی خان، (۴)۔سیّد نورالدین خان، (۵)۔سیّد نجم الدین علی خان، (۶)۔سیّد سراج الدین علی، (۷)۔ناصر علی خان (لاولد)، (۸)۔ظفر علی خان (لاولد)

ان میں سیّد سیف الدین عالی خان بن سید عبداللہ خان بن سیّد غلام محمد خان:۔کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد قمرالدین خان آپ کا فرزند سیّد مکارم علی خان، (۲)۔امام الدین خان جنت آباد، (۳)۔فخرالدین علی خان جنت آباد، (۴)۔معظّم علی خان، (۵)۔سیّد زین الدین علی خان المعروف مومن علی خان آپ کی اولاد پٹنہ میں ہے۔

دوئم سیّد فرس بن سیّد منصور علی کی اولاد سے نواب سیّد اسداللہ خان بن جیون بن نصراللہ خان شہید بن حسن بن سیّد فرس المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔شجاعت علی خان، (۲)۔عظمت اللہ خان۔

بطن ثانی سیّد احمد بن سیّد جلال المعروف خان میر:۔آپ نے علاقہ کوال آباد کیا۔ بقول سیّد مظفّر علی خان آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد خان محمد، (۲)۔سیّد دیوان امجد۔

اوّل سیّد دیوان امجد بن سیّد احمد بن سیّد جلال خان میر:۔کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔سیّد اصغر عرف میرن مورث گڑھی میاں بھائی خان، (۲)۔دیوان سیّد آدم، (۳)۔دیوان عالم، (۴)۔تاتار خان۔

پہلی شاخ میں دیوان سیّد آدم بن سیّد دیوان امجد:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد احمد بخش، (۲)۔سیّد یار محمد مورث سادات جون پور، (۳)۔سیّد یار علی اور سیّد یار علی بن دیوان سیّد آدم کی اولاد میں چھے پسران تھے، (۱)۔فتح حسین، (۲)۔حیدر حسین، (۳)۔نظیر حسین، (۴)۔ولایت حسین، (۵)۔احمد آپ مورثِ اعلیٰ سادات بریلی ہیں، (۶)۔سعادت علی مورثِ اعلیٰ سادات زیدیہ بیگم آباد۔

دوسری شاخ میں دیوان عالم بن سیّد دیوان امجد:۔کی اولاد سے محمد حسین بن منور علی بن حسین بخش بن علی بن سلطان علی خان بن عبدالفتاح بن دیوان بہادر بن دیوان عالم المذکور تھے ان کی اولاد چتوڑہ میں آباد ہے۔

تیسری شاخ میں:۔تاتار خان بن سیّد دیوان امجد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔رُستم علی خان آپ کا ایک فرزند محبوب علی خان اور ان کا ایک فرزند بدرالدین تھا جو مورثِ اعلیٰ سادات ہست پور ہے، (۲)۔سلطان خان عرف عزت خان جس کا ایک فرزند سیّد داوٗد خان تھا جو مورثِ اعلیٰ

سادات زیدیہ محلّہ دریا آباد الہ آباد اُتر پردیش ہے۔

بطن ثالث سیّد حسن عرف سیّد حسے بن سیّد جلال خان میر:۔ آپ کی اولاد سے دیوان سیّد جلال بن سیّد صفی منصبدار بن سیّد یاسین بن سیّد گدن سرموڑ بن سیّد ضمیر بن سیّد حسن عرف سیّد حسے المذکور تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد بشیر خان مورثِ اعلیٰ سادات تاج پور، (۲)۔سیّد شمس۔

پہلی شاخ سیّد شمس بن سیّد دیوان جلال بن سیّد صفی منصبدار:۔آپ کی اولاد میں چھ فرزند تھے(۱)۔سیّد احمد مورث چتوڑہ ضلع مظفرّنگر،(۲)۔سیّد بہادر چتوڑہ مظفرّنگر، (۳)۔سیّد علی اصغر چتوڑہ مظفرّنگر، (۴)۔علی اعظم (لاولد)، (۵)۔سیّد جلال ثانی مورثِ اعلیٰ سادات کردہ جلال پور ضلع میرٹھ آپ کا مزار بھی وہیں ہے، (۶)۔سیّد محمد مورث سادات برست ضلع کرنال۔[۱]

بیت رابع سیّد ابوالفضائل بن سیّد ابوالفراح واسطی: آپ کی اولاد سے بقول سیّد مظفّر علی خان، سیّد حسن فخر الدین عرف گذن بن سیّد محمد بن سیّد علاء ل بن ابوالحسن بن ابوالفتح بن سیّد ابوالفضائل المذکور تھے۔ ان کی اولاد میں سیّد علی راول بن سیّد ہادی عرف ہدیہ بن سیّد حسن فخر الدین المذکور تھے۔ سیّد مظفّر علی خان نے ان کی اولاد میں ایک فرزند سیّد حسین عرف سیّد حسے کا ذکر کیا ہے۔

بطن اوّل سیّد حسین عرف سیّد حسے بن سیّد علی راول بن سیّد ہادی عرف ہدیہ:۔ کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔سیّد علی لاولد، (۲)۔سیّد احمد مورث سادات کہلاوڈہ لگسونہ وغیرہ، (۳)۔سیّد تاج الدین مورث سادات سمبھلیڑہ، سموزہ، مورنہ، سرائے بہکی، تسہ، ککرولی، (۴)۔سیّد عابد علی، (۴)۔سیّد قاسم علی، (۵) سیّد باسط علی یہ تینوں برادر شاہ پور پنجاب چلے گئے آور ان کی اولاد وہیں ہے، (۷)۔سیّد سالار اولیاء۔

اوّل سیّد سالار اولیاء بن سیّد حسین عرف سیّد حسے:۔سیّد مظفّر علی خان کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فتح خان آپ مورثِ اعلیٰ سادات فتح فانی موضع کیتھوڑہ ہیں، (۲)۔سیّد محمد خان مورث اعلیٰ سادات کیتیوڑہ محمد خانی، (۳)۔سیّد حیدر خان۔

پہلی شاخ ان میں سیّد حیدر خان بن سیّد سالار اولیاء:۔ آپ مورثِ اعلیٰ سادات حیدر خانی ہیں۔ آپ کی اولاد سے قطب الدین بن سیّد محمد بن ابوالفتح بن صمصام الدین بن سیّد حیدر خان المذکور تھے اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد فخر الدین محمد ان کی اولاد میران پور میں ہے، (۲)۔سیّد حسام الدین عرف سیّد مسعود۔

پہلا خاندان سیّد حسام الدین عرف سیّد مسعود بن سیّد قطب الدین:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی، (۱)۔سیّد احمد، (۲)۔محمد خان، (۳)۔سیّد قاسم عرف کاسو۔

ان میں سیّد احمد بن سیّد حسام الدین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حمید الدین، ان کی اولاد سے سیّد فتح محمد بن سیّد اعظم بن حمید الدین المذکور تھے جو مومیانہ ضلع جونا گڑھ چلے گئے، (۲)۔سیّد شیدا ان کی اولاد سے سیّد منجھو عرف دولہا بن ہادی بن سیّد شیدا المذکور تھے۔ آپ مورثِ سادات ضلع جوارہ ہیں۔ دوسرا محمد خان بن سیّد حسام الدین کی اولاد میں تین پسران تھے، (۱)۔نور محمد، (۲)۔سیّد محمد مورث سادات موضع کیلا پور، (۳)۔سیّد مانگے آپ کی اولاد سے رُستم علی عرف حسین بخش بن امام علی بن بہکا بن جمال محمد بن بھولا بن مانگے المذکور تھے۔

تیسرا ان میں سیّد قاسم عرف کاسو بن سیّد حسام الدین کی اولاد ایک فرزند سیّد حسن عرف سیّد میران سے جاری ہوئی، ان کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد محمد دائم، (۲)۔سیّد محمد قائم ان دونوں کی اولاد موضع گاولہ ضلع مظفرّنگر میں آباد رہے، (۳)۔سیّد محمود۔[۲]

من اعقاب سیّد ہادی عرف ہدیہ بن سیّد حسن فخر الدین بن سیّد محمد بن سیّد علاء ل بن ابوالحسن بن ابوالفتح بن سیّد ابوالفضائل بن سیّد ابوالفراح واسطی زیدی سیّد مظفّر علی خان نے ان کا صرف ایک فرزند علی راول تحریر کیا اور اس کی اولاد کی تفصیل بھی بیان کی جب کہ موضع شاہ سفیر سوہاوہ جہلم میں ان کے بھائی

۱۔تاریخ سادات باہرہ از مظفّر علی خان، ص ۱۶۔۶۴۔۵۵۔۱۵۔۱۲ ۲۔تاریخ سادات باہرہ، ص ۷۹۔۱۲

حسن کی اولاد ہونے کا دعویٰ پایا جاتا ہے۔ اس روایت کے مطابق حسن بن سیّد ہادی عرف ہدیہ کی اولاد سے سیّد شاہ سفیر متوفی ۱۰۵۵ہجری بن سیّد فتح علی بن سیّد نور حسین بن حسن المذکور ہیں۔

حضرت شاہ سفیر کی اولاد میں ایک فرزند تھے۔ مبارک شاہ جن کے تین فرزند تھے(۱)۔غریب، (۲)۔حمید، (۳)۔فرید۔

ان تین حضرات کی اولاد موضع شاہ سفیر میں آباد ہے اور زیدی سیّد کہلواتی ہے۔ تاہم اِردگرد کے تمام سادات ان کی سیادت کی نفی کرتے ہیں۔ وہ ان کو کنیال جٹ کہتے ہیں اور ان حضرات میں رشتہ داری نہیں کرتے۔ ایسی ہی باتیں سادات کے علاوہ بھی دوسری قوم کے افراد میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شاہ سفیر کی اولاد ہی نہیں اور کچھ ان کی سیادت کی ہی نفی کرتے ہیں، ہر دو باتوں میں ان کی بلدیٔ شہرت میں نقص پایا جاتا ہے۔ دوسرا بھارت میں موجود زیدی سادات کی کسی کتاب یا شجرے سے حضرت شاہ سفیر کا نسب ہمیں تاحال نہ مِل سکا۔

ہم نے جو کچھ کتاب مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب میں تحریر کیا وہ ان کی ہی کتاب ''تاریخِ سادات زیدی'' کے حوالہ سے تحریر کیا جو کہ ان کے مخطوط گلزار سادات از سیّد فتح علی زیدی سے اخذ کردہ ہے۔ تاہم اس قدیمی مخطوطے کے کچھ صفحات میں نے دیکھے ہیں لیکن تمام نسخہ تاحال ملاحظہ نہیں کیا جن میں فتح علی زیدی سے منسوب کچھ اشعار ہیں جو من وعن وہی ہیں جو کہ سیّد عبدالجلیل بلگرامی نے اپنے اجداد کے بارے میں تحریر کیے ممکن ہے مؤلف رسالہ گلزار سادات نے سیّد عبدالجلیل کی ہی تحریر سے نقل کیے ہوں۔ واللہ اعلم۔

جب کہ شاہ سفیر کی شان میں دو شعر ایسے ملے جو کہ سادات کاظمیہ مشہدیہ کے قدیمی نسب نامہ شریف میں سیّد عبداللطیف بری امام سرکار کی شان میں تحریر ہیں، جو کہ اِتفاق نہیں ہوسکتا کہ دو اشعار من وعن لفظ بہ لفظ ایک جیسے ہوں۔ اس کے علاوہ ۱۸۶۰ءعیسوی کے سرسری بندوبست میں حمید بن مبارک بن شاہ سفیر کی قوم کنیال لکھی ہوئی ہے لیکن اِسی صفحے پر ان حمید صاحب کی اولاد کے کچھ افراد کے نام کے ساتھ شاہ بھی واضح طور پر تحریر ہے اور ان کو میانہ بھی کہا جاتا ہے اور موضع شاہ سفیر کا پرانہ نام ''میانہ موہڑہ'' ہی تھا جو قانونی دستاویزات سے ثابت ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو اس خانوادے کی سیادت پر سوالیہ نشان ڈالتی ہیں مگر ان کے اثبات میں بھی کچھ دلائل ہیں۔

اوّل سرکاری دستاویزات میں ۱۸۷۲ء اور اس کے بعد کے کاغذوں میں ان کی قوم سیّد تحریر ہے۔ کمشنر آفس کے سرکاری کاغذات میں بھی قوم سیّد لکھی گئی۔ اس کے علاوہ تقسیمِ ہند کے فوراً بعد یا اس سے قبل کے اسٹامپ بھی سیادت کی گواہی دیتے ہیں اور موجود سرکاری کاغذوں میں سیّد ہی درج ہے اور سرکاری کاغذات سے یہ شاہ سفیر کی اولاد ثابت ہوتے ہیں خواہ ۱۸۷۲ء یا ۱۹۳۹ء کے سرکاری کاغذات ہوں ان میں یہ حضرات شاہ سفیر کی اولاد ہی ثابت ہوتے ہیں۔

دوئم وہ لوگ جو شاہ سفیر کی سیادت کی نفی کرتے ہیں اُن کے لیے لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ رائے زادہ برج ناتھ گلیانوی کی تحریر کردہ ''وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی و پھر ہالہ'' یعنی دان گلی، پرگنہ اور پھر ہالہ کے دیہاتوں کے نام اور اُن کی وجہ تسمیہ تحریر ہوئی۔ یہ کتاب ۱۱۷۶ہجری میں تحریر ہوئی۔ اس کتاب میں شاہ سفیر کو سیّد لکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ انھوں نے کنیال قوم سے شادی کی اور یہیں آباد ہوئے اور یہ انھوں نے موہڑہ کنیال کے حوالے سے تحریر کیا۔[۱]

یعنی موہڑہ کنیال کا نام ہی میانہ موہڑہ اور پھر شاہ سفیر رکھا گیا پرانہ نام موہڑہ کنیال تھا۔ دوسرا حوالہ جو ان کے سیادت کے اثبات میں ہے وہ راجہ کفایت علی خان پنوار آف جندوٹ کی کتاب ''تواریخ علاقہ پبّی'' ہے۔ پبّی سوہاوہ کے علاقہ کو کہتے ہیں۔ اس کی اوّل جلد میں میانہ موہڑہ کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ بابا شاہ سفیر کا خاندان سادات باہرہ متّصل دہلی سے ہے، البتہ انھوں نے کنیال خاندان سے شادی کی جس سے اولاد ہوئی اور وہ دیگر سادات خانوادوں میں خالص شمار نہیں ہوتے بلکہ بعض لوگ بوجہ ناواقفیت ان کو اولادِ شاہ سفیر بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اس خاندان کے پاس مفصّل شجرہ موجود ہے جس میں تمام حالات تفصیل سے درج ہیں۔[۲]

---

۱۔ وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دان گلی و پھر ہالہ، جلد دوم، ص ۴۵

۲۔ تواریخ علاقہ پبی، جلد اوّل مصنّف راجہ کفایت علی خان سال ۱۹۳۸ء، نسخہ راجہ سرور علی خان، ص ۹۲-۹۱-۹۰

اور تواریخ علاقہ پبی کا یہ نسخہ حسن نواز شاہ کی لائبریری مخدومہ امیر جان میں محفوظ ہے۔ کنیال جو مقامی قوم تھی اُس میں شادیاں کرنے سے ان کے نسب پر کلام کیا گیا۔ ایسا ظاہراً معلوم ہوتا ہے، تاہم یہ بات عوامی حلقوں میں تواتر سے موجود ہے اور ہم نے تحقیق کے بعد جو کچھ پایا تحریر کر دیا باقی خدا ان کے نسب کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔ باقی رہ گئی شہرتِ بلدی تو جیسے راجہ کفایت علی خان نے بھی تحریر کر دیا کہ ان کو دیگر سادات خانوادوں میں خالص شمار نہیں کیا جاتا۔ واللہ اعلم۔ اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور ہے جو ان کو کنیال کہا گیا۔ تاہم مدرک الطالب میں جو تحقیق ہم نے تحریر کی اُس کی حتمی شکل اب تحریر کر رہے ہیں اور خدا ان کے نسب کو بہتر جانتا ہے۔

## ۱۶۸۔ نسل محمد بن زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السّلام

آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور بقول ابنِ عنبہ اُم الولد سندھی خاتون تھیں۔ آپ اپنے والدِ محترم کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی اور آپ کی اولاد عراق میں کثیر تھی۔ آپ بلیغ اللسان تھے۔ بقول عمری آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن میں سے تین دُختران تھیں (۱)۔ کلثوم، (۲)۔ فاطمہ، (۳)۔ اُمِ حسین۔

ان میں اُمِ حسین بنتِ محمد کی شادی حسین بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید سے ہوئی۔ فاطمہ بنتِ محمد کی شادی اپنے چچازاد محمد بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید سے ہوئی اور ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنتِ مرجا جعفری تھیں۔

رجال میں (۱)۔ محمد اکبر مامون عباسی کے عہد میں، آپ صاحب ابی السرایا تھے اور امر محمد بن ابراہیم طباطبا کے بعد آپ کے سپرد ہوا ان کی قبر مرو میں ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ مرجا جعفری تھیں۔ آپ آئمہ زیدیہ میں سے ایک تھے، (۲)۔ ابوعبداللہ جعفر الشاعر آپ کی والدہ ہنادہ بنتِ خلف آل عمرو بن حریث مخزومی سے تھیں، (۳)۔ محمد الاصغر، (۴)۔ حسن، (۵)۔ قاسم، (۶)۔ علی، (۷)۔ حسین، (۸)۔ زید۔

اور بقول عمری ان میں جعفر الشاعر کے علاوہ کسی کی اولاد جاری نہیں ہوئی۔ جعفر الشاعر بن محمد بن زید شہید کی اولاد بقول رازی تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ ابوعلی محمد حمانی الشاعر خطیب، (۲)۔ احمد السکین، (۳)۔ قاسم خطیب۔ ان کی زیادہ اولاد ہرات میں ہے اور ابنِ عنبہ نے بھی ان تین حضرات کو ہی تحریر کیا۔

بیت اوّل ابوعلی محمد حمانی شاعر بن جعفر الشاعر بن محمد:۔ بقول ابی نصر بخاری یہ شراب پینے کے لیے مشہور تھے بقول مروزی ان کی والدہ فاطمہ بنتِ یحییٰ بن حسین بن زید شہید تھیں بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔ ابوالحسن علی حمانی الشاعر تھے بقول مروزی ان کا دیوان مشہور تھا ان کی والدہ فاطمہ بنتِ زید بن عیسیٰ بن زید شہید تھیں جب کہ دوسرے فرزند بقول مروزی، (۲)۔ ابوعلی داؤد خطیب تھے۔

جن کی اعقاب کے بارے میں ابھی تک کوئی تحقیق نہیں، جب کہ رازیؔ کے بقول ان کی عقب قلیل ہے مگر صحیح ہے۔

بطن اوّل ابوحسن علی حمانی شاعر بن ابوعلی محمد حمانی الشاعر:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ نے بنی حمان کے پاس قیام کیا تو اس نسبت سے حمانی کہلائے آپ بنی ابوطالبؑ کے شعرا میں سے مشہور تھے آپ کا یہ قول مشہور ہے کہ میں، میرا باپ اور میرا دادا شاعر ہیں۔

جب متوکل عباسی نے امام ہادیؑ سے سوال کیا کہ لوگ کس کو محسوس کرتے ہیں تو امام ہادیؑ نے کہا حمانی کو اور اس کے ابیات کو دُہرایا، بقول عمری کہ شیخ شرف عبیدلی نے ذِکر کیا کہ ان کی وفات ۲۷۰ ہجری کو ہوئی جب وہ قید سے رہا ہوئے بقول ابنِ خداع آپ کی کنیت ابوحسین تھی اور بقول ابن حبیب صاحب التاریخ فی اللوامع آپ کی وفات ۳۰۱ ہجری میں ہوئی اور یہ درست ہے واللہ اعلم۔[۱]

ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔ ابوحسین زید الشاعر کا ذِکر کیا جب کہ مروزیؔ نسابہ نے دوسرے فرزند، (۲)۔ ابوحشیشہ محمد کا ذِکر بھی

۱۔ المجدی فی انساب الطالبیین، ص ۳۸۶

کیا جس کی اعقاب حشیشیہ سے معروف ہے۔

اوّل ابوحسین زیدالشاعر بن ابوحسن علی حمانی الشاعر:۔ آپ کی والدہ بقول فخرالدیّن رازی فاطمہ بنتِ حسین بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ بن زید شہید تھیں۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد صاحب دارالصخر،(۲)۔حسین ابوالقاسم زاہد بقول مروزیؔ ان کی اولاد صرف ایک فرزند علی المعروف ''حرقۃ'' سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد کو''بنی حرقۃ'' کہا جاتا ہے۔

پہلی شاخ ابوعبداللہ محمد صاحب دارالصخر بن ابوحسین زید الشاعر:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی ملقب''الواوہ''، (۲)۔ابوجعفر احمد، (۳)۔اُم حسن جو آپ کی دُختر تھی، پہلا خاندان ابوجعفر احمد بن ابوعبداللہ محمد صاحب دارالصخر:۔

بقول رازی کہ اس سے کچھ سرخس کے سادات منسوب ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ بنو محمد بن ابی طالب بن احمد المذکور ہیں لیکن بقول ابواسماعیل طباطبائی نسابہ کہ یہ ممکن نہیں کیونکہ اس احمد کی معقبین صرف محمد سے تھی اس کا ابوطالب نامی کوئی فرزند نہ تھا۔ آپ کی اولاد میں رازیؔ نے تین فرزند لکھے (۱)۔حسن، (۲)۔حسین اکبر، (۳)۔حسین اصغر اور ابنِ عنبہ نے دو پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوالبرکات محمد، (۲)۔ابوحسن علی، لیکن رازیؔ نے تحریر کردہ پسران کی اولاد تحریر نہ کی اور کہا اس نسب کے اہل درج تھے یوں ابنِ عنبہ کے تحریر کردہ پسران کی اولاد جاری ہوئی ان میں ابولبرکات محمد بن ابوجعفر احمد:۔ کی اولاد میں دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالقاسم علی، (۲)۔ابوعبداللہ محمد الکوفی۔

ان میں ابوالقاسم علی بن ابوبرکات محمد:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یحییٰ المدعوعنبراً، (۲)۔ابوحسن علی۔

پھر یحییٰ المدعوعنبرا ابن ابوالقاسم علی کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی غراب، (۲)۔ابومحمد حسن بیرۃ۔

اور ابوحسن علی غراب بن یحییٰ مدعوعنبراً کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔یحییٰ، (۲)۔زید جس کی اولاد کو بنو غراب کہتے ہیں۔

زید بن ابوحسن علی غراب کی اولاد سے ابوحسین بن علی بن زید المذکور تھے جن کے تین پسران تھے(۱)۔جعفر، (۲)۔ابوالقاسم، (۳)۔ابوحسن علی۔

ان میں جعفر بن ابوحسین بن علی:۔ کی اولاد سے سیّد احمد قزوینی بن محمد بن سید حسین بن امیر قاسم بن محمد باقر بن جعفر المذکور تھے۔ آپ جد سادات قزوینیہ نجف اور حلہ ہیں۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد باقر، (۲)۔سیّد حسن، (۳)۔سیّد علی، (۴)۔سیّد مرتضٰی، (۵)۔سیّد تقی۔

اور یہ خاندان کثیر تعداد میں موجود ہے۔

اور دوسری طرف یحییٰ بن ابوحسن علی غراب کے عقب میں علی النمیس تھے جن کی اولاد مشہد غروی میں ہے۔

پھر ان میں ابومحمد حسن بیرہ بن یحییٰ المدعوعنبراً کی اولاد سے محمد بن علی بن ابومحمد حسن بیرہ المذکور تھے، پھر ابوحسن علی بن ابوالقاسم علی بن ابوبرکات محمد:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن محمد، (۲)۔محمد ان میں ابوحسن محمد بن ابوحسن علی:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوحسین محمد اطروش، (۲)۔علی، (۳)۔ابومنصور حسن۔

اور ابوحسین محمد اطروش بن ابوحسن محمد:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔ابوحسن محمد شمس الدین۔

ان میں علی بن محمد اطروش کی اولاد میں ایک فرزند ابی حسین الصواف خیر الصالح تھے جن کو شیخ تاج الدین نے دیکھا تھا، جب کہ ابومحمد حسن شمس الدین بن محمد اطروش:۔ بقول ابن الطقطقی آپ کا تصرف بلاد مزیدیہ، دیوان الحلہ تارہ اور کوفہ پر تھا۔ آپ خوبصورت جوان تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالفخر علی فخرالدین نقیب، (۲)۔حسن تاج الدین۔

ان میں ابوالفخر علی فخرالدین بن ابومحمد حسن شمس الدین: بقول ابنِ طقطقی آپ حلہ میں ساکن تھے۔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔محمد شمس الدین، (۲)۔جعفر جلا الدین نقیب۔

ان میں محمد شمس الدین بن ابوالفخر علی فخر الدین:۔ کے دو فرزند تھے(۱)۔عبداللہ رضی الدین، (۲)۔حسن صفی الدین۔ان میں صفی کا قتل دارالشاطبہ بغداد میں ہوا اور رضی کا حلہ میں۔ان کی اعقاب انقرض ہے۔[۱]

دوسرا گھرانہ ابوعبداللہ محمد الکوفی بن ابو برکات محمد بن ابوجعفر احمد:۔ کی اولاد ابوالقاسم علی سے چلی اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالبرکات محمد لقب ''قبین''، (۲)۔ابوحسن محمد ان میں ابوالبرکات محمد قبین بن ابوعبداللہ محمد الکوفی:۔کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔حسین فلک، (۲)۔ابوحسین حمزہ، (۳)۔ابوالقاسم علی، (۴)۔ابوعبداللہ حسین ان کی اعقاب مشہد الغروی میں بنوقبین کہلاتی ہے۔

دوسرا خاندان ابوحسن علی الواوہ بن ابوعبداللہ محمد صاحب دارالصخر بن ابوحسین زید الشاعر:۔آپ کی اولاد سے صالح بن ابودلفہ محمد بن محمد بن محمد بن ابوحسن علی الواوہ المذکور تھے۔ان کی اولاد بنی صاحب دارالصخر کہلائی۔

بیت ثانی قاسم الخطیب بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید شہید:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوعبداللہ جعفر المعروف ''ابنِ جدہ'' تھے۔آپ ایام حسن بن زید داعی الکبیر میں طبرستان میں خطیب تھے اور ولی الصلاۃ بھی تھے۔آپ طبرستان سے ہرات منتقل ہوئے اور پھر بلخ منتقل ہوئے آپ کی اولاد ہرات میں ''بنی جدہ'' سے معروف تھی۔بقول رازیؔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کی اعقاب طبرستان تھی مگر مجھے ان کی معرفت نہیں ہے۔

آپ کی اولاد میں بقول رازیؔ چار پسران تھے(۱)۔ابوالقاسم احمد آپ کی قبر قہندز میں، (۲)۔علی، (۳)۔محمد اکبر ہرات، (۴)۔حسن

بطن اوّل ابوالقاسم احمد بن ابوعبداللہ جعفر المعروف ''ابنِ جدہ'' آپ کی اولاد ایک ابومحمد اسماعیل سے جاری ہوئی جو بقول ابنِ عنبہ نقیب ہرات تھے اور ان کی اعقاب میں تین پسران تھے۔(۱)۔ابی یعلی محمد رئیس ہرات، (۲)۔ابومحمد احمد آپ صاحب محل وجلال تھے، (۳)۔ابوعبداللہ حسین ان میں اختلاف ہے۔

اوّل ابی یعلیٰ محمد الرئیس بن ابومحمد اسماعیل:۔کی اولاد میں ابوحسن اسماعیل رئیس ہرات بقول رازی آپ نے اپنی زندگی میں کسی کو بھی سیّد کا لقب اختیار نہیں کرنے دیا یعنی کسی علوی کو بھی۔صرف آپ کا لقب سیّد تھا آپ اپنی طویل عمر تک نقیب السادات رہے۔

بطن ثانی علی بن ابوعبداللہ جعفر المعروف ''ابنِ جدہ'':۔آپ کی جمیع اعقاب ہرات میں تھی۔آپ کی اولاد میں دو فرزند(۱)۔زید، (۲)۔حسن تھے، جن کی اعقاب تھی۔

بطن ثالث ورابع:۔محمد وحسن ابنان ابوعبداللہ جعفر المعروف ''ابنِ جدہ'' بقول رازیؔ کہا جاتا ہے۔ان کی اعقاب کثیر تھی لیکن ان کی کوئی خبر حاصل نہ ہوئی۔[۲]

## ۱۶۹۔نسل احمد السکین بن جعفر الشاعر بن محمد بن زید شہید

بقول عمری آپ کا لقب سکین الزماورد تھا۔آپ کی اولاد سے بصرہ میں بنوسکین تھی، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔علی، (۲)۔ابوعبداللہ جعفر، (۳)۔ابی حسین محمد اکبر، (۴)۔ابی علی محمد اصغر اور رازیؔ نے پانچواں فرزند ابوعبداللہ محمد بغداد میں تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل علی بن احمد سکین:۔آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب میں دو فرزند(۱)۔محمد الاکبر، (۲)۔محمد الاصغر تحریر کیے ہے۔

بطن اوّل محمد اکبر بن علی:۔ بقول رازی آپ کی والدہ اُم کلثوم بنت علی بن حسین بن زید شہید تھیں۔آپ کی اعقاب طبرستان میں تھی۔آپ کی کنیت ابوحسن تھی۔آپ کے دو فرزند تھے، حسین اور احمد۔

بطن ثانی محمد اصغر بن علی:۔بقول ابنِ عنبہ نسابہ آپ کی اولاد سے سیف النبی بن حسن امیر کا بن علی بن محمد الاصغر المذکور تھے اور ان کی اولاد بھی تھی۔

بیت ثانی ابوعبداللہ جعفر بن احمد سکین:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ابی حسن علی حران میں تھے۔آپ نصیبین کے نقیب تھے اور بقول رازیؔ کہا

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۲۴۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص۱۵۶

جا تا ہے ان کے ایک اور فرزند عیسیٰ تھے، جن کی اولاد بھی تھی لیکن میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ ابنِ عنبہ نے آپ کے دو فرزند بیان کیے(۱)۔ابوعبداللہ عبیداللہ حران میں، (۲)۔ابواحمد حسین رملہ میں ان دونوں کی اولاد تھی جب کہ رازیؔ نے، (۳)۔ابوعبداللہ محمد نصیبین میں بھی بیان کیا۔

بطن اوّل ابوعبداللہ عبیداللہ بن ابوحسن علی:۔آپ کی اولاد سے بقول فخر الدین رازی ابی السرایا احمد نقیب قاضی بن محمد بن زید بن علی بن عبیداللہ المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد بن ابوحسن علی:۔آپ کی اولاد سے بقول ابوطالب مروزیؔ امیر خطیر الدین بن ابوعلی حسن بن ابوجعفر حسین عزیزی بن ابوسعید علی بن ابومحمد زید اعشم نصیبی بن ابوشجاع علی بن ابوعبداللہ محمد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند(۱)۔ابوالفیاض نجم الدین ہادی جو شیراز میں اعیان السادات تھے اور شریف مروزیؔ نسابہ کے دوست تھے(۲)۔ابوالمکارم امیر اُنبہ عزالدین۔

اوّل ابوالمکارم امیر اُنبہ عزیزالدین بن امیر خطیر الدین:۔ آپ کی اولاد سے ابراہیم بن سلام اللہ بن مسعود عمادالدین بن محمد صدرالدین بن سیّد امیر منصور غیاث الدین بن محمد صدر الدین بن ابراہیم شرف الدین بن محمد صدرالدین بن اسحاق عزالدین بن علی ضیاء الدین بن عربشاہ فخر الدین بن ابوالمکارم اُنبہ عزیزالدین المذکور تھے۔ اس ابراہیم بن سلام اللہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد حسن نصیر الدین متوفی ۱۰۱۹ ہجری، (۲)۔احمد نظام الدین لقب سلطان الحکماء وسیّد العلماء ان حضرات کی اولاد شیراز میں ہے۔

بیت ثالث:۔ابوحسین محمد اکبر بن احمد السکین:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب میں تین پسران تھے(۱)۔ابی طالب محسن آپ کی کنیت ابوالقاسم بھی لکھی گئی، (۲)۔حسین بغداد میں، (۳)۔ابومحمد حسن المعروف رملی محدث جو سادات الطالبین کے عیان میں سے تھے ان کی بقیہ نہ رہی۔

بطن اوّل ابوطالب محسن بن ابوحسین محمد اکبر:۔کی اولاد سے دو فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر احمد، (۲)۔ابوحسن علی۔

آپ کی اولاد سے ایک فرزند حمزہ زاہد تھا بقول ابنِ طباطبا اس کی اعقاب میں کوئی نہیں، جب کہ بقول ابنِ عنبہ میں نے اس کا فرزند محسن بن حمزہ پایا واللہ اعلم اور ابوجعفر احمد بن ابوطالب محسن کی اولاد میں محمد تھا جس کی عقب بھی تھی۔

بطن ثانی حسین بن ابوحسین محمد اکبر:۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب مرتعش تھا۔ آپ نے بقول رازیؔ کوفہ میں وفات پائی اور آپ کو مدینہ لایا گیا۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم بن عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب علیہ السّلام تھیں۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسن علی المفلوج مرتعش تھے ان کی اولاد بصرہ اور اہواز میں بنی مرتعش تھی، جن میں ابومحمد جعفر خلیفہ نقیب بصرہ بن ابی عبداللہ محمد المقعد بن ابوحسن علی المفلوج مرتعش المذکور تھے۔

بیت رابع ابوعلی محمد اصغر بن احمد سکین:۔بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابویعلیٰ حمزہ بقزوین، (۲)۔ابوطالب عباس، (۳)۔ابوحسین زید، (۴)۔ابوجعفر احمد اور ان کی اعقاب بھی تھی۔ آپ کی پانچ دُختران بھی تھیں آمنہ، ستکا، میمونہ، اُم حسین، اُم ابراہیم۔

بقول رازی سیّد ابی الغنائم دمشقی نسابہ کے نزدیک ان میں سے صرف حمزہ ثابت تھا۔

بطن اوّل ابویعلیٰ حمزہ بن ابوعلی محمد اصغر:۔آپ عالم فاضل اور محدث تھے۔ آپ قزوین سے ُرۓ گئے تو آپ کو بخارا لے جایا گیا پھر رِہا کیا گیا۔ آپ نے نیشاپور میں وفات پائی اور آپ کو قزوین منتقل کیا گیا۔ آپ سے ابوبکر بن اسحاق نے کہا اے سیّد میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا مگر یہی گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اور حاکم نے کہا کہ میں نے آپ جیسی شکل والا کوئی علوی نہیں دیکھا۔ آپ ۳۳۰ ہجری کو نیشاپور داخل ہوئے اور ۳۴۰ ہجری کو نیشاپور میں اپنے گھر سکہ عیسیٰ میں وفات پائی۔

رازی نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔ابوسلیمان محمد رئیس قزوین تحریر کیا ہے جب کہ ابنِ عنبہ نے بھی (۲)۔محمد کا ذِکر کیا ہے ہوسکتا وہ دونوں ایک ہوں

بقول رازی اس ابوسلیمان محمد کی اعقاب 'رے' اور قزوین میں کثرت سے ہے ان کی اولاد سے رجائی نے ایک فرزند سیار تحریر کیا، جب کہ محمد بن ابی یعلیٰ حمزہ بن ابوعلی محمد اصغر:۔ کا بقول ابن عنبہ ایک فرزند ابوالعشائر زید تھا۔[۱]

اور اس ابوالعشائر زید بن محمد بن ابی یعلی حمزہ کی اولاد افغانستان کی دو کتابوں میں ہے۔کوثر النبی اور وردسادات در افغانستان مروج بلخابی اور جعفر عادلی کے بقول ان کی اولاد سے سلطان سیّد احمد کبیر المعروف شاہ برہنہ بن سیّد ابراہیم کرخی بن سیّد زید بن محمد بن سیّد علی سفید بروت بن سیّد عبداللہ ہمدانی بن سیّد یحییٰ بن سیّد اسماعیل مجتہد بن سیّد احمد بن سیّد محمد بن احمد بن عبداللہ بن سیّد جعفر بن ابوالعشائر زید المذکور تھے۔[۲]

بیت خامس ابوعبداللہ محمد بن احمد السکین، بقول رازی آپ کی اولاد میں چھے پسران تھے(۱)۔ابوعلی حمزہ رئیس قزوین، (۲)۔ابوطالب عباس، (۳)۔ابوعمارہ حمزہ رے میں، (۴)۔ابوطالب محمد، (۵)۔ابوالقاسم محسن، (۶)۔حسین۔

اور اس حمزہ رئیس بن ابوعبداللہ محمد کی اولاد کا نسب حمزہ بن ابی علی محمد بن احمد السکین کی اولاد کے نسب سے اِشتباہ کھاتا ہے۔[۳]

## ۱۷۰۔نسل حسین الاصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السّلام

بقول ابی نصر بخاری امام زین العابدین کے دو پسران کے نام حسین تھے۔ایک حسین الاکبر دوسرے حسین الاصغر ان میں حسین الاکبر اپنے والد محترم کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اور وہ لاولد تھے۔[۴]

بقول سیّد یحییٰ نسابہ مدنی عقیقی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور شیخ ابی نصر بخاری اپنی کتاب سر سلسلہ علویہ میں جہاں امام زین العابدینؑ کی اولاد کا تذکرہ کرتے ہیں وہاں کہتے ہیں کہ حسین الاصغر کی والدہ اُم الولد رومیہ تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اُم عبداللہ بنت امام حسن السبطؑ تھیں لیکن اوّل قول درست ہے کہ وہ رومی کنیز تھیں اور انھیں عنان کہا جاتا تھا۔[۵]

آپ کی وفات ۱۵۷ہجری کو ۵۷سال کی عمر میں ہوئی اور ابی نصر بخاری دوسری جگہ جہاں خود حسین الاصغر کی اولاد کا ذِکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جن کو سعادة کہا جاتا تھا اور یہ قول درست نہیں ہے کہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ کی والدہ اُمِ عبداللہ بنت اِمام حسنؑ تھیں۔[۶]

عمری نے بھی آپ کی والدہ اُم الولد تحریر کی ہیں۔ابن عنبہ نے ان کا نام ساعدہ لکھا ہے۔آپ کی کُل سولہ اولادیں تھیں جن میں سے سات دُختران تھیں(۱)۔امیمہ آپ کی شادی ایک محمدی علوی (اولاد محمد حنفیہ بن علیؑ) سے ہوئی، (۲)۔امینہ کی شادی عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ سے ہوئی اور ان کے فرزند جعفر ثانی تولد ہوئے، (۳)۔آمنہ کی شادی اولاد جعفر طیار بن ابی طالبؑ میں ہوئی، (۴)۔آمنہ الکبریٰ، (۵)۔زینب، (۶)۔زینب وسطی کی شادی علی بن عبداللہ بن جعفر بن محمد بن علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور ان کی دُختر صفیہ پیدا ہوئی، (۷)۔زینب صغریٰ۔

اور پسران میں (۱)۔عبیداللہ اعرج، (۲)۔عبداللہ عقیقی، (۳)۔زید، (۴)۔محمد، (۵)۔ابراہیم، (۶)۔عیسیٰ، (۷)۔سلیمان، (۸)۔حسن الدکہ، (۹)۔علی ان میں عیسیٰ کی اولاد میں بیٹے بیٹیاں انقرض ہوئیں۔

بقول عمری کہ شیخ شرف عبیدلی نے کہا کہ ان میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی۔عبیداللہ اعرج، عبداللہ عقیقی، علی، سلیمان، حسن اور باقی نسابین کا بھی یہی بیان ہے۔اوّل ان حضرات میں زید بن حسین الاصغر سا کی عمری نسابہ کی روایت کے مطابق آپ کی اولاد میں(۱)۔عبداللہ، (۲)۔حسین، (۴)۔محمد، (۴)۔فاطمہ تھے، مگر ان حضرات کی اولادوں کا باقی رہنا کہیں بھی ثابت نہیں۔

دوئم محمد بن حسین الاصغر:۔بقول عمری نسابہ آپ کی عقب تھی پھر انقرض ہوگئی۔بقول زبیری نسابہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند احمد اور ایک بیٹی اُمِ اسماعیل

۱۔عمدة الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۳۰۴ ۲۔کوثر النبی، پژوہشی در تاریخ سادات افغانستان، ص۴۳۔۴۲ ۳۔الشجرہ المبارکہ، ص۱۵۴
۴۔سر سلسلة العلویہ، ص۶۹۔۳۲ ۵۔سر سلسلة العلویہ، ص۳۲ ۶۔سر سلسلہ العلویہ ص ۶۹

تھی۔ اُمِ اسماعیل کی شادی اسماعیل بن عمر بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالبؑ سے ہوئی اور ان سے محمد اور زینب تولد ہوئے۔[۱]

شیخ طوسی نے محمد بن حسین الاصغر کا ذکر امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب میں کیا ہے۔ آپ کی کنیت بقول شیخ طوسی ابوعبداللہ تھی۔ آپ کے پاس احادیث بیان کرنے کی سند تھی۔ آپ مدینے کے رہائشی تھے پھر کوفہ آ گئے آپ کی وفات ۱۸۱ ہجری میں ۶۷ سال کی عمر میں ہوئی۔[۲]

سوئم ابراہیم بن حسین الاصغر:۔ بقول شیخ طوسی آپ اصحاب امام جعفر صادقؑ میں سے تھے۔ آپ کی کنیت ابوعلی تھی۔ آپ مدینے سے کوفہ آ گئے۔[۳] آپ کو ابوالفورس بھی کہتے ہیں۔ ابوعبدہ نسابہ کے بقول آپ کی والدہ اُم الولد تھیں جب کہ باقی نسابین کے نزدیک اور بقول عمری آپ کی والدہ زبیریہ تھیں۔ آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی آپ احادیث کے راوی تھے۔ آپ کی دو دُختران تھیں (۱)۔ زینب جن کی شادی اولاد جعفر طیار میں ہوئی، (۲)۔ فاطمہ اور ایک فرزند عبداللہ کی اولاد مراکش میں تھی جن کی اولاد انقرض ہوگئی۔ یہ بیان عمری نسابہ کا ہے، جب کہ زبیری نسابہ نے آپ کا دوسرا فرزند (۲)۔ حسین تحریر کیا ہے اور ان سب کی والدہ بریکہ بنت عبیداللہ بن محمد بن منذر بن زبیر بن عوام تھیں۔[۴]

لیکن نسابین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کی اولاد باقی نہ رہی۔

## ۱۷۱۔ نسل سلیمان بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ آپ کی والدہ عبدۃ بنتِ داؤد بن امامہ بن سہل بن حنیف تھیں اور عمری نسابہ نے بھی آپ کی والدہ انصاریہ تحریر کی ہے لیکن بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ رومی کنیز تھیں۔ انھیں آزاد کیا گیا اور ان کے دین پر ان سے شادی کی گئی اور وہ اپنے دین پر ہی فوت ہوئیں۔[۵]

بقول عمری نسابہ آپ کی چار اولادیں تھیں (۱)۔ زینب، (۲)۔ اُم کلثوم جن کی شادی حسین بن جعفر بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی ابن ابی طالبؑ سے ہوئی اور آپ کے ہاں جعفر عقیل اور علیہ پیدا ہوئے اور دوسری شادی اپنے چچازاد محمد بن حسن بن حسین الاصغر سے ہوئی جن سے خدیجہ پیدا ہوئیں۔ سلیمان بن حسین الاصغر کے دو عدد پسران تھے (۱)۔ یحییٰ، (۲)۔ سلیمان بقول عمری دُختران کی والدہ محمدیہ جب کہ پسران کی والدہ اُم الولد تھیں۔

بیت اوّل یحییٰ بن سلیمان بن حسین الاصغر کا ایک فرزند محمد اور ایک دُختر رقیہ صالحہ تھیں جن کی شادی ابومحمد حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر سے ہوئی اور یہ سیّدہ رقیہ صالحہ ابوحسین یحییٰ نسابہ کی والدہ محترمہ تھیں۔

بیت ثانی سلیمان بن سلیمان بن حسین الاصغر بقول عمری نسابہ آپ کی ولادت آپ کے والد کی وفات کے بعد ہوئی۔[۶]

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔ حسن، (۲)۔ حسین۔

بطن اوّل حسن بن سلیمان بن سلیمان بقول عمری آپ کی اعقاب مغرب میں جب کہ بقول شیخ شرف عبیدلی نسابہ آپ کی اولاد طبرستان اور خراسان میں تھی، بقول عمری آپ کا ایک فرزند حمزہ تھا جن کی اولاد کو مغرب میں حیلان کہا جاتا تھا اور اس کی اولاد سے الشریف الطاہرہ حیدرہ فاطمی (دمشق میں تھے) بن ناصر بن حمزہ المذکور آپ کا جنازہ عزیز اسماعیلی نے پڑھایا۔ آپ کی اولاد مصر میں کثیر تھی جن کو فواطم کہا جاتا تھا اور وہ آج بھی باقی ہیں۔[۷]

مروزی نے حسن بن سلیمان بن سلیمان کو حسن افطس تحریر کیا ہے اور کہا کہ ان کی اولاد میں سات فرزند تھے (۱)۔ حمزہ صاحب خطیہ حمزہ جن کی اولاد کا ذکر اُوپر بیان ہو چکا بقول مروزیؔ ان کے چار فرزند تھے اور ان سب کی کثیر اولاد تھی، (۲)۔ ابوعباس ان کے بھی چار فرزند تھے اور ان کی کثیر اولاد تھی، (۳)۔ مہدی ان کے اعقاب میں چھے فرزند تھے اور سب کی ذیل تھی، (۴)۔ ابراہیم ان کی اولاد کم تھی، (۵)۔ محمد ان کے چھے پسران تھے، جن میں ہر ایک سے قبیلہ تھا اور ان حضرات بنوحسن بن سلیمان بن سلیمان کی منازل مصر دمشق اور بلاد مغرب میں تھیں۔[۸]

---

۱۔ نسب القریش از ابوعبداللہ مصعب الزبیری، ص ۲۶ ۲۔ رجال طوسی، ص ۲۷۶ ۳۔ رجال طوسی، ص ۱۵۶ ۴۔ نسب قریش، جلد اوّل، ص ۲۶
۵۔ سر سلسلۃ علویہ، ص ۶۹ ۶۔ المجدی انساب الطالبین، ص ۴۱۶ ۷۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۱۶ ۸۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۷۹

اسماعیل طباطبائی اور رجائی نے احمد کا ذِکر بھی کیا۔

بطنِ ثانی حسین بن سلیمان:۔آپ کی اعقاب بقول عمری نسابہ خراسان میں ہے اور ابنِ عنبہ نے خراسان کے ساتھ طبرستان کا اضافہ بھی کیا۔

## ۱۷۲۔نسل عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

بقول سیّد ابی حسین یحییٰ نسابہ مدنی عقیقی آپ کی والدہ اُم خالد بنتِ حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں۔[۱]

جب کہ یہ بی بی آپ کے برادران عبیداللہ اعرج اور علی کی بھی والدہ تھیں مگر شیخ ابی نصر بخاری بقول یہ بی بی خلیدہ بنتِ حمزہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام تھیں۔[۲]

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے آٹھ فرزند تھے(۱)۔جعفر،(۲)۔قاسم،(۳)۔عبداللہ،(۴)۔علی،(۵)۔عبیداللہ،(۶)۔ابراہیم،(۷)۔بکر،(۸)۔علی درج تھے۔اور آپ کی تین دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔زینب،(۳)۔اُمِ سلمٰہ آپ کی شادی اپنے چچازاد علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر سے ہوئی آپ کی والدہ نوبیہ کنیز تھیں۔پسران میں اوّل علی اکبر بن عبداللہ عقیقی بقول ابوعبداللہ زبیری آپ کی والدہ اُمِ عمرو بنت عمرو بن زبیر بن عمرو بن زبیر بن عوام تھیں۔[۳]

اور بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد انقرض ہوئی۔

دوئم عبداللہ بن عبداللہ عقیقی:۔بقول عمری آپ کو ابی صفارہ بھی کہا جاتا تھا۔آپ کا ایک فرزند حسین تھا جو فاضل اور عبادت گزار تھا،اور ایک دُختر آمنہ بنتِ ابی صفارہ عبداللہ تھی جن کی شادی زید بن محمد اکشف سے ہوئی اور آپ حسن بن زید حسنی داعی الکبیر کی والدہ محترمہ تھیں،جب کہ بعض نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ عقیقی تحریر کیا ہے۔

سوئم قاسم بن عبداللہ عقیقی:۔بقول عمری آپ صاحب خیر تھے۔فاضل اور عالم تھے۔آپ طبرستان میں مقیم رہے،آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھے جس کی اولاد کو کوفہ میں بنوعمر یہ کہا جاتا تھا کیونکہ ان کی والدہ رقیہ بنتِ عمر بن علی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب تھیں۔[۴]

لیکن ان کی اولاد باقی نہ رہی۔چہارم ابراہیم پنجم بکر ششم علی یہ سب لاولد ہیں۔نسابین کا اس پر اِتفاق ہے کہ عبداللہ عقیقی کی اولاد صرف ایک فرزند جعفر الملقب صحصح سے جاری ہوئی۔

## ۱۷۳۔نسل جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر

بقول سیّد یحییٰ نسابہ آپ کی والدہ اُمِ عمرو بنت عمر بن زبیر بن عمرو بن عمرو بن زبیر بن عوام تھیں بقول عمری نسابہ آپ صاحب فضائل اور محاسن تھے۔

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔اسماعیل منقدی،(۲)۔احمد منقدی۔(۳)۔محمد عقیقی آپ کی والدہ بقول مروزی نسابہ کلثوم بنت عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر تھیں اور عمری نے(۴)۔عبداللہ عقیقی کا ذِکر بھی کیا جس کی اولاد کا سلسلہ طویل نہیں اور تین دُختران تھیں(۱)۔خدیجہ،(۲)۔اُمِ علی،(۳)۔زینب

بیت اوّل محمد عقیقی بن جعفر صحصح:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد کو عقیقیون کہا جاتا ہے اور عمری نے کہا یہ کثیر ہیں۔عمری نسابہ نے آپ کے پانچ فرزندان کا ذِکر کیا اور مروزی نے کہا آپ کے آٹھ پسران تھے جن میں صحیح اولاد ایک کی جاری ہوئی۔ابنِ عنبہ نے چار پسران کا ذِکر کیا اور رازی نے چھے کا ذِکر کیا ان میں(۱)۔علی رئیس مدینہ مروزی نے ان کا لقب عقیقی تحریر کیا ہے،(۲)۔ابراہیم دمشق میں،(۳)۔جعفر،(۴)۔حسین،(۵)۔حسن،(۶)۔احمد رئیس مصر میں۔

---

۱۔المعقبون من اولاد امیر المومنین،ص ۳۶۶ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ،ص ۶۹ ۳۔جمہرۃ انساب العرب،ص ۵۴ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۱۰

بطن اوّل حسن بن محمد عقیقی :۔ بقول ابی الفرج اصفہانی آپ حسن بن زید داعی الکبیر کے خالہ زاد تھے، اُس نے آپ کو ساریہ میں اپنا جانشین بنایا جب حسن بن محمد عقیقی کو یہ خبر ملی کہ حسن بن زید۔ داعی الکبیر خجستانی کے ساتھ ہونے والی لڑائی میں قتل ہوگیا تو حسن بن محمد عقیقی نے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی لیکن اس کے بعد حسن بن زید ہتھکڑی پہنے ہوئے واپس آ گیا تو حسن بن محمد عقیقی کا معاملہ بگڑ گیا تو وہ جرجان جا کر خجستانی سے مِل گیا۔ یہ دیکھ کر داعی الکبیر نے جرجان پر لشکرکشی کی تو حسن بن محمد عقیقی کو شکست ہوئی لیکن وہ زندہ بچ کر جرجان جانے میں کامیاب ہوا اس کے بعد داعی الکبیر نے اپنے بھائی محمد بن زید کو امان نامہ دے کر جرجان بھیجا تو اس امان نامے کی اُمید پر حسن بن محمد عقیقی داعی الکبیر کے پاس آ گئے۔ داعی الکبیر نے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کی گردن اُڑا دی آپ کو یہودیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد باقی نہ رہی۔[۱]

بطن ثانی ابراہیم بن محمد عقیقی :۔نسابین نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسین کا ذِکر کیا بقول شیخ شرف عبیدلی جو مصر میں تھا اور ان کا ایک فرزند احمد تھا اور بقول ابنِ عنبہ ان کا فرزند(۱)۔حسین الموسوس تھا جس کی اعقاب مصر میں کثیر تھی اور بنی موسوس سے معروف تھی، جب کہ عمری نسابہ نے کہا کہ احمد بن حسین بن ابراہیم کا ایک فرزند،(۲)۔ابراہیم تھا جس کا ایک فرزند مسلم عقیقی مصری تھا جس کی بقیہ بغداد میں ہے۔اور رازی نے یہ کہا کہ ایسا کہا جاتا ہے کہ ابراہیم بن محمد عقیقی انقرض ہوا۔ واللہ اعلم۔

بطن ثالث حسین بن محمد عقیقی :۔رازی نے کہا ان کی عقب قلیل ہے اور بقول عمری آپ کا ایک فرزند احمد تھا جو کہ علم الانساب کا عالم تھا اور فاضل تھا۔ آپ کو محمد بن ابراہیم بن علی بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی بن ابی طالب نے قید کیا اور پھر رہا کیا اور آپ سترہ سال قید رہے آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسین تھے، جس پر نسابین نے بقول عمری اعتراض کیا اس کی وجہ اُن کے والد کی لمبے عرصے تک قید تھی لیکن بقول عمری اُن کی ولادت درست تھی۔

بطن رابع :۔جعفر بن محمد عقیقی :۔ ابنِ عنبہ ،عمری اور ابنِ طقطقی نے آپ کی اعقاب میں ایک فرزند احمد الزاہد کا ذِکر کیا ہے۔ بقول عمری اس گھر کو بیت الزاہد کہا جاتا ہے اور رازی کے بقول ان کی اولاد طبرستان اور بغداد میں ہے۔ احمد الزاہد بن جعفر کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی۔عمری نے آپ کے دو پسران کا ذِکر کیا(۱)۔ابوالقاسم حسین ،(۲)۔عبداللہ۔

اوّل ابوالقاسم حسین بن علی بن احمد الزاہد:۔آپ کی اولاد سے محمد الاکرم بن عبدالعزیز بن فضل اللہ بن ابوالغنائم حسن بن ابی حسین علی نسابہ بن ابوالقاسم حسین المذکور تھے اور آپ کی اولاد سے بقول صاحب اصیلی عزیزالدین حسین بزاز ساکن مقابرالقریش بن محمد بن حسن بن ابی الغنائم محمد بن محمد الاکرم المذکور تھے۔

دوئم عبداللہ بن علی بن احمد الزاہد:۔بقول عمری آپ کی اولاد سے ابی جعفر عبداللہ بن زید بن عبداللہ المذکور تھے۔

بطن خامس علی رئیس بن محمد عقیقی :۔آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔

(۱)۔عبداللہ مانکدیم آپ کی والدہ آمنہ بنت عبیداللہ بن عبداللہ بن حسین الاصغر تھی۔

(۲)۔یحییٰ قاضی جرجان آپ کی اعقاب طبرستان میں اور جرجان میں،(۳)۔القاسم امیرِ فارس طبرستان میں

(۴)۔طاہر ازرق مصر میں اور اعقاب جرجان اور بغداد میں ان پر کلام کیا گیا،(۵)۔احمد خود اور اولاد مصر میں۔

اوّل عبداللہ بن علی رئیس:۔کی اکثر اولاد کی اعقاب تھی اِن کے پانچ پسران تھے۔

(۱)۔ابوجعفر احمد المعروف مانکدیم آپ داعی صغیر حسن بن قاسم حسنی کے حاجب تھے اور آپ کی اعقاب کثیر تھی۔

(۲)۔ابوعلی حسین آپ کی اعقاب قلیل تھی۔(۳)۔ابوطالب زید، آپ کی عقب طبرستان میں۔

---

۱۔روضہ الطالب فی اخبار آل ابی طالب،ص ۴۱۷

(۴)۔ابوالفضل عباس آپ کی اعقاب میں طبرستان کے رؤساتھے۔(۵)۔علی رئیس الاشل قاضی طبرستان

پہلی شاخ میں ابوجعفراحمدحاجب بن عبداللہ مانکدیم:۔بقول مروزی آپ کے پانچ پسران تھے جن میں سے تین کی اولاد اکثریت میں تھی (۱)۔ابوحسین زیدنقیب طبرستان جن کی ذیل طویل تھی،(۲)۔ابی محمدحسن،(۳)۔ابی حسن علی۔

دوسری شاخ میں عباس بن عبداللہ مانکدیم:۔(۱)۔حسین ان کی اولاد قلیل تھی،(۲)۔ابی حسن علی زاہد عالم،(۳)۔محمدسیاہ ریش یہ بیان شریف مروزی کا ہے، جب کہ ابنِ عنبہ نے،(۴)۔احمد کا ذِکربھی کیا ہے۔

ان میں پہلا خاندان ابی حسن علی زاہد عالم بن عباس:۔کے اعقاب میں بقول شریف مروزیؔ تین پسران تھے(۱)۔عباس ثانی آپ کی اولاد سے ابی عباس رئیس بھج بن حسین بن عباس ثانی المذکور تھے،(۲)۔حسین آپ کا فرزند احمد رئیس بترعہ تھا،(۳)۔عبداللہ عقب بترعہ میں۔

تیسری شاخ میں ابوحسن علی اشل بن عبداللہ مانکدیم:۔کے بقول سیّد رجائی چارفرزند تھے،(۱)۔ابوحسن احمدعقب،(۲)۔عبداللہ عقب، (۳)۔ابوطالب حسن عقب،(۴)۔حمزہ آپ کی اولادتھی۔

دوئم یحییٰ قاضی جرجان بن علی رئیس بن محمدعقیقی:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند امیرابوعلی محمدشالوش تھا جس کی اولادتھی۔

سوئم طاہرازرق بن علی رئیس بن محمدعقیقی:۔بقول فخرالدینؔ رازی آپ کی اولاد پرکلام کیا گیا۔آپ کےعقب میں تین پسران تھے،(۱)۔حسن صوفی بغداد میں اولاد مصر میں،(۲)۔علی ازرق نحاس آپ کی اولاد کو آل ازرق کہا گیا،(۳)۔محمدنحاس۔

پہلی شاخ میں حسن صوفی بن طاہرازرق:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین بلورسوادکوفہ،(۲)۔طاہر۔

حسین بلوربن حسن صوفی:۔کی اولاد میں ابی برکات حسن مصری تھے جن کے چارفرزند تھے(۱)۔حسین اولاد دینور میں،(۲)۔علی،(۳)۔حسن،(۴)۔طاہر

چہارم احمد بن علی رئیس بن محمدعقیقی:۔آپ کےعقب میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی عقیقی،(۲)۔ابومحمدحسن اشل عقب،(۳)۔حسین عقب مصر میں۔ان میں ابوحسن علی عقیقی کی اولاد کثیرتھی۔

پنجم قاسم امیرفارس بن علی رئیس بن محمدعقیقی کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی عقب طبرستان میں،(۲)۔محمدعقب۔

## ۱۷۴۔نسل اسماعیل منقذی بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغربن امام زین العابدینؑ

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ مکی تھے آپ کی والدہ اُم الولدتھیں آپ کو منقذی کہا جاتا تھا بقول عمری میں نے اپنے اُستادشیخ شرف عبیدلی نسابہ سے اس نام کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ اسماعیل نے دارالمنقذ مدینہ میں رہائش رکھی اس لیے اُن کو یہ نسبت ملی اور میں نے یہ حکایت ابنِ دینار نسابہ کی تحریر میں پائی۔[۱]

بقول سیّدابوطالب آپ کے بارہ فرزند تھے جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی(۱)۔علی رئیس مکہ،(۲)۔محمدصاحب خلیص،(۳)۔ابراہیم اوران تینوں کی والدہ صفیہ بنت القاسم بن عبداللہ بن حسین الاصغرتھیں۔ابنِ عنبہ نے بھی ان تینوں کو ہی بیان کیا جب کہ عمری نے ابراہیم کی جگہ(۴)۔قاسم کا ذِکرکیا اوررازیؔ نے (۵)۔ابوعبداللہ،عبداللہ اور(۶)۔زید کا ذِکربھی کیا اورکہا کہ ان کی اعقاب طبرستان میں ہے،مگرتواتر سے اوّل تین حضرات کی اولاد کا ذِکرملتا ہے۔

بیت اوّل علی رئیس مکہ بن اسماعیل منقذی:۔سب نسابین کے اِتفاق کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفرمحمدنقیب مکہ سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں بقول مروزیؔ اور رازیؔ پانچ پسران تھے(۱)۔ابوحسن علی رئیس مکہ آپ کی عقب کثیرتھی،جن میں روساء،نقباء اور صاحبِ قضات تھے، (۲)۔ابوعلی یحییٰ نقیب مکہ عقب کثیر،(۳)۔ابوابراہیم اسماعیل عقب مصر میں،(۴)۔احمدعقب نصیبین دمشق اورشام میں،(۵)۔ابومحمدعبداللہ عقب مصر میں۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۱۱

بطن اوّل علی رئیس بن ابوجعفر محمد نقیب بن علی رئیس مکہ:۔ صاحب عمدة الطالب نے آپ کے ایک فرزند(۱)۔احمد کا ذِکر کیا جب کہ صاحب مجدی نے،(۲)۔حسن کا ذِکر بھی کیا اور مروزی نے میمون النقیب بھی تحریر کیا۔

اوّل حسن بن علی رئیس بن ابوجعفر محمد نقیب:۔رجائی نے آپ کی کنیت ابوالقاسم اور لقب خلیصی تحریر کیا ہے۔ آپ کی اولاد سے بقول ابوحسن عمری نسابہ مطہّر بن احمد بن حسن المذکور المعروف بابن بنت قلندرالہاشمی تھے اور یہ مطہّر صحیح النسب تھے جو کہ جرائد میں ثابت ہوتے تھے اور یہ مطہّر بن علی بن حسین بن احمد بن محمد بن علی بن اسماعیل کے علاوہ ہیں۔اس مطہّرالمعروف بابن بنت قلندر کی بقیہ علویہ عمریہ سے شام میں ہے۔

دوئم احمد بن علی رئیس بن ابوجعفر محمد نقیب:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند(۱)۔میمون نقیب مکہ تھا اور مروزی نے اس میمون کو براہِ راست علی رئیس کا فرزند تحریر کیا ہے، جب کہ عمری نے (۲)۔حسن تحریر کیا۔

پہلی شاخ میں میمون النقیب مکہ بن احمد بن علی رئیس:۔کا ایک فرزند احمد تھا اور اس کا فرزند میمون تھا جس کی اعقاب بقول ابنِ عنبہ واسط میں بنو میمون کہلائی ان کی اولاد سے الفقیہ الصالح ابی الفضل محمد بن ابی طالب یحییٰ بن ہبت اللہ بن میمون المذکور تھے اور اس ابی الفضل محمد کی اولاد میں تین فرزند تھے،(۱)۔ابوحارث محمد نسابہ المشجر حاذق،(۲)۔حسین جس کا ایک بیٹا علی تھا،(۳)۔علی الفقیہ ،اس علی الفقیہ بن ابی الفضل محمد کی اولاد میں(۱)۔حسین جس کا فرزند عبداللہ،(۲)۔مہدی جس کا فرزند احمد، (۳)۔حسین ثانی جس کی اعقاب محمد بن نورالدین عبداللہ نسابہ بن حسین ثانی المذکور تھے اور یہ محمد بن نورالدین واسط کے نسابہ تھے، بقول ابنِ طقطقی نسابہ یہ اپنے زمانے کے نسابہ تھے۔ میں نے ان کو دیکھا زاہد اور عابد تھے۔[۱]

دوسری شاخ میں حسن بن احمد بن علی رئیس:۔کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسین محمد تھا جو مکہ سے بصرہ منتقل ہوا، اور وہیں پر فوت ہوگیا آپ کو عمری نسابہ نے شریف السیّد نقیب الفاضل ابوحسن محمد تحریر کیا ہے۔ آپ ولی نقابہ بصرة تھے بقول عمری میں نے ان کو دیکھا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ امام زین العابدین کی شبیہ تھے، آپ کے فرزند الشریف النقیب علی ابوالمعالی ایک فاضل اور ادیب تھے۔[۲]

بطن ثانی یحییٰ نقیب مکہ بن ابوجعفر محمد نقیب مکہ:۔ بقول مروزی نسابہ آپ کی اولاد مکہ میں ہے، مگر بعد کے نسابین نے ان کی اولاد کا ذِکر نہیں کیا۔ رجائی نے آپ کے چار پسران لکھے ہیں(۱)۔قاسم، (۲)۔عیسیٰ، (۳)۔طاہر، (۴)۔حسین۔

بطن ثالث اسماعیل بن ابوجعفر محمد نقیب مکہ:۔بقول مروزی آپ کی اعقاب مصر میں ہے۔

بطن رابع عبداللہ بن ابوجعفر محمد نقیب:۔بقول مروزی آپ کی اعقاب مصر اور دمشق میں ہے۔

بطن خامس احمد بن ابوجعفر محمد نقیب:۔بقول مروزی آپ کی عقب دمشق حلب، طرابلس اور یمن میں ہے لیکن بعد کے نسابین نے ان کی اولاد کا کچھ خاص ذِکر نہیں کیا۔

بیت ثانی محمد صاحب خلیص بن اسماعیل منقذی:۔ابوطالب مروزی کے بقول آپ کی اولاد دو فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔محمد ان دونو کی والدہ حسینیہ علویہ تھیں اور ان کی اعقاب کدراء یمن میں تھی۔

بطن اوّل علی بن محمد صاحب خلیص:۔بقول مروزی آپ کا ایک فرزند حسن تھا جس کی عقب مکہ، شام، طرابلس، دمشق میں منتقل ہوئی اور ان کی تعداد قلیل تھی اور اس حسن بن علی کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابوالبرکات احمد بن حسن بن احمد بن حسن المذکور تھے آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی احول، (۲)۔حسن۔

اوّل حسن بن ابوبرکات احمد کی اولاد سے ایک فرزند ابوطالب محمد تھا جو دمشق کے نقباء آل عدنان کی جد تھا۔

دوئم علی احول بن ابی برکات احمد کی اولاد سے ایک فرزند مناقب تھا جس کی اولاد کو دمشق میں ''آل البکری'' کہا جاتا تھا۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۵ — ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۱۱

بیت ثالث ابراہیم بن اسماعیل منقذی:۔فخر الدین رازی کے بقول آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی،(۲)۔احمد جو ورامین رستاق رے میں تھی اوران کی جمیع اعقاب رے میں ہی تھی۔

بطن اوّل علی بن ابراہیم:۔رازؔی اور مروزؔی نے آپ کے دو فرزند لکھے ہیں(۱)۔زید، جس کی عقب طبرستان میں کثیر تھی، (۲)۔ابراہیم جس کی عقب قلیل تھی اور ابنِ عنبہ نے ان کا ایک فرزند عبداللہ تحریر کیا اور کہا کہ اس کی اولاد میں علی کیا کی تھا اور کہا اس کے علاوہ بھی ان کا نسب ہے لیکن جو میں نے ذِکر کیا اس پر اعتماد کیا۔ان کا ذِکر دوبارہ آئے گا۔

بطن ثانی احمد بن ابراہیم:۔بقول رازی آپ کا صرف ایک فرزند عبداللہ تھا جس کا ذِکر ابنِ عنبہ نے اُوپر علی بن ابراہیم کے فرزند کے طور پر کیا ہے اوراس عبداللہ بن احمد بن ابراہیم المذکور کا ایک فرزند علی کیا کی طبری ورامین تھا، جن کی اعقاب میں تین فرزند تھے(۱)۔عبداللہ الناصر، جن کی عقب کثیر تھی، (۲)۔ابوطالب عقب قلیل تھی، (۳)۔ابوزید جن کی اولاد میں وارمین کے رؤسا تھے۔مروزی نے ان کا نام بازید لکھا ہے۔

اوّل عبدللہ ناصر بن علی کیا کی طبری:۔کی اولاد سے بقول ابوطالب سیّد مروزی نوح بن مانکدیم حسین بن عبداللہ الناصر المذکور تھے بقول مروزی میں نے ان کی اعقاب سے ایک جماعت کو ُرے' میں دیکھا ہے۔

دوئم ابوزید بن علی کیا کی طبری:۔آپ کا نام ابنِ عنبہ نے علی تحریر کیا ہے اور کنیت ابوزید تحریر کی ہے۔آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ جمال الدین محمد بن حسن بن ابی زید بن علی ابی زید المذکور تھے آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔القاسم۔

پہلی شاخ میں حسن بن جمال الدین محمد:۔کی اولاد سے فرمانروائے ُرے' سیّد فخر الدین حسن بن علاء الدین مرتضٰی بن حسن المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں القاسم بن جمال الدین محمد:۔کی ایک دُختر سیّدہ زہرہ بنت القاسم تھیں، جن کی شادی سمنان کے حاکم خاندان میں ہوئی اوران کے دو فرزند پیدا ہوئے۔

جلال الدین اور شرف الدین یہ شیخ العارف علاء الدولہ سمنانی کے والد تھے۔[۱]

اوراس شرف الدین بن سیّدہ زہرہ کی دُختر فاطمہ بنتِ شرف الدین میر سیّد علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان کی والدہ تھیں اور علاء الدولہ سمنانی شاہ ہمدان کے حقیقی ماموں تھے۔

## ۱۷۵۔نسل احمد منقذی بن جعفر صحصح بن عبداللہ عقیقی

بقول رازی آپ کی اعقاب میں دو پسران تھے(۱)۔حسن عقیقی، (۲)۔ابوجعفر عبداللہ صاحب خلیص اور ابنِ عنبہ نے(۳)۔حسین، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔علی کا ذِکر بھی کیا مگر ان کی اولاد کو بیان نہیں کیا اور عمری نسابہ نے، (۶)۔جعفر کا ذِکر بھی کیا۔

بیت اوّل جعفر بن احمد منقذی:۔کی اولاد سے بقول عمرؔی نسابہ علوی حسین صاحب خلیص بن علی بن جعفر المذکور تھے اوران کی اولاد مکہ میں تھی۔

بیت ثانی ابوجعفر عبداللہ صاحب خلیص بن احمد منقذی:۔کی اولاد سے بقول سیّد رجائی نسابہ عزیز الدین علی بن فخر الدین بن عزیز الدین بن تاج الدین بن حسین شمس الدین بن محمد شاہ بن احمد بن حسین بن حسن بن طاہر بن علی بن محمد بن ابوجعفر عبداللہ المذکور تھے۔

بیت ثالث حسن عقیقی بن احمد منقذی:۔کی اولاد بقول سیّد ابوطالب مروزی دو پسران سے تھی(۱)۔محمد، (۲)۔ابراہیم سیاہ ناخن۔

بطن اوّل ابراہیم سیاہ ناخن بن حسن عقیقی کی اولاد سے بقول سیّد مروزی ابومحمد حسین رئیس بن القاسم بن ابراہیم سیاہ ناخن المذکور تھے۔

بطن ثانی محمد بن حسن عقیقی:۔کی اولاد سے شجرہ ابنِ ناصر کے مطابق ان کی ذیل طویل طبرستان میں ہے جن میں سے ہادی بن جعفر بن محمد المذکور

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۱۷

تھے اور اس ہادی کے پانچ فرزند تھے(۱)۔ابی القاسم ابراہیم کیا کی،(۲)۔خلیفہ،(۳)۔حمزہ، (۴)۔یحییٰ، (۵)۔ابی حرب محمد اور ان سب کی طویل اذیال ساریہ میں تھیں بقول سیّد مروزی ان میں سے طبرستان کے بادشاہ الکیاابورضا ہیں، جن کے نسب کی تحقیق نہیں کی لیکن ظن ہی ہے کہ وہ حمزہ بن ہادی کی اولاد سے ہوں گے۔[۱]

## ۱۷۶۔نسل حسن الدکۃ بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابومحمد تھی بقول ابن عنبہ آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی سلیمان کی والدہ ایک ہی تھیں،لیکن عمری نے ان کی والدہ اُم الولد تحریر کی ہیں، جب کہ سیّد یحییٰ نسابہ نے بھی اُم الولد ہی تحریر کیا۔اس لیے یہاں ابن عنبہ کا قول کمزور ہے۔ابی نصر بخاری کہتے ہیں آپ نے مکہ میں قیام کیا جب کہ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ مدنی محدث تھے اور آپ نے ارضِ روم میں وفات پائی۔آپ کی چار اولادیں تھیں(۱)۔فاطمہ بنتِ اُمویہ آپ کی شادی اپنے چچازاد احمد بن محمد بن حسین الاصغر سے ہوئی اور ان کے بعد دوسری شادی جعفری یعنی اولاد جعفرطیار میں ہوئی،(۲)۔عبداللہ مغرب کی طرف گئے، (۳)۔حسین آپ نے ایامِ حج میں مکہ فتح کیا آپ کی اولاد تھی مگر انقرض ہوئی،(۴)۔محمد بقول عمری آپ نے محمد دیباج بن امام جعفرصادقؑ کے ہمراہ خروج کیا لیکن ابنِ عنبہ نے یہی خروج ان کے پوتے محمد سے منسوب کیا۔رازی، ابنِ عنبہ ،مروزی ان کے مطابق حسن الدکہ بن حسین الاصغر کی اولاد صرف اس فرزند محمد سے جاری ہوئی اور محمد بن حسن بن حسین الاصغر کی اولاد ایک فرزند عبداللہ سے جاری ہوئی جن کو ابنِ عنبہ نے عبیداللہ تحریر کیا ہے۔ان کو عبداللہ امیرالعراقین بھی کہا گیا۔اس عبداللہ بن محمد بن حسن الدکہ:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی،(۱)۔محمد سلیق،(۲)۔علی المرعش۔

بیت اوّل محمد سلیق بن عبداللہ بن محمد بن حسن الدکہ بن حسین الاصغر:۔ابنِ عنبہ کے بقول آپ کے چار پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ جعفر، (۲)۔علی احول،(۳)۔حسین، (۴)۔احمد منتوف اور حسین کی جگہ رازی نے (۵)۔حسن لکھا ہے اور احمد اور علی کا ذِکر نہیں کیا۔

بطن اوّل ابوعبداللہ جعفر بن محمد سلیق:۔بقول رازی آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔حسن حسکا قاضی واسط، (۲)۔ابوالقاسم محمد آپ کی عقب اصفہان میں اور بقول ابنِ عنبہ حسنی نسابہ تیسرا فرزند،(۳)۔ابوجعفر احمد۔

اوّل حسن حسکا بن ابوعبداللہ جعفر:۔آپ کی اعقاب میں چار پسران تھے(۱)۔ابوطالب عبداللہ، (۲)۔ابوابراہیم اسماعیل احول شعرانی قاضی واسط، (۳)۔علی مانکدیم واعظ، (۴)۔جعفر پہلی شاخ ابوطالب عبداللہ بن حسن حسکا:۔آپ کے بھی چار پسران تھے(۱)۔ابوالفضل عقیل آپ کی عقب کثیر ہے، (۲)۔ابوجعفر احمد ادیب شاعر، (۳)۔ابواحمد عبیداللہ امیری، (۴)۔ابومحمد حسن رُے میں ان میں ابوالفضل عقیل بن ابوطالب عبداللہ:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ناصرالدین عبدالمطلب بن مرتضیٰ بن حسین بن پادشاہ بن حسین بن پادشاہ بن عبیداللہ بن ابوالفضل عقیل المذکور تھے اور عقیل کے دوسرے فرزند احمد کی اولاد سے ابوالقاسم علی بن حسن بن مہدی بن احمد بن ابوالفضل عقیل المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں اسماعیل بن حسن حسکا:۔کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔زید،(۲)۔عبداللہ ابوطالب، (۳)۔حمزہ، (۴)۔محمد القاضی نقیب واسط آپ کی اولاد کو بنوالقاضی کہا گیا۔

تیسری شاخ علی مانکدیم واعظ بن حسن حسکا:۔آپ کی اولاد میں ابوحسن رضا الکوسج ثائر بن حسین بن علی مانکدیم واعظ المذکور تھے اور آپ کی اعقاب تھی۔

چوتھی شاخ جعفر بن حسن حسکا:۔کی اولاد ایک فرزند ابوزید القاسم سے جاری ہوئی، جن کی اعقاب رُے جرجان اور جیرنج مرو میں کثیر ہے۔

دوئم ابوجعفر احمد بن ابوعبداللہ جعفر بن محمد سلیق:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم محمد اصفہان میں تھا۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص۷۳-۷۲

بطن ثانی حسن بن محمد السلیق:۔ رازی نے آپ کا لقب احول لکھا ہے اور کہا آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔علی جس کی اعقاب مصر میں تھی، (۲)۔ابواحمد عبداللہ جس کی عقب بھی مصر میں ہے۔

اوّل ابواحمد عبداللہ بن حسن:۔ کی اولاد سے ابی عبداللہ محمد بن محسن بن حسن بن ابواحمد عبداللہ المذ کور تھے بقول ابوحسن عمری نسابہ میں نے آپ کو بغداد میں دیکھا آپ نے نسب جمع کیا۔

بطن ثالث حسین بن محمد سلیق:۔ابنِ عنبہ کے بقول ابنِ طباطبا نے محمد سلیق کے معقبین میں حسین کا ذِکر نہیں کیا اور تہذیب الانساب میں رقم ہے ہرات اور بلخ میں کچھ لوگ حسین بن محمد سلیق کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے دعوے میں جھوٹے۔[۱]

آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابی القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی یعلٰی مطہّر بن حمزہ بن زید بن حسن کلابادی بن حسین المذ کور تھے۔

بطن رابع علی احول بن محمد سلیق:۔ابنِ عنبہ نے ان کا ذِکر اعقاب میں تو کیا لیکن ان کی اولاد تحریر نہ کی تہذیب الانساب میں رقم ہے کہ ان کے حال پر سوال کرنا چاہیے۔اس کے علاوہ ابوطالب مروزی نسابہ نے حمزہ بن محمد سلیق کا ذِکر کرتے ہوئے ان کے نام کے ساتھ درج تحریر کیا اور ان سے منسوب ایک نسب بھی تحریر کیا کہ ان تک ایک نسب منتہیٰ ہوتا ہے جو سیّد امام دبوسی (جو اہلِ نظر میں سے تھے)ابوالقاسم علی بن ابی یعلٰی بن زید بن حمزہ بن زید بن حمزہ المذکور تھے اور ان سے دو فرزند تھے۔ایک بغداد میں اور دوسرا نیشاپور میں اور دونوں کے نام محمد تھے۔[۲]

لیکن محمد سلیق بن بن عبداللہ بن محمد بن حسن دکتہ کی اولاد میں کسی نسابہ نے بھی حمزہ نامی فرزند کا ذِکر نہیں کیا۔ یہ ذکر صرف سیّد مروزی نسابہ نے کیا ہے مگر تحریر میں حمزہ کے نام کے ساتھ درج بھی لکھا ہے۔

بطن خامس احمد منتوف بن محمد سلیق:۔ آپ کی اولاد میں تہذیب الانساب کے مطابق دو فرزند(۱)۔محمد،(۲)۔جعفر فی صح تھے۔

## ۱۷۷۔نسل علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن ابومحمد حسن الدکتہ بن حسین الاصغر

عمری نے آپ کے دو فرزند تحریر کیے(۱)۔ابوالقاسم حمزہ،(۲)۔ابوعبداللہ حسین مامطیری اور ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند(۳)۔ابومحمد حسن، بھی لکھا جب کہ رازیؔ اور مروزیؔ نے،(۴)۔ابوالقاسم احمد قاضی طبرستان اور،(۵)۔ابوحسین ابراہیم مکابازی تحریر کیے۔

اس کے علاوہ تہذیب الانساب میں ابی القاسم جعفر،ابی علی محمد مقتول جرجان اور محمد کا ذِکر بھی ہے، جسے ابواسماعیل احمد بھی کہا گیا جب کہ تہذیب الانساب کے خطی نسخے میں ابواسماعیل احمد کو ابواسماعیل محمد لکھا ہے اور ابی علی محمد مقتول جرجان کا ذِکر نہیں ہے یہ ذکر تہذیب الانساب کے اُس نسخے میں ہے جس میں ابنِ طباطبا کی طرف سے اضافے ہیں۔

بیت اوّل ابوعبداللہ حسین مامطیری بن علی المرعش:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسین احمد نقیب شیراز،(۲)۔علی جب کہ شجرۃ المبارکہ میں احمد کو نقیب طبرستان لکھا ہے۔اس کے علاوہ دو مزید فرزند،(۳)۔زید،(۴)۔ابومحمد حسن قاضی الصوفی بھی لکھے ہیں۔

بطن اوّل ابوحسین احمد نقیب بن ابوعبداللہ حسین مامطیری:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابی الفضل عباس،(۲)۔ابی جعفر محمد۔

اوّل ابوالفضل عباس بن ابوحسین احمد نقیب:۔ آپ کی اعقاب 'رے' جرجان اور سمرقند میں تھی۔

بطن ثانی علی بن ابوعبداللہ حسین مامطیری:۔ رازیؔ کے بقول آپ کے دو پسران تھے(۱)۔حمزہ المتمتع ابوالقاسم جس کی اعقاب شیراز میں ہے، (۲)۔احمد اعقاب بغداد میں۔ان میں احمد بن علی کی اولاد سے حسن بن حمزہ بن حسن بن حمزہ بن عباس بن احمد المذ کور تھے اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بھی جاری ہوئی۔

---

۱۔تہذیب الانساب،ص ۲۴۹ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۷۵

بطن ثالث ابومحمد حسن قاضی صوفی بن ابوعبداللہ حسین مامطیری: ۔آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوالقاسم حمزہ جس کی اعقاب قزوین میں تھے، (۲)۔ابوحسن علی جس کی اعقاب مامطیر میں تھی۔

بطن رابع زید بن ابوعبداللہ حسین مامطیری: ۔آپ کی اولاد میں بقول فخرالدین رازی پانچ پسران تھے،(۱)۔ابوطالب محمد،(۲)۔حیدرۃ، (۳)۔علی، (۴)۔فضل،(۵)۔محمد عزیزی اوران سب کی اعقاب قزوین میں تھی۔[۱]

بیت ثانی ابوالقاسم حمزہ بن علی المرعش: ۔آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی محدث قاضی مامطیری،(۲)۔محمد،(۳)۔ابومحمد حسن محدث الفقیہ الشاعر نسابہ، اوربعض نے چہارم فرزند حسین لکھا ہے اور بقول رازی اس کی عقب بھی تھی۔

بطن اوّل ابومحمد حسن محدث الفقیہ بن ابوالقاسم حمزہ: ۔شریف عمری نسابہ کے بقول آپ فقیہ محدث اور صاحب کتاب المبسوط تھے آپ کثیر خوبیوں کے مالک تھے نجاشی کہتے ہیں کہ وہ فقہا میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔انھیں طبری بھی کہتے تھے اور وہ مرعشی مشہور تھے وہ بغداد آ گئے جہاں مشائخ نے ۳۵۶ ہجری میں ان سے سنا۔ آپ نے ۳۵۸ ہجری میں وفات پائی آپ کی تصانیف میں کتاب المبسوط فی عمل یوم ولیلہ، کتاب الاشفیہ فی معانی الغیبہ، کتاب المفتخر، کتاب الغیبہ، کتاب الجامع، کتاب المرشد، کتاب الدر، کتاب ثباشیر الشریعہ شامل ہیں۔[۲]

آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی اور بقول رازی ان کے دو فرزند تھے(۱)ابوعلی محمد،(۲)۔ابوالقاسم علی طنز کی ان کی اعقاب کثیر ہیں جن کو طنز کی کہا جاتا ہے۔

بطن ثانی محمد بن ابوالقاسم حمزہ: ۔آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔حسین، (۲)۔مہدی، (۳)۔ابوحسن علی ان کے اعقاب طبرستان میں تھے۔

بطن ثالث ابوحسن علی مامطیری بن ابوالقاسم حمزہ: ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی یعلیٰ حمزہ سے جاری ہوئی جس کے چار فرزند تھے،(۱)۔ابوہاشم عبدالعظیم آپ کی اعقاب طبرستان میں کثیر تھی، (۲)۔ابواحمد حسن، (۳)۔ابوعبداللہ حسین، (۴)۔ابوعلی محمد صوفی ان سب کی اعقاب طبرستان میں تھی۔

اوّل ابوہاشم عبدالعظیم بن ابی یعلیٰ حمزہ بن علی مامطیری: ۔ بقول سیّد مروزی آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔احمد عقب، (۲)۔علی ابنِ میمونہ، (۳)۔ابویعلی حسن اوران سب کی اعقاب تھی۔

ان میں احمد بن عبدالعظیم کی اولاد میں ایک فرزند محمد رئیس مامطیر میں تھے اور ان کے بقول مروزی تین اعقاب کی ذیل تھی جن میں (۱)۔احمد، (۲)۔عبدالعظیم تھے۔ان میں احمد بن محمد رئیس کی اولاد سے شرف الدین عبداللہ الفقیہ مامطیری جو بغداد میں مقیم تھے۔ بن محمد بن ابی احمد بن ابی القاسم بن حسن بن رضی بن احمد المذکور تھے۔

دوسرا خاندان ابی یعلی حسن بن عبدالعظیم: ۔آپ کی اولاد سے ابی احمد صاحب شمس الدین محمد بن ابی یعلیٰ حسن المذکور تھے آپ عجمی اور مازندرانی تھے۔

دوئم ابوعلی محمد صوفی بن ابی یعلیٰ حمزہ بن علی مامطیری: ۔کی اولاد سے محمود نجم الدین بن احمد بن حسین کمال الدین (تاج الدین) بن ابی مفاخر محمد بن ابی حسن علی بن ابی علی احمد بن ابی طالب بن اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حسین یحیٰ بن ابی عبداللہ حسین بن ابوعلی محمد الصوفی المذکور تھے اور اس سیّد نجم الدین محمود بن احمد کی اولاد سے السیّد محمد شاہ بن مبارز الدین ماندہ بن حسین جمال الدین بن محمود نجم الدین المذکور تھے۔

یہ سیّد محمد شاہ عالم فاضل تھے آپ کا شمار نویں صدیء ہجری کے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کی وفات شوستر شہر میں ہوئی جہاں آپ کا مزار ہے جس کی لوگ زیارت کرتے ہیں آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد علی زین الدین، (۲)۔سیّد میر مندہ، (۳)۔سیّد نوراللہ ضیاءالدین۔

پہلی شاخ سیّد علی زین الدین بن سیّد محمد شاہ: ۔آپ کا ایک فرزند سیّد اسداللہ المعروف ''شاہ میر'' تھے جو ''صدر العلماءٔ اور وزیر سلاطین الصفویہ

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۷۵ ۲۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب،ص ۴۰۸۔۴۰۷

تھے۔ آپ کی وفات ۹۶۳ ہجری میں تبریز میں ہوئی اور آپ کے جسدِ خاکی کو مشہد امام علی الرضاؑ میں لے جا کر دفنایا گیا۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد علی کبیر زین الدین، (۲)۔سیّد عبدالوہاب دونوں کی اولاد شوستر میں رہی۔ ان میں پہلا خاندان سیّد علی کبیر زین الدین بن اسداللہ شاہ میر:۔ آپ اجلہ علماء میں سے تھے آپ کو آپ کے والدِ محترم کی وفات کے بعد منصبِ صدارت ملی اور اس کے بعد امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کے مزار کی تولیت کا منصب بھی مِلا آپ کو بھی مشہد امام رضاؑ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔میر محمد باقر، (۲)۔میر حسین شرف الدین، (۳)۔میر سلطان حسن، (۴)۔میر صدرالدین محمد۔

ان میں سے پہلا گھر میر محمد باقر بن سیّد علی کبیر:۔ان کی اولاد کا ذِکر طویل ہے ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔میرزا جعفر، (۲)۔سیّد علی ثانی۔ ان میں سیّد علی ثانی بن میر محمد باقر:۔کی اولاد سے سیّد علی ثالث بن اسحاق بن محمد شاہ میر بن عبداللہ بن علی ثانی المذکور تھے اور آپ کی عقب میں چار فرزند تھے (۱)۔میرزا ولی اللہ، (۲)۔میرزا اسحاق، (۳)۔میرزا عبدالکریم خان حاکم شوستر، (۴)۔میرزا ابوالفتح خان شہید سنہ ۱۲۰۹ ہجری آپ کی اولاد کثیر تعداد میں ہے۔

ان میں دوسرا گھر، صدرالدین محمد بن سیّد علی کبیر:۔آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔میرزا محمد امین آپ کی صرف دُختران تھیں، (۲)۔میرزا یعقوب، (۳)۔میرزا سلیمان، آخرالذکر دونوں کی اولاد جاری ہوئی۔

دوسرا خاندان میر عبدالوہاب بن اسداللہ شاہ میر:۔کی اولاد سے دو فرزند تھے (۱)۔میر محمد رشیدالدین حاکم شوستر سنہ ۹۸۵، (۲)۔میرزا محمد۔

دوسری شاخ سیّد نوراللہ ضیاء الدین بن سیّد محمد شاہ بن مبارز الدین مانده بن حسین جمال الدین بن نجم الدین محمود کی اولاد سے قاضی سیّد نوراللہ شوستری شہید ثالث بن میر شریف بن سیّد نوراللہ ضیاء الدین المذکور تھے۔

قاضی نوراللہ شوستری ۹۵۶ ہجری میں شوستر میں تولد ہوئے اور ۹۷۹ کو مشہد الرضا زیارت کے لیے آئے اور دینی علوم حاصل کیے اس کے بارہ سال بعد ۹۹۳ ہجری کو ہند تشریف لے گئے جہاں آپ نے کثیر رسائل تدوین کیے۔ آپ کو ۱۰۱۹ ہجری میں شہید کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔سیّد محمد علی علاء الملک صاحبِ کتاب محفل فردوس، (۲)۔سیّد شریف ۹۹۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۰۲۰ء ہجری آگرہ میں وفات پائی، (۳)۔سیّد محمد یوسف، (۴)۔سیّد ابوالمعالی، (۵)۔سیّد علاء الدولہ۔

بطن رابع:۔ابوعبداللہ محمد بن ابوالقاسم حمزہ بن علی المرعش:۔آپ کی اولاد سے تین پسران تھے (۱)۔حسین، (۲)۔مہدی، (۳)۔ابوحسن علی ان کی اعقاب طبرستان میں ہے۔[۱] لیکن بعد کے نسابین نے ان کی اولاد کے بارے میں کچھ تحریر نہ کیا۔

بیت ثالث ابوالقاسم احمد قاضی بن علی المرعش:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد سے جاری ہوئی جن کے تین بیٹے تھے (۱)۔ابوعلی جعفر الرضا، (۲)۔حسین، (۳)۔اسماعیل الفقیہ اور ان کی اعقاب طبرستان میں بقول رازی کثیر تھی۔ان کی اولاد کی تفصیل بھی بعد کے نسابین نے تحریر نہیں کی۔

بیت رابع:۔ابوحسین ابراہیم مکابازی بن علی المرعش:۔رازیؔ نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔ابواسحاق ابراہیم کا ذِکر کیا ہے، جب کہ مروزی نے دوسرے فرزند، (۲)۔حسین کا ذِکر کیا ہے اور ابنِ عنبہ نے ابوحسین ابراہیم کا سرے سے ذِکر ہی نہیں کیا۔

بطن اوّل ابواسحاق ابراہیم بن ابوحسین ابراہیم مکابازی:۔بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔ابوطالب حسین، (۲)۔محمد، (۳)۔ابوحسین علی امیرکا اور ان کی اعقاب طبرستان میں تھیں۔[۲]

لیکن بعد کے کسی نسابہ نے ان کی مزید تفصیل نہیں لکھی ممکن ہے انقرض ہو گئے ہوں مگر یہ بات بھی حتمی نہیں ہے۔

---

۱۔الشجرہ المبارکہ،ص ۱۸۴ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۸۴

بطن ثانی حسین بن ابوحسین ابراہیم مکابازی:۔ بقول ابوطالب مروزی آپ کی اولاد طبرستان اور جرجان میں کثیر تھی جرجان میں آپ کی۔اولاد سے ابوحرب ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسین المذکور تھے اوران کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوحرب ناصر،(۲)۔حسن۔

اوّل ابوحرب ناصر بن ابوحرب ابراہیم کا ایک فرزند سیّدامام ابی جعفر ناصرالدین مہدی مکابازی تھا جوکہ علمائے اثناءعشری میں سے تھا اور ساریہ میں مقیم تھا اس کی عقب نہ ہوئی، جب کہ بقول مروزی ان کے بھائی کی اولاد تھی۔[۱]

دوئم حسن بن ابوحرب ابراہیم:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند مہدی تھا۔ بقول سیّد شہاب الدین مرعشی نجفی آپ اجلااصحاب میں سے تھے آپ کی تعریف علامہ طبرسی نے عالم اور عابد کہہ کرکی ہے۔[۲]

آپ کی اولاد سے سیّدعلی مرعشی رفسنجانی بن حسن بن علی بن محمد بن حسن بن عرب شاہ مرتضٰی بن ابی حسن عبداللہ القاسم بن احمد بن حسین بن مہدی المذکور تھا۔ آپ آمل سے کرمان ہجرت کرآئے اس کے بعد بہرام آبادنواح کرمان منتقل ہوئے۔

سیّدمرعشی کہتے ہیں آپ کرمان میں تھے جب کہ آپ اولاد رفسنجان میں علی آباداور کشکو میں تھی۔ آپ کی اولاد میں سے سیّدعلی بن سیّدحسن بن سیّد علی مرعشی رفسنجانی المذکور تھے اوران کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّدمحمد باقر، (۲)۔سیّدابراہیم اوران دونوں حضرات کی اولادکثیر تعداد میں آج ایران میں موجود ہے جن کا ذِکرسیّدمہدی رجائی نے اپنی کتاب المعقبون میں تفصیل سے سے کیا ہے۔۔

## ۱۷۸۔نسل ابومحمد حسن بن علی المرعش بن عبداللہ بن محمد بن حسن الدکہ

بقول سیّدابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد رے اورقزوین میں ہے۔ آپ کی اولاد میں بعض کا آپ کے بھائی حسین کی اولاد سے اِشتباہ ہوا خاص کر مامطیر،شیراز،دمشق،صیدا،بغداد،بصرۃ اور خوارزم کی بستیوں میں ابن عنبہ نے آپ کی اولاد میں دو پسران لکھے ہیں(۱)۔حمزہ، (۲)۔ابوطالب زید اور بقول رازی ان کی اعقاب قزوین میں کثرت سے ہے۔ رازی نے تیسرا فرزند، (۳)۔محمد بھی تحریر کیا جس کی اعقاب قزوین میں قلیل ہے جب کہ صاحب اصیلی فی انساب الطالبین نے دوفرزندتحریر کیے جن میں زید کے علاوہ دوسرا، (۴)۔علی ہیں اس طرح حسن بن علی مرعش کی اولاد میں چارفرزند بنتے ہیں۔اس کے علاوہ مشجرالوافی اور المعقبون دونوں میں ایک اور فرزند ابوعبداللہ حسین بھی تحریر ہے اوراس کی کثیراولادبھی تحریر کی گئی، میں نے چونکہ اس کا ذِکر قدیم عربی مصادر میں نہ پایا اس لیے اس کی اولادتحریرکرنے سے اِجتناب کیا۔

بیت اوّل حمزہ بن ابومحمد حسن:۔ آپ کا ایک فرزند ابومحمد حسن الفقیہ تھا اوراس کا ایک فرزند ابی یعلیٰ حمزہ اصغر تھا بقول ابن عنبہ اس کی ذیل طویل ہے۔

بیت ثانی ابوطالب زید بن ابومحمد حسن:۔ بقول سیّدابن طقطقی آپ کی اولاد ایک فرزندابی طالب عزیزی سے جاری ہوئی جن کی اولاد سے سادات مرعشیہ قزوین ہیں۔ان میں سے سیّدصفی الدین المعروف میر بزرگ بن زین العابدین بن شکراللہ بن عبدالقادر (منصور) بن منصور بن مغفور بن معین بن محمد بن مرتضٰی بن امیرابوالقاسم بن مظفّر بن امیر بن ابوحرب بن معین الدین بن محمد بن قاسم بن حسین (مسعود) بن عادی شاہ بن زید بن ابومحمد دارا بن محمد بن مرتضٰی ابن ابی القاسم احمد بن عبداللہ بن عبدالملک بن محمد بن قاسم بن ابوطالب سراہنگ بن ابی ہیجا حسین بن ابوطالب عزیزی المذکور تھے۔

بیت ثالث علی بن ابومحمد حسن:۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی۔ ابن طقطقی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔احمد لکھا ہے جب کہ دوسرا فرزند، (۲)۔ابوہاشم نسابہ تھا۔

بطن اوّل احمد بن ابوحسن علی بن ابومحمد حسن کی اولاد سے بقول ابن طقطقی نسابہ ابوحسن علی شمس الدین بن محمد بن احمد بن القاسم بن عباس بن احمد المذکور تھے۔ یہ ابوحسن علی سیّدکبیر عالم فاضل جم الفضائل اور کثیر محاسن تھے جوکہ ابن طقطقی کے وقت تک بغداد میں تھے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۷۵ ۔۔۔ ۲۔مقدمہ احقاق الحق،ص ۱۳۹

بطن ثانی ابو ہاشم نسابہ بن ابوحسن علی بن ابی محمد حسن:۔ آپ کی اولاد سے حاکم مازندران سیّد قوام الدین صادق میر بزرگ بن کمال الدین صادق بن ابی صادق عبداللہ بن ابی عبداللہ محمد بن ابی ہاشم نسابہ المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں سلاطین قوامیہ مرعشیہ مازندران تھے۔ آپ ایک مُدّت تک خراسان میں سلوک میں مشغول رہے اور پھر اپنے وطن لوٹ آئے اور مازندران کا تخت سنبھالا اور ۷۸۱ہجری کو وفات پائی اور آپ کو آمل میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار مرجع الخلائق ہے۔ سلطان صفویہ کے عہد میں آپ کی بارگاہ پورے اہتمام سے بنائی گئی۔

آپ کی اولاد سے امیر محمد خان وزیر بن عبداللہ بن امیر عبدالکریم ثانی سلطان مازندران بن امیر عبداللہ خان سلطان بن عبدالکریم اوّل بن امیر محمد خان سلطان بن امیر مرتضٰی خان سلطان بن امیر علی خان سلطان بن امیر قوام الدین صادق میر بزرگ المذکور تھے۔

امیر محمد خان وزیر بن عبداللہ بن عبدالکریم:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالمجد نقی زاہد شہید نسابہ جس کی کتاب المبسوط تھی اور مشجر فی انساب بھی تھی اور آپ سیّد احمد کیا نسابہ گیلانی صاحب سراج الانساب کے اُستاد تھے،(۲)۔عبداللہ۔ اوّل ابوالمجد محمد نقی بن امیر محمد خان وزیر:۔ کی اولاد سے آیت اللہ العظمٰی عمدۃ النسابین بحر العلوم عالم فاضل، محقق، نسابہ، سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی بن سیّد محمود شمس الدین بن علی شرف الدین بن محمد الفلکی نجم الدین بن محمد ابراہیم بن شمس الدین نقیب سادات بن قوام الدین مجد المعالی بن نصیر الدین بن جمال الدین بن علاء الدین نسابہ بن محمد خان بن محمد نقی ابوالمجد المذکور تھے۔[۱]

آپ کے چار فرزندان ہیں(۱)۔سیّد محمود مرعشی جو آپ کے وصی بھی ہیں اور آپ کے اِدارے کے امین ہیں،(۲)۔سیّد محمد جواد،(۳)۔سیّد امیر حسین،(۴)۔سیّد محمد کاظم۔

دوئم عبداللہ بن امیر محمد خان وزیر بن عبداللہ:۔ آپ کی اولاد سے امیر محمد حسین شہرستانی بن امیر محمد علی کبیر بن محمد اسماعیل بن محمد باقر بن محمد تقی بن محمد جعفر بن عطااللہ بن محمد مہدی بن حسین تاج الدین بن علی نظام الدین بن عبداللہ المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد تقی،(۲)۔امیر محمد علی،(۳)۔سیّد میرزا محمد حسین۔

یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری ہے کہ عبدالکریم ثانی بن امیر عبداللہ خان بن عبدالکریم اوّل کے سیّد محمد وزیر رئیس جن کی اولاد کا اُوپر تذکرہ بیان ہوا، اِن کے علاوہ دو اور فرزند تھے(۱)۔شاہی،(۲)۔سلطان محمود۔ اس سلطان محمود کا ایک فرزند محمد تھا جس کا ایک فرزند امیر محمد باقر داماد تھا اور کہا جاتا ہے کہ مرجع الوقت آیت اللہ العظمٰی سیّد علی سیستانی انھیں سیّد محمد باقر الداماد کی اولاد سے ہیں۔ سیّد علی سیتانی بن سیّد محمد باقر بن علی بن سیّد محمد رضا اور آپ (سیّد محمد رضا) سیّد محمد باقر داماد کی اولاد سے تھے، تاہم درمیان کی کچھ پشتوں کا علم نہ ہوسکا اور نہ ہی ابھی تک کسی اور نے یہ تحریر کیا۔ واللہ اعلم۔[۲]

## ۱۷۹۔نسل علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ بن امام حسینؑ

بقول سیّد ابی حسین یحیٰی نسابہ آپ کی والدہ اُم خالد بنت حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں اور بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ خلیدہ بنت حمزہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام تھیں۔ عمری کہتے ہیں کہ آپ مدنی تھے آپ کی اولاد بڑی تعداد میں ہے بقول ابی نصر بخاری آپ بنی ہاشم کے جوانمردوں میں صاحب ِلسان تھے۔ شیخ طوسی نے آپ کو اصحاب امام جعفر الصادقؑ میں بیان فرمایا ہے۔

عمری نسابہ نے آپ کے چار پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔موسیٰ حمصہ،(۳)۔احمد حقینی،(۴)۔عیسیٰ غضارہ کوفی ابنِ عنبہ نے آخر الذکر تینوں کو صاحبِ اولاد تحریر کیا ہے، جب کہ مروزی نے اپنی کتاب میں(۵)۔محمد کا ذِکر کیا اور کہا ان کی اعقاب طبرستان میں قلیل تھی۔

رازی نے ان کو اہلِ فضل اور خیر کہا اور لکھا کہ ان کی عقب طبرستان میں قلیل تھی اور ان میں اختلاف بھی ہے جب کہ رازی نے چھٹا فرزند عبیداللہ لکھا جس کی عقب کوفہ میں قلیل تھی۔ ابوعبداللہ زبیری نسابہ نے اوّل چار پسران کا ذِکر کیا اور تین دُختران(۱)۔فاطمہ،(۲)۔کلثوم،(۳)۔علیہ کو بھی

۱۔حقائق الحق، ص۱۳۲۔۱۳۱، روضہ الطالب، ص۴۱۰، المعقبون من آل ابی طالب، جلد سوئم، ص۳۰۰

۲۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص۲۵۰

بیان کیا اور کہا ان سب کی والدہ زینب بنت عون بن عبیداللہ بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل تھیں۔[ا]

اوّل عبداللہ بن علی:۔بقول عمری آپ کا ایک فرزند جعفر تھا، جس کی اولاد پر قوی طعن ہے اور وہ بلخ میں ہیں۔[۲]

بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد یمن میں ہے اور بلخ میں ایک قوم ان سے منسوب ہے ان کا نسب درست نہیں ہے۔

دوئم محمد بن علی اور سوئم عبیداللہ بن علی بن حسین الاصغر دونوں کی اولادیں قلیل تھیں جو کہ ختم ہو گئیں آج علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سے تین نسلیں جاری ہیں(ا)۔بیت حقیبہ احمد حقینی کی اولاد،(۲)۔بیت غضارہ عیسیٰ کی اولاد،(۳)۔بیت حمصہ موسیٰ حمصہ کی اولاد۔

بیت اوّل احمد حقینی بن علی بن حسین الاصغر:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔محمد، جس کی اولاد کا کہیں ذِکر نہیں ہوا،(۲)۔علی حقینی نسابین کے نزدیک صرف ان کی اولاد جاری ہوئی۔ان علی حقینی بن احمد حقینی کی اولاد سے تین پسران تھے،(ا)۔ابوحقینہ حسن،(۲)۔محمد ان کی عقب طبرستان میں قلیل تھی،(۳)۔حسین جس کے دو فرزند تھے اور یہ بیان ابوطالب مروزیؔ کا ہے۔

بطن اوّل ابوحقینہ حسن بن علی حقینی:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(ا)۔عبیداللہ ''فتین''،(۲)۔علی،(۳)۔حسن،(۴)۔عبداللہ بالمدینہ۔

اوّل عبیداللہ فتین بن ابوحقینہ حسن:۔بقول رازیؔ(ا)۔موسیٰ کے اعقاب دمشق اور شام میں تھے،(۲)۔حسین کی اعقاب موصل اور اہواز میں اور ایک تیسرا فرزند،(۳)۔محمد تھا جس کی اعقاب انقرض ہوئی جب کہ ابنِ عنبہ نے صرف ایک فرزند،(۴)۔حسن تحریر کیا۔جس کا فرزند عبیداللہ سدرہ تھا اور اس کی اولاد بنوسدرہ کہلائی اور ان کی بقیہ بغداد میں ہے، جب کہ عبداللہ بن ابوحقینہ حسن بن علی حقینی:۔کی اولاد سے بقول ابن عنبہ موسیٰ حقینی بن احمد بن عبداللہ المذکور تھے اور ان کی عقب بھی تھی جب کہ رازی نے دو فرزند اور لکھے(ا)۔عبیداللہ بن عبداللہ عقب قلیل،(۳)۔ابوجعفر احمد۔

دوسری شاخ علی بن ابوحقینہ حسن بن علی حقینی:۔بقول مروزی آپ کی اکثر اولاد عبداللہ بن علی سے جاری ہوئی اور اس عبداللہ بن علی کی اولاد میں دو پسران تھے(ا)۔حسن،(۲)۔زید اطروش عقب۔

ان میں حسن بن عبداللہ بن علی بن ابوحقینہ حسن:۔کی کنیت ابوحرب تھی اور بقول ابوطالب مروزیؔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(ا)۔ابواحمد عبداللہ اعرج، آپ کی ذیل بھوسم میں،(۲)۔مہدی طبرستان میں آپ کی اعقاب بھی طبرستان میں،(۳)۔ابوالفضل جعفر آپ کی والدہ حسینیہ تھیں۔

ان میں ابوالفضل جعفر بن حسن۔۔۔کی اولاد سے ایک فرزند ابی حسن علی لقب ''مہدی دین اللہ'' تھا۔آپ دیلم کے حکمران تھے اور ابی طالب ہارونی کے بعد اور ناصر اطروش کبیر سے قبل خروج کیا۔ایک مُدّت تک آپ کی حکمرانی رہی۔بقول مروزیؔ آپ کے چھے پسران تھے جن میں سے ایک ابوعبداللہ محمد ہادی تھے۔آپ نے سلطان ملک شاہ کے عہد میں ناصر حسینی کے بعد دیلمان میں خروج کیا۔[۳]

تیسری شاخ میں حسن بن ابوحقینہ حسن بن علی حقینی:۔کی اولاد میں ایک فرزند محمد الداعی تھے اور محمد الداعی کا ایک فرزند حسن ابواحمد تھا اور ان کے آگے دو فرزند تھے،(ا)۔ابوعبداللہ محمد داعی،(۲)۔زید اور ان کی اعقاب طبرستان میں تھی۔

بطن ثانی محمد بن علی حقینی بن احمد حقینی:۔آپ کی اولاد سے صرف ایک فرزند جعفر تھا جس کے دو فرزند تھے(ا)۔عبداللہ جس کی اعقاب ساریہ طبرستان میں تھی،(۲)۔احمد عقب استر آباد میں۔

## ۱۸۰۔نسل عیسیٰ غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

عمری نے آپ کی اولاد میں صرف(ا)۔جعفر الکوفی کا ذِکر کیا ابنِ عنبہ نے،(۲)۔احمد عقیقی کا ذِکر بھی کیا اور رازیؔ نے ان کا لقب کوکبی تحریر کیا جب کہ بقول مروزیؔ نسابہ، آپ حسین بن علی اصغر یعنی حسین الاصغر کے گھرانوں میں اشرف تھے اور آپ کے بارے میں یہ بیان ابوالغنائم زیدی نسابہ کا ہے

ا۔نسب قریش، جلد اوّل، ص ۲۰ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۱۲ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۷۶۔۷۷

اور آپ کی تین دُختران، (۱)۔علیہ، (۲)۔زینب، (۳)۔فاطمہ کی والدہ آمنہ بنت محمد دیباج بن امام صادقؑ تھیں۔

بیت اوّل احمد عقیقی بن عیسیٰ غضارۃ:۔ مروزیؒ نے آپ کے چھے پسران ہونا تحریر کیا مگر ان میں سے ذِکر صرف (۱)۔عیسیٰ کا کیا جب کہ رازیؒ نے باقی پانچ کے نام بھی تحریر کیے، (۲)۔ابو محمد حسن، (۳)۔ابوالقاسم حسین، (۴)۔ابویعلیٰ حمزہ، (۵)۔ابوحسن علی، (۶)۔ابوجعفر محمد۔

بطن اوّل عیسیٰ بن احمد عقیقی:۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی بقول سیّد ابوطالب آپ کے چار پسران تھے(۱)۔عبداللہ عقب 'رے' اور جرجان میں، (۲)۔حسین آپ اعقاب جمیع ساریہ میں، (۳)۔موسیٰ، (۴)۔محمد خرم آبادی اعقاب 'رے' اور خرم آباد میں۔

اوّل محمد خرم آبادی بن عیسیٰ بن احمد عقیقی:۔ ابی نصر بخاری نے آپ کے ایک فرزند ابوحسن احمد خرم آبادی کا ذِکر کیا ہے۔ آپ کی کنیت ابوحسین بھی بیان ہوئی ہے۔ آپ شیخ صدوق کے مشائخ میں سے تھے۔ شیخ صدوق نے اپنی کتابوں العلل اور المعانی میں آپ سے احادیث بیان کی ہیں اور آپ کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' اور ''رحمۃ اللہ عنہ'' لکھا ہے۔[۱]

دوئم عبداللہ بن عیسیٰ بن احمد عقیقی کوکبی:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم علی، (۲)۔ابوجعفر محمد آپ کی عقب جرجان میں۔

پہلی شاخ ابوالقاسم علی بن عبداللہ بن عیسیٰ:۔ کی اولاد سے سیّد ابوالقاسم علی الصابرونکی قاضی نسابہ 'رے' بن محمد بن ابوالفتح نصرونکی بن مہدی بن محمد بن ابوالقاسم علی المذکور تھے۔ بابن فندق نسابہ بیہقی نے آپ کو 'رے' میں دیکھا اور ان سے اس علم میں اِستفادہ کیا۔[۲]

سوئم حسین بن عیسیٰ بن احمد عقیقی کوکبی:۔ بقول رازی آپ کی جمیع اعقاب حسین بن عیسیٰ بن حسین المذکور سے تھی جن میں ساریہ کے رؤسا تھے۔

بطن ثانی ابی یعلیٰ حمزہ بن احمد عقیقی:۔ آپ کے دو پسران تھے(۱)۔علی، (۲)۔حسین جس کی جمیع عقب استرآباد میں تھی لیکن بعد کے نسابین نے ان کی اولاد کی تفصیل نہیں لکھی۔

بطن ثالث ابوحسن علی بن احمد عقیقی:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند قاضی قاسم تھے جو رویان ارض طبرستان میں تھے۔

بطن رابع ابوجعفر محمد بن احمد عقیقی کوکبی:۔ کی اولاد سے بقول رازیؒ ایک فرزند حسین کوفے میں تھا جس کی عقب بھی کوفے میں تھے۔[۳]

آخر الذکر تین بطون کی تفصیل بعد کے کسی نسابہ نے تحریر نہیں کی ممکن ہے انقرص ہو گئے ہوں ممکن ہے دوسرے قبائل میں ضم ہو گئے ہوں ممکن ہے۔ غیر معروف ہوں مگر یہ طے ہے کہ ان کی خبر ناپید ہے واللہ اعلم۔

## ۱۸۱۔نسل جعفر الکوفی بن عیسیٰ غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی والدہ اسماء بنت جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی تھیں اور جمہور نسابین کے نزدیک آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی حسن محمد مغیرہ، (۲)۔ابوہاشم محمد الفیل، (۳)۔ابوطالب محمد الکرش۔

بیت اوّل ابوحسن محمد مغیرہ بن جعفر الکوفی:۔ بقول رازی آپ کی اعقاب میں تین پسران تھے(۱)۔عیسیٰ الجندی بغداد میں آپ کی عقب کثیر، تعداد میں نیشاپور، مرو اور سمرقند میں تھی، (۲)۔علی فارس میں آپ کی عقب قلیل تھی، (۳)۔جعفر المعروف ابن سریہ آپ کی اعقاب بغداد میں تھی۔

بطن اوّل جعفر بن ابوحسن محمد مغیرہ:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوعباس محمد تھا جس کو ابنِ منافیہ بھی کہا گیا اور مہدی رجائی نے اس کی اعقاب میں چار پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔حسین مہدی، (۲)۔جعفر، (۳)۔عیسیٰ حنینی، (۴)۔علی۔

بطن ثانی عیسیٰ الجندی بن ابوحسن محمد مغیرہ:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد قمی توفی نیشاپور، (۲)۔حسین۔

اوّل ابوعبداللہ محمد قمی بن عیسیٰ الجندی:۔ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔(۱)۔ابومحمد جعفر امیرک، (۲)۔ابوابراہیم اسماعیل، (۳)۔ابویعلیٰ علی،

---

۱۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب، ص۴۲۴ ۲۔لباب الانساب، جلد دوئم، ص ۶۳۱ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۸۱

(۴)۔ابوالقاسم حمزہ، (۵)۔ابوطاہر مطہّر۔

پہلی شاخ ابومحمد جعفر امیرک بن ابوعبداللہ محمد قمی:۔ کے چار پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین، (۲)۔ابوعبداللہ محمد،(۳)۔ابو ابراہیم حسن، (۴)۔ابومحمد جعفر۔

دوسری شاخ میں ابوابراہیم اسماعیل بن محمد قمی:۔ کی اولاد میں پانچ رجال تھے(۱)۔ابومحمد عزیز،(۲)۔ابوحسن علی، (۳)۔ابوعبداللہ حسین، (۴)۔ابومحمد داعی،(۵)۔ابوطالب محسن۔

ان میں پہلا خاندان ابوعبداللہ حسین بن ابوابراہیم اسماعیل:۔کی اولاد میں تین پسران تھے سیّد داعی الاجل نقیب اسبیجاب،(۲)۔ابومحمد فضل نقیب مرغینان، (۳)۔ابوحسن علی خطیب نقیب خجند۔

ان میں اوّل گھرانہ ابوحسن علی نقیب خجند بن ابوعبداللہ حسین:۔کی اولاد سے سیّد محمد نقیب ہرات بن ہاشم بن محمد بن اشرف بن مبارک شاہ بن احمد بن محمد بن احمد بن حمزہ بن طاہر بن ابوالحسن علی المذکور تھے جن کو سادات اشرفیہ ہرات بھی کہتے ہیں۔

تیسری شاخ ابویعلیٰ علی بن ابوعبداللہ محمد قمی:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند حمزہ اور بنات تھیں۔

چوتھی شاخ ابوطاہر مطہّر بن ابوعبداللہ محمد قمی:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔ابوابراہیم اسماعیل،(۲)۔ابوزید مہدی، (۳)۔ابوالقاسم عیسیٰ، (۴)۔طاہر اور چار ہی دُختران تھیں،(۱)۔ستی،(۲)۔فاطمہ، (۳)۔نیازی،(۴)۔خدیجہ۔

ان میں پہلا خاندان ابوابراہیم اسماعیل بن ابوطاہر مطہّر:۔کی اولاد میں ایک فرزند ابی زید مہدی مرزوق الدین تھے آپ کی وفات ۵۲۰ہجری کو ہوئی اور بیہقی نسابہ نے آپ کو دیکھا تھا۔

اس ابوزید مہدی بن اسماعیل کی اولاد سے ایک فرزند حسین علاء الدین تھے جن کی وفات ۵۵۰ہجری میں ہوئی اور ایک دُختر تھیں جن کا نام عزیزی تھا اور ان کی شادی سیّد زید بن مانکدیم بن زید بن داعی سلیقی سے ہوئی اور حسین علاء الدین بن مہدی بن اسماعیل:۔کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔حسن تاج الدین رئیس بیہق ،(۲)۔ابوحسن علی اور دُختران ان سب کی والدہ علویہ بنتِ سیّد علی بن ابی طاہر مقری تھیں۔

بیت ثانی ابوہاشم محمد فیل بن جعفر الکوفی:۔آپ کی جسامت بہت بڑی تھی۔اس لیے آپ کو فیل الھیکل بھی کہا گیا یعنی ہاتھی جیسی جسامت والا۔ سیّد مروزی نے آپ کو نقیب فسا تحریر کیا ہے اور کہا آپ کی کثیر اعقاب فارس، بخارا، شیراز اور نیشاپور میں تھی آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔ابوالقاسم حمزہ، (۲)۔حسین فارس میں۔

بطن اوّل ابواالقاسم حمزہ بن ابوہاشم محمد فیل:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوطالب حسین عقب منتشر ہوئی،(۲)۔ابومحمد قاسم بزاز شیراز سے بخارا منتقل ہوئے۔

اوّل ابومحمد قاسم بزاز بن ابوالقاسم حمزہ:۔کی اولاد رازیؔ کے بقول ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد میں بھی ایک ہی فرزند ابوطالب محمد فارسی تھا۔آپ اوّل علوی تھے جو فارس سے نیشاپور منتقل ہوئے آپ کی اولاد علویون، فارسیون کہلاتی ہے۔سیّد ابوطالب محمد فارسی بن حسن بن ابومحمد قاسم بزاز:۔کی اولاد سے بقول رازی دوفرزند تھے(۱)۔ابوعلی محمد فارسی،(۲)۔ابوالفضل احمد آپ کی عقب نیشاپور میں قلیل تھی، جب کہ سیّد مہدی رجائی نے دو اور فرزند،(۳)۔ابوالقاسم علی نقیب فارس،(۴)۔ابوابراہیم محمد بھی تحریر کیے ہیں۔

پہلی شاخ میں ابوعلی محمد فارسی بن ابوطالب محمد فارسی:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوطالب اسماعیل مانکدیم آپ کی عقب کثیر تھی، (۲)۔ابومحمد ابراہیم آپ کی بعض عقب ہرات میں تھی،(۳)۔ابوالقاسم زید اعقاب نیشاپور میں۔

پہلا خاندان ابوطالب اسماعیل مانکدیم بن ابوعلی محمد فارسی:۔ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی آپ عالم فاضل اور شاعر تھے آپ کا ذِکر باخرزی نے دمیہ القصر میں کیا ہے آپ کے تین فرزند اور چچاؤں کی اولاد نیشاپور میں رہی۔ آپ کی وفات ۵۱۷ ہجری میں ہوئی،(۲)۔ابوالمعالی ہبت اللہ الامیر۔

ابوالمعالی ہبت اللہ بن ابوطالب اسماعیل مانکدیم:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ناصر معین الدین،(۲)۔علی،(۳)۔ابوطالب۔

دوسری شاخ میں سیّد ابوالفضل احمد بن ابوطالب محمد فارسی:۔ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوحسن مہدی محتسب،(۲)۔اسماعیل اس اسماعیل بن ابوالفضل احمد کی اولاد سے حسن صلاح السادہ النقیب اسفرائین بن حمزہ بن اسماعیل المذکور تھے۔ آپ کی وفات اسفرائین میں ۵۴۰ ہجری میں ہوئی۔

بیت ثالث:۔ ابوالقاسم محمد کرش بن جعفر الکوفی بن عیسیٰ غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔حسن اعور بالکوفہ، (۲)۔حسین الاکبر لقب ''دندانی''،(۳)۔علی اور ان حضرات کی اعقاب کثیر ہے۔

بقول مروزی آپ کی اولاد کا اِشتباہ آپ کے بھائی مغیرہ کی اولاد سے ہوا۔

بطن اوّل علی بن محمد کرش:۔ آپ کی کنیت ابوحسن اور لقب کافور تھا آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوہاشم جعفر عقب شیراز میں،(۲)۔زید الضریر، (۳)۔ابوعیسیٰ محمد۔

بطن ثانی حسن اعور بن ابوالقاسم محمد کرش:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے،(۱)۔ابوالطیب محمد،(۲)۔حسن،(۳)۔جعفر،(۴)۔القاسم۔

اوّل ابوالطیب محمد بن حسن اعور:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزندان تھے(۱)۔علی،(۲)۔حمزہ ان میں علی ابن ابوالطیب محمد کی اولاد سے تین فرزند تھے (۱)۔احمد السمر،(۲)۔ابوالبرکات حسن،(۳)۔محمد۔

بطن ثالث:۔ حسین دندانی بن محمد الکرش:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔ اوّل محمد بن حسین دندانی کی اولاد میں ایک فرزند علی اور بقول عمری ایک دختر فاطمہ تھیں جن کی شادی ابی عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن محمد صوفی عمری علوی الملقب ملقطہ سے ہوئی۔

## ۱۸۲۔نسل موسیٰ حمصہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی اولاد ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں ایک فرزند محمد حمصہ تھا اور اس کی اولاد میں ایک فرزند حسن حمصہ تھا بقول رازی ان کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔علی کعکی اولاد دمشق،مصر اور مکہ میں،(۲)۔حسین جنان فیوم ارض مصر میں،(۴)۔محمد اعقاب مدینہ میں۔[۱]

جب کہ بقول مروزی نسابہ آپ کی اولاد سے ابی عبداللہ حسین کعکی بن حسن بن محمد بن حسن بن موسیٰ حمصہ المذکور تھے اور ان کی اولاد مصر مکہ اور دمشق میں تھی۔[۲]

اور ابن عنبہ نے بھی حسین الکعکی بن حسن بن محمد بن حسن بن موسیٰ حمصہ المذکور کی اولاد،مصر دمشق اور مکہ میں تحریر کی ہے۔

بیت اوّل علی بن حسن حمصہ بن محمد:۔ کی اولاد میں بقول سیّد رجائی دوفرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔حسن۔

بطن اوّل محمد بن علی،۔ کی اولاد سے حسین علی اور فضل ابنان عمر بن ثابت بن محمد المذکور تھے۔

بطن ثانی حسن بن علی:۔ کی اعقاب میں ایک فرزند ابی الندیٰ حمزہ تھا۔

بیت ثانی محمد بن حسن حمصہ بن محمد حمصہ:۔ کی اولاد میں ابی عبداللہ جعفر نقیب موصل تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کے فرزند تھے اور آپ کی اولاد بنو حمصہ کہلائی۔[۳]

بیت ثالث حسین کعکی بن حسن حمصہ بن محمد حمصہ بن حسن بن موسیٰ حمصہ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ:

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۷۹ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۷۷ ۳۔المعقبون من آل ابی طالب،جلد سوئم،ص ۲۲۰۔۲۱۹

بقول سیّد ظفریاب ترمذی آپ کے فرزند سیّد احمد توختہ ترمذی تھے جو کہ ترمذ سے وارد ہندو ہوئے آپ کا مزار لاہور میں ہے۔[۱]

جب کہ قدیم عربی مصادر نسبیہ میں ایسا کوئی ذِکر نہیں ہے۔ جید اور معروف شخصیات جو ہندوستان میں وارد ہوئیں اُن میں آپ کا ذِکر عبدالحیٔ حسنی نے اپنی کتاب نزہتہ الخواطر میں کیا ہے لیکن حسین الکعکی کی اولاد میں براہِ راست احمد توختہ ترمذی کا ذِکر کسی عربی مصدر میں نہیں ہے، جب کہ خاندانِ سادات ترمذی حسینی کے قدیم مشجرات میں یہ نسب اس طرح ہے۔ سیّد احمد توختہ ترمذی بن علی بن حسین بن محمد مدنی بن موسیٰ حمصہ بن علی السجاد بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السّلام۔[۲]

بقول ظفریاب ترمذی آپ کی اولاد سے (۱)۔محمد توختہ، (۲)۔سیّد مرتضیٰ، (۳)۔سیّد محمد اسماعیل ان میں محمد اسماعیل بن سیّد احمد توختہ کے دوفرزند تھے، (۱)۔اطہر، (۲)۔سالک۔

یہ بیان بھی تاریخ انوار سادات میں رقم ہے۔

سیّد محمد توختہ بن سیّد احمد توختہ:۔ کی اولاد سے سیّد احمد سیانوی بن حمزہ بن ابوبکر بن عمراعلیٰ بن محمد توختہ المذکور تھے۔ آپ سادات ترمذی حسینی پاکستان و ہند کے جدِامجد ہیں۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔حسین بزرگ، (۲)۔حامد بزرگ جدِامجد سادات انبالہ و پٹیالہ، (۳)۔زید سالار لشکر۔

بطن اوّل زید سالار لشکر بن سیّد احمد سیانوی بن حمزہ آپ ۴۰۱ ہجری میں ترمذ سے وارد ہند ہوئے آپ کی اولاد سیّد سلیمان کفرشکن سے جاری ہوئی، جن کے دوفرزند تھے (۱)۔سیّد عثمان، (۲)۔سیّد حسن کھکن۔

اوّل سیّد کھکن بن سیّد شاہ سلیمان کی اولاد سے بقول قمر عباس ترمذی و ظفریاب ترمذی امیر مسعود الملک بن امیر جلال الدین بن عبدالوحید بن عبدالحمید نساب بن حسن کہکن المذکور تھے۔ اور ان کی اولاد سے سیّد احمد المعروف دادا میران جی بن حکیم ضیاء الدین بن ایوب علی بن ادریس بن امیر نصیرالدین بن امیر ضیاء الدین بن امیر مسعود الملک المذکور تھے۔

دوئم سیّد عثمان بن سیّد شاہ سلیمان:۔ آپ کی اولاد سے شاہ نظام الدین بن عزیزالدین بن تاج الدین بن عزیزالدین بن عثمان المذکور تھے اور ان کے دوفرزند تھے۔ (۱)۔امیر سعید، (۲)۔سیّد عبدالحمید۔

پہلی شاخ میں سیّد امیر سعید بن شاہ نظام الدین کی اولاد سے سیّد میر سعید المعروف میراں شاہ بھیک بن سیّد یوسف بن سیّد قطب بن عبدالواحد بن احمد بن میر سعید المذکور تھے۔ آپ بہت بڑے بزرگ تھے آپ کا مزار ٹھسکہ میراں جی میں ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد وحیدالدین المعروف بدر الدین المعروف بدھو پیر بن شاہ حسین بن شاہ محمد اشرف بن ابراہیم بالا راجہ بن علی اصغر بن سیّد عبدالوہاب بن سیّد عبدالحمید المذکور تھے۔ آپ ساڈھورہ میں پیدا ہوئے ۱۶۸۶ میں پاونٹا سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر بھنگائی میں گروگوبند سنگھ کی ہندو پہاڑی راجاؤں کے ساتھ جنگ ہوئی تو پیر بدھو نے گروگوبند سنگھ کا ساتھ دیا۔[۳]

آپ بہت مشہور تھے سکھ حضرات آج تک آپ کا احترام کرتے ہیں، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ بدھو پیر گیلانی تھے مگر سیّد قمر عباس ترمذی نے ان کے ترمذی سادات سے ہونے کے دلائل پیش کیے ہیں۔

بطن ثانی:۔ سیّد حامد بزرگ بن سیّد احمد سیانوی:۔ آپ کی اولاد سے شاہ راجو المعروف زندہ پیر بن عبدالمالک بن میراں محمد یوسف بن احمد بن سیّد میر محمد بن بہاء الدین بن عبداللہ بن سیّد محمد بن عبداللہ بن سیّد حیدر بن سیّد حامد بزرگ المذکور تھے۔ آپ صاحبِ کرامت بزرگ تھے آپ کے اجداد سیانہ سیّداں سے بھور سیّداں آ کر آباد ہوئے اور آپ نے بھور سیّداں سے سیّد کھیڑی گاؤں آ کر آباد کیا۔

---

۱۔تاریخ انوار سادات، ص ۳۲۰۔۳۱۵ ۲۔مسند حسین الاصغر، ص ۲۶۳ ۳۔مسند حسین الاصغر، ص ۲۹۱

آپ کی اولاد سے سیّد قمر عباس ترمذی بن مولانا زین العابدین بن محمد یٰسین بن حسین بخش بن الٰہی بخش بن احسان علی بن قلندر بخش بن ناصر علی بن زین العابدین بن سیّد سکھا بن سیّد حامد بن سیّد شاہ راجو المعروف زندہ پیر المذکور ہیں۔

آپ مؤلف کتاب ''مسند حسین الاصغر'' ہیں۔

## ۱۸۳۔ نسل عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین علیہ السّلام

بقول سیّد ابی حسین یحییٰ نسابہ آپ کی والدہ اُمِ خالد بنتِ حمزہ بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں، جب کہ بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ خلیدہ بنتِ حمزہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام تھیں، یعنی علی، عبداللہ اور عبیداللہ مادری پدری بھائی تھے۔ آپ کی کنیت ابوعلی تھی بقول ابی نصر بخاری کہ عبیداللہ اعرج خراسان میں ابومسلم خراسانی مروزی کے پاس آئے تو اس نے آپ کو رزق کثیر دیا اور اہلِ خراسان نے آپ کو صاحبِ عزت شمار کیا۔ آپ کے ایک پاؤں میں نقص تھا جس کی وجہ سے آپ کو اعرج (لنگڑا) کہا جاتا تھا۔

سلیمان بن کثیر خزاعی (جو بنو عباس کی تحریک کا اہم مُہرہ تھا) نے عبیداللہ اعرج سے کہا ہم نے بُرا کیا جو عباسیوں کی بیعت کی اب ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی نصرت کرنا چاہتے ہیں۔ عبیداللہ کو گمان ہوا شاید ابومسلم فریب سے کام لے رہا ہے، جب ابومسلم کو سلیمان بن کثیر خزاعی کی بات کا علم ہوا تو وہ عبیداللہ اعرج کے پاس آیا اور کہا نیشاپور آپ کو تحمل نہیں کر سکتا اس کے بعد سلیمان بن کثیر خزاعی کو قتل کر دیا گیا بقول ابی نصر بخاری عبیداللہ اعرج ذی امران نامی موضع میں ۴۷ سال کی عمر میں اپنے والد محترم کی زندگی میں وفات پا گئے۔[۱]

بقول عمری نسابہ کہ عبیداللہ اعرج کو سفاح عباسی نے ایک زمین عطا کی جس کی آمدن ۸۰۰۰۰ دینار تھی۔ آپ ۴۶ سال کی عمر میں اپنے والد کی زندگی میں وفات پا گئے۔ عبیداللہ نے محمد نفس ذکیہ کی بیعت کرنے سے اِنکار کر دیا اور محمد نفس ذکیہ نے قسم کھائی کہ جب عبیداللہ کو دیکھیں گے۔ قتل کر دیں گے لیکن جب ان کو عبیداللہ اعرج کے سامنے لایا گیا تو انھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ قسم پوری کرنے کی غرض سے عبیداللہ کو قتل ہی نہ کر دیا جائے یعنی آپ نے اُن کو قتل نہ کرنا چاہا۔

ابوالفرج اصفہانی کے بقول آپ کی والدہ اُمِ خالد بنتِ حسن بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں اور آپ کی نانی امینہ بنت خالد بن زبیر بن عوام تھیں اور بقول ابی الفرج اصفہانی کہ محمد بن علی بن حمزہ سے مذکور ہے کہ ابومسلم خراسانی نے عبیداللہ اعرج کو زہر دی تھی اور اس زہر سے آپ کی وفات ہوئی لیکن سیّد یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ اعرج نے یہ قول ذِکر نہیں کیا اور آپ کو اپنے خاندان کے بارے میں زیادہ خبر تھی اس لیے محمد بن علی بن حمزہ کو یہ وہم لاحق ہوا کہ ابومسلم خراسانی نے عبیداللہ اعرج کو زہر دیا تو ان کی وفات ہوئی۔[۲]

آپ کی اولاد میں آٹھ دُختران تھیں(۱)۔ فاطمہ بنتِ عبیداللہ اعرج کی شادی اسماعیل حالب حجارہ بن حسن بن زید ابلج بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی اور محمد اکشف پیدا ہوئے جو داعی الکبیر کے دادا تھے۔

(۲)۔ سکینہ بنت عبیداللہ اعرج کی شادی عبدالرحمان شجری بن ابومحمد القاسم بن حسن بن زید ابلج بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی، (۳)۔ زینب بنتِ عبیداللہ اعرج کی شادی اسماعیل بن محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدین سے ہوئی اور محمد اکبر اور حسین منفسج پیدا ہوئے، (۴)۔ خدیجہ بنت عبیداللہ اعرج کی شادی محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ بن امام محمد باقرؑ سے ہوئی، (۵)۔ آمنہ بنتِ عبیداللہ اعرج کی شادی جعفر بن ابراہیم بن جعفر خطیب بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام سے ہوئی اور عبداللہ پیدا ہوئے، (۶)۔ صفیہ بنت عبیداللہ اعرج کی شادی جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد حنفیہ بن امام علی علیہ السّلام سے ہوئی۔ (۷)۔ کلثوم، (۸)۔ امینہ۔

---

۱۔ سر سلسلۃ العلویہ، ص ۷۰ ۲۔ مقاتل الطالبین، تحقیق سیّد احمد صقر، ص ۱۵۹

آپ کے نو پسران تھے(۱)۔عبداللہ بن عبیداللہ اعرج کی والدہ دُختر عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس ابوالفضل بن علی بن ابی طالب تھیں اور آپ درج تھے(۱۲)۔محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ اپنے والدِ محترم کے وصی تھے۔ آپ کی وفات ۳۲ سال کی عمر میں ہوئی، (۳)۔علی الصالح بن عبیداللہ اعرج آپ کی والدہ اُم الولد تھیں،(۴)۔یحییٰ بن عبیداللہ اعرج آپ کی والدہ تمیمہ تھیں،(۵)۔حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ اعرج کی والدہ اُم الولد تھیں،(۶)۔جعفرالحجۃ بن عبیداللہ الاعرج کی والدہ آپ کی والدہ حمادہ بنت عبداللہ بن صفوان بن عبداللہ بن صفوان بن اُمیہ بن خلف الجمحی تھیں۔

(۷)۔احمد درج،(۸)۔ابراہیم درج،(۹)۔عیسیٰ۔

اوّل یحییٰ بن عبیداللہ اعرج:۔ بقول عمری نسابہ آپ کو زاہد کہا جاتا ہے۔ آپ کی چار دُختران اور دو پسران تھے اور آپ کی عقب طبرستان میں منتشر ہوگئی اور یہ رائے بھی ہے کہ آپ کی بقیہ انقرض ہوگئی ہے۔تمام نسابین کا اس پر اِتفاق ہے کہ عبیداللہ اعرج کی اولاد چار پسران سے باقی رہی (۱)۔حمزہ مختلس الوصیہ،(۲)۔محمد الجوانی،(۳)۔علی الصالح،(۴)۔جعفرالحجۃ۔

بیت اوّل:۔حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ اعرج:۔بقول ابوحسن عمری آپ کی نو اولادیں تھیں جن میں دو دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ،(۲)۔آمنہ اور پسران میں،(۱)۔حمزہ،(۲)۔علی اصغر،(۳)۔حسن ان کی اعقاب ہونے کا کوئی ذِکر نہیں ہے،(۴)۔علی الاکبر ان کی اولاد بقول عمری مدائن میں آج تک تھی اور فرغانہ میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ ان کی اولاد ہے اور دعویٰ کیا کہ وہ ابن ابی عبداللہ بن ابی طالب بن محمد بن محمد بن علی الاکبر المذکور ہے۔ وہ اور اس کا والدہ دونوں جھوٹے دعویدار تھے،(۵)۔عبیداللہ الشاعر آپ کی ذیل طویل نہیں،(۶)۔ابوعبداللہ حسین شقف،(۷)۔محمد حرون۔

تمام نسابین اس پر متفق ہیں کہ حمزہ مختلس الوصیہ کی اولاد(۱)۔حسین شقف اور(۲)۔محمد حرون سے جاری ہوئی اور رازی کے بقول(۳)۔عبیداللہ کی اعقاب میں اختلاف ہے اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ(۴)۔علی تھا جس کی عقب مدائن میں اور اس میں بھی اختلاف ہے اور یہ علی اکبر وہی ہے جس کا ذِکر عمری نے بھی کیا ہے، یوں حمزہ مختلس الوصیہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین شقف،(۲)۔محمد حرون۔

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین شقف بن حمزہ مختلس الوصیہ:۔بقول عمری آپ کی پیدائش اور وفات مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی وفات پر کثیر مرثیہ پڑھا گیا آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی چار اولادیں تھیں(۱)۔محمد شقف،(۲)۔حسن آپ کی اولاد بلخ میں ہوئی،(۳)۔عبداللہ آپ کی اولاد مدینہ میں ہوئی اور انقرض ہوگئی۔[۱]

محمد شقف بن حسین شقف:۔آپ کی عقب مصر میں ''بنی شقف'' سے معروف تھی۔ آپ کی اولاد میں، ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹے کا نام حسین تھا جو کہ مصر میں ۲۹۵ ہجری میں فوت ہوا، بقول عمری آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ابوعلی عبیداللہ،(۲)۔ابویعلی حمزہ ان دونوں کی والدہ دُختر العتکی تھیں، جو کہ عامی مصری خاتون تھیں۔

اوّل ابوعلی عبیداللہ بن حسین بن محمد شقف:۔کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔حسان ممرور،(۲)۔مظلوم،(۳)۔عبداللہ۔

دوئم ابویعلی حمزہ بن حسین بن محمد شقف:۔کی اولاد میں ایک فرزند ابوالقاسم میمون تھے جن کی اولاد مصر میں بنو میمون کہلائی آپ کی اولاد میں پسران تھے(۱)۔حسین،(۲)۔القاسم،(۳)۔عبداللہ۔

ان میں قاسم بن میمون کی اولاد سے شریف ابوعلی حسن بن شریف ابی حسن علی بن شریف ابوتراب حیدر بن محمد بن قاسم المذکور تھے جو ابنِ سکر کے لقب سے مشہور تھے آپ ۶۳۹ کو فوت ہوئے اور آپ کو الغد میں دفن کیا گیا۔[۲]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۰۵۔۴۰۴ ۲۔تکملہ الکمال از ابن صابونی،ص ۴۰

قاسم بن میمون کا ایک دوسرا فرزند احمد تھا جس کی کنیت ابوابراہیم آپ بہت بڑے محدث تھے آپ کا ذِکر ذہبی نے کیا ہے۔ آپ نے خراسان اور ماوراء النہر پہاڑوں اور جزیروں میں احادیث کوسنا اور آئمہ اور حفاظ سے ملاقاتیں کیں۔[۱]

## ۱۸۴۔ نسل محمد حرون بن حمزہ مختلس الوصیہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر

بقول عمری نسابہ آپ کی کنیت ابواحمد تھی اور آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کا لقب حرون تھا آپ کی اولاد بلادِ عجم میں ہے۔ آپ کی ایک دُختر اُمِ حسین بنت محمد حرون تھیں جن کی شادی جعفر بن احمد بن عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے ہوئی بقول رازی وابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔ابراہیم سنورابیہ سے جاری ہوئی جب کہ بقول مروزی آپ کے دوسرے فرزند (۲)۔حسین حرون نے کوفہ میں ایام مستعین باللہ میں خروج کیا اور آپ کی عقب نہیں تھی بقول ابی الفرج اصفہانی آپ نے یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین ذی العبرۃ کے بعد کوفہ میں خروج کیا۔

ابراہیم سنورابیہ بن محمد حرون بن حمزہ مختلس الوصیہ:۔ کی اولاد میں بقول فخرالدین رازی پانچ فرزند تھے(۱)۔احمد اخسیکت ،(۲)۔ابوطالب ، (۳)۔علی ، (۴)۔حسین الکوسج ، (۵)۔عبیداللہ اور ابوالغنائم دمشقی نے حسین اور علی کے علاوہ باقی حضرات کا ذِکر نہیں کیا۔[۲]

بیت اوّل احمد بن ابراہیم سنورابیہ:۔ آپ کو احمد البرک بھی لکھا گیا ہے۔ رجائی نے آپ کے چار فرزند لکھے ہیں(۱)۔علی ،(۲)۔زید ،(۳)۔عزیز ، (۴)۔حسین۔

بطن اوّل علی بن احمد برک:۔ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔احمد ،(۲)۔محمد ،(۳)۔محسن ،(۴)۔ابراہیم ، (۵)۔جعفر ، (۶)۔ابوحسن زید۔

اوّل احمد بن علی بن احمد برک کی اولاد میں ایک فرزند حسین تھا جس کے آگے تین فرزند تھے(۱)۔عقیل ، (۲)۔ابومحمد عبدالمطلب نقیب اخسیکت ، (۳)۔حمزہ۔

پہلی شاخ میں عقیل بن حسین بن احمد:۔ کی اولاد سے ابی شجاع محمد نقیب اخسیکت بن قائد بن عقیل المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں ابومحمد عبدالمطلب نقیب بن حسین کی اولاد سے عبداللہ، محمد اور علی ابنان عبداللہ بن ابومحمد عبدالمطلب النقیب المذکور تھے۔

تیسری شاخ میں حمزہ بن حسین بن احمد:۔ کی اولاد سے حمزہ بن محمد بن ابی حسین بن ابی القاسم بن علی بن احمد بن حمزہ المذکور تھے۔

بقول ابنِ شدقم نسابہ مدنی کہ بقول ابن مرتضیٰ حلہ میں میرے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور دعویٰ کیا کہ میں ابوحسن بن قاسم بن علی بن احمد بن حسین بن احمد بن علی بن احمد برک ہوں اور کہا کہ میں ۲۳ سال سے موصل میں مقیم ہوں اور اُس نے اپنا نسب میرے اُستاد ابی حسن علی بن محمد بن عبدالصمد نسابہ کی لکھائی میں پیش کیا اور میں نے سطروں میں مذکور نسب کی گواہی دی اور اس کی پشت پر لکھا کہ یہ سچ ہے لیکن اس بات کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوئی کہ یہ شخص جس نسب کا دعویٰ کر رہا ہے اس نسب کا حامل ہے۔[۳]

یعنی جو نسب اس شخص نے اُٹھایا تھا وہ تو درست تھا مگر کہا دعویٰ کرنے والا شخص ہی اس نسب کا مالک ہے یہ ثابت نہیں ہوا۔

دوئم جعفر بن علی بن احمد البرک:۔ کی اولاد سے انجب بن محمود بن حمزہ بن احمد بن حمزہ بن حسین بن علی بن حسین بن محمد بن جعفر المذکور تھے۔

سوئم ابوحسین زید بن علی بن احمد برک:۔ آپ کی اولاد سے مہدی نقیب عمادالباب بن علی بن حسن بن ابوحسین زید المذکور تھے۔ آپ صاحبِ حدیث تھے اور خلیفہ کے ساتھ تھے۔اس بیت میں آپ اوّل تھے جو سمنان میں مقیم تھے آپ کی اولاد سے ابوعبداللہ حسین نقیب سمنان بن مرتضیٰ بن محمد بن مرتضیٰ ابن ابراہیم بن مہدی نقیب المذکور تھے۔

بطن ثانی حسین بن احمد البرک بن ابراہیم سنورابیہ:۔ کی اولاد سے ابی محمد عبداللہ السیّد العالم بن عبدالمطلب بن حسین المذکور تھے۔ آپ کی اولاد کو

۱۔سیر اعلام النبلاء:۔ذہبی جلد ۱۸، ص ۵۷۰ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۶۹ ۳۔تحفہ الازہار، جلد دوم، ص ۱۶۷

ابو اسماعیل طباطبائی نسابہ نے سنہ ۴۵۸ ہجری میں بمقام اصفہان دیکھا۔[۱]

بطن ثالث عزیز بن احمد البرک:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔محمد۔

بیت ثانی:۔ابوطالب بن ابراہیم سنورابیہ:۔بقول رازی آپ کی اولاد سے حسن بن علی بن محمد بن ابوطالب المذکور تھے اور آپ اخسیکت میں صاحب جیش تھے۔[۲]

بیت ثالث:۔علی بن ابراہیم سنورابیہ:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔ابراہیم، (۲)۔ابومحمد حسن اہوازی ان کی اعقاب کو الاہوازیون کہا گیا، (۳)۔ابوحسین زید ان میں ابراہیم کا ایک فرزند زید تھا اور ابوحسین زید کا ایک فرزند حسن تھا۔

بطن آخر ابومحمد حسن اہوازی بن علی بن ابراہیم سنورابیہ:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔حسین، (۲)۔علی، (۳)۔زید۔

ان میں علی بن حسن اہوازی کی اولاد سے ضیاء الدین بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن زید بن علی المذکور تھے۔

بیت رابع عبیداللہ بن ابراہیم سنورابیہ:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔علی ازرق جس کی عقب بخارا، فرغانہ، خجند اور قبا میں تھے، (۲)۔سراہنک۔

بطن اوّل علی ازرق بن عبیداللہ:۔ کی اولاد سے فضل اللہ نقیب مرغنیان بن حسن بن ابی القاسم بن محمد بن علی ازرق المذکور تھے اور بقول سیّد ابوطالب عزیز الدین مروزی نسابہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ فضل اللہ بن حسن بن اسماعیل بن محمد بن عیسیٰ بن محمد الکرش بن جعفر الکوفی بن عیسیٰ غضارۃ بن علی بن حسین الاصغر ہیں۔ واللہ اعلم۔[۳]

بیت خامس حسین الکوسج بن ابراہیم سنورابیہ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔علی الفقیہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔مہدی، (۴)۔حسین۔

بطن اوّل علی الفقیہ بن محمد بن حسین الکوسج۔ آپ کی اولاد کو بنوفقیہ کہا گیا آپ کی اولاد اسماعیل سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔مقاتل۔

بطن ثانی جعفر بن محمد بن حسین الکوسج:۔ آپ کی اولاد ناصر سے جاری ہوئی اور ناصر کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔مخلد۔

بطن ثالث حسین بن محمد بن حسین الکوسج:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابراہیم ازرق سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو بنوازرق کہا گیا آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔محمد، (۲)۔حسن، (۳)۔ابوحسن مہدی زین الدین آپ بعقوبہ سے سمنان منتقل ہوئے اور وہیں پر آپ کی اولاد تھی۔

اوّل حسن بن ابراہیم ازرق:۔ کی اولاد سے محمد اور رضاء الدین ابنان حسین بن داعی بن رضاء الدین بن محمد بن حسن المذکور تھے۔

دوئم ابوحسن مہدی بن ابراہیم ازرق: کی اولاد ایک فرزند ابومحمد حسن کیا کی سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو کیا کیون کہا گیا اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔کمال الدین، (۲)۔محمد۔

پہلی شاخ میں کمال الدین بن ابومحمد حسن کیا کی:۔ کی اولاد سے کمال الدین بن علی بن محمد حسین بن کمال الدین بن حسین بن کمال الدین بن علی بن مرتضیٰ ابن عماد الدین بن علی بن مرتضیٰ بن حیدر بن علی بن عماد الدین بن کمال الدین المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں محمد بن ابومحمد حسن کیا کی:۔ کی اولاد سے محمد بن ابراہیم بن ضیاالدین بن ابراہیم بن محمد المذکور تھے اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ضیاء الدین، (۲)۔ابراہیم۔

ان میں ابراہیم بن محمد بن ابراہیم کی اولاد سے محمد حسین بن اسماعیل بن ابوتراب بن محمد بن اسماعیل بن ابوتراب بن محمد بن اسماعیل بن ابوتراب

---

۱۔منتقلہ الطالبیہ، ص ۴۵ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۷۰ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۶۶

بن محمد بن اسماعیل بن محمد غیاث الدین بن محمد ضیاء الدین بن ابراہیم المنذ کور تھے بقول ابنِ شدقم نسابہ آپ ہندوستان داخل ہوئے آپ عالم فاضل تھے اور پھر حرمین میں کئی سال مقیم رہے۔ میں نے ان کو میرے والدِ محترم کے ہمراہ ۱۰۴۲ ہجری کو دیکھا آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبدالکریم، (۲)۔زمزم اوران دونوں کی والدہ ترکیہ تھیں۔[۱]

## ۱۸۵۔نسل محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی کنیت ابوحسن تھی اور آپ اپنے والدِ محترم کے وصی تھے، بقول عمری آپ کی عرفیت جوانی نسابہ تھی اور آپ اپنے والدِ محترم کے وصی تھے۔ آپ کریم اور جواد تھے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ جوانیہ سے منسوب تھے جو مدینہ منورہ کے قرب میں ایک بستی ہے۔

بقول ابوالحسن عمری نسابہ آپ کی پانچ اولادیں تھیں (۱)۔حسن، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔زینب، (۴)۔حسین، (۵)۔کلثوم اوران سب کی والدہ بنی تیم سے تھیں جو فاطمہ بنتِ طلحہ بن مرتیمی تھیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جوانیہ مدینہ اور جبل اُحد کے درمیان مشرق کی جانب ایک موضع ہے۔ آپ کی اولاد کو جوانیوں کہا گیا۔

اوّل حسین بن محمد الجوانی بقول عمری آپ کریم تھے آپ کی اولاد انقرض ہوئی محمد لجوانی بن عبیداللہ اعرج کی اولاد ایک فرزند حسن بن محمد الجوانی سے جاری ہوئی اور حسن بن محمد الجوانی کی جو اولاد ہے۔ رازیؔ اور مروزیؔ نے اس کو حسین بن محمد الجوانی سے منسوب کیا، یہاں ابوطالب مروزیؔ اور رازیؔ دونوں کو اشتباہ لاحق ہوا۔

حسن بن محمد جوانی بن عبیداللہ اعرج کی اولاد سے بقول عمری آٹھ اولادیں تھیں (۱)۔ابراہیم، (۲)۔ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ، (۳)۔حسین اور پانچ دُختران تھیں۔ ان میں سے اولاد صرف ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ کی جاری ہوئی آپ فاضل اور احادیث کے راوی تھے آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔

بقول عمری ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ بن حسن بن محمد الجوانی کی نو اولادیں تھیں، جن میں چار دُختران اور پانچ پسران تھے جب کہ ان میں سے دو کی اولاد جاری ہوئی (۱)۔ابوعلی ابراہیم، (۲)۔ابومحمد حسن بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد بنو جوانی کہلائی۔

بیت اوّل ابوعلی ابراہیم بن ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسن علی العالم المحدث نسابہ تھے جن کے عقب کثیر تھے جن میں واسط کے نقباء تھے بقول سیّد ابوطالب مروزیؔ آپ مدینے کے رہائشی تھے اور کوفہ میں وفات پائی آپ نے علم الانساب پر کتابیں بھی تحریر فرمائیں۔ ابوالفرج اصفہانی نے آپ سے ملاقات کی تھی۔

آپ مشہور محدث کلینی کے مشائخ میں سے تھے۔ کلینی نے علی بن ابراہیم ہاشمی کے نام سے ان کی بیان کردہ احادیث اپنی کتاب الکافی میں شامل کیں۔[۲]

شیخ نجاشی آپ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں ک آپ ثقہ اور صحیح الحدیث تھے انھوں نے احادیث بیان کیں اور کتابیں تحریر کیں جس میں اخبار صاحب فخ اخبار یحییٰ بن عبداللہ محض ہیں ابی الفراج اصفہانی نے ان سے سنا اور اوران کی کتابوں سے روایت کی۔[۳]

جب کہ عمری نے ابوحسن علی بن ابراہیم کے دوسرے بھائی حسین بن ابراہیم کا بھی ذِکر کیا ہے۔

بطن اوّل حسین بن ابوعلی ابراہیم:۔ بقول عمری ان کی اولاد طبرستان کے جریدہ میں ثابت تھی، جن میں (۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔کلثوم، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔زینب تھے لیکن بقول ابنِ دینار کہ وہ ادعیا کے علاوہ اور کچھ نہ ہوں گے کیونکہ حسین بن ابراہیم کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ درج تھے۔

بطن ثانی ابوحسن علی محدث بن ابوعلی ابراہیم:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعباس احمد قاضی نسابہ واسط، (۲)۔ابوجعفر محمد زاہد

۱۔تحفۃ الازہار، جلد دوم، ص ۱۷۰ ۲۔مستدرکات علم رجال الحدیث، جلد پنجم، ص ۲۷۶ ۳۔رجال نجاشی، ص ۲۶۳

عابدمقتول مع صاحب خال بغداد۔

اوّل ابوجعفرمحمد بن ابوحسن علی محدث:۔آپ صاحبِ خال کے ہمراہ بغداد میں قتل ہوئے۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی عبداللہ جعفر سے جاری ہوئی۔

بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوالقاسم علی بن ابی یعلیٰ محمد نقیب واسط بن ابوحسن محمد نقیب بن ابی عبداللہ جعفرالمذ کور تھے بقول عمری ابوالقاسم علی کی شادی آمنہ بنت محمد سابسی سے ہوئی اور آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے جو کہ درج تھے اوران میں سب سے بڑا ابوالقاسم محمد تھا اور باقی شام میں تھے۔[1]

دوئم ابوعباس احمد قاضی نسابہ واسط بن ابوحسن علی محدث:۔آپ نسابہ کبیر شیخ شرف عبیدلی کے نانا تھے۔عمری نے آپ کو شریف جلیل لکھا ہے۔شیخ شرف عبیدلی نے ان سے روایت کی ہے اور ابوالقاسم ابنِ خداع نسابہ مصری نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد سے ایک فرزند (۱)۔ابوہاشم حسین نسابہ کا ذِکر کیا ہے جو کہ شیخ شرف عبیدلی کے سگے ماموں تھے، جب کہ دوسرے فرزند کا اِشارہ کیا مگر اُن کا نام تحریر نہیں کیا۔

شیخ شرف عبیدلی نے اپنے ماموں ابوہاشم حسین نسابہ سے کثیر روایت کی ہیں اوران میں سے اکثر اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں اور آپ کی اولاد سے نقیب مصر ابی علی محمد القاضی مصنّف شاعر بن ابی البرکات اسعد بن علی بن ابی الغنائم معمر بن عمر بن علی بن ابی ہاشم حسین نسابہ المذ کور تھے، بقول ابنِ عنبہ آپ کے نسب پر طعن کیا گیا۔آپ نے اسماعیلی حکمرانوں کا نسب جلال الدین عبدالحمید بن تقی اور شیخ ابوالحسن عمری نسابہ کے لیے ثابت کیا اور ذِکر کیا گیا کہ اسعد بن علی بن معمر کہ یہ اسعد جو قاضی ابی علی محمد القاضی کا والد ہے۔اس اسعد کے علاوہ ہے جس کا ذِکر عمری نے کیا اور یہ کسی اور اسعد بن علی کا نسب ہے جس پر انھوں نے خود کو منسوب کیا اور ابنِ مرتضٰی نسابہ نے کھلا طعن کیا اور بقول ابنِ عنبہ میں نے سیّد رضی الدین بن قتادہ حسنی کی لکھائی میں پایا انھوں نے علی کو معمر سے قطع کیا اور قثم زینبی عباسی نے محمد کو اسعد سے قطع کیا اور یہ اسعد بن علی جو محمد نسابہ کے والد تھے۔عالم فاضل اور علمِ نحو کے ماہر تھے۔آپ کا ذِکر عماد کاتب اصفہانی نے کتاب خریدۃ القصر میں کیا ہے اور کہا کہ ان کا لقب سناء الملک تھا۔خدا ان کے حال کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔

یہ سیّد محمد بن اسعد جوانی نسابہ مصر دراصل اسماعیل حکمرانوں کی طرف سے مصر کے نقیب النقباء تھے اور انھوں نے اسماعیلی حکمرانوں کے نسب کو ثابت کیا اور ان کا تعلق اہلِ سنت مکتبہ سے تھا جس کی وجہ سے ان کے نسب پر شیعہ نسابین کی طرف سے طعن تھا۔اس کے علاوہ بغداد جو کہ عباسی حکمرانوں کے پاس تھا۔اُن کی جانب سے اسماعیلی حکمرانوں کے نسب کو شدید نشانہ بنایا گیا۔اِس لیے بغداد میں اسماعیلی حکمرانوں کے نسب کے بارے میں اکثر شک پایا جاتا تھا جب کہ حقیقت میں اسماعیلی حکمران اور محمد بن اسعد جوانی دونوں سیّد تھے۔

بیت ثانی حسن بن ابوجعفر محمد صاحب جوانیہ:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوعلی عبیداللہ رویانی تھے۔آپ اوّل تھے جو رویانی ارض طبرستان میں آباد ہوئے آپ کی والدہ کوفی عورت تھیں یعنی کوفے کی رہائشی تھیں۔آپ کی اولاد میں رازیؔ نے دو پسران لکھے ہیں(۱)۔مہدی،(۲)۔حسن۔

بطن اوّل حسن بن عبیداللہ رویانی:۔آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا بعض نے ان کی کنیت ابوعبداللہ تحریر کی ہے ان کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوعلی عبیداللہ،(۲)۔ابوحسن علی ان کی اولاد طبرستان میں کثیر ہے۔

اوّل ابوعلی عبیداللہ بن محمد بن حسن:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابومحمد حسن نقیب آمل آپ کی والدہ حسینیہ تھیں،(۲)۔محمد

پہلی شاخ میں ابومحمد حسن نقیب بن ابوعلی عبیداللہ:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوہاشم محمد،(۲)۔ابوحسن یحییٰ آپ کی والدہ حسینیہ زیدیہ تھی آپ کی اعقاب آمل اور رُے میں رہی۔

ان میں ابوہاشم محمد بن بن ابومحمد حسن نقیب کی اولاد میں ابی طالب یحییٰ جوانی نسابہ تھے جو اپنے وقت میں علم الانساب کے ماہر تھے۔آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی جب کہ آپ کے برادران کی اولاد تھی۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۹۹

دوئم ابوحسن علی بن محمد بن حسن بن عبیداللہ رویانی:۔ کی اولاد میں بقول ابوطالب مروزی دو فرزند تھے(۱)۔ابوالفضل یحییٰ جن کی ذیل سالوس میں تھی،(۲)۔طاہر عفیف آپ اعقاب۔ آمل، ہج اور رے میں کثیر تھی۔[۱]

پہلی شاخ میں طاہر عفیف بن ابوحسن علی:۔ کی اولاد سے ابوالفضل یحییٰ اور ابوعبداللہ جعفر ابنان ابوہاشم محمد جوانی ( آمل سے رے منتقل ہوئے ) بن طاہر عفیف المذکور تھے۔

ضامن بن شدقم نسابہ حسینی اعرجی عبیدلی نے محمد الجوانی بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر کی اولاد ایک فرزند رضوان بن محمد جوانی تحریر کیا اور اس کی اولاد بھی تحریر کی جب کہ رضوان نامی فرزند کا محمد الجوانی کی اعقاب میں ہونا کسی قدیم نسب کی کتاب میں رقم نہیں ہے۔ نسب کے اُستاد لوگوں نے ایسے کسی فرزند کا ذِکر نہیں کیا اور ضامن نے اس کا ذِکر کسی مشجر السیّد سے حاصل کیا تاہم میری نظر میں ایسا نسب ہرگز رقم نہیں کرنا چاہیے کہ جس پر نسب کی قدیم کتب میں شہادت نہ میسر آئے۔

## ۱۸۶۔نسل علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ

بقول عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوحسن تھی آپ کو ابی السرایا کے ہمراہ دیکھا گیا۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ پرہیزگار شخص تھے۔ آپ کی زوجہ اُم سلمۃ بنتِ عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔ اس جوڑے کو زوج الصالح کہا جاتا تھا اور علی الصالح مستجاب الدعوۃ تھے۔ محمد بن ابراہیم طباطبا نے جب کوفہ میں خروج کیا تو آپ کو اپنا قائم مقام بنایا اور وصی منتخب کیا مگر آپ نے قبول نہ کیا اور پھر آپ کے ابنان محمد اور عبیداللہ کو اس کی پیشکش کی گئی مگر قبول نہ کی گئی اور نہ ہی آپ نے اپنے پسران کو خروج کی اجازت دی۔[۲]

نسابین کے نزدیک آپ کی اولاد دو پسران نے جاری ہوئی (۱)۔ عبیداللہ ثانی ،(۲)۔ابراہیم رئیس کوفہ اور ان دونوں کی والدہ اُم سلمٰہ بنت عبداللہ بن حسین الاصغر بن امام سجادؑ تھیں اور بقول رازی آپ کا تیسرا فرزند محمد بھی تھا جس کی عقب قلیل تھی اور اس میں اِختلاف ہے جب کہ بقول ابوطالب مروزی ان کے سات فرزند تھے جب کہ چار کی اولاد جاری ہوئی لیکن اوّل دو حضرات کی اولاد باقی رہی۔

بیت اوّل ابراہیم رئیس کوفہ بن علی الصالح:۔ آپ کے چار فرزند تھے جب کہ اولاد تین سے جاری ہوئی (۱)۔محمد الکوفی زاہد بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد باقی نہ رہی (۱)۔ابی حسن علی قتیل سامراء آپ کی والدہ دُختر جعفر صحصح بن عبداللہ بن حسین اصغر تھیں،(۲)۔حسین عسکری آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ علی بن محمد بن اسحاق بن علی زینبی جعفری تھیں (۳)۔حسن محترق۔

بطن اوّل ابی حسن علی بن ابراہیم رئیس کوفہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابومحمد حسن سے جاری ہوئی جن کی والدہ اُم جعفر بنتِ محمد بن جعفر بن عبیداللہ اعرج تھیں۔عمری، رازی ابواسماعیل طباطبائی اور سیّد قاضی مروزی نے ان کا نام حسین تحریر کیا ہے۔ صاحب اصیلی نے بھی حسین تحریر کیا، جب کہ تہذیب الانساب اور عمدۃ الطالب میں حسن لکھا ہے۔ اس لیے دونوں نام لکھے جا سکتے ہیں ہم حسن لکھیں گے۔

اور اس ابومحمد حسن بن بن علی بن ابراہیم رئیس کوفہ:۔ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن علی خزاز سے جاری ہوئی آپ کی اولاد سے عالم فاضل نسابہ خلیفہ نقیب بغداد شیخ شرف عبیدلی ابوحسن محمد بن ابی جعفر محمد بن ابی حسن علی المذکور تھے جن پر علم الانساب منتہیٰ ہوتا ہے۔ آپ ابوحسن عمری شریف رضی، شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ، ابوعبداللہ حسین بن طباطبا، ابی حرب دینوری نسابہ ابوالغنائم دمشقی نسابہ کے علم الانساب میں اُستاد ہیں اور میری نظر میں آپ علوی طالبی علم الانساب کے مرکز ہیں اور قطب ہیں آپ نے ۹۹ سال عمر پائی اور آپ کے اعضاء و جوارح سلامت تھے۔ آپ ۳۳۸ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۴۳۷ ہجری میں فوت ہوئے آپ بغداد سے منتقل ہوئے اور پھر واپس بغداد آ گئے آپ نے علم الانساب میں شیخ ابی نصر، ابی محمد حسن المعروف دندانی نسابہ اور ابوجعفر معیہ

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۶۵ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، صفحہ ۳۲۱

نسابہ سے روایت کی ہے۔ آپ کی بیٹیوں کے علاوہ اولاد باقی نہ رہی۔

بطن ثانی حسن محترق بن ابراہیم رئیس کوفہ:۔ مروزی نسابہ کے بقول آپ کی اعقاب میں کثیر تعداد علماء قضاۃ، خطباء اور مشاہیر کی تھی۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد محترق سے تحریر کی ہے اور رازیؔ نے ان کی کنیت ابوعبداللہ لکھی ہے اور رازیؔ کے بقول دوسرا فرزند علی تھا، کہا جاتا اُس کی اولاد تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے انقرض ہوگیا۔

ابوجعفر محمد محترق بن حسن محترق:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ بنومحترق تھی اور ان میں سے کرخ میں بنوطفیطفہ تھی۔ ابنِ عنبہ نے آپ کے صرف ایک فرزند (۱)۔احمد سے اولاد بیان کی ہے اور رجائیؔ نے چار مزید فرزند (۲)۔ابومحمد حسن، (۳)۔ابوطالب حمزہ، (۴)۔ابوعبداللہ جعفر، (۵)۔ابوجعفر محمد۔

اوّل ابومحمد حسن بن ابوجعفر محمد محترق:۔ کی اولاد سے بقول رجائیؔ چار فرزند تھے (۱)۔ابوعبداللہ محمد، (۲)۔حسین، (۳)۔ابوجعفر محمد نقیب حائر ان کو ابنِ اعجمیہ کہا جاتا تھا اور ان کی اولاد بنومحترق کہلائی، (۴)۔احمد۔

دوئم احمد بن ابوجعفر محمد محترق:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ احمد طفیطفہ بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمد مجلی بن یحییٰ بن محمد بن حمزہ بن علی بن علی بن محمد بن احمد المذکور تھے۔[۱]

اور اس احمد طفیطفہ بن علی بن محمد کی اولاد سے معز بن نفیس بن ابی محمد بن علی بن علی المذکور تھے۔

سوئم ابوعبداللہ جعفر بن محمد محترق:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوحسین محمد، (۲)۔ابوعلی محمد۔

چہارم ابوطالب حمزہ بن ابوجعفر محمد محترق کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔علی، (۲)۔ابوالقاسم عبیداللہ، (۳)۔ابوطیب محمد۔

بطن ثالث ابوعبداللہ حسین عسکری بن ابراہیم رئیس کوفہ:۔ ابنِ عنبہ اور رازیؔ نے آپ کا ایک فرزند ابواحمد عبیداللہ لکھا اور بعض نے ان کا نام عبداللہ الشیخ الصالح نصیبین تحریر کیا ہے اور عمری نسابہ نے آپ کے مزید دو پسران (۲)۔علی، (۴)۔محمد مقتول، تحریر کیے ہیں۔

اوّل علی بن ابوعبداللہ حسین عسکری:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد سے حمزہ بن احمد بن علی المذکور تھے۔ آپ کی اولاد نصیبین میں ''بنوحمزہ کہلائی اور شاید وہ بنوابی الحسن سے بھی معروف تھے۔

دوئم محمد المقتول بن حسین عسکری:۔ کی اولاد سے بقول عمری نسابہ محمد بن مجد بن عیسیٰ بن حمزہ بن محمد المقتول المذکور تھے اور ان کی بقیہ مقابر القریش میں ساکن تھی جن کو بنومقتول کہا جاتا تھا۔[۲]

لیکن بعد کے نسابین نے اس خاندان کی کوئی خبر رقم نہیں کی۔

سوئم ابواحمد عبیداللہ بن حسین عسکری:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔ابوعلی حسین تحریر کیا اور فخر الدین رازی نے بھی یہی تحریر کیا اور کہا کہ ان کی اعقاب دمشق اور شام میں کثیر ہے اور بقول مروزیؔ نسابہ از ورقانی آپ کا قتل مصیصہ کی بعض جنگوں میں سیف الدولہ کے ہمراہ ہوا، اور عمری نے دوسرا فرزند (۲)۔ابوجعفر محمد السیّد نقیب نصیبین تحریر کیا ہے جو بنی حمدان کے ایام میں دمشق کے قاضی تھے اور بقول عمری آپ کی بقیہ (اولاد) بھی تھی اور ابنِ طقطقی نسابہ حسنی نے تیسرا فرزند، (۳)۔علی تحریر کیا ہے۔

پہلی شاخ میں ابوعلی حسین بن ابواحمد عبیداللہ بن حسین عسکری کی اولاد میں ایک فرزند الشریف ابوعبداللہ محمد تھے بقول عمری آپ دمشق کے قاضی اور خطیب تھے اور آپ کے تین فرزند تھے۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا نام محمد نصیبی تحریر کیا ہے اور بقول سیّد مروزیؔ نسابہ یہ ابوعبداللہ محمد نصیبی قاضی دمشق تھے۔ صاحب المظالم اور اشراف الجیش تھے۔ آپ کی پرورش سیف الدولہ نے کی تھی۔ آپ کی اولاد میں بعد کے نسابوں نے دو فرزند لکھے ہیں (۱)۔ابوعلی حسین خطیب القاضی دمشق جن کی اولاد میں ایک فرزند ابی طالب محسن القاضی خطیب طرابلس تھے، جن کی عقب تھی۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۳۲۲۔۳۲۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۴۰۱

(۲)۔علی بن ابوعبداللہ محمد نصیبی کی اولاد میں ایک فرزند ابی حسن احمد جلال الدین نصیبی دمشقی تھا۔

دوسری شاخ میں علی بن ابواحمد عبیداللہ بن حسین عسکری:۔بقول ابنِ طقطقی آپ کی اولاد سے ابی طالب خطیب: دمشق بن محمد خطیب دمشق بن محمد خطیب دمشق بن علی المذکور تے۔[۱]

## ۱۸۷۔نسل عبیداللہ ثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر

آپ کی والدہ اُم سلمۃ بنت عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر تھیں۔آپ کی اولاد میں ایک ہی فرزند تھے جن کا نام ابوحسن علی تھا۔آپ عالم فاضل اور محدث تھے۔مروزی نے آپ کونقیب کوفہ لکھا ہے۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوجعفر محمد،(۲)۔عبیداللہ ثالث ۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن ابوحسن علی بن عبیداللہ ثانی:۔عمری نسابہ نے آپ کے دوفرزند لکھے ہیں(۱)۔ابراہیم،(۲)۔قاسم۔

بطن اوّل ابراہیم بن ابوجعفر محمد:۔ آپ کی اولاد میں عمری نسابہ نے ایک فرزند(۱)۔ابوحسن علی قحط تحریر کیااور کہا کہ ان کا ایک بیٹا تھا جو باطل پر چلتا تھا اور ابی طالب محمد کے نام سے جانا جاتا ہے۔وہ خوف میں مبتلا ہوا اور شام چلا گیا اور اس کی بقیہ وہیں تھیں، جب کہ ابنِ عنبہ نے دوسرا فرزند تحریر کیا (۲)۔محمد بن ابراہیم۔

ان محمد بن ابراہیم بن ابوجعفر محمد:۔کی اولاد بقول ابنِ عنبہ قلیل تھیں۔ان میں سے میں کسی کونہیں جانتا سوائے ایک گھر کو جسے بنوقاسم کہتے ہیں اور یہ گھر کوفہ میں ہے جو قاسم بن محمد بن جعفر بن ابراہیم اشل بن محمد المذکور کی اولاد ہے اور شیخ تاج الدین بن معیہ غیاث الدین بن عبدالحمید نسابہ حسینی سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم اشل کی ہی عرفیت قاسم تھی جن سے یہ خاندان منسوب ہے۔

بطن ثانی قاسم بن ابوجعفر محمد:۔عمری نسابہ نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔ابوعبداللہ محمد احول تحریر کیا ہے اور تہذیب الانساب میں دوسرا فرزند(۲)۔علی اخضر بھی تحریر ہے۔

اوّل علی اخضر بن قاسم:۔تہذیب الانساب میں رقم ہے آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔ابوجعفر محمد،(۲)۔زید اور ان دونوں کی اعقاب تھی۔

دوئم ابوعبداللہ محمد احول بن قاسم:۔بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوحسن المعروف کشر تھا، جب کہ تہذیب الانساب میں ان کا لقب کش لکھا ہے اور بیان ہے کہ ان کے لیے نقابہ القصر وحائرتھی۔آپ کی اولاد تھی مگر باقی نہ رہی آپ کا ایک فرزند ابوالبرکات سوداوی قصریٰ تھا۔[۲]

## ۱۸۸۔نسل عبیداللہ ثالث بن ابوالحسن علی بن عبیداللہ ثانی بن علی الصالح

آپ خلیفہ مطیع اللہ کے زمانے میں امیرالکوفہ اور امیرالحج رہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوحسین محمد الاشتر، آپ سے ابنِ خداع نسابہ نے ۳۴۱ ہجری میں کوفے کے اندر ملاقات کی آپ کی وفات ۳۵۰ ہجری میں ہوئی،(۲)۔محمد الصبیب، (۳)۔ابوحسن علی قتیل لصوص جب کہ عمری نسابہ نے محمد حبیب کی جگہ تیسرا فرزند،(۴)۔حسین تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل حسین بن عبیداللہ ثالث:۔بقول ابوحسن عمری نسابہ علوی کہ آپ کی اولاد سے شریف ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسین المذکور تھے۔آپ کوفہ میں پیدا ہوئے اور عمان چلے گئے ان کو بابن بنت مراوی کہا جاتا تھا اور پھر اپنے مقام سے مصر چلے گئے آج ان کی اولاد وہاں ہے جو اہلِ خیر میں سے ہیں،لیکن نسب کی دیگر کتب میں اس نسل کا کوئی ذِکرنہیں اور نہ ہی بعد کے نسابین نے اِن کا ذِکر کیا ہے۔[۳]

بیت ثانی محمد الصبیب بن عبیداللہ الثالث:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ حسین نعجہ ان کی اولاد کو بنونعجہ کہتے تھے اور بقول رازی

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۲۸۸ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۰۲ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۰۴

آپ کی عقب کوفہ موصل اور نصیبین میں تھی اور ان میں اختلاف ہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ترجم بن علی بن مفضّل بن حسین نعجہ المذکور تھے جن کی اولاد بنوترجم کہلائی۔

بقول ابنِ طقطقی نسابہ اس ترجم بن علی کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔اسماعیل علم الدین،(۲)۔علی کہا جاتا ہے کہ بنوترجم علویوں کی ایک قوم ہے جو مشہد الحسین میں تھی اور تولی النقابہ تھی اور ان کی اِملاک بھی تھیں آج ان میں سے قلیل جماعت مشہد میں رہ گئی ہے اور ان پر غربت کا غلبہ تھا، جب کہ رجائی نے دو مزید فرزند لکھے ہیں(۳)۔عبداللہ،(۴)۔القاسم۔

بطن اوّل اسماعیل علم الدین بن ترجم:۔آپ خوبصورت جوان تھے۔آپ بغداد آئے اور امامیہ مذہب سیکھا پھر تجارت کے لیے شام کا رُخ کیا اور کرک میں ۶۹۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

بطن ثانی علی بن ترجم بقول ابنِ طقطقی آپ کا ایک فرزند محمد صفی الدین نقیب حائر تھے اور آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔ابی القاسم۔

اوّل احمد بن محمد صفی الدین:۔آپ جلیل کریم اور وجیہ تھے آپ کا ایک فرزند تھا، جس کا نام عقیل اور وہ نقیب حائر تھا اس کی اولاد بھی تھی۔

دوئم ابوالقاسم بن محمد صفی الدین:۔آپ کی تین اولادیں تھیں (۱)۔نجم الدین ابومحمد ہبت اللہ نقیب حائر(۲)۔شمس الدین ابوعبداللہ محمد آپ کی اولاد تھی(۳)۔تاج الدین ابوحسین۔[۱]

بیت ثالث ابوحسن علی قتیل لصوص بن عبیداللہ ثالث:۔مروزی نے آپ کو ابوحسن علی خامس تحریر کیا ہے کیونکہ آپ اپنے شجرے میں پانچویں علی ہیں۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبیداللہ الرابع،(۲)۔ابوالقاسم حسین الاسود،(۳)۔ابومحمد حسن عزی۔

بطن اوّل عبیداللہ الرابع بن ابوحسن علی قتیل لصوص:۔آپ کی اولاد میں بھی تین فرزند تھے(۱)۔ابوالحسن علی صاحب شامہ قاضی بالرملہ،(۲)۔ابو عبداللہ محمد ازرق بالکوفہ،(۳)۔ابوالقاسم ابراہیم لقب ''ابنِ فدان'' آپ کی عقب کثیر تھی۔

اوّل ابوالقاسم ابراہیم بن عبیداللہ رابع:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوعلی عبداللہ،(۲)۔ابومحمد علی۔

دوئم ابوالحسن علی صاحب شامہ بن عبیداللہ رابع:۔بقول عمری آپ کی اولاد سے شام میں اجلا متقدمون تھے جن میں(۱)۔نسیب الدولہ رملہ میں فوت ہوئے،(۲)۔اَثیر الدولہ والیٔ بیت المقدس اور ان کی اور ان کے بھائیوں کی بقیہ آج تک ہے اور ابنِ عنبہ نے (۳)۔حسین بھی تحریر کیا ہے جس کا فرزند ابی تراب حیدر تھا۔[۲]

بطن ثانی ابوالقاسم حسین اسود بن ابوحسن علی لصوص:۔ابنِ عنبہ نے آپ کا لقب صندلا تحریر کیا ہے اور قاسما بھی کیا۔ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔محمد تحریر کیا ہے جس کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ اثیر الدولہ صدیق عمری ابومنصور محمد بن حسین بن محمد المذکور تھے۔

بطن ثالث ابومحمد حسن عزیٰ بن ابوحسن علی قتیل لصوص:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ابوحسن محمد اعقاب بالکوفہ،(۲)۔حمزہ شقشق اولاد قلیل تھی،(۳)۔ابوالطیب محمد عقب بالکوفہ،(۴)۔ابوالفتح محمد کہا جاتا ہے۔عقب تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انقرض ہو گئے۔

اوّل حمزہ بن ابومحمد حسن عزی:۔آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنوشقشق کہلائی۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔مفضّل، (۲)۔محمد۔

پہلی شاخ میں محمد بن ابوالقاسم حمزہ:۔بقول سیّد رجائی آپ کی اولاد سے علی شرف الدین بن علی بن احمد بن محمد بن ہبت اللہ بن حسین بن معمر بن محمد المذکور تھے۔یہ علی شرف الدین ۷۰۵ ہجری میں کرمان میں داخل ہوئے۔

دوسری شاخ میں مفضّل بن ابوالقاسم حمزہ:۔آپ کی اولاد سے عمار بن مفضّل بن حسن بن جعفر بن مفضّل المذکور تھے۔آپ کے دوفرزند تھے

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص۲۹۰۔۲۸۹ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۴۰۴،عمدۃ الطالب،ص۳۲۳

(۱)۔مفضّل، (۲)۔ابو یحییٰ شمس الدین علی۔

ان میں ابو یحییٰ شمس الدین علی بن عمار بن مفضّل:۔کی اولاد سے محقق باحث انساب العلویہ سیّد عبدالرحمان عزی اعرجی حسینی کویتی بن نبیل بن محمد بن محمود بن عبدالقادر بن محمود بن سلیمان بن احمد بن حبار بن عواد بن مشعل بن عبید بن سراج الدین بن محمد السرحان بن عثمان بن الولی الصالح محمد بیطار (مدفن داقوق کرکوک عراق) بن باقر المعروف بیریج بن علی الازغب المعروف اصغر بن ابوالعباس نصیرالدین بن ابوعلی شهاب الدین (آپ کو ۸۰۲ ہجری میں تیمورلنگ کی فوج نے شہید کیا آپ عراق ایران کی سرحد پر دفن ہیں) بن ابو یحییٰ شمس الدین علی المذکور۔[۱]

## ۱۸۹۔نسل ابوحسین محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث بن ابوحسن علی بن عبیداللہ ثانی

آپ کا لقب اشتر اس لیے تھا کہ غلام فدان زیدی نے آپ کے چہرے پر ضرب لگائی۔ آپ کی تعریف ابوالطیب نے ایک قصیدے میں اپنے دیوان کے شروع میں کی ہے۔ رازی اور مروزی نے آپ محمد المصہرج لکھا ہے بقول عمری آپ کی اولاد کثیر تھی، جس میں بیٹے اور بیٹیاں شامل ہیں جن کے پاس کوفہ کی اِملاک تھیں حتیٰ کہ لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی ''السماء للّٰه و الارض بنی عبیداللّٰه'' یعنی آسمان اللہ کا ہے اور زمین بنی عبیداللہ کی ہے کیونکہ آپ کی اولاد کا اثر و نفوذ کوفہ پر اس قدر تھا کہ یہ کوفے کی ہر چیز پر غالب تھے بقول ابوطالب مروزی آپ کے بارہ فرزند تھے جن میں سے آٹھ کی اولاد جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ نے بھی آٹھ فرزندان کا ذِکر کیا ہے۔

(۱)۔ابوعلی محمد امیر نقیب، (۲)۔ابوالطیب حسن آپ کی اولاد قلیل تھی، (۳)۔ابومحمد عبیداللہ رابع، (۴)۔ابوالقاسم حمزہ بقول ابنِ عنبہ آپ کا لقب شوصہ تھا، (۵)۔ابوعباس احمد البن۔ آپ کی اولاد کثیر تعداد میں کوفہ، رملہ میں رہی، (۶)۔ابوالفرج محمد، (۷)۔ابوالمرجیٰ محمد۔ آپ کی عقب قلیل تھی (۸)۔ابوالفتح محمد آپ کی اعقاب بھی تھی۔

بیت اوّل ابوطیب حسن بن ابوحسین محمد اشتر:۔ مروزی اور رازی نے آپ کی اولاد کا قلیل ہونا تحریر کیا ہے بقول ابنِ عنبہ کہ الشیخ ابوحسن عمری کا قول ہے کہ مجھے محمد بن مسلم بن عبیداللہ نے کہا کہ میرے چچا حمام میں پھولوں والے پانی سے غسل کرتے ہیں۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی طاہر احمد سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی حسن محمد غرام تھا جس کی اولاد بنوغرام کہلائی اور بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوطاہر احمد اخن، (۲)۔ابوالقاسم ہبت اللہ۔

بطن اوّل ابوطاہر احمد اخن بن ابی حسن محمد غرام بن احمد:۔ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند (۱)۔محمد تھا جب کہ سیّد رجائی نے دوسرا فرزند، (۲)۔علی بھی تحریر کیا ہے۔

اوّل علی بن ابوطاہر احمد اخن:۔کی اولاد سے محمد شمس الدین بن علی تاج الدین بن ابی عبداللہ بن حیدر بن علی المذکور تھے۔ آپ کی سیاہ رنگت تھی اور یہ گھر نقابہ مشہد الغروی سے تھا۔

دوئم محمد بن ابوطاہر احمد اخن:۔کی اولاد سے ابوالمعالی احمد بن محمد بن احمد بن محمد المذکور تھے اور آپ کی اعقاب میں بقول ابنِ عنبہ تین فرزند تھے (۱)۔عیاش بدر الشرف، (۲)۔ابوالفتح محمد غشم، (۳)۔احمد معیوف اور ان کی بقیہ غری میں ہے۔

بیت ثانی:۔ابوالقاسم حمزہ بن ابوحسین محمد اشتر، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔احمد، (۲)۔ابوطالب حسن۔

بطن اوّل احمد بن ابوالقاسم حمزہ:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ مہنا بن ابی الفرج محمد بن احمد المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوطالب حسن بن ابوالقاسم حمزہ:۔آپ کی اولاد سے عبیداللہ عتیق بن ابوالفتح محمد بن ابوطالب حسن المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں دو

۱۔وثائق السیّد یاسین علی حسین عزی اعرجی، المشجر الجامع السادہ عزی از سیّد عبدالغنی

فرزند تھے(۱)۔ابوالمکارم حمزہ،(۲)۔ابوحسن علی اوران دونوں کی والدہ اُمِ ہانی عریضیہ مکانسیہ تھیں۔

بیت ثالث عبیداللہ رابع بن ابوحسین محمد الاشتر:۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔عبیداللہ الربع دو ہیں ایک عبیداللہ رابع بن ابوحسن علی لصوص بن عبیداللہ ثالث اور دوسرا عبیداللہ رابع بن ابوحسین محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث اور یہ دونوں حضرات آپس میں چچازاد تھے۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کے عقب میں ایک جماعت تھی پھر ان میں سے کچھ انقرض ہو گئے اور آپ کے معروف فرزند تین تھے(۱)۔ابوعشائر محمد جن کی بقیہ حلہ اور سوراء میں مصروف تھی(۲)۔ابومنصور یحییٰ،(۳)۔یوسف جدابی الفقیہ الحارث بن البواب۔

بطن اوّل یوسف بن عبیداللہ الرابع:۔ آپ کی اولاد سے ابی الفتوح احمد بن مبارک بن محمد الفقیہ بن ابی محمد حسن بن ابی حارث علی بن احمد بن عبداللہ بن یوسف المذکور آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔علی۔

اوّل حسین بن ابی الفتوح احمد:۔کا ایک فرزند احمد القطب تھا۔

دوئم علی بن ابی الفتوح احمد:۔ کی اولاد سے محمد بدرالدین ضریر خطیب مقابر القریش تھے۔ آپ کی والدہ خدیجہ بنتِ عماد الدین مہدی بن وزیر نصیرالدین ناصر بن مہدی حسنی تھیں۔

بطن ثانی ابی عشائر محمد بن عبیداللہ رابع:۔ کی اولاد سے ابی البرکات بن ابی الفتوح بن محمد بن محمد بن علی بن ابی العشائر محمد المذکور تھے اور اس ابی البرکات کے تین فرزند تھے(۱)۔ہبت اللہ موفق الدین ساکن حلہ،(۲)۔حسین،(۳)۔محمد ان کو بیت ابی العشائر کہا گیا ان میں سے ایک قوم حلہ کے اعمال پر متصرف تھی۔

بیت رابع ابوالمرجی محمد بن ابوحسین محمد الاشتر:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔معمر۔

بطن اوّل معمر بن ابوالمرجی محمد بن محمد الاشتر:۔کی اولاد سے عیاش بن محمد بن معمر المذکور تھے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنوعیاش کہلائی۔

بیت خامس ابوالفرج محمد بن ابوحسین محمد الاشتر:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد محمد حاروج سے جاری ہوئی جو بقول ابوحسن عمری ابوالفرج محمد حاروج بن ابی الغنائم محمد بن ابی حسن علی بن ابی الفرج محمد المذکور تھے، ان کی بقیہ بغداد واسط اور کوفہ میں تھی اور ان کی اولاد سے عدنان بن علی بن محمد حاروج المذکور تھے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔معد،(۲)۔محمد۔

اوّل محمد بن عدنان کی اولاد سے ابوالفضل حسین المعروف شیبانک بن عدنان بن محمد المذکور تھے۔

دوئم معد بن عدنان کی اولاد میں ابوحسین محمد عتیق تھا۔ابوحسین محمد الاشتر کی اولاد میں یہ پانچ گھرانے وہ ہیں جن کی تعداد بہت کم ہے، جب کہ تین کی تعداد کثیر ہے، جن کا ذِکر اب ہم کریں گے اور ان سے کئی قبائل وجود میں آئے۔

## ۱۹۰۔نسل ابوعلی محمد امیر حاج نقیب بن ابوحسین محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں سیادت، ریاست اور نقابت رہی بقول ابنِ طقطقی کہ میں نے عبدالحمید بن تقی نسابہ کے خط سے نقل کیا ہے کہ آپ کوفہ کے رئیس تھے اور میں نے ان سے ہزار دینار حاصل کیے۔ابنِ طقطقی کہتے ہیں یہ(یہ ممکن نہیں لگتا) یہ تحریر عبدالحمید نسابہ کی ہے اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔ایک دن میں آپ چوبیس گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے آپ امیر حج تھے اور یہ عہدہ آپ کے پاس ۱۴ سال رہا۔[۱]

ابنِ عنبہ اور عمری نے آپ کے دو پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابوالعلا مسلم احول امیر حاج،(۲)۔ابوعبداللہ احمد امیر حاج اور عمری نے آپ کو نقیب بھی تحریر کیا ہے، جب کہ مروزی اور رازی نے دو مزید پسران بھی لکھے ہیں،(۳)۔ابوجعفر محمد،(۴)۔ابوحسن ابراہیم۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۲۹۹۔۲۹۰

بیت اوّل ابوعبداللہ احمد نقیب بن ابوعلی محمد امیر حاج:۔ آپ ابی احمد حسین موسوی کی نیابت میں تیرہ حجوں کے امیر رہے اور ولی نقابۃ الطالبین کوفہ رہے اور یہ عہدہ آپ کے پاس تاحیات رہا اور آپ کی وفات ۳۸۹ ہجری کو ہوئی اس دوران آپ کے بھائی ابوعلاء مسلم کا قتل بھی ہوا بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوحسین زید، (۲)۔ابوالغنائم معمر، (۳)۔ابوحسن علی۔

جب کہ ابنِ طقطقی نے ابوالغنائم معمر کو ابوحسین معمر تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل ابوحسین زید بن ابوعبداللہ احمد نقیب:۔ آپ کا لقب ضیاء الدین تھا اور آپ کی والدہ زین الشرف بنتِ احمد بن علی غزنوی تھیں۔ آپ کوفے کے حاکم اور رئیس تھے۔ آپ کی اولاد سے موصل کے نقباء تھے آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی البرکات نقیب موصل تھے۔ آپ کی اولاد سے ابی طاہر محمد نقیب کمال الشرف لقب ''رطیبہ'' تھا اور ان کے آگے دو فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم علی شہاب الدین نقیب نصیبین، (۲)۔ابوعبداللہ زید ضیاء الدین نقیب موصل۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی نقیب نصیبین بن ابی طاہر محمد نقیب:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوطاہر محمد شہاب الدین زاہد تولی نقابہ نصیبین ۵۹ سال تک یہ عہدہ آپ کے پاس رہا، (۲)۔ابوالقاسم نظام الدین السیّد الفاضل بقول ابنِ عنبہ شیخ رضی الدین ابنِ قتادہ حسنی نے انھیں کتاب المجدی اور مشجرات سیّد عمری پڑھ کر سنائے۔ یہ گھرانہ قدیم زمانے سے آج تک اہلِ ریاست رہا ہے بقول شیخ تاج الدین ابنِ معیہ کہ ابنِ مرتضٰی نے ان پر طعن کیا ہے اور یہ طعن بغض اور حسد پر مبنی ہے ان کا نسب درست ہے جس پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

بطن ثانی ابوعبداللہ زید ضیاء الدین نقیب موصل بن ابی طاہر محمد نقیب:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند ابومنصور محمد شرف الدین لکھا ہے جو کہ موصل میں وزیر تھا اور اس کی وفات ۶۶۰ ہجری میں ہوئی جب کہ رجائی نے دوسرا فرزند، (۲)۔ابوجعفر احمد نقیب موصل بھی تحریر کیا ہے جو شاعر اور عالم فاضل تھا اور اس کے آگے تین فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح محی الدین محمد، (۲)۔ابوالقاسم مرتضٰی نصیرالدین، (۳)۔ابوطالب معمر جلال الدین نقیب۔

اوّل ابومنصور محمد شرف الدین وزیر بن ابوعبداللہ زید ضیاء الدین:۔ آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ زید، (۲)۔عبدالمطلب، (۳)۔ابوالفتوح حیدر، (۴)۔ابوطاہر محمد دفن مشہد النقطہ، (۵)۔علی عزالدین، (۶)۔ابوقاسم المرتضٰی نقیب موصل ان میں عبدالمطلب کو چھوڑ کر باقی حضرات کا ذِکر بحرالانساب از ابنِ عمیدالدین میں بھی موجود ہے۔

پہلی شاخ میں ابوعبداللہ زید بن ابومنصور محمد الوزیر:۔ کی اولاد میں بقول ابنِ عمید الدین نسابہ نجفی چار فرزند تھے(۱)۔ابوعباس احمد، (۲)۔علی عزالدین، (۳)۔محمد مجدالدین، (۴)۔زید العمر۔

ان میں ابوعباس احمد بن ابوعبداللہ زید:۔ ابنِ عمید الدین کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے(۱)۔احمد، (۲)۔ابوعبداللہ محمد ضیاء الدین نقیب موصل، (۳)۔احمد جب کہ رجائی نے اس کا نام تاج الدین حسن لکھا ہے۔

دوسری شاخ میں ابوالقاسم مرتضےٰ بن ابی منصور محمد الوزیر:۔ بقول سیّد ابنِ عمید الدین نجفی آپ نقابت میں اپنے والد محترم کے نائب تھے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبدالمطلب جس کی اولاد میں ثابت اور محمد ابنان مرتضٰی بن عبدالمطلب المذکور تھے، (۲)۔حسن بن ابوالقاسم مرتضٰی آپ کی اولاد سے عبدالمطلب بن ابراہیم بن حسن المذکور تھے، جن کے دو فرزند تھے(۱)۔ابی عبداللہ، (۲)۔احمد۔

تیسری شاخ میں ابوالفتوح حیدر بن ابی منصور محمد الوزیر:۔ کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد نقیب موصل، جس کے دو فرزند حسن اور ابراہیم تھے، (۲)۔عبدالحمید جس کا ایک فرزند حسین تھا۔

بیت ثانی ابوالحسن علی بن ابوعبداللہ احمد نقیب:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ احمد عرش سے جاری ہوئی جس کی اولاد بنوعرش کہلائی ابنِ عمید الدین نجفی اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی کا ذِکر کیا ہے، جس کے دو فرزند تھے(۱)۔ابونصر محمد، (۲)۔ابوالفضائل محمد۔

بطن اوّل ابی نصر محمد بن علی بن احمد عرش:۔ کی اولاد سے علی الفاخر بن اسعد بن ابی نصر محمد المذ کور تھے جن کی اولاد آل فاخر کہلوائی۔ اور یہ لوگ سوراء میں تھے۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمد نسابہ بن حسین بن محمد بن محسن بن عبدالجبار بن اسماعیل بن علی الفاخر المذ کور تھے، بقول طہرانی آپ سادات جنابذیہ میں سے تھے۔ آپ نجف الاشرف میں ساکن تھے۔ آپ کی وفات ۱۱۸۰ ہجری کے لگ بھگ ہوئی آپ کا ایک فرزند سیّد حسین تھا جس کے آگے تین فرزند تھے (۱)۔سیّد محمد علی، (۲)۔سیّد سلیمان، (۳)۔سیّد عباس۔[۱]

بطن ثانی ابوالفضائل محمد بن علی بن احمد عرش:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد بقول ابنِ عمید الدین نجفی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔المجد جس کی اولاد آل مجد کہلائی، (۲)۔ابومحمد حسن۔

اوّل مجد بن حسین بن ابوالفضائل محمد:۔ کی اولاد سے علی بن ابی عبداللہ بن مجد المذ کور تھے اور ان کے آگے دو فرزند تھے (۱)۔ابی حسین، (۲)۔محمد۔

دوئم ابومحمد حسن بن حسین بن ابوالفضائل محمد:۔ کی اولاد سے ایک فرزند محمد تھے، جن کے تین فرزند تھے (۱)۔عمر، (۲)۔حسن، (۳)۔محمد۔[۲]

بیت ثالث ابوحسین معمر بن ابوعبداللہ احمد نقیب:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی علی محمد نقیب کوفہ تھا جس کی والدہ دُختر ابی الفتح بن عمر زیدی حسینی تھیں۔ آپ سیّد جلیل اور نقیب بنی السور مشہد امیر المومنین تھے۔ آپ نے روضہ پر آٹھ ہزار طلائی سکے صرف کیے آپ کی وفات ۴۶۵ ہجری میں ہوئی۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوحسین محمد نقیب کوفہ، (۲)۔ابوالغنائم معمر بقول ابنِ عنبہ آپ ولی نقابہ الطالبیین ۴۵۰ ہجری میں تھے اور یہ زمانہ قائم باللہ کا تھا اور ایام ناصر میں آپ کی اولاد کثیر تھی جو کہ بنی طاہر سے معروف تھی اور انقرض ہوئی۔[۳]

لیکن محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی حسینی نے ان کی اعقاب کا کچھ ذِکر کیا ہے۔

بطن اوّل ابوالغنائم معمر بن بن ابی محمد علی بن ابوحسین معمر:۔محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی کے بقول آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوالفتوح حیدر امیر حاج بغداد ۴۹۰ تک تولی نقابہ رہے۔ آپ کی وفات ۵۱۲ ہجری میں ہوئی، (۲)۔ابوحسن علی مجد الدین۔

اوّل ابوحسن علی مجد الدین بن ابوالغنائم معمر:۔ کی اولاد میں بھی دو ہی فرزند تھے (۱)۔ابوعبداللہ احمد طاہر، (۲)۔ابوحسین عبیداللہ اور محمد بن احمد ابن عمید الدین نے آپ کا ذِکر نہیں کیا۔ ان میں ابوعبداللہ احمد طاہر بن ابوحسن علی مجد الدین:۔ کی اولاد میں ابنِ عمید الدین نجفی نے دو پسران کا ذِکر کیا ہے (۱)۔ابوطالب عبداللہ تاج الدولہ، (۲)۔محمد۔

ابوطالب تاج الدولہ عبداللہ بن ابوعبداللہ احمد کی وفات ۵۸۱ ہجری میں ہوئی، آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوالفضل محمد نقیب النقباء، (۲)۔علی المؤید آپ کی اولاد سے احمد بن معمر بن محمد بن معمر بن حیدر بن علی المؤید المذ کور تھے۔

## ۱۹۱۔نسل ابوالعلاء مسلم بن ابوعلی محمد امیر حاج بن ابوحسین محمد الاشتر

ابنِ عنبہ نے آپ کے آٹھ پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ابومسلم عمار، (۲)۔ابوعبداللہ احمد، (۳)۔ابوالغنائم محمد، (۴)۔مہنا، (۵)۔باقی، (۶)۔علی المعروف باابن مصابیح، (۷)۔ابوالازہر مبارک، (۸)۔ابوعلی عمر مختار امیر حاج اور سیّد رجائی نے، (۹)۔محسد کا ذِکر بھی کیا ہے۔

بیت اوّل ابومسلم عمار بن ابوالعلاء مسلم:۔محمد بن احمد بن عمید الدین نے آپ کی اولاد میں تین فرزند لکھے ہیں (۱)۔سیار، (۲)۔مسلم، (۳)۔احمد، رجائی نے سیار کا ذِکر نہیں کیا اور ابنِ عنبہ نے صرف مسلم کا ذِکر کیا ہے۔

بطن اوّل احمد بن ابومسلم عمار:۔ بقول رجائی آپ کی اولاد سے ابی الفواس عمار بن احمد بن عمار بن احمد المذ کور تھے۔

بطن ثانی مسلم بن ابومسلم عمار:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابومسلم ابراہیم بن محمد شبانہ بن تمام بن علی بن تمام بن مسلم المذ کور تھے جو شام

۱۔الکوکب المنتشرہ، ص ۶۴۳۔۶۴۴ ۲۔بحرالانساب از محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی، ص ۱۵۱ ۳۔عمدۃ الطالب، ص ۳۲۹

چلے گئے اور جبل عامل میں رہائش اختیار کی ان کی اولاد وہیں ہے۔

بیت ثانی ابوطاہر مہنا بن ابوالعلاء مسلم:۔ آپ کی اولاد سے ابوالفضل جمال الدین احمد شیخ نسابہ عالم بن ابومعالی محمد بن ابی حسن مہنا بن علی بن مہنا بن ابی علی حسن بن محمد بن مسلم بن ابوطاہر مہنا المذکور تھے۔ آپ نسابہ تھے اور آپ کی کتاب التذکرۃ المطاہرہ مکتبہ مرعشی نجفی سے چھپ چکی ہے۔ آپ کی اولاد سے نجف اشرف میں ہمارے دوست سیّد ابوعلی مجید بن سیّد مہاوش بن روضان ہیں جو عالمِ دین ہیں۔

بیت ثالث باقی بن ابوالعلاء مسلم:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بلادِ عجم چلی گئی اور محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی نے بھی یہی لکھا ہے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسن تھا جو کوفہ سے بیہق چلا گیا اور وہ سیّد اجل نقیب عماد الدین یحیٰی بن ہبت اللہ کی خدمت میں تھا۔ اس حسن بن باقی کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔زید، (۲)۔علی آپ قاضی تھے اور ناحیہ طرثیت میں قضاوت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ آپ کا قتل ۵۴۶ ہجری میں ہوا، (۳)۔ابوالبرکات۔

بطن اوّل زید بن حسن بن باقی:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔محمد آپ کا قتل ترمقان میں ۵۳۹ ہجری میں ہوا، (۲)۔حسین، (۳)۔علی اعور، (۴)۔ابوالمعالی۔

بطن ثانی علی القاضی بن حسن بن باقی:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالمعالی، (۲)۔محمد بیت رابع علی مصابیح بن ابوالعلاء مسلم:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنومصابیح کہلائی، جن میں سے ایک جماعت مطار آباد اور کوفہ میں آباد ہے۔

سیّد محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی نسابہ نے آپ کی اعقاب میں علی بن المبارک بن علی المصابیح کا ذِکر کیا ہے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔حمزہ آپ کا ایک فرزند حسین تھا جس کے چار بیٹے تھے علی، احمد، عبداللہ، محمد، (۲)۔محمد کے دو فرزند تھے حمزہ اور حسین اس حسین بن حمزہ کی اولاد سے ابوطالب حسین بن علی بن حسین المذکور تھے۔

بیت خامس ابوالازہر مبارک بن ابوالعلاء مسلم:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب مصر میں ہے اور سیّد رجائی نے آپ کے تین فرزند لکھے ہیں (۱)۔ابومنصور محمد، (۲)۔ابوالفتوح۔ ان دونوں کی والدہ طبریہ کی عام خاتون تھیں، (۳)۔ابوالکرم جواد۔

بیت سادس ابوعبداللہ احمد بن ابولعلاء مسلم:۔ آپ کی اولاد سے حماد بن مسلم بن ابوعبداللہ احمد المذکور تھے اور ان کی اولاد سے بقول محمد بن احمد بن عمید الدین نجفی ناصر بن محمد بن حماد بن بن علی بن حماد المذکور تھے اور آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔علی (۲)۔جعفر، (۳)۔یوسف آپ مشہد الغروی میں رہتے تھے۔ عالم فاضل ادیب اور فقیہ تھے۔ آپ کی اولاد میں دُختران تھیں۔

بیت سابع محسد بن ابوالعلاء مسلم:۔ آپ کی اولاد علی بن ہندی بن محسد المذکور سے جاری ہوئی آپ کی اولاد میں دو رجال تھے(۱)۔قاسم، (۲)۔ابوجعفر محمد نجم الدین۔

بطن اوّل قاسم بن علی کا ایک فرزند علی نجم الدین تھا اور آپ کا ایک فرزند معمر رضی الدین تھا بقول ابن طقطقی نسابہ آپ کی والدہ دُختر دربی عائشہ تھیں جو کہ شیخ اور عوام الناس میں محبوب تھے اور وہ میرے والد کے دوست تھے۔[۱]

بطن ثانی ابوجعفر محمد نجم الدین بن علی بن ہندی:۔ آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔ابوالفضل، (۲)۔ابومنصور، (۳)۔ابوجعفر۔

اوّل ابوجعفر بن محمد نجم الدین:۔ کی اولاد سے ایک فرزند محمد نصر الدین تھے۔ تولی النقابہ مقابر القریش تھے اور یہ عہد ابنِ جوینی کا تھا، پھر معزول ہوئے اور حلہ میں مقیم ہوئے آپ پر غربت کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ کا ایک فرزند عبداللہ تھا۔

دوئم ابوالفضل بن محمد نجم الدین:۔ آپ کا ایک فرزند ابی جعفر نجم الدین صاحب نقیب الطاہر تھا۔

بیت ثامن:۔ ابوالغنائم محمد بن ابی العلا مسلم:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے ہندی بن مسلم بن محمد المذکور تھے اور الشیخ عبدالحمید بن تقی حسینی

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۱

نے ذِکر کیا ہے کہ ان کی عقب حلہ اور بغداد میں رہی جن میں نصیر الدین محمد بن ابی جعفر محمد بن الھمام محمد بن علی بن ہندی المذکور تھے۔

میرے خیال سے محسد بن مسلم اور ابوالغنائم محمد بن مسلم کی اولاد میں نسابین کو اشتباہ ہوا ہے یہ دونوں ایک ہی ہیں اور بیان الگ الگ ہو گئے۔

## ۱۹۲۔نسل ابوعلی عمر المختار بن ابی العلاء مسلم بن ابوعلی امیر حاج محمد نقیب

صاحب اصیلی کے بقول آپ نقیب کوفہ تھے اور یہ گھرانہ آپ کے نام سے بنی مختار مشہور ہوا بقول ابوطالب مروزی نسابہ بنومختار ذوالمال وحشمت و جاہ تھی جن کے پاس کثرت سے مال اور وجاہت تھی اور میں نے بغداد میں سنا کہ کوفہ کے عوام ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ''السماء للجبار والارض لبنی المختار'' آسمان خدا ہے اور زمین بنی مختار کی ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالفضائل عبداللہ سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوعبداللہ احمد آپ کا ایک فرزند ابی حبیبہ عمر تھا جس کی اولاد بنی ابی حبیبہ کہلائی (۲)۔ابونزار عدنان۔

اس ابی نزار عدنان بن ابوالفضائل عبداللہ کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے(۱)۔عزیز الدین معمر بقول ابن عنبہ آپ انقرض ہوئے (۲)۔ابی جعفر محمد عمید الدین نقیب کوفہ، پھر ابی جعفر محمد عمید الدین بن ابی نزار عدنان کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ دو فرزند تھے(۱)۔شمس الدین ابوالقاسم علی نقیب الشاعر فاضل کوفہ، (۲)۔ابوجعفر محمد فخر الدین نقیب النقباء اطروش جب کہ سیّد مروزی نسابہ نے تیسرا فرزند،(۳)۔ابوہاشم جمال الدین جعفر نقیب حائر بھی تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد فخر الدین نقیب بن ابی جعفر عمید الدین نقیب کوفہ:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد مجد الدین، (۲)۔ابوطالب۔

اور ابوعبداللہ محمد بن محمد فخر الدین:۔ کی اولاد سے ابی عبداللہ محمد بن ابوجعفر محمد بن ابوعبداللہ محمد المذکور تھے۔ آپ کی رہائش کوفہ کی تھی جہاں آپ کی اولاد تھی یہ رجائی کا بیان ہے جو دورِ جدید کا نسابہ ہے اور میرے خیال سے یہ نسل ختم ہوگئی ہوگی، کیونکہ کسی جگہ اس کا ذِکر نہیں دیکھا مہدی رجائی دورِ جدید کا نسابہ ہونے کے باوجود ان پر کچھ خاص تحریر نہ کرسکا۔ واللہ اعلم۔

بیت ثانی شمس الدین ابوالقاسم علی بن ابی جعفر محمد عمید الدین بن ابونزار عدنان:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند تاج الدین ابوعلی حسن سے جاری ہوئی جو کہ معارض الجیش مستنصر باللہ تھے اور نقیب تھے کہا جاتا ہے کہ آپ کی وفات ۶۴۷ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔بہاء الدین داؤد، (۲)۔ابی القاسم شمس الدین علی، آپ بنی عباس کی دورِ خلافت میں آخری نقیب تھے۔

بطن اوّل ابی القاسم شمس الدین علی بن تاج الدین ابوعلی حسن:۔ آپ بنی عباس کے عہد میں آخری نقیب تھے۔آپ کے ایک فرزند تھے سیّد ابوالحارث عبدالمطلب عمید الدین عبیدلی مختاری آپ کی والدہ ترکی سے تھیں۔ آپ کی وفات ۷۰۶ یا ۷۰۷ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا ابی نصر ابراہیم جلال الدین اوّل نقیب النقباء تھا آپ کی والدہ عزالنساء بنتِ بہاء الدین داؤد تھیں۔

آپ کی اولاد سے سیّد ابوالقاسم علی بن عبدالمطلب عمید الدین بن ابی نصر ابراہیم جلال الدین اوّل المذکور تھے آپ شاہ رخ میرزا کے عہد میں نجفِ اشرف سے سبزوار آئے اور یہاں پر ہی آپ کی اولاد ہوئی، بقول میر سیّد محمد قاسم سبزواری نسابہ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔

(۱)۔شرف الدین محمد، (۲)۔زین العابدین، (۳)۔شریف الدین برکہ، (۴)۔ابراہیم جلال الدین نقیب۔[۱]

اوّل ابراہیم جلال الدین نقیب بن ابوالقاسم علی ساکن سبزوار:۔ آپ کی اولاد سے آیت اللہ العظمیٰ سیّد محمود شاہرودی حسینی بن علی بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن میرزا ابراہیم بن محمد تقی (قدم گاہ سے بسطام گئے) بن ابوحسن بن شاہ حسین بن محمد تقی بن علی (جد سادات بسطام) بن نعمت اللہ نظام الدین بن شرف الدین محمد بن جلال الدین ابراہیم بن نظام الدین حسن بن ابراہیم جلال الدین نقیب المذکور جب کہ نظام الدین حسن بن ابراہیم جلال الدین نقیب کے دوسرے فرزند نسابہ میر محمد قاسم سبزواری تھے۔

---

۱۔رسالہ اسدیہ،ص ۸۹

دوئم زین العابدین بن ابوالقاسم علی ساکن سبزوار:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا کہا جاتا ہے کہ اس کی اولاد تھی مگر کسی نے اس کی اولاد تحریر نہ کی واللہ اعلم۔

سوئم شریف الدین برکہ بن ابوالقاسم علی ساکن سبزوار:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔القاسم جلال الدین درج،(۲)۔علاء الدین نقیب بلخ، (۳)۔عبداللہ شہاب الدین نقیب بلخ ان حضرات کی اولاد بھی کسی نے تحریر نہ کی بقول صاحب سراج الانساب شریف الدین برکہ سلطان حسین مرزا کے عہد میں سبزوار سے بلخ گئے اور سلطان نے ان کو تولیت آستانہ مزار شریف اور نقابت دی۔

## ۱۹۳۔نسل شرف الدین محمد بن ابوالقاسم علی ساکن سبزوار بن محمد المطلب عبدالدین

بقول میر محمد قاسم عبیدلی سبزواری نسابہ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔شمس الدین علی نقیب،(۲)۔نظام الدین عبدالحمید، (۳)۔ناصرالدین احمد۔

بیت اوّل ناصرالدین احمد بن شرف الدین محمد:۔ بقول صاحب سراج الانساب آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔شرف الدین محمد، (۲)۔شمس الدین علی اکبر ان میں شرف الدین محمد درج تھے۔

بطن اوّل سیّد شمس الدین علی اکبر بن ناصرالدین احمد:۔ بقول سیّد محمد بن احمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد تاج الدین علی سے جاری ہوئی اور بقول سیّد فاضل علی موسوی آپ کی شادی دُختر سیّد شاہ نعمت اللہ ولی سے ہوئی آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد مہدی سبزواری نائنی مختاری تھے۔نائن اصفہان کے قریب ایک قصبہ ہے۔اس سیّد مہدی سبزواری کی اولاد سے سیّد علی بن محمد باقر بن محمد اسماعیل بن ابی صالح بن عبدالرزاق بن ابی معالی محمد بن عبدالرضا بن محمد بن سیّد مہدی سبزواری المذکور تھے۔ آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد حسن مدرس،(۲)۔سیّد محمد باقر، (۳)۔سیّد حسین۔

بیت ثانی شمس الدین علی نقیب رابع بن شرف الدین محمد:۔ بقول سیّد محمد بن احمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی آپ کے پانچ پسران تھے(۱)۔نظام الدین احمد، جن کی دُختران تھیں۔(۲)۔جلال الدین قاسم،(۳)۔نعیم الدین نعمت اللہ، (۴)۔شرف الدین محمد، (۵)۔رفیع الدین حسن آپ دارج تھے۔

سیّد فاضل علی موسوی نے چھیواں فرزند حسین سبزواری تحریر کیا ہے جس کی اولاد سادات جلالی کشمیر عراق ہے مگر میر محمد قاسم سبزواری نے الاسدیہ اور ان کے اُستاد سیّد احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نے سراج الانساب میں سیّد حسین سبزواری کا ذِکر نہیں کیا اور یہ دونوں حضرات اس نسل کو فاضل موسوی سے بہتر جانتے تھے اور میر محمد قاسم نسابہ تو اس خاندان کے ہی ہیں۔سیّد مہدی رجائی نے اسی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا تاہم حسین ابوسعیدہ نے المشجر الوافی میں الشجرۃ الطیبہ از سیّد فاضل علی موسوی سے یہ شجرہ من وعن نقل کیا ہے۔

ہم نے سادات جلالی کشمیر کے وثائق اور قدیم مشجرات ملاحظہ نہیں کیے تاہم ان کی شہرت پائیدار اور قدیم ہے۔ فاضل علی شاہ موسوی نے بھی ان کا نسب کس ذریعے سے لکھا یہ انھوں نے تحریر نہیں کیا۔ان میں کثیر علماء ہیں جو کہ ایران و عراق میں درس و تدریس میں مصروف ہیں۔کشمیر اور گلگت میں ان کی بلدی شہرت سادات کے طور پر مضبوط ہے۔

بطن اوّل شاہ حسین سبزواری بن شمس الدین رابع بن شرف الدین محمد:۔ کہا جاتا ہے آپ اوّل تھے، جو سبزوار سے کشمیر آئے۔ آپ کی اولاد شاہ مراد ثانی بن شاہ حسین بن شاہ مراد اوّل بن شاہ حسین سبزواری المذکور سے جاری ہوئی جن کی اعقاب میں پانچ پسران تھے(۱)۔میر جلال الدین ثانی، (۲)۔احمد، (۳)۔میر حسن،(۴)۔میر حیدر شاہ آل جلالی،(۵)۔میرزا حسن۔

اوّل احمد بن شاہ مراد ثانی:۔کی اولاد سے عبداللہ بن حسین بن احمد بن حیدر بن حسن بن احمد المذکور۔

دوئم میر حسن بن شاہ مراد ثانی:۔ آپ کی اولاد سے میر محمد اور حیدر ابنان علی بن حسین بن جواد بن تقی بن بن سیف اللہ بن میر حسن المذکور میر محمد کی اولاد سے سادات روندو تھے۔

سوئم میرزا حسن بن شاہ مرادثانی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد مہدی بن سیّد حسن بن باقر بن میرزیان بن محسن بن میرزا حسن المذکور تھے۔ آپ کی اولاد سے ساداتِ گلگت اور حراموش ہیں۔

چہارم میر حیدر شاہ جلالی بن شاہ مراد ثانی:۔ آپ کی اولاد سے میر محمد وزیر کشمیری بن احمد بن میر حیدر جلالی المذکور تھے۔ آپ کے دوفرزند تھے (۱)۔سیّد مصطفیٰ، (۲)۔سیّد قاسم آپ کشمیر سے حائرالحسینی عراق چلے گئے۔

پہلی شاخ میں قاسم بن سیّد میر محمد وزیر کشمیری کی اولاد سے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد احمد شاہ، (۲)۔تقی شاہ، (۳)۔باقر شاہ، (۴)۔سیّد محمد شاہ، (۵)۔آیت اللہ سیّد حائری۔

ان میں آیت اللہ سیّد علی حائری بن سیّد قاسم:۔ کی اولاد سے (۱)۔علامہ سیّد محمد رضا، (۲)۔سیّد محمد حسین، (۳)۔حجۃ الاسلام الفاضل سیّد محمد تقی جلالی، (۴)۔سیّد محمد، (۵)۔حجۃ الاسلام سیّد محمد جواد جلالی ابنان سیّد محسن جلالی حائری بن سیّد علی حائری المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں سیّد مصطفیٰ بن سیّد میر محمد وزیر کشمیری کی اولاد صادق بن طالب شاہ بن سیّد مصطفیٰ المذکور سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔محمد شاہ، (۲)۔سلطان شاہ اور ان دونوں کی اولاد پاکستان میں آباد ہے۔

بطن ثانی جلال الدین قاسم بن شمس الدین رابع کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔کمال الدین میرزا، جس کا ایک فرزند جلال الدین قاسم تھا، (۲)۔امیر شمس الدین علی جس کے چار فرزند تھے(۱)۔نجم الدین محمود مرزا، (۲)۔سعدالدین سلطان سعود، (۳)۔میرزا بہبود، (۱)۔میرزا شاہ حسین۔[۱]

یہ میرزا شاہ حسین بن امیر شمس الدین علی بن جلال الدین قاسم بن شمس الدین رابع بن شرف الدین محمد ہوسکتا ہے۔شاہ حسین سبزواری یہی میرزا شاہ حسین ہوں ایک جیسے نام اور والدیت ہونے کی وجہ سے لکھنے والوں کو اشتباہ لاحق ہوا ہو، کیونکہ میرزا شاہ حسین کا ذِکر احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نسابہ نے کیا اور وہ اس گھرانے کے بہت قریب تھے اور اس طرح یہ نسب بالکل درست ثابت ہوتا ہے، تاہم ایسا ممکن ہے کہ سیّد فاضل موسوی نے لکھنے میں غلطی کردی ہو، کیونکہ میرزا شاہ حسین اور شاہ حسین سبزواری دونوں کی ولدیت میں شمس الدین علی کا نام ہے جو کہ اس خاندان میں کثرت سے بار بار آتا رہا ہے۔

## ۱۹۴۔نسل ابوالفتح محمد نقیب بن ابوحسین محمد الاشتر بن عبیداللہ ثالث

آپ کو بابن صخرہ بھی کہا گیا۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی طاہر عبداللہ فخرالشرف سے جاری ہوئی جو شریف مرتضیٰ موسوی کے ایام میں نقیب بغداد تھے اور ان کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔ابوبرکات محمد نقیب واسط، (۲)۔ ابوالفتح محمد نقیب الکوفہ ۔

بیت اوّل ابوبرکات محمد بن ابوطاہر عبداللہ:۔ بقول سیّد ابنِ عنبہ آپ کی اولاد چارپسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابویعلی محمد نقیب واسط، (۲)۔ابوالمعالی محمد، (۳)۔ابوالفضائل عبداللہ، (۴)۔ابوالقاسم سیف اور یہی بیان نقیب واسط مویدالدین واسطی کا بھی ہے۔

بطن اوّل ابی یعلی محمد بن ابوبرکات محمد:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ سیّد العالم سخی سری نقیب واسط مؤیدالدین عبیداللہ بن عمر بن محمد بن عبیداللہ بن عمر بن سالم بن ابی یعلی محمد المذکور تھے اور خود مویدالدین نقیب واسط نے بھی یہی نسب تحریر کیا اور کہا کہ میری اولاد میں صرف دودُختران ہیں۔[۲]

بطن ثانی ابوالمعالی محمد بن ابوبرکات محمد نقیب واسط:۔ آپ کی اولاد سے بقول مؤیدالدین نقیب واسط احمد بن مہدی بن ابی المکارم بن معد بن یحییٰ بن ابی المعالی محمد المذکور تھے۔

بطن ثالث ابوالفضائل عبداللہ بن ابوبرکات محمد نقیب واسط:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسین احمد غش سے جاری ہوئی جس کی اولاد واسط میں بنوغش کہلائی۔صاحب اصیلی نے آپ کے ایک فرزند ابی عبداللہ کا ذِکر کیا ہے، جس کی اولاد سے نصراللہ بن ابی عبداللہ بن نصراللہ بن ابی عبداللہ المذکور

۱۔سراج الانساب، ص ۱۲۶ ۲۔الثبت المصان، ص ۲۲۸

تھے، بقول صاحب اصیلی یہ شیخ حسن والمسن تھے۔ آپ کی رہائش مختارہ مدینہ اسلام میں تھی اور آپ پر غربت ظاہر تھی بقول باابن طقطقی نسابہ میں نے ان کو بار بار کئی دفعہ دیکھا ان کو باابن غش کہتے تھے آپ کی اولاد علوی خاتون سے تھی اور آج آپ کے لیے بغداد سے وظیفہ وقف ہے۔

بطن رابع ابوالقاسم سیف بن ابو برکات محمد نقیب واسط:۔ بقول ابن طقطقی نسابہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔یحییٰ، (۲)۔حمزہ۔

اوّل یحییٰ بن ابوالقاسم سیف:۔ آپ کی اولاد سے یحییٰ بن حیدر بن یحییٰ المذکور تھے۔

دوئم حمزہ بن ابوالقاسم سیف:۔ آپ کا ایک فرزند ابوالفواس صاحبِ دیوان تھا اُس کے ہاتھ میں اعمال الواسطیہ کی زمام تھی۔

## ۱۹۵۔نسل ابوالفتح محمد نقیب کوفہ بن ابی طاہر عبداللہ بن ابوالفتح محمد نقیب

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب میں چار فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر ہبت اللہ نفیس، (۲)۔عدنان، (۳)۔ابومحمد مجدالدین عمر نقیب کوفہ، (۴)۔ابوحسین محمد آپ کو احمد بھی کہا گیا۔

بیت اوّل ابی حسین محمد بن ابوالفتح نقیب کوفہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح محمد قوام الشرف،(۲)۔ابونزار عدنان، (۳)۔ابوالسعادات محمد، (۴)۔ابوعلی حسن۔

بطن اوّل ابوالفتح محمد قوام الشرف بن ابی حسین محمد:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے محمد بن حسن بن محمد بن حسن بن ابوالفتح محمد المذکور تھے۔

بطن ثانی ابونزار عدنان بن ابی حسین محمد:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے محمد بن ابی ہاشم بن ابی القاسم بن محمد بن معد بن عدنان المذکور تھے۔

بطن ثالث ابوالسعادات محمد بن ابوحسین محمد:۔ آپ کی اولاد میں ابی غنائم محمد بن ابی مکارم محمد بن ابوالسعادات محمد المذکور تھے۔

بطن رابع ابوعلی حسن بن ابوحسین محمد:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔فوارس کی عقب کوفہ اور غریٰ میں تھی،(۳)۔ابوحسن علی المعروف ''شاب'' آپ کی اولاد اِسی سے معروف تھی۔

بیت ثانی ابومحمد مجدالدین عمر نقیب کوفہ بن ابوالفتح محمد نقیب کوفہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شہاب الشرف ابو عبداللہ احمد،(۲)۔تاج الشرف ابوعلی مظفّر۔

بطن اوّل ابوعبداللہ احمد شہاب الشرف بن ابومحمد عمر:۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ابوجعفر ہبت اللہ کا ذِکر کیا ہے۔صاحب اصیلی نے ان کا نام شرف الدین بھی لکھا ہے اور کہا آپ نقیبِ کوفہ تھے جب کہ ابنِ طقطقی نے دوسرا فرزند(۲)۔ابوالحسن علی مجدالدین تحریر کیا ہے۔آپ کا ایک فرزند محمد تھا جو صاحب جاہ اور منزلت تھا۔

اوّل ابوجعفر شرف الدین ہبت اللہ بن ابوعبداللہ احمد:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے شمس الدین ناخون بن ابراہیم بن ابوجعفر شرف الدین ہبت اللہ المذکور تھے یہ علویوں میں جہالت کا شیخ تھا اور صاحبِ فتنہ وشر تھا۔

بطن ثانی تاج الشرف ابوعلی مظفّر بن ابومحمد عمر:۔ آپ کی اولاد سے سیّد العالم مجدالدین محمد بن یحییٰ بن تاج الشرف ابوعلی مظفّر المذکور آپ الطاہر جلال الدین احمد بن الفقیہ یحییٰ اور ان کے بھائیوں کے ماموں تھے۔آپ کی اولاد میں تین دُختران کی شادی تین بھائیوں تاج الدین، جلال الدین، زین الدین ابنان سیّد الفقیہ یحییٰ بن طاہر بن ابی الفضل زیدی سے ہوئی بقول ابنِ عنبہ کہ ابوعلی مظفّر انقرض ہو گئے۔[۱]

بیت ثالث عدنان بن ابوالفتح محمد نقیب کوفہ:۔ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالمکارم تھی۔آپ کا ایک فرزند معد تھا جس کے بقول ابنِ طقطقی آپ کی اولاد سے ابوحسن بن ابی حسن بن محمد بن ملد بن معد المذکور تھے۔[۲]

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۲۵ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۳۰۵

بیت رابع ابوجعفر ہبت اللہ نفیس بن ابی الفتح محمد نقیب کوفہ: ۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوحسین جعفر کمال اشرف،(۲)۔ابونزار احمد، (۳)۔شکر الاسود۔

بطن اوّل ابونزار احمد بن ابوجعفر نفیس: بقول ابنِ عنبہ آپ کی اعقاب سے ایک فرزند ابومنصور حسن المعروف ابن کوہریہ تھے جن کے اعقاب تھے۔

بطن ثانی ابوحسین جعفر کمال الشرف بن ابوجعفر ہبت اللہ نفیس: ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابی طاہر عبداللہ،(۲)۔ابوجعفر نفیس۔

بطن ثالث شکر الاسود بن ابوجعفر ہبت اللہ نفیس: ۔بقول ابنِ عنبہ شکر الاسود پر ابن مرتضیٰ نسابہ موسوی نے طعن کیا ہے اور کہا کہ شکر الاسود کی والدہ جاریہ تھی اور اُس نے اپنے آقاء کی اجازت کے بغیر ابوجعفر ہبت اللہ نفیس یعنی ان کے والد سے شادی کی تھی لیکن شیخ السیّد عبدالحمید ابنِ تقی حسینی نے ان کے نسب کو ثابت کیا اور کہا کہ ان کی والدہ کا نام سعادہ تھا اور اس میں شک نہیں سیّد عبدالحمید ان کے حال سے زیادہ باخبر تھے اور زمانے کے لحاظ سے بھی ابنِ مرتضیٰ سے زیادہ ان کے قریب تھے۔ان کی اولاد بنو کمکمہ کہلائی۔[۱]

شکر الاسود کی اولاد سے ایک فرزند ابی الفوارس طراد تھے۔آپ کی اولاد سے سیّد محمد کمونہ بن عزیز الدین حسین بن ناصر الدین محمد بن علی بن حسین بن جعفر بن ابی منصور بن ابوالفوارس طراد المذکور تھے بقول قاضی نوراللہ شوستری یہ سادات رفیع درجات کا ایک گھرانہ ہے ایک طویل عرصہ سے عراق عرب اور بالخصوص کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ان کو بنو کمونہ کہتے ہیں بنی کمونہ کے الفاظ اصل میں غلط العام کے طور پر مشہور ہوا ورنہ اصل یہ لفظ بنی کمکمہ تھا۔ ماہر انساب میر محمد قاسم سبزواری نے اپنی بعض مؤلفات میں تحریر کیا ہے۔سادات کمونہ جماعت کوفہ کے نقبائے کرام کی اولاد ہے۔قدیم زمانہ سے یہ سادات عراق عرب بالخصوص کوفہ کے سادات کی نقابت اِسی خاندان میں مرتکز رہی ان میں سیّد محمد کمونہ بہت مشہور ہوئے۔آپ کی اولاد سے نسابہ سیّد عبدالرزاق کمونہ بن حسن بن اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن مبارک بن بدرالدین بن احمد بن سیّد حسین النقیب فی عراق ۹۵۰ ہجری بن سیّد محمد کمونہ المذکور تھے۔

## ۱۹۶۔نسل ابوعباس احمد البن بن ابوحسین محمد اشتر بن عبیداللہ ثالث

بعض جگہ آپ کا لقب ثن لکھا ہے جب کہ اصیلی میں احمد التن لکھا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بنو عجیبہ کہلائی۔آپ کی اولاد مفضّل بن محمد الصالح بن احمد المذکور تھے اور ان کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ابومنصور محمد،(۲)۔عمار،(۳)۔علی،(۴)۔احمد اور ان کی ہی اولاد بنو عجیبہ کہلائی۔جو کہ ان کی والدہ تھیں اور وہ عجیبہ بنت احمد بن مسلم بن ابی علی بن اشتر تھیں۔

بیت اوّل ابومنصور محمد بن مفضّل بن محمد الصالح بن احمد البن کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔یحییٰ،(۲)۔القاسم۔

بطن اوّل قاسم بن ابومنصور محمد کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔احمد جن کی اعقاب غریٰ میں بنوامیمد کہلائی،(۲)۔علی،(۳)۔محمد۔

اوّل علی بن قاسم کی اولاد سے ابی حسین بغدادی دلال بن محمد طبیق بن علی المذکور تھے جن کی اولاد غری میں تھی۔

بطن ثانی یحییٰ بن ابومنصور محمد: ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابومنصور محمد،(۲)۔ابوجعفر محمد ان میں اوّل ابومنصور محمد بن یحییٰ: ۔کی اولاد سے حسن المقلاع بن علی بن ابومنصور محمد المذکور تھے ان کی اولاد بنو مقلاع کہلائی۔

بیت ثانی عمار بن مفضّل بن محمد الصالح بن احمد بن: ۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔طالب طریش،(۲)۔علی،(۳)۔ابوحسن محمد۔

بطن اوّل طالب طریش بن عمار بن مفضّل آپ کی اولاد میں بھی تین فرزند تھے(۱)۔محمد زماخ،(۲)۔رجب،(۳)۔علی اسود اولاد بنو اسود کہلائی۔

اوّل محمد زماخ بن طالب طریش: ۔کی اولاد میں ایک فرزند ابوعلی حسن تھا جس کی اولاد میں چھ فرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔محمد،(۳)۔علی،

۱۔عمدۃ الطالب،ص ۳۲۶

(۴)۔ابوحسین حجوج، (۵)۔رجب، (۶)۔علی اسود بقول مہدی رجائی

ان میں ابوحسین حجوج بن حسن بن محمد زماخ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔جعفر۔ان میں علی بن ابوحسین حجوج کے اولاد سے شولہ بن عیسیٰ بن احمد بن معز بن ناصر بن القاسم بن موسیٰ بن علی المذکور تھے۔

دوئم رجب بن طالب طریش بن عمار بن مفضّل:۔کی اولاد سے سیّد حبیب بن احمد بن مہدی بن محمد بن عبدالعلی بن زین الدین (اولاد آل زوین کہلائی) بن رمضان بن صافی بن عواو بن محمد بن عطیش بن حبیب اللہ بن صفی الدین بن الاشراف جلال بن موسیٰ بن علی بن حسین بن عمران الہاشمی بن ابی علی حسن بن رجب المذکور۔

آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔سیّد حسن زوین اعرجی، (۲)۔سیّد احمد زوین اعرجی نجفی۔

بطن ثانی ابوحسن محمد بن عمار بن مفضّل آپ کی اولاد سے سیّد شرف الدین بن نصراللہ بن آیت اللہ سیّد محسن الکبیر ززور بن ناصر بن منصور بن ابی الفضل موسیٰ عمادالدین نقیب بن علی بن ابوحسن محمد المذکور تھے۔آپ کے دوفرزند تھے(۱)ہاشم، (۲)۔مرتضیٰ۔

اوّل ہاشم بن شرف الدین بن نصراللہ:۔آپ کی اولاد سے سیّد صادق الفحام بن علی بن حسن بن ہاشم المذکور تھے۔آپ کی اولاد آل فحام الاعرجی ہے۔

دوئم مرتضیٰ بن شرف الدین بن نصراللہ:۔کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔محمد، (۳)۔مصطفیٰ، (۴)۔جعفر، (۵)۔حسن۔

پہلی شاخ میں علی بن مرتضیٰ کی اولاد میں چارفرزند تھے(۱)۔رحمت اللہ، (۲)۔عبداللطیف، (۳)۔کرم اللہ، (۴)۔ہدیہ اللہ۔

دوسری شاخ میں محمد بن مرتضیٰ:۔کی اولاد میں آپ کی اولاد میں احمد، جواد، جعفر، حمد، ابنان علی بن محمد بن احمد بن محمد المذکور تھے۔

تیسری شاخ میں مصطفیٰ بن مرتضیٰ بن شرف الدین:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔محمود۔

ان میں محمد بن مصطفیٰ کی اولاد سے نقیب سادات اعرجیہ حسینیہ سیّد حلیم حسن اعرجی نسابہ بن حسن بن عبدعلی بن محمد بن حسن بن سلمان بن محمد المذکور ہیں جو بغداد میں مقیم ہیں اور علم الانساب میں میرے اُستاد کے اُستاد ہیں۔

چوتھی شاخ میں جعفر بن مرتضیٰ بن شرف الدین:۔کی اولاد میں محمد، حسن، حسین ابنان علی بن محمد بن جعفر المذکور تھے۔

پانچویں شاخ میں حسن بن مرتضی بن شرف الدین:۔کی اولاد میں چارفرزند تھے(۱)۔سیّد مہدی آپ کی والدہ دُختر خناق اہلِ بغداد سے تھیں، (۲)۔سیّد محمد، (۳)۔سیّد محسن اعرجی، (۴)۔سیّد رضی اعرجی ان کی والدہ دُختر حاج محمد صفار تھیں۔یہ حضرات صاحبِ اولاد تھے۔

اوّل خاندان ان میں سیّد محسن اعرجی بن حسن بن مرتضیٰ کی اولاد میں چارفرزند تھے۔

(۱)۔سیّد محمد زاہد عابد، (۲)۔سیّد کاظم، (۳)۔سیّد حسن، (۴)۔سیّد علی۔

ان میں سیّد حسن بن سیّد محسن اعرجی کی اولاد سے رئیس قبیلہ اعرجی

سیّد فاروق محمد اعرجی بن محمد بن صادق بن مہدی بن علی بن حسن المذکور ہیں۔اس نسب کی روایت مجھ سے سیّد عبدالرحمان عزی کویتی نے بیان کی۔

دوئم خاندان سیّد راضی اعرجی بن حسن بن مرتضیٰ:۔کی اولاد میں دس فرزند تھے(۱)۔یوسف، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔حسن، (۴)۔محمد، (۵)۔محمد علی، (۶)۔جابر، (۷)۔اسماعیل، (۸)۔حیدر، (۹)۔ابراہیم، (۱۰)۔جعفر اور تین دُختران (۱)۔خزنہ، (۲)۔شریفہ، (۳)۔خاتون۔

ان حضرات کی اولاد ہے اور آج عراق میں آباد ہے جن کی اکثریت بغداد میں ہے۔ان میں جعفر بن سیّد رضی اعرجی:۔کی اولاد سے العالم الفاضل الکامل نسابہ معین الاشراف علامہ محقق سیّد جعفر اعرجی حسینی بغدادی الکاظمی بن محمد بن جعفر المذکور تھے۔آپ نے علم الانساب پر بہت جید کتب تحریر فرمائیں جن میں دِرِمنشور، مناہل الضرب فی انساب العرب، اساس الانساب الناس، قابلِ ذِکر ہیں۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد ہادی عزیزالدین سے جاری ہوئی۔

## ۱۹۷۔نسل جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین

## جدِامجد سادات حسینیہ ہمدانیہ اعرجیہ پاکستان و ہند

بقول سیّد یحییٰ نسابہ آپ کی والدہ حمادۃ بنت عبداللہ بن صفوان بن عبداللہ بن صفوان بن اُمیہ بن خلف الجحمی تھیں۔[۱]

قاسم رسی بن ابراہیم طباطبا کے بقول آپ آئمہ آل محمدﷺ سے تھے۔ آپ کو شیعہ حجۃ اللہ کہتے تھے۔ آپ بلاغت اور براعت میں زیدشہید بن امام زین العابدین کے مشابہ تھے اور وہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ کے مشابہ تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں ابوبختری وہب بن وہب کی قید میں اٹھارہ ماہ رہے اور صرف عیدوں کو باہر آئے۔[۲]

مروزی نسابہ کے بقول آپ زاہد تھے اور صرف عیدوں کے دن افطار کرتے ورنہ ہمیشہ روزے کی حالت میں رہتے۔ ابنِ عنبہ کہتے ہیں کہ آپ آئمہ زیدیہ سے تھے، پھر کہتے ہیں کہ ابومحمد قاسم رسی بن ابراہیم طباطبا کہتے ہیں آپ آئمہ آلِ محمدﷺ سے تھے۔[۳]

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابومحمد حسن، (۲)۔ابوعبداللہ حسین۔

ابی نصر بخاری کو اِشتباہ لاحق ہوا جو اُس نے تحریر کیا کہ عقیقی محمد بن جعفر بن عبیداللہ اعرج اور اسماعیل بن جعفر بن عبیداللہ اعرج سے ہیں، جب کہ عقیقی محمد اور اسماعیل ابنان جعفر صحیح بن عبداللہ عقیقی بن امام حسین الاصغر کی اولاد سے ہیں۔ ان میں بھی اسماعیل کی اولاد منقرض کہلائی ہے۔

## ۱۹۸۔نسل ابومحمد حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر

آپ سخی اور کریم تھے بقول عمری آپ کی وفات ۲۲۱ہجری میں ۳۷ سال کی عمر میں ہوئی اس حساب سے آپ کی پیدائش ۱۸۴ ہجری بنتی ہے۔

آپ کی اولاد صرف ایک فرزند سیّد ابوحسین یحییٰ عقیقی مدنی سے جاری ہوئی اور یحییٰ نسابہ کی والدہ رقیہ صالحہ بنتِ یحییٰ بن سلیمان بن حسین الاصغر تھیں۔ آپ عرب کے اصول اور فروع کو جانتے تھے اور عربوں کے نسب اور حرمین شریفین کے واقعات اور خبروں کے حافظ تھے۔

آپ عقیق مدینہ میں ۲۱۴ہجری کو پیدا ہوئے اور مکہ میں ۲۷۷ہجری کو فوت ہوئے۔ آپ کو اُم المومنین خدیجہ کبریٰ کی قبر کے پہلو میں دفن کیا گیا انھوں نے اولاد ابوطالب پر سب سے پہلی نسب کی کتاب تحریر کی۔[۴]

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں سات فرزند تھے، جن میں سے کچھ کی اولاد زیادہ اور کچھ کی کم تھی (۱)۔ابوالقاسم طاہر، (۲)۔جعفر ابوعبداللہ، (۳)۔ابوعبداللہ عباس، (۴)۔ابوحسن محمد اکبر نسابہ، (۵)۔ابواسحاق ابراہیم، (۶)۔احمد اعرج، (۷)۔ابوحسن علی۔[۵]

بیت اوّل ابوعباس عبداللہ بن ابوحسین یحییٰ نسابہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد مدینہ کے بادیہ میں تھی۔ ابن عنبہ نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔ابوحسن موسیٰ کا تذکرہ کیا ہے اور مروزیؔ کے بقول آپ کے چودہ فرزند تھے جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی اور موسیٰ کی عقب مدینہ میں تھی، (۲)۔ابوحسین محمد اعرج اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ کا نام حسن تھا بقول سیّد مروزیؔ آپ کی عقب موصل میں تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ انقرض ہوئے، (۳)۔ابوحسین یحییٰ آپ رجال الطالبین سے تھے اور بغداد میں تھے۔ آپ کی اعقاب تھی اور بقول رازیؔ آپ کی اعقاب قلیل تھی۔

بطن اوّل ابوحسن موسیٰ بن ابوعباس عبداللہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند مسلم سے جاری ہوئی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوجعفر حبیب، (۲)۔ابومہنا عبداللہ نقیب آپ کو عمری نسابہ نے مصر میں دیکھا تھا۔ بہت صاحبِ عزت اور وقار تھے۔ آپ کے کئی فرزند اور آپ کے بھائیوں کی اولاد بھی تھی اور یہ قول عمری نسابہ کا ہے۔

---

۱۔المعقبون من ولد امیر المومنین، ص ۳۶۷ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ، ص ۷۲ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۳۳۰

۴۔احسن المقال ترجمہ منتہی الاعمال، جلد دوم، ص ۱۳۴-۱۳۵ ۵۔عمدۃ الطالب فی انساب الطالبین، ص ۳۱۱

اوّل ابومہنا عبداللہ بن مسلم بن ابوحسن موسیٰ:۔ آپ کی اولاد سے سلطان نقیب مدینہ بن حسن بن عبدالملک بن ابوعلی زویب بن ابومہنا عبداللہ المذکور اور اس سلطان کے دو فرزند تھے (۱)۔حسین نقیب مدینہ، (۲)۔فارس نقیب مدینہ۔

پہلی شاخ میں حسین بن سلطان نقیب کی اولاد سے سلطان بن علی نجم الدین نقیب مدینہ بن حسین المذکور۔

دوئم ابوجعفر حبیب بن مسلم بن ابوحسن موسیٰ:۔ آپ کی اولاد سے محمد نقیب مدینہ اور ہانی ابنان حبیب بن مسلم بن ابوجعفر حبیب المذکور تھے۔

بیت ثانی:۔ ابواسحاق ابراہیم بن ابوحسین یحییٰ نسابہ:۔ بقول ابوطالب مروزیؔ آپ کی والدہ میمونہ بنت حسین بن جعفر الحجۃ تھیں۔ ابنِ عنبہ اور عمری نے آپ کا ایک فرزند محمد تحریر کیا ہے اور آپ کا ایک فرزند اسحاق تھا جس کی اعقاب تھی۔

بیت ثالث:۔ احمد اعرج بن ابوحسین یحییٰ نسابہ:۔ بقول ابنِ عنبہ ان کی عقب قلیل تھی جن میں قاسم تھے۔

بیت رابع ابوعبداللہ جعفر بن ابوحسین یحییٰ نسابہ:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔ابومحمد قاسم، رملہ میں وفات پائی (۲)۔ابوجعفر یعقوب اعور، (۳)۔ابومحمد عبداللہ عقب قلیل تھی، (۴)۔ابوعبداللہ محمد آپ کی اعقاب بھی قلیل تھی۔

بقول سیّد ابوطالب مروزیؔ آپ کی اعقاب۔ رملہ، مصر اور دمشق میں تھی۔ ان کی اولاد کی تفصیل زیادہ نہیں ملتی اور نہ ہی بعد کے نسابین نے زیادہ لکھا۔

بیت خامس ابوحسن محمد اکبر نسابہ بن ابوحسین یحییٰ نسابہ:۔ آپ عالم فاضل کامل اور زاہد تھے۔ آپ کی اولاد میں زیادہ نسابین نے ایک فرزند ابومحمد حسن افوہ المعروف دندانی نسابہ تحریر کیے ہیں۔ آپ کو بابن اخی طاہر بھی کہتے ہیں۔ آپ نے اپنے دادا یحییٰ نسابہ کی کتاب روایت کی ہے۔ آپ حجاز سے بغداد منتقل ہوئے اور بغداد کے محلّہ سوق العطش میں قیام کیا۔ شیخ شرف عبیدلی اور ابنِ خداع نسابہ نے آپ سے ملاقات کی آپ کی اولاد میں صرف لڑکیاں تھیں۔ سیّد مہدی رجائی نے دوسرا فرزند (۲)۔یحییٰ بھی لکھا ہے جس کا ذِکر۔ منتقلہ الطالبیہ میں بھی ہے۔

یحییٰ بن محمد اکبر نسابہ کی اولاد سے ابی حسن علی بن احمد بن یحییٰ المذکور شام میں تھے، مگر مجھے لگتا ہے محمد اکبر نسابہ انقرض ہوگئے۔

## ۱۹۹۔نسل علی بن ابوحسین یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ

آپ کی والدہ میمونہ بنت حسین بن جعفر الحجۃ تھیں۔ آپ کی جمہور اولاد ابومحمد حسن بن محمد معمر بن احمد الزائر بن علی المذکور سے جاری ہوئی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابی محمد ابراہیم۔ آپ کی نسل قلیل تھی، (۲)۔ابوحسن علی۔

بیت اوّل ابوحسن علی بن ابومحمد حسن بن محمد معمر:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔حمزہ، (۲)۔فوارس، (۳)۔ابومنصور حسن نقیب حائر۔

بطن اوّل حمزہ، بن ابوحسن علی:۔ کی اولاد سے سادات بنوعکہ تھی جو یحییٰ بن علی بن حمزہ المذکور کی نسل تھی۔

بطن ثانی فوارس بن ابوحسن علی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ناصر سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے (۱)۔علی رغاوی، (۲)۔فوارس۔

اوّل علی رغاوی بن ناصر بن فوارس بن ابوحسن علی:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔معد، (۲)۔محمد۔

پہلی شاخ میں معد بن علی رغاوی کی اولاد سے معد بن علی بن معد المذکور تھے، جو کہ سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نسابہ کے نانا محترم تھے۔

دوسری شاخ میں محمد بن علی رغاوی کی اولاد سے ثابت بن حسین بن محمد المذکور تھے اور ان کی اولاد بنوثابت تھی۔

دوئم فوارس بن ناصر بن فوارس کی اولاد میں علی تھے جن کی اولاد بنوغیلان کہلائی۔

بطن ثالث ابومنصور حسن نقیب حائر بن ابوحسن علی بن ابومحمد حسن:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔حسن، (۲)۔محمد الاغر نقیب حائر۔

اوّل حسن بن ابومنصور حسن نقیب کی اولاد سے علوان بن فضائل بن حسن المذکور تھے، ان کی اولاد بنی علوان تھی۔

دوئم محمد الاغر نقیب حائر بن ابومنصور حسن نقیب:۔ آپ کی اولاد سے سیّد فخر الدین علی نسابہ بن محمد بن احمد بن علی اعرج بن سالم بن برکات بن محمد الاغر

المذکور تھے۔

آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوالفواس محمد مجدالدین الفقیہ ،(۲)۔سیّد جمال الدین احمد فاضل نسابہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند۔ ابوطیب محمد تھا جس نے بلاد روم کا سفر کیا اور اس کے بعد اس کی خبر منقطع ہوئی۔

## ۲۰۰۔نسل ابوالفوارس محمد الفقیہ بن فخر الدین علی نسابہ بن محمد بن احمد

بقول ابنِ عنبہ آپ کے سات فرزند تھے جن میں سے سب سے بڑا ایک اُم الولد کے بطن سے تھا اور سب سے چھوٹے کی دُختر ان تھیں۔ وہ سفر پر گیا اور اس کی خبر منقطع ہوئی اور باقی پانچ حضرات میں (۱)۔نقیب جلال الدین علی،(۲)۔سیّد علامہ عمید الدین عبدالمطلب قدوۃ السادات بالعراق، (۳)۔فاضل ضیاء الدین عبداللہ، (۴)۔علامہ نظام الدین عبدالحمید، (۵)۔غیاث الدین عبدالکریم ان پانچوں کی والدہ۔

دُختر شیخ سدیدالدین یوسف بن علی بن مطہّر حلی تھیں اور علامہ حلی ان کے ماموں تھے۔

بیت اوّل سیّد ضیاء الدین عبداللہ بن ابوالفوارس محمد الفقیہ:۔ بقول ابنِ عنبہ۔

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔علامہ محقق فخر الدین عبدالوہاب، (۲)۔شرف الدین یحییٰ، (۳)۔رضی الدین ابوسعید حسن۔

ان میں فخر الدین عبدالوہاب بن ضیاء الدین عبداللہ کے دو فرزند تھے(۱)۔غیاث الدین خلیفہ، (۲)۔سیّد عالم فاضل جلال الدین ابوالقاسم علی المقلب یاغی آپ کا قتل بغدا کے واقع میں ہوا۔

بیت ثانی سیّد غیاث الدین عبدالکریم بن ابوالفوارس محمد الفقیہ:۔ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔رضی الدین حسین، (۲)۔شمس الدین محمد جب کہ رضی الدین حسین کا ایک فرزند غیاث الدین عبدالکریم تھا۔

بیت ثالث سیّد نظام الدین عبدالحمید بن ابوالفوارس محمد الفقیہ:۔ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند عبدالرحمان تھا اور اس کے تین فرزند تھے (۱)۔نظام الدین عبدالحمید، (۲)۔ضیاء الدین عبداللہ، (۳)۔مجدالدین محمد۔

بیت رابع سیّد عمید الدین عبدالمطلب بن ابوالفوارس محمد الفقیہ:۔ آپ عالم محقق جلیل القدر اور رفیع المنزلہ تھے آپ شیخ شہید کے مشائخ میں سے تھے آپ کی ولادت نیمہ شعبان کے دِن ۶۸۱ہجری میں حلہ عراق میں ہوئی اور وفات ۱۰شعبان ۷۵۶ہجری میں ہوئی آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد جمال الدین محمد تھا جو جلیل القدر اور رفیع المنزلت تھا، آپ شہید ہوئے، بقول ضامن بن شدقم آپ کو ظلم وعدوان سے آگ میں جلایا گیا۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی الفضل سعدالدین محمد سے جاری ہوئی۔

بیت خامس سیّد جلال الدین علی بن ابوالفوارس محمد الفقیہ:۔ آپ رئیس اور نقیب حلہ تھے آپ کی اولاد میں ابی ربیع سلیمان نظام الدین تھے، بقول ابنِ عنبہ آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔نقیب مجدالدین ابوطالب علی، (۲)۔جلال الدین عبداللہ،(۳)۔شمس الدین محمد ابنِ عنبہ نے صرف ان کے نام تحریر کیے۔ان کی اولاد بیان نہیں کی اور مہدی رجائی نے چہارم فرزند ابوعلی مطہّر لکھا ہے،لیکن اس کی اولاد کی تفصیل نہیں لکھی گئی۔

بطن اوّل مجدالدین ابوطالب علی بن ابی ربیع سلیمان:۔ آپ کی اولاد سے علی بن عید بن فرج اللہ بن شرف الدین بن علی المذکور تھے اور اس علی بن عید کے پانچ پسران تھے(۱)۔محمد، (۲)۔اسماعیل، (۳)۔سلیمان، (۴)۔عید، (۵)۔احمد بقول ابنِ شدقم میں نے احمد کو دیکھا ہے آپ سیّد جلیل القدر تھے۔

بطن ثانی شمس الدین محمد بن ابی ربیع سلیمان:۔ کی اولاد سے حجت الاسلام سیّد اسحاق حیدری بن حیدر بن علی بن علی مردان بن محمد بن ہاشم بن صادق بن حافظ بن علی محمد بن محمد عبداللہ بن اسداللہ فقیہ بن عبداللطیف بن سیّد سعداللہ (جد سادات سولیج) بن جمال الدین بن شمس الدین محمد المذکور تھے۔ یہ شجرہ فاضل علی موسوی نے تحریر کیا مگر میں اس نسب کی صحت سے ناواقف ہوں۔[۱]

۱۔الشجرۃ الطیبہ، جلد ثانی، ص ۵۶

## ۲۰۱۔نسل ابوالقاسم طاہر بن ابوحسین یحییٰ نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ

بقول مروزی آپ محدث اور شیخ حجاز تھے۔ابنِ عنبہ کہتے ہیں آپ کے گھر میں مدینہ کی امارت رہی۔آپ کی اولاد کثیر ہے۔آپ کی شہرت اتنی تھی کہ آپ کے بھائی کی اولاد بھی آپ کے نام سے ابنِ اخی طاہر پہچانی گئی۔

ابنِ عنبہ اور مروزی نے آپ کے پچھے جب کہ رازی نے سات فرزند تحریر کیے ہیں۔

(۱)۔ابوعلی عبیداللہ۔امیر رئیس مدینہ آپ کی رہائش عقیق میں تھی جو کہ مدینہ کے قرب میں بستی ہے۔آپ کی وفات صفر ۳۲۹ ہجری کو ہوئی آپ کی والدہ بقول رازی فاطمہ بنتِ احمد بن عبیداللہ بن حمزہ بن عبیداللہ اعرج بن حسین اصغر تھیں۔

(۲)۔ابوجعفر محمد میمون، (۳)۔ابوحسین یحییٰ المعروف ''الشوخ مبارک''، (۴)۔ابوعبداللہ حسین اعقاب مصر اور رملہ میں، (۵)۔ابوعلی محمد اولاد قلیل اور کہا جاتا ہے انقرض ہو گئے، (۶)۔ابومحمد حسن مدینہ میں رہے اور مصر میں فوت ہوئے، (۷)۔ابویوسف یعقوب مصر میں فوت ہوئے۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم طاہر:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے بسام بن (محیا) محمد بن عیاش بن ابوجعفر محمد المذکور تھے اور آپ کے پانچ پسران تھے (۱)۔محمد، (۲)۔مسلم، (۳)۔ہضام، (۴)۔سلطان، (۵)۔طاہر۔ان کو بنو بسام کہا گیا اور ان کی اعقاب بھی تھی۔[ا]

بیت ثانی ابوعبداللہ حسین بن ابوالقاسم طاہر:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کے نوفرزند تھے جن میں سے (۱)۔عبداللہ عرفہ تھے جن کی اولاد مدینہ منورہ میں عرفات کہلائی۔

سیّد بدرالدین حسن مدنی نے آپ کی اولاد میں بنوجلال کا ذِکر کیا ہے اور یہ سادات مدینے کے بادیہ میں تھی یعنی عرفات سادات بادیہ میں تھی جب کہ مہدی رجائی نے باقی آٹھ بھی تحریر کیے ہیں۔

(۲)۔زیدان کی والدہ آمنہ بنتِ ابی حسین عبداللہ ارزق بن محمد بن احمد حسینی زیدی تھیں۔آپ کی اولاد رملہ اور حجاز میں تھی جن میں رملہ کے نقباء جو آل طاہر علوی سے معروف تھے (۳)۔ابوالقاسم عبیداللہ، (۴)۔ابوحسن علی، (۵)۔ابوعمارہ حمزہ، (۶)۔ابراہیم اعقاب رملہ میں، (۷)۔احمد درج، (۸)۔حسن، (۹)۔سلیمان۔

بطن اوّل عبداللہ عرفہ بن ابوعبداللہ حسین:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے بنوجلال بن محیا بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن ابراہیم بن علی بن محمد بن عبداللہ عرفہ المذکوربطن ثانی زید بن ابوعبداللہ حسین:۔کے دوفرزند تھے (۱)۔ہاشم ابوطالب نقیب رملہ، (۲)۔عیسیٰ المعتوہ آپ کی اولاد سے ابی حسین زید بن ابراہیم بن عیسیٰ المعتوہ المذکور تھے۔

بطن ثالث ابراہیم بن ابوعبداللہ حسین:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابی القاسم محمد القاضی رملہ سے تھی۔

بطن رابع سلیمان بن ابوعبداللہ:۔کی اولاد سے سلطان بن عبداللہ بن سلیمان المذکور تھے اور ان کے دو بھائی سلیمان اور محمد بھی تھے۔

بیت ثالث ابومحمد حسن بن ابوالقاسم طاہر:۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب میں ایک فرزند (۱)۔طاہر کا ذِکر کیا ہے اور کہا کہ آپ کی اولاد سے محمد شقائق بن عبداللہ بن سلیمان بن حسن بن طاہر بن حسن المذکور تھے اور آپ قدیم زمانے سے رملہ میں مقیم رہے اور پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں طاہر بن حسن بن طاہر انقرض ہو گئے، جب کہ عمری نسابہ نے ابومحمد حسن بن ابوالقاسم طاہر کے دو اور فرزند بھی لکھے ہیں (۲)۔زید، جس کا ایک فرزند علی رملہ میں تھا، (۳)۔عبداللہ آپ کی اولاد مدینہ میں آلِ عرفات کہلائی۔معلوم پڑتا ہے یہاں نسابین کو اِشتباہ لاحق ہوا کیونکہ ابنِ عنبہ نے آلِ عرفات کوعبداللہ بن حسین بن طاہر سے لکھی اور عمری نے عبداللہ بن حسن بن طاہر سے۔

ا۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۳۳۴

بیت رابع یحییٰ الشویخ بن ابوالقاسم طاہر:۔بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے علی خطیب قاضی بن محمد بن عبداللہ بن یحییٰ الشویخ المذکور تھے۔آپ کی اولاد مصر میں تھی اور اِن کو مدینہ لایا گیا مگر آج ان کا ذِکر نہیں ہے۔

بیت خامس یعقوب بن ابوالقاسم طاہر:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد مصر میں، (۲)۔ابوعز سلیمان ان کی دو اولادیں تھیں لیکن بقول ابنِ عنبہ ان کی عقب قلیل تھی۔

## ۲۰۲۔نسل ابوعلی عبیداللہ امیر مدینہ بن طاہر بن ابوحسین یحییٰ نسابہ

بقول ابنِ عنبہ اور ابوطالب مروزی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوجعفر محمد مسلم،(۲)۔ابواحمد القاسم، (۳)۔ابوحسن ابراہیم جب کہ فخر الدین رازی نے تین اور فرزند بھی لکھے ہیں جو آپ کی اولاد میں تھے،(۴)۔حمزہ کہا جاتا ہے انقرض ہوئے،(۵)۔ابوحسین عیسیٰ اکبر،(۶)۔ابومحمد عبیداللہ اس کی اعقاب پر کلام ہے اور عمری نے ان کو ابومحمد عبداللہ تحریر کیا ہے اور آپ انقرض تھے۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد مسلم بن ابوعلی عبیداللہ امیر:۔بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کتاب زبیری فی نسب کے راوی تھے۔عاقل اور ممدوح تھے آپ مصر میں سلطان کے قرابت داروں میں سے تھے اور مصریوں میں مسلم علوی سے معروف تھے۔[۱]

بقول سیّد ابوطالب نسابہ آپ کی والدہ اُم کلثوم بنتِ علی بن ابوحسین یحییٰ نسابہ تھیں۔کسی نے فاطمی حکمران ابوتمیم معز کے پاس ایک رُقعہ بھجوایا کہ اگر آل ابی طالب سے ہو تو بنی طاہر کے ہاں رشتہ بھیجو قبول کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کفو ہو۔معز نے اپنے بیٹے کا رشتہ مسلم علوی کی بیٹی کے لیے مانگا تو مسلم علوی نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میری بیٹی کا عقد پہلے ہی میرے قرابت داروں میں ہو چکا ہے۔المعز نے ان کو قید میں ڈال دیا اور مال متاع بھی ضبط کر لیا اور اس کے بعد کسی نے ان کو نہ دیکھا کہا جاتا ہے کہ قید میں ہی فوت ہو گئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قید سے بھاگ گئے اور وادیٔ حجاز میں وفات پائی۔ آپ کے پوتے حسن بن طاہر بن ابوجعفر محمد مدینہ واپس آئے۔

ابوجعفر محمد مسلم کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ابوحسین طاہر ثالث سے جاری ہوئی جن کو طاہر الملیح بھی کہتے ہیں۔آپ کی والدہ میمونہ بنت الامیر جعفر بن یحییٰ نسابہ تھیں اور ابنِ طقطقی نے آپ کا دوسرا فرزند(۲)۔ابراہیم تحریر کیا ہے اور تیسرا(۳)۔ابوعبداللہ جعفر قتل ہوا۔

بطن اوّل ابراہیم بن ابوجعفر محمد مسلم:۔آپ کی اولاد سے شرف الدین سلیمان بن داؤد بن سعید بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن ابی اسماعیل بن ابراہیم المذکور تھے اور یہ شرف الدین سلیمان فقیہ، حافظ القرآن اور فاضل تھے اور ان کی عرفیت کافور تھی۔[۲]

بطن ثانی ابوحسین طاہر الملیح بن ابوجعفر محمد مسلم:۔ابنِ عنبہ نے آپ کے دوفرزندان کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوعلی، (۲)۔حسن۔

ان میں ابومحمد حسن بن طاہر بن ابوجعفر محمد مسلم حجاز سے غزنی سلطان محمد غزنوی کے پاس گئے اور وہاں پر تاہرتی ادریسی بھی مصری فاطمین کے قاصد بن کر آئے اور ان کے درمیان اعتقاد اور نسب پر بحث ہوء جو تاہرتی کے قتل کا باعث بنی۔

بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوحسن علی تھا جو خطیب اور شاعر تھا۔

بیت ثانی ابوحسن ابراہیم بن ابوعلی عبیداللہ امیر مدینہ:۔بقول سیّد بدرالدین حسن نقیب آپ کی عرفیت ابی اسحاق بھی تھی۔آپ کی والدہ کلثوم بنت علی بن ابوحسین یحییٰ نسابہ تھیں۔آپ کی اولاد حلہ میں بنوحریق کہلائی۔[۳]

اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے حسن خریف بن علی بن محمد بن سعید بن عبداللہ بن علی بن عبیداللہ بن مسلم بن ابراہیم المذکور تھے اور ان کی اولاد حلہ میں تھی۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۰۹ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۹ ۳۔المستطابہ، ص ۲۲

## ۲۰۱۔نسل ابواحمد القاسم بن ابوعلی عبیداللہ امیر بن ابوالقاسم طاہر

بقول ابنِ عنبہ آپ کے پانچ فرزند تھے(۱)۔ ابوہاشم داؤد امیر مدینہ وعقیق ،(۲)۔ابومحمد حسن، (۳)۔ابوالفضل جعفر، (۴)۔موسیٰ بقول رازی آپ کا لقب صبرۃ تھا اور آپ کو غرارہ بھی کہا گیا،(۵)۔عبداللہ۔

بیت اوّل ابومحمد حسن بن ابواحمد القاسم:۔آپ کی اولاد میں ابی جعفر مسلم تھے جو کہ صاحبِ اخلاق تھے آپ کی پیدائش حلب میں تھی پھر مدینہ منتقل ہوئے۔ آپ کو شریف عمری نسابہ نے میارفین میں دیکھا تھا آپ کی وفات پر آپ کا بیٹا تھا۔

بیت ثانی ابوالفضل جعفر بن ابواحمد القاسم:۔بقول سیّد مروزیؔ مدینے میں آپ کی تین اولادیں تھیں آپ کی اولاد سے ابوالشرف حسین خیاط بن عبداللہ بن الاشرف ابوحسن بن علی بن عدنان بن احمد بن عبداللہ سیف بن محمد بن جعفر ابوالفضل المذکور تھے، بقول ابن شدقم نسابہ مدنی کہ ابوفخار موسوی اور ابنِ مرتضیٰ موسوی نے کہا کہ ابوشرف حسین خیاط درج قتل ہوا یا منقرض تھا جب کہ بقول شمس الدین بن ابی مظفر محمد الاشرف حسینی ان کی اولاد اور اعقاب تھی اور یہ حضرت ثقہ نہیں تھے۔

انھوں نے کثیر نسب لکھا وہ ایسے کہ گویا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں فلاں نسب سے ہوں انھوں نے لکھ دیا حالانکہ ان کو اس کا نسب معلوم نہ تھا نہ امتحان لیا اور نہ غور وفکر کی کیونکہ انھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا کیا نقصان ہے اور ان لوگوں کو جو نسب لکھواتے اس سے کیا فائدہ پہنچے گا یہ علویوں سے منسوب تھا اس نے مجہول پر بہت کام کیا۔ایک وفد جلال الدین بن عبداللہ بن ابی حسن اشرف کا میرے پاس آیا۔ ہمارے درمیان نسب لکھنے کی بات ہوئی میں نے اُن کو جواب نہ دیا پھر یہ شمس الدین بن ابی مظفر محمد الاشرف کے پاس گئے۔اس نے ان کو ابی الشرف حسین الخیاط سے جوڑ دیا۔اس نے ان سے صرف یہ سوال کیا کہ تم کس سے منسوب ہو انھوں نے کہا بنی عبداللہ سے (یعنی عبداللہ بن ابوحسن الاشرف بن علی بن عدنان بن احمد بن عبداللہ سیف سے)

یہ بالتصدیق نہیں تھا کہ عبداللہ کے بیٹوں میں سے تھے کیونکہ وہ ان کو نہیں جانتا تھا ہوسکتا ہے وہ ابی حسن الاشرف بن علی بن عدنان سے ہوں اور میں نے ان اضافوں کے لیے ان کے بھتیجے الشریف معترف کو تحریر کیا جیسا کہ اِسے نقل کیا ان شا اللہ ہم اسے پالیں گے اور ابوالشرف حسین الخیاط علویوں میں سے تھے ان کی پرورش رضی الدین ابنِ طاؤس حسنی نے کی اور ان کو دستکاری سکھائی اور حسین الخیاط نے سلائی سیکھی۔اس لیے وہ خیاط کہلائے آپ بغداد میں تھے اور ابنِ طاؤس دوسروں سے بہتر ان کے نسب کی صحت کو جانتے ہیں اور شیخ ابنِ معیہ نے ان کا ذِکر تذییل الالقاب میں کیا ہے۔[۱]

## ۲۰۲۔نسل ابوہاشم داؤد امیر بن ابواحمد القاسم بن ابوعلی عبیداللہ

سیّد بدرالدین حسن نقیب کے بقول آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابومحمد سلیمان ہانی آپ کی والدہ فاطمہ بنت مسلم بن عبیداللہ بن طاہر بن یحییٰ نسابہ تھیں، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ابومحمد حسن زاہد، (۴)۔ امیر ابوعمارۃ المہنا حمزہ اور ابنِ طقطقی نے پانچواں فرزند، (۵)۔علیان لکھا۔

بیت اوّل ابوعبداللہ حسین بن ابوہاشم داؤد امیر:۔آپ کی اولاد ایک فرزند احمد سے جاری ہوئی اور آپ کا ایک فرزند حسین مخیط تھا جو ۱۲۰ سال زندہ رہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ امیر عابد الورع اور والی مدینہ منورہ تھے۔

آپ سات مہینے مصر میں مقیم رہے آپ کو مخیط کہا جاتا تھا یعنی سلائی کرنے والا وہ اس وجہ سے کہ آپ مصیبت زدوں کی مدد کرتے تھے اور جب آپ کے پاس کوئی مصیبت زدہ آتا تو آپ کہتے تم میرے پاس سوئی لے کر آؤ یعنی آپ پھٹے ہوئے کی سلائی کرتے لوگوں کے دُکھ درد دُور کرتے۔ آپ جد مخایطہ تھے جو مدینہ میں تھے اور آپ کی بقیہ مدینہ سے کوفہ اور غری منتقل ہوگئی۔[۲]

جب کہ نقیب بدرالدین نے ابوعبداللہ حسین بن ابوہاشم داؤد کا دوسرا فرزند حسن تحریر کیا ہے اور ان کے فرزند اسماعیل تھے اور اسماعیل بن حسن کے

۱۔تحفۃ الازہار، جلد دوم، ص۲۰۳۔۲۰۲ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۳۳۶

دو فرزند تھے۔(۱)۔محمد،(۲)۔سالم کا فرزند محمود اور اس کا قطیب تھا ان کو مخایطہ کہا گیا اور یہ مدینے میں انقرض ہو گئے اور بعض نے حسن کو حسین مخیط کا فرزند تحریر کیا ہے جن میں مہدی رجائی نے بھی ایسا ہی ذِکر کیا۔

بیت ثانی علیان بن ابو ہاشم داؤد امیر:۔بقول ابنِ طقطقی آپ کی اولاد سے قاسم مقتول بن حسن بن کبیر بن علیان المذکور تھے۔

بیت ثالث ابومحمد حسن بن ابو ہاشم داؤد:۔ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند داؤد لکھا ہے اور بقول بدرالدین حسن نسابہ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔عیسیٰ،(۲)۔حسین۔

بطن اوّل عیسیٰ بن داؤد بن حسن:۔بدرالدین کے بقول ان کی اولاد مدینے میں تھی جن میں آخر علی کو دیکھا گیا وہ شام گئے اور پھر ان کی خبر نہیں آئی اس علی بن عیسیٰ کو ہی میرے خیال سے ابنِ عنبہ نے علیان لکھا ہے اور کہا ان کی نسل سے بنوخز علی بن علیان بن عیسیٰ المذکور تھے۔

بطن ثانی حسین بن داؤد بن حسن:۔بقول سیّد بدرالدین حسن آپ کی اولاد سے عبدالعزیز بن کثیر بن حسین بن حسن بن یحییٰ بن حسین المذکور تھے، جن کی اولاد مدینہ شریفہ میں الکثرا کہلائی اور ان کا فرزند جربوع تھا اور اس کا چچازاد مفلح شواوی مدینہ میں تھا۔ بقول بدرالدین ان میں سے ایک جماعت تستر میں تھی۔

بیت رابع ابومحمد سلیمان ہانی بن ابو ہاشم داؤد:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد قلیل تھی۔

## ۲۰۳۔نسل امیر ابوعمارۃ حمزہ المہنا اکبر بن ابو ہاشم داؤد بن ابواحمد القاسم

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔شہاب الدین حسین،(۲)۔سبیع،(۳)۔عبدالوہاب اور بقول ابنِ عنبہ شیخ تاج الدین ابنِ معیہ کے قول کے مطابق چہارم فرزند،(۴)۔علی تھے جن کو ذوہیب کہتے ہیں اور بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد سے کاسب بن دیباج بن حصن بن صیب بن ہزبر بن کامل بن علی ذوہیب المذکور تھے۔

بیت اوّل سبیع بن امیر ابوعمارہ حمزہ مہنا اکبر:۔آپ کو محمد السبیع بھی کہا گیا۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔مھنا،(۲)۔عمارہ۔حلیم حسن اعرجی نے صرف مہنا کا ذِکر کیا ہے۔

بطن اوّل مہنا بن سبیع:۔آپ کا ایک فرزند عمادالدین سبیع تھا بقول ابنِ فوطی آپ کے والد نے مدینہ سے خوزستان میں قدم رکھا اور اس میں رہائش اختیار کی اور وہاں ان کی اولاد ہوئی۔[۱]

آپ کی اولاد میں مہنا الامیر بن عمادالدین سبیع تھے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔راجع،(۲)۔سبیع۔

اوّل راجع بن مہنا امیر بن عمادالدین سبیع بن مہنا بن سبیع بن ابوعمارہ حمزہ کی اولاد سے ربیح بن حسن بن راجع المذکور تھے جن کی اولاد حلہ میں آل ربیح کہلائی اور اس ربیح کے تین فرزند تھے(۱)۔حسن فخرالدین،(۲)۔عتیق،(۳)۔حسین۔

پہلی شاخ میں فخرالدین حسن بن ربیح کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔علی اسدالدین،(۲)۔حسین عزالدین،(۳)۔موفی،(۴)۔راجح۔

ان میں حسین عزیزالدین بن فخرالدین حسن کی اولاد سے عبدالحمید شرف الدین بن محمد بن حسین بن حسین عزیزالدین المذکور تھے۔ آپ ابنِ معیہ حسنی کے دوست تھے۔۶۰۳ ہجری میں آپ بغداد میں مقیم تھے۔ان میں حسین بن ربیح بن حسن بن راجع کی اولاد سے مقرن بن محمد بن احمد بن قاسم بن احمد بن حسین المذکور تھے ان کی اولاد آل مقرن کہلائی۔

دوئم سبیع بن مہنا امیر بن عمادالدین سبیع کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابومحمد قریش، جمال الدین امیر الشیخ نسابہ آپ اپنے جدِامجد یحییٰ نسابہ کی

---

۱۔مجمع الآداب، جلد دوم، ص ۲۷

کتاب النسب الطالبین کے راوی تھے اور آپ کی اعقاب نہیں تھی(۲)۔راجح شہاب الدین آپ کی اولاد میں ابی مسلم عقیل عضدالدین تھے۔اس نسب میں نسابین نے روایات کومعمولی فرق کے ساتھ رقم کیا کیونکہ لفظ سبیع اور مہنا بار بار استعمال ہوا ہے۔

بطن ثانی عمارۃ بن سبیع بن امیر ابوعمارہ حمزہ مہنا الاکبر:۔آپ کی اولاد میں بقول ابن عنبہ ایک فرزند مفرج تھا اور بعض نے دوسرا فرزند علی زوہیب تحریر کیا ہے جوتاج الدین ابنِ معیہ نسابہ کے مطابق ابوعمارہ حمزہ اکبرمہنا کا چوتھا فرزند تھا اور اس کا ذِکر ہم کر چکے ہیں۔اس مفرج بن عمارہ بن سبیع کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سعید،(۲)۔یعیش، اوّل یعیش بن مفرج کی اولاد سے حفتوش بن ابوظالم احمد بن شلیل بن سلطان بن یعیش المذکور تھے اور ان کے دوفرزند تھے(۱)۔ناصر جس کی اولاد میں ایک فرزند طراد تھا اور اس کی اولاد آل طراد کہلائی،(۲)۔حیار کی اولاد آل حیار کہلائی اور ان حضرات کی اولاد کثیر ہے،جس کا ذِکر المعقبون میں مہدی رجائی نے کیا ہے۔

بیت ثانی عبدالوہاب بن امیر ابوعمارہ حمزہ المہنا:۔آپ مدینہ مشرفہ کے قاضی تھے۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابراہیم سے جاری ہوئی آپ کی اولاد سے قاضی شمس الدین سنان بن عبدالوہاب بن نمیلہ بن محمد بن ابراہیم المذکور تھے اور ان کے چار فرزند تھے(۱)۔علی نورالدین قاضی مدینہ،(۲)۔ہاشم،(۳)۔قاسم،(۴)۔مہنا نجم الدین۔

بقول ضامن بن شدقم اعرجی حسینی مدینہ کی قضاوت اس خاندان کے پاس تھی اور کثیر ہونے کے بعد بھی آج ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور میرے والدِ محترم علی بن حسن بن علی بن شدقم نے مشجرات میں سادات بودلا کا نسب ان (قاضی خاندان) سے متّصل کیا اور یہ لوگ کاشان میں آباد ہیں جو عجم میں ہے ان کو وہاں ''وحاحدۃ'' بھی کہا گیا۔ان کا اِتصال قاضی سنان سے ذِکر کیا گیا اور سیّد علی بن عرمہ بن نکیشۃ بن توبہ بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ان کی بلاد کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس اُن کے والدِ محترم کے خط میں شجرہ لکھا ہوا دیکھا جو کہ قاضی سنان پر منتہیٰ ہوتا تھا۔یہ لوگ صاحبِ وقار وحشمت تھے اور صاحبِ جائیداد اور مال تھے۔[۱]

جب کہ صاحب سراج الانساب نے اِن کا ذِکر سیّد شہاب الدین حسین بن ابوعمارہ حمزہ کی اولاد میں کیا ہے اور عجم کے مشجرات کی کتابوں میں بھی ایسا ہی رقم ہے یہاں مجھے لگتا ہے۔ضامن بن شدقم کے والد کو تسامح ہوا ہے۔

## ۲۰۴۔نسل سیّد شہاب الدین حسین بن ابوعمارہ حمزہ مہنا اکبر بن ابو ہاشم داؤد

آپ کی کنیت ابومالک تھی بقول سیّد ضامن آپ جلیل القدر عالی ہمہ، کریم الاخلاق اور مدینہ منورہ کے والی تھے آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔مالک امیر مدینہ،(۲)۔مہنا الاعرج امیر مدینہ ان کی اولاد مہانیہ کہلائی۔

بیت اوّل مالک بن شہاب الدین حسین:۔ابنِ عنبہ نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔عبدالواحد تحریر کیا ہے جو کہ سادات وحاحدۃ کے جدِامجد ہیں بقول سیّد بدرالدین حسن نقیب ان کی تعداد کثیر ہے اور یہ محلّہ سویقہ مسجدِ نبوی کے غرب میں رہائش پذیر ہیں اور اس عبدالواحد کے بقول ابنِ عنبہ کے دوفرزند تھے(۱)۔علی،(۲)۔عبداللہ جب کہ بدرالدین نقیب نسابہ نے عبداللہ کا نام تحریر نہیں کیا بلکہ(۳)۔محمد تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل علی بن عبدالواحد بن مالک کی اولاد سے بدرالدین اور ابنِ عنبہ نے ایک فرزند حمزہ تحریر کیا جس کی اولاد کو حمزات کہا گیا۔اس حمزہ بن علی کی اولاد میں ابنِ عنبہ نے ایک فرزند(۱)۔فضل کا ذِکر کیا اور بدرالدین نقیب نے ان کے علاوہ تین پسران کا ذِکر کیا ہے(۲)۔توبہ،(۳)۔شبانہ،(۴)۔احمد ثلیل، جب کہ دیگر نے ان کو شبانہ کا فرزند تحریر کیا ہے۔[۲]

اوّل فضل بن حمزہ بن علی:۔بقول ابنِ عنبہ حمزات میں مہند بن صلیلہ بن فضل المذکور تھے اور آپ حجاز کے راستوں پر ماہر رہبر تھے۔

۱۔تحفۃ الازھار، جلد دوئم، ص ۲۰۷ ۲۔المستطابہ فی سادات طابہ، ص ۲۵

دوئم شبانہ بن حمزہ بن علی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند احمد ثلیل سے جاری ہوئی جن کی اولاد سے حزیم جس کی اولاد آل حزیم کہلائی اور زائد جس کی اولاد آلِ زائد کہلائی ابنان جعفر بن سعد بن ثابت بن احمد ثلیل المذکور تھے۔

پہلی شاخ میں حزیم بن جعفر بن سعد کی اولاد سے نصراللہ بن حزیم بن نصراللہ بن سعد بن حزیم المذکور تھے۔ آپ دکن میں بمطابق ۹۸۸ تھے اور پھر عراق رہائش پذیر ہوئے۔ حلہ کے اندر بشیہ نامی قریہ میں رہے۔

دوسری شاخ میں زائد بن جعفر بن سعد کی اولاد سے (۱)۔محمد، (۲)۔حزیم مدینے کے راستے میں قتل ہوئے، (۳)۔ربیح ابنان ثابت بن ملعب بن زائد المذکور تھے۔

سوئم توبہ بن حمزہ بن علی:۔ضامن بن شدقم نے آپ کی اولاد میں سات پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔حزیم، (۲)۔مبارک، (۳)۔ولید، (۴)۔ماجد، (۵)۔حسن، (۶)۔سعد، (۷)۔نکیشہ جب کہ آخرالذکر نکیشہ کے علاوہ باقی حضرات کی اولاد باقی نہ رہی اور صاحب اصیلی نے آٹھواں فرزند، (۸)۔حترش کا ذِکر کیا ہے۔

پہلی شاخ میں حترش بن توبہ بن حمزہ:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کا ایک فرزند نجم الدین حمزہ تھا جس کا لقب خنیس تھا اور یہ سیّد مدینے کے رہائشی تھے ان کی رنگت سیاہ تھی۔ یہ بہت عاقل تھے۔ حجاز سے حلہ میں داخل ہوئے اور رہائش اختیار کی جہاں آج ان کی اولاد ہے۔

دوسری شاخ میں نکیشہ بن توبہ بن حمزہ:۔ کی اولاد میں ایک فرزند عرمہ تھا جس کے دو فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔محمد۔

علی بن عرمہ کی اولاد کو عرمات کہا گیا۔ ان کی اولاد سے حسن بن علی بن حسین بن علی المذکور تھے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔علی۔

دوسرا خاندان محمد بن عرمہ بن نکیشہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قاسم، (۲)۔ضامن ان میں قاسم بن محمد بن عرمہ کی اولاد ایک فرزند معرعر سے جاری ہوئی جس کی اولاد آل معرعر کہلائی اور یہ تعداد میں کثیر ہیں، جبکہ ضامن بن محمد بن عرمہ بن نکیشہ کی اولاد سے نسابہ عالم فاضل ضامن بن ابوخیر شدقم بن علی (صاحبِ کتاب زہدہ المعقول) بن سیّد بدرالدین حسن (صاحب المستطابہ) بن علی نقیب بن حسن بن علی بن شدقم بن ضامن المذکور تھے اور یہ خاندان آل شدقم کہلایا۔

بطن ثانی عبداللہ بن عبدالواحد بن مالک:۔ آپ کی اولاد ابوعلی منصور تاج الشرف بن محمد بن عبداللہ المذکور سے جاری ہوئی آپ کی اولاد مناصیر کہلائی آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔منیف، (۲)۔محمد، (۳)۔خراسان۔

اوّل منیف بن ابوعلی منصور بن محمد:۔ کی اولاد سے سرحان بن شبیب بن منبہ بن راجع بن شداد بن منیف المذکور تھے۔

دوئم محمد بن ابوعلی منصور بن محمد:۔ بقول صاحب سراج الانساب آپ کی اولاد سے شاہ قاسم بدلا بن عبداللہ بن شاہ حسن بدلا بن محمد بن حسن بن علی بن محمد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں تین رجال تھے(۱)۔ ہمایوں، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔ایرج۔

اور یہ حضرات کاشان میں مقیم تھے۔

سوئم خراسان بن ابوعلی منصور بن محمد:۔ابنِ عنبہ نے آپ کے ایک فرزند(۱)۔مرشد کا تذکرہ کیا ہے۔ ضامن بن شدقم نے، (۲)۔ابوالقاسم، (۳)۔عامر کا ذِکر بھی کیا۔

پہلی شاخ میں مرشد بن خراسان کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ سیّد جلیل نقیب شہاب الدین احمد لقب خلیت بن مسہر بن ابی مسعود بن مالک بن مرشد المذکور آپ عراق میں متولی اوقاف مدینہ منورہ تھے پھر متولی نقابہ المشہد حائری ہو گئے پھر آپ کو معزول کیا گیا اور پھر نقابہ مشہد غروی شریف آپ کے سپرد رہی آپ کے بھائی حسام الدین مہنا الملقب صوبہ اور چچا معمر اور عمرۃ تھے۔

دوسری شاخ میں ابوالقاسم بن خراسان بن ابوعلی منصور:۔بقول سیّد ضامن بن شدقم مدنی آپ کی اولاد سے سحیل بن وہبان بن ہمیان بن ابوالقاسم مالمذکور تھے اور ان کے دوفرزند تھے(۱)۔جماز،(۲)۔قداح۔

تیسری شاخ میں عامر بن خراسان کی اولاد کو حمیضات کہا گیا۔آپ کی اولاد سے مقبل بن محمد بن احمد بن ہاشم بن ترکی بن مذکور بن عامر المذکور تھے۔ان کی اولاد آلِ مقبل کہلائی ان کے دوفرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔سرادیح۔

## ۲۰۵۔نسل مہنا الاعرج بن شہاب الدین حسین بن ابوعمارہ حمزہ مہنا بن ابوہاشم داوٗد

بقول ابنِ عنبہ آپ مدینے کے امیر تھے اور آپ کی اولاد مہانیہ کہلائی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔حسین امیر مدینہ،(۲)۔امیر عبداللہ، (۳)۔امیر ابوفلیتہ قاسم جب کہ بقول ضامن چہارم فرزند(۴)۔حسن تھا اور ان کی اولاد کو حسنان کہا جاتا تھا۔

بیت اوّل حسن بن امیر مہنا اعرج:۔آپ کی اولاد سے شہاب الدین بن ہاشم بن داوٗد بن محمد بن حسن المذکور تھے اور ان کے ساتھ بقول ضامن ایک بڑی جماعت داخل ہوئی جو اس نسب سے نہ تھی اور یہ وہ خود بھی کہتے تھے۔

بیت ثانی امیر عبداللہ بن امیر مہنا اعرج:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ملاعب سے جاری ہوئی جس کی اولاد کو ملاعبہ کہا گیا۔ان کی اولاد سے جبل بن ملاعب بن سمار بن ملاعب المذکور تھے، جن کے دوفرزند تھے(۱)۔احمد،(۲)۔محمد۔

بیت ثالث امیر حسین بن امیر مہنا اعرج:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے دوفرزند تھے(۱)۔مہنا،(۲)۔عیسیٰ۔

بطن اوّل مہنا بن امیر حسین:۔کی اولاد سے سعید بن داوٗد بن مہنا المذکور تھے۔

بطن ثانی عیسیٰ بن امیر حسین:۔کی اولاد سے حسین بن مرہ بن عیسیٰ المذکور تھے۔

بیت رابع ابوفلیتہ القاسم بن امیر المہنا اعرج:۔آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔امیر ہاشم،(۲)۔امیر جماز آپ کی اولاد آل جمازہ کہلائی اور یہ بیان ابنِ عنبہ کا ہے اور تیسرا فرزند بقول بعض(۳)۔امیر سالم تھے۔

بطن اوّل امیر جماز بن ابوفلیتہ قاسم:۔آپ کو آپ کے چچازاد قیمار نے قتل کیا۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)مہنا،(۲)۔امیر قاسم۔

اوّل مہنا بن امیر جماز کی اولاد سے امیر سالم بن مہنا بن داوٗد بن مہنا المذکور تھے اور ان کے چار فرزند تھے(۱)۔ابوعرار،(۲)۔احمد،(۳)۔ہاشم، (۴)۔حسان۔

دوئم امیر قاسم بن امیر جماز:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔معمر،(۲)۔دبیس،(۳)۔رضوان،(۴)۔عمیر الامیر الشجاع مدینہ قید میں قتل ہوئے۔

بطن ثانی امیر ہاشم بن ابوفلیتہ القاسم:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعیسیٰ شیحہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں سات پسران تھے۔

(۱)۔ابوسند جماز امیر مدینہ،(۲)۔امیر عیسیٰ حرون،(۳)۔امیر منیف،(۴)۔ابوردینہ سالم،(۵)۔نرجس،(۶)۔محمد،(۷)۔ہاشم۔

اوّل امیر منیف بن ابوعیسیٰ شیحہ:۔آپ کی اولاد منایفہ کہلائی آپ کی اولاد سے فنیفر بن دغیم بن منیف بن مالک بن امیر حنیف المذکور تھے، جن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔مانع(۲)۔منیف۔

دوئم امیر عیسیٰ حرون بن ابوعیسیٰ شیحہ:۔آپ کی اولاد میں گیارہ فرزند تھے۔

(۱)۔دمخ آپ کی اولاد دموخ کہلائی،(۲)۔ابوقطای توبہ،(۳)۔شبانہ،(۴)۔منصور،(۵)۔ماجد،(۶)۔قاسم،(۷)۔حسن،(۸)۔حسین، (۹)۔نجدی،(۱۰)۔مسہر،(۱۱)۔شداد۔

شداد بن امیر عیسیٰ حرون کی اولاد عصفور اور اُس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔برجس،(۲)۔عمیرہ،(۳)۔ذیبان۔

پہلی شاخ میں برجس بن عصفور بن شداد کی اولاد سے خویطر بن مفلح بن نابر بن برجس المذکور تھے اور اس خاندان کو آلِ برجس کہتے ہیں۔

دوسری شاخ میں عمیرہ بن عصفور بن شداد:۔کی اولاد سے زرفی بن حرفیق بن مبارک بن عساف بن عمیرہ المذکور تھے ان کی اولاد کو آل زرفی کہتے ہیں۔

تیسری شاخ میں ذیبان بن عصفور بن شداد:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ماہر، (۲)۔جبل۔

ان میں جبل بن ذیبان بن عصفور کی اولاد ایک فرزند محمد المعروف بابن ثعلبہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد سے حسین الملقب قحیط بن صقر بن علی بن محمد بن علی بن محمد المعروف بابن ثعلبہ المذکور تھے، اوران کی اولاد آل قحیط کہلائی۔

## ۲۰۶۔نسل امیر ابوسند جماز بن امیر شیحہ امیر مدینہ بن امیر ہاشم بن ابوفلیتہ القاسم بن امیر المہنا الاعرج

بقول ضامن بن شدقم نسابہ آپ کی اولاد میں نو فرزند تھے (۱)۔سند، (۲)۔حسن، (۳)۔ابومزروع وادی، (۴)۔مسعود، (۵)۔مبارک، (۶)۔راجع، (۷)۔قاسم، (۸)۔مقبل، (۹)۔ابوعامر منصور۔

بیت اوّل راجع بن امیر ابوسند جماز:۔آپ کی اولاد سے فواز بن جماعت بن محمد بن صہیب بن راجع المذکور تھے جس کی اولاد دو پسران محمد اور علی سے جاری ہوئی۔

بیت ثانی مقبل بن امیر ابوسند جماز:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ میں نے آپ کو جوانی میں دیکھا ملیح الصورت تھے۔ آپ کی سیاہ رنگت تھی۔ آپ سلطان کے حضور حاضر تھے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔محمد السیّد جلیل آپ نے حلہ میں رہائش اختیار کی اور آپ کی اولاد کو شرفاء کہا گیا۔ دوسرا فرزند (۲)۔ماجد تھا جس کی اولاد نہیں تھی۔

محمد بن مقبل بن امیر جماز: کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ودغان، جس کی اولاد کو آل ودغان کہا گیا، (۲)۔عطیفہ جس کی اولاد کو آل عطیفہ کہا گیا۔

بطن اوّل ودغان بن محمد بن مقبل:۔کی اولاد سے علاج بن علی بن ودغانن المذکور تھے جس کی اولاد کو آل علاج کہا گیا آپ کا اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔ادریس، (۲)۔حسن، (۳)۔محمد، (۴)۔احمد۔

بطن ثانی عطیفہ بن محمد بن مقبل:۔کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔مقبل، (۳)۔عمیرہ، (۴)۔منصور۔

اوّل مقبل بن عطیفہ کی اولاد سے محمد بن مبارک بن مقبول المذکور تھے جن کے چار فرزند تھے (۱)۔سرحان، (۲)۔کبیش، (۳)۔مخدوم، (۴)۔حسین۔

دوئم محمد بن عطیفہ:۔کی اولاد سے ایک فرزند فیاض تھا جس کی اولاد آل فیاض کہلائی، اس کے چار فرزند تھے (۱)۔بحر، (۲)۔صقر، (۳)۔جماز، (۴)۔علی۔ان میں جماز بن فیاض دو فرزند تھے (۱)۔حدید جس کی اولاد آل حدید کہلائی، (۲)۔ہاشم جس کی والدہ دُختر منصور بن محمد بن منصور بن محمد بن علی بن ناصر آل کمونہ نقیب مشہد غروی تھیں۔

سوئم عمیرہ بن عطیفہ:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عطیفہ، (۲)۔راشد، پہلا خاندان عطیفہ بن عمیرہ کی اولاد سے خلیفہ بن مطلوب بن عمیرہ بن عطیفہ المذکور تھے ان کی اولاد آل خلیفہ کہلائی۔

دوسرا خاندان راشد بن عمیرہ:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سلیمان، (۲)۔صالح اور اس صالح کی اولاد سے عوشز بن حسن بن علی بن صالح المذکور تھا جس کی اولاد آل عوشز کہلائی۔

چہارم منصور بن عطیفہ:۔کی اولاد ایک فرزند رزین سے جاری ہوئی جس کو آل رزین کہتے ہیں اور ان کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔ناصر، (۲)۔یوسف، (۳)۔مہاوش۔

بیت ثانی قاسم بن ابوسند جماز امیر مدینہ کی اولاد سے جوشن تھا جس کی اولاد جواشن کہلائی۔

## ۲۰۷۔نسل ابوعامر منصور بن ابوسند جماز بن امیر شیحہ بن امیر ہاشم بن ابوفلیتہ قاسم

بقول نسابہ سیّد ضامن بن شدقم مدنی اعرجی آپ کی اولاد میں نو فرزند تھے(۱)۔کبیش،(۲)۔کویر،(۳)۔علی،(۴)۔عطیہ،(۵)۔طفیل،(۶)۔نعیر، (۷)۔جماز،(۸)۔کبش،(۹)۔زیان۔

بیت اوّل کویر بن ابوعامر منصور:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عذا،(۲)۔مخدوم۔

بطن اوّل عذا بن کویر:۔کی اولاد سے حسن بن مناع بن ناھش بن ہریش بن عذا المذکور تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے تھی(۱)۔عونیات، (۲)۔عمیرۃ آپ کے کثیر بیٹے تھے۔

بطن ثانی مخدوم بن کویر کی اولاد سے راشد بن جدوع بن مشعل بن محواس بن ثامر بن مخدوم المذکور تھے جو کہ منقرض ہو گئے۔

بیت ثانی علی بن ابوعامر منصور:۔آپ کی اولاد سے حسن بن ربیعہ بن دبیخ بن ذیب بن علی المذکور تھے۔آپ کی اولاد آل ابی ظہور کہلائی۔

بیت ثالث عطیہ بن ابی عامر منصور:۔آپ کی اولاد سے جمال بن ومیان بن مانع بن علی بن عطیہ المذکور تھے۔

بیت رابع طفیل بن ابوعامر منصور آپ کی اولاد بقول نسابہ ضامن بن شدقم پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔مغامس،(۲)۔یحییٰ،(۳)۔عقیل، (۴)۔مانع،(۵)۔سند۔

بطن اوّل مغامس بن طفیل:۔کی اولاد سے حصن بن مبارک بن سلیمان بن حجی بن مغامس المذکور تھے، جو کہ منقرض ہوئے۔

بطن ثانی یحییٰ بن طفیل:۔کی اولاد سے دراج اور حبال ابنان عنق بن یحییٰ المذکور تھے۔

بطن ثالث عقیل بن طفیل:۔کی اولاد سے شعبان بن دعسان بن عقیل المذکور تھے۔ان کی اولاد آل شعبان کہلائی۔

بطن رابع مانع بن طفیل:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیف،(۲)۔ابراہیم اور ان دونوں سے اولاد جاری ہوئی۔

بطن خامس سند بن طفیل:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔موسیٰ جس کی اولاد آل موسیٰ کہلائی،(۲)۔محمد جس کی اولاد آل محمد کہلائی اور اس محمد بن سند کے چار فرزند تھے(۱)۔شنیور،(۲)۔شنیر،(۳)۔شناور،(۴)۔حسین،حسین بن محمد کا ایک فرزند عریج تھا جس کی اولاد آل عریج کہلائی۔

بیت خامس نعیر بن ابوعامر منصور:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عجلان،(۲)۔ثابت۔

بطن اوّل عجلان بن نعیر:۔کی اولاد ایک فرزند ابوذر سے جاری ہوئی جس کو آل ابوذر کہا گیا ان کے دو فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔محمد۔

بطن ثانی ثابت بن نعیر:۔کی اولاد ایک فرزند قیس سے جاری ہوئی جس کی دو فرزند تھے(۱)۔نجاد جس کی اولاد سے امیر مدینہ ضیغم بن خشرم بن نجاد المذکور تھے،(۲)۔زبیری جس کی اولاد آل زبیری کہلائی اس کی اولاد سے حبشی بن جبرائیل بن مانع بن زبیری المذکور تھے جس کی اولاد کو آل حبشی کہا گیا۔

بیت سادس جماز بن ابوعامر منصور:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شفیع جس کی اولاد آل شفیع کہلائی،(۲)۔سلیمان۔

بطن اوّل سلیمان بن جماز:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ہبہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ہیازع،(۲)۔خزام، (۳)۔زہیر،(۴)۔جماز۔

اوّل خزام بن ہبہ بن سلیمان:۔کی اولاد سے زامل بن سلیمان بن مانع بن حمل بن خزام المذکور تھے جن کی اولاد آل زامل کہلائی۔

دوئم زہیر بن ہبہ بن سلیمان:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔امیر عزیز الدین قسیطل،(۲)۔ابراہیم ان میں ابراہیم بن زہیر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔لقطان،(۲)۔زاہر۔

پہلی شاخ میں لقطان بن ابراہیم:۔کی اولاد سے ناموس بن رکن بن لقطان المذکور تھے،جن کے پانچ بیٹے تھے(۱)۔صبلہم،(۲)۔بقیص آپ کی

اولاد آل بقیص کہلائی،(۳)۔حمدان،(۴)۔حجی،(۵)۔حماد۔

دوسری شاخ میں زاہر بن ابراہیم کی اولاد ایک فرزند عامر سے باقی رہی۔

سوئم جماز بن ہبہ بن سلیمان:۔کی اولاد ایک فرزند کبیش سے جاری ہوئی، جس کی اولاد سے مروان بن وحیش بن احمد صاعد بن وحیش بن کبیش المذکور تھے۔آپ کی اولاد آلِ مروان کہلائی۔

بیت سابع کبیش بن ابوعامر منصور:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ہدف سے جاری ہوئی جس کی وجہ سے ان کی اولاد کو آل ہدف کہا گیا ان کے تین فرزند تھے(۱)۔مخذرد،(۲)۔سلوقی،(۳)۔نغیمش۔

بیت ثامن زبان بن ابوعامر منصور بن ابوسند جماز:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سلیمان سے جاری ہوئی جن کے چار فرزند تھے(۱)۔ابراہیم جن کی اولاد آل ابراہیم اور آل السعساع کہلائی،(۳)۔سرداح۔جن کی اولاد ایک فرزند صنقر سے جاری ہوئی،(۳)۔زاہران کی اولاد آل زاہر کہلائی،(۴)۔زہیر۔

بطن اوّل زہیر بن سلیمان بن زبان:۔کی اولاد کو آلِ زہیر کہا گیا آپ کی اولاد دوفرزندان سے جاری ہوئی(۱)۔شامان،(۲)۔احمد۔

اوّل شامان بن زہیر:۔آپ کی اولاد آل شامان کہلائی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)فارس،(۲)۔حمیدان۔

پہلی شاخ میں فارس بن شامان کی اولاد سے بنیہ بن صالح بن باز بن فارس المذکور تھے ان کی اولاد کو آل بنیہ کہتے ہیں۔

دوسری شاخ میں حمیدان بن شامان:۔آپ کی اولاد آل حمیدان کہلائی۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شبقر،(۲)۔فراز،(۳)۔منصور۔ان میں منصور بن حمیدان:۔کی اولاد سے ایک فرزند کلیبات تھا جس کی اولاد آل کلیبات کہلائی، پھر فراز بن حمیدان کی اولاد ایک فرزند عساف سے جاری ہوئی جس کی اولاد آل عساف کہلائی۔

دوئم احمد بن زہیر بن سلیمان:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عرار،(۲)۔شہوان۔

پہلی شاخ شہوان بن احمد بن زہیر: کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔مانع،(۲)۔عمیرۃ،(۳)۔شاہین،(۴)۔عساف۔

دوسری شاخ میں عرار بن احمد بن زہیر:۔کی اولاد میں سات فرزند تھے(۱)۔سحیم،(۲)۔حنتم، آپ کی اولاد آل حنتم،(۳)۔صعب،(۴)۔رمیثہ،(۵)۔مبارک اعرج،(۶)۔زاہر،(۷)۔راجح اور ان حضرات کی اولاد بھی تھی جن کا ذِکر تحفۃ الازھار اور المعقبون من آل ابی طالب میں ہے۔

# جدِامجد سادات حسینیہ ہمدانیہ اعرجیہ پاک و ہند

## ۲۰۸۔نسل ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی وفات ۲۲۶ ہجری کو ہوئی اور آپ اڑتالیس سال زندہ رہے۔اس حساب سے آپ کی ولادت ۱۷۸ہجری بنتی ہے، بقول عمری آپ احادیث کے راوی تھے اور جو آپ کے پاس ہوتا اُس میں سے سخاوت کرتے اور کہا جاتا ہے جو لوگ آپ کو جانتے تھے انھوں نے آپ کی وفات پر حزن وغم کیا۔ آپ کی وفات پر آپ کی اولاد میں ایک جماعت تھی، جن میں عمری نے ایک دُختر (۱)۔زینب اور (۲)۔ابومحمد حسن کا ذِکر کیا جب کہ مصادر میں دوسری بیٹی میمونہ کا ذِکر بھی موجود ہے جن کی شادی سیّد یحییٰ نسابہ بن ابومحمد حسن بن جعفر الحجۃ سے ہوئی اور زینب بنت ابوعبداللہ حسین کی شادی عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالب کی اولاد میں کسی شخص سے ہوئی۔

ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجۃ:۔بقول میر سیّد محمد قاسم عبیدلی سبزواری نسابہ آپ متوکل عباسی کی خلافت کے زمانے میں بمطابق ۲۳۵ہجری سمرقند گئے اور ۲۴۱ہجری میں بلخ آئے آپ کی اولاد بلخ میں ہے۔[۱]

اور صاحب سراج الانساب نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ۱۴۲ پر یہی تحریر کیا ہے۔ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجۃ کی والدہ زبیریہ تھیں یعنی زبیر بن عوام کی اولاد سے تھیں۔ آپ کی اولاد میں دو دُختران (۱)۔کلثوم جن کی شادی ابراہیم بن یوسف جعفری سے ہوئی اور دوسری (۲)۔زینب کی شادی عمری علوی بلخی سے ہوئی یعنی عمر اطرف بن امام علی کی اولاد سے ایسے شخص کے ساتھ جو بلخ میں مقیم تھا اور آپ کی اولاد ایک ہی فرزند سے جاری ہوئی، جس کا نام ابوالقاسم علی جلاباذی تھا، اور یہ جلاآباد بلخ کا محلّہ تھا جس کی نسبت سے آپ کو جلاآبادی یا جلاباذی کہا گیا اور اس ابوالقاسم علی جلاباذی بن ابومحمد حسن کی اولاد سے چار پسران تھے۔

(۱)۔ابواحمد عبداللہ بقول رازی یہ کہا گیا کہ آپ کا نام محمد تھا، (۲)۔ابواحمد حسن، (۳)۔ابوعباس محمد ، (۴)۔ابوعلی عبیداللہ ۔[۲]

اور ابوطالب مروزی نسابہ کا بھی یہی بیان ہے۔[۳]

بیت اوّل ابواحمد عبداللہ بن ابوالقاسم علی جلاباذی:۔سیّد مہدی رجائی نے اپنی کتاب المعقبون من آل ابی طالب میں ان کی اولاد سے ایک نسل تحریر فرمائی جو ابوحسن محمد بن حسین بن علی بن ابوحسن محمد بن ابواحمد عبداللہ المذکور تھے اور ان کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔ابوالبرکات ضیاء الدین، (۲)۔ابوحسن طاہر، (۳)۔ابوعلی درج، (۴)۔حسن، (۵)۔ابوابراہیم، (۶)۔علی، (۷)۔محمد ان کا ایک فرزند مرتضیٰ تھا، (۸)۔ابوالقاسم آپ کا ایک فرزند ابی عبداللہ تھا۔ جب کہ کتاب سراج الانساب کے صفحہ ۱۴۹/اور کتاب شجرہ الطیبہ کے صفحہ ۵۷ جلد دوئم پر حاکم ترمذ سیّد علاء الملک ترمذی کا شجرہ تحریر ہے جو اِسی خاندان سے ملتا ہے۔

نسب شریف خان زادہ علاء الملک ترمذی بن نظام الدین علاء الملک بن شمس الدین بن ضیاء الملک بن ناصرالدین ابوالمعالی بن شمس الدین ابی جعفر بلخی بن ضیاء الدین بن عماد الملک بن ابواحمد عبداللہ (ابوحسن) المذکور۔

## ۲۰۹۔نسل ابوعلی عبیداللہ بن ابوالقاسم علی جلاباذی بن ابومحمد حسن

آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوحسن محمد زاہد سکۃ المفتی بلخ سے جاری ہوئی اور بقول فخر الدین رازی اور ابوطالب مروزی نسابہ ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابوالقاسم نو دولت نقیب بلخ، (۲)۔ ابوعلی عبیداللہ یارخدای ۔

۱۔رسالہ الاسدیہ فی انساب سادات العلویہ، ص۹۲ — ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۶۶ — ۳۔الفخری فی انساب الطالبین، ص۶۲

بیت اوّل ابوالقاسم نو دولت بن ابوحسن محمد زاہد:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر محمد،(۲)۔ابوعبداللہ حسین بطن اوّل ابوجعفر محمد کا ایک فرزند حیدر اور تین دُختران تھیں۔

بطن ثانی ابوعبداللہ حسین بن ابوالقاسم نو دولت:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابومحمد حسن نیک روی تھا۔

بقول فخر الدین رازیؒ ان کی اولاد میں دس فرزند تھے(۱)۔ابوالفتح محمد،(۲)۔ابوحسین طاہر،(۳)۔ابوعلی عبیداللہ درج،(۴)۔ابوابراہیم اسماعیل، (۵)۔نعمۃ،(۶)۔ابوحسن علی،(۷)۔ابوالبرکات احمد اور یہ بھی کہا جاتا ہے ان کا نام ابوالبرکات حسین تھا،(۸)۔ابوالمجد علی،(۹)۔ابوالقاسم علی،(۱۰)۔ابوجعفر۔[۱]

ان میں ابوحسین طاہر بن ابومحمد حسن نیک روی:۔کی اولاد سے بقول سیّد ابوطالب مروزی سیّد الاجل العالم الفاضل کبیر القدر عظیم المنزلت سیّد قوام الدین علاء الملک محمد بن نظام الدین محمد نقیب بلخ بن شمس الدین ابی جعفر نقیب بلخ بن ابوحسین طاہر المذکور اور آپ فخر الدینؒ رازی کے داماد تھے۔[۲]

سیّد فاضل علی شاہ موسوی نے ابوحسن محمد نیک روی کو ہی شاہ فخر العالم تحریر کیا ہے۔

شاہ فخر عالم کی کنیت ابوحسن تھی آپ غزنی سے ہجرت کر کے پارہ چنار آئے تھے اور ان کے شجروں میں شاہ فخر عالم کی اولاد میں تین پسران رقم ہیں(۱)۔شاہ انور،(۲)۔شاہ شرف الدین،(۳)۔شاہ عالم۔

اگر ان دو شخصیات کو ایک مان لیا جائے تو ابوحسن محمد نیک روی کے کُل تیرہ فرزند بن جاتے ہیں۔

شاہ نسیم تاجدار جو کہ سادات پارہ چنار کے ایک عارف بزرگ تھے اُن کی قلمی کتاب میں ان کے شجرہ کی روایت یوں ہے۔ شاہ فخر عالم بن ابی القاسم بن عبداللہ بن ابی القاسم بن شاہ حسن الامیر بن شاہ حسین الامیر بن جعفر الحجۃ بن عبداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ اور شاہ فخر عالم کے تین فرزند تھے(۱)۔شاہ انور،(۲)۔شاہ شرف الدین،(۳)۔شاہ عالم ان کی اولاد غزنی میں تھی۔[۳]

ایسا ممکن ہے کہ شاہ فخر عالم اور ابوحسن محمد نیک روی ایک شخصیت ہوں اور کثیر الاولاد ہونے کی وجہ سے شجرہ المبارکہ میں یا فخری میں تحریر نہ ہوا ہو، کیونکہ یہ خاندان خراسان کے اُس منطقے سے ہی وارد ہند ہوا جو کہ ابوالحسن محمد نیک روی کی اولاد کا مسکن تھا بلکہ پارہ چنار تو قدیم خراسان کا ہی حصہ تھا۔

سادات پارہ چنار قدیم ہیں اور ان کی شہرت لاریب ہے۔ ان میں بزرگ فقہا اور اولیاء گزرے ہیں۔

## ۲۱۰۔اولاد شاہ فخر عالم سادات فخری حسینی پارہ چنار پاکستان

شاہ فخر عالم کے تین پسران کی اولاد ہوئی جن میں اس خاندان کی صدری روایت کے مطابق شاہ عالم بن شاہ فخر عالم کی اولاد غزنی میں رہی جب کے باقی دو پسران (۱)۔شاہ انور اور،(۲)۔شاہ شرف الدین کی اولاد کرم ایجنسی پاکستان اور اس کے ملحقہ علاقہ جات میں بکثرت موجود ہے۔

(۳)۔شاہ عالم ان کی اولاد غزنی میں تھی۔[۴]

بیت اوّل شاہ شرف الدین بن شاہ فخر عالم:۔کی اولاد دو فرزندان سے جاری(۱)۔ظہور،(۲)۔شاہ افضل، ان میں شاہ افضل کی اولاد سے شاہ خلیل خلویزی بن میرا بحر بن میر سیّدن بن حسام الدین بن نظام الدین بن سیّد شافی المعروف طاہر بن شاہ افضل بن شاہ شرف الدین المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔مرتضٰی،(۲)۔احمد شاہ،(۳)۔میر شاہ زرین۔

بطن اوّل مرتضٰی بن شاہ خلیل خلویزی:۔کی اولاد ایک فرزند میر کبیر میاں سے جاری ہوئی اور آپ سادات میاں کے جدِامجد ہیں۔ آپ کی اولاد سے مدد شاہ بن انور شاہ بن بادشاہ بن میر عاقل بن میر کبیر میاں المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)محمد جان،(۲)۔شاہ حسن،(۳)۔شاہ احمد،

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۶۷ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۶۲ ۳۔قلمی بیاض شجرہ از سید شاہ نسیم تاجدار حسینی فخری، انساب السادات الحسینی، سید قمر عباس اعرجی،ص ۳۸
۴۔قلمی بیاض شجرہ از سیّد شاہ نسیم تاجدار حسینی فخری، انساب السادات الحسینی، سیّد قمر عباس اعرجی،ص ۳۸

(۴)۔شاہ علی اور پانچواں فرزند شاہ سیّد حسن ہے جو میرے خیال سے شاہ حسن ہی ہے یوں آپ کے چار فرزند تھے۔

اوّل شاہ حسن بن سیّد مدد شاہ:۔شہید ملت تشیع رئیس فقہ الجعفریہ پاکستان علامہ سیّد عارف حسین حسینی بن سید فضل حسین میاں بن میر جعفر میاں بن ابراہیم میاں بن شاہ حسن المذکور تھے۔

بطن ثانی سیّد احمد شاہ بن شاہ خلیل خلویزی:۔کی اولاد سے میاں علی شاہ بن نورتو شاہ المعروف میر شاہ طوطی بن عرب بن جعفر بن احمد شاہ المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔شاہ گل،(۲)۔معصوم شاہ،(۳)۔محمد شاہ۔

اوّل معصوم شاہ بن میاں علی شاہ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد علی رضا تھا جس کی اولاد دو پسران (۱)۔محمد گل اور،(۲)۔سیّد باقر جان سے جاری ہوئی۔

دوئم شاہ گل بن میاں علی شاہ:۔کی اولاد میں سیّد ہاشم بن غلام نبی بن شاہ ستار بن شاہ گل المذکور تھے اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی نقی،(۲)۔غلام تقی،(۳)۔محمد تقی۔

پھر اس خاندان میں سیّد ظہور بن شاہ شرف الدین بن شاہ فخر عالم کی اولاد سے سیّد کریم تاجدار بن سیّد علی اکبر بن سیّد میر جعفر بن سیّد میر الدین بن سیّد رکن الدین بن سیّد احسان بن نظام بن سیّد محمد بن سید عبداللہ بن سیّد ہاشم بن سیّد ظہور المذکور تھے۔

بیت ثانی سیّد شاہ انور بن سیّد فخر عالم، آپ کی اولاد میں سیّد شمس الدین بن شاہ غیاث الدین بن شاہ افضل بن ضیاء الدین بن شاہ طاہر بن شاہ طیب بن شاہ انور المذکور تھے اور ان کی اولاد سے تین فرزند تھے(۱)۔رکن الدین،(۲)۔سیّد حبیب،(۳)۔زکی الدین۔

بطن اوّل رکن الدین بن سیّد شمس الدین:۔کی اولاد سے سادات علی زئی اور ہنگو اور پارہ چنار ہیں،جن میں رسول شاہ بن تقی شاہ بن اصغر شاہ بن اکبر شاہ بن حسین بن قاسم بن میر شاہ بن صاحب شاہ بن باقر شاہ بن میاں شاہ بن شاہ امام بن اصغر شاہ بن میر قاسم تاجدار بن حبیب بن کریم بن رکن الدین المذکور ہیں۔

بطن ثانی سیّد حبیب بن سیّد شمس الدین:۔آپ کی اولاد سے سیّد علی پیلا سیّد بن حسین بن وکیل بن حاکم بن نبیل شاہ بن شاہ نصیر(شاہ درگاہ) بن خضر شاہ بن ناصر بن یحییٰ بن سلیم بن سمیع بن حاکم بن کریم بن داؤد بن حبیب المذکور تھے آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔آپ بتکا بن قریہ سادات محلّہ میں مدفون ہیں جو کہ حدود راحسر شمالی ایران میں ہے۔آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔شاہ رضا،(۲)۔شاہ عبدالمطلب،(۳)۔عطااللہ،(۴)۔محمد مہدی جب کہ پانچواں فرزند ہند گیا اور اس کی کوئی خبر نہ آئی۔

اوّل سیّد شاہ عبدالمطلب بن سیّد علی پیلا کی اولاد سے آغا سیّد محمد حسین لنگرودی بن مرتضیٰ بن حسین بن سیّد میر سعید بن میر محمد قاسم بن رحیم بن محمد شفیع بن عبدالمطلب بن میر محمد حسین بن سیّد شاہ عبدالمطلب المذکور تھے۔[۱]

دوئم سیّد محمد مہدی بن سیّد علی پیلا:۔کی اولاد سے سیّد محمد علی بہشتی نژاد مؤلف کتاب کوثر وفہرست سادات اصفہان بن سیّد رضا عالم دینی بن جلال الدین بن میر صادق بن میر عبدالباقی بن السیّد محمد رضا بہشتی بن محمد ہادی بن محمد مہدی المذکور تھے۔[۲]

بطن ثانی سیّد ذکی الدین بن شمس الدین کی اولاد سے سیّد عسکر بن اسماعیل بن حسن بن میر عبدالرحیم بن میر بدل بن سیّد نبیل بن شاہ قاسم بن امیر شاہ بن احمد کبیر بن امیر کلاں بن ذکی الدین المذکور آپ کی اولاد سے سادات اردبیل تھے۔

## ۲۰۹۔نسل ابوعلی عبیداللہ یار خدای بن ابوحسن محمد زاہد بن ابوعلی عبیداللہ

آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔ابوابراہیم نعمہ آپ کا نام حسین تھا،(۲)۔ابوطالب حسن،(۳)۔ابوطاہر علی نقیب غزنی لقب تاج الشرف،

۱۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۲۸۵ ۲۔الشجرۃ الطیبہ،جلد دوم،ص ۵۹

(۴)۔محمد العالم الشاعر، (۵)۔ابو محمد ابراہیم، (۶)۔ابو عبداللہ حسین۔

بیت اوّل ابو ابراہیم حسین نعمہ بن ابو علی عبیداللہ یار خدای:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابو معالی محمد الفقیہ بلخ صاحب کتاب ''بیان الادیان''، (۲)۔ابو محاسن علی تولی نقابۃ مرو آپ کی والدہ خدیجہ بنت سیّد الاجل ابوالقاسم نو دولت تھیں۔آپ کو ابی القاسم موسوی کے بعد مرو کی نقابت ملی۔

بطن اوّل ابو المعالی محمد بن ابو ابراہیم حسین نعمہ:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابو علی، (۲)۔محمد، (۳)۔نعمہ۔

بطن ثانی ابو محاسن علی بن ابو ابراہیم حسین نعمہ:۔کی اولاد میں ایک فرزند جس کا لقب ''ذی الفخرین'' تھا۔

بیت ثانی ابو طاہر علی نقیب غزنی بن ابو علی عبیداللہ یار خدای:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابو القاسم محمد نقیب النقباء غزنی، (۲)۔ابو علی عبیداللہ نقیب النقباء غزنی۔

بطن اوّل ابو القاسم محمد بن علی نقیب غزنی:۔کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا۔

بیت ثالث محمد العالم بن ابو علی عبیداللہ یار خدای:۔آپ کی اولاد میں صرف ایک فرزند ابو محاسن محمد تھا جو کہ نظام الملک کی خدمت میں تھا اور اس کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔جعفر، (۲)۔ابو علی عبیداللہ، (۳)۔علی، (۴)۔مرتضیٰ، (۵)۔ابو ابراہیم۔

بیت رابع ابو طالب حسن بن ابو علی عبیداللہ یار خدای:۔آپ کی اولاد دو پسران سے تھی (۱)۔ابو القاسم جعفر جس کا ایک فرزند محمد تھا۔

(۲)۔ابو الحسن علی الفقیہ الفاضل بلخی صاحب قبر مزار شریف بلخ افغانستان۔

بطن اوّل ابو حسن علی الفقیہ بلخی بن ابو طالب حسن:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔

(۱)۔ابو محمد حسن المحدث العالم لقب ''شرف الدین''، (۲)۔ابو عبداللہ حسین لقب تاج الدین ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنت سیّد محمد بن عبداللہ تھیں۔

اوّل ابو عبداللہ حسین بن ابو حسن علی الفقیہ الفاضل:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا جو نقیب بطخارستان تھا۔

دوئم ابو محمد حسن محدث بن ابو حسن علی الفقیہ فاضل بلخی:۔آپ کے پاس رسول پاکﷺ کے بال، جوتی، پیالہ اور عصاء تھا۔[۱] آپ مشہور محدث تھے۔امام حسن قطان نے آپ کی تعریف اور توصیف تحریر کی ہے۔آپ نیکی سخاوت اور خیرات کرنے والے مشہور تھے۔آپ اہلِ علم حضرات سے محبّت کرنے والے تھے اور آپ کے گھر پر فاضل اور فقہا جمع رہتے تھے۔[۲]

ابو محمد حسن بن علی الفقیہ فاضل کی وفات ۵۳۲ہجری میں ہوئی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔اسماعیل، (۲)۔علی۔

پہلی شاخ میں اسماعیل بن ابو محمد حسن محدث:۔کی اولاد میں ابی جعفر محمد فخر الدین آپ کو ابنِ فندق نسابہ بیہقی نے دیکھا تھا یہ وقت ۵۳۹ہجری سے ۵۴۲ہجری تھا اور آپ نیشاپور میں مقیم تھے۔آپ سلطان خاقان محمود بن محمد نعراخان کی خدمت میں رہے اور مرتے دم تک اس کی خدمت میں رہے۔[۳]

آپ کا ایک فرزند حسین جمال الدین تھا۔

دوسری شاخ میں علی بن ابو محمد حسن محدث کی اولاد میں ایک فرزند قاسم تھا۔

سادات اعرجی حسینی یعنی حسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج کی اولاد آج بھی افغانستان میں موجود ہے جن میں سے ایک شخص سے میرا رابطہ بذریعہ ای میل ہوا، اور یہ لوگ اکثر نام کے ساتھ حسینی لکھتے ہیں۔

---

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد سوئم، ص ۸۹ ۲۔الشذ الفیاح من علوم ابن الصلاح، از ابراہیم بن موسیٰ شافعی، جلد دوم، ص ۵۶۸، مکتبہ المرشد، مدینہ منورہ

۳۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۵۷۱

## ۲۱۲۔نسل ابوعباس محمد بن ابوالقاسم علی جلابازی بن ابومحمد حسن بن حسین بن جعفرالحجۃ جدِامجد سادات حسینیہ ہمدانیہ پاکستان والہند

بقول سیّد جعفر اعرجی آپ صاحب الکرامات تھے۔تہذیب الانساب میں آپ کی اولاد جس میں ایک فرزند(۱)۔ابوالحسن محمد تھا اور یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ان کا نام احمد تھا جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے (۲)۔عبداللہ، (۳)۔محمد کا ذِکر بھی کیا ہے۔[۱]

سادات ہمدانیہ کے قدیم شجروں میں عبداللہ کا نام کثرت سے ملتا ہے اور سیّد حلیم حسن اعرجی نقیب سادات اعرجیہ نے بھی صرف عبداللہ بن ابوعباس محمد کا ذِکر کیا ہے اور ان سے منسوب جو نسل میر سیّد علی ہمدانی تک آتی ہے اور بعض مشجرات میں ابوحسن محمد بن ابوعباس محمد المذکور ہی احمد بن ابوعباس محمد تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل ابوحسن محمد بن ابوعباس محمد:۔ آپ کی اعقاب کا تذکرہ کسی جگہ نہ دیکھا گیا اور نہ ہی کسی مخطوط یا مشجر میں کوئی تحریر ایسی ملی جو آپ کی اولاد کے تذکرے کو بیان کرے۔

بیت ثانی احمد بن ابوعباس محمد:۔ کی اولاد سے بقول نسابہ سیّد جعفر اعرجی فی کتاب اساس الانساب الناس کی احمد بن حسین بن محمد بن امیر کا بن احمد المذکور تھے۔

بیت ثالث السیّد عبداللہ بن ابوعباس محمد:۔ بقول نسابہ احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی اور سیّد جعفر اعرجی آپ کی اولاد صرف ایک فرزند سیّد جعفر سے جاری ہوئی، بعض کشمیری سادات کے مشجرات میں آپ کے نام کے ساتھ بلخی لکھا ہے اور پنجاب بالخصوص تلہ گنگ کے ہمدانی سادات کے نسب ناموں میں ان کی کنیت ابوالکامل لکھی ہوئی ہے۔

ان ابوالکامل جعفر بلخی بن عبداللہ بن ابوعباس محمد المذکور کی اولاد میں سادات ہمدانیہ۔

پاکستان اور کشمیر کی سادات کے مطابق دو پسران تھے(۱)۔زاہد ثانی، (۲)۔محمد محبّ اللہ۔

بطن اوّل ان میں زاہد ثانی بن ابوالکامل جعفر بلخی کی اولاد میں سادات ہمدانیہ کے مشجرات کے مطابق تین فرزند تھے(۱)۔طالب، (۲)۔احمد، (۳)۔یوسف لیکن ان کی اعقاب نامعلوم ہیں، جب کہ بطن ثانی سیّد محمد محبّ اللہ بن ابوالکامل جعفر بلخی کی اولاد میں کیا گیلانی نسابہ کے بقول ایک فرزند سیّد محمد بن جعفر لکھا ہے جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے اساس الانساب میں محبّ اللہ تحریر کیا ہے۔سادات ہمدانیہ عابد یہ علی گڑھ اور سادات ہمدانیہ حسینیہ دندہ شاہ بلاول وتلہ گنگ وہ دیگر میں بھی صرف محبّ اللہ ہی تحریر ہے۔

آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد شرف الدین، (۲)۔عزیز، (۳)۔عبداللہ، (۴)۔یوسف۔

اوّل عزیز بن سیّد محمد محبّ اللہ:۔ کی اولاد سے قدیم ہمدانی سادات کے مخطوطات کے مطابق حسین (ہمدان میں) بن صابر بن محمد بن عزیز المذکور تھے۔

دوئم یوسف بن سیّد محمد محبّ اللہ:۔ کی اولاد کا تذکرہ سادات ہمدانیہ کے مشجرات میں موجود نہیں لیکن عراق کے مشجرات میں ان کی اولاد کا ذِکر ملتا ہے۔ان کی اولاد سے سیّد علی (المتوفی ۷۶۰ ہجری) بن شہاب الدین بن محمد بن یوسف المذکور تھے، جن کا جنوبی عراق میں وارد ہونا ثابت ہے۔سیّد حلیم حسن اعرجی نسابہ نے ان کو میر سیّد علی ہمدانی حسینی سمجھ لیا اور اپنی کتاب الاعرجی میں ان کا ذِکر میر سیّد علی ہمدانی کی جگہ پر کیا اور ان کی اولاد کو میر سیّد علی ہمدانی کے اعقاب میں رقم کیا جو کہ ایک مغالطہ ہے۔سیّد علی اور سیّد علی ہمدانی کے والد اور دادا کے ناموں کا ایک جیسا ہونا ان کو مغالطے میں ڈال گیا۔

اس سیّد علی بن شہاب الدین بن محمد بن یوسف بن محمد محبّ اللہ المذکور کی اولاد سے سیّد ابوالحسن علی بن محمد بن ابی البرکات بن عبداللہ بن محمد سعید بن ابراہیم بن احمد بن علی بن سعدالدین بن برہان الدین بن احمد مطھل بن سیّد علی المتوفی ۷۶۰ ہجری المذکور سیّد ابوالحسن علی بن محمد کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔علی، (۲)۔امیر جان۔

---

۱۔کتاب اساس الانساب الناس، ص ۲۹۶

پہلی شاخ میں علی بن ابوالحسن علی کی اولاد سے سادات فتیلہ عراق ہیں جو سیّد علی بن محمد بن خلیل بن علی المذکور کی اولاد ہیں۔

دوسری شاخ میں امیر جان بن ابوالحسن علی:۔ کی اولاد سے جدِامجد سادات قاسم لیہ ہیں جو قاسم بن حسین بن امیر جان المذکور کی اولاد ہیں۔

## ۲۱۳۔سیّد محمد شرف الدین بن سیّد محمد محبّ اللہ بلخی بن سیّد جعفر بلخی

آپ کا نام محمد اور لقب شرف الدین تھا، جب کہ نسابہ احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نے اپنی کتاب سراج الانساب میں تحریر کیا ہے کہ آپ کا نام محمد تھا۔[۱]

جب کہ سیّد جعفر اعرجی نے آپ کا نام شرف الدین لکھا ہے۔[۲]

سیّد مکرم حسین مجتہد نے اپنی فارسی کتاب خلاصہ الانساب میں آپ کا نام شرف الدین لکھا ہے۔سیّد کمال الدین حسین ہمدانی کی کتاب اشجار الکمال میں آپ کا نام شرف الدین ہی رقم ہے۔ اِسی طرح پاکستان کے ہمدانی سادات کے مشجرات اور مخطوطات میں آپ کا نام شرف الدین ہی رقم ہے۔

آپ کی اولاد ایک فرزند میر سیّد یوسف حسینی سے جاری ہوئی بمطابق شجرہ ہائے سادات ہمدانیہ قلمی نسخہ شجرہ ٹبی۔ دیگر قلمی مشجرات سادات ہمدانیہ مور جھنگ اور مشجرات سادات ہمدانیہ کشمیر میں رقم ہے کہ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔سیّد علی اکبر، (۳)۔سیّد سالم، (۴)۔میر سیّد حسین۔

تاہم سیّد حلیم حسن اعرجی نسابہ، سیّد جعفر اعرجی نسابہ اور سیّد احمد بن محمد کیا گیلانی نسابہ نے صرف سیّد علی اکبر کا ذِکر کیا اور بعض جگہ ان کے نام کے ساتھ الوندی آتا ہے۔

بیت اوّل سیّد حسین بن میر یوسف حسینی کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔حصار۔

تاہم ان حضرات کی اولاد ہونے یا نہ ہونے کی کوئی خبر نہیں۔

بیت ثانی سیّد علی اکبر بن میر سیّد یوسف حسینی بن سیّد محمد شرف الدین کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد احمد الوندی،(۲)۔میر سیّد محمد المعروف محمد باقر حسینی۔

ان میں سیّد احمد الوندی بن سیّد علی اکبر کا ذِکر سیّد جعفر اعرجی نے اساس الانساب میں کیا ہے مگر ان کی اولاد کو بیان نہیں کیا۔ ترکی کے کرد علاقے میں مقیم ایک شخص میمت بریفکانی جن سے میری فیس بک میسنجر پر بات ہوئی ۲۰۱۳-۱۴ء میں انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ علی المؤید بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبداللہ بن علی اشقر بن جعفر بن امام علی نقی الہادیؑ کے فرزند سیّد صدرالدین کی اولاد سے ہیں اور یہ صدرالدین سیّد جلال الدین سرخ پوش بخاری کے بھائی بنتے ہیں۔ وہ بھی اُس دعوے سے جو میمت بریفکانی کر رہے تھے، تاہم وہ سیّد جلال الدین سرخ پوش بخاری اور ان کی اولاد سے لاعلم تھے۔ انھوں نے اپنے اس دعوے پر بھی مجھے کوئی مخطوط نہیں دکھایا اور پھر ۱۹-۲۰۱۸ء میں انھوں نے مجھ سے Whattsup پر رابطہ کیا اور میری ہی کتاب ''المشجر من اولاد حسین الاصغر'' کو پڑھ کر مذکورہ احمد الوندی بن سیّد علی اکبر کو اپنا جدِامجد قرار دیا اور مجھ سے اس متعلق کافی بات کی تاہم اُن کے پاس اپنے دعوے کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے اور جب میں نے سیّد عبدالرحمان حسینی کویتی سے اس بارے میں اُن کی رائے طلب کی تو انھوں نے کہا کہ یہ لوگ کُرد ہیں، ان کے اجداد صوفیاء تھے اور انھوں نے عزت اور شہرت حاصل کر کے سیادت کا دعویٰ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

بطن اوّل میر سیّد محمد المعروف محمد الباقر حسینی بن میر سیّد علی اکبر:۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی۔ سادات ہمدانیہ نارنگ سیّداں میں سیّد محسن علی ہمدانی کے اجداد کے مشجر میں آپ کی عرفیت محمد الباقر ہے جب کہ سیّد حلیم حسن اعرجی، سیّد جعفر اعرجی نسابہ۔سیّد احمد کیا حسینی اور سیّد مکرم حسین مجتہد نے آپ کا نام صرف محمد تحریر کیا ہے۔ آپ کی والدہ سیّدہ طاہرہ بنتِ سیّد عبدالمطلب نیشاپوری تھیں۔ آپ کا مدفن باغ علی ہے جو کہ گنبد علویان کے قریب ہمدان میں واقع ہے۔ گنبد علویان سلجوقیوں نے سادات کی عبادت کے لیے تعمیر کروایا تھا۔

---

۱۔سراج الانساب، ص ۱۵۹ ۲۔اساس الانساب الناس، ص ۲۹۶

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد حسن حسینی ،(۲)۔سیّد شہاب الدین ،(۳)۔سیّد یوسف۔

اوّل سیّد یوسف بن میر سیّد محمد المعروف باقر:۔آپ میر سیّد علی ہمدانی کے چچا تھے کشمیر کی تواریخ میں آپ کا ذِکر موجود ہے، تاہم انساب کی کتب میں آپ کا ذِکر موجود نہیں البتہ سادات ہمدانیہ تلہ گنگ، مور جھنگ اور کشمیری سادات ہمدانیہ کے مشجرات میں آپ کا ذِکر موجود ہے۔یہ نسل بھی میر سیّد علی ہمدانی کے ہمراہ وارد کشمیر ہوئی، مشجرات کی کتاب سادات ٹبی میں بھی آپ کا ذِکر ملتا ہے۔تاہم عمود نسب کی روایت میں ان حضرات کے پشت در پشت بنی اعمام کا ذِکر موجود نہیں۔ان کی اولاد کا ایک شجرہ ہمیں سیّد بدر منیر ہمدانی نے بھیجا۔اس خاندان سے ایک بزرگ مجہوئی گڑھی دوپٹہ میں مدفون ہوئے جن کا نسب اس طرح ہے۔سیّد احمد ہمدانی بن کرم شاہ بن سیّد محمد افضل بن سیّد قدرت اللہ بن سیّد عصمت اللہ بن سیّد عبداللہ بن سیّد ہدایت اللہ بن سیّد محمد عاقل بن سیّد محمد باقر بن سیّد محمود بن حسین بن محمد بن علی بن احمد بن میر سیّد حسین بن سیّد میر افضل بن سیّد میر ابراہیم بن سیّد میر قاسم بن سیّد خلیل بن سیّد یوسف المذکور۔

آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔بہادر شاہ،(۲)۔محمود شاہ،(۳)۔محمد شاہ۔

پہلی شاخ میں محمود شاہ بن احمد شاہ ہمدانی کے تین پسران تھے(۱)۔یعقوب شاہ،(۲)۔گلاب شاہ،(۳)۔ستار شاہ۔

ان میں یعقوب شاہ بن محمود شاہ کی اولاد میں بھی تین پسران تھے(۱)۔یوسف شاہ،(۲)۔باغ علی شاہ،(۳)۔حسن شاہ اور ان سب کی اولاد سنگڑ سیداں آزاد کشمیر میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں بہادر شاہ بن سیّد احمد ہمدانی:۔کی اولاد سے چار فرزند تھے(۱)۔امیر شاہ،(۲)۔مقبول شاہ،(۳)۔لال شاہ،(۴)۔ہدایت شاہ اولاد لال شاہ اور ہدایت شاہ سے جاری ہوئی۔

ان میں لال شاہ بن بہادر شاہ کے تین پسران تھے(۱)۔قلندر شاہ،(۲)۔حیدر شاہ،(۳)۔غلام حسین شاہ۔

جب کہ ہدایت شاہ بن بہادر شاہ کے بھی تین پسران تھے(۱)۔ابراہیم شاہ،(۲)۔علی اصغر شاہ،(۳)۔محمد ایوب شاہ ان سب کی اولاد بھی سنگڑ سیدان آزاد کشمیر میں آباد ہے۔

تیسری شاخ میں محمد شاہ بن سیّد احمد شاہ ہمدانی کی اولاد میں دو فرزند تھے،(۱)۔مظفّر شاہ،(۲)۔انور شاہ ان میں مظفّر شاہ بن محمد شاہ کے تین پسران تھے(۱)۔فیض رسول شاہ،(۲)۔حبیب شاہ،(۳)۔علی اکبر شاہ۔

## ۲۱۴۔نسل سیّد حسن الحسینی بن سیّد محمد المعروف باقر بن سیّد علی اکبر

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔میر سیّد تاج الدین ہمدانی،(۲)۔سیّد حسین سمنانی ۔

آپ دونوں میر سیّد علی ہمدانی کے چچازاد بھائی تھے۔کشمیر کی تواریخ میں آپ کا ذِکر ملتا ہے۔ان میں سیّد حسین سمنانی کا مزار گولہ گام میں مرجع خلائق ہے۔آپ نورالدین ولی چرار شریف والوں کے مرشد تھے۔آپ کی اولاد بھی جاری ہوئی مگر ابھی تک مجھے کوئی جامع شجرہ میسر نہ آیا جو آپ پر منتہی ہوتا ہے، تاہم آپ کی اولاد جاری ہوئی اس میں کوئی شک نہیں ہے اور کشمیر کی سادات سے بھی اس موضوع پر میری بات ہوئی ہے سب نے کہا ان کی اولاد ہے مگر ان کا شجرہ کسی سے نہ ملا۔ماسوائے اُس ایک دستاویز کے جس کو سیّد یونس مہدی نے فراہم کیا جس کا ذِکر ہم کریں گے جب کہ سیّد تاج الدین ہمدانی کی اولاد کثیر ہے جو پاکستانی اور بھارتی کشمیر میں بکثرت موجود ہے۔

بیت اوّل سیّد تاج الدین ہمدانی بن سیّد حسن حسینی:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد حیدر ہمدانی،(۲)۔سیّد حسن بہادر المعروف رُستم ہند۔
حیدر ہمدانی کی اولاد جاری نہیں ہوئی۔اولاد صرف حسن بہادر رُستم ہند کی جاری ہوئی۔سیّد حسن بہادر رُستم ہند صاحبِ کمالات تھے، جب شہاب الدین نے ان کی تیز طبعی دیکھی تو ان کو سپہ سالار مقرر کیا اور رُستم ہند کا خطاب عطا کیا۔ایک لاکھ فوج سوار اور پیادہ آپ کے زیرِ کمان رکھی جنگوں اور لڑائیوں میں

آپ کو ہراوّل کے طور پر آگے بھیجا جاتا تھا آپ نے کبھی شکست نہ کھائی آپ کو پرگنہ ہماہیہ، پرگنہ، مانچھیا مول کی جاگیریں بھی انعام میں ملیں۔کابل اور بدخشان کی فتح کے بعد سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کردی اورایک دوسری فتح کے موقع پر (ہندوستان کی فتح) فیروزشاہ تغلق دہلی کے حاکم نے اپنی بیٹی بروائیت دیگر اپنی نواسی آپ کے لیے نامزد کی آپ کی اولاد میں ایک دُختر (ا)۔سیّد تاج خاتون جو سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی ہمدانی کے عقد میں تھیں اور ایک فرزند (۲)۔سیّد کمال الدین ہمدانی تھے۔

اس سید کمال الدین بن سیّد حسن بہادر رُستم ہند کی اولاد سے سیّد نعمت اللہ بن سیّد جمال الدین بن سیّد کمال الدین المذکور تھے، جن کی اولاد میں تین فرزند تھے (ا)۔سیّد جعفر ہمدانی، (۲)۔سیّد شمس الدین، (۳)۔سیّد احمد ہمدانی۔

بطن اوّل سیّد شمس الدین ہمدانی بن سیّد نعمت اللہ:۔آپ کی اولاد حسن آباد خانقاہ سوختہ نواکدل سری نگر، عمر کالونی، ترال، حسن آباد، دیوان کالونی، البشر نشاط، بمنہ سری نگر اور مقبوضہ کشمیر کے دیگر علاقوں میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد احمد بن سیّد یوسف ہمدانی بن سیّد محمد ہمدانی بن سیّد علی ہمدانی بن سیّد شمس الدین ہمدانی المذکور تھے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد حسن کربلائی المعروف حسہ بادشاہ، (۲)۔سیّد حسین حسینی۔

اوّل سیّد حسین بن سیّد احمد ہمدانی کی اولاد میں دو پسران تھے (ا)۔سیّد علی ہمدانی، (۲)۔سیّد محمد نداوے۔

دوئم سیّد حسن کربلائی بن سیّد احمد ہمدانی کی اولاد میں تین پسران تھے (ا)۔سیّد نجف ہمدانی، (۲)۔کرم ہمدانی، (۳)۔سیّد مہدی ہمدانی۔

ان میں سیّد نجف ہمدانی بن سیّد حسن کربلائی کی اولاد میں تین فرزند تھے (ا)۔سیّد تقی ہمدانی، (۲)۔سیّد علی ہمدانی، (۳)۔سیّد مہدی ہمدانی۔

بطن ثانی سیّد احمد ہمدانی بن سیّد نعمت اللہ: آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد حسن ہمدانی، (۲)۔سیّد ابوالقاسم اکبر ہمدانی، جس کا ذِکر کتاب گلستان زہراء میں ہے اور میں نے ان کے شجرہ نسب کے قلمی نسخے کو بھی دیکھا ہے۔

اوّل سیّد ابوالقاسم اکبر ہمدانی بن سیّد احمد ہمدانی:۔آپ کا مزار چھتر گام میں ہے۔سادات ہمدانیہ آزادکشمیر کے مشجرات میں آپ کا ذِکر نہیں ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد یونس مہدی بن سیّد علی ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن سیّد محمد حسینی ہمدانی بن سیّد احمد ہمدانی لبرتل بن سیّد اکبر ہمدانی بن سیّد امیرالدین ہمدانی بن سیّد عبداللہ ہمدانی بن سیّد ابوالقاسم اکبر ہمدانی المذکور، لیکن ہم ان کی بلدی شہرت سے واقف نہیں ہیں۔[ا]

دوئم سیّد حسن بن سیّد احمد ہمدانی:۔کی اولاد سے سیّد محمد ہمدانی بن سیّد علی یحییٰ بن سیّد حسن المذکور تھے جن کے تین پسران (ا)۔میر سیّد علی، (۲)۔سیّد احمد، (۳)۔سیّد ماہ روشن۔آپ کا مزار سری نگر میں ہے۔

## ۲۱۵۔نسل میر سیّد علی بن سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی یحییٰ ہمدانی

آپ کی اولاد میر سیّد صالح بن میر سیّد حسین پکھلی کبروی بن میر سیّد علی المذکور سے جاری ہوئی ان میں میر سیّد حسین پکھلی کبروی عالم فاضل اور بزرگ تھے آپ کے فرزند میر صالح تھے، جن کی اولاد میں تین فرزند تھے (ا)۔میر عطااللہ، (۲)۔میر سیّد عارف، (۳)۔میر ابوالبقاء۔

بیت اوّل میر سیّد عطااللہ بن میر سیّد صالح:۔کی اولاد میں تین پسران تھے (ا)۔محمد علی شاہ، (۲)۔امانی شاہ، (۳)۔سیّد علی اکبر شاہ۔

بطن اوّل امانی شاہ بن میر سیّد عطااللہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد شہاب الدین سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔محمد علی شاہ، (۲)۔احسن علی شاہ، (۳)۔سیّد عبدالبقاء شاہ ان حضرات کی اولاد کثیر ہے جو آزادکشمیر کے موضعات میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد علی اکبر شاہ بن میر سیّد عطااللہ:۔کی اولاد میں چار فرزند تھے (ا)۔سیّد علی اصغر شاہ، (۲)۔سیّد عطا اللہ، (۳)۔مرتضیٰ شاہ، (۴)۔سیّد شاہ حسین شاہ۔

---

ا۔کتاب گلستان زہرا، از سیّد محمد انیس کاظمی موسوی، ص ۹۹۔۹۸

اوّل سیّد شاہ حسین شاہ بن سیّد علی اکبر شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد سخی سرور شاہ بادشاہ بن مبارک شاہ بن غلام حسن شاہ بن غلام حسین شاہ بن شاہ حسین شاہ المذکور تھے۔ آپ کا سلسلہ طریقت سائیں سہیلی سرکار کی طریقت سے تھا۔ آپ جسگراں والے بابا کے پیر بھائی تھے۔ آپ کا مزار مانسہرہ میں ہے۔

دوئم سیّد عطااللہ بن سیّد علی اکبر شاہ:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد احمد شاہ،(۲)۔یوسف شاہ،(۳)۔ستار شاہ۔

سوئم سیّد علی اصغر شاہ بن سیّد علی اکبر شاہ:۔ آپ کی اولاد میں دس فرزند تھے(۱)۔علی عمر شاہ،(۲)۔سرور شاہ،(۳)۔انور شاہ کالا باغ میانوالی، (۴)۔نادر شاہ،(۵)۔احمد شاہ،(۶)۔جعفر شاہ،(۷)۔محمد حسن شاہ،(۸)۔نظر شاہ،(۹)۔میر مصطفیٰ شاہ،(۱۰)۔مرتضیٰ شاہ۔

پہلی شاخ میں میر مصطفیٰ شاہ بن علی اصغر شاہ:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔محمد شاہ،(۲)۔بہادر شاہ،(۳)۔شیر شاہ،(۴)۔حیات علی شاہ۔

دوسری شاخ محمد حسن شاہ بن سیّد علی اصغر شاہ:۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔محمد حسین شاہ،(۲)۔کالا شاہ،(۳)۔فتح علی شاہ، (۴)۔حسن شاہ،(۵)۔یوسف شاہ۔

تیسری شاخ میں جعفر شاہ بن علی اصغر شاہ کی اولاد ایک فرزند بزرگ شاہ سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے(۱)۔احمد شاہ،(۲)۔محمد شاہ۔

چوتھی شاخ میں انور شاہ بن علی اصغر شاہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔محمد علی شاہ،(۲)۔حامد علی شاہ،(۳)۔صالح محمد شاہ،(۴)۔احمد شاہ۔

پانچویں شاخ میں سیّد علی عمر شاہ بن سیّد علی اصغر شاہ:۔ آپ کی عرفیت قاضی سیّد شاہ تھی۔ آپ کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔زمان شاہ، (۲)۔قاضی نظام شاہ،(۳)۔ابراہیم شاہ،(۴)۔قاضی حبیب شاہ،(۵)۔احمد شاہ،(۶)۔مردان شاہ،(۷)۔محبوب شاہ۔

بیت ثانی میر سیّد عارف بن میر سیّد صالح بن میر سیّد علی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد اسماعیل بن میر سیّد میراں ظریف بن میر سیّد عارف المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔یار محمد شاہ،(۲)۔بلال شاہ۔

بطن اوّل یار محمد شاہ بن سیّد اسماعیل شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد خطاب شاہ،(۲)۔گل محمد شاہ۔

اوّل گل محمد شاہ بن یار محمد شاہ کی اولاد ایک فرزند قدرت علی شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔شاہ ولی، (۲)۔محمد علی شاہ، (۳)۔ولی شاہ۔

دوئم خطاب شاہ بن یار محمد شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبداللہ شاہ،(۲)۔سیّد حبیب شاہ۔

بطن ثانی سیّد بلال شاہ بن سیّد اسماعیل شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند حافظ مہربان شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد شاہ،(۲)۔مبارک شاہ۔

اوّل محمد شاہ بن حافظ مہربان شاہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سلطان شاہ،(۲)۔شاہ جہان شاہ،(۳)۔ملی شاہ،(۴)۔رُستم علی شاہ۔

دوئم مبارک شاہ بن حافظ مہربان شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قاسم علی شاہ،(۲)۔حاکم شاہ۔

پہلی شاخ قاسم علی شاہ بن مبارک شاہ کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔احمد شاہ،(۲)۔مہر شاہ۔

بیت ثالث میر سیّد ابوالبقاء بن میر سیّد صالح:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند میر سیّد محمد حنیف سے جاری ہوئی جس کی اعقاب میں پانچ فرزند تھے (۱)۔محمد شاہ،(۲)۔عبدالواحد شاہ،(۳)۔قدیم شاہ،(۴)۔بشیر اللہ شاہ،(۵)۔فرخ شاہ۔

## ۲۱۶۔نسل سیّد احمد ہمدانی بن سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی یحییٰ

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد داؤد،(۲)۔یوسف۔

اوّل سیّد داؤد بن سیّد احمد ہمدانی:۔ کی اولاد میں سیّد محمد امین ہمدانی بن حیدر ہمدانی بن سیّد داؤد ہمدانی المذکور تھے جن کی اولاد میں تین فرزند تھے

(۱)۔سیّد محمد فضل جن کی اولاد بمنہ سری نگر۔ پاکستان کے کچھ موضعات، عمر کالونی سری نگر، کورنگی کراچی، دیوان کالونی، سری نگر میں آباد ہے(۲)۔سیّد محمد فاروق ہمدانی آپ سادات ترال کے جدِامجد ہیں،(۳)۔سیّد محمد افضل آپ کی اولاد مدین صاحب سری نگری میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد یوسف بن احمد ہمدانی:۔ آپ کی اولاد ابراہیم بن مراد بن یوسف بن صادق بن یوسف المذکور سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جعفر آپ کی اولاد گمبہ اسکردو، سکیل فورموتو اسکردو، میں آباد ہے،(۲)۔سیّد محمد حسینی:۔ آپ کی اولاد قتل گاہ توش تھورگو، گمبہ تھورگو بلتستان میں آباد ہے اور یہ نسل بھی کثیر ہے اور اس نسل میں کثیر علمائے اثناءعشری ہیں اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہیں۔

## ۲۱۷۔نسل میر سیّد حسین سمنانی بن سیّد حسن الحسینی بن سیّد محمد المعروف محمد باقر حسینی

آپ بہت بلند مرتبہ صوفی اور بزرگ تھے۔ اہلِ سنت کی کتابوں میں آپ کا ذِکر کثرت سے ملتا ہے۔ آپ چرار شریف والے مشہور صوفی بزرگ شیخ نورالدین ولی کے پیرومرشد ہیں۔ آپ کی اولاد جاری ہوئی مگر ہمیں صرف ایک مخطوطہ مِلا جس سے ایک ہی شجرہ ہم نقل کر رہے ہیں۔ یہ سادات کسی زمانے میں میر تاج الدین ہمدانی کی اولاد مشہور تھے۔ ان کو ''سادات ژایرؤ'' کہا جاتا ہے لیکن حقیقت الامر اس کے برعکس تھی یہ میر تاج الدین ہمدانی کے برادرِ حقیقی سیّد حسین سمنانی کی اولاد ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان سے ایک شیعہ نواب حکیم مہدی خان نے اپنے ساتھ سہم سادات سے ایک خطیر رقم لائی اور صحیح النسب سادات میں تقسیم فرمائی اس وقت سیّد میر عبدالشکور نے اپنے آپ کو میر سیّد حسین سمنانی کی اولاد سے گردانا اور ان کا نسب اِس طرح تھا۔ سیّد میر عبدالشکور بن سیّد رحمت اللہ بن میر سیّد سعید بن سیّد احمد بن سیّد تراب بن سیّد امیر بن سیّد کاظم بن سیّد حسن سمنانی بن میر سیّد حسین سمنانی المذکور اور ان سیّد عبدالشکور کی اولاد ''ژایرؤ'' میں آباد ہے اور اس مخطوطے پر جن علمائے امامیہ کے دستخط اور مہر ثبت ہے۔ ان میں آیت اللہ سیّد مہدی سلیمان تقی، آغا سیّد محمد لسان الواعظین، مولانا مصطفیٰ علی تاج الواعظین مولانا حیدر علی انصاری قابلِ ذکر ہیں۔ اس قدیم مخطوط کی رو سے ''سادات ژایرؤ'' میر سیّد حسین شمنانی کی اولاد ہے اور ان کے جدِامجد کا مزار بھی ''ژایرؤ'' میں ہی ہے۔(قدیم مخطوطہ)

ایک دوسری جگہ میر سیّد عبدالشکور بن سیّد رحمت اللہ بن سعید بن احمد بن سیّد تراب بن سیّد امیر الدین بن سیّد محمد (وانگے پورہ) بن کاظم بن حسن سمنانی بن حسین سمنانی المذکور ہے۔

میر سیّد عبدالشکور کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جعفر،(۲)۔سیّد عبداللہ۔

بیت اوّل سیّد جعفر بن عبدالشکور:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد رسول،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔حسن۔

بیت ثانی عبداللہ بن سیّد عبدالشکور:۔ کی اولاد سے سیّد تقی بن محمد بن عبداللہ المذکور تھے۔ ان کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد رسول شاہ، (۲)۔سیّد امیر،(۳)۔السیّد قاسم،(۴)۔السیّد نجف،(۵)۔سیّد اکبر۔

بطن اوّل سیّد امیر بن سیّد تقی:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔حسن جس کا فرزند رسول شاہ تھا،(۳)۔سیّد اصغر شاہ،(۴)۔سیّد محمد شاہ۔ آپ کے تین پسران تھے مصطفیٰ، حسین اور علی۔

بطن ثانی سیّد قاسم بن سیّد تقی:۔ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا اور اس علی کے تین فرزند مہدی، محمد اور جواد تھے۔

بطن ثالث رسول شاہ بن سیّد تقی آپ کی اولاد سے رسول شاہ بن سیّد اصغر شاہ نوگام بن رسول شاہ المذکور تھے جن کے تین فرزند تھے(۱)۔مہدی شاہ، (۲)۔صفدر شاہ،(۳)۔سیّد جعفر شاہ۔

بطن رابع سیّد نجف بن سیّد تقی:۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد جعفر شاہ،(۲)۔سیّد حیدر،(۳)۔سیّد مہدی،(۴)۔سیّد محمد،(۵)۔سیّد حسن۔

اوّل سیّد جعفر شاہ بن سیّد نجف:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد رسول شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ۔

بطن خامس سیّد اکبر بن سیّد تقی:۔بھی صاحب اولاد تھے۔[۱]

## ۲۱۸۔نسل سید شہاب الدین بن سیّد محمد المعروف محمد الباقر بن سیّد علی الاکبر

سیّد جعفر اعرجی نے آپ کا ذِکر اساس الانساب الناس میں صفحہ نمبر ۵۰۲ اور حاشیہ نمبر ۸۴۱ پر کیا ہے۔سیّد جعفر اعرجی نے آپ کا لقب سیاہ بزاش تحریر کیا ہے۔سیّدہ اشرف ظفر نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ آپ ایلخانی زمانہ میں ہمدان کے افسر اعلیٰ تھے۔[۲]

کچھ ایرانی تاریخ نویسوں نے آپ کو والیٔ ہمدان بھی تحریر کیا اور میر سیّد علی ہمدانیؒ پر لکھی جانے والی اکثر کتب میں بھی آپ کو حاکم ہمدان تحریر کیا گیا۔ اگر آپ کو حکومت ملی بھی تو یہ زمانہ ۶۲۰ ہجری سے ۷۲۰ہجری کا ہو گا کیونکہ خاندان علویہ حسینیہ ہمدان ۵۰۰ ہجری سے ارکان حکومت میں رہے۔[۳]

آپ کی شادی فاطمہ بنت شرف الدین سے ہوئی جو سمنان کے ملوک تھے اور یہ شرف الدین سیّد زہرہ بنتِ قاسم بن جمال الدین محمد بن حسن بن ابی زید بن علی ابی زید بن علی کیا کی طبری بن عبداللہ بن علی بن ابراہیم بن اسماعیل منقذی بن جعفر صحیح بن عبداللہ عقیقی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ کے فرزند تھے اور اس سیّدہ زہرہ بنت القاسم جو میر سیّد علی ہمدانی کی نانی تھیں کا ذِکر عمدۃ الطالب میں بھی ہے۔[۴]

سیّد شہاب الدین کے دو فرزند تھے (۱)۔قاسم جن کی وفات بچپن میں ہوئی تھی، (۲)۔میر سیّد علی ہمدانی المعروف علی ثانی شاہ ہمدان ۔

## ۲۱۹۔نسل میر سیّد علی ہمدانی بن سیّد شہاب الدین بن میر سیّد محمد المعروف محمد الباقر

آپ کی کنیت ابواسحاق بیان ہوتی ہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ شرف الدین تھیں، جو کہ سمنان کے حکمران خاندان سے تھیں اور شیخ العارف علاء الدولہ سمنانی آپ کے حقیقی ماموں تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲رجب المرجب ۷۱۴ہجری بمطابق ۱۲/۱۰کتوبر ۱۳۱۴عیسوی کو ہوئی آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

میر سیّد علی ہمدانی بن سیّد شہاب الدین بن میر سیّد محمد باقر بن سیّد علی اکبر بن سیّد یوسف حسینی بن میر سیّد محمد شرف الدین بن میر سیّد محمد محبّ اللہ بن میر ابوکامل جعفر بن عبداللہ بن میر سیّد محمد اوّل ابوعباس بن ابوالقاسم میر سیّد علی جلاباذی بن ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ حسین بن جعفر الحجۃ بن ابوعلی عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ۔[۵]

یہ شجرہ بمطابق مخطوطات آغا سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی (۳۲) ریکارڈ قم المقدسہ ہے۔ آپ کا وصال ۶ ذوالحجۃ ۷۸۶ہجری ۱۹ جنوری ۱۳۸۵عیسوی کو ہوا آپ کا مزار کولاب تاجکستان میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں ایک دُختر اور ایک فرزند سیّد محمد ہمدانی تھے اور بعض نے بیٹی کا نام ماہ خراسان تحریر کیا ہے اور بعض نے فاطمہ تحریر کیا ہے۔ تصوّف کی کتب میں اس دُختر کی شادی خواجہ اسحاق ختلانی بن میر آرام شاہ بن علی شاہ سے ہوئی تھی جب کہ کشمیری سادات کی کتب میں اس سیّدہ کی شادی میر سیّد سلطان حیدرار دبیلی صفوی موسوی سے ہوئی تھی، جو کہ کہا جاتا ہے۔ میر سیّد علی ہمدانی کے بھانجے بھی تھے اور سادات صفویہ کشمیر کی کتب میں بھی یہی تحریر ہے۔

سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی ہمدانی بن سیّد شہاب الدین:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علاء الدین، (۲)۔ ابوعلی عمر، (۳)۔ میر سیّد حسن ہمدانی

---

۱۔گلستان زہرا از سیّد محمد انیس کاظمی، ص ۲۰۔۷ ۲۔میر سیّد علی ہمدانی، از سیّد اشرف ظفر، ص ۱۷ ۳۔مروّج اسلام در ایران، ص ۱۵۔۱۴
۴۔عمدۃ الطالب، ص ۳۱۷ ۵۔سراج الانساب، ص ۱۵۹

بعض مشجرات میں آپ کے فرزندان میں سیّد وارث، محمد، نور اور احمد کا ذِکر ہے اور ایک دُختر کا بھی ذِکر ہے جس کی شادی سیّد محمد جبل عاملی موسوی صفوی سے ہوئی تھی اور قصور کے ہمدانی سادات کے مشجرات میں سیّد محمد ہمدانی کے فرزندان حسین، نوح، داوٗد اور محمود کا ذِکر بھی ملتا ہے، مگر یہ درست نہیں لگتا۔

بیت اوّل سیّد علاء الدین ہمدانی بن سید محمد ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں کتاب اشراف عرب کے مطابق سیّد شمس الدین سیاہ پوش بن علاء الدین المذکور تھے، جن کا مزار بھارتی صوبہ بہار میں ہے۔ ان کے اولاد سے ایک غیر مصدقہ شجرہ کنزالانساب طبع ممبئی میں شائع ہوا، اس کے مطابق ان کے اولاد سے سیّد شاہ ولائیت علی بن کریم بخش بن سیّد میر علی بن سیّد شاہ حسن علی بن سیّد محمد افضل بن سیّد رفیع الدین بن سیّد شاہ ولی بن سیّد اعظم بن سیّد نصر الدین بن سیّد راجع محمد بن عبداللہ بن اشرف بن صدرالدین بن سیّد بدرالدین بن سیّد شمس الدین سیاہ پوش المذکور تھے۔ اس سے زیادہ اس خاندان کی کوئی خبر نہیں اور خدا اس متعلق بہتر جانتا ہے۔

## ۲۲۰۔ نسل ابوعلی عمر ہمدانی بن میر سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی ہمدانی

آپ کی اولاد سے سادات جلالیہ علی گڑھ ہے جو میر سیّد کمال الدین حسین ہمدانی بن احمد بن ابوعلی عمر المذکور کی نسل سے ہے۔ آپ ہمایوں بادشاہ کے عہد میں وارد جلالی ضلع علی گڑھ ہندوستان ہوئے آپ مرزا حیدر دوغلت کے ظلم وستم سے تنگ آ کر کشمیر سے جلالی آئے اور یہاں پر قاضی کے عہدے پر سرفراز ہوئے جامع مسجد حصار جلالی جس کو سلطان غیاث الدین بلبن نے بنایا تھا۔ آپ کے ہی انتظام میں رہی۔[۱]

آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ سیّد عطا اللہ، (۲)۔ سیّد جان محمد، (۳)۔ سیّد شاہ مخدوم، (۴)۔ سیّد امیر۔

بیت اوّل سیّد عطا اللہ بن میر کمال الدین حسین ہمدانی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ سیّد نظام الدین حسین جو حصار جلالی میں آباد ہوئے، (۲)۔ سیّد نصیرالدین حسین جنھوں نے محلّہ نصیر آباد کیا۔

بطن اوّل سیّد نظام الدین حسین بن سید عطا اللہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ سیّد عبدالغنی، (۲)۔ سیّد علاء الدین۔

اوّل سیّد عبدالغنی بن سیّد نظام الدین حسین آپ کی اولاد ایک فرزند چاند محمد سے جاری ہوئی اور اس سیّد چاند محمد کے دو فرزند تھے (۱)۔ سیّد فاضل، (۲)۔ سیّد جیون۔

ان میں جیون بن سیّد چاند محمد کے پھر تین فرزند تھے (۱)۔ سیّد امیر، (۲)۔ سیّد نذر محمد، (۳)۔ سیّد محمد سعی۔

دوئم سیّد علاء الدین بن سیّد نظام الدین حسین:۔ آپ کی اولاد کثیر ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمد حسین ہمدانی المعروف اُستاد قمر جلالوی بن سیّد غلام سجاد بن سیّد نجیب علی بن شرف علی بن سیّد محمد راحت بن سیّد نذر محمد بن سیّد جیون بن سیّد چاند محمد بن عبدالغنی بن نظام الدین بن عطااللہ بن سیّد عزیزالدین بن سیّد علاء الدین المذکور آپ اُردو زبان کے نامور شاعر تھے۔ آپ کا انتقال کراچی پاکستان میں ہوا۔ اس شجرے کو میں نے جلالی کے ایک سیّد کے قلمی مخطوطات سے نقل کیا ہے۔ اشجار الکمال میں تحریر کیے ہوئے شجرے اور اس قلمی شجرے میں فرق ہے۔ اشجار الکمال کے مطابق مذکور سید نذر محمد بن سیّد جیون سیّد عبدالغنی بن سیّد نظام الدین حسین کی اولاد میں آتا ہے۔

بیت ثانی سیّد جان محمد بن میر سیّد کمال الدین حسین ہمدانی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد شعیب ہمدانی بن سیّد شیخ محمد بن سیّد محمد بن سیّد جان محمد المذکور تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ سیّد بدرالدین ہمدانی، (۲)۔ سیّد صدرالدین ہمدانی۔

بطن اوّل سیّد بدرالدین ہمدانی بن سیّد شعیب ہمدانی:۔ کی اولاد سے سادات ہمدانیہ جھنگ بورے والا ہیں جن میں سے کرنل سیّد مظفر حسین ہمدانی بن سیّد شبیر حسین شاہ بن سیّد فرزند حسین شاہ ن سیّد وصی علی بن سیّد ہدایت علی بن سیّد قدرت اللہ بن سیّد ارادت اللہ بن سیّد حسین بن سیّد لعل ہمدانی بن سیّد

۱۔ کتاب صاحب مؤدّت فی القرباء، ص ۶۱

ہاشم ہمدانی بن سیّدعبداللہ ہمدانی بن سیّد بدرالدین ہمدانی المذکور ہیں۔

بطن ثانی سیّد صدرالدین ہمدانی بن سیّد شعیب ہمدانی کی اولاد سے سادات ہمدانیہ میرٹھ ہے، جن میں سے نبی حسین شاہ اور اکرم حسین شاہ ابنان اظہر حسین بن سیّد علی رضا شاہ بن سیّد علاء الدین ہمدانی بن سیّد علی اکبر بن شاہ محمود بن شاہ غیاث الدین بن سیّد عاشق حسین بن سیّد شرف الدین المعروف شاہ پیرن بن سیّد صدرالدین ہمدانی المذکور تھے۔

بیت ثالث:۔سیّد مخدوم بن میر سیّد کمال الدین حسین ہمدانی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مبارک ہمدانی، (۲)۔سیّد ابوالفضل ہمدانی

بطن اوّل سیّد مبارک ہمدانی بن سیّد مخدوم کی اولاد سے سادات ہمدانیہ جلالی ہیں۔جن میں سیّد محمد سبطین، محمد ثقلین، جاوید حسین ابنان سیّد محمد حسین بن علی حسین بن غلام حسین بن اقبال حسین بن سیّد امداد علی بن مقصود علی بن ظہور علی بن امان محمد بن سیّد مطیع اللہ بن سیّد غلام مرتضٰی بن سیّد محمد معظّم بن سیّد مبارک ہمدانی المذکور۔

بطن ثانی سیّد ابوالفضل ہمدانی بن سیّد مخدوم:۔آپ کی اولاد سے الفاضل عالم حجۃ الاسلام سیّد شہریار رضا عابدی مقیم قم بن سیّد عاشق علی بن سیّد علی ناصر بن سیّد حکمت علی بن سیّد ناصر علی بن سیّد جعفر علی بن خورشید علی اوّل بن قسمت اللہ بن لطیف اللہ بن سیّد ضیاء اللہ بن سیّد سعداللہ بن سیّد علی اکبر بن سیّد علی اصغر بن سیّد قطب بن سیّد عبدالرزاق بن سیّد گل محمد پھولن بن سیّد ایوب بن سیّد ابوالفضل ہمدانی المذکور۔[۱]

بیت رابع سیّد امیر بن سیّد کمال الدین حسین ہمدانی:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد اکرم سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد عاصم، (۲)۔سیّد مراد۔

بطن اوّل سیّد عاصم بن سیّد محمد اکرام:۔آپ کی اولاد سے سیّد باقر رضا عابدی بن سیّد افسر عابدی بن ظل حسین فضا بن باقر علی بن اوصاف علی بن حفظ علی بن سیّد حسن علی بن سیّد فتح محمد بن سیّد اسلام بن سیّد محمد عبدالعزیز بن سیّد محمد صادق بن سیّد عاصم المذکور ہیں۔آپ عمان میں ملازمت کرتے ہیں اور کئی مرتبہ مجھ سے بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کر چکے ہیں۔

## ۲۲۱۔نسل سیّد حسن ہمدانی بن میر سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان

آپ کی والدہ سیّد تاج خاتون بنتِ سیّد حسن بہادر بن سیّد تاج الدین حسینی ہمدانی تھیں۔آپ کا اِنتقال ۵۳ سال کی عمر میں ہوا۔آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔میر سیّد قاسم، (۲)۔سیّد احمد قتّال جن کا ذِکر سادات ہمدانیہ کے مشجرات میں کثرت سے ملتا ہے۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی، کہا جاتا ہے عمر شیخ مرزا آپ پر بہت اعتماد کرتا تھا۔آپ کی وفات ۱۰۲ سال کی عمر میں ہوا۔آپ کو باغ علی ہمدان میں دفن کیا گیا۔آپ کی اولاد سے ایک فرزند سیّد نورالدین کمال ہمدانی تھے۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی آپ کی والدہ دُختر ضیاء الدین سبزواری تھیں۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ محمد جعفر، (۲)۔سیّد احمد کبیر الدین۔

بیت اوّل سیّد شاہ محمد جعفر بن سیّد نورالدین کمال: آپ کی اولاد میں سیّد شاہ محمد زاہد بن شاہ محمد قاسم بن شاہ محمد اشرف بن شاہ ابوطالب بن شاہ مرتضٰی بن سیّد شاہ احمد ہمدانی بن سیّد جمال الدین ہمدانی بن سیّد علی احمد ہمدانی بن ایوب ہمدانی بن عبدالشکور ہمدانی بن شاہ ملوک بن منور شاہ بن محمد شاہ ہمدانی بن علاء الدین بن کمال الدین بن سیف الدین بن شاہ محمد جعفر المذکور اس شجرہ میں فی زمانہ پشتیں زیادہ ہیں۔

سیّد شاہ محمد زاہد بن شاہ محمد قاسم:۔شاہانِ دلی کی طرف سے قاضی مقرر تھے اور قاضی سعدالدین کے نائب تھے۔آپ نے بابا بلھے شاہ کا نماز جنازہ پڑھوایا تھا۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ہاشم شاہ خیر پوری، (۲)۔سیّد کامل شاہ۔

بطن اوّل سیّد ہاشم شاہ خیر پوری بن شاہ محمد زاہد:۔آپ کوٹ مراد خان قصور میں پیدا ہوئے۔آپ صوفی اور قادرالکلام شاعر تھے۔آپ کا تذکرہ شاہ

---

۱۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب، ص ۳۰۹

ولی اللہ محدث نے تحفۃ الامیر میں کیا ہے۔ آپ نے نواب بہاول خان ثانی کے عہد میں قصور سے خیر پور ٹامے والی بہاول پور ہجرت کی آپ کا مزار شہر کے مشرقی جانب موجود ہے۔ آج آپ کی اولاد خیر پورٹامے والی بہاول پور میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد کامل شاہ بن سیّد شاہ محمد زاہد:۔ آپ کی اولاد سیّد ولایت شاہ بن سیّد چراغ شاہ بن سیّد کامل شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد عبدالحق شاہ،(۲)۔سیّد شہاب الدین شاہ،(۳)۔سیّد جلال الدین شاہ اوران حضرت کی کثیر اولاد ہے جو کوٹ مراد خان میں آباد ہے۔

## ۲۲۲۔نسل سیّد احمد کبیر الدین بن سیّد نورالدین کمال بن سیّد احمد قتال

آپ کی اولاد میں سادات ہمدانیہ کے مشجرات کے مطابق تین پسران تھے(۱)۔حمزہ،(۲)۔عباس،(۳)۔میر سیّد علی سیاہ پوش اور یہ ذکر تواتر سے ملتا ہے لیکن حال میں سادات ہمدانیہ سید پور کا ایک قدیم نسخہ ملاحظہ کیا جس میں سیّد احمد کبیر الدین کو ہی شاہ بلاول ہمدانی لکھا ہے، یعنی سیّد احمد کبیر شاہ بلاول بن نورالدین کمال بن سیّد احمد قتال بن میر سیّد حسن ہمدانی بن میر سیّد محمد ہمدانی بن میر سیّد علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان کیونکہ سیّد شاہ بلاول کا نام بھی مخطوطات اور مشجرات میں سیّد احمد کبیر تحریر ہے اور اس حساب سے شاہ بلاول حضرت شاہ ہمدان کی پانچویں پشت سے آتے، جب کہ دوسری روایت جو سادات ہمدانیہ کے مشجرات میں تواتر سے ملتی ہے۔اس میں سیّد احمد کبیر شاہ بلاول بن اسماعیل بن زبیر ہمدانی بن شاہ نوراللہ بن شاہ فتح اللہ بن شاہ حسین بن شاہ محمود ہمدانی بن سیّد جمال الدین حسین بن علی سیاہ پوش بن سیّد احمد کبیر الدین المذکور اور اس روایت کے مطابق شاہ ہمدان کی چودھویں پشت سے حضرت شاہ بلاول تھے اور اس حساب سے پشتیں فی زمانہ زیادہ معلوم ہوتی ہیں تاہم اتنے زمانے میں اتنی پشتیں ناممکن نہیں ہیں۔

اوّل الذکر جس شجرہ کا ذِکر ہم کر رہے ہیں اُس کو محلّہ سرگوجرہ کے ایک شجرہ نویس نے تحریر کیا جس کا نام قوی راج مولا بخش مقام چکرال چکوال شہر ضلع جہلم تھا، جب کہ دوسری روایت تمام سادات ہمدانیہ کے مشجرات اور وثائق میں درج ہے اور تواتر سے یہ ذِکر ملتا ہے البتہ دونوں روایات میں ۸ پشتوں کا فرق ہے۔ایسا بھی ممکن ہے پرانے زمانے میں لکھنے میں غلطی سے ایسا ہو گیا ہو۔لیکن غلطی تواتر سے نہیں ہو سکتی۔ظفریاب ترمذی حسینی نے بھی اپنی کتاب تاریخ انوارالسادات میں دوسری روایت کا ذِکر کیا اور سیّد فاضل علی موسوی نے بھی اپنی کتاب شجرہ طیبہ میں دوسری روایت کو ہی رقم کیا ہے۔اگر ہمیں اوّل روایت کے حق میں مزید شجرے ملتے تو ان دونوں روایات کا تقابلی جائزہ ممکن تھا۔

تاہم ہم اوّل روایت جو مختصر روایت ہے غلط بھی قرار نہیں دے سکتے، کیونکہ منطقی طور پر یہ روایت بھی درست ہے شاہ ہمدان اور سیّد شاہ بلاول کے درمیان ۱۳ نام تھے تو ان حضرات سے مزید نسلیں کہاں گئیں آج ہمیں شاہ بلاول کے علاوہ اور مزید نسلیں نہیں ملتیں اور شاہ بلاول کی نسل اولاد میر سیّد علی ہمدانی میں واحد ایسی نسل ہے جس میں ہر شخص کا مزاج ایک ہے اور ان کا مزاج میر سیّد علی ہمدانی سے ملتا ہے جس کا ذِکر خلاصہ المناقب اور کتاب میر سیّد علی ہمدانی میں ہے یعنی حضرت شاہ ہمدان کو بہت جلد جلال آجاتا تھا اور آج یہ مزاج سیّد سخی شاہ بلاول کی اولاد میں بچے بچے میں ہے۔شاہ بلاول کی اولاد سے ہر شخص جلد غصے میں آجاتا ہے اور اس نسل کا خالص ہونا اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان سب میں غصیلی طبیعت پائی جاتی ہے اور یہ بات سب میں مشترک ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اوّل روایت منطقی طور پر درست ہوتے ہوئے بھی لکھی نہیں جا سکتی کیونکہ دوسری روایت مشہور اور معروف ہے اور قبولیتِ عامہ حاصل کر چکی ہے اور جو روایت عوام الناس میں مقبولیتِ عامہ حاصل کر لے اس کو عوام الناس کے اذہان سے محو نہیں کیا جا سکتا۔ اِس لیے ہمدانی سادات کے مشجرات میں دوسری روایت ہی لکھی جائے گی کیونکہ اس خاندان کا وجود تاریخی طور پر اور شہرت بلدی سے اور علم الانساب کے اصولوں سے ثابت ہوتا ہے۔

سیّد احمد شاہ بلاول بن شاہ اسماعیل کی اولاد پانچ پسران سے کثیر ہے۔(۱)۔سیّد ابراہیم حسینی،(۲)۔سیّد شاہ عبداللہ،(۳)۔سیّد شاہ اسحاق، (۴)۔سیّد شہاب الدین،(۵)۔سیّد قطب الدین، جب کہ چھیواں فرزند،(۶)۔سیّد شیر شاہ چھٹا بچپن میں فوت ہوئے۔

اور دوسری روایت کے ثبوت میں بھی عمدۃ الطالب صغریٰ کی ایک روایت پیش کرتا ہوں بقول ابنِ عنبہ کہ عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن

عبدالمطلب جس کی کنیت ابومحمد تھی اور وہ ہارون رشید کی مجلس میں حاضر تھے اور عباس بن ابوجعفر منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بھی اس محفل میں موجود تھے اور عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بھی موجود تھے اور خود ہارون رشید بن محمد مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بھی موجود تھا یوں یہ ایک ہی نسب کے لوگ ایک ہی جگہ پر موجود تھے۔

اوّل عبدالصمد بن علی۔عباس بن عبدالمطلب کی تیسری پشت میں تھا۔

دوئم عباس بن منصور:۔عباس بن عبدالمطلب کی پانچویں پشت میں سے تھا۔

سوئم عباس بن محمد۔عباس بن عبدالمطلب کی چوتھی پشت سے تھا۔

چہارم ہارون رشید بن محمد مہدی، عباس بن عبدالمطلب کی چھٹی پشت میں سے تھا، یوں ایک ہی محفل میں ایک ہی خاندان سے موجود افراد کے مابین چار پشتوں کا فاصلہ اگر ممکن ہے تو دوسرے خاندانوں سے یہ فاصلہ ہونا کو حیرت کی بات نہیں ہے۔

دوسرا یزید بن معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبدشمس بن عبدمناف نے سنہ ۵۰ ہجری میں حج کیا اور عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف نے سن ۱۵۰ ہجری میں حج کیا۔

مذکورہ بالا دونوں دونوں شخصیات عبدمناف سے ساتویں پشت پر ہیں، مگر ایک نے ۵۰ ہجری اور دوسرے نے ۱۵۰ ہجری میں حج کیا۔ایک جتنی پشت ہونے کے باوجود ان کے مابین ۱۰۰ سال حائل ہیں، جس میں تین سے پانچ پشتیں جاری ہوسکتی ہیں۔[۱]

پس ثابت ہوا کہ ایک صدی میں تین سے پانچ پشتیں جاری ہوسکتی ہیں اور اس حساب سے حضرت علی مرتضیٰ سے اب تک سینتالیس یا اڑتالیس پشتوں کا ہونا بالکل درست ہے۔

## ۲۲۳۔نسل سیّد شاہ ابراہیم حسینی بن سیّد احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی اعرجی

آپ کی اولاد کثیر ہے آپ کی والدہ وہ ایران کی سیّد زادی تھیں جن کے بطن سے آپ کے باقی بھائی بھی تولد ہوئے سوائے شیر شاہ چھٹا ہمدانی کے آپ کا دندہ شاہ بلاول سے جہلم سفر کرنا ثابت ہے یہاں آپ نے پیر چنبل نزد سدھوال کے مقام پر ایک پہاڑی پر عبادت کی اور یہ مقام آج بھی موجود ہے یہاں خارش اور چنبل کے مریض جا کر مٹی لگاتے ہیں اور ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ پنڈ دادن خان میں راجہ خاندان آپ کا عقیدت مند تھا۔اس خاندان کی فرمائش پر آپ کے دو فرزند پنڈ دادن خان میں رُشدوہدایت کے لیے مصروف رہے۔ آپ کا وصال کرڑ علاقہ تھانہ چونترہ تحصیل وضلع راولپنڈی میں ہوا جہاں آپ اپنے بھائی سیّد شہاب الدین سے ملنے آئے اور فوت ہو گئے جو آج مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نظام الدین شاہ، (۲)۔سیّد علی شاہ، (۳)۔سیّد شاہ داتا، (۴)۔سیّد شاہ زندہ، (۵)۔سیّد شاہ خوشی محمد، (۶)۔سیّد شاہ راجہ۔

بیت اوّل سیّد نظام الدین شاہ ہمدانی بن سیّد شاہ ابراہیم ہمدانی: آپ کی اولاد دندہ شاہ بلاول، جھال چکیاں سرگودھا، میاں والہ پنڈی گھیب، کراچی، پچنند، بڑنگا بھکر، قادر پور والے سادات مشہور ہیں۔ آپ کی اولاد سیّد جیون شاہ سے جاری ہوئی جن کا مزار شہباز خیل میانوالی میں ہے اور آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔غوثِ زماں۔سیّد شاہ محمد رضا برقع پوش آپ صاحبِ جذب درویش تھے(۲)۔شاہ محمد یا شاہ گل پیر اور تیسرے فرزند (۳)۔سیّد گل محمد پیر شہید تھے جن سے آپ کی اولاد جاری ہوئی سیّد گل محمد پیر شہید بن سیّد جیون شاہ۔

آپ ۲۷ رمضان کو پیدا ہوئے آپ کے پاس ایک بڑا رقبہ تھا جسے لاوہ کے اعوان زمیندار آپ سے چھین لینا چاہتے تھے، جب ناکام رہے تو آپ کے سدھی جعفر اعوان کو لالچ دیا کہ شاہ صاحب کے فلاں مقام پر لے آؤ اور جب آپ کو اُس مقام پر لے جایا گیا جہاں آپ پر بانسوں اور ڈنڈوں سے حملہ

۱۔عمدۃ الطالب صغری، ص ۲۵۔۲۴، نشر مکتبہ آیت اللہ نجفی مرعشی قم

کر کے آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں حویلی نما قبرستان میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ چراغ، (۲)۔سیّد زمان شاہ۔

بطن اوّل سیّد شاہ چراغ بن سیّد گل محمد پیر شہید:۔ آپ کی والدہ دُختر سادم خان تھیں۔ آپ کی شادی نور بی بی بنت جعفر خان اعوان سے ہوئی تھی۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد حیدر شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد مروان علی شاہ، (۲)۔سیّد شاہ امیر عالم سے جاری ہوئی۔

اوّل سیّد مروان علی شاہ بن سیّد حیدر شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد امام شاہ ہمدانی، (۲)۔سیّد مہر شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد امام شاہ بن سیّد مروان علی شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد لطیف اللہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں سات پسران تھے (۱)۔میر حسین شاہ، (۲)۔گل حسین شاہ اولاد نرینہ نہیں تھی، (۳)۔سیّد حیدر حسین شاہ، (۴)۔سیّد کرم حسین شاہ، (۵)۔سیّد فضل حسین شاہ، (۶)۔نور حسین شاہ۔ آپ کا مزار ہارون آباد بہاول نگر میں ہے، (۷)۔ چراغ حسین شاہ۔

ان حضرات کی اولاد کو سادات لطف الٰہی کہتے ہیں اور یہ دندہ شاہ بلاول اور اس سے باہر بھی آباد ہیں جن میں ایک شاخ ہارون آباد میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد مہر شاہ بن سیّد مردان علی شاہ:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔کرم الٰہی شاہ، (۲)۔شاہ صدرالدین، (۲)۔سیّد احمد شاہ، (۴)۔امیر حیدر شاہ ان میں اوّل الذکر دو حضرات کی اولاد کا شجرہ ہم نے کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر میں تحریر کیا ہے اور یہ سادات موضع بڑنگا ضلع بھکر میں آباد ہیں۔

دوئم سیّد امیر عالم شاہ بن سیّد حیدر شاہ بن سیّد شاہ چراغ:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد قادر بخش ہمدانی آپ کی اولاد میں سادات دندہ شاہ بلاول، (۲)۔سیّد قائم بخش آپ کی اولاد میں سادات دندہ شاہ بلاول۔ جھال جھکیاں میاں والہ پنڈی گھیب، کراچی ہیں، (۳)۔سیّد محمد شاہ آپ کی اولاد سے سادات بلوال تلہ گنگ، پچنند، اور دندہ شاہ بلاول ہیں۔

اوّل شاخ میں سیّد قادر بخش بن سیّد امیر عالم شاہ:۔ آپ کی اولاد سے پیر بڑھے شاہ بن سیّد شاہ محمد بن بڑھے شاہ بن حافظ سیّد شاہ بن شاہ قادر بخش المذکور آپ صاحبِ شریعت بزرگ تھے۔

دوئم سیّد قائم بخش بن سیّد شاہ امیر عالم شاہ:۔ آپ کی اولاد سے حاجی محمد لعل شاہ ہمدانی بن احمد شاہ بن سیّد قائم بخش المذکور تھے جو سلسلہ نقشبندی کے مشہور بزرگ تھے۔ آپ کی اولادِ نرینہ نہیں تھی جب کہ آپ کے بھائی امام شاہ کی کثیر اولاد ہے۔ اِسی خاندان سے غوث زماں سیّد محمد شاہ ہمدانی بن شاہ زمان بن عبداللہ بن حاجی شاہ بن سید قائم بخش المذکور تھے آپ کا مزار میاں والہ پنڈی گھیب ہے۔

سوئم سیّد محمد شاہ بن سیّد شاہ امیر عالم شاہ:۔ آپ کی اولاد سے سیّد سخی شیر زمان بن شاہ سدا گلاب بن سیّد محمد شاہ المذکور تھے۔ آپ حضرت شاہ مراد ہمدانی کے ہمراہ کوٹ مٹھن گئے اور خواجہ غلام فرید سرکار کی بیعت چاہی مگر انھوں نے آپ کو کہا کہ آپ شاہ مراد ہمدانی کے مرید ہو جائیں اور شاہ مراد ہمدانی نے آپ کو بیعت کیا اور علاقہ پچنند کو رُشد و ہدایت کا مرکز بنانے کا کہا۔ آپ کا مزار اسی گاؤں میں ہے بعض حالات کی وجہ سے آپ کو ۳۸ سال بعد قبر سے دوبارہ نکال کر دوسری جگہ منتقل کیا گیا آپ کا وجود صحیح سلامت تھا۔ آپ کی اولاد ایک فرزند بہادر شاہ المعروف بہادر زمان تھا جس سے آپ کی اولاد جاری ہوئی۔

بطن ثانی سیّد زمان شاہ بن سیّد گل محمد پیر شہید بن جیون شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد سخی سلطان قادر بخش ہمدانی المعروف ساڑھی والی سرکار، (۲)۔سیّد شاہ علی ہادی ہمدانی۔

اوّل سیّد سخی سلطان قادر بخش ہمدانی بن سیّد زمان شاہ:۔ آپ کی نسبت سے علاقہ قادر پور مشہور ہے آپ اس علاقے میں منتقل ہوئے اور ایک پہاڑی پر موجود غار میں عبادت کرتے رہے آپ کی والدہ محترمہ کا مزار بلومار میں ہے۔ آپ کے مزار پر گنٹھیا، ہوا کے درد کے مریض شفا پاتے ہیں۔ آپ کے

تین فرزند(۱)۔پیرشاہ،(۲)۔شاہ حبیب بخش،(۳)۔شاہ فیض بخش تھے۔نسل آخر الذکر دونوں پسران سے جاری ہوئی جب کہ پیر شاہ کی اولا دنہیں تھی اور آپ اپنے جدِامجد سیّد سلطان احمد شاہ بلاول کے مزار میں دفن ہیں۔ آپ کی اولاد نہ تھی۔ سخی شاہ قادر بخش کی ایک ہی دُختر تھیں جن کی شادی سیّد شاہ امیر حسین بن حسین شاہ بن دامن شاہ بن رحمان شاہ بن بہار شاہ بن شاہ فتح نور بن شاہ عبداللطیف بن محمد شاہ بن عبداللہ بن سلطان شاہ بلاول سے ہوئی جن کا مزار وسنال میں ہے آپ کی اولاد وسنال علاقہ کلر کہار میں آباد ہے۔

دوئم سیّد شاہ علی ہادی بن سیّد زمان شاہ:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)لعل شاہ،(۲)۔شاہ شیر بخش،(۳)۔شاہ سلطان بخش ان حضرات کی کثیر اولاد قادر پور تلہ گنگ میں آباد ہے۔

## ۲۲۴۔نسل سیّد علی شاہ بن سیّد شاہ ابراہیم حسینی بن سیّد سخی سلطان احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد رحیم شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد کبیر شاہ،(۲)۔سیّد محمد شاہ،(۳)۔سیّد امیر شاہ

بیت اوّل سیّد کبیر شاہ بن سیّد رحیم شاہ:۔کی اولاد میں سیّد باقر شاہ بن اکبر شاہ بن سیّد کبیر شاہ المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔شاہ نور حسن لاولد،(۲)۔سیّد غلام شاہ،(۳)۔اگر شاہ،(۴)۔نوری شاہ عبداللہ۔

بطن اوّل اگر شاہ بن سیّد باقر شاہ:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔بہادر شاہ،(۲)۔شاہ سیّد جلال،(۳)۔حیدر شاہ ان حصرات کی اولاد دندہ شاہ بلاول میں ہدایت شال کہلاتی ہے۔

بطن ثانی غلام شاہ بن باقر شاہ:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شاہ نور حسین،(۲)۔عطر شاہ،(۳)۔شاہ سلطان علی ان کی اولاد سے دو بڑے خاندان ہیں پیر بخشال اور مہر شہال ان کی زیادہ تعداد دندہ شاہ بلاول میں آباد ہے۔

بطن ثالث نوری شاہ عبداللہ بن سیّد باقر شاہ:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ستار شاہ،(۲)۔سیّد پہلوان شاہ،(۳)۔عنایت شاہ۔

اوّل عنائیت شاہ بن نوری شاہ عبداللہ:۔کی اولاد میں ایک فرزند غوث زماں سیّد شاہ مراد ہمدانی چشتی تھے جو خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والوں کے خلیفۂ مجاز تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شاہ محمد امین،(۲)۔شاہ محمد حنیف۔

دوئم پہلوان شاہ بن نوری شاہ عبداللہ:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد برہان شاہ،(۲)۔سیّد قطب شاہ،(۳)۔سیّد ولایت شاہ آپ کے ایک ہی فرزند تھے۔پیر سیّد شاہ محمد رضا ہمدانی جو صاحبِ شریعت بزرگ تھے۔

بیت ثانی سیّد محمد شاہ بن سیّد رحیم شاہ بن سیّد علی شاہ:۔آپ کی اولاد سے برہان شاہ بن شاہ نور حسین بن حیدر شاہ بن محمد شاہ المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ہدایت علی شاہ،(۲)۔سیّد جواہر شاہ ان حضرات کی اولاد سادات ہمدانی غریب وال جہلم ہے۔

بیت ثالث سیّد امیر شاہ بن رحیم شاہ بن سیّد علی شاہ:۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد پیر شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد محمد شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد احمد شاہ ہمدانی۔

بطن اوّل سیّد احمد شاہ ہمدانی بن سیّد امیر شاہ:۔آپ کی اولاد میں بھی تین فرزند تھے(۱)۔سیّد فتح شاہ ہمدانی، (۲)۔سیّد غلام حسین، (۳)۔سیّد مبارک شاہ ہمدانی۔

اوّل سیّد مبارک شاہ ہمدانی بن سیّد احمد شاہ ہمدانی:۔کی اولاد میں بھی تین پسران تھے(۱)۔سیّد امام علی شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد گل حسن شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد فقیر شاہ ہمدانی۔

ان میں سیّد گل حسن شاہ ہمدانی بن سیّد مبارک شاہ ہمدانی:۔آپ سادات ہمدانیہ جھنگ سیّداں چکوال کے جدِامجد ہیں۔آپ کی اولاد پانچ پسران

سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد عباس علی شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد حیات المیر اں،(۳)۔سیّد علی اکبر،(۴)۔سیّد محمد شاہ،(۵)۔سیّد منصور علی شاہ ہمدانی۔

ان حضرات کی کثیر تعداد ہے جن کی اکثریت جھنگ سیّداں میں آباد ہے۔

دوئم سیّد فتح شاہ بن احمد شاہ ہمدانی بن سیّد امیر شاہ:۔کی اولاد سے سیّد انور حسین شاہ بن سیّد فقیر حسین شاہ بن سیّد گل حسن شاہ بن امام شاہ بن سیّد فتح شاہ المذکور تھے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔منظور شاہ،(۲)۔عابد حسین شاہ۔

اور ان حضرات کی اولاد ڈھوک ٹاہلیاں چکوال میں آباد ہے۔اور سادات ہمدانیہ جسوال چکوال بھی اسی خاندان سے ہے۔

## ۲۲۵۔نسل سیّد شاہ داتا بن سیّد شاہ ابراہیم بن سلطان شاہ بلاول ہمدانی

آپ کا مزار چک علی شاہ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں ہے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شاہ فضل رحمان،(۲)۔شاہ جمال۔

بیت اوّل سیّد شاہ جمال بن سیّد شاہ داتا ہمدانی:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد قطب شاہ،(۲)۔سیّد بکر شاہ۔

بطن اوّل سیّد قطب شاہ بن سیّد شاہ جمال:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شاہ جی،(۲)۔اسماعیل شاہ یا سمائیل شاہ ان دونوں حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں کھائی تحصیل کلر کہار ضلع چکوال میں آباد ہے۔

بطن ثانی بکر شاہ بن سیّد شاہ جمال آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد معظّم شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔قاصد شاہ،(۲)۔مقصود شاہ سے جاری ہوئی اور ان دو حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں کھوتیاں جالپ اور چک علی شاہ پنڈ دادن خان میں آباد ہے۔

بیت ثانی شاہ فضل رحمان بن سیّد شاہ داتا سرکار:۔آپ کی اولاد سے سیّد حضرت سخی پیر سیّد شہابل شاہ شہیدؒ بن سیّد غوث علی شاہ بن سیّد عالم شاہ بن بڈھا شاہ بن سیّد زمان شاہ بن سیّد شاہ فضل رحمان المذکور تھے۔سیّد شاہ شہابل کی اولاد موضع سدوال میں آباد ہے اور یہ گاؤں چکوال میں ہے جب کہ سرکار کا اپنا مزار ٹھل شریف میں ہے۔

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد ابراہیم شاہ آپ کا مدفن سدوال ہے، آپ کی اولاد سے حضرت سخی پیر سیّد چن پیر شاہ ہمدانیؒ بن نور شاہ بن سیّد ابراہیم المذکور۔

سیّد مرتضٰی شاہ بن سیّد شہابل شاہ شہیدؒ کی اولاد آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی اور پھر ان سے آگے ان کی اولاد میں دُختران تھیں۔

سیّد مصطفٰی شاہ بن سیّد شہابل شاہ شہیدؒ:۔کی اولاد سدوال میں ہوئی اور آپ کا مدفن خوشحال گڑھ اٹک میں ہے۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔سیّد ہدایت شاہ،(۲)۔سیّد مقصود شاہ،(۳)۔سیّد محبوب شاہ،(۴)۔سیّد ولایت شاہ۔

ہدایت شاہ نے شادی ہی نہیں کی۔سیّد محبوب شاہ کا ایک بیٹا تھا جو کہ بچپن میں فوت ہوا۔

مقصود شاہ بن مصطفٰی شاہ کے دو فرزند ہوئے(۱)۔سیّد غلام ربانی شاہ،(۲)۔سیّد نگاہ علی شاہ۔

جب کہ سیّد ولائیت شاہ بن سیّد مصطفٰی شاہ:۔کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد فرمان شاہ،(۲)۔سیّد نثار حسین شاہ،(۳)۔سیّد محبوب شاہ، (۴)۔سیّد امداد حسین شاہ۔

سیّد محبوب شاہ بن سیّد ولائیت شاہ کے سات پسران ہیں(۱)۔سیّد اشتیاق حسین شاہ،(۲)۔سیّد محمود شاہ،(۳)۔سیّد مقصود شاہ،(۴)۔پیر سیّد اعجاز حسین شاہ دامت برکاتم العالیہ،(۵)۔فیاض حسین شاہ، (۶)۔سیّد اشفاق حسین شاہ،(۷)۔سیّد فرحت حسین شاہ،ان میں سے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر سیّد اعجاز حسین شاہ اعرجی ہمدانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ ٹھل شریف،بانی و سرپرست اعلیٰ شاہ شہابل فاؤنڈیشن و پنجتنی خانقاہ معلّٰی فیصل آباد آپ کا صرف ایک فرزند سیّد محمد اعتزاز الحسن شاہ ہے جو تعلیم حاصل کر رہا ہے اور آپ اپنے نانا حضرت پیر سیّد چن پیر شاہ ہمدانیؒ کے بھی جانشین ہیں۔

## ۲۲۶۔نسل سیّد شاہ راجہ بن سیّد شاہ ابراہیم بن سیّد احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ موضع ڈھوک ناڑی جھاٹلہ جسوال چکوال سے اہلِ علاقہ سدھوال پھپھرہ کی خواہش پر ہجرت کر کے سدھوال پھپھرہ تشریف لائے۔

آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔حسن شاہ،(۲)۔سیّد شیر محمد شاہ۔

سیّد شیر محمد شاہ بن سیّد شاہ راجہ:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔نور شاہ،(۲)۔احمد شاہ،(۳)۔بڈھا شاہ۔

پھر بڈھا شاہ بن شیر محمد شاہ بن شاہ راجہ کی اولاد میں چار فرزند تھے: (۱)۔علی شاہ، (۲)۔نیاز علی شاہ،(۳)۔باغ علی شاہ،(۴)۔شاہ شرف کیانہ آپ صاحبِ کشف بزرگ تھے۔

ان حضرات میں سیّد باغ علی شاہ بن سیّد بڈھا شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔احمد شاہ،(۲)۔مدد علی شاہ،(۳)۔حضرت خواجہ غلام علی شاہ ہمدانی چشتی آپ کا مزار ہرن پور میں ہے جو تحصیل پنڈ دادن خان میں ہے۔آپ سیال شریف والے خواجہ شمس الدین سیالوی صاحب کے خلیفہ مجاز تھے۔

ان حضرات میں نیاز علی شاہ بن بڈھا شاہ بن شیر محمد:۔کی اولاد ایک فرزند امیر عالم شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔محمد شاہ، (۲)۔باغ علی شاہ،(۳)۔دستار علی شاہ۔

اور علی شاہ بن بڈھا شاہ بن شیر محمد شاہ کی اولاد میں دو فرزند(۱)۔محمد شاہ،(۲)۔ستار شاہ سے تھی اور ان حضرات کی اولاد ہرن پور اور سدھوال جہلم میں آباد ہے۔

## ۲۲۷۔نسل سیّد زندہ شاہ بن سیّد شاہ ابراہیم بن سیّد سخی احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ کا مزار بگہ شریف میں ہے جو سیّد زندہ پیر ہمدانی سے معروف ہے۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔داون شاہ،(۲)۔نبی شاہ، (۳)۔میر شاہ۔

بیت اوّل سیّد نبی شاہ بن سیّد زندہ شاہ کی اولاد سے سیّد امام شاہ بن سیّد عبداللہ شاہ بن سیّد روشن شاہ جسوال بن سیّد نبی شاہ المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد کرم شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد رسول شاہ ہمدانی۔

بطن اوّل کرم شاہ ہمدانی بن سیّد امام شاہ:۔کی اولاد میں ایک فرزند سیّد سخی عباس علی شاہ ہمدانی تھے جن کا مزار تھرپال چکوال میں ہے اور آپ کی اولاد میں دُختران تھیں۔

بطن ثانی:۔رسول شاہ بن سیّد امام شاہ کی اولاد سیّد احمد شاہ بن سرور شاہ بن رسول شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد مختار شاہ ہمدانی۔

بیت ثانی داون شاہ بن سیّد زندہ شاہ:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔روشن شاہ،(۲)۔چراغ شاہ،(۳)۔رنگ شاہ۔

روشن شاہ بن بن داون شاہ:۔کی اولاد میں بھی تین پسران تھے(۱)۔شاہ نواب علی،(۲)۔شاہ عبدالغفور،(۳)۔شاہ رُوح اللہ۔

اور ان حضرات کی اولاد جسوال، ساؤوال، دھریالہ جالپ میں آباد ہے۔

## ۲۲۸۔نسل شاہ خوشی محمد بن شاہ ابراہیم بن سیّد سخی احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد فتح اللہ شاہ سے جاری ہوئی جن کا مزار میال شریف چواسیدن شاہ میں ہے اور ان کی اولاد سے سیّد غلام حسین شاہ المعروف گڑھے بن سرکار بن سیّد گوہر شاہ بن حسن شاہ بن امام شاہ بن جہان شاہ بن نادر شاہ بن شاہ چراغ بن شاہ سلطان بن سیّد فتح اللہ شاہ المذکور تھے اور

ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد غوث ہمدانی، (۲)۔مقبول حسین شاہ۔

آپ کی اولاد میال چواسیدن شاہ چکوال میں آباد ہے۔

## ۲۲۹۔نسل سیّد شاہ قطب الدین بن سیّد سخی سلطان احمد شاہ بلاول بن شاہ اسماعیل ہمدانی

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ کبیر ہمدانی، (۲)۔سیّد جیون شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد شاہ جلال الدین ہمدانی۔

بیت اوّل سیّد شاہ کبیر ہمدانی بن سیّد شاہ قطب الدین:۔آپ کی اولاد سے سیّد محمد شاہ ہمدانی بن سیّد شاہ گل شیر بن سیّد شاہ مرزا ہمدانی بن سیّد شاہ کبیر ہمدانی المذکور تھے، جن کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد فرمان شاہ، (۲)۔غوث الزماں سیّد شاہ عالم ٹاہلیاں والے۔

بطن اوّل سیّد فرمان شاہ بن سیّد محمد شاہ ہمدانی آپ کی اولاد ایک فرزند شاہ عبداللہ سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے (۱)۔کرم شاہ، (۲)۔بہادر شاہ، (۳)۔مہدی شاہ۔

بطن ثانی:۔غوث الزماں سیّد شاہ عالم ٹاہلیاں والے بن سیّد محمد شاہ ہمدانی:۔آپ کا مزار پہاڑ کے دامن میں جہاں شیشم کے درخت ہیں میں واقع ہے۔اس جگہ آپ عبادت کیا کرتے تھے یہ مقام موضع سگھر کے قریب ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ شاہ عالم ٹاہلیاں والے مشہور ہیں۔آپ کے مزار کے قریب ایک چشمہ ہے جہاں سانپ کے کاٹے والا شخص اگر اس جگہ سے پانی ڈالے تو زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد کرم شاہ، (۲)۔سیّد شیر شاہ، (۳)۔سیّد فتح شاہ، (۴)۔لعل شاہ، (۵)۔حاجی شاہ۔

اوّل سیّد حاجی شاہ بن سیّد شاہ عالم ٹاہلیاں والے:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حیدر شاہ، (۲)۔محمد شاہ، (۳)۔سیدن شاہ۔

اور ان حضرات کی اولاد ڈھوک فتح شاہ میں آباد ہے۔

دوئم سیّد فتح شاہ بن شاہ عالم ٹاہلیاں والے:۔ڈھوک فتح شاہ کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد چن شاہ، (۲)۔سیّد قطب شاہ ہوئی اور چن شاہ بن سیّد فتح شاہ کا ایک فرزند فضل حسین شاہ تھا اور اِس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔وزیر حسین شاہ، (۲)۔شاہ قادر بخش اور ان حضرات کی اولاد ڈھوک فتح شاہ تلہ گنگ میں آباد ہے۔

سوئم سیّد کرم شاہ بن شاہ عالم ٹاہلیاں والے:۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد عباس شاہ، (۲)۔سیّد دستار علی شاہ، (۳)۔سیّد مہابلی شاہ، (۴)۔غلام علی شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد عباس علی شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند بہادر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔قاسم شاہ (۲)۔فضل احمد شاہ، (۳)۔ہدایت شاہ، (۴)۔گل پیر شاہ ان حضرات کی اولاد مندہ خیل میانوالی میں ہے۔

دوسری شاخ میں مہابلی شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند مبارک شاہ سے چلی جس کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔قطب شاہ، (۲)۔امیر شاہ، (۳)۔جناب شاہ، (۴)۔گل شاہ اور ان حضرات کی اولاد بھی مندہ خیل میں ہے۔

تیسری شاخ میں غلام علی شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔مہدی شاہ، (۲)۔ولایت شاہ لاولد، (۳)۔سیّد نور شاہ، (۴)۔لعل شاہ، (۵)۔سیّد احمد شاہ، (۶)۔رنگ شاہ لاولد اور بعض مشجرات میں ایک فرزند بزرگ شاہ بھی ہے اور ان حضرات کی اولاد مندہ خیل میانوالی میں ہے۔

چوتھی شاخ میں دستار علی شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔کی اولاد دو پسران (۱)۔شیر شاہ، (۲)۔بزرگ شاہ سے جاری ہوئی اور ان حضرات کی اولاد ڈھوک فتح شاہ میں ہے۔

چہارم سیّد سخی شیر شاہ ہمدانی بن سیّد شاہ عالم ٹاہلیاں والے:۔آپ نے ایک بدزبان سکھ کو قتل کر دیا جس کی وجہ سے سکھوں نے آپ کو قتل کرنے کی

کوشش کی اس کی خبر ملتے ہی آپ اس علاقے میں تشریف لے گئے، جس کو کوٹ چاند نہ کہتے ہیں یہ جگہ پہاڑ اور دریا کے درمیان ہونے کی وجہ سے محفوظ تھی جب کہ سکھ حملہ کر کے چلے جاتے تو آپ کے ہمراہی پہاڑ پر روشنی کر دیتے جو اس اَمر کا اعلان ہوتا کہ دُشمن کو شکست ہو گئی ہے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد گل شاہ جن کی اولاد کے جاری ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں،(۲)۔سیّد شاہ زمان ہمدانی۔

سیّد شاہ زمان ہمدانی بن سیّد سخی شیر ہمدانی:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد سیدن شاہ،(۲)۔سیّد حیدر شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد سیدن شاہ بن سیّد شاہ زمان ہمدانی:۔کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔امیر حاجی شاہ،(۲)۔حبیب اللہ شاہ،(۲)۔خدا بخش شاہ،(۳)۔قادر بخش شاہ۔

ان حضرات کی اولاد عیسیٰ خیل میانوالی اور رحیم یار خان میں ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد حیدر شاہ بن سیّد شاہ زمان ہمدانی:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔امیر شاہ،(۲)۔سیّد گل پیر شاہ۔

سیّد گل پیر شاہ بن سیّد حیدر شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد پیر ولایت شاہ (۲)۔عنایت علی شاہ،(۳)۔سیّد محمد حنیف شاہ ان حضرات کی اولاد بھکر، عیسیٰ خیل اور برزی میانوالی میں ہے۔

پنجم سیّد لعل شاہ ہمدانی بن شاہ عالم ٹاہلیاں والے:۔آپ کی اولاد ایک فرزند محمد شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران(۱)۔سیّد محمد شریف، (۲)۔عبداللہ شاہ،(۳)۔محمد حسین شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد برزی میانوالی میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد جیون شاہ بن سیّد شاہ قطب الدین ہمدانی:۔آپ کی اولاد احمد بن عالم شاہ بن سیّد جیون شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔شاہ شرف،(۲)۔غازی شاہ،(۳)۔نور شاہ،(۴)۔مزمل شاہ۔

آخرالذکر دونوں کی اولاد سگھر تلہ گنگ میں آباد ہے جن کا ذِکر ہماری کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر میں تفصیل سے موجود ہے۔

بیت ثالث سیّد شاہ جلال الدین بن سیّد شاہ قطب الدین ہمدانی:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد باقی شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد جیون شاہ،(۲)۔سیّد شاہ فتح محمد،(۳)۔سیّد سخی کرم شاہ،(۴)۔سیّد قلم شاہ۔

بطن اوّل سیّد شاہ فتح محمد بن سیّد باقی شاہ ہمدانی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔لکھی شاہ،(۲)۔حسین شاہ۔

اوّل لکھی شاہ بن سیّد شاہ فتح محمد:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد لطف شاہ سے جاری ہوئی اور لطف شاہ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔پہلوان شاہ،(۲)۔زمان شاہ،(۳)۔فرمان شاہ،(۴)۔چراغ شاہ اور ان حضرات کی اولاد ڈھوکتکہ خوشاب میں کثیر تعداد میں ہے۔

دوئم حسین شاہ بن سیّد فتح محمد:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد اکبر شاہ،(۲)۔سیّد شیر شاہ،(۳)۔سیّد امیر شاہ اور ان تینوں کی کثیر اولاد ہے جو کھوتکہ میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد قلم شاہ بن سیّد باقی شاہ ہمدانی:۔کی اولاد سے اعظم شاہ بن فرمان شاہ بن مبارک شاہ بن نبی شاہ بن سیّد قلم شاہ المذکور تھے اور ان کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔کلیم شاہ،(۲)۔جمال شاہ۔

اوّل جمال شاہ بن سیّد اعظم شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد شاہ المعروف متبنیٰ شاہ،(۲)۔قلم شاہ،(۳)۔احمد شاہ اور ان تینوں کی اولاد کثیر تعداد میں چینجی تلہ گنگ میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد سخی کرم شاہ ہمدانی بن سیّد باقی شاہ ہمدانی:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد سخی شاہ چھٹن امام ہمدانی،(۲)۔سیّد مہر شاہ،(۳)۔سیّد نور شاہ۔

اوّل نور شاہ بن سیّد سخی کرم شاہ: ۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فتح شاہ، (۲)۔سیّد نبی شاہ۔ آپ دونوں کی کثیر اولاد ہے۔

دوئم سیّد سخی شاہ چھٹن امام ہمدانی بن سیّد سخی کرم شاہ: ۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے آپ کا مزار لکھیوال سرگودھا میں ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد خیر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔غلام شاہ، (۲)۔رنگ شاہ، (۳)۔باقر شاہ ان حضرات کی اولاد کثیر تعداد میں لکھیوال میں آباد ہے۔

سوئم مہر شاہ بن سیّد سخی کرم شاہ ہمدانی: ۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔محمد شاہ، (۲)۔لعل شاہ، (۳)۔ بہاون شاہ، (۴)۔سیّد میراں شاہ اولاد آخر الذکر دونوں سے جاری ہوئی جن کی اولاد لکھیوال میں آباد ہے۔

## ۲۳۰۔نسل شاہ اسحاق نوری پاک بن سیّد سخی سلطان نوری شاہ بلاول ہمدانی حسینی

آپ کی کنیت ابومحمد اور لقب سلطان العارفین تھا۔ آپ کی والدہ ایرانی سیّد زادی تھیں۔ آپ سب سے اوّل دندہ شاہ بلاول سے باہر نکلے اور تلہ گنگ نالہ درگڑ کے کنارے محوِ عبادت ہوئے۔ آج بھی آپ کی اس چلہ گاہ کا نشان باقی ہے جب آپ علاقہ ڈھڈیال آئے تو کثیر تعداد میں سکھ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بقول سیّد رضا ہمدانی کہ ایرانی تاریخ کے مطابق سیّد اسحاق اور ان کے بھائی سیّد عبداللہ ہمدانی نے ایران اور افغانستان کی جنگ میں بھی شرکت کی جو شاہ حسین صفوی اور میرویس کے مابین ہوئی۔ آپ کا مزار ڈھڈیال میں مرجع خلائق ہے جہاں عزاداری سیّد الشہداء امام حسینؑ کی کثیر مجالس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد میں چھ فرزند تھے (۱)۔شاہ کبیر محمد، (۲)۔شاہ جیون، (۳)۔شاہ حیات۔

ان تین حضرات کی اولاد کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے (۴)۔شاہ قبول ہمدانی، (۵)۔شاہ عبدالرحیم، (۶)۔سیّد حاجی محمد امین سرکار۔

آخر الذکر تین حضرات کی اولاد کا ذِکر ملتا ہے۔

بیت اوّل سیّد شاہ قبول بن سیّد سخی شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانی: ۔ آپ کی اولاد کا وجود ہمیں کسی بھی شجرے میں نہ مِلا سادات ہمدانیہ کے جو مشجرات ہم نے ملاحظہ کیے۔ ان میں آپ کی اولاد کا کہیں بھی تذکرہ نہیں البتہ ادھوال تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی کے ایک خاندان کا دعویٰ ہے کہ وہ آپ کی اولاد ہیں مگر اُن کے پاس ۴۰ سال سے زیادہ پرانا شجرہ نہیں ہے اور ان کے شجرے میں سیّد مقبول بن شاہ اسحاق پر انتہا ہے۔ جب کہ سیّد مقبول شاہ نامی شاہ اسحاق کا کوئی فرزند نہیں تھا البتہ غالب اِمکان یہی ہے کہ سیّد مقبول اصل میں سیّد شاہ قبول ہوگا ان حضرات کی رشتہ داریاں بھی حضرت شاہ اسحاق نوری پاک کی اولاد میں نارنگ سیّداں اور ادھوال میں ہیں۔ ان کی روایت کے مطابق ان کا شجرہ اس طرح ہے سیّد محبوب شاہ بن سیّد گل حسن شاہ بن سیّد شاہ رفیع بن سیّد شاہ علی بن سیّد شاہ رسول بن سیّد شاہ مقبول (شاہ قبول) بن سیّد شاہ اسحاق نوری پاک ہمدانی المذکور سیّد محبوب شاہ کی والدہ صاحبہ مائی بی چراغ بانو تھیں جن کا مزار ہے اور صالحہ ولیہ خاتون تھیں۔ ان کا مزار ادھوال میں ہے۔ سیّد محبوب شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ جی، (۲)۔سیّد نواب شاہ۔

بطن اوّل سیّد نواب شاہ بن سیّد محبوب شاہ: ۔ کی اولاد سے سیّد ندیم حسین شاہ بن سیّد چن پیر شاہ بن سیّد فضل حسین شاہ بن سیّد امیر شاہ بن سیّد نواب شاہ المذکور۔

بطن ثانی سیّد شاہ جی بن سیّد محبوب شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد امام شاہ سے جاری ہوئی، جن کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد قربان شاہ، (۲)۔سیّد زمان شاہ آپ کا ایک فرزند سیّد فدا حسین شاہ۔

جب کہ اوّل سیّد قربان شاہ بن سیّد امام شاہ: ۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد امیر اصغر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چھے فرزند ہیں (۱)۔ملازم

حسین شاہ،(۲)۔شہزادشاہ،(۳)۔مہرحسین شاہ،(۴)۔مظہرحسین شاہ،(۵)۔تبسّم شاہ،(۶)۔سیّد ابرار حسین شاہ۔

اور اُوپر والا شجرہ جس سے ہم نے یہ بیان اخذ کیا ہے سیّد امیر اصغر شاہ کی لکھی تحریر ہے۔ یہ حضرات سادات ہمدانیہ ادھوال سے ہیں جب کہ ادھوال میں سادات ہمدانیہ کا ایک اور خاندان بھی آباد ہے جو سیّد سخی شاہ اسحاق نوری پاک کی اولاد ہے اور اُوپر بیان کیے گئے خاندان کی سیادت لا ریب ہے۔ شہرت بلدی بھی سادات کی ہے اور رشتہ داریاں بھی ہمدانی سادات سے ہیں۔

بیت ثانی سیّد شاہ عبدالرحیم بن سیّد شاہ اسحاق نور پاک ہمدانی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ رفیع ہمدانی سے جاری ہوئی آپ سب سے اوّل ہرنیالی سیّداں تھانہ چونترہ آئے آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد میر شاہ ہمدانی،(۲)۔غوث زماں حضرت نورحسن شاہ،(۳)۔سیّد معصوم علی شاہ، (۴)۔سیّد گلو شاہ۔

بطن اوّل غوث زماں حضرت نورحسن شاہ بن سیّد شاہ رفیع کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد امیر شاہ، (۲)۔سیّد زمان شاہ آپ کا مزار امام بارگاہ میں ہے۔

اوّل سیّد امیر شاہ بن غوث زمان حضرت نورحسن شاہ:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد منظور شاہ،(۲)۔سیّد چن پیر شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد منظور شاہ بن سیّد امیر شاہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ملازم شاہ،(۲)۔صغیر شاہ۔

دوسری شاخ میں چن پیر شاہ بن سیّد امیر شاہ کی اولاد ایک امیر شاہ سے جاری ہوئی جن کے دو فرزند تھے(۱)۔فدا شاہ،(۲)۔سجاد شاہ۔

دوئم سیّد زمان شاہ بن غوث زماں نورحسن شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد بہاول شاہ سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔امام شاہ،(۲)۔امیر شاہ ان دونوں کی اولاد کا ذِکر مجھے نہیں مِلا،(۳)۔حسن شاہ آپ کا ایک فرزند سیّد صفدر حسین شاہ۔ دربارِ عالیہ نیلا کا گدی نشین ہے، (۴)۔سیّد زمان شاہ ہمدانی غوث زمان آپ کا مزار مندرہ میں ہے۔ آپ کے تین فرزند ہیں، نذر شاہ، مختار شاہ، الطاف شاہ۔

(۵)۔غوث زماں حضرت گل شاہ آپ کا مزار ستیانہ روڈ فیصل آباد میں ہے۔

سیّد گل شاہ بن سیّد بہاول شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔پیر سیّد اکبر شاہ ہمدانی آپ کا مزار چک ۲۱۳ تحصیل وضلع جھنگ میں ہے(۲)۔سیّد چن پیر شاہ،(۳)۔عباس شاہ اور یہ مذکورہ بالا نسل سادات ہمدانیہ نیلا ہے۔

بطن ثانی سیّد میر شاہ بن شاہ رفیع بن شاہ عبدالرحیم:۔کی اولاد ایک فرزند باغ علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نگاہ علی شاہ، (۲)۔امام شاہ،(۳)۔سیّد فتح شاہ۔

اوّل نگاہ علی شاہ بن سیّد باغ علی شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد فقیر علی شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔عالم شاہ، (۲)۔امیر شاہ،(۳)۔بھون شاہ۔

اور یہ نسل ادھوال گاؤں تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی میں آباد ہے۔

دوئم سیّد فتح شاہ بن سیّد باغ علی شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد نور شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔بھون علی شاہ، (۲)۔زمان علی شاہ،(۳)۔دامن علی شاہ،(۴)۔ جہان شاہ،(۵)۔چن شاہ اور ان حضرات کی اولاد ادھوال راولپنڈی میں آباد ہے۔

سوئم سیّد امام شاہ بن باغ علی شاہ:۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے،(۱)۔سونے شاہ آپ کی اولاد کا ذِکر مجھے نہ مِلا، (۲)۔حیدر شاہ، (۳)۔شہابل شاہ،(۴)۔اصغر علی شاہ۔

آخر الذکر تینوں کی اولاد ہرنیالی سیّداں تحصیل وضلع راولپنڈی میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد معصوم علی شاہ بن سیّد شاہ رفیع بن سیّد عبدالرحیم:۔ آپ کی اولاد سے سیّد ولایت شاہ بن نواب علی شاہ بن سوار علی شاہ بن سیّد معصوم علی شاہ المذکور تھے اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد امیر علی شاہ، (۲)۔سیّد حسن علی شاہ۔

اوّل سیّد امیر علی شاہ بن سیّد ولایت شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد امام علی شاہ، (۲)۔سیّد امیر شاہ۔

دوئم سیّد حسن علی شاہ بن سیّد ولایت شاہ:۔ کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شرف شاہ، (۲)۔سیّد عاشق شاہ اور جملہ یہ سادات چک امرال تھانہ چونترہ تحصیل وضلع راولپنڈی میں آباد ہیں۔

بطن رابع سیّد گلو شاہ بن سیّد شاہ رفیع بن سیّد عبدالرحیم:۔ آپ کی اولاد بھی ہرنیالی سیّداں میں آباد ہے۔ آپ کا اصل نام سیّد گل شاہ تھا۔

آپ کی اولاد سیّد فرمان حسین شاہ بن سیّد غلام حسین شاہ بن سیّد گلو شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مہدی حسین شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ ہمدانی۔

ان مہدی شاہ بن فرمان حسین شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔بہادر شاہ، (۲)۔سیّد مزمل شاہ۔

سیّد مزمل شاہ بن مہدی شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد غلام حسین شاہ سے جاری ہوئی، جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد عاشق حسین شاہ، (۲)۔سیّد فدا حسین شاہ، (۳)۔سیّد تصدق حسین شاہ اور ان حضرات کی اولاد ہرنیال سیّداں میں آباد ہے۔

## ۲۳۱۔نسل سیّد حاجی محمد امین ہمدانی بن سیّد شاہ اسحاق نوری پاک بن سیّد احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی

آپ کی اولاد کثیر ہے جو چکوال اور راولپنڈی کے مختلف موضعات میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد میں (۱)۔ سیّد محمود شاہ اور بعض جگہ معمور شاہ لکھا ہے، (۲)۔غوثِ زماں بابا سیّد گوہر شاہ ہمدانی مزار جھنڈو سیداں، (۳)۔سیّد رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ کا ذِکر تواتر سے ملتا ہے جب کہ کچھ مزید مشجرات سے (۴)۔سیّد عبداللہ شاہ بھی ہے۔

بیت اوّل سیّد عبداللہ شاہ بن حاجی محمد امین ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں سادات ہمدانیہ سید پور کے مشجرات کے مطابق تین پسران تھے (۱)۔سیّد آدم شاہ، (۲)۔سیّد علی شاہ، (۳)۔حسن شاہ۔

ان میں آدم شاہ اور حسن شاہ کی اولاد کا تو تذکرہ سید پور کے قدیم شجرے میں نہیں البتہ علی بن عبداللہ بن حاجی محمد امین ہمدانی کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔سیّد معمور شاہ، (۲)۔سیّد علاء الدین۔

بطن اوّل سیّد معمور بن علی شاہ ہمدانی کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔چراغ شاہ، (۲)۔مراد شاہ، (۳)۔قطب شاہ، (۴)۔حیدر شاہ، (۵)۔میر شاہ، (۶)۔عطر شاہ۔

اوّل قطب شاہ بن معمور شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد مبارک شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں ولایت شاہ بن شاہ محمد غوث بن مبارک شاہ المذکور تھے اور ان کے تین پسران تھے (۱)۔نظیر شاہ، (۲)۔منظور شاہ، (۳)۔عجائب شاہ جن کی اولاد سادات ہمدانیہ سیّد پور اسلام آباد ہے۔

دوئم چراغ شاہ بن معمور شاہ:۔ کی اولاد سے شاعر سیّد محمد شاہ بن عبدالغفور بن عنایت شاہ بن مدد شاہ بن شاہ جی بن غوث زمان سیّد گوہر شاہ بن گل حسین شاہ بن جلال شاہ بن چراغ شاہ المذکور ہیں۔ یہ نسل سادات ہمدانیہ کی تلہاڑ مارگلہ ہلز اسلام آباد میں آباد ہے۔

سادات ہمدانیہ کڑاہی تھانہ چونتر کا شجرہ سیّد علی شاہ پر منتہیٰ ہوتا ہے اور یہ شجرہ علی پر ہی ختم ہوتا ہے۔ دراصل یہ علی، علی بن عبداللہ بن محمد امین ہمدانی المذکور بھی ہو سکتے ہیں، تاہم سادات کڑاہی کی رشتہ داریاں سادات سیّد پور میں کثیر ہے۔ سادات کڑاہی کی جو شاخ سورائین منتقل ہوئی سورائین اسلام آباد کا گاؤں ہے ان کی رشتہ داریاں سید پور کے ہمدانی سادات سے ہیں اور سادات نیلا جو کہ حضرت شاہ اسحاق نوری پاک کی اولاد ہیں۔ ان کے مشجر میں شاہ اسحاق

کے ایک فرزند عبداللہ کا ذِکر بھی ہے جب کہ سادات باہتر اور مانسہرہ کا شجرہ محمد بن علی بن عبداللہ بن شاہ اسحاق سے ملتا ہے یوں یہ واضع نہیں کہ یہ علی بن عبداللہ بن محمد امین بن شاہ اسحاق نوری پاک یا علی بن سیّد محمد امین بن شاہ اسحاق نور پاک ہیں، البتہ ان دونوں ممکنات کے علاوہ ایک اور بھی ممکن ہے۔ وہ یہ کہ علی بن عبداللہ بن سیّد احمد شاہ بداول نوری لیکن اس کا تناسب کم ہے۔ تاہم میری رائے میں یہ نسب سیّد علی بن عبداللہ بن سیّد محمد امین یا سیّد علی بن سیّد محمد امین ہوسکتا ہے جس میں سیّد علی بن عبداللہ بن سیّد محمد امین ہونے کے قوی اِمکانات ہیں۔

سادات سیّد پور اسلام کے نسب میں سیّد علی بن عبداللہ بن سیّد محمد امین بن شاہ اسحاق نوری پاک کی اولاد میں دو پسران کا ذِکر ہے (۱)۔معمور شاہ جن کی اولاد اُوپر بیان ہوچکی ہے، (۲)۔سیّد علاء الدین ان کی اولاد فی صح ہے، (۳)۔سیّد ولی شاہ ہمدانی جو کہ سادات ہمدانیہ کڑاہی کے جدِامجد ہیں۔

اور (۴)۔محمد شاہ جن کی اولاد باہتر واہ فیکٹری اور مانسہرہ میں آباد ہے۔معمور شاہ کی اولاد سادات ہمدانیہ سیّد پور بیان ہوچکی ہے۔ دوئم علاء الدین کی اولاد کے ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں ہے اور معمور شاہ بعض جگہ محمود شاہ لکھا ہے۔ جب کہ سادات کڑاہی اور باہیا کے زمینی دستاویز میں (۵)۔سیّد گل شیر شاہ غوث الزماں، (۶)۔سیّد حلیم شاہ، (۷)۔سیّد مراد شاہ تحریر ہیں اور اس زمینی دستاویز میں محمد شاہ، اور علاء الدین شاہ کا نام تحریر نہیں جب کہ معمور شاہ اور محمود شاہ کے نام اِسی طرح ایک دوسرے کی جگہ تحریر ملتے ہیں۔ یہ دستاویز جو کہ سرکاری کاغذ ہے ۱۸۶۰ء عیسوی کا ہے اور اس میں سیّد علی شاہ ہمدانی بن عبداللہ بن سیّد محمد امین ہمدانی کے پانچ فرزند تحریر ہیں، جس میں غوث الزماں سیّد گل شیر ہمدانی لاولد لکھا ہے آپ کا مزار کڑاہی میں مرجع خلائق ہے۔

بطن ثانی سیّد مراد شاہ بن علی شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد ایک فرزند معظّم شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔شیر شاہ جو لاولد تھے، (۲)۔عظیم شاہ۔

جن کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔اکابر شاہ، (۲)۔نیاز علی شاہ، (۳)۔ہاشم علی شاہ۔

بطن ثالث حلیم شاہ بن علی شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد ایک فرزند شیر شاہ سے جاری ہوئی اور اس کا ایک فرزند صیف علی شاہ تھے جس کے دو فرزند تھے (۱)۔علم شاہ، (۲)۔محبّ شاہ آپ کا ایک فرزند عبداللہ شاہ تھا جو لاولد تھا اور علم شاہ کی اولاد سیدن شاہ سے جاری ہوئی جس کا ایک فرزند نواب شاہ تھا۔

بطن رابع سیّد ولی شاہ بن سیّد علی شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ چراغ شاہ جس کی اولاد بیان نہیں ہوئی، (۲)۔سیّد خیر شاہ۔

سیّد خیر شاہ بن سیّد ولی شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے جن میں سے ایک نیاز علی شاہ اور اس سیّد نیاز علی شاہ بن سیّد خیر شاہ کی اولاد سے سادات ہمدانیہ کڑاہی کے مطابق چھے فرزند تھے (۱)۔سیّد نور شاہ، (۲)۔سیّد علی شاہ، (۳)۔داون شاہ، (۴)۔بھون شاہ، (۵)۔فضل شاہ ڈھڈیال، (۶)۔بڑھے شاہ جب کہ زمینی ریکارڈ میں ایک فرزند شرف شاہ بھی تحریر ہے جس کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔سرور شاہ لاولد، (۲)۔غزن شاہ تھے۔

ان میں نور شاہ بن سیّد نیاز علی شاہ کی اولاد میں (۱)۔زمان شاہ، (۲)۔ جہان شاہ، (۳)۔رحمان شاہ، (۴)۔شیر شاہ تھے اور یہ زمینی ریکارڈ میں ہیں جب کہ جو شجرہ سیّد قاسم علی شاہ ہمدانی سے ہمیں موصول ہوا، اُس میں تحریر نام جو نور شاہ کی اولاد کے ہیں۔ زمینی ریکارڈ سے یکسر مختلف ہیں واللہ اعلم۔

تاہم ان حضرات کی اولاد کڑاہی میں مقیم ہے۔

سیّد علی شاہ بن سیّد نیاز علی شاہ بن سیّد خیر شاہ کی اولاد سے ایک ولی اللہ سیّد بزرگ شاہ ہمدانی باہیا شریف وارد ہوئے جہاں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ ان کے دوسرے بھائی سیّد نواب علی شاہ تھے اور تیسرے فرزند سیّد حیدر علی شاہ کڑاہی سے موضع سورائن اسلام آباد مقیم ہوئے جہاں آپ کا مزار ہے اور آپ کی اولاد یہیں آباد ہوگئی۔ بطن خامس سیّد محمد شاہ بن علی شاہ ہمدانی کی اولاد سے سیّد غضنفر مہدی اعرجی بن سعادت شاہ بن چن پیر شاہ بن فضل شاہ بن قطب شاہ بن غلام شاہ بن گوہر شاہ بن اکرم شاہ بن فقیر شاد بن سیّد محمد المذ کور اور آپ امام بارگاہ شاہ خراسان واہ فیکٹری کے متولی ہیں۔

بیت ثانی سیّد رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ بن سیّد حاجی محمد امین بادشاہ:۔ آپ کی اولاد میں (۱)۔سیّد عبدالرزاق، (۲)۔سیّد محمد سعید شاہ، (۳)۔سیّد شاہ

صدیق ہمدانی۔ آپ کی اولاد نارنگ سیّداں میں آباد ہے۔

بطن اوّل سیّد شاہ صدیق ہمدانی بن عظیم شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد بابوشاہ سے جاری ہوئی جس کا ایک بیٹا سیّد مہتاب شاہ ہمدانی تھا اور ان کے دوفرزند تھے (۱)۔سیّد امام علی شاہ، (۲)۔سیّد حیدر چراغ ہمدانی۔

بطن ثانی سیّد عبدالرزاق بن بن سیّد رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد زمان شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔سیّد عبداللہ شاہ، (۲)۔نادر شاہ، (۳)۔سیّد مردان شاہ، (۴)۔سیّد باغ علی شاہ۔ان میں عبداللہ شاہ بن سیّد زمان شاہ کی اولاد سے سیّد حسن عباس ہمدانی بن سیّد منظور حسین شاہ بن سیّد امیر حسین شاہ بن سیّد نواب شاہ بن سیّد عبداللہ شاہ المذکور آپ کی رہائش ڈھڈیال میں ہے۔

اور ان حضرات کی کثیر تعداد ڈھڈیال چکوال اور اس کے مضافات میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد محمد سعید ہمدانی بن سیّد رحیم شاہ المعروف عظیم شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد روشن شاہ، (۲)۔سیّد شیر شاہ۔

اوّل سیّد شیر شاہ بن سیّد محمد سعید ہمدانی:۔ کی اولاد سے سیّد شاہ جی بن احمد شاہ بن سیّد شیر شاہ المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد کرم علی شاہ، (۲)۔سیّد فضل علی شاہ ہمدانی۔

دوئم سیّد روشن شاہ بن سیّد محمد سعید ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے (۱)۔سیّد مراد علی، (۲)۔سیّد مردان شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد مراد علی بن سیّد روشن شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد حسنین شاہ ہمدانی بن جعفر شاہ بن کاظم شاہ بن سیّد مراد علی المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے (۱)۔غلام شاہ، (۲)۔حسن شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد مردان شاہ بن سیّد روشن شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد محمد شاہ بن مبارک شاہ بن سیّد عنایت شاہ بن سیّد حیدر شاہ بن سیّد مردان شاہ المذکور تھے اور ان کی اولاد میں دوفرزند تھے (۱)۔سیّد حیدر شاہ، (۲)۔سیّد ظہور حسین شاہ جو سادات ہمدانیہ ڈھڈیال چکوال میں سے ہیں۔

## ۲۳۲۔نسل غوث زمان سیّد گوہر علی شاہ بن سیّد حاجی محمد امین ہمدانی بن سیّد سخی شاہ اسحاق نوری پاک

آپ کا مزار جھنڈ وسیّداں علاقہ تھانہ چونترہ تحصیل راولپنڈی میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد امیر علی شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی۔ان کا مزار بھی جھنڈ وسیّداں میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد امام علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جمال شاہ ہمدانی، (۲)۔سیّد بھنے شاہ۔

بیت اوّل سیّد جمال شاہ بن سیّد امام علی شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد شاہ، (۲)۔سیّد بہادر شاہ۔

بطن اوّل محمد شاہ بن سیّد جمال شاہ ہمدانی کی اولاد سے زمان شاہ بن دولہے شاہ بن محمد شاہ المذکور تھے اور ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شہابل شاہ، (۲)۔بڈھے شاہ، (۳)۔امیر شاہ، (۴)۔فضل حسین اور ان میں شہابل شاہ اور فضل حسین کی اولاد کا ذکر مجھے موصول ہوا اور یہ حضرات جھنڈ وسیّداں میں آباد ہیں۔

بطن ثانی سیّد بہادر شاہ بن سیّد جمال شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد میں قربان شاہ تھے جن کے تین فرزند تھے (۱)۔نادر شاہ، (۲)۔نواب شاہ، (۳)۔سیّد نیاز علی شاہ۔

اوّل نیاز علی شاہ بن قربان شاہ کا ایک فرزند بھون شاہ تھا جس کے تین پسران تھے (۱)۔بہادر شاہ، (۲)۔دولہے شاہ، (۳)۔سیدن شاہ۔

ان حضرات کی اولاد سادات ہمدانیہ پنڈ مہلو چکری روڈ راولپنڈی ہے۔ بیت ثانی سیّد بھنے شاہ ہمدانی بن سیّد امام علی شاہ:۔ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد مبارک شاہ تھے اور ان کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔مہدی شاہ، (۲)۔کاظم شاہ، (۳)۔امام علی شاہ، (۴)۔نور حسن شاہ، (۵)۔شاہ علی مدد۔

بطن اوّل سیّد مہدی شاہ بن مبارک شاہ:۔ کے تین فرزند تھے(۱)۔کریم شاہ،(۲)۔گل حسن شاہ،(۳)۔باغ علی شاہ۔

بطن ثانی سیّد کاظم شاہ بن سیّد مبارک شاہ آپ کی اولاد سے دو فرزند تھے(۱)۔قطب شاہ،(۲)۔سیّد بزرگ شاہ۔

بطن ثالث امام علی شاہ بن سیّد مبارک شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔دون شاہ،(۲)۔سوار شاہ۔

بطن رابع سیّد شاہ علی مدد بن سیّد مبارک شاہ آپ کی اولاد ایک فرزند بلھے شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔الف شاہ، (۲)۔امام شاہ،(۳)۔بہادر شاہ،(۴)۔قاسم شاہ۔

اور ان حضرات کی اولاد سادات ہمدانیہ جھنڈ وسیّداں میں ہے۔

## ۲۳۳۔نسل سیّد محمود شاہ بن سیّد حاجی محمد امین ہمدانی بن سیّد سخی شاہ اسحاق نوری پاک

آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔شاہ عنایت،(۲)۔شاہ جیون،(۳)۔شاہ رحمان۔

ان تینوں کی اولاد کا ذِکر نہیں ہے،(۴)۔غوث زماں سیّد شاہ سیّد ولی،(۵)۔سیّد حلیم شاہ۔

بیت اوّل سیّد حلیم شاہ بن سیّد محمود شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد اکرم شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مخدوم شاہ،(۲)۔سیّد نذر شاہ۔

بطن اوّل سیّد مخدوم شاہ بن سیّد اکرم شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند جوار شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد عباس علی شاہ، (۲)۔جہان شاہ،(۳)۔غلام شاہ،(۴)۔فتح شاہ۔

اوّل عباس علی شاہ بن جوار شاہ کی اولاد سے سیّد مبشر شاہ، ظہیر شاہ، خاور شاہ اور کرنل محمد عباس ابنان سیّد فضل عباس ہمدانی بن عباس علی شاہ المذکور ہیں۔ یہ اور ان کے بنی اعمام نارنگ سیّداں چکوال کے سادات ہمدانیہ ہیں۔

بطن ثانی سیّد نذر شاہ ہمدانی بن سیّد اکرم شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔امام شاہ،(۲)۔غوث زماں سیّد مہدی شاہ،(۳)۔عالم شاہ،(۴)۔مبارک شاہ۔

اوّل سیّد امام شاہ بن سیّد نذر شاہ:۔ آپ کا مزار جیٹھل تھانہ چونترہ میں موجود ہے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔شہابل شاہ، (۲)۔سیّد غوث پاک ہمدانی، جن کے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد شرف شاہ،(۲)۔سیّد فتح شاہ،(۳)۔سیّد پہلوان شاہ، (۴)۔سیّد امیر شاہ، (۵)۔سیّد کالے شاہ پہلی شاخ میں سیّد فتح شاہ بن سیّد غوث پاک ہمدانی کی اولاد میں تین پسران (۱)۔چن پیر شاہ،(۲)۔گل بادشاہ،(۳)۔گلاب شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد پہلوان شاہ بن سیّد غوث پاک ہمدانی کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد شرف شاہ،(۲)۔سیّد قربان شاہ،(۳)۔سیّد بھولے شاہ۔

تیسری شاخ میں سیّد امیر شاہ بن سیّد غوث پاک ہمدانی:۔آپ کے دو فرزند(۱)۔سونے شاہ،(۲)۔فتح شاہ ہوئے اور ان حضرات کی اولاد جیٹھل گاؤں میں آباد ہے، جب کہ سیّد شہابل شاہ بن سیّد امام شاہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند گلاب شاہ تھے جن کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔منظور حسین، (۲)۔عنایت حسین،(۳)۔زوار شاہ،(۴)۔غلام شاہ۔

دوئم عالم شاہ بن سیّد نذر شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔قادر شاہ،(۲)۔شبیر شاہ،(۳)۔فیض علی شاہ۔

اور ان تینوں کی اولاد موجود ہے۔

سوئم غوث زماں سیّد مہدی شاہ بن سیّد نذر شاہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مبارک شاہ،(۲)۔سیّد حیات شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد حیات شاہ بن سیّد مہدی شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد حسن شاہ،(۲)۔گلاب شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد مبارک شاہ بن سیّد مہدی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد غلام حیدرشاہ،(۲)۔سیّد امیر حسین شاہ، (۳)۔سیّد احمد شاہ۔

ان میں سیّد امیر حسین شاہ بن مبارک شاہ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔نذر حسین شاہ،(۲)۔تصدق حسین شاہ جن کے فرزند علامہ سیّد محسن علی ہمدانی حسینی ہیں اوران کے جملہ بنی اعمام راولپنڈی اور ہون گاؤں میں آباد ہیں۔

## ۲۳۴۔نسل غوث زمان سیّد شاہ سیّد ولی بن سیّد محمود شاہ بن سیّد حاجی محمد امین ہمدانی

آپ کا مزار نارنگ سیّداں گاؤں میں ہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد بھولے شاہ،(۲)۔سیّد کرم شاہ،(۳)۔سیّد گولے شاہ۔

بیت اوّل سیّد کرم شاہ بن سیّد شاہ سیّد ولی:۔آپ کی اولاد کرم شہال کہلاتی ہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مردان علی شاہ، (۲)۔سیّد شرف شاہ آپ کی اولاد نارنگ سیداں میں موجود ہے،(۳)۔بڈھا شاہ۔

بطن اوّل سید بڈھا شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔کی اولاد سیّد شاہ نور حسین سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد علی مدد شاہ، (۲)۔سیّد نواب شاہ۔

اوّل سیّد علی مدد شاہ بن بڈھا شاہ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔سیّد خیر علی شاہ،(۲)۔مہر علی شاہ۔ان میں مہر علی شاہ بن سیّد علی مدد شاہ کی اولاد سے سیّد افتخار جعفر شہید بن غلام جعفر بن عباس علی شاہ بن مہر علی شاہ المذکور تھے۔

دوئم سیّد نواب شاہ بن شاہ نور حسین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔دون شاہ،(۲)۔بھون شاہ ان دونوں کی اولاد ڈھڈیال میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد مردان علی شاہ بن سیّد کرم شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد گل حسن شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی جن کا مزار شاہ پور ہمدانیہ چکوال میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔جوت علی شاہ،(۲)۔خیرات علی شاہ،(۳)۔امام علی شاہ،(۴)۔حیات علی شاہ،(۵)۔حسین شاہ،(۶)۔حیدر شاہ، (۷)۔سیّد غلام شاہ۔

ان میں جوت علی شاہ، حیات علی شاہ اور حیدر شاہ کی اولاد کا مجھے علم نہیں ہے، تاہم دیگر چار حضرات کی اولاد شاہ پور ہمدانیہ چکوال میں آباد ہے اور میری کتاب المشجر من اولاد حسین الاصغر میں ان کا ذِکر بھی ہے۔

بیت ثانی سیّد بھولے شاہ بن شاہ سیّد ولی بن سیّد محمود ہمدانی کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔قطب شاہ،(۲)۔لطف شاہ،(۳)۔سیّد شاہ محمد غوث، (۴)۔سیّد فتح نور شاہ۔

بطن اوّل سیّد قطب شاہ بن بھولے شاہ کی اولاد سے امجد حسین، مختیار علی، مقصود علی، محمود الحسن ابنان الفت حسین شاہ بن فتح شاہ بن نادر شاہ بن قطب شاہ المذکور ہیں اور یہ حضرت میرا شریف کے رہائشی ہیں۔

بطن ثانی سیّد فتح نور شاہ بن سیّد بھولے شاہ:۔کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔نیاز علی شاہ،(۲)۔عبداللہ شاہ،(۳)۔شیر شاہ،(۴)۔بڈھے شاہ، (۵)۔باغ علی شاہ۔

اوّل نیاز علی شاہ بن فتح نور شاہ:۔کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔بھون شاہ،(۲)۔ہادی شاہ۔

دوئم شیر شاہ بن فتح نور شاہ:۔کی اولاد سادات ہمدانیہ موضع چہان علاقہ تھانہ چونترہ ہے۔شیر شاہ کی اولاد ایک فرزند امام شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔شرف شاہ اور (۲)۔مردان شاہ سے جاری ہوئی۔

سوئم باغ علی شاہ بن فتح نور شاہ:۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔مبارک شاہ جن کی اولاد کا مجھے علم نہیں،(۲)۔زمان شاہ جن کے چار فرزند

تھے، (۳)۔حیات شاہ آپ کا ایک فرزند قربان شاہ تھا اور ان حضرات کی اولاد جھنڈ وسیّداں میں آباد ہے۔

چہارم عبداللہ شاہ بن سیّد فتح نور شاہ:۔ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن شاہ، (۲)۔موصوف شاہ، (۳)۔جہان شاہ، (۴)۔لعل شاہ، (۵)۔سیّد علی شاہ۔

پہلی شاخ حسن شاہ بن عبداللہ شاہ کی اولاد سے شاہ محمد تاج بن نمبردار شاہ نور بن حسن شاہ المذکور تھے جن کے سات پسران تھے۔

دوسری شاخ میں سیّد موصوف شاہ بن عبداللہ شاہ کی اولاد سے حسن شاہ بن پہلوان شاہ بن فضل شاہ بن موصوف شاہ المذکور تھے۔

تیسری شاخ میں جہان شاہ بن عبداللہ شاہ کی اولاد سے دو فرزند (۱)۔بڑھے شاہ، (۲)۔شاہسوار تھے۔

چوتھی شاخ میں لعل شاہ بن عبداللہ شاہ کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شہابل شاہ، (۲)۔محمد شاہ اور ان حضرات کی اور جھنڈ وسیداں میں ہے۔

پانچواں شاخ میں سیّد علی شاہ بن سیّد عبداللہ شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد گلاب شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی جن کا مزار کولیاں حمید راولپنڈی میں ہے۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔احمد شاہ کے تین فرزند ہوئے، (۲)۔چنن شاہ کے دو بیٹے ہوئے، (۳)۔طالب شاہ کے تین بیٹے ہوئے، (۴)۔سیّد علی قدر کے تین فرزند ہوئے، (۵)۔سیّد امام علی شاہ آپ کا مزار بھنگالی شریف میں ہے۔

سیّد امام علی شاہ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔غوث زماں سیّد عبداللہ شاہ ہمدانی، (۲)۔سلطان علی شاہ، (۳)۔اقرار شاہ، (۴)۔محبّت شاہ۔

بطن ثالث سیّد شاہ محمد غوث ہمدانی بن بھولے شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نادر شاہ، (۲)۔نور شاہ، (۳)۔قادر شاہ۔

اوّل قادر شاہ بن سیّد شاہ محمد غوث:۔ کی اولاد سے سیّد امتیاز حسین شاہ ہمدانی بن طاہر حسین بن امام علی شاہ بن بھون شاہ بن حیات شاہ بن قادر شاہ المذکور تھے۔

دوئم نور شاہ بن شاہ محمد غوث کے دو فرزند تھے (۱)۔شرف شاہ، (۲)۔سلطان شاہ۔

سوئم نادر شاہ بن شاہ محمد غوث کے پانچ فرزند تھے (۱)۔امام علی شاہ، (۲)۔قاسم شاہ، (۳)۔کرم شاہ، (۴)۔حیدر شاہ، (۵)۔رنگ شاہ ادھوال چلے گئے۔

بیت ثالث سیّد گولے شاہ بن سیّد شاہ سید ولی ہمدانی بن سیّد محمود شاہ:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔لعل شاہ، (۲)۔شاہ نواز، (۳)۔اگر شاہ، (۴)۔غوث الزماں سیّد حیات شاہ ہمدانی آپ نارنگ سیّداں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے عقیدت مند آپ کو جھالہ میروال لے آئے۔ آپ کا مزار جھالہ میروال میں ہے۔

بطن اوّل لعل شاہ بن سیّد گولے شاہ کی اولاد میں احمد شاہ بن الف شاہ بن نادر شاہ بن لعل شاہ المذکور تھے جن کے دو فرزند تھے (۱)۔مقبول حسین، (۲)۔محمد شاہ۔

بطن ثانی اگر شاہ بن سیّد گولے شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حیدر شاہ، (۲)۔علی شاہ جن کی اولاد سادات ہمدانیہ جھالہ میروال چکوال میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد شاہ ہنواز بن سیّد گولے شاہ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد باغ علی سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے (۱)۔عظیم شاہ، مہوٹہ موہڑ، (۲)۔سیّد محمد حیات علی شاہ، (۳)۔غوث زماں سیّد غلام علی شاہ ہمدانی۔

اوّل سیّد محمد حیات علی شاہ غوث زماں بن باغ علی شاہ:۔آپ خواجہ شمس الدین سیالوی کے خلیفہ مجاز تھے آپ کا مزار علاول شریف میں ہے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد الف شاہ، (۲)۔شاہ محمد غوث، (۳)۔غلام محی الدین شاہ۔

ان حضرات کی اولاد علاول شریف میں آباد ہے۔

دوئم غوث زماں سیّد غلام علی شاہ ہمدانی بن باغ علی شاہ:۔ آپ سیّد غلام حیدر علی شاہ بخاری جلال پور والوں کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کا مزار میرا شریف میں ہے۔ آپ کی اولاد سے اجمل حسین شاہ مبشر بن احمد شاہ میروی بن سیّد غلام علی شاہ المذکور ہیں۔ آپ کی اولاد میرا شریف میں ہے۔

## ۲۳۵۔نسل سیّد سخی شاہ شہاب الدین ہمدانی بن سیّد سلطان احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ کا مزار کڑر علاقہ تھانہ چونترہ راولپنڈی تحصیل میں واقع ہے۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے(۱)۔سیّد معصوم شاہ، (۲)۔سیّد حاجی شاہ، (۳)۔سیّد خلقی محمد، (۴)۔سیّد معین الدین۔ان حضرات کی اولاد کا علم نہیں ہے نہ کسی شجرے میں ان کی اولاد تحریر ملتی ہے۔ان میں معصوم شاہ کا مزار بگرا سیداں میں کسی مقام پر ہے۔

(۵)۔سیّد تاج محمد ولی آپ کی شادی اپنی چچازاد سیّدہ تاج بی بی ملکاں بنتِ سیّد شاہ اسحاق نوری پاک سے ہوئی تھی آپ کا مزار جادہ علاقہ تھانہ چونترہ راولپنڈی میں ہے، جہاں آنکھوں کے مریضوں کو شفاء ملتی ہے۔ آپ کی اولاد نہیں تھی (۶)۔سیّد شاہ محمد حسین، (۷)۔سیّد شاہ شریف محمد، (۸)۔سیّد محمد مہدی، آخرالذکر تین پسران کی اولاد کثیر ہے۔

بیت اوّل سیّد شاہ شریف محمد بن سیّد سخی شاہ شہاب الدین:۔ آپ کا مزار مور جھنگ سیّداں تحصیل وضلع راولپنڈی میں ہے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔سیّد رشید محمد، (۲)۔سیّد مبارک شاہ۔

آپ کا ایک فرزند محمد شاہ تھا(۳)۔مہدی شاہ آپ کی اولاد بگراں سیداں میں آباد ہے، (۴)۔سیّد فتح محمد آپ کی اولاد راہنہ سادات چکوال میں آباد ہے۔اس کے علاوہ سیّد شریف محمد کی ایک دُختر سیّدہ سلطان خاتون ہمدانی تھیں، جن کا مزار مور جھنگ سیّداں میں مرجع خلائق ہے اور آپ بچپن میں ہی وصال فرما گئیں تھیں۔

بطن اوّل سیّد رشید محمد بن سیّد شاہ شریف محمد کی اولاد سے سیّد حلیم شاہ بن معظّم شاہ بن غفور محمد بن رشید محمد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد گہر شاہ، (۲)۔سیّد محمود شاہ، (۳)۔سیّد شاہ فتح نور اولاد آخرالذکر دو پسران کی جاری ہوئی۔

اوّل سیّد محمود بن سیّد حلیم شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ زمان، (۲)۔سیّد قادر بخش، (۳)۔سیّد غلام شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد شاہ زمان بن سیّد محمود شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فیض علی شاہ، (۲)۔سیّد قاسم شاہ ان دونوں کی اولاد مور جھنگ سیّداں میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد قادر بخش بن سیّد محمود شاہ:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔زمان شاہ، (۲)۔بہادر شاہ، (۳)۔فتح شاہ، (۴)۔حیات شاہ اور اس حیات شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی جن کی اعقاب مور جھنگ میں آباد ہے۔

تیسری شاخ میں سیّد غلام شاہ بن سیّد محمود شاہ:۔ کی اولاد سیّد ستار علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے۔

دوئم سیّد شاہ فتح نور بن سیّد حلیم شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مدت شاہ، (۲)۔سیّد باغ علی شاہ اور ان دونوں کی کثیر اولاد مور جھنگ سیّداں میں آباد ہے۔ان میں مظلوم حسین بن شبیر حسین بن قائم شاہ بن مدت شاہ بن شاہ فتح نور المذکور ہیں۔

بطن ثانی سیّد فتح محمد بن شاہ شریف محمد ہمدانی:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عادل شاہ جن کی اولاد کا ذِکر نہیں، (۲)۔سیّد خیر محمد۔

اس خیر محمد بن سیّد فتح محمد کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حسین شاہ، (۲)۔سیّد سلطان شاہ، (۳)۔سیّد شاہ، (۴)۔جمال شاہ عرف معظّم شاہ۔

اوّل حسین شاہ بن سیّد خیر محمد:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(ا)۔کمال شاہ،(۲)۔سیّد رسول،(۳)۔سیّد فتح نور،(۴)۔سیّد حسین۔
پہلی شاخ میں سیّد کمال شاہ بن سیّد حسین شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبداللہ المعروف زندہ شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو فرزندان (ا)۔شاہ جی، (۲)۔شیر شاہ سے جاری ہوئی جو کہ راہنہ سادات چکوال میں آباد ہے۔
دوسری شاخ میں سیّد فتح نور بن سیّد حسین شاہ کی اولاد سے حیدر شاہ اور برہان شاہ ابنان سیّد پیر بخش بن سیّد فتح نور المذکور تھے۔
دوئم سیّد جمال شاہ المعروف معظّم شاہ بن سیّد خیر محمد شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد لکھی شاہ بن حیات شاہ (بہادر شاہ) بن خوشی محمد بن سیّد جمال شاہ المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(ا)۔سیف علی شاہ،(۲)۔ثابت علی شاہ،(۳)۔عباس علی شاہ۔
سوئم سیّد سلطان شاہ بن سیّد خیر محمد شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد مہتاب شاہ،(۲)۔سیّد گلاب شاہ۔ ان حضرات کی اولاد رہنہ سادات چکوال میں ہے۔
چہارم سیّد شاہ بن سیّد خیر محمد شاہ:۔ کی اولاد سے ستار شاہ بن سیّد شاہ بن لعل شاہ بن اکبر شاہ بن سیّد شاہ المذکور تھے ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (ا)۔مقیم شاہ،(۲)۔علی حیدر شاہ،(۳)۔اعجاز حسین شاہ،(۴)۔اولاد حسین شاہ۔
ان حضرات کی اولاد رہنہ سادات چکوال میں ہے۔
بطن ثالث سیّد مہدی شاہ بن سیّد شریف محمد شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد بگراں سیّداں میں آباد ہے جو شجرہ سیّد نجم الحسن شاہ ہمدانی نے ہمیں مہیا کیا۔ اس میں سیّد مہدی شاہ کے فرزند سیّد لعل شاہ تحریر ہیں جن کی اولاد آگے سے دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔امام شاہ،(۲)۔مہدی شاہ۔
اور اس امام شاہ بن سیّد لعل شاہ کی ولاد سے سیّد شائق حسین شاہ بن امداد حسین شاہ بن نور حسین شاہ بن نیاز علی شاہ بن جعفر شاہ بن جوار شاہ بن دستار شاہ بن امام شاہ المذکور ہیں۔تاہم یہ شجرہ آج کل میں لکھا گیا یہ تحریر پرانی نہیں۔
مذکورہ بالا نسب ہمیں کسی مخطوطے سے نہیں ملا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سادات ہمدانیہ بگراں سیّداں سیّد شہاب الدین بن سیّد شاہ بلاول کی اولاد سے ہیں اور ان کے شہرت بھی پائیدار ہے ان کی رشتہ داریاں بھی ہمدانی سادات میں ہی ہیں۔
بیت ثانی سیّد شاہ محمد حسین ہمدانی بن سیّد شاہ شہاب الدین ہمدانی:۔ کی اولاد سیّد قطب شاہ بن شاہ شرف بن شاہ عبدالواحد ہمدانی بن سیّد شاہ محمد حسین المذکو سے جاری ہوئی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد نذر شاہ،(۲)۔سیّد دامن علی شاہ،(۳)۔سیّد شاہ بقا المعروف باقی شاہ۔
بطن اوّل سیّد دامن علی شاہ بن سیّد قطب شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔شرف شاہ،(۲)۔پیر شاہ ان دونوں کی اولاد رہنہ سادات چکوال میں آباد ہے۔
بطن ثانی سیّد شاہ بقاء المعروف باقی شاہ بن سیّد قطب شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(ا)۔علی مدد شاہ،(۲)۔شاہ فتح نور،(۳)۔شاہ جندوڈا آپ کی اولاد رہنہ سادات میں ہی آباد ہے۔
اوّل علی مدد شاہ بن شاہ بقاء:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔ بہادر شاہ آپ کی اولاد ڈھیری سیّداں چکوال چلی گئی،(۲)۔قادر شاہ آپ کی اولاد بھی جاری ہوئی۔
دوئم سیّد شاہ فتح نور بن سیّد شاہ بقاء:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند شاہ محمد سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران امام شاہ اور برہان شاہ سے جاری ہوئی۔ ان میں برہان شاہ بن شاہ محمد کی اولاد سے قلندر و مجذوب سیّد شاہ شہابل ہمدانی بن سیّد علی مدد شاہ بن شاہ شرف بن برہان شاہ المذکور آپ کے بنی اعمام کی اولاد جاری ہے۔تاہم آپ کی اولاد میں ایک دُختر ہیں۔ آپ کا مزار لاوہ میں ہے۔

بطن ثالث سیّد نذر شاہ بن سیّد قطب شاہ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔محمد شاہ،(۲)۔احمد شاہ،(۳)۔لطف شاہ،(۴)۔مہدی شاہ،(۵)۔چراغ شاہ

اوّل محمد شاہ بن سیّد نذر شاہ:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔نواب شاہ،(۲)۔امام شاہ،(۳)۔امیر حسین شاہ،(۴)۔ولایت شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں اور ان حضرات کی اولاد رہنہ سادات تحصیل کلر کہار میں کثرت سے موجود ہے۔ دوئم احمد شاہ بن نذر شاہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حبیب شاہ،(۲)۔سیّد شیر علی شاہ،(۳)۔سیّد جیون شاہ اور ان حضرات کی اولاد رہنہ سادات تحصیل کلر کہار ضلع چکوال میں موجود ہے۔

سوئم سیّد لطف شاہ بن سیّد نذر شاہ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ جہان شاہ،(۲)۔حیدر شاہ،(۳)۔شرف شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں۔ باقی دو حضرات کی اولاد رہنہ سادات چکوال میں آباد ہے۔

چہارم سیّد مہدی شاہ بن سیّد نذر شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فیض علی شاہ،(۲)۔سیّد سردار علی شاہ۔

پنجم سیّد چراغ شاہ بن نذر شاہ کی اولاد ایک فرزند محمد شاہ سے جاری ہوئی، جس کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔حسین شاہ،(۲)۔قائم شاہ ان کی اولاد کا مجھے علم نہیں،(۳)۔امیر کاظم شاہ،(۴)۔ جہان شاہ ان حضرات کی اولاد جاری ہوئی جو کہ رہنہ سادات میں مقیم ہے۔

## ۲۳۶۔نسل سیّد محمد مہدی شاہ ہمدانی بن سیّد شاہ شہاب الدین ہمدانی بن شاہ بداول

آپ نے ۲۴ سال کی عمر میں پیدل حج کیا اور کافی عرصہ کے بعد گھر واپس لوٹے آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کا مزار بگراں سیّداں میں ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ عبدالرؤف سے جاری ہوئی جن کی اولاد ایک فرزند سیّد دائم پیر ہمدانی سے جاری ہوئی آپ کی پیدائش وادیِ سون سکیسر میں ہوئی جب آپ پیدا ہوئے تو خاندان رنجش کی وجہ سے آپ کا غلام بابا پھتہ جس کی قوم میر زادہ تھی آپ کو اپنے ڈھول میں چھپا کر ہندوستان لے گیا اور وہاں سے کس درس گاہ سے تعلیم حاصل کر کے واپس اپنے علاقے میں وارد ہوئے آپ کو طریقت کا فیض میراد ڈھاب محمدی بھیرہ والا سے حاصل ہوا آپ نے تھل میں ان سے بیت کی آپ کا مزار جلال پور سیّداں میں ہے۔[۱]

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد میراں شاہ،(۲)۔سیّد بہاون شاہ۔

بیت اوّل سیّد میراں شاہ بن سیّد دائم پیر شاہ بن شاہ عبدالرؤف:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد شاہ جن کا ایک فرزند شیر شاہ تھا،(۲)۔سیّد جیون شاہ۔

اس سیّد جیون شاہ بن سیّد میراں شاہ:۔ کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے(۱)۔ بہادر شاہ جس کے دو فرزند اکبر شاہ امام شاہ تھے،(۲)۔سیّد غلام شاہ۔

سیّد غلام بن سیّد جیون شاہ بن سیّد میراں شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حسن علی شاہ،(۲)۔سیّد نور حسین شاہ۔

بطن اوّل سیّد حسن علی شاہ بن سیّد غلام شاہ:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔غوث زماں سیّد مبارک شاہ ہمدانی،(۲)۔ سیّد احمد شاہ، (۳)۔سیّد بہادر شاہ۔

اوّل سیّد بہادر شاہ بن حسن علی شاہ کی اولاد میں تین پسران ہوئے (۱)۔عنایت شاہ،(۲)۔اورنگزیب شاہ،(۳)۔رنگ شاہ۔ان حضرات کی اولاد انگہ شاہ بلاول خوشاب اور واں بچھراں میانواں میں آباد ہے۔

دوئم سیّد احمد شاہ بن سیّد حسن علی شاہ:۔ آپ کی اولاد میں سیّد ولایت شاہ تھے، جن کی اولاد دو پسران حسن علی شاہ اور کاظم علی شاہ سے جاری ہوئی۔

سوئم غوث زماں سیّد مبارک شاہ ہمدانی بن حسن علی شاہ:۔ آپ کا مزار جاہلر شریف ضلع خوشاب میں ہے آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نادر شاہ،(۲)۔سردار شاہ،(۳)۔شاہ تاج محمود،(۴)۔لعل شاہ۔

---

۱۔صدری روایت غیر مصدقہ

پہلی شاخ میں نادر شاہ بن سیّد مبارک شاہ:۔ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد چن پیر شاہ، (۲)۔گل پیر شاہ، (۳)۔سیّد شاہ شرف، (۴)۔سیّد امیر شاہ۔ اوران حضرات کی اولاد کثیر ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد سردار شاہ بن سیّد مبارک شاہ کی اولاد سے سیّد معین سجاد بن سیّد سجاد بن (پھول بادشاہ) بن سردار شاہ المذکور تھے۔

تیسری شاخ میں سیّد شاہ تاج محمود بن سیّد مبارک شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد عابد شاہ سے جاری ہوئی۔

چوتھی شاخ میں سیّد لعل شاہ بن سیّد مبارک شاہ کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔ولایت شاہ، (۲)۔بہار شاہ ہوئے۔ ولایت شاہ کی دو دُختران تھیں اور بہار شاہ کا ایک فرزند سیّد مہر علی شاہ ہوئے۔

بطن ثانی سیّد نور حسین شاہ بن سیّد غلام شاہ:۔ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے (۱)۔سیّد شریف شاہ، (۲)۔چن پیر شاہ، (۳)۔سیّد امیر شاہ، (۴)۔سیّد حسن شاہ۔

اوّل سیّد شریف شاہ بن نور حسین شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ذاکر حسین شاہ، (۲)۔سیّد جلال شاہ، (۳)۔سیّد غلام جعفر شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد امیر شاہ بن سیّد نور حسین شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نذر حسین شاہ، (۲)۔سیّد منظور حسین شاہ۔

تیسری شاخ میں سیّد حسن شاہ بن نور حسین کی اولاد ایک فرزند سیّد شیر شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی اوران حضرات کی جملہ اولاد انگہ شاہ بلاول خوشاب میں ہے۔

بیت ثانی سیّد بہاون شاہ بن سیّد دائم پیر شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جیون شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ، (۳)۔سیّد بزرگ شاہ۔

بطن اوّل سیّد جیون شاہ بن سیّد بہاون شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ شرف، (۲)۔سیّد ہادی شاہ۔

اوّل سیّد ہادی شاہ بن سیّد جیون شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد زمان شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سردار شاہ، (۲)۔فیض علی شاہ، (۳)۔میر حسین شاہ۔ ان میں سے سیّد علی نقی بن ابرار شاہ بن شاہ شرف بن میر حسین شاہ المذکور ہیں، جو مشہور وی لاگر رہیں اور یہ خاندان انگہ شاہ بلاول سے ہے جو کچھ گھر وہاں آباد ہیں اور کچھ دیگر علاقوں میں نقل مکانی کر گئے۔

دوئم سیّد شاہ شرف بن سیّد جیون شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد محمد شاہ، (۲)۔سیّد پیر بخش ہمدانی۔

پہلی شاخ میں سیّد محمد شاہ بن سیّد شاہ شرف:۔ کی اولاد سے ایک فرزند سیّد سلطان بخش ہمدانی تھے جن کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔جیون شاہ، (۲)۔گل پیر، (۳)۔مدد علی شاہ، (۴)۔قاسم شاہ، (۵)۔بہاول شاہ، (۶)۔غوث زماں سیّد ہاشم دریا ہمدانی۔ آپ کا مزار بہک میکن سرگودھا میں ہے اور سیّد ہاشم دریا کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔مرتضٰی شاہ، (۲)۔سیّد شرف شاہ اور یہ خاندان بہک میکن سرگودھا میں اقامت پذیر ہے۔

بطن ثانی سیّد محمد شاہ بن سیّد بہاون شاہ بن سیّد دائم پیر ہمدانی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد فتح اللہ شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی آپ کے ہاتھ کا لکھا ایک شجرہ ملا جس کے ۱۰۰ اصفحات ہیں۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد حسین شاہ ان کی اولاد کا مجھے علم نہیں، (۲)۔سیّد فاضل شاہ، (۳)۔سیّد لعل شاہ، (۴)۔سیّد ستار شاہ، (۵)۔سیّد غلام شاہ آخرالذکر چار حضرات کی کثیر اولاد ہے جو موضع جابہ ضلع خوشاب میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد بزرگ شاہ بن سیّد بہاون شاہ بن سیّد دائم پیر ہمدانی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نور اللہ، (۲)۔سیّد عنایت علی شاہ۔ اوّل سیّد نور اللہ بن سیّد بزرگ شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔قائم شاہ، (۲)۔حبیب شاہ۔

ان میں حبیب شاہ کے بھی دو فرزند تھے (۱)۔محمد افضل شاہ، (۲)۔غوث شاہ۔

غوث شاہ کے تین فرزند تھے(۱)۔افضل شاہ،(۲)۔اجمل دریا شاہ،(۳)۔کرم حیدر شاہ اور ان حضرات کی اولاد جلال پور سیّداں میں آباد ہے۔

دوئم سیّد عنایت علی شاہ بن سیّد بزرگ شاہ ہمدانی:۔ آپ کا مزار جوئیہ ضلع خوشاب میں ہے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد فتح دریا شاہ۔ آپ کی اولاد کا مجھے علم نہیں،(۲)۔سید غلام شاہ،(۳)۔غوث زماں سیّد جلال شاہ ہمدانی۔

پہلی شاخ میں سیّد غلام شاہ بن سیّد عنایت علی شاہ:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔نادر شاہ،(۲)۔جہانیاں شاہ،(۳)۔غلام جعفر شاہ، (۴)۔شاہ غلام قادر ہمدانی۔ آپ کا مزار مبارک جوئیہ میں ہے۔ آپ کی اولاد پیر شاہ سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ میں غوث زماں سیّد جلال شاہ بن عنایت علی شاہ آپ کا مزار جلال پور سیّداں ضلع خوشاب میں ہے۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد گل پیر شاہ،(۲)۔غوثِ زماں سیّد شاہ شرف،(۳)۔سیّد موج دریا ہمدانی،(۴)۔کرم حیدر شاہ۔

پہلا خاندان کرم حیدر شاہ بن غوث زماں جلال شاہ کی اولاد سے سیّد مہدی شاہ بن ہاشم دریا بن کرم حیدر المذ کور تھے جن کی اولاد میں چار پسران ہیں۔

دوسرا خاندان غوثِ زماں شاہ شرف قلندر بن غوث زماں سیّد جلال شاہ:۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ولایت شاہ،(۲)۔چن پیر شاہ،(۳)۔سردار شاہ،(۴)۔امیر شاہ اور ان حضرات کی اولاد جلال پور سیداں میں آباد ہے۔

تیسرا خاندان سیّد گل پیر شاہ بن غوث زماں سیّد جلال شاہ سرکار:۔ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔زمان شاہ،(۲)۔غوثِ زماں سیّد اجمل دریا ہمدانی آپ کا مزار جلال پور میں ہے۔(۳)۔سیّد جیون شاہ،(۴)۔خادم شاہ۔

چوتھا خاندان سیّد موج دریا ہمدانی بن سیّد جلال ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں آٹھ فرزند ہوئے(۱)۔بڈھایا شاہ آپ کے چار پسران ہوئے، (۲)۔رنگ شاہ اولاد معلوم نہیں،(۳)۔پیر شاہ چھے پسران ہوئے،(۴)۔عنایت شاہ اولاد جاری ہوئی،(۵)۔غلام مرتضیٰ اولاد کا مجھے علم نہیں،(۶)۔مہدی شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں،(۷)۔شاہ نواز مجذوب،(۸)۔عالم شاہ آپ کی اولاد جاری ہے۔

نوٹ سادات ہمدانیہ ٹوبا سادات ہمدانیہ کرڑ بھی سیّد شاہ شہاب الدین کی اولاد ہے،مگر مجھے ان کے مشجرات کا فی الحال علم نہیں ہے۔

## ۲۳۷۔نسل سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن سیّد سلطان احمد شاہ بلاول ہمدانی حسینی

آپ کا مزار دندہ شاہ بلاول میں ہے۔ آپ کی مسجد اور بیٹھک میاں سیّداں راولپنڈی میں بھی ہے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد علی شاہ،(۲)۔سیّد جان محمد،(۳)۔سیّد شاہ محمد ہمدانی اولاد کثیر ہے،(۴)۔سیّد لطف علی شاہ،(۵)۔سیّد شاہ عبدالہادی۔

بیت اوّل سیّد علی شاہ بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد شاہ حبیب آپ کا مزار چک نمبر ۳۷/۱۹ ننکانہ صاحب ضلع میں ہے،(۲)۔سیّد حلیم شاہ۔

بطن اوّل سیّد شاہ حبیب ہمدانی بن سیّد علی شاہ:۔ آپ کی اولاد میں چار پسران ہوئے(۱)۔سیّد گل شیر ہمدانی،(۲)۔سیّد شاہ جمال،(۳)۔سیّد شاہ کمال،(۴)۔سیّد حیدر شاہ لاولد۔

اوّل سیّد گل شیر ہمدانی بن سیّد شاہ حبیب ہمدانی:۔آپ کی اولاد سے سیّد بہار شاہ بن سیّد زیارت شاہ بن سیّد خدایار شاہ بن سیّد گل شیر شاہ ہمدانی المذکور آپ کا مزار ٹھٹھہ ہمدانیہ ضلع ننکانہ صاحب میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد نادر شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد بہادر شاہ ہمدانی۔

پہلی شاخ میں نادر شاہ بن سیّد بہار شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد حسین شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مہدی شاہ، (۲)۔سیّد الطاف حسین شاہ،(۳)۔سیّد خادم حسین شاہ۔اور ان تینوں کی اولاد حال موجود ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد بہادر شاہ بن سیّد بہار شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد فضل شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد سردار شاہ ہمدانی۔

پہلا خاندان سیّد فضل شاہ بن سیّد بہادر شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد کرم شاہ، (۲)۔سیّد محمود شاہ، (۳)۔سیّد کمال شاہ ہمدانی اور ان تینوں کی اولاد حال ننکانہ صاحب ٹھٹھہ ہمدانیہ میں موجود ہے۔ دوسرا خاندان سیّد سردار شاہ ہمدانی بن سیّد بہادر شاہ ہمدانی کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نور شاہ، (۲)۔سیّد امیر شاہ، (۳)۔میر شاہ، (۴)۔سیّد جمال شاہ، (۵)۔سیّد مقبول شاہ، (۶)۔سیّد غوث علی شاہ اور ان حضرات کی اولاد ٹھٹھہ ہمدانیہ ضلع ننکانہ صاحب میں ہے۔

دوئم سیّد شاہ جمال ہمدانی بن سیّد شاہ حبیب ہمدانی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد امام شاہ بن ستار شاہ ہمدانی بن سیّد نور شاہ ہمدانی بن سیّد روشن شاہ ہمدانی بن سیّد شاہ جمال ہمدانی المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد احمد شاہ، (۲)۔سیّد مبارک شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد احمد شاہ بن سیّد امام شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فتح شاہ جس کا ایک فرزند عبداللہ تھا جس سے نسل جاری ہے، (۲)۔سیّد بہادر شاہ جس کے دو پسران جیون شاہ اور حیدر شاہ سے نسل جاری ہے، (۳)۔شہابل شاہ۔

اس شہابل شاہ بن سیّد احمد شاہ:۔ کی اولاد تین پسران سے کثیر ہے (۱)۔سیّد اکبر شاہ کی اولاد چھے پسران سے کثیر ہے، (۲)۔سیّد قاسم شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے جب کہ دو سے نسل جاری ہے، (۳)۔سیّد سردار شاہ ہمدانی کی نسل دو پسران سے جاری ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد مبارک شاہ ہمدانی بن سیّد امام شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد فضل شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔بہار شاہ ہمدانی، (۲)۔سیّد عالم شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی۔

پہلا خاندان بہار شاہ ہمدانی بن مبارک شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہے (۱)۔صید شاہ، (۲)۔امیر شاہ، (۳)۔کبیر شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد عالم شاہ ہمدانی بن مبارک شاہ ہمدانی کی اولاد ایک فرزند پیر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران (۱)۔عارف شاہ، (۲)۔طالب حسین شاہ، (۳)۔صابر حسین شاہ سے جاری ہے اور ان خاندانوں کا مسکن چاہ باغ والا کھیو کے بھٹی ۴۴۵ گ ب دانا آباد ضلع فیصل آباد ہے۔

سوئم شاہ کمال ہمدانی بن شاہ حبیب ہمدانی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ، (۲)۔روشن شاہ۔

پہلی شاخ میں روشن شاہ بن شاہ کمال کے تین فرزند ہوئے (۱)۔نور شاہ، (۲)۔قطب شاہ، (۳)۔امام شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد شاہ بن شاہ کمال ہمدانی:۔ آپ کی اولاد سے پیر شاہ بن ہاشم شاہ بن سیّد شاہ المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔امیر شاہ، (۲)۔رنگ شاہ۔

پہلا خاندان امیر شاہ بن پیر شاہ کے چار پسران تھے (۱)۔شہابل شاہ، (۲)۔سیّد شاہ، (۳)۔مراد شاہ، (۴)۔محمد شاہ۔

دوسرا خاندان رنگ شاہ بن پیر شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نور شاہ، (۲)۔لعل شاہ اور یہ خاندان شیخوپورہ اور دیگر علاقوں میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد حلیم شاہ بن سیّد علی شاہ بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد سیّد داون شاہ سے جاری ہوئی جس کے تین فرزند تھے (۱)۔نذر شاہ، (۲)۔لعل شاہ، (۳)۔جمعہ شاہ۔

ان میں نذر شاہ بن سیّد داون شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد فتح شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں سات فرزند تھے (۱)۔سلطان شاہ، (۲)۔مدد شاہ، (۳)۔مبارک شاہ، (۴)۔پیر علی شاہ، (۵)۔بہادر ساہ، (۶)۔سمندر شاہ، (۷)۔قاسم شاہ۔

ان میں بہادر شاہ بن فتح شاہ بن نذر شاہ کے پانچ فرزند تھے (۱)۔حضرت شاہ، (۲)۔سخی شاہ، (۳)۔یعقوب شاہ، (۴)۔سمندر شاہ، (۵)۔قاسم شاہ۔

ان میں یعقوب شاہ بن بہادر شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد نذیر حسین شاہ سے جاری ہوئی آپ کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے (۱)۔تصویر حسین، (۲)۔زاہد حسین، (۳)۔ذاکر حسین، (۴)۔ضیافت حسین، (۵)۔منیر حسین۔

اور یہ حضرات لاڑا گوڑا ایبٹ آباد میں آباد ہیں۔

بیت ثانی سیّد جان محمد بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد سخی میراں شاہ ہمدانی سرکار سے جاری ہوئی۔ آپ کا مزار پنڈ دادن خان میں پنڈی سید پور کے قریب ہے۔ آپ عابدزاہد اور ولی اللہ تھے۔ اپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد میراں شاہ مقبول ہمدانی ،(۲)۔سیّد سخی شاہ لطف غازی آپ کی والدہ کھڈانہ قوم سے تھیں۔

بطن اوّل سیّد میراں شاہ مقبول بن سیّد سخی میراں شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد سخی خیر علی شاہ ہمدانی آپ کا مزار پنن وال میں ہے،(۲)۔سیّد برہان شاہ ہمدانی۔

اوّل سیّد خیرعلی شاہ بن سیّد میراں شاہ مقبول:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد بہارشاہ لاولد،(۲)۔سیّد ماہلے شاہ،(۳)۔سیّد شرف شاہ، (۴)۔سیّد فضل شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد فضل شاہ بن سیّد خیر علی شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّدن شاہ،(۲)۔سیّد محمد شاہ ہمدانی۔

پہلا خاندان سیّدن شاہ بن سیّد فضل شاہ کی اولاد ستارشاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱) قربان شاہ، (۲)۔سیّد گلزارشاہ، (۳)۔سیّد غزن شاہ جن کی اولاد سیّد مہدی شاہ سے جاری ہوئی۔

دوسرا خاندان سیّد محمد شاہ ہمدانی بن سیّد فضل شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ولایت شاہ،(۲)۔زمان شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد ماہلے شاہ بن سیّد خیر علی شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد سیّد کرم شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محمد شاہ تھے جن کے بیٹے بہادر شاہ ہمدانی تھے اور ان کے چھے فرزند تھے(۱)۔سیّد قلب عباس، (۲)۔اسد عباس، (۳)۔سہیل عباس،(۴)۔ذکی حیدر، (۵)۔سیّد علی حیدر،(۶)۔سیّد عقیل حیدران کی اولاد پنن وال جہلم پنڈ دادن خان میں آباد ہے۔

تیسری شاخ میں سیّد شرف شاہ ہمدانی بن سیّد خیر علی شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔گلاب علی شاہ،(۲)۔سیّد باغ علی شاہ۔

پہلا خاندان گلاب علی شاہ بن سیّد شرف شاہ ہمدانی کی اولاد سے سیّد چن پیر علی شاہ بن عباس علی شاہ بن گلاب علی شاہ ہمدانی المذکور تھے جن کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد شفقت علی شاہ،(۲)۔سیّد حشمت علی شاہ،(۳)۔زاہد علی شاہ،(۴)۔عصمت علی شاہ آپ کے فرزند شاہد ہمدانی ہیں، (۵)۔سیّد ناصر علی شاہ اور ان حضرات کی اولاد پنن وال پنڈ دادن خان جہلم میں آباد ہے۔

دوسرا خاندان سیّد باغ علی شاہ بن شرف شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد غوث شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد فاضل شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد فرزند شاہ ہمدانی،(۴)۔سیّد چن پیر شاہ ہمدانی اور ان حضرات کی کثیر اولاد ہے۔

دوئم سیّد برہان شاہ ہمدانی بن سیّد میراں شاہ مقبول ہمدانی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد راجن شاہ،(۲)۔سیّد نواب شاہ ہمدانی۔

پہلی شاخ میں سیّد راجن شاہ ہمدانی بن سیّد برہان شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد نادر شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں، (۲)۔سیّد زمان شاہ، (۳)۔سیّد ستار شاہ۔

پہلا خاندان سیّد زمان شاہ بن سیّد راجن شاہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد جہان شاہ، (۲)۔حبیب ہمدانی،(۳)۔سیّد فیروز شاہ،(۴)۔سیّد محبوب عالم شاہ۔ آخرالذکر تین حضرات کی اولاد جاری ہوئی۔

دوسرا خاندان سیّد ستار شاہ بن سیّد راجن شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ولایت شاہ،(۲)۔سیّد جہان علی شاہ ہمدانی۔

اور ان حضرات کی اولاد پنن وال میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّدسخی شاہ لطف غازی بن سیّدسخی میراں شاہ ہمدانی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد غلام شاہ المعروف غامے شاہ سے جاری ہوئی اور عامے شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّدامیرشاہ ہمدانی سے جاری ہوئی آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد رحم شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد گلاب شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد دستار شاہ ہمدانی اولاد کا مجھے علم نہیں۔

اوّل سیّد رحم شاہ ہمدانی بن سیّد امیرشاہ ہمدانی بن باوا غلام شاہ المعروف غامے شاہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد شاہ،(۲)۔سیّد احمد شاہ، (۳)۔سیّد دستارشاہ،(۴)۔سیّد ولایت شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد محمد شاہ بن سیّد رحم شاہ ہمدانی کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔امیر شاہ،(۲)۔فقیر شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد ولایت شاہ بن رحم شاہ ہمدانی کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔فیروزشاہ،(۲)۔سردار شاہ،(۳)۔اصغر شاہ، (۴)۔اکبر شاہ، (۵)۔چن پیر شاہ،(۶)۔جہان شاہ۔

تیسری شاخ میں سیّد دستار شاہ بن رحم شاہ کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے(۱)۔لعل شاہ،(۲)۔منظور حسین شاہ،(۳)۔عاشق حسین شاہ، (۴)۔نذر حسین شاہ،(۵)۔فضل حسین۔

ان میں نذر حسین شاہ کے فرزند سیّد اختر حسین شاہ مؤلف کتاب شاہ ہمدان بن شاہ ولایت تھے۔

دوئم سیّد گلاب شاہ ہمدانی بن سیّد امیرشاہ ہمدانی بن باوا غلام شاہ المعروف غامے شاہ:۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے(۱)۔سیّد رسول شاہ، (۲)۔سیّد نواب شاہ،(۳)۔سیّد خادم حسین،(۴)۔سیّد مختار حسین،(۵)۔سیّد عباس علی۔

پہلی شاخ میں رسول شاہ بن سیّد گلاب شاہ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد ارشاد حسین،(۲)۔سیّد فضل حسین، (۳)۔سیّد باقر حسین، (۴)۔سیّد اقبال حسین،(۵)۔سیّد صابر حسین۔

دوسری شاخ میں سیّد نواب شاہ بن سیّد گلاب شاہ ہمدان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ثمر حسین ہمدانی،(۲)۔اعجاز حسین ہمدانی، (۳)۔واصف حسین،(۴)۔ممتاز حسین۔

تیسری شاخ سیّد خادم حسین بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی:۔ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)امداد حسین، (۲)۔ریاض حسین ہمدانی، (۳)۔تصور حسین،(۴)۔منظر حسین۔

ان میں ریاض حسین ہمدانی بن خادم حسین ہمدانی کی اولاد سے سیّد شباب حیدر ہمدانی بن سیّد مسرور حسین بن سیّد ریاض حسین المذکور ہیں۔

چوتھی شاخ میں سیّد ممتاز حسین ہمدانی بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔سیّد مظہر حسین،(۲)۔سیّد اظہر حسین، (۳)۔سیّد معجز علی،(۴)۔سیّد غلام شبیر۔

پانچویں شاخ میں سیّد عباس علی بن سیّد گلاب شاہ ہمدانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد سبطین، (۲)۔سیّد مشتاق حسین، (۳)۔سیّد ذوالفقار علی۔

اور یہ مندرجہ بالا خاندان بھی پنن وال پنڈ دادن خان جہلم میں آباد ہیں۔

بیت ثالث سیّد لطف علی شاہ بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن نوری شاہ سلطان بلاوّل:۔آپ کی اولاد میال سیّداں میں آباد ہے آپ کے پاس بہت بڑی جائیداد تھی جو ساڑے سینتالیس ہزار کنال پر مشتمل تھی۔ آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد امام علی شاہ،(۲)۔سلطان علی شاہ،(۳)۔سیّد نشان علی شاہ،(۴)۔سیّد بڈھے شاہ،(۵)۔سیّد باقر شاہ،(۴)۔سیّد عبداللہ شاہ۔

بطن اوّل سیّد امام علی شاہ بن سیّد لطف علی شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شیر شاہ، (۲)۔سیّد لکھن شاہ المعروف لکھی شاہ۔

اوّل شیر شاہ بن امام علی شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسین شاہ، (۲)۔زمان شاہ۔ان حضرات کی اولاد میال سیّداں میں آباد ہے۔

دوئم سیّد لکھن شاہ عرف لکھی شاہ بن امام علی شاہ:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّدن شاہ، (۲)۔دیوان شاہ، (۳)۔حیدر شاہ اور ان حضرات کی اولاد میال سیّداں میں آباد ہے۔بطن ثانی سیّد سلطان علی شاہ بن سیّد لطف علی شاہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شاہ نواز، (۲)۔داؤن شاہ، اوّل داؤن شاہ بن سلطان علی شاہ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔بھون شاہ، (۲)۔امیر شاہ دوئم شاہ نواز بن سلطان علی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیدن شاہ، (۲)۔دیوان شاہ، (۳)۔حیدر شاہ ان حضرات کی اولاد میال سیداں میں ہے۔

بطن ثالث سیّد نشان علی شاہ بن سیّد لطف علی شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔مراد شاہ، (۲)۔دولہا شاہ۔

اوّل مراد شاہ بن سیّد نشان علی شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔لعل شاہ، (۲)۔شرف شاہ۔

دوئم دولہا شاہ بن سیّد نشان علی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔امام شاہ، (۲)۔مکھّن شاہ، (۳)۔جہان شاہ ان حضرات کی اولاد میال سیداں تحصیل وضلع راولپنڈی میں آباد ہے۔

بطن رابع سیّد باقر شاہ بن سیّد لطف علی شاہ:۔ آپ کی اولاد باقر شہال کہلواتی ہے۔آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد حیدر شاہ، (۲)۔نادر شاہ، (۳)۔لعل شاہ، (۴)۔قاسم علی شاہ، (۵)۔بزرگ شاہ۔

اوّل سیّد بزرگ شاہ ہمدانی بن سیّد باقر شاہ:۔آپ کا مزار بائیں کلر سیّداں میں ہے۔ آپ کی اولاد پسران سے جاری ہوئی (۱)۔آبادانی شاہ، (۲)۔سیّد نگاہ علی ان کی اولاد حال بائیں، کلر سیّداں میں آباد ہے۔

دوئم سیّد قاسم علی شاہ بن سیّد باقر شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔داؤن شاہ، (۲)۔شاہ زمان، (۳)۔بھون شاہ اور ان حضرات کی اولاد میال سیداں میں آباد ہے۔

سوئم لعل شاہ بن سیّد باقر شاہ کی اولاد میں تین پسران ہوئے (۱)۔نادر شاہ، (۲)۔فضل شاہ، (۳)۔بہادر شاہ۔

چہارم نادر شاہ بن سیّد باقر شاہ کی اولاد سیّد مدت شاہ سے جاری ہوئی۔

پنجم سیّد حیدر شاہ بن سیّد باقر شاہ کی اولاد سیّد حسن شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔محمد شاہ، (۲)۔نادو شاہ سے جاری ہوئی جو حال میال سیّداں میں آباد ہے۔

بطن خامس سیّد بڈھے شاہ بن سیّد لطف علی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نور حسن شاہ، (۲)۔سیدن شاہ، (۳)۔بہادر شاہ۔

اوّل نور حسن شاہ بن سیّد بڈھے شاہ کی اولاد میں دو فرزند ہوئے (۱)۔حیدر شاہ، (۲)۔بزرگ شاہ۔

دوئم بہادر شاہ بن سیّد بڈھے شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد پیر شاہ سے جاری ہوئی۔

جن کی اولاد چار پسران (۱)۔علی، (۲)۔محمد شاہ، (۳)۔احمد شاہ، (۴)۔عبداللہ شاہ تھے۔

سوئم سیّد سیدن شاہ بن سیّد لطف علی شاہ:۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ نور، (۲)۔حسین شاہ، (۳)۔محمد شاہ، (۴)۔شرف شاہ اور ان حضرات کی اولاد سادات ہمدانیہ میال سیداں میں آباد ہے۔

## ۲۳۸۔نسل سیّد شاہ محمد ہمدانی بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن سیّد احمد شاہ بلاول ہمدانی

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد امام الدین ہمدانی المعروف حاجی غوث شاہ آپ کا مزار تلہ گنگ شہر میں ہے جہاں روضہ بنا ہوا ہے۔ آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی (۲)۔سیّد بہاون شاہ،(۳)۔غوث زماں سیّد شاہ لطیف ہمدانی آپ کا مزار میال تلہ گنگ میں مرجع خلائق ہے۔آخرالذکر دونوں پسران کی ولاد جاری ہوئی۔

بیت اوّل سیّد بہاون شاہ بن سیّد شاہ محمد ہمدانی:۔کی اولاد سے سیّد بڈھے شاہ بن شاہ عاقل ہمدانی بن سیّد بہاون شاہ المذکور تھے اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد کریم حیدر شاہ،(۲)۔امیر حیدر شاہ،(۳)۔سیّد جہان شاہ۔

بطن اوّل سیّد کریم حیدر بن سیّد بڈھے شاہ ہمدانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔فدا حسین،(۲)۔کرم حسین،(۳)۔نور حسین۔

بطن ثانی امیر حیدر شاہ بن سیّد بڈھے شاہ ہمدانی کی اولاد سے حافظ فیض علی شاہ بن حافظ سیّد محمد شاہ بن امیر حیدر شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران (۱)۔امان علی شاہ،(۲)۔حافظ امیر حیدر شاہ سے جاری ہوئی۔

بطن ثالث سیّد جہان شاہ بن سیّد بڈھے شاہ ہمدانی:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔نور شاہ،(۲)۔حیدر شاہ،(۳)۔غلام جیلانی شاہ اور ان حضرات جو مندرجہ بالا بیان ہوئے کی اولاد چکی، پنڈی گھیب، نکا پنڈی گھیب اور میال میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد شاہ عبداللطیف ہمدانی بن سیّد شاہ محمد ہمدانی:۔آپ کا مزار میال گاؤں ضلع تلہ گنگ میں ہے۔آپ اولیاء اللہ میں سے تھے۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ فتح نور سے جاری ہوئی جن کی پرورش ان کے چچا سیّد امام الدین المعروف شاہ حاجی غوث بادشاہ نے کی۔آپ کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ تیغ بہادر کا خطاب دیا۔ایسا کہا جاتا ہے اور سیّد غلام رضا شاہ نے اپنی کتاب تلہ گنگ تاریخ کے آئینے میں یہ بات تحریر کی ہے۔آپ کا مزار امام بارگاہ حیدری تلہ گنگ سے متّصل قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مخدوم شاہ،(۲)۔سیّد بہار شاہ، (۳)۔غلام شاہ،(۴)۔سیّد صفت شاہ،(۵)۔سیّد اگر شاہ،(۶)۔سیّد شاہ سیال شکر گنج سے جاری ہوئی۔

بطن اوّل سیّد مخدوم شاہ بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی کی اولاد نور شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔بزرگ شاہ،(۲)۔غازی شاہ۔

سیّد بزرگ شاہ بن نور شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد مبارک ہمدانی سے جاری ہوئی جن کی اولاد تین پسران(۱)۔مزمل شاہ ہمدانی،(۲)۔عبداللہ شاہ، (۳)۔محمد شاہ سے جاری ہوئی اور یہ حضرات تلہ گنگ شہر میں آباد ہیں۔

بطن ثانی سیّد غلام شاہ بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی:۔کی اولاد سے غلام شاہ بن حسن شاہ بن کمال شاہ بن غلام شاہ المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔بزرگ شاہ،(۲)۔برہان شاہ۔

اوّل بزرگ شاہ بن غلام شاہ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔مہدی شاہ،(۲)۔چن پیر شاہ۔

دوئم برہان شاہ بن غلام شاہ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔حسین شاہ،(۲)۔ولائیت شاہ،(۳)۔ہدائیت شاہ،(۴)۔عنائیت شاہ اور یہ خاندان بھی تلہ گنگ شہر میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد صفت شاہ بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد شاہ،(۲)۔سیّد چراغ شاہ۔

بطن رابع سیّد شاہ سیال شکر گنج بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مبارک شاہ،(۲)۔سیّد نبی شاہ،(۳)۔سیّد قطب شاہ۔

اوّل سیّد مبارک شاہ بن شاہ سیال شکر گنج ہمدانی:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد شاہ،(۲)۔کرم شاہ۔

پہلی شاخ میں محمد شاہ بن سیّد مبارک شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد ولائیت شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ میں کرم شاہ بن سیّد مبارک شاہ:۔ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔فضل شاہ،(۲)۔مہر شاہ،(۳)۔احمد شاہ، (۴)۔گلاب شاہ، (۵)۔علی مدد شاہ،(۶)۔شاہ نواز ہمدانی۔

دوئم سیّد قطب شاہ بن شاہ سیال شکر گنج:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔کرم حسین شاہ،(۲)۔سیّد تیغ بہادر۔

پہلی شاخ کرم حسین شاہ بن سیّد قطب شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔امیر انور شاہ،(۲)۔سرور شاہ،(۳)۔گوہر شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد تیغ بہادر بن سیّد قطب شاہ کی اولاد سیّد شاہ حسین سے جاری ہوئی۔

سوئم سیّد نبی شاہ بن شاہ سیال شکر گنج ہمدانی:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔بورے شاہ،(۲)۔غوث زماں سیّد بزرگ شاہ ہمدانی مزار تلہ گنگ میں ہے،(۳)۔سیّد دستار شاہ۔

اوّل سیّد دستار شاہ ہمدانی بن سیّد نبی شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔کرم شاہ،(۲)۔لطیف شاہ،(۳)۔سیّد شاہ نواز۔

پہلی شاخ میں سیّد شاہ نواز بن دستار شاہ ہمدانی کی اولاد میں ایک فرزند تھے۔

سیّد ولائیت شاہ تھے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد احمد شاہ ہمدانی،(۲)۔سیّد زمان شاہ،(۳)۔سیّد شاہ رحم دریا ہمدانی اور یہ سادات باہتر تحصیل فتح جنگ میں آباد ہوئے اور ان کی اولاد باہتر میں ہی ہے۔جب کہ کرم شاہ بن سیّد دستار شاہ بن نبی شاہ کی اولاد سے سیّد احمد شاہ ہمدانی المعروف سوہنڑا شاہ بن بہادر شاہ بن، بن سیّد کرم شاہ المذکور ہوئے۔ آپ کی اولاد سے صاحبزادہ پیر سیّد قاسم شاہ ہمدانی بن سیّد محمد شاہ بن لال شاہ بن سیدن شاہ بن سیّد احمد شاہ المعروف سوہنڑا شاہ المذکور۔

بطن خامس سیّد آگر شاہ بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد عبداللہ شاہ،(۲)۔سیّد نبی شاہ ہمدانی، (۳)۔سیّد حسن شاہ ہمدانی۔

اوّل سیّد نبی شاہ بن سیّد آگر شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔نور شاہ،(۲)۔داؤن شاہ ان حضرات کی اولاد موضع میال تحصیل تلہ گنگ میں آباد ہے۔

دوئم سیّد عبداللہ شاہ بن سیّد آگر شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد حاجی شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد عبداللہ شاہ،(۲)۔سیّد عباس شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد عباس شاہ بن سیّد حاجی شاہ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد شاہ،(۲)۔خیر شاہ،(۳)۔ہدائیت شاہ، (۴)۔فضل حسین شاہ،(۵)۔کرم شاہ۔

اور ان حضرات کی اولاد موضع میال تلہ گنگ میں آباد ہے۔

سوئم حسن شاہ بن آگر شاہ بن شاہ فتح نور ہمدانی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔بہادر شاہ،(۲)۔سیّد شاہ۔

اور ان حضرات کی اولاد دوسنال، سکھر، میال تلہ گنگ میں آباد ہے۔

بطن سادس سیّد بہار شاہ بن سیّد شاہ فتح نور ہمدانی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد رحمان شاہ،(۲)۔سیّد کریم شاہ۔

اوّل سیّد رحمان شاہ بن بہار شاہ کی اولاد امن شاہ ہمدانی سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین شاہ،(۲)۔شاہ شہابل شاہ۔

پہلی شاخ بن حسین شاہ بن سیّد دامن شاہ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد شاہ امیر حسین، (۲)۔سیّد محبوب،(۳)۔بہادر شاہ،

(۴)۔سیّدن شاہ، (۵)۔شیر شاہ، (۶)۔لعل شاہ۔ان حضرات کی اولاد تلہ گنگ میں آباد ہے۔

جب کہ شاہ امیر حسین بن حسین شاہ کی اولاد وسنال کلر کہار میں آباد ہوئی آپ کی اولاد سے تجمل عباس ہمدانی بن فدا حسین شاہ بن شہابل شاہ بن ککے شاہ بن غوث زماں نور حسین شاہ بن سیّد شاہ امیر حسین المذکور ہیں۔

دوئم سیّد کریم شاہ بن سیّد بہار شاہ ہمدانی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شیر شاہ ہمدانی، (۲)۔سیّد شاہ نواز ہمدانی، (۳)۔سیّد بہاون شاہ ہمدانی۔

پہلی شاخ میں سیّد بہاون شاہ بن سیّد کریم شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جہان شاہ، (۲)۔ولائیت شاہ، (۳)۔نوراحمد شاہ آپ کی اولاد کوئٹہ میں ہے اور باقی دو حضرات کی اولاد تلہ گنگ میں ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد شاہ نواز ہمدانی بن سیّد کریم شاہ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد احمد سلطان، (۲)۔سیّد حیدر شاہ، (۳)۔زمان شاہ، (۴)۔لعل شاہ۔

ان میں سیّد احمد سلطان بن شاہ نواز ہمدانی کی اولاد سے سیّد محمد عابد حسین ہمدانی بن غلام شاہ بن امیر انور شاہ بن شاہ نواز بن نور حسین شاہ بن سیّد احمد سلطان المذکور ہیں جو کراچی میں آباد ہیں جب کہ باقی حضرات کی اولاد تلہ گنگ میں مقیم ہے۔

تیسری شاخ میں سیّد شیر شاہ بن سیّد کریم شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔بہاول شاہ، (۲)۔الٰہی شاہ، (۳)۔احمد شاہ جن کی اولاد تلہ گنگ میں مقیم ہے۔

## ۲۳۹۔نسل سیّد شاہ عبدالہادی بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن سیّد شاہ بلاول نوری ہمدانی

آپ کی عرفیت ایک خاندانی شجرے میں میراں بھی لکھی ہے۔آپ کی والدہ علیہ خاتون بنت شجاع الدین سیّد تھیں۔آپ ۱۸۰۶ء میں تلہ گنگ سے علاقہ میال سیّداں میں وارد ہوئے آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد علی مدد شاہ۔

جن کی اولاد میں ایک فرزند سیّد نامدار شاہ ہمدانی تھے جو صدری روایت کے مطابق جنگل جو کہ پنڈر کہلاتا ہے۔اُس میں غائب ہو گئے آپ کی اولاد نہ ہوئی (۲)۔سیّد عبداللہ ثانی جن کی قبر میال سیّداں میں ہی نامعلوم جگہ پر ہے۔ایک روایت کے مطابق میال سیداں میں ڈھکی کے نیچے جو نامعلوم مزار ہے۔وہ آپ کا ہی ہے جس پر بہت خوبصورت گنبد بھی بنا ہوا ہے۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ انور ہمدانی سے جاری ہوتی۔

سیّد شاہ انور ہمدانی بن شاہ عبداللہ ثانی بن سیّد شاہ عبدالہادی بن سیّد شاہ عبداللہ ہمدانی بن نوری شاہ بلاول ہمدانی اعرجی حسینی کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔غلام شاہ، (۲)۔برہان شاہ، (۳)۔حلوشاہ، (۴)۔سیّد معظّم پیر قلندر ہمدانی، (۵)۔غوث زماں سیّد گل حسن شاہ ہمدانی۔

بطن اوّل سیّد غلام شاہ بن سیّد شاہ انور ہمدانی:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ ولی شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔پیر شاہ، (۲)۔امیر شاہ، (۳)۔حسین شاہ۔

ان تینوں کی اولاد نہ تھی اور یہ حضرات گویائی سے محروم تھے۔اِسی لیے اِس خاندان کے افراد کو میال میں کلے ''یعنی گویائی سے محروم'' کہا جاتا ہے۔

(۴)۔سیّد بھولے شاہ، (۵)۔سیّد نادر شاہ۔

اوّل نادر شاہ بن سیّد شاہ ولی شاہ بن غلام شاہ:۔آپ کا ایک فرزند سیّد قربان شاہ تھا جو اوّل شباب میں کابل گیا اور اعلیٰ فوجی عہدے پر مقرر رہا اِس کی والدہ پھگراں سے سیّدہ امام بی بنت حیدر شاہ بن غوث زماں سیّد گل حسن شاہ ہمدانی تھیں۔

یہ اپنے وقت کی افغان اشرافیہ میں شمار ہوتا تھا۔اس کے سات فرزند تھے جن میں سے مجھے چار کا علم ہے (۱)۔آغا شرین جو پاکستان میں روس کے

کابل پر حملے کے وقت آیا اور ہمارے گھر میں مقیم رہا اس کے دو پسران عبداللہ اور عبدالحمید اور دو دُختران زَہرا اور زُہرہ کے نام اب بھی مجھے یاد ہیں (۲)۔ظفر آغا جرمنی میں مقیم ہوا اور اس کے حالات کی خبر نہیں،(۳)۔فضل ربی جرمنی میں مقیم رہا حالات نامعلوم ہیں،(۴)۔اختر آغا برطانیہ میں مقیم رہا حالات نامعلوم ہیں۔

ان حضرات میں واحد شخص آغا شیریں بن قربان شاہ روس کے افغانستان پر حملے کے وقت پاکستان آیا اور دو مہینے تک ہمارے گھر میں مقیم رہا اور پھر اسلام آباد منتقل ہوا اس کے بعد امریکہ سکونت پذیر ہوا اب اس کی اولاد کی کوئی خبر نہیں ہے۔

دوئم بھولے شاہ بن شاہ ولی شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد فضل حسین شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد چار پسران (۱)۔مظہر شاہ،(۲)۔مختار حسین شاہ، (۳)۔سیّد منور شاہ،(۴)۔مولوی نذر حسین شاہ سے جاری ہوئی اور ان حضرات کی اولاد جاری ہے۔

بطن ثانی سیّد حلوشاہ بن سیّد شاہ انور ہمدانی:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔کرم شاہ،(۲)۔سیّد قطب شاہ۔

اوّل کرم شاہ بن سیّد حلو شاہ کی اولاد میں سوہنڑے شاہ بن مکھّن شاہ بن کرم شاہ المذکور تھے۔ان کی اولاد میں ایک فرزند امیر افسر شاہ اور سات دُختران تھیں یہ نسل انقرض ہوگئی۔دوئم سیّد قطب شاہ بن سیّد حلوشاہ کی اولاد ایک فرزند جیون شاہ سے جاری ہوئی،جس کے تین پسران تھے(۱)۔جوت علی شاہ، (۲)۔امیر عالم شاہ دونوں لاولد تھے،(۳)۔سیّد عباس علی شاہ۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے اور میال سیّداں راولپنڈی میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد برہان شاہ بن سیّد شاہ انور ہمدانی:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔بھون شاہ،(۲)۔ستار شاہ اولاد نہیں تھی۔

بھون شاہ بن سیّد برہان شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔شاہ علی قدر،(۲)۔چن پیر شاہ،(۳)۔امیر عالم شاہ جن کی اولاد سادات ہمدانیہ ہرڑ ضلع چکوال میں آباد ہے اور کچھ گھرانے محلّہ رائن پارک میں منتقل ہو چکے ہیں۔

بطن رابع سیّد معظّم پیر قلندر ہمدانی بن سیّد شاہ انور ہمدانی:۔آپ میال سے اپنے بھائی غوث زماں سیّد گل حسن ہمدانی کے ہمراہ علاقہ پھلگراں میں وارد ہوئے جو کہ اُس زمانے میں راولپنڈی کا حصہ تھا آپ دونوں بھائی بری شاہ لطیف کی طریقت سے وابستہ تھے۔آپ کی اولاد نہ ہوئی آپ کا مزار میرا بیگوال سمبلی ڈیم روڈ اسلام آباد میں واقع ہے اور اس درگاہ کی عرفیت چمبیاں پھلاں ہے۔مزار پر خوبصورت روضہ تعمیر ہے اور سالانہ عرس بھی ہوتا ہے۔آپ کی اولاد نہ ہوئی۔

بطن خامس غوث زماں سیّد گل حسن ہمدانی بن سیّد شاہ انور ہمدانی:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔روڑا شاہ،(۲)۔سوہنڑا شاہ ان دونوں کی اولاد نہ تھی(۳)۔فضل شاہ المعروف سیف شاہ،(۴)۔پیر سیّد حیدر شاہ۔

اوّل فضل شاہ المعروف سیف شاہ بن سیّد گل حسن شاہ ہمدانی:۔کی اولاد سے فقیر حسین شاہ بن زمان شاہ بن فضل شاہ المذکور تھے جن کی اولاد سے چار پسران (۱)۔صغیر شاہ،(۲)۔سفیر شاہ،(۳)۔مقصود شاہ،(۵)۔شبیر شاہ ہوئے جن کی اولاد پھلگراں اسلام آباد میں مقیم ہے۔

دوئم پیر سیّد حیدر شاہ بن غوث زماں گل حسن شاہ:۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔اکبر حسین شاہ جن کا ایک فرزند لعل حسین شاہ لاولد تھا، (۲)۔سیّد مہر شاہ،(۳)۔سیّد محمد شاہ پیر سادس۔

پہلی شاخ میں سیّد مہر شاہ بن پیر حیدر شاہ ہمدانی:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔بلاول شاہ جس کی اولاد صفدر حسین شاہ سے جاری ہوئی، (۲)۔سیدن شاہ کی شادی چوہڑ ہڑپال میں ہوئی آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔بابر حسین شاہ،(۲)۔صابر حسین شاہ سے جاری ہوئی جو لوگ برطانیہ میں مقیم ہیں۔

دوسری شاخ میں سیّد محمد شاہ پیر سادس بن پیر حیدر شاہ ہمدانی:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد معظّم حسین شاہ،(۲)۔سیّد صبیت

حسین شاہ، (۳)۔فضل حسین شاہ۔

پہلا خاندان سیّدصبیت حسین شاہ بن سیّد محمد شاہ پیر کی اولاد تین پسران سے سید پور اسلام آباد میں مقیم ہے(۱)۔ابرار حسین شاہ،(۲)۔الطاف حسین شاہ، (۳)۔عابد حسین شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد فضل حسین شاہ بن سیّد محمد شاہ پیرسادس:۔کی شادی سیّدہ شہزاداں بی بی بنت دیوان حیدر شاہ بن مبارک شاہ بن گلاب شاہ بن لطف علی شاہ بن جمیل شاہ بن اکرم شاہ بن غوث زماں سیّد سخی شاہ پیاراالمشہد ی سے ہوئی اور آپ شاہ پیارا مشہدی کے دربار کی حدود میں ہی دفن ہیں۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد اظہر حسین شاہ حسینی ہمدانی اعرجی ہوئے جنھوں نے اپنی ساری زندگی عزاداری امام حسین علیہ السّلام میں گزاری۔

آپ کا انتقال ۲۷/اکتوبر۱۹۹۴ء میں ہوا۔آپ دربار سخی شاہ پیارا مشہدی کی حدود میں دفن ہوئے۔آپ کی اولاد میں دو دُختران (۱)۔سیّدہ طاہرہ مہدی جن کی شادی علی مہدی بخاری سے شیں باغ اٹک میں ہوئی،(۲)۔سیّد سمیرا بی بی کی شادی سیّد صابر حسین نقوی بھاکری سے راولپنڈی میں ہوئی اور دو پسران (۱)۔سیّد عمران حسین شاہ،(۲)۔مؤلف کتاب ہٰذا سیّد قمر عباس اعرجی حسینی ہمدانی۔

ان میں سیّد عمران حسین شاہ بن سیّد اظہر حسین شاہ بن سیّد فضل حسین شاہ کی عرفیت جعفر شاہ ہے۔آپ کی شادی سادات کاظمیہ میں اپنے ماموں کے گھر ہوئی۔آپ کی دو دُختران سیّدہ اُمِ ہانی اور سیّد مباہلہ فاطمہ اور ایک فرزند سیّد علی موسیٰ ہمدانی ہیں اور سیّد قمر عباس اعرجی حسینی ہمدانی بن سیّد اظہر حسین شاہ بن سیّد فضل حسین شاہ:۔میری اور میرے بہن بھائیوں کی والدہ سیّدہ ریاست بی بی بنتِ سیّد انور حسین شاہ بن سیّد شاہ بن سیّد بالا شاہ بن غوثِ زماں فیض علی شاہ بن سیّد شرف علی شاہ بن شاہ گل حسین بن سیّد حاکم شاہ بن لعل شاہ بن سیّد عبدالفتح بن سیّد شرف الدین بن سیّد عبدالقادر بن بن سیّد عبدالبرکات بن سیّد شاہ رحمت اللہ بن شاہ محمود بن سیّد زین العابدین المعروف شاہ زین سرکار موسوی کاظمی مشہدی جد سادات زینیال مشہدی ہیں۔میری شادی سیّدہ کائنات قمر بنتِ سیّد مبارک شاہ بخاری سے ہوئی جو کہ منکرائے ہری پور کے بخاری سادات ہیں اور ان کا نسب سیّد شاہ عیسیٰ قتال سے ہوکر سیّد جلال الدین حیدر بخاری سرخ پوش سے ملتا ہے ان کے بطن سے میری دو دُختران (۱)۔سیّدہ عریضہ فاطمہ،(۲)۔سیّدہ علیہ امامہ ہیں اور ایک فرزند (۳)۔سیّد محمد بہجّت عباس اعرجی ہیں۔

میری حال رہائش سلیمان آباد راولپنڈی کینٹ میں ہے جو کہ ویسٹرتیج IIIمیں ہے، جب کہ میری پیدائش مصریال روڈ چوہڑ ہڑپال کے محلّہ زمینداراں کی ہے اور علم الانساب میں میرا اجازہ معین الاشراف سیّد جعفر اعرجی بغدادی پر منتہیٰ ہوتا ہے۔

## ۲۴۰۔نسل امام محمد باقر علیہ السّلام بن امام زین العابدین علیہ السّلام بن امام حسین السبطؑ

آپ کی کنیت ابوجعفر تھی۔سیّد یحییٰ بن حسن عبیدلی نسابہ کے بقول آپ کی والدہ اُم عبداللہ بنتِ امام حسن بن امام علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں اور عبداللہ باہر آپ کے مادری بھائی تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ اوّل تھے جن میں امام حسنؑ اور امام حسین کی ذریت جمع ہوئی بنوحسنؑ میں عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ کے لیے بھی یہی کہا جاتا ہے بقول ابی نصر بخاری آپ کی ولادت ۵۷یا۵۹ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور شہادت ۱۱۴ہجری کو ہشام بن عبدالملک اموی کے زمانے میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر پچپن یا ستاون برس تھی۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ مجھے رسولِ خداﷺ نے فرمایا کہ اے جابر تو دُنیا میں زندہ رہے گا یہاں تک کہ تو اولادِ حسینؑ میں سے ایک شخص سے ملاقات کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا (یعنی محمد) اور وہ یبقراء العلم بقراء یعنی دین کے علم کو شگافتہ کرے گا یعنی کھول کھول کر بیان کرے گا جب اس سے تمھاری ملاقات ہوتو اس کو میرا اسلام کہنا آپ کربلا میں موجود تھے۔اس وقت آپ کی عمر مبارک چار سال تھی بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی تین دُختران تھیں (۱)۔اُمِ سلمٰہ جن کی شادی محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ سے ہوئی اور اسماعیل پیدا ہوئے، (۲)۔زینب صغریٰ جن کی شادی عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام سے ہوئی اور تیسری دُختر کا ذِکر عمریؔ نے نہیں کیا۔فخر الدین رازیؔ نے تیسری کا نام (۳)۔اُمِ جعفر لکھا ہے جن کی کوئی اولاد نہ تھی اور ابنِ طقطقی نسابہ نے بھی ایک دُختر کا ذِکر کیا، (۴)۔زینب غالبًا یہ زینب کبریٰ تھیں کیونکہ صغریٰ کا ذِکر عمریؔ نسابہ نے کیا ہے اور بقول ابنِ طقطقی زینب کبریٰ بنتِ امام محمد باقر کی شادی عبداللہ عقیقی بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ سے ہوئی۔[۱]

بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔امام جعفر صادقؑ، (۲)۔علی، (۳)۔زید، (۴)۔عبیداللہ ابن ثقفیہ، (۵)۔ابراہیم ابن ثقفیہ، (۶)۔عبداللہ اور پھر عمریؔ کہتے ہیں ان میں سے اولاد صرف امام جعفر الصادقؑ کی جاری ہوئی۔[۲]

اوّل عبداللہ بن امام محمد باقر علیہ السّلام:۔ بقول عمری آپ کی اولاد ہوئی مگر ختم ہوگئی بیہقی نسابہ نے آپ کو عبداللہ دقاق لکھا اور کہا کہ آپ درج تھے بقول ابی الفرج اصفہانی آپ امام جعفر صادقؑ کے مادری پدری بھائی تھے یعنی آپ کی والدہ اُم فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق تھیں آپ کو بنواُمیہ کے ایک شخص نے شربت میں زہر دے دیا بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کا ایک فرزند حمزہ تھا جب کہ ایک اور بیٹا اسماعیل بھی تھا جسے علمائے رجال نے امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے ان اسماعیل کی ایک دُختر اُمِ خیر تھیں جن کے نام پر مدینے میں ایک کنواں ہے لیکن عبداللہ بن امام محمد باقرؑ کی اولاد جاری نہ رہی۔

دوئم علی بن امام محمد باقر:۔ آپ کی علی الطاہر بھی تحریر کیا گیا بقول ابنِ طقطقی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔آپ کی ایک دُختر تھیں جن کی شادی امام موسیٰ کاظمؑ سے ہوئی تھی آپ کی اولاد بھی جاری نہ رہی۔

سوئم عبیداللہ بن امام محمد باقرؑ:۔ آپ کی والدہ اُمِ حکیم بنتِ اُسیّد بن مغیرہ ثقفی تھیں اور آپ کی نانی اُمِ زید بنتِ عبداللہ بن عمر بن خطاب تھیں آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

چہارم ابراہیم بن امام محمد باقرؑ:۔ آپ عبیداللہ بن امام محمد باقر کی مادری پدری بھائی تھے۔آپ کی اولاد بھی جاری نہ ہوئی تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ امام محمد باقرؑ کی اولاد صرف امام جعفر الصادقؑ سے جاری ہوئی جو کوئی ان کے کسی دوسرے فرزند سے نسب بیان کرتا ہے وہ کاذب ہے۔

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۶

۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۶

## باب ہفتم دفتر دوئم

### ۲۴۱۔نسل امام جعفرالصادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدینؑ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی والدہ اُم فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؒ تھیں اور آپ کی نانی اسماء بنتِ عبدالرحمان بن ابی بکر صدیقؒ تھیں۔ آپ کی ولادت، ۱۷ ربیع الاوّل سنہ ۸۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور سنہ ۱۴۸ ہجری میں آپ ۶۵ سال کی عمر میں شہید ہوئے بقول ابوحسن عمری آپ کی پانچ صاحبزادیاں تھیں(۱)۔رقیہ،(۲)۔بریہ،(۳)۔اُم کلثوم،جن کی قبر مصر میں ہے،(۴)۔قریبہ،(۵)۔فاطمہ جن کی والدہ اُم الولد تھیں۔

اور فخرالدین رازی نے آپ کی چار بنات تحریر کی ہیں جن میں بریہ کے علاوہ ،(۶)۔اسماء جن کی شادی حمزہ بن عبداللہ بن امام محمد الباقرؑ سے ہوئی،(۷)۔فاطمہ کبریٰ،(۸)۔اُم فروہ۔

اور عمری نسابہ نے آپ کے آٹھ پسران کا ذِکر کیا جن کی اولاد جاری نہ رہی(۱)۔عبیداللہ،(۲)۔عباس،(۳)۔یحییٰ،(۴)محسن،(۵)۔جعفر،(۶)۔محمد اصغر آپ کا فرزند جعفر تھا جو انقرض ہوا،(۷)۔حسن،(۸)۔عبداللہ افطح بقول اشنانی آپ نے اپنی امامت کی دعوت دی آپ کی والدہ فاطمہ بنت حسین اثرم بن امام حسن علیہ السّلام تھیں آپ محمد نفس ذکیہ کا جنگ میں ساتھ دینے والوں میں سے تھے۔

آپ کا سر چوڑا تھا اس لیے آپ کو افطح الراس کہا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے،کہ آپ کے پیر چوڑے تھے۔اس لیے آپ کو افطح کہا گیا آپ کی اولاد جاری نہ رہی نسابین اس پر متفق ہیں کہ امام جعفرالصادقؑ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی(۱)۔اسماعیل،(۲)۔محمد دیباج،(۳)۔اسحاق موتمن،(۴)۔علی عریضی،(۵)۔حضرت امام موسیٰ کاظمؑ۔

### ۲۴۲۔نسل اسماعیل بن امام جعفرالصادقؑ بن امام محمد الباقرؑ

آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ حسین اثرم بن امام حسن بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ تھیں آپ کی نانی اُم حبیب بنتِ عمر اطرف بن امام علیؑ اور پرنانی اُم عبداللہ بنتِ عقیل بن ابی طالبؑ تھیں آپ امام جعفرالصادقؑ کی سب سے بڑی اولاد تھے اور امام آپ سے بہت محبّت کرتے تھے۔آپ کی وفات اپنے والدِ محترم کی زندگی میں ہی عریض کے مقام پر ہوئی اور آپ کو عریض سے مدینہ لایا گیا اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا بقول ابن عنبہ آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور آپ کو اسماعیل اعرج بھی کہا جاتا ہے اور آپ کی وفات ۱۳۳ ہجری کو امام جعفرالصادق کی وفات سے پہلے ہوئی۔

آپ کی اولاد میں ایک دُختر فاطمہ بنتِ مخزومیہ تھی اور آپ کی اعقاب دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد،(۲)۔علی۔

بیت اوّل محمد بن اسماعیل:۔ بقول عمری کہ شیخ شرف عبیدلی کے مطابق آپ میمونیہ کے امام تھے آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی قبر بغداد میں ہے بقول ابی نصر بخاری نسابہ کہ اپنے چچا امام موسیٰ کاظمؑ کے ساتھ تھے اور ان کے راز دار نہ خط ان کے شیعیوں کو لکھا کرتے تھے اور جب ہارون رشید حجاز آیا تو محمد بن اسماعیل نے اپنے چچا امام موسیٰ کاظمؑ کو گرفتار کروانے کی کوشش کی اور کہا کہ میں نے جانا ہے کہ روئے زمین پر دو خلیفہ ہیں واجب ہے کہ دونوں کو خراج ادا کیا جائے۔ ہارون رشید نے کہا تم ہلاک ہو جاوٴ ایک تو میں ہوں دوسرا کون ہے تو انھوں نے کہا میرا چچا موسیٰ کاظمؑ اور ہارون کے سامنے ان کے (شیعیوں) کے خفیہ راز افشا کر دیئے تو ہارون رشید نے امام موسیٰ کاظم کو قید میں ڈال دیا اور یہی آپ کی شہادت کا باعث بنا۔محمد بن اسماعیل ہارون رشید کے ہمراہ عراق آیا اور بغداد میں فوت ہوا اور مقاتل الطالبین میں یہی بات علی بن اسماعیل سے منسوب ہے۔

شجرۃ المبارکہ۔عمدہ الطالب اور سرسلسلۃ علویہ میں یہ بات محمد بن اسماعیل سے منسوب ہے۔محمد بن اسماعیل بن امام جعفرالصادق کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔جعفر اکبرالسّلامی جن کو جعفرالشاعر بھی کہا گیا،(۲)۔اسماعیل الثانی۔

بطن اوّل جعفر اکبرالسّلامی بن محمد بن اسماعیل:۔ کی اولاد ایک فرزند محمد حبیب سے جاری ہوئی بقول مروزی نسابہ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ علی بن

جعفر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام تھیں۔ ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن بغیض مروزی اور عمری نے ان کو حسن حبیب بھی کہا ہے، (۲)۔علی، (۳)۔ ابو محمد عبیداللہ مہدی اور رازیؔ نے تین مزید فرزند لکھے ہیں، (۴)۔احمد ابو شلغلغ اور کہا جاتا ہے ان کی عقب مغرب میں تھی، (۵)۔اسماعیل، (۶)۔جعفران کی اولاد بھی مغرب میں تھی بقول رازیؔ ان سب کی والدہ اُم الولد تھیں۔

اوّل حسن بغیض بن محمد الحبیب بن جعفر اکبر السّلامی:۔ابنِ عنبہ نے آپ کو بغیض اوّل کہا آپ کی اولاد ایک فرزند جعفر سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد سے محمد بن جعفر بن حسن بغیض المذکور تھے۔ اس نسل کو بنو بغیض کہا گیا۔

ابنِ عنبہ نے اس محمد کا لقب نعیش تحریر کیا ہے اور کہا اس کی اولاد سے مصر میں کثیر لوگ تھے اور عمری نے اس کا عرف یعیشا تحریر کیا اور کہا کہ وہ بنت قتادہ حسینیہ کا فرزند تھا اور اس نے ۳۴۷ ہجری میں مصر میں وفات پائی اور اس کی اولاد سے موسیٰ بن جعفر بن محمد المعروف نعیش المذکور تھے اُس زمانے میں بنو بغیض کی کثیر تعداد مصر میں موجود تھی اور سیّد مہدی رجائی نے محمد نعیش بن جعفر بن حسن بغیض المذکور کا جعفر کے علاوہ ایک اور فرزند احمد بھی تحریر کیا ہے جس کو احمد الفخور کہا گیا۔اس احمد فخور بن محمد نعیش بن جعفر بن حسن بغیض کی اولاد سے سیّد نعمت اللہ ثانی نور الدین داماد سلطان صفوی، بن علی ظہیر الدین بن نور اللہ بن خلیل اللہ برہان الدین بن شاہ نعمت اللہ ولی (المشہور رقبر ماہان کرمان) بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ہاشم بن موسیٰ بن جعفر بن احمد فخور المذکور۔[۱]

بعض نے نعمت اللہ ولی جو مشہور بزرگ تھے اِن کا نسب امام موسیٰ کاظمؑ سے بھی ملایا ہے۔ واللہ اعلم۔

دوئم علی بن محمد الحبیب بن جعفر اکبر سلامی:۔ بقول عمری نسابہ آپ ۳۶۱ ہجری میں مصر چلے گئے آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔جعفر، (۲)۔حسین جس کا ایک فرزند نصر تھا اور ان کے بچپن میں ابنِ خداع نسابہ مصری نے دیکھا تھا اور ابنِ دینار اسدی نسابہ نے کہا تھا کہ علی بن محمد حبیب کی عقب نہیں تھی اس لیے ابنِ دینار کا قول یہاں غلط ہے۔

سوئم ابو محمد عبیداللہ مہدی بن محمد حبیب بن جعفر اکبر اسلامی:۔ شیخ شرف عبیدلی اور ابوحسن عمری نسابہ نے ان کے متعلّق کچھ نہیں لکھا۔ عمری نے محمد حبیب کا ایک فرزند عبداللہ لکھا اور رازیؔ اور مروزیؔ نے اس کو عبداللہ مہدی کہا۔

بقول ابنِ عنبہ خلفائے فاطمین کے نسب پر کثیر روایات ہیں جنھوں نے مغرب پر قبضہ کیا اور مصر پر حکومت کی اور عباسیوں نے ایک رپورٹ تیار کی جس میں اشراف کی گواہی تھی اور وہ اس میں شامل ہوئے (یعنی ان کے نسب کے رد میں رپورٹ تیار کی جس میں اشراف کی گواہی تھی) اور بقول ابنِ عنبہ بہت سی روایات ان کے بُرے عقائد کی وجہ سے بھی تھیں اور میں نے ان میں سے بعض پر غور کیا اور میں نے ان کو متضاد پایا وہ اس حقیقت پر مبنی ہیں کہ مہدی ان میں سے اوّل ہیں جو محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق کے صلب سے منسوب ہیں اور زمانے نے یہ برداشت نہ کیا۔[۲]

یعنی لوگوں نے ان کے بُرے عقائد کی وجہ سے ان کے نسب پر طعن کیا اور عباسیوں نے سیاسی حریف ہونے کی وجہ سے ان کے نسب کو مشکوک کرنے کی کوشش کی تاہم نسابین نے ان کے نسب کو درست ثابت کیا۔

بقول ابنِ طباطبا جعفر اکبر سلامی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق کی اولاد محمد حبیب سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں (۱)۔حسن بغیض، (۲)۔عبداللہ مغرب میں، (۳)۔جعفر مغرب میں، (۴)۔اسماعیل مغرب میں تھے اور ان کے انساب قطع ہوئے یا فی صح ہوئے، بقول ابنِ عنبہ ان کے نسب کی ایک روایت یہ ہے کہ عبیدیوں کا اوّل خلیفہ ابو محمد عبیداللہ بن محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسماعیل سلجماسہ ارض مغرب میں اتوار ے ذوالحجۃ ۲۹۶ ہجری میں ظاہر ہوا اور بنی مہدیہ شوال ۳۰۷ ہجری میں یہاں منتقل ہوئی۔ انھوں نے افریقہ، مغرب اسکندریہ، فیوم اور صعید پر حکومت کی بعض روایات میں ہے کہ وہ عبیداللہ بن جعفر بن حسن بن حسن بن محمد بن جعفر شاعر بن محمد بن اسماعیل تھا اور بقول ابنِ طقطقی یہ عبیداللہ مہدی بن احمد بن اسماعیل ثالث بن احمد بن

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوئم، ص ۳۹۸

۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۳۵

اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادق تھے اور یہ اوّل خلیفہ تھا۔ یہ بغداد میں ۲۶۰ میں پیدا ہوا، اور مصر ذی التجار میں ۲۸۹ ہجری میں گیا۔ اس کی اولاد مغرب میں بنی مہدیہ ہے۔ اس کی وفات ۳۲۰ میں ہوئی۔ اس کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم محمد القائم بأمر اللہ تھا جو کہ سلمیہ میں پیدا ہوا۔ ۲۸۰ ہجری میں پیدا ہوا، اور ۳۲۲ ہجری میں اس کی بیعت کی گئی اور ۳۳۴ ہجری میں اس کی وفات ہوئی اس کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔القاسم، (۲)۔اسماعیل منصوراللہ اس کی وفات ۳۴۱ ہجری میں وفات ہوئی۔ اسماعیل منصوراللہ بن ابوالقاسم محمد القائم بأمر اللہ کا فرزند ابی تمیم معدالمعزالدین اللہ تھا۔ اس کی تعریف ابنِ ہانی مغربی شاعر نے بیان کی اور اس کی اولاد میں نزارعزیزاللہ تھا اور دوسرا فرزند ابوعلی تمیم تھا۔

پہلی شاخ میں ابومنصور نزار عزیز اللہ بن ابوتمیم معد کی اولاد ابی علی منصور حاکم بأمر اللہ سے جاری ہوئی اور اس کی سیاست مضبوط تھی۔ اِس کی والدہ رومیہ تھی جس کا نام درۂ تھا اس کی اولاد سے ایک فرزند ابوحسن علی الظاہر تھا اور اس کا ایک فرزند ابی تمیم معد مستنصر باللہ تھا۔

اس ابی تمیم معد مستنصر باللہ بن ابوحسن علی بن منصور بن نزار عزیز اللہ کی اولاد میں بقول بابن طقطقی نسابہ تین فرزند تھے(۱)۔نزار مصطفیٰ الدین اللہ، (۲)۔احمد المستعلی باللہ، (۳)۔محمد، مہدی رجائی نے چوتھا فرزند، (۴)۔ابوطاہر اسماعیل تحریر کیا ہے اور یہاں سے ان کی خلافت تقسیم ہوئی اور مستعلی اور نزار کے پیروکار الگ الگ ہو گئے۔

پہلا خاندان نزار مصطفیٰ الدین اللہ بن ابی تمیم معد:۔ کی اولاد سے محمد علاء الدین صاحب قلعہ الموت نواحی قزوین بن حسن بن محمد علاء الدین مہدی بن ابوعبداللہ حسین مہدی بن نزار المذکور تھے اور اس کے تین فرزند تھے(۱)۔مردانشاہ، (۲)۔شہنشاہ، (۳)۔رکن الدین، خورشاہ جس کو منگولوں نے قتل کیا۔

دوسرا خاندان محمد امیر بن ابی تمیم معد:۔ کی اولاد ابومیمون عبدالمجید سے جاری ہوئی اس کے تین فرزند تھے(۱)۔ابومنصور اسماعیل ظافر بأمر اللہ، (۲)۔ابومحمد یوسف عاضد، (۳)۔عبدالحکیم حاکم۔ ان میں ابومنصور اسماعیل ظافر کو اس کے وزیر نے قتل کیا۔

اس کا ایک فرزند ابوالقاسم عیسیٰ الفائز نصر اللہ تھا جس کی عقب نہیں تھی اور یوسف عاضد بن عبدالمجید ابومیمون خلفائے مصر میں سے آخری خلیفہ تھے اور اس کی اولاد سے سلیمان بن داؤد بن عبداللہ بن یوسف عاضد المذکور تھے۔

بقول بابن طقطقی نسابہ کہ یہ اسماعیلیوں کا نسب تھا جو کہ بنی اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ سے تھے اور اہلِ نسب میں سے کسی ایک نے بھی اس پر شک یا طعن نہیں کیا لیکن خلیفہ قادر باللہ عباسی نے رسالہ قادر یہ لکھوایا اور ان کے نسب پر طعن کیا اور اولاد علی کے اعیان سے اس پر شہادت دینے کا کہا اور شہادت نہ دینے کی صورت میں ان کو دھمکی دی کیونکہ بعض نے جواب دیا اور بعض نے انکار کیا۔[۱]

بطن ثانی اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد صاحب شامہ یہ لقب شجرۃ المبارکہ میں تحریر ہے، (۲)۔محمد اور ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنت علی طیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابنِ ابی طالبؑ تھیں۔ ابوطالب مروزی اور رازیؔ نے بھی ان دو پسران کا ہی ذِکر کیا جب کہ بابن طقطقی نسابہ نے، (۳)۔علی، (۴)۔یحییٰ کا ذِکر کیا ہے۔

اوّل احمد صاحب شامہ بن اسماعیل ثانی:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔اسماعیل الثالث جن کی اولاد مصر میں کثیر تھی، (۲)۔حسین المنتوف ان دونوں کی والدہ بقول مروزیؔ زیدیہ حسینیہ تھیں جب کہ تیسرے فرزند کا نام، (۳)۔علی تھا جس کا ذِکر صرف فخرالدین رازیؔ نے کیا ہے۔ تاہم اس کی اولاد کی تفصیل نہیں ملتی۔

پہلی شاخ میں حسین منتوف بن احمد صاحب شامہ بن اسماعیل ثانی:۔ بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔اسماعیل نقیب دمشق، (۲)۔علی الاصم الملقب علوشا ان کی اولاد بنواصم کہلائی اور صاحب اصیلی نے تیسرے فرزند (۳)۔محمد کا ذِکر بھی کیا ہے، (۴)۔حسن اسبید جامہ کا ذِکر بھی ہے۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۶

پہلا خاندان اسماعیل نقیب بن حسین منتوف:۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ کو بابن معتوق کہا گیا آپ کی والدہ اُم الولد رومیہ تھیں۔ آپ کی وفات ۳۴۷ ہجری میں ہوئی آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔حسین محترق، (۲)۔موسیٰ بقول ابنِ طقطقی نسابہ کہ یہ موسیٰ دمشق کا نقیب تھے اور یہ اُن لوگوں میں سے تھا جس نے رسالہ قادریہ میں خلفائے مصر کے نسب پر طعن کیا اور اس نے جھوٹ بولا اس کی اولاد میں ابی علی اصغر عمادالدولہ نقیب تھا۔

جب کہ حسین محترق بن اسماعیل نقیب کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابی علی حسین عمادالدولہ نقیب الطالبین مصر بن حمزہ بن علی الشجاع بن حسین محترق المذکور تھے۔ دوسرا خاندان محمد بن حسین منتوف:۔ آپ کی اولاد سے علم الدین تمام بن محمد ضریر بن ابی منصور محمد بن ابی طاہر ہبت اللہ بن محمد بن مبارک بن محمد بن مسلم بن علی بن حسن بن حسن بن محمد بن محمد المذکور تھے۔ بقول بابن طقطقی نسابہ حسن بن محمد بن محمد المذکور کی اولاد سے کثیر جماعت حلہ میں آباد تھی اور ان کو بیت تمام کہتے ہیں۔ تیسرا خاندان علی الاصم الملقب علوشا بن حسین منتوف:۔ ان کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ نسیب الملک عقیل بن علی بن محمد بن حمزہ بن یحییٰ بن جعفر بن موسیٰ بن علی بن علی الاصم المذکور تھے اور یہ نسیب الملک وہی ہے جس کی تحریر شیخ عبدالحمید بن تقی نسابہ کو بھیجی گئی جس میں ابنِ اسعد جوانی نقیب مصر کے نسب پر طعن تھا۔[۱]

دوسری شاخ میں اسماعیل ثالث بن احمد صاحب شامہ بن اسماعیل ثانی:۔ کی اولاد میں بقول ابوطالب مروزی نسابہ چار فرزند تھے(۱)۔علی حرکات مصر، (۲)۔ابوجعفر محمد مصر، (۳)۔ابوالقاسم حسین مصر میں ان کا لقب ''حماقات'' تھا، (۴)۔ابوعبداللہ احمد عاقلین اور ان سب کی اولاد مصر میں کثیر ہے۔[۲]
ابنِ عنبہ نے بھی ان چار کا ہی ذِکر کیا ہے۔

پہلا خاندان علی حرکات بن اسماعیل ثالث:۔ آپ کی وفات مکہ کے راستے پر ۳۳۲ ہجری میں ہوئی آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سندی سے جاری ہوئی۔ آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ (۱)۔ابوحسن علی شاعر کا ذِکر کیا جو ابنِ ابی الغنائم حسینی کے دوست تھے۔ عمری نے ان کے اور محمد سندی کے درمیان ایک اضافی پشت تحریر کی ہے اور اس علی شاعر کی اولاد اہواز میں ہوئی جو بنی صائغ سے ہوئی اور ان میں اکثر لڑکیاں تھیں۔ اس کا ایک فرزند تمام تھا اس کی ماں اس کی حمایت میں تھی تاہم اس کے والد نے کبھی اس کا اِنکار کیا تو کبھی اعتراف کیا بقول عمری میں نے اسے بعض اوقات علویوں کے ہمراہ دیکھا۔ اس کے سینے پر بال تھے اور سب لوگ اس کے ساتھ عزت سے پیش آتے تھے۔[۳]

جب کہ محمد سندی بن علی حرکات کے مزید فرزند ابوطالب عزیزالدین مروزی نے تحریر کیے، (۲)۔موسیٰ مکحول، (۳)۔حسن مکحول جن کی اولاد میں حسن بن احمد بن حسن مکحول المذکور تھے۔

دوسرا خاندان ابوالقاسم حسین حماقات بن اسماعیل ثالث کی اولاد سے علی بن محمد اکبر بن علی بن حسین حماقات المذکور تھے۔

تیسرا خاندان ابوعبداللہ احمد عاقلین بن اسماعیل ثالث:۔ کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ نسابہ محسن بن علی بن اسماعیل احول بن ابوعبداللہ احمد عاقلین المذکور تھے اور ان کی اولاد جاری تھی۔

چوتھا خاندان محمد بن اسماعیل ثالث:۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ کی اولاد سے بقول سیّد ابنِ عنبہ نسابہ ابراہیم نورالدین بن یحییٰ بللوہ نسابہ مصر بن محمد بن موسیٰ بن محمد بن ابی تمام بن یحییٰ بن ابراہیم بن موسیٰ مکحول بن محمد المذکور تھے۔ مروزی نے موسیٰ مکحول کو محمد مسندی کا بیٹا تحریر کیا ہے۔

## ۳۴۳۔نسل محمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل اعرج بن امام جعفر الصادق

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے (۱)۔حسن صبنوحہ تھے اور عمری نے حسن صبنوحہ بن محمد بن محمد المذکور تحریر کیا ہے، جب کہ پاکستان و ہندوستان میں سادات شمس جعفری سبزواری کا نسب محمد بن اسماعیل ثانی کے دوسرے فرزند (۲)۔علی غالب الدین سے ملتا ہے، جس پر ہم آگے بحث کریں گے۔

۱۔عمدۃ الطالب، ص ۲۳۹ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۲۴ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۹۵

بیت اوّل حسن صبنوحہ بن محمد بن اسماعیل ثانی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن محمد صبنوحہ،(۲)۔ابوالقاسم حسین۔

بطن اوّل ابوحسن محمد صبنوحہ بن حسین بن حسن صبنوحہ:۔ کی اولاد میں محمد برکہ بزاز بن معمر بن مرجی بزاز بن معمر بن زید ضریر بن ابوحسن محمد صبنوحہ المذکور تھے اور ان کی اولاد حلہ میں بنوبزاز کہلائی۔ ان کی اولاد سے عبیداللہ جلال بن محمد عطار بن قاسم بن ابی عز محمد بن حسن بن حسین بن علی بن محمد برکہ المذکور تھے اور اس عبیداللہ جلال کی صرف دُختران تھیں اور ابنِ عنبہ نسابہ نے ان کو حلہ میں دیکھا تھا۔

بطن ثانی ابوالقاسم حسین بن حسین بن حسن صبنوحہ:۔ آپ کی اولاد سے مسلم بن علی بن ابوالقاسم حسین المذکور تھے جن کے تین پسران تھے (۱)۔مبارک،(۲)۔اشرف،(۳)۔حسن۔

اوّل مبارک بن مسلم بن علی:۔ کی اولاد سے الشریف جلیل سیّد عبداللہ المعروف بان محفوظ نسابہ بن حسن بن علی بن محفوظ بن قاسم بن عیسیٰ بن علی بن علی بن محمد بن محمد بن ہبت اللہ بن محمد بن محمد بن مبارک المذکور تھے۔ آپ اصحاب الامامیہ میں ماہر انساب ثقہ محدث، فقیہ اور مؤرخ تھے۔ آپ نے کئی کتابیں تحریر کیں جن میں عمدۃ الطالب پر حاشیہ ہے یہ خاندان کسی زمانے میں بنوتمام کہلواتا تھا۔آپ کا علم الانساب میں سلسلہ ابنِ عنبہ تک جاتا ہے۔

بیت ثانی علی بن محمد بن اسماعیل ثانی:۔نسب کی قدیم کتب اور مرکزی مصادر میں مجھے آپ کا ذِکر نہیں مِلا مگر ہندی مشجرات میں آپ کا ذِکر ملتا ہے بعض جگہ آپ کا نام صرف غالب الدین لکھا ہے اور کچھ جدید کتب میں علی غالب دین تحریر ہے۔ حدیقہ الانساب کے مؤلف نے اس پر بحث نہیں کی اور یہ خاندان ہندوستان میں قدیم ہے اور ان کی شہرت پائیدار ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ یہ علی غالب دین کچھ واسطوں سے محمد بن اسماعیل ثانی سے ملحق ہوتے ہوں مگر یہ بھی قیاس ہے۔ حدیقہ الانساب اور مشجراتِ ساداتِ سبزواریہ کے مطابق آپ کی اولاد سے سیّد عبدالمجید سبزواری تھے جو کہ سلمیہ سے سبزوار وارد ہوئے اور حدیقہ الانساب کے مؤلف نے تحریر کیا کہ انھوں نے انساب پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی تھی اور اس عبدالمجید سبزواری کے دو فرزند تھے(۱)۔سیّد منتظر باللہ، (۲)۔سیّد منتخب باللہ۔

بطن اوّل سیّد منتخب باللہ بن سیّد عبدالمجید سبزواری، سیّد اکبر شاہ شمسی سبزواری کے بقول آپ کی اولاد سے سیّد شیخ عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر بن سیّد کبیرالدین ابراہیم بن سیّد شمس الدین بن نورشاہ بن سیّد محمود شاہ بن احمد بن ہادی بن سیّد محمد بن احمد بن سیّد محمد مہدی بن سیّد منتخب باللہ المذکور۔[۱]

جو شجرہ میر علی شیر قانع ٹھٹھوی نے تحریر کیا وہ اس طرح ہے۔ مخدوم عثمان عرف لعل شہباز قلندر مروندی بن سیّد کبیر بن سیّد شمس الدین بن محمد یحییٰ بن نورشاہ بن سیّد محمود شاہ بن سیّد احمد شاہ بن ہادی بن مہدی بن غالب بن منصور بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر الصادقؑ۔

یہ شجرۃ تحفہ الکرام کے حاشیہ میں بھی رقم ہے تاہم یہ اصولی قواعدِ نسبیہ سے ثابت نہیں ہوتا لیکن مؤرخین نے لعل شہباز قلندر کو اسماعیل بن امام جعفرالصادق کی اولاد سے گردانا ہے اور یہ بات پاکستان میں قبولیتِ عامہ حاصل کر چکی ہے۔ دوسری طرف لعل شہباز قلندر کا آج تک کوئی دوسرا نسب سامنے نہیں آیا اور نہ ہی کسی نے ان کی سیادت رد کی تاہم نسب میں اصولی قواعد وضوابط کے تحت خلا موجود ہے۔

بطن ثانی سیّد منتظر باللہ بن سیّد عبدالمجید سبزواری آپ کی اولاد سے سیّد شمس الدین سبزواری بن صلاح الدین صالح بن سیّد علی سلام الدین بن سیّد عبدالمومن بن سیّد علی خالد بن محبّ الدین محمد مشتاق بن سیّد محمود سبزواری بن نورالدین محمد ثالث بن سیّد ہاشم بن سیّد احمد ہادی بن سیّد منتظر باللہ المذکور تھے۔ آپ کا مزار ملتان میں ہے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد علاء الدین احمد شکر بار، مزار جے پور انڈیا میں ہے،(۲)۔سیّد نصیرالدین محمد مزار شاہی قلعہ لاہور میں ہے۔

---

۱۔حدیقہ الانساب، ص ۴۰۵۔۴۰۴

اوّل سیّد نصیرالدین محمد بن شاہ شمس سبزواری: ۔ کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے (۱)۔سیّد کمال الدین دیبل نگر ٹھٹھہ سندھ، (۲)۔سیّد شہاب الدین۔

پہلا خاندان سیّد شہاب الدین بن سیّد نصیرالدین محمد: ۔ کی اولاد میں سات پسران تھے (۱)۔حاجی صدرالدین محمود، (۲)۔نصیرالدین ثانی، (۳)۔پیر رکن الدین، (۴)۔گوہر شاہ، (۵)۔سیّد بدرالدین، (۶)۔سیّد ناصرالدین تغل، (۷)۔سیّد شمس الدین۔

ان میں حاجی صدرالدین محمود بن سیّد شہاب الدین: ۔ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد حسن کبیرالدین کفر شکن اوچ شریف، (۲)۔سیّد ظہیرالدین، (۳)۔سیّد تاج الدین طریل، (۴)۔سیّد غیاث الدین، (۵)۔سیّد رکن الدین المعروف صلاح الدین ثانی۔

ان میں سیّد حسن کبیرالدین کفر شکن بن حاجی صدرالدین محمود کی اولاد میں بارہ فرزند ہوئے (۱)۔سیّد اولیاء علی، (۲)۔سیّد اسلام الدین، (۳)۔امام الدین، (۴)۔فرمان الدین، (۵)۔شہباز علی، (۶)۔عادل شاہ لاولد، (۷)۔اسرائیل طیار غازی، (۸)۔سیّد نور محمد، (۹)۔سیّد کثیرالدین، (۱۰)۔سیّد درویش علی، (۱۱)۔سیّد بالا بلند، (۱۲)۔سیّد رحمت اللہ۔

## ۲۴۴۔نسل اولیاء علی بن سیّد حسن کبیرالدین کفر شکن بن حاجی صدرالدین محمود

آپ کی اولاد سے سیّد شہاب الدین مست دریا بن سیّد شمس الدین ثانی المعروف فتح شاہ بن سیّد محمد المعروف پیر مٹھہ قتال بن سیّد اولیاء علی المذکور تھے۔ آپ کی اولاد بارہ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد سلطان آدم، (۲)۔سیّد امام شاہ، (۳)۔سیّد جعفر شاہ، (۴)۔سیّد حسین شاہ، (۵)۔سیّد میران محبّ شاہ، (۶)۔سیّد فیروز شاہ، (۷)۔سیّد محمد شاہ، (۸)۔سیّد زندہ علی، (۹)۔سیّد خضر علی، (۱۰)۔سیّد اللہ دین حیدر، (۱۱)۔درویش علی، (۱۲)۔سیّد جلال الدین نصر اللہ۔

بیت اوّل سیّد سلطان آدم بن سیّد شہاب الدین مست دریا: ۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔شیر شاہ، (۲)۔سیّد نور شاہ۔

بطن اوّل سیّد نور شاہ بن سیّد سلطان آدم: ۔ کے پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد محمد شاہ زندہ درگاہ عیسیٰ مدفون بھنڈی بازار بمبئی، (۲)۔سیّد فتح شاہ، (۳)۔سیّد عالم شاہ، (۴)۔سیّد محمد لاولد، (۵)۔سیّد سیّد حسن لاولد۔

اوّل سیّد محمد شاہ زندہ درگاہ عیسیٰ بن سیّد نور شاہ کے ایک فرزند سیّد ولی تھے۔ان کے فرزند پیر ثابت علی تھے۔انھوں نے کوٹلی ثابت علی کی بنیاد تھی ان کی ایک دُختر تھی۔

دوئم سیّد فتح شاہ بن سیّد نور شاہ: ۔ آپ کے تین فرزند (۱)۔سیّد ولائیت شاہ، (۲)۔سیّد باقی شاہ، (۳)۔سیّد مصطفیٰ شاہ۔

بطن ثانی سیّد شیر شاہ بن سیّد سلطان آدم: ۔ آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔سیّد باقر شاہ، (۲)۔جعفر شاہ، (۳)۔حسن شاہ، (۴)۔باقی شاہ۔

اوّل باقی شاہ بن سیّد شیر شاہ کا ایک فرزند بندی شاہ اور اس کا فرزند کریم شاہ ان کے دو فرزند (۱)۔ثابت علی، (۲)۔سیّد مروان شاہ آپ کے تین فرزند شاہ دین لاولد، حیات شاہ اور صدرالدین اور یہ نسل فیروز پور بھارت میں مقیم ہے۔

بیت ثانی سیّد جعفر شاہ بن سیّد شہاب الدین مست دریا: ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد حافظ علی شاہ سے جاری ہوئی جن کے دو فرزند تھے۔

(۱)۔سیّد شاہ شریف سبزواری (لاولد)، (۲)۔سیّد شاہ محمد سبزواری جن کے چار فرزند تھے۔

بیت ثالث سیّد جلال الدین نصر اللہ بن سیّد شہاب الدین مست دریا: ۔ کے تین فرزند تھے (۱)۔سیّد شاہوار کلی، (۲)۔مشق محمد، (۳)۔سیّد محسن علی۔

بطن اوّل سیّد مشق محمد بن سیّد جلال الدین نصر اللہ: ۔ کے ایک فرزند سیّد سلطان شاہ اور ان کے فرزند سیّد سیّد گل محمد اور ان کے فرزند سیّد بوئے شاہ ان کے بیٹے گھسیٹے شاہ اور ان کے آگے چار فرزند (۱)۔سیّد باغ علی، (۲)۔سیّد غلام علی، (۳)۔جماعت علی، (۴)۔ثابت علی۔

بطن ثانی شاہ سوار کلی بن سیّد جلال الدین نصر اللہ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد عنایت شاہ، (۲)۔سیّد مراد شاہ اور ان دونوں کی اولاد جاری ہے۔

بیت رابع سیّد فیروز شاہ بن سیّد شہاب الدین مست دریا: ۔ آپ کی اولاد ایک بیٹے سیّد حسن علی سے جاری ہوئی ان کے چار پسران سے اولاد جاری

ہوئی (۱)۔سیّد منور شاہ، (۲)۔سیّد محمد اکبر، (۳)۔سیّد رحمان شاہ، (۴)۔سیّد علی اکبر شاہ اور ان کی اولاد جاری ہے۔

بیت خامس سیّد زندہ علی بن سیّد شہاب الدین مست دریا:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد مبارک علی سے جاری ہوئی اور ان کے بیٹے سیّد شریف شاہ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔صدق علی، (۲)۔سیّد مبارک علی، (۳)۔سیّد انور شاہ۔

بیت سادس سیّد درویش علی بن سیّد شہاب الدین مست دریا:۔آپ کی اولاد سیّد قلب علی سے جاری ہوئی جن کے فرزند سیّد نور شاہ تھے اور ان کے فرزند سیّد کریم شاہ ہوئے اور ان کے آگے دو فرزند سیّد صاحب شاہ اور سیّد امین شاہ اور ان کی اولاد جاری ہے۔

بیت سابع سیّد خضر علی بن شہاب الدین مست دریا:۔کی اولاد سیّد بار علی سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔سیّد نقی شاہ، (۲)۔تقی شاہ، (۳)۔فرمان شاہ۔

بیت ثامن سیّد اللہ دین بن سیّد شہاب الدین مست دریا:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد محبّ، (۲)۔سیّد معروف۔

بیت تاسع سیّد امام شاہ بن شہاب الدین مست دریا کی اولاد ان کے ایک فرزند سیّد صلاح الدین سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔اسماعیل شاہ، (۲)۔سیّد لعل شاہ۔

بیت عشرہ سیّد میراں محبّ شاہ بن سیّد شہاب الدین مست دریا:۔کی اولاد ایک فرزند گوہر علی شاہ اور ان کی اولاد صادق علی سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔بلاقی شاہ، (۲)۔اسلام شاہ۔

بیت عشرہ واحد سیّد حسین شاہ بن شہاب الدین مست دریا:۔کی اولاد ایک فرزند نظام الدین سے چلی اور ان کی اولاد میں برہان شاہ اور رحمان شاہ ابنان سیّد رسول شاہ بن آگاہی شاہ بن کریم شاہ بن نظام الدین المذکور تھے۔

## ۲۴۵۔نسل سیّد اسلام الدین بن سیّد حسن کبیر الدین کفر شکن بن حاجی صدر الدین محمود

ان کی اولاد موضع بیت عیسیٰ (سیری)، موضع سرکی، موضع ٹبہ، سیت پور تحصیل علی پور و مسکونہ دربار پیر حسن کبیر الدین اوچ شریف، موضع ترنڈہ گورگیج، چک شاہاں، موضع موہن پور، جلال پور کھاکھی تحصیل شجاع آباد، سادات گوٹھ تریہٹر نزد لہڑی ضلع سبی بلوچستان، سادات شیعہ میانی ملتان، سادات بریلی ضلع انبالہ حال وارد کراچی شہر۔

آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔سیّد مخدوم موسیٰ ظاہر علی مدفون سیتا پور، (۲)۔مخدوم پیر جمشیر علی روضہ ترنڈہ گورگیج، (۳)۔سیّد ناصر الدین قلعہ بریلی ضلع انبالہ، (۴)۔سیّد لعل یونس۔

بیت اوّل سیّد جمشیر علی شاہ بن سیّد اسلام الدین:۔آپ کی اولاد سے ایک فرزند سیّد زین العابدین تھے اور ان کے تین فرزند تھے (۱)۔مہر علی، (۲)۔صفت علی، (۳)۔زلف علی۔

بطن اوّل سیّد زلف علی بن زین العابدین:۔آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔شاہ حسین، (۲)۔سیّد نادِعلی ان میں شاہ حسین کی اولاد کا سلسلہ ختم ہوگیا۔

بطن ثانی صفت علی بن سیّد زین العابدین کی اولاد ایک فرزند حاجی گل شاہ سے جاری ہوئی جن کے پانچ پسران تھے (۱)۔بہادر شاہ، (۲)۔سیّد شاہ نبی، (۳)۔بنہ شاہ، (۴)۔سیّد پلو شاہ، (۵)۔سیّد عظمت شاہ۔

بطن ثالث سیّد مہر علی بن زین العابدین کی اولاد سے زلف شاہ اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد حیات شاہ، (۲)۔سیّد غلام شاہ۔

بیت ثانی موسیٰ ظاہر علی بن سیّد اسلام الدین:۔آپ کے پانچ فرزند تھے (۱)۔پیر سلطان علی اکبر، (۲)۔سیّد میر محمد دانا مدفن جلال پور کھاکھی، (۳)۔سیّد میر حسین، (۴)۔سیّد موالی لاولد، (۵)۔سیّد دانیال لاولد۔

بطن اوّل سیّد میر محمد دانا بن پیر موسیٰ ظاہر علی کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد میر ابراہیم، (۲)۔سیّد شاہ اسماعیل، اور ان دونوں کی اولاد جاری ہے۔ ان میں میر سیّد ابراہیم بن سیّد میر محمد دانا کی اولاد سے سیّد غلام اکبر شمسی سبزواری مؤلف کتاب حدیقۃ الانساب بن مخدوم سیّد محمد جہان شاہ بن پیر شاہ بن سیّد علی شاہ اوّل بن سیّد محمد جہان شاہ بن امیر شاہ بن پیر شاہ بن سیّد محمد تراب شاہ اوّل بن سیّد محمد قائم شاہ بن پیر سیّد شاہ اسد ولی اللہ بن پیر سیّد میر محمد ثانی بن شاہ یحییٰ بن میر ابراہیم المذکور تھے۔ موجودہ کتاب میں جو تذکرہ سادات شمسی سبزواری کا تحریر کیا جا رہا ہے اس میں آپ کی کتاب حدیقۃ الانساب سے کافی مدد لی گئی۔

بطن ثانی میر سیّد حسین بن موسیٰ ظاہر علی:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد سلطان علی سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد خان علی شاہ، (۲)۔سیّد محمد شفیع۔

اوّل سیّد محمد شفیع بن سیّد سلطان علی کی اولاد میں ایک فرزند سیّد چاکر شاہ ان کا ایک بیٹا سیّد حلیم شاہ اور اس کے تین فرزند (۱)۔نہال شاہ، (۲)۔لطیف شاہ، (۳)۔سیّد مراد شاہ لاولد۔ اور ان حضرات کی اولاد چکمانی، موضع دیپال نزد بہاولپور، بہادر پور تحصیل جلال پور پیروالا میں آباد ہیں۔

دوئم سیّد خان علی شاہ بن سیّد سلطان علی کی اولاد سے شاہ میر علی تھے اور ان کے ایک فرزند سیّد فتح علی شاہ اور ان کے چار فرزند سیّد خان شاہ، دائم علی شاہ، قائم شاہ، سیّد جان شاہ لاولد۔

ان حضرات کی اولاد پل کھارہ دربار پیر سیّد میر حسن شہید شیعہ میانی ملتان جلال پور کھاکھی وغیرہ میں آباد ہے۔

بیت ثالث سیّد ناصر الدین بن سیّد اسلام الدین:۔ آپ کی اولاد سے سادات بریلی اور انبالہ ہندوستان ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمود بن سیّد جمال الدین بن سیّد بہاء الدین بن سیّد علیم الدین بن سیّد ناصر الدین المذکور تھے اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد نور اللہ شاہ، (۲)۔سیّد قطب الدین شاہ

بطن اوّل سیّد قطب الدین بن سیّد محمود:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد اسماعیل شاہ ان کا ایک فرزند سیّد اولاد علی شاہ تھا جن کے دو فرزند (۱)۔حسن علی لاولد، (۲)۔سیّد عبداللہ شاہ تھا۔

بطن ثانی سیّد نور اللہ شاہ بن سیّد محمود:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد پیر محمد، (۲)۔سیّد ابوالخیر اور ان حضرات کی اولاد بریلی اور کراچی میں آباد ہے۔

بیت رابع پیر لعل یونس بن سیّد اسلام الدین:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد کبیر شاہ سے تھی ان کے دو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد نور محمد، (۲)۔سیّد خان محمد۔ ان حضرات کی اولاد موضع چک، گوٹھ تریہٹر نزد لہڑی سبی بلوچستان میں ہے۔

## ۲۴۶۔نسل سیّد فرمان الدین وسیّد درویش علی، سیّد بالا بلند، سیّد کثیر الدین، نور محمد سیّد اسرائیل طیار، سیّد شہباز علی، سیّد رحمت اللہ ابنان سیّد حسن کبیر الدین کفر شکن

بیت اوّل فرمان الدین آپ کی اولاد محلّہ آل سادات شیعہ میانی میں آباد ہے آپ کی اولاد سے سیّد حاجی ہاشم علی شاہ بن انور علی شاہ بن قطب علی شاہ بن باقر شاہ بن سیّد محمد شاہ بن سیّد فرمان الدین المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قطب شاہ، (۲)۔سیّد حسن علی شاہ۔

بیت ثانی سیّد درویش علی بن سیّد حسن کبیر الدین کی اولاد سے احمد ہادی بن عبدالغنی بن سیّد یوسف بن سیّد درویش علی المذکور تھے اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد فرحان علی، (۲)۔سیّد امام علی شاہ، اور ان حضرات کی اولاد حدیقۃ الانساب میں بیان ہیں۔

بیت ثالث سیّد بالا بلند بن سیّد حسن کبیر الدین:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد شاہ خواجہ، (۲)۔سیّد شاہ محمد ان دو حضرات کی اولاد بھی جاری ہوئی ہے۔

بیت رابع سیّد کثیر الدین بن سیّد حسن کبیر الدین کفرشکن:۔ آپ کی اولاد سے سیّد گوہر شاہ بن سیّد زندہ علی بن سیّد محبّ علی شاہ بن سیّد شہاب الدین بن سیّد کثیر الدین المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد نعمت اللہ، (۲)۔سیّد محمد علی شاہ سے جاری ہے۔

بیت خامس سیّد نور محمد بن سیّد حسن کبیر الدین کفرشکن:۔ آپ کی اولاد بستی گنجو شاہ موضع موسیٰ بھوتہ نزد بہاول نگر عارف روڈ پر آباد ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد امان شاہ ان کے فرزند علی صالح شاہ اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد انعام علی سے جاری ہوئی ان کے ایک پسر ہوئے۔ مہر شاہ روضہ بمقام موضع شیخو پور نزد قبولہ شریف ہے اور ان کی اولاد جاری ہوئی۔

بیت سادس سیّد اسرائیل غازی طیار بن حسن کبیر الدین کفرشکن:۔ آپ کی اولاد سے سیّد عنایت علی شاہ بن سیّد شیر محمد شاہ بن پیر وطن شاہ بن یوسف علی شاہ بن شاہ کمال الدین بن سیّد جلال الدین بن سیّد اسرائیل طیار غازی المذکور تھے اور ان کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد کرم شاہ اور (۲)۔سیّد عادل شاہ سے جاری ہوئی۔

بیت سابع سیّد شہباز بن سیّد حسن کبیر الدین کفرشکن:۔ آپ کی اولاد سادات قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور حال وارد شجاع آباد ضلع ملتان میں ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد نادشاہ بن سیّد مہر علی بن سیّد جلال الدین بن سیّد خالد علی بن شہباز المذکور تھے جو کہ سادات سبزواری قصبہ نانوتہ کے مورثِ اعلیٰ ہیں۔ ان کی اولاد میں تین پسران ہوئے (۱)۔سیّد شاہ محمد علی، (۲)۔سیّد جعفر علی، (۳)۔سیّد علی رضا۔

ان کی اولادیں تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں بھی آباد ہوئیں۔

بیت ثامن سیّد رحمت اللہ بن سیّد حسن کبیر الدین کفرشکن:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔پیر شاہ مشائخ اوّل، (۲)۔سیّد محمد فاضل شاہ۔

بطن اوّل پیر شاہ مشائخ بن سیّد رحمت اللہ:۔ کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد ابوالقاسم، (۲)۔سیّد ابوالحسن آپ کا مزار کٹری ضلع بڑودہ میں ہے۔

اوّل سیّد ابوالحسن بن شاہ مشائخ:۔ کے ایک فرزند سیّد زین الدین تھے اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔شاہ صدر الدین، (۲)۔سیّد علی اکبر شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد علی اکبر شاہ بن زین الدین کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد غلام علی شاہ، (۲)۔سیّد مبارک شاہ مدفون کھمبات۔

دوسری شاخ سیّد شاہ صدرالدین بن زین الدین کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محمد فاضل اور ان کے پانچ فرزند تھے (۱)۔شمس الدین لاولد، (۲)۔بالا پیر حسین لاولد، (۳)۔سیّد فتح شاہ، (۴)۔سیّد ابوالحسن ثانی، (۵)۔پیر سیّد شاہ مشائخ ثانی متوفی ۱۱۰۳ روضہ بمقام احمد آباد گجرات ہندوستان۔

پہلا خاندان سیّد ابوالحسن ثانی بن سیّد محمد فاضل بن شاہ صدرالدین:۔ کی اولاد سے سیّد شاہ صدرالدین ثانی اور ان کے فرزند سیّد فاضل شاہ اور ان کے دو فرزند (۱)۔سیّد عالم شاہ، (۲)۔سیّد امیر باوا۔

دوسرا خاندان سیّد شاہ مشائخ ثانی بن سیّد محمد فاضل بن شاہ صدرالدین:۔ آپ کے فرزند سیّد عبداللہ اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مشائخ دیوان، (۲)۔پیر امیر عالم۔

ان میں سیّد مشائخ دیوان بن سیّد عبداللہ:۔ کی اولاد سے سیّد باوا صاحب احمد حسین بن سیّد حسن علی بن سیّد قاسم علی بن سیّد غلام علی المعروف گمالی (روضہ کیرار کچھ انڈیا) بن سیّد ابواطالب بن سیّد شاہ مشائخ المذکور تھے جن کے تین فرزند تھے (۱)۔سیّد احمد حسین، (۲)۔سیّد ریاض حسین، (۳)۔سیّد مہر حسین سجادہ نشین دربار پیر مشائخ ثانی مقیم پالن پور آپ کا ذکر خواجہ حسن نظامی نے کیا ہے۔

## ۲۴۷۔نسل سیّد امام الدین بن سیّد حسن کبیر الدین کفرشکن بن سیّد صدرالدین محمود

آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔پیر سیّد باقر شاہ روضہ احمد آباد لاولد، (۲)۔پیر سیّد بالے شاہ الملقب نزار شاہ لاولد، (۳)۔پیر سیّد خالق شاہ لاولد، (۴)۔سیّد نورالدین محمد آپ کی اولاد جاری ہوئی۔

سیّد نورالدین محمد بن سیّد امام الدین کے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد شہاب الدین،(۲)۔سیّد مصطفیٰ، (۳)۔سیّد سعیدالدین محمد ملقب سیّد خان، (۴)۔سیّد علی لاولد، (۵)۔سیّد شیر علی لاولد۔

بیت اوّل سیّد شہاب الدین بن سیّد نورالدین محمد:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد جلال الدین تھے اور اس کے چار پسران تھے(۱)۔سیّد امام الدین ثانی،(۲)۔سیّد جعفرعلی،(۳)۔شیرعلی،(۴)۔شہاب الدین ثانی۔

بطن اوّل سیّد شہاب الدین ثانی بن سیّد جلال الدین کے دوفرزند تھے(۱)۔سیّد سیّدعلی،(۲)۔سیّد علی مزمل۔

بطن ثانی سیّد امام الدین ثانی بن جلال الدین کی اولاد ایک فرزند سیّد مرتضیٰ علی سے جاری ہوئی اور ان کے دو فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد اشرف، (۲)۔سیّد شاہ حیدر۔

بطن ثالث سیّد شیرعلی بن سیّد جلال الدین:۔ آپ کی اولاد سے سادات پوینا ضلع بڑودہ ہیں۔ آپ کی نسل دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد جمال الدین،(۲)۔سیّد احمد شاہ۔

بطن رابع سیّد جعفرعلی بن جلال الدین کی اولاد سادات پیرانہ، آپ کی اولاد سیّدمیاں بن سیّد سعید میاں بن سیّد شہاب الدین بن سیّد واجد علی بن سیّد جعفرالمذکور سے جاری ہوئی۔

بیت ثانی سیّد شہاب الدین بن سیّد نورالدین محمد:۔ کی اولاد سیّد نورمحمد ثانی سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد فتح اللہ شاہ سے تھی جن کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّدفرض اللہ شاہ،(۲)۔سیّد پیرولن،(۳)۔سیّد درویش علی۔

بطن اوّل سیّد درویش علی بن سیّد فتح اللہ شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد صالح شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد سے اچھے شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی نسل پیرانہ ضلع احمد آباد گجرات میں موجود ہے۔

بطن ثانی سیّد ولن شاہ بن سیّد فتح اللہ شاہ کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد نورشاہ،(۲)۔سیّد سیّد میاں،(۳)۔سیّد نظام الدین اور ان حضرات کی اولاد پٹلاگ ضلع بڑودہ میں موجود ہے۔

بیت ثالث سیّد سعیدالدین محمد بن نورالدین محمد:۔ آپ کے فرزند سیّد محمد صلاح اور ان کے فرزند سیّد محمد ہاشم اور ان کی اولاد میں دوفرزند(۱)۔سیّد دیوان محمد شاہ دولہ روضہ بمقام بہادر پورسی پی، تحصیل برہان پور ضلع خاندیس،(۲)۔سیّد قاسم شاہ آپ کے ایک فرزند سیّد دیوان جی اور ان کے فرزند سیّد مال محمد شاہ لاولد تھے ان کا روضہ پیرانہ میں ہے۔

بطن اوّل سیّد دیوان محمد شاہ دولہ کے صلب سے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد احمد شاہ لاولد،(۲)۔سیّد میرن شاہ لاولد،(۳)۔سیّد کبیر شاہ صالح، (۴)۔سیّد محمد باقر شاہ،(۵)۔سیّد حاجی میاں۔

## ۲۴۸۔نسل پیر سیّد رکن الدین بن سیّد شہاب الدین بن سیّد نصیرالدین محمد بن شاہ شمس سبزواری

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد راسخ الدین محمد صالح،(۲)۔سیّد عباس علی،(۳)۔شمس الدین محمود۔

بیت اوّل سیّد راسخ الدین محمد صالح بن پیر سیّد رکن الدین:۔ آپ کی اولاد سے سادات سیّدانوالی ضلع سیالکوٹ ہے۔ آپ کی اولاد سے ایک فرزند سیّد طالب علی شاہ تھے جن کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سردار شاہ،(۲)۔داؤد شاہ،(۳)۔مراد شاہ،(۵)۔سیّد خضر شاہ۔

بطن اوّل سیّد سردار شاہ بن طالب علی شاہ کی اولاد سے سیّد اصغرعلی شاہ بن شاہ محمد بن سیّد محمد علی شاہ بن سردار شاہ المذکور تھے۔

بطن ثانی سیّد خضر شاہ بن طالب علی شاہ کی اولاد سے سادات گوگیال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ہوئی آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد حیدر شاہ سے

جاری ہوئی اوران کے کچھ گھرانے ظفروال ضلع نارووال میں بھی ہیں۔

بیت ثانی سیّد شمس الدین محمود بن پیر سیّد رکن الدین:۔ کی اولاد سے سیّد پیر شاہ بن ولائیت شاہ بن سیّد بچل شاہ بن سیّد غلام مرتضٰی بن لطف علی شاہ بن غلام مرتضٰی شاہ بن سیّد جہان شاہ شمسی بن سیّد محمد ضیاء بن سیّد محمد اشرف حسینی بن سیّد شرف علی بن سیّد محمد بھیک بن سیّد قدم علی بن زید علی بن سیّد بہاء الدین بن سیّد شمس الدین محمود المذکور جو سادات ہڑی ضلع سبی ہیں۔

بیت ثالث سیّد عباس علی ابنِ پیر سیّد رکن الدین:۔ سادات منڈاہر ضلع جہلم۔ آپ کی اولاد سے سیّد احمد شاہ بن سیّد محمد شاہ بن سیّد محکم شاہ بن سیّد مراد علی بن سیّد مہر علی بن سیّد حسن شاہ بن علاء الدین بن سیّد محمد عباس علی بن سیّد لطف علی بن سیّد عباس علی المذکور ان کی اولاد دو فرزندان سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مخدوم شاہ، (۲)۔سیّد مہدی شاہ۔

## ۲۴۹۔نسل سیّد بدرالدین بن سیّد شہاب الدین بن سیّد نصیر الدین محمد

آپ کی اولاد سے سادات موضع تغل شاہ ضلع ہوشیار پور آپ کی اولاد سیّد شاہ زبر الدین سے جاری ہوئی اور ان کے فرزند سیّد صغیر الدین اور ان کے فرزند سیّد شاہ فتح الدین اور ان کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد بہلول شاہ، (۲)۔سیّد زین العابدین۔

بیت اوّل سیّد زین العابدین بن سیّد شاہ فتح الدین:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نور محمد، (۲)۔سیّد یار محمد۔

بیت ثانی سیّد بہلول شاہ بن سیّد شاہ فتح الدین کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ناصر علی، (۲)۔سردار علی، (۳)۔رند علی، (۴)۔شاہ محمد، (۵)۔سیّد قاسم علی۔

## ۲۵۰۔نسل سیّد شمس الدین ابن شہاب الدین بن سیّد نصیر الدین محمد

آپ کی اولاد سے سادات حجانہ، پنڈ پتن، پل بجواں، نکہ تحصیل اکھنور ضلع جموں میر پور تحصیل جموں، بیروال، مروال، ککوال تحصیل سیالکوٹ، چرگ پورو کوٹلی ضلع سیالکوٹ ہیں۔

سیّد شمس الدین بن سیّد شہاب الدین کے بیٹے سیّد علاء الدین ان کے فرزند سیّد سبز علی اور ان کے تین فرزند (۱)۔سیّد قاسم علی، (۲)۔بلند شاہ، (۳)۔سیّد بہلول شاہ۔

بیت اوّل سیّد بہلول شاہ بن سیّد سبز علی شاہ:۔ کی اولاد سے محبوب شاہ بن سیّد لطف شاہ بن سیّد کرم علی بن سیّد نور شاہ بن سیّد بہلول شاہ المذکور تھے۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد کپور شاہ، (۲)۔سیّد غلام شاہ، (۳)۔سیّد مہدی شاہ، (۴)۔کا کی شاہ۔

بطن اوّل۔کا کی شاہ بن محبوب شاہ کے تین فرزند ہوئے (۱)۔سیّد سوہنے شاہ، (۲)۔سیّد تراب شاہ، (۳)۔سیّد تھو شاہ آپ کے فرزند سیّد فضل حسین پل بجواں ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہے۔

بطن ثانی مہدی شاہ بن محبوب شاہ کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد تھو شاہ، (۲)۔سیّد انار شاہ۔

ان کے دو فرزند سیّد بلہی شاہ، (۲)۔سیّد حسنین شاہ حجانہ بیلہ میں مقیم ہیں۔

بطن ثالث سیّد کپور شاہ بن سیّد محبوب شاہ کے تین فرزند ہوئے (۱)۔سید جواہر شاہ، (۲)۔سیّد حیات شاہ، (۳)۔سیّد فضل شاہ آپ کے دو فرزند (۱)۔شاہ محمد علی لاولد، (۲)۔سیّد جلال شاہ۔ پل بجواں میں مقیم ہوئے۔

اوّل سیّد حیات شاہ بن کپور شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد کھن شاہ، (۲)۔سیّد جلال شاہ۔

سیّد جلال شاہ بن حیات شاہ کے دو فرزند (۱)۔سیّد پیر شاہ، (۲)۔سیّد حیدر شاہ ان کے فرزند سیّد عنائیت شاہ موجودہ بمقام کوہڑہ پرگنہ اکھنور ضلع

جموں میں ہیں۔

## ۲۵۱۔نسل سیّد صلاح الدین ثانی وسیّد تاج الدین طریل ابنان پیر سیّد حاجی صدرالدین محمود برادران سیّد حسن کبیرالدین کفرشکن

بیت اوّل سیّد صلاح الدین بن پیر حاجی صدرالدین محمود آپ کی اولاد سے سادات پہلوان آرائیں تھانہ متروتحصیل میلسی ضلع ملتان ہیں۔ آپ کے فرزند سیّد سقف الدین تھے اور ان کے فرزند سیّد شہاب الدین تھے اور ان کے چار فرزند (۱)۔سیّد امانت، (۲)۔سیّد قمبر علی، (۳)۔سیّد اسرائیل محمد، (۴)۔شاہ فتح نور۔

بطن اوّل شاہ فتح نور بن سیّد شہاب الدین آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد انعام شاہ، (۲)۔سیّد لعل شاہ۔

آپ کا مزار پہلوان آرائیں میں موجود ہے۔ان میں انعام شاہ کی اولاد حدیقۃ الانساب میں بیان ہوئی ہے۔

سیّد تاج الدین طریل بن بن حاجی صدرالدین:۔سیّد شجاع الملک کے مطابق آپ صاحب اولاد ہوئے آپ کی اولاد سادات پیراہنی کہلاتی ہے اور علاقہ کچھ اور کاٹھیاواڑ کے درمیان رن آف کچھ کے کنارے پر یہ سادات آباد ہوئی لیکن ان کا مشجر نہ حاصل کیا جا سکا۔[۱]

اور کتاب نورالمبین حبل اللہ المتین کے مطابق ہندو پیر تاج الدین کو پرلھاد کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس لیے ان کے فرزند پرلھاد (پیراج خاندانی) کہلاتے تھے۔ یہ سوڑھا لوگوں کے ساتھ بستے تھے ان کا قول ہے کہ پیر تاج الدین نے سوڑھی رانی کے ساتھ شادی کی تھی۔ آپ کے خاندان سے سوڑھے ہوئے اور دوسری طرف خوجوں کا قول ہے کہ سوڑھی رانی پیر تاج الدین پر فریفتہ ہوئی تھی۔ پیر تاج الدین کی درگاہ پر پرلھاد خاندان والے بیٹھتے تھے اور آستانہ کی آمدنی لیتے تھے اور آمدنی زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک آستانہ پیر کی درگاہ کے قریب تعمیر کیا گیا اور اس خاندان کے خالقنہ نامی شخص کی وفات کے بعد اس درگاہ پر کوئی پرلھاد خاندانی دکھائی نہیں دیا۔[۲]

ایسی صورتِ حال میں میری نظر میں یہ خاندان مشکوک ہے اور نسل کا خالص ہونا ممکن دکھائی نہیں دیتا دوسرا شمسی سادات کا اسماعیلی مذہب پر ہونا بھی ثابت ہے ان کے اوائل کے لوگ اسماعیلی مذہب کی تبلیغ کے لیے سندھ اور گجرات داخل ہوئے تاہم اب ان میں اکثریت اثناعشری حضرات کی ہے۔

جب کہ سیّد غلام اکبر شمسی سبزواری کے نزدیک کہ پیر تاج الدین کی اولاد کے یہاں سے جانے کے بعد اب یہ آستانہ اور درگاہ اسماعیلیوں کے قبضہ میں آ گئی ہے اور اس آستانہ پر انھوں نے جماعت خانہ بنالیا ہے۔

## ۲۵۲۔نسل سیّد علاء الدین احمد شکربار بن سیّد شاہ شمس الدین سبزواری ملتانی

آپ کی اولاد سے سیّد ظہیرالدین بن سیّد مخدوم اسداللہ بن سیّد مخدوم شمس الدین ثانی المعروف خوجگی صاحب بن سیّد علاء الدین احمد شکربار المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں سات فرزند تھے (۱)۔سیّد محمد شہاب الدین مبارک، (۲)۔مخدوم عالم شاہ، (۳)۔بہاء الدین بھگا، (۴)۔حسام الدین، (۴)۔شاہ رکن الدین عالم، (۶)۔لاوَن شاہ، (۷)۔محمد۔

بیت اوّل سیّد محمد شہاب الدین مبارک بن سیّد ظہیرالدین:۔کی اولاد سے سیّد محمد فریدالدین ان کے فرزند محی الدین اور ان کے دو فرزند (۱)۔سیّد محمدی، (۲)۔محمد ضیاء الدین۔

بیت ثانی سیّد بہاء الدین المعروف بھگا کے دو فرزند (۱)۔عبدالغنی، (۲)۔ابراہیم شاہ۔

بطن اوّل سیّد عبدالغنی بن سیّد بہاء الدین المعروف بھگا:۔کے بیٹے سیّد میر میران اور ان کی اولاد سے سیّد سانول شاہ بن بن سیّد کمال شاہ بن امیر حسین بن شرف علی بن سیّد عبداللہ بن سیّد میر میران المذکور تھے ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد قاسم شاہ، (۲)۔سیّد حسین شاہ۔

۱۔گلزار شمس، ص ۳۷۹ ۲۔حدیقۃ الانساب، ص ۳۸۱، نور مبین حبل اللہ المتقین ص ۵۱۱

بطن ثانی سیّد ابراہیم بن سیّد بہاء الدین المعروف بھیگا:۔ کی اولاد سے محمد غوث شاہ بن سیّد عبدالغنی بن سیّد زاہد بن سیّد اسحاق المعروف بندگی صاحب بن ابراہیم المذکور۔

بیت ثانی سیّد محمد راجی بن سیّد ظہیرالدین:۔ کی اولاد سے سیّد محمد شاہ بن سیّد باقر شاہ بن سیّد ظہیرالدین بن علاء الدین بن سیّد شاہ مکھن اولیاء بن کمال الدین بن عبدالغنی بن سیّد محمد راجی المذکور تھے اور جملہ خاندان سادات شمسی سبزواری کے مشجرات کتاب حدیقۃ الانساب اور گلزار شمس سے لیے گئے زیادہ مواد حدیقۃ الانساب سے لیا گیا۔

## ۲۵۳۔نسل علی بن اسماعیل اعرج بن امام جعفرالصادقؑ بن امام محمد الباقرؑ

بقول سیّد ابوحسین یحیٰی نسابہ عقیقی آپ کی والدہ اُم ابراہیم بنتِ ابراہیم بن ہشام بن اسماعیل بن ہشام بن ولید بن مغیرہ مخزومی تھیں۔[ا]

بقول عمری آپ کی شادی فاطمہ بنتِ عبداللہ افطح بن امام جعفرالصادقؑ سے ہوئی تھی۔ آپ کی چھے دُختران تھیں(۱)۔رقیہ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ افطح تھیں،(۲)۔خدیجہ صغریٰ،(۳)۔خدیجۃ الکبریٰ،(۴)۔بریہہ،(۵)۔حکیمہ،(۶)۔زینب۔

اور آپ کے بقول ابوحسن عمری نسابہ نوفرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔ابراہیم،(۳)۔حسن،(۴)۔محسن،(۵)۔طاہر،(۶)۔ابوحسن حسین درج بالکوفہ،(۷)۔زید آپ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ افطح تھیں،(۸)۔اسماعیل ارقط جن کی والدہ اُم الولد تھیں اور بقول عمری ان کی اولاد مغرب میں تھی۔ (لیکن بعد میں نہ رہی)، آپ ابوسرایا کے ساتھ تھے،(۹)۔محمد الشعرانی آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد بن عون بن (محمد حنفیہ) بن علی بن ابی طالب تھیں اور ان کی قبر بغداد میں تھی، لیکن بعد کے نسابین کے نزدیک علی بن اسماعیل بن امام جعفرالصادقؑ کی اولاد صرف ایک فرزند محمد الشعرانی سے جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ، فخرالدین رازی نے بھی یہی تحریر کیا ہے۔ اس محمد الشعرانی بن علی بن اسماعیل اعرج کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند ابوحسن علی بلقب ابی الجن سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو بنی ابی الجن کہا گیا، جب کہ عمری نے دوفرزند مزید بھی لکھے جن کے نام، (۲)۔عبداللہ،(۳)۔ابراہیم تھے اور تین دُختران بھی تھیں، (۱)۔فاطمہ،(۲)۔علیہ،(۳)۔خدیجہ۔لیکن اولاد ابوحسن علی ابی الجن سے ہی جاری ہوئی۔

اس ابوحسن علی ابی الجن بن محمد الشعرانی:۔ بقول عمری نسابہ ان کو ان کی جُرائت کی وجہ سے ابوالجن کہا گیا کہ آپ جنوں کے باپ ہیں۔ آپ کی والدہ خدیجہ بنت ابراہیم بن عمر بن محمد بن عمراطرف بن علی بن ابی طالب علیہ السّلام تھیں۔ آپ کی پانچ اولادیں تھیں جن میں تین دُختران تھیں(۱)۔فاطمہ المعروفہ بنت عمریہ،(۲)۔حکیمہ،(۳)۔خدیجہ اور رجال میں دو تھے(۱)۔ابراہیم،(۲)۔حسین آپ کا قتل تفلیس میں ہوا جو موجودہ جورجیا یورپ میں ہے، جب کہ ابراہیم کی نسل جاری نہ رہی۔

اس حسین بن ابوحسن علی ابوالجن کی چاراولادیں تھیں(۱)۔احمد کی وفات پراس کی بیٹی تھی،(۲)۔خدیجہ کی شادی فدانہ نقیب موصل سے ہوئی اور ان کی دو اولادیں ہوئیں(۳)۔ابوجعفر محمد کی وفات مصر میں ہوئی اور اس کی اولاد تھی،(۲)۔ابومحمد حسن کی والدہ اُم الولد رحمہ تھیں اور ان کی اولاد دینور میں تھی،(۳)۔علی کا ذِکر صاحب اصیلی نے کیا ہے۔

اوّل ابوجعفر محمد بن حسین بن ابوحسن علی ابوالجن کی اولاد بقول فخرالدین رازی مصر میں قلیل تھی تاہم ابنِ عنبہ نے ان کی اولاد بیان نہیں کی۔ دوئم علی بن حسین:۔ کے دوفرزند تھے(۱)۔محمد نقیب دینور،(۲)۔حسین جن کی اولاد سے حمزہ نقیب اہواز بن محسن بن بن حسین المذکور تھے۔

## ۲۵۴۔نسل ابومحمد حسن دینوری بن حسین بن علی بن محمد الشعرانی

بقول عمری آپ دینور میں پیدا ہوئے اور ان کی اولاد قم اہواز، بغداد وغیرہ میں رہی بقول عمری آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوالفضل

ا۔المعقبون من ولد امام امیرالمومنین، ص۳۴۳

عباس قاضی دینور، (۲)۔ابوحسن علی دینوری اور رازیؔ نے دومزید فرزند تحریر کیے، (۳)۔ابوعبداللہ محمد شعرانی کی اعقاب قم اور بصرۃ میں اور بعض مراوزہ ان سے منسوب ہیں، (٦)۔ابوعبداللہ حسین آپ کا قتل حیرہ میں ہوا اور ان کے عقب پر کلام کیا گیا۔

بیت اوّل ابوعبداللہ محمد الشعرانی بن ابومحمد حسن دینوری بقول فخر الدین رازی آپ کی عقب کثیر تھی جن میں ابوالمؤید اسماعیل بن حسین بن محمد بن علی بن محمد الشعرانی المذکور تھے جن کی اعقاب مروؔ اور مشہدؔ میں تھی۔

بیت ثانی ابوالفضل عباس بن ابومحمد حسن دینوری:۔عمری نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسن قاضی دمشق تحریر کیا ہے(ابنِ عنبہ نے آپ کو عباس بن علی بن ابومحمد حسن دینوری لکھا ہے)اس حسن قاضی دمشق بن ابوالفضل عباس بقول عمری نسابہ آپ کی وفات پر آپ کی اولاد کے پاس مصر کے نقباء کی نقابت اور دمشق کی قضاوت تھی۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔عباس، (۲)۔ابی یعلی حمزہ فخر الدولہ اور ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند، (۳)۔ابوحسن احمد نقیب النقباء مصر نے بھی تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل ابی یعلی حمزہ بن حسن قاضی دمشق:۔ آپ کی اولاد میں الشریف الاجل ابوحسن احمد لقب مجد الدولہ نقیب النقباء مصر جن کے نام پر ابوحسن عمری نے کتاب ''المجدی فی انساب الطالبین'' تحریر کی اور یہ خاندان مصر میں بہت مقدم تھا۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند تھے۔ابوطالب محمد ان کی والدہ ان کے والد کی چچازاد تھیں اور بقول عمری کے میرے والد نے پایا کہ وہ دُختر نصیبی حسینی تھیں اور آپ ادبی علوم اور انساب کے ماہر تھے۔

بطن ثانی عباس بن حسن قاضی دمشق بن ابوالفضل عباس:۔ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوحسین ابراہیم مختص الدولہ سیّد الشریف القاضی دمشق، (۲)۔ابوالبرکات عقیل عماد الدولہ السیّد النقیب القاضی دمشق اور ان دونوں کی والدہ بکجور تھیں، پھر ابوحسین ابراہیم بن عباس:۔ کی اولاد سے ابوالفضل اسماعیل فخر الملک اور ابوالقاسم علی تھے۔

بیت ثالث ابوحسن علی دینوری نقیب بن ابومحمد حسن دینوری بن حسین:۔ آپ بصرہ کے نقیب تھے اور دوسری جگہ دینور کا نقیب لکھا گیا۔ اوّل بیان رازی کا اور دوسرا بیان ابنِ عنبہ کا ہے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین آپ سیب میں ساکن تھے جو دجلہ سواد نہروان میں ہے، (۲)۔محسن، (۳)۔محمد نقیب دینور۔

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین بن ابوحسن علی نقیب دینوری کا ایک فرزند ابوطالب محمد تھا۔

بطن ثانی محسن بن ابوحسن علی نقیب دینوری:۔ آپ کا فرزند حمزہ نقیب اہواز تھا، جس کی ذیل منتشر ہوئی۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔علی۔

اوّل حسن بن حمزہ نقیب کا ایک فرزند ابی المفرج معد نقیب اہواز تھا۔

دوئم علی بن حمزہ نقیب آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ظریف، (۲)۔تقی جن کی اولاد آلِ تقی کہلائی۔

پہلی شاخ ظریف بن علی بن حمزہ نقیب کی اولاد سے ابی المعالی ذکی بن علی بن عبدالمحسن بن ظریف المذکور تھے اور آپ کی اولاد بنوذکی کہلائی۔

بطن ثالث محمد نقیب بن علی نقیب دینوری:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔شریف ابوالبرکات محمد یلقب فخر الشرف، (۲)۔علی، (۳)۔ابوعبداللہ۔ اور اس ابوعبداللہ بن محمد النقیب کی اولاد میں تین بیٹے تھے(۱)۔ابوعلی بھوسم الجبیل، (۲)۔ابوالبرکات محمد، (۳)۔ابوالقاسم اسماعیل بھوسم الجبیل سے دمشق منتقل ہوئے۔

## ۲۵۵۔نسل محمد دیباج بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقرؑ

بقول عمری نسابہ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ شمطیہ کے امام تھے یعنی ابن الاشمط کے اصحاب کے امام تھے۔ آپ کی قبر خراسان میں ہے۔ آپ

شیخ متقدم اور بہادر تھے آپ نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی آپ مامون کے لقب سے معروف ہوئے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ نے مامون کے زمانے میں مکہ سے خروج کیا۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ آپ کا نام محمد اور لقب دیباج تھا جو آپ کے حسن الجمال کی وجہ سے تھا۔ آپ کا دوسرا لقب مامون تھا۔ آپ نے محمد بن ابراہیم طباطبا حسنی کی دعوت کے لیے خروج کیا اور جب محمد بن ابراہیم طباطبا فوت ہوگئے تو آپ نے لوگوں سے اپنے لیے بیعت طلب کی اور مکہ سے خروج کیا۔[۲]

بقول مسعودی آپ کی زوجہ خدیجہ بنت عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں آپ کو خوبصورتی کی وجہ سے دیباج لقب دیا گیا۔[۳]

آپ مسلح قیام کے سلسلے میں زیدیہ کے ہم مسلک تھے۔[۴]

آپ کی اولاد میں بقول ابوحسن شیخ عمری علوی نسابہ چودہ صاحبزادیاں تھیں(۱)۔خدیجہ، (۲)۔حکیمہ، (۳)۔زینب، (۴)۔اسماء، (۵)۔فاطمہ، (۶)۔عالیہ، (۷)۔ریطہ، (۸)۔اُم کلثوم، (۹)۔اُم محمد، (۱۰)۔ملیکہ، (۱۱)۔لبابہ، (۱۲)۔عشیرہ، (۱۳)۔بریہ، (۱۴)۔رقیہ

اور آپ کے بارہ بیٹے تھے(۱)۔علی خارصی، (۲)۔یحییٰ، (۳)۔قاسم، (۴)۔حسین اصغر، (۵)۔حسین اکبر، (۶)۔اسماعیل، (۷)۔اسحاق، (۸)۔عبیداللہ، (۹)۔عبداللہ، (۱۰)۔جعفر، (۱۱)۔حسن اکبر، (۱۲)۔حسن اصغر۔

ان حضرات میں حسن اکبر، جعفر، عبیداللہ، اسحاق، عبداللہ کی اولاد کا کوئی ذِکر نہیں۔

اوّل حسن اصغر بن محمد دیباج کے دو فرزند تھے محمد اور علی لیکن ان سے نسل آگے نہ بڑھی۔

دوئم اسماعیل بن محمد دیباج آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کے والد کے بعد شمطیہ نے آپ کی دعوت دی اور مامون خلیفہ نے آپ کو ۲۵۰۰۰ دینار دیئے۔ بقول عمری یہ بات مجھے میرے اُستاد ابوحسین ابنِ کتیلہ نسابہ فاضل نے بتائی (ان کی نسل بھی آگے جاری نہ رہی۔)

سوئم حسین بن محمد دیباج بقول شیخ شرف عبیدلی آپ کی اولاد سے کوئی ایک بھی نہ دیکھا اور میرے والد (ابوالغنائم) کے بقول ان کی اولاد تھی اور بقول ابنِ عنبہ نسابہ میں نے بعض مشجرات میں دیکھا ان کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔علی اور علی کے فرزند حسین اور حسین کے فرزند محمد تھے اور ابنِ عنبہ نے آپ کو ان حضرات میں شامل کیا جن کی اولاد جاری ہوئی۔

بقول عمری نسابہ کہ میرے والد ابوالغنائم صوفی نسابہ نے محمد بیاج بن جعفر الصادقؑ کی اولاد میں ایک فرزند حسن اوسط کا ذِکر کیا جس کا فرزند علی تھا۔

چہارم یحییٰ بن محمد دیباج:۔ آپ کو ابنِ حسینیہ کہا جاتا تھا آپ اپنے والدِ محترم کے وصی تھے آپ کی اولاد انقرص ہوئی۔[۵]

آپ کی والدہ خدیجہ بنتِ عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔

ابنِ عنبہ، فخرالدین رازی اور ابوطالب مروزی نسابہ کے نزدیک محمد دیباج کی اولاد تین پسران سے باقی رہے(۱)۔ ابی حسن علی خارصی ، رازیؔ کے بقول آپ نے زیدالنار کے ہمراہ خروج کیا، (۲)۔قاسم الشیخ۔ آپ کی والدہ اُم حسن بنتِ حمزہ بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن السبط بن علیؑ ابنِ ابی طالبؑ تھیں (۳)۔حسین اکبر جن کا ذِکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں ان کی والدہ مسور بن مخرمہ الزہری کی اولاد سے تھیں آپ کی اولاد تھی۔

ابنِ عنبہ نے ان کا معمولی سا ذِکر کیا ہے مگر زیادہ تفصیل نہ لکھی بقول بابن فندق نسابہ بیہقی کہ میں اس کی معرفت نہیں رکھتا کہ ان کی اولاد تھی۔[۶]

اب ہم ان کی اولاد بیان کرتے ہیں۔

بیت اوّل حسین اکبر بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق علیہ السّلام:۔ بقول ابنِ عنبہ ان کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔علی اور رازیؔ نے صرف علی کا بیان دیا۔ ان میں علی بن حسین اکبر کی اولاد میں ایک فرزند حسین اور اس کا ایک فرزند محمد تھا۔ ابنِ عنبہ نے صرف اتنا ہی رقم کیا۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۶ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۴۵۔۲۴۶ ۳۔مروج الذہب از مسعودی، جلد ۳، ص ۴۳۹

۴۔الفائق فی رواۃ اصحاب امام صادقؑ، جلد ۳، ص ۴۴ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۶ ۶۔لباب الانساب، جلد دوئم ص ۵۶۸

سیّد مروزی نے اس محمد بن حسین بن علی کے دو فرزند لکھے (۱)۔مطہر، (۲)۔حمزہ اور ان دونوں کی اولاد بھی تھی۔

بطن اوّل مطہّر بن محمد بن حسین:۔ کا ایک فرزند بقول رازی ابوالمعالی علی نقیب تھا جو یزد میں نقابت کے فرائض انجام دے رہا تھا اس کی اولاد قلیل ہوئی۔

بطن ثانی حمزہ بن محمد بن حسین:۔ آپ کا ایک فرزند حیدر المعروف بھیرۃ کرخی تھا اور ان کا ایک فرزند حمزہ صوفی تھا بقول ابو اسماعیل طباطبا کہتے ہیں کہ اس میں شک ہے پھر میں نے اس کو سیّد نسابہ شیخ الشرف ابی حرب احمد بن محمد بن محسن حسینی کے سامنے اس کو پیش کیا تو انھوں نے کہا کہ حسین بن محمد مامون (دیباج) بن جعفر الصادقؑ جو کہ حسین اکبر تھے اور طبرستان میں فوت ہوئے اور ان کی اولاد میں علی بن حسین کے علاوہ اور کوئی نہ بچا جس کی اولاد سے محمد بن حسین بن علی المذکور۔

اگر حمزہ بن محمد بن حسین کی ولادت کی صحت درست ہے اور حیدر بن حمزہ کی ولادت کی صحت درست ہے۔اور حمزہ صوفی بن حیدر کی ولادت کی صحت درست ہے تو یہ نسب صحیح ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اگر یہ دوسری صورت میں ثابت ہو تو اس بات پر بھروسہ کیا جائے جو ثبوت واضح کرتا ہے اور قانونی دلیل اس کی گواہی دیتی ہے۔واللہ اعلم۔[۱]

اور بقول سیّد احمد کیا نسابہ اس خاندان سے میر عبدالعظیم بن جمال الدین محمد بن شریف بن جمال الدین مرتضٰی بن عزیز بن شمس الدین بن حسین بن حسین بن علی بن محمد بن حسین بن علی بن حسین اکبر بن محمد دیباج المذکور تھے۔[۲]

بیت ثانی قاسم الشیخ بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ:۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔عبداللہ، (۲)۔علی خوارزمی، (۳)۔یحیٰی الشبیہ آپ رسولِ خداؐ کی شبیہ تھے، (۴)۔احمد الامیر جو خراسان میں فوت ہوئے اور ان کی اعقاب رُےئ میں تھی لیکن عبداللہ اور علی کی اولاد کثیر تھی، (۵)۔محمد الشبیہ جس کا ذِکر عمری نسابہ نے مجدی میں کیا ہے۔

جب کہ احمد امیر کا ذِکر ابنِ عنبہ اور ابوطالب مروزی نسابہ نے نہیں کیا مگر ابنِ طقطقی نے کیا ہے۔

بطن اوّل عبداللہ بن قاسم الشیخ بن محمد دیباج:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد کو بنوشبیہ کہا گیا جو مصر میں ہے انھوں نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔محمد تحریر کیا ہے اور رازی نے ان کا نام ابوحسن محمد طیان لکھا ہے اور دوسرا فرزند (۲)۔ابومحمد القاسم اعرج تحریر کیا اور ان دونوں کی اعقاب مصر میں بنی طیان سے معروف ہوئی۔ یہ بیان فخر الدین رازی کا ہے اس کا نام بابن طقطقی نے بھی تحریر کیا اور تیسرا فرزند، (۳)۔مرتضٰی بھی تحریر کیا۔

اوّل ابوحسن محمد بن عبداللہ:۔ کی اولاد میں بقول مروزی نسابہ اور ابنِ عنبہ ابوالقاسم عبداللہ طیارہ تھے جن کی اولاد کو بنوطیارہ کہا جاتا ہے۔

دوئم ابومحمد قاسم اعرج بن عبداللہ:۔ آپ کی اولاد سے بابن طقطقی حسنی نسابہ علی بن اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن قاسم المذکور تھے۔

سوئم مرتضٰی بن عبداللہ:۔ آپ کی اولاد سے بقول بابن طقطقی حسنی نسابہ امیر جمال الدین بن امیر بن محمد بن حسین بن علی بن محمود بن علی بن حیدر بن ہاشم بن المرتضٰی المذکور تھے۔

بطن ثانی یحیٰی بن قاسم الشیخ بن محمد دیباج:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد، (۲)۔حسین الناقص۔

اوّل محمد بن یحیٰی کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔عبداللہ جس کا بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند احمد تھا، (۲)۔حسین جس کی اولاد سے بقول بابن طقطقی نسابہ مسلم بن محمد بن حسین بن علی بن حسین المذکور تھے۔اور یہ نسل مصر میں مقیم تھی۔

دوئم حسین الناقص بن یحیٰی:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے مصر میں بنوماحی تھی اور یہ ماحی حسین الناقص کی والدہ تھیں جن سے اس خاندان کو عرفیت ملی۔ آپ کی اولاد سے ابی المناقب محمد شرف الدین بن ابی الفضل عبدالواحد تقی الدین حجۃ بن عبدالعزیز بن قمر بن حسن بن جعفر بن ادریس بن علی بن محمد بن احمد بن یحیٰی بن عبداللہ بن حسین الناقص المذکور تھے۔

۱۔منتقلہ الطالبیہ، ص۲۴ ۲۔سراج الانساب، ص ۸۹

بطن ثالث علی الخوارزمی بن قاسم الشیخ بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ:۔ آپ کی اولاد سے علی بن محمد بن علی خوارزمی المذکور تھے جس کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔عقیل آپ کی اولاد قلیل تھی۔ ابنِ عنبہ کے مطابق علی خوارزمی کی اولاد کو بنی عروس اور بنی خوارزمیہ کہا جاتا ہے اور سیّد مہدی رجائی نسابہ نے تیسرا فرزند(۳)۔حسن تحریر کیا ہے جس کا ذکر مجھے قدیم مصادر میں نہ ملا تاہم انھوں نے ضرور کسی مصادر یا مشجر سے ہی تحریر کیا ہوگا۔

اوّل محمد بن علی بن محمد بن علی خوارزمی:۔ کی اولاد ایک فرزند علی بکر آبادی سے جاری ہوئی اور بکر آباد جرجان کا ایک محلّہ ہے اور کہا جاتا ہے محمد بن علی کا دوسرا فرزند علی تھا، جو کہ جرجان کا امیر تھا اور اس کی اولاد نہیں تھی یہ بیان رازی کا ہے۔علی بکر آبادی بن محمد بن علی کی اولاد بقول رازی نسابہ کرمان اور طبس میں گئی بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد میں سیّد العالم رضی الدین حسین بن قتادہ حسنی کے مشجر کے مطابق تین فرزند تھے(۱)۔ابوطالب زید حاجی،(۲)۔عقیل، (۳)۔حسن۔

پہلی شاخ میں ابوطالب زید حاجی بن علی بکر آبادی:۔ اور رضی الدین بن قتادہ حسنی نسابہ کے مطابق آپ زاہد تھے آپ کی اولاد میں آٹھ فرزند تھے اور یہ دعویٰ نہیں ہے کہ آپ جیسی منزلت، علم اور تقویٰ کی مثال نہیں تھی۔ آپ کی اعقاب کرمان میں ہے۔فخر الدین رازی نے آپ کا ایک فرزند ابو ہاشم تمیم عزالشرف نقیب کرمان تحریر کیا اور ان کا ایک فرزند ابی البشائر ہاشم نقیب کرمان تھا جس کی عقب کثیر تھی اس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین، (۲)۔شرف شاہ۔

پہلا خاندان حسین بن ابی البشائر ہاشم بن تمیم کی اولاد سے سیّد رضا بن محمد بن قاسم بن حسین بن محمد بن علی بن المرتضیٰ بن ابی زید بن مسعود بن حسین بن ابی طالب بن محمد بن علی بن حسین المذکور ہوئے۔

دوسرا خاندان شرف شاہ بن ابی البشائر ہاشم کی اولاد سے ابی طالب بن احمد بن ابی طالب بن قوام الدین بن زین العابدین بن احمد بن محمد بن محمد بن شرفشاہ المذکور۔

دوئم حسن بن علی بن محمد بن علی خوارزمی:۔ کی اولاد سے ابی طالب محمد شرف الدین لقب ''مجلس السامی'' بن ابوزید بن حسن امیر کا بن حسن المذکور تھے۔ آپ زکی سعد جرجانی کے بھانجے تھے اور ایک مُدّت تک بیہق میں مقیم رہے اور پھر جرجان چلے گئے آپ کے بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔

بطن رابع محمد الشبیہ بن قاسم الشیخ بن محمد الدیباج بن امام جعفر الصادقؑ:۔ ان کا ذکر عمری کے علاوہ کسی نے نہیں کیا عمری باقی نسابین سے پہلے کے تھے تو ممکن ہے یہ نسل منقرض ہوگئی ہو بقول ابوالحسن علی بن محمد عمری نسابہ ان کی اولاد سے مصر میں بنوشبیہ تھی آپ کے ایک فرزند محمد تھے اور اس محمد بن محمد الشبیہ کے دو فرزند تھے(۱)۔یحییٰ،(۳)۔حسین ابنِ عزیزہ بقول عمری میں اِدراک نہیں رکھتا کہ ان کی بقایا اولاد موجود ہے یا نہیں۔[۱]

## ۲۵۶۔نسل علی خارصی بن محمد یباج بن امام جعفر الصادقؑ

بقول عمری نسابہ آپ ایام ابی السرایا سری بن منصور شیبانی میں بصرہ میں مقیم تھے اور جب زید النار بن امام موسیٰ کاظمؑ نے بصرہ پر خروج کیا تو علی خارصی نے ان کا ساتھ دیا۔ بقول شیخ ابی نصر بخاری نسابہ کہ علی خارصی کی رائے ۲۰۰ ہجری میں خروج کے معاملے میں اپنے والد سے متفق تھی۔علی خارصی نے انتخاب کیا کہ اہواز میں خروج کریں گے اور یہ معاملہ حسین بن حسن افطس بن علی بن امام زین العابدینؑ اور ان کے چچازاد زید النار بن امام موسیٰ کاظمؑ کی موجودگی میں طے پایا اور جب مامون عباسی محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ کے اصحاب پر غالب آیا تو علی خارصی کو معلوم ہوگیا کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے اس لیے وہ بصرہ چلے گئے اور زید بن امام موسیٰ کاظمؑ کے ساتھ متّصل گئے اور ان کے خروج کے اختتام پر بغداد آئے اور وہیں فوت ہوئے۔[۲]

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسین،(۲)۔حسن جن کی اولاد قلیل تھی۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۲۸۸۔۲۷۸ ۲۔سر سلسلہ العلویہ، از ابی نصر بخاری، ص ۴۶

بیت اوّل حسن بن علی خارصی بن محمد دیباج:۔ آپ نے کوفہ میں رہائش اختیار کی۔نسب کی کتابوں سے آپ کے پسران کا ذِکر ملتا ہے(۱)۔ابوجعفر محمد افوہ جامعی، (۲)۔ابوحسن علی عمری نے ان کا لقب جامعی لکھا ہے۔

بطن اوّل ابوحسن علی جامعی بن حسن:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد سے ابوحسن احمد بن محمد المعروف اخی بصری بن محمد اعرج بن علی جامعی المذکور تھے۔ آپ نے بغداد میں سیّدہ خدیجہ بنت ازرق موسویہ سے شادی کی تو آپ کا فرزند ابوالغنائم محمد نقیب عکبرا پیدا ہوا جو کہ شریف النفس اور صاحب خیر تھا بقول عمری اس ابی الغنائم محمد کی اس وقت (جس میں مجدی لکھی جا رہی تھی) تک کوئی اولاد نہیں۔اس کی زوجہ ابی الفضل محمد ی عکبری کی بیٹی ہے۔[۱]

بطن ثانی ابوجعفر محمد بن حسن:۔ آپ کا ذِکر ابن ِعنبہ اور رازی دونوں نے کیا ہے بقول ابن ِعنبہ نسابہ حسنی آپ کا ایک فرزند ابی حسن محمد جن کی اعقاب بغداد میں تھی۔

بیت ثانی:۔حسین بن علی خارصی بن محمد دیباج آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی آپ کو حسین طواف بن علی خارصی بھی کہا گیا۔ چھے پسران کا بیان ابن ِعنبہ کا ہے۔(۱)۔ابی طاہر احمد، جد سادات شیراز یہ پاکستان، (۲)۔ابی عبداللہ جعفر اعمی شعرانی، (۳)۔ابوحسن علی، بقول رازی آپ قم میں مقیم تھے، (۴)۔محسن، (۵)۔محمد الجور، (۶)۔عبداللہ جب کہ رازی نے بھی چھے پسران لکھے ہیں۔

ان چھے میں عبداللہ کی بجائے، (۷)۔ابوالقاسم حسن تحریر کیا جس کی اولاد قم میں تھی۔

بطن اوّل محمد جور بن حسین طواف بن علی خارصی:۔فخر الدین رازیؔ ابی نصر بخاری کو نقل کرتے ہیں بقول ابی نصر بخاری اس لقب کی ایک تشریح ہے وہ یہ کہ محمد الجور سلطان کے خوف سے بیابان میں رہتا تھا اور پھرتا رہتا تھا۔اس کی رہائش گدھے یا حیوان کی طرح تھی اور وحش کو فارسی میں گور کہتے ہیں جب کہ عربی میں جور کہتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس کو شکار کا بہت شوق تھا اس کے بہت زیادہ شکار اور صحراؤں میں ہونے کی وجہ سے اسے جور کیا گیا۔[۲]

سیّد ابن ِعنبہ نے ابی نصر بخاری کے قول کو ہی نقل کیا مگر کچھ تغیّر کے ساتھ بقول ابی نصر بخاری کہ یہ (محمد الجور) جرجان کے بعض واقعات میں قتل ہو گئے اور ایک طویل زمانے تک معلوم نہ ہوا کہ اس کی کوئی اولاد ہے اور زیبرا کو فارسی میں گور کہتے ہیں( کیونکہ محمد جور زیبرا کی طرح بیابانوں میں پھرتے رہے) اور عربی میں جور کہا گیا اور یہ لقب ان کو اس لیے بھی دیا گیا کہا جاتا ہے۔اسی کی موت کے بعد اس کا بیٹا ظاہر ہوا اور اس کی ماں (جو جاریہ تھی) سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اُس نے کہا یہ جاریہ ہے اور یہ اس کا بیٹا ہے اور قبر کی جانب اِشارہ کیا اور کلام ابی نصر بخاری کا ہے اور بقول ابوحسن عمری نسابہ محمد الجور کو معتصم عباسی نے 'رے' میں قتل کیا اور ان کے انساب پر طعن کیا گیا۔ واللہ اعلم۔

ابی نصر بخاری نے ابی جعفر محمد بن عمار سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا میں نے امام حسن عسکریؑ بن امام علی نقی بن امام محمد تقیؑ بن امام علی الرضاؑ کو خط لکھا اور بعض مسائل کے بارے میں ان سے سوال کیا ان سوالات میں یہ بھی دریافت کیا کہ آپ ''جوریہ'' (آل جور) کے بارے میں کیا کہتے ہیں پھر ہر مسئلے کے متعلّق جواب آیا اور جوریہ کے بارے میں تحریر تھا کہ ہم جوریہ کو نہیں جانتے اور وہ ہم کو نہیں جانتے اور اگر یہ خبر سچی ہے تو یہ حتمی گواہی ہے جو الفاظ سے باہر ہے۔[۳]

لیکن ابی نصر بخاری نے امام حسن عسکریؑ سے کیے گئے سوال کی خبر پر بھی شک کیا اور اگر یہ خبر سچی ہو تو یہ شہادت حتمی ہے کیونکہ امام کی شہادت کے بعد کسی دوسری بات کی گنجائش نہیں رہتی تاہم ابی نصر بخاری کو اس خبر کے سچ ہونے پر شک ہے اور نسابین نے محمد الجور کی اولاد بیان کی ہے۔ بقول ابن ِعنبہ آپ کے گیارہ فرزند تھے جن کے نام جعفر تھے اور ان کی کنیت سے ان میں فرق کیا جاتا تھا۔ آپ کے بارے میں نسابین کی آراء مختلف ہیں فخر الدین نے کہا آپ کے دس فرزند تھے۔ابن ِعنبہ اور رازی نے ذِکر صرف ایک جعفر کا کیا لیکن یہ بیان نہیں کیا اس جعفر کی کنیت کیا تھی بقول سیّد عزیز الدین مروزی نسابہ کہ

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۸۹ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۱۹ ۳۔عمدۃ الطالب فی انساب الطالب،ص ۲۴۸

محمد الجور بن حسین طواف کے بارہ فرزند تھے ان میں (۱)۔احمد، (۲)۔قاسم کی اولاد نہیں تھی اور دس بیٹوں کے نام جعفر تھے ان کی کنیت مختلف تھی۔اس مقام پر ان میں سے پانچ کی عقب تھی، (۳)۔ابوعبداللہ جعفر نیشاپور میں، (۴)۔ ابوطالب جعفر رُے میں (۵)۔ ابوحسین جعفر قزوین، (۶)۔ابوحسن جعفر قزوین، (۷)۔ابومحمد جعفر رُے اور نیشاپور میں۔

اوّل ابوحسن جعفر بن محمد جور بن حسین طواف:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔حسن، (۲)۔محمد اور ایک دُختر سکینہ تھیں۔ آپ کی اولاد کی اتنی ہی تفصیل دستیاب ہوسکی۔

دوئم ابوطالب جعفر بن محمد الجور بن حسین:۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوجعفر محمد، (۲)۔علی۔

پہلی شاخ میں ابوجعفر محمد بن ابوطالب جعفر کے تین فرزند تھے (۱)۔ابوحسین، (۲)۔جعفر، (۳)۔ابوطالب علی۔

دوسری شاخ میں علی بن ابوطالب جعفر کی اولاد میں حسین تھے جن کے تین پسران تھے (۱)۔ابوحسن علی، (۲)۔احمد، (۳)۔اسماعیل۔

اس ابوحسن علی بن حسین ان کا ایک فرزند محمد تھا جس کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

اسماعیل بن حسین کی اولاد سے المرتضٰی بن رضا بن اسماعیل بن حمزہ بن محمد بن حسن بن قاسم بن اسماعیل المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسین، (۲)۔محمد۔

پہلا خاندان حسین بن مرتضٰی:۔کی اولاد سے احمد بن علی بن منتجب بن حسن بن حسین بن محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن حسین بن احمد بن حسین المذکور۔

دوسرا خاندان محمد بن مرتضٰی:۔کی اولاد سے حسن بن حسین بن عبدالواحد بن علی بن حسین بن احمد بن حسین بن مرتضٰی بن سلیمان بن حسین بن دولی شاہ بن مسعود بن محمد المذکور۔[۱]

سوئم ابوعبداللہ جعفر بن محمد الجور بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد سے سیّد ادیب عالم فاضل شاعر ابوالبرکات علی بن حسین بن علی بن ابوعبداللہ جعفر المذکور آپ کی والدہ افطسیہ تھیں اور ان کی اولاد نیشاپور میں کثیر تھی۔[۲]

چہارم ابوحسین جعفر بن محمد الجور بن حسین الطّواف:۔ آپ کی اولاد سے دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔علی۔

پہلی شاخ میں محمد بن ابوحسین جعفر:۔کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوالقاسم علی، (۲)۔ابی عبداللہ داعی۔

دوسری شاخ میں علی بن ابوحسین جعفر:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ مسعود بن ابی احمد عبداللہ بن اسماعیل بن حسین بن علی المذکور تھے۔

اس مسعود بن ابی احمد عبداللہ سے منسوب ایک خاندان بھارت میں آباد ہے، ان کے مطابق یہ مسعود ہمدان میں وارد ہوئے اور ان کی اولاد سیّد حسین اشرف سے جاری ہوئی جب کہ یہ مسعود ہمدانی مسعود پور عرف بھیاؤں پرگنہ سرہرپور تحصیل اکبر ضلع فیض آباد اُترپردیش میں دفن ہوئے یہ لوگ ان کی ولادت ۷۰۰ سے ۶۰۰ ہجری بتاتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے جس مسعود کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا وہ ۴۰۰۔۳۰۰ ہجری میں ہونا چاہیے اور یہ تاریخ ان کو بحرِ ذخار از مولانا وجیہ الدین لکھنوی کے قلمی نسخے سے ملی اور پھر یہ کہ آپ کا خواجہ فریدالدین گنج شکر سے بیعت ہونا بھی ممکن نہیں جس مسعود کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے وہ فریدالدین گنج شکر سے پہلے کا ہے یہ خاندان تصوف سے منسلک ہے تاہم ہم حتمی طور پر اس خاندان کی سیادت قبول نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے ان کا مخطوط نہیں دیکھا آج کے جدید کاغذ پر پرنٹ ہوا شجرہ دیکھا ہے واللہ اعلم۔

بطن ثانی ابوعبداللہ جعفر اعمٰی شعرانی بن حسین بن علی خارصی بن محمد دیباج:۔ ابنِ طقطقی نے آپ کے دو پسران لکھے ہیں (۱)۔محمد بقول رازی آپ

---

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوم، ص ۴۹۰ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ، ص ۱۱۹

کی اعقاب بغداد میں رہی،(۲)۔حسن جسے ابنِ عنبہ نے حسین الدین اور صاحب اصیلی نے حسین امیر کا الطّواف لکھا اور رازی نے تیسرا فرزند(۳)۔علی الاعمی تحریر کیا ہے۔

اوّل علی الاعمی بن ابوعبداللہ جعفر شعرانی:۔ آپ کا ایک فرزند ابی حسین محمد مجدور المعروف ابنِ طباطبا اجل والدہ کی طرف سے (ابنِ طباطبا) تھے۔ آپ کا لقب محدث تھا۔ آپ کی اولاد سے ابی طالب محمد طواف لقب جمل بن احمد بن محمد المجد ور المذکور تھے۔

دوئم محمد بن ابوعبداللہ جعفر شعرانی:۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب جمال تھا۔اس لیے آپ کو محمد الجمال بھی کہا گیا۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر علی،(۲)۔جعفر الوحش،(۳)۔حسین۔

پہلی شاخ میں جعفر الوحش بن محمد الجمال:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔احمد،(۲)۔حسین۔

ان میں احمد بن جعفر الوحش کی اولاد سے احمد بن حسین بن احمد المذکور تھے۔

ابنِ عنبہ نے ان کے ایک فرزند کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوحسن علی جن کی اولاد کو بنو باب الطاق کہا گیا اور ان کی نسبت باب الطاق سے تھی جب کہ بابن طقطقی نے دو اور فرزند بھی لکھے(۲)۔ابوطاہر،(۳)۔ابی الغنائم۔

ابوطاہر بن احمد کی اولاد سے محمد بن محمد بن ابی حسن بن محمد بن ابی الفوارس بن ابی طاہر المذکور تھے اور ابی الغنائم بن احمد کی اولاد سے بقول بابن طقطقی معد بن محمد بن علی بن ابی الازھر بن ابی الغنائم المذکور تھے۔[۱]

ان میں دوسرا خاندان حسین بن جعفر الوحش:۔ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ حسنی نسابہ دو فرزند ہوئے(۱)۔ابوطالب حمزہ خراب،(۲)۔محمد لقب ''حر'' ان کی عقب تھی۔

دوسری شاخ میں حسین بن محمد الجمال بن جعفر الشعرانی:۔ کی اولاد سے محمد اکبر اور محمد اصغر ابنان احمد بن ابی طاہر بن احمد بن علی بن احمد بن حسین المذکور تھے۔

سوئم حسین بن ابوعبداللہ جعفر شعرانی:۔ رازی کے مطابق آپ 'رے' میں تھے اور بلدان میں آپ کی اولاد پھیل گئی اور کہا جاتا ہے کہ آپ ۱۵۰سال زندہ رہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے فرزند حسن الدین ۱۵۰ سال زندہ رہے اور ابنِ طقطقی نے اس حسن الدین کا لقب زبر لکھا اور کہا نسابین نے آپ کی اعقاب پر طعن کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ابنِ طقطقی اور رازی نے حسین بن محمد الجمال کی اولاد میں صرف ایک فرزند(۱)۔حسن الدین کا ذِکر کیا ہے جبکہ سیّد عزیز الدین ابوطالب مروزی نے چار مزید پسران کا ذِکر بھی کیا ہے(۲)۔ابوالفتح عبداللہ،(۳)۔ابوالقاسم جعفر قمی ان کی اعقاب منقرض ہوئی،(۴)۔ابوعلی حسین، (۵)۔ابوعلی احمد آپ بلخ چلے گئے آپ اعقاب جرجان میں تھی اور سیّد مہدی رجائی نے،(۶)۔ابوحسن علی کا ذِکر بھی کیا ہے۔

ان میں پہلا خاندان حسن الدین بن حسین بن ابوعبداللہ جعفر شعرانی:۔بقول سیّد ابوطالب عزیز الدین مروزی نسابہ آپ کے عقب میں تین رجال تھے(۱)۔ابی طاہر احمد قزوین میں،(۲)۔ابی عبداللہ حسین،(۳)۔ابی حسن علی۔

ان میں ابوطاہر احمد بن حسن الدین:۔ کی اولاد میں ابوطالب مروزی نے دو پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوحسین محمد،(۲)۔ابوالفضل علی جب کہ رجائی نے چھے اور طقطقی نے پانچ مزید پسران کا بھی تذکرہ کیا ہے جن میں حمزہ، عقیل، سیار، فضل اور حسن شامل ہیں۔

ابوالفضل علی بن ابوطاہر احمد:۔ کی اولاد میں بقول مروزی اسماعیل تھے اور ان کے بھائی اور عقب بھی تھی۔ رجائی نے بھائیوں میں ابوزید علی،

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص۲۱۰

ابوجعفر عیسیٰ، ابوحسن علی، ابوطالب محمد، ابوالبرکات حمزہ، عبدالعزیز، عبداللہ کا ذِکر کیا، جب کہ ابوحسین محمد بن ابوطاہر احمد:۔ کی اولاد سے بقول عزیزالدین نسابہ نقیب سمرقند ابوالقاسم محمود بن حسین امیر بن ناصر امیر سمرقند بن داعی امیر سمرقند بن ابوحسین محمد المذکور تھے۔[۱]

بطن ثالث عبداللہ بن حسین بن علی خارصی بن محمد بیاج بن امام جعفر الصادقؑ:۔ بقول ابن عِنبہ آپ کی اولاد قم، رے اور قزوین میں تھی اور بابن طقطقی نسابہ نے ایک فرزند(۱)۔ ابی جعفر محمد کا ذِکر کیا ہے۔ آپ کی اولاد سے ابی حسن علی المعروف ہمیرہ قمی بن محمد بن ابی حسن محمد بن بن علی جامعی بن ابی جعفر محمد بن عبداللہ المذکور تھے اور یہ ابوالحسن علی قم سے اصفہان منتقل ہوئے ان کے پانچ فرزند تھے(۱)۔ فخرالدین، (۲)۔ ابوعباس احمد عقب، (۳)۔ عزیزی درج، (۴)۔ ابوغیث درج، (۵)۔ درج اور ان سب کی والدہ ستاو بنت ابی القاسم بن حسن بن محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی خارصی تھیں۔

ان میں فخرالدین بن ابوحسن علی المعروف ہمیرہ قمی:۔ کی اولاد سے نسابہ رکن الدین مسعود شیرازی بن جلال الدین بن سیّد فخرالدین المذکور تھے بقول ابنِ طقطقی حسنی نسابہ کہ میں نے نسابہ رکن الدین مسعود شیرازی کا نسب اس صورت میں رقم دیکھا اور اس خط پر بعض نسابہ کی طرف سے شہادت تھی۔ واللہ اعلم۔[۲]

بطن رابع محسن بن حسین بن علی خارصی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادق:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ ابوجعفر محمد، (۲)۔ حسین۔

اوّل ابوجعفر محمد بن محسن:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند علی طاوؤس سے جاری ہوئی اور اس کی عقب ایک فرزند ابی محمد حسن سے جاری ہوئی جس کی عقب اور بھائی نصیبین اور دمشق میں تھی۔

دوئم حسین بن محسن:۔ کی اولاد میں بقول ابن طقطقی نسابہ محمد کمال الدین بن محمد بن علی بن محسن بن محمد بن حمزہ بن علی بن محمد بن حسین المذکور تھے بقول ابنِ طقطقی کہ ابنِ مہنا نسابہ عبیدلی نے ان کو قم میں دیکھا تھا ان کی والدہ بہاءالدین قمی کی بہن تھیں۔[۳]

## ۲۵۷۔ نسل ابوطاہر احمد بن حسین بن علی خارصی بن محمد الدیباج

آپ کی اولاد شیراز میں تھی اور مروزی نے کہا آپ خود شیراز میں تھے اولاد قم تھی۔ نسب کی کتاب المعقبون من آل ابی طالب میں آپ کے فرزند (۱)۔ محمد کا ذِکر ہے جو شیراز میں تھے اور ان کی والدہ حکیمہ بنتِ حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمرالاشرف بن امام زین العابدینؑ تھیں اور دوسرے فرزند (۲)۔ ابراہیم کا ذِکر ہندی مصادر میں ہے جن کی اولاد سے سادات شیرازی جعفری پاکستان ہیں۔ آپ کی اولاد سے بقول سیّد محمد علی شیرازی در کتاب قافلہ شیراز سیّد امام الدین بن علی بن علاء الدین اوّل بن جلال الدین بن برہان الدین بن منصور بن نظام الدین بن سیّد حبیب اللہ بن سیّد خلیل الدین بن سیّد شمس الدین ثانی بن سیّد اسداللہ بن سیّد شمس الدین اوّل بن سیّد کمال الدین بن سیّد اسداللہ اوّل بن سیّد خسرو بن سیّد عارف قیل حارث بن سیّد ابراہیم المذکور تھے۔

سیّد امام الدین بن علی بن علاء الدین اوّل کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ سیّد محی الدین، (۲)۔ سیّد میران امجد۔

بیت اوّل سیّد محی الدین بن سیّد امام الدین بن علی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمد سعید نوروز بن سیّد حسن شیرازی بن سیّد محی الدین المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ میر سیّد علی جدِامجد سادات علی پور سیداں خیراللہ پور سیداں، (۲)۔ سیّد عیسیٰ جدِامجد سادات اُونچی، رسول پور سیّداں، (۳)۔ سیّد محمد یونس جدِامجد سادات فتح پور سیّداں۔

بطن اوّل میر سیّد علی بن سیّد محمد سعید نوروز:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ میر شفیع الدین المعروف صغیرالدین، (۲)۔ میر شاہ محمد، (۳)۔ سیّد میر محمد، (۴)۔ میر طاہر لاولد۔

۱۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۲۸ ۲۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۸ ۳۔ الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۸

اوّل سیّد میر محمد بن سیّد میر علی شیرازی کی اولاد سے العالم الفاضل المحدث پیر سیّد جماعت علی شاہ بن سیّد کریم شاہ بن سیّد منور علی بن سیّد محمد حنیف بن سیّد محمد عابد بن سیّد امان اللہ بن سیّد عبدالرحیم بن سیّد میر محمد المذکور تھے۔ آپ کا مزار علی پور شریف میں ہے۔

دوئم میر سیّد شفیع الدین المعروف صغیرالدین بن سیّد میر علی شیرازی: کی اولاد میں میر سیّد خیراللہ شیرازی تھے ان کے دو فرزند لاولد تھے (۱)۔میر محمد بقاء، (۲)۔میر محمد ولی دونوں لاولد تھے جب کہ اولاد تیسرے فرزند، (۳)۔سیّد میر محمد رضا سے جاری ہوئی۔

سیّد میر محمد رضا بن سیّد خیراللہ شیرازی کی اولاد سے العالم الفاضل سیّد حشمت علی شاہ شیرازی بن میر حاجی جماعت علی شاہ بن میر حسن علی بن میر سیّد غلام رسول بن سیّد میر کلیم اللہ بن سیّد عطا اللہ بن میر سیّد محمد رضا المذکور تھے۔

بیت ثانی سیّد میران امجد بن سیّد امام الدین بن سیّد علی:۔ بقول صاحب قافلۂ شیراز آپ کی اولاد سے سیّد شاہ شیر علی بن بہاء الدین بن سیّد علاء الدین بن سیّد رکن الدین بن سیّد میران امجد المذکور تھے۔ ان کی روائیت کے مطابق شاہ شیر علی شیرازی ہمایوں کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے آپ شاہ طہماسپ کی اُس فوج میں تھے جو امداد کے لیے ہمایوں کو دی گئی تھی آپ کی آمد ۹۶۲ میں ہوئی آپ شہید ہوئے اور آپ کا مزار دہلی میں ہے۔

آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔سیّد محمد، (۲)۔سیّد بہادر، (۳)۔سیّد معصوم، (۴)۔شاہ شمس شیرازی اور یہ بیان قافلہ شیراز کتاب کا ہے۔[۱] بعض جدید مشجرات میں شاہ شیر علی شیراز کا ایک بھائی شاہ خلیل شیرازی بیان ہوا ہے اور کتاب گلشن زہرا میں بھی تحریر ہے اور ان کی اولاد وادی تیراہ کے گردونواح میں ہے اور اس خبر کے تحت میں نے مدرک الطالب میں ان کو رقم کیا لیکن مزید تحقیق پر معلوم ہوا کہ شاہ خلیل شیرازی جو وادئ تیراہ میں دفن ہیں شاہ خلیل حلویزی حسینی ہیں جو سیّد شاہ فخر عالم کی اولاد سے ہیں۔ اس لیے یہاں حلویزی اور شیرازی کی وجہ سے بعض مشجرات میں ان کو بھی جعفری سادات تحریر کر دیا گیا۔ تاہم اس پر مزید تحقیق ہونی چاہیے۔ ہماری یہ رائے ابھی حتمی نہیں ہے۔

## ۲۵۸۔نسل شاہ شمس شیرازی بن سیّد شیر علی شیرازی بن سیّد بہاء الدین

آپ کا مزار شاہ پور سرگودھا میں ہے آپ کی اولاد کثیر ہے جو پاکستان میں جعفری شیرازی کہلواتی ہے۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے (۱)۔سیّد شاہ محمد روڑھا، (۲)۔سیّد احمد شیر، (۳)۔سیّد شاہ حسن، (۴)۔سیّد مرتضٰی شاہ، (۵)۔سیّد شاہ عبدالوہاب

بیت اوّل سیّد شاہ عبدالوہاب بن سیّد شاہ شمس شیرازی سیّد محمد علی شیرازی کے بقول آپ کی اولاد میں نو فرزند تھے (۱)۔شاہ شریف، (۲)۔محبّ شاہ، (۳)۔نور شاہ، (۴)۔احمد شاہ، (۵)۔پیر شاہ، (۶)۔سیّد عبدالہادی شاہ، (۷)۔سیّد غلام عیسٰی، (۸)۔جلال شاہ، (۹)۔مہدی شاہ۔

بطن اوّل سید عبدالہادی شاہ بن سیّد شاہ عبدالوہاب:۔ کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے (۱)۔قائم شاہ، (۲)۔اللہ یار شاہ، (۳)۔برخوردار شاہ، (۴)۔سلطان شاہ، (۵)۔صفت شاہ۔

اوّل برخوردار شاہ بن سیّد عبدالہادی کی اولاد میں تین فرزند ہوئے (۱)۔خوشی شاہ، (۲)۔ذاکر شاہ، (۳)۔اکبر شاہ۔

اس ذاکر شاہ بن برخوردار شاہ کی اولاد میں چار پسران ہوئے (۱)۔نور شاہ، (۲)۔خوشی شاہ، (۳)۔مظفّر شاہ، (۴)۔اکبر شاہ ان میں نور شاہ کے دو فرزند تھے (۱)۔اگر شاہ، (۲)۔جیون شاہ۔

پہلی شاخ میں جیون شاہ بن نور شاہ کے تین پسران ہوئے (۱)۔پہلوان شاہ، (۲)۔حیدر شاہ، (۳)۔غلام شاہ اور ان حضرات کی اولاد کوٹلہ شیرازیاں میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں اگر شاہ بن نور شاہ بن ذاکر شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد فضل شاہ، (۲)۔سیّد شاہ، (۳)۔جوایا شاہ اور ان کی

۱۔قافلہ شیراز، ص ۷۸

اولاد کوٹلہ شیرازیاں جہلم میں آباد ہے۔

اور ذاکر شاہ بن برخوردار شاہ کی باقی اولاد بھی کوٹلہ شیرازیاں جہلم میں آباد ہے۔

دوئم اللہ یار شاہ بن سیّد عبدالہادی شاہ:۔ آپ کی اولاد سے محمد شاہ بن گوہر شاہ بن شاہ نواز بن سیّد جعفر شاہ بن بہادر شاہ بن اللہ یار شاہ المذکور اور ان کی اولاد دو پسران (۱)۔عالم شاہ، (۲)۔شیر شاہ سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی:۔ سیّد پیر شاہ بن سیّد شاہ عبدالوہاب شیرازی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد شاہ، (۲)۔خوشی شاہ۔

اوّل سیّد خوشی شاہ بن سیّد پیر شاہ کی اولاد میں تین پسران ہوئے (۱)۔محمد رضا، (۲)۔غلام عیسیٰ، (۳)۔سیّد جلال۔

پہلی شاخ میں سیّد جلال بن سیّد خوشی شاہ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے (۱)۔شادا شاہ، (۲)۔بلاول شاہ، (۳)۔چراغ شاہ، (۴)۔معظّم شاہ آپ کی اولاد سے ذوالفقار علی شاہ بن شاہ نواز بن مرید احمد شاہ بن سلطان شاہ بن معظّم شاہ المذکور ڈیرہ اسماعیل خان میں مقیم تھے۔

بطن ثالث سیّد جلال شاہ بن شاہ عبدالوہاب شیرازی:۔ کی اولاد سے کرم شاہ بن بےغم شاہ بن تقی شاہ بن عادل شاہ بن سیّد جلال المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔میر حسین شاہ، (۲)۔جعفر شاہ، (۳)۔شرف شاہ، (۴)۔امام شاہ۔

بیت ثانی سیّد شاہ احمد شیر بن شاہ شمس شیرازی:۔ آپ کی اولاد سیّد شاہ عبدالرحمان نوری سے جاری ہوئی۔ آپ کی اولاد میں چھے پسران تھے (۱)۔شاہ محمد شاہ، (۲)۔سیّد جمال شاہ، (۳)۔سیّد داؤد شاہ، (۴)۔سیّد بلاول شاہ، (۵)۔غلام شاہ، (۶)۔سیّد عارف۔

بطن اوّل سیّد شاہ محمد شاہ بن عبدالرحمان نوری:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد صادق شاہ، (۲)۔سیّد ابنِ شاہ، (۳)۔سیّد یار شاہ۔

اوّل سیّد صادق شاہ بن سیّد شاہ محمد شاہ:۔ کی اولاد سے مراد شاہ و سیّد فتح شاہ۔ ابنان سیّد عاقل شاہ بن عارف شاہ بن صادق شاہ المذکور تھے۔ یہ حضرات موضع سیّد رحمان میں آباد ہیں جو ضلع جہلم میں ہے۔

دوئم سیّد یار شاہ بن سیّد شاہ محمد شاہ کی اولاد سے چن پیر شاہ بن لعل شاہ بن نور شاہ بن احمد شاہ بن گوہر شاہ سیّد یار شاہ المذکور تھے۔

سوئم سیّد ابنِ شاہ بن سیّد شاہ محمد شاہ:۔ کی اولاد سے گلاب شاہ بن بہاول شاہ بن سکندر شاہ بن امیر شاہ بن سیّد محمد شاہ بن غلام رضا شاہ بن سیّد ابنِ شاہ المذکور تھے۔

بطن ثانی سیّد بلاول شاہ بن سیّد عبدالرحمان نوری:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران ہوئے (۱)۔محبوب شاہ، (۲)۔رفیع الدین، (۳)۔برخوردار شاہ۔

اوّل سیّد رفیع الدین بن سیّد بلاول شاہ:۔ کی اولاد میں ایک فرزند حسن شاہ تھے اور ان کے دو فرزند تھے (۱)۔دارے شاہ، (۲)۔سیّد رحیم شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد رحیم شاہ بن سیّد حسن شاہ:۔ کے تین فرزند ہوئے (۱)۔بزرگ شاہ، (۲)۔محمد شاہ، (۳)۔قطب شاہ۔

دوسری شاخ میں دارے شاہ بن سیّد حسن شاہ کے دو فرزند ہوئے (۱)۔غلام شاہ، (۲)۔فتح شاہ یہ نسلیں موضع کوٹلہ شیرازیاں اور سیّد رحمان میں ہیں۔

بطن ثالث سیّد جمال الدین بن سیّد عبدالرحمان نوری:۔ کی نسل میں تین پسران ہوئے (۱)۔سیّد علی شاہ، (۲)۔سیّد مسلم شاہ، (۳)۔اسلام شاہ۔

ان میں مسلم شاہ بن سیّد جمال الدین:۔ کی نسل علم شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔انور شاہ، (۲)۔علی شاہ سے جاری ہوئی۔

ان حضرات کے اکثر لوگ چک نمبر ۲۱ بہلوال رہتے ہیں جہاں پر ان کو مربعے ملے ہوئے ہیں۔

بطن رابع سیّد داؤد شاہ بن سیّد عبدالرحمان نوری:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد رحیم شاہ، (۲)۔سیّد علی شاہ۔

اور ان دونوں کی اولاد جاری ہوئی ہے۔

بیت ثالث:۔ سیّد شاہ حسن بن شاہ شمس شیرازی:۔ بقول سیّد محمد علی شیرازی آپ کے آٹھ فرزند تھے (۱)۔شاہ انبیاء، (۲)۔شاہ اولیاء، (۳)۔شاہ

حبیب، (۴)۔راجن شاہ، (۵)۔شاہ مزمل، (۶)۔سیّد محمد شاہ، (۷)۔شاہ بلاول، (۸)۔سرمست، بعض نے عبداللہ بھی لکھا ہے۔

بطن اوّل سیّد شاہ مزمل بن سیّد شاہ حسن شیرازی:۔ کی اولاد سے سیّد محمد غوث شاہ بن مقیم شاہ بن عنائیت شاہ بن سیّد شاہ مزمل المذکور آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔مظفّر شاہ، (۲)۔محمد حسن شاہ، (۳)۔صادق شاہ، (۴)۔اللہ بخش شاہ۔

اوّل سیّد مظفّر شاہ بن سیّد محمد غوث شاہ کی اولاد ایک فرزند صفدر علی سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔کرم علی، (۲)۔چراغ شاہ، (۳)۔نجف شاہ، (۴)۔گل حسین شاہ، (۵)۔رحم شاہ۔

دوئم اللہ بخش شاہ بن محمد غوث شاہ:۔ آپ کی اولاد سے غلام مصطفیٰ شاہ بن غلام حیدر شاہ بن غلام زین العابدین بن اللہ بخش المذکور۔

سوئم محمد حسن شاہ بن محمد غوث شاہ:۔ کی اولاد چار پسران سے ہوئی(۱)۔چراغ شاہ، (۲)۔روشن علی، (۳)۔علی حسین، (۴)۔مراد شاہ۔

پہلی شاخ میں مراد شاہ بن محمد حسن شاہ کی اولاد میں تین پسران ہوئے(۱)۔خیر شاہ، (۲)۔محمد حسین، (۳)۔علی حسین۔

دوسری شاخ میں چراغ شاہ بن محمد حسن شاہ کی ولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔دوست علی شاہ، (۲)۔سردار علی شاہ۔ یہ حضرات تھلہ حیدر شاہ شیرازی ڈیرہ میں سکونت پذیر ہیں۔

تیسری شاخ میں روشن علی شاہ بن محمد حسن شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔غوث محمد شاہ، (۲)۔گل حسین شاہ، (۳)۔فضل علی شاہ ان حضرات کی اولادیں بستی شاہ والی ڈیرہ اسماعیل خان اور واں کیلاں والی قائدا آباد میں آباد ہیں۔

بطن ثانی سیّد راجن شاہ بن سیّد شاہ حسن شیرازی:۔ کی اولاد سے سیّد رحیم شاہ بن شاہ راجہ بن شاہ انبیاء بن سیّد راجن شاہ المذکور تھے۔

بطن ثالث سیّد محمد شاہ بن سیّد شاہ حسن شیرازی:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد رحیم شاہ اور ان کے ایک فرزند سیّد نور شاہ تھے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد مبارک شاہ، (۲)۔غوث محمد شاہ، (۳)۔سیّد اکبر شاہ۔

اوّل سیّد مبارک شاہ بن نور شاہ بن سیّد رحیم شاہ:۔ کے دو فرزند تھے(۱)۔حسن شاہ، (۲)۔گل حسین۔

دوئم سیّد اکبر شاہ بن سیّد نور شاہ بن سیّد رحیم شاہ:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔محمد شاہ، (۲)۔مہر حسین شاہ، (۳)۔شاہ حسین، (۴)۔سیّد جعفر شاہ

پہلی شاخ میں شاہ حسین بن سیّد اکبر شاہ:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔حیدر شاہ، (۲)۔جعفر شاہ۔

دوسری شاخ میں جعفر شاہ بن سیّد اکبر شاہ:۔ آپ کی اولاد سیّد علی سے جاری ہوئی، جن کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔امام بخش، (۲)۔علی محمد، (۳)۔حسن بخش۔

سوئم سیّد غوث محمد شاہ بن نور شاہ بن سیّد رحیم شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک برخوردار شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جیون شاہ، (۲)۔گاغہ شاہ۔

اوپر بیان کیے گئے حضرات پہاڑ پور اور انڈس کالونی اور دیگر علاقوں میں آباد ہیں۔

بطن رابع سید شاہ انبیاء بن سیّد شاہ حسن شیرازی:۔ آپ کی اولاد کا ذِکر قافلۂ شیراز میں موجود نہیں ہے تاہم تاریخ سادات میں سیّد اصغر علی شاہ گردیزی نے آپ کی اولاد کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ تھانہ گڑھ فتح کے ایک موضع میں جا کر آباد ہوئے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند شاہ راجہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔رحیم شاہ جن کے نام پر پنڈی رحیم ہے، (۲)۔سیّد کریم شاہ، (۳)۔عادل شاہ، (۴)۔عاقل شاہ۔

اوّل رحیم شاہ بن راجہ شاہ بن شاہ انبیاء شیرازی:۔ آپ کے پانچ فرزند ہوئے(۱)۔سیّد رسول شاہ، (۲)۔سیّد بھاون شاہ، (۳)۔سیّد گل محمد شاہ، (۴)۔سیّد محمد رضا شاہ، (۵)۔سیدن شاہ ان میں بھاون شاہ کی اولاد کثرت میں منٹگمری میں موجود ہے۔ شاہ حسن بن شاہ شمس شیرازی کی اولاد موضع پنڈ رحیم

بھلوال خوشاب سرگودھا گڑھ فتح شاہ میں آباد ہے۔

بیت رابع سیّد شاہ محمد شاہ بن سیّد شاہ شمس شیرازی:۔ آپ کو شاہ محمد روڑھا بھی لکھا گیا۔ آپ کا مزار شاہ پور سرگودھا میں واقع ہے آپ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔شاہ خلیل، (۲)۔شاہ کبیر، (۳)۔شاہ ابن، (۴)۔شاہ فیروز المغروف پیرو شاہ۔

بطن اوّل شاہ ابنِ بن سیّد شاہ محمد روڑھا:۔سیّد محمد علی شیرازی نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔موجِ دریا تحریر کیا جن کا مزار نبی شاہ میں ہے، جب کہ اصغرعلی گردیزی نے سیّد شاہ شہابل لکھے ہیں جن کا روضہ موضع نبی شاہ میں ہے مجھے لگتا یہ ایک شخصیت ہیں جن کا نام شاہ شہابل موجِ دریا ہے۔

سیّد شاہ شہابل موجِ دریا بن سیّد ابنِ شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد ادہم سلطان، (۲)۔سیّد نبی شاہ۔

اوّل سیّد ادہم سلطان بن سیّد شاہ شہابل موج دریا:۔ کے تین فرزند تھے(۱)۔فاضل امام، (۲)۔مراد شاہ، (۳)۔دانے شاہ۔

دوئم سیّد نبی شاہ بن سیّد شاہ شہابل موجِ دریا:۔ آپ نے موضع نبی شاہ خرید کر آباد کیا۔ آپ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔نظام شاہ، (۲)۔قادر شاہ، (۳)۔رسول شاہ، (۴)۔بہاول شاہ۔

تاریخ سادات میں نظام شاہ کی جگہ محبّ شاہ تحریر ہے اور اصغرعلی گردیزی کہتے ہیں محبّ شاہ سے نبی شاہ ناراض ہو گئے تو وہ کیمل پور چلے گئے اور وہاں سے حویلی آزاد کشمیر میں جا کر آباد ہوئے اور باقی پسران کی اولاد موضع نبی شاہ بالا اور زیریں میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد شاہ فیروز المعروف پیرو شاہ بن سیّد شاہ محمد روڑھا:۔ آپ کے ایک فرزند سیّد سیدن شاہ شیرازی غوث الزمان ہوئے۔ آپ شیرازی سادات سب سے زیادہ مشہور ہوئے آپ کے نام پر ضلع چکوال کی تحصیل چوا سیدن شاہ کا نام ہے۔ آپ لاولد فوت ہوئے آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

بطن ثالث شاہ کبیر بن سیّد شاہ محمد روڑھا:۔ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔سیّد جمال شاہ، (۲)۔سیّد عاقل شاہ، (۳)۔سیّد نیک نام، (۴)۔سیّد فوجن شاہ شیرازی۔

اوّل سیّد شاہ جمال بن سیّد شاہ کبیر شیرازی:۔ آپ کے نو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد کلی محمد شاہ، (۲)۔گل محمد شاہ، (۳)۔امیر شاہ، (۴)۔سیّد جلال شاہ، (۵)۔سیّد محمد شاہ، (۶)۔ابنِ شاہ، (۷)۔بادشاہ، (۸)۔سیّد بادشاہ، (۹)۔سیّد ملک شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد کلی محمد شاہ بن سیّد شاہ جمال:۔ آپ کے فرزند سیّد نتھے شاہ شیرازی تھے اور ان کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد امام علی شاہ، (۲)۔سیّد غلام علی شاہ، (۳)۔قادر شاہ۔

کہا جاتا ہے امام علی شاہ بن سیّد نتھے شاہ کے زمانے میں شاہ پور سادات شیرازی کی ریاست بن چکی تھی جس کے والی آپ تھے آپ لاولد شہید ہو گئے۔ ان میں سیّد غلام علی شاہ بن نتھے شاہ بن سیّد کلی محمد کے دو فرزندگان حیدر شاہ اور نجف شاہ نے کوٹلہ سیداں کو آباد کیا نجف شاہ کے پانچ پسران کی اولاد کوٹلہ شاہ غلام حسین میں آباد ہے اور حیدر شاہ کی اولاد موضع نھتوالہ کے سادات ہیں اور شاہ پور شہر کے شیرازی بھی اسی خاندان سے ہیں۔ شاہ پور ریاست مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد تک آباد رہی اور جب رنجیت سنگھ نے حملہ کیا تو سادات دریائے جہلم کو عبور کر کے پہاڑ میں آباد ہو گئے اور جب انگریز آئے تو شاہ پور شہر میں واپس آ گئے۔

بطن رابع شاہ خلیل بن شاہ محمد روڑھا:۔ آپ کے چار پسران ہوئے (۱)۔سیّد امیر، (۲)۔پیر سیّد شاہ حسین، (۳)۔سیّد سلطان، (۴)۔سیّد شاہ جمال سیّد والہ۔

اوّل پیر سیّد شاہ حسین بن شاہ خلیل کی اولاد کوٹلہ منور شاہ اور کوٹلہ شاہ حسین چھالیہ میں آباد ہیں۔

دوئم سلطان شاہ بن شاہ خلیل کی اولاد بونگہ سرخرو کے قریب تحصیل وضلع بھلوال میں ہے۔

سوئم سیّد امیر شاہ بن شاہ خلیل:۔ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے ہیں(۱)۔سیّد مبارک، (۲)۔حضرت راجن شاہ شیرازی، (۳)۔سیّد محمد شاہ آپ کی

اولاد ڈھٹھ تھانہ گڑھ فتح شاہ تحصیل سمندری لائل پور (فیصل آباد) میں کثیر تعداد میں آباد ہیں۔

پہلی شاخ میں سیّد راجن شاہ شیرازی بن سیّد امیر شاہ آپ کا مزار جگو والہ موضع پیروالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں واقع ہے۔ آپ کے پانچ پسران ہوئے (۱)۔سیّد مراد شاہ لاولد فوت ہوئے (۲)۔سیّد محبّ شاہ، (۳)۔سیّد فتح دریا، (۴)۔سیّد لعل عیسن، (۵)۔سیّد سلطان شاہ۔

ان میں سیّد محبّ شاہ بن سیّد راجن شاہ شیرازی:۔ آپ نے جگو والی سے اُٹھ کر پیروالہ موضع آباد کیا آپ کے فرزند سیّد لعل شاہ اور ان کے فرزند سیّد غلام حسین شاہ تھے جنھوں نے جھنگ کے نواب ولی داد خان سے موضع پیروالہ اور موضع ماجھی سلطان اپنے نام کروائے، جس کا رقبہ پانچ سو مربع تھا جس پر آج تک آپ کی اولاد قابض ہے۔ سیّد غلام حسین شاہ کے تین پسران کی نسل اس رقبے کی مالک ہے (۱)۔سیّد غلام باقر شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ، (۳)۔سیّد احمد شاہ۔

پھر سیّد لعل عیسن شیرازی بن سیّد راجن شاہ شیرازی:۔ آپ کا مزار چک ۱۵ اگ ب میں ہے۔ علاقہ کمالیہ کی حدود میں آتا ہے۔ آپ کے پانچ پسران ہوئے (۱)۔غوث شاہ، (۲)۔فرید شاہ، (۳)۔سیّد داؤد شاہ، (۴)۔سیّد ابنِ شاہ، (۵)۔سیّد شہابل شاہ نہر، آپ صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا مزار راوی کے کنارے پر واقع ہے اور اس بطن کی کثیر نسلیں کمالیہ کے علاقوں میں آباد ہیں۔

## ۲۵۹۔نسل علی بن حسین بن علی خارصی بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ

آپ کی کنیت ابوحسن تھی اور صاحب اصیلی نے آپ کو علی شعرانف لکھا ہے۔ نسابین کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد اطروش سے جاری ہوئی اور ابنِ عنبہ نے ان کو محمد المشکان لکھا ہے بقول عزیز الدین مروزیؔ نسابہ آپ کی اولاد میں آٹھ معقبون تھے جن کی اولاد قزوین، بغداد، قم، مراغہ مرو اور موصل میں پھیل گئی لیکن انھوں نے اس کے نام نہیں تحریر کیے۔

صاحب اصیلی یا ابن طقطقی نسابہ نے ان کے تین فرزند تحریر کیے ہیں (۱)۔موسیٰ آپ کا فرزند علی تھا، (۲)۔حمزہ، (۳)۔حسین بقم۔

بیت اوّل حمزہ بن ابوجعفر محمد اطروش مشکان:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی طالب محسن مخل سوداوی اسمر جن کو امیر کا کہا جاتا تھا۔ آپ کی عقب بغداد اور نصیبین میں بنوامیر کا کہلائی بقول ابن طقطقی آپ کی اولاد سے ابوالغنائم محمد بن حسین بن ابوطالب محسن المذکور تھے۔[۱]

بیت ثانی حسین بن ابوجعفر محمد اطروش المشکان:۔ رازی اور مروزیؔ نے آپ کا ایک فرزند عزیز تحریر کیا ہے، جس کو ابنِ عنبہ نے عزیزی تحریر کیا ہے اور یہ عزیز قم میں تھا اور ہندی مصادر میں سادات گردیزی جعفری کا نسب جہاں منتہیٰ ہوتا ہے یعنی ابوعبداللہ محمد غزنوی اس عزیز کے بھائی بنتے ہیں لیکن اِن کا ذِکر عربی یا فارسی مصادر میں نہیں ہے۔

عزیز بن حسین کی اولاد سے مشہور نسابہ سیّد عزیز الدین مروزی تھے لیکن انھوں نے بھی اپنی کتاب میں ابوعبداللہ محمد غزنوی کا ذِکر نہیں کیا لیکن پاکستان میں یہ خاندان قدیم ہے اور اس کی شہرت بلدی پائیدار ہے کیونکہ مروزیؔ نے ابی جعفر محمد اطروش مشکان کے بھی آٹھ پسران کا ذِکر کیا مگر ان کے نام تحریر نہیں کیے۔

بطن اوّل عزیز بن حسین بن ابوجعفر محمد اطروش مشکان:۔ بقول عزیز الدین مروزی ابوطالب نسابہؔ آپ کی اولاد سے مرو میں ابی علی احمد زاہد ازورقانی بن محمد بن عزیز المذکور تھے۔

ان کی اولاد سے سیّد امام زاہد الفقیہ الواعظ جمال الدین ابومحمد حسین بن محمد طیان بن حسین بن ابی علی احمد ازورقانی المذکور تھے جن کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔ابوطالب اسماعیل عزیز الدین مروزی ازورقانی نیشاپوری نسابہ جو کتاب الفخری فی انساب الطالبین کے مؤلف تھے جس کتاب کے کثیر حوالے

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۲۰۹

اسے کتاب میں شامل ہیں۔(۲)۔علی۔

اوّل علی بن سیّد جمال الدین حسین بن محمد طیان:۔ کی اولاد سے سیّد زین العابدین عاملی بن عبداللہ بن محمد بن صالح بن محمد جعفر بن احمد بن حمزہ بن ابی القاسم بن حسین بن ابی عبداللہ احمد مشہدی بن علی المذکور تھے۔

آپ کی اولاد سے بقول سیّد مہدی رجائی سیّد امیر احمد نظام الدین تھے جن کے فرزند سیّد عبدالحسیب تھے جن کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد زین العابدین، (۲)۔سیّد محمد اشرف، (۳)۔سیّد محمد صدرالدین اور ان حضرات کی اولاد المعقبون من آل ابی طالب میں سیّد مہدی رجائی نے بیان کی ہے۔

## ۲۶۰۔نسل سیّد ابوعبداللہ محمد غزنوی بن حسین بن محمد ابوجعفر اطروش المشکان

آپ کی اولاد سے شاہ یوسف گردیزی بن سیّد ابوبکر بن سیّد علی قسور بن ابی عبداللہ محمد غزنوی المذکور تھے۔ آزاد کشمیر کے گردیزی سادات کے پاس جونسب دیکھا اُس میں شاہ یوسف گردیزی کا نسب علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ پر منتہیٰ ہوتا ہے لیکن وہ نسب غلط ہے۔تاریخ سادات اور دوسری کتب میں آپ کا نسب محمد دیباج بن امام جعفر صادقؑ پر منتہیٰ ہوتا ہے جو میرے خیال سے درست ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد احمد عمادالدین سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند مخدوم سیّد عبدالصمد گردیزی سے جاری ہوئی۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد یحییٰ گردیزی،(۲)۔سیّد احمد گردیزی۔

بیت اوّل سیّد یحییٰ گردیزی بن سیّد عبدالصمد گردیزی:۔ کی اولاد سے مخدوم سیّد شاہ یوسف ثانی بن مخدوم نجم الدین بن نعمت اللہ بن سیّد مبارک بن اباز ید گردیزی بن سیّد یحییٰ گردیزی المذکور تھے۔ آپ کی دُختر فاطمہ کی شادی سیّد ابوالفتح زیدی رسولدار سادات میں ہوئی جو حسین ذی الدمعہ کی اولاد سے تھے اور شاہ یوسف گردیز کی سجادہ نشینی زیدی خاندان میں منتقل ہوگئی کیونکہ یوسف ثانی مخدوم کی اولاد میں اس بیٹی کے علاوہ کوئی نہ بچا تھا کہتے ہیں ایک فرزند تھے جو فوت ہو گئے تھے۔اس لیے ان کی مسند اور خاندانی سجادہ نشینی نواسوں میں گئی جو آج بھی جاری ہے۔

بیت ثانی سیّد احمد گریزی بن سیّد عبدالصمد گریزی:۔آپ ملتان سے دان گلی علاقہ حال کلرسیّداں میں وارد ہوئے آپ کی قبر یہاں کسی قلعے میں ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد شاہ منور گردیزی المعروف شاہ سچیار بن سیّد نور محمد بن سیّد شاہ محمد بن سیّد عبدالرحمان بن سیّد احمد گردیزی المذکور تھے۔ آپ کا مزار بہارہ کہو اسلام آباد میں واقع ہے۔کہا جاتا ہے آپ کے سات پسران لاولد فوت ہوئے اور جن کی اولاد جاری ہوئی ان میں (۱)۔سید شاہ منصور، (۲)۔سیّد عین الملک، (۳)۔سیّد شہاب الدین یا سیّد بہاء الدین، (۳)۔سیّد نظام الدین، (۵)۔سیّد بہادر شاہ شامل ہیں۔

بطن اوّل سیّد عین الملک بن سیّد شاہ منور المعروف شاہ سچیار گردیزی:۔ آپ عہدِ جہانگیر میں راولپنڈی سے موضع سیری کتھی تحصیل باغ پونچھ میں آباد ہوئے اور اسی مقام پر دفن ہوئے آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد جنید ہوئے جن کے چار صاحبزادے ہوئے (۱)۔سیّد لعل شاہ، (۲)۔خواص علی شاہ، (۳)۔سیّد فرید، (۴)۔سیّد شاہ۔

اوّل سیّد لعل شاہ بن سیّد شاہ جنید بن سیّد عین الملک:۔ آپ کی اولاد موضع ہل سرنگ چمن کوٹ میں آباد ہوئی اور ان کے کچھ گھر سرگودھا میں بھی مقیم ہوئے۔

دوئم سیّد خواص علی شاہ بن سیّد شاہ جنید:۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے(۱)۔مقصود علی شاہ، (۲)۔ملوک شاہ، (۳)۔مرنیط شاہ۔ ان حضرات کی اولاد ٹائیں اور سرسیداں میں مقیم ہیں۔

پہلی شاخ میں مرنیط شاہ بن خواص علی شاہ:۔ آپ کی اولاد سے فتح شاہ بن بڈھا شاہ بن سیّد جلال بن مرنیط شاہ المذکور تھے جن کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد عنایت شاہ، (۲)۔سیّد کریم شاہ، (۳)۔سیّد نور شاہ اور ان تینوں کی اولاد سرسیّداں میں آباد ہے۔

جب کہ ملوک شاہ اور مقصود علی شاہ ابنان خواص علی شاہ کی اولاد کثرت سے ٹائیں سیّداں میں مقیم ہے۔

سوئم سید فرید شاہ بن سیّد شاہ جنید:۔ آپ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔سیّد معصوم شاہ اولاد موضع ہولڑ میں، (۲)۔عمر علی شاہ اولاد موضع ہولڑ میں، (۳)۔سیّد شہاب الدین اولادِ خاص باغ میں، (۴)۔یعقوب شاہ۔

چہارم سیّد شاہ بن سیّد شاہ جنید بن سیّد عین الملک:۔ آپ کی اولاد موضع ہولڑ میں بھی ہے آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد مومن شاہ، (۲)۔سیّد معظّم شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد معظّم شاہ بن سیّد شاہ:۔ آپ کی اولاد سے حبیب شاہ و داؤد شاہ ابنان حسن شاہ بن بہادر شاہ بن ولی شاہ بن سیّد معظّم شاہ المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں سیّد مومن شاہ بن سیّد شاہ کی اولاد موضع سوہاوہ شریف میں ہے۔ آپ کی اولاد سیّد بہاء الدین شاہ سے جاری ہوئی جن کے چار فرزند تھے (۱)۔سیّد باقر شاہ، (۲)۔سیّد عبدالحکیم، (۳)۔سیّد میر شاہ، (۴)۔سیّد نیک شاہ۔

پہلا خاندان سیّد باقر شاہ بن سیّد بہاء الدین شاہ:۔ آپ ک اولاد سے پیر خواجہ سیّد محمد علی شاہ بن سیّد فیض علی شاہ بن سوہنڑا شاہ بن نور شاہ بن سیّد باقر شاہ المذکور آپ کا مزار موضع سوہاوہ میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں چھ پسران تھے۔

دوسرا خاندان سیّد عبدالحکیم بن سیّد بہاء الدین شاہ:۔ آپ کی اولاد میں قاضی مہدی شاہ گردیزی بن سیّد بہادر شاہ بن سیّد عبدالحکیم المذکور تھے جو کہ اپنے وقت میں عہدۂ قضاوت پر فائز تھے۔ آپ کے پانچ پسران تھے (۱)۔عبدالستار، (۲)۔سیّد گلاب شاہ، (۳)۔محمد شاہ، (۴)۔نذر حسین شاہ، (۵)۔حکیم شاہ۔

ان میں عبدالستار شاہ کی اولاد چناٹ میں ہے اور باقی حضرات کی اولاد سوہاوہ میں قاضیاں مشہور ہیں۔

بطن ثانی سیّد نظام الدین بن سیّد منور شاہ المعروف شاہ سچیار گردیزی:۔ آپ کی اولاد ایک بیٹے سیّد شاہ مالک گردیزی سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چھے پسران کی اولاد کثرت سے ضلع پونچھ میں آباد ہے (۱)۔سیّد عسکری شاہ، (۲)۔جنگ ولی شاہ، (۳)۔غازی شاہ، (۴)۔معظّم شاہ، (۵)۔وہرہ شاہ، (۶)۔سیّد بیرم شاہ۔

اوّل سیّد جنگ ولی شاہ بن مالک شاہ بن سیّد نظام الدین شاہ:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔یار علی شاہ، (۲)۔سیّد قطب شاہ، (۳)۔سیّد جلال شاہ آپ کی اولاد سنگڑ بڑھیا میں آباد ہے۔ پہلی شاخ میں قطب شاہ بن سیّد جنگ ولی شاہ کی اولاد موضع ڈھنڈی میں کثرت سے آباد ہے۔

دوسری شاخ میں یار علی شاہ بن سیّد جنگ ولی شاہ:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔سیّد بادشاہ، (۲)۔سیّد عیسیٰ شاہ، (۳)۔سیّد شیر علی شاہ، (۴)۔سیّد سلیم شاہ۔

ان چاروں کی اولاد کیاٹ کلاں موری فرمان شاہ میں آباد ہے ان میں سیّد شیر علی شاہ بن یار علی شاہ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔سیّد بختیار شاہ، (۲)۔سیّد جیاری شاہ، (۳)۔سیّد اسداللہ شاہ۔

دوئم سیّد عسکری شاہ بن مالک شاہ بن سیّد نظام الدین شاہ:۔ آپ کے دو فرزند ہوئے (۱)۔نور شاہ، (۲)۔مزاج شاہ اور ان دونوں کی اولاد موضع بہتراں پلندری میں آباد ہے بطن ثالث سیّد شہاب الدین بن سیّد شاہ سچیار کی اولاد گنگوٹہ سیّداں میں آباد ہوئی۔

## ۲۶۱۔نسل سیّد شاہ منصور گردیزی بن سیّد منور شاہ المعروف شاہ سچیار گردیزی

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد رتن شاہ، (۲)۔سیّد سنگری شاہ۔

بیت اوّل سیّد رتن شاہ بن سیّد شاہ منصور گردیزی:۔ آپ کا اصل نام رکن الدین تھا۔ آپ کوہ بیروٹ سے موضع ساہلیاں تحصیل باغ پونچھ کشمیر میں آباد ہوئے آپ کے تین صاحبزادے ہوئے (۱)۔سیّد میر شاہ، (۲)۔سیّد زمان شاہ، (۳)۔سیّد رنگو شاہ کی اولاد ضلع سوہاوہ میں آباد ہے۔

بطن اوّل سیّد میر شاہ بن سیّد رتن شاہ:۔ آپ کے دو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد امیر شاہ، (۲)۔سیّد عبدالمجید شاہ۔

اوّل سیّد امیر شاہ بن سیّد میر شاہ کے دو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد خواص علی شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ آپ کی اولاد موضع تھلہ ٹمروٹہ میں ہے۔

پہلی شاخ میں خواص علی شاہ بن امیر شاہ:۔کی اولاد میں دو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد فتح شاہ، (۲)۔سیّد فقیر شاہ۔

سیّد فقیر شاہ بن خواص علی شاہ کے چار فرزند تھے(۱)۔سیّد قطب شاہ، (۲)۔سیّد تاج الدین شاہ، (۳)۔سیّدن شاہ، (۴)۔سیّد گل شاہ آپ کی اولاد بنا کھ موضع سرچھ کوٹری۔

ان میں سیّد قطب شاہ بن سیّد فقیر شاہ:۔آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔پیر شاہ، (۲)۔معصوم شاہ۔

اور پیر شاہ کے دو فرزند ہوئے (۱)۔سیّد محمد شاہ، (۲)۔سیّد سخی سائیں جنید شاہ گردیزی۔

بطن ثانی سیّد زمان شاہ بن سیّد رتن شاہ:۔آپ کے دو فرزند (۱)۔عالم شاہ، (۲)۔سیّد رحیم شاہ ان حضرات کی اولاد جھاوڑہ اور سہالہ میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد سنگری شاہ بن سیّد شاہ منصور:۔بعض جگہ سنگری شاہ بن مالک شاہ بن سنگری شاہ تحریر ہے اور ایسا مشجرات میں بھی تحریر ہے کہ رتن شاہ اور سنگری شاہ مالک شاہ کی اولاد ہیں جو شاہ منصور کے فرزند تھے واللہ اعلم۔

آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد نصیر الدین، (۲)۔جنید شاہ، (۳)۔یار شاہ، (۴)۔دین شاہ۔[۱]

## ۲۶۲۔نسل اسحاق موتمن بن امام جعفر الصادقؑ بن امام محمد باقرؑ

آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔آپ محدث ثقہ، فاضل اور جلیل تھے۔آپ عریض میں پیدا ہوئے۔آپ رسول خداؐ سے شباہت رکھتے تھے۔آپ کی والدہ حمیدہ بربریہ تھیں اور آپ امام موسیٰ کاظمؑ کے مادری پدری بھائی تھے۔آپ سے روایات منقول ہیں۔آپ امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کے معتقد تھے اور امام کی وصیت کے گواہوں میں سے تھے۔آپ کی ایمانداری کی وجہ سے آپ کا لقب موتمن پڑا آپ لوگوں کے سامنے کبھی نہیں ہنسے۔اِسی لیے اسحاق حزیں کہلائے گئے اور نسابین کے مطابق آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسین، (۲)۔حسن، (۳)۔محمد۔

بیت اوّل محمد بن اسحاق موتمن:۔بقول سیّد یحییٰ نسابہ مدنی عقیقی آپ کی والدہ کلثم بنت علی بن عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ تھیں بقول ابن عنبہ رازی آپ کی اولاد حمزہ سے جاری ہوئی رازی کے بقول محمد بن اسحاق کی اولاد قلیل تھی۔اس حمزہ بن محمد بن اسحاق کی والدہ صفیہ بنت القاسم بن حسن بن زید بن امام حسن مجتبیٰؑ تھیں۔آپ کی اولاد سے بقول ابن عنبہ احمد الوارث بن محمد بن محمد بن حمزہ المذکور تھے ان کی اولاد بنو وارث 'رے' میں تھی اور بقول رازی ان پر طعن کیا گیا اور بقول سیّد عزیز الدین مروزی نسابہ کہ ان کے نسب پر کلام کیا گیا پھر ابی الغنائم دمشقی کے نزدیک یہ نسب درست تھا اور ان کی عقب کوفہ اور 'رے' میں ہے۔واللہ اعلم۔[۲]

احمد الورث بن محمد کی اولاد میں ایک فرزند ابوجعفر محمد تھا جو مدینہ سے کوفہ اور کوفہ کے سے 'رے' چلا گیا۔اس کی اولاد سے حمزہ بن محمد بن ابوجعفر محمد بن احمد الوارث المذکور تھا اور ان کے دو فرزندان سے اولاد جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔داعی۔

بطن اوّل علی بن حمزہ بن محمد بن ابوجعفر محمد بن احمد الوارث:۔کی اولاد سے ابی عبداللہ حسین اعرج بن حمزہ نجار بن ناصر بن حمزہ بن محمد بن علی المذکور اور اس ابی عبداللہ حسین اعرج کو بقول ابن طقطقی نسابہ کہ شیخ رضی الدین حسین بن قتادہ حسنی نسابہ نے دیکھا تھا۔

بطن ثانی داعی بن حمزہ بن محمد بن ابوجعفر محمد بن احمد الوارث:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ہادی جن کی صرف ایک بیٹی تھی، (۲)۔علی المعروف مانکدیم ان دونوں کی والدہ ستکا بنت ابی حسن محمد بن احمد بن ابراہیم وردی بن ابی عبداللہ محمد بن عبیداللہ امیر بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ تھیں۔

۱۔اقتباس کتاب، تاریخ سادات، از اصغر علی شاہ گردیزی ۲۔الفخری فی انساب الطالبین ص ۲۶

بیت ثانی حسن بن اسحاق الموتمن بن امام جعفرالصادقؑ:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔محمد آپ کی والدہ خدیجہ بنتِ عمر بن محمد بن عمراشرف بن امام سجادؑ تھیں،(۲)۔علی۔

بطن اوّل محمد بن حسن بن اسحاق موتمن آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔اسحاق،(۲)۔جعفرشدقم، ان کی اولاد واسط اور رے میں بنی شدقم کہلائی، (۳)۔حسن،(۴)۔محمد زاہد۔

اوّل حسن بن محمد بن حسن:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابی حسین محمد،(۲)۔ابی القاسم احمد اور ان دونوں کی والدہ رقیہ بنت محمد بن علی بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنیفہ بن امام علی علیہ السّلام تھیں اور یہ دونوں حضرات ''ابن محمدیہ'' معروف تھے ان دونوں کی اولاد نصیبین میں تھی۔

دوئم جعفرشدقم بن محمد بن حسن بن اسحاق الموتمن:۔ بقول ابن عِنبہ آپ کی اولاد بنوشدقم کہلائی جو واسط اور'رے' میں تھی۔عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب کا تشجیری مخطوط جوموصلی کے خط سے ہے۔اُس میں آپ کی اعقاب سے مظفرؒ بن فضل بن یحییٰ بن عبداللہ بن جعفر بن زید بن جعفر المذ کور تحریر ہیں۔

بطن ثانی علی بن حسن بن اسحاق الموتمن:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے میمون بن عبداللہ بن حمزہ بن حسن بن علی المذکور تھے۔[۱]

## ۲۶۳۔نسل حسین بن اسحاق الموتمن بن امام جفرالصادقؑ

آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد الصوفی سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں دو پسران(۱)۔ابوالقاسم طاہر حلب میں اور اولاد رقہ اور بغداد میں،(۲)۔ابوعلی احمد تھے۔

بیت اوّل ابوالقاسم طاہر بن ابوجعفر محمد الصوفی:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند ہوئے(۱)۔ابوجعفر محمد،(۲)۔حسین۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم طاہر:۔ بقول سیّد رجائی آپ کے پانچ پسران ہوئے(۱)۔جعفرالرقی بقول ابنِ عنبہ آپ بغداد میں اور آپ کے بھائی رقہ میں تھے جہاں ان کی اولاد تھی(۲)۔احمد کے چار فرزند تھے(۳)۔طاہراصغر کا فرزند محمد تھا جس کی والدہ عامیہ تھیں،(۴)۔عقیل،(۵)۔محسن۔

بطن ثانی حسین بن ابوالقاسم طاہر:۔ آپ کی اولاد سے علی الرقی بن ہبت اللہ بن علی بن حسین المذکور تھے جن کی والدہ دُختر طاہرالموسوی تھیں۔

بیت ثانی ابوعلی احمد بن ابوجعفر محمد الصوفی بن حسین:۔ آپ کو ابوعلی احمد حجازی بھی تحریر کیا گیا ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوابراہیم محمد عریضی حلبی سے جاری ہوئی بقول عزیز الدین مروزیؔ آپ حلب منتقل ہوئے آپ شاعر اور فقیہ تھے اور ابنِ عنبہ نسابہ نے آپ کا نام ابوابراہیم محمد حرانی تحریر کیا ہے اور کہا کہ اسحاق الموتمن کی جمہور اولاد آپ پر منتہیٰ ہوتی ہے۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ جب آپ حران آئے تو آپ عاقل تھے مگر آپ کی حالت وسیع نہیں تھی۔ اس لیے آپ نے حسین حرانی بن عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن علی الطیب علوی عمری کی دُختر خدیجہ المعروف اُم سلمٰہ سے شادی کی ابوعبداللہ حسین عمری نے اپنی اولاد کو مضبوط کیا اور حران پر قبضہ کرلیا۔ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابی ابراہیم محمد عریضی حلبی نے حلب کے بعد حران ہجرت کی اِسی لیے ابن عِنبہ نے ان کو حرانی تحریر کیا بقول ابن عِنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابی عبداللہ جعفر نقیب حلب،(۲)۔ابی سالم محمد جب کہ عزیز الدین نسابہ مروزی نے کہا آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے جن میں حلب کے نقباء اور قاضی تھے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ جعفر بن ابی ابراہیم محمد حرانی:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ابوالفوارس موسیٰ نقیب حلب جن کی والدہ کریمہ بنت قاضی ابی محمد حسن بن محمد بن حسن بن حسین بن عیسیٰ بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدین تھیں،(۲)۔ابوابراہیم محمد نقیب حلب آپ بہادر شاعر جلیل اور ابوحسن عمری نسابہ کے دوست تھے اور آپ کی اعقاب ذیل تھی، جب کہ ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند،(۳)۔ابوتراب زید لکھا ہے۔ ابوالفوارس موسیٰ کا ذِکر رازیؔ نے کیا ہے۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۵۰

اوّل ابوتراب زید بن ابوعبداللہ جعفر بن ابی ابراہیم محمد حرانی:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد سے ابوعلی عبداللہ نقیب حلب بن جعفر بن ابوتراب زید المذکور تھے جن کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔یحییٰ، (۲)۔ابوالغنائم مصعب، (۳)۔محمد۔

پہلی شاخ میں یحییٰ بن ابوعلی عبداللہ نقیب حلب:۔ کی اولاد میں ایک فرزند شرف الدین ابوالقاسم فضل صاحب الباب تھے۔ آپ عالم فاضل اور کتاب اللہ کے حافظ تھے اور دارالخلافہ بغداد میں باب النوبی پر حاجب تھے۔ آپ کی اولاد بنی حاجب الباب کہلائی آپ کا ایک فرزند سیّد العالم ابوعلی مظفّر تھا جس نے کتاب ''صرف المعرۃ عن شیخ المعرۃ'' تحریر کی جس میں ابی العلامعریٰ پر طعن اور تعصّب کا مظاہرہ کیا گیا۔

دوسری شاخ میں ابوالغنائم مصعب بن ابوعلی عبداللہ نقیب حلب:۔ جن کا ایک فرزند موفق الدین ابوالفضل تھے جو شیخ رضی الدین بن قتادہ حسنی نسابہ کے دوست تھے۔ تیسری شاخ میں محمد بن ابوعلی عبداللہ نقیب حلب:۔ آپ کی اولاد سیّد فاضل زین الدین علی بن محمد بن علی بن محمد المذکور تھے ان کی بقیہ حلب میں تھی۔[۱]

بطن ثانی ابی سالم محمد بن ابی ابراہیم محمد حرانی:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد سے بنوزہرہ تھی جو ابوحسن زہرۃ بن ابی موہوب علی بن ابی سالم محمد المذکور کی اولاد تھی، جن میں حلب کے سادات، نقیب، علماء اور فقہا تھے۔

بقول بابن طقطقی نسابہ آپ کے دوفرزند تھے (۱)۔ابی علی حسن، (۲)۔علی اور بعض مشجرات میں دوفرزند، (۳)۔عبداللہ اور (۴)۔حسین بھی بیان ہوئے۔ عبداللہ کا فرزند محمد نقیب حلب تھا اور ان دوحضرات کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہیں ہے۔

اوّل ابوعلی حسن بن ابوحسن زہرۃ:۔ آپ کے دوفرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔ابومحاسن زہرہ، نقیب حلب۔

پہلی شاخ میں محمد بن ابوعلی حسن:۔ آپ کا ایک فرزند ابراہیم تھا اور اس کے دوفرزند (۱)۔ابوعبداللہ محمد بدرالدین کے دوفرزند ابومحمد حسن جمال الدین اور ابوطالب احمد عزالدین تھے، (۲)۔ابوحسن علی نقیب حلب کا ایک فرزند ابوعبداللہ حسین شرف الدین۔

دوسری شاخ ابومحاسن زہرۃ نقیب حلب بن ابوعلی حسن:۔ آپ کی اولاد سے السیّد العالم الفقیہ الکامل رئیس الفضلاء سیّد علاء الدین ابوحسن علی بن ابی ابراہیم محمد بن ابوعلی حسن بن ابی محاسن زہرۃ المذکور۔

دوئم علی بن ابوحسن زہرۃ:۔ آپ کو ابومحاسن علی نقیب حلب بھی تحریر کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔ابوالقاسم عبداللہ جمال الدین، (۲)۔یحییٰ، (۳)۔ابوالمکارم حمزہ عزالدین۔

پہلی شاخ میں ابوالقاسم عبداللہ جمال الدین بن علی نقیب:۔ کی اولاد میں ابی محامد محمد محی الدین عالم فاضل الکامل المصنف المحدث تھے۔

دوسری شاخ میں ابوالمکارم حمزہ عزالدین بن علی نقیب بن ابوحسن زہرۃ:۔ آپ جلیل الکبیر الکامل العالم المدرس اور اعیان السادات مشہور تھے۔ آپ نے کئی کتابیں تحریر کیں آپ کی قبر اطہر شہر حلب کے جوشن پہاڑ کے نیچے مشہد نقط الحسین کے قریب ہے۔ آپ کی اولاد سے ابی محاسن زہرۃ نقیب بن ابی علی حسن عزالدین نقیب حلب بن ابی المکارم حمزہ عزالدین المذکور تھے جن کی اولاد میں دوفرزند تھے (۱)۔ابوعلی حسن بدرالدین نقیب حلب، (۲)۔ابومحاسن محمد۔

پہلا خاندان ابوعلی حسن بدرالدین بن ابی محاسن زہرۃ نقیب بن ابی علی حسن عزالدین:۔ کی اولاد سے ابوالمکارم حمزہ محدث بن ابی الفدا عبداللہ صفی الدین بن ابوعبداللہ محمد بن ابی عبداللہ محمد شمس الدین بن ابی سالم محمد رکن الدین بن عبدالمحسن زین الدین نقیب حلب بن ابوعلی حسن بدرالدین المذکور تھے اور آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔

(۱)۔ابوالفدا صفی الدین، (۲)۔عبدالمحسن، (۳)۔احمد، (۴)۔ابوعبداللہ محمد شمس الدین قاضی اور ایک دُختر سکینہ جو زاہد عابدہ عارفہ عفیفہ تھیں اور

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۲۵۲۔۲۵۱

۶۰ سال کی عمر میں کنواری فوت ہوگئیں۔ان میں ابوالفد اصفی الدین عبداللہ بن ابوالمکارم حمزہ محدث کے دو فرزند ابوعباس احمد شہاب الدین اور ابراہیم اور ایک دُختر اُمِ ہانی تھیں، جن میں ابراہیم نسابہ بن حرب بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن ابوالفداء عبداللہ بن ابوالعباس احمد بن ابوالفدا عبداللہ صفی الدین المذکور تھے، پھر دوسرے فرزند سیّد ابوعبداللہ محمد شمس الدین قاضی بن ابوالمکام حمزہ محدث کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔حسین عزالدین القاضی، (۲)۔موسیٰ شرف الدین قاضی، (۳)۔اسکندر، (۴)۔ابوعبداللہ جعفر تاج الدین آپ عالم فاضل تھے۔

ابوعبداللہ جعفر تاج الدین بن ابوعبداللہ محمد شمس الدین قاضی:۔نسابہ عالم فاضل اور فقیہ تھے۔ کتاب ''غایۃ الاختصار فی اخبار البیوتات العلویہ'' آپ کی کتاب ہے آپ خاندان اسحاقی جعفری میں بلند مرتبہ شخصیت تھے۔ آپ کے آٹھ فرزند تھے(۱)۔محی الدین، (۲)۔جمال الدین، (۳)۔امین الدین، (۴)۔علی اصغر، (۵)۔علی اکبر، (۶)۔محمد اصغر، (۷)۔محمد اکبر، (۸)۔سیّد رکن الدین اور آپ کی آٹھ دُختران تھیں(۱)۔سکینہ، (۲)۔آمنہ کبریٰ، (۳)۔زینب، (۴)۔ست العلماء، (۵)۔بدرالشرف، (۶)۔فاطمہ کبریٰ، (۷)۔فاطمہ صغریٰ، (۸)۔آمنہ صغریٰ۔

اور ان حضرات کی کثیر تعداد جاری ہوئی ان کی تفصیل سیّد مہدی رجائی نے المعقبون من آل ابی طالب می لکھی ہے اور یہاں اولاد اسحاق المؤتمن بن امام جعفر الصادقؑ تمام ہوئی۔

## ۲۶۴۔نسل علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ بن امام محمد الباقرؑ

آپ کی کنیت ابوحسن تھی بقول عمری آپ نے اپنے بھائی محمد دیباج کے ساتھ مل کر مکہ میں خروج کیا اور اس کے بعد امامیہ کی جانب رجوع کیا۔ بقول ابن عِنبہ آپ اپنے والد کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ اور ان کے علاوہ اپنے چچا حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن امام زین العابدینؑ سے روایت کی آپ امام علی نقیؑ کے زمانے تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ امامیہ کے کبار اور ثقات محدثین میں سے تھے بقول ابواسماعیل طباطبائی آپ عریض داخل ہوئے اور اسی وجہ سے عریضی کہلائے۔[۱]

بقول ابوحسن عمری آپ کی گیارہ اولادیں تھیں جن میں دو دُختران (۱)۔علیہ، (۲)۔کلثوم تھیں اور رجال میں (۱)۔احمد شعرانی، (۲)۔محمد اکبر، (۳)۔حسن، (۴)۔جعفر اکبر، (۵)۔جعفر اصغر، (۶)۔حسین، (۷)۔قاسم، (۸)۔عیسیٰ، (۹)۔علی، اور فخرالدین رازی نے ان میں تین مزید تحریر کیے ہیں، (۱۰)۔عبداللہ، (۱۱)۔محمد اصغر، (۱۲)۔احمد اصغر۔

فخرالدین رازی نے آپ کی اولاد کے تین فرق بیان کیے۔فرق اوّل میں (۱)۔محمد الاکبر اور (۲)۔احمد شعرانی ہیں جن کی اولاد کے جاری ہونے پر سب کا اِتفاق ہے۔

فرق ثانی:۔جن کی اعقاب ہونے میں اختلاف ہے، (۳)۔حسن، (۴)۔حسین۔

بقول رازی بخاری نے اس نسب پر طعن کیا اور کہا کہ جس قوم کا نسب کوفہ اور خراسان میں حسن بن علی عریضی پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ان کا نسب اصل میں درست نہیں ہے، لیکن سیّد ابوالغنائم دمشقی زیدی اور شیخ شرف عبیدلی اور سیّد اسماعیل طباطبائی اور ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نے حسن بن علی عریضی کی اعقاب ثابت کی اور ان پر کوئی طعن نہیں تھا اور حسین بن علی عریضی کی عقب ابوالغنائم دمشقی کے علاوہ کسی نے ثابت نہ کی اور ان کا نسب حسین بن احمد الشعرانی بن علی عریضی کے نسب سے اِختلاط ہوا فرق الثالث اور چھے پسران (۵)۔جعفر کی اولاد تھی مگر اِتفاق سے انقرض ہوئی، (۶)۔علی، (۷)۔عبداللہ، (۸)۔قاسم، (۹)۔محمد اصغر، (۱۰)۔احمد اصغر کی اولاد بااتفاق نہیں تھی اور کہا جاتا ہے اس طبقے میں ساتواں فرزند (۱۱)۔عیسیٰ تھا جس کی اولاد جاری نہ ہوئی۔[۲]

بقول ابن عِنبہ علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد اکبر، (۲)۔احمد الشعرانی، (۳)۔حسن، (۴)۔جعفر اصغر۔

۱۔منتقلہ الطالبیہ ص ۲۲۴ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ ص ۱۲۴۔۱۲۵

بیت اوّل جعفر اصغر بن علی عریضی :۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ محمد ارقط بن عبداللہ باہر بن امام زین العابدینؑ تھیں اور آپ کے بقول عمری تین فرزند تھے (۱)۔قاسم ،(۲)۔محمد ،(۳)۔علی ان میں علی بن جعفر اصغر کی اعقاب بقول ابنِ عنبہ فی صح ہوئے۔

## ۲۶۵۔نسل احمد الشعرانی بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ

بقول ابوحسن عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی اولاد میں آٹھ فرزند تھے(۱)۔ابومحمد عبیداللہ ،(۲)۔محمد ،(۳)۔حسین رقی ،(۴)۔علی ، (۵)۔عبداللہ ،(۶)۔قاسم ،(۷)۔جعفر ،(۸)۔حسن۔

اوّل قاسم بن احمد شعرانی کی اولاد میں ایک دُختر سکینہ تھی۔

دوئم عبداللہ بن احمد شعرانی کی اولاد میں تین دُختران مصر میں پیدا ہوئیں۔

سوئم علی بن احمد شعرانی ان کی کنیت ابوحسن تھی ان کی اولاد میں بقول عمری تین پسران تھے(۱)۔احمد ،(۲)۔حسن ،(۳)۔حسین۔لیکن بعد کے نسابین میں ان کی اولاد کی تفصیل نہیں ملتی۔

فخر الدین رازیؔ اور عزیز الدین مروزیؔ کے نزدیک احمد شعرانی بن علی عریضی کی اولاد تین پسران سے باقی رہی (۱)۔ابومحمد عبیداللہ آپ کی اولاد کو ''بنی جنیہ'' کہتے ہیں ،(۲)۔ابوعبداللہ حسینی رقی ،(۳)۔محمد نصیبین میں۔

بیت اوّل ابومحمد عبیداللہ بن احمد الشعرانی :۔ بقول سیّد عزیز الدین مروزیؔ نسابہ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوحسن علی جو مرند میں تھے اور پھر یزد میں سکونت اختیار کی (۲)۔احمد جن کی اولاد مراغہ میں تھی۔ابنِ عنبہ اور رازیؔ نے صرف اوّل فرزند کا ذِکر کیا۔

بطن اوّل ابوحسن علی بن ابومحمد عبیداللہ :۔ آپ کی اولاد میں بھی دو پسران تھے(۱)۔ابوجعفر محمد جن کی اعقاب یزد میں رہی جن میں جلالت اور حشمت تھی ،(۲)۔عبیداللہ جن کی اعقاب مرند اور قزوین میں رہی۔

اوّل ابوجعفر محمد بن ابوحسن علی :۔ بقول رازیؔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی ،(۲)۔ابومحمد عبیداللہ ،(۳)۔ابوعلی حسن ،(۴)۔ابوعبداللہ حسین اور ان سب کی کثیر اولاد یزد میں تھی۔[۱]

پہلی شاخ میں ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد :۔ کی اولاد میں پانچ پسران تھے (۱)۔محسن رئیس یزد ،(۲)۔ابوجعفر محمد امام مشہد رضوی یزد ،(۳)۔ابومحمد حسن ،(۴)۔ابوحسن زید ،(۵)۔ابوطالب طاہر۔

پہلا خاندان محسن رئیس یزد بن ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد کی اولاد میں تین پسران تھے: ابوالکتائب نوح ،(۲)۔ابویعمر عبدالمطلب رئیس یزد ، (۳)۔ابوعباس اسماعیل نقیب یزد۔

اِن میں ابوالکتائب نوح بقول شریف عمری میرے والد کے بقول آپ اصفہان کے ایک قریہ سے بغداد داخل ہوئے اور ابویعمر عبدالمطلب بن محسن بن ابوحسن علی کی اولاد سے ابوالقاسم عبدالمطلب قطب الدین مجتبیٰ بن ابوہاشم محمد مرتضیٰ بن ابوطاہر سلیمان بن ابی یعلیٰ حمزہ بن ابویعمر عبدالمطلب المذکور تھے۔آپ شریف عزیز الدین مروزی صاحب کتاب الفخری فی انساب الطالبین کے اُستاد تھے۔

دوسری خاندان ابوجعفر محمد امام بن ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد :۔ آپ کی اولاد سے ابی علی عبیداللہ رضا نظام الدین منجّم بن محمد ذکی بن علی الباقر بن محمد بن ابوجعفر محمد امام المذکور تھے۔

دوسری شاخ ابومحمد عبیداللہ بن ابوجعفر محمد بن ابوحسن علی :۔ آپ کی اولاد سے ابومحمد حسن بن احمد بن ابی محمد عبیداللہ المذکور تھے۔آپ کے دو فرزند تھے

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ ،ص ۱۲۹

(۱)۔ابوطیب زید آپ یزد سے اصفہان منتقل ہوئے پھر رامہر مز منتقل ہوئے اور اولاد اصفہان تھی،(۲)۔ابوحسن احمد آپ کو ابواسماعیل طباطبائی نے دیکھا تھا۔[۱]

پہلا خاندان ابوطیب زید بن ابومحمد حسن:۔ کی اولاد سے محمد شمس الدین بن محمد رکن الدین بن محمد قوام الدین نظام الدین الرئیس نقیب بن ابی محمد شرفشاہ بن ابی معالی عرب شاہ بن ابی محمد بن ابی طیب زید المذکور تھے اور آپ نقیب اور قاضی تھے اور وزارت کے نائب تھے۔ صاحبِ خیرات والمبرات تھے اور یزد کی اہم شخصیت تھے آپ کی اولاد میں دُختران تھیں۔

بیت ثانی محمد بن احمد الشعرانی بن علی عریضی:۔ بقول رازیؔ آپ کی اولاد نصیبین میں تھی بقول ابنِ عنبہ وسیّد عزیز الدین مروزیؔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد جس کی اولاد بنی جدہ کہلائی،(۲)۔حسن حجازی۔

بطن اوّل حسن حجازی بن محمد بن احمد الشعرانی:۔ بقول ابنِ عنبہ حسنیؔ نسابہ آپ کی اولاد سے ابوطاہر احمد بن ابی محمد فارس بن حسن الحجازی المذکور تھے۔

بیت ثالث ابوعبداللہ حسین رقی بن احمد الشعرانی بن علی عریضی:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند(۱)۔احمد صاحب سجادہ سے تحریر کی مروزیؔ کہتے ہیں ان کی اعقاب کثیر تھی اور دوسرا فرزند بقول مروزی (۲)۔محمد ناعس کی عقب قلیل تھی۔

بطن اوّل احمد صاحب سجادہ بن حسین رقی:۔ سیّد مروزیؔ نے آپ کے دو پسران تحریر کیے(۱)۔جعفر جس کی اعقاب بصرہ اور رقہ میں رہی، (۲)۔ابوعبداللہ حسین جذوعی جن کی عقب طوس میں تھی۔

اوّل جعفر بن احمد صاحب سجادہ:۔ کی اولاد میں دو دُختران فاطمہ اور خدیجہ تھی اور ایک فرزند علی تھا جس کی اولاد سے ابی الغنائم محمد بن احمد بن جعفر بن علی المذکور تھے جو کہ ابوحسن عمری نسابہ کے والد ابوالغنائم نسابہ کے دوست تھے۔

دوئم ابوعبداللہ حسین جذوعی بن احمد صاحب سجادہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔زید،(۲)۔محمد،(۳)۔احمد،(۴)۔علی اصم۔

پہلی شاخ میں احمد بن ابوعبداللہ حسین جذوعی:۔ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ اسماعیل تھے جن کا ذِکر شیخ عمری نسابہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور شیخ شرف عبیدلی نے نہیں کیا۔ ان کی عقب ابرقوہ میں صاحبِ ریاست اور متقدم تھی جن میں سے سیّد تاج الدین نصرہ ابنِ کمال الدین صادق بن نظام الدین مجتبیٰ بن شرف الدین محمد بن فخر الدین مرتضیٰ بن قاسم بن علی بن محمد بن حسین الفقیہ بقم بن اسماعیل المذکور تھے۔

سیّد تاج الدین نصرہ کے ایک فرزند سیّد قوام الدین مجتبیٰ تھے اور ان کے بیٹے سیّد فخر الدین یعقوب تھے جو دارج ہی قتل ہو گئے یہ اور ان کے والد اِسی دن قتل ہوئے جس دن شاہ منصور بن مظفّر یزدی قتل ہوئے اور یوں تاج الدین انقرض ہوئے صرف بنات باقی رہیں اور تاج الدین کو ابرقوہ میں ایک حبشی غلام نے قتل کیا، جس کا نام ظفر تھا اور کمال الدین (ان کے والد) واقعہ ملک الاشرف میں قتل ہوئے جب وہ ابرقوہ میں داخل ہوئے اس تاج الدین کا ایک بھائی تھا جس کا نام مبارک شاہ اور لقب جلال الدین تھا جو جید اجل تھا اور اس کے دو فرزند تھے ایک حسین جو درج تھا اور دوسرا حسن کمال الدین۔[۲]

دوسری شاخ میں محمد بن ابوعبداللہ حسین جذوعی:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد حمزہ داعی سے جاری ہوئی۔

تیسری شاخ میں علی اصم بن ابوعبداللہ حسین جذوعی:۔ کی اولاد سے بقول رازی رئیس ابوعلی ہبت اللہ بن ہبت اللہ رئیس بن موسیٰ بن حسن بن علی اصم المذکور تھے۔[۳]

## ۲۶۶۔نسل حسن بن علی عریضی بن امام جعفر الصادق بن امام محمد الباقرؑ

بقول عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کے چار پسران تھے(۱)۔جعفر،(۲)۔حسین، (۳)۔محمد،(۴)۔ابوجعفر عبداللہ افوہَ راوی الحدیث بالمدینہ اور ایک دُختر اُمِ حسن تھیں۔

---

۱۔منتقلہ الطالبیہ،ص۲۲۲ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۲۴۳ ۳۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۱۲۹

ان میں محمد بن حسن بن علی عریضی کے بارے میں ابوالمنذ رنسابہ نے ذِکر کیا کہ ان کے دو پسران تھے(۱)۔محمد،(۲)۔علی لیکن بعد کے نسابین نے ان کی اولاد تحریر نہیں کی۔

رازی اور ابنِ عنبہ کے نزدیک حسن بن علی عریضی کی اولاد صرف ایک فرزند عبداللہ سے جاری ہوئی۔سیّد عزیزالدین مروزی کے نزدیک عبداللہ بن حسن بن علی عریضی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔علی بالمدینہ،(۲)۔موسیٰ نصیبین میں اولاد مدینہ میں۔

بیت اوّل علی بن عبداللہ بن حسن بن علی عریضی:۔ بقول شریف مروزی آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابی جعفر محمد ان کی عقب قلیل تھی،(۲)۔ابی محمد حسن عقب،(۳)۔ابوعبداللہ حسین عقب،(۴)۔ابی القاسم احمد بقول رازی ان کی اولاد میں عدد تھی۔

بطن اوّل ابی عبداللہ حسین بن علی بن عبداللہ:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابوحسن عمری نسابہ علی صیاد السمک بن داؤد بن حسین بن علی بن یحییٰ بن حسین ابی عبداللہ المذکور تھے اور کہا ان کی اولاد آج بغداد میں ہے۔[۱]

اور ابنِ عنبہ نے داؤد بن حسین کے اعقاب میں دو مزید فرزند تحریر کیے اور یہ علی صیاد السمک کے علاوہ ہیں ایک حسن دوسرا جعفر۔

ان میں اوّل جعفر بن داؤد بن حسین بن علی:۔کی اولاد سے محمد فخار بن حسن بن یحییٰ بن حسن بن محمد بن علی بن جعفر المذکور ان کو بنو فخار کہا گیا۔

ان میں دوئم حسن بن داؤد بن حسین بن علی کی اولاد سے بہاء الدین علی بن محمد بن ابی القاسم علی بن محمد بن زید بن حسن بن محمد بن جعفر بن حسن بن محمد بن جعفر بن حسن المذکور تھے اور ان کی اولاد مزار میں بنو بہاء الدین کہلائی۔

بطن ثانی ابوالقاسم احمد بن علی بن عبداللہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔حسن جس کے دو پسران طبریہ میں تھے،(۲)۔ابوحسن علی عریضی۔

اوّل ابوحسن علی عریضی بن ابوالقاسم احمد:۔ کی اولاد میں بقول رازی سات فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم جعفر المعروف ''ترک علوی'' جن کی جمیع اعقاب مرو میں ہے،(۲)۔ابومحمد حسن جن کی عقب بونزہ اور کشانیہ بخارا میں ہے،(۳)۔ابوحسین یحییٰ۔

ان کی کثیر اعقاب مرو میں رہی جو مرو میں رہے ان کے علاوہ باقی انقرض ہوئے،(۴)۔ابوالقاسم عمر،(۵)۔ابومحمد حسین،(۶)۔ابوعلی محمد ابن کی اولاد کشانیہ میں کثیر تھی،(۷)۔ناصر۔

پہلی شاخ میں ابوالقاسم جعفر بن ابوحسن علی عریضی:۔کی اولاد میں سات پسران تھے(۱)۔ابوطالب،(۲)۔داعی،(۳)۔ابوحسن علی،(۴)۔حسین،(۵)۔زید،(۶)۔القاسم،(۷)۔حسن۔

دوسری شاخ میں ابوعلی محمد بن علی عریضی:۔کی اولاد میں دس پسران تھے(۱)۔حسین،(۲)۔ابوطاہر احمد،(۳)۔ناصر،(۴)۔احمد،(۵)۔عقیل،(۶)۔ابراہیم،(۷)۔ابوالقاسم حیدر،(۸)۔ابوصادق،(۹)۔عبدالعظیم،(۱۰)۔محمد۔

پہلا خاندان ان میں حسین بن ابوعلی محمد بن علی عریضی کی اولاد سے حسین بن علی بن غازی بن حسین المذکور تھے جن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوجعفر محمد صدرالدین آپ سمرقند سے استرآباد منتقل ہوئے اور ۵۵۵ہجری میں فوت ہوئے،(۲)۔عقیل آپ 'رے' میں مقیم تھے اور 'رے' سے ساریہ کی حدود میں منتقل ہوئے۔

تیسری شاخ ابومحمد حسین بن علی عریضی:۔ آپ کی اولاد خوارزم اور ماورالنہر میں تھی آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ محمد،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔ابوالقاسم،(۴)۔داعی۔ان میں ابوعبداللہ محمد بن ابومحمد حسین کا ایک فرزند محمد خوارزم میں تھا جس کا ذِکر ابواسماعیل طباطبائی نے کیا ہے اور پاکستان میں موجود سادات خوارزمی کا نسب اس خاندان سے ہوسکتا ہے مگر اُن کے مشجرات اور مخطوطات میں اُن کا نسب حسن بن محمد بن علی عریضی پر منتہیٰ ہوتا ہے نہ کہ

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۳۳

حسن بن علی عریضی پر تاہم منطقی طور پر ایسا بھی ممکن ہے کیونکہ صاحب منتقلہ الطالبیہ نے جس نسل کا خوارزم میں داخل ہونا تحریر کیا وہ حسن بن علی عریضی سے تھی نہ کہ حسن بن محمد بن علی عریضی سے ہم اس خاندان کے آگے ذِکر کریں گے۔

چوتھی شاخ ابومحمد حسن بن علی عریضی کی اولاد سے سیّد اجل سعدالدین ابوالقاسم بن محمد ونرتی بن داعی بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔

## ۲۶۷۔نسل محمد اکبر بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ کی والدہ اور احمد شعرانی کی ایک ہی والدہ تھیں جو کہ اُم الولد تھیں بقول عمری بصریوں کی روایت کے مطابق آپ کی سات دُختران تھیں(۱)۔اُم ابیھا،(۲)۔اُم القاسم،(۳)۔رقیہ، (۴)۔خدیجہ،(۵)۔اُم عبداللہ، (۶)۔اسماء،(۷)۔فاطمہ اور بقول عمری آپ کے نو فرزند تھے(۱)۔عیسیٰ رازیؔ کے بقول آپ عیسیٰ اکبر نقیب تھے،(۲)۔یحییٰ، (۳)۔حسن، (۴)۔حسین،(۵)۔موسیٰ، (۶)۔جعفر، (۷)۔ابراہیم، (۸)۔اسحاق، (۹)۔علی اور رازیؔ نے (۱۰)۔محمد کا ذِکر بھی کیا۔

بقول رازیؔ ان میں عیسیٰ کے اعقاب کی کثرت ہے اور باقیوں کی اعقاب قلیل ہے، جب کہ بقول سیّد عزیزالدین مروزی از ورقانی نسابہ ان میں سے چار کی اولاد جاری ہوئی(۱)۔ابی حسن عیسیٰ اکبر نقیب جس کی اولاد کثیر ہے،(۲)۔حسن عقب،(۳)۔یحییٰ عقب، (۴)۔حسین کی عقب قلیل ہے اس کا فرزند جعفر فی صحیح تھا۔[۱]

اب ہم ابوحسن عمری نسابہ کی روایت سے محمد بن علی عریضی کے پسران جن کی اولاد قلیل تھی تحریر کریں گے۔

اوّل علی بن محمد بن علی عریضی:۔کی اولاد کی عرفیت ابی زیدہ تھی آپ کی اولاد ہوئی جس کا نام ابنِ طبالہ تھا اور اس کی اولاد شام میں تھی لیکن بعد کے نسابین نے ان کی مزید اولاد تحریر نہیں کی۔

دوئم اسحاق بن محمد بن علی عریضی آپ کو ابنِ جعفر کہا جاتا تھا۔میرے والد ابی الغنائم عمری نے ان کی ایک فاطمہ نامی دُختر کے علاوہ اور کوئی اولاد نہ دیکھی۔

سوئم ابراہیم بن محمد بن علی عریضی:۔ آپ کی والدہ جعفریہ تھیں آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا۔ چہارم جعفر بن محمد بن علی عریضی:۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی عدۃ اولاد تھی، جب کہ بقول رازیؔ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔حسین لیکن ان کی اولاد ہونے میں اختلاف ہے۔

پنجم موسیٰ بن محمد بن علی عریضی بقول عمری آپ کی اولاد مدینہ میں تھی بقول رازیؔ آپ کی اولاد میں علی نامی فرزند تھا اور اس کی عقب قلیل تھی۔

ششم محمد بن محمد بن علی عریضی:۔آپ کی اعقاب قلیل تھی اور آپ کی بقیہ میں چار فرزند تھے(۱)۔اسماعیل،(۲)۔یحییٰ،(۳)۔محمد ثالث،(۴)۔صالح[۲]

ہفتم حسین بن محمد بن علی عریضی:۔ بقول عمری کہ میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے بقول حسین مدینہ میں تھے اور ان کی اولاد میں دُختران تھیں اور عمری کے والد ابوالغنائم ابنِ صوفی علوی نسابہ نے ذِکر کیا کہ حسین بن محمد کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔علی اور ان میں سے ہر ایک کی اولاد تھی اور فخرالدین رازیؔ نے بھی ان دونوں کا ذِکر کیا اور کہا ان دونوں کی عقب قلیل تھی اور سیّد عزیزالدین مروزیؔ نے کہا کہ آپ کا جعفر نامی فرزند فی صحیح تھا اور بعد کے نسابین میں مہدی رجائی نے کہا آپ کے نو فرزند تھے محمد اور علی کا ذِکر ہو چکا جن کی اولاد قلیل تھی،(۳)۔ابوحسین محمد جس کی والدہ اُم الولد اغصان تھی جس کو اُم حسین کہا جاتا تھا،(۴)۔عبیداللہ امیرالمومنین علیؑ کی شبیہ تھے ان کی اولاد تھی،(۵)۔احمد آپ کی والدہ بھی اُغصان تھیں، (۶)۔حمزہ درج، (۷)۔علی القرض، (۸)۔عبداللہ درج،(۹)۔جعفر اسود رُے میں تھے اور اعقاب طبرستان میں۔ بقول ابواسماعیل طباطباء اصفہان میں ایک قوم علی عریضی کی طرف منسوب ہے، جن کو جوبال کہا جاتا ہے ان میں علی ماتک بن محمد بن علی بن احمد بن علی بن عیسیٰ کہا جاتا یہ بن حسین بن محمد بن عریضی، لیکن یہ نسب باطل ہے اور یہ جھوٹا دعویٰ ہے یہ قوم ادعیا میں سے ہے۔

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۲۹ ۲۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۲۸ ۳۔منتقلہ الطالبیہ،ص ۳۱

لیکن آج حسین بن محمد بن علی عریضی کی اولاد کا باقی ہونا ناممکن نہیں ہے اور ایسا بھی ممکن ہے یہ ختم ہو گئے ہوں تاہم میں نے اس نسل کا دعویدار کوئی نہ پایا۔

ہشتم یحییٰ بن محمد بن علی عریضی:۔ بقول عمری آپ کو ابنِ جعفریہ کہا جاتا تھا اور آپ کی اولاد تھی آپ کا ایک فرزند(۱)۔علی المعروف ابی زیدہ اور رازی نے ان کی کنیت ابوحسن تحریر کی ہے اور کہا یہ مدینہ کے رئیس تھے اور شیوخ الطالبیہ میں سے ایک تھے اور ان کی عقب شام میں کثیر ہے جب کہ رازی نے آپ کے تین بھائی بھی لکھے(۲)۔ابوجعفر محمد مدینہ میں،(۳)۔جعفر جن کی عقب مدینہ میں قلیل تھی،(۴)۔احمد العمشانی جن کا ایک بیٹا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی اولاد نہیں تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمشانی احمد بن یحییٰ بن علی ابی زیدہ تھے،لیکن اوّل قول درست ہے۔[۱]

ان میں علی المعروف ابی زیدہ بن یحییٰ بن محمد بن علی عریضی:۔ کے بقول عمری ایک فرزند(۱)۔ابومحمد یحییٰ المعروف بابن عمریہ تحریر کیا جو مدینہ میں ۳۳۴ ہجری میں فوت ہوا اور اس یحییٰ کے بھائی اور اولاد تھی اور مہدی رجائیؔ نے ان کے دو بھائی،(۲)۔ابوحسین زید،(۳)۔ابواللیل محمد تحریر کیے ہیں۔اس ابومحمد یحییٰ المعروف بابن عمریہ بن علی ابی زیدہ کا ایک فرزند بقول رجائی احمد عمشانی۔[۲]

## ۲۶۸۔نسل حسن بن محمد اکبر بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی اعقاب منتشر ہوئی۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبداللہ رازیؔ نے آپ کو عبداللہ عریضی لکھا ہے،(۲)۔محمد بقول رازی آپ کی عقب رُے میں تھی، جب کہ فخرالدین رازیؔ نے مزید تین پسران بھی تحریر کیے ہیں،(۳)۔احمد کی عقب شام میں تھی،(۴)۔حمزہ کی عقب قلیل تھی،(۵)۔علی کی عقب مصر میں لیکن آخرالذکر تینوں کی اولاد کا بیان کسی نسابہ نے نہ دیا۔

بیت اوّل محمد بن حسن بن محمد اکبر بن علی عریضی:۔ کی اولاد سے بقول ابوحسن عمری نسابہ شام میں حمزہ الفقیہ بن حسن بن محمد المذکور تھے جب کہ دورِ جدید کے نسابہ سیّد رجائی کے بقول ان کی اولاد سے نو فرزند تھے۔

بیت ثانی عبداللہ عریضی بن حسن بن محمد اکبر بن علی عریضی:۔عمری نسابہ نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔حمزہ وحشی تحریر کیا ہے اور سیّد رجائی نے دوسرا فرزند،(۲)۔ابی یعلی محمد تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل حمزہ وحشی بن عبداللہ عریضی:۔ بقول ابوحسنؔ عمری آپ کا ایک فرزند(۱)۔ابوحسن محمد المعروف بابن وحشی تھا جو اہواز میں مقیم تھا اور ان کے بیٹے کی دُختران سے بقیہ تھی، جب کہ سیّد رجائی نے دوسرا فرزند(۲)۔یحییٰ لکھا ہے جو واسط منتقل ہوا۔

بطن ثانی ابی یعلٰی محمد بن عبداللہ عریضی بن حسن بن محمد اکبر بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ:۔ آپ کا ذِکر ابنِ عنبہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور شیخ شرف نے نہیں کیا۔ آپ کا ذِکر سادات جعفریہ خوارزمیہ کے مشجرات میں محمد خوارزمی کے طور پر رقم ہے اور ان کی اولاد سے سیّد عبداللہ عریضی ثم ملتانی بن محمد ثانی بن علی المعروف مستانہ خدا بن ابی یعلٰی محمد خوارزمی المذکور تھے۔ آپ اس خاندانِ عریضی جعفری سے اوّل تھے جو ملتان وارد ہوئے آپ کی ملتان آمد کا سال ۴۴۱ ہجری بتایا جاتا ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد بہاء الدین محمود تلنبی المعروف ماموں شیر بخاری بن سیّد جلال الدین جعفر بن سیّد حمیدالدین عمیر ملتانی بن سیّد محمد اجل ملتانی بن سیّد احمد ملتانی بن سیّد عبداللہ عریضی خوارزمی ملتانی المذکور آپ کا مزار تلمبہ شہر سے جنوب تین کلومیٹر میرپور گاؤں میں ہے اور دربار ماموں شیر بخاری سے معروف ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد جلال الدین ثانی ملتانی سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد یاسین تلنبی، (۲)۔سیّد شرف الدین،(۳)۔سیّد فیض اللہ آپ کی اولاد سیالکوٹ سوہدرہ ٹالیا والہ جہلم اور کریم داد گاؤں گجرات پرگنہ رتاس میں ہے۔اس کے علاوہ مالومہر سیالکوٹ میں بھی ان کی اولاد ہے اور شرف الدین بن سیّد جلال الدین ثانی ملتانی کی اولاد بقول سیّد ذوالفقار حیدر تلنبہ منٹگمری خانیوال وغیرہ سکونت رکھتی ہے۔[۳]

۱۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۲۸ ۲۔المعقبون من آل ابی طالب،جلد دوئم،ص ۴۶۵ ۳۔باغ سادات از سیّد ذوالفقار حیدر،ص ۳

## ۲۶۹۔نسل سیّد یاسین تلنبی بن سیّد جلال الدین ثانی ملتانی بن سیّد بہاء الدین محمود تلنبی

آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد معین الدین تلنبی المعروف سیّد میاں تلنبی (۲)۔سیّد انور اکثر مخطوطات میں ان کو لاولد لکھا ہے، جب کہ سیّد سبطِ حسین جعفری خوارزمی نے اپنی کتاب میں ان کی نسل سپرا گاؤں میں تحریر کی ہے۔

سادات جعفری خوارزمی کے دو مخطوطات میں نے بھی ملاحظہ کیے جن میں سیّد انور بن یاسین تلنبی لاولد تحریر ہے اور بقول سیّد افضل خوارزمی انور کی اولاد واقعی نہ جاری ہوئی، تاہم اس معاملے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے کہ سبطِ حسین جعفری نے کن مخطوطات کی مدد سے سیّد انور بن سیّد یاسین کی اولاد ثابت کی ہے۔ ہماری تحقیق اس معاملے میں فی الحال حتمی نہیں ہے تاہم دو مخطوطات میں سیّد انور کو لاولد لکھا دیکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

ان میں سیّد معین الدین تلنبی ملتانی خوارزمی بن سیّد یاسین تلنبی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد لدھے شاہ،(۲)۔سیّد سیّد فخر الدین تلنبی، (۳)۔سیّد نظام الدین تلنبی۔اوّل دو حضرات کی اولاد کہیں تحریر نہ ملی۔

سیّد نظام الدین تلنبی بن سیّد معین الدین تلنبی بن سیّد یاسین تلنبی۔

آپ کی ولادت تلنبہ نزد ملتان میں ہوئی آپ گجرات ہجرت کر کے آئے اور علاقہ کری بہلول پور میں سکونت اختیار کی آپ کی اولاد معین الدین پور، مدینہ سیّداں، جماليور، سرساله، حسام رسولپور، کوٹلی شہانی، پرانا منگوال، لنڈ پور، چک عبدالخالق ضلع جہلم میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔سیّد عبدالغفار جو لاولد تھے،(۲)۔سیّد یاسین،(۳)۔سیّد عبدالرحمان مشجرات میں تحریر ہے کہ ان کی اولاد چھچھ ہزارہ میں آباد ہے،(۴)۔سیّد احمد کبیر آپ کی اولاد مدینہ سیّداں میں کثرت سے ہے،(۵)۔سیّد سلیمان آپ کی اولاد بھی کثیر ہے۔

بیت اوّل سیّد احمد کبیر بن سیّد نظام الدین تلنبی:۔ آپ کی اولاد بقول سیّد ذوالفقار حیدر چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد شمس الدین، (۲)۔سیّد داؤد،(۳)۔سیّد فریدالدین،(۴)۔سیّد بہاء الدین۔

بطن اوّل سیّد شمس الدین بن سیّد احمد کبیر بن سیّد نظام الدین تلنبی:۔ آپ کا مدفن مدینہ سیّداں گجرات میں ہے۔ آپ کی اولاد کریم داد سے جاری ہوئی جن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد اسماعیل،(۲)۔سیّد عبدالقادر،(۳)۔سیّد عبدالغنی،(۴)۔سیّد فیض اللہ اور ان چاروں کی کثیر اولاد گجرات کے موضعات خاص کر مدینہ سیّداں میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد داؤد بن سیّد احمد کبیر بن سیّد نظام الدین تلنبی:۔ کہا جاتا ہے کہ آپ مغلیہ دور میں فوج کے سالار تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد جمال الدین،(۲)۔سیّد قطب الدین،(۳)۔سیّد نصیر الدین۔

اوّل سید جمال الدین بن سیّد داؤد:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سید معروف،(۲)۔سیّد عبداللہ،(۳)۔سیّد قاسم شاہ۔

بطن ثالث سیّد فریدالدین بن سیّد احمد کبیر بن سیّد نظام الدین تلنبی:۔ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد عبدالمجید، (۲)۔سیّد حسین شاہ، (۳)۔سیّد بدرالدین،(۴)۔سیّد صدرالدین۔

اوّل سیّد بدرالدین بن سیّد فریدالدین کی اولاد چارپسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد میاں شاہ،(۲)۔سیّد نظام شاہ،(۳)۔سیّد میراں شاہ،(۴)۔سیّد حمید شاہ۔

دوئم سیّد صدرالدین بن سیّد فریدالدین کی اولاد سے سیّد خدابخش بن سیّد عظمت اللہ بن سیّد ماکہن شاہ بن سیّد سفی شاہ بن سیّد میرا شاہ بن سیّد صدرالدین المذکور تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد روشن شاہ،(۲)۔سیّد نور شاہ۔

## ۲۷۰۔نسل سیّد سلیمان بن سیّد نظام الدین تلنبی بن سیّد معین الدین تلنبی

آپ کی نسل کثیر ہے۔ آپ کی اولاد میں بقول سیّد سبطِ حسین جعفری چھے پسران تھے(۱)۔سیّد میراں جن کی اولاد میں کوٹلی شہانی، بدھوکلس، چک عبدالخالق، رسول پورسیداں، کیرانوالہ سیداں اور معین الدین پور کے سادات تھے(۲)۔سیّد معین الدین کی اولاد میں حویلی والے شہانے، خونی شہانے، سیانے شہانے، بہادر شہانے اور برہانی شہانے ہیں،(۳)۔سیّد مٹھا شاہ آپ کی اولاد سے اندھیرے شہانے ہیں،(۴)۔سیّد رکن الدین آپ کی اولاد سے کوٹ اللہ بخش، گرالی، صابووال، چکوڑی شیر غازی، دھروڑکے، لنڈ پور، منگووال کے سادات ہیں،(۵)۔سیّد محمود آپ کی اولاد سے کھولیانوالے، نور شہانے، چنداوالئے، قاضی شہانے، جمعدار شہانے ہیں،(۶)۔سیّد محمد آپ کی اولاد سے بھلے لوک، سیّدہ چک، ڈنگہ، کولووالہ، چراغ شہانے اور جیون شہانے ہیں۔

بیت اوّل سیّد رکن الدین بن سیّد سلیمان خوارزمی:۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد شمس الدین لاولد تھے،(۲)۔سیّد قمرالدین، (۳)۔سیّد بدرالدین۔

بطن اوّل سیّد قمرالدین بن سیّد رکن الدین کی اولاد سے سیّد عبداللطیف بن سیّد عبدالرحمان بن سیّد محمد بن سیّد اسحاق بن سیّد اسماعیل بن سیّد قمرالدین المذکور تھے جن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔سیّد جمیل انقرض ہوئے،(۲)۔سیّد منیر شاہ۔

سیّد منیر شاہ بن سیّد عبداللطیف:۔کا ایک فرزند سیّد پیر شاہ تھا اور ان کا ایک فرزند سیّد مہتاب شاہ تھا۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد عالم شاہ،(۲)۔سیّد جیون شاہ۔

بطن ثانی:۔سیّد بدرالدین بن سیّد رکن الدین بن سیّد سلیمان خوارزمی:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد درویش محمد آپ انقرض ہوئے، (۲)۔سیّد حامد، (۳)۔سیّد عبدالمالک۔

اوّل سیّد حامد بن سیّد بدرالدین کی اولاد سے سیّد گل شیر محمد بن سیّد سعید بن سیّد میراں بن سیّد حامد المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں کثیر سادات ہیں۔ دوئم سیّد عبدالمالک بن سیّد بدرالدین بن سیّد رکن الدین کی اولاد سے سیّد عبداللہ بن شاہ شریف محمد بن سیّد عبدالملک المذکور تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد ولی اللہ،(۲)۔سیّد کلیم اللہ،(۳)۔سیّد عبدالرسول۔

پہلی شاخ میں سیّد کلیم اللہ بن سیّد عبداللہ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔جیون شاہ،(۲)۔سیّد علی شاہ،(۳)۔سیّد احمد شاہ،(۴)۔سیّد اکبر شاہ۔

ان میں سیّد علی شاہ بن سیّد کلیم اللہ شاہ کے پانچ فرزند تھے(۱)۔بہار شاہ،(۲)۔شیر شاہ،(۳)۔کرم شاہ،(۴)۔نواب شاہ،(۵)۔حیات شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد عبدالرسول بن سیّد عبداللہ:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد لطف اللہ شاہ،(۲)۔سیّد عنایت الدین اور باقی ایک فرزند لاولد جب کہ دوسرا انقرض ہوا، ان میں سیّد لطف اللہ شاہ بن سیّد عبدالرسول بن سیّد عبداللہ شاہ کی اولاد سے سیّد حسن رضا خوارزمی بن اقبال حسین بن شبیر حسین بن عبداللہ شاہ بن سیّد عبدالرحمان بن سیّد عمر شاہ بن سیّد قاسم شاہ بن سیّد لطف اللہ شاہ المذکور جو کہ ان دِنوں گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔

نسب سیّد محمد افضل خوارزمی:۔سیّد افضل خوارزمی بن سیّد محمد اکرم خوارزمی بن سیّد محمد اشرف بن سیّد محمد محبوب بن سیّد کلیم اللہ بن سیّد شرف الدین بن سیّد جلال الدین بن سیّد نور محمد بن سیّد محمد حسن بن سیّد محمد اکرم بن سیّد عبدالرسول فاضل کیرانوالہ بن سیّد نور محمد بن سیّد جان محمد بن سیّد کمال الدین بن حاجی سیّد معین الدین بن سیّد محمد بن سیّد بابا اللہ داد بن سیّد علاء الدین علاء بن سیّد محمد علم الدین تلمبہ بن سیّد شرف الدین بن سیّد جلال الدین ثانی بن بہاء الدین محمود بن سیّد جلال الدین جعفر بن حمیدالدین ملتانی بن سیّد محمد اجل بن سیّد احمد بن سیّد عبداللہ عریضی بن ابوجعفر محمد خوارزمی بن علی مستانۂ خدا بن ابی یعلیٰ محمد بن عبداللہ بن حسن بن محمد اکبر بن علی العریضی بن امام جعفر الصادقؑ۔

## ۱۷۲۔نسل عیسیٰ اکبر بن محمد اکبر بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ

آپ کو عیسیٰ نقیب تحریر کیا گیا ہے بقول عمری آپ نقیب تھے اور آپ کی عرفیت رومی تھی آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کا ایک بھائی عیسیٰ تھا لیکن آپ اُس سے بڑے تھے۔ اِسی لیے آپ کو عیسیٰ اکبر کہا گیا اور یہ ذِکر شیخ شرف عبیدلی کا ہے بقول ابوحسن عمریؒ نسابہ عیسیٰ کی پانچ دُختران تھیں (۱)۔فاطمہ،(۲)۔خدیجہ،(۳)۔رقیہ،(۴)۔قسیمہ،(۵)۔صفیہ۔ بقول سیّد ابوحسن عمری نسابہ آپ کے بارہ فرزند وہ ہیں جن کی اولاد جاری نہ ہوئی۔ (۱)۔عبیداللہ اکبر،(۲)۔عبیداللہ اَحول، (۳)۔عبیداللہ اصغر، (۴)۔عبداللہ شام میں فوت ہوئے،(۵)۔عبدالرحمان، (۶)۔داؤد،(۷)۔یحییٰ، (۸)۔علی،(۹)۔عباس،(۱۰)۔یوسف،(۱۱)۔یوسف،(۱۱)۔حمزہ،(۱۲)۔سلیمان اور بعض نے کہا کہ سلیمان کا ایک فرزند محمد تھا۔

اور بقول عمری جن پسران کی اولاد تھی (۱)۔اسماعیل،(۲)۔حمزہ،(۳)۔زید اسود،(۴)۔قاسم، (۵)۔ہارون،(۶)۔یحییٰ،(۷)۔ابوتراب علی، (۸)۔موسیٰ،(۹)۔ابوحسین محمد اکبر ارزق، (۱۰)۔حسین اکبر،(۱۱)۔ابومحمد حسن،(۱۲)۔ابواسحاق ابراہیم،(۱۳)۔ابوالقاسم احمد ابح، (۱۴)۔ابومحمد عبداللہ احنف، (۱۵)۔ابوطاہر عبداللہ،(۱۶)۔ابوعبداللہ اسحاق احنف،(۱۷)۔علی اصغر،(۱۸)۔عیسیٰ بقول مروزی،(۱۹)۔جعفر۔

اور فخرالدین رازیؒ کے بقول آپ کے گیارہ پسران کی اولاد تھی۔

بیت اوّل اسماعیل بن عیسیٰ اکبر نقیب بقول عمری آپ کی اولاد کا سلسلہ طویل نہ رہا۔

بیت ثانی حمزہ بن عیسیٰ اکبر نقیب بقول عمری ان کی اعقاب میں دُختران تھیں۔

بیت ثالث زید اسود بن عیسیٰ اکبر نقیب ان کی اولاد کا سلسلہ بھی طویل نہیں ہے۔

بیت رابع القاسم بن عیسیٰ اکبر نقیب کی اولاد کا سلسلہ بھی اِسی طرح طویل نہ رہا۔

بیت خامس ہارون بن عیسیٰ اکبر نقیب آپ کی دُختران تھیں اور آپ مصر میں مقیم تھے اور پھر روم کی بستی میں داخل ہوئے اور اس کے بعد آپ کی خبر نہ آئی۔ بیت سادس یحییٰ مدنی بن عیسیٰ اکبر نقیب بقول ابوحسن عمری آپ مدینہ کے رہائشی تھے اور پھر عراق میں داخل ہوئے اور حسین بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی دُختر سے شادی کی اور آپ کا ایک فرزند یحییٰ بن یحییٰ ہوا، آپ کو ابنِ عمریہ بھی کہا گیا آپ مدینہ واپس آئے اور امام جعفر الصادقؑ کے گھر میں رہائش اختیار کی۔[۱]

اور بقول سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزیؒ آپ کی اولاد مدینہ میں تھی، مگر انھوں نے آپ کی اولاد کی تفصیل تحریر نہیں کی، صرف اتنا تحریر کیا کہ یحییٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ نقیب اکبر کا ایک فرزند حسین نقیب مدینہ تھا۔ اس سے زیادہ اور کچھ تحریر نہیں کیا اور رازیؒ نے کہا ان کی اعقاب تھی۔

بیت سابع ابوتراب علی بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول ابوحسن عمری آپ کی عقب منتشر ہوگئی عمری نسابہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔حسین کا ذِکر کیا ہے۔ سیّد احمد کیا نسابہ نے،(۲)۔محمود کا ذِکر بھی کیا اور رجائی نے،(۳)۔حسن تحریر کیا۔

بطن اوّل سیّد حسین بن ابوتراب علی کی اولاد سے جعفر الناسب بن حمزہ بن حسین المذکور تھے۔ آپ نے نسب جمع کیا اس لیے ناسب کہلائے۔ ان کی کنیت ابوالفوارس نسابہ تھی اور آپ طبریہ کے نقیب تھے۔

بیت ثامن ابوعبداللہ اسحاق احنف بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول ابوطالب مروزیؒ آپ ہمدان میں تھے اور عمری نے بھی یہی کہا مگر فخرالدین رازی کے بقول آپ رُے میں تھے اور آپ کی عقب، قزوین اور ہمدان میں تھی۔ آپ کی اکثر اولاد آپ کے بیٹے عیسیٰ سے تھی اور ان میں سے بعض قصران رُے کے قریہ میں تھے بقول رازی کہ اسحاق احنف دراصل اسحاق اکبر تھے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۳۶ ۲۔الشجرۃ المبارکہ،ص ۱۲۵

جب کہ سیّد مہدی رجائی نے آپ کے چار پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابوحسین عیسیٰ،(۲)۔طاہر،(۳)۔محمد،(۴)۔احمد لیکن ان حضرت کی اولاد کی کچھ خاص تفصیل بیان نہیں کی اس لیے ان حضرات سے منسوب نسلوں کے بارے میں مَیں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

بیت تاسع عیسیٰ بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹا حسن تھا اور اس کی اولاد میں ایک بیٹا علی تھا اور دوسرا بیٹا ابوعبداللہ کتیلہ جس کی عقب انقرض ہوئی بقول فخر الدین رازیؔ عیسیٰ بن عیسیٰ نقیب کا نسب عیسیٰ رومی بن محمد ازرق بن عیسیٰ نقیب سے اِشتباہ ہوا اور بقول رازی عیسیٰ بن عیسیٰ نقیب کو شیخ شرف عبیدلی کے علاوہ کسی نے ثابت نہ کیا۔

بیت عشرہ موسیٰ بن عیسیٰ اکبر نقیب آپ کے عقب میں صرف ایک فرزند ابومحمد حسن قزوین میں تھا اور کہا جاتا ہے وہ درج تھا اور بقول سیّد ابوالغنائم دمشقی اور سیّد ابوالغنائم طباطبائی کہ اس ابومحمد حسن کا ایک محمد نامی فرزند تھا جس کی عقب طبرستان اور جرجان میں تھی۔

بیت واحد عشر ابومحمد عبداللہ احنف بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول فخر الدین رازیؔ آپ کی اولاد ایک فرزند اسماعیل بعلبکی سے جاری ہوئی جن کی اعقاب شام اور طرابلس میں کثیر تھی جب کہ ابن طقطقی نسابہ نے عبداللہ احنف کے تین مزید پسران بھی بیان کیے(۲)۔حسین،(۳)۔حسن،(۴)۔عیسیٰ۔

بطن اوّل اسماعیل بعلبکی بن ابومحمد عبداللہ احنف:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔حسین اسود،(۲)۔محمد،(۳)۔علی۔

بیت اثناء عشر حسین اکبر بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول رازیؔ آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوحسن محمد نقیب اصفہان،(۲)۔ابوحسن علی ہنیرجہ مقیم اصفہان اور اولاد رُے میں،(۳)۔حسن حسنو یہ۔

بطن اوّل ابوحسن محمد بن حسین اکبر کے تین فرزند تھے(۱)۔ابوطالب محسن ان کی جمیع اعقاب اصفہان میں تھی،(۲)۔عیسیٰ احول قزوین ان کی جمیع اعقاب رُے میں،(۳)۔ابوہاشم جعفر۔نقیب اصفہان اور کہا جاتا ہے ان کی عقب تھی۔

اوّل ابوحسین عیسیٰ بن ابوحسن محمد کی اولاد سے ابوحسن احمد عریضی بن حسین بن ابوحسین عیسیٰ احول المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوحسن علی ہنیرجہ بن حسین اکبر:۔ بقول رازیؔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین ہنیرجہ جس کی جمیع اعقاب رُے میں تھی ان میں کچھ حضرات تفرش سواد قم میں تھے،(۲)۔ابوجعفر محمد عزیزی ان کی اولاد بھی تھی۔

اوّل ابوعبداللہ حسین ہنیرجہ بن ابوحسن علی ہنیرجہ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔زید،(۲)۔مہدی،(۳)۔محمد زینبی۔

ان میں زید بن حسین ہنیرجہ کی اولاد سے زکریا قمی بن شرف بن حسین بن زید المذکور تھے۔ بیت ثلاث عشر ابومحمد حسن بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ آپ کو حسن اکبر بھی تحریر کیا گیا ہے آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔علی بقم،(۲)۔ابوحسن محمد نقیب اصفہان۔

بطن اوّل علی بن ابومحمد حسن اکبر:۔ آپ کی اولاد سے سیّد اجل ظہیر الدین علی بن محمد بن حمزہ بن علی بن عیسیٰ بن علی المذکور تھے یہ بیان فخر الدین رازی کا ہے۔سیّد ظہیر الدین کے دو اور فرزند بھی دوسری جگہ بیان ہوئے۔ابوشرف عیسیٰ اور ابوشجاع حیدر قطب الدین نسابہ۔

بیت اربع عشر ابراہیم ابواسحاق بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد رُے میں ہوئی مگر ان کی اولاد کا سلسلہ طویل نہ رہا۔

بیت خمسہ عشر جعفر بن عیسیٰ اکبر نقیب بقول امام فخر الدین رازیؔ آپ کی جمیع اعقاب محمد بن علی بن جعفر المذکور سے تھی اور اِن سے بخارا میں ایک قوم تھی اور مصر میں بھی ان کی قلیل اولاد تھی جب کہ مہدی رجائی نے علی بن جعفر المذکور کا ایک دوسرا فرزند ابوابراہیم حسن تحریر کیا ہے اور یہ ذِکر انھوں نے غالبًا لباب الانساب سے لیا ہے۔

بطن اوّل محمد بن علی بن جعفر:۔ کی اولاد سے بقول ابنِ طقطقی نسابہ ایک فرزند مسلم تھے۔

بطن ثانی ابوابراہیم حسن بن علی بن جعفر:۔ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔محمد،(۲)۔ابوطالب

امیر المعروف ''امیر جائی طوسارۃ، (۳)۔ابوابراہیم حسن۔

اوّل محمد بن علی بن ابوابراہیم حسن:۔ کا ایک فرزند ابی القاسم علی جمال الدین عریضی نیشاپوری تھا جس کی والدہ سیّد الزاہد ابی البرکات جوزی کی دُختر تھیں، آپ کے دو بیٹے تھے(۱)۔حسن، (۲)۔حسین آپ کا قتل اسفرائین میں ۵۵۰ہجری میں ہوا۔ ان دونوں کی والدہ ستی جلیلہ بنتِ ابی حسن بن داعی کوکی تھیں۔

دوئم ابوطالب امیر بن علی بن ابوابراہیم حسن:۔ آپ ۴۴۶ہجری میں فوت ہوئے۔ آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوطالب، (۲)۔علی جمال الدین سیّد امام عالم متکلّم، (۳)۔علی کبیر۔

بیت ستہ عشر ابی طاہر عبداللہ (اصغر) بن عیسیٰ اکبر نقیب:۔ بقول ابنِ طقطقی۔ آپ کی اولاد سے ابی علاء الدین محمد بن احمد بن عرب شاہ بن احمد بن محمد بن علی بن احمد بن محمد بن طاہر بن عبداللہ اصغر المذکور تھے اوران کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علاء الدین، (۲)۔مرتضیٰ۔

بطن اوّل علاء الدین بن ابی علاء الدین محمد:۔ کی اولاد سے عماد الدین علی بن ابی عماد قوام الدین بن ہمام الدین بن عماد الدین بن رضا الدین بن عماد الدین بن علاء الدین المذکور۔

بطن ثانی مرتضیٰ بن ابی علاء الدین محمد:۔ کی اولاد سے امیر سیّد میرو بن علی بن میرو بن علی بن فخر الدین بن ناصر الدین بن المرتضیٰ المذکور تھے۔[۱]

## ۲۷۔نسل ابوالقاسم احمد الاجّ بن عیسیٰ اکبر نقیب بن محمد اکبر بن علی عریضی

آپ کو نفاط بھی کہا جاتا تھا بقول فخر الدین رازیؔ آپ کی عقب میں تین پسران تھے(۱)۔ابوجعفر محمد رُے میں، (۲)۔علی رملہ میں، (۳)۔حسین ان کی عقب نیشاپور میں رہی اور بقول رازی اس حسین کی اولاد کے نسب کا حسین بن احمد شعرانی بن علی عریضی کی اولاد کے نسب سے اِختلاط ہوا۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم احمد اجّ:۔ بقول رازی آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی تھا۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر محمد اعمی جس کا ذِکر عمری نے کیا ہے۔ آپ اپنی عمر کے آخر میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے اور رُے سے بصرۃ منتقل ہو گئے اور وہیں رہائش اختیار کر لی اور آپ کی اولاد بصرۃ میں رہی، (۲)۔ابوالقاسم حسین جن کا ذِکر فخر الدین رازی نے کیا ہے اور کہا آپ قم سے رُے کے کسی قریہ میں منتقل ہوئے اور وہیں آپ کی اعقاب تھی اور آپ سو سال زندہ رہے۔

بطن اوّل ابوجعفر محمد اعمی بن علی بن ابوجعفر محمد:۔ بقول ابوحسن عمریؔ نسابہ آپ کی اولاد میں بمقام بغداد ابی محمد حسن دلال تھے اور بقول عمری میں نے ان کو دیکھا ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوالغنائم محمد تھا، جو بہت عیار اور قبیح الافعال تھا اور ایک دُختر تھی جس کا نام خدیجہ تھا اس کی شادی ابی حرب ابن الشعرانی جعفری سے ہوئی اور آپ کے دو فرزند ہوئے ابوغالب اور حمزہ اور اس ابوالغنائم محمد بن ابومحمد حسن دلال کی اولاد میں ایک فرزند ابی حرب تھا جو ۴۳۹ہجری میں قتل ہوا اور ایک دُختر تھی، جس کا نام الست تھا اور اس کی شادی ابوالقاسم ابنِ جعد محمدی علوی سے موصل میں ہوئی تھی۔[۲]

بیت ثانی علی بن ابوالقاسم اجّ احمد نفاط:۔ آپ کی اولاد سے ایک نسل کا ذِکر اساس الانساب الناس میں سیّد جعفر اعرجی نسابہ نے کیا ہے آپ کی اولاد سے شاہ علی بن جلال الدین جعفر بن مرتضیٰ کمال الدین بن عضد الدین یحییٰ بن قوام الدین جعفر بن شمس الدین محمد بن نظام الدین اشرف بن قوام الدین جعفر بن مجد الدین حسن بن وجیہ الدین مسعود بن قوام الدین جعفر بن محمد شمس الدین بن علی المذکور اور اس شاہ علی بن جلال الدین جعفر کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی فخر الدین، (۲)۔امیر حاجی۔

بطن اوّل علی فخر الدین بن شاہ علی بن جلال الدین جعفر کی اولاد سے محمد حسین مقدس بن جعفر بن محمد علی بن علاء الدین بن محسن بن کمال الدین بن محمد

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص۲۱۳ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۳۸۔۳۳۷

علی بن نورالدین بن شمس الدین بن محمد تقی بن محمد افضل الدین بن محمود غیاث الدین بن شاہ طاہر بن محمد بن جعفر بن ابولقاسم بن مہدی بن شریف الدین بن شاہ نعیم الدین بن شاہ نعمۃ اللہ بن عزالدین بن علی فخر الدین المذکور۔

بطن ثانی سیّدامیر حاجی بن شاہ علی بن جلال الدین جعفر:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عضدالدین سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔شاہ حسین، (۲)۔شاہ حیدر۔

اوّل شاہ حیدر بن سیّد عضدالدین بن سیّد امیر حاجی:۔ کی اولاد سے سیّد علی امامی اصفہانی (صاحب التراجیح فی الفقہ) بن محمد امامی بن اسداللہ بن ابوطالب بن شاہ حیدرالمذکور اور آپ علامہ مجلسی کے معاصرین میں سے تھے۔

دوئم شاہ حسین بن سیّد عضدالدین بن سیّد امیر حاجی:۔کی اولاد سے عبداللہ المعروف میر سیّد بن محمد باقر بن زین العابدین بن محمد بن محمد صدرالدین بن ہادی بن معصوم بن رحیم بن باقر بن صدرالدین بن شاہ حسین المذکور تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبدالباقی، (۲)۔علی امامی۔

اس علی امامی بن سیّد عبداللہ المعروف میر سیّد کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد باقر جزی، (۲)۔حسن الاخوارہ آی، (۳)۔رضا بادرانی، (۴)۔ابوطالب طالب، (۵)۔جعفر جرزوانی۔[۱]

نوٹ:۔ وہ لوگ جنھوں نے اپنا خاندان اور نسب ابوالقاسم احمد ابح تک ظاہر کیا اور ان کی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ان میں باعلوی خاندان بھی ہے۔ان کے دعوے کے مطابق یہ ابوالقاسم احمد ابح النفاط کے فرزند ابوعلی عبیداللہ کی نسل سے ہیں جبکہ فخر الدین رازی، ابنِ عنبہ اور عمری نے اس فرزند کا ذِکر نہیں کیا تاہم باعلوی خاندان کا دعویٰ قدیم ہے اور یہ جہاں جہاں آباد ہیں ان کا دعویٰ یہی ہے کہ یہ سادات ہیں اور ان کو بنیادی طور پر قبولیتِ عامہ بھی حاصل ہے تاہم نسابین کے ہاں جید نسابین ان کے نسب کو قبول نہیں کرتے جن میں عبدالرحمان عزی الکویتی بھی ہیں جب کہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی کے شاگرد خاص سیّد مہدی رجائی نے ان کے نسب کو قبول کیا اور اپنی کتاب المعقبون میں تحریر کیا۔ باعلوی خاندان حضرموت کا ہے اور یہاں سے ہی مختلف جگہ آباد ہوا یمن میں بھی ان کے قبائل ہیں اور عمان میں بھی ان میں مشہور و معروف شخصیت سیّد محمد صاحب مرباط بن علی خالع قسم بن علوی بن محمد بن علوی بن ابوعبیداللہ المذکور تھے۔ آپ ظفار میں فوت ہوئے ان کی کثیر اولاد ہے جو عربوں میں آباد ہے بلکہ انڈونیشیا میں بھی ایک خاندان باعلوی خاندان کی جانب اپنا نسب ملاتا ہے۔

## ۳۷۔نسل ابوحسین محمد ازرق بن عیسیٰ اکبر نقیب بن محمد الاکبر بن علی عریضی

آپ کی اولاد ایک فرزند عیسیٰ رومی سے جاری ہوئی۔ابنِ عنبہ نے آپ کو رومی ثانی اور آپ کے دادا عیسیٰ اکبر نقیب کو رومی کہا ہے۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔حسن تحریر کیا ہے اور ابنِ طقطقی آپ کو ابی عبداللہ حسن الکوفی تحریر کیا ہے۔ مروزی نسابہ نے دوسرا فرزند (۲)۔عبداللہ مجانین تحریر کیا ہے اور تیسرا فرزند (۳)۔محمد تحریر کیا ہے اور عمری نے بھی محمد نام تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل محمد بن عیسیٰ رومی بن محمد ازرق:۔ بقول ابوطالب مروزی از ورقانی نسابہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند عبداللہ الملقب ''صیلہ'' تھا اور بقول ابوحسن عمری نسابہ ان کا ایک فرزند ابوحسن علی المعروف بابن بصیلہ تھے جو نہر الدیر سواد بصرۃ میں مقیم تھے۔[۲]

بیت ثانی ابی عبداللہ حسن الکوفی بن عیسیٰ رومی بن محمد ازرق:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔ابی القاسم علی الکوفی اور منتقلہ میں بقول ابواسماعیل طباطبائی تیسرا فرزند (۳)۔جعفر تھا۔

بطن اوّل جعفر بن ابی عبداللہ حسن الکوفی:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔ابوالقاسم علی حجازی۔

۱۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوم، ص ۴۲۹۔۴۲۰

۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۳۸

اوّل ابوالقاسم علی حجازی بن جعفر:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱) طاہر،(۲)۔ابومحمد الفضل داعی سمرقند۔

پہلی شاخ میں طاہر بن ابوالقاسم علی حجازی کی اولاد میں ایک فرزند علی امیر تھا۔ ان کو بابن فندق نسابہ نے دیکھا تھا ان کی وفات ۵۰۷ ہجری میں ہوئی، ان کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔طاہر عریضی استر آباد میں فوت ہوئے،(۲)۔مرتضیٰ نیشاپور میں،(۳)۔ابوالقاسم،(۴)۔مانکدیم۔

ان طاہر عریضی بن علی امیر:۔ کی اعقاب میں چھے فرزند تھے(۱)۔علی الملقب امیر جن کی والدہ فاطمہ امام محمد بن علی زبارہ کی بہن تھیں، (۲)۔ابوتراب،(۳)۔تقی،(۴)۔مہدی،(۵)۔رضی،(۶)۔المرتضیٰ اوران سب کی والدہ عامیہ بنت ابی حسن غازی تھیں۔

بطن ثانی محمد بن ابی عبداللہ حسن الکوفی:۔ کی اولاد سے مرتضیٰ عجمی بن اسماعیل بن محمد المذکور تھے اور ان کی اولاد میں بقول بابن طقطقی نسابہ دو فرزند تھے(۱)۔ابی الفتوح محمد جن کی اولاد کثیر تھی،(۲)۔حمزہ۔

اوّل ابی الفتوح محمد بن مرتضیٰ عجمی:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔داؤد بہاء الدین،(۲)۔حسین عزالدین آپ زاہد فاضل اور فقیہ تھے آپ کا ایک فرزند محمد مجدالدین آپ ۷۰۰ ہجری میں فوت ہوئے اور آپ کی باقی اولاد بغداد میں تھی۔

دوئم حمزہ بن مرتضیٰ عجمی:۔ آپ کی اعقاب محمد شمس الدین بن علی بن محمد تقی بن حمزہ المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔

بطن ثالث ابوالقاسم علی الکوفی بن ابی عبداللہ حسن الکوفی:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کی اعقاب حسن تقی الدین بن ابی طالب علی تقی الدین نقیب بن ابی جعفر محمد مختص بہ عرف بیت المختص بن ابی منصور علی صاحب خاتم بن ابی غالب محمد بن ابی الغنائم احمد بن ابی علی محمد بن حسن بن ابوالقاسم علی الکوفی المذکور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔ آپ کا ایک فرزند احمد جمال الدین بار بار متولی نقابۃ القریش رہا۔ یہ سیّد، جلیل، شاعر تھا اور اس احمد جمال الدین بن حسن تقی الدین کی اولاد میں ایک فرزند ابی طالب حسن تقی الدین نقیب تھا، جو متولی نقابہ مشہد الکاظمی تھا۔ اس کی والدہ دُختر ابنِ علکا اجنسیہ تھیں۔

نسب شریف سادات ہمدانیہ جعفریہ بٹالہ:۔ سادات ہمدانیہ بٹالہ کے قدیم مشجرات میں ان کا نسب حسن اکبر بن عیسیٰ اکبر نقیب سے ملتا ہے۔ ان کا نسب اس طرح ہے۔ سیّد کمال الدین لقب مبارک بن سیّد ادریس بن سیّد بازید بن سیّد علی عابد بن موسیٰ بن سیّد محمد زاہد بن اسماعیل بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن سیّد ابوجمال بن محمد بن محمود بن سید علاء الدین بن طاہر بن موسیٰ بن حسن اکبر بن عیسیٰ اکبر نقیب بن محمد اکبر بن علی عریضی بن امام جعفر الصادق۔

ان کے قدیم مخطوط کے مطابق ہمایوں بادشاہ نے جب شیر شاہ سوری کے خلاف مہم جوئی کا اِرادہ کیا تو شاہ طہماسپ صفوی نے سیّد کمال الدین مبارک کو ہمایوں کے ساتھ بھیج دیا اور سیّد کمال الدین مبارک نے پنجاب میں سکونت اختیار کی آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد بازید،(۲)۔سیّد مبشر نامور، (۳)۔سیّد ابومحسن محمد احسن،(۴)۔سیّد ابوجمشید عبدالمجید ان میں ابوجمشید عبدالمجید بن کمال الدین مبارک کی اولاد سے سیّد روشن علی بن سیّد جمشید بن ابوجمشید عبدالمجید المذکور تھے آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔اعظم،(۲)۔سیّد عبدالسجان،(۳)۔سیّد رحمان،(۴)۔سیّد عبدالقادر۔

مندرجہ بالا شجرہ سادات بٹالہ کے قدیم فارسی شجرے سے اخذ کیا گیا ہے جو منظوم ہے۔ ان حضرات کی کثیر تعداد پاکستان و ہندوستان میں آباد ہے اور ان کی شہرت بلدی بھی سادات کی ہے تاہم اصولی کتب سے اولاد حسن اکبر بن عیسیٰ اکبر نقیب اور اس شجرہ میں معمولی نقص معلوم ہوتا ہے کیونکہ نسابین کی کتب میں ان کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہیں ملی تاہم سادات بٹالہ ہمدانیہ جعفریہ کی سیادت لاریب ہے۔

## باب ہفتم دفتر سوئم

## ۴۷۲۔نسل امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ

بقول ابنِ عنبہ آپ کی کنیت ابوحسن اورابوابراہیم تھی آپ کی والدہ اُم الولد حمیدہ مغربیہ تھیں جن کو نباتہ کہا گیا۔ آپ کی ولادت ۷صفر ۱۲۸ہجری کو ابواء کے مقام پر ہوئی آپ کوسندی بن شاہک کی قید میں رکھا گیا اور ہارون رشید کے حکم سے زہر دیا گیا آپ کی شہادت ۲۵رجب المرجب کو ہوئی بقول ابی الفرج اصفہانی آپ کوقریش کے قبرستان بغداد میں نوفلیوں کے ایک شخص عیسیٰ بن عبداللہ کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔[۱]

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی دُختران میں(۱)۔اُم عبداللہ، (۲)۔قسیمہ، (۳)۔لبابہ، (۴)۔اُم جعفر، (۵)۔امامہ، (۶)۔کلثوم، (۷)۔بریہہ، (۸)۔اُم القاسم، (۹)۔محمودہ، (۱۰)۔ابینہ الکبریٰ، (۱۱)۔علیہ، (۱۲)۔زینب، (۱۳)۔رقیہ، (۱۴)۔حسنہ، (۵)۔عائشہ، (۱۶)۔اُم سلمٰہ، (۱۷)۔اسماء، (۱۸)۔اُم فروہ، (۱۹)۔آمنہ کہتے ہیں ان کی قبر مصر میں ہے، (۲۰)۔اُم ابیہا، (۲۱)۔حلیمہ، (۲۲)۔رحلہ، (۲۳)۔میمونہ، (۲۴)۔ابینہ صغریٰ، (۲۵)۔اُم کلثوم کبریٰ آپ نے جعفر بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی پرورش کی، (۲۶)۔اُم کلثوم وسطیٰ، (۲۷)۔اُم کلثوم صغریٰ اور اشنائی نسابہ نے، (۲۸)۔عطفہ، (۲۹)۔عباسیہ، (۳۰)۔خدیجہ، (۳۱)۔خدیجہ کبریٰ کا ذِکر بھی کیا ہے اور کتاب اساس الانساب الناس میں سیّد جعفر اعرجی، (۳۲)۔فاطمہ، (۳۳)۔فاطمہ صغریٰ، (۳۴)۔فاطمہ رابع، (۳۵)۔فاطمہ کبریٰ کا ذِکر بھی کیا ہے۔

آخرالذکرشہزادیوں میں سے ہی ایک فاطمہ بنت امام موسیٰ کاظمؑ المعروف بی بی معصومہ قم ہیں جن کا مزار اقدس قم ایران میں مرجع خلائق ہے۔[۲]

بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد میں آٹھ پسران کی اعقاب نہیں تھی (۱)۔سلیمان، (۲)۔عبدالرحمان، (۳)۔فضل، (۴)۔احمد، (۵)۔عقیل، (۶)۔القاسم، (۷)۔یحییٰ، (۸)۔داؤد۔ ان حضرات کی اولاد نہیں تھی، (۹)۔حسین کی والدہ اُم الولد تھیں ان کے بیٹے اور دُختران انقرض ہوئے، (۱۰)۔علی رضا علیہ السّلام، (۱۱)۔ابراہیم، (۱۲)۔اسماعیل، (۱۳)۔حسن، (۱۴)۔محمد العابد، (۱۵)۔زیدالنار، (۱۶)۔اسحاق، (۱۷)۔حمزہ، (۱۸)۔عبداللہ، (۱۹)۔عباس، (۲۰)۔عبیداللہ، (۲۱)۔جعفر بقول عمری ان میں سے اکثر کی اولاد تھی۔[۳]

بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد میں تین طبق ہیں ایک وہ جن کی اولاد ہونے پر سب کا اِتفاق ہے ایک وہ جن کی اولاد نہ ہونے پر اِتفاق ہے اور ایک وہ جن پر اختلاف ہے اور جن حضرات کی اولاد ہونے میں سب کا اِتفاق ہے وہ گیارہ ہیں(۱)۔امام علی رضاؑ، (۲)۔ابراہیم اصغر، (۳)۔عباس، (۴)۔اسماعیل، (۵)۔محمد عابد، (۶)۔عبداللہ، (۷)۔عبیداللہ، (۸)۔جعفر، (۹)۔اسحاق، (۱۰)۔حسن، (۱۱)۔حمزہ۔

اور جن کی اولاد ہونے میں اختلاف ہے ان میں (۱۲)۔ابراہیم اکبر، (۱۳)۔حسین، (۱۴)۔زیدالنار، (۱۵)۔ہارون شامل ہیں۔ اور جن کی اولاد جاری نہ ہونے پر اِتفاق ہے ان میں (۱۷)۔احمد، (۱۸)۔جعفر اکبر، (۱۹)۔داؤد، (۲۰)۔محمد، (۲۱)۔سلیمان، (۲۲)۔یحییٰ، (۲۳)۔فضل، (۲۴)۔علی، (۲۵)۔عبدالرحمان، (۲۶)۔قاسم ہیں۔[۴]اور بقول رازی بخارا میں ایک قوم قاسم بن امام موسیٰ کاظمؑ سے منسوب ہے۔ان کو''مباحیین'' کہا جاتا ہے اور یہ بنواسماعیل المباح بن ابی بکر بن محمود بن حسین بن طاہر بن حسن بن عثمان بن القاسم بن امام موسیٰ الکاظمؑ پر شجرہ منتہیٰ کرتے ہیں لیکن علمائے انساب کا اتفاق ہے کہ قاسم کی اولاد نہ تھی اس لیے یہ خاندان جھوٹا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی اولاد کے بارے میں سب سے مفید بیان ابنِ عنبہ کا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی ۳۷ دُختران اور ۲۳ پسران تھے۔ آپ کی اولادوں کی کُل تعداد ساٹھ تھی۔ان میں سے پانچ کی اولاد نہ تھی اور اس میں اختلاف نہیں ہے(۱)۔عبدالرحمان، (۲)۔عقیل، (۳)۔قاسم، (۴)۔یحییٰ،

---

۱۔روضۃ الطالب فی اخبار آل ابی طالب،ص ۵۵۱ ۲۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب،ص ۳۶۹

۳۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۲۹۹ ۴۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص ۹۱۔۹۰

(۵)۔داوٗد اور پھر تین پسران کی اولاد میں صرف دُختران تھیں،(۶)۔سلیمان،(۷)۔فضل،(۸)۔احمد۔

پھر پانچ پسران کی اولاد میں اختلاف ہے(۹)۔حسین،(۱۰)۔ابراہیم اکبر،(۱۱)۔ہارون،(۱۲)۔زید،(۱۳)۔حسن اور پھر دس پسران کی اولاد میں کوئی اختلاف نہیں،(۱۴)۔عباس،(۱۵)۔امام علی رضاؑ،(۱۶)۔ابراہیم اصغر،(۱۷)۔اسماعیل، (۱۸)۔محمد العابد،(۱۹)۔اسحاق،(۲۰)۔عبداللہ، (۲۱)۔عبیداللہ،(۲۲)۔حمزہ،(۲۳)۔جعفر خواری اور بقول ابن عنبہ یہ بیان الشیخ ابی نصر بخاری نسابہ کا ہے۔

بقول شیخ تاج الدین ابنِ معیہ حسنی نسابہ کہ امام موسیٰ کاظم کی اولاد تیرہ پسران سے جاری ہوئی جن میں چار کی اولاد کثرت سے ہے۔(۱)۔امام علی رضاؑ، (۲)۔ابراہیم المرتضیٰ،(۳)۔محمد العابد،(۴)۔جعفر خواری۔

پھر چار کی اولاد اوسط ہے،(۵)۔زید النار،(۶)۔عبداللہ،(۷)۔عبیداللہ،(۸)۔حمزہ اور پھر پانچ کی اولاد کم ہے(۹)۔عباس، (۱۰)۔ہارون،(۱۱)۔اسحاق،(۱۲)۔حسن،(۱۳)۔حسین۔[۱]

بیت اوّل حسین بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول ابی حسن عمری نسابہ آپ انقرض ہوئے اسی طرح ابی نصر بخاری نسابہ اور ابی یقظان نسابہ کے بقول آپ کی اعقاب نہیں تھی ایک دوسری جگہ پر کہا گیا کہ حسین بن امام موسیٰ کاظم کا عبداللہ نامی ایک فرزند اُم الولد سے تھا اور یہ بھی کہا گیا اُس کی عقب تھی۔ شیخ تاج الدین علی کی نص کے مطابق حسین بن امام موسیٰ کاظمؑ منقرض تھے۔ درج نہیں تھے اور بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ حسین بن امام کاظمؑ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔عبیداللہ،(۳)۔محمد۔

بقول سیّد ابوطالب عزیزالدین مروزی آپ حسین المفقود بن امام موسیٰ کاظمؑ تھے۔ آپ کی اولاد میں اختلاف ہے جو لوگ آپ تک نسب ملاتے ہیں وہ عبداللہ اور احمد ابنان محمد بن عبداللہ بن عمر بن احمد بن حسین المفقود المذکور تک ملاتے ہیں اور ان حضرات کی اعقاب طبین میں تھی اور اس احمد بن محمد کا ایک فرزند ابوطالب عالم شاعر تھا۔ بقول سیّد مروزی اس کی اولاد میں سے ایک نوجوان سے خوارزم میں میری ملاقات ہوئی اور اس نے اپنے نسب کی مجھے اِملا کروائی وہ ابوطالب محمد بن ابی نصر بن ابی طالب محمد بن ابی نصر احمد بن ابی طالب عالم شاعر المذکور تھے۔ اس کے پانچ پسران تھے جن میں سے ایک ابوحسن علی مستوف تھا اور یہ طبس میں تھا۔[۲]

کشمیر میں اندرابی خاندان اپنا نسب حسین بن امام موسیٰ کاظم سے ملاتا ہے۔ان کے جدِامجد مسلم اندراب سے آئے اور کشمیر میں آباد ہوئے تاہم اصولی قواعد وضوابط سے یہ نسب ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔

بیت ثانی حسن بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی اعقاب قلیل تھی۔ آپ کی اولاد سے علی اعرج المعروف عزمی بن محمد بن جعفر بن حسن بن امام موسیٰ کاظمؑ المذکور تھے اور اس علی اعرج کی اولاد تھی جن میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن محمد اس کو اس کے والد نے تلوار سے قتل کر دیا،(۲)۔حسن احول۔

بطن اوّل حسن احول بن علی عزمی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے حسین المعروف البلا تھے جو قصر ابن ہبیرہ کے راستے میں قتل ہوئے اور ان کی وفات پر ان کا ایک فرزند اور کئی دُختران تھیں۔

حسین البلا بن حسن احول بن علی عزمی کی اولاد سے بقول مہدی رجائی میں نے اُس شجرہ پر اعتماد کیا جو عمدۃ الطالب کے تعلیق میں آیت اللہ سیّد شہاب این نجفی مرعشی کے ہاتھ سے تحریر ہے اور یہ شجرۃ آل لطیف کا ہے۔ اُس شجرہ کے مطابق حسین البلا بن حسن احول کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابی یعلی محمد،(۲)۔ابی یعلی علی۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۱۹۸۔۱۹۷ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۲۲۔۲۱

اوّل ابی یعلی محمد بن حسین البلا کی اولاد سے علامہ سیّد عبداللطیف بن مہدی بن خزعل بن شمس الدین بن ربیع بن محمود بن علی بن یحییٰ بن ناصر بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن جعفر بن محمد ابی یعلی المذکور تھے۔

اس سیّد عبداللطیف بن مہدی کی عقب میں پانچ پسران تھے(۱)۔حسن، (۲)۔حسین، (۳)۔داؤد درج، (۴)۔محمد، (۵)۔سلیمان اور ان حضرات کی اولاد آلِ عبداللطیف کہلائی۔

اس کے علاوہ مہدی رجائی نے ابراہیم بن علی عرزمی کی اولاد آل شبانہ بھی تحریر کی اور یہ ذِکر بھی انھوں نے اپنے اُستاد آغا سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی کی تحریر سے لیا۔

## ۲۷۵۔نسل زید النار بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ

آپ کا تعلّق محمد بن محمد بن زید شہید سے تھا اُن کے خروج کے ایام میں آپ اہواز میں تھے اور پھر مامون عباسی کے عہد میں بصرہ پر آپ نے خروج کیا اور بنوعباس کی اِملاک اور باغ کو آگ لگا دی۔ اِسی لیے آپ کو زید النار کہا گیا اس پر حسن بن سہل نے مامون عباسی کی طرف سے آپ سے جنگ کی جس میں آپ کو شکست ہوئی بقول عمری آپ کی چار اولادیں تھیں (۱)۔جعفر، (۲)۔حسین، (۳)۔موسیٰ خردل اصم کوفی اور ایک دُختر (۱)۔اُمِ موسیٰ جن کی شادی ارجان میں ابنِ شبیہ زاہد سے ہوئی ابنِ شبیہ ورع اور زاہد میں کمال کے درجے پر تھے۔[۱]

بقول ابنِ عنبہ زید النار کی والدہ اُم الولد تھیں اور ابی نصر بخاری کے مطابق آپ کی اولاد نہ تھی اور انھوں نے آپ کو اُن حضرات میں شامل کیا جن کی اولاد میں اختلاف ہے اور رازیؔ نے بھی تحریر کیا کہ آپ کی اولاد میں اِختلاف ہے لیکن ابنِ عنبہ شیخ عمری، شیخ شرف عبیدلی اور ابنِ طباطبا نے ان کی اعقاب تحریر کی ہیں۔

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔تین کا تذکرہ عمری نے بھی کیا(۱)۔جعفر، (۲)۔حسین محدث، (۳)۔موسیٰ اصم کوفی، (۴)۔حسن۔[۲] جب کہ سیّد عزیز الدین مروزیؔ نسابہ نے پانچواں فرزند، (۵)۔ابی جعفر محمد تحریر کیا اور کہا ان سب کی اولاد تھی۔

بیت اوّل موسیٰ اصم کوفی بن زید النار:۔ آپ کو مروزی نے موسیٰ اطروش تحریر کیا ہے۔ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب میں ایک فرزند(۱)۔زید تحریر کیا ہے جب کہ شریف مروزی از ورقانی نے دوسرا فرزند(۲)۔ابوعبداللہ محمد بھی تحریر کیا جس کی قبر فراہاد ''مرو'' میں تھی اور اس فرزند کا ذِکر عمری نسابہ نے بھی کیا ہے۔

بطن اوّل زید بن موسیٰ اصم کوفی:۔ آپ کا ایک فرزند موسیٰ خردِل تھا جس کی اولاد سے ایک فرزند ابوعبداللہ محمد تھا اور اس کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد صغیب جس کی اولاد آلِ صغیب کہلائی (۲)۔علی اور ان دونوں کی اولاد جاری ہوئی۔

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ اصم کوفی:۔ بقول عمری آپ کا ایک فرزند (۱)۔ابوحسن محمد کشکہ تھا جب کہ شریف مروزی نے دوسرا فرزند، (۲)۔ابوابراہیم حسین لکھا ہے۔ان کو شیخ الکوفی کہا گیا۔

اوّل ابوحسن محمد کشکہ بن ابوعبداللہ محمد:۔ بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوجعفر احمد تھا جس کی والدہ دُختر کرش حسینی تھیں۔

بیت ثانی جعفر بن زید النار:۔ آپ کی اولاد سے بقول عمری نسابہ بصرۃ میں نقیب الطالبین ابومحمد حسن بن زید بن علی بن جعفر المذکور تھے اور آپ کی اولاد سے بقول شریف مروزی نقیب ارجان ابومحمد حسن بن زید بن ابومحمد حسن نقیب المذکور تھے اور یہ قبیلہ قلیل تھا۔

بیت ثالث حسین محدث بن زید النار:۔ بقول مروزیؔ آپ کے دو پسران تھے(۱)۔زید، (۲)۔ابوجعفر محمد منقوش کہا جاتا ہے کہ ان کی اعقاب نہیں

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۱۷۔۳۱۶ ۲۔عمدۃ الطالب، ص ۲۲۲۔۲۲۱

تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی اعقاب تھی۔

بطن اوّل زید بن حسین محدث:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد محمد سے جاری ہوئی جس کے تین پسران تھے(ا)۔حسن، (۲)۔جعفر، (۳)۔زید۔

اس زید بن محمد بن زید بن حسین محدث کے بقول عمری نسابہ ان (زید بن محمد) کی طرف دعویٰ کرنے والا ایک شخص جس کا نام جعفر تھا۔۴۱۰ ہجری سے ۴۲۰ ہجری کے درمیان بغداد میں داخل ہوا وہ خمیدہ شیخ تھا، یعنی بوڑھا تھا اس کا ایک بھائی ہاشم تھا اور ان دونوں کی اولاد تھی شیخ شرف عبیدلی نسابہ کے قول کے مطابق یہ شخص اس نسب کا جھوٹا دعویدار تھا لیکن یہ بغداد کے جرائد میں ثابت تھا اور اشراف کے ہمراہ لے جایا گیا۔[ا]

بطن ثانی ابوجعفر محمد منقوش بن حسین محدث بن زیدالنار:۔ بقول ابنِ عنبہ کہا جاتا ہے کہ ان کی بقیہ(اولاد) نہ تھی بقول ابوعبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ ابی احمد حسین موسوی کی نقابت میں ایک شخص داخل ہوا اور کہا میں جعفر بن زید بن ابی جعفر محمد منقوش المذکور ہوں اور ابواحمد حسین موسوی نے اس کو ثابت کیا اس کی اولاد اور بھائی رُے، قزوین، نیل اور بندنجین میں تھے، پھر ابنِ عنبہ کہتے ہیں لگتا ہے یہ وہی ہے جس کا ذِکر شیخ شرف عبیدلی نے کیا کہ وہ جھوٹا تھا اور ابواحمد موسوی نے اس کو ثابت کیا۔[۲]

## ۲۷۶۔نسل عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی اولاد بنوعوکلانی کہلاتی ہے آپ کی تین دُختران تھیں(ا)۔زینب،(۲)۔فاطمہ، (۳)۔رقیہ اور آپ کے پانچ پسران تھے(ا)۔احمد،(۲)۔محمد،(۳)۔حسین،(۴)۔حسن،(۵)۔موسیٰ۔

رازیؔ کے بقول ان میں سے ایک کی اولاد جاری ہوئی اور وہ موسیٰ ثانی نصیبین میں تھے اور ابوطالب عزیزالدین مروزیؔ نے کہا عبداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اعقاب کوعوکلانیون کہتے ہیں ان کے چھے فرزند تھے جب کہ اولاد صرف موسیٰ ثانی سے جاری ہوئی جب کہ ابنِ عنبہ اور عمری نسابہ کے نزدیک موسیٰ ثانی اور محمد دونوں سے جاری ہوئی۔

بیت اوّل محمد بن عبداللہ:۔ بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی اولاد سے علی العدل بالرملہ بن حسن احول بن علی بن محمد بن ابراہیم بن محمد المذکور تھے اور بقول ابنِ عنبہ محمد بن عبداللہ فی صحیح ہوئے۔

بیت ثانی موسیٰ ثانی بن عبداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کوفے سے نصیبین منتقل ہوئے آپ کی اولاد ایک فرزند محمد نصیبی سے جاری ہوئی بقول مروزیؔ اس کی عقب نصیبین اور مصر میں تھی بقول صاحب اصیلی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(ا)۔موسیٰ، (۲)۔حسین، (۳)۔جعفرالملاح۔ابنِ عنبہ نے ان کو جعفرالاسود زنقاح تحریر کیا ہے۔

بطن اوّل ابوعبداللہ جعفر ملاح اسود بن محمد نصیبی:۔صاحب اصیلی کے بقول آپ کے دوفرزند تھے(ا)۔ابی حسن محمد،(۲)۔ابی محمد عبداللہ اور ابنِ عنبہ نے ایک اور فرزند(۳)۔عبیداللہ بھی تحریر کیا ہے۔

اوّل عبیداللہ بن ابوعبداللہ جعفر ملاح اسود:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ناصر بن محمد بن احمد بن عبیداللہ المذکور تھے۔ان کی اولاد بیاری میں بنوناصر کہلائی اور ان کی اعقاب بھی تھی۔

دوئم ابی محمد عبداللہ بن جعفر ملاح اسود:۔کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند معمر الضریر تھے جن کو ابنِ عمر یہ بھی کہا جاتا تھا ان کی اولاد آل معمر کہلائی بعض جگہ پر دومزید فرزند بھی لکھے ہیں(۲)۔ابوالمرجا محمد،(۳)۔ابوعلی نعمت اللہ۔

پہلی شاخ میں ابوالمرجا محمد بن عبداللہ:۔کی اولاد سے محمد بن محمد بن علی بن ناصر بن ابی الفوارس بن محمد المذکور تھے۔

---

ا۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۱۳
۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۲۲۲

دوسری شاخ میں معمر الضریر بن عبداللہ کی اولاد سے تین پسران تھے(۱)۔ابوالفضائل مفضّل،(۲)۔حسین،(۳)۔علی۔

پہلا خاندان ابوالفضائل مفضّل بن معمر ضریر صاحب دیوان تھے آپ کے تین بیٹے تھے(۱)۔الافضل،(۲)۔ابوعبداللہ اشرف،(۳)۔علی۔

دوسرا خاندان حسین بن معمر ضریر:۔ کی اولاد سے سیّد جلیل الفاضل علی بن محمد بن علی بن حسین المذکور تھے۔

تیسرا خاندان علی بن معمر ضریر بن عبداللہ بن جعفر ملاح اسود کی اولاد سے سیّد نعمت اللہ جزائری بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن محمود بن غیاث الدین بن احمد بن علی بن محمد بن احمد بن رضا بن ابراہیم بن ہبت اللہ بن طیب بن احمد بن قاسم بن ابی فخار محمد بن علی بن معمر ضریر المذکور تھے۔سیّد نعمت اللہ جزائری فقیہ اور صاحبِ کتاب انوار نعمانیہ تھے لیکن اس نسب میں تامُّل ہے کیونکہ زمانے کے اعتبار سے اس نسب میں کم پشتیں ہیں۔تاہم اس خاندان کی سیادت میں کوئی شک نہیں ہے۔سیّد نعمت اللہ جزائری کا نسب بہت سی کتب میں موجود ہے۔آپ کی اولاد صرف ایک فرزند سیّد نورالدین سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں نو فرزند تھے(۱)۔سیّد عبداللہ تستری نجفی،(۲)۔سیّد رضی الدین،(۳)۔سیّد نعمت اللہ المعروف آغائی،(۴)۔سیّد حسین،(۵)۔سیّد محمد،(۶)۔سیّد فرج اللہ،(۷)۔سیّد مرتضیٰ،(۸)۔سیّد طالب،(۹)۔امیر محمد علی۔

ان حضرات کی اولاد کثیر ہے ان میں سیّد عبداللہ کی اولاد بہت زیادہ ہے، جب کہ ان میں سیّد طالب بن نورالدین بن نعمت اللہ جزائری کے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد جعفر جزائری آپ ۱۲۱۰ء ہجری میں تستر سے لکھنؤ تشریف لائے اور آپ کی اولاد یہیں آباد ہوئے،(۲)۔سیّد عبداللطیف،(۳)۔محمد شفیع،(۴)۔صادق،(۵)۔سیّد نوراللہ۔

سیّد محمد جعفر جزائری بن سیّد طالب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد،(۲)۔سیّد علی اکبر۔

بطن ثانی حسین بن محمد نصیبی بن موسیٰ ثانی:۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں علی المعروف با بن ربط تھے اور ان کی عقب نصیبین میں تھی۔

بطن ثالث موسیٰ بن محمد نصیبی بن موسیٰ ثانی:۔ بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبداللہ طویل،(۲)۔ابوالمرجا محمد مجلی۔

بیت ثانی حسن بن عبداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔اِن کی اولاد ابنِ عنبہ، رازی، مروزی اور شیخ شرف عبیدلی نے بیان نہیں کی اور نہ ہی اُن کے نزدیک آپ صاحب اعقاب تھے لیکن عمری نسابہ نے عبداللہ عوکلانی کی اعقاب میں حسن کا ذِکر کیا ہے۔

سادات روضاتی موسوی اور خوانساری آپ کی جانب اپنا نسب بیان کرتے ہیں۔اس نسل سے نسابہ سیّد محمد علی روضاتی بن میرزا ہاشم بن جلال الدین بن مسیح خوانساری بن محمد باقر بن زین العابدین خوانساری بن جعفر بن حسین خوانساری اصفہانی بن ابی القاسم جعفر الکبیر بن حسین بن محبّ اللہ موسوی خوانساری بن قاسم بن مہدی بن زین العابدین بن ابراہیم بن کریم الدین بن رکن الدین بن زین العابدین بن صالح بن محمد بن محمود بن حسین بن حسن بن احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ بن حسن بن یحییٰ بن ابراہیم بن حسن بن عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم۔

یہ نسل ایران میں مشہور ہے مگر یہ بھی سچ ہے کہ حسن بن عبداللہ کی اولاد کا ذِکر قدیم نسابین نے نہیں کیا۔مہدی رجائی نے اپنی کتاب المقبون من آل ابی طالب میں ان کا ذِکر کیا ہے۔

## ۲۷۷۔نسل اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی اولاد سے بیٹے اور بیٹیوں کی ایک جماعت تھی، بقول رازیؔ آپ کی اولاد ایک فرزند موسیٰ العالم المحدث مدنی سے جاری ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا ایک اور فرزند احمد بصری مکہ میں تھا اور ظن یہی ہے کہ وہ منقرض ہوئے اور اس احمد کا ذِکر ابنِ طقطقی نے بھی کیا جس کا ایک فرزند محمد تھا۔

بیت اوّل موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول عزیزالدین مروزی آپ کی والدہ کلثوم بنتِ علی عریضی تھیں اور آپ کی نانی فاطمہ بنت محمدارقط بن عبداللہ باہر تھیں آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔حسین دمشق میں،(۲)۔حسن،(۳)۔ابوابراہیم اسماعیل مدینہ میں،(۴)۔جعفر بصرہ میں، (۵)۔محمد مصر میں،(۶)۔علی کا ذِکر مقاتل الطالبین میں ہے۔

بقول رازی موسیٰ بن اسماعیل کی طرف نسب ملانے والوں میں اہلِ بلخ سے ایک خاندان تھا جن کا نسب علی بن موسیٰ بن اسماعیل پر منتہیٰ ہوتا تھا ان میں سیّد حکاک المعروف جلال الدین علی موسوی نقیب بلخ بن محمد بن علی بن موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ تھے بقول رازی ظاہری طور پر اس نسب میں بطلان ہے یعنی ظاہری طور پر یہ نسب درست نہیں ہے۔[۱]

بقول سیّد ابوطالب مروزی کہ علی بن موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم جس کی عرفیت معتز تھی اور اس کی والدہ اشتر یہ یعنی عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ کی اولاد سے تھیں۔ان کی وفات سامرا میں قید کے دوران ہوئی اور ایسا ممکن نہیں ان کی اولاد ہو اور نہ اِس کا ذِکر ہوا کہ اس کی اولاد تھی اور میں نے بہت سی کتب میں دیکھا۔صرف ابوعبداللہ فامی نے اپنے شجرے میں اس کا فرزند عیسیٰ تحریر کیا اور نہ تو اس کی تعریف لکھی نہ اِس کی والدہ اور نہ ہی اِس کی کنیت تحریر کی اس لیے علی بن موسیٰ تک منتہیٰ ہونے والا نسب محال ہے کہ درست ہو اور میں حکاک (جلال الدین علی موسوی) پر رُک گیا میں نہ اِسے قبول کرتا ہوں اور نہ ہی اِس کا اِنکار کرتا ہوں خدا اس معاملے پر یقین کرنے میں میرے لیے آسانیاں پیدا کرے اور تونس وہ ہے جو وقت شریعت مذہب اور احتیاط کی ضرورت کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔[۲] چونکہ مروزی نسابہ نے ان پر حتمی طعن نہیں کیا تو ظاہر ہوتا ہے کہ جلال الدین علی نقیب بلخ کی اولاد کی خبر ان کے پاس نہیں تھی۔اس لیے انھوں نے ان پر ظاہری طعن تحریر کیا لیکن جلال الدین نقیبِ بلخ کی کثیر تعداد پاکستان و بھارت میں موجود ہے اور ہماری نظر میں یہ ظاہری طعن بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

جلال الدین علی نقیب بلخ بن محمد بن علی بن موسیٰ بن اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ سے منسوب ایک خاندان پاک و ہند میں بھی موجود ہے۔ان کے مطابق ان کے جدِامجد سیّد ابوحسن عبداللہ بن سیّد شرف الدین بن سیّد ابوجعفر بن سیّد محمود بن سیّد ابوعبداللہ بن جلال الدین علی نقیب بلخ المذکور تھے۔آپ ۶۴۹ ہجری کو بلخ سے بھکر آئے۔سیّد صدرالدین خطیب سے ملاقات کی اور بھکر میں ہی وفات پائی آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔ابوالقاسم، (۳)۔سیّد جعفر۔

ان میں سیّد جعفر بن سیّد ابوحسن عبداللہ کی اولاد سے میر سیّد ابوالقاسم عبداللہ بن سیّد شرف الدین حسین بن سیّد موسیٰ ابوعبداللہ حسین بن سیّد علی الحسن بن ابوحسین جعفر بن سیّد ابوالقاسم جعفر بن ابومحمد حسن بن سید احمد ابو یوسف بن سیّد شمس الدین حسین بن موسیٰ بن سیّد جعفر المذکور آپ کا مزار چوکنانوالی اور ساروکی کی حد پر نہر کے دائیں جانب ہے۔آپ کی اولاد و اعقاب نور پور سیداں، اندرون کالری دروازہ اور شاہدولہ میں سکونت پذیر ہے۔[۳]

یہ حضرات یہاں کاظمی سادات کہلواتے ہیں۔

بطن اوّل جعفر بن موسیٰ بن اسماعیل:۔ آپ بصرہ میں تھے۔آپ کی والدہ اُمِ کلثوم بنتِ قاسم بن محمد دیباج بن امام جعفر الصادقؑ تھیں بقول ابنِ عنبہ آپ کو جعفر المعروف با بن کلثم کہا جاتا تھا اور آپ کی اولاد کو کلثمیون کہا جاتا تھا۔آپ کی اولاد کو بنوکلثوم، بنوالسمسار، بنوابی عساف، بنونسیب الدولہ کہا گیا۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔ابوجعفر محمد جن کی اعقاب بنوکلثوم کہلوائی(۲)۔ابوحسن۔

اوّل ابوجعفر محمد بن جعفر بن موسیٰ:۔ کی اولاد سے اسماعیل بن ابی محمد متکلّم مصر بن حسن بن علی بن محمد ابوجعفر المذکور۔

دوئم ابوحسن بن جعفر بن موسیٰ:۔ کی اولاد سے ابی جعفر اسماعیل نسابہ بن محسن سمسار المعدل بن موسیٰ بن ابی حسن المذکور تھے۔آپ کی اولاد بنوسمسار کہلائی۔

---

۱۔شجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ،ص۱۰۳ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۶۔۱۵ ۳۔سفر سادات از حامد حسن سیّد،ص ۱۳۳۔۱۳۰

بطن ثانی محمد بن موسیٰ بن اسماعیل:۔ مروزیؔ نے آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن محمد بن عبداللہ اشتر تحریر کی۔ آپ کو عمری نسابہؔ نے محمد اصغر تحریر کیا ہے۔ آپ کی اولاد سے ابی جعفر محمد الملقب ''اسفید ناج'' نقیب موصل (فی ایام ناصر الدولہ ابن حمدان) بن ابوحسن موسیٰ بن محمد اصغر المذکور تھے۔[۱]

بطن ثالث اسماعیل بن موسیٰ بن اسماعیل:۔ بقول ابوطالب مروزیؔ نسابہ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ حسن بن محمد بن عبداللہ اشتر بن محمد نفس ذکیہ تھیں۔ آپ مدینہ میں تھے۔ آپ کی اولاد کی تفصیل کہیں پر بیان نہ ہوئی۔

اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ سے منسوب ایک خاندان فیروزپور بھارت میں بھی مقیم ہے جن کی کچھ نسلیں پاکستان میں آباد ہیں۔ یہ حضرات فیروزپور سے ہجرت کر کے پاکستان مقیم ہوئے بھارت کے شمالی پنجاب اور پاکستانی شمالی پنجاب میں یہ حضرات آباد ہیں۔ ان کی عرفیت کاظمی مشہدی سادات فیروز پوری کی ہے۔ان کا نسب بھی جلال الدین نقیبِ بلخ سے منسوب ہوتا ہے اور ان میں نسابہ مبشر کاظمی فیروزپوری نے اس معاملے پر بہت تحقیق کی ہوئی ہے۔ ان کی رہائش بی بی پاک دامن لاہور میں ہے جو کتاب بھی تحریر کر رہے ہیں اور اسماعیل بن امام کاظمؑ کی اولاد سے موجود پاک و ہند میں خانوادوں پر کام کر رہے ہیں، چونکہ وہ خود بھی اسماعیل بن امام موسیٰ کاظمؑ سے منسوب ہیں۔ میرے خیال میں جن افراد کے پاک و ہند میں نسب اسماعیل بن امام کاظمؑ پر منتہیٰ ہوتے ہیں وہ ایک قبیلے کی ہی مختلف شاخیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم اُن شخصیات میں آتے ہیں کہ جن کے بارے میں ہمیں علوی علم الانساب میں بہت کم مواد ملتا ہے۔ اِس لیے ان کی اولاد کے متعدد قبائل آج موجود تو ہیں تاہم بنیادی معلومات کی کمی کی وجہ سے ان کے انساب کو نسابین بہت جلد قبول یا رد نہیں کرتے اوائل کی بنیادی کتابوں میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔اس لیے بعد کے نسابین نے بھی محتاط رویہ اپنائے رکھا۔سیّد احمد کیا نسابہ نے قاسم بن اسماعیل کی نسل کا بھی ذِکر کیا ہے اور مہدی رجائی نے بھی کافی تفصیل لکھی ہے تاہم پھر بھی یہ بہت کم ہے۔

## ۲۷۸۔نسل عباس بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور آپ کی اعقاب میں دُختران اور ابنان تھے اور ان کی اولاد مرند میں تھی۔ ابنِ عنبہ حسنی اور عمری کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند قاسم سے جاری ہوئی جو شوشی میں دفن ہوئے جب کہ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا کے بقول (۲)۔موسیٰ سے بھی اولاد جاری ہوئی۔[۲]

بقول صاحب اصیلی عباس بن موسیٰ کاظم شوشی میں دفن ہوئے اور آپ کی اولاد دو پسران موسیٰ اور قاسم سے جاری ہوئی۔ سیّد عزیز الدین مروزی اور فخر الدینؔ رازی نے قاسم کو قاسم الیمانی تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل موسیٰ بن عباس بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ آپ کی والدہ بقول مروزی فاطمہ بنتِ محمد دیباج بن امام جعفر الصادق تھیں۔ آپ کی اولاد سے بقول ابنِ طقطقی ایک فرزند (۱)۔محمد تھا۔ جب کہ سادات انبالہ ہندوستان کے مشجرات میں دوسرا فرزند جن پر اُن کا شجرہ منتہیٰ ہوتا ہے (۲)۔علی ہے۔

بطن اوّل محمد بن موسیٰ بن عباس کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔جعفر جس کا ذِکر اصیلی میں ہے (۲)۔ابوعباس علی، (۳)۔حمزہ۔

ان میں جعفر بن محمد کا ایک فرزند محمد تھا، جب کہ بقول سیّد مہدی رجائی ابوعباس علی بن محمد کے چار فرزند تھے۔

بطن ثانی علی بن موسیٰ بن عباس بن امام موسیٰ کاظم:۔ آپ کی اولاد سے مورثِ اعلیٰ سادات کاظمی انبالہ قاضی سیّد تقی متقی بن سیّد ابوسعید بن سیّد نوح بن سیّد یونس بن اسحاق بن عالم السیّد بن سیّد جعفر بن سیّد عقیل بن محمد بن علی المذکور تھے۔ ان کی کتابوں اور مشجرات کے مطابق سیّد تقی متقی کچھ عرصہ ''مرو'' میں مقیم رہے اور چھٹی صدی ہجری میں سلطان شہاب الدین غوری کے دوسرے حملے میں شہزادہ خالد کے ہمراہ تھے اور غوری نے انبالہ نیز ملحقہ علاقہ ان کو جاگیر کے طور پر دیا۔ انبالہ کا ذِکر سب سے پہلے سفرنامہ قاضی تقی متقی میں ہوا۔[۳]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۱۶ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص ۲۲۹ ۳۔شجرۃ عالیہ کاظمی سادات انبالہ از عمران حسین کاظمی، ص ۴۶

اور یہی شجرہ دیگر کتب میں بھی تحریر ہے۔سیّد تقی متقی کا سفرنامہ بھی بہت مشہور ہے۔آپ کی اولاد سیّد یحییٰ ابنِ محمد بن محمود بن سیّد تقی متقی المذکور سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد ضیاء الدین سے جاری ہوتی، جن کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد معین الدین،(۲)۔سیّد رئیس الدین، (۳)۔سیّد کمال الدین۔

بطن اوّل سیّد معین الدین بن ضیاء الدین بن سیّد یحییٰ:۔کی اولاد میں سیّد چندن بن محمد عالم بن محمد کمال بن سیّد معین الدین المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔مکن الدین درج،(۲)۔عمادالدین،(۳)۔کمال الدین۔

اوّل عمادالدین بن سیّد چندن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبدالبصیر،(۲)۔ولی محمد۔

دوئم کمال الدین بن سیّد چندن کی اولاد میں بھی دو فرزند تھے(۱)۔بدرالدین قاضی،(۲)۔نظام الدین قاضی آپ کی اولاد کثیر ہے۔

بطن ثانی رئیس الدین بن سیّد ضیاء الدین بن سیّد یحییٰ کی اولاد سیّد محمد ابدل سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد تقی، (۲)۔سیّد محمود اور ان دو حضرات کی اولاد بھی کثیر ہے اوّل سیّد تقی بن سیّد محمد ابدل کی اولاد میں سیّد خان محمد قاضی بن محمد عادل بن سیّد تقی المذکور تھے آپ کی اولاد دو پسران سے کثیر ہے(۱)۔سیّد یحییٰ،(۲)۔سیّد ابدال۔

دوئم سیّد محمود بن سیّد محمد ابدل کی اولاد سے سیّد محمد طاہر بن محمد داوٗد بن سیّد محمد بن سیّد محمود المذکور تھے اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔عبدالغفور،(۲)۔سیّد جلال،(۳)۔صدر جہان۔[۱]

سادات کاظمیہ انبالہ کے گھرانے تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان بھی منتقل ہوئے مشہور شاعر ناصر کاظمی اسی خانوادے سے تھے۔

بیت ثانی قاسم بن عباس بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔عمری نے آپ کا ایک فرزند اور ایک دُختر بیان کی ہے۔دُختر کا نام اسماء المسنہ تھا اور ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی بقول مروزی آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوعبداللہ حسین صاحب سلعہ بقول رازی ان کی اعقاب میں اِختلاف ہے،(۲)۔ابوالعباس احمد مروزی نے ان کو بھی صاحب سلعہ لکھا ہے،(۳)۔ابوعبداللہ محمد آپ کا ذِکر ابنِ عنبہ نے بھی کیا ہے اور ان کی اولاد تھی،(۴)۔موسیٰ بقول مروزی تمیمی اور ابی الغنائم کے مطابق ان کی اعقاب تھی جب کہ بقول رازی ان کی اولاد ان کے چچا موسیٰ بن عباس کی اولاد سے اِشتباہ ہوئی۔

سیّد محمد کاظم یمانی نے پانچواں فرزند(۵)۔عباس لکھا جس کی اولاد نہیں تھی۔

بطن اوّل ابوعبداللہ حسین صاحب سلعہ بن قاسم بن عباس:۔بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے مرند میں حسین بن حمزہ بن احمد بن حسین المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن عباس:۔بقول رازی آپ کی اولاد قلیل تھی۔آپ کی اولاد میں محمد بن علی بن ابوعبداللہ محمد المذکور تھے۔

بطن ثالث ابوعباس احمد بن قاسم بن عباس:۔کی اولاد ایک فرزند جعفر سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد الضعیف آپ قتل ہوئے، (۲)۔ابومحمد قاسم۔

ابومحمد قاسم بن جعفر کی اولاد سے حسین بن حمزہ بن احمد بن میمون بن ابومحمد قاسم المذکور تھے۔

بطن رابع موسیٰ بن قاسم بن عباس بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔بقول سیّد محمد کاظم یمانی آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔محمد جس کی اولاد گازرون میں تھی، جب کہ حسین بن موسیٰ بن قاسم کی اولاد سے ابی نفاس ابراہیم نقیب الاشراف فوطہ دمشق بن علی الکامل بن احمد موفق الدین بن ہارون بن جعفر بن مطلب بن ہاشم بن عبداللہ بن ہاشم بن علی بن حسین بن حمزہ بن احمد بن حسین المذکور بقول کاظم یمانی میں ۹ ذوالحجۃ ۹۷۸ہجری کو میں اُن کی طرف گیا اُن پر عزت اور فضل کا نزول تھا۔انھوں نے ہر دو ماہ میں میرے لیے اشراف کے مال سے اٹھارہ دینار سونے کے مہیا کیے۔[۲]

---

۱۔کرسی نامہ کاظمی سادات انبالہ از سیّد ظفر حسین،ص ۱۳۔۲۰ ۲۔نفحۃ العنبر یہ از سیّد محمد کاظم یمانی،ص ۸۹

## ۲۷۹۔نسل ہارون بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

ابی نصر بخاری نے بقول ابنِ عنبہ ہارون سے نسب ملانے والوں پر طعن کیا ہے۔اس کے مطابق ہارون کی نسل باقی نہیں رہی اور یہی بات رازؔی نے ابی نصر بخاری کے حوالے سے لکھی۔[۱]

اور کہا کہ ابوالغنائم بن صوفی عمری نسابہ کے بقول ہارون کی نسل منقرض ہوگئی جب کہ باقیوں کے نزدیک یہ ثابت ہے۔[۲]

بقول ابنِ عنبہ شیخ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا اور شیخ ابوحسن عمری کے نزدیک ان کی نسل ثابت تھی بقول عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں اور عمری نے آپ کی تین دُختران لکھی ہیں(۱)۔زینب اُمِ عبداللہ،(۲)۔فاطمہ اُمِ جعفر،(۳)۔زینب صغریٰ اور پسران میں(۱)۔موسیٰ اس کا ایک فرزند علی تھا جو انقرض ہوا،(۲)۔ہارون۔

آپ کا نام والد کے نام پر تھا اور بچپن میں وفات پا گئے(۳)۔محمد،(۴)۔احمد۔

عمری نے آخری دو پسران کی اولاد جاری ہونے کا ذِکر کیا ہے، جب کہ ابنِ عنبہ ابنِ طقطقی رازی، مروزی کے نزدیک صرف احمد کی نسل باقی رہی۔ان سب سے قدیم عمری ہے، ایسا ممکن ہے اُس کے زمانے میں محمد بن ہارون کی نسل موجود ہے اور باقی نسابین کے دور میں ختم ہوگئی ہو۔

بیت اوّل محمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ اِسی خاندان سے ایک شجرے کا ذِکر سیّد احمد کیا نسابہ نے کیا ہے۔میر سیّد شیر قلندر بن حسین زنجیر پا بن عین الدین بن شمس الدین بن علاء الدین بن محمد بن حسین بن حسین بن حسن بن رضا بن سیّد محمد بن سیّد احمد بن سیّد علی بن سیّد حسین بن سیّد محمد بن سیّد ہارون بن سیّد محمد بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ۔[۳]

عمرؔی کے بعد کے نسابین نے محمد بن ہارون کی نسل کو رقم نہیں کیا۔صرف احمد بن ہارون کی نسل کا باقی رہنا تحریر کیا لیکن ایسے خانوادے موجود ہیں جو ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ہونے کے دعویدار ہیں۔سندھی مؤرخ میر معصوم بھکری بن سیّد صفائی کا شجرہ ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ پر منتہیٰ ہوتا ہے اور پاک و ہند میں مزید خاندان بھی موجود ہیں۔اٹک کے مشہور بزرگ سیّد حسن ابدال المعروف بابا ولی قندھاری کا شجرہ بھی ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ پر منتہیٰ ہوتا ہے۔

لیکن نسابین جن میں رازی، مروزی ابنِ عنبہ شامِل ہیں وہ صرف احمد بن ہارون کی نسل کو بیان کرتے ہیں۔

بیت ثانی احمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔آپ کو احمد الخطیب بھی تحریر کیا گیا، جب کہ آپ کی کنیت ابوطیب تھی بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی تیرہ اولادیں تھیں جن میں تین دُختران تھیں(۱)۔حسنہ،(۲)۔رقیہ،(۳)۔اُمِ عبداللہ اور پسران میں(۱)۔اسماعیل،(۲)۔ہارون، (۳)۔جعفر،(۴)۔حسن،(۵)۔علی،(۶)۔حسین،(۷)۔عبداللہ،(۸)۔موسیٰ،(۹)۔محمد اور بقول عمری نسابہ ان میں صرف دو پسران موسیٰ اور محمد کی اولاد تھی جب کہ باقی درج یا انقرض ہوئے۔اور عمری نے تیرہ کہہ کر بارہ نفر تحریر کیے۔

بطن اوّل موسیٰ بن احمد بن ہارون:۔ آپ کی اولاد سے حسن القائد الجلیل تھے اور ان کی اولاد بنوافطسیہ ہوئی بقول عمری ہارون بن موسیٰ کاظم کی اولاد ہونے کا جن حضرات نے دعویٰ کیا ان میں ابوالقاسم علی بن احمد الکوفی صاحب مقالہ الغلات تھا۔اس نے کہا میں علی بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن ہارون بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادق بن امام محمد باقرؑ بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام علی ابن ابی طالبؑ ہوں۔

بقول عمری نسابہ میں نے موصل سے اپنے اُستاد نسابہ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن قاسم بن طباطبا کو خط تحریر کیا جو اُس وقت بغداد میں مقیم تھے اور اُن سے سوال کیا نسب کی کچھ چیزوں کے بارے میں اور اس علی بن احمد کوفی کے نسب کے بارے میں بھی پوچھا اور پھر اُن کا جواب پہنچا جس میں تحریر تھا کہ اس میں کوئی شک نہیں یہ شخص جھوٹا ہے اور جس خاندان کی طرف یہ دعویٰ کر رہا ہے اس کا نسب ثابت نہیں ہوتا اور جو رُے میں قبر ہے وہ صحیح نہیں ہے۔[۴]

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ، ص۴۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص۱۱۴ ۳۔سراج الانساب، ص۸۸ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۳۰۰

بطن ثانی محمد بن احمد بن ہارون بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ مروزی نے آپ کو محمد الامیر کہا ہے اور آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔موسیٰ اصغر، (۲)۔جعفر دقاق، (۳)۔ابی محمد حسن عمری نے، (۴)۔اسماعیل کی اولاد کا بلخ میں لکھا ہے مگر آج ان کی اولاد نہیں ہے۔

اوّل موسیٰ اصغر بن محمد بن احمد:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابومحمد حسن قائد جندی سے جاری ہوئی بقول رازی ان کی عقب قم اور اکثر مشہد میں رہی جب کہ مروزی نے بغداد بھی کہا۔اس ابومحمد حسن قائد جندی بن موسیٰ اصغر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔احمد بقول ابنِ طقطقی، (۲)۔محسن بقول ابنِ عنبہ۔

پہلی شاخ میں محسن بن ابومحمد حسن قائد جندی کی اولاد میں ایک فرزند علی امیر کا طوس میں رہا۔

دوسری شاخ میں احمد بن ابومحمد حسن قائد جندی کی اولاد سے بقول سیّد احمد کیا نسابہ سیّد ابوالقاسم علی بن نصیر بن ہارون بن ابی القاسم بن محمود بن احمد بن احمد بن حسن الجندی المذکور تھے۔[۱]

دوئم حسن بن محمد بن احمد بن ہارون:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔ابوحسن علی المقتول آپ دامغان کی حدود میں قتل ہوئے آپ کی عقب نیشاپور میں ہے، (۲)۔ابوعبداللہ جعفر القاضی مدینہ آپ کی اعقاب قائن اور مضافات نیشاپور میں ہے اور عمری نے ان کو مصر میں دیکھا تھا بقول عمری ان کا ایک بھائی موسیٰ تھا اور ایک فرزند ابوہاشم تھا اور انھوں نے اپنے والد کی کنیز کو کنویں میں پھینک دیا جس سے وہ فوت ہوگئی۔

سوئم جعفر دقاق بن محمد بن احمد بن ہارون:۔ رازی نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔محمد نا ہکی کا ذِکر کیا ہے۔ عمری نے دو پسران کا ذِکر کیا، (۲)۔الشریف فاصل صاحب مجلس ابوحسین علی۔

پہلی شاخ میں محمد نا ہکی بن جعفر دقاق:۔ آپ کی کنیت ابوجعفر تھی بقول ابواسماعیل طباطبائی کہ آپ نیشاپور میں داخل ہوئے۔[۲]

اور سمعانی کے بقول آپ کا نسب تاریخ حاکم ابی عبداللہ حافظ میں دیکھا۔[۳]

ابنِ عنبہ نے آپ کے ایک فرزند(۱)۔ابوعبداللہ ہارون کا ذِکر کیا ہے بقول شیخ شرف عبیدلی آپ اصحاب احول حسنہ میں سے تھے۔ آپ بخارا میں تھے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی جعفر محمد سے جاری ہوئی۔اس ابی جعفر محمد بن ابوعبداللہ ہارون بن بن محمد نا ہکی کی اولاد سے دو فرزند تھے(۱)۔ہارون، (۲)۔عبداللہ۔

پہلی شاخ میں ہارون بن ابی جعفر محمد کا ایک فرزند علی تھا جن کو بابن فندق نسابہ نے دیکھا تھا اور وہ حرکت کرنے سے عاجز تھے ان کی اولاد میں ایک فرزند ابی جعفر محمد عماد الدین نسابہ نیشاپور المعروف ابی جعفرک تھے جو عالم فاضل تھے اور ان کی انساب میں تصانیف تھیں۔

دوسری شاخ میں عبداللہ بن ابوجعفر محمد:۔ کی اولاد سے محمد بن حمزہ بن عبداللہ المذکور تھے۔

## ۲۸۰۔نسل عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

بقول عمری آپ کی والدہ اُم الولد تھیں آپ کی اولاد میں تین دُختران تھیں(۱)۔اسماء، (۲)۔زینب، (۳)۔فاطمہ اور آپ کے آٹھ پسران تھے، (۱)۔محمد یمانی، (۲)۔جعفر، (۳)۔قاسم، (۴)۔علی، (۵)۔موسیٰ، (۶)۔حسن، (۷)۔حسین، (۸)۔احمد۔

اوّل احمد بن عبیداللہ:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں دو فرزند حسن اور حسین تھے، جن کی اعقاب نہیں تھی۔

دوئم موسیٰ کی عقب منتشر ہوگئی بعد میں معلوم ہوا کہ آپ انقرض ہیں۔

سوئم علی بن عبیداللہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کی اولاد سے انشاء اللہ ابومختار حمزہ المقری النقیبہ شیراز بن ربیع بن محمد بن حمزہ بن علی بن حمزہ بن محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ تھے اور یہ ابومختار حمزہ والد اور دو پسران حسین اور شبیب کے ہمراہ آیا اور یہ معلوم نہیں ہے کہ اس حمزہ کا کوئی بھائی یا

۱۔سراج الانساب، ص۹۲ ۲۔منتقلہ الطالبیہ، ص ۳۳۶ ۳۔الانساب، سمعانی، جلد پنجم، ص ۴۰۵

چچا بھی تھا۔ یہ شیراز کے جرائد سے ثابت ہے کہ ان کو علویوں کے وقف سے ملتا رہا یا ان کو اس سے بے دخل کیا گیا۔ آج کے مشجرات میں محمد بن علی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا ابراہیم کے علاوہ کوئی فرزند ثابت نہیں باقی دُختران ہیں اور یہ معروف نہیں کہ اس محمد بن علی بن عبیداللہ کا حمزہ نامی کوئی فرزند ہو اس لیے حمزہ المقری الفقیہ ابومختار کے نسب کو خدا جانتا ہے۔[ا]

نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد تین پسران سے باقی رہی (ا)۔قاسم شاشہ، (۲)۔ابوالقاسم جعفرالقرۃ بالمراغہ، (۳)۔محمد یمانی بمکہ

بیت اوّل قاسم شاشہ بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم :۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے (ا)۔اباز رقان عبیداللہ، (۲)۔حسین، (۳)۔حسن، (۴)۔موسیٰ، (۵)۔محمد جب کہ رازی نے حسن کا نام تحریر نہیں کیا اور محمد تحریر کیا اور کہا کہ اس کی عقب میں طعن تھا۔عمری نے (۶)۔علی کا نام بھی لکھا ہے۔

بطن اوّل موسیٰ بن قاسم شاشہ:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (ا)۔قاسم، (۲)۔محمد۔

اوّل محمد بن موسیٰ بن قاسم شاشہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔علی لقب سخط بواسط، (۲)۔جعفر بسوراء۔

دوئم قاسم بن موسیٰ بن قاسم شاشہ:۔ آپ کی اولاد سے بقول مروزیؔ المطر ذوالطرفین ومجد الدولہ نقیب ’رے‘ سیّد ابوفتح محمد بن ابی عبداللہ حسین بن محمد بن علی بن قاسم المذکور تھے۔ آپ سلطان مسعود بن محمود کی طرف سے ’رے‘ کے نقیب تھے۔ آپ درج تھے اور نقیب مرتضٰی جو’رے‘ کے نقیب تھے، اُن کے ماموں تھے۔

بطن ثانی محمد بن قاسم شاشہ بن عبیداللہ:۔ بقول رازیؔ اس کی اولاد پر طعن ہے آپ کی اولاد سے دعویٰ کرنے والوں میں ابی طالب زید نقیب عمان (ابنِ خباز) بن حسین بن محمد بن احمد بن محمد المذکور تھا۔ بقول عمریؔ ۴۲۴ ہجری میں مَیں نے اسے دیکھا جب میں عمان میں تھا اس کے پردادا احمد بن محمد نے آمنہ بنتِ ابی زید حسینی سے شادی کی اس قاعدے سے محمد بن احمد پیدا ہوا اور نسابین نے محمد بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا احمد نامی فرزند ہونے کو رد کیا بقول عمریؔ میں نے اپنے والد ابوالغنائم عمری صوفی، الشریف ابوعبداللہ بن طباطبا کی تحریر دیکھی اور پھر شیخ شرف عبیدلی کا مبسوط دیکھا اس میں لکھا تھا ابنِ خبار کاذب ہے۔اور اس کا اس کی اولاد اور بھائیوں کا نسب باطل ہے۔[۲]

بطن ثالث حسن بن قاسم شاشہ بن عبیداللہ:۔ بقول ابوحسن عمری کے ابومنذر نسابہ کوفی نے کہا کہ حسن بن قاسم درج تھا اور ان کے انساب میں اختلاف ہوا۔ابی منذر نے کسی ایک سے اولاد ہونا تحریر نہ کیا اور بقول اشنانی نسابہ اور شیخ شرف عبیدلی نسابہ حسن بن قاسم مراغہ میں تھے اور بقول ابی عبداللہ حسین ابنِ طباطبا کہ حسن بن قاسم کی مراغہ میں ابراہیم نامی اولاد تھی۔

بقول شریف عمریؔ نسابہ کہ اندازاً چار سو سینتیس ۴۳۷ ہجری بمطابق (۴۶-۱۰۴۵عیسوی) ایک جوان جس کے گال پر تل تھا اُس کی خندہ پیشانی تھی اور بالوں کا رنگ سیاہ تھا۔میانہ قد تھا خوبصورت تھا اور مقامی زبان بولتا تھا۔جزیرہ سے نقیب موصل ابی عبداللہ الملقب تقی الشرف جن کا نام محمد بن حسن محمدی تھا اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میں حمزہ بن حسین بن علی بن القاسم بن حسن بن القاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ ہوں اور اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے قاضی ابی عبدالرحمان طالقانی قاضی جزیرہ کی تحریری شہادت پیش کی جو شہادت قاضی کی عدالت میں اس کے متعلّق دی گئی تھی۔

(عمری نسابہ اُس وقت نقیب موصل ابی عبداللہ الملقب تقی کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہے تھے) عمری کہتے ہیں کہ نقیب نے مجھے بلایا اور وہاں اشراف کا ہجوم موجود تھا اور مجھے اس شخص کے بارے میں کہا۔

ا۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۰۴ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۰۶

تو میں نے کہا یہ ایک شرعی اَمر ہے جس کے آپ ذمہ دار ہیں، جہاں تک میرا تعلّق ہے آپ جو فیصلہ سنائیں گے میں اُسے تحریر کر دوں گا۔ نقیب موصل نے کہا آپ اپنی رائے دیں میں اُسے قبول کروں گا۔ عمری کہتے ہیں کہ مجھے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی لیکن میں نے لکھ دیا کہ نسب درست ہے اور نقیب موصل نے اِسے قبول کر لیا۔ عمری کہتے ہیں پھر میں دوبارہ نقیب موصل کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ بقول ابی منذر نسابہ حسن بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم کا کوئی فرزند نہیں تھا اور مذکورہ شخص حمزہ بن حسین بن علی بن قاسم بن حسن المذکور ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے تو اس وجہ سے مجھے رائے دینے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔ یہ سن کر نقیب موصل نے حمزہ بن حسین کے معاملے کو منظور نہ کیا اور اسے مزید تحقیق کے لیے چھوڑ دیا۔ عمرؔی کہتے ہیں اس کے بعد میں جزیرہ اپنے کام کے لیے گیا جہاں شریف ابوتراب موسوی اور ان کے بھائی ایک جماعت کے ہمراہ میرے پاس آئے اور آتے ہی چلانا شروع کر دیا۔ حمزہ کو نسب میں داخل کرو حمزہ کو میرے باپ دادا کے نسب میں شامل کرو میں اس معاملے میں اِنتظار نہیں کر سکتا پھر حمزہ کو بلانے کا کہا گیا۔ میں نے اُن سے تحریری شہادت کا پوچھا تو انھوں نے کہا وہ آ رہے ہیں میں اُس جماعت کے ہمراہ قاضی ابی عبدالرحمان طالقانی کی عدالت میں گیا۔ قاضی نے دو اشخاص کو بلایا جنھوں نے حمزہ کے نسب پر گواہی دی اور فیصلہ حمزہ کے حق میں رہا یہاں کچھ علویوں نے حمزہ کے والد حسین بن علی کے بارے میں گواہی دی اور شہادت قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ حمزہ اُس کا بھائی اور بہنیں سب حسین بن علی کی قانونی بیوی سے پیدا ہوئے ہمیں پھر ایک اور شخص شریف ابن علی تھا جو حمزہ کا چچا تھا۔

عمری کہتے ہیں اس کے بعد میں نے نسب منظور کر لیا اور ایک تحریر اس کے حق میں جاری کر دی۔ اس کے بعد ایک تحریر نقیب موصل تقی عمید الشرف کو تحریر کی جس کی تائید میں انھوں نے نسب کو غیر متنازعہ قرار دیا۔[۱]

بطن رابع ابوزرقان عبیداللہ بن قاسم شاشہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ قاسم، (۲)۔ محمد۔

اوّل قاسم بن ابوزرقانی عبیداللہ بقول ابنِ عنبہ 'رے' میں آئے اور ان کی اولاد منتشر ہوگئی بقول عمری ان کی اولاد کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں میں عراق میں ایک احمد نامی شخص تھا اور وہ گرفت میں آیا اس کے نسب کو ابومنذر جزار کوفی نسابہ نے باطل ثابت کیا اور یہ احمد اپنے زمانے میں مکر و حیلہ کرنے والوں میں سے تھا حالانکہ وہ پکڑا گیا مگر اپنے دعوے پر قائم رہا۔[۲]

## ۲۸۱۔ نسب سادات لکیاری موسوی سندھ پاکستان

سادات لکیاری کی قدیم روایت اور تحفۃ الکرام کے مطابق ان کے جدِامجد سیّد علی موسوی بن عباس بن حسین بن ارشد بن سیّد زید بن جعفر بن عمران بن عبداللہ اشرف بن قاسم بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ سیّد علی موسوی مکی چوتھی صدی ہجری میں اکابر اولیاء اور مشائخ کے ہمراہ سامراء سے ہجرت کر کے سندھ آئے اور پرگنہ سیوستان ضلع دادو میں بھگے توڑے پہاڑ کے دامن میں ایک دریا کے کنارے پر رہائش پذیر ہوئے جو آگے چل کر آپ کے نام سے ''لک علوی'' مشہور ہو گیا۔[۳]

ایسا ممکن ہے کہ عبداللہ اشرف حقیقت میں ابی زرقان عبیداللہ ہی ہو، لیکن عربی قدیم مصادر میں ابی زرقان عبیداللہ کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہیں ملتی۔ لکیاری موسوی خاندان سندھ میں قدیم ہے اور اس کی شہرت بھی پائیدار ہے اور ان کی سیادت کی تصدیق نقوی رضوی بھاکری خاندان کے قدیم مشجرات سے بھی ہو جاتی ہے۔ سیّد علی موسوی بن عباس کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔ سیّد حسن المعروف سیّد چنگو، (۲)۔ سیّد احمد، (۳)۔ سیّد عباس، (۴)۔ سیّد محمد

ان میں سیّد حسن المعروف چنگو بن سیّد علی موسوی کی اولاد سے سیّد محمد بقاء شاہ لکیاری بن امام علی شاہ بن فتح محمد شاہ بن شکراللہ شاہ بن عثمان بن سیّد خدابخش بن سنجر شاہ بن سیّد یوسف شاہ المعروف بولن شاہ بن حسین بن میر علی شاہ بن ناصرالدین شاہ بن عباس بن سیّد فضل دین شاہ بن سیّد عباس شہاب الدین بن سیّد بہارالدین بن سیّد محمود بن محمد بن سیّد حسین موسوی بن سیّد حسن المعروف چنگو المذکور۔

---

۱۔ المجدی فی انساب الطالبین، ص۳۰۵-۳۰۴ ۲۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۲۲۷ ۳۔ تذکرہ صوفیائے سندھ از اعجاز قدوسی، بحوالہ تذکرہ پیران پارگارہ

آپ کی پیدائش ۱۱۳۵ہجری کو ہوئی تحصیل علم کے بعد آپ تبلیغ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ قادری سلسلہ طریقت میں پیرعبدالقادر جیلانی سے فیض یاب ہوئے۔ ۱۱۹۸ء میں ڈاکوؤں کے حملے میں آپ شہید ہو گئے۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد مرتضیٰ علی، (۲)۔سیّد راشدعلی شاہ لکیاری، (۳)۔سیّد محمد سلیم، (۴)۔سیّد عبدالرسول۔

ان حضرات میں راشدعلی شاہ لکیاری بلند مرتبہ بزرگ ہوئے ہیں۔ پیر پگارا حضرات آپ کی اولاد سے ہیں۔اس کے علاوہ حسام الدین راشدی آپ کی اولاد سے جو عالم شہرت یافتہ محقق، تاریخ دان اور فارسی ادبیات کے عالم تھے۔ آپ کی ادبی خدمات کے صلے میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو ستارۂ امتیاز سے نوازا ہے۔ آج لکیاری سادات سندھ میں کثرت سے ہیں، جن میں بڑی بڑی شخصیات ہیں۔ موجودہ وزیر اعلیٰ سندھ سیّد مراد علی شاہ بھی اسی خاندان کا چشم و چراغ ہے۔

بیت ثانی ابوالقاسم جعفر القرۃ بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔آپ کا لقب ''ابا سیدۃ'' ہے اور آپ کو بابن اُم کلثوم بھی کہا گیا اور یہ اُمِ کلثوم آپ کی پھوپھی تھیں جنھوں نے آپ کی پرورش کی تھی۔ مروزی اور ابنِ عنبہ کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند ابی حسین محمد قوسرہ سے جاری ہوئی بقول رازی زنجان میں ان کی اولاد کو ''بنی ابی الدنیا'' کہا گیا اور آپ کی اولاد ایک فرزند ابی طیب احمد سے جاری ہوئی آپ کی عرفیت بابن دُنیا تھی آپ کی اولاد میں تین پسران کا ذِکر ملتا ہے(۱)۔ابوطیب محمد، (۲)۔ابوعبیداللہ جعفر، (۳)۔ابوالقاسم علی۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی بن ابی طیب احمد بابن دنیا:۔کی اولاد سے بقول سیّد مروزی نسابہ الفاضل نسابہ زنجان ابوطالب حسین بن زید بن حسین بن محمد بن حسن بن ابوالقاسم علی المذکور تھے اور آپ کی کتاب المعارف فی الانساب تھی۔

بطن ثانی ابی عبیداللہ جعفر بن ابی طیب احمد بابن دنیا:۔ بقول عمری نسابہ آپ کا فرزند شریف ابوحسن عبدالوہاب المعروف بابن دنیا تھا جو بصرۃ میں نقابۃ الطالبین کا نائب تھا ان کی وفات پر ان کی صرف دُختران تھیں۔[۱]

## ۲۸۲۔نسل محمد یمانی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

عمری نسابہ نے آپ کو محمد یمامی تحریر کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ میرے والد ابوالغنائم ابنِ صوفی اور شیخ شرف عبیدلی نے ان کو یمانی لکھا ہے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں بقول عمری ان کی عقب منتشر ہوئی ان میں سے بصرہ میں بنوالبواش تھی جو عکبرا میں غرق ہوئی بقول شیخ شرف عبیدلی کہ بواش کی جانب دعویٰ کرنے والوں میں ابی القاسم صبی شیرازی تھا جس کا ملیح چہرہ اور زلفیں تھیں۔ بواش نے اس کی تردید کی تھی اور مجھے ابوحسن نسابہ نے بتایا کہ بواش سمندری طوفان میں ڈوب گئے۔[۲]

محمد یمانی بن عبیداللہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ایک فرزند ابراہیم سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔احمد شعرانی۔ آپ کو مکہ کے راستے پر قرامطہ نے قتل کیا(۲)۔ابوجعفر محمد المعروف حمار الدار۔

بیت اوّل ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن محمد یمانی:۔ آپ کی اعقاب میں پانچ فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم جعفر جمال بمکہ آپ محدث تھے متولی نقابہ مکہ تھے آپ کا لقب ''احمر عینہ'' تھا۔ آپ کی والدہ انس بن مالکؓ کی اولاد سے تھیں۔ آپ کی عقب مکہ میں کثیر تھی جو ''بنی جمال'' سے معروف تھی، (۲)۔ابوحسن علی عقب مصر، (۳)۔ابراہیم اصغر بالعراق کہا جاتا ہے، یہ انقرض ہوئے بقول رازی صحیح یہ ہے کہ ان کی عقب مصر میں تھی، (۴)۔ابوعباس عبداللہ کی عقب واسط میں، (۵)۔ابراہیم۔

بطن اوّل ابوالقاسم جعفر جمال بن ابوجعفر محمد:۔عمری نے آپ کے تین پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔عبیداللہ مصری، (۲)۔ابوحسن موسیٰ صاحب طوق، (۳)۔اسماعیل صاحب اصیلی نے تین مزید بھی بیان کیے، (۴)۔حمزہ، (۵)۔علی شعرانی، (۶)۔عبداللہ۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۷ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۷

اوّل عبیداللہ مصری بن ابوالقاسم جعفر جمال:۔ آپ کے کئی فرزند تھے۔عمری نے (۱)۔مسلم کا ذِکر کیا ہے۔ان کا نام بقول رجائی ابوجعفر محمد اکبر تھا اور لقب حمیمات تھا۔ان کو صاحب کتیبہ زرقاء کہا گیا،(۲)۔ابوالفاتک حسین آپ کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے جب کہ بقول بابن طقطقی، (۳)۔حمزہ، (۴)۔حسن جس کا فرزند محمد تھا، (۵)۔ہارون کی دُختران تھیں،(۶)۔احمد جس کے دو فرزند جعفر و علی تھے،(۷)۔محمد کا فرزند جعفر تھا،(۸)۔ابوالبرکات عبداللہ بمکہ، (۹)۔محسن، (۱۰)۔سلیمان، (۱۱)۔صالح، (۱۲)۔طاہر، (۱۳)۔موسیٰ کی اولاد میں موسیٰ بن جعفر بن موسیٰ المذکور تھا۔[۱]

پہلی شاخ میں ابوفاتک حسین بن عبیداللہ مصری کی اولاد سے ابی بکر بن عمر بن یحییٰ بن محمد بن حسین المذکور۔

دوسری شاخ میں ابوجعفر محمد مسلم بن عبیداللہ مصری:۔ بقول عمرؔی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔جعفر، (۲)۔اسماعیل۔

ان میں جعفر بن ابوجعفر محمد مسلم کے دو فرزند تھے(۱)۔ابوجعفر محمد، (۲)۔مشرف جو بیت المقدس کے قاضی تھے اور اسماعیل بن ابوجعفر محمد مسلم کا ایک فرزند ابی محمد حسن اندلس موجودہ اسپین چلا گیا ان کی اولاد مغرب میں تھی۔

دوئم ابوحسن موسیٰ صاحب طوق بن ابوالقاسم جعفر جمال:۔ آپ کو ابوحسن اعرج بھی کہا گیا بقول عمری نسابہ میرے اُستاد محمد بن محمد علوی یعنی شیخ شرف عبیدلی نے مجھے کہا کہ یہ ابوحسن اعرج آذر بائیجان میں فاضل تھے۔ان کی عرفیت صاحب تھی اور ان کا نام موسیٰ تھا ان کے تین فرزند اور ایک دُختر تھی جس کا نام فاطمہ تھا اور پسران (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔عبداللہ تھے اور ان سب کی والدہ حسینیہ تھیں اور یہ شماخیہ نواحی شیروان آذر بائیجان میں مقیم تھے، جب کہ عمدۃ الطالب کی تشجیر جو پرانی ہے اور موصلی کی تشجیر ہے اُس میں ایک فرزند (۴)۔حسن کا ذِکر بھی ہے اور اس حسن سے باقاعدہ ایک نسل بھی لکھی ہوئی ہے۔اس حسن کا ذِکر مہدی رجائی نے بھی کیا ہے۔اُن کے مطابق اس کا نام ابومحمد حسن امیر تھا اور اِس حسن کا ذِکر اصیلی فی انساب الطالبین کے حاشیہ میں بھی ہے اور وہی نسل بیان ہے جو عمدۃ الطالب کی قدیم قلمی تشجیر میں ہے۔

اس ابومحمد حسن امیر بن موسیٰ بن ابوالقاسم جعفر جمال:۔ آپ کی اولاد سے ابی عبداللہ محمد نقیب بن احمد علوی بن ابراہیم بن برہان الدین بن محمد بن علی بن ابی زکریا یحییٰ السید نقیب عالم محدث صدوق الفاضل بن موسیٰ بن حسن امیر المذکور۔[۲]

سوئم اسماعیل بن ابوالقاسم جعفر الجمال:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں (۱)۔ابوجعفر ابراہیم قاضی مکہ المعروف بابن بنت الجلاب ان کی عدۃ اولاد تھی جن میں احمد نامی فرزند ماوراء النہر۔گیا اور اس کے آگے دو فرزند تھے(۱)۔حسن، (۲)۔یحییٰ۔[۳]

جب کہ بابن طقطقی نے اسماعیل بن جعفر الجمال کے دو اور پسران بھی تحریر کیے ہیں (۲)۔ابراہیم، (۳)۔حسن۔

ابراہیم بن اسماعیل بن جعفر الجمال کی اولاد میں ابوجعفر اسماعیل قاضی مکہ بن ابراہیم المذکور تھے اور حسن بن اسماعیل بن جعفر جمال:۔ کی اولاد سے علی بن منصور بن حسن المذکور تھے اور اس علی بن منصور کے دو فرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔خلیل۔

محمد بن علی کی اولاد سے عبدالحمید بن ابی الغنائم علی بن محمد المذکور تھے اور خلیل بن علی کی اولاد سے تین فرزند تھے(۱)۔احمد، (۲)۔علی، (۳)۔ابوطاہر[۴]

بطن ثانی ابراہیم بن ابوجعفر محمد حمارالدار: آپ کی کنیت ابوطاہر تھی بقول عمری نسابہ آپ کی دُختر کی قبر عدن میں تھی ان کا نام سارۃ تھا۔[۵]

اس کے علاوہ ان کی کسی اولاد کا ذِکر نہیں ہے۔

بطن ثالث ابوعباس عبداللہ بن ابوجعفر محمد حمارالدار:۔ مروزی اور رازی نے آپ کو ابوالقاسم عبیداللہ لکھا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابوالبرکات یحییٰ اسود رئیس بواسط ان کی اولاد کو آل یحییٰ کہا گیا بقول عمری یحییٰ پر بعض نسابین نے کلام کیا اور مجھے ان کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہے(۲)۔سلیمان، (۳)۔ابویعلی طاہر، (۴)۔ابوطالب محمد۔

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۹۰ ۲۔تشجیر عمدۃ الطالب، قلمی، المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوئم، ص ۱۹۰ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۹

۴۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۹۱۔۱۹۰ ۵۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۳۰۸

بقول ابنِ عنبہ ان حضرات کی اولاد و اعقاب واسط میں ہے اور بقول ابنِ طباطبا ان پر شک اور طعن ہے۔

اوّل ابو برکات یحییٰ بن ابوعباس عبداللہ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کا ایک فرزند (۱)۔ابوعبداللہ محمد منقرض ہوا اور یہ قول عمرو بن متاب نسابہ کا ہے۔

رجائی نسابہ نے ان کے پانچ مزید فرزند بھی تحریر کیے جن میں ابویحییٰ محمد، ابونصر محمد، ابوجعفر محمد اور ابولفوارس محمد ہیں، یہاں رجائی نے بنیادی طور پر ابنِ طقطقی کو نقل کیا۔ان میں ابویحییٰ محمد بن ابو برکات یحییٰ کی اولاد میں بقول عمری ان کے فرزند ابوطالب کو میں نے سال ۴۲۰ ہجری کو بصرہ میں دیکھا تھا۔

بطن رابع ابوحسن علی بن ابوجعفر محمد حمار الدر بن ابراہیم:۔ کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ ابی القاسم حسین بن حسن احول بن ابوحسن علی المذکور تھے۔

## ۲۸۳۔نسل احمد شعرانی بن ابراہیم بن محمد یمانی بن عبیداللہ

آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ابواسحاق ابراہیم عقب بمصر،(۲)۔ابومحمد القاسم عقب بمصر وموصل،(۳)۔موسیٰ الہمدانی نیشاپور آپ کی کثیر اولاد تھی،(۴)۔عبداللہ عقب بہمدان یہ قول رازی کا ہے، جب کہ عمری نے بھی چار پسران کا ذِکر کیا ہے جن میں عبداللہ اور موسیٰ کے علاوہ، (۵)۔ابوتراب علی المعروف ابن لولو بقول عمری آپ غزہ میں ساکن تھے اور وہیں گزر گئے اور آپ درج تھے اور بقول شیخ شرف عبیدلی آپ درج تھے، (۶)۔یحییٰ آپ کے فرزند ابوالمکارم موید تھے جن کو عمری نے مصر میں دیکھا ان کی اولاد اور بھائی بھی تھے۔

بیت اوّل عبداللہ بن احمد شعرانی آپ کا ایک فرزند ابی طالب محمد تھا۔

بیت ثانی ابواسحاق ابراہیم بن احمد شعرانی آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی القاسم احمد اشجاع صاحب کافور مصر میں تھے اور ان کا موسیٰ نامی فرزند تھا۔

بیت ثالث موسیٰ ہمدانی بن احمد شعرانی:۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی۔فخرالدین رازی نے تحریر کیا کہ نیشاپور میں آپ کی کثیر اولاد تھی مگر بعد کے نسابین نے ان کا کچھ خاص ذِکر نہیں کیا جب کہ عمری نسابہ جو کہ رازی سے پہلے کے ہیں انھوں نے ان کی ایک دُختر کا ذِکر کیا ہے جس کا نام خدیجہ بنتِ موسیٰ تھا۔ بقول عمری بغداد میں باب الشعیر کے غربی جانب خان المعروف خان خدیجہ دراصل یہ مقام خدیجہ بنتِ موسیٰ ابوحسن کا ہے۔

ان کی اولاد کے بارے میں عمری کہتے ہیں کہ ابوحسن موسیٰ کی اولاد سے خراسان میں ایک قوم ہے جسے بنو بوفلّی کہتے ہیں۔[۱]

تاہم اس خانوادے کی تفصیل دستیاب نہیں ہوئی۔ ہوسکتا ہے منقرض ہو گئے ہوں۔ واللہ اعلم۔

جب کہ سیّد مہدی رجائی نے ان کے تین پسران لکھے (۱)۔علی،(۲)۔حسن،(۳)۔حسین۔واللہ اعلم۔

## ۲۸۴۔نسل محمد العابد بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ

بقول شیخ مفید آپ اہل فضل والصلاح سے تھے ابومحمد حسن دندانی بن محمد بن سیّد یحییٰ نسابہ نے کہا کہ میرے دادا نے فرمایا ہاشمیہ کنیز رقیہ بنتِ امام موسیٰ کاظم نے کہا کہ محمد بن امام موسیٰ کاظمؑ ہمیشہ باوضو رہتے۔ راتوں کو عبادت میں مشغول رہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کچھ دیر ستاتے اور جب دوبارہ نیند سے بیدار ہوتے تو طہارت ونماز میں مشغول ہو جاتے۔طلوعِ صبح تک ان کی یہی عادت رہتی، چنانچہ رقیہ بنتِ امام موسیٰ کاظمؑ کی کنیز نقل کرتی ہے کہ میں نے محمد کو جب دیکھا اس آیت کا ذِکر کرتے دیکھا ''کانو اقلیلا من اللیل مایھجعون ''یعنی وہ راتوں کو کم سوتے ہیں آپ کو کثرتِ عبادت کی وجہ سے محمد العابد کہا گیا۔[۲]

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں چار دُختران تھیں (۱)۔حکیمہ،(۲)۔کلثوم،(۳)۔بریھہ،(۴)۔فاطمہ اور بیٹوں میں (۱)۔جعفر کی اولاد تھی مگر انقرض ہوئے،(۲)۔محمد الزاہد نسابہ مقل تھے آپ کی اولاد قلیل تھی،(۳)۔ابراہیم ضریر کوفی المجاب جن کی اولاد باقاعدہ جاری ہوئی۔

باابن طقطقی نسابہ کے بقول جعفر اور محمد نسابہ دونوں کی اولاد تھی مگر یہ درست نہیں رازی،مروزی ابنِ عنبہ اس پر متفق ہیں کہ محمد العابد بن امام موسیٰ

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۳۰۸ ۲۔الارشاد، جلد دوم،ص ۲۴۵۔۲۴۴

کاظمؑ کی اولاد صرف ایک فرزند ابراہیم مجاب سے جاری ہوئی اور آج دُنیا میں صرف ابراہیم مجاب بن محمد العابد کی اولاد باقی ہے۔ بقول بابن فندق نسابہ بیہقی آپ نیشاپور حاضر ہوئے اور بمطابق ۲۸۵ ہجری میں احادیث روایت کیں۔[۱]

بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ روضہ امام حسینؑ میں داخل ہوئے تو آپ نے کہا ''اسلام علیک یا ابا'' اے میرے ابو آپ پر سلام ہو تو ضریح سے ایک آواز آئی ''وعلیکم السّلام یا والدیٰ'' اے میرے بیٹے تم پر بھی میرا سلام ہو۔[۲]

بقول ابنِ فوطی آپ زہاد اور عباد تھے آپ ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلتے۔ آپ کا مزار امام حسینؑ کی ضریحِ اقدس کے اندر ہے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔محمد حائری رازی اور مروزی نے ان کو محمد قشیر لکھا ہے بقول مروزی آپ کرمان میں تھے اور بارجان میں بھی رہے، (۲)۔احمد بقول ابنِ عنبہ آپ قصر ابنِ ہبیرۃ تھے اور مروزی کے بقول آپ سیرجان میں تھے۔ آپ کی اعقاب بغداد اور کوفہ میں تھی، (۳)۔ابوحسن علی بقول ابنِ عنبہ آپ سیرجان میں تھے جو اعمال کرمان میں ہے۔ اِسی لیے مروزی نے آپ کے نام کے ساتھ کرمانی لکھا ہے جب کہ سیّد مروزی نے چوتھا فرزند(۴)۔موسیٰ ارجانی تحریر کیا ہے۔

بیت اوّل احمد بن ابراہیم مجاب بن محمد العابد:۔عمری نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔حمزہ لکھا ہے اور تہذیب الانساب میں بھی صرف حمزہ کا ذِکر ہے اور عمری نے حمزہ بن احمد کی اولاد میں دو فرزند لکھے(۱)۔احمد، (۲)۔محمد۔ جب کہ تیسرے فرزند(۳)۔عیسیٰ کا ذِکر سیّد محمد یمانی نے کیا ہے۔

بطن اوّل احمد بن حمزہ بن احمد:۔کی اولاد سے بنوحمزہ حائر میں تھے، جن میں علی دلال اعمی بن یحییٰ بن احمد المذ کور تھے ان کا ایک فرزند ابوالفضل احمد ملقب مطہّر تھا جن کا اوّل ان کے والد نے انکار کیا بعد میں اعتراف کیا۔

بطن ثانی:۔محمد بن حمزہ بن احمد:۔ آپ کی اولاد میں ابوجعفر احمد بن ابراہیم بن محمد بن حمزہ بن احمد بن ابراہیم بن محمد المذ کور عمری نے اس نسب کو بیان کیا اور اس کے ساتھ کچھ تحریر کیا جو کہ سمجھ نہ آ سکا۔ واللہ اعلم۔

بطن ثالث عیسیٰ بن حمزہ بن احمد:۔ بقول سیّد محمد کاظم یمانی آپ کی اولاد سے سیّد محمد گیسودراز بن علی بن محمد بن علی بن طالب بن حمزہ بن سلیمان بن عیسیٰ المذ کور تھے۔ آپ کا مزار گلبرگہ میں ہے۔ آپ صاحب تاج الملت کے تیسرے فرزند تھے جو ارضِ ہند داخل ہوئے اور ان کا ایک بڑا مزار گلبرکہ میں ہے۔ان کی اولاد میں سیّد شفیل تھے۔

دراصل عربی میں کاظم یمانی نے کلبرجہ لکھا ہے جو اُردو میں گلبرکہ بنتا ہے، مگر دکن میں مشہور سیّد محمد گیسودراز دراصل زید شہید بن امام زین العابدین کی اولاد ہیں یہاں یا توں سیّد محمد کاظم یمانی کو تسامح ہوا، یا کوئی اور شخصیت ہیں مگر ہندوستان گلبرکہ میں مشہور صاحبِ مزار سیّد محمد گیسودراز ایک ہی ہیں۔ واللہ اعلم کاظم یمانی کس کی بات کر رہے ہیں۔

بیت ثانی ابوحسن محمد حائری بن ابراہیم مجاب:۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔ابراہیم بقول بابن طقطقی آپ کی اولاد تھی، (۲)۔ابوعبداللہ جعفر بقول رازی کہا جاتا ہے۔ آپ انقرض تھے(۳)۔حسین شیتی، (۴)۔احمد، (۵)۔ابوعلی حسن۔ ابنِ عنبہ نے آخرالذکر تین کو صاحبِ اعقاب لکھا ہے۔

بطن اوّل ابوعلی حسن بن ابوحسن محمد حائری:۔ رازی نے آپ کے ایک فرزند(۱)۔ابوجعفر محمد کا ذِکر کیا ہے جس کی اولاد میں سیرجان کے نقباء تھے اور بقول ابنِ عنبہ آپ بنی ضریر کے جد تھے اور ابنِ عنبہ کے دو مزید فرزند بھی بیان کیے(۲)۔علی الضخم، (۳)۔ابوالطیب احمد ان کی اولاد میں عدد تھے۔

اوّل ابوالطیب احمد بن ابوعلی حسن بن محمد حائری:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابوحسن علی لقب ابی فویرۃ، (۲)۔ابوحسن معصوم جو آل معصوم حلہ اور حائر کے جدِامجد ہیں، (۳)۔ابوبرکات حسن برکۃ۔

---

۱۔لباب الانساب، جلد دوم، ص ۲۱۷ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۸۳

پہلی شاخ میں ابوحسن علی فویرۃ بن ابوالطیب احمد:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی تغلب محمد سے جاری ہوئی جس کی اولاد بنوتغلب کہلائی اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔ابومسلم جس کی اولاد آل عوانہ تھی،(۲)۔عبداللہ مکشوش،(۳)۔ابی مضر محمد۔

ان میں ابومضر محمد بن ابی تغلب محمد بن علی فویرۃ:۔ کی اولاد میں دوفرزند تھے(۱)۔ہبت اللہ،(۲)۔عبداللہ۔ ان میں ہبت اللہ بن ابی مضر محمد کے دوفرزند تھے(۱)۔حسین،(۲)۔ابومضر محمد۔ ان میں حسین بن ہبت اللہ کی اولاد میں ایک فرزند سعداللہ تھا جس کا ایک فرزند بشیر تھا اور حلہ حائر میں آل بشیر ان کی اولاد سے تھی اور یہ نسل بغداد میں بھی تھی۔

اس بشیر بن سعداللہ بن حسین کی اولاد پانچ پسران سے کثیر ہے(۱)۔ابومعالی محمد،(۲)۔حسن،(۳)۔حسین،(۴)۔ابراہیم،(۵)۔عبداللہ۔

ان کا دوسرا خاندان ابومضر محمد بن ہبت اللہ بن ابی مضر محمد:۔ کی اولاد میں دوفرزند ہوئے(۱)۔محمد حترش جس کی اولاد آل حترش کہلائی،(۲)۔ابومحمد حسین جس کی اولاد حائر میں آل ابی ریہ کہلائی۔

پھر عبداللہ مکشوش بن ابی تغلب محمد بن علی فویرۃ:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد سے ایک فرزند حسن بلالہ لکھا ہے، جس کی اولاد آل بلالہ کہلائی اور اس کی اولاد سے حلہ میں بنوقتادہ تھی جو محمد قتادہ بن علی بن کامل بن سالم بن حسن بلالہ المذکور کی اولاد تھی۔

دوسری شاخ میں ابوبرکات حسن برکۃ بن ابوالطیب احمد:۔ کی اولاد سے ابی الفتح اخرس بن ابی محمد بن ابراہیم بن ابی فتیان بن عبداللہ بن ابوبرکات حسن برکہ المذکور تھے اور یہ آل اخرس حلہ کے جدِامجد تھے۔

بقول سیّد جعفر اعرجی میں نے ایک جلیلہ نسخہ ملاحظہ کیا جس پر بعض نسابین کی تصیحات تھیں۔ اُس میں ابی الفتح اخرس کا نام محمد کے نیچے اور یہ ابی محمد حسن کے نیچے اور یہ ابی ابراہیم نے نیچے اور یہ ابی فتیان محمد کے نیچے تھا۔[۱]

بہرحال اس شجرے کی ترتیب میں مختلف مشجرات کے اندر فرق پایا جاتا ہے۔ اس ابوالفتح اخرس بن ابی محمد بن ابراہیم کی اولاد سے سیّد شکر بن مسعود عیسیٰ بن ابراہیم بن حسن بن شرف الدین بن مرتضیٰ بن زین العابدین بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد شمس الدین فقیہ نبیہ بن احمد بن علی بن محمد بن ابی الفتح اخرس المذکور اور اس خاندان کو آل خراسان کہتے ہیں۔ ان میں علماء معارف اعیان اور ادباء اور شعراء تھے۔

سیّد شکر بن سیّد مسعود کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد علی،(۲)۔سیّد محسن سے تھی اور ان حضرات کی اولاد کثیر ہے۔

دوئم علی الضخم بن ابوعلی حسن بن محمد حائری:۔ آپ سیّد جلیل عابد تھے۔ آپ خراسان میں امام علی الرضاؑ کی زیارت کے لیے گئے اور رجوعہ نہروان میں فوت ہو گئے۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد آپ کے ایک فرزند۔ابوالقاسم علی طاہر سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالحمراء محمد جس کی اولاد آل ابی الحمراء کہلائی اور ان کی اولاد سے ابومحمد حسین غریفی بن ابی حسین حسن بن بن ابی حسین احمد بن ابی احمد عبداللہ بن بن ابی عیسیٰ خمیس بن احمد بن ناصر بن علی بن سلیمان ابی سلیمان جعفر بن موسیٰ صالح بن ابوالحمراء محمد المذکور آپ بحرین کے علماء میں سے تھے آپ فقیہ عالم اور محدث تھے۔ آپ کی نسبت غریفہ سے تھی جو بحرین کا ایک قریہ ہے جہاں آپ نے رہائش اختیار کی۔[۲]

آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔حسن،(۲)۔محمد،(۳)۔علوی عتیق حسین پہلی شاخ میں حسن بن سیّد ابومحمد حسین غریفی کی اولاد سے نعمت بن محمد بن علی بن علوی بن محمد بن حسین صحیح الانساء بن محمد بن حسن المذکور۔

دوسری شاخ میں علوی عتیق حسین بن ابومحمد حسین غریفی:۔ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔موسیٰ، ذیل مسقط عمان میں،(۲)۔نورالدین،(۳)۔عبداللہ بلادی،(۴)۔ہاشم بحرانی ان کی اولاد بوشہر، بحرین محمرۃ، نجف الاشرف میں منتشر ہوئی۔

---

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۴۸۷۔۴۸۸ ۲۔انوار البدرین، ص ۸۲

پہلا خاندان سیّد عبداللہ بلادی بن علوی عتیق حسین بن ابومحمد حسین غریفی:۔ بقول آقا بزرگ تہرانی آل بلادی اور آل غریفی ایک ہی خاندان ہے جو بحرین میں کثیر ہے۔[۱]

آپ کی اولاد آل بلادی ہے۔ آپ کی اولاد چھے پسران سے تھی (۱)۔احمد، (۲)۔اسماعیل، (۳)۔ہاشم، (۴)۔علی ان سب کی والدہ بحرانیہ تھیں، (۵)۔محمد الکبیر، (۶)۔حسین ان آخری دونوں کی والدہ بھبھانیہ تھیں اور ان حضرات کی اولاد کثیر ہے جو مختلف علاقوں میں آباد ہے۔ خاص کر نجف اشرف بصرۃ، معمرۃ، مینا، بوشہر، شیراز، طہران، بھبھان عراق اور ایران کے شہروں میں آباد ہیں۔

دوسرا خاندان سیّد ہاشم بحرانی بن علوی عتیق حسین:۔ آپ کی اولاد سے سیّد رضا غریفی موسوی نسابہ بن سیّد علی بحرانی بن محمد بن علی بن اسماعیل بن محمد غیاث بن علی بن احمد بن سیّد ہاشم بحرانی المذکور تھے۔

آپ کتاب الشجرۃ فی الارض مخصبہ کے مصنّف ہیں اور علامہ شہاب الدین نجفی مرعشی کے علم الانساب میں اُستاد تھے۔

## ۲۸۵۔نسل احمد بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن محمد العابد

آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن علی مجدور سے جاری ہوئی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ہبت اللہ، (۲)۔ابوجعفر محمد خیر العمال۔

بیت اوّل ہبت اللہ بن ابوحسن علی مجدور:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے تھی۔ ابنِ طقطقی نے ان کی اعقاب میں دو فرزند لکھے (۱)۔اشرف، (۲)۔ہبت اللہ اور ابنِ عنبہ نے تیسرا فرزند (۳)۔محمد بھی لکھا ہے۔ بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد سے آل ابی حارث تھی۔

بطن اوّل اشرف بن علی بن ہبت اللہ:۔ کی اولاد سے بقول ابنِ طقطقی نسابہ سیّد فخر الدین علی فاصل مشہدی بن صفی الدین محمد بن ابی حارث بن ابی حسین بن اشرف المذکور تھے۔

بطن ثانی ہبت اللہ ابومظفّر بن علی بن ہبت اللہ:۔ کی اولاد سے علی بن ابی عز بن ابی حسن رضا علی بن ہبت اللہ المذکور ادیب اور فاضل تھے۔ ان کی اور ان کے بھائیوں کی اولاد حائر میں تھی۔[۲]

بیت ثانی ابوجعفر محمد خیر العمال بن ابوحسن علی مجدور:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد ان کی اعقاب حائر شریف میں رہی، (۲)۔ابوحسن علی اور بابن طقطقی نے آپ کو مملول کہا۔

بطن اوّل محمد بن ابوجعفر محمد خیر العمال:۔ کی اولاد سے علی بن حسن بن محمد المذکور تھے جن کی اولاد بنوابی مزن کہلائی۔

بطن ثانی ابوحسن علی مملول بن ابوجعفر محمد خیر العمال:۔ کی اولاد بقول ابنِ طقطقی ایک فرزند ابوجعفر محمد غریق سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند ابی الفائز محمد شمس الدین سے جاری ہوئی آپ کربلا میں آل فائز کے جدِ امجد ہیں۔

ابی الفائز محمد بن ابوجعفر محمد غریق بن ابوحسن علی مملول کی اولاد بقول ابنِ طقطقی دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی جعفر محمد آپ کا نام بہت سی جگہ پر ابی جعفر احمد ہے اور (۲)۔ہبت اللہ۔

اوّل ابی جعفر احمد بن ابی الفائز محمد:۔ آپ کی اولاد سے سیّد طعمہ اوّل نقیب الاشراف بن ابوجعفر احمد بن یحییٰ ضیاء الدین بن ابوجعفر محمد بن ابوجعفر احمد المذکور تھے۔ سیّد طعمہ اوّل نقیب الاشراف تھے۔ آپ کی اولاد میں آل طعمہ، آل نصر اللہ، ا آل جلوفان، آل تاجر، آل قفطون آل عوج ہے۔

---

۱۔نقباء البشر، جلد سوئم، ص ۱۱۹۶ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۸۶

## ۲۸۶۔نسل حسین شیتی بن محمد حائری بن ابراہیم مجاب بن محمد العابد

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔ابی الغنائم محمد،(۲)۔میمون سخی القصیر ۔ابنِ عنبہ نے ان دو کا نام ہی تحریر کیا کہ ان کی اولاد جاری ہوئی، جب کہ ابنِ طقطقی نے مزید پسران کے نام بھی تحریر کیے جن میں (۳)۔مبارک، (۴)۔زید، (۵)۔علی، (۶)۔حسین، (۷)۔حسن عقب، (۸)۔حمزہ عقب، (۹)۔عمر عقب جد بیت دکادک، (۱۰)۔عبداللہ، (۱۱)۔ابوحسن محمد۔

بیت اوّل عبداللہ بن حسین شیتی کی اعقاب محمد بن مبارک بن حسن شعرانی بن عبداللہ المذ کور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔اس سے زیادہ تفصیل ابنِ طقطقی نسابہ نے نہیں لکھی۔

بیت ثانی ابوحسن محمد بن حسین شیتی:۔آپ کی اعقاب ابی غلات محمد بن محمد ابی حسن محمد المذ کور پر منتہیٰ ہوتی ہے۔

ابنِ طقطقی نے ابنِ عنبہ سے نوفرزند مزید لکھے مگر ان میں سے دو کی اولاد سرسری طور پر بیان کی ہے۔باقی حضرات کی اولاد نہ تحریر کی۔

میرے خیال سے ایسا ممکن ہے کہ ابنِ عنبہ چونکہ طقطقی سے بعد کے تھے اور ابنِ عنبہ کے زمانے تک صرف دو کی اولاد باقی رہی ہوگی۔ واللہ اعلم۔

بیت ثالث میمون القصیر بن حسین شیتی:۔آپ سخی ہونے کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔آپ حد سے زیادہ سخی تھے۔اس حد تک کہ آپ اپنی چادر عطیہ میں دے دیتے تھے حالانکہ آپ کے پاس چادر کے علاوہ اور کچھ ملکیت نہیں ہوتی تھی اور یہ سخاوت کہ آپ مانگنے والوں کو اپنی چادر دے دیتے ہیں آپ سے کئی بار دیکھی گئی ان کے بعض رشتہ داروں نے ان پر الزام لگایا تو انھوں نے کہا مجھے ملامت نہ کرو بلکہ جو مجھے مانگتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میرے پاس کوئی دوسری عبا نہیں ہوتی اور نہ میں اپنے مانگنے والوں کو رد کرتا ہوں بقول عمری آپ کی اولاد میں۔ایک فرزند (۱)۔محمد تھا اور بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند، (۲)۔باقی تھا۔

بطن اوّل محمد بن میمون القصیر:۔بقول عمری آپ کا ایک فرزند حسین تھا۔

بطن ثانی باقی بن میمون القصیر:۔آپ کی اولاد سے وہیب بن باقی بن مسلم بن باقی المذ کور تھے جن کی اولاد آل وہیب کہلائی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔مسلم،(۲)۔محمود۔

اوّل محمود بن وہیب کا ایک فرزند باقی تھا جس کی اولاد آل باقی کہلائی۔

دوئم مسلم بن وہیب کی اولاد ایک فرزند علی صول سے جاری ہوئی جس کی اولاد آل صول کہلائی۔

بیت ثانی ابوالغنائم محمد بن حسین شیتی بن محمد حائری:۔آپ کی اولاد سے احمد بن ابوالقاسم محمد بن ابوالغنائم محمد المذ کور تھے بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔محمد منتجب،(۲)۔فخار۔

بطن اوّل محمد منتجب بن احمد بن ابوالقاسم محمد:۔کی اولاد سے بقول ابنِ طقطقی حسنی نسابہ فخرالدین محمد بن حسن تاج الدین بن ابی عبداللہ حسین بن محمد منتجب المذ کور تھے اور یہ فخرالدین محمد مشہد سے منتقل ہوئے اور حلہ میں قیام کیا اور صفی الدین بن بشیر کی بہن سے شادی کی جن سے ان کی دو اولادیں ہوئیں ان میں سے ایک کی اولاد حلہ میں ہی تھی۔[۱]

بطن ثانی فخار بن احمد بن ابوالقاسم محمد:۔بقول ابنِ طقطقی نسابہ حلہ وحائر کے بیت الفخار آپ کی جانب منسوب ہیں اور یہ ایک بیت جلیل ہے جو اعیان، اضافل، فقہاء ادباء اور نسابین پر مشتمل ہے۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔علی،(۲)۔معد ابوجعفر۔

اوّل علی بن فخار بن احمد:۔بقول ابنِ عنبہ آپ کا فرزند نزار تھا جس کی اولاد آل نزار کہلائی۔

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین،ص ۱۷۵۔۱۷۴

دوئم ابوجعفر معد بن فخار بن احمد:۔ بقول ابنِ طقطقی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد عقب،(۲)۔شمس الدین فخار نسابہ۔

سیّد شمس الدین فخار بن ابوجعفر معد بن فخار:۔ آپ کی کنیت ابوعلی تھی اور آپ اصحاب الامامیہ سے تھے ان سے محقق جعفر بن سعید صاحب الشرائع نے روایت کی اور آپ نے محمد بن ادریس اور ابنِ شہر آشوب مازندرانی اور شاذان بن جبرائیل قمی سے روایت کی۔ آپ کی کتاب الحجۃ علی الذاہب الیٰ تکفیر ابی طالب بہت مشہور ہوئی آپ کی اولاد سے الشیخ علم الدین مرتضیٰ موسوی نسابہ بن الشیخ جلال الدین عبدالحمید بن سیّد شمس الدین فخار المذکور تھے۔ آپ علم الانساب کے بڑے سلسلے کے امین تھے۔ یہ سلسلہ ابوحسن عمری سے چلا اور آپ تک پہنچا آپ سے علم الانساب سیکھنے والوں میں سیّد تاج الدین ابوعبداللہ محمد ابن معیہ جو سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کے اُستاد ہوئے اور دوسرے سیّد جمال الدین ابنِ مھنا عبیدلی یہ دونوں حضرات آپ کے علم الانساب میں شاگرد ٹھہرے۔

سیّد علم الدین مرتضیٰ بن عبدالحمید جلال الدین کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبداللہ،(۲)۔ابومحمد حسن۔

ان میں ابومحمد حسن بن سیّد علم الدین مرتضیٰ:۔کی اولاد سے سیّد محمد مہدی مشعشی بن فلاح بن ہبت اللہ بن ابومحمد حسن المذکور تھے۔

سیّد محمد مہدی مشعشی کی اولاد کو بنو مشعشع، موالی اور مشعشعیون کہا گیا جو ۸۴۴ کے بعد ظاہر ہوئی۔

## ۲۸۷۔اعقاب سیّد محمد مہدی مشعشی (سادات مشعشعی موسوی)

آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔علی اولاد نہ تھی،(۲)۔محسن،(۳)۔ابراہیم،(۴)۔کرم اللہ،(۵)۔معیوب ان میں صرف محسن کی اولاد کثیر تعداد میں ہے۔

بیت اوّل محسن بن سیّد محمد مہدی مشعشعی:۔ آپ کے تیرہ فرزند تھے(۱)۔مہدی درج،(۲)۔علی درج،(۳)۔محمد درج،(۴)۔ایوب عقب، (۵)۔فلاح عقب،(۶)۔حیدر عقب ان کی اولاد کو حیادرۃ کہا گیا،(۷)۔حسن عقب،(۸)۔فرج اللہ،(۹)۔صالح،(۱۰)۔بدران،(۱۱)۔حسین، (۱۲)۔داؤد، (۱۳)۔ناصر۔

ان میں سے کچھ خوزستان کے حاکم رہے اور ملک ان کی اعقاب کے پاس گیا حتیٰ کہ یہ خوزستان کی اکثر بلاد پر غالب آ گئے یہاں تک ان کے ہاتھ میں حویزہ اور اس کے سواد کے علاوہ کچھ باقی نہ رہا اور آج سادات مشعشعی عراق میں بڑی تعداد میں وجود ہے۔

## ۲۸۸۔نسل حمزہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادقؑ

آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی بقول عمری آپ کوفی تھے۔ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ بقول عمری آپ کی آٹھ دُختران اور تین پسران تھے(۱)۔علی، آپ درج تھے آپ کی قبر باب اصطخر شیراز میں ہے،(۲)۔حمزہ آپ کی وفات خراسان میں ہوئی۔ آپ کی عقب قلیل تھی جن سے بعض بلخ میں تھے، (۳)۔قاسم اعرابی، آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔

بیت اوّل حمزہ بن حمزہ:۔ بقول صاحب منتقلہ الطالبیہ آپ کے ایک فرزند(۱)۔ابواسحاق علی تھے، جب کہ رجائی نسابہ نے،(۲)۔ابومحمد قاسم کا ذِکر بھی کیا ہے۔

بطن اوّل ابواسحاق علی بن حمزہ بن حمزہ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔حمزہ،(۲)۔ابوطالب۔

اوّل حمزہ بن اسحاق علی:۔ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحسن حمزہ تھا، جس کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔علی نجیب، (۲)۔احمد،(۳)۔محمد، (۴)۔عبیداللہ۔

پہلی شاخ میں علی نجیب بن ابوحسن حمزہ بن حمزہ کی اولاد سے حمزہ بن علی الشہیر بہ حمزہ حمزات بن داؤد بن علی بن حمزہ بن داؤد بن علی نجیب المذکور تھے۔

دوئم ابوطالب بن ابواسحاق علی بن حمزہ:۔ آپ کی ء اولاد سے ابی مظفّر حسین شہاب الدین بن محمد عزالدین بن ابوطالب شرف الدین بن محمد مہدی

بن حمزہ بن علی بن ابی محمد بن جعفر بن مہدی بن علی بن ابوطالب المذکور تھے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔عبدالاحد اوّل، (۲)۔حسین۔

پہلی شاخ میں عبدالاحد اوّل بن ابی مظفرحسین شہاب الدین بن محمد عزالدین:۔ کی اولاد سے سرتاج الاصفیاء قدوۃ الاولیاء سیّد وارث علی شاہ بن قربان علی شاہ بن سلامت علی شاہ بن کرم اللہ شاہ بن احمد بن عبدالاحد ثانی بن سیّد عمر نور بن سیّد زین العابدین بن عمر شاہ بن عبدالواحد بن عبدالاحد اوّل المذکور تھے۔ آپ بانی سلسلۂ طریقت وارثیہ تھے۔ آپ کا مزار دیوا بھارت میں مرجع خلائق ہے۔

دوسری شاخ میں حسین بن حسین شہاب الدین بن محمد عزالدین کی اولاد سے سیّد محمد قلی بن سیّد محمد حسین المعروف سیّد کرم اللہ بن سیّد حامد حسین بن زین العابدین بن سیّد محمد المعروف سیّد بولاقی بن سیّد محمد المعروف مدا بن سیّد حسین بن حسین بن جعفر بن کبیرالدین بن شمس الدین بن جمال الدین بن حسین المذکور۔[ا]

لیکن شجرہ طیبہ میں سیّد فاضل علی شاہ موسوی نے یہ شجرہ علی بن ابومحمد قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ سے ملایا ہے۔[۲]

## ۲۸۹۔نسل قاسم اعرابی بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد ُرے، طبرستان اور دیلمان میں ہے، بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔علی، (۲)۔احمد، (۳)۔محمد اعرابی۔

بقول رازؔی اور مروزؔی آپ کی اولاد ایک فرزند محمد اعرابی بن قاسم سے جاری ہوئی۔ ابنِ عنبہ نے بھی علی اور احمد کی اولاد کی تفصیل نہیں لکھی لیکن بقول ابنِ طقطقی نسابہ احمد بن قاسم کی اولاد تھی۔

بیت اوّل احمد بن قاسم اعرابی بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول ابنِ طقطقی آپ کی اولاد میں علاء الملک، عبدالحیٔ نقباء المشہد الرضوی ابنان عبدالمطلب بن عبدالحیٔ بن طاہر بن محمود شاہ بن حسین بن طاہر بن حسین بن علی بن محمد بن ابراہیم بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن احمد المذکور یہ سیّد عبدالحیٔ بن عبدالمطلب ۶۰۵ہجری میں زندہ تھے اور ان کی اولاد میں صرف دُختران تھیں جو آج (ابنِ طقطقی) کے زمانے میں مشہدالرضوی میں موجود تھیں۔[۳]

بیت ثانی محمد اعرابی بن قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔ ابوعلی احمد اسود نقیب طوس، (۲)۔ابومحمد عبداللہ جرجانی لقب ''ابی زینب''، (۳)۔موسیٰ اعقاب طبرستان میں، (۴)۔عباس سیاہ بطبرستان، (۵)۔قاسم، (۶)۔علی ہرات میں اور عمری نے، (۷)۔حسین ابوزبیبہ بھی تحریر کیا۔

بطن اوّل ابومحمد عبداللہ جرجانی بن محمد اعرابی:۔مہدی رجائی نے آپ کو ارجانی لکھا ہے۔

بقول رازی آپ کی عقب فارس اور ارجان میں قلیل مقدار میں تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد سے حمزہ صدرالدین بن حسن بن محمد بن حمزہ بن امیرکا بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن حسین بن محمد بن ابی محمد عبداللہ المذکور۔

آپ سلطان اولجایتو کے زمانے میں دفتر دار کے عہدے پر فائز تھے۔[۴]

بطن ثانی عباس سیاہ بن محمد اعرابی:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔جعفر، (۲)۔زید، (۳)۔حسن بقول فخرالدین رازی ان کے اعقاب تھے۔

اوّل جعفر بن عباس سیاہ بن محمد اعرابی:۔ کی اولاد سے احمد بن ابوالقاسم زید سیاہ بن جعفر المذکور تھے یہ بغداد میں مقیم تھے اور ان کی اولاد وہیں ہوئی ان کی اولاد میں ایک فرزند محمد المدعوا بازنجار تھے جن کے دو فرزند تھے اور ان کی اعقاب کو بنوسیاہ کہا گیا۔

بطن ثالث حسین ابوزبیبہ بن محمد اعرابی:۔ بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی، (۲)۔ابوالقاسم حمزہ ابوزبیبہ حسین نے حمزہ کا

---

ا۔المعقبون من آل ابی طالب، جلد دوم، ص ۳۷۷ ۲۔شجرۃ الطیبہ، جلد دوم، ص ۶ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۸۱۔۱۸۰ ۴۔عمدۃ الطالب، ص ۲۲۹

اِنکار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔نقیب ہمدان نے اس کا نسب قبول کیا بقول عمری ظن یہی ہے کہ یہ شہادت اس کے والد(حسین) کی اس کی والدہ سے عقد پر تھی اور یہ کہ یہ(حمزہ)اس کے بستر پر ہی پیدا ہوا۔

بقول عمری میرے اُستاد شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے فرمایا کہ نیشاپور میں ایک قوم نے دعویٰ کیا کہ وہ محمد بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد ہیں لیکن وہ جھوٹے اور گھس بیٹھیے ہیں۔

ان میں علی بن حسین ابوزبیبہ بن محمد اعرابی:۔صالح اور ورع تھے۔آپ کا ایک فرزند محمد تھا۔دین کے فاضل حضرات میں سے تھا بقول ابوحسن عمری نسابہ اس بیت کی طرف منسوب ہونے کا ایک قوم دعویٰ کرتی ہے ان کو کبیہ کہا جاتا ہے لیکن وہ ادعیاء میں سے ہیں ان کا نسب غلط ہے۔وہ ثابت نہیں۔[۱]

بطن رابع قاسم بن محمد اعرابی:۔بقول رازی آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے تھی اور اس علی کے دو فرزند(۱)۔حسن،(۲)۔حسین تھے اور ان حضرات کی اولاد ہرات میں تھی۔

بطن خامس علی بن محمد اعرابی:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند حسن تھا جس کی اولاد طبرستان میں تھی۔

بطن سادس موسیٰ بن محمد اعرابی:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔علی،(۲)۔السیّد ابوجعفر محمد بقول سیّد ابنِ عنبہ نسابہ آپ خادم ملوک آل ساسان تھے، جب کہ علی بن موسیٰ بن محمد اعرابی:۔کی اولاد سے بقول سیّد محمد کاظم یمانی نسابہ قاسم بن حمزہ بن علی المذکور رومقان میں تھے۔[۲]

## ۲۹۰۔نسل ابوعلی احمد اسود بن محمد اعرابی بن قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپ کی اولاد(۱)۔ابوحسین موسیٰ طوس،(۲)۔مہدی عقب کوفن ابیورد،(۳)۔ابوجعفر محمد مجدور ہرات میں اور چہارم فرزند،(۴)۔اسماعیل کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے۔

بیت اوّل موسیٰ بن ابوعلی احمد اسود آپ کی اولاد ایک فرزند ابوجعفر محمد اسود نقیب طوس سے جاری ہوئی۔آپ کا ذِکر ابواسماعیل طباطبائی نے کیا کہ آپ طوس داخل ہوئے اور آپ وہاں نقیب تھے۔[۳]

آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالقاسم حمزہ نقیب طوس سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔زید رئیس و نقیب طوس،(۲)۔ابوحسن ناصر۔ان میں زید بن ابوالقاسم حمزہ کی اولاد میں طوس کی ریاست اور نقابت رہی۔[۴]

اور کہا جاتا ہے آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔

بیت ثانی مہدی بن ابوعلی احمد اسود:۔آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالفتوح احمد سے جاری ہوئی۔آپ سلطان ملک شاہ کی عہدِ حکومت میں کوفن ابیورد میں تھے۔آپ کے اخلاف میں بعض کی اعقاب تھی۔

بیت ثالث:۔ابوجعفر محمد مجدور بن ابوعلی احمد اسود:۔کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔احمد امیرجۃ ہرات میں(۲)۔حسن،(۳)۔ابوالقاسم علی مجدور،(۴)۔ناصر،(۵)۔اسماعیل،(۶)۔موسیٰ،(۷)۔امیرجۃ،(۸)۔حمزہ اور بقول رازیؔ ان کے جمیع اعقاب ہرات،طوس اور نیشاپور میں تھی۔

بطن اوّل ابوالقاسم علی مجدور بن ابوجعفر محمد مجدور:۔آپ کی اولاد میں حسن بن امیرک بن حمزہ بن ابوالقاسم علی مجدور تھے آپ ہرات میں تھے،لیکن بعد میں آنے والے نسابین نے آپ کی اولاد سے کسی نسل کو بیان نہ کیا اور مذکورہ ذِکر چھٹی صدی ہجری کا ہے۔

بطن ثانی احمد امیرجۃ بن ابوجعفر محمد مجدور:۔آپ کی اولاد میں بقول رازیؔ چار پسران تھے(۱)۔اسماعیل،(۲)۔حمزہ،(۳)۔امیرک کہا جاتا ہے آپ کی عقب نہیں تھی،لیکن رازی نے چوتھے فرزند کا نام نہیں لکھا۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۱۱ ۲۔تحفۃ العنبریہ،ص۹۴ ۳۔منتقلہ الطالبیہ،ص۲۲۱ ۴۔الشجرۃ المبارکہ،ص۱۱۰

اوّل اسماعیل بن احمد امیرجۃ:۔سیّد عزیز الدین مروزیؔ نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔محمد بیان کیا ہے، اور بقول مروزی آپ کی اولاد سے سیّد اجل جمال الدین ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد المذکور تھے جو سیّد الاجل ابی القاسم موسوی نقیب مرو کے داماد تھے۔

ان سیّد جمال الدین ابراہیم بن موسیٰ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا جس کی اولاد سے مشہد الرضوی کے رؤسا تھے۔[۱]

بطن ثالث حسن بن ابوجعفر محمد مجدور آپ کا فرزند زید تھا اور اس زید کا فرزند حسن المعروف ''ابن ست العجم'' تھا اور اس کا فرزند زید تھا جو علم الانساب کا عالم تھا۔

بطن رابع:۔ناصر بن ابوجعفر محمد مجدور:۔آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔داعی، (۲)۔محمد امیرک۔

اوّل داعی بن ناصر کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوطالب محمد المعروف ''مجال طلب''، (۲)۔ابوعبداللہ۔

بطن خامس موسیٰ بن محمد مجدور:۔کی اعقاب بقول رازیؔ نیشاپور میں تھی۔

بطن سادس امیرجۃ بن محمد مجدور کی اعقاب بخارا میں تھی۔

بطن سابع حمزہ بن محمد مجدور:۔بقول رازیؔ آپ کی اولاد کا عدد (کثیر تعداد) ہرات میں تھی۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حمزہ سے جاری ہوئی اور حمزہ بن حمزہ المذکور کی اولاد بقول سیّد ابوطالب عزیز الدین مروزیؔ اسماعیل سے جاری ہوئی۔رازیؔ کے بقول آپ اپنے زمانے کے سرداروں میں سے تھے بقول سیّد مروزیؔ ان کی اولاد سے عماد الدین اسماعیل ہرات میں اور شہاب الدین حسین ابنان علی بن حمزہ بن اسماعیل المذکور تھے اور کہا کہ اس شہاب الدین حسین سے بصرہ میں میری ملاقات ہوئی تھی۔

بطن ثامن اسماعیل بن ابوجعفر محمد مجدور:۔بقول فخر الدینؔ رازی آپ کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔امیرک، (۲)۔ابویعلیٰ۔[۲]

## ۲۹۱۔السادۃ الصفویہ من اعقاب صفی الدین اردبیلی

جو شجرہ مہدی رجائی نے صفویوں کا تحریر کیا اس میں ان کا نسب محمد بن احمد بن قاسم اعرابی بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم پر منتہیٰ ہوتا ہے اور جو شجرہ سیّد ضامن بن شدقم نے بیان کیا یا سادات صفویہ پاک ہند کے مشجرات میں تحریر ہے وہ اسماعیل بن ابوجعفر محمد مجدور بن احمد اسود بن محمد اعرابی بن قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم پر منتہیٰ ہوتا ہے اور سیّد فاضل علی شاہ موسوی نے الشجرۃ الطیبہ میں یہی نسب تحریر کیا ہے۔[۳]

اور یہ دوسری روایت زیادہ بیان کی گئی اور صفویہ کی روایت یوں ہے۔الشیخ صفی الدین اردبیلی بن امین الدین جبرائیل بن صالح بن قطب الدین احمد بن صلاح الدین رشید بن محمد شمس الدین بن ابورافع عوض شاہ بن فیروز شاہ المعروف زرین کلاہ بن ابومکارم معین الدین محمد بن شرف شاہ بن ابی رافع محمد بن ابی صلاح حسن بن ابی عبداللہ جعفر محمد بن ابی نصر محمد بن ابی علی اسماعیل بن ابوجعفر محمد مجدور بن احمد اسود بن محمد اعرابی بن قاسم بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام جن لوگوں نے شیخ صفی الدین اردبیلی کے نسب کا انکار کیا اُن میں سرِفہرست صاحبِ کتاب صفوات الصفاء تھا جس نے ان کو کُرد نسل تحریر کیا۔

اس کے علاوہ سلیم عبداللطیف حلیبیہ رفاعی کا تحریر کردہ رسالہ ''التزویریاً مرالسلطان السّلالہ الصفویہ واصولھا'' ہے۔

سلیم عبداللطیف بیان کرتا ہے کہ شیخ صفی الدین اردبیلی ۶۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۷۳۵ ہجری میں فوت ہوئے۔ آپ ایرانی کردی نسل کے سنی شافعی المسلک تھے۔ آپ اردبیل سے شیراز گئے اور شیخ سعدی شیرازی سے متّصل رہے اور پھر واپس وطن اردبیل آئے اور پھر جیلان گئے جہاں شیخ زاہد جیلانی کے مریدین میں شامل ہوئے اور لاہیجان میں صوفیہ طریقہ زاہدیہ میں بیعت ہوئے اور ''سلطان الخلوت'' کے لقب سے نوازے گئے پھر اپنے مرشد کی بیٹی سے آپ کی شادی ہوگئی اور پھر یہ طریقت صفویہ سے معروف ہوئی۔ آپ کی اولاد نے دولت صفویہ کی بنیاد رکھی حالانکہ آپ سنی صوفی تھے لیکن آپ

۱۔الفخری فی انساب الطالبیین، ص۲۰ ۲۔الشجرۃ المبارکہ، ص ۱۱۱ ۳۔تحفۃ الازھار، جلد سوئم، ص ۳۲۴، الشجرۃ الطیبہ، جلد دوئم، ص ۴

کی اولاد سے خواجہ علی شاہ بن صدرالدین موسیٰ بن الشیخ صفی الدین اردبیلی نے مذہب اثناء عشری اختیار کیا۔ اس خواجہ علی شاہ سیاہ پوش کا فرزند ابراہیم تھا جو طریقت کا وارث تھا اور اس نے اپنے والد سے وراثت میں مشائخی پائی۔ اس کا ایک فرزند ابومظفرؔ شیخ جنید تھا جو سیاسی بصیرت رکھتا تھا۔ یہ اوّل تھا جس نے علوی نسب کا دعویٰ کیا اور خود کو امام موسیٰؑ کاظم کی اولاد سے گردانا اور صفوۃ الصفاء کے مؤلف متوکل بن اسماعیل ابنِ بزاز نے اپنی کتاب میں شیخ صفی الدین اردبیلی کے بارے میں لکھا کہ ''صفی الدین ابوالفتح اسحاق بن شیخ امین الدین جبرائیل بن قطب الدین رشید بن محمد حافظ کلام اللہ بن عواض بن بیروز کردی سنجاسی۔

پھر لکھا کہ بقول ایران مؤرخ کبیر الشیخ رسول جعفریان فی کتاب ''نشوء وسقوط الدولہ الصفویہ'' کہ صفویوں کا امام موسیٰ کاظمؑ کی جانب اِنتساب شاہ طہماسپ ابنِ شاہ اسماعیل صفوی کے عہد میں وضع ہوا۔[۱]

اِسی طرح چند قدیم مشجرات میں صفویہ کو سادات لکھا ہے۔ اس کے علاوہ سیّد احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی نے صفویوں کو سراج الانساب میں سیّد لکھا ہے۔ سیّد ضامن بن شدقم نے تحفۃ الاھار اور سیّد مہدی رجائی نے المعقبون من آل ابی طالب میں صفوی حضرات کی سیادت تحریر کی ہے۔ مہدی رجائی چونکہ جدید دور کے ہیں اور آغا شہاب الدین نجفی مرعشی کے شاگرد ہیں اس لیے انھوں نے کافی چھان بین سے اور مخطوطات کی مدد سے ہی سلاطین صفویہ کا نسب تحریر کیا ہوگا اور یہ بھی معروف ہے کہ صفویہ سلطان نے چونکہ زبردستی ایران میں اثناء عشری مذہب پھیلایا۔ اس لیے ان کے خلاف سازش کی گئی کہ یہ اولادِ رسول ﷺ سے نہیں ہیں۔

سیّد ابراہیم صدرالدین بن خواجہ علی سیاہ پوش بن صدرالدین موسیٰ بن خواجہ الشیخ صفی الدین اردبیلی المذکور کی اولاد میں سیّد مہدی رجائی نے چھے پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔ شیخ جنید، (۲)۔ ابوسعید قطب الدین، (۳)۔ ابوزید حسام الدین، (۴)۔ احمد نظام الدین، (۵)۔ خواجہ جمال الدین، (۶)۔ خواجہ جلال الدین امیر کا جب کہ سیّد فاضل علی شاہ نے ساتواں فرزند میر شمس الدین محمد اراکی تحریر کیا ہے۔ اِن میں شمس الدین محمد اراکی کی کثیر اولاد بلتستان پاکستان اور بھارتی کشمیر یعنی مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ ان کی اولاد سیّد دانیال شہید سے جاری ہوئی اور آج ان کی کثیر اولاد پاکستان اور ہندوستان میں سادات صفویہ موسویہ سے معروف ہے، جن میں نسابہ سیّد فاضل علی شاہ موسوی بن سیّد نجف علی شاہ بن سیّد قاسم شاہ بن سیّد جلال بن ابوحسن دانیال بن سیّد جلال بن میر مختار اخیار بن دانیال سیّد بن سیّد حسن رہنما بن شہید علی شمس الدین بن سیّد دانیال شہید بن میر سیّد شمس الدین محمد اراکی المذکور اِس کشمیری موسوی صفوی خاندان سے ایک اور معروف شخصیت امام خمینی کی ہے جن کا نسب بھی الشیخ صفی الدین اردبیلی سے ہی ملتا ہے مگر یہ خاندان میر شمس الدین اراکی سے الگ خاندان ہے۔

بقول سیّد مہدی رجائی کہ صدرالدین موسیٰ بن الشیخ سیّد صفی الدین اردبیلی کی اولاد میں دس فرزند تھے (۱)۔ خواجہ علی سیاہ پوش صفی الدین، (۲)۔ محمود شہاب الدین، (۳)۔ محمد جمال الدین، (۴)۔ مہدی، (۵)۔ صدرالدین، (۶)۔ زین العابدین، (۷)۔ ضیاء الدین، (۸)۔ طیب، (۹)۔ طاہر، (۱۰)۔ محسن جب کہ اس خاندان کا شجرہ گیارویں فرزند سیّد حیدر الموسوی سے ملتا ہے اور یہ خاندان بھی مقبوضہ کشمیر اور بلتستان دونوں جگہ آباد ہے لیکن یہ حضرات میر شمس الدین اراکی کی نسل سے کم ہیں۔ سیّد رُوح اللہ امام خمینی کا شجرہ ان کے خاندان کے فرد سیّد محمد عباس کاظمی نے اِس طرح تحریر کیا ہے۔ سیّد رُوح اللہ موسوی خمینی بن مصطفیٰ بن سیّد احمد ہندی بن سیّد بزرگ بن سیّد صفدر بن سیّد امیر بن حسین بن یحییٰ بن ہادی بن نوروز بن حسن شہید بن عبدالغنی بن سیّد محمد جبل عاملی بن سیّد حیدر الموسوی المذکور۔

## ۲۹۲۔ سادات شکر الٰہی شیرازی سندھ

حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ سے منسوب ایک خاندان سندھ میں بھی آباد ہوا ہے۔ ان کے جدِامجد سندھ میں قضاوت کے عہدے پر فائز تھے اور یہ

۱۔ التزویر بأمر السلطان السّلالہ الصفویہ واصولھا، ص ۷۔۶۔۵

حضرات شیرازسے وار دِسندھ ہوئے ان کے جدِامجد قاضی سیّد شکراللہ شیرازی تھے، جن کا نسب اِس طرح ہے۔ قاضی سیّد شکراللہ شیرازی بن میر وجیہہ الدین بن نعمت اللہ بن عرب شاہ بن میر نسیم الدین المعروف میرکہ شاہ بن عطا اللہ بن جمال الدین محدث بن فضل اللہ بن میر عبدالرحمان بن میر صدرالدین بن میر اصغر ثانی بن غیاث الدین بن صدرالدین بن غیاث الدین بن اسماعیل بن نعمت اللہ بن جعفر بن احمد بن علی بن عبداللہ بن حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ۔ یہ ان کے قدیم شجرے سے لی گئی روایت ہے مگر درائیت کے حساب سے یہ شجرہ درست نہیں ہے کیونکہ حمزہ بن امام موسیٰ کاظمؑ کا عبداللہ نامی کوئی فرزند نہ تھا۔ اُن کی جمہور اولاد حمزہ بن حمزہ اور قاسم اعرابی بن حمزہ سے جاری ہوئی۔ عبداللہ نامی فرزند کا کہیں کسی نسابہ نے ذِکر نہ کیا۔

تاہم یہ خاندان قدیم الایام سے سندھ میں سیادت میں ہی معروف ہے۔ اس خاندان سے سندھ کے مشہور مؤرخ محقق شاعر میر سیّد علی شیر قانع ٹھٹھوی جو کہ بہت بڑے ادیب اور تاریخ دان تھے آپ کا شجرہ اِس طرح ہے۔ میر سیّد علی شیر قانع ٹھٹھوی بن سیّد عزت اللہ شاہ بن سیّد محمد کاظم بن سیّد محمد مقیم شاہ بن ظہیرالاسلام ثانی بن سیّد شکراللہ ثانی بن میر سیّد ظہیرالاسلام اوّل بن قاضی سیّد شکراللہ شیرازی المذکور۔

اصولی علم الانساب سے یہ شجرہ ثابت نہیں ہوتا تاہم ان کا خاندان قدیم زمانے سے سادات میں معروف سمجھا جاتا ہے، چونکہ یہ خاندان سندھ میں سیادت میں معروف ہے اور کسی مؤرخ یا عالم نے ان کے نسب پر کلام نہیں کیا۔ باقی حقیقت اللہ بہتر جانتا ہے۔

## ۲۹۳۔ نسل جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر الصادقؑ

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد کو خواریوں اور شجریوں کہا جاتا ہے جن کی اکثریت بادیہ حول مدینہ میں ہے۔ عمری کے نزدیک آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ بقول سیّد جعفر اعرجی ان کی عرفیت خواری کی نسبت خوار سے ہے جو کہ مکہ معظّمہ کے قریب ایک قریہ ہے جعفر بن امام موسیٰ کاظم اکثر وہاں جایا کرتے تو آپ کو جعفر خواری کہا گیا اور اِسی نسبت سے آپ کی اولاد خواریوں کہلائی اور ان کی اکثریت بادیہ حول مکہ میں آباد ہے اور آج بھی خوار میں موجود ہیں۔ ان کو شجریون بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ کثیر مواضع میں جاتے اور درختوں کے نیچے اپنے مویشیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔[۱]

بقول عمری نسابہ آپ کی آٹھ دُختران تھیں (۱)۔حسنہ، (۲)۔عباسہ، (۳)۔عائشہ، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔فاطمہ الکبریٰ، (۶)۔اسماء، (۷)۔زینب، (۸)۔اُمِ جعفر اور پسران میں چھے ایسے بیٹے تھے جن کی اولاد کا کوئی تذکرہ نہیں کہ ان کی کوئی اولاد تھی (۱)۔حسین، (۲)۔محمد، (۳)۔جعفر، (۴)۔محمد اصغر، (۵)۔عباس، (۶)۔ہارون، بقول عمری آپ کی اولاد تین پسران سے جاری رہی (۱)۔حسن، (۲)۔موسیٰ اللحق، (۳)۔حسین اکبر جب کہ رازیؔ نے جن تین کو صاحبِ اولاد لکھا اُن میں حسین اکبر کے علاوہ تیسرے فرزند (۴)۔حمیدان ہیں۔

اوّل حسین اکبر بن جعفر خواری:۔ کی اولاد میں بقول عمری پانچ فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔موسیٰ، (۴)۔حسن، (۵)۔حسین۔

بقول شیخ شرف عبیدلی ان میں سے محمد اور علی ۲۷۰ ہجری میں مدینے داخل ہوئے جہاں ان کو لوٹ کر ان کی اہل کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ حسین اکبر بن جعفر خواری کی اولاد کا تذکرہ بعد کے علم الانساب میں نہیں ہے۔

دوئم حمیدان بن جعفر خواری:۔ بقول رازی ان کی اولاد قلیل تھی اور حمیدان کا ذِکر باقی کسی نسابہ نے نہ کیا۔

با ابن طقطقی، ابنِ عنبہ اور عزیز الدین مروزی نسابہ اس پر متفق ہیں کہ جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد دو پسران سے ہی باقی رہی۔

(۱)۔موسیٰ، (۲)۔حسن الثائر۔

بیت اوّل موسیٰ بن جعفر خواری بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔حسن اللحق سے جاری ہوئی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللحق ان کے والد کا خطاب ہے مگر درست یہ ہے کہ اولاد کا خِطاب تھا۔ باقی نسابین نے بھی صرف حسن اللحق کا ہی ذِکر کیا کسی دوسرے فرزند کا ذِکر نہ کیا بقول

۱۔مناہل الضرب فی انساب العرب، ص ۴۸۸

ابنِ عنبہ آپ آل ملیط حلہ وحائر کے جد ہیں، جب کہ بعض جگہ لکھا گیا کہ آپ آل اللحق کے بھی جد ہیں۔حسن اللحق بن موسیٰ بن جعفر خواری کی اولاد ایک فرزند جعفرصیرفی سے جاری ہوئی جن کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

صاحب اصیلی نے ان کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔ابی حسین علی کا ذِکر کیا اور اس کا ذِکر ابنِ عنبہ نے بھی کیا جب کہ دوسرے فرزند(۲)۔یحییٰ کا ذِکر سیّدعزیزالدین مروزی نے کیا ہے۔یحییٰ بن جعفرصیرفی کا ایک فرزند محمد دکدکتہ تھا اور ابی حسین علی بن جعفرصیرفی بن حسن اللحق:۔کی اولاد سے ابی طالب محمد بن ابوالغنائم موسیٰ بن ابی حسین علی المذکور تھے جن کی اولاد میں بقول ابنِ طقطقی دوفرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔مسلم۔

بطنِ اوّل مسلم بن ابی طالب محمد کی اولاد سے جعفر بن محمد بن مسلم المذکور تھے۔ان میں جعفر بن مسلم کے تین فرزند تھے(۱)۔حمزہ،(۲)۔مسلم،(۳)۔محمد

## ۲۹۴۔نسل حسن بن جعفرخواری بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

عمری ابنِ عنبہ اور مروزی کے بقول آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔علی خواری، بقول رازی آپ فرع کے امیر تھے جو حجاز کا ایک موضع ہے،(۲)۔محمد ملیط جب کہ فخرالدین رازی نے تیسرا فرزند،(۳)۔موسیٰ تحریر کیا اور کہا موسیٰ کی اعقاب قلیل تھی۔

بیت اوّل محمد ملیط بن حسن:۔بقول شیخ شرف عبیدلی آپ ثائر بالمدینہ تھے یعنی مدینے میں بغاوت کرنے والے تھے اور بقول ابوحسن عمری اس بغاوت میں بنی جعفرطیار کے آٹھ افراد قتل ہوگئے۔بقول قاضی تنوخی درکتاب ''نشوارالمحاضرۃ'' کہ آپ بدو تھے آپ نے آثال میں قیام کیا جو مکے کے راستے پر ہے۔آپ کی شجاعت اور حُسن مشہور تھا۔آپ نقابتِ ابی عبداللہ ابن داعی کے ایام میں بغداد کے اندر داخل ہوئے آپ ماہر جنگجو تھے کہا جاتا ہے آپ راستوں پر حکمران تھے اور ان راستوں کے بھی حکمران تھے، جہاں کبھی نہ گئے آپ ابی عبداللہ بن داعی کے سامنے تائب ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے آپ نے ۲۷۱ہجری میں مدینے سے قیام کیا بقول ابنِ طقطقی آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔موسیٰ،(۲)۔ابی جعفر محمد، جب کہ بقول ابنِ طباطبا آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد ملیط بن محمد ملیط سے جاری ہوئی، یہاں ابنِ طباطبا نے ایک پشت کا اضافہ کیا اور طقطقی نے ابوعبداللہ محمد کا ذِکر نہیں کیا۔بقول رازی محمد بن محمد ملیط کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔ابومحمد حسن،(۲)۔ابوحسن موسیٰ،(۳)۔ابوجعفر محمد ملیط ان تینوں کی اعقاب مکہ اور مدینہ میں کثیر تھی جو ''ملیطین'' کہلاتے تھے۔

بقول ابنِ عنبہ میرے نزدیک قاضی تنوخی کی حکایت والا ابوجعفرمحمد ملیط بن محمد بن محمد ملیط تھا۔

حسن بن جعفرخواری کی اولاد میں سیّد محمد کاظم یمانی نے عبداللہ وہاج بن محمد ملیط بن حسن بن امام موسیٰ کاظمؑ کا ذِکر کیا اور کہا ان کی اولاد سے نقیب النقباء الطالبیین سیّدعبدالرحمان بن احمد بن یوسف بن داوٗد بن عباس بن طالب بن غیداق بن مطلب بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عبداللہ الوہاج المذکور تھے اور کہا کہ عبداللہ وہاج کی اعقاب روم میں تھی۔[۱]

بقول ابنِ طباطبا کی آل ملیط کی بڑی تعداد منتشر ہوگئی، جن میں ایک گروہ بصرۃ میں تھا جس کی قوت اور شوکت شدید تھی اور اکثر ملطہ آج حجاز میں ہے۔ان میں سے ایک قوم عراق میں ہے۔[۲]

اور موسیٰ ابوحسن بن ابی عبداللہ محمد بن محمد ملیط کی اولاد سے بقول بابن طقطقی نسابہ حسن بن ملیط بن حسن بن یحییٰ بن موسیٰ المذکور تھے۔

بیت ثانی موسیٰ بن حسن بن جعفرخواری بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔بقول ابنِ طباطبا ان کا ایک فرزند محمد الجندی تھا اور کہا کہ میں نے اس بیت کے بارے میں ملطہ یعنی ملیط بن ابی جعفر محمد بن محمد بن محمد بن حسن بن جعفر بن امام موسیٰ کاظم کے خاندان والوں سے پوچھا کہ موسیٰ بن حسن بن جعفر بن امام موسیٰ کاظم کی اولاد کہاں ہے تو انھوں نے ذِکر کیا کہ ان کی بقایا نسل نہیں رہی۔[۳]

---

۱۔نخبۃ العنبریہ،ص ۹۸۔۹۷ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص ۲۲۰ ۳۔تہذیب الانساب،ص ۱۶۲

آج اس وقت تک محمد ملیط بن حسن بن جعفرخواری کی نسل سے کوئی ایک بھی ہمیں نہ مِل پایا کہ یہ نسل ان کی ہے۔ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ قبائل عام عربی قبائل میں محو ہو گئے یا انقرض ہو گئے واللہ اعلم۔

## ۲۹۵۔نسل علی خواری بن حسن بن جعفرخواری بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپ فرع کے امیر تھے بقول عمری آپ کی اولاد بڑی تعداد میں تھی بقول ابنِ عنبہ آپ کے بارہ فرزند تھے جن میں کم اولاد والے اور زیادہ اولاد والے بھی تھے، بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔محمد جن کی کنیت ابوجعفرتھی،(۲)۔ابوادریس حسین،(۳)۔عبداللہ،(۴)۔احمد ابن طائیہ،(۵)۔یوسف صاحب اصیلی نے ان میں،(۶)۔حسن خواری اور(۷)۔مسافراور،(۸)۔موسیٰ کا نام بھی تحریر کیا، جب کہ سیّد واثق زبیبہ موسوی نے (۹)۔حمزہ،(۱۰)۔یحییٰ،(۱۱)۔ادریس کا نام بھی تحریر کیا۔

بیت اوّل محمد بن علی خواری:۔ آپ کی کنیت ابوجعفرتھی بقول عمری آپ کی اولاد سے محمد اسود عیار بن طاہر بن محمد المذکور تھے بقول عمری نسابہ خراسان فرار کر گئے آپ کی اولاد میں ناصر اور خدیجہ اہواز میں تھے۔

بیت ثانی احمد(بن طائیہ) بن علی خواری:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی اولاد سے الشیخ مسن داؤد بن علقمہ بن احمد(ابن طائیہ) المذکور تھے ان کی وفات پر ان کے دو فرزند تھے جن میں سے ایک محمد تھا جس کی اولاد تھی۔[۱]

بیت ثالث عبداللہ بن علی خواری:۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمد،(۲)۔علی غبیران عمری نے یہاں تک ہی لکھا سیّد مہدی رجائی نے ان حضرات کی اولادیں بیان کیں۔

بیت رابع ابوادریس حسین بن علی خواری:۔ آپ کو صاحب فرورا کہا گیا جو حجاز کا ایک موضع ہے۔سیّد واثق زبیبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔امیر علی خواری ثانی سے تحریر کی ہے جب کہ ابوحسن عمریؔ نے آپ کے صرف ایک فرزند(۲)۔حسن کا ذِکر کیا ہے اور فخرالدین رازی نے چھے پسران کا ذِکر کیا ہے(۳)۔احمد،(۴)۔محمد،(۵)۔یحییٰ،(۶)۔محمد بقول رازیؔ ان سب کی اعقاب تھی۔[۲]

ان میں یحییٰ، محمد اور علی خواری ثانی کی اولاد مہدی رجائی نے لکھی ہے مگر زیادہ تفصیل نہیں لکھی۔

بطن اوّل علی خواری ثانی بن ابوادریس حسین:۔ بقول سیّد عزیزالدین نسابہ آپ کی کنیت ابوحسین تھی۔آپ امیر وادی القریٰ تھے اور مدینہ کے نقیب النقباء تھے۔آپ کے چھ فرزند پانچ بھائی اور نو چچا تھے اور ان کی اعقاب اور ذیل تھی۔[۳]

عمریؔ نے آپ کی عرفیت''ابنِ ناعمہ حربیہ'' تحریر کی ہے جس کا مطلب ہے آپ کی والدہ ناعمہ حربیہ تھیں۔عمری نسابہ نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔ابوعبداللہ محمد لکھا ہے۔ابنِ عنبہ نے دوسرا فرزند موسیٰ عصیم لکھا جب کہ کچھ نسابین نے موسیٰ عصیم بن علی خواری بن جعفر بن امام موسیٰ کاظمؑ تحریر کیا ہے اور مہدی رجائی نے ایک فرزند(۳)۔حسن بھی لکھا ہے۔

اوّل ابی عبداللہ محمد بن علی خواری ثانی بن حسین:۔ بقول عمری آپ کا ایک فرزند حسن تھا جو ماوراالنہر کاشغر چلا گیا۔

بقول عمریؔ نسابہ جفار میں ایک قریہ ہے جس کا نام عریش ہے جہاں ایک قوم خواربین (موسوی) ہونے کا دعویٰ کرتی ہے میں اِن کے دعوے کی سچائی نہیں جانتا ان میں ایک خوبصورت شکل والا شخص مسلم اور دوسرا حداد تھا جہاں تک میں جانتا ہوں۔[۴]

بیت خامس حسن خواری شجری بن علی خواری:۔ان کی ذیل یعنی اعقاب نے فرع میں سکونت اختیار کی بقول سیّد ضامن بن شدقم ان میں عام لوگوں کی ایک جماعت نے نکاح کیے اور انھوں نے اُن میں نکاح کیے اور ان میں اپنے انساب کی معرفت نہیں تھی اور ایک جماعت دولتِ عثمانیہ سے ملنے والے

۱۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۰۲ ۲۔الشجرۃ المبارکہ،ص۱۰۷ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین،ص ۱۸ ۴۔المجدی فی انساب الطالبین،ص۳۰۳

صدقات کی لالچ میں ان میں داخل ہوئی اور اس اختلاط کی وجہ سے ان کا شرف اہلِ حجاز میں معتبر نہیں ہے۔[۱]

بقول صاحب اصیلی فی انساب الطالبین آپ کی اولاد میں ادریس بن محمد بن علی بن یحییٰ بن حسن خواری المذکور تھے اور اس ادریس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔حسن، (۲)۔خلیفہ۔

بطن اوّل حسن بن ادریس بن محمد کی اولاد سے محمد بن شریف بن عسکر بن محمد بن زامل بن داوٗد بن حسن المذکور تھے۔

بطن ثانی خلیفہ بن ادریس بن محمد آپ کی اولاد معروف بن ہبت اللہ بن خلیفہ المذکور سے جاری ہوئی جن کے دو فرزند تھے (۱)۔ظریف، (۲)۔عیسیٰ۔

اوّل ظریف بن معروف:۔ کی اولاد سے حسین بن یعلی بن سالم بن ظریف المذکور تھے۔

دوئم عیسیٰ بن معروف:۔ کی اولاد سے داوٗد بن فلیتہ بن عیسیٰ المذکور تھے۔

## ۲۹۶۔موسیٰ بن علی خوازی بن حسن بن جعفر بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

آپ کا لقب عصیم تھا۔ ابنِ عنبہ نسابہ اور واثق زبیبہ نے آپ کو موسیٰ عصیم بن علی خواری ثانی بن حسین بن علی خواری لکھا ہے۔

آپ کی کنیت ابوحسن تھی بقول ابنِ شدقم آپ کی اولاد مواسا کہلائی جو فرع کے رہائشی تھے جو مدینہ سے مکہ جاتے ہوئے چار مراحل پر ہے اور ان مراحل پر غدیر خم میں یہ کثیر ہیں جہاں چشمے جاری ہیں اور درخت ہیں وہاں ان کی اِملاک ہیں۔[۲]

سیّد واثق زبیبہ نے نسب کی کتب سے آپ کے نو پسران تحریر کیے ہیں (۱)۔صبرۃ، (۲)۔محمد، (۳)۔عباس، (۴)۔جعفر، (۵)۔مرحم (ترجم)، (۶)۔علی، (۷)۔قاسم، (۸)۔ظالم، (۹)۔علقمہ۔[۳]

بیت اوّل محمد بن موسیٰ عصیم:۔سیّد احمد کیا نسابہ نے آپ کی اولاد سے 'رے' کی آل شمیران کا ذِکر کیا ہے جو عزیز اللہ بن نوراللہ بن حسن بن علی بن حسین بن محمد بن اسماعیل بن یعقوب بن سلیمان بن عبداللہ بن عبداللہ بن معالی بن احمد بن علی بن ابراہیم بن عبداللہ بن جعفر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن موسیٰ عصیم المذکور تھے۔[۴]

بیت ثانی، صبرۃ بن موسیٰ عصیم:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔محمد جن کی عقب کثیر ہے۔

بطن اوّل علی بن صبرۃ بن موسیٰ عصیم:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔سالم، (۲)۔محمد، (۳)۔نزار۔

اوّل سالم بن علی بن صبرۃ:۔ کی اولاد ایک فرزند علی سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین رجال سے جاری ہوئی (۱)۔ فاتک جس کی عقب فواتک کہلائی، (۲)۔محمد، (۳)۔حسین۔

پہلی شاخ میں محمد بن سالم بن علی:۔ کی اولاد سے محقق نسابہ مقیم نجف اشرف عراق سیّد واثق آل زبیبہ دوویسی موسوی خواری بن ناجی بن مجید بن ادریس بن عیسیٰ بن محمد بن حبیب بن ہاشم بن عبدالحداد بن موسیج بن نعمۃ بن علی (اخیضر) بن دویس بن ثابت بن یحییٰ بن دویس بن عاصم بن حسن بن محمد المذکور ہیں۔ آپ سے اکثر رابطہ رہتا ہے۔ آپ نے سادات خواری موسوی پر کتاب کلام الیقین فی معرفۃ سادات الخورین تحریر کی ہے۔[۵]

## ۲۹۷۔نسل فاتک بن علی بن سالم بن علی بن صبرۃ بن موسیٰ عصیم

آپ کی اولاد میں نو فرزند تھے (۱)۔نزار، (۲)۔ردینی، (۳)۔خلف، (۴)۔سالم، (۵)۔محمد، عقب، (۶)۔حسین، (۷)۔سالم عقب، (۸)۔رائق، (۹)۔ہاشم۔

---

۱۔تاست الدولہ عثمانیہ بآسیا صغریٰ، جلد ششم، ص۱۱۲، تحفۃ الازھار، ص۲۱۴، زہرۃ العقول، ص ۱۵۸
۲۔تحفۃ الازھار، جلد سوئم، ص ۲۰۱
۳۔کلام الیقین فی معرفۃ انساب السادۃ الخواریین، ص ۱۳۴
۴۔سراج الانساب، ص ۹۰
۵۔الحلہ القشیبہ فی نسب آل زبیبہ، ص ۱۹

بیت اوّل نزار بن فاتک:۔ صاحب عمدۃ الطالب نے آپ کو نزار بن علی بن فاتک لکھا ہے آپ کی اولاد میں ایک فرزند یحییٰ شہاب الدین تھا جو حجازی سیّد تھا ان کا قتل ۶۶۱ ہجری محرم الحرام میں ہوا۔

بیت ثانی ردینی بن فاتک:۔ آپ کی اولاد سے ہاشم بن سالم بن ردینی المذکور تھے اور ان کی اولاد میں چھے فرزند تھے(۱)۔عیسیٰ، (۲)۔موسیٰ، (۳)۔قایماز، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔قصیر، (۶)۔سالم۔

بیت ثالث خلف بن فاتک:۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی (۱)۔قریش، (۲)۔قراش، (۳)۔فاتک، (۴)۔زید، (۵)۔القاسم۔

بیت رابع سالم بن فاتک:۔ آپ کی اولاد سے خضیر بن حمود بن راشد بن ثامر بن موسیٰ بن محطم بن منیع بن سالم المذکور بقول ابنِ شدقم نسابہ اعرجی حسینی آپ قبہ آئمہ علیہ السّلام کے خادم تھے تو خدا نے ان کو کثیر برکتیں عطا کیں اور رزق کی فراوانی عطا کی آپ غرباء کی مدد کرنے والے اور فقراء پر احسان کرنے والے تھے۔ آپ کی وفات ۱۰۶۸ھ میں ہوئی۔[۱]

بیت خامس رائق بن فاتک:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند خلف تھے، بیت سادس ہاشم بن فاتک:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ہشیمہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔زرف، (۲)۔ہاشم۔

بطن اوّل زرف بن ہشیمہ بن ہاشم:۔ آپ کی اولاد سے جویبر بن سہل بن علی بن عامر بن خلف بن عوض بن محمد بن زرف المذکور تھے۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔بادی منقرض، (۲)۔بدیوی، (۳)۔حمزہ۔

بطن ثانی ہاشم بن ہشمیہ بن ہاشم:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔تبلہ، (۲)۔تبالہ، (۳)۔علی، (۴)۔فاتک اور ان حضرات کی اولاد کثیر ہے۔

## ۲۹۸۔نسل یوسف بن علی خواری بن حسن بن جعفر بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپ کی اولاد میں زیادہ ایک فرزند(۱)۔حسین کا ذِکر ملتا ہے مہدی رجائی نے دوسرا فرزند، (۲)۔محمد بھی تحریر کیا ہے، جس کا ذِکر کتاب تحفہ سے انھوں نے اخذ کیا۔

بیت اوّل محمد بن یوسف بن علی خواری:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔احمد آپ کا قتل ۴۰۰ ہجری میں ہوئی، (۲)۔للّیث، (۳)۔ابراہیم

بطن اوّل للّیث بن محمد بن یوسف:۔ کی اولاد سے فضل بن اسماعیل بن للّیث المذکور تھے جن کو جھینہ نے ۴۴۳ ہجری میں قتل کیا۔

بطن ثانی ابراہیم بن محمد بن یوسف:۔ آپ کی اولاد سے فخر الدین بن بدرالدین بن ناصرالدین بن محمد بن علی بن محمد بن حسن بن ابراہیم المذکور تھے۔

بیت ثانی حسین بن یوسف بن علی خواری:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی، (۲)۔احمد۔

بطن اوّل علی بن حسین بن یوسف:۔ بقول سیّد واثق آل زبیبہ موسوی آپ کی اولاد سے ساداتِ ابراہیمیہ ہے جو شاہ ابراہیم بغدادی بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن بابا علی ہمدانی بن یوسف شہاب الدین بن علی المذکور اِسی خاندان کی ایک شاخ سادات کا کائیہ کرکوک میں مقیم ہے جو جعفر خان بن محمد بن اسحاق بن عیسیٰ بن بابا علی ہمدانی المذکور کی اولاد ہیں۔

## ۲۹۹۔نسل احمد بن حسین بن یوسف بن علی خواری بن حسن (سادات متعلوی سندھ)

قدیم شجرہ سادات متعلوی کے مطابق احمد بن حسین سبزوار میں تھے ان کی اولاد سے میر سیّد علی ہراتی موسوی بن محمد (شیراز میں) بن حسین (ترمذ میں) بن ۔میر علی شاہ (ترمذ میں) بن احمد المذکور تھے۔ آپ اپنے چھے بیٹوں کے ہمراہ امیر تیمور کی ہمراہی میں ہرات سے وارد ہند ہوئے جن میں سے چار پسران کو مختلف علاقوں کی نظامت دی گئی (۱)۔سیّد عبدالواحد کو ملتان کی نظامت، (۲)۔سیّد عبدالباقی کو اجمیر کی نظامت، (۳)۔سیّد عبدالرزاق کو بھکر کی نظامت

۱۔تحفۃ الازھار، جلد سوئم، ص ۲۰۹

(۴)۔سیّد ابوبکر کوسھون کی نظامت دی جب کہ، (۵)۔سیّد حیدر اور سیّد علی ہراتی کو اپنے مصاحبینِ خاص کے طور پر ساتھ رکھا، (۶)۔سیّد شرف الدین ہرات چلے گئے۔[ا]

سیّد حیدر بن سیّد علی ہراتی اپنے والد کی اجازت سے مستعفی ہو کر سندھ کے شہر ہالہ کے گاؤں متعالہ میں رہائش پذیر ہوئے اور پھر ان کی اولاد سندھ ہی رہی۔ سیّد حیدر بن سیّد علی ہراتی موسوی کی اولاد میں تین فرزند تھے(ا)۔سیّد محمد حسین ہراتی، (۲)۔سیّد محمد یہ دونوں حضرات ہرات واپس گئے، (۳)۔میر سیّد علی ان کی اولاد متعالہ سندھ میں آباد ہوئی۔

میر سیّد علی بن سیّد حیدر بن سیّد علی ہراتی موسوی کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد احمد، (۲)۔سیّد شرف الدین، (۳)۔سیّد مرتضیٰ۔

بیت اوّل سیّد احمد بن میر سیّد علی بن سیّد حیدر کی اولاد میں تین فرزند تھے(ا)۔سیّد جٹو یا جتھو، (۲)۔سیّد بہلاہ جن کی اولاد ایک فرزند سیّد قاضی سے جاری ہوئی، (۳)۔سیّد صاحب۔

بطن اوّل سیّد جٹو یا جتھو بن سیّد احمد کی اولاد میں تین فرزند تھے(ا)۔سیّد حسن، (۲)۔سیّد نھو، (۳)۔سیّد رکن۔

بطن ثانی سیّد صاحب بن سیّد احمد بن میر سیّد علی:۔کے تین فرزند تھے(ا)۔موسیٰ، (۲)۔حسن، (۳)۔سیّد عیسیٰ۔

اوّل سیّد عیسیٰ بن سیّد صاحب:۔کی اولاد میں بھی تین فرزند تھے(ا)۔سیّد میر احمد، (۲)۔سیّد معروف، (۳)۔سیّد پیر شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد میر احمد بن سیّد عیسیٰ:۔کی اولاد میں سیّد محمد حافظ اور سیّد قاسم ابنان سیّد گھیر بن سیّد محمد شاہ بن میر احمد المذکور۔

دوسری شاخ میں سیّد پیر بن سیّد عیسیٰ:۔کی اولاد میں بھی تین فرزند تھے(ا)۔سیّد ابن شاہ، (۲)۔سیّد میر محمد، (۳)۔سیّد طالب۔

پہلا خاندان میر محمد بن سیّد پیر:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔سیّد پیر جن کے دو فرزند میر محمد شاہ اور سیّد محمد پناہ تھے، (۲)۔سیّد صاحب آپ کی اولاد سے سیّد چنن شاہ اور صاحب ڈنہ شاہ ابنان سیّد جعفر شاہ بن چنن شاہ بن سیّد صاحب المذکور۔

بیت ثانی سیّد مرتضیٰ بن میر سیّد علی بن سیّد حیدر بن میر سیّد علی ہراتی موسوی:۔آپ کی اولاد کو مرتضیٰ پوٹرہ کہا جاتا ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سیّد کمال، (۲)۔سیّد میرن۔

بطن اوّل سیّد کمال بن سیّد مرتضیٰ:۔کی اولاد میں چار پسران تھے(ا)۔سلیمان، (۲)۔علاء الدین، (۳)۔حسن، (۴)۔بہاء الدین۔

بطن ثانی سیّد میرن بن سیّد مرتضیٰ:۔کی اولاد میرن ثانی بن پیر ڈنہ بن میرن المذکور سے جاری ہوئی ان کی اولاد میں دو فرزند تھے(ا)۔سیّد میر حسن، (۲)۔سیّد جلال۔

اوّل سیّد جلال بن سیّد میرن ثانی کی اولاد میں چار فرزند تھے(ا)۔احمد شاہ، (۲)۔سیّد میدان شہید، (۳)۔سیّد محمد صادق، (۴)۔یعقوب۔

پہلی شاخ سیّد محمد صادق بن سیّد جلال کی اولاد میں سیّد سلطان بن یوسف بن سیّد ابراہیم بن سیّد جلال بن سیّد محمد صادق المذکور تھے۔

دوسری شاخ یعقوب بن سیّد جلال:۔کی اولاد سے سیّد عبدالغنی بن حافظ شاہ بن مالک شاہ بن یابن بن عبداللطیف بن جمعہ شاہ بن نصر اللہ بن میر علی بن یعقوب المذکور اور ان حضرات کی اولاد سندھ کے جملہ مضافات میں آباد ہے۔

## ۳۰۰۔نسل سیّد شرف الدین بن میر سیّد علی بن سیّد حیدر بن میر سیّد علی ہراتی موسوی

آپ کی اولاد کو شرف پوترہ یا پوٹرہ کہا جاتا ہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (ا)۔سید احمد جن کی اولاد سادات میاں پوترہ کہلاتی ہے، (۲)۔سیّد زکریا، (۳)۔سیّد جلال عرف جرار۔

ا۔نسب نامہ ساداتان متعلوی، ص ۴

بیت اوّل سیّد زکریا بن سیّد شرف الدین:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد محمد، (۲)۔سیّد میر علی۔

بطن اوّل سیّد محمد بن زکریا کی اولاد سے آپ کی اولاد سے سیّد محمد باقر علی عرف باقیل بن عبدالوہاب بن سیّد نھند و بن سیّد سوار بن بہاء الدین بن محمد المذکور۔

بطن ثانی سیّد میر علی بن سیّد زکریا:۔ آپ کی اولاد سے سیّد عبداللہ اور سیّد امین محمد ابنان سلیمان بن یوسف بن سیّد میر علی المذکور تھے۔

بیت ثانی سیّد جلال عرف جرار بن سیّد شرف الدین:۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی (۱)۔اسماعیل، (۲)۔سیّد حاجی جد سادات بلڑی، (۳)۔سیّد محمود، (۴)۔سیّد ابوبکر المعروف سیّد بکھر جد سادات اجناٹی۔

بطن اوّل سیّد اسماعیل بن سیّد جلال عرف جرار:۔ آپ کی اولاد سے سیّد محمد حافظ اور میاں ابوبکر ابنان پیر رکن الدین شاہ بن سیّد حبیب شاہ بن سیّد اسماعیل المذکور تھے۔

بطن ثانی سیّد محمود بن سیّد جلال عرف جرار:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد کمال الدین کمار سے جاری ہوئی جن کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد ڈنہ، (۲)۔سیّد عبدالمنعم۔

سیّد عبدالمنعم بن سیّد کمال الدین کمار کی اولاد سادات منعمائی کہلاتی ہے۔ آپ کی اولاد سیّد بادلا شاہ بن سیّد محمد سعید بن سیّد ملوک شاہ بن سیّد محمد سعید بن سیّد عبدالمنعم المذکور سے جاری ہوئی اور سیّد بادلا شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد عبدالحکیم شہید، (۲)۔سیّد شہیر شاہ۔

اوّل سیّد شہیر شاہ بن سیّد بادلا شاہ کے تین پسران تھے (۱)۔مصری شاہ، (۲)۔شناور شاہ، (۳)۔ملوک شاہ۔

دوئم سیّد عبدالحکیم شہید بن سیّد بادلا شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد بادشاہ متوفی ۱۲۲۹ ہجری، (۲)۔سیّد قاسم شاہ۔

پہلا خاندان سیّد قاسم شاہ بن سیّد عبدالحکیم شہید کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔سیّد جگل شاہ لاولد، (۲)۔سیّد محمد شاہ حکیم، (۳)۔شرف علی شاہ، (۴)۔سیّد حسین شاہ۔

ان میں حسین شاہ بن سیّد قاسم شاہ:۔ کے چار فرزند تھے (۱)۔قبول محمد شاہ لاولد، (۲)۔قاسم شاہ لاولد، (۳)۔عبدالنبی شاہ لاولد، (۴)۔سیّد عبدالہادی شاہ۔

اور سیّد محمد شاہ حکیم بن سیّد قاسم شاہ کی اولاد میں چھے فرزند تھے (۱)۔سیّد غلام نبی لاولد، (۲)۔سیّد جگل شاہ لاولد، (۳)۔سیّد حافظ حکیم، (۴)۔سیّد محمد رحیم شاہ، (۵)۔فیض محمد شاہ، (۶)۔حاجی غلام نبی شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد بادشاہ بن سیّد عبدالحکیم شاہ شہید کی اولاد سیّد اسداللہ شاہ بن سیّد عبدالحکیم شاہ بن بادشاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔ملوک شاہ لاولد، (۲)۔سیّد اللہ بخش شاہ، (۳)۔سیّد قنبر علی شاہ لاولد، (۴)۔دیدی شاہ لاولد۔

بطن ثالث سیّد ابوبکر عرف سیّد بکھر بن سیّد جلال بن جرار:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد کمال، (۲)۔شیخ محمد، (۳)۔سیّد حاجی۔

اوّل سیّد حاجی بن سیّد ابوبکر عرف سیّد بکھر کی اولاد سے امین محمد بن ابوبکر بن حاجی شاہ بن حسن شاہ بن سیّد حاجی المذکور تھے۔

دوئم شیخ محمد بن سیّد ابوبکر عرف سیّد بکھر کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔مراد شاہ جس کا فرزند دریا شاہ تھا، (۲)۔سیّد قاسم شاہ جن کی اولاد میں تین پسران تھے، سیّد مینون، سیّد جمع اور سیّد پیر دار شاہ۔

سوئم سیّد کمال بن سیّد ابوبکر عرف سیّد بکھر کی اولاد ایک حسن بن آدم بن ابوبکر بن سیّد کمال المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار پسران تھے (۱)۔دین محمد شاہ، (۲)۔تھان شاہ، (۳)۔سیّد اجن شاہ، (۴)۔میر علی شاہ اولیاء۔

پہلی شاخ میں سیّد میر علی شاہ اولیاء بن حسن:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد قبول شاہ،(۲)۔سیّد جان شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد اجن شاہ بن سیّد حسن بن آدم:۔ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔اللہ یار شاہ،(۲)۔عثمان شاہ،(۳)۔ولی محمد شاہ،(۴)۔علی شیر شاہ۔

ان میں عثمان شاہ بن سیّد اجن شاہ:۔ کی اولاد میں چھے پسران تھے(۱)۔یار محمد،(۲)۔علی اصغر لاولد،(۳)۔شیر محمد،(۴)۔علی اکبر،(۵)۔روشن علی،(۶)۔سیّد لطیف علی۔

## ۱۳۰۔نسل سیّد حاجی شاہ بن سیّد جلال عرف جرار بن سیّد شرف الدین بن میر سیّد علی

آپ کے جدِامجد سادات بلڑی ہیں آپ کی اولاد سیّد لعل محمد شاہ بن سیّد عبدالمومن بن سیّد ہاشم بن سیّد حاجی شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد جلال،(۲)۔غوث الزماں شاعر سیّد عبدالکریم بلڑی وارو۔

بیت اوّل سیّد جلال بن سیّد حاجی شاہ کی اولاد سے سیّد عبدالعزیز بن داماد بن جلال محمد شاہ بن سیّد عبدالمالک شاہ بن سیّد جلال المذکور تھے۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔سیّد کندر،(۲)۔سیّد میڑنہ،(۳)۔سیّد ادر۔

بیت ثانی سیّد شاہ عبدالکریم بلڑی وارو بن سیّد حاجی شاہ:۔آپ سندھ کے مشہور صوفی شاعر ہیں۔آپ کا مزار بلڑی شاہ کریم میں واقع ہے۔آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔آپ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے(۱)۔سیّد عبدالقدوس،(۲)۔سیّد حسین صاحب سجادہ،(۳)۔سیّد برہان ان تینوں کی اولاد کا ذِکر نہیں ہے،(۴)۔سیّد لعل محمد شاہ صاحب سجادہ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد محبوب سے جاری ہوئی،(۵)۔سیّد لعل محمد اولاد نہ ہوئی،(۶)۔سیّد جمال شاہ،(۷)۔سیّد دین محمد شاہ،(۸)۔سیّد عبدالرحیم۔

بطن اوّل سیّد دِین محمد شاہ بن سیّد شاہ عبدالکریم بلڑی وارو کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد محمد دلیل،(۲)۔سیّد برہان،(۳)۔سیّد عبدالوریٰ۔

بطن ثانی سیّد عبدالرحیم بن سیّد شاہ عبدالکریم بلڑی وارو آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد لازم،(۲)۔سیّد فتح محمد ان دونوں کی اولاد کا ذِکر نہیں،(۳)۔سیّد محمد امین،(۴)۔سیّد عبدالقادر۔

اوّل سیّد محمد امین بن سیّد عبدالرحیم:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد علی اصغر،(۲)۔سیّد عبدالمجید۔

دوئم سیّد عبدالقادر بن سیّد عبدالرحیم:۔ کی اولاد سے سیّد فتح محمد بن سیّد تاج محمد بن سیّد عبدالرزاق بن سیّد فتح محمد بن سیّد عبدالقادر المذکور تھے۔

بطن ثالث سیّد جمال شاہ بن سیّد شاہ عبدالکریم بلڑی وارو:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالقدوس شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد شاہ حبیب،(۲)۔سیّد عبدالرشید شاہ آپ کے چار پسران ہوئے۔

اوّل سیّد شاہ حبیب بن سیّد عبدالقدوس شاہ بن سیّد جمال شاہ:۔کی اولاد میں چار فرزند ہوئے(۱)۔سیّد عبداللطیف بچپن میں فوت ہوئے،(۲)۔سیّد عبداللطیف آپ بھی بچپن میں فوت ہوئے،(۳)۔سیّد جمال شاہ آپ کی اولاد جاری ہوئی،(۴)۔سیّد شاہ عبداللطیف بھٹائی موسوی متعلوی آپ متعلوی سادات کی سب سے مشہور ومعروف شخصیت ہیں۔آپ کی کتاب شاہ جو رسالو سندھی ادب کی سب سے معروف کتاب ہے۔آپ ولی اللہ تھے اور قادرالکلام شاعر تھے آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی آپ کا مزار بھٹ شاہ میں مرجع خلائق ہے۔

سیّد جمال شاہ بن سیّد شاہ حبیب بن سیّد عبدالقدوس شاہ:۔ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔سیّد مبارک شاہ،(۲)۔سیّد کریم ڈنو شاہ جن سے اولاد کا سلسلہ جاری ہے اور یہی حضرات درگاہ شاہ عبداللطیف کے سجادگان ہوتے ہیں۔

## ۳۰۲۔نسل ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؑ

بقول عمری نسابہ آپ کی والدہ اُم الولد تھیں۔ آپ کا لقب مرتضیٰ تھا اور آپ اصغر تھے(یعنی امام موسیٰ کاظم کے دوفرزند ابراہیم نام کے تھے جن میں آپ ابراہیم اصغر تھے) آپ ایام ابی السرایا میں یمن میں ظاہر ہوئے۔ آپ کی والدہ نوبیہ تھیں جن کا نام تحیہ تھا یا نجیبہ تھا۔ صاحب اصیلی نے بھی یہی تحریر کیا کہ آپ ابی السرایا کے ایام میں یمن پر غالب آئے بقول بابن طقطقی نسابہ حسنی کہ آپ امام رضاؑ کی دعوت کے لیے ظاہر ہوئے اور جب مامون کو اس کی خبر ملی تو اُس نے آپ کی جانب لشکر بھیجا اور جب جنگ ہوئی تو ابراہیم کو شکست ہوئی اور آپ بغداد واپس آ گئے۔ امام رضاؑ نے مامون سے ان کی شفاعت کی تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔ ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور ان کو ان کے والد کے قریب مقابر القریش میں دفن کیا گیا۔[۱]

بقول ابی نصر بخاری کہ ابراہیم الاکبر بن امام موسیٰ کاظمؑ نے یمن میں خروج کیا وہ آئمہ زیدیہ میں سے تھے میں اُن کے حال سے باخبر ہوں ان کی اعقاب نہیں تھی۔[۲]

جب کہ زیادہ مضبوط روایت یہ ہے کہ ۱۹۸ کو جب محمد بن ابراہیم طباطبا نے خروج کیا تو علویوں کی بڑی تعداد نے اُن کی بیعت کر لی تو ابراہیم المرتضیٰ نے بھی اُن کی بیعت کر لی اور جب اُن کا اچانک انتقال ہوا تو محمد بن محمد بن زید بن امام زین العابدین کو اُن کا قائم مقام بنایا گیا تو ابراہیم المرتضیٰ کو یمن بھیجا گیا جسے فتح کرنے میں آپ کامیاب ہوئے۔

عمری نسابہ نے آپ کے دو پسران لکھے ہیں (۱)۔احمد، (۲)۔ ابوحسن موسیٰ ابی سبحہ ۔

ابن عنبہ نے موسیٰ کے علاوہ دوسرا فرزند (۳)۔جعفر لکھا جس کی اولاد جاری ہوئی۔ مروزی نے کہا کہ موسیٰ کی اولاد کثیر تھی اور جعفر کی اولاد قلیل تھی اور کہا کہ ابواسماعیل طباطبائی نے، (۴)۔اسماعیل کی اولاد بھی ثابت کی۔

بقول فخر الدین رازی اکثر نسابین اسماعیل کی اعقاب کا اِنکار کرتے ہیں مگر ابواسماعیل طباطبائی نسابہ نے ان کی اعقاب ثابت کی ہے اور ابنِ عنبہ نے ابوعبداللہ حسین بن طباطبا نسابہ کا قول نقل کیا کہ ابراہیم اصغر کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ موسیٰ ابی سبحہ، جعفر، اسماعیل اور بابن طقطقی نسابہ نے بھی اسماعیل کو صاحبِ اعقاب میں شمار کیا اور اس طرح ابراہیم المرتضےٰ اصغر بن امام موسیٰ کاظمؑ کے چار فرزند ہوئے۔

بقول بابن فندق نسابہ بیہقی:۔ کہ علوی متقی حاضر ہوا ہو کہا کہ میں رُے کے ایک محلے میں ساکن ہوں اور میں ابراہیم بن علی بن محمد عربی بن احمد (نزیل حائر) بن محمد بن حسین المعروف حرۃ بن ابراہیم ثانی بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظمؑ ہوں۔

اور ان کا تعارف شرف الدولہ والدین ملک الاکابر والنقباء محمد بن علی مرتضیٰ کو مطابق ۵۴۴ ہجری ہوا تو انھوں نے سیّد امام نسابہ المشرق ابوجعفر موسوی کو اس شجرہ کے متعلّق تحریر کیا، جنھوں نے اس بارے میں عرض کیا کہ میں نے صحیح اصولیات کے مطابق اس نسب میں کوئی شبہ نہیں پایا اور یہ بالکل درست ہے یہ تحریر ابوجعفر محمد بن علی بن ہارون بن محمد موسوی نے صفر ۵۸۸ ہجری میں اپنے ہاتھ سے تحریر کی۔[۳]

یہ تحریر ایسے نسابہ کی ہے جو کہ مقامی نوعیت کا عام نسابہ ہے اور بابن فندق نسابہ نے اِسے تحریر کیا جب کہ آل ابوطالب کے جید نسابین جن کا کلام اصول میں حجت مانا جاتا ہے۔ انھوں نے ابراہیم بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظمؑ نامی کسی فرزند کا کوئی ذِکر نہیں کیا اس کی نسل تو بعد کی بات ہے۔

بیت اوّل احمد بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم:۔ بقول عمری نسابہ آپ مرند گئے جہاں آپ کی اولاد ہے۔ سیّد محمد کاظم یمانی نسابہ نے بھی آپ کا ذِکر کیا ہے۔ ایران کے علاقے کوہ بے ستون میں احمد بن ابراہیم المرتضیٰ سے منسوب ایک مزار ہے۔ کافی پُرشکوہ مقبرہ ہے، ہوسکتا ہے وہاں مزید بھی احمد سے منسوب خاندان ہوں مگر میرے علم میں ابھی تک اِتنا ہی ہے۔

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین، ص ۱۶۲ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ، از ابی نصر بخاری، ص ۳۸۔۳۷ ۳۔لباب الانساب، جلد دوئم، ص ۶۵۷۔۶۵۶

باقی عمری پانچویں صدی ہجری کے نسابہ تھے۔ ان کے بعد دسویں سے گیارھویں صدی ہجری کے نسابین نے بھی احمد بن ابراہیم المرتضیٰ کی اولاد کا ذِکر نہیں کیا۔

بیت ثانی اسماعیل بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول ابن شدقم حسینی نسابہ آپ کی رہائش مصر میں تھی۔ آپ عالم فاضل تھے۔ آپ نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی۔[۱]

بقول بابن طقطقی نسابہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد تھا، جس کی عقب دینور میں تھی اور ابن طباطبا نسابہ نے بھی ان کا ہی ذِکر کیا اور کہا کہ اس محمد سے ایک جماعت تھی جب کہ بقول شیخ شرف عبیدلی کہ ابونصر بخاری نے ذِکر کیا کہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم المرتضیٰ انقرض ہوا، اور ابن طباطبا نے کہا کہ اس قول اور اس کے اطلاق میں تسامح ہے، بقول سیّد عزیزالدین مروزی کہ صرف ابی نصر بخاری کا دعویٰ ہے کہ اسماعیل بن ابراہیم المرتضیٰ انقرض ہوئے اور شیخ شرف عبیدلی، شیخ ابی حرب دینوری نسابہ، ابن المھتاب نسابہ، ابوالقاسم تمیمی اصفہانی نسابہ، ابوعبداللہ فامی نسابہ نے ان کے نسب کے ثابت ہونے میں موافقت کی اور یہ لوگ کبار اہل النسب تھے۔

پھر مروزی کہتے ہیں ابھی میں بنی اسماعیل پر توقف کرتا ہوں جب تک میں ہفتہ کی رات ۱۷ ربیع الاوّل سنہ ۶۰۶ء اس موضع تک پہنچ گیا اور اس معاملے کو مزید دیکھا۔ ان اصولیات اور اس سے متعلق اشیاء کی چھان بین کی جو جو معلومات مجھے بغداد میں ملیں اور اس نتیجے پر پہنچا کہ نسب درست ہے اور کئی طریقے سے اس کو دیکھا اور ان کے نسب کے ثبوت ابی نصر بخاری کی نفی سے متصادم ہیں اور خدا کا شکر ہے اس نے مجھے گناہ سے بچا لیا جو پہلے میں نے کیا کہ ابراہیم کی اولاد صرف موسیٰ اور جعفر سے جاری ہوئی غلط ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ ابراہیم المرتضیٰ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔[۲]

بقول سیّد مروزی نسابہ کہ محمد بن اسماعیل کی عرفیت "الشریف" تھی، یعنی آپ کو محمد الشریف کہا جاتا تھا۔ آپ کی تین اولادیں تھیں(۱)۔ اسماعیل، جن کی اعقاب واسط رُے اور بغداد میں کافی تعداد میں ہے، (۲)۔ احمد جن کی اولاد دینور میں عدد ہے، (۳)۔ علی کی اولاد بغداد میں ہے اور ان کی اعقاب درست ہے، جب کہ (۴)۔ یوسف بھی تھے۔

بطن اوّل اسماعیل بن محمد الشریف بن اسماعیل:۔ آپ کی اولاد سے محمد بن حسن بن اسماعیل المذکور تھے ان کی اولاد کی مزید تفصیل نہ ملی حالانکہ مروزی نے کہا تھا کہ ان کی اولاد بہت زیادہ ہے۔

بطن ثانی احمد بن محمد الشریف بن اسماعیل:۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے(۱)۔ حسین، (۲)۔ محمد، (۳)۔ محسن، (۴)۔ موسیٰ۔

اوّل حسین بن احمد:۔ کی اولاد سے ابوالقاسم حمزہ بن علی بن حسین بن احمد المذکور تھے بقول ابن عنبہ کہ ابن طباطبا نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ کی وفات قرمسین میں ہوئی تھی جہاں آپ کے بھائی اور چچازاد بھی تھے۔

دوئم محمد بن احمد بن محمد الشریف:۔ کی اولاد سے محمد بروقنی بن حسن بن محمد المذکور تھے، آپ کو بروقن میں نسابہ بیہقی نے دیکھا تھا۔ آپ کے پانچ پسران تھے(۱)۔ حسن، (۲)۔ حسین واعظ، (۳)۔ حمزہ، آپ کی دُختران تھیں، (۴)۔ احمد، (۵)۔ حیدر۔

ان میں حسین الواعظ بن محمد بروقنی کے دو فرزند تھے(۱)۔ زید، (۲)۔ موفق جو بغداد منتقل ہوئے ان کی والدہ دُختر الفقیہ علی بن ابی حنیفہ عثمان بن علی بیابادی نیشاپوری تھیں۔

بطن ثالث علی بن محمد الشریف بن اسماعیل:۔ کی اولاد سے محمد و علی ابنان حسن بن علی المذکور تھے۔

بطن رابع یوسف بن محمد الشریف بن اسماعیل:۔ آپ کا ذکر سیّد عزیز الدین مروزی نے نہیں کیا عمدۃ الطالب، طبع مکتبہ حیدریہ نجف کے حاشیے میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ کہ شیخ محمد محدث نظام الدین محمد نے اپنی کتاب نظام الاقوال فی معرفت الرجال میں آپ کا ذکر کیا ہے کہ آپ ابوصمصام ذوالفقار

۱۔ تحفۃ الازھار، جلد دوم، ص ۱۹۴ ۲۔ الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۴

محدث اٹمی بن محمد بن معبد بن حسن بن احمد بن اسماعیل بن محمد بن یوسف المذکور تھے آپ اجلہ امامی مشائخ میں سے تھے بقول ابن بابویہ آپ عالم دین تھے اور آپ سے سیّد فضل اللہ راوندی نے روایت کی اور انہوں نے نجاشی سے روایت کی نجاشی نے طوسی سے طوسی نے محمد بن حلوانی سے اور حلوانی سیّد مرتضیٰ علم الھدیٰ کے شاگرد تھے۔

بیت ثالث جعفر بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔ بقول سیّد عزیز الدین ابوطالب مروزی نسابہ آپ کی اولاد ایک فرزند موسیٰ اصغر اعرج سے جاری ہوئی اور بقول مروزی آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔محمد تھا اور کہا کہ اس کی اعقاب تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے انقرض ہوئے جبکہ دوسرے فرزند (۲)۔عیسیٰ کا ذکر بابن فندق نسابہ اور مروزی دونوں نے کیا تھا۔ جبکہ تیسرے فرزند، (۳)۔ابراہیم کو مہدی رجائی نے لکھا جو غالباً عراقی شجرات سے اخذ کیا واللہ اعلم۔

بطن اول عیسیٰ بن موسیٰ اصغر اعراج بن جعفر:۔ کی اولاد سے جعفر رئیس بن علی بن جعفر بن محمد بن عیسیٰ المذکور تھے آپ کی اولاد سے ابی القاسم علی السیّد نقیب ترمذ تھے اور بابن فندق نسابہ نے آپ کو سیّد اجل اطہر منتخب الامجد مجد الدین اشرف الاشراف لکھا ہے آپ کی وفات شوال ۵۵۰ ہجری میں ہوئی ان ابوالقاسم علی بن جعفر رئیس ترمذ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔ (۱)۔محمد الشریف بقول مروزی نسابہ آپ سیّد اجل ترمذ اور ایک مشہور عالم تھے آپ کی اولاد ترمذ میں ہے۔(۲)۔مختار نورالدین آپ کو بابن فندق نسابہ نے کئی بار دیکھا آپ کی وفات آپ کے والد محترم کی وفات سے دو سال قبل ہوئی تھی۔ (۳)۔ابومحمد جعفر صدرالدین وزیر آپ سلطان محمود بن محمد بن نعراخان کے بمطابق ۵۵۲ء ہجری میں وزیر تھے۔ (۴)۔موسیٰ جلال الدین آپ جوان فوت ہوئے اور آپ کو بیہقی نسابہ نے دیکھا تھا بطن ثانی محمد بن موسیٰ اصغر اعرج بن جعفر بن ابراہیم المرتضیٰ:۔ آپ کی اولاد میں حسین بن علی بن محمد المذکور تھے جن کے چار فرزند تھے۔(۱)۔احمد، (۲) علی، (۳)۔زید، (۴)۔مختار بطن ثالث ابراہیم بن موسی اصغر اعرج، مہدی رجائی ان کے اعقاب میں چار پسران کا ذکر کیا۔ (۱)۔حسن الشیخ، (۲)۔علی، (۳)۔محسن، (۴)۔موسیٰ اور ان کی اولاد کی تفصیل بھی بیان کی مگر میں نے چونکہ ابراہیم کا ذکر اصولی اور مرکزی علم الانساب کی کتب میں نہ پایا اس لیے ان کا ذکر نہ کیا۔ اس کے علاوہ جعفر بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم کی اولاد میں موسیٰ اصغر اعرج کے علاوہ دو مزید پسران محمد اور علی کا ذکر بھی کیا اور کہا یہ تینوں صاحب اولاد تھے مگر انہوں نے محمد علی ابنان جعفر بن ابراہیم المرتضیٰ کی اولاد کی تفصیل نہ لکھی۔ میں نے بھی ان کی اولاد کی تفصیل کہیں نہ پائی اور اس لئے ان کو تحریر نہ کیا۔

## ۳۰۳۔نسل موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم مرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد بڑی تعداد میں ہے آپ کی اولاد آٹھ پسران سے جاری ہوئی جن میں چار کی اولاد قلیل اور چار کی کثیر ہے۔(۱)۔ابوالقاسم عبیداللہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔ابوحسن عیسیٰ (۴)۔ابوحسن علی رازی نے ان کو دینوری لکھا ہے۔ بقول ابنِ عنبہ ان چاروں کی اولاد قلیل تھی جبکہ (۵)۔ ابراہیم عسکری، (۲)۔ احمد اکبر زنبور، (۳)۔ ابوعبداللہ حسین قطعی، (۴)۔ ابوجعفر محمد اعرج بقول ابنِ عنبہ ان چاروں کی اولاد کثیر تھی جبکہ صاحب اعقاب حضرات میں رازی نے (۹)۔ابومحمد عبداللہ کو بھی شمار کیا ہے۔لیکن ان کی اعقاب تحریر نہ کی۔ اور جن پسران کی اولاد جاری نہ ہوئی بقول رازی ان کی تعداد چوبیس تھی ان میں ابوسلیمان داؤد، ادریس، محمد، اسحاق، ہارون، احمد اصغر، اسماعیل، زید، موسیٰ سلیمان بالکوفہ، محمد، حسن ابومحمد، عبدالوہاب فضل، عبدالواحد، یحییٰ، علی، جعفر ابوالفضل، عبدالودود، علی، اسحاق الاصغر۔[۱]

اس کے علاوہ عمری نسابہ نے ابوالعباس معقد بن موسیٰ ابی سبحہ کا ذکر بھی کیا ہے رازی نے بھی ابوعباس معقد کا ذکر کیا اور کہا آپ درج تھے اور کہا جاتا ہے آپ کا نام عباس تھا اور آپ کرسی پر تھے یعنی چل نہیں سکتے تھے ایک رات جب وہ سو رہے تھے تو انہوں نے نبی پاکؐ اور سیدہ فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا

۱۔الشجرۃ المبارکہ۔ص۹۶

کو دیکھا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا اے عباس اٹھوانہوں نے بی بی پاک کا ہاتھ تھاما اور اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر جب تک رہے چلتے پھرتے رہے اور ایک زمانے تک زندہ رہے اور پھر فوت ہوئے۔ اب ان حضرات کا ذکر جن کی نسل جاری ہوئی۔

بیت اول ابوالقاسم عبیداللہ بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ بقول ابن عنبہ ان کی اولاد دو پسران (ا)۔حسین، (۲)محسن سے جاری ہوئی اور بقول ابن طباطبا ان حضرات کی اولاد بصرۃ اور آبلہ میں تھی۔[ا]

بیت ثانی ابوحسن عیسیٰ بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد میں دو فرزند (ا) حسن، (۲) علی تھے اور ان حضرات کی اولاد فارس میں تھی۔

بیت ثالث علی دینوری بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد دینور اور شیراز میں تھی بقول ابن طباطبا:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند (ا)۔ابومحمد حسن،، (۲) ابوالفضل حسین تھے اور رازی نے بھی ان دو کا ہی نام تحریر کیا اور کہا ان حضرات کی اعقاب دینور، دمشق اور اصفہان میں تھی اور بقول عزیز الدین مروزی نسابہ کہ ان دونوں کی والدہ افطسیہ تھیں۔

بطن اول ابومحمد حسن بن علی دینوری:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد میں (ا)۔ابوعلی محمد صبیج شیراز میں تھے۔ (۲) ابوعباس احمد، (۳) موسیٰ اور ان میں ہر ایک کی اولاد تھی۔

اول ابوعلی محمد صبیج بن ابومحمد حسن:۔ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔ (ا)۔علی، (۲)۔حسن، (۳)۔طاہر اور ان حضرات کی اولاد کو آل صبیج کہتے ہیں۔

ان میں پہلی شاخ علی بن محمد صبیج:۔ کی اولاد میں بقول شیخ شرف عبیدلی اِن کی اولاد میں ایک فرزند احمد کاتب تھا جو دیوان السلطان میں کاتب تھا اور اس کی اولاد دو پسران (ا)۔علی، (۲)۔روز بھان سے جاری ہوئی دوسری شاخ طاہر بن محمد صبیج:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے۔ (ا)۔محسن، (۲)۔حسین، (۳)۔عبداللہ۔ دوئم موسیٰ بن ابومحمد حسن بن علی دینوری:۔ کی اولاد سے ابی محمد ہبت اللہ المعروف بابن رسی بن حسن بن داؤد دینوری بن موسیٰ المذکورہ تھے بقول عمری یہ اپنے ماموں کے نسب سے مشہور ہوئے۔ آپ ایک ملیح شیخ تھے آپ بغداد میں بمقام مقابر قریش دفن ہوئے آپ کی اولاد میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔ یہ بیٹا حافظ قرآن تھا اور بغداد کی علمی مجالس میں حاضر ہوتا تھا اور بیٹی کی شادی ابی حسن علی بن میمون عمری علوی سے ہوئی جن کا والد ابویعقوب المعروف عمری بابن برغوث تھا اور نقیب بغداد کا خلیفہ تھا۔[۲]

بطن ثانی ابوالفضل حسین بن علی دینوری:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند طاہر سے جاری ہوئی جس کی اولاد دینوری میں تھی بقول سیّد جعفر اعرجی نسابہ آپ اہل دینور کے لیے جلیل القدر تھے آپ سے ایسی کرامات ظاہر ہوئیں جیسی اولیاء سے صادر ہوتی ہیں آپ کی تربت سے لوگ شفاء پاتے تھے آپ کی قبر پر مزار بنا ہوا ہے۔[۳] آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔ (ا) علی الناقص، (۲)۔موسیٰ بیت رابع جعفر بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ آپ رے میں تھے آپ کی اولاد میں بقول ابنِ عنبہ چار پسران تھے۔ (ا)۔موسیٰ جن کی اولاد اور عقب رے میں تھی۔ (۲)۔ابوحسن محمد عقب رے۔ (۳)۔عیسیٰ عقب ترمذ۔ (۴)۔ابوعبداللہ محمد ضریر عقب ترمذ میں۔ یہ ابن عنبہ کا بیان ہے جبکہ ان کی اولاد کی تفصیل بعد میں کسی نے تحریر نہ کی۔

## ۳۰۴۔نسل ابوجعفر محمد اعراج بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضیٰ

بقول رازی آپ بغداد کے علماء میں سے تھے آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن موسیٰ اصغر المعروف نجل سے جاری ہوئی اور ان کو موسیٰ ابرش بھی کہا جاتا ہے۔ آپ قصر عیسیٰ بغداد میں تھے۔ اور ابنِ طقطقی نسابہ نے آپ کو موسیٰ ثالث تحریر کیا ہے۔ بقول عزیز الدین مروزی اور فخر الدین رازی آپ کی اولاد چار پسران سے تھی۔ (ا)۔ ابواحمد حسین الموسوی نقیب النقباء بغداد، (۲)۔ابوطالب محسن، (۳)۔ابوعبداللہ احمد من شیوخ العلویہ و سادات کوفہ،

ا۔عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب۔ص۲۰۳ ۲۔المجدی فی النساب الطالبین۔ص ۳۱۷ ۳۔مناھل الضرب فی انساب العرب ص ۴۳۱

(۴)۔ابوحسن جعفر نقیب واسط۔

بیت اوّل ابوطالب محسن بن موسی ابرش:۔ ابن عنبہ نے آپ کے ایک فرزند (ا)۔احمد کا ذکر کیا ہے اور بقول سیّد عزیز الدین مروزی کہ احمد کی اولاد بصرۃ اور شیراز میں ہے اس سے زیادہ کسی نے آپ کی اعقاب کا ذکر نہ کیا اور نہ ہی آج کوئی ابوطالب محسن کی اولاد ہونے کا دعویدار ہے۔

بیت ثانی ابوعبداللہ احمد بن موسیٰ ابرش بقول رازی آپ کی عقب قلیل تھی اور بعض مراوزہ آپ تک منتھیٰ ہوئے ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد تین پسران سے تھی۔(ا)۔ابومحمد حسن،(۲)۔ابوحسن موسیٰ شبل،(۳)۔ابوحسین علی بالبصرۃ۔

بطن اول ابومحمد حسن بن ابوعبداللہ احمد:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد ابی عبداللہ حسین سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد ایک فرزند ابی برکات سعد اللہ رضی الدین نقیب سامراء سے جاری ہوئی بقول ابن طقطقی کہ عمری نے کہا آپ تقی تھے اور آپ کی وفات ۴۷۹ ہجری کو ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔معد،(۲)۔ابومحمد حسن نقیب سامراء اول ابومحمد حسن بن ابوبرکات سعد اللہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔ابوبرکات یحییٰ نجم الدین،(۲)۔ابوالمظفر ہبت اللہ فخر الدین۔ پہلی شاخ میں ابوبرکات یحییٰ نجم الدین بن ابومحمد حسن:۔ کی اولاد میں دو پسران تھے۔(ا)۔ابومحمد حسن آپ کی عقب مشہد الکاظمؑ بغداد میں (۲)۔اکمل عقب مشہد الغروی پہلا خاندان ابومحمد حسن بن ابوبرکات یحییٰ نجم الدین کی اولاد میں ایک فرزند ابوبرکات علی تھے جن کے دو فرزند تھے۔(ا)۔محمد نجم الدین نقیب مشہد متوفی ۶۲۹ ہجری (۲) ابراہیم جس کی اولاد میں حسن مجد الدین تھا جو جبل عامل گیا اور وہیں اولاد ہوئی دوسری شاخ میں ابومظفّر ہبت اللہ فخر الدین بن ابومحمد حسن:۔ آپ بغداد کے موسوی سادات کے جدِامجد تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔محمد،(۲)۔ابوالفتوح علی۔ پہلا خاندان محمد بن ابومظفّر ھبت اللہ:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند جلال الدین ابوحسن علی تھا جو کہ کریم سخی اور متولی نقابہ مشہد امام موسیٰ کاظمؑ تھا۔ بقول ابنِ عنبہ انہوں نے اپنا نسب خراب کیا اور ایسے لوگوں میں شادیاں کیں جو ان کی برابری کے نہ تھے یعنی ان کے مناسب نہ تھے اس کی ابتداء جلال الدین ابوحسن علی سے ہوئی اس نے حیاۃ نامی مشہور گانے والی سے شادی کی۔جس کے بارے میں ابن اہوازی نے شعر کہے۔''کہ میں نے بہت لذات پر فتح پائی جب میں نے ایسی شے (حیات گلوکارہ) کے ساتھ جھوم لیا اور جذبے میں غیرت مند لوگوں کے باوجود وہ میرے پاس آئی اور میں نے اسے اپنے سے دُور دھکیل دیا۔اور اس جلال الدین علی بن محمد کے دو فرزند (ا)۔احمد اللبود،(۲)۔ابوعبداللہ حسین صفی الدین نقیب مشہد الکاظمی تھے اس نے شاہی بنت محمود طشت دار سے شادی کر لی۔اور یہ گھر دارالخلافہ جیسا تھا۔یعنی جہاں لوگوں کا زیادہ آنا جانا تھا اور جب ابوجعفر محمد التاج شاہی کے بطن سے پیدا ہوا تو ابوعبداللہ حسین صفی الدین نقیب نے اس کا اپنی اولاد ہونے سے انکار کردیا اور بعد میں پھر اعتراف کیا۔ اور اس ابوجعفر محمد التاج کے دو فرزند تھے۔(ا)۔جلال الدین علی،(۲)۔نظام الدین سلیمان اور ان دونوں کی والدہ عجمہ بنت داؤد بن مبارک تھیں۔ دوسرے فرزند احمد اللبو دین جلال الدین علی بن محمد بن ابومظفّر ہبت اللہ کا لقب بقول سیّد جعفر اعرجی جلال الدین تھا اس نے بست الشام بنت نغمہ اربلیہ سے شادی کی اور اس سے ایک فرزند مظفّر ہوا اور پھر اس کا ایک فرزند علی ہوا جس کی والدہ ستین رومیہ جاریہ تھی۔ جو فلک الطبسی کے لیے تھی اور اس کا لقب عدیمیہ تھا اس نے دعویٰ کیا تھا کہ علی جلال الدین اللبود سے ہے۔ چنانچہ یہ (علی) اس سے لے لیا گیا اور وہ بچپن میں فوت ہوگیا اور خدا اس کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ اس گھرانے کے لوگوں نے ایسی مثالیں بنائیں اور ایسی حرکتیں کیں جو ان میں دیکھی گئیں مثلاً سود کھانا، شراب پینا، وغیرہ وغیرہ۔[ا]

دوسرا خاندان ابوالفتوح علی بن ابومظفّر ہبت اللہ ابومحمد حسن:۔ کی اولاد میں ابن طقطقی نسابہ نے دو پسران کا ذکر کیا۔(ا)۔ہبت اللہ،(۲) یحییٰ ان میں یحییٰ بن ابوالفتوح علی کا ایک فرزند ابوالفتوح علی نجم الدین نقیب تھا جو کبیر القدر اور کریم النفس تھا اور کرخ میں رہائش رکھتا تھا ابنِ طقطقی نسابہ نے اس کو دیکھا تھا یہ متولی نقابہ المشہد الکاظمی تھا۔اس بیٹے کا نام عبداللہ منقطع تھا۔

ا۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ص۲۱۲۔۲۱۱

دوئم معد بن ابی برکات سعد اللہ بن ابی عبداللہ حسین:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ کہ آپ ایام مسترشدیہ میں نقیب تھے آپ کی والدہ دخترِ اطہر بن شریف مرتضٰی علم الھدیٰ تھیں اور آپ کی قبر امام موسیٰ کاظمؑ کے حضور وزیر نصیر الدین طوسی کے پہلو میں ہے۔ آپ کی اولاد سے ابی تمیم معد شمس الدین بن حسین بن حسن بن معد المذکور تھے آپ سامراء کے نقیب تھے آپ کی والدہ شمائل بنت عدل بن زہیر اجنبیہ تھیں ۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوعلی حسین قوام الدین تھا اور لقب شمس الدین تھا آپ متولی النقابہ اور اشراف تھے۔ ابنِ نجب کے بقول ابوعلی حسین قوام الدین ۵۹۴ ہجری میں کرخ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کے والد وفات پا چکے تھے۔[۱]

اس ابوعلی حسین قوام الدین بن ابی تمیم معد شمس الدین:۔ کی اولاد ایک فرزند حسن مرتضٰی سے جاری ہوئی بقول سیّد جعفر اعرجی اس کی اولاد سے بنو مرتضٰی بستیوں میں کثیر ہے ان کا خراسان میں بڑا گھر ہے۔ اوران کی اولاد سے سیّد جلیل الفاضل الدین حسین بن ابی طالب بن میرزا باقر بن سیّد نصیر بن میر محمد علی بن ابراہیم بن ابی حسن بن طاہر بن ابی الفضل بن عزالدین بن میر اسماعیل بن نصراللہ بن محمد بن علی بن حسین بن حسن مرتضٰی المذکور ان کی اولاد خراسان میں بنی مرتضٰی الموسوی سے معروف ہے۔[۲]

بطن ثانی ابوحسن موسیٰ شبل بن ابوعبداللہ احمد بن موسیٰ ابرش:۔ بقول شریف مروزی بعض مراوزہ ان تک انتساب کرتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ ان سے رھط سید ناصر عیار سبجی جو کہ زعم ہے کہ علی بن ناصر بن ابی الغنائم محمد بن ناصر بن موسیٰ المذکور کے فرزند ہیں ان میں عدد ہے بطن ثالث ابوحسین علی بن ابوعبداللہ احمد بن موسیٰ ابرش:۔ آپ کی اولاد سے ایک فرزند ابی عبداللہ احمد عزالشرف تھے جو غالی مذہب رکھتے تھے ان کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔محمد،(۲)۔ابوتراب،(۳)مقلّد اور اس خاندان کی بعد میں کوئی خبر نہ آئی۔

بیت ثالث ابوحسن جعفر بن موسیٰ ابرش:۔ بقول رازی آپ کی عقب قلیل تعداد میں واسط میں تھی تاہم اس گھرانے کی بھی کوئی خبر نہیں اور نہ ہی کوئی اس خاندان کا فرد ہونے کا آج دعویدار ہے۔

## ۳۰۵۔نسل ابواحمد حسین موسوی بن موسیٰ ابرش بن ابوجعفر محمد اعرج

آپ کی والدہ فاطمہ بنت احمد بن علی بن ابراہیم اصغر بن موسیٰ کاظم علیہ السّلام آپ بنیادی طور پر بصرۃ کے رہائشی تھے آپ بغداد میں طالبین کے نقیب النقباء تھے اور آپ کا لقب طاہر ذوالمناقب تھا آپ قوی الاعصاب تھے آپ ہمت سے امور اپنے ہاتھ میں لیتے تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد مرتضٰی علم الھدی ابوالقاسم علی،(۲)۔ابوحسن محمد نقیب النقباء بغداد المعروف شریف رضی ان دونوں کی والدہ فاطمہ بنت ابی محمد حسن ناصرک بن احمد بن حسن اطروش ناصر الکبیر بن علی بن حسن بن علی اصغر بن عمر اشرف بن امام زین العابدین علیہ السّلام اور ان دونوں کی نانی ملیکہ بنت حسن داعی صغیر بن قاسم بن حسن بن علی بن عبدالرحمٰن الشجری بن القاسم بن حسن بن زید بن حسن السبط بن علیؑ بن ابی طالب علیہ السّلام تھیں۔

بیت اول ابوالقاسم علی مرتضٰی علم الہدیٰ بن ابواحمد حسین الموسوی:۔ آپ ۳۵۵ ہجری بغداد میں پیدا ہوئے آپ آل بویہ اور سلاطین بنوعباس کے ساتھ قریبی تعلّق رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے اشعار میں قائم باللہ اور بنی عباس کے بعض دیگر خلفاء کی مدح سرائی بھی کی۔ شریف مرتضٰی ۴۰۶ ہجری سے آل بویہ اور عباسی حکمرانوں کی طرف سے علویوں کے نقیب، امیر حج اور رئیس دیوان مظالم کے عہدے پر فائز بھی رہے اور یہ منصب ان سے پہلے ان کے والد اوران کے بھائی کے پاس تھے آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔ابومحمد حسن اطہر ذوالحتدین آپ نقابت میں اپنے والد محترم کے نائب تھے آپ کی والدہ فاطمہ بنت ابی تمام حسن القاضی بن محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن عبداللہ زینبی بن محمد بن الفافا بن ابراہیم امام بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھیں۔(۲)۔ابوجعفر محمد کی اعقاب تھی۔(۳)۔ابوعبداللہ حسین ان کی اولاد میں دختران تھیں اور آخر الذکر دونوں پسران کی والدہ ام الولد تھیں۔

---

۱۔الاصیلی فی انساب الطالبین۔ص۲۷

۲۔مناھل الضرب۔ص۴۴۰

بطن اول ابوجعفر محمد بن شریف مرتضٰی علم الہدیٰ:۔ کی اولاد میں ابی جعفر محمد بن ابوالقاسم علی بن ابوجعفر محمد المذکور تھے آپ کے دو پسران تھے۔ (۱)۔ابونجیب اکمل عزالدین نائب النقابت رہے اور پھر مستقل نقیب رہے۔(۲)۔ابوحسن رضا الدین۔

اول ابونجیب اکمل عزالدین بن ابوجعفر محمد:۔ آپ کی اولاد میں رضا اور اطہر ابنان محمد بن اکمل عزالدین المذکور تھے۔ان میں رضا بن محمد بن اکمل کا ایک فرزند علی شمس الدین ان کو ابن طقطقی نے دیکھا ان پر فقر غالب تھا دوئم ابوحسن رضا عزاالدین بن ابوجعفر محمد:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوالقاسم علی نسابہ المعروف بابن مرتضٰی موسوی صاحبِ دیوان النسب تھا۔اس نے اپنی کتاب میں آل ابی زید عبیدلین جو موصل کے نقباء تھے ان کے نسب پر طعن کیا بقول ابنِ عنبہ اس نے جس طرح چاہا اپنی کتاب میں قلم کا استعمال کیا۔یعنی کئی جید سادات گھرانوں پر اپنی ذاتی عناد کی وجہ سے طعن کیا۔جس طرح چاہا اپنی زبان استعمال کی اور یہ طعن فقط اسی کے لیے مخصوص تھا۔ابنِ عنبہ کے بقول مجھے میرے استاد شیخ تاج الدین محمد بن معیہ نے بتایا کہ مجھے شیخ علم الدین مرتضٰی علی بن عبدالحمید بن فخار الموسوی نے بتایا کہ وہ طعن کرنے میں منفرد تھا اس نے سترّ سے زائد علوی گھرانوں پر طعن کیا لیکن کسی علوی گھرانے نے اس سے اتفاق نہیں کیا پھر مجھے شیخ تاج الدین محمد نے بتایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ علویوں کے گھرانوں پر صرف وہی طعن کرنے والا تھا۔اور یہ طعن اس نے اپنے شجر میں لکھے ہیں۔اس کا ایک فرزند احمد تھا جو درج تھا اور یوں شریف مرتضٰی علم الہدیٰ انقرض ہوئے تھے۔[ا]

بیت ثانی ابوحسن محمد شریف بن ابواحمد حسین موسوی:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی ولادت ۳۵۹ اور وفات ۴۰۶ ہجری میں ہوئی۔ ۳۸۸ ہجری میں آپ شریف الاجل کے لقب سے معروف ہوئے۔اور ۳۹۸ ہجری میں آپ کو بصرہ میں بہاالدولہ کا لقب مِلا ۳۹۲ ہجری میں آپ ولی نقابہ الطالبین ہوئے آپ کی شادی سیدہ فاطمہ بنت ابی حسن تقی سابوس بن حسن بن یحیٰی بن حسین بن احمد بن عمر بن یحیٰی بن حسین بن زید شہید بن امام زین العابدین سے ہوئی۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند عدنان تھا۔ان کی کنیت ابواحمد اور لقب عزالھدی تھا۔آپ کی اولاد جاری نہ رہی اور یوں شریف رضی بھی انقرص ہوئے یوں سیّد ابواحمد حسین الموسوی انقرض ہوئے۔

## ۳۰۶۔نسل حسین قطعی بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضی بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی بقول ابن عنبہ نسابہ آپ کی اعقاب ابی حسن علی المعروف بابن دیلمیہ بن ابی طاہر عبداللہ بن ابی حسن محمد محدث بن ابی طیب طاہر بن حسین قطعی المذکور پر منتہی ہوتی ہے۔ بقول ابنِ عنبہ اس علی ابنِ دیلمیہ کی اعقاب تین پسران سے تھی۔(۱)ابوحرث محمد،(۲)۔حسین اشقر، (۳)۔حسن برکہ۔ بیت اول حسین اشقر بن علی بابن دیلمیہ:۔کی اولاد سے بقول ابنِ عنبہ حیدر بن حسن بن علی بن علی بن حسین اشقر المذکور تھے اور یہ مقابر القریش میں تھے۔مہدی رجائی نے اس حیدر کی اولاد سے اپنی کتاب میں ایک نسل تحریر کی جو مشہد الکاظمی میں آباد ہے۔

بیت ثانی حسن برکہ بن علی بابن دیلمیہ:۔ بقول عنبہ آپ کی اولاد سے علی علاء الدین بن محمد بن حسین بن ہبت اللہ بن علی بن حسن برکہ المذکور تھے آپ کی اولاد اور بھائی بھی تھے۔

بیت ثالث ابوحرث محمد بن علی بابن دیلمیہ:۔ابنِ عنبہ کے بقول آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابی طاہر عبیداللہ،(۲)۔ابی محمد عبداللہ۔

بطن اول ابی طاہر عبیداللہ بن ابوحرث محمد:۔ آپ نے کرخ میں قیام کیا اور آپ کی اعقاب وہیں تھی۔

بطن ثانی ابومحمد عبداللہ بن ابوحرث محمد:۔ بقول عنبہ آپ حائر منتقل ہوئے اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد حائر میں تھی اور ان کو بیت عبداللہ کہتے ہیں آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔علی حائری جد آل دخینہ،(۲)۔نفیس آپ کی اولاد حائر میں بنونفیس کہلائی،(۳)۔ابوالسعادات محمد، آپ کی اولاد حائر میں آل ابوالسعادات کہلائی،(۴)۔ابوحرث محمد آپ کی اولاد حائر میں آل زحیک کہلائی۔

ا۔عمدۃ الطالب فی النساب آل ابی طالب۔ص ۲۰۷۔۲۰۶

اول ابوحرث محمد بن ابومحمد عبداللہ:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔

(۱)۔ یحییٰ، (۲)۔نورالدین

پہلی شاخ میں یحییٰ بن ابوحرث محمد آپ کی اولاد میں آل زحیک تھی جو یحییٰ بن منصور بن محمد بن یحییٰ المذکورتھی اورانہیں میں سے ایک خاندان کوفہ میں آباد ہوا جو بنوطویل الباع کہلایا اورمحمد بن یحییٰ المذکور کی اولاد تھی دوسری شاخ میں نورالدین بن ابوحرث محمد:۔ آپ کی اولاد سے بقول سیّد مہدی رجائی سیّد مہدی شہرستانی بن سیّد ابی القاسم بن روح اللہ بن حسن بن محمد رفیع بن محمد بن علی بن اسماعیل بن علی زین الدین بن علاء الدین بن عبداللہ بن حسین بن علی بن حسن بن اشرف بن نورالدین المذکور آپ کی اولاد آل شہرستانی کہلاتی ہے۔اور یہ کربلا میں مقیم ہے۔

دوئم علی حائری بن ابومحمد عبداللہ:۔ بقول ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد ایک فرزند(۱)۔جعفر سے جاری ہوئی جبکہ رجائی نے تین مزید فرزند بھی لکھے ہیں۔(۲)۔معالی، (۳)۔ابوعبداللہ محمد، (۴)۔ابوعلی حسین۔

پہلی شاخ میں جعفر بن علی حائری:۔ کی اولاد سے بقول ابن عنبہ آل دخینہ تھی جو جعفر بن حمزہ بن جعفر دخینہ بن احمد بن جعفر المذکور کی اولاد ہیں دوسری شاخ میں معالی بن علی حائری:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے جاری ہوئی جن کے دوفرزند تھے۔(۱) یوسف امیر کربلا، (۲)۔حسین۔ ان میں یوسف بن محمد بن معالی:۔آپ اول حائرالحسینی عراق میں مقیم تھے اور پھر عراق سے کسروان جبل لبنان منتقل ہوئے آخری عمر میں آپ بینائی سے محروم ہوئے اور کسروان میں دفن ہوئے ان کی اولاد کو آل معالی کہا جاتا ہے یہ خاندان بلاد بعلبک، جبل عامل اور قریہ تمنین میں متفرق ہوگیا اور برطہ طویلہ محلّہ کنیسہ الاشرف میں بھی ساکن ہوئے اور پھر آخر قریہ بنی شعیث اعمال بعلبک میں مقیم ہوئے۔امیر یوسف بن محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) محمد، (۲)۔موسیٰ ان دونوں کی اولاد لبنان میں کثیر ہے۔اور سادات موسوی بھی کہلواتی ہے ان میں سے ہمارے ایک دوست سیّد محمد الموسوی لبنانی ہیں۔

سوئم نفیس بن ابی محمد عبداللہ بن ابوحرث محمد:۔ کی اولاد میں سیّد مہدی رجائی نے چھے پسران لکھے ہیں۔ (۱)۔ابومحمد عبداللہ، (۲)۔محمد، (۳)۔علی (۴)۔حسن، (۵)۔حسین، (۶) اکمل۔اوران کی مختصر اولاد بھی لکھی ہے۔

## ۳۰۷۔نسل ابوالسعادات محمد بن ابومحمد عبداللہ بن بن ابوحرث محمد بن علی با بن دیلمیہ

آپ کی اولاد میں چارفرزند تھے۔(۱)۔ ہاشم، (۲) محمد، (۳) ابواحمد حمزہ اکبر قصیر، (۴)۔ اسماعیل۔ بیت اوّل حمزہ اکبر قصیر بن ابوالسعادات محمد:۔ آپ کی اولاد سے نسابہ محقق سیّد علاء موسوی بن عبدالعزیز بن علی بن حسین بن علی بن محمد بن احمد بن مصطفیٰ بن محمد بن ابی حسن بن علی بن علی بن حسین بن محمد بن حسین بن علی بن محمد بن ابی حسن بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن سعداللہ بن حمزہ اکبر المذکور۔اور پھر اس نسل سے سیّد علی بن حسین بن محمد تاج الدین بن ابوحسن بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن حمزہ اکبر قصیر المذکور تھے آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد علی نورالدین عاملی، (۲) سیّد محمد جبعی صاحب مدارک (۳)۔اسماعیل

بطن اول سیّد علی نورالدین عاملی بن علی بن حسین:۔ آپ سیّد محمد جبعی صاحب مدارک کے بھائی تھے اور شیخ حسن صاحب معالم کے مادری بھائی تھے جو مکہ میں رہتے تھے اور امامیہ علمائے رجال میں سے تھے اور وہیں فوت ہوئے آپ کی اعقاب میں سات پسران تھے۔(۱)۔سیّد زین العابدین، (۲)۔سیّد علی، (۳)۔سیّد حیدر، (۴)۔سیّد جمال الدین، (۵)۔سیّد ابوحسن ساکن شام آپ کی والدہ کریمہ بنت شیخ عبداللطیف بن علی بن احمد بن ابی جامع (۶)۔سیّد اسماعیل ان کی والدہ حبشیہ تھیں۔(۷) سیّد احمد اور ان میں سیّد زین العابدین بن سیّد علی نورالدین عاملی بن علی آپ کی اولاد ابراہیم شرف الدین سے اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد جبعی شحوری سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔سیّد صالح، (۲)۔سیّد محمد شرف الدین ان دونوں کی والدہ دختر شیخ حر عاملی صاحب وسائل تھی اول سیّد صالح بن سیّد محمد جبعی شحوری:۔ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔(۱) سیّد محمد علی، (۲)۔سیّد محمد صدرالدین، (۳) سیّد ابوبرکات ہبت اللہ مشہد، (۴) سیّد ابوحسن، (۵) سیّد مہدی۔پہلی شاخ سیّد محمد صدرالدین بن سیّد صالح بن سیّد محمد جبعی شحوری:۔ آپ کی اولاد آل صدر کہلاتی ہے آپ

کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔ (۱)۔ اسماعیل، (۲)۔السیّد محمد علی المعروف ''آقا مجتہد''، (۳) سیّد ابوحسن، (۴)۔سیّد ابوجعفر، (۵) السیّد محمد تقی پہلا خاندان اسماعیل بن سیّد محمد صدرالدین بن صالح کے چار فرزند ہوئے۔(۱) سیّد محمد مہدی، (۲)۔سیّد محمد علی صدرالدین، (۳)۔سیّد محمد جواد، (۴)۔سیّد حیدر ان میں سیّد محمد مہدی بن اسماعیل کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱) سیّد ابوحسن، (۲) سیّد محمد صادق، (۳) سیّد محمد جعفر۔ سیّد محمد صادق بن سیّد محمد مہدی کا ایک فرزند سیّد محمد الصدر اور ان کے آگے چار فرزند۔ (۱)۔مصطفیٰ الصدر، (۲)۔مرتضیٰ الصدر، (۳)۔مقتدا الصدر، (۴)۔مئومل الصدر پھر سیّد محمد علی صدرالدین بن اسماعیل بن محمد صدرالدین کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱) سیدرضا عالم اور فقیہ تھے اور قم میں وفات پائی۔(۲) سیّد موسیٰ الصدر آپ شیعہ زعما میں سے تھے لبنان میں حرکت الامل کے بانی ہوئے۔ لیبیا کے دورے پر غائب ہوئے۔(۳)۔سیّد علی پھر سیّد حیدر بن اسماعیل بن محمد صدرالدین کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔ (۱)۔سیّد اسماعیل، (۲) آیت اللہ الشہید سیّد محمد باقر الصدر موسوی، آل صدر کے بنی اعمام بھی عراق اور دوسرے علاقوں میں آباد ہیں ایک شاخ ایران میں ہے۔ اور ایک شاخ لبنان میں ہے۔ ان کا ذکر سیّد مہدی رجائی نے اپنی کتاب المعقبون من آل ابی طالب میں تفصیل سے کیا ہے۔

## ۳۰۸۔نسل احمد زنبور بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم مرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظمؑ

ابنِ عنبہ نے آپ کو احمد اکبر لکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔ (۱)۔ابوحسن علی احول آپ عراق میں سیدالطالبین تھے آپ زہد میں امام زین العابدین کی شبیہ تھے۔ اور یہ قول فخرالدین رازی کا ہے جبکہ سیّد ابوطالب عزیز الدین مروزی نے کہا کہ آپ زُہد میں مولا علی بن ابی طالب کی شبیہ تھے۔ (۲) ابوعبداللہ حسین عرضی، (۳) ابواسحاق ابراہیم ارزق اور ان حضرات کا ذکر ابن عنبہ نے بھی کیا۔ (۴)۔ابوحسن محمد ان کی اعقاب قلیل تھی بقول مروزی ابوحسن محمد صاحب ابن ابی الساج فاضل رے تھے یہ نہیں جانتے کہ ان کی عقب ہے یا نہیں لیکن یہ ظن ہے کہ ابی نصر بخاری نے ان کا ذکر کتاب میں کیا اور بعض طعن بھی لکھے واللہ اعلم

بیت اول علی احول بن احمد زنبور:۔ مروزی و رازی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند حمزہ وصی بیان کیا ہے جس کی اولاد بغداد میں بنی وصی کہلائی ان کی اولاد سے فضائل بن علی بن حمزہ قصیر بن احمد بن حمزہ بن علی الاحول المذکور آپ کے تین فرزند تھے۔ (۱)۔محمد، (۲) ابومحمد علی، (۳)۔رافع آپ کی اعقاب آل رافع کہلائی بقول ابنِ طقطقی بغدادی نے ذکر کیا ان کی قبر حائر میں تھی اور ان کی والدہ امیرہ بنت ابی حمزہ تھیں۔ ابنِ عنبہ نے رافع بن فضائل بن علی کی اولاد میں دو فرزند لکھے ہیں۔ (۱) علی، (۲)۔فضائل

بطن اول علی بن رافع بن فضائل:۔ کی اولاد میں الفقیہ امامیہ سیّد صفی الدین محمد بن معد بن علی المذکور تھے آپ کی کنیت ابوجعفر تھی آپ سے سیّد امام جمال الدین احمد بن طاؤس حسنی نے روایت کی ہے اور آپ انقرض ہوئے۔ بطن ثانی فضائل بن رافع بن فضائل:۔ کی اولاد سے حسین سقامہ بن نصر بن یحییٰ النظام بن ابوالقاسم علی قوسیم بن علی بن محمد بن فضائل المذکور تھے اس خاندان کو بنی قوسیم کہتے ہیں حسین سقامہ کی والدہ مغنّیہ تھی اس کے بھائی بھی تھے۔[۱]

بیت ثانی ابواسحاق ابراہیم ازرق بن احمد زنبور:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی احمد محمد ازرق جو شیخ رئیس متقدم بغداد میں تھا۔ اس کی اولاد کو بنوازرق کہتے ہیں۔ لیکن آج اس خانوادے کی تفصیل نہیں ملتی اور نہ ہی میں کسی ایسے فرد کو جانتا ہوں جو اس نسب کا دعویدار ہے اور نہ کسی دوست نسابہ نے مجھ سے کوئی ایسا ذکر کیا ہے۔

بیتِ ثالث ابوعبداللہ حسین عرضی بن احمد زنبور:۔ آپ کو اھل قرآن والحدیث کہا گیا ہے بقول ابنِ عنبہ آپ کے تین پسران تھے۔ (۱) علی المعروف با بن طلعہ بقول ابوعمر بن متناب نسابہ آپ درج تھے جبکہ بقول دیگر آپ کی اولاد تھی۔ (۲) حمزہ، (۳)۔ القاسم ان دونوں کی اولاد تھی۔ بطن اوّل قاسم بن حسین عرضی بن احمد زنبور:۔ آپ کی اولاد سے ابوحسن احمد بن علی اسود بن قاسم المذکور تھے اور آپ رامھرمز میں تھے۔[۲]

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ ۲۱۳ ۲۔منتقلہ الطالبیہ۔ ص ۱۵۰

بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ نسابہ کہ بعض کہتے ہیں کہ سیدی احمد رفاعی کا نسب حسین بن احمد زنبور المذکور سے ہے وہ اس طرح کہ احمد بن علی بن یحییٰ بن ثابت بن حازم بن علی بن حسن بن مہدی بن القاسم بن محمد بن حسین عرضی بن احمد زنبور المذکور بقول ابنِ عنبہ کسی ایک عالم الانساب نے حسین بن احمد زنبور کی اولاد میں محمد نامی فرزند کا ذکر نہیں کیا اور میرے شیخ النقیب تاج الدین نے مجھے فرمایا سیدی احمد رفاعی نے اس نسب کا دعویٰ نہیں کیا یہ دعویٰ اس کی اولاد کی اولاد کی اولاد نے کیا واللہ اعلم[۱] حضرت احمد رفاعی کی وفات سنہ ۵۷۸ ہجری میں ہوئی اور آپ اجلاء مشائخ الطریقت میں سے تھے۔ اور بعض شجرات میں ان کا نسب قاسم بن حسین بن احمد زنبور سے ملایا گیا بقول سیّد جعفر اعرجی کہ قاضی شمس الدین احمد بن خلکان نے کتاب الوفیات میں کہا ابوعباس احمد بن ابی حسن علی بن ابی عباس احمد المعروف بابن رفاعی ایک نیک اور صالح اور فقیہ شخص تھے ان کی اصل عرب تھی اور وہ شافعی المذہب تھے۔ بقول سیّد جعفر اعرجی کہ میں کہتا ہوں جو کوئی معروف علوی نسب سے ہو۔تو اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ عربوں سے ہے اگر اس کے نسبت کا علم الانساب سے منقطع ہو جانا ہوتو کہا جاتا ہے کہ وہ ہاشمی ہے، علوی ہے، جعفری ہے، عقیلی ہے یا موسوی ہے۔ (ابنِ خلکان) کا یہ کہنا ہے کہ ان کی اصل عرب سے تھی اس سے مراد کہ وہ ان کے قبیلے کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ میں کہتا ہوں اور جملہ سادات قبائل بھی عرب ہی ہیں۔مگر پھر ان کی عرفیت شہری یعنی سکنی یا جدی لازمی ہوتی ہے۔اور سیّد جعفر اعرجی نے شیخ احمد رفاعی کا نسب شیخ ابوالفرج واسطی کے ذکر کے مطابق بھی تحریر کیا شیخ ابوالفرج واسطی کہتے ہیں کہ الشیخ احمد رفاعی کی والدہ فاطمہ بنت شیخ یحییٰ نجار بن الشیخ ابی سعید موسیٰ بن الشیخ کامل بن یحییٰ کبیر بن محمد بن ابی بکر واسطی بن موسیٰ بن محمد بن منصور بن خالد بن زید بن ایوب المعروف ''مت'' بن خالد ابی ایوب بن زید انصاری نجاری تھیں اور ان کی والدہ یعنی شیخ کی نانی سیدہ رابعہ بنت السیّد عبداللہ نقیب واسط تھیں ان کی پیدائش ۵۱۲ ہجری میں ہوئی اور جب شیخ کے والد فوت ہوئے تو یہ کم سن تھے اور ان کی کفالت ان کے ماموں الشیخ منصور نے کی شیخ احمد رفاعی کے دادا یحییٰ بن ثابت کی والدہ آمنہ بنت یحییٰ عقیلی بن ناصرالدین اللہ ملک اندلس بن احمد بن میمون بن احمد بن علی بن عبداللہ بن عمر بن ادریس بن ادریس بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن السبط تھیں۔ ان کے مطابق شجرہ اس طرح ہے شیخ احمد رفاعی بن علی بن یحییٰ بن ثابت بن حازم بن علی بن حسن بن مہدی بن محمد بن حسن بن حسین عرضی بن احمد زنبور بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضیٰ بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام۔[۲]

اور شیخ احمد رفاعی کی اولاد میں صرف دو دختران تھیں فاطمہ اور زینب مہدی رجائی تحریر کرتے ہیں کہ آل رفاعی کی شہرت سیادت میں ہی ہے جو کہ علم الانساب کے لیے کافی ہے تاکہ ان کی سیادت ثابت ہو سکے ابنِ خلکان کے قول پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے وہ علم الانساب کی معرفت نہیں رکھتا تھا۔ اور آل رفاعی کی شہرت صدیوں سے ہے ان میں علماء نسابین اور نقیب گزرے ہیں اور خدا چھپے امور کو بہتر جانتا ہے۔[۳]

میں کہتا ہوں جہاں تک شہرت کی بات ہے۔ آل رفاعی کی شہرت صدیوں سے ہے۔مگر ان کا رد لکھنے والے بھی کثیر لوگ ہیں اور ان میں جید نسابہ بھی ہیں۔ ابن خلکان کو اگر ایک طرف کر دیں نقیب تاج الدین ابنِ معیہ نسابہ حسنی کا قول پھر بھی وزن رکھتا ہے اور دورِ جدید کے نسابین بھی ابھی تک ان کی سیادت کے مکمّل قائل نہیں ہوتے سیّد واثق زبیبہ موسوی نے اپنی کتاب کلام الیقین میں ان کی دلائل سے نفی کی ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ رفاعی جہاں بھی ہیں وہ اپنے دعوے پر آج تک قائم ہیں۔

سیّد ضامن بن شدقم نے بھی ان کی نفی کا اشارہ کیا ہے۔ اور سیّد جعفر اعرجی نے بھی سبک الذهب میں جلال الدین سیوطی کو نقل کیا کہ رفاعی حضرات بنی عدنان سے ہیں۔[۴]

زیادہ جید نسابین نے ان کی نفی کی ہے وہیں بعض مؤرخین نے بھی ان کی سیادت کا انکار کیا جبکہ کچھ نسابین نے ان کو قبول کیا مگر وہ نسابین زیادہ جید حضرات میں شمار نہیں ہوتے۔ شیخ احمد رفاعی کے دو بھائی تھے عثمان اور اسماعیل ابنان علی بن یحییٰ بن ثابت بن حازم اور آج آل رفاعی ان کی ہی اولاد

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب،ص۲۱۴ ۲۔مناھل الضرب فی انساب العرب۔ص ۴۴۸۔۴۴۷
۳۔المعقبون من آل ابی طالب ص ۱۰۷ جلد دوئم ۴۔سبک الذهب فی معرفت قبائل العرب۔ص ۴۱

ہیں۔ ان میں بنوصیاد مشہور ہے۔ جو احمد صیاد بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن حسن بن محمد عسلہ بن عزالدین بن محمد بن اسماعیل رفاعی بن علی بن یحییٰ المذکور کی اولاد ہیں۔ آج کے دور میں رفاعیوں میں جلیل قدر علماء موجود ہیں۔ اور آج بھی ان کی سیادت کا دعویٰ اپنی جگہ قائم ہے۔ واللہ اعلم

## ۳۰۹۔نسل ابراہیم عسکری بن موسیٰ ابی سبحہ بن ابراہیم المرتضیٰ

آپ کی کنیت ابومحسن تھی آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) ابوطالب محسن صاحب جرۃ قریہ بشیراز، (۲) ابوعبداللہ حسین خزفہ آپ کی اولاد ''بنی خزفہ کہلائی۔ (۳) ابوجعفر محمد برقعی زنجانی آپ کی اولاد ابھر اور زنجان میں ہے۔ (۴) قاسم الاشج ان کی اعقاب طبرستان میں بنی اشج کہلائی۔ (۵) ابوعبداللہ اسحاق بقول رازی آپ قریہ ساوہ میں تھے جسے آوہ بھی کہتے ہیں۔

بیت اول ابوطالب محسن بن ابراہیم عسکری:۔ رازی نے آپ کو صاحب ''جرۃ'' اور ابنِ عنبہ نے آپ کو صاحب ''حرۃ'' کہا ہے اور تہذیب الانساب میں صاحب ''خُرہ'' لکھا ہے اور عزیز الدین مروزی نے بھی ''حرۃ'' لکھا ہے۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند علی کا ذکر کیا ہے آپ کی اولاد سے ایک فرزند حسن تھا جس کو بعض عمدۃ الطالب کے نسخوں میں حسین بھی لکھا ہوا ہے۔ اس حسن (حسین) بن علی بن ابوطالب محسن کی اولاد میں ایک فرزند السیّد جلیل الشریف ابواسحاق ابراہیم تھے جن کو حاکم وقت شرف الدولہ بن عضدولہ بن بویہ نے جلیل الشریف کا خطاب دیا تھا۔ بقول سیّد ابوطالب مروزی ان کی اولاد میں شیراز کی نقابت رہی جو بنوزید اسود بن ابراہیم بن محمد بن قاسم الرسی نے ان سے لے کر اپنے قبضے میں کر لی۔[۱]

بقول سیّد جعفر اعرجی نسابہ الشریف جلیل ابراہیم بن حسن (حسین) بن علی بن ابوطالب محسن کی اولاد سے سید جلیل نبیل موسیٰ بن حسن بن ابراہیم المذکور تھے اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔محسن، (۲)۔القاسم بطن اوّل قاسم بن موسیٰ بن حسن:۔ کی اولاد سے محسن اور سیّد رضا عاملی ابنان حسن بن حسین بن علی بن ہارون بن قاسم المذکور تھے۔ بقول سیّد جعفر اعرجی یہ نسب نقص سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ حسن بن حسین المذکور جو سیّد رضا عاملی کا والد ہے ہمارے زمانے کا ہے اور یہ سیّد رضا ہمارے زمانے میں فوت ہوا۔ اور ہم ۱۳۰۰ ہجری کے سر پر ہیں۔ اور یہ پشتوں کا بڑا فرق ہے شیخ احمد رفاعی ۵۱۲ ہجری کو پیدا ہوئے اور ان کی (بھائیوں) کی اولاد کے آج بتیس واسطے بنتے ہیں۔ جو الشیخ اسماعیل بن علی الشیخ ابی ھدیٰ محمد تک ہیں اور یہ سیّد حسن بن حسین جو رضا کے والد تھے شیخ اسماعیل بن علی کے طبقے میں آتے ہیں اور سیّد رضا ہمارے زمانے کا ہے۔ یوں اس نسب میں نقص ہے۔[۲]

بیت ثانی ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم عسکری:۔ صاحب عمدۃ نے آپ کا لقب خرفہ جبکہ رازی نے خزقہ تحریر کیا ہے اور ابوحسن عمری نے آپ کو حسین الکوفی لکھا عمری اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند۔ (۱) ابوعباس احمد مخل ممتع تحریر کیا بقول ابنِ عنبہ کی اولاد بنوممتع کہلائی جبکہ فخرالدین رازی نے دومزید پسران کا ذکر بھی کیا۔ (۲)۔ابوحسین محمد الموفیٰ آپ کوفہ سے اپنے چچا اسحاق کی طلب سے آبہ گئے اور وہیں آباد ہو گئے آپ کی اولاد بھی تھی۔ (۳)۔ابوحسن موسیٰ البصرۃ آپ کی بصرۃ میں اعقاب بھی تھی۔

بطن اول ابوعباس احمد ممتع بن حسین خزقہ:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔ (۱) محمد طویل جس کی اولاد نصیبین تھی۔ (۲)۔موسیٰ

اول محمد طویل بن ابوعباس احمد:۔ کے چار فرزند تھے۔ محمد رئیس، (۲) علی، (۳) حسین، (۴) ابراہیم بطن ثانی ابوحسین محمد بن حسین خزقہ:۔ کے پانچ پسران تھے۔ (۱)۔ابراہیم، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔علی آبہ سے شیراز منتقل ہوئے۔ (۴)۔موسی، (۵)۔مہدی۔

بطن ثالث موسیٰ بن حسین خزقہ:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے۔ (۱)۔ابوطالب احمد الکیال، (۲)۔حسن، (۳)۔حسین

اول ابوطالب احمد کیال بن موسیٰ کے دوفرزند تھے۔ (۱)۔حسین المعروف حبشی (۲) موسیٰ

بیت ثالث ابوجعفر محمد برقعی زنجانی بن ابراہیم عسکری:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔احمد، (۲) محمد جبکہ پاکستان میں موجود زنجانی

۱۔الفخری فی انساب الطالبین۔ص۱۲ ۲۔مناھل الضرب فی انساب العرب ۴۶۶۔۴۶۵

سادات کا نسبت تیسرے فرزند (۳)۔سیّد علی محمود سے جا ملتا ہے جن کا ذکر قدیم مصادر الانساب میں رقم نہیں ہے۔ اور عمری نے ایک اور فرزند لکھا۔
(۴)۔ابوالقاسم شطرنجی۔ بقول عمری ابواحمد محمد بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ کاظمؑ بغداد میں ارزق العین تھے ان کی اولاد بنی ارزق کہلائی میں نے ان کی اولاد سے ابوالقاسم شطرنجی کو دیکھا اور بنی ارزق آج بغداد میں موجود ہے۔

مندرجہ بالا عبارت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ جس ابواحمد محمد بن ابراہیم کا ذکر عمری نسابہ کر رہے ہیں وہ دراصل ابوجعفر محمد برقعی ہی ہیں۔ کیونکہ ابراہیم عسکری کے محمد نامی ایک ہی فرزند تھے بسا اوقات نسابین کا کنیت تحریر کرنے میں اختلاف ہوتا ہے تاہم اس قاسم شطرنجی کی اولاد بیان نہ ہوئیں۔

بطن اول محمد بن ابوجعفر محمد برقعی زنجانی:۔ کی اولاد سے سیّد میر اسماعیل اسکندری تبریزی بن علی نقی بن عبدالرحمٰن بن جعفر بن یحییٰ بن نصراللہ بن نوراللہ بن یداللہ بن حسین بن حسن بن ذبیح اللہ بن مہدی بن ھادی بن شفیع بن رفیع بن احمد بن صالح بن محمد المذکور ان کے دو فرزند تھے۔ (۱)۔محمود، (۲)۔عبدالرسول، آپ کا ایک فرزند محمد کاشان میں تھے۔ بقول سیّد جعفر اعرجی کہ ابنِ مھنا عبیدلی کے مشجر میں اس میر اسماعیل اسکندری کا ذکر موجود ہے۔[۱]

بطن ثانی احمد بن ابوجعفر محمد برقعی زنجانی:۔ کی اولاد سے بقول عزیز الدین مروزی احمد سراھنک بن حسین زاہد بن احمد المذکور تھے ان کے چچا اور ان کی عقاب زنجان میں تھے۔[۲]

بطن ثالث سیّد علی محمود بن ابوجعفر محمد برقعی زنجانی:۔ سادات زنجانی پاکستان کے شجرات کے مطابق ان کے فرزند سیّد حسین زنجانی زنجان سے وارد ہند ہوئے اور ان کا مزار لاہور میں ہے اور ان کے بھائی کی اولاد سادات زنجانی مشہور ہے۔

بیت رابع قاسم بن ابراہیم عسکری:۔ بقول رازی آپ کی اولاد طبرستان میں بنی اشج کہلاتی ہے۔ ابن عنبہ اور مروزی نے بھی آپ کی اولاد کا طبرستان میں ہونا تحریر کیا ہے ان کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہیں ہے۔قدیم نسابین نے ان کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہیں لکھی ابنِ عنبہ حسنی تک یہی تحریر کرتے آئے کہ قاسم الاشج کی اولاد طبرستان میں ہے۔اور طبرستان آج کل ایران کے شمالی علاقوں میں آتا ہے تاہم ابھی تک ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں پایا جو موسوی ہو اور قاسم الاشج کی اولاد میں سے ہونے کا دعوی کرے البتہ سیّد جعفر اعرجی نے قاسم الاشج کی اولاد سے اپنی کتاب مناھل الضرب فی انساب العرب میں ایک نسب تحریر کیا۔ جسے سادات رفیعی موسوی کہتے ہیں۔ ان میں حسین بن عماد بن حمود بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن نزار کریم الدین بن ابومحمد حسن بن حسین برھان الدین بن محمد امین الدین بن حسن بن علی وجیہہ الدین بن ابوالقاسم علی بن ابوجعفر محمد بن قاسم الاشج المذکور بقول سیّد جعفر اعرجی جن دنوں بنی مشعشعہ (موسوی) کے درمیان فتنہ تھا اور ان میں جنگ اور غارت گری جاری تھی املاک کو نقصان پہنچایا جا رہا تھا۔اموال لوٹے جا رہے تھے گاؤں تباہ کئے جا رہے تھے اس دوران السیّد سری فہد کے قلعے پر حملہ ہوا اور سید سری اور اس کی اولاد قتل ہو گئی۔ اس دوران حسین بن عماد بن حمود پر بھی ظلم ہوا اور وہ اپنی اہل سمیت نجف کی جانب چل پڑا اور اہل الرفیعہ پہاڑوں پر متفرق رہے اور پھر یہ حسین بن عماد بنی کمونہ اعرجی نقباء المشھد الشریف سے منسلک ہوا۔ اور یہ حسین بن عماد المشھد نجف الاشرف کے خدام میں داخل ہوا اور اس کا نام دیوان الخدمہ میں لکھا گیا اس کی اولاد کی عرفیت بنی رفیعی رہی جو جبال الرفیعہ سے نسبت تھی اور یہ رفیعی بنی حسن میں موجود سادات رفیعی کے علاوہ ہیں۔[۳]

اس حسین بن عماد بن عمود کی اولاد ایک فرزند محمد رفیعی سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔مگر اکثر نجف کے علماء و نسابین آل رفیعی موسوی کو سادات شمار نہیں کرتے۔ آل کلیدار کے ایک نسابہ نے مجھے سے رابطہ کر کے ان کی سیادت کا صریحاً انکار کیا اور سیّد عبدالرحمٰن عزی کویتی جو میرے استاد بھی ہیں انہوں نے خود مجھے بتایا کہ سیّد جعفر اعرجی نے ان کا نسب تحریر کر کے غلطی کی ہے۔ یہ قبیلہ سادات میں نہیں ہے۔ اس طرح مزید نسابین بھی ہیں جو ان کے نسب کا انکار کرتے ہیں۔

---

۱۔مناھل الضرب فی انساب العرب۔ص ۴۶۷ ۲۔الفخری فی انساب الطالبین ص ۱۱ ۳۔مناھل الضرب فی انساب العرب۔ص ۴۶۷

بیت خامس ابوعبداللہ اسحاق بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ بقول شریف مروزی آپ کی اولاد ذیل طویل ہے جو اصفہان خراسان، ماوراء النہر استر آباد میں ہے اور اصفہان میں ان سے بنی فاطوسہ ہے جو حسین بن احمد بن اسحاق کی اولاد ہے اور ابن عنبہ نے ابوعبداللہ اسحاق بن ابراہیم عسکری کی اولاد میں تین پسران کا تذکرہ کیا ہے(۱)۔موسیٰ، (۲)۔احمد، (۳)۔حسن۔ بطن اوّل موسیٰ بن ابوعبداللہ اسحاق:۔ کی اولاد میں دو پسران کا ذکر ابنِ عنبہ نے کیا ہے۔(۱)۔ابوجعفر محمد الفقیہ آپ قم میں تھے اور اولاد آبہ میں رہی۔(۲)۔ابوعبداللہ اسحاق۔

اول ابوعبداللہ اسحاق بن موسیٰ بن ابوعبداللہ اسحاق:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد میں چار پسران کا ذکر کیا۔(۱)مہدی جوہری، (۲)۔ابوعبداللہ حسین، (۳)۔ ابوحسین زید(۴)۔ابوطالب محمد اور مہدی رجائی نے پانچواں فرزند(۵)۔موسیٰ بھی تحریر کیا۔ پہلی شاخ میں مہدی جوہری بن اسحاق بن موسیٰ:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)ھادی جو بخارا میں درج تھے۔(۲)۔اسماعیل جن کی عقب ابرقوہ میں جماعت کثیر تھی۔ اسماعیل بن سیّد مہدی جوہری کی اولاد سے ھادی قطب الدین بن رضا شمس الدین بن مہدی بن محمد بن اسماعیل المذکور اس ھادی قطب الدین بن رضا شمس الدین کی اولاد میں تین رجال تھے۔(۱)حسن، (۲)مجتبیٰ قوام الدین، (۳)۔محمد۔

پہلا خاندان محمد بن ھادی قطب الدین:۔ کی اولاد میں یک فرزند المھنا بہاء الدین نقیب تھا جس کے دو فرزند تھے۔(۱)حسن نور الدین نقیب ابرقوۃ، (۲)۔حسین قطب الدین۔حسن نور الدین بن المھنا بہاء الدین کی اولاد سے جعفر عضد الدین بن مھنا بہاء الدین بن حسن نور الدین المذکور تھے ان جعفر عضد الدین کا ذکر ابنِ فوطی نے کیا ہے۔[۱]

دوسرا خاندان حسن بن ھادی قطب الدین:۔ کی اولاد سے عرب شاہ قوام الدین بن حسن بن حسن المذکورہ

تیسرا خاندان مجتبیٰ اقوام الدین بن ھادی قطب الدین:۔ کی اولاد سے ایک فرزند ابی محمد المرتضیٰ تھے بقول ابنِ فوطی مجھے اس نسب کی املاء علی نقیب ابرقوہ نے بمطابق ۶۷۳ ہجری میں مراغہ میں بحضور فخر الدین ابی علی احمد بن ابی غسان العالی کروائی۔

ابی محمد المرتضیٰ بن مجتبیٰ قوام الدین کی اولاد میں ایک فرزند ابی محمد عربشاہ عز الدین تھے۔ابنِ فوطی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو شیخ فخر الدین ابی علی احمد کی محفل میں مراغہ میں دیکھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ اران سے بغداد دولت بویہ میں منتقل ہوئے۔اور سلجوقیہ ایام میں فارس منتقل ہوئے۔

دوسری شاخ میں ابوعبداللہ حسین بن اسحاق بن موسیٰ:۔ کی اولاد سے سیّد محمد علاء الدین موسوی ساکن قم بن زین العابدین بن محمد بن علاء الدین بن صاعد بن شریف بن علی بن محمد بن محمد بن مانکدیم بن محمد بن الشریف بن حسن بن حسین المذکور۔

بطن ثانی احمد بن ابوعبداللہ اسحاق بن ابراہیم عسکری:۔ رازی اور مروزی نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔ ابوعبداللہ حسین فاطوسہ کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن عنبہ دوسرے فرزند(۲)۔علی کا ذکر بھی کیا ہے۔اور کہا ان دونوں کی اعقاب قم اور آبہ میں ہے۔

اول ابوعبداللہ حسین فاطوسہ بن احمد:۔ ابن عنبہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند(۱)۔حسین عزیزی کا ذکر کیا ہے۔اور سیّد رجائی نے مزید بارہ (۱۲) پسران لکھے ہیں جن میں(۲)۔ابومحمد علی، (۳)۔عقیل، (۴)۔عبدالرحمٰن، (۵)سلیمان (۶) داؤد، (۷)محسن، (۸)جعفر، (۹)حسن، (۱۰)حمزہ، (۱۱)عباس، (۱۲)عبداللہ (۱۳)۔عبیداللہ۔اور مہدی رجائی نے ان میں سے اکثر کی اولادیں بھی تحریر کی ہے۔

پہلی شاخ میں حسین عزیزی بن ابوعبداللہ حسین فاطوسہ کی اولاد سے مشہد الشریف غروی میں بنو محسن تھی جو محسن بن علی بن حسین بن حمزہ بن محمد بن علی بن حسین عزیزی المذکور تھے۔ دوسری شاخ میں عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ حسین فاطوسہ:۔ کی اولاد سے نسابہ عالم فاضل ابوفضیل سیّد محمد کاظم یمانی بن ابی الفتوح اوسط بن ابی یمن سلیمان بن تاج الملت المشہو رصدرِ عالم احمد بن جعفر بن حسین بن علی بن محمد بن ہارون بن جعفر بن عبدالرحمٰن المذکور تھے آپ کے

---

۱۔مجمع الاداب جلد اول ص ۴۰۷ رقم ۶۲۸

اجداد ہندوستان وارد ہوئے۔ اور آپ کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی مگر ان کے اعقاب کی ابھی تک کوئی خبر مجھے تک نہ پہنچی۔ آپ کی کتاب نفحتہ العنبر یہ علم الانساب کی مشہور کتاب ہے۔

بطن ثالث حسن بن ابوعبداللہ اسحاق بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ ابی سبحہ:۔ بقول ابن عنبہ حسن بن اسحاق کی اولاد قم اور اس کے سواد میں تھی۔

نوٹ۔ ابراہیم بن ابوعبداللہ اسحاق بن ابراہیم عسکری:۔ اصولی قدیم اور جید نسابین نے اسحاق بن ابراہیم عسکری کی اولاد میں ابراہیم نامی فرزند کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا ذکر صرف سیّد محمد کاظم یمانی نے کیا جو بہت بعد کا نسابہ ہے۔ اور اصولیات میں ان کو کچھ خاص مقام بھی حاصل نہیں بقول کاظم یمانی ابراہیم کی اولاد سے سیّد مبارک خان تھا جو تیمور لنگ کا دلی میں نائب تھا۔ اور دلی کی تین حدود تھیں ایک تہائی سندھ کے دور دراز علاقوں تک ایک تہائی ملتان سے اور ایک تہائی سرزمین ہند جو دلی پر حکومت کرتا تینوں سمتوں پر حکومت کرتا ہے۔ اور دوسرا کہا وہ ابراہیم خان بن توغان بن ہارون بن توغان بن سلیمان بن احمد بن داؤد بن حمزہ بن علی بن ابراہیم المذکور تھے۔[۱]

یہاں مجھے اس شجرے کی سمجھ نہیں آتی کہ آیا مبارک خان ابراہیم خان کا فرزند لکھا گیا یا نہیں کیونکہ مکمّل شجرہ ابراہیم کا لکھا گیا۔ لیکن دلی پر حکومت کرنے والا سیّد مبارک خان دراصل سید خضر خان کا فرزند تھا اور خضر خان تیمور لنگ کی جانب سے ملتان کے گورنر مقرر ہوئے اور سیّد مبارک ان کے فرزند تھے یا یہاں یہ کہا گیا کہ یہ مبارک خان بھی دراصل ابراہیم خان کے ہی خاندان سے تھے۔ سیّد مبارک خان کے بعد حکومت سیّد محمد شاہ کو ملی اور اس کے بعد اس کے فرزند عالم شاہ کو مگر پھر بھی یہ شجرہ مجھے درست معلوم نہیں ہوتا اس کو مہدی رجائی نے درست کر کے لکھنے کی کوشش کی کیونکہ کاظم یمانی نے جہاں منتھیٰ کیا وہاں منتہی نہیں ہوسکتا۔

بات کا آخر یہ ہے کہ یہ نسب بالکل درست نہیں ہے کیونکہ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم عسکری کا ذکر جید نسابین نے نہیں کیا۔ تاہم محمد کاظم یمانی موسوی نے بھی اس کو بالکل درست نہیں تحریر کیا ان سے بھی لکھنے میں غلطی سرزد ہوئی ہے کیونکہ ابراہیم بن اسحاق کی اولاد کہیں سے ثابت نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ کتاب سیّد ڈینسٹی (The Syed Dynsaty by richard Eaton) (ص ۲۰۷۔۲۰۶) پر رقمطراز ہیں کہ خضر خان مقامی پنجابی خاندان سے تھے اس لیے معلوم ہو پاتا ہے کہ یہاں کاظم یمانی کو مغالطہ ہوا ہے اور اوپر بیان کردہ نسب درست نہیں ہے۔

## ۳۱۰۔نسل اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق

آپ کی کنیت ابوحسین تھی اور بقول عمری آپ کا لقب امین تھا آپ کی والدہ ام الولد تھیں جبکہ دوسری جگہوں پر آپ کا لقب امیر تحریر ہے۔ اور سادات کاظمی مشہدی کے شجرات میں آپ کا لقب الموافق تحریر ہے۔

بقول عمری آپ کی اولاد مکہ، حلب، ارجان اور رملہ میں تھی۔ بقول ابی الفرج اصفہانی ہارون رشید نے آپ کو امیر حج مقرر کیا۔ اس لیے آپ کا لقب امیر زیادہ موزوں ہے، کیونکہ امیر حج کا عہد اول امام علی رضاؑ کو پیش کیا گیا آپؑ نے ولی عہدی قبول کرتے وقت یہ شرط رکھی تھی کہ کسی بھی سرکاری معاملے میں دخل نہیں دیں گے تو مامون رشید نے کہا پھر آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار اس عہدے کو قبول کر لے۔[۲]

آپ کی اولاد میں ایک دختر رقیہ بنت اسحاق بن امام موسیٰ کاظم تھیں انہوں نے ۳۱۰ ہجری میں وفات پائی اور بغداد میں دفن ہوئی۔ شیخ ابی نصر بخاری نسابہ کے خط کے مطابق اس نے آپ کو دیکھا تھا۔

بقول ابنِ عنبہ نسابہ حسنی اور عزیز الدین مروزی آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔عباس مھلوس، (۲)۔ حسین صورانی، (۳) علی، (۴)۔ محمد جنکی عقب بلخ گئی۔ اور یہی بیان شیخ شرف عبیدلی نسابہ کا ہے مگر ابن طبا طبا نے دو مزید پسران لکھے ہیں۔ (۵)۔ موسیٰ، (۶)۔ قاسم مگران

۱۔نفحہ العنبر یہ ص ۸۲۔۸۱ ۲۔مقاتل الطالبین۔ص ۴۵۶

دونوں کی اولاد کسی نے بیان نہیں کی واللہ اعلم۔

بیت اول:۔علی بن اسحاق بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام:۔ابوحسن عمری نسابہ نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند تحریر کیا۔(۱) ابوطالب محمد اشع معمر زاہد جو کہ بغداد میں آہن گری کرتے تھے اور جانے پہچانے لوگوں میں ان کا شمار تھا ان کی بقیہ بنومھلوس کہلائی۔[۱]

میرے خیال میں یہاں عمری کو تسامح ہوا کیونکہ بنومھلوس۔عباس مھلوس بن اسحاق امیر کی اولاد تھی۔جبکہ ابن طباطبا نے آپ کی اولاد میں ابوحسن محمد مفلوج بن محمد بن علی بن ابوطالب محمد بن علی المذکور کا ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد سے ایک فرزند حیدر بصرۃ میں تھا۔[۲]

بیت ثانی عباس بن اسحاق امیر بن امام موسیٰ کاظمؑ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند اسحاق مہلوس سے جاری ہوئی آپ کوفہ سے دبیل یا اردبیل ارض آذربائیجان ہجرت کر گئے تھے بقول سیّد مروزی اسحاق المھلوس کے دو فرزند تھے۔(۱)ابوطالب محمد شیخ الطالبین بغداد میں ''حداد'' مشہور تھے ان کی اعقاب جنزیرہ، اردبیل میں تھی۔(۲)ابوعبداللہ جعفر خلیفہ نقیب بغداد آپ انقرض ہوئے۔

بطن اول ابوطالب محمد شیخ الطالبین بن اسحاق مھلوس:۔کی اولاد میں سے بقول بابن طقطقی نسابہ احمد بن محمد بن علی بن ابی طالب محمد المذکور تھے۔

## ۱۱۳۱۔نسل حسین صورانی بن اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

سید مروزی کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد ''مرو'' نیشاپور اور شیراز میں تھی ابن عنبہ کے بقول آپ کی اولاد ایک فرزند حسن سے جاری ہوئی رازی نے اس حسن کو حسین لکھا ہے۔اس حسن بن حسین صورانی کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔ابوجعفر محمد صورانی،(۲)۔اسحاق العالم جد مروازۃ،(۳)حسن آپ کی اعقاب مجاھیل میں ہے۔

بیت اول ابوجعفر محمد صورانی بن حسن بن حسین صورانی:۔بقول ابن عنبہ آپ کا مزار شیراز باب اصطخر میں واقع ہے۔بقول ابن طباطبا اور عمری آپ کی عقب بنووارث کہلائی آپ کی اولاد ایک فرزند ابی عبداللہ جعفر الوارث سے جاری ہوئی۔آپ کی اولاد سے علی نقیب شیراز بن موسیٰ بن ابوعبداللہ جعفر المذکور تھے بیت ثانی اسحاق العالم بن حسن بن حسین صورانی:۔بقول فخرالدین رازی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)علی عقب فرغانہ میں۔(۲)ابوجعفر موسیٰ اس قبیلہ سے آپ اول تھے جو''مرو'' داخل ہوئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انکا تیسرا فرزند(۳)۔حسن تھا۔

بطن اول حسن بن اسحاق العالم بن حسن:۔بقول رازی آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی عبداللہ محمد یلقب ''نعمہ'' تھے۔آپ ان میں سے ہیں جن کے لیے شیخ صدوق نے ''من لایحضرہ الفقیہ'' تصنیف کی وہ آپ کا ذکر مقدمۃ الکتاب میں کرتے ہیں اور آپ کے لیے شریف الدین اور صاحب عزت ووقار جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے شیخ صدوق نے آپ سے سیکھا کیونکہ وہ بلخ کے قصبہ ایلاق میں آپ کی محافل میں بیٹھتے رہے اس کا ذکر انہوں نے مقدمۃ الکتاب میں کیا ہے۔

بطن ثانی ابوجعفر موسیٰ بن اسحاق العالم:۔بقول مروزی آپ کے چھے فرزند تھے۔(۱)۔سیّد الاجل نقیب النقباء ذوالمجدین ابوالقاسم علی موسوی صاحب الفضل وعلم والمروۃ بقول سیّد مروزی سلطان ملک شاہ نے ان سے خلافت کے لیے بیعت کرنے کا عزم کر رکھا تھا اور ان کے قصے کتاب ''السادۃ المراوزۃ'' میں رقم ہیں ان کی اولاد میں بیٹے نہیں تھے۔(۲)ابومحمد اسحاق جد نقباء از مرو(۳) ابوحسن،(۴)اسماعیل،(۵) ابوعلی محمد اصغر،(۶)۔محمد اکبر اور ایک دختر،(۷)۔امۃ الجلیل تھیں بقول رازی ان میں اسحاق کے علاوہ کسی کی اولاد نہ جاری ہوئی۔ابومحمد اسحاق بن ابوجعفر موسیٰ بن اسحاق العالم:۔آپ مرو کے نقباء کے جدامجد ہیں بقول رازی آپ کے تین فرزند تھے۔(۱)۔ابوعلی حسین،(۲)۔ابومحمد حسن،(۳)۔ابوحسن علی بقول رازی آخری دونوں انقرض ہوئے۔ اور بقول مروزی چوتھا فرزند،(۴) سیّد اجل سعد الدین الوبرقی تھے۔اول ابوعلی حسین بن ابومحمد اسحاق بن ابوجعفر موسیٰ:۔فخرالدین رازی نے آپ کے دو

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۳۱۲ ۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ص۲۳۲

پسران کا ذکر کیا۔(۱)۔ السیّد اجل نقیب ابوحسن محمد۔(۲)۔سیّد بہاء الدین علی آپ کو خوارزم شاہ نے ۵۳۶ ہجری میں قتل کروایا۔ جبکہ تیسرے فرزند (۳)۔ابوعبداللہ محمد شرف الدین کا ذکر بابن فندق نسابہ نے کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نقیب و رئیس السادات مرو تھے اور آخری عمر میں بنیائی سے محروم ہوئے آپ کو بیہقی نسابہ نے دیکھا تھا۔[۱]

مجھے لگتا ہے کہ جن کا ذکر بابن فندق نسابہ نے ابوعبداللہ محمد کے عنوان سے کیا اور فخر الدین رازی نے ابوحسن محمد کے نام سے کیا دونوں ایک شخصیت ہی ہیں۔ مہدی رجائی نے دونوں کو الگ الگ لکھا ہے۔ پہلی شاخ میں ابوحسن محمد بن ابوعلی حسین بن ابومحمد اسحاق:۔ بقول فخر الدین رازی آپ کی عقب میں دو فرزند تھے۔((۱) سید الاجل ابوعبداللہ اسماعیل،(۲)۔حسین اس ابوعبداللہ اسماعیل بن بن ابوحسن محمد کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱) ابوجعفر محمد اکبر العالم رئیس نقیب مرو آپ کی والدہ عامیہ تھیں آپ کے دو فرزند تھے۔(۲)۔ابوالفتح محمد رئیس نقیب مروان کی والدہ عریضیہ تھیں اور وہ انسہ بنت سیّد ابی القاسم بن محمد بن داعی بن حسین بن علی بن احمد بن علی بن عبداللہ بن حسن بن علی عریضی بن امام جعفر الصادقؑ تھیں۔ اور بقول رازی ابوالفتح محمد صاحب اولاد تھے اور سیّد عزیز الدین مروزی نے ابوالفتح محمد کا لقب علاء الدین لکھا اور ان کی والدہ کا نام الستی بنت ابی القاسم تحریر کیا۔ اور کہا ان سے امام ناصر دین اللہ امیر المومنین نقابۃ نقباء بلاد خراسان کلھا تھے اور ان کے بھی دو فرزند تھے۔

## ۳۱۲۔نسل محمد بن اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی اولاد کے بارے میں نسب کی کتب میں واضح طور پر تحریر ہے کہ آپ کی اولاد بلخ گئی رازی، مروزی، ابن عنبہ کے مطابق آپ کی اولاد صرف ایک فرزند ابوالقاسم عبداللہ سے جاری ہوئی جنھوں نے بلخ میں رہائش اختیار کی اور ان کی اعقاب بلخ میں تھی جبکہ سیّد کاظم یمانی نسابہ نے دوسرے فرزند (۲)۔محمد کا ذکر کیا۔

بیت اول محمد بن محمد بن اسحاق امیر:۔ آپ کی اولاد سے سیّد علی المشہور ''باہوت'' بن غالب بن علی ضرغام بن راجع بن ابی الفوراس عبدالعزیز بن ابی رجا سلام بن یوسف بن حمزہ بن سلیمان بن احمد بن محمد المذکور۔[۲]

بیت ثانی ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن اسحاق الامیر:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن محمد سے جاری ہوئی۔ اور آپ اولاد میں دو فرزند تھے۔ (۱)۔ابوالقاسم علی مادرکش،(۲)۔ابوحسن موسیٰ۔

بطن اول ابوالقاسم علی مادرکش بن ابوحسن محمد:۔کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی ماں کا قتل کیا اسی لیے اس کا لقب مادرکش پڑ گیا بابن طقطقی نسابہ نے اس کا ایک فرزند حسین لکھا ہے جبکہ سیّد مروزی نے کہا کہ اس کے دو بیٹے تھے۔

بطن ثانی ابوحسن موسیٰ بن ابوحسن محمد بن ابوالقاسم عبداللہ:۔سادات مشہدیہ کے شجرات میں آپ کو موسی ابوحسن زاہد بھی لکھا گیا بقول فخر الدین رازی آپ کی اعقاب بلخ میں منتشر ہوگئی اور بقول سیّد عزیز الدین مروزی آپ کی اولاد میں تین پسران تھے جن میں سے بعض کی اعقاب بلخ میں ہے۔[۳]

موسیٰ ابوالحسن بن ابوحسن محمد بن ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن اسحاق الامیر بن امام موسیٰ کاظمؑ نسب نامہ شریف میں رقم ہے۔ آپ نے دو شادیاں کیں تھیں ایک بنی اسحاق بن امام موسیٰ کاظم سے اور دوسری عباسیوں سے عباسیہ سے دو فرزند تولد ہوئے۔(۱)۔عبدالرحمٰن،(۲) قاسم جبکہ اسحاقیہ سے (۳)۔اسحاق ثانی،(۲)سیّد حسین،(۳) سیّد شاہ مگر اسحاق ثانی کے علاوہ باقی چار کی اولاد کہیں بیان نہیں نہ باقی مخطوطات میں رقم تذکرات ان ناموں سے مماثل ہیں۔

سیّد اسحاق ثانی بن موسیٰ ابوحسن بن ابوحسن محمد:۔نسب نامہ میں رقم ہے۔ آپ کی ولادت ۱۷ ذوالحج کو ہوئی سیّد محمد مشہدی سید کسرانی نے آپ کا فارس میں ہونا تحریر کیا جبکہ انساب کی کتب کے مطابق آپ کو بلخ میں ہونا چاہیے۔ سیّد حیدر مشہدی جھنگی چھیلو نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند

۱۔لباب الانساب۔جلد دوئم ص ۵۷۶ ۲۔تحفۃ العنبریہ ص۹۲ ۳۔الفخری فی انساب الطالبین ص ۲۰

(۱)۔سیّدعبدالرحمٰن رئیس الزمان تحریر کیا ہے جبکہ سیّد محمد سیّد کسرانی نسابہ نے چار کا ذکر کیا۔اس طرح گلزار موسیٰ کاظمؑ میں دوسرا فرزند عبداللہ تحریر ہے جو کہ لاولد تھا۔شجروں میں اولاد صرف سیّد عبدالرحمٰن کی ہی ملتی ہے سیّد عبدالرحمٰن رئیس الزماں بن سیّد اسحاق ثانی بن ابوحسن موسیٰ زاہد:۔سیّد محمد مشہدی نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت روز پنجشنبہ ۱۰ رجب ۳۸۰ ہجری کو ہوئی حیدر شاہ جھنگی اور گلزار موسیٰ کاظم میں آپ کے چار پسران بیان ہوئے۔(۱)۔سیّد علی امیر، (۲)۔عباس، (۳)۔کمال الدین، (۴) گل محمد حیدر شاہ نے پانچواں فرزند حیات المیر بھی لکھا ہے۔جبکہ سید محمد شاہ نے نسب نامہ میں پانچ پسران میں صدر الدین بدرالدین، اسماعیل علی امیر اور حیات المیر لکھا ہے۔میرے نزدیک چار پسران تھے جن کا ذکر گلزار موسیٰ کاظم میں ہوا ہے۔جو ہزارہ کے سادات کی کتاب ہے اور یہ کتاب دونوں بیان کئے گئے مصادر سے زیادہ پرانی ہے جبکہ ان چار پسران میں سے بھی صرف علی امیر کی اولاد باقی ہے۔سیّد علی امیر بن عبدالرحمٰن رئیس الزمان بن اسحاق ثانی:۔گلزار موسیٰ کاظمؑ میں تحریر ہے کہ آپ کو بلبند کا پیر کہا جاتا ہے اور نسابین نے تحریر کیا ہے آپ بلبند گئے جو کہ سندھ میں واقع ہے۔آپ بلبند آئے اس لئے آپ کو بلنبد کا پیر کہا گیا۔[۱]

اور سیّد حیدر بن مہدی شاہ نے آپ کو علی امیر لال بند کی پیر لکھا ہے۔اور سیّد محمد شاہ مشہدی نے آپ کو پیر بر بریان لکھا ہے۔اس کے علاوہ بھی مختلف شجرہ میں مختلف لکھا ہوا ہے۔محمد شاہ سیّد کسرانی بیان کرتے ہیں کہ آپ فارس میں پیدا ہوئے اور پھر حبشہ چلے گئے اور اہل بربر آپ کی خدمت پر مامور ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے اس لیے آپ کو بربریان کہا گیا۔لیکن یہاں یہ ذکر کرتا چلوں کہ فارس میں ان کا تولد ہونا ممکن نہیں یہ خانوادہ اس زمانے میں بلخ میں قیام پذیر تھا اس لیے یہ مقام جو بلبند یا کوئی اور تھا آج کے افغانستان میں کوئی قریہ ہوسکتا ہے آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱) عبداللہ ثانی آپ کی اولادنہیں ہے۔(۲)۔ سیّد ابوالقاسم حسین المشہدی صاحب الروایت ۔آپ کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں کثیر ہے جس میں بہت سی نامور شخصیات پیدا ہوئیں۔

## ۳۱۳۔نسل سیّد ابوالقاسم حسین المشہدی صاحب روایت بن علی امیر بن سیّد عبدالرحمٰن

آپ کا نام حسین کنیت ابوالقاسم اور لقب صاحب روایت جبکہ عرفیت عالمِ علم والحلم تھی آپ کی پیدائش نوصفرالمظفر کو ہوئی۔جو کہ پانچویں صدی ہجری بنتی ہے سیّد محمد شاہ مشہدی کے مطابق آپ حج بیت اللہ کے لیے گئے اور مکہ سے واپسی پر مدینہ تشریف لے گئے اور روضہ رسول اللہؐ سے آپ نے گفتگو کی اور اس گفتگو کے وقت سیّد علی ہمدانی جو کہ سیّد جعفر محمد ولی کے فرزند تھے وہ بھی موجود تھے اور وہاں سے آپ کو مشہدی کا لقب ملا۔یہ تحریر سیّد کسراں کے قدیم شجرے میں ہے جبکہ ہزارہ کے منظوم شجرہ گلزار موسیٰ کاظمؑ میں تحریر ہے۔کہ آپ کو خواب میں کوئی اشارہ ملا جس سے بلخ نورونور ہوگیا تین دن یہ اشارہ ملا تو آپ امام جعفر صادقؑ کی اولاد سے ایک شخص جس کا نام علی بن جعفر محمد تھا کے پاس بیٹھے اور یہ بات ان کو بتائی تو انہوں نے یہ تعبیر کی کہ آپ کو مشہد جانے کا حکم ہوا ہے جو کہ ایک مشہور ولایت ہے۔پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ابوالقاسم حسین مشہدی روضہ رسول اللہ ﷺ پر عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کو روضے سے ندا آئی کہ تو مشہد امام ہے تو اس کے بعد ابوالقاسم حسین المشہدی مشہد چلے گئے اور اس کے بعد آپ کی اعقاب میں مشہدی لقب مشہور ہوگیا۔اور آپ کی اولاد میں سات فرزند مشہد سے باہر آئے۔(۱)۔محمد احمد سابق، (۲) مسکین، (۳) فخر الدین (۴)۔غیاث الدین، (۵) ابراہیم، (۶) عیسیٰ، (۷) حسن خراسانی یہ حضرات مشہد سے میر پور آئے اور میرہسترؔیاں نامی علاقے میں نزول فرمایا۔جبکہ دیگر روایت ہے کہ ان میں سے چار فرزند وارد سندھ ہوئے۔(۱) محمد احمد سابق، (۲) عیسیٰ، (۳) غیاث الدین، (۴) فخر الدین۔[۲]

جو مخطوطہ سفینۃ الاولیاء والا ہے اور ناصرالدین بن جلال علم گنج سے منسوب ہے اس میں یہ تحریر ہے آپ میر پور کے علاقے میرہسترؔیاں میں فروکش ہوئے لیکن اس مخطوطے میں ساتواں فرزند مسکین کی جگہ سیّد قلیجو ہے۔

---

۱۔گلزار موسیٰ کاظمؑ۔ص ۱۹
۲۔گلزار امام موسیٰ کاظم ،ص ۲۲،۲۱،۲۰

اورنسب نامہ شریف میں سیّد محمد شاہ سیّد کسرانی فرماتے ہیں کہ جب ابوالقاسم حسین مشہدی کی عمر مبارک ۸۰ سال ہوئی تو آپ مشہد سے قندھار آ گئے اور اسی جگہ آپ نے انتقال فرمایا جبکہ دیگر روایت میں ہے کہ آپ ایران میں شمع نامی جگہ پر مدفون ہوئے۔[۱]

جبکہ سیّد محمد ہزاروی کی فارسی قلمی بیاض میں واضح تحریر ہے کہ راتوں کو جاگنے والے یعنی تہجّد گزار سیّد ابوالقاسم حسین کو عالی جناب (غالباً رسول خداؐ) نے کہا کہ مشہد سے باہر ملک پنجاب جاؤ اس طرح سیّد حسین ابوالقاسم ہند آئے اور پنجاب میں ٹھہر گئے۔

میرے خیال میں سیّد ابوالقاسم حسین المشہدی ہندوستان وارد نہیں ہوئے آپ کے بیٹے وارد ہند ہوئے جبکہ آج ان کے ایک فرزند غیاث الدین کا مزار مشہور ہے لیکن آپ کا مشہد جانا تو انہی کے ساتھ ملتا ہے اور وہاں کے حاکم حاجی کمال سے جنگ کا ذکر بیان ہوا ہے جس کو سید اکبر مشہدی نے بیان کیا اور کہا کہ آپ اس جنگ میں شہید ہوئے اور یہ ۷۹۹ ہجری تھی۔ میرے خیال میں ابوالقاسم حسین المشہدی خود وارد ہندوستان نہیں ہوئے۔ ان کی اولاد وارد ہندوستان ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ مشہد مقدس میں قیام کر کے رحلت کر گئے البتہ کس مقام پر رحلت کی اس میں بھی اختلاف ہے۔ تاہم آپ کے بعد آپ کی اولاد وارد ہند ہوئی۔ آپ کی اولاد میں سات فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد احمد سابق ،(۲)۔سیّد غیاث الدین ،(۳)۔سیّد سلطان عیسیٰ ،(۴)۔سیّد حسن خراسانی۔ ان چار حضرات کی اولاد آج پاکستان میں کثرت سے موجود ہے۔ (۵) سیّد فخر الدین،(۶) سید ابراہیم،(۷) سید قلیچو جبکہ بعض جگہ یہ سیّد مسکین بیان ہوئے ہیں۔ آخرالذکر کی اولاد کا کہیں بیان نہیں ہے۔

## ۳۱۴۔نسل سیّد محمد احمد سابق بن ابوالقاسم حسین المشہدی بن علی الامیر

سیّد ابوالقاسم حسین کی اولاد جن چار پسران میں سے جاری ہوئی ان میں سے سب سے زیادہ اولاد آپ کی ہی ہے آپ کی اولاد سے سادات صغیر وال مشہدی، فیروز یال مشہدی حسینیال مشہدی، قاضیال مشہدی، زینیال مشہدی، نذرال مشہدی ہیں۔ اور ان سب خاندانوں میں کثیر افراد ہیں جو اپنے اپنے علاقوں میں آباد ہیں۔ سیّد محمد احمد سابق کے بارے میں نسب نامہ میں لکھا ہے کہ آپ ۲۷ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے وہ لکھتے ہیں آپ کے استاد آپ کو اکثر سبق دیا کرتے جس کی وجہ سے آپ کا لقب مشہور ہو گیا مگر میرے نزدیک سابق پہلے یا پچھلے کو کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ اپنے والدمحترم کی بڑی اولاد ہوں اس لیے سابق کہلائے ہوں آپ کی اولاد میں سیّد محمد ہزاروی نے تین پسران بیان کئے۔(۱)۔سیّد محمد،(۲)۔شاہ علی،(۳)۔سید صدرالدین جبکہ محمد شاہ سیّد کسرانی نے شاہ علی کا نام نہیں لکھا۔لیکن یہ بات درست ہے کہ اولاد صرف سیّد صدرالدین کی جاری ہوئی کیونکہ محمد ہزاروی نے تحریر کیا کہ باقی دو پسران کی اولاد جاری نہ ہوئی۔ سیّد محمد سیّد کسراں والوں نے آپ کی پیدائش ۵۹۱ ہجری تحریر کی ہے۔ آپ کا مدفن بعض شجرات کے مطابق مدار میں ہے۔ اور یہ مدار علاقہ کس جگہ ہے کچھ کہا نہیں جا سکتا البتہ قیاس یہ ہی ہے کہ افغانستان کا کوئی علاقہ ہوسکتا ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد رضا الدین سے جاری ہوئی۔

اس سیّد رضا الدین بن صدر الدین بن سیّد محمد احمد سابق:۔ کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱)۔سیّد عبدالوہاب،(۲)۔سیّد شاہ محمد ثانی غازی ۔

بیت الاول سیّد عبدالوہاب بن سیّد رضا الدین:۔ کی اولاد سے سیّد شاہ محمود بن سیّد جلال الدین بن سیّد امیر الدین بن شاہ نصر اللہ بن داؤد بن سیّد محمد غوث بن سیّد محمد حسین بن سیّد داستان بن عبدالوہاب المذکور تھے۔

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد فیروز علی شاہ ،(۲)۔سیّد شاہ صغیر المشہدی بطن اول سیّد شاہ صغیر المشہدی بن سیّد شاہ محمود:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند محمد سے اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱) شاہ حسین سنہری (۲) سیّد غازی اول ،(۳) سیّد حبیب شاہ اول شاہ حسین سنہری کی اولاد سے سیّد عالم پیر شاہ بن شاہ غریب بن شاہ حسین بن گل شیر شاہ بن سیّد جلال شاہ بن سیّد شاہ حسین سنہری المذکور تھے۔ ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سید سلطان شاہ،(۲)۔سیّد حبیب شاہ پہلی شاخ میں سیّد سلطان شاہ بن سیّد عالم پیر شاہ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد قلندر جہانیاں،

۱۔حوالہ نسب نامہ شریف قلمی نسخہ

(۲) سیّد شاہ حسین، (۳)۔سیّد قائم پیر (۴) نور زمان ان میں سیّد قلندر جہانیاں بن سیّد سلطان شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔سیّد عالم پیر ثانی، (۲) سید سخی محمد شاہ اور ان حضرات کی اولاد ماڑی شاہ صغیرا جھنگ میں آباد ہے۔ ان میں سیّد قائم پیر بن سیّد سلطان شاہ کی اولاد سے سید فضل عباس کاظمی بن سیّد غلام شبیر شاہ بن سید قائم پیر المذکور ہیں جو علم الانساب میں دلچسپی رکھتے ہیں دوسری شاخ سیّد حبیب شاہ بن سیّد عالم پیر اول کی اولاد ایک فرزند سیّد غریب سے جاری ہوئی۔ جبکہ آپ کے دو مزید فرزند بھی تھے۔ اوراس سیّد غریب شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔سید کرم حسین، (۲)۔سید فضل حسین، (۳)۔سیّد امیر حسین

دوئم سیّد غازی اول بن سیّد محمد شاہ:۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔ (ا) حامد شاہ لاولد، (۲) سیّد احمد شاہ (۳) عارف شاہ، (۴) سیّد محمد شاہ، (۵) سیّد ولی شاہ۔

سوئم سیّد حبیب شاہ بن سیّد محمد شاہ بن شاہ بن صغیر المشہد ی یہ شاخ موضع شاہ عنایت گڑھ مہاراجہ جھنگ میں آباد ہوئی آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔ (ا) سیّد باغ شاہ، (۲)۔سیّد مہر شاہ، (۳)۔غوث زمان سیّد عنایت شاہ المشہد ی ان میں پہلی شاخ سیّد عنایت شاہ مشہدی بن سیّد حبیب شاہ:۔ موضع شاہ عنایت آپ کے نام پر ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد محمد غوث، (۲)۔سیّد محمد شاہ۔

پہلا خاندان سیّد محمد غوث بن سیّد عنایت شاہ مشہدی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ سیّد مکی شاہ، (۲)۔سیّد شاہ نواز ان حضرات میں سیّد شاہ نواز کی اولاد سے ہمارے رفیق سیّد الیاس حیدر بن یرید عباس بن نور الحسین بن کریم حیدر بن قطب شاہ بن لطف شاہ بن شاہ نواز المذکور ہیں۔

دوسرا خاندان سیّد محمد شاہ بن سیّد شاہ عنایت مشہدی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد آفتاب شاہ، (۲)۔سید ناصر الدین۔

## ۳۱۵۔نسل سیّد فیروز علی شاہ بن سیّد شاہ محمود بن سیّد جلال الدین

آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔(ا)۔سیّد خدادادان کی اولاد کا بیان نہیں ہے۔(۲)۔سیّد رحیم داد، (۳)۔سیّد اللہ داد، (۴)۔سیّد کریم داد اور بعض جگہ پانچواں فرزند ولی داد بھی لکھا ہے۔سیّد فیروز علی شاہ کا مزار چکوال کے موضع کال میں ہے۔

بیت اول: سیّد کریم داد بن سیّد فیروز علی شاہ: آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد اسم علی شاہ، (۲)۔سیّد شاہ علی شیر، (۳)۔سیّد میر ہادی۔

بطن اول سیّد اِسم علی شاہ بن کریم داد:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (ا) سیّد میاں شاہ، (۲)۔سیّد ہاشم علی۔

اوّل سیّد میاں شاہ بن سیّد اسم علی شاہ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔(ا)۔سیّد نور شاہ غازی آپ کا مزار جبیر پور میں ہے۔ آپ کی اولاد کا بیان نہیں ہے۔ (۲) سید امام الدین، (۳) شریف الدین، (۴) سیّد تیغ علی شاہ (۵)۔سیّد محی الدین۔

پہلی شاخ میں سیّد امام الدین بن سیّد میاں شاہ:۔ کی اولاد سیّد محمد روشن شاہ بن سیّد محمد صادق بن سیّد امام الدین المذکور سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔سیّد معمور شاہ، (۲) سیّد محمد اسحاق، (۳)۔سیّد قتال محمد، پہلا خاندان سیّد معمور شاہ بن سیّد محمد روشن شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (ا)۔سیّد فتح شاہ، (۲)۔سید امام شاہ۔ ان میں سیّد امام شاہ بن سیّد معمور شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد علی اکبر شاہ سے جاری ہوئی جن کا مزار سفیدہ بالا سیٹھو میں ہے آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔ (ا) سیّد نور حسین شاہ، (۲)۔سیّد شرف شاہ، (۳)۔گل حسین، (۴) نادر شاہ، (۵) سیّد مرید حسین، (٦)۔سیّد قاسم شاہ۔ ان میں سیّد قاسم شاہ بن سیّد علی اکبر شاہ:۔ کی اولاد سے ماہر انساب سیّد نزاکت حسین شاہ کاظمی بن سیّد شاہ محمد بن قاسم شاہ المذکور ہیں آپ کی کتاب محبوب الانساب آج تک کاظمی سادات کے شجرات پر سب سے بڑی کتاب ہے۔ سیّد گل حسین بن علی اکبر شاہ کی اولاد چھم ڈوبہ آزاد کشمیر میں ہے۔ سیّد شرف شاہ بن علی اکبر شاہ کی اولاد بالا سیٹھو، ٹھنڈا پانی میں آباد ہے۔ اور سیّد نادر شاہ بن علی اکبر شاہ کی اولاد، سفیدہ بالا سیٹھو، اور سرائے خربوزہ نزد ٹیکسلا آباد ہے۔ دوسری شاخ میں سیّد شریف الدین بن سیّد میاں شاہ:۔ آپ کی اولاد سے سیّد بڈھا بن حلیم شاہ بن رضی شاہ بن اجمل

شاہ بن شریف الدین المذکور تھے۔اوران کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔لطیف شاہ،(۲)۔سیّدنور شاہ۔تیسری شاخ میں سیّد تیغ علی بن سیّد میاں شاہ:۔کی اولاد سے سیّد امیر علی شاہ بن سیّد شاہ بن صدیق شاہ بن عنایت شاہ بن نور محمد بن جان محمد بن سیّد تیغ علی المذکور تھے۔چوتھی شاخ میں سیّد محی الدین بن سیّد میاں شاہ:۔کی اولاد سے سیّد غلام شاہ بن اسلم شاہ بن سیّد جنید بن صادق شاہ بن محمد شاہ بن سیّد محی الدین المذکور تھے اوران کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔(۱)۔محمد شاہ،(۲) چراغ شاہ،(۳)۔فتح شاہ،(۴) ستار شاہ،(۵)۔کرم شاہ۔ان میں سیّد ستار شاہ بن غلام شاہ کی اولاد سے سیّد چن پیر شاہ سرکار بن طفیل شاہ بن حسین شاہ بن ستار شاہ المذکور جن کا مزار پنڈوڑیاں اسلام آباد میں مرجع خلائق ہے۔[۱]

دوئم سیّد ہاشم علی بن سیّد اسم علی شاہ بن کریم داد کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱) علی اکبر شاہ،(۲) سیّد نور شاہ۔سیّد نور شاہ بن سیّد ہاشم شاہ: کی اولاد موضع ممدوٹ،مرید،کوٹ سارنگ نکہ کہوٹ ضلع چکوال میں آباد ہے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد کرم شاہ اولاد ممدوٹ میں ہے۔(۲)۔محبوب شاہ۔(۳) سیّد فتح محمد۔پہلی شاخ میں سیّد فتح محمد بن سیّد نور شاہ کی اولاد سے سیّد لکھی شاہ بن کرم شاہ بن شیر شاہ بن درگاہی بن امیر بن فتح محمد المذکور تھے آپ کی اولاد میں سات پسران ہوئے۔دوسری شاخ میں محبوب شاہ بن سیّد نور شاہ:۔کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔رسول شاہ،۔(۲) سیّد محمد روشن۔(۳) سیّد محمد منیر،(۴) گل محمد شاہ پہلا خاندان رسول شاہ بن محبوب شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) محمد شاہ،(۲) میاں سیّد شاہ۔دوسرا خاندان سیّد محمد منیر شاہ بن محبوب شاہ کی اولاد بھولا شاہ سے جاری ہے۔تیسرا خاندان گل محمد شاہ بن محبوب شاہ کی اولاد ایک فرزند بڈھا شاہ سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی سیّد علی شیر بن سیّد کریم داد بن سیّد فیروز علی شاہ: کی اولاد سے سیّد ملوک شاہ بن سیّد عیسیٰ بن سیّد علی شیر المذکور تھے آپ کے نام پر ہی چک ملوک ہے جو کہ تحصیل چکوال میں ہے آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد شاہ محمد،(۲) خوشی محمد،(۳) سیّد احمد شاہ،(۴) سیّد یار محمد اور ان حضرات کی کثیر اولاد چک ملوک تحصیل وضلع چکوال میں آباد ہے۔بطن ثالث سیّد میر ہادی بن سیّد کریم داد بن سیّد فیروز علی شاہ:۔آپ کی اولاد سے سیّد سکندر بن جمال بن سیّد علی بن میر ہادی المذکور تھے اوران کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد حیدر شاہ،(۲)۔سیّد محمد شاہ۔

اول سیّد حیدر شاہ بن سیّد سکندر شاہ:۔کی اولاد سے سیّد مراد شاہ المعروف چیچک سرکار بن گل محمد بن حیدر شاہ المذکور تھے۔آپ کی اولاد کھوڑی شیخ الباانڈی ابیٹ آباد، گوڑی مالسی وغیرہ میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد اللہ داد بن سیّد فیروز علی شاہ:۔محبوب الانساب کے مطابق آپ کی اولاد کریالہ کچہ کوٹ پنڈ دادن خان میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد عبدالخالق بن برخودار بن محمد بن میراں حسین بن اللہ داد المذکور تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نور شاہ،(۲) سیّد حامد شاہ۔
بطن اول سیّد حامد شاہ بن سیّد عبدالخالق کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱) خیر محمد لاولد،(۲) فتح محمد،(۳) سیّد علی محمد۔

اول سیّد علی محمد بن سیّد حامد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔سیّد امام کلی،(۲) سیّد گل محمد۔پہلی شاخ سیّد امام کلی بن علی محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔عارف شاہ،(۲)۔محبوب شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد گل محمد بن سیّد علی محمد کی اولاد ایک فرزند سیّد اعظم شاہ سے جاری ہوئی۔بطن ثانی سیّد نور شاہ بن سیّد عبدالخالق:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) رسول شاہ،(۲) چراغ شاہ۔

بیت ثالث سیّد رحیم داد بن سیّد فیروز علی شاہ:۔آپ کی اولاد چکوال میں ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد جان محمد بن سیّد امیر حسین بن سیّد رحیم داد المذکور تھے۔آپ کے دوفرزند تھے۔(۱) محمد یار شاہ،(۲) احمد یار شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔بطن اول محمد یار شاہ بن جان محمد شاہ کی اولاد سے سیّد پیر شاہ بن محمد شاہ بن غلام شاہ بن شاہ لطیف بن محمد یار شاہ المذکور ہوئے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) شاہ محمد غوث،(۲) سیّد لعل شاہ۔

اول شاہ محمد غوث بن پیر شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد امیر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱) سیّد باغ علی،(۲) سیّد امام

۱۔حوالہ معراج الانساب از سیّد محسن کاظمی غیر مطبوعہ

شاہ،(۳)عالم شاہ دوئم سیّد لعل شاہ بن پیر شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)مدد علی،(۲)نیاز علی،(۳)امام علی۔

## ۳۱۶۔نسل سیّد شاہ محمد ثانی غازی بن رضا الدین بن صدر الدین بن سیّد محمد احمد سابق

آپ کی پیدائش ماہ ذی الحجہ اور بقول سیّد محمد مشہدی سیّد کسرانی آپ کی ولادت ۶۱۵ ہجری کو ہوئی اور آپ کی وفات ۶۸۰ ہجری کو ہوئی آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔عبداللہ،(۲)۔سیّد محمد ولی الدین۔

عبداللہ کے بارے میں محمد ہزاروی لکھتے ہیں کہ آپ لاولد فوت ہو گئے۔جبکہ سیّد محمد ولی الدین بن سیّد محمد ثانی غازی کی اولاد ایک پسر سیّد وجیہ الدین سے جاری ہوئی۔اور آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالکریم سے جاری ہے۔سیّد عبدالکریم بن سیّد وجیہ الدین بن سیّد محمد ولی الدین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ علی شیر،(۲)۔سیّد شاہ عبدالخالق۔

بیت اول سیّد شاہ علی شیر بن سیّد عبدالکریم:۔کی اولاد آپ کی اولاد بھی دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد آدم،(۲)۔سیّد نصیر الدین۔

بطن اول سیّد آدم بن سیّد شاہ علی شیر کی اولاد آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد حسین سے جاری ہوئی آپ کی اولاد حسینیال مشہدی کہلواتی ہے آپ کا مدفن کرسال چکوال میں ہے جہاں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔سیّد عبدالکریم،(۲)۔سیّد عبدالغنی۔

اول سیّد عبدالکریم بن سیّد حسین بن شاہ سیّد آدم:۔سیّد محمد سیّد کسرانی نے آپ کے دو پسران بیان کئے۔(۱)۔سیّد حسام الدین،(۲)۔سیّد شمس الدین جبکہ محمد ہزاروی نے (۳)۔سیّد امام الدین،(۴)۔سید نور محمد بھی بیان کئے سیّد نور محمد لاولد تھے۔یوں باقی تین حضرات کی اولاد جاری ہوئی۔

## ۳۱۷۔نسل سیّد شمس الدین بن سیّد عبدالکریم بن سیّد حسین بن سیّد آدم مشہدی

مولوی سیّد محمد مشہدی سیّد کسرانی نے آپ کی اولاد سے ایک فرزند(۱)۔شاہ عالم تحریر کیا جبکہ محبوب الانساب میں دوسرا فرزند(۲) گلاب شاہ تحریر ہے اور اس کی اولاد بھی تحریر ہے جو کہ کثیر تعداد میں ہے سیّد حیدر ابن مہدی شاہ نے بھی اول فرزند کا ذکر کیا ہے۔جبکہ محمد امین نے باغ نبوت میں غلام حسین شاہ مفتاح النسب میں اس دوسرے فرزند کا ذکر کیا ہے۔اس کے علاوہ سیّد فیروز اکبر نے بھی دوسرے فرزند کا ذکر کیا ہے۔

بیت اول سیّد گلاب شاہ بن سیّد شمس الدین:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد حبیب سے جاری ہوئی آپ کی اولاد سے شاہ ولی بن شاہ محمد غازی بن سیّد گلاب المذکور تھے آپ کا مزار موضع کڑچھ میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)سیّد بہادر شاہ،(۲)سید لعل شاہ۔

بطن اول بہادر شاہ بن شاہ ولی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)عنبر شاہ،(۲)سیّد نور شاہ۔اول عنبر شاہ بن بہادر شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد زندہ شاہ سے جاری ہوئی۔جس کی اولاد دو پسران نور حسین شاہ اور ہدایت شاہ سے جاری ہے۔جو چھتری خورد میں ہے دوئم سیّد نور شاہ بن بہادر شاہ:۔کی اولاد دو پسران (۱)سیّد شاہ حسین،(۲)سید فضل شاہ سے اولاد باڈی میاں پیرداد ہری پور میں ہے۔

بطن ثانی سیّد لعل شاہ بن سیّد شاہ ولی:۔آپ کا مدفن سندھ میں ہے۔آپ کی اولاد جھنگڑہ، کشکہ، کسیلاں، چنگی باڈی، باڈی سیراں میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)امام علی شاہ،(۲)سراف شاہ،(۳)سیّد نیاز علی شاہ،(۴)امام شاہ،(۵)سیّد چراغ شاہ۔

بیت ثانی سیّد شاہ عالم بن سید شمس الدین بن سیّد الکریم بن سیّد حسین مشہدی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد فتح شاہ، (۲)۔سیّد ابراہیم شاہ،(۳)۔سیّد یار شاہ۔

بطن اول سیّد یار شاہ بن سیّد شاہ عالم کی اولاد سے عزیز الرحمان بن سکندر شاہ بن میر احمد شاہ بن بہادر شاہ بن بالا شاہ بن میر عالم شاہ بن محمد شاہ بن ولی شاہ بن سلطان شاہ بن یار شاہ المذکور۔

بطن ثانی سیّد ابراہیم بن سیّد عالم شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد چیلہ شاہ بن صادق محمد بن ابراہیم المذکور تھے۔ جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) یار شاہ، (۲) محمد شاہ۔

اول محمد شاہ بن چیلہ شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ امام علی شاہ، (۲) ہستم علی شاہ، (۳) نور حسن شاہ۔

دوئم سیّد یار شاہ بن چیلہ شاہ:۔ کی اولاد سے سیّد شرف شاہ بن سیدن شاہ بن مزمل شاہ بن یار شاہ المذکور

بطن ثالث سیّد فتح شاہ بن سیّد شاہ عالم:۔ کی اولاد سے سخی سیّد یوسف علی شاہ بن سیّد چن پیر شاہ سیّد شاہ بن رنگ علی شاہ بن نور علی شاہ بن محمد فاضل بن قطب شاہ بن مہر شاہ بن شاہ عبدالفتح بن کمال الدین حسین بن حامد شاہ بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد فتح شاہ المذکور مدرک الطالب اور محبوب الانساب میں یہ شجرہ ایسے رقم ہے مگر نسابہ محسن کاظمی نے حال میں مجھے بتایا کہ اس میں کوئی غلطی ہے۔ سیّد یوسف علی شاہ سرکار کا مزار بھلڑ توپ نزد ٹیکسلا ہے آپ مجذوب فقیر تھے میری زوجہ آپ کی سگی ہمشیرہ کی نواسی ہے۔

## ۳۱۸۔ نسل امام الدین بن عبدالکریم بن حسین بن آدم مشہدی

آپ کی اولاد کا ذکر سیّد فیروز اکبر ۱۳۱۰ ہجری کے مرتب کردہ شجرے سے اخذ ہوا آپ کی اولاد سے سیّد فرمان علی شاہ بن نور محمد بن امیر الدین بن سیّد امام بن سیّد حاجی امام بن امام الدین المذکور تھے آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ شاہ نجف علی اولاد میں دختران تھیں۔(۲)۔ شاہ مزمل سیّد شاہ مزمل بن سیّد فرمان علی شاہ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔ بہادر شاہ، (۲)۔ بڈھا شاہ، (۳)۔ نظام شاہ لاولد باقی دو حضرات کی اولاد جاولیاں اور کوٹیڑا خان پور میں آباد ہے۔[۱]

## ۳۱۹۔ سیّد حسام الدین بن سیّد عبدالکریم بن سیّد حسین بن سیّد شاہ آدم

گلزار موسیٰ کاظم کا جملہ ہے کہ آپ کی اولاد بہت زیادہ ہے حیدر بن مہدی شاہ کے مخطوط میں آپ کے ایک فرزند (۱) عبدالمالک کا ذکر ملتا ہے۔ جبکہ نسب نامہ شریف میں (۲) سید عبداللہ غازی کا ذکر بھی ملتا ہے جبکہ سادات کے مشجرات اور مخطوطات کی روشنی میں آپ کے پسران میں (۳) سیّد عبدالمطلب، (۴) سیّد محمد غازی شاہ بادشاہ (۵) شاہ نور محمد غازی،، (۶) سید حبیب شاہ ان حضرات کی اولاد جاری ہوئی جبکہ تین پسران کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

بیت اول سیّد عبدالمطلب بن سیّد حسام الدین:۔ کی اولاد سے سیّد غلام شاہ بن فضل شاہ بن جان محمد بن سید عبدالمطلب المذکور تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ سیّد گل حسن شاہ، (۲) سید دامن شاہ۔

بطن اول سیّد گل حسن شاہ بن سیّد غلام شاہ کی اولاد دو پسران میں سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد علی شاہ، (۲) سید امام علی شاہ۔

اول سیّد علی شاہ بن گل حسن شاہ کی اولاد سے گلاب شاہ، محمد شاہ، کریم حسین، فضل حسین، اور کرم حسین ابنان لعل شاہ بن بہادر علی بن علی شاہ المذکور ہیں دوئم سیّد امام علی شاہ بن گل حسن شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سلطان علی شاہ، (۲) سیّد فضل شاہ ان حضرات کی اولاد مساح سیدں علاقہ ناڑہ وغیرہ میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد دامن شاہ بن سیّد غلام شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ سید نور حسن شاہ (۲) سیّد مردان علی شاہ، سیّد نور حسن شاہ بن دامن شاہ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱) نجف علی شاہ، (۲) غلام علی شاہ، (۳) قطب علی شاہ آپ کی اولاد دو پسران سے مساح سیداں ناڑہ میں ہے۔

بیت ثانی سیّد حبیب اللہ بن سیّد حسام الدین:۔ آپ کی اولاد سے سیدن شاہ بن شرف شاہ بن کرم شاہ بن حاجی بن دین محمد بن دوست محمد بن شریف محمد بن سیّد حبیب اللہ المذکور ہیں جو علاقہ خان پور میں آباد ہیں۔ بیت ثالث سیّد عبدالمالک شاہ بن سیّد حسام الدین:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ شاہ امین محمد، (۲) سیّد شیر محمد۔

---

۱۔ محبوب الانساب۔ ص ۵۹

بطن اول سیّد شاہ امین محمد بن سید عبدالما لک:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ درویش محمد سے جاری ہوئی جن کا مدفن بکشاہی خانپور میں ہے۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)عظمت شاہ لاولد،(۲) شاہ حسن،(۳)امیر شاہ،(۴) سیّد شاہ گل شیر بادشاہ۔

اول امیر شاہ بن درویش محمد:۔ کی اولاد سے قاسم علی شاہ بن چراغ شاہ بن حاکم شاہ بن امیر شاہ المذکور ساکن مانکرایت علاقہ دوار بدی مظفرؔ آباد۔

دوئم شاہ حسن بن درویش محمد:۔ کی اولاد سے شاہ زبردست بن بہاون علی شاہ بن شاہ حسن المذکور تھے۔ ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہے۔(۱) کاظم علی شاہ،(۲) نادر علی شاہ۔(۳) رستم علی شاہ۔

سوئم سیّد شاہ گل شیر بن درویش محمد:۔ آپ کا مزار علاقہ شیر پور میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) سیّد جعفر،(۲) سیّد محمد شاہ اوران حضرات کی اولاد لورہ علاقہ شیر پور میں ہے۔ اس خاندان کی ایک شاخ میں (مولف) کے گاؤں پھلگراں کے قریب گاؤں دوالہ میں بھی آباد ہے۔ جن سے ہمارے خاندان کی رشتہ داریاں بھی ہیں۔

بطن ثانی سیّد شیر محمد بن سیّد عبدالما لک:۔ آپ مکھنیال خان پور میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)امام شاہ،(۲) قائم شاہ۔

اول امام شاہ بن سیّد شیر محمد:۔ کی اولاد سے مہر شاہ بن قاسم شاہ بن غریب شاہ امام شاہ المذکور تھے جن کی اولاد میں چار فرزند ہوئے۔

(۱)۔کرم شاہ،(۲)۔بھولا شاہ،(۳)۔رستم علی شاہ،(۴)۔سوہنا شاہ

دوئم سیّد قائم شاہ بن سیّد شیر محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) نبی شاہ،(۲)۔سیّد سلطان محمد

بیت رابع سیدنور محمد غازی بن سیّد حسام الدین:۔آپ کا مزار بجہاڑ مظفرؔ آباد میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔لطیف محمد،(۲)۔اسحاق ثانی

بطن اول سیّد اسحاق ثانی بن نور محمد غازی کی اولاد ایک فرزند ناصر الدین سے تھی جن کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔رستم علی،(۲) سیّد کمال الدین اور سیّد کمال الدین کی اولاد ہوئی اور محبوب الانساب میں نزاکت کاظمی نے بیان کی ہے۔

بطن ثانی سیّد لطیف محمد بن نور محمد غازی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد امین شاہ،(۲)۔سیّد نور شاہ۔

اول سیّد امین بن لطیف محمد کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد علی شاہ آپ کی اولاد بیان نہیں ہوئی۔(۲)۔حسن علی،(۳)۔رستم علی، (۴)۔سیّد داون شاہ،(۵)۔فقیر محمد آخرالذکر چاروں کی اولاد موجود ہے۔

بیت خامس سیّد محمد غازی بن سیّد حسام الدین:۔ آپ کی عرفیت شاہ بادشاہ تھی آپ کا مزار مجہوئی مظفرؔ آباد میں ہے۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد حسن شاہ،(۲)۔سیّد یار شاہ غازی(۳)۔سیّد جلال الدین،(۴)۔کمیر شاہ یا کبیر شاہ۔

بطن اول سیّد جلال الدین بن سیّد محمد غازی:۔ آپ کی اولاد سے غلام حیدر شاہ بن میر گل شاہ بن بہادر شاہ بن سیّد نادر شاہ بن معمور شاہ بن گل محمد شاہ بن سید جلال الدین المذکور آپ موہرہ گوجرہ کے نمبر دار تھے۔

بطن ثانی سیّد حسن شاہ بن سیّد محمد غازی:۔ آپ کی اولاد سے سلطان علی شاہ بن رحمت اللہ شاہ بن حسن شاہ المذکور سے جاری ہوئی اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔محبوب شاہ،(۲) سیّد بلند شاہ۔ اول محبوب شاہ بن سلطان علی شاہ کی اولاد میں سات پسران تھے۔(۱)۔لطیف، (۲) مردان، (۳)۔سلطان،(۴) بہادر علی ان چاروں کی اولاد کا تذکرہ محبوب الانساب میں نہیں ہے۔(۵)۔سیّد غلام حسین شاہ،(۶) سیّد بدل شاہ،(۷) رسول شاہ ان آخرالذکر کی اولاد بیان ہوئی ہے۔

بطن ثالث سیّد یار شاہ غازی بن سیّد محمد غازی:۔ آپ کے سات پسران ہوئے۔ (۱)۔شاہ درویش،۔(۲)۔شاہ نذر محمد،(۳) شاہ نور رنگ،

(۴)۔خان محمد ان چاروں کی اولاد بیان نہ ہوئی۔(۵)۔سیّد میران برخودار غازی۔(۶)۔شاہ محمد،(۷)۔سیّد عالم شاہ ان تینوں کی اولاد بیان ہوئی ہے۔

اول سیّد میراں برخودار غازی بن سیّد یار شاہ غازی:۔ کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)۔شاہ قتال،(۲)۔شاہ ابدال دونوں بھائی قندھار چلے گئے اور انکی اولاد کی خبر نہیں۔(۳)۔میراں خواج محمد غازی۔(۴)۔میراں دلاور غازی ان دونوں کی اولاد ہے۔

پہلی شاخ میں میراں خواج محمد غازی بن میراں برخودار:۔ کی اولاد میں چھے فرزند ہوئے۔(۱)۔مزمل شاہ،(۲)۔جمعہ شاہ،(۳)۔گلاب شاہ، (۴)۔ملکھن شاہ ان حضرات کی اولاد کا بیان نہیں ملا۔(۵)۔اکبر شاہ کے دوفرزند ہوئے۔(۶)۔سید انور شاہ

اس انور شاہ بن میراں خواج محمد غازی:۔ کی اولاد سیّد محمد شاہ غازی جاری ہوئی جن کی اولاد سے مہتاب شاہ، جیون شاہ حیدر شاہ، مہدی شاہ۔ ابنان پیر بڈھا شاہ بن سیّد محمد غازی المذکور ہوئے۔

دوسری شاخ میراں دلاور غازی بن سید میراں برخودار غازی:۔آپ کے دس پسران تھے۔(۱)۔بڈھا شاہ،(۲)۔محمد شاہ،(۳)۔شیر علی،(۴)۔غلام علی،(۵)۔شرف علی،(۶)درگاہی شاہ ان کی اولاد کا ذکر مجھے معلوم نہیں۔(۷)میراں باقر علی،(۸)۔رسول شاہ،(۹)۔جعفر علی،(۱۰)۔سیّد مہدی۔ ان حضرات کی اولاد بانڈی سیداں ضلع ہٹیاں بالا میں آباد ہے۔

بطن رابع کبیر شاہ بن سیّد محمد غازی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔اسحاق محمد،(۲)۔بلھے شاہ ان حضرات کی اولاد نونان بانڈی تحصیل حویلی ضلع پونچھ کشمیر میں آباد ہے۔سیّد محمد غازی بن حسام الدین کی اولاد اوڑی، چکوٹھی ضلع ہٹیاں بالا میں بھی ہے۔

بیت سادس سیّد عبداللہ غازی بن سیّد حسام الدین:۔ ان کی اولاد راہی سیداں لورہ ہری پور میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱) ستار شاہ،(۲)۔شاہ قبول محمد،(۳)۔شاہ سیّد محمد

بطن اول سیّد شاہ قبول محمد بن سیّد عبداللہ غازی:۔ کی اولاد سے شرف علی شاہ بن گل حسن شاہ بن سید فتح محمد شاہ قبول محمد المذکور آپ کی اولاد راہی سیداں میں ہے۔

بطن ثانی سیّد ستار شاہ بن سیّد عبداللہ غازی:۔ کی اولاد ایک فرزند عظیم شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد آگے پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) سیّد فقیر شاہ،(۲)۔مہر شاہ،(۳)۔سیّد سیّد شاہ،(۴)۔سیّد مہدی شاہ،(۵)۔امیر علی شاہ، ان حضرات کی اولاد سیری اور نیلا بھوتو علاقہ خان پور میں ہے۔

## ۳۲۰۔نسل سیّد عبدالغنی بن سیّد حسین بن سیّد شاہ آدم مشہدی

آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شاہ عباس،(۲)۔شاہ الیاس،(۳)۔سیّد عبدالغالب

بیت اول سیّد شاہ عباس بن سیّد عبدالغنی:۔ کی اولاد سے شہنشائے فقر قطب الاقطاب سیّد شاہ عبداللطیف بری امام بن شاہ محمود بن سیّد حامد بن سیّد بودلہ شاہ بن سیّد سکندر شاہ بن شاہ عباس المذکور آپ کا مزار نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہے۔ آپ کا نام عبداللطیف اور لقب بری امام تھا۔ آپ سادات کاظمیہ مشہدیہ میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہستی ہیں۔ آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

بیت ثانی سیّد شاہ الیاس بن سیّد عبدالغنی:۔ آپ کی اولاد سے سیّد کریم حیدر بن سیدن شاہ بن گودڑ شاہ بن الف شاہ بن شاہ راجہ شاہ بن سیّد شفیع صادق بن سیّد شاہ الیاس المذکور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) شاہ سید،(۲)۔سید گلاب شاہ۔ اور یہ خاندان کوہالہ ہری پور میں آباد ہیں۔

بیت ثالث سیّد عبدالغالب بن سیّد عبدالغنی:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالعزیز سے جاری ہوئی اوران کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شریف غازی،(۲)۔سیّد محمد اولیاء۔

بطن اول شریف غازی بن سیّد عبدالعزیز کے حالات منقرض جیسے ہیں آپ کی اولاد سے نزاکت شاہ نسابہ کے بقول حیدر شاہ بن غلام شاہ بن گل محمد

بن نصر اللہ بن شریف غازی المذکور جن کی اولاد میں صرف ایک دختر تھی۔

بطن ثانی سیّد محمد اولیاء بن سیّد عبدالعزیز کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد یار محمد، (۲)۔سیّد زاہد محمد، (۳)۔سیّد ابراہیم۔

اول سیّد یار محمد بن سیّد محمد اولیاء:۔ کی اولاد سے سیّد شاہ اور بودلہ شاہ ابنان فتح حیدر شاہ بن مبارک شاہ بن فاضل شاہ بن عبدالشکور شاہ بن عبداللطیف شاہ بن سیّد یار محمد شاہ المذکور۔

دوئم سیّد زاہد محمد بن سیّد محمد اولیاء:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عبدالرزاق، (۲)۔سیّد احمد غازی، (۳)۔سیّد عبدالقادر۔

پہلی شاخ میں سیّد عبدالقادر بن سیّد زاہد محمد:۔ کی اولاد سے سیّد فاضل شاہ بن عبدالخالق بن عبدالقادر المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔شیر شاہ، (۲)۔سیّد جہان علی شاہ۔

دوسری شاخ میں سیّد عبدالرزاق بن سیّد زاہد محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔خیر محمد غازی۔(۱)۔عارب شاہ۔

تیسری شاخ میں سیّد احمد غازی بن زاہد محمد کی اولاد دو پسران ،(۱)۔سیّد مقصود اور (۲)۔سیّد داؤد سے جاری ہوئی۔

## ۳۲۱۔نسل ابراہیم بن سیّد محمد اولیاء بن سیّد عبدالعزیز بن سیّد عبدالغالب

آپ کا مزار چنبہ حویلیاں میں ہے آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ جنید سے جاری ہوئی جن کا مزار گھن چھتر مظفر آباد میں ہے۔ آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔باقر علی، (۲) سیّد رضا، (۳) معظم شاہ، (۴) غلام علی، (۵) محمد اشرف۔

بیت اول سیّد باقر علی بن سیّد شاہ جنید کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد جلال شاہ، (۲)۔سیّد عبداللہ شاہ

بطن اول سیّد جلال بن سیّد باقر علی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد نور حسن، (۲)۔سیّد حبیب شاہ

اول نور حسن بن سیّد جلال:۔ کی اولاس سے سیّد بہاول، سیّدن شاہ، مہتاب علی، پیر سیّد فضل علی، سیّد شاہ دوران ابنان نادر شاہ بن محمد شاہ بن نور حسن المذکور دوئم سیّد حبیب شاہ بن سیّد جلال کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔محبوب شاہ، (۲)۔محمد علی، (۳)۔سیّد گلاب شاہ

ان حضرات کی اولاد چٹہ نکہ نزد نوائی ابیٹ آباد میں ہے۔ اس کے علاوہ جو بیچ بالا کوٹ پمروٹ پونچھ، اور برموچ کوٹلی بھنگیاں بالا کوٹ میں بھی ہے۔ پہلی شاخ میں سیّد محمد علی بن سیّد حبیب شاہ بن سیّد جلال کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مرید علی شاہ، (۲)۔احمد شاہ، (۳)۔حیدر شاہ۔ ان میں پہلا خاندان مرید علی شاہ بن سیّد محمد علی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد مخدوم شاہ، (۲)۔حاجی سیّد نوران شاہ المعروف حاجی بابا، (۳)۔پیر سیّد سلیمان شاہ عظمت آباد راجوری

مخدوم شاہ بن سیّد مرید علی شاہ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مولوی محمد قاسم شاہ، (۲)۔بہادر شاہ ساکن راجوری، (۳)۔انور شاہ ساکن راجوری (۴)۔سیّد محمد شاہ نور پور شاہاں، (۵)۔سیّد مردان شاہ، (۶)۔مولوی محبوب شاہ پھران میں حاجی نوران شاہ بن سیّد مرید علی شاہ، آپ صاحبِ معارف بزرگ تھے آپ کا مزار نور پور سیداں سوہاوہ تحصیل ضلع جہلم میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سات پسران ہوئے۔(۱)۔جنید، (۲)۔نذیر احمد شاہ، (۳)۔محمد شاہ، (۴)۔محمد عبداللہ شاہ، (۵)۔یاسین شاہ، (۶)۔امیر حیدر شاہ، (۷) محمد حبیب اللہ شاہ ضیاء آخرالذکر چھے حضرات کی اولاد ہےبطن ثانی سیّد عبداللہ بن سیّد باقر علی بن شاہ جنید کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مہربان شاہ، (۲)۔گوہر شاہ اوران حضرات کی اولاد نج موہری بالا کوٹ، نکہ پارس، سراہنڈ، بھاگلہ ضلع پونچھ میں آباد ہے۔ بیت ثانی سید رضا شاہ بن سیّد شاہ جنید:۔ آپ کی اولاد دکلس پٹھکہ نیلم آزاد کشمیر میں ہے۔ آپ کی اولاد سے

جیون شاہ بن لطیف شاہ بن فتح شاہ بن علی اصغر شاہ بن سیّد رضا شاہ المذکور تھے اور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔محمد علی شاہ،(۲)۔احمد علی شاہ،(۳)۔مرادن علی شاہ۔

بیت ثالث سیّد معظّم شاہ بن سیّد شاہ جنید:۔آپ کی اولاد برار کوٹ مظفرّ آباد میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔
(۱)۔سیّد صاحب شاہ،(۲)۔قاسم علی شاہ۔

بیت رابع سیّد محمد اشرف بن سیّد شاہ جنید:۔کی اولاد چڑک پورہ مظفرّ آباد میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔
(۱)۔سیّد کریم شاہ،(۲)۔سیّد مرید شاہ۔

بیت خامس سیّد غلام علی شاہ بن سیّد شاہ جنید:۔کی اولاد رنگ علی شاہ بن قدرت شاہ بن امام علی شاہ بن غلام علی شاہ المذکور سے جاری ہوئی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نادر شاہ،(۲)۔سیّد بہادر شاہ،ان حضرات کی اولاد چھتر مظفرّ آباد میں ہے۔

## ۳۲۲۔نسل سیّد نصیر الدین بن سیّد علی شیر بن سیّد عبدالکریم مشہدی سادات زینیال مشہدی

آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد مختلا قاسم لاولد،(۲)۔سیّد زین العابدین المعروف شاہ زین مشہدی سیّد محمد سیّد کسرانی کے بقول آپ کی والادت ۸۲۲ہجری کو ہوئی اور ان کی ولادت فارس میں ہوئی لیکن میرے نزدیک سیّد شاہ زین سرکار کی ولادت سرزمین ہندوستان پر ہی ہوئی سیّد محمد سیّد کسران کے بقول آپ کا نام علی تھا جو کہ علی عابدین مشہور ہوا پھر کثرت عبادت سے زین العابدین ہو گیا۔آپ سیاحت کے دوران کابل گئے اور پھر کشمیر آئے آپ کو یہ جگہ پسند آئی تو یہیں پر رہائش اختیار کی اور سادات رضویہ کی ایک عورت سے شادی کر لی اور آپ کا ایک فرزند عبدالحاجی پیدا ہوا جس کو بعض جگہ حاجی مراد بھی تحریر کیا گیا ہے۔آپ کو حج کا شوق ہوا تو سفر کے دوران چکوال آئے آپ کا ایک مرید جو کھوٹ خاندان سے تھا آپ کو اپنی دختر سے شادی کا کہا آپ نے جواب دیا کہ میں حج کے لیے جا رہا ہوں واپس آ کر اگر زندگی نے وفا کی تو تمہاری خواہش پوری کروں گا۔اور جب واپس آئے تو اس مسمات کی شادی ہو چکی تھی اور کھوٹ نے کہا کہ ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا اب میری ایک معذور بیٹی ہی رہ گئی ہے تو شاہ زین نے فرمایا ''او ہو چنگی اے'' یعنی وہی درست ہے۔اس سے آپ کی شادی ہوئی آج یہ بی بی چنگی کے نام سے مشہور ہے جہاں ان کی اولاد سے نو بیاہتے جوڑے سلامی کے لیے آتے ہیں۔

آپ کی اولاد میں چھے فرزند ہوئے ہیں۔
(۱)۔محمد،(۲)۔محمود،دونوں جڑواں تھے(۳)۔احمد،(۴)۔حمید،یہ بھی جڑواں تھے(۵)۔سیّد باقر،(۶)۔علی آپ لاولد ہوئے۔

بیت اول سیّد باقر بن شاہ زین العابدین:۔آپ کی اولاد سے سیّد بلال المعروف شاہ سیّد بلھو بن سیّد عبدالوہاب بن شاہ درویش محمد بن سیّد الیاس شاہ بن سیّد باقر المذکور ان کی اولاد مہرو پیلو اور شاہ سیّد بلھو میں آباد ہے۔

## ۳۲۳۔نسل سیّد محمد بن شاہ زین العابدین بن سیّد نصیر الدین بن علی شیر

آپ کی ولادت نسب نامہ شریف کے مطابق ۸۴۴ہجری میں ہوئی آپ اور آپ کے بھائی محمود دونوں جڑواں پیدا ہوئے آپ کا مزار جھنڈے وال گجرات میں ہے سیّد محمد سیّد کسرانی لکھتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں سارنگ گکھڑ دریائے جہلم اور اس سے ملحقہ پوٹھوہار کا حاکم تھا اور اس کی شہرت دہلی تک تھی سارنگ کو ایسی مشکل پیش آئی کہ سلطان دہلی سے کسی نے سارنگ کی دشمنی میں اس کی شکایت کر دی اس لئے دہلی کے سلطان بابر نے اس کو طلب کیا۔اس مشکل میں سارنگ کو کسی نے کہا کہ وہ دو برادران درویش ولی ہیں اور سیّد ہیں تو سارنگ گکھڑ ان کے پاس گیا اور اپنا مقصد بیان کیا اس وقت دونوں بھائی جھنڈے وال میں تھے ان دونوں نے کہا سلطان ہند تمہیں کچھ نہیں کہے گا لہٰذا جب سارنگ دہلی گیا تو اسے انعام میں خلعت دیا گیا۔بابر نے اس کو تحائف دیئے واپسی پر سلطان سارنگ نے آپ کو ایک ویرانہ تحفے میں دیا اور ان دو برادران کی اولاد نے اس ویرانے کو آباد کیا جس کا نام آج موضع سیّد کسراں ہے

سیّد محمد مشہدی کے بقول محمد بن شاہ زین العابدین کے پانچ فرزند ہوئے۔

(۱)۔سیّد شمع الدین لاولد، (۲)۔سیّد محمد حسن لاولد، (۳)۔سیّد ابراہیم، (۴)۔سیّد قاسم، (۵)۔سیّد حسن علی ، آخرالذکر تینوں کی اولاد کثیر ہے۔

بیت اول سیّد ابراہیم بن سیّد محمد بن شاہ زین العابدین:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے

(۱)۔یوسف، (۲)۔موسیٰ ان دونوں کی نسل نہیں ہے اور نہ کسی مشجر میں ان سے منسوب کوئی نسل دیکھی نہ ان کی اولاد کا کوئی دعویدار ہے۔

(۳)۔عبدالمالک، (۴)۔زکریا، حیدر شاہ بن مہدی شاہ نے ایک فرزند اکرم کا ذکر بھی کیا مگر اس کی اولاد نہ تھی۔

بطن اول زکریا بن ابراہیم:۔آپ کا مدفن ڈھیری گلی فقیر محمد میں ہے آپ کی اولاد سے کرم شاہ بن چراغ شاہ بن امام شاہ بن مبارک شاہ بن نظام شاہ بن میر حسین بن سیّد عبدالوہاب بن اشتیاق محمد بن زکریا المذکور ہوئے

بطن ثانی سیّد عبدالمالک بن ابراہیم:۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی

(۱)۔سیّد سعد اللہ، (۲)۔سیّد نعمت اللہ، (۳)۔سیّد رزق اللہ، (۴)۔سیّد بہلول شاہ

اول سیّد سعد اللہ بن سیّد عبدالمالک بن ابراہیم:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد فتح محمد، (۲)۔سیّد غلام حسن شاہ

پہلی شاخ میں فتح محمد بن سیّد سعد اللہ:۔کی اولاد سے عبداللطیف بن صادق محمد بن فتح محمد المذکور تھے ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔خدایار شاہ، (۲)۔علی شاہ، (۳)۔مظفر علی شاہ

دوسری شاخ میں غلام حسن شاہ بن سیّد سعد اللہ:۔آپ کی اولاد حویلی پونچھ میں ہے آپ کی اولاد سے غلام حسن شاہ بن عبدالکریم شاہ بن شرف الدین بن بہاون شاہ بن فتح محمد شاہ بن قطب الدین بن غلام حسن شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔

(۱)۔فضل شاہ، (۲)۔حیدر شاہ، (۳)۔ستار علی شاہ، آخرالذکر دونوں کی اولاد جاری ہے

دوئم سیّد نعمت اللہ بن عبدالمالک:۔آپ کی اولاد توت میرا بگڑہ اور سریہ ضلع ہری پور میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد فقیر محمد شاہ، (۲)۔سیّد جان محمد

پہلی شاخ فقیر محمد بن نعمت اللہ:۔کی اولاد میں معمور شاہ بن قدیم شاہ بن محمد شاہ بن مقیم شاہ بن شاہ رسول بن گل حسین بن فقیر محمد المذکور ہوئے۔

دوسری شاخ میں سیّد جان محمد بن نعمت اللہ:۔کی اولاد سے محمد شاہ بن محمد غوث بن قربان حسین بن فضل حسین بن عبدالکریم بن جان محمد المذکور ہوئے۔

سوئم رزق اللہ شاہ بن عبدالمالک:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی

(۱)۔سیّد قطب شاہ، (۲)۔سیّد ملوک شاہ

پہلی شاخ میں قطب شاہ بن رزق اللہ شاہ کے چار فرزند ہوئے۔

(۱)۔حاجی شاہ، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔مکھن شاہ ان تین حضرات کی اولاد کا مجھے علم نہیں، (۴)۔سیّد باقر شاہ، سیّد باقر شاہ بن قطب شاہ کی اولاد سے لطف شاہ بن سیّد ہاشم علی بن حبیب بن عبدالغفور بن باقر شاہ المذکور اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔میر بادشاہ، (۲)۔امام علی شاہ، (۳)۔قدرت شاہ اور یہ خاندان بگڑہ اور کیلگ ہری پور میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد ملوک شاہ بن سیّد رزق اللہ شاہ:۔آپ کی اولاد تتری نوٹ پونچھ، موجیانوالہ منڈی بہاء الدین میں آباد ہے آپ کی اولاد سے غلام شاہ بن حسن شاہ بن نور محمد بن سیّد ملوک شاہ المذکور تھے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ساون شاہ،(۲)۔جہان شاہ،(۳)۔کرم شاہ

پہلا خاندان ساون شاہ بن غلام شاہ کی اولاد غریب شاہ سے اور اس کی اولاد میں دو پسران (۱)۔شرف شاہ،(۲)۔غلام شاہ تھے۔

دوسرا خاندان کرم شاہ بن غلام شاہ:۔کی اولاد میں چار پسران ہوئے (۱)۔بوڑھے شاہ،(۲)۔سیّد شاہ،(۳)۔ہاشم شاہ،(۴)۔بہادر شاہ۔تیسرا سیّد جہان شاہ بن غلام شاہ:۔کی اولاد سے نور عالم شاہ بن رستم علی شاہ بن جہان شاہ المذکور ہوئے آپ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔گلاب شاہ،(۲)۔مکھن شاہ،(۳)۔سیّد باقر شاہ چک سات بھلوال،(۴)۔پیر سیّد حاکم علی شاہ مزار موجیانوالہ منڈی بہاءالدین میں۔

بیت ثانی سیّد قاسم بن سیّد محمد بن سیّد شاہ زین العابدین مشہدی:۔آپ کی اولاد سے سیّد میراں بن الیاس بن محمد شاہ بن سیّد قاسم المذکور ہوئے آپ کی اولاد سے حیدر بن مہدی شاہ نے ایک فرزند (۱)۔سیّد عبدالغنی تحریر کیا جبکہ محبوب الانساب میں دوسرا فرزند۔(۲)۔حسن شاہ رقم ہے۔اور ایسا ممکن ہے جو دونوں ایک ہوں کیونکہ نیچے کے نام ایک جیسے ہیں۔

بطن اول عبدالغنی بن سیّد میراں:۔کی اولاد سے بقول حیدر شاہ آپ کی اولاد:۔موضع فقیر محمد ہے جن سے سیّد فصیح اللہ بن سیّد شاہ بن سید عبدالغنی المذکور ہیں۔یہ احتمال ہے کہ حسن شاہ اور عبدالغنی ایک ہی شخصیت ہوں کیونکہ ان کی اعقاب کے نام ملتے جلتے ہیں تاہم احتمالاً ہم نے ان کو الگ الگ لکھ دیا ہے۔تاہم ایک ہو جانا بھی ناممکن نہیں، کیونکہ حیدر شاہ نے عبدالغنی لکھا اور شجرۃ بہار والے رسول شاہ نے حسن شاہ لکھا۔میرے خیال سے دونوں ایک ہی ہیں۔

بطن ثانی سیّد حسن شاہ بن سید میراں کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔رفیع شاہ،(۲)۔فیض اللہ شاہ،اول رفیع شاہ بن سیّد شاہ:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔لعل شاہ،(۲)۔دامن شاہ،(۳)۔عظیم شاہ،

دوئم فیض اللہ بن سیّد شاہ بن حسن شاہ:۔آپ کی اولاد سے سیّد محمود شاہ بن غلام حسن شاہ بن عبداللہ بن بہاؤن شاہ بن سیّد فیض اللہ المذکور ہوئے ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔نمانہ شاہ،(۲)۔رسول شاہ،قاسم شاہ بن سیّد محمد بن شاہ زین العابدین کی اولاد موضع فقیر محمد ہری پور میں آباد ہے۔

## ۳۲۴۔نسل حسن علی شاہ بن سیّد محمد بن شاہ زین العابدین

سیّد محمد کسرانی نے آپ کے تین پسران لکھے۔(۱)۔سیّد میراں،(۲)۔سیّد اسم علی شاہ،(۳)۔سیّد کمال الدین،جبکہ سیّد حیدر بن مہدی شاہ کے مشجر میں چہارم فرزند،(۴)۔سیّد اول حسین بیان ہوئے مگر ان کی اولاد نہ تھی اولاد اول الذکر تین حضرات کی جاری ہوئی۔حیدر شاہ نے ایک فرزند سماء الدین بھی لکھے مگر یہ بھی لاولد تھے۔

بیت اول سیّد میراں شاہ بن سیّد حسن علی:۔کی اولاد سے حسن علی شاہ بن عبدالرحیم بن معمور شاہ بن سیّد محمد جمعہ بن شہاب الدین بن میراں المذکور تھے اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سلطان علی،(۲)۔حیدر علی،(۳)۔روشن علی،ان حضرات میں سے اوّل کی اولاد موضع شاہ سیّد بلہو چکوال میں آباد ہے۔

بیت ثانی سیّد کمال الدین بن سیّد حسن علی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد شاہ بلاول،(۲)۔سیّد جعفر شاہ،ان دونوں کی اولاد کثیر تعداد موجود ہے جبکہ دیگر پسران (۳) قطب شاہ،(۴)۔میراں شاہ بھی بیان ہوئے مگر ان کی اولاد بیان نہیں ہوئی بطن اول سیّد شاہ بلاول بن سیّد کمال الدین بن سیّد حسن علی:۔آپ اہلیان تتری نوٹ آزاد کشمیر کی دعوت پر وہاں آباد ہوئے آپ کی اولاد سے سیّد نور شاہ بن دولت شاہ بن سیّد علی محمد بن شاہ بلاول المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جملہ شاہ،(۲)۔سیّد محمد شاہ۔

بطن ثانی سیّد جعفر شاہ بن سیّد کمال الدین شاہ:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد صادق محمد،(۲)۔سیّد یار محمد

اول سیّد صادق محمد بن سیّد جعفر شاہ:۔ کی اولاد گڑلانیاں: کوٹ مظفر آباد اور چلیانہ پونچھ وغیرہ میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد نعمت اللہ، (۲)۔سیّد شاہ عنایت ولی۔

پہلی شاخ میں سیّد نعمت اللہ شاہ بن سیّد صادق محمد کی اولاد سے:۔ زندہ شاہ بن باقر شاہ بن نعمت اللہ المذکور تھے اور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔ایدی شاہ، (۲)۔غلام شاہ، آپ کی اولاد لنگراں کرناہ کشمیر میں ہے۔

پہلا خاندان ایدی شاہ بن زندہ شاہ:۔ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔غلام علی، (۲)۔نور علی، (۳)۔سمندر شاہ، (۴)۔بہادر شاہ، (۵)۔حسن شاہ، اور ان حضرات کی اولاد کوٹ سیداں، صندوک سیداں، آزاد کشمیر باغ بیلہ مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد شاہ عنائیت ولی بن سیّد صادق محمد:۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے اور سخی شاہ چن چراغ مشہدی کے ماموں اور مرشد تھے۔ آپ کا مزار مظفر آباد میں ہے آپ کی اولاد میں دو پسران ہوئے۔

(۱)۔میراں سلطان شاہ، (۲)۔شفیع محمد شاہ، ان میں شفیع محمد بن شاہ عنایت ولی کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔میراں شاہ، (۲)۔سیّد نور شاہ،

دوئم سیّد یار محمد بن سیّد جعفر شاہ بن سیّد کمال الدین:۔ آپ کا مزار توفکیاں میں ہے اور اولاد بھی توفکیاں میں ہے آپ کی اولاد چھے پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سلطان محمد، (۲)۔مراد محمد، (۳)۔عبداللطیف، (۴)۔شاہ راجہ، (۵)۔علی اکبر، (۶)۔حسن خان شاہ،

## ۳۲۵۔نسل سیّد اسم علی شاہ بن سیّد حسن علی بن سیّد محمد شاہ

صاحب نسب نامہ نے آپ کے چار فرزند بیان کئے۔

(۱)۔سیّد امر شاہ حیدر شاہ نے ان کا نام عمر لکھا ہے، (۲)۔سیّد معروف یہ دونوں لاولد ہوئے، (۳)۔سیّد شاہ نذر محمد، (۴)۔سیّد شاہ دیوان محمد آخرالذکر دونوں کی اولاد کثیر ہے ان دونوں بھائیوں کے مزار کو شاہ نذر دیوان کہا جاتا ہے، جو کہ موضع سیّد کسراں میں واقع ہے۔

بیت اوّل سیّد شاہ نذر محمد بن سیّد اسم علی شاہ:۔ آپ کے تین پسران تھے

(۱)۔شمس محمد لاولد، (۲)۔سیّد نور محمد، (۳)۔سیّد شیر محمد

بطن اول سیّد نور محمد بن سیّد شاہ نذر محمد:۔ آپ کی اکثر اولاد سیّد کسراں میں آباد ہے آپ کی اولاد سے سیّد حسن علی بن محمد حسین بن نور محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔فرمان علی شاہ، (۲)۔مدت علی شاہ، (۳)۔حیدر شاہ، (۴)۔سیّد پنہاں شاہ،

بطن ثانی سیّد شیر محمد بن سیّد شاہ نذر محمد:۔ آپ کی اولاد سیّد کسراں میں ہے آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد ذاکر شاہ، (۲)۔سیّد سعد اللہ شاہ،

اول ذاکر شاہ بن سیّد شیر محمد کی اولاد سے علی الضب بن علی اکبر بن گل محمد بن ذاکر شاہ المذکور ہوئے۔

دوئم سیّد سعد اللہ شاہ بن سیّد شیر محمد:۔ کی اولاد سیّد خواجہ محمود سے جاری ہوئی ان کے دو پسران تھے(۱)۔صالح شاہ منقرض ہوئے، (۲)۔سیّد اشرف محمد، اس سیّد اشرف محمد بن سیّد خواجہ محمود کی اولاد سے مؤلف نسب نامہ شریف سیّد محمد مشہدی سیّد کسرانی بن چراغ علی شاہ بن سیّد شاہ بن محمد حسین شاہ بن سیّد اشرف محمد المذکور ہوئے۔ آپ نے مثنوی میں مشہدی سادات کا شجرہ تحریر کیا۔ جو فارسی منظوم ہے۔ اس کتاب سے سادات کاظمی مشہدی کی کافی معلومات ملتی ہے۔

بیت ثانی سیّد شاہ دیوان محمد بن سید اسم علی شاہ:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند ہیں

(۱)۔مرزا حکیم لاولد، (۲)۔شاہ عظمل ، (۳)۔ سیّد شاہ مزمل مشہدی ، (۴)۔شاہ جان محمد

بطن اول سیّد شاہ جان محمد بن سیّد شاہ دیوان محمد مشہدی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد لطیف محمد، (۲)۔سیّد شریف محمد۔

اول سیّد شاہ شریف محمد بن سیّد شاہ جان محمد:۔کی اولاد میں چار پسران ہوئے

(۱)۔سیّد نظام شاہ، (۲)۔کریم شاہ، (۳)۔سیّد محمد رضا، (۴)۔سیّد روشن شاہ،

ان میں سیّد محمد رضا بن شاہ شریف محمد:۔کی اولاد سے سیّد سخی دیدار علی شاہ المعروف شاہ دیدارن سرکار مزار جھامرہ بن سیّد سیّد شاہ بن پیر شاہ بن حسن شاہ بن سیّد محمد رضا المذکور آپ سخی معظّم قلندر کے طالب تھے اور آپ سے کثیر لوگوں نے روحانی فیض حاصل کیا۔

دوئم سیّد لطیف محمد بن سیّد جان محمد کی اولاد میں دو پسران تھے

(۱)۔سیّد غازی شاہ، آپ کا مزار موضع سدھر کرسال کے قریب ہے۔(۲)۔سیّد حاجی شاہ، پہلی شاخ میں سیّد حاجی شاہ بن سیّد لطیف محمد:۔کی اولاد سیّد صفی محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔سیّد غلام شاہ، (۲)۔زندہ شاہ، (۳)۔سیّد مرید شاہ، (۴)۔سیّد باغ علی شاہ۔

بطن ثانی سیّد شاہ عظمل بن سیّد شاہ دیوان محمد:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سید مہدی شاہ، (۲)۔سیّد عالم شاہ جن کی اولاد محمودہ سیداں اور تلہ بجاڑا علاقہ تھانہ چونترہ میں ہے۔

اول سیّد عالم شاہ بن سیّد شاہ عظمل کی اولاد سے سیّد الفقراء باوا زمان علی شاہ موتیاں والی سرکار بن سیّد قاسم علی شاہ بن سیّد گوہر علی بن سیّد نیاز علی شاہ بن سید محمد علی شاہ بن سیّد عالم شاہ المذکور تھے آپ نے شادی نہیں کی اور اپنے مرشد پاک سیّد سخی شاہ دیدارن کے پاس جھامرہ میں دفن ہوئے۔

دوئم سیّد مہدی شاہ بن سیّد شاہ عظمل کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نور شاہ آپ کے دو فرزند تھے، (۲)۔سیّد کریم شاہ آپ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے۔سیّد دامن شاہ، پنہاں شاہ، دیوان شاہ اور علم شاہ۔

## ۳۲۶۔نسل سیّد سخی شاہ مزمل بن سیّد شاہ دیوان محمد بن سیّد اسم علی شاہ

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد گاڑا شاہ، (۲)۔سیّد اسم علی شاہ، آپ کو سیّد عاصم شاہ بھی لکھا گیا اور حیدر شاہ نے بعض جگہ عیسیٰ بھی لکھا سیّد محمد مشہدی تحریر کرتے ہیں کہ شاہ مزمل کی دو بیویاں تھیں ایک سادات خاندان سے تھی اور ایک دیگر خاندان سے تھی جبکہ سیّد حیدر بن مہدی شاہ نے انیس شاہ بھی ذکر کیا ہے لیکن اولاد اول الذکر دونوں پسران کی ہی جاری ہوئی۔

بیت اول سیّد اسم علی شاہ بن سیّد سخی شاہ مزمل:۔آپ کی اولاد سے سیّد امیر کاظم بن سیّد رانا شاہ بن باقی شاہ بن عبدالبقاء بن حیات شاہ بن اسم علی شاہ المذکور تھے آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مدت علی، (۲)۔فتح علی، (۳)۔نیاز علی، (۴) محسم علی شاہ، حیدر شاہ نے ان کو محسن شاہ لکھا ہے۔

بطن اول نیاز علی شاہ بن سیّد امیر کاظم کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔میر حیدر شاہ، (۲)۔رنگ علی شاہ، (۳)۔سیّد جعفر شاہ بطن ثانی فتح علی بن سیّد امیر کاظم کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔لطف شاہ، (۲)۔قطب شاہ، (۳)۔شیر شاہ۔

بطن ثالث سیّد مدت علی بن سیّد امیر کاظم کے پانچ پسران ہوئے۔(۱)۔فتح حیدر، (۲)۔امیر حیدر، (۳)۔مرید حیدر، (۴)۔حسن علی، (۵)۔قاسم علی۔

بطن رابع محسم علی شاہ بن سیّد امیر کاظم کے تین فرزند ہوئے۔(۱)۔گلاب شاہ، (۲)۔مراد شاہ، (۳)۔سیّد لطیف شاہ، آپ کی اولاد جسول سیداں میں ہے۔

بیت ثانی سیّد گاڑا شاہ بن سیّد سخی شاہ مزمل:۔آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عالم شاہ، (۲)۔فتح محمد شاہ، (۳)۔ سیّد ولایت شاہ ،

(۴)۔غلام شاہ، (۵)۔سیّد سیّد شاہ

بطن اول سیّد عالم شاہ بن سیّد گاڑا شاہ:۔کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔مقیم شاہ، (۲)۔کوچک علی شاہ، (۳)۔سیّد زندہ شاہ

اول زندہ شاہ بن عالم شاہ کی اولاد سے دو پسران تھے۔(۱)۔غلام شاہ، (۲)۔حیدر علی شاہ

دوئم سیّد مقیم شاہ بن عالم شاہ بن سیّد گاڑا شاہ کی اولاد سے سیّد پھول شاہ بن چن پیر شاہ بن محمد علی بن سلطان علی بن سیّد فضل شاہ، بن مہدی شاہ بن امیر شاہ بن مقیم شاہ المذکور تھے۔ بطن ثانی فتح محمد شاہ بن سیّد گاڑا شاہ:۔کی اولاد سندھوری سنیاڑی چہان مستال آباد ہوئی آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد مقصود شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔غلام حیدر شاہ، (۲)۔فقیر شاہ، (۳)۔پہنا شاہ

بطن ثالث سیّد غلام شاہ بن سیّد گاڑا شاہ کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔شاہ محمد غوث ان کی اولاد کے ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں، (۲)۔سیّد عادل شاہ۔

اول سیّد عادل شاہ بن غلام شاہ:۔کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔رنگیلا شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں، (۲)۔سیّد کرم شاہ آپ کی اولاد جاری ہوئی۔آپ کی اولاد سے بقول سیّد تصدق شاہ ایک گھرانہ ہے جن کی اولاد بنگش کالونی میں ہے اور دوسرا گھرانہ گولڑہ شریف ہے۔بطن رابع سیّد شاہ بن گاڑا شاہ:۔آپ کی اولاد بھی قلیل ہے اور اولاد سخی شاہ مزمل کے نسابہ سیّد تصدق کاظمی کے بقول ان کی اولاد سے ایک گھرانہ باقی ہے۔

## ۳۲۷۔نسل سیّد ولایت شاہ بن سیّد گاڑا شاہ بن سیّد سخی شاہ مزمل مزار بھیکہ سیّداں

آپ کی اولاد کثیر ہے بقول محمد سیّد کسرانی نساب آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عنایت علی شاہ، (۲)۔سیّد محمد سعی اور حیدر بن مہدی شاہ نے ان کو محمد سعید لکھا جبکہ اول قول درست ہے، بھیکہ سیداں کے قدیم شجرہ اور زمینی ریکارڈ میں سیّد محمد سعی شاہ ہی تحریر ہے۔(۳)۔سیّد مٹھا شاہ جبکہ بقول حیدر شاہ بن مہدی شاہ ساکن جھنگی چھیلو نے، (۴)۔سیّد رستم علی شاہ لاولد اور، (۵)۔سیّد چراغ علی شاہ لاولد۔

بیت اول سیّد عنایت علی شاہ بن سیّد ولایت شاہ، سیّد محمد مشہدی نے آپ کا ایک فرزند سیّد ستار علی شاہ تحریر کیا ہے۔اور ان کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد سخی شاہ معظّم دریا سرکار مزار جلیاری آپ کی اولاد نہ ہوئی، (۲)۔سیّد اعظم شاہ، ان حضرت کی اولاد آج دربار شاہ معظّم دریا مشہدی پر سجادہ نشین ہیں۔سادات جلیاری اسی خاندان سے ہے۔

بیت ثانی:۔سیّد محمد سعی شاہ بن سیّد ولایت شاہ:۔آپ کی اولاد چار پسران سے ہوئی۔(۱)۔معظّم شاہ، (۲)۔تقی شاہ، (۳)۔محبّ شاہ، (۴)۔نبی شاہ، ان میں سے محبّ شاہ اور نبی شاہ نے ڈنہ سیداں گاؤں آباد کیا۔

بطن اول سیّد معظّم شاہ بن سیّد محمد سعی شاہ:۔آپ کی اولاد میں نسب نامہ شریف کے مطابق دو فرزند تھے۔(۱)۔جواہر شاہ، (۲)۔بودلہ شاہ۔

اول بودلہ شاہ بن سیّد معظّم شاہ:۔آپ کا ایک فرزند امیر علی ہوا جن کا ایک فرزند سیّد جان شاہ لاولد تھا۔

دوئم سیّد جواہر شاہ بن سیّد معظّم شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد نشان علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی زیارت بھیکہ سیداں میں ہے۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔فضل حسین، (۲)۔نگاہ علی، (۳)۔غلام حسین، (۴)۔کرم حسین ان حضرات کی اولاد بنگش کالونی، کٹاریاں۔ڈھوک کھبہ بنی گالا میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد تقی شاہ بن سیّد محمد سعی شاہ:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد مہر شاہ، (۲)۔سیّد امام شاہ، (۳)۔سیّد نظام شاہ جبکہ ایک مہتاب شاہ لاولد تھا اول مہر شاہ بن سیّد تقی شاہ:۔کا ایک فرزند شاہ جوایا ہوا یہ نسل ختم ہوئی دوئم نظام شاہ بن تقی شاہ کا بھی ایک فرزند بہار شاہ تھا اور اس کی اولاد نہ ہوئی۔سوئم امام شاہ بن تقی شاہ کے تین فرزند ہوئے۔(۱)۔جعفر علی، (۲)۔ابراہیم شاہ، (۳)۔روشن شاہ لاولد باقی حضرات کی اولاد اس وقت بنگش کالونی

میں آباد ہے۔

بطن ثالث سیّد نبی شاہ بن سیّد محمد سعی شاہ:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(ا)۔سیّد جعفر شاہ،(۲)۔محمد علی،(۳)۔فتح علی، اس خاندان سے سادات خیابان سرسیّد اور آئی ٹن فور میں سادات آباد ہے۔

بطن رابع سیّد محبّ شاہ بن سیّد محمد سعی شاہ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد محسم علی شاہ،(۲)۔سیّد نیاز علی شاہ،(۳)۔سیّد کریم حیدر،(۴)۔سیّد سیّد شاہ،(۵)۔سیّد حیدر شاہ۔

اول سیّد محسم علی شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد فضل حسین سے جاری ہوئی جو خیابان سرسیّد میں آباد ہے۔

دوئم حیدر شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔ آپ کے دو فرزند ہوئے(ا)۔جلال شاہ،(۲)۔کرم شاہ اور یہ نسل بھی حال جاری ہے۔

سوئم نیاز علی شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔ بقول سیّد محمد مشہدی سید کسرانی آپ کے چار فرزند تھے۔(ا)۔فرمان شاہ،(۲)۔نگاہ علی شاہ،(۳)۔سلطان شاہ،(۴)۔شاہ شرف مگر سادات ڈنہ سیداں میں آج ان کی اولاد کی خبر نہیں ہے۔اور ایسا بھی ممکن ہے مجھے ان کا علم نہ ہو واللہ اعلم

چہارم سیّد سیّد شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(ا)۔سیّد نور شاہ،(۲)۔سیّد وہاب شاہ

پہلی شاخ میں سیّد نور شاہ بن سیّد سیّد شاہ:۔ کے ایک فرزند غوث زمان سیّد مدد شاہ سرکار ہوئے جن کی زیارت ڈنہ سیداں آباد ہے آپ کے ایک فرزند سیّد شاہ حسین ہوا جو کہ انقرض ہو گیا۔ دوسری شاخ سے سیّد وہاب شاہ بن سیّد سیّد شاہ:۔ کی اولاد سے کرم حسین شاہ بن غلام حیدر شاہ بن سیّد وہاب المذکور تھے آپ ڈنہ سیداں سے چوہڑ میں آباد ہوئے۔ آپ کے چار پسران ہوئے۔(ا)۔سیّد تفسیر شاہ عزادار مظلومِ کربلا،(۲)۔سیّد تنویر شاہ،(۳)۔شمشیر شاہ،(۴)۔چن پیر شاہ۔

پنجم سیّد کریم حیدر شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔ آپ کے تین پسران تھے۔(ا)۔کرم شاہ لاولد،(۲)۔سیّد ستار علی شاہ،(۳)۔سیّد جواہر شاہ آپ کی اولاد آئی ٹن فور اسلام آباد میں ہے۔

پہلی شاخ میں سیّد ستار علی شاہ بن کریم حیدر شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد فضل حسین سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔سیّد قربان حسین شاہ، آپ کی اولاد بنگش کالونی میں آباد ہے۔(۲)۔سیّد رضا حسین شاہ، دوسرا خاندان سیّد رضا حسین شاہ بن سیّد فضل حسین شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد اعتبار حسین شاہ سے جاری ہوئی جو کہ بنگش کالونی سے جھنگی سیداں اسلام آباد منتقل ہوئے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہے۔(ا)۔حسن مجتبیٰ شاہ،(۲)۔تجمل حسین شاہ،(۳)۔سیّد تصدق حسین کاظمی المشہدی نسابہ۔سیّد تصدق کاظمی بن سیّد اعتبار حسین شاہ سادات کاظمیہ اولاد سیّد سخی شاہ مزل میں نقیب الاشراف کی حیثیت رکھتے ہیں۔اور علم الانساب سے واقف ہیں ہمارے رفیق اور عزیز ہیں آپ کے تین فرزند ہیں۔(ا)۔سیّد علی عجیل،(۲)۔سیّد ضرغام عباس،(۳)۔سیّد ذوالقرنین مہدی جو حال جھنگی سیداں میں سکونت رکھتے ہیں۔

بیت ثالث سیّد مٹھا شاہ بن سیّد ولایت شاہ:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد گل حسین شاہ،(۲)۔سیّد گل حسن شاہ،(۳)۔سیّد باقر شاہ

بطن اول سیّد گل حسین شاہ بن سیّد مٹھا شاہ:۔ آپ کی اولاد قلیل ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔قائم شاہ،(۲)۔حیات شاہ آپ کی اولاد سے ایک خاندان بن بھولا ٹیکسلا میں ہے اور دوسرا خاندان راجوری مقبوضہ کشمیر میں ہے۔

بطن ثانی سیّد گل حسن شاہ بن سیّد مٹھا شاہ:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے کثیر ہے۔

(ا)۔سیّد محمد غلام،(۲)۔سیّد اکابر شاہ ان حضرات کی اولاد بھلڑے سیداں اسلام آباد بھیکہ سیداں اور ترلائی کلاں میں ہے

بطن ثالث سیّد باقر شاہ بن سیّد مٹھا شاہ: ۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد سلطان شاہ،(۲)۔سیّد رحیم شاہ،(۳)۔سیّد برہان شاہ

اوّل سیّد سلطان شاہ بن سیّد باقر شاہ: ۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد لعل شاہ،(۲)۔سیّد لطف شاہ ان حضرات کی اولاد بنگش کالونی اور بھیکہ سیداں میں ہے۔

دوئم برہان شاہ بن سیّد باقر شاہ: ۔ آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔(۱)۔کرم شاہ لاولد،(۲)۔سیّد جواہر شاہ،(۳)۔سیّد سیّد شاہ،(۴)۔امیر علی شاہ،(۵)۔گلاب شاہ۔ان آخرالذکر چار حضرات کی اولاد بھیکہ سیداں ایف الیون اسلام آباد میں ہے۔

سوئم سیّد رحیم شاہ بن سیّد باقر شاہ: ۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد سلطان شاہ جن کا ایک فرزند روڈا شاہ تھا اور یہ نسل ختم ہوئی۔،(۲)۔سیّد نجف شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد نجف شاہ بن سیّد رحیم شاہ: ۔ کے چار فرزند ہوئے۔(۱)۔جواہر شاہ لاولد،(۲)۔جعفر شاہ لاولد۔

(۳)۔فضل شاہ جس کا ایک فرزند بھولا شاہ لاولد تھا،(۴)۔سیّد محمد شاہ آپ کی اولاد جاری ہوئی۔

پہلا خاندان سیّد محمد شاہ بن نجف شاہ بن رحیم شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد باغ حسین شاہ آپ کی اولاد ڈھوک سیداں میں ہے،(۲)۔مہر حسین شاہ ڈنہ سیداں میں عزاداری کی بنیاد رکھی،(۳)۔سیّد جواہر شاہ اور دو دختران تھیں۔(۱)۔سیدہ لطیفاں بی بی زوجہ سیّد احمد شاہ بن بالا شاہ بن فیض علی شاہ بن شرف علی شاہ مشہدی سے ہوئی اور ایک فرزند عرب شاہ پیدا ہوا جو لاولد فوت ہوا۔،(۲)۔سیدہ امام بی بی زوجہ سیّد شاہ بن بالا شاہ بن فیض علی شاہ بن شرف شاہ مشہدی اور یہ سیدہ امام بی بی میں سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی مؤلف کتاب ھذا کی والدہ کی سگی دادی ہیں۔

## ۳۲۸۔نسل سیّد محمود شاہ بن شاہ زین العابدین بن سیّد نصیر الدین

آپ کے دو پسران تھے(۱)۔چراغ لاولد،(۲)۔سیّد رحمت اللہ

سیّد رحمت اللہ بن سیّد محمود شاہ کی اولاد میں پانچ پسران تھے(۱)۔ابوالبرکات،(۲)۔عبدالخیر،(۳)۔سیّد طاہر،(۴)۔سیّد عبدالباقی،(۵)۔سیّد عبدالسّلام

بیت الاول سیّد عبدالخیر بن سیّد رحمت اللہ: ۔ آپ کا مزار سیّد کسراں میں ہے۔بقول سیّد محمد سیّد کسرانی آپ ۹۰۳ ہجری کو پیدا ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ آپ شہید ہوئے آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد،(۲)۔عبدالخالق،(۳)۔عبدالحسن۔آخرالذکر کی اولاد بیان نہیں ہوئی۔

بطن اول سیّد عبدالخالق بن سیّد عبدالخیر: ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند عبداللطیف اور ان کی ایک فرزند عبدالعزیز سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد قاسم،(۲)۔سیّد صادق محمد شاہ

اول قاسم شاہ بن سیّد عبدالعزیز کی اولاد میں گلاب شاہ اور شاہ جوایا ابنان سیّد محمد شاہ بن حاجی شاہ بن سیّد قاسم المذکور تھے۔

دوئم صادق محمد بن سیّد عبدالعزیز: ۔ کی اولاد سے ناصر علی بن عنایت شاہ بن سیّد صادق محمد المذکور تھے جو کہ لاولد تھے۔

بطن ثانی سیّد محمد بن سیّد عبدالخیر: ۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جان محمد،(۲)۔سیّد حسین

اول سیّد جان محمد بن سیّد محمد کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد بلال بعض جگہ نام بلاول ہے۔،(۲)۔سیّد قاسم،(۳)۔سیّد ہاشم

پہلی شاخ سیّد قاسم بن سیّد جان محمد کی اولاد سے سیّد امام بن سلطان علی بن سیّد عظیم بن سیّد شاہ مراد بن قاسم المذکور ہوئے۔

دوسری شاخ میں سیّد بلال بن سیّد جان محمد کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد شاہ امام،(۲)۔سیّد رحمت اللہ شاہ

ان میں رحمت اللہ شاہ بن سیّد بلال کی اولاد سے مخدوم سید لعل شاہ بن برہان شاہ بن غلام شاہ بن محمد شاہ بن رحمت اللہ شاہ المذکور ہوئے جن کا مزار ملتان میں مرجع خلائق ہے آپ کی اولاد ہنوز ملتان میں ہی مقیم ہے۔جبکہ عبدالخیر بن رحمت اللہ شاہ کی اولاد اکثر سیّد کسراں میں آباد ہے۔

تیسری شاخ سیّد ہاشم بن سیّد جان محمد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد یار محمد، (۲)۔سیّد منور شاہ

دوئم سیّد حسین بن سیّد محمد بن سیّد عبدالخیر:۔آپ کی اولاد ایک فرزند کریم شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱)۔فرمان شاہ، (۲)۔کرم شاہ سے جاری ہے۔

بیت ثانی سیّد عبدالسّلام بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد محمود بن سیّد شاہ زین العابدین۔

آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جلال الدین، (۲)۔سیّد شہاب الدین

بطن اول سیّد شہاب الدین بن سیّد عبدالسّلام:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔احمد شاہ، (۲)۔حامد شاہ

اول سیّد حامد شاہ بن سیّد شہاب الدین:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد پیر محمد، (۲)۔سیّد خوشی محمد، (۳)۔سیّد عالم شاہ اور ان حضرات کی اولاد میں سے اکثر سیّد کسراں میں ساکن ہے۔

دوئم سیّد احمد بن سیّد شہاب الدین:۔کی اولاد نور شاہ اور حسن شاہ ابنان سیّد فتح شاہ بن مہدی شاہ بن سیّد احمد شاہ المذکور سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی سیّد جلال الدین بن سیّد عبدالسّلام:۔آپ کی اولاد پنڈ جمال خان۔موئن موضعات ہری پور میں آباد ہے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد عبدالسّلام، (۲)۔سیّد حبیب اللہ، (۳)۔سیّد حمید

اول سیّد عبدالسّلام بن سیّد جلال الدین:۔کی اولاد سے جلال شاہ اور سبز علی مشہدی ابنان سیّد برہان شاہ بن سیّد مہر شاہ بن سیّد شاہ مرتضٰی بن سیّد شیر محمد بن سیّد عبدالسّلام المذکور اور یہ شاخ سیّد کسراں میں ہے۔

دوئم سیّد حمید بن بن سیّد جلال الدین:۔کی اولاد بھی سیّد کسراں میں منقرض ہوئی۔بقول سیّد حیدر بن مہدی شاہ آپ کی اولاد سے باغ علی شاہ بن شاہ جان محمد بن سیّد لطیف شاہ بن حیات شاہ بن سیّد شاہ حمید المذکور

سوئم سیّد حبیب اللہ بن سیّد جلال الدین:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔

(۱)۔سیّد محمود لاولد، (۲)۔سیّد عنائیت جن کا ایک فرزند باقر شاہ کی اولاد ایک فرزند سیّد سیّد شاہ سے جاری ہوئی سیّد حیدر بن مہدی شاہ جھنگی والے نے آپ کا نام سیّد پیر شاہ لکھا ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نور شاہ، (۲)۔سیّد احمد شاہ

بیت ثالث سیّد ابوالبرکات بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد محمود بن شاہ زین العابدین

سیّد محمد سیّد کسرانی نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔سیّد عبدالقادر کا ذکر کیا ہے اور حیدر شاہ بن مہدی شاہ نے بھی یہی کہا ہے جبکہ محبوب الانساب میں دوسرا فرزند مبارک شاہ ہے جس کی اولاد چنبہ نز دحویلیاں میں آباد ہے۔

سیّد عبدالقادر بن سیّد ابوالبرکات:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد ملوک شاہ، (۲)۔سیّد شرف الدین

بطن اول سیّد ملوک شاہ بن سیّد عبدالقادر:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شرف شاہ، (۲)۔سیّد لطیف شاہ

اول سید لطیف شاہ بن سیّد ملوک شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد صادق محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)۔نور شاہ اولاد کا معلوم نہیں ہے، (۲)۔دانا شاہ، (۳)۔پہنا شاہ، (۴)۔امیر شاہ آپ کی اولاد نڑی پنجکوٹ میں ہے۔جب کہ پہنا شاہ کی اولاد بھی ہے اور دانا شاہ کی اولاد

گوڑی سیداں ضلع مظفرؔ آباد بجامہ بچہ سیداں مظفرؔ آباد میں آباد ہے۔

دوئم شرف شاہ بن سیّد ملوک شاہ:۔ کی اولاد ایک فرزند نور علی شاہ سے جاری ہوئی ان کو نور محمد شاہ بھی لکھا گیا۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔سیّد خان محمد، (۲)۔سیّد یار شاہ، ان حضرات کی اولاد گھنڈی سیداں مظفر آباد چوکی بل کپواڑہ میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد شرف الدین بن سیّد عبدالقادر بن سیّد ابوالبرکات:۔ آپ کی اولاد سے سیّد حاکم شاہ بن لال شاہ بن سیّد عبدالفتح بن سیّد شرف الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد گل حسین شاہ آپ کومی کوٹ میں دفن ہیں، (۲)۔حسین شاہ کی اولاد میں زمان شاہ بن بڈھا شاہ بن حسین شاہ المذکور ہیں جبکہ سیّد گل حسین شاہ بن سیّد حاکم شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد ضامن شاہ، (۲)۔سیّد شرف علی شاہ

اول سیّد ضامن شاہ بن سیّد گل حسین شاہ کی اولاد غیر تو شاہ بن جعفر علی بن سیّد ضامن شاہ المذکور سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد مرید شاہ، (۲)۔سیّد محمد شاہ، (۳)۔سیّد فقیر شاہ ان حضرات کی اولاد لچھہ چکلی اور موضعات ہٹیاں میں ہے۔

دوئم سیّد شرف علی شاہ بن سیّد گل حسین شاہ:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔فتح علی شاہ، (۲)۔سیّد علی شاہ اولاد کا علم نہیں ہے، (۳)۔سیّد فیض علی شاہ

پہلی شاخ میں فتح علی شاہ بن شرف علی شاہ کی اولاد سے گلاب شاہ بن معصوم شاہ بن فتح علی شاہ المذکور ہوئے جو پوٹھہ مظفر آباد میں تھے۔ آپ کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔سادات شاہ، (۲)۔یوسف شاہ، (۳)۔ایوب شاہ

دوسری شاخ میں سیّد فیض علی شاہ بن سیّد شرف علی شاہ:۔ آپ کا مزار دئیسرہ میں ہے۔ یہ علاقہ خان پور میں ہے۔ آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔بہادر شاہ، (۲)۔سیّد فقیر شاہ، (۳)۔سمندر شاہ، (۴)۔سیّد بالا شاہ

پہلا خاندان بہادر شاہ بن فیض علی شاہ کی اولاد میں دو پسران شرف شاہ اور نادر شاہ ہوئے اور ان کی اعقاب دئیسرہ خان پور میں ہے۔

دوسرا خاندان فقیر شاہ بن سیّد فیض علی شاہ کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔گل حسین شاہ، (۲)۔کرم حسین شاہ، (۳)۔نگاہ علی شاہ

تیسرا خاندان سیّد سمندر شاہ بن سیّد فیض علی شاہ کے پانچ پسران ہوئے۔

(۱)۔پیارا شاہ، (۲)۔لعل حسین شاہ، (۳)۔پیر حسین شاہ، (۴)۔نور حسین شاہ، (۵)۔قطب حسین شاہ ان حضرات کی اولاد بوئی ضلع ایبٹ آباد میں ہے۔

چوتھا خاندان بالا شاہ بن سیّد فیض علی شاہ:۔ صاحب حمید الجواہر نے آپ کے تین پسران لکھے۔(۱)۔بڈھا شاہ، (۲)۔سلطان حیدر، (۳)۔سیّد حیدر شاہ جبکہ سیّد حیدر شاہ دراصل سیّد شاہ ہیں جن کا ورود ڈنہ سیداں اسلام آباد میں ہوا اور چہارم فرزند، (۴)۔احمد علی شاہ جن کا ایک فرزند عرب شاہ لاولد فوت ہوا۔سیّد شاہ بن بالا شاہ کی والدہ فضل جان دیئسرہ سے تھیں۔ اس لیے سیّد شاہ اپنے مادری پدری بھائی احمد علی شاہ کے ہمراہ دیئسرہ منتقل ہوئے اور بعد میں ڈنہ سیّداں وارد ہوئے۔

ان میں سیّد شاہ بن بالا شاہ بن فیض علی شاہ کی اولاد میں ایک ہی فرزند ہوا۔سیّد انور حسین شاہ اور یہ میرے نانا محترم ہیں۔ آپ کے چار پسران (۱)۔ذوالفقار حسین، (۲)۔افتخار حسین، (۳)۔انوار حسین، (۴)۔زوار حسین ہوئے اور چار ہی دختران ہوئیں جن میں سے ایک سیدہ ریاست بی بی میری سیّد قمر اعرجی مولف کتاب ھذا کی والدہ ماجدہ ہیں۔

بیت رابع طاہر بن سیّد رحمت اللہ بن محمود شاہ بن شاہ زین العابدین:۔ سیّد حیدر شاہ بن مہدی شاہ نے ان کو لاولد لکھا ہے۔ اور سیّد محمد سیّد کسرانی نے کہا آپ کی خبر نہیں کہ کدھر گئے اور یہ بھی خبر نہیں آپ کی اولاد تھی یا نہیں تھی۔ تاہم محبوب الانساب میں آپ کی اولاد کا ذکر موجود ہے جو ککمنگ، دلوطہ،

مواضعات ایبٹ آباد ہے آپ کی اولاد سے چراغ محمد بن فاضل شاہ بن محمد سلطان بن عبداللہ بن سیّد طاہر المذ کور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔زلف شاہ،(۲)۔سیّد غازی شاہ

بیت خامس سیّد عبدالباقی بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد محمود بن شاہ زین العابدین آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شمس حقانی، (۲)۔سیّد فقیر محمد۔

بطن اول سیّد شمس حقانی بن سیّد عبدالباقی:۔آپ کا مزار تو فکیاں میں ہے آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شریف محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عبدالسّلام،(۲)۔سیّد امیر شاہ

اول سیّد عبدالسّلام بن سیّد شریف محمد:۔آپ کی اولاد سے سیّد بہادر شاہ بن سیّد کرم شاہ بن سیّد فقیر شاہ بن سید جمال سبز پیر بن سیّد عبدالسّلام المذ کور ہوئے جن کی زیارت حسن ابدال میں ہے اور یہ خاندان بھی حسن ابدال میں موجود ہے آپ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)۔مہر حسین،(۲)۔حیات شاہ،(۳)۔نادر شاہ

دوئم سیّد امیر شاہ بن سیّد شریف محمد بن سیّد شمس حقانی:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند غوث زماں سیّد سخی شاہ پیارا کاظمی المشہدی ہوئے جن کے دو مزار ہیں ایک مقام گنڈے کٹاریاں نزد کونجتری دوم چوہڑ ہڑپال راولپنڈی جو بہت مشہور ہے آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد اکرم شاہ سے جاری ہوئی۔بعض نے ان کا نام کرم شاہ بھی لکھا ہے ان کی اولاد میں نسب نامہ اور کتاب سیّد حیدر شاہ کے مطابق ایک فرزند سیّد بھولا شاہ تھے اور قدیم شجرات میں زیادہ ان کا ہی ذکر ہے جبکہ تو فکیاں کے مشجر میں دوسرا فرزند جمیل شاہ بھی بیان ہے۔جو کہ سادات کاظمیہ چوہڑ ہڑپال کے جدِامجد ہیں۔

پہلی شاخ میں سیّد بھولا شاہ بن سیّد اکرم شاہ: کی اولاد ایک فرزند سیّد امام علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی زیارت رتہ امرال قبرستان سے ہے۔ان کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد مراد شاہ،(۲)۔امیر علی شاہ لاولد،(۳)۔سیّد منور شاہ المعروف منوں شاہ ان حضرات کی اولاد رتہ امرال اور تو فکیاں میں آباد ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد جمیل شاہ بن سیّد اکرم شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند لطف علی شاہ سے جاری ہوئی جن کا مزار چوہڑ ہڑپال میں ہے۔آپ کے چار پسران ہوئے۔

(۱)۔باغ حسین شاہ لاولد،(۲)۔جواہر شاہ،(۳)۔بہار شاہ،(۴)۔گلاب شاہ آخر الذکر تینوں کی اولاد جاری ہے۔

پہلا خاندان جواہر شاہ بن لطف علی شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شیر شاہ،(۲)۔مدد شاہ جو چوہڑ ہڑپال اور ڈھوک سیداں میں آباد ہے۔

دوسرا خاندان بہار شاہ بن لطف علی شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند قربان حسین سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شاہ حسین،(۲)۔سیّد رنگ شاہ

تیسرا خاندان گلاب شاہ بن لطف علی شاہ:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد مبارک شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔دیوان حیدر شاہ،(۲)۔غلام حیدر شاہ

ان میں سیّد دیوان حیدر شاہ بن مبارک شاہ کے دو فرزند(۱)۔معظّم شاہ لاولد،(۲)۔غلام حیدر شاہ صاحب اولاد تھے اور تین دختران (۱)۔منظور بی بی ایک بیٹی ان کی اولاد میں،(۲)۔صغریٰ بی بی آپ کی شادی سیدن شاہ ہمدانی سے ہوئی۔اولاد انگلینڈ میں ہے۔،(۳)۔سیدہ شہزاداں بی بی آپ کی شادی سیّد فضل حسین شاہ ہمدانی اعرجی حسینی سے ہوئی جن سے ایک فرزند سیّد اظہر حسین شاہ ہوئے جو میں مولف کتاب سیّد قمر عباس اعرجی کے والد محترم ہیں۔

بطن ثانی سیّد فقیر محمد بن سیّد عبدالباقی بن سیّد رحمت اللہ:۔کی اولاد سے سیّد یار محمد بن سیّد ولی اللہ بن سیّد فقیر محمد المذ کور تھے ان کی اولاد دو پسران سے جاری

ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ فقیر،(۲)۔سیّد عالم شاہ

اول سیّد شاہ فقیر بن سیّد یار محمد:۔کی اولاد سے سیّد بڈھا شاہ بن سیّد جہان شاہ بن بن شاہ فقیر المذکور تھے۔جن کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔

(۱)۔نظام شاہ،(۲)۔بالا شاہ،(۳)۔نادر شاہ،(۴)۔بہادر شاہ،(۵)۔حیدر شاہ

ان حضرات کی اولاد مندرچھ، مانگل، بالڈھیری، قلندر آباد، بانڈ بریلہ بانڈہ پیر خان ضلع ایبٹ آباد، لمبی ڈوگی، جیامیرا گاندھیاں مانسہرہ جابہ ضلع مانسہرہ وغیرہ میں آباد ہے۔

دوئم عالم شاہ بن یار محمد شاہ بن سیّد ولی اللہ:۔کی اولاد ایک سیّد معمور شاہ عرف باقر شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شرف شاہ،(۲)۔سیّد پیر نبی شاہ غازی

سیّد پیر نبی شاہ غازی کا مزار ٹاہلی شیر بائی ضلع مانسہرہ میں ہے آپ کی کثیر اولاد ہے آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہے۔

(۱)۔سیّد ہیبت شاہ،(۲)۔سیّد معظّم شاہ،(۳)۔سیّد احمد شاہ،(۴)۔سیّد محمد علی شاہ،(۵)۔سیّد بھولا شاہ

## ۳۲۹۔نسل سیّد احمد شاہ بن شاہ زین العابدین بن سیّد نصیر الدین

سیّد محمد شاہ سیّد کسرانی کے بقول آپ صاحب دولت اور بلند اقبال تھے آپ کی قبر موضع دلجبہ خانقاہ میں ہے۔آپ کے چار پسران ہوئے۔

(۱)حسن۔،(۲)۔حسین جن کو محمد حسین بھی لکھا گیا،(۳)۔سیّد صادق آپ لاولد ہوئے، آپ کو صادق محمد یا محمد صادق بھی لکھا گیا۔(۴)۔سیّد یاسین شاہ

بیت اول سیّد یاسین بن سیّد احمد شاہ:۔سیّد محمد سیّد کسراں والوں نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد مسکین تحریر کیا جبکہ شجرات میں دوسرا فرزند سیّد فتح علی بھی مذکور ہے۔جس کی اعقاب مدرک الطالب میں بھی بیان ہوئی ہے۔سیّد مسکین بن سیّد یاسین کی اولاد ایک فرزند سیّد صادق مرتضیٰ عرف شادی شاہ سے جاری ہوئی اوران کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد خضر شاہ،(۲)۔سیّد مصطفیٰ شاہ

بطن اول سیّد خضر شاہ بن سیّد صادق مرتضیٰ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد میراں شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد فتح محمد شاہ،(۲)۔سیّد کالا شاہ،(۳)۔سیّد شاہ درویش محمد المعروف غازی امام آپ کا مزار موضع نون اسلام آباد میں ہے۔

اول سیّد فتح محمد شاہ بن سیّد میراں شاہ:۔کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱)۔امام علی شاہ،(۲)۔سیّد چراغ علی جبکہ ایک روایت میں امام علی شاہ بن غلام مہدی شاہ بن عنایت شاہ بن فتح محمد شاہ المذکور تھے اوران کے تین فرزند تھے۔(۱)۔گوہر شاہ،(۲)۔نادر شاہ،(۳)۔منوں شاہ۔پھر گوہر شاہ بن امام علی شاہ کے چار فرزند تھے۔(۱)۔سید نادر شاہ،(۲)۔گل حسن شاہ،(۳)۔محمد حسن شاہ،(۴)۔سیّد گلاب شاہ اور ان حضرات کی اولاد ساکنان نون اسلام آباد کے سادات ہیں۔

دوئم۔سیّد کالا شاہ بن سیّد میراں بن سیّد خضر شاہ آپ کا مزار بھمبر تراڑ اسلام آباد میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد باغ علی شاہ،(۲)۔سیّد گولا شاہ، پہلی شاخ میں سیّد گولا شاہ بن سیّد کالا شاہ:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد علی شیر،(۲)۔سیّد شاہ

ان میں سیّد شاہ بن گولا شاہ کے ایک فرزند شاہ امیر جن کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد حیدر شاہ،(۲)۔سیّد شاہ بہار آپ کے دو فرزند (۱)۔حیدر شاہ،(۲)۔نیاز علی، اور حیدر شاہ بن شاہ امیر کے دو فرزند،(۱) محمد حسن،(۲)۔دیوان خسرو۔دوسری شاخ میں سیّد باغ علی شاہ بن سیّد کالا شاہ:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد فتح علی شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔شان شاہ،(۲)۔سیّد شرف شاہ،(۳)۔سیّد غلام شاہ، ان میں شرف شاہ بن فتح علی شاہ کے چار پسران ہوئے۔(۱)۔باغ حسین،(۲)۔صفت علی،(۳)۔نیاز علی شاہ،(۴)۔سیّد مردان شاہ، اور ان حضرات کی اولاد سیلہ سیداں مری میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد مصطفیٰ شاہ بن سیّد صادق مرتضیٰ :۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔لطیف محمد، (۲)۔سید فقیر محمد

اول:۔ سیّد فقیر محمد بن سیّد مصطفیٰ کی اولاد سے غوث الزماں سیّد سخی شاہ چن چراغ بن سیّد شاہ ملوک بن سیّد تاج الدین بن سیّد فقیر محمد المذکور آپ کا مزار راولپنڈی شہر میں مرجع الخائق ہے۔

دوئم سیّد لطیف محمد بن سیّد مصطفیٰ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد اسداللہ، (۲)۔سیّد فیض اللہ

پہلی شاخ میں سیّد اسداللہ بن سیّد لطیف کی اولاد سے آغا سیّد حامد علی شاہ موسوی بن سبز علی بن غلام حسین بن رسول شاہ بن مہر شاہ بن نادر شاہ عرف زیارت شاہ بن شیر شاہ بن رسول شاہ بن سیّد اسداللہ المذکور ہیں۔ جو علی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں رہتے ہیں۔

دوسری شاخ میں سیّد فیض اللہ بن سیّد لطیف محمد :۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سید ہدایت شاہ، (۲)۔سیّد اکبر شاہ اور ان دونوں حضرات کی نسل جاری ہے۔

بیت ثانی سیّد حسن بن سیّد احمد بن سیّد شاہ زین العابدین مشہدی موسوی :۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالوہاب سے جاری ہوئی۔جن کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد محمد علی، (۲)۔سیّد دولت شاہ سے جاری ہوئی۔

بطن اول سیّد محمد علی بن سید عبدالوہاب :۔ بقول سیّد محمد مشہدی آپ کی اولاد سے سیّد پہلوان شاہ بن نادر علی بن شیر محمد بن چراغ علی بن محمد علی المذکور جبکہ حیدر شاہ بن مہدی ان کے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔فتح حیدر، (۲)۔امیر حیدر، (۳)۔شیر محمد اور یہ حضرات ٹلہ میں ساکن تھے۔ جو کہ شاید لفظ ٹھلہ ہے۔

بطن ثانی سیّد دولت شاہ بن سیّد عبدالوہاب :۔ ان کا ذکر نسب نامہ شریف اور حیدر شاہ کے شجر میں کہیں نہیں پڑھا ان کی اولاد محبوب الانساب میں بیان ہوئی ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد محمود شاہ، (۲)۔سیّد یار محمد۔

اول اور یار محمد بن سیّد دولت شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔امیر شاہ، (۲)۔فیض علی شاہ آپ کی اولاد کثیر ہے جو چندو میرا حویلیاں میں آباد ہے۔

بیت ثالث :۔ سیّد حسین بن سیّد احمد بن سیّد شاہ زین العابدین :۔ سیّد محمد سیّد کسراں نے آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔سیّد عبدالجلیل بیان کیا ہے جبکہ سیّد فدا موسوی اور نزاکت شاہ کی تحقیق سے شائع ہونے والی کتاب محبوب الانساب میں ان کے تین مزید پسران تحریر ہیں جو صاحب اعقاب ہیں۔ (۲)۔سیّد کمال الدین، (۳)۔سیّد فتح علی، (۴) عبدالوہاب عرف میراں شاہ

بطن اول سیّد کمال الدین بن سیّد حسین :۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد اسماعیل، (۲)۔سیّد میر علی شاہ

اول سیّد اسماعیل بن سیّد کمال الدین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد محمد، (۲)۔سیّد عمران شاہ جبکہ تیسرا فرزند، (۳) محمود شاہ۔

پہلی شاخ سیّد محمد بن اسماعیل شاہ :۔ کی اولاد شاہ نظام بن حسین محمد بن سیّد عالم شاہ بن سیّد محمد المذکور سے جاری ہوئی۔جن اولاد چار پسران سے کثیر ہے۔(۱)۔سیّد علی شاہ آپ کی اولاد کٹریٹ شکیناری اور اندھیری ممبئی میں ہے۔اس کے علاوہ پوٹھہ مانسہرہ میں بھی آپ کی اولاد ہے، (۲)۔سیّد باقر شاہ آپ کی اولاد نائڈا مانسہرہ میں ہے (۳)۔سیّد باغ ولی شاہ صاحب اعقاب اولاد ساکن سچیاں تریڈا، (۴) سیّد صفدر علی شاہ۔شاہ نظام بن حسین محمد کے دیگر بھائی سیّد حسن علی شاہ، سیّد ستار شاہ اور زمان شاہ کی بھی کثیر اولاد ہے۔سیّد حسن علی شاہ بن حسین محمد بن عالم بن محمد المذکور آپ کا مزار گلی باغ میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔سیّد حیات محمد آپ کی اولاد صندوک سیداں، کنڈ، بٹنگ مانسہرہ کوڑاوٗ سید آباد بٹ گرام نٹھی الائی، کارگڑھی بٹگرام، بانڈی پورہ نیلہ شنگ، سیری پنجوال میں آباد ہے، (۲)۔سیّد حلیم شاہ آپ کی اولاد بٹنگ موہڑی، پکھل، کوہستان شنکیاری میں آباد ہے۔ دوسری شاخ میں عمران شاہ بن اسماعیل بن سیّد کمال الدین کی اولاد ایک فرزند نور علی شاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں ایک فرزند مہتاب شاہ تھا جس کی اولاد دو

پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔خطاب شاہ کنور سیداں،(۲)۔سیّد فقیر شاہ گڑھی دوپٹہ

دوئم سیّد میر علی بن سیّد کمال الدین:۔ کی اولاد سے سیّد گل حسین شاہ بن حبیب شاہ بن محبّ علی بن میر علی المذکور ہوئے جن کا مزار سچیاں سیداں ہوتر یڑی والی زیارت ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد محمد شاہ،(۲)۔سیّد شاہ ولی شاہ۔

بطن ثانی:۔سیّد عبدالجلیل بن سیّد حسین بن احمد:۔آپ کی اولاد سے سید زمان بن لعل شاہ بن گلاب شاہ بن منور شاہ بن حیدر شاہ بن نور شاہ بن عسکری شاہ بن قطب معمور بن عبدالجلیل المذکور جھجھیاں ہزارہ میں آباد تھے آپ کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱) پیارا شاہ،(۲)۔سیّد قربان شاہ، (۳)۔کرم شاہ۔

بطن ثالث سیّد فتح علی بن سیّد حسین بن سیّد احمد:۔ کی اولاد کومی کوٹ کھنیاں گھوڑیاں میں آباد ہوئی آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد صادق محمد،(۲)۔یہ قاسم شاہ،(۳)۔سیّد غلام شاہ۔اوّل سیّد صادق محمد بن سیّد فتح علی کی اولاد سے حضرت سید محمد علی شاہ بن نور محمد بن صادق محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد کہوڑی مظفّر آباد میں ہے۔ دوئم سیّد قاسم شاہ بن سیّد فتح علی:۔ کی اولاد سے سید اکابر بن نور شاہ بن سیّد گل حسین شاہ بن ابراہیم شاہ بن یوسف شاہ بن قاسم شاہ المذکور ہوئے اور ان کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔حاجی شاہ،(۲) غازی شاہ آپ کی اولاد ہداں پہلی پورہ تحصیل اُڑی ضلع بارہ مولہ کشمیر میں ہے۔(۳)۔دامن شاہ۔

سوئم۔ غلام شاہ بن سیّد فتح علی:۔ کی اولاد دو فرزندوں سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سید لقمان شاہ،(۲)۔سیّد محمد شاہ اور ان حضرات کی اولاد پنجول ضلع مانسہرہ اور ڈولی پورہ تحصیل ہندواڑہ مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ بیت رابع سیّد عبدالوہاب عرف میراں بن سیّد حسین بن احمد:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد علی شاہ سے جاری ہوئی۔جس کی اولاد دو پسران (۱)۔ چراغ علی شاہ،(۲) باغ علی شاہ سے جاری ہوئی اور ان حضرات کی اولاد چھم نزد جیاں تحصیل اڑی میں ہے۔

## ۳۳۰۔سیّد حمید شاہ بن سیّد شاہ زین العابدین بن سیّد نصیر الدین

سیّد محمد مشھدی کے مطابق آپ اور سیّد احمد جڑواں تھے اور دونوں ہم شکل بھی تھے۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد حبیب اللہ، (۲)۔سیّد شمس الدین،(۳)۔سیّد نعمت اللہ

بیت اول سید نعمت اللہ بن سیّد حمید شاہ:۔ آپ کی اولاد سے امام شاہ بن عسکری شاہ بن سیّد ابوصالح بن شریف محمد بن فقیر محمد بن سیّد زکریا بن سید نعمت اللہ المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد موج دریا،(۲)۔سیّد حسین شاہ بقول محسن رضا کاظمی سیّد نعمت اللہ کی اولاد موضع کھیوالہ پنڈ دادن خان سے سیداں والہ منتقل ہوئی اور بستی سیدانوالہ میں ان کی اولاد امام شہال کہلاتی ہے۔

بیت ثانی سیّد حبیب اللہ شاہ بن سیّد حمید شاہ:۔آپ کا مزار دلجبہ پہاڑی پر واقع ہے۔آپ کی اولاد شاہ پور سیداں چکوال،کوٹلی سیداں منوال، چک باقر شاہ، چک رام جہلم سردار پور ٹوبہ سیداں حسنوٹ میں آباد ہیں آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جمال الدین،(۲)۔سیّد شہاب الدین

بطن اول سیّد جمال الدین بن سیّد حبیب اللہ:۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شریف محمد،(۲)۔سیّد عیسیٰ،(۳)۔سیّد میراں کمال

اول شریف محمد بن سید جمال الدین:۔ کی اولاد گُڑلانیاں مانسہرہ میں ہے۔ آپ کی اولاد ایک فرزند خواج محمود سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نور علی آپ کی اولاد نوسیری نوسدہ، گڑلانیاں میں آباد ہے جبکہ (۲)۔سیّد اسحاق شاہ کی اولاد سلطان پور اٹک بٹ درہ مظفّر میں آباد ہے۔

دوئم سیّد عیسیٰ بن سیّد جمال الدین:۔ کی اولاد شاہ پور اور منوال چکوال میں ہے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد عبدالرحمٰن،(۲)۔سیّد مالک شاہ

پہلی شاخ میں سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد عیسیٰ:۔ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)سیّد داون شاہ،(۲)سیّد منیر شاہ عرف میراں شاہ،(۳)۔سیّد اسماعیل،(۴)۔سیّد صادق محمد،(۴)سیّد فتح محمد۔

دوسری شاخ میں سیّد مالک شاہ بن سیدعیسیٰ کی اولاد سے سیّد باقر علی شاہ بن سیّد لطف علی شاہ بن سیّد فتح علی شاہ بن سیّد مالک شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد علی شاہ اولاد دراوہ کرناہ کشمیر میں ہے۔(۲)۔سیّد حلیم شاہ،(۳)۔سیّد عارف شاہ۔

سوئم میراں کمال الدین بن سیّد جمال الدین:۔ آپ کی اولاد کوٹلی سلطان پور چک باقر شاہ چکوال، بگڑہ اور جھرل میں آباد ہے۔ آپ کے چار پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد کریم شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۲)۔سیّد نور محمد آپ کا ایک فرزند حبیب اللہ ہوا۔(۳)۔خوشی محمد آپ کے تین پسران ہوئے۔(۴)۔سیّد مرزا شاہ آپ کی اولاد جاری ہے۔

بطن ثانی سیّد شہاب الدین بن سیّد حبیب اللہ شاہ بن سیّد حمید شاہ:۔ کی اولاد سردار پورنون تحصیل بھلوال، اور ٹوبہ تحصیل پنڈ دادن خان میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد علی محمد بن سیّد عبدالغنی بن سیّد اسداللہ بن سیّد شہاب الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔ (۱)درگاہی شاہ،(۲)۔فتح علی،(۳)بھولے شاہ،(۴)۔لعل شاہ،(۵)۔باقی شاہ

بیت ثالث سیّد شمس الدین بن سیّد حمید شاہ بن سیّد شاہ زین العابدین مشہدی:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ گل میر،(۲)۔سیّد حامد شاہ۔

بطن اول سیّد شاہ گل میر بن سیّد شمس الدین:۔ کی اولاد سے سیّد برہان بن شاہ خیر محمد بن شاہ مصطفیٰ بن امیر شاہ بن زندہ شاہ بن عالم شاہ بن سیّد شاہ گل میر المذکور

بطن ثانی:۔سیّد حامد بن سیّد شمس الدین:۔ کی اولاد سے سیّد خلیل محمد بن سیّد تاج الدین بن سیّد حامد المذکور ہوئے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔کریم شاہ،(۲)۔عالم شاہ،(۳)سیّد ابراہیم شاہ

اول سیّد کریم شاہ سیّد خلیل محمد:۔ کی اولاد سے نقیب سادات کاظمیہ المشہد یہ سیّد محسن رضا کاظمی حمیدی نسابہ بن مختار حسین شاہ بن شاہ مراد بن سیّد فتح علی شاہ بن برہان علی شاہ بن سیّد ماہ علی المعروف ما لھے شاہ بن سیّد محمد شاہ بن سیّد علی محمد شاہ بن سیّد مرتضیٰ بن سیّد کریم شاہ المذکور ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ سادات کاظمیہ پر تحقیق میں سب سے اول نمبر پر آپ ہیں۔اس کے علاوہ دوسرے سادات خانوادوں پر بھی تحقیق رکھتے ہیں مخلص اور ملنسار ہیں۔ان کا حافظہ بھی بہت مضبوط ہے۔

دوئم سیّد عالم شاہ بن سیّد خلیل محمد:۔ کی اولاد میں سادات مجہوم سیداں، نلہ سیداں ڈڈیال میر پور میں ہیں آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)سیّد تاج محمود،(۲)سیّد جیون شاہ

سوئم سیّد ابراہیم بن سیّد خلیل محمد:۔ کی اولاد سیّد علی محمد سے جاری ہوئی آپ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے۔(۱)۔سلطان شاہ ان کی اولاد کا مجھے علم نہیں،(۲)۔علی عسکر،(۳)۔امام شاہ،(۴)سیّد فتح علی شاہ باقی تین حضرات کی اولاد جاری ہوئی۔

## ۱۳۳۱۔نسل سیّد عبدالخالق بن سیّد عبدالکریم بن سیّد وجیہ الدین بن سیّد محمد ولی الدین سادات قاضیال مشہدی

سادات قاضیال مشہدی کاظمی کا مرکز جھنگی سیداں ہے جس طرح زینیال مشہدی سادات کا مرکز سیدکسراں ہے۔حُسینیال مشہدی سادات کا مرکز کرسال ہے۔صغیروال مشہدی سادات کا مرکز ماڑی شاہ صغیرا ہے۔غیاثیال سادات مشہدی کا مرکز ڈیری سیداں چکوال ہے۔سادات عیسیال مشہدی، فیروز یال مشہدی اور خراسانیال مشہدی کے قبائل منتشر مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے۔

سیّد عبدالخالق بن سیّد عبدالکریم بن سیّد وجیہ الدین کی اولاد میں بقول حیدر شاہ بن مہدی شاہ دو فرزند تھے۔ (۱)۔سیّد کریم الدین قاضی، (۲)۔سیّد کرام الدین قاضی اولاد نہ تھی لیکن سیّد محمد شاہ مشہدی نے صرف قاضی کریم الدین کا ذکر کیا ہے۔ اور سیّد محمد شاہ ہزاروی نے گلزار موسیٰ کاظمؑ میں دونوں کا ذکر کیا۔

سیّد کریم الدین قاضی بن سیّد عبدالخالق کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ سیّد برہان الدین ،(۲)۔سیّد بدرالدین المعروف بڑھا شاہ۔

بیت اول سیّد بدرالدین المعروف بڑھا شاہ بن سیّد کریم الدین قاضی کی اولاد میں نسب نامہ شریف نے ایک فرزند محمد لکھا جو کہ (۱) نور محمد بھی تحریر ہے جبکہ محبوب الانساب میں دوسرا فرزند، (۲)۔ بہاء الدین تحریر ہے۔

بطن اول: ۔ بہاء الدین بن سیّد بدرالدین بڑھا شاہ کی اولاد سے سیّد عزیز شاہ بن فتح شاہ بن سیّد فضل اللہ شاہ بن حبیب اللہ بن سیّد ملوک شاہ بن بہاء الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) سیّد امیر شاہ، (۲) سیّد رحم شاہ بطن ثانی سیّد نور محمد بن بدرالدین بڑھا شاہ کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔ (۱) کریم شاہ اولاد کا علم نہیں۔ (۲)۔سیّد اسماعیل، (۳) شمس الدین، (۴)۔غوث شاہ آخرالذکر تینوں کی اولاد ہے۔

ان میں سیّد شمس الدین بن نور محمد بن سیّد بدرالدین المعروف بڑھا شاہ: ۔ آپ کی اولاد سے لطف علی شاہ بن رحمت اللہ بن نعمت اللہ بن سیّد شمس الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد میں چار پسران تھے۔ (۱)۔حلیم شاہ، (۲)۔معمور شاہ، (۳) مصطفیٰ شاہ، (۴)۔سیّد محمد شاہ

## ۳۳۲۔نسل سیّد برہان الدین بن سیّد کریم الدین قاضی بن سیّد عبدالخالق

صاحب نسب نامہ شریف نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔سیّد بدرالدین لکھا ہے۔ جبکہ شجرات میں دیگر فرزند سیّد سیّد شاہ کا ذکر بھی ملتا ہے اور اس کی اولاد کا ذکر محبوب الانساب میں بھی ہے۔

بیت اول سیّد سیّد شاہ بن سیّد برہان الدین: ۔ آپ کا ذکر سیّد حیدر شاہ بن مہدی شاہ نے نہیں کیا آپ کی اولاد پنڈی سیّد پور پنڈ دادن خان اور ویسٹریج راولپنڈی میں ہے۔ ان کی اولاد سے سیّد جعفر شاہ بن سیّد محمد بن علی محمد بن جان محمد بن حامد شاہ بن سیّد شاہ المذکورہ ہوئے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) سیّد رسول شاہ، (۲) بھولا شاہ، (۳)۔سیّد محمد شاہ۔

بیت ثانی سیّد بدرالدین بن سیّد برہان الدین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ سیّد رکن الدین ،(۲)۔سیّد اکرام الدین۔

بطن اول سیّد اکرام الدین بن سیّد بدرالدین: ۔ آپ کی اولاد دستوڑا کھوئیاں سیداں ضلع حویلیاں میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد سیّد بڑھا بن سیّد نورالدین حسین بن سید اکرام الدین المذکور سے جاری ہوئی۔ جن کی اولاد سے سیّد گوہر شاہ بن محمد بن فتح محمد بن جان محمد بن سیف علی شاہ بن سیّد شاہ ولی بن سیّد بڑھا المذکور تھے اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد احمد شاہ، (۲)۔سیّد اکبر شاہ۔

## ۳۳۳۔نسل سیّد رکن الدین بن سیّد بدرالدین بن سیّد برہان الدین

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمود سرکار صاحب مزار جھنگی سیداں اسلام آباد سے جاری ہوئی صاحب نسب نامہ نے آپ کے تین پسران بیان کئے۔ (۱)۔سیّد عبدالرحمٰن، (۲)۔سیّد عبدالمالک المعرف شاہ حقانی، (۳)۔سیّد تاج محمد جو لاولد تھے۔ جبکہ حیدر بن مہدی شاہ نے (۴)۔شاہ بلاول اور (۵)۔سیّد عبدالحکیم بیان فرمائے اور ان چاروں کی کثیر اولاد آج موجود ہے۔

بیت اول سیّد شاہ بلاول بن سیّد محمود سرکار: ۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد شاہ کریم اللہ، (۲)۔سیّد شاہ شیر محمد غازی بطن اول سیّد کریم اللہ بن سیّد شاہ بلاول: ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد امان اللہ سے جاری ہوئی جو امانی بابا کے نام سے معروف ہوئے اور ان کا مدفن جھنگی سیداں میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔نور شاہ، (۲)۔باقر شاہ آپ انقرض ہوئے۔ سیّد نور شاہ بن سیّد امان اللہ کی اولاد دو پسران سے

جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد امام علی شاہ،(۲)۔سیّد فقیر شاہ۔

اول سیّد فقیر شاہ بن نور شاہ کی اولاد جمعہ شاہ بن امیر شاہ بن دانا شاہ بن ہاشم شاہ بن سیّد فقیر شاہ المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران (۱)۔چن پیر،(۲)۔ضامن شاہ سے نرتوپہ ہری پور میں ہے۔

دوئم سیّد امام علی شاہ بن سیّد نور شاہ:۔کی اولاد جاگل ہری پور میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد رضا حسین شاہ کاظمی بن حیدر شاہ بن محمد حسین بن گل حسین شاہ بن فیض علی شاہ بن سیّد امام علی المذکور ہیں جو کہ درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے بھائیوں کی اولاد ہے۔

بطن ثانی سیّد شیر محمد غازی بن سیّد شاہ بلال:۔آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔(۱) سیّد عاقل محمد لاولد،(۲)۔سیّد عطاء محمد لاولد اور باقی تین کی اولاد جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد حیدر محمد،(۲)۔خوشی محمد،(۳)۔سیّد یار محمد۔

اول سیّد خوشی محمد بن سیّد شیر محمد غازی:۔آپ کا مزار بندانہ کلاں میں ہے۔اور یہ بندانہ کلاں ترنول کے قریب ہوسکتا ہے جہاں اس نام کا مزار بھی موجود ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد محمود شاہ بن علی شاہ بن سیّد کاظم علی بن سیّد شاہ بقاء محمد بن خوشی محمد المذکور ہوئے آپ کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔ (۱)۔سیّد امیر شاہ آپ کے فرزند شاہ اغذر کا مزار قلندر آباد میں ہے ان کی اولاد جاری ہے۔(۲)۔سید جمال لاولد،(۳)۔سیّد چنن شاہ،(۴)۔سیّد زیور شاہ اولاد جاری ہے۔(۵)۔سیّد فرمان شاہ اولاد جاری ہے۔آپ کی اولاد میں سیّد قدرت شاہ بن میر محمد شاہ بن قائم شاہ بن فضل شاہ بن عظیم شاہ بن سیّد شاہ بن بقاء محمد بن خوشی محمد المذکور سیّد تصدق کاظمی نسابہ کے نانا محترم تھے۔

دوئم سیّد حیدر محمد بن سیّد شیر محمد غازی:۔آپ کھلابٹ میں دفن ہوئے آپ کی اولاد بھی کھلابٹ میں ہے آپ کی اولاد سے سیّد شیر شاہ بن غلام حسین بن مزمل شاہ بن سید حیدر محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)صاحب حسین شاہ اولاد جاری ہے۔(۲)۔فضل حسین اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۳)۔نور حسین کا مجھے علم نہیں۔(۴)۔سیّد حسین شاہ آپ کی اولاد ایک فرزند لعل حسین سے جاری ہے۔

سوئم سیّد یار محمد بن سیّد شیر محمد غازی:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد تقی محمد المعروف برہان شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد رضا علی،(۲)۔سیّد گوہر شاہ المعروف گولا شاہ۔

پہلی شاخ سیّد گوہر المعروف گولا شاہ بن سیّد تقی محمد:۔آپ کی اولاد بیلہ سیداں نزد پھلڑہ ضلع مانسہرہ میں آباد ہے۔آپ کی اولاد میں دیوان شاہ اور ان کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔امام شاہ لاولد،(۲)۔سیّد مرید شاہ بقول سیّد پیر شاہ نساب انقرض ہوئے۔(۳)۔سیّد وارث شاہ آپ کی نسل بیلہ سیداں میں جاری ہے۔آپ کی اولاد نساب سیّد پیر شاہ بن مکھن شاہ بن سیّد عمر شاہ بن چنن شاہ بن وارث شاہ المذکور ہیں۔

دوسری شاخ سیّد رضا علی بن سیّد تقی محمد:۔کی اولاد سے نسابہ محقق سیّد ابوزہرا فدا حسین موسوی مظفر آبادی بن گل حسن شاہ سیّد عمر شاہ بن سیّد فقیر شاہ بن غلام شاہ بن سیّد جمال شاہ بن شاہ صفدر علی بن سیّد علی بن سیّد رضا علی المذکور ہیں۔

بیت ثانی سیّد عبدالرحمان بن سیّد محمود بن سیّد رکن الدین:۔آپ کا مزار چھجکہ ہری پور میں ہے۔آپ کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد مشک محمد لاولد یا ان کی اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۲)۔سیّد مشتاق محمد،(۳)۔سیّد صادق محمد آخرالذکر دونوں کی اولاد موجود ہے۔

بطن اول سیّد مشتاق محمد بن سیّد عبدالرحمٰن:۔آپ کی اولاد سے سیّد بلند شاہ بن سیّد نور ابدال بن سیّد مشتاق محمد المذکور تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد چراغ شاہ،(۲)۔سیّد مشرف علی

اول سیّد چراغ بن سیّد بلند شاہ:۔کی اولاد سے ولی حسین بن کشور شاہ بن امام شاہ بن قاسم شاہ بن رسول شاہ بن عنایت شاہ بن سیّد چراغ شاہ المذکور کی اولاد کھلابٹ کالونی میں ہے۔

دوئم سیّد مشرف علی شاہ بن سیّد بلند شاہ: ۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی ۔(۱)۔سیّد شاہ ۔(۲)۔سیّد نور شاہ اوران حضرات کی اولاد موہڑہ محمد اور نرتوپہ ہری پور میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد صادق محمد بن سیّد عبدالرحمٰن: ۔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے ۔ (۱) سیّد سلطان علی شاہ، (۲)۔سیّد ولایت شاہ المعروف معصوم شاہ مزار جھنگی سیداں اسلام آباد آپ نے بچپن میں وفات پائی۔ اور سیّد سلطان علی شاہ بن سیّد صادق محمد بن سیّد عبدالرحمٰن کی اولاد میں ۔ سات فرزند تھے مگر اولاد چار کی موجود ہے۔ (۱)۔موج علی، (۲)۔سرور شاہ، (۳)۔نیاز علی ان حضرات کی اولاد نہیں ہے، (۴)۔غلام حسن، (۵)۔غلام نبی شاہ، (۶) غلام علی شاہ، (۷) رضا علی شاہ ان حضرات کی اولاد موجود ہے۔

اول سیّد غلام حسن شاہ بن سیّد سلطان علی شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی ۔(۱)۔بدر حسین شاہ آپ نے پھراڑی میں سکونت اختیار کی، (۲)۔سیّد اکبر علی شاہ، آپ کی اولاد سے سادات بائیاں احمد علی خان جس سے سیّد غلام شبیر حسین شاہ بن محمد شاہ بن کرم شاہ بن عطر شاہ بن اکبر علی المذکور ہوئے آپ درویش تھے۔

دوئم غلام علی شاہ بن سیّد سلطان علی شاہ: ۔ آپ کی اولاد جھنگی سیداں سے چوہڑ ہڑپال منتقل ہوئی ۔ آپ کی اولاد سے میرے دوست سیّد علی رضا کاظمی بن سیّد مظہر حسین بن انور حسین بن امیر حیدر بن سیّد گلاب شاہ بن سیّد حسن شاہ المعروف حسوشاہ بن سیّد امام علی شاہ بن غلام علی شاہ المذکور ہیں اور اسی خاندان سے سیّد شباب الحسن بن سیّد فضل حسین شاہ بن امیر حیدر شاہ المذکور ہیں۔

سوئم سیّد رضا علی شاہ بن سلطان علی شاہ: ۔ کی اولاد سے چار فرزند تھے ۔ (۱)۔سیّد علی اصغر شاہ، (۲) سیّد محمد علی شاہ، (۳)۔سید احمد علی شاہ، (۴) سیّد زین علی پہلی شاخ میں سیّد احمد علی شاہ بن رضا علی شاہ کی اولاد سے سیّد حیدر شاہ بن سیّد مہدی شاہ بن سیّد احمد علی شاہ المذکور آپ مولف رسالہ شجرۃ المطہرہ المشہدی ہیں۔علی اصغر شاہ اور زین علی شاہ کی اولاد بھی جھنگی میں جاری ہوئی۔

دوسری شاخ میں سیّد محمد علی شاہ بن رضا علی شاہ کی اولاد سے میری نانی محترمہ سیدہ تاج بی بی اور ان کے بھائی غلام اصغر شاہ، بشیر حسین، ارشاد حسین، لیاقت حسین، اظہر حسین شاہ المعروف مستانہ شاہ ابنان سیّد پہلوان شاہ بن علی حسین بن سیّد شاہ جی بن سیّد غزن شاہ بن راج ولی شاہ بن محمد علی شاہ المذکور ہیں۔ اور ان کے بنی اعمام چہان میں بھی آباد ہیں اور یہ نسل پہلے ڈنہ سیداں آباد ہوئی اور یہاں سے آئی ٹن فور منتقل ہوئے ۔سیّد غلام نبی شاہ بن سیّد سلطان علی شاہ کی اولاد ایک فرزند محبّت حسین شاہ سے جاری ہوئی اوران کی اولاد چار پسران سے جھنگی سیداں میں آباد ہے۔ (۱)۔عنایت علی، (۲)۔سعادت علی، (۳)۔ہدایت علی، (۴)۔نور علی شاہ۔

بیت ثالث سیّد عبدالحکیم بن سیّد محمود بن سیّد رکن الدین: ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے ۔(۱)۔سیّد سخی نذر محمد المعروف مشہدی بابا مزار نرتوپہ لاولد، (۲)۔سیّد شوق محمد سیّد شوق محمد بن سیّد عبدالحکیم کی اولاد میں سیّد مرید شاہ بن شاہ مرتضٰی ابن انور شاہ (امیر شاہ) بن سیّد عاقل محمد بن سیّد شوق محمد المذکور ہوئے آپ کی اولاد چار پسران سے کاگ، تربیلہ، کھلابٹ میں آباد ہے۔ آپ کے چار پسران یہ ہیں۔ (۱)۔حیدر شاہ، (۲)۔سیّد میرا شاہ، (۳)۔نور حسین شاہ، (۴) سیّد عمار علی عرف سیّد غلام حسین ان میں حیدر شاہ بن سیّد مرید شاہ کی اولاد سے سیّد اقبال حسین شاہ اور سیّد صفدر حسین شاہ مجذوب درویش سرکار ابنان مہر علی شاہ بن سیّد پیر محمد بن بہادر شاہ بن حیدر شاہ المذکور ہیں۔ آپ نے شادی نہیں کی۔ اور دونوں بھائی مجذوبیت میں ہیں۔

بیت رابع سیّد عبدالمالک حقانی بن سیّد محمود بن رکن الدین: ۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے ۔ (۱)۔سیّد گل محمد اولاد نہیں تھی، (۲)۔سید آل محمد، (۳) سیّد شریف محمد، (۴)۔سیّد علی محمد آخرالذکر تینوں کی اولاد جاری ہے۔

بطن اول سیّد آل محمد بن سیّد عبدالمالک حقانی: ۔کی اولاد سے جعفر علی بن باقر شاہ بن سیّد فیض اللہ بن سیّد آل محمد المذکور تھے آپ کی اولاد تین

پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ ولی، (۲)۔سیّد نادر علی شاہ، (۳)۔سیّد اکبر علی شاہ۔اوران حضرات کی اولاد جاگل ہری پور میں تھی۔

بطن ثانی سیّد علی محمد بن سیّد عبدالمالک حقانی:۔کی اولاد ککوتری اور جوگی موہڑہ میں آباد ہے۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد شاہ مراد مزار ککوتری میں ہے، (۲)۔سیّد عنایت شاہ آپ کی اولاد بھی ہے، (۳)۔لشکری شاہ کہیں غائب ہوگئے۔

اول سیّد شاہ مراد بن سیّد علی محمد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ حسین، (۲)۔سیّد شاہ دودھا

بطن ثالث سیّد شریف محمد بن سیّد عبدالمالک حقانی:۔کی اولاد سے گلاب شاہ عرف میراں شاہ بن ولایت شاہ بن سیّد شاہ صفی بن شریف محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد غازی شاہ، (۲)۔سیّد کپور شاہ، (۳) سیّد مزمل شاہ

## ۳۳۴۔نسل سیّد غیاث الدین بن سیّد ابوالقاسم حسین مشہدی صاحب روایت بن سیّد علی امیر

سیّد محمد ہزاروی نے گلزار موسیٰ کاظم میں آپ کی اولاد کا ذکر کیا ہے۔سیّد محمد مشہدی آف سیّد کسراں نے آپ کو لاولد تحریر کیا ہے لیکن ایسا ان سے غلطی میں ہوا ہے بہت سے قدیم شجرات میں ان کی اولاد کا ذکر موجود ہے آپ کا مزار ڈیرہ غازی خان میں مرجع خلائق ہے۔آپ کی اولاد سے سیّد محمد بن محمد فاروق بن ریاض الدین بن شہاب الدین بن فخر الدین بن سیّد غیاث الدین المذکور ہوئے۔بعض شجرات میں یہ روایت کچھ مختلف ہے۔اوراس وقت غیاثیال مشہدی ملک پورہ، کاکول، گڑھی حبیب اللہ، کنگرتھا، گجرات، میرپور ڈڈیال، میانوالی، ارڑ، مصطفیٰ آباد، بسال، موہاں بھیرہ گجر، مانک پور، ڈھوک پڑیکالان، ولی پور ناڑہ نزد تلہ گنگ، ڈھیری سیداں چکوال، دلیل پور، کھوڑی لیانیاں، چک دینال راولپنڈی، گاہی سیداں، سروبہ، رمدے، چنالی، کھوئیاں، تجوال، ڈھنیڈیاں ہری پور، طوطا سیّداں، فتح شاہ پولہ، ڈھوک گھکڑاں خان پور، چواسیدن شاہ، موضع منگل خانپور، ڈھوک بدھال، ٹمن، میرہ مٹور، لٹوری سیداں، بھال سیداں فتح جنگ، حسوالیہ، چھٹرت لادیاں چہان مہرہ، بوکڑہ (موجودہ اسلام آباد) گری ناڑہ ہرناڑہ، بگڑہ، چندومیرا، غلوٹی، بائی برہان، بیول، جھمائی نزد گوجر خان پھگواڑی وغیرہ میں آباد ہیں۔ان کا مرکزی علاقہ ڈیری سیداں چکوال ہے۔اس سیّد محمد بن محمد فاروق بن ریاض الدین کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد کمال الدین، (۲) سیّد موسیٰ اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔(۳) سیّد فتح محمد، (۴)۔یوسف، (۵)۔سیّد حسین اولاد کا علم نہیں۔

بیت اول سیّد یوسف بن سیّد محمد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد یعقوب، (۲)۔سیّد عبدالرحمٰن۔

بطن اول سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد یوسف:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد غالب، (۲)۔سیّد ابراہیم

اول سیّد غالب بن سیّد عبدالرحمان:۔کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے۔(۱)۔بالا شاہ، (۲)۔سیّد حبیب اللہ، (۳)۔سیّد کاکا اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۴)۔سیّد کلاس شاہ، (۵)۔سیّد میر حسن

پہلی شاخ میں سیّد حبیب اللہ بن سیّد غالب بن عبدالرحمٰن:۔کی اولاد سے علامہ سیّد اعجاز حسین کاظمی نجفی دارالعلوم محمدیہ سرگودھا بن عبداللہ بن عالم شاہ بن فضل شاہ بن عبداللہ بن جمال شاہ بن گل حسین بن سیّد شاہ (ڈھیری سیداں چکوال سے دلیل پور منتقل ہوئے) بن عظیم شاہ بن فتح محمد شاہ بن مالی شاہ بن سجاد شاہ بن ملھو شاہ بن حبیب اللہ المذکور۔

دوسری شاخ سیّد میر حسن بن سیّد غالب:۔کی اولاد سے سیّد غضنفر عباس بن استاب حسین بن ستار شاہ بن کرم شاہ بن فضل شاہ بن چنن شاہ بن امام علی شاہ بن استاب شاہ بن گوہر شاہ بن رحیم شاہ بن گل محمد بن سیّد شریف بن خلیل شاہ بن رجب بن سیّد جلال بن سیّد میر حسن المذکور۔

تیسری شاخ میں سیّد کلاس شاہ بن غالب شاہ:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد گوہر شاہ، (۲)۔سیّد حبیب اللہ، (۳)۔سیّد فتح محمد۔پہلا خاندان سیّد حبیب اللہ بن سیّد کلاس شاہ:۔کی اولاد سے پیرتقی شاہ کاظمی کبروی بن سیّد نیک ولی کبروی بن حسین محمد کبروی بن خواص الدین محمد بن سیّد حبیب اللہ المذکور آپ کا سلسلہ طریقت سادات ہمدانیہ اعرجیہ کے جدِ امجد میر سیّد علی ہمدانی پر منتہی ہوتا ہے۔

دوسرا خاندان سیّد فتح محمد بن سیّد کلاس شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عبدالغنی،(۲)۔سیّد جان محمد اوران حضرات کی اولاد سیاں دا کٹھہ ایبٹ آباد میں ہے۔

دوئم سیّد ابراہیم بن سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد یوسف:۔کی اولاد ڈھینڈا اگاؤں ضلع ہری پور اور حویلیاں میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے حسین محمد بن سیّد عمر شاہ بن جلال شاہ بن سیّد ابراہیم المذکور جس کی اولاد میں(۱)۔حسن شاہ عقب موجود،(۲)۔نور محمد عقب موجود،(۳)۔عبداللہ شاہ عقب نامعلوم، (۴)۔طالب شاہ عقب نامعلوم۔

بطن ثانی سیّد یعقوب بن سیّد یوسف بن سیّد محمد:۔آپ کی اولاد چھتری خان پور بوئی، ریڑھ،کوہاٹ، جنگلاں اور ڈھیری میں آباد ہے۔آپ کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد سبحان شاہ اولاد پشاور میں،(۲)۔سیّد بڑھا شاہ اولاد دھنی ڈھیری،(۳) یونس شاہ اولاد ملتان کوہاٹ میں، (۴)۔سیّد میراں آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی ہے،(۵)۔سیّد کریم شاہ اولاد کوہاٹ اور ملتان میں ہے۔

بیت ثانی سیّد فتح محمد بن سیّد محمد بن سیّد محمد فاروق بن ریاض الدین:۔آپ کی اولاد ڈھوک سیداں، بیول،ہفیال تحصیل گوجر خان میں ہے۔آپ کی اولاد سے غلام حسین بن نیاز علی بن شیر شاہ بن امام شاہ بن فاضل محمد بن معروف شاہ بن لقمان شاہ بن شہاب الدین بن شیخ زمان بن سلطان بن سیّد درویش بن سیّد محمد علی بن شاہ سکندر بن سیّد فتح محمد المذکور آپ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد لعل،(۲)۔سیّد گلاب،(۳)۔سیّد جلال،(۴)۔سیّد کرم علی شاہ۔[۱]

بیت ثالث سیّد کمال الدین بن محمد بن سیّد محمد فاروق بن ریاض الدین:۔آپ کی اولا میں تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد لنگاہ اولاد نامعلوم،(۲)۔سیّد محمود،(۳)۔سیّد اسحاق۔

بطن اول سیّد محمود بن سیّد کمال الدین کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد سلطان باقر آپ کی اولاد کولیاں سیداں گجرات میں ہے۔ (۲)۔سیّد تاج محمد۔

اول سیّد تاج محمد بن سیّد محمود:۔کی اولاد:۔ چک دینال تھانہ چونترہ میں ہے۔آپ کی اولاد سے ہمارے رفیق سیّد شاکر عباس بن صابر حسین بن مستان شاہ بن بن بہاول شاہ بن عبداللہ بن مست علی بن نیاز علی بن زرق اللہ المعروف رس گُلا بن سیّد شاہ ولی بن نیاز علی بن بہاول دین بن شاہ نصراللہ بن تاج محمد المذکور بطن ثانی سیّد اسحاق شاہ بن سیّد کمال الدین:۔کی اولاد دسروبہ تھانہ چونترہ میں آباد ہے۔آپ کی اولاد سے پیر سیّد دیوان علی شاہ بن مخدوم علی بن محبوب علی بن خیرات علی بن کبیر علی بن سیّد شیر شاہ بن سیّد نبی شاہ بن کرم شاہ بن صادق شاہ بن کامل شاہ بن مزمل شاہ بن یعقوب بن سیّد اسحاق المذکور۔

## ۳۳۵۔نسل سیّد عیسیٰ بن سلطان ابوالقاسم حسین المشہدی بن سیّد علی الامیر

آپ کی اولاد کو عیسیال مشہدی کہتے ہیں جو کہ مختلف علاقوں میں منتشر ہوئی۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد نورالدین داؤد، (۲)۔سیّد ابوغیث جبکہ ہندوستان سے ایک تیسرے فرزند،(۳)۔جمال شاہ کی اولاد ہونے کے دعویدار بھی موجود ہے۔(۴)۔اور سیّد بہاء الدین کی اولاد بھی ہے۔

بیت اول نورالدین داؤد بن عیسیٰ:۔آپ کی اولاد سے امیر علی بن زندہ علی بن عباس بن یعقوب بن گل محمد بن امیر حسین بن پیر محمد بن صدرالدین بن احمد بن عبدالوہاب بن نورالدین داؤد المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد امیر الدین،(۲)۔سیّد مٹھن شاہ

بیت ثانی سیّد ابوالغیث بن سیّد عیسیٰ:۔آپ کی اولاد سے سیّد عبدالغنی بن سیّد کمال الدین بن عبدالسّلام بن باقر شاہ (بعض جگہ ابومحمد اور بعض جگہ ابوبکر لکھا ہے۔) بن عبدالولی بن رحمت اللہ بن عبدالرحیم بن یعقوب بن یاسین بن حمزہ علی بن حسن بن ابوالغیث المذکور ہوئے۔

۱۔محبوب الانساب۔ص۴۷۷

سیّدعبدالغنی بن سیّدکمال الدین:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّدعبدالخالق،(۲)۔سیّدقطب شاہ۔

بطن اول سیّدعبدالخالق بن عبدالغنی بن کمال الدین کی اولاد سے سرتاج اولیاء سیّدسخی لعل حسین شاہ مشہدی کاظمی بیانانی قلندر بن سیدمردان علی بن کریم حیدر بن رسمت علی بن حیات بن صحاب الدین بن سیدامین بن عبدالمالک بن شاہ محمد حسین بن حبیب اللہ بن نعمت اللہ بن عبدالخالق المذکور ہوئے آپ کی اولاد سوراسی مری میں آباد ہے اور اس شاخ سے ملحقہ خاندان پھلگراں۔کوٹ ہتھیال وغیرہ میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّدقطب شاہ بن عبدالغنی بن کمال الدین:۔کی اولاد سے سیّد بہاء الدین بن داؤد بن سیّدامین بن جلال الدین بن سیّدقطب المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد بدرالدین،(۲)۔سیّدعلاء الدین

اول سیّد بدرالدین بن سیّد بہاء الدین بن داؤد کی اولاد آپ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)حسن عقب نامعلوم،(۲)۔حسین عقب نامعلوم،(۳)۔ابراہیم۔ان میں ابراہیم بن بدرالدین بن بہاءالدین کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیدتاج الدین،(۲)۔سیّدشمس الدین،(۳)۔سیّدنصیرالدین

پہلی شاخ میں سیّدشمس الدین بن ابراہیم بن بدرالدین:۔کی اولاد سے سیّد مدت علی شاہ بن کرم شاہ بن امیرشاہ بن نصراللہ بن سلیماں شاہ بن حسین شمس الدین المذکور ہوئے آپ کا مزار موہری غذن سے مشہور ہے آپ کی اولاد چار پسران سے کثیر ہے جو اکثریت راولپنڈی میں مقیم ہے۔(۱)۔سلطان علی شاہ،(۲)۔مردان شاہ،(۳)۔محسن علی،(۴)۔گلاب علی۔

دوسری شاخ میں سیّدتاج الدین بن ابراہیم بن بدرالدین:۔آپ کی اولاد سے میراں شاہ حیات محمد بن فتح محمد بن دوست محمد بن اللہ بخش بن سلطان محمد بن سیّدتاج الدین المذکور ہوئے اور یہ نسل کھنہ کاک میں آباد ہے۔

تیسری شاخ سیّدنصیرالدین بن ابراہیم بن بدرالدین:۔آپ کی اولاد دھاماں سیداں میں آباد ہے۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّداسماعیل سے جاری ہوئی جن کی اولاد چار پسران (۱)۔سیّدنظرمحمد،(۲)۔سیدمحمد،(۳)۔شریف محمد،(۴)۔فتح محمد دریا سے جاری ہے۔ پہلا خاندان سیّد شریف محمد بن اسماعیل بن سیّدنصیرالدین:۔کی اولاد سے دھاماں سیداں کے سادات ہیں جن سے میرے پھوپھی زاد سیّد عدنان جعفر اور سیّد عدیل مہدی ابنان الطاف حسین کاظمی بن کرامت حسین بن بہادرشاہ بن قائم شاہ بن محمد بن شاہ جی بن بودلہ شاہ بن احمد شاہ بن زاہد محمد بن،نور محمد بن سیّدشریف محمد المذکور دوسرا خاندان سیّدنظرمحمد بن سیّداسماعیل بن سیّدنصیرالدین:۔تہار فتح جنگ میں دفن ہوئے۔ان کی اولاد ایک فرزند سیّد خیرمحمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔بہاء الدین ثانی،(۲)سیّدعظیم اللہ،(۳)۔سیّدمحمد سعی اول بہاء الدین ثانی کی عقب نامعلوم ہے باقی دور کی اولاد جاری ہے۔

تیسرا خاندان سیّدمحمد شاہ بن اسماعیل کی اولاد سے سیّدمحمد رضا بن سیّد قاضی علی بن سلطان بن محمد شاہ المذکور سے جاری ہوئی۔

چوتھا خاندان سیّد فتح محمد دریا بن سیّداسماعیل بن نصیرالدین:۔کی اولاد ایک فرزند بہاء الدین ثانی سے جاری ہوئی جس کی اولاد سلطان محمد سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد(۱)۔سیّد باقر شاہ اور(۲)سیّد پہور شاہ سے جاری ہے۔

دوئم سیّدعلاء الدین بن بہاء الدین بن داؤد بن سیّدامین:۔کی اولاد سے سیّد خان شاہ بن سیّدسعیدالدین بن اللہ دتہ بن سیّداولیاء بن علاء الدین المذکور ہوئے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔میراں قطب شاہ،(۲)۔سیّدلطیف شاہ۔

پہلی شاخ میراں قطب شاہ بن سیّدخان شاہ کی اولاد سے سیّدعبدالرحیم اور سیّدعبدالکریم ابنان درویش محمد بن میراں قطب شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد جاری ہے۔

دوسری شاخ میں سیّدلطیف شاہ بن سیّد خان شاہ کی اولاد سے تین پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد شاہ راجہ دیوان مزار گلی باغ مانسہرہ لاولد،(۲)۔سیّد دودہ شاہ انقرض،(۳)۔سیّدسخی شاہ جہان محمد المعروف شاہ دیاں ٹاہلیاں۔

سیّد سخی شاہ جہان محمد بن سیّد لطیف شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔سیّد طاہا شاہ،(۲)۔سیّد نورظہور پہلا خاندان سیّد طاہا شاہ بن سیّد شاہ جہان محمد:۔کی اولاد سے سلطان علی بن پنہا شاہ بن طاہا شاہ المذکور سے چلی جن کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)رضا علی شاہ،(۲)نورحسین شاہ،(۳)۔مردان علی شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد نورظہور بن سیّد شاہ جہان محمد:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔محبوب شاہ لاولد،(۲)۔سیّد افو شاہ،(۳)۔فتح شاہ،(۴)۔ملیم شاہ آخرالذکر، تینوں کی اولاد جاری ہے۔جبکہ کوٹ نجیب اللہ کے سادات کا نسب پنجم فرزند،(۵)۔سیّد غفور شاہ سے ہیں۔

سیّد غفور شاہ بن نورظہور بن شاہ جہان محمد:۔کی اولاد سے سیّد سخی شاہ فتح حیدر دریائی دولہا بن گوہر علی شاہ بن سیّد جعفر علی بن سیّد حیات علی بن سیّد لعل شاہ ولی بن سیّد غفور المذکور ہوئے۔آپ کا مزار کوٹ نجیب اللہ میں مرجع خلائق ہے۔آپ کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد میر محمد شاہ،(۲)۔پیر مبارک شاہ،(۳)۔علی اصغر شاہ۔

بیت ثالث جمال شاہ بن سیّد عیسیٰ بن ابوالقاسم حسین مشہدی، پاکستان کے شجرات میں ان کی اولاد کا ذکر نہیں ہے اور نہ ان کے نام کا ذکر ہے۔ امرتسر کے ایک سیّد نے مجھے ایک شجرہ بھیجا جو ان پر منتہی ہوتا ہے۔البتہ وہ شجرہ آج کے کاغذ پر پرنٹ ہے۔میں نے اس شجرے کا مخطوط نہیں دیکھا تاہم ان کے جد پیر قاسم علی شاہ جن کی یہ اولاد ہیں ان تک کے نام امرتسر کے زمینی ریکارڈ میں نے دیکھے ہیں۔وہاں ان کا اندراج سادات خاندان کے طور پر ہوا شجرے کی روایت اس طرح ہے پیر سیّد قاسم علی شاہ بن کریم علی شاہ بن چراغ علی بن سیّد نور شاہ بن کریم شاہ بن حاجی شاہ بن سیّد سلیم شاہ بن ابوالفتح شاہ بن نور شاہ بن سیّد پیر برہان شاہ مزار پٹی سادات امرتسر بن عیسیٰ بن سلطان نور بن بہاء الدین بن کمال شاہ بن سیّد جمال شاہ المذکور تاہم ابھی ان پر مزید تحقیق ہونی چاہیے اور حقیقت کا علم خداوند تعالیٰ کو ہی ہے۔

بیت رابع سیّد بہاء الدین بن سیّد عیسیٰ کی اولاد سے سیّد میراں نور مہور بن جلال الدین بن حسام الدین بن سکندر بن سیّد یعقوب بن رزق اللہ بن سیّد میر حسن بن صدرالدین بن داؤد بن بہاء الدین المذکور آپ کا مزار فیروز پور بھارت میں ہے اور آپ کی کثیر اولاد بھی پاک و ہند میں موجود ہے۔

## ۳۳۶۔نسل سیّد حسن خراسانی بن سیّد ابوالقاسم حسین المشہدی بن سیّد علی الامیر

آپ کی اولاد قلیل ہے ان کی عمود نسب کی روایت کے مطابق ایک ایک فرزند سے نسل جاری ہوئی ان کی اولاد سے حاجی سیّد محمد بن قاسم شاہ بن محمد علی بن ضیاء الدین بن یحییٰ بن سعید عبدالباقی ثانی بن عبدالوہاب بن عبدالرزاق بن عبدالباقی اوّل بن علی اصغر بن عبداللہ زاہد بن حسن خرسانی المذکور آپ کے چار فرزند ہوئے۔(۱)۔عبداللہ،(۲)عزیز اللہ،(۳)خلیل اللہ،(۴)سیّد نصراللہ ان میں نصراللہ بن سیّد حاجی محمد بن قاسم شاہ:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد بہلول،(۲)۔سیّد جلال شاہ۔

بیت اول سیّد جلال شاہ بن سیّد نصراللہ:۔کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔مہر شاہ،(۲)۔سیّد شیر محمد آپ کے فرزند نور شاہ اور ان کے تین پسران (۱)حسن شاہ،(۲)۔گاڑا شاہ،(۳)بھولا شاہ ان حضرات کی اولاد موضع نصراللہ ضلع راولپنڈی میں آباد ہے۔اور یہ کڑہکی کے شجرہ کے مطابق ہے۔

بیت ثانی سیّد بہلول بن سیّد نصراللہ:۔کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد عبدالرحمٰن جن کے فرزند ابوالفتح شاہ ہوئے۔(۲)۔سیّد عیسیٰ۔ان میں عیسیٰ بن بہلول بن نصراللہ:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد کریم شاہ،(۲)سیّد یار محمد،(۳)۔سیّد ولی شاہ۔

بطن اول سیّد کریم شاہ بن سید عیسیٰ:۔کی اولاد سے جمال شاہ بن باغ علی بن بہاون شاہ بن کریم شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔الف شاہ اولاد نامعلوم،(۲)۔رنگ شاہ اولاد محمودہ تحصیل راولپنڈی،(۳)نادر شاہ۔

اول نادر شاہ بن سید جمال شاہ:۔کی اولاد ڈھوک سیداں راولپنڈی کینٹ میں آباد ہے ان کی اولاد ایک فرزند حسن شاہ سے جاری ہوئی جن کی اولاد

دو پسران (۱)۔سیّد فقیر شاہ،(۲) سیّد شریف شاہ سے جاری ہے۔

بطن ثانی سیّد ولی شاہ بن سیّد عیسیٰ کی اولاد کڑ ہکی اور گھماواں میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران (۱)۔علی شاہ،(۲) سیّد قائم دین سے جاری ہے۔

بطن ثالث یار محمد شاہ بن سیّد عیسیٰ:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)۔معصوم شاہ عقب نامعلوم ہے،(۲)۔سیّد امام شاہ،(۳)۔سیّد دائم شاہ۔

اول سیّد دائم شاہ بن یار محمد شاہ بن عیسیٰ:۔ کی اولاد سے عنایت بن محمد ولی حق بن دائم شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔سیّد مردان علی،(۲)۔سیّد معصوم علی،(۳)۔پیر جعفر شاہ،(۴)۔حیدر شاہ۔

پہلی شاخ میں پیر جعفر شاہ بن عنایت شاہ:۔ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔(۱)۔امیر حیدر شاہ کڑ ہکی ہزارہ،(۲) کریم حیدر شاہ اولاد جاری ہے،(۳)۔سیّد لعل شاہ مدفن بھیکہ سیدان:۔ آپ کے فرزند دیوان حیدر المعروف سیّد حیدر شاہ کا مزار بھیکہ میں ہے۔ اور ان کی اولاد بھی موجود ہے۔

## باب ہفتم دفتر چہارم

## ۳۳۷۔نسل امام علی رضا علیہ السّلام بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادقؑ

آپ کی کنیت ابوحسن تھی بقول نسابہ ابی نصر بخاری آپ کی والدہ ام الولد تکتم تھیں آپ کی ولادت ۱۵۱ ہجری کو ہوئی آپ کی بیعت ۲۰۱ ہجری میں ہوئی اور آپ کی شہادت ۲۰۳ ہجری کو ہوئی۔[۱]

اور یہ بھی کہا کہ آپ کی اولاد میں محمد جوادؑ بن امام رضاؑ کے علاوہ اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں تھی۔

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ ابوحسن علی بن موسیٰ کاظم تھے۔ آپ کا لقب ''الرضا'' تھا آپ کی سیاہ رنگت تھی اور مامون نے آپ کو علی الدرھم تحریر کیا اور آپ کو اپنا ولی عہد بنایا۔ آپ کی قبر طوس میں ہے۔ ہارون الرشید آپ کے پہلو میں دفن ہے۔[۲]

اورعمری نے آپ کی والدہ کا نام سلامہ لکھا ہے۔ اور ابنِ طقطقی نے ان کا نام ام البنین لکھا ہے۔

آپ کی اولاد میں ابی نصر بخاری نے (۱)۔امام محمد جواد التقیؑ کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کیا۔ اور عمری نے، (۲)۔موسیٰ جو کہ غیر معقب تھا اور ایک دختر، (۳)۔فاطمہ کا ذکر کیا۔ اور رازی نے، (۴)۔حسن، (۵)حسین اور (۶)علی جن کی قبر مرو میں ہے ان کا ذکر بھی کیا اور یہ بھی کہا کہ اولاد صرف ایک فرزند امام محمد تقیؑ سے جاری ہوئی عمری اور باقی نسابین کا بھی یہی بیان ہے۔

## ۳۳۸۔نسل امام محمد الجواد تقی بن امام علی رضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپ کی کنیت ابوجعفر تھی بقول ابی نصر بخاری آپ کی والدہ اُم الولد خیزران نامی خاتون تھیں اور ۱۹۵ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی آپ کی زوجہ ام الفضل بنت مامون تھی جس سے آپ کی اولاد نہ ہوئی۔ آپ کو معتصم عباسی نے زہر دی اور یہ بھی کہا جاتا ہے اس کے حکم سے زہر دی گئی آپ کی قبر مقابر القریش میں اپنے دادا امام موسیٰ کاظم کے ساتھ ہے۔[۳]

بقول ابوحسن عمری آپ کی کنیت ابوجعفر ثانی تھی آپ اثناعشری شیعوں کے امام ہیں جس وقت آپ کے والد محترم کی شہادت ہوئی اس وقت آپ کی عمر چار سال تھی آپ کی اولاد میں۔(۲)۔موسیٰ مبرقع، (۳)حسن، (۴)حکیمہ، (۵)بریھہ، (۵)امامہ، (۶)فاطمہ تھیں اور فخر الدین رازی نے آپ کے پسران میں، (۷)یحییٰ لکھا جن کی اولاد نہیں تھی اور دختران میں دو دختران، (۷)۔خدیجہ، (۸)بہجت صاحب روایہ کا اضافہ کیا۔ لیکن ان میں اولاد صرف موسیٰ برقع اور امام علی الھادی کی جاری ہوئی۔

## ۳۳۹۔نسل موسیٰ مبرقع بن امام محمد جواد تقیؑ بن امام علی رضاؑ

آپ کی کنیت ابومحمد اور ابوجعفر تھی آپ کو مبرقع اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نہ پہچانے جانے کی وجہ سے چہرے پر ہر وقت نقاب رکھتے اس لیے آپ مبرقع مشہور ہوئے آپ کی والدہ سمانہ معربیہ تھیں جو امام علی نقیؑ کی بھی والدہ تھیں آپ کی ولادت امام علی نقیؑ کی ولادت کے دو سال بعد مدینہ منورہ میں ہوئی سنہ ۲۵۶ میں آپ نے سکونت کے لیے قم شہر کا انتخاب کیا۔ آپ نے ۲۲ ربیع الاثانی ۲۹۶ ہجری میں قم شہر میں وفات پائی اور یہیں پر دفن ہوئے تمام نسابین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعلی احمد سے جاری ہوئی۔ بقول ابنِ عنبہ کہ شریف ابوحرب دنیوی نسابہ نے زعم کیا کہ محمد بن موسیٰ مبرقع کی اولاد بھی تھی اور ان تک بنی خشاب کا نسب جاتا ہے۔ لیکن جمہور نسابین کے نزدیک محمد بن موسیٰ مبرقع دارج تھے اور بنی خشاب کا نسب باطل ہے ابوعلی احمد بن موسیٰ مبرقع بن امام محمد تقی الجوادؑ۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعلی محمد اعرج سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ احمد نقیب رئیس قم سے جاری

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ۔ص ۳۸ ۲۔الجدی فی انساب الطالبین۔ص ۳۲۲ ۳۔سر سلسلہ العلویہ۔ص ۳۸

ہوئی آپ کی اولاد سے رازی اور مروزی نسابہ نے دو پسران کا تذکرہ کیا۔(۱)۔ابوحسن موسیٰ رئیس قم اور پھر طوس منتقل ہوئے۔(۲)۔علی رئیس قم ابوحسن عمری نسابہ نے (۳)۔یحییٰ کا ذکر کیا جو کہ قم میں رہتے تھے اور ابن طقطقی نے،(۴)۔حسن (۵)۔القاسم بطوس،(۶) محمد درج کا ذکر بھی کیا جب کہ پاک و ہند کا ایک بڑا رضوی خاندان آپ کے فرزند یعقوب سے نسب ملاتا ہے جن کا ذکر ہمیں بنیادی مصادر میں نہیں ملتا۔

بیت اول:۔ ابوحسن موسیٰ بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)ابوجعفر محمد نقیب قم بعد والد محترم،(۲)۔ابوالفتح عبداللہ ذوالمناقب سیّد الاشراف بقم بعض نے انکا نام عبید اللہ بھی لکھا ہے۔(۳)۔ابوعبداللہ احمد بطن اول ابوجعفر محمد بن ابوحسن موسیٰ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوعبداللہ یحییٰ،(۲)۔احمد اول احمد بن ابوجعفر محمد بن ابوحسن موسیٰ:۔کی اولاد سے سیّد اسحاق بن محمد بن علی خادم حرم فاطمہ معصومہ بقم بن سیّد محمد بن علی بن ابی محمد بن حسین بن ہاشم بن اسماعیل بن محمد بن احمد بن محمد رشید بن موسیٰ نظام الدین بن عبداللہ شرف الدین بن حسن نورالدین بن ابی طالب بن محمد الباقر بن ابی القاسم بن جعفر بن الکاظم بن حسین عزالدین بن علی بن ابی المعالی محمد رضا بن ابی برکات موسیٰ بن ابی معالی اسماعیل بن محمد تقی بن ابی جعفر محمد طاہر بن احمد المذکور اور یہ سیّد اسحاق بقول طہرانی الشیخ انصاری کے تلامیذ میں سے تھے اور یہ نسل جاری ہے۔بطن ثانی ابوالفتح عبداللہ بن ابوحسن موسیٰ:۔آپ اکابر علمائے امامیہ میں سے تھے ثقہ محدث، نسابہ اور فقیہ تھے آپ نے ابی محمد جعفر بن احمد اور احمد بن حسین ایوبی سے روایت کی اور آپ سے شیخ مفید عبدالرحمٰن بن احمد نیشاپوری نے روایت کی آپ کی کتابوں میں کتاب انساب آل رسول واولاد بتول، کتاب فی حلال وحرام، کتاب ادیان والملل تھیں۔[۱]

آپ کی اولاد ایک فرزند ابی حسن موسیٰ ذوالمجدین نقیب قم وکاشان سے جاری ہوئی بطن ثالث ابوعبداللہ احمد بن ابوحسن موسیٰ بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم:۔ آپ سیّد جلیل اور قم کے رئیس اور نقیب تھے آپ کے تین پسران تھے۔(۱)ابوطالب ناصر بہمدان،(۲)۔ابوالمعالی عیسیٰ اور ان دونوں کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن حسین بن حسن البصری تھیں،(۳)۔ابوعلی محمد۔

اول ابوعلی محمد بن ابوعبداللہ احمد:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی جعفر علی تھے جن کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔ابواحمد محمد(۲)۔ابوحسن موسیٰ، (۳)۔ابومحمد جعفر،(۴)۔حسین۔ پہلی شاخ میں ابواحمد محمد بن ابی جعفر علی:۔کی اولاد سے ابوالفضل علی اور برکات ابنان ابوشجاع حسن بن احمد بن ابواحمد محمد المذکور ہوئے۔ دوسری شاخ میں ابوحسن موسیٰ بن ابی جعفر علی:۔کی اولاد حسن سے اور ان کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔ابوالمعالی محمد،(۲)۔ابوحسن علی، (۳)۔ابومحمد القاسم۔تیسری شاخ ابومحمد جعفر بن ابی جعفر علی:۔کی اولاد سے عیسیٰ بن محمد بن ابومحمد جعفر المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ بندار،،(۲)۔ابوالفتوح۔

پہلا خاندان بندار بن عیسیٰ بن محمد:۔کی اولاد سے میر عبدالغفار بن میر عبدالرزاق بن میر محمد یوسف بن میر محمد رضا بن میر زین العابدین بن میر صدرالدین بن موسیٰ بن حسن بن ہمایوں شاہ بن ابوالقاسم بن ابی الفضل بن بندار المذکور۔

بقول طہرانی آپ کے والد علامہ مجلسی کی تلامیذ میں تھے آپ قصر کاشان میں تھے۔آپ کی اولاد سے سیّد محمد باقر محلاتی بن اسماعیل بن ابی طالب بن محمد بن میر عبدالغفار المذکور ہوئے آپ کاشان سے محلات ہجرت کر گئے۔

بیت ثانی علی رئیس بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم:۔ بقول صاحب اصیلی آپ کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱)احمد جن کی والدہ دختر موسیٰ نقیب بن احمد نقیب بن محمد اعرج تھیں ان کی عقب طوس میں تھی۔(۲)۔محمد ان میں احمد بن علی رئیس کی اولاد سے زہیر بن محمد بن حسن بن احمد المذکور ہوئے۔ بیت ثالث محمد بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم بن محمد اعراج،۔ابنِ طقطقی نسابہ نے آپ کو درج لکھا ہے یعنی آپ کی اولاد نہ ہوئی:۔سیّد مہدی رجائی نے ان کی اعقاب سے سیّد محسن رضوی بن محمد رضی الدین بن علی فخر الدین بن محمد رضی الدین بن علی بن حسین بن پادشاہ بن ابی القاسم بن میرۃ بن ابی الفضل بن بندار بن عیسیٰ

---

۱۔منیۃ الراغبین۔ص۲۰۹۔۲۰۸

امیر بن ابی جعفر محمد بن علی بن محمد المذ کور کا ذکر کیا۔ تاہم یہ شجرہ میر عبدالغفار کے نسب سے مماثل ہے۔ اور سیّد ہمایوں شاہ کے بردار پادشاہ سے ملتا ہے جو دراصل ابوحسن موسیٰ بن ابی عبداللہ احمد نقیب قم کی اولاد سے معلوم ہوتا ہے مہدی رجائی کو یہ شجرہ لکھنے میں تسامح ہوا یا جس طرح شجرہ ملا انہوں نے نقل کر دیا۔
نسب سادات رضویہ قصبہ سمانہ پٹیالہ۔

تاہم پاک و ہند میں ایک خاندان علی بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم سے منسوب ہے جو کہ سادات رضویہ قصبہ سامانہ پٹیالہ ہیں۔ ان کے جدامجد ابوعلی امیر امان اللہ حسینی مدفون پٹیالہ بن شرف الدین چمن شاہ بن رضی الدین محمد بن صفی الدین آدم بن سیّد شرف الدین بن عزیز الدین کلاں بن حسین بن یوسف بن سیّد خواجہ سبز خط بن سیّد حامد سندالسادات بن حسین بن محمد بن علی بن فخر الدین بن ابوالقاسم علی بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم۔

بیت رابع قاسم بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کی عقب میں زھیر بن محمد بن حسین بن زہیر بن ابی الفتوح حسن بن قاسم المذکور تھے لیکن اس نسل کی مزید تفصیل نہیں ملی۔

## ۳۴۰۔ بیت یعقوب بن ابوعبداللہ احمد نقیب قم

قدیم اور مرکزی مصادر میں یعقوب کا نام رقم نہیں ہے۔ شجرات میں ان کو یعقوب جاجرمی بھی لکھا ہے۔ ایسا ممکن ہے کہ ان کے اور ابوعبداللہ احمد نقیب قم کے درمیان کچھ پشتیں حذف ہوں۔ ان کا احمد نقیب قم کا بلافصل بیٹا ہونا ممکن نہیں لگتا تاہم یہ سادات رضوی کا خاندان مضبوط بلدی شہرت کا حامل ہے۔ منبع الانساب میں بھی ان کا ذکر موجود ہے اور ان میں ہمیشہ سے نامور خطباء۔ اور عالم حضرات پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ان کی حیثیت پاک و ہند میں ویسی ہی جیسی سادات اخوی تقوی کی ایران میں ہے۔

سیّد یعقوب کی اولاد ایک فرزند میر عبداللہ زربخش سے جاری ہوئی۔ اور میر عبداللہ زربخش کی اولاد میر سیّد زید سے جاری ہوئی جنہوں ے زید پور متّصل لکھنؤ ضلع بارہ بنکی کو آباد کیا اس وقت ہندوستان میں ان کی اولاد۔ عبداللہ پور، زید پور، محمود پور، عثمان پور، ابراہیم آباد، چندواڑہ، لکھنؤ، فیض آباد، کھیرتل، کراروی، بھادر پور، الور، الہ آباد، بھڑائچ، مرزا پور، سہارن پور، سفیدوں، دہلی، مراد آباد، امروہہ، ٹہروہ سے ٹروہ، سیتاپور، کرٹپور، دکن بیجاپور، تاراگڑھ اجمیر، ناگپور، ٹھولی، لکھیم پور، جون پور، سدھور، علی پور، حسین گنج میں آباد ہیں۔

پاکستان میں پشاور کوئٹہ، اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم، گجرات، لاہور، ملتان، حیدر آباد، نواب شاہ، خیر پور، ٹنڈو ٹھوڑ، کراچی وغیرہ میں آباد ہیں اور یہ لوگ رضوی لکھواتے ہیں۔ بعض حضرات تقوی بھی لکھواتے ہیں سیّد زید شہسوار بن عبداللہ زربخش بن میر یعقوب کی اولاد سے ابراہیم بن محمود بن زید شہسوار المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ عثمان کی اولاد زید پور، فیض آباد، اجمیر، دکن جہان آباد میں تھی۔(۲)۔ سیّد عبدالعزیز آپ کے پانچ پسران تھے۔(۱) محمد کی اولاد سیتاپور بارہ بنکی خیر آباد میں۔(۲)۔ ابراہیم کی اولاد بارہ بنکی دکن پرگنہ کری،(۳)۔ احمد زید پور،(۴)۔ زید ثانی اولاد بجنور امروہہ اور بہار میں،(۵) سید یحیٰی اولاد زید پور، قصبہ کھیری، کراری الہ آباد، الور بہادر پور میں ہے۔

## ۳۴۱۔نسل امام علی الھادیؑ بن امام محمد تقی بن امام علی رضا علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوحسن ثالث تھی آپ کی والدہ سمانہ تھیں جو کہ ام الولد تھیں بقول عمری آپ کو عسکری بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ اور آپ کے فرزند نے سامراء میں عسکر میں قیام کیا۔ بقول عمری آپ کے تین پسران تھے۔ (۱)۔امام ابومحمد حسن عسکریؑ، (۲)۔ابوجعفر محمد، (۳)۔جعفر الکذاب جن کو جعفر التواب اور جعفر الذکی بھی لکھا گیا۔

ابنِ طقطقی نے (۴)۔حسین جس کی اولاد نہیں تھی۔ (۵)۔موسیٰ بھی تحریر کئے ان کی اولاد بھی نہیں تھی۔ اور فخر الدین رازی نے چھیواں فرزند علی تحریر کیا مگر ان کی اولاد تحریر نہیں کی۔ امام علی الھادیؑ کی تین دختران تھیں۔ (۱)۔عائشہ، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔ بریہہ جن کی شادی محمد بن موسیٰ بن امام محمد تقیؑ سے ہوئی تھی۔ بیت اول امام ابومحمد حسن عسکریؑ بن امام علی الھادی نقیؑ:۔ آپ کی والدہ اُم الولد حدیثہ تھیں آپ گیارہویں امام ہیں۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادے (۱)۔امام محمد مہدیؑ تھے بقول عمری ابومحمد حسن عسکریؑ کی اولاد نرجس خاتون سے تھی مگر یہ بات ان کے خاص اصحاب اور ثقات اہل کو ہی معلوم تھی صاحب اصیلی فی انساب الطالبیین کے بقول آپ کا ظہور آخر کے زمانوں میں اپنی جد محمد مصطفیٰ ﷺ کی دی ہوئی بشارت کے مطابق ہوگا۔ جبکہ فخر الدین رازی نے امام حسن عسکریؑ کے دوسرے فرزند، (۲)۔موسیٰ کا ذکر کیا جو اپنے والد کی زندگی میں درجت تھے اور دو دختران کا بھی ذکر کیا۔ (۱)۔ فاطمہ، (۲)۔اُم موسیٰ دونوں درجت تھیں۔

بیت ثانی ابوجعفر محمد بن امام علی الھادیؑ نقی:۔ آپ نے بقول عمری اپنے والد محترم کی حیات میں حجاز جانے کا ارادہ کیا اور موصل کے قریب بلد نامی بستی میں فوت ہوئے جہاں آپ کا مزار ہے فخر الدین رازی اور عزیز الدین مروزی نے آپ کی اولاد ہونے کا اشارہ نہیں کیا۔ ان حضرات نے امام کی اولاد دو پسران سے لکھی امام حسن عسکریؑ اور جعفر جن میں امام حسن عسکریؑ کی اولاد بھی ختم ہوگئی۔ تہذیب الانساب میں بھی ان کی اولاد کی نفی ہے۔ عمدۃ الطالب میں بھی نفی ہے۔ اور المجدی میں بھی تاہم ابنِ طقطقی نے ان کی اولاد سے جعفر بن علی نازوک بن محمد اصغر بن عبداللہ بن جعفر بن محمد بن امام علی نقیؑ کو تحریر کیا ہے۔ جبکہ نسابہ ضامن بن شدقم نے آپ سے منسوب ایک شجرہ لکھا جو شمس الدین محمد بن علی بن حسین بن محمد بن امام علی نقیؑ المذکور سے ہے۔ اور ان کی اولاد سے حسن براقی بن محمد یعارج بن حمزہ بن یوسف بن علی علاء الدین ابراہیم بن شمس الدین محمد المذکور۔

سیّد مہدی رجائی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی سے محمد بن امام علی نقی کی اولاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا محمد صاحب بلد کی اولاد تھی یعنی انہوں نے اقرار کیا۔ اور یہ بات لباب الانساب کے حاشیہ میں بھی لکھی ہے۔ اور انہوں نے محمد بن امام علی نقیؑ کی اولاد میں تین پسران تحریر کیے۔ (۱)۔حسین، (۲)۔جعفر، (۳)علی۔ کچھ ایرانی خاندان بھی ان سے اپنا نسب ملاتے ہیں۔ عراق میں آل بعاج، ان سے نسب ملاتے ہیں۔ پاکستان میں سیّد علی ترمذی کے قبر کے کتبے کی روایت بھی ان تک جاتی ہے تاہم پھر بھی محمد بن امام علی نقی کی اولاد ہونے میں تامل ضرور ہے۔ کیونکہ جید نسابین نے ان کی اولاد ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور سادات ترمذی بونیری کا شجرہ مختلف روایات میں تقسیم ہے جن پر ہم بحث کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

## ۳۴۲۔جعفر ذکی تواب بن امام علی الھادیؑ بن امام محمد تقیؑ جواد

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ حضرت جعفر الزکی کی کثیر اولاد ہے۔ جو کہ آج دنیا میں موجود ہے۔ عرب میں آپ کی اولاد رضوی کہلاتی ہے۔ جبکہ پاک ہند میں نقوی کہلاتی ہے۔ بقول فخر الدین رازی آپ کے پسران کے تین طبقے ہیں پہلا طبقہ وہ ہے جن پر اتفاق ہے کہ ان کی اولاد جاری ہوئی۔ (۱)۔ابوحسن علی اشقر سیّد النقباء بغداد، (۲)۔اسماعیل حریفا، (۳)۔یحییٰ صوفی حجاز سے بغداد آئے۔ (۴)ابوالقاسم طاہر، (۵)۔ابوحسین ہارون، (۶)۔ابوالقاسم ادریس۔

دوسرا طبقہ جن میں اختلاف ہے کہ ان کی اولاد جاری ہوئی یا نہیں ہوئی ان میں (۷)۔عبداللہ، (۸)۔عبیداللہ، (۹)۔عبدالعزیز، (۱۰)ابراہیم،

(۹)۔حسن،(۱۰)۔محسن،(۱۱)۔محمد،(۱۲)۔احمد،(۱۳)۔موسیٰ تیسرا وہ طبقہ ہے کہ جن پر اتفاق ہے کہ ان کی اولاد جاری نہ ہوئی یہ چار ہیں۔(۱۴)۔عباس، (۱۵)۔عیسیٰ المجد،(۱۶)۔احمد،(۱۷)۔اسحاق۔[۱]

بقول ابوحسن عمری آپ کی اولاد بنورضا کہلائی جو کہ کثیر ہے۔جعفر کو کرین بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی ۱۲۰ اولادیں ہوئیں بقول عمری جعفر بن امام علی الھادیؑ کی والدہ ''حدق'' نامی اُم الولد تھیں۔اور جعفر کی قبر اپنے والد محترم کے گھر بمقام سامراء میں ہے آپ پینتالیس سال کی عمر میں بمطابق ۲۷۱ہجری وفات پا گئے۔[۲]

اور عمری نے آپ کے سولہ پسران کا تذکرہ کیا۔ابن عنبہ کے بقول آپ کی اولاد اول الذکر چھے پسران سے ہی باقی رہی۔تہذیب الانساب کے مطابق بھی انہیں چھے کی اولاد باقی رہی۔اور نسابہ موئدالدین واسطی اعرجی نے بھی چھے پسران کا ہی ذکر کیا ہے۔

بقول فخرالدین رازی جعفرذکی بن امام علی ھادیؑ کی ستائیس دُختران تھیں۔(۱)۔زینب،(۲)۔ام عیسیٰ،(۳)۔ام حسن،(۴)ام حسین،(۵)سکینہ، (۶)۔اسماء(۷)۔ام عبداللہ،(۸)ام احمد،(۹)۔کلثوم صغریٰ۔(۱۰)۔ام فروہ،(۱۱)۔ام قاسم(۱۲)۔خدیجہ،(۱۳)۔ام موسیٰ،(۱۴)آمنہ(۱۵)۔مریم، (۱۶)۔ام الفضل،(۱۷)ام محمد،(۱۸)۔کلیم،(۱۹)حکیمہ،(۲۰)۔دریہہ،(۲۱)۔ام جعفر،(۲۲)ام سلمہ،(۲۳)حسنہ،(۲۴)۔امینہ،(۲۵)۔میمونہ،(۲۶)۔سمیہ، (۲۷)۔آمنہ صغریٰ۔اول عیسیٰ المجد بن جعفر الذکی:۔آپ کو ابن رضا بھی کہا جاتا تھا۔آپ عالم فاضل تھے آپ کی اولاد میں صرف دختران تھیں شیخ اجل ابومحمد ہارون موسیٰ عکبری نے ۳۳۵ہجری میں آپ سے حدیث سنی اور اجازہ حاصل کیا۔بقول بیہقی نسابہ آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔[۳]

دوئم عباس بن جعفرالذکی:۔سیّد عبدالرزاق آل کمونہ نے آپ کو علم الانساب کا ماہر لکھا ہے۔[۴]

سوئم ابوحسین محسن بن جعفر:۔آپ نے مقتدر عباسی کے زمانے میں دمشق سے خروج کیا تو آپ کو قتل کر کے آپ کا سر بغداد لے جایا گیا اور پل پر لٹکا دیا گیا۔آپ کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

چہارم عبدالعزیز بن جعفرذکی:۔آپ کی اولاد سے تہذیب الانساب کے مطابق محمد بن علی بن عبدالعزیز المذکور ہوئے جن کی اولاد میں ایک دختر کے علاوہ کوئی نہ رہا یوں آپ انقرض ہوئے۔آج دنیا میں جعفرذکی کے چھ پسران کی اولاد باقی ہے۔(۱)۔علی اشقر،(۲)۔اسماعیل حریفا،(۳)۔ہارون، (۴)۔یحییٰ صوفی،(۵)۔ادریس،(۶)۔طاہر ابوالقاسم۔

## ۳۴۳۔نسل یحییٰ صوفی بن جعفر بن امام علی نقی الھادیؑ

ابنِ طقطقی نسابہ کے بقول آپ کی والدہ رومیہ تھیں ان کا نام ''حلیس'' تھا۔منتہی الامال میں رقم ہے کہ آپ کی رہائش قم میں تھی اور زکریا بن آدم کے میدان کے قریب سکونت رکھتے تھے۔آپ کا عقد امین الدولہ ابوالقاسم بن صرزبان بن مقاتل کی بیٹی سے ہوا نسابین کے مطابق آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محسن سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد سے جاری ہوئی اور آپ مشہد مقابر القریش کے نقیب تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوالفتح احمد نسابہ،(۲)۔ابوالقاسم علی آپ حافظ قرآن تھے اور دین کے فاضل تھے آپ کی اعقاب بقول ابنِ عنبہ مصر میں ہے یہ ابنِ عنبہ نے لکھا جبکہ عمری نے ابوالقاسم علی کو ابوعبداللہ محمد کا بھائی تحریر کیا اور ابوالفتح احمد کا دوسرا بھائی محمد تحریر کیا۔

بیت اول ابوالفتح احمد نسابہ بن ابوعبداللہ محمد:۔آپ کی عرفیت بابن محسن الرضوی تھی آپ علم الانساب کے ماہر تھے۔بقول سیّد جعفر اعرجی آپ علم الانساب میں یدِطولیٰ رکھتے تھے اور آپ نے مبسوط تحریر کیا جو کہ علمائے انساب کے نزدیک نسب بابن محسن الرضوی سے مشہور تھا۔آپ کی اولاد سے السیّد مقصود الرضوی بن حسن بن زین العابدین بن امیر علی بن مہدی بن امیر حسین بن جلال الدین بن امیر احمد بن عزالدین بن فخرالدین بن طاہر بن ابوالفتح احمد

۱۔الشجرۃ المبارکہ۔ص۹۳ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۳۳۰ ۳۔لباب الانساب جلد دوم ص۴۴۲ ۴۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین۔ص۱۴۹

نسابہ المذ کور ہوئے۔ بقول سیّد ابن الرضا آپ ۱۰۰۰ ہجری میں زندہ تھے اور آپ کے احوال سے واقفیت نہیں مگر صرف اتنا جو آپ کے بارے میں شجرات میں تحریر ہے اور یہ شجرات سادات رضویہ ساکن خوانسار کے ہیں اس میں آپ کے نام کے ساتھ سیّد اجل اکرم زبدۃ السادات الکرام، سلالہ خیرالانام، کاتب کلام اللہ تحریر ہے۔ بقول سیّد ابن رضا میرا نسب اور اکثر دیگر کا ان پر منتہی ہوتا ہے اور بعض سادات میر باقری اور خاتمی کا ان کے والد اور دادا پر منتھیٰ ہوتا ہے لیکن ان مشجرات میں اختلاف موجود ہے۔[۱]

آپ کی اولاد میں عصرِ حاضر کے نسابہ سیّد مہدی رجائی بن محمد بن باقر بن محمود بن جواد بن حسن بن معصوم بن محمد بن حسین بن محمد بن حسین بن علی اکبر بن سیّد مقصود رضوی المذ کور ہوئے۔

بیت ثانی:۔ محمد بن ابوعبداللہ محمد بن محسن:۔ آپ کی اولاد سے بقول عمری ایک فرزند ابوطاہر محمد نقیب مقابر القریش تھے جن کی عرفیت نجوم تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ نجومی تھے آپ قوی القلب تھے۔

بیت ثالث ابوالقاسم علی (بن ابوعبداللہ محمد) بن ابوعبداللہ محسن:۔ عمری نے آپ کو براہ راست ابوعبداللہ محسن بن یحییٰ صوفی کا فرزند لکھا اور عمدۃ کی قدیم تشجیر میں بھی ایسا ہی ہے مگر عمدۃ الطالب کے خطی نسخوں میں بعض اور طبع مکتبہ حیدریہ نجف میں ابوالقاسم علی بن محمد بن محسن تحریر ہے۔ آپ کی اولاد سے عرب میں ایک خاندان منسوب ہے جو سادات مراسمہ کہلواتا ہے۔ جو سیّد مرسوم بن علی بن علایہ بن احمد بن حمادہ بن وردی بن طعمہ بن شغب بن حمادہ بن مکن بن خلیل بن عبداللہ بن ابراہیم بن احمد بن ابوالقاسم علی المذ کور کی اولاد ہے۔[۲]

## ۳۴۴۔ نسل ابوالقاسم طاہر بن جعفر بن امام علی الھادی علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد:۔ ایک فرزند (۱)۔ محمد دانقی سے جاری ہوئی جبکہ رازی نے دوسرے فرزند، (۲)۔ جعفر کا نام بھی لکھا ہے۔ محمد دانقی بن ابوالقاسم طاہر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ ابوطالب حمزہ دلال، (۲)۔ ابوالقاسم طاہر

بیت اول ابوطالب حمزہ بن محمد دانقی بن ابوالقاسم طاہر کی اولاد

بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند ابی یعلیٰ محمد دلال سے جاری ہوئی۔ جب کہ مشجرات میں دوسرے فرزند کا ذِکر بھی ہے۔ اور (۲)۔ نظام الدین حسن

بطن اوّل محمد دلال بن ابوطالب حمزہ آپ کی اولاد میں مہدی رجائی نے ایک فرزند (۱)۔ میر عماد کا ذکر کیا ہے اور کہا ان کی اولاد سے بنو معاد تھی یہ اور ان کے بنو اعمام سبزوار میں تھے اور ہندوستان کے دو بڑے نقوی خاندان جو سبزوار سے وارد ہوئے وہ بھی اس خاندان سے ہیں۔ (۲)۔ ابوعلی یوں ابی یعلیٰ محمد دلال کے دو فرزند اوپر بیان ہوئے۔ اول میر عماد بن ابی یعلیٰ محمد دلال کی اولاد سے سیّد زاہد ادیب کاتب لطف اللہ بن حسن بن لطف اللہ بن فتح اللہ بن حسین بن محمد شمس الدین بن علی غیاث الدین بن امیر یحییٰ بن علی بن میر عماد المذ کور۔[۳]

دوئم۔ ابوعلی بن ابی یعلی محمد دلال کی اولاد سے العالم الفاضل مجتہد اول فی ہند سیّد دلدار علی صاحب مجتہد نقوی نصیر آبادی بن سیّد محمد معین بن عبدالہادی بن ابراہیم بن طالب بن مصطفیٰ بن سیّد محمود بن ابراہیم بن سیّد جلال الدین بن زکریا بن خضر (جعفر) بن تاج الدین بن نصیر الدین بن علیم الدین بن علم الدین بن سید شرف الدین بن سیّد نجم الدین سبزواری فاتح جالیس بن علی بن ابوعلی المذ کور یہ سادات سبزواری نقوی نصیر آبادی ہے جس میں کثیر علماء ہوئے۔

بطن ثانی سیّد نظام الدین حسن بن ابوطالب حمزہ:۔ یہ خاندان سبزواری گردیزی نقوی ہے۔ آپ کی اولاد سے عالمِ دین سید محمد ہندی بن سیّد ہاشم بن میر شجاع علی نقوی بن سیّد میر شیراز علی بن سید دائم علی بن سیّد غلام حسام بن سیّد محمد باقر بن محمد حسین بن عظیم بن عبدالکریم بن عبدالرحیم بن مرتضٰی ابن بایزید حاجی بن سیّد حامد شاہ شمس الدین ثنیٰ بن حسام الدین بن جلال الدین بن سیّد شہاب الدین محمد گردیزی بن سیّد زین الدین حسن گردیزی بن سیّد عیسیٰ

۱۔ ضیاء الابصار:۔ جلد سوئم ص ۱۲۷۔ ۱۲۶　۲۔ مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب۔ ص ۴۴۰　۳۔ المعقبون فی آل ابی طالب۔ جلد دوم، ص ۴۸

الباقر بن سیّد نظام الدین حسن المذکور یہ خاندان پاک وہند میں نقوی گردیزی سے معروف ہے۔ کچھ جگہ نظام الدین حسن بن ابی یعلیٰ محمد دلال بن ابوطالب حمزہ تحریر ہے۔

بیت ثانی سیّد ابوالقاسم طاہر بن محمد دانقی بن ابوالقاسم طاہر:۔ بقول ابن عنبہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند محمد دقاق تھے اس خاندان کی زیادہ تفصیل نہیں ہے۔

## ۳۴۵۔نسل ہارون بن جعفر بن امام علی نقی الھادی علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوحسین تھی مہدی رجائی نے آپ کے تین فرزند بیان کیے جبکہ شجرۃ المبارکہ میں آپ کی اولاد ایک فرزند علی سے بیان ہے جس کی اولاد شام میں تھی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔حسین، (۲)۔حسن۔ ان میں حسین بن علی بن ہارون بن جعفر ذکی:۔ کی اولاد سے السیّد شرف الدین الملقب ''شاہ ولایت'' بن سیّد علی بزرگ بن مرتضی ابن ابی معالی بن ابی الفرح واسطی صیداوی بن داوٗد بن حسین المذکور ہوئے آپ دہلی ہجرت کر گئے آج آپ کی اولاد ہندوستان اور پاکستان میں موجود ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) میر قاضی علی، (۲) سیّد حسین عزیز اللہ ان حضرات کی اولاد کثیر ہے۔جن میں نامور ادیب، خطباء، شاعر، اعلام، پیدا ہوئے سیّد جون ایلیا بھی اس نسل سے تھے۔

## ۳۴۶۔نسل ادریس بن جعفر بن امام علی نقی ھادی علیہ السّلام

بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد ایک فرزند (۱)۔ابومحمد قاسم فارس العرب سے جاری ہوئی۔جبکہ فخر الدین رازی نے دوسرے فرزند ذکر بھی کیا۔ (۲)۔ابوجعفر عبداللہ اور کہا کہ ان کی عقب مصر میں قلیل تھی۔اور صاحب اصیلی نے تیسرا فرزند ابوحسین احمد لکھا ہے۔

بیت اول ابومحمد قاسم بن ادریس بن جعفر الذکی:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کی اولاد قواسم کہلاتی ہے۔ آج ان کی اولاد سے اکثر قبائل یمن میں آباد ہیں۔ بقول صاحب اصیلی آپ کی اولاد میں آٹھ پسران تھے۔ (۱)۔عبدالرحمٰن، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔علی، (۴)۔عباس، (۵)۔طاہر، (۶)۔ موسیٰ، (۷)۔اسحاق، (۸)۔حسن جبکہ فخر الدین رازی نے دس فرزند لکھے۔ (۹)۔عیاش، (۱۰)۔محمود اور (۱۱)۔محمد ابوالفتیٰ کا اضافہ کیا جبکہ عباس کا ذکر نہیں کیا۔ پھر رازی کہتے ہیں کہ ان کے تین اور فرزند تھے جن میں جعفر، عبداللہ اور اسحاق تھے اور یہ ذکر نہیں ہے کہ ان کی اولاد تھی یا نہ تھی۔

اور پھر کہتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا (اوپر) ان کی اولاد تھی جو مصر، دمشق، شام اور مدینہ میں متفرق ہوگئی اور اکثر بنی ادریس ضیعہ مدینہ میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ ابنِ عنبہ نے ان میں سے تین کی اولاد بیان کی۔(۱)۔عبدالرحمٰن، (۲)۔علی، (۳)۔ابی عساف حسین بطن اول علی بن القاسم بن ادریس:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی جن کی اولاد ایک فرزند سے علی جاری ہوئی اور اس علی بن حسین کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) فلیتہ ان کی عقب کو فلیقات کہتے ہیں۔ (۲)۔قائد آپ کی اولاد ایک فرزند بدر سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو بدور کہا جاتا ہے۔

بطن ثانی عبدالرحمٰن بن ابومحمد قاسم:۔ کی اولاد ایک فرزند ماجد اول سے جاری ہوئی اور اس کی اولاد دوید سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران سے رہی۔ (۱)۔یعلی، (۲)۔مفضّل۔اول یعلی بن دوید بن ماجد اول:۔ کی اولاد بقول ابن عنبہ کثیر ہوئی اور ان میں کثیر بطن تھے ان میں السیّد عز الدین یحییٰ بن شریف بن بشیر بن ماجد بن عطیہ بن یعلی المذکور تھے۔

دوئم مفضّل بن دوید بن ماجد اول:۔ کی اولاد بقول ابنِ عنبہ حلہ میں تھی جن میں بنوکعیب مشہد الشریف غروی میں تھی جو کہ محمد کعیب بن علی بن حسین بن راشد بن مفضّل المذکور کی اولاد تھے۔

بطن ثالث ابی عساف حسین بن ابومحمد قاسم:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند قاسم سے جاری ہوئی جس کی اولاد سے جوشن بن ابوالماجد محمد بن قاسم المذکور تھے۔اور ان کی اولاد کو جواشنہ کہتے ہیں۔

بطن رابع عیاش بن ابو محمد قاسم: آپ کا ایک فرزند ابی الندیٰ ثابت تھا۔ بقول حافظ عبدالغافر یہ قائم بأمر اللہ کا قاصد بن کر احاران سمرقندر آئے تھے۔[۱]

بیت ثانی ابوحسین احمد بن ادریس بن جعفر ذکی: ۔ کی اولاد سے یحییٰ موید بن حمزہ بن علی بن ابراہیم بن یوسف بن علی بن ابراہیم بن محمد بن ابوحسین احمد المذکور تھے۔ آپ نے ۷۲۹ھ میں قیام کیا اور چالیس سال کی عمر میں ۷۶۹ ہجری کو وفات پائی۔[۲]

## ۳۴۷۔ نسل اسماعیل حریفا بن جعفر الذکی بن امام علی الھادی

آپ کی اولاد سے متعلق عمدۃ الطالب کے نسخوں میں تضاد پایا جاتا ہے ابن عنبہ کے کچھ مرکزی نسخوں میں آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱)۔ ناصر، (۲) ابوالبقاء محمد اور ان نسخوں کی مدد سے عمدۃ الطالب مکتبہ حیدریہ اور انصاریان شائع ہوئی اور دوسری روایت بھی عمدۃ الطالب کے ہی نسخوں میں پائی جاتی ہے۔ جس میں ناصر بن اسماعیل بن علی بن محمد بن اسماعیل حریفا ہیں۔

ابنِ طقطقی نے اسماعیل حریفا کی اعقاب میں ایک فرزند محمد لکھا اور پھر اس کا ایک فرزند حمزہ بیان کیا۔ اور تہذیب الانساب میں فقط یہی تحریر ہے کہ اسماعیل حریفا بن جعفر کی اولاد واسط اور فارس میں ہے۔[۳]

یہ روایت جو عمدۃ الطالب میں لکھی ہے۔ اس کی مطابقت میں سادات بھکریہ نقویہ رضویہ کی قدیم روایت ہے۔ جو بعض شجرات اور منبع الانساب میں تحریر ہے۔ معین الحق جھانسوی لکھتے ہیں کہ اسماعیل حریفا بن جعفر کی اولاد میں دو فرزند تھے۔ (۱)۔ سیّد نصر اللہ جن کا نام عقیل تھا اور لقب ناصر تھا، (۲)۔ سیّد البقاء جن کی اولاد مصر میں ہے پھر سید ناصر المعروف عقیل بن اسماعیل حریفا کی ولادت ۳۱۰ ہجری میں ہوئی ان کی عمر نوے سال تھی اور آپ کا وصال ۴۰۰ ہجری میں ہوا اور آپ کی قبر حضرت معروف کرخی کی چلہ گاہ سے متّصل ہے۔[۴]

یوں عمدۃ الطالب کی روایت سادات نقویہ بھکریہ کی روایت سے مطابقت رکھتی ہے مگر سادات نقویہ بھاکری کے شجرات جو قدیم ہیں ان میں ایک دوسری روایت بھی ملتی ہے۔ اس کے مطابق ان کے جدِامجد سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع بن سیّد ابراہیم بن سیّد محمد قاسم بن زید بن جعفر بن حمزہ بن ہارون بن ابی عقیل جعفر سمین بن اسماعیل حریفا بن جعفر ذکی بن امام علی نقی علیہ السّلام۔ یہ روایت بھی عربی مصادر سے مطابقت رکھتی ہے اور درست ہے۔ اور سادات بھکریہ کے قدیم شجرات میں ملتی ہے۔ اس کی تائید میں بقول فخرالدین رازی کہ اسماعیل حریفا بن جعفر ذکی کی اولاد بغداد اور واسطہ میں قلیل ہے بقول سید ابوالغنائم زیدی دمشقی نسابہ اسماعیل کی عقب جعفر سمین کے علاوہ کسی دوسرے سے نہ تھی اور بعض کہتے ہیں اسماعیل حریفا کا ایک دوسرا فرزند محمد نامی بھی تھا جس سے عقب تھی۔[۵] اور یہ روایت بھی درست ثابت ہوئی ہے۔

جبکہ اول روایت میں سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع بن ابراہیم بن قاسم بن زید بن جعفر بن حمزہ بن ہارون بن ناصر المعروف عقیل الملک بن اسماعیل حریفا بن جعفر الذکی بن امام علی نقیؑ اور یہ روایت بھی عربی و ہندی مصادر سے درست ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ پنجاب کے بھاکری سادات کے مشجرات میں تیسری روایت بھی گردش کر رہی ہے جس کے مطابق سیّد محمد مکی کا شجرہ اسماعیل بن علی اشقر بن جعفر ذکی سے ملتا ہے مصادر عربیہ کی رو سے یہ روایت غلط ہے البتہ اول اور دوئم دونوں ثابت ہوتی ہیں۔

## ۳۴۸۔ نسل سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع بن ابراہیم بن قاسم سادات بھکریہ نقویہ

سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع بن ابراہیم بن قاسم بن زید بن جعفر بن حمزہ بن ہارون بن ابی عقیل جعفر سمین بن اسماعیل حریفا بن جعفر بن امام علی نقیؑ آپ کی ولادت ۵۴۰ ہجری اور وفات ۶۴۴ ہجری کی ہے۔ آپ کی اولاد سندھ میں رضوی اور پنجاب میں نقوی کہلواتی ہے۔ سیّد معین الحق جھانسوی نے آپ

---

۱۔ تاریخ نیشاپور المنتخب من السیاق۔ ص ۲۵۶ ۔ ۲۔ سمط نجوم العوالی جلد چہارم۔ ص ۱۹۴ ۔ ۳۔ تہذیب الانساب۔ ص ۱۴۹

۴۔ منبع الانساب ص ۳۱۲ نشر مدرسہ فیضان مصطفیٰ علی گڑھ ہندوستان ۔ ۵۔ الشجرۃ المبارکہ ص ۹۴

کی اولاد یں چار پسران تحریر کیے ہیں۔(۱)۔سیّد بدرالدین،(۲)۔سیّد صدرالدین جبکہ سندھ اور پنجاب کے قدیم شجروں میں سیّد محمد مکی کا صرف ایک ہی فرزند ہے۔سیّد صدرالدین جن کی اولاد میں ایک فرزند سیّد بدرالدین بھی تھے ہوسکتا ہے معین الحق جھانسوی نے لکھنے میں غلطی کی ہو اور باپ بیٹا کو بھائی بنا دیا ہوں۔(۳)۔سیّد ماہ،(۴)شمس الدین ان کی اولاد معین الحق جھانسوں نے بیان نہیں کی منبع الانساب سے ہٹ کر صدرالدین خطیب کے علاوہ سیّد محمد مکی کے کسی اور فرزند کے شواہد نہیں ملتے۔اور جو اولاد معین الحق جھانسوی نے بدرالدین بن سیّد محمد مکی کی لکھی ہے۔جن میں جھانسی کے سادات بھی آتے ہیں ممکن ہے وہ بدرالدین بن صدرالدین بن محمد مکی کی اولاد ہوں اور لکھنے میں ان سے غلطی ہوگئی ہو لہٰذا ہم جھانسی کے سادات کا شمار بدرالدین بن صدرالدین کے اعقاب میں کریں گے واللہ اعلم۔

## ۳۴۹۔نسل سیّد صدرالدین خطیب بن سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع

آپ نے دوشادیاں کیں پہلی شادی سیّد احمد بن سیّد شجاع کی دُختر اپنی چچازاد سے کی ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے۔(۱)۔ابواسحاق بدرالدین، (۲)۔علاء الدین ۔(۳)امام الدین لاولد(۴)۔سیّد نظام الدین لاولد،(۵)۔سیّد نصراللہ آپ کی اولاد نہ تھی۔(۶)۔سیّد علی جن کو علی مرتضیٰ بھی کہتے ہیں آپ کی دوسری شادی دختر سیّد علی لکعلوی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کے چار پسران ہوئے۔(۷)۔مخدوم تاج الدین ،(۸)۔قطب الدین، (۹)۔سیّد کمال الدین لاولد،(۱۰)۔سیّد جمال الدین لاولد اس کے علاوہ دختران بھی تھیں۔(۱)۔پے پے حاج خاتون،(۲)تاج خاتون یوں آپ کی اولاد میں امام دین،نظام الدین،نصراللہ،کمال الدین اور جمال الدین ان پانچ حضرات کی اولاد جاری نہ ہوئی۔

بیت اول سیّد قطب الدین بن سیّد صدرالدین خطیب:۔آپ کی اولاد سے سیّد موسیٰ بن سیّد عبدالحمید بن سیّد جان محمد بن سیّد شریف الدین بن سیّد قطب الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد اکرم،(۲)۔سیّد محمد اشرف۔

بطن اول سیّد محمد اشرف بن سیّد موسیٰ بن عبدالحمید:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔یعقوب شاہ،(۲)۔سعید خان

اول یعقوب شاہ بن سیّد محمد اشرف کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔احمد شاہ جس کے فرزند عبدل شاہ،(۲)۔مبارک شاہ جن کے فرزند محمد شریف شاہ

دوم سیّد سعید خان بن سیّد محمد اشرف:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)سیّد اسحاق شاہ کا ایک فرزند محمد علی(۲)۔دریائے شاہ کا ایک فرزند حرمت علی شاہ۔جام شورہ میں جو سیّد قنبر علی شاہ کا مخطوط ہے اس کے مطابق اب یہ نسل منقرض ہوچکی ہے۔

بیت ثانی سیّد علی مرتضیٰ بن سیّد صدرالدین خطیب:۔جام شورو یونیورسٹی میں پڑے شجرے کے مطابق آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)۔احمد،(۲)۔میراں حسام الدین، ان میں احمد کی اولاد جاری ہونے کے شواہد نہیں ہیں۔میراں حسام الدین بن سیّد علی مرتضیٰ کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)۔شکر گنج اولاد نہیں تھی۔(۲)۔سیّد داؤد،(۳)۔سیّد صدر،(۴)۔سیّد فخر۔

بطن اوّل سیّد فخر بن میراں حسام الدین:۔کی اولاد سے احمد بن ابراہیم بن میاں بن سیّد فخر المذکور کے تین فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد امین، (۲)۔ابراہیم،(۳)۔عتیق اللہ اور ان حضرات کی اولاد کنڈیارو میں آباد ہے۔

بطن ثانی سیّد صدر بن میراں حسام الدین:۔کی اولاد سے سیّد میاں بن سیّد علی بن سیّد فتح محمد بن سیّد صدر المذکور ہوئے۔

بطن ثالث سیّد داؤد بن میراں حسام الدین:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد شمس الدین سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔حسن، (۲)۔حسین۔ان میں حسین بن شمس الدین بن داؤد کی اولاد سے سیّد علی میران بن سید جمال الدین بن سیّد زکریا بن سیّد محمود عرف مکی بن سیّد بکر بن حسین المذکور ہوئے۔آپ کی اولاد میں پانچ فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد داؤد،(۲)۔سلمان،(۳)۔سیّد مسعود،(۴)۔سیّد ابوالحسن،(۵)۔سیّد شہاب الدین۔سیّد علی میران بن سیّد جمال الدین کے اجداد سندھ سے ملتان اور ملتان سے لاہور وارد ہوئے اور لاہور سے سید علی میران مونہ وارد ہوئے جہاں آپ کا مزار ہے

آپ کی اولاد کی وجہ سے یہ جگہ آج مونہ سیداں مشہور ہے۔ ان حضرات میں سید داؤد اور سلیمان کی اولاد نہ ہوئی۔

اول سیّد شہاب الدین بن سیّد علی میران:۔ کی اولاد بھارت میں ہے۔

دوئم سیّد ابوحسن بن سیّد علی میران:۔ آپ کی قبر موضع خضر میں ہے۔ آپ کی اولاد چوآ سیدن شاہ، بشارت اور جہلم میں ہے۔ آپ کی اولاد میں سیّد محمد کافی بن سیّد علی بن سیّد ابوالحسن المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ سیّد علی، (۲)۔ سید محمد المعروف گولا شاہ۔ پہلی شاخ گولا شاہ بن سیّد محمد کافی کی اولاد سے قاضی سیّد گلاب علی شاہ بن سیّد معصوم بن شاہ شرف بن احمد بن سیّد محمد المعروف گولا شاہ المذکور ہوئے۔

دوسری شاخ میں سیّد علی بن سیّد محمد کافی:۔ کی اولاد سے سیّد امیر علی بن سیّد غوث بن سیّد علی المذکور ہوئے جن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ سیّد سلطان شاہ، (۲)۔ سیّد میر عالم شاہ، (۳)۔ سیّد جلال شاہ، (۴)۔ سیّد قاسم شاہ۔

سوئم سیّد مسعود بن سیّد علی میران:۔ آپ کی اولاد مونہ سیداں منڈی بہاء الدین میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد سے نقیب سادات نقویہ بھکر یہ سیّد نقی الحسنین نقوی رضوی بھاکری بن علامہ سیّد غلام شبیر نقوی بن سیّد حیدر علی بن سیّد محمد رسول بن سیّد لال حسین بن سیّد علی المعروف چنن شاہ بن سیّد جیون علی بن میر لطف اللہ بن سیّد محمد صدیق بن سیّد فتح حیدر بن سیّد میر محمد بن سیّد سدا حسین بن سیّد مسعود المذکور ہیں۔ آپ کی کتاب سلالہ الرضویہ سادات بھاکریہ نقویہ پر بہترین معلوماتی کتاب ہے۔ آپ کو اس دور میں سادات بھاکریہ کا نقیب کہا جا سکتا ہے اور علم الانساب میں آپ نے مجھ (مولف) سے ہی اجازہ لیا۔ آپ انگلینڈ میں رہائش پذیر ہیں آپ کی اولاد میں تین فرزند ہیں۔ (۱) سیّد ہاشم رضا، (۲)۔ سیّد نبراس حیدر، (۳)۔ سیّد عرندس احمد

## ۳۵۰۔ نسل سیّد تاج الدین بن سیّد صدر الدین خطیب بن سیّد محمد مکی

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد خواجہ خلق الصدق سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) سیّد تاج الدین ثانی، (۲)۔ سیّد میر میران۔

بیت الاول سیّد تاج الدین بن خواجہ خلق الصدق بن سیّد تاج الدین:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔ (۱)۔ سیّد ناصر الدین، (۲)۔ سیّد نجم الدین، (۳) ابوالغیث، سیّد نجم الدین بن تاج الدین ثانی کی اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔

بطن اول سیّد ناصر الدین بن تاج الدین ثانی:۔ کی اولاد میں تین فرزند ہوئے، (۱)۔ خواجہ، (۲)۔ ابراہیم، (۳)۔ شاہ نظام

بطن ثانی سیّد ابوالغیث بن سیّد تاج الدین ثانی:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ محمود، (۲)۔ عبداللہ، اول سیّد محمود بن ابوالغیث:۔ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے۔ (۱)۔ محمد، (۲)۔ ابوبکر، (۳)۔ نور الدین، (۴)۔ علی اول، (۵)۔ جمال الدین۔ ان میں علی اول بن سیّد محمود کی اولاد سے سیّد محمد شریف المعروف مور شاہ بن سلطان ثانی بن عبدالحمید بن سیّد محمد شریف اول بن علی ثانی بن سلطان اول بن علی اول المذکور ہوئے۔ سیّد مور شاہ کی پیدائش ۱۰۲۵ ہجری میں ہوئی اور وفات ۱۰۹۵ء ہجری کو ہوئی آپ نے روہڑی میں عزاداری کی بنیاد رکھی آپ کا غمِ حسین میں کثرت سے رونا ایسا ہی تھا جیسا مور روتا ہے۔ کثرت گریہ کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے۔ جو مور کی مانند معلوم ہوتے اسی وجہ سے آپ کا نام مور شاہ پڑ گیا۔

دوئم عبداللہ بن ابوالغیث کی اولاد سے دو پسران تھے۔ (۱)۔ سیّد میر حسن، (۲)۔ سیّد سخارو۔

پہلی شاخ میں سیّد میر حسن بن عبداللہ کی اولاد سے ایک فرزند سیّد علی تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔ سیّد عبدل، (۲)۔ سیّد میر حسن۔

پہلا خاندان سیّد عبدل بن علی بن سیّد میر حسن:۔ کی اولاد سے پیر قلی المعروف سیّد میر مہاب علی شاہ بن چنن شاہ المعروف سیّد قطب الدین بن سیّد شاہ علی بن سیّد غلام مصطفیٰ بن سیّد عبدل المذکور۔

دوسرا خاندان سیّد میر حسن بن علی بن سیّد میر حسن کی اولاد سے سیّد عبدالقادر المعروف قادن شاہ تھے آپ صاحب مزار بزرگ تھے۔

دوسری شاخ سیّد سخارو بن سیّد عبداللہ کی اولاد سے سیّد حیدر شاہ حقانی بن موسیٰ بن جادو بن سخارو المذکور تھے آپ کا مزار روہڑی سیّد ٹاؤن میں

واقع ہے۔ آپ سادات بھاکر یہ نقویہ کے مشاہیر میں سے تھے۔

بیت ثانی سیّد میر میران بن خواجہ خلق صدق بن سیّد تاج الدین: آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱) سیّد صدرالدین، (۲)۔ بہرام، (۳)۔ سعدالدین، (۴)۔ بہاء الدین۔

بطن اول سیّد صدرالدین بن سیّد میر میران: ۔ کی اولاد سے سیّد عبدالصمد المعروف پیر پڑرو بن سیّد ابن شاہ بن یونس بن حسین بن یونس بن حسین بن ابراہیم بن شاھو بن عبدالرزاق بن اسماعیل بن صدرالدین المذکور تھے۔ آپ کا مزار کوٹ جان اللہ شاہ میں واقع ہے۔

بطن ثانی سیّد سعد الدین بن سیّد میر میران: ۔ آپ کی اولاد سے سیّد عبدالخیر بن بڈھل بن سیّد رکن الدین بن سعدالدین المذکور تھے جن کی اولاد میں چھے فرزند تھے۔(۱)۔ ہاشم، (۲)۔ قاسم، (۳)۔ مبارک اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔(۴)۔ اسحاق، (۵)۔ سیّد جمن، (۶) نعمت اللہ لاولد۔

اول سیّد ہاشم بن سیّد عبدالخیر: ۔ کی اولاد سے سیّد نقی شاہ نور مولا بن سیّد ابن بن سلطان علی بن سیّد مہر علی بن سیّد بڈھل بن سیّد ہاشم المذکور۔

دوئم سیّد اسحاق بن سیّد عبدالخیر: ۔ آپ کی اولاد سے نواب میر یعقوب علی خان بن میراں ثانی بن سیّد یعقوب بن سیّد اسحاق المذکور تھے۔ اورنگزیب عالمگیر کی ایام سلطنت میں بھکر کے کمان دار عبداللہ خان نواب میر یعقوب علی خان کے دوست تھے۔ ۲۸ اگست ۱۶۵۹ء کو آٹھ سال کے لیے میر یعقوب علی خان کو سری نگر کا افسر اعلیٰ تعینات کیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو سہون کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ۱۶۷۷ کو اورنگ زیب نے آپ کو ۵۰۰ سپاہی دو گھوڑے دو ہاتھی اور بیس لاکھ درہم دیئے۔ آپ کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔ امیر علی بچپن میں وفات پائی۔(۲)۔ میر صادق علی روہڑی کے قریب کوٹ میر یعقوب علی خان آپ سے منسوب ہے جہاں آپ کی اولاد آباد ہے۔[۱]

## ۳۵۱۔ نسل سیّد علاؤ الدین بن سیّد صدرالدین خطیب بن سیّد محمد مکی

سیّد قنبر علی شاہ کی لکھی قدیم کتاب جو جام شورو یونیورسٹی کا اثاثہ ہے اس میں تحریر ہے کہ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔ صدرالدین اولاد نہیں تھی۔(۲)۔ سیّد موسیٰ، (۳)۔ سیّد فخر الدین، (۴)۔ سیّد ملک بدر۔

بیت اول سیّد موسیٰ بن سیّد علاء الدین: ۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ سیّد حسن، (۲)۔ سیّد حسین اولاد کا مجھے علم نہیں۔ سیّد حسن بن سید موسیٰ بن علاؤ الدین: ۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ سیّد محمد، (۲)۔ سیّد مرید شہید۔

بطن اول سیّد محمد بن حسن بن سیّد موسیٰ: ۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ سیّد محمد اشرف، (۲)۔ سیّد لطیف۔

اول سیّد محمد اشرف بن سیّد محمد بن حسن: ۔ کی اولاد سے علی شیر بن ہاشم بن عبدالکریم بن عبداللہ بن سوارالدین بن سیّد شہاب الدین بن علاء الدین بن محمد اشرف بن علاء الدین بن شہاب الدین بن سیّد محمد اشرف المذکور تھے۔

دوئم سیّد لطیف بن سیّد محمد بن حسن: ۔ آپ کی اولاد سے محمد اشرف بن سیّد باؤ بن سیّد لطیف المذکور ہوئے۔

بطن ثانی سیّد مرید شہید بن حسن بن سیّد موسیٰ: ۔ آپ کی اولاد سے سندھ میں سادات جان شاہی ہیں۔ آپ کی اولاد سے سیّد میر جان محمد رضوی بن ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن سیّد مبارک بن سیّد احمد بن سیّد صاحب بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد شیخ محمد بن سیّد مرید شہید المذکور آپ علم وحکمت میں کمال تھے فارسی شاعری میں مہارت آج بھی سندھ میں ان کی الگ پہچان ہے۔ میر علی شیر قانع ٹھٹھوی نے اپنے مشہور شاعری کے مجموعے ''مقالات الشعراء'' میں سیّد میر جان محمد رضوی کا ذکر کیا ہے۔[۲]

آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔ سیّد منور، (۲)۔ سیّد قلندر علی، (۳) حسن علی المعروف اللہ رکھیو ان میں سیّد منور بن سیّد جان محمد رضوی کے

---

۱۔ تذکرہ میر یعقوب علی خان قلمی نسخہ فارسی از امیر یعقوب علی خان چہارم تذکرہ مشاہیر سندھ از مولانا دین محمد وفائی۔ ص ۶۹

۲۔ سلالۃ الرضویون۔ ص ۳۰۸

چھے پسران تھے۔ (۱)۔پیرل شاہ، (۲)۔محمد علی، (۳)۔علی اصغر، (۴)۔فتح علی، (۵)۔مظہر علی، (۶)۔جان اللہ شاہ ثانی جن کی اولاد سے سیّد مراد علی بن چمن شاہ بن جان اللہ شاہ ثانی المذکور بہت معروف شخصیت ہوئے ہیں۔

بیت ثانی سیّد فخر الدین بن سیّد علاء الدین بن سیّد صدر الدین خطیب:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد درویش محمد، (۲)۔سیّد ظہیر الدین۔

بطن اول سیّد درویش محمد بن سیّد فخر الدین:۔کی اولاد سے سیّد لعل پیر بن سیّد ابوالحسن بن سیّد اللہ داد بن سیّد درویش محمد المذکور ہوئے۔ آپ کا مزار پنوں عاقل میں ہے۔ آپ کو ڈاکوؤں نے شہید کر دیا تھا آپ کی اولاد بھی پنوں عاقل میں ہے۔

بطن ثانی سیّد ظہیر الدین بن سیّد فخر الدین:۔آپ کی اولاد میں چار فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد کمال الدین، (۲)۔سیّد تاج الدین، (۳)۔ سیّد عبدالمالک، (۴)۔سیّد فیض اللہ۔

اول سیّد کمال الدین بن سیّد ظہیر الدین:۔کی اولاد سے سیّد محمود بھکری لاہوری بن سیّد حسن بن سیّد فرید بن سیّد کمال الدین المذکور ہوئے آپ کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔ (۱)۔محمد لاولد، (۲)۔سیّد محمد علی دہلوی اولاد بقول مقصود نقوی راجپوتانہ میں ہے۔ (۳)۔احمد، (۴)۔حسین، (۵)۔سیّد علی دہلوی۔ان میں حسین بن سیّد محمود بھکری لاہوری کی اولاد کثیر ہے جب کہ احمد بن سیّد محمود بھکری لاہوری کی اولاد سے نواب اسد علی خان بن ہاشم بن ضیاء اللہ بن کرم محمد بن احمد مذکور ہوئے۔

بھکر میں سادات بھاکری کا ایک خاندان رضائی شاہ سے معروف ہے۔ ان کا نسب رضائی شاہ سے ملتا ہے جو اس طرح ہے۔ سیّد رضا علی المعروف رضائی شاہ بن حاجی شاہ بن عبدالغفور بن محمد شاہ بن نظام الدین بن محمد بن سیّد محمود شاہ سے ملتا ہے جو کہ محمود بھکری لاہوری بنتے ہیں کیونکہ اس سے اوپر والا شجرہ وہی ہے تاہم ریاض الانساب میں اس محمد بن محمود بھکری لاہوری کو لاولد لکھا گیا۔ بہرحال اس معاملے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔[۱]

بیت ثالث سیّد ملک بدر بن سیّد علاء الدین بن سیّد صدر الدین خطیب:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد فخر الدین، (۲)۔سیّد دولہا۔

بطن اول سیّد فخر الدین بن سیّد ملک بدر کی اولاد سے معروف بن اکرم بن سیّد فخر الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) کرم، (۲)۔عبدالملک۔

بطن ثانی سیّد دولہا بن سیّد ملک بدر:۔کی اولاد سے سیّد جمال بن شمس الدین بن شمس بن سیّد دولہا المذکور ہوئے جن کی اولاد میں دس فرزند تھے۔ (۱)۔حبیب اللہ، (۲)۔عثمان، (۳)۔محمد علی، (۴)۔شاہ علی، (۵)۔سیّد خان، (۶)۔علی، (۷)۔یونس، (۸) عبدالمطلب، (۹)۔طاہر، (۱۰)۔طیب۔

## ۳۵۲۔نسل سیّد بدر الدین محمد بھاکری بن سیّد صدر الدین خطیب بن سیّد محمد مکی

آپ کی اولاد میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ سادات بھاکری کے انساب کے تین طبقات بنتے ہیں اول منبع الانساب۔ دوئم سندھی مشجرات سوئم پنجابی سادات کے مشجرات اور ان تینوں کی روایات میں کثیر اختلاف ہے۔ ایسا بھی ہے کہ بدر الدین کی دختر کی جب سیّد جلال الدین سرخ بخاری سے شادی ہوئی تو ان کے بھائی ناراض ہو گئے تھے اس وجہ سے بدر الدین اچ شریف آئے اور یہیں پر مدفون ہوئے اور ان کی اولاد اس کے بعد پنجاب میں ہی رہی اور سندھ کے بھاکری سادات سے کوئی رابطہ بحال نہ رہا جس کی وجہ سے سیّد قنبر علی شاہ کے مرکزی شجرے میں انکی اولاد کے بارے میں کچھ خاص نہیں لکھا گیا۔ اس زمانے میں جب بدر الدین کی اولاد پھیل گئی تو سندھی بھاکری سادات ان کے انساب سے مکمّل لاعلم ہو گئے ان حضرات کے مابین جائیداد کا بھی کوئی تنازعہ تھا کیونکہ بھاکری سادات جو پنجاب میں تھی وہ سندھی جائیداد کے وارثان میں سے تھے مگر یہ حضرات واپس سندھ نہیں گئے اور

۱۔ریاض الانساب ص۔۱۰۷

نہ سندھی سادات نے ان کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ تاہم اس معاملے میں مزید تحقیق کی ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ بدرالدین کا خادم محصول لینے سندھ آیا تو قتل ہو گیا۔ جام شورو والے مخطوط میں تحریر ہے کہ سیّد بدرالدین محمد سیّد صدرالدین خطیب کے بڑے فرزند تھے جبکہ منبع الانساب میں دونوں حضرات بھائی لکھے گئے ہیں۔ تاہم زمینی مشجرات میں زیادہ تر میں جام شورو والا شجرہ ہی درست نظر آتا ہے۔ مجھے صرف ایک شجرہ شاہ اللہ دتہ کے سادات کا ملا جو بدرالدین بن سیّد محمد مکی سے ملتا ہے باقی میں بدرالدین بن صدرالدین خطیب بن سیّد محمد مکی ہی تحریر ہے۔ سیّد معین الحق کے بقول آپ کی ولادت ۲۵ شعبان ۶۳۰ ہجری میں ہوئی اور وفات ۶۸۰ ہجری میں ہوئی۔[۱]

سیّد قنبر علی شاہ کے مشجر میں تحریر ہے کہ آپ نے دو شادیاں کی تھیں ایک نکاح نصرت خان کی دختر سے کیا جو کہ سلطان علاء الدین خلجی کا وزیر تھا اس نے دیوا گری اور گجرات کی مہمات میں بھی اہم کردار ادا کیا اور ۱۳۰۱عیسوی میں تھمبور کے محاصرے میں قتل ہو گیا اس بانو کے بطن سے دو فرزند (۱)۔ سیّد مرتضٰی عرف دولہ، (۲)۔ سیّد سعدالدین۔ اور دو دختران بھی تھیں۔ (۱)۔ زہرا خاتون زوجہ مخدوم جلال الدین سرخ پوش والدہ محترمہ سیّد شاہ محمد غوث، (۲)۔ سیدہ فاطمہ ان کی شادی اپنی ہمشیرہ کی وفات کے بعد سیّد جلال الدین سرخ بخاری سے ہوئی اور یہ سیدہ سیّد احمد کبیر کی والدہ تھیں۔ سیّد بدرالدین محمد کا دوسرا نکاح حسین لنگاہ کی دختر سے ہوا۔ اور ان کے بطن سے آپ کے تیسرے فرزند (۳)۔ سیّد محمد مہدی تولد ہوئے۔[۲]

سندھی ریکارڈ میں ان تین پسران کا نام ملتا ہے جبکہ منبع الانساب میں سیّد مرتضٰی دولہ کو علی مرتضٰی المعروف علی شعبان لکھا ہے اور تین مزید پسران تحریر ہیں۔ (۴)۔ احمد دولت، (۵)۔ محی الدین، (۶)۔ سیّد رکن الدین۔ یہاں یہ بات ضروری ہے کہ منبع الانساب کتاب سیّد قنبر علی شاہ سے قدیم ہے۔ مگر اس میں سعدالدین اور سیّد مہدی کا ذکر نہیں جن میں سیّد مہدی کی کثیر اولاد ہے اور کتاب سیّد قنبر علی شاہ میں رکن الدین کا ذکر نہیں جن کی اولاد کے دعویدار بھی موجود ہیں جبکہ احمد دولت اور محی الدین کی اولاد ہونے کا دعویدار ہم نے کوئی نہیں دیکھا۔ جبکہ اچ شریف کے شجرات میں بھی انہیں پسران کا ذکر ہے جو قنبر علی شاہ کے مخطوط میں بیان ہوئے۔

بیت اول سیّد مرتضٰی دولہ بن سیّد بدرالدین محمد بن سیّد صدرالدین خطیب:۔ قنبر علی شاہ کے مشجر کے مطابق آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱) سیّد میراں جن کو علی میراں بھی لکھا گیا اور دو دختران تھیں۔ (۱) پے پے کھو خاتون (۲)۔ پے پے زہرا خاتون۔ اول کی شادی سیّد احمد کبیر بن جلال الدین بخاری سے ہوئی اور سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت اور سید راجن قتال تولد ہوئے دوسری کی شادی خلق صدق بن تاج الدین بن صدرالدین خطیب سے ہوئی اور سیّد میراں اور تاج الدین ثانی تولد ہوئے۔ جبکہ منبع الانساب میں دوسرا فرزند (۲)۔ تقی الدین تحریر ہیں جن کی اولاد سے جھانسی کے سیّد ہوئے۔ اب یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ سندھی شجرات میں تقی الدین کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ان کی اولاد موجود ہے اور جھانسی کے سادات کے ہاں سیّد میراں یعنی علی میراں کا ذِکر نہیں۔ منبع الانساب میں مرتضٰی دولہ بن بدرالدین محمد جن کو انہوں نے علی مرتضٰی شعبان ملت لکھا ہے کہ آپ کی وفات ۷۰۶ ہجری کو ہوئی اور مزار جھانسی ضلع الہٰ آباد میں ہے جہاں گنگا اور جمنا دونوں مل جاتے ہیں۔ معین الحق نے آپ کے دو فرزند لکھے ایک علی عامر جو جنگ میں شہید ہوئے دوسرے تقی الدین جن سے سادات جھانسی کا نسب ملتا ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ مرتضٰی دولہ نے ایک شادی سندھ اور ایک جھانسی میں کی ہو کیونکہ معین الحق لکھتے ہیں سیّد مرتضٰی شعبان ملت نے مخدوم محمد اسماعیل کے اصرار پر شاہ غالب سوار جن کی درگاہ موضع مورابہ پرگنہ بلکھر صوبہ الہٰ آباد میں ہے ان کے گھرانے سے شادی کی آپ حضرات ابوبکر صدیقؓ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اس خاتون سے دو دختران اور اور بیان کئے دو فرزند تولد ہوئے۔[۳]

بطن اول سیّد تقی الدین سیّد مرتضی دولہ (شعبان ملت) آپ کی اولاد سے منصف منبع الانساب سیّد معین الحق جھانسوی بن سلطان شہاب الدین الحق بن میر محمد ابوجعفر بن سیّد تقی الدین المذکور آپ کا مزار جھانسی ضلع الہٰ آباد میں ہے۔ اور ان کی اولاد کے ایک فرد سے میرا حال میں رابطہ بھی ہوا۔

---

۱۔ منبع الانساب۔ ص ۳۱۷ ۲۔ کتاب سیّد قنبر علی شاہ شجرہ بھاکری سادات جام شورو یونیورسٹی ۳۔ منبع الانساب۔ ص ۳۲۷۔۳۲۶

بطن ثانی سیّدعلی میراں بن سیّد مرتضیٰ دولہ بن سیّد بدرالدین محمد:۔ آپ کا ایک فرزند سیّد مبارک تھا اوران کے تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد میراں، (۲)۔سیّدفخر،(۳)۔سیّد صاحب

اوّل سیّد میراں بن سیّد مبارک:۔ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد ابوبکر تھا اوران کا ایک فرزند سیّد محمد المعروف سیّد سعدی تھا جن کے چھ فرزند تھے۔ (۱)۔سیّد نظام،(۲)۔جیون،(۳)۔حسین،(۴)۔احمد،(۵)عبداللہ،(۶)مبارک ان میں سیّد نظام اور سیّد احمد اور مبارک صاحب اولاد تھے باقی لاولد تھے۔سیّد نظام بن محمد سعدی کی اولاد شکار پور میں ہے۔

پہلی شاخ سیّد احمد بن سیّد محمد المعروف سعدی:۔ آپ کی وفات اپنے والد محترم سے پہلے ہوگئی آپ کے دو پسران تھے۔(۱)۔سیّد عبدالکریم المشہور سید بدھن،(۲)۔سیّد عبدالرحیم۔ان میں سیّد عبدالکریم بن سیّد احمد کی اولاد سے سیّد سخی عبدالکریم المعروف شاہ جیون سندس بن خوشحال بن عبدالکریم بن محمود بن سیّد فتح خان بن سیّد عبدالکریم المذکور۔

دوسری شاخ سیّد مبارک بن سیّد محمد المعروف سعدی:۔ آپ کی ایک دختر دوست خاتون سیّد عبدالکریم بن احمد کی زوجہ تھیں۔

دوئم سیّد فخر بن سیّد مبارک بن سیّد علی میراں:۔ جام شورو یونیورسٹی والے مخطوطے کے مطابق آپ کے چھ پسران ہوئے۔(۱)۔کمال الدین، (۲)۔سیّد شیخ،(۳)۔سیّد ثمن،(۴)۔جلال الدین،(۵)۔محمد،(۶)۔سیّد مکو۔ان میں سیّد شیخ بن سیّد فخر کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی اکثر اولاد گجرات میں ہے اور مخطوط میں مزید لکھا ہے کہ سیّد فخر کی مزید اولاد یہاں نہیں ہے۔جبکہ پوٹھوہار میں ایک خاندان کا نسب سیّد فخر بن مبارک بن علی میراں سے ملتا ہے۔اور یہ حضرات درکالی کلاں اور درکالی خورد تحصیل گجرخان ضلع راولپنڈی میں آباد ہیں ان کے نسب کی روایت اس طرح ہے۔

پہلی شاخ سیّد جلال الدین بن سیّد فخر بن مبارک بن علی میراں بن مرتضیٰ دولہ:۔ کی اولاد سے سیّد شاہ اللہ داد اور سیّد شاہ میراں بادشاہ ابنان سیّد اسماعیل بن سیّد بابو شاہ بن سیّد برہان الدین بن سیّد گرہا شاہ بن سیّد عبداللہ بن سیّد جلال الدین المذکور سیّد میراں بادشاہ کا مزار درکالی خورد میں ہے اور اولاد بھی سیّد شاہ اللہ داد بن سیّد اسماعیل کا مزار درکالی کلاں میں ہے اور دونوں کی اولاد جاری ہے۔[۱]

سوئم سیّد صاحب بن سیّد مبارک بن علی میران:۔ کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد ابواسحاق،(۲)۔سیّد صدرالدین

ابواسحاق بن سیّد صاحب کی اولاد میں جام شورو یونیورسٹی والے مخطوط کے مطابق ایک دختر عائشہ بی بی تھیں جن کی شادی مبارک بن سیّد محمد المشہور سیّد سعدی بن ابوبکر بن میراں سے ہوئی۔

جبکہ صدرالدین بن سیّد صاحب:۔ کا ایک فرزند سیّد عثمان تھا جس کا فرزند موسیٰ تھا اور اس کے تین فرزند تھے۔ (۱)۔اللہ داد، (۲)۔عبداللہ، (۳)عثمان اوران حضرات کی اولاد بھی بیان ہے۔تاہم سیّد صاحب بن مبارک کی اولاد کا اشتباہ سیّد محمد مہدی بن بدرالدین محمد کی اولاد سے ہے۔احمد میراں بن مہدی بن بدراالدین بن صدرالدین کی اولاد میں نظام شاہ عرف صاحب بن مبارک بن احمد میران کے بھی تین فرزند تھے۔ (۱)۔ابوبکر،(۲)۔محمد اسحاق، (۳)صدرالدین، یہاں دو جگہ پر چار نام ایک جیسے ہیں اسحاق صدرالدین سیّد صاحب۔مبارک۔میراں(علی میراں۔احمد میراں) یہ چار پشتیں ایک ہی نام سے چلتی ہیں ایک سیّد مہدی بن بدرالدین پر منتھیٰ ہوتی ہے دوسری سیّد مرتضیٰ دولہ بن بدرالدین محمد پر منتھیٰ ہوتی ہے۔

اول سندھی جام شورو یونیورسٹی والے مخطوطے میں صاحب بن مبارک کے فرزند صدرالدین کی اولاد بیان ہے مگر ابواسحاق کی فقط ایک دختر عائشہ ہے۔اور یہ نسب صاحب بن مبارک بن میراں(علی) بن مرتضیٰ بن بدرالدین محمد پر منتھیٰ ہوتا ہے۔

دوئم پنجابی شجرات میں اور اچ شریف کے ریکارڈ میں صاحب بن مبارک کے فرزند صدرالدین ابوبکر اور محمد اسحاق رقم ہیں۔اور یہ نسب صاحب

---

ا۔شجرہ نسب سادات نقوی بھاکری درکالی کلاں

بن مبارک بن میراں (احمد) بن مہدی بن بدراالدین محمد پر منتھیٰ ہوتا ہے لیکن اس میں صدرالدین کے پسران سیّد محمد یوسف اور سیّد عبداللہ تحریر ہیں اوران میں عبداللہ بن صدرالدین کی اولاد سادات اشاعور سادات وجوہا اور بھکر کے کچھ سادات ہیں۔ جبکہ محمد اسحاق بن صاحب جو کہ سندھی مخطوطے میں ابوالبنت لکھا ہے۔ اس کی اولاد سے سادات خان گڑھ، ٹھل مراد شاہ، موضع جھگڑا امام، دنیا پور ڈیرہ اسماعیل خان۔ ٹھیرہ ہری پور اور اٹک کے کچھ سادات ہیں۔ ایسا ممکن ہے کہ چار نسلوں تک ایسے جیسے نام اتفاقی طور پر رکھے گئے ہوں اور یہ دونسلوں کا شدید اشتباہ بھی ہوسکتا ہے جو ایک دوسرے میں مدغم ہوگئی ہوں علم الانساب میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں کچھ پشتوں تک ایک ہی نسل کے ناموں میں مماثلت کی وجہ سے نسابین کو اشتباہ لاحق ہوا تاہم جو نسل مرتضیٰ دولہ پر منتھیٰ ہوتی ہے وہ سادات سندھ میں آباد ہیں۔ اور جو نسل محمد مہدی پر منتھیٰ ہوتی ہے وہ پنجاب میں آباد ہیں۔ اس لیے ان کا ذکر محمد مہدی بن بدرالدین محمد کی اولاد کے ذکر میں آئے گا۔ تاہم ان خاندانوں کی زمینی حقیقت بھی سادات کے طور پر مسلم ہے۔

بیت ثانی رکن الدین بن بدرالدین محمد بن سیّد صدرالدین خطیب:۔ سیّد رکن الدین بن بدرالدین محمد کا نام اوچ شریف کے ریکارڈ اور سندھی ریکارڈ دونوں میں موجود نہیں۔ البتہ منبع الانساب میں ان کا ذکر موجود ہے اور اس خانوادے کے اپنے شجرات کے علاوہ بھی ایک دو شجروں میں ان کا ذکر ملتا ہے شجرات کی روشنی میں مجھے دو پسران ملے۔ (۱)۔ سیّد محمد قاسم، (۲)۔ احمد، ان کا میں وثوق سے کچھ کہہ نہیں سکتا۔

بطن اول سیّد محمد قاسم بن رکن الدین کی اولاد سے صوفی شاعر سیّد پیر فضل شاہ ولی بن قطب علی شاہ بن فتح علی بن مراد شاہ بن غلام شاہ بن دائم شاہ بن پیر قاسم شاہ بن صادق محمد بن عبدالمالک بن پیر اکبر علی بن علی محمد بن سیّد محمد مرزا بن سیّد محمد قاسم المذکور سیّد فضل شاہ ولی کا مزار نواں کوٹ لاہور میں ہے۔ آپ قادر الکلام شاعر تھے آپ کی اولاد بھی جاری ہے۔

## ۳۵۳۔ نسل سیّد محمد مہدی بن سیّد بدرالدین محمد بن سیّد صدرالدین خطیب

آپ کی والدہ حسین لنگاہ کی دختر تھیں سندھی قدیم شجرہ میں آپ کے چار پسران بیان ہوئے۔ (۱)۔ سیّد محمد ایوب، (۲)۔ سیّد اللہ داد، (۳)۔ سیّد حامد عرف جمال الدین، (۴)۔ سیّد احمد اور اچ شریف کے ریکارڈ میں آپ کے پانچ پسران بیان ہوئے۔ (۱)۔ سیّد محمد ایوب، (۲)۔ اللہ داد، (۳)۔ سیّد احمد میراں، (۴)۔ سیّد حمید عرف جمال الدین، (۵)۔ سیّد علاء الدین۔

بیت اول سیّد محمد ایوب بن سیّد مہدی:۔ کی اولاد سے سیّد یوسف بن سیّد اسماعیل بن سیّد صاحب شاہ بن سیّد زاہد بن سیّد اسماعیل موسیٰ بن اشرف بن سیّد ہارون بن سیّد علاء الدین بن سیّد اسماعیل بن سیّد عبدالعزیز بن سیّد اسحاق بن سیّد محمد ایوب المذکور ہوئے اور یہ شجرہ سیّد فیاض احمد بن سیّد زین محمد جام پور ڈیرہ غازی خان کے ہاتھ کا لکھا موصول ہوا جو ۱۹۷۸ء میں لکھا گیا۔ حال یہ لوگ ملتان میں مقیم ہیں۔

بیت ثانی سیّد حامد المعروف جمال الدین بن سیّد محمد مہدی:۔ کی اولاد سے پنجاب میں سادات آباد ہیں جن میں صوفی قادر الکلام شاعر مصنّف کتاب ہیر وارث شاہ سیّد وارث شاہ بن سیّد گل شیر بن بودے شاہ بن عادل شاہ بن سیّد میراں حبیب بن یعقوب شاہ بن سیّد رحمت اللہ بن سیّد حسن شاہ بن سیّد محسن بن سیّد ناصر الدین بن سیّد حامد المعروف جمال الدین المذکور ہوئے۔ سیّد وارث شاہ کے بھائی اور بنی اعمام کی اولاد موجود ہے اور ٹبہ بوٹے شاہ والے بھی اسی نسل سے ہیں۔

بیت ثالث سیّد احمد میراں بن سیّد محمد مہدی:۔ کی اولاد ایک فرزند مبارک سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد نظام شاہ عرف سیّد صاحب سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران تھے۔ (۱)۔ صدرالدین، (۲)۔ سیّد محمد اسحاق، (۳)۔ ابوبکر۔

بطن اول سیّد صدرالدین بن سیّد نظام شاہ عرف سیّد صاحب:۔ کی اولاد میں اچ شریف کے ریکارڈ کے مطابق دو فرزند تھے۔ (۱)۔ سیّد محمد یوسف، (۲)۔ سیّد عبداللہ۔

اول سیّدعبداللہ بن سیّد صدرالدین:۔ کی اولاد سے جدامجد سادات اشاعور اور وجوہا ہوئے جو میراں شاہ حسین بن شہاب الدین بن دولت بن بدرالدین ثالث بن عباس علی بن عبدالکریم بن سیّد جمال بن ابوسعید بن سیّد عبداللہ المذکور ہوئے۔ اور ان کی اولاد سے مولوی سیّد منظور حسین نقوی مولف کتاب تحفہ العوام بن غلام مرتضٰی بن بہادر علی بن نبی بخش بن لعل شاہ بن جمال شاہ بن عالم شاہ بن معظّم علی بن ابوالمکارم بن نظام الدین بن اللہ داد بن میراں شاہ حسین المذکور ہوئے۔

بطن ثانی سیّد محمد اسحاق بن نظام شاہ عرف سیّد صاحب بن سیّد مبارک:۔ اچ شریف کے ریکارڈ کے مطابق ان کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد عبدالعزیز،(۲)۔سیّد داوًد(۳)۔سیّد ابراہیم۔

اول سیّد داوًد بن سیّد محمد اسحاق:۔ کی اولاد سے ابوالقاسم شاہ بن اشرف شاہ بن شاہ دیوان بن احمد شاہ بن معروف شاہ بن داوًد المذکور ہوئے۔

دوئم سیّد عبدالعزیز بن سیّد محمد اسحاق بن سیّد نظام شاہ عرف صاحب:۔ اوچ شریف کے شجرات میں ان کے تین پسران بیان ہیں۔ (۱)۔سیّد ابراہیم، (۲)۔سیّد اسماعیل،(۳)۔سیّد نظام الدین جبکہ ہزارہ اور اٹک اور بعض دیگر شجرات میں چوتھا فرزند،(۴)۔سیّد عبدالمالک بھی بیان ہے۔

پہلی شاخ اسماعیل بن سیّد عبدالعزیز بن محمد اسحاق:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمود،(۲)۔سیّد ابراہیم ثانی۔

پہلا خاندان سیّد محمود بن اسماعیل کی اولاد سے موسیٰ شاہ بن عمر بن علی بن احمد بن سیّد محمود المذکور اور ان کی اولاد دنیا پور میں ہے۔

دوسرا خاندان ابراہیم ثانی بن اسماعیل کی اولاد سے ابوسعید بن ایوب عرف عمر شاہ بن ابراہیم ثانی المذکور ہوئے ان کی اولاد ڈھل مراد شاہ، سادات خان گڑھ ملتان میں آباد میں ہے۔اِسی خاندان سے علامہ افتخار نقوی بن منظور حسین بن مراد شاہ بن سکندر شاہ بن غلام علی بن مراد شاہ بن سوہا فرا شاہ بن پلو شاہ بن کمال شاہ بن نور شاہ بن عبدالعزیز بن احمد شاہ بن اسماعیل بن رکن الدین بن سیّد ابوسعید المذکور۔

دوسری شاخ نظام الدین اور تیسری شاخ ابراہیم ابنان سیّد عبدالعزیز کی اولاد جھکڑ امام دنیا پور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں آباد ہے۔

چوتھی شاخ سیّد عبدالمالک بن سیّد عبدالعزیز بن محمد اسحاق:۔ ان کا نام اچ شریف کے شجرات میں نہیں ہے تاہم سادات ہزارہ اٹک اور سیالکوٹ کے ایک خاندان کے شجرات میں ملتا ہے۔سیّد حسنین نقوی مقیم لندن کے شجرے میں جو نام ہیں ان میں غلطیاں ہیں ان کا تعلق سہرے والی خانقاہ سیالکوٹ سے ہے۔ان کا نسب عبدالجلیل بن عبدالعزیز بن شہاب الدین بن محمد اسحاق سے ملتا ہے۔ جبکہ سلطان صدرالدین اٹکی اور ہزارے کے شجرات میں نسب ابواسحاق نعرہ پیر بن عبدالمالک بن عبدالعزیز بن محمد اسحاق سے ملتا ہے۔اور نعرہ پیر اسحاق کے شجرے میں بھی اختلاف ہے۔تاہم زیادہ منطقی روایت یہ ہے کہ عبدالمالک بن عبدالعزیز بن محمد اسحاق بن نظام شاہ عرف سیّد صاحب بن مبارک بن احمد میراں بن سیّد محمد مہدی بن سیّد بدرالدین بن سیّد صدرالدین خطیب کی اولاد سے ایک فرزند سیّد ابواسحاق نہرا پیر یا نعرہ پیر تھے جن کا مزار سرائے خربوزہ راولپنڈی میں ہے۔یہ ابواسحاق نہرا پیر بن سیّد عبدالمالک بن سیّد عبدالعزیز کے سات پسران شجرات میں بیان ہوئے۔(۱)۔سیّد صدرالدین سلطان اٹکی،(۲)۔سیّد عالم،(۳)۔سیّد امیر پہلوان،(۴)۔سیّد عارف آپ کی اولاد ڈھیری مورت میں ہے۔(۵)۔سیّد قاسم اولاد بہادر خان خضرو میں ہے۔(۶)۔سیّد بہادر بالا پیر مزار بولیانوال اٹک،(۷)۔سیّد محمد۔

پہلا خاندان سیّد محمد بن ابواسحاق نہرا پیر کی اولاد سے سیّد نیاز، ظریف، صادق، نازک ابنان سیّد بلال بن جیون بن احمد بن مامور بن سیّد فتح بن سیّد شاہ بن حسن بن حاجی ثانی بن قائم بن سیّد محمد المذکور ہوئے۔ اور یہ سادات تجوال ہزارہ میں آباد ہے۔ دوسرا خاندان سیّد امیر پہلوان بن سیّد ابواسحاق نہرا پیر کی اولاد سے جد سادات ٹھیرہ ہری پور سیّد مراد شاہ بن سیّد مہدی شاہ بن علی شاہ بن نبی شاہ ثانی بن علم شاہ بن پہلوان شاہ بن عقاب شاہ بن قائم شاہ بن نبی شاہ بن نور شاہ بن سیّد امیر پہلوان المذکور آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔ (۱)۔سیّد گل حسن،(۲)۔امیر شاہ،(۳)۔سیدن شاہ،(۴)۔لال شاہ، (۵)۔بہادر شاہ توت میرا ہری پور۔

تیسرا خاندان سیّد صدرالدین اٹکی بن سیّد ابواسحاق نہرا پیر:۔ نذر صابری نے اپنی کتاب تذکرہ صدرالدین بھاکری سہروردی میں آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد امیر احمد نو بہار لکھا ہے۔ امیر احمد نور بہار بن صدرالدین اٹکی اولاد سے سیّد باقر علی شاہ بن عشرت علی بن سیّد محمود بن نور شاہ ثانی بن سیّد گلاب شاہ بن سیّد مدد شاہ بن نور شاہ بن احمد بن میر احمد بہادر المذکو۔[ا]

## ۳۵۴۔نسل سیّد علاء الدین بن سیّد محمد مہدی بن سیّد بدرالدین محمد بن سیّد صدرالدین خطیب

ٹیکسلا کے سادات کے شجرات میں آپ کا مدفن گوٹھ یا کوٹھ سیداں بہاولپور لکھا ہے سادات ٹیکسلا کے شجرات میں آپ کا ایک فرزند سیّد عبدالمومن تحریر ہے جبکہ اٹک کے شجرات میں سیّد عبدالمومن بن عبدالما لک بن علاء الدین المذکور ہے۔ اور یہ بیان ہے کہ یہ عبدالما لک مرزا گاؤں آئے جہاں انکا مزار ہے۔فرق یہی ہے کہ بعض شجرات میں عبدالمومن براہِ راست علاء الدین کا فرزند ہے۔ اور بعض میں عبدالمومن بن عبدالما لک بن علاء الدین المذکور ہے۔ سیّد عبدالمومن بن عبدالما لک بن سیّد علاء الدین کی اولاد سے دو فرزند تھے۔(ا)۔سیّد عبدالقدوس،(۲)۔سید حاجی شاہ جبکہ ٹیکسلا کے بعض شجرات میں یہ حاجی شاہ عبدالقدوس کا فرزند لکھا ہے اور اٹک اور شاہ اللہ دتہ کے ایک شجرے میں دونوں بھائی تحریر ہیں تاہم اب ہم اِن کا تذکرہ بھائی کے عنوان سے کریں گے واللہ اعلم اور ایک جگہ تیسرا فرزند۔(۳)۔عبدالخالق بھی ایک طبع کتاب میں پڑھا ہے۔

بیت اول سیّد حاجی شاہ بن سیّد عبدالمومن:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا) سیّد قطب شاہ،(۲)۔سیّد جمال شاہ۔

بطن اول سیّد قطب شاہ بن سیّد حاجی شاہ آپ کی اولاد سیّد سرخ جلال سے جاری ہوئی جو مرزا اٹک میں دفن ہوئے ان کے فرزند سیّد ہارون ہوئے اور ان کے فرزند سیّد احمد علاقہ چھچھ ولیہ میں دفن ہیں آپ کے ایک فرزند سیّد محمد حسین تھے۔سیّد محمد حسین بن احمد بن ہارون بن سرخ جلال بن سیّد قطب شاہ کی اولاد چار پسران سے موضع کامل پور سیدان اٹک میں آباد ہے۔(ا)۔سیّد حسن شاہ،(۲) سیّد شاہ درگاہی،(۳)۔حیدر شاہ،(۴)۔سیّد گل محمد شاہ۔

اول سید گل محمد شاہ سیّد محمد حسین:۔کی اولاد سے سیّد شاہ مظفّر بن بہادر شاہ بن سردار شاہ بن سیّد گل محمد المذکور ہوئے آپ کا مزار کبوتروں والی زیارت مشہور ہے۔

دوئم حیدر شاہ بن سیّد محمد حسین:۔کی اولاد سے مولوی سیّد باغ علی شاہ بن سیّد احمد بن سیّد سیّد ولی بن رحم شاہ بن حسین شاہ بن چراغ شاہ بن حیدر شاہ المذکور ہوئے آپ نے کامل پور سیدان میں عزاداری کی بنیاد رکھی اور اثناء عشری مذہب کو فروغ دیا۔

بطن ثانی سیّد جمال شاہ بن سیّد حاجی شاہ بن سیّد عبدالمومن:۔ آپ کے دو فرزند ہوئے۔(ا)۔سیّد علی شاہ آپ کی اولاد ہری پور، ٹیکسلا اور کامل پور سیداں میں ہے۔(۲)۔سیّد رحمت اللہ، آپ کی شادی سیدہ اقدس النسا بنت سیّد شاہ اللہ دتہ بھاکری سلطان سے ہوئی موضع شاہ اللہ دتہ کے سادات آپ کی اولاد سے ہیں۔مگر ٹیکسلا کے شجرات میں سیّد رحمت اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عبدالقدوس بن عبدالمومن تحریر ہے۔ مجھے موضع شاہ اللہ دتہ کا ایک قلمی شجرہ ملا جو کہ ۱۹۱۰ء عیسوی کا ہے اس میں سیّد رحمت اللہ بن جمال شاہ بن حاجی شاہ بن عبدالمومن بن عبدالما لک بن علاء الدین تحریر ہے اور میرے نزدیک یہی درست ہے کیونکہ اٹک کامل پور سیداں کے شجرات میں بھی یہی تحریر ہے۔سیّد رحمت اللہ حضرت شاہ اللہ دتہ بھاری کے داماد ہوئے ان کا مزار بھی موضع شاہ اللہ دتہ میں ہی ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد روشن علی شاہ بن علی شاہ بن دادن شاہ بن سیّد خدا بخش بن سیّد فتح محمد بن سیّد احمد بن سیّد رحمت اللہ شاہ المذکور ہوئے ہزارہ میں ان کی اولاد ہے۔

بیت ثانی سیّد عبدالقدوس بن سیّد عبدالمومن بن (عبدالما لک):۔ آپ کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(ا)۔سیّد محمد،(۲)۔سیّد مکہ شہید، (۳)۔سید شاہ مراد۔(۴)۔سیّد حاجی شاہ جو ٹیکسلا کے شجروں میں سیّد عبدالقدوس کے بیٹے بنتے ہیں اُن کا ذِکر بیان ہو چکا۔ واللہ اعلم

بطن اول سیّد مکہ شہید بن سیّد عبدالقدوس:۔ آپ کی اولاد سے سیّد سلطان بدرالدین بھاکری بن پیر کمال بن سیّد مکہ شہید المذکور ہوئے آپ کی

ا۔تذکرہ صدرالدین بھاکری سہروردی المعروف سخی سلطان اٹکی از نذر صابری۔ص ۴۸،۴۷،۴۶

زیارت عثمان کھٹڑ میں ہے۔

بطن ثانی سیّد محمد بن سیّد عبدالقدوس:۔ کی اولاد سے شجرات میں پانچ پسران بیان ہیں۔(۱)۔سیّد خان بہادر شاہ فتح حیدر مدفن ٹیکسلا، (۲)۔سیّد سلطان شاہ اللہ دتہ بھاکری، (۳)۔سیّد شاہ ابوبکر، (۴)۔سیّد شاہ عمر(ایک نسخے کے علاوہ ان کے نام اور کہیں نہ پایا)، (۵)۔سیّد شاہ عثمان اولاد کا ذکر نہیں۔سیّد شاہ اللہ دتہ کی صرف ایک دختر سیّد اقدس النساء تھی۔جس سے آپ کی دختری اولاد جاری ہے۔ان کی شادی سیّد رحمت اللہ شاہ سے ہوئی جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔اور ابوبکر کی اولاد میں جو رحمت اللہ لکھا ہے یہی دراصل رحمت اللہ بن شاہ جمال بن حاجی شاہ ہے۔سیّد خان بہادر شاہ فتح حیدر صفدر المعروف شاہ فتح خان بن سیّد محمد بن عبدالقدوس:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔شاہ راجہ لاولد، (۲)۔سیّد جعفر، (۳)۔سیّد قطب۔اول سیّد قطب بن سیّد شاہ فتح خان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّد کرم اللہ اولاد ٹیکسلا میں، (۲)۔سیّد فتح اللہ۔

پہلی شاخ سیّد فتح اللہ بن سیّد قطب:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد فرید شاہ اولاد موہڑہ شاہ ولی شاہ ٹیکسلا، (۲)۔سیّد شاہ نصیر اولاد محلّہ واڑیاں ٹیکسلا، (۳)۔سیّد شاہ شریف آپ کی اولاد سے سیّد نور حسین شاہ سیّد سیّد شاہ بن سیّد رحم علی شاہ بن سیّد مدار شاہ بن سیّد عبدالستار بن سیّد علی محمد بن سیّد شاہ شریف المذکور ہوئے۔

## ۳۵۵۔شجرہ سادات بھاکری سنکھترہ

یہ سادات کشمیر سے آ کر سیالکوٹ ضلع میں آباد ہوئی ان کی روایت کے مطابق سیّد برہان الدین بن موسیٰ بن رکن الدین بن صدر الدین بن عنایت بن ملتان شاہ بن سیّد فتح شاہ بن احمد بن محمد بن محمود بن بہاء الدین بن محمود بن ابراہیم بن قطب شاہ بن اسماعیل بن سیّد محمد مکی المذکور کی اولاد ہیں سیّد برہان الدین کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔اللہ داد، (۲)۔قطب الدین، (۳)۔ابراہیم۔اور بعض شجرات میں سیّد محمد مکی کو شاہ طہماس لکھا ہے۔ایک دوسرا خاندان جو سادات کرمانی سے معروف ہے ان کے نسب کے مطابق ان کے جدِامجد سیّد عیز اللہ کرمانی بن محمد کرمانی بن مصطفیٰ کرمانی بن سلیمان بن حسین کرمانی بن قطب الدین کرمانی بن احمد بن محمود بن بہاء الدین بن قطب شاہ بن اسماعیل بن شاہ طہماس کرمانی ہے اور یہاں سے اوپر کی روایت وہی ہے جو سیّد محمد مکی کے شجرے کی ہے۔ان دونوں خاندانوں کے شجروں میں متعدد نام ایک جیسے ہیں سنکھترہ والے سادات کے شجرے میں کچھ نام کا اضافہ ہے۔تاہم یہ بات مسلّم ہے کہ سیّد محمد مکی بن سیّد محمد شجاع کا اسماعیل نامی کوئی فرزند نہیں تھا۔بعض شجرات میں سیّد برہان الدین کا شجرہ سیّد صدرالدین خطیب بن سیّد محمد مکی کے فرزند اسماعیل سے ملا ہوا ہے۔جبکہ سیّد صدرالدین خطیب کا بھی اسماعیل نامی کوئی فرزند نہ تھا۔ممکن ہے یہ دونوں خاندان ایک ہی ہو جو شاہ طہماس کرمانی پر منتہی ہو رہے ہوں اور یہ شاہ طہماس جن کو ان کے شجرات میں سیّد محمد مکی سمجھا جا رہا ہے کوئی اور ہوں لیکن ان سے اوپر کی روایت وہی ہے جو سید محمد مکی کے آباواجداد کی روایت ہے میں کہتا ہوں اس معاملے میں تحقیق ہونی چاہیے۔یہاں ایک اور بات بھی ہے۔سادات سنکھترہ، آلومہار، اور ٹبہ بوٹے شاہ کے مشجرات میں چار سے پانچ نام مماثل ہیں، جن میں محمد حسین بن ابراہیم بن قطب الدین بن اسماعیل ہیں۔سادات سنکھترہ کے نسب میں اسماعیل بن صدرالدین یا سیّد محمد مکی ہیں جب کہ ٹبّہ بوٹے شاہ کے مشجرات میں اسماعیل بن حامد المعروف جمال الدین بن محمد مہدی بن بدرالدین محمد بن صدرالدین خطیب المذکور ہیں۔میرا خیال ہے کہ سنکھترہ اور ٹبّہ بوٹے شاہ والے دونوں ایک ہی خاندان ہیں اور اُوپر کی روایت ٹبّہ بوٹے والوں کی درست ہے۔سنکھترہ سادات کے مشجرات میں کچھ نام حذف ہیں۔

## ۳۵۶۔شجرہ سادات آلومہار شریف

ان کے شجرے کی روایت کے مطابق ان کا شجرہ سیّد محمد چنن بن سیّد محمد رمضان بن سیّد محمد جیون بن سیّد امیر بن سیّد میراں بن سیّد رضا بن سیّد خواجہ بن سیّد حمزہ بن سیّد خضر بن سیّد رجب بن مخدوم نظام الدین سیّد سلطان صدرالدین خطیب بن سیّد محمد مکی المذکور سندھی شجرات میں واضح ہے کہ نظام الدین

بن صدرالدین لاولد تھےممکن ہے یہ نظام الدین بھاکری سادات میں ہی کوئی دوسرے نظام الدین ہوں مگر اس کے لیے مضبوط ثبوت کی ضرورت ہے۔قنبر علی شاہ کے مخطوطے اور دوسرے سادات بھاکری کے شجرات میں نظام الدین لاولد تحریر ہیں۔ ایسا بھی ممکن ہے ان سادات کا شجرہ کچھ اور ہو اور انہوں نے کچھ اور تحریر کرلیا ہو۔ واللہ اعلم اور اگر نظام الدین سے اُوپر یعنی نظام الدین بن اسماعیل بن حامد عرف جمال الدین بن محمد مہدی بن بدرالدین محمد بن صدرالدین خطیب ہو جائے تو بالکل درست ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

## ۳۵۷۔سادات انجوی شیرازی سندھ

سیّد میرعلی شیر قانع ٹھٹھوی تحریر کرتے ہیں کہ ان سادات انجوی شیرازی کا شجرہ سیّد زید اسود بن سیّد جعفر بن حمزہ بن ہارون بن عقیل بن جعفر برہان اللہ بن اسماعیل بن علی اصغر بن علی جعفر (جعفرالذکی) بن محمد بن امام علی نقی ہے اور یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ سیّد زید الاسود سے عضدالدولہ نے ۳۵۲ ہجری میں ملاقات کی اور آپ کے علم وفضل سے بہت متاثر ہوا سیّد زید الاسود کی اولاد شیراز میں آباد ہوئی جو سادات انجوی سے معروف ہوئی۔[۱]

یہاں میرعلی شیر قانع کو تسامح ہوا کیونکہ بھاکری سادات اسماعیل حریفا بن جعفر ذکی کی اولاد ہے نہ کہ جعفر بن محمد بن امام علی نقی کی دوسرا بھاکری سادات کے نسب میں زید بن جعفر بن حمزہ بن ہارون کو زیدالاسود سمجھا گیا۔ بقول ابنِ عنبہ نسابہ حسنی زید الاسود بن ابراہیم بن محمد بن ابومحمد قاسم رسی بن ابراہیم طبا طبا بن اسماعیل بن ابراہیم غمر بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام آپ مدنی تھے سلطان عضدالدولہ بن بویہ نے آپ کو بلایا اور عزت بخشی اور آپ سے اپنی بہن کی شادی کردی اور جب بہن فوت ہوئی تو اپنی بیٹی شاہان دخت کی شادی ان سے کردی اور آپ کی اولاد شیراز میں کثیر ہے جن کے پاس شیراز کی نقابت اور ریاست ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔علی، (۲)۔حسین۔[۲]

اور سیّد عزیز الدین مروزی نے (۳)۔یحییٰ، (۴)۔ابوجعفر محمد کا بھی ذکر کیا یوں آپ کی اولاد ان چار پسران سے جاری ہوئی۔مکلی نامہ میں جس زید اسود کا ذکر کیا گیا دراصل وہ حسنی سادات سے تھے سندھ کے سادات انجوی شیرازی کا ایک اور شجرہ ملاحظہ ہوا جس میں ان کے جدِامجد سیّد شاہ مراد شیرازی بن احمد بن سیّد محمد حسینی شیرازی انجوی بن محمود بن محمد بن شاہ محمود بن ابراہیم بن قاسم بن زید المذ کو تحریر ہے۔اس شجرے میں بھاکری روایت کی نقل کی گئی اور زید (اسود) کے اعقاب میں زید بن جعفر بن حمزہ کی اعقاب یعنی ابراہیم بن قاسم بن زید تحریر کی گئی معلوم ہوتا ہے بھاکری سادات سے اتصال کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ جبکہ انجوی شیرازی خاندان اصل میں طباطبائی حسنی سادات کا خاندان ہے۔ جس کے مزید شواہد بھی موجود ہیں۔ اور یہ انجوی سادات زید الاسود حسنی کی اولاد ہے۔ جیسا کہ تحریر ہے کہ میر جمال الدین انجوی سلطنت جہانگیر میں وارد ہند ہوئے۔[۳]

ایک جگہ تحریر ہے میر جمال الدین انجوی شیراز کے اعیان السادات میں سے تھے ان کا نسب قاسم الرسی بن ابراہیم طبا طبا سے ملتا ہے۔[۴]

مندرجہ بالا حوالہ جات اور میرعلی شیر کا انجوی شیرازی سادات کی اعقاب زید اسود سے لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ انجوی شیرازی جو سندھ آئے وہ حسنی سادات تھے مگر میرعلی شیر قانع نے غلطی سے زید اسود کو زید بن جعفر سمجھ کر ان کا نسب بھاکری سادات سے ملایا اور اس کے بعد اس سادات کا نسب بھاکری نقوی سادات سے گڈمڈ ہوگیا۔

## ۳۵۸۔سادات ترمذی بونیری اعقاب پیر بابا سیّد علی ترمذی

میری کتاب مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب سے لے کر آج تک مجھے کچھ شجرات اور مخطوعات مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا جن میں پیر بابا سیّد علی ترمذی کا شجرہ بھاکری سادات کے اجداد سے متّصل دیکھا ہے۔ مدرک الطالب میں میں نے پیر بابا کے قبر کے کتبے پر تحریر روایت پر بحث کی جس میں

۱۔مکلی نامہ از میرعلی شیر قانع ٹھٹھوی حاشیہ سیّد حسام الدین راشدی، ص۲۷۳
۲۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب، ص۱۸۰
۳۔فرہنگ نویسی فارسی در ہندو پاکستان از سیّد شہریار نقوی
4-Asiatic socity of Beongal. p 66

ان کا نسب محمد بن امام علی نقی پر منتھیٰ ہوتا تحریر ہے۔ جبکہ خود ترمذی سادات کے اپنے مشجرات امام محمد مہدیؑ بن حسن عسکریؑ بن امام علی نقیؑ پر منتہی ہوتے ہیں۔ یہ روایت اخوند درویزہ بابا جو کہ سیّد علی ترمذی کے مرید تھے ان کی تحریر کردہ ہے اور ترمذی سادات میں کثیر یہی روایت نقل کی گئی ہے۔ اب آتے ہیں کچھ دوسرے سادات کے شجرات میں ترمذی سادات کے متعلق روایت اور ان کا جائزہ ایک پرانے مشجر میں روایت اس طرح ہے۔ سیّد علی ترمذی پیر بابا بن قنبر علی بن احمد نور بن محمد نور بخش بن احمد بیغم بن احمد مشتاق بن ابوتراب بن حامد بن محمد بن اسحاق بن عثمان بن جعفر بن عمر بن محمد بن حسام الدین بن ناصرالدین بن سیّد جلال علم گنج بن امیر علی بن محمد مکی بن محمد شجاع بن قاسم بن جعفر بن ابراہیم بن زین العابدین بن ہارون الملک بن اسماعیل بن علی اصغر بن جعفر ذکی بن امام علی نقیؑ۔ ایک اور شجرے میں کچھ ناموں کے فرق کے ساتھ زید بن ہارون الملک بن اسماعیل بن علی اصغر بن جعفر ذکی سے ملتا ہے۔ سیّد کسراں والے مرکزی شجرے میں سیّد علی ترمذی بن ناصر لقب خسرو بن سیّد جلال بن صالح بن عبدالغنی بن ابراہیم بن جعفر بن عباس بن حسن عبداللہ بن حسین بن علی اصغر بن جعفر قطب سادات ترمزیان، دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں کہ عقیل بن علی اصغر بن جعفر ذکی کے دو پسران تھے۔(۱)۔زین الدین، (۲)۔ہارون جن کی نسل سے بھاکری سادات ہیں۔ زین الدین کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔ جلال الدین، (۲)۔حمزہ۔ پھر جلال الدین کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔محمد حسن، (۲)۔حسین، حسین بن جلال الدین کا فرزند کمال الدین اور ان کا حسن موسیٰ اور ان کا احمد اور ان کا سلطان حسن حق پرست ان کا برہان اور برہان کا شاہ جہان اور ان کا فرزند محمد اور محمد کے دو پسران۔(۱)۔نظام الدین، (۲)۔عتیق اللہ۔ عتیق اللہ کا ایک فرزند عبداللہ اور ان کے دو فرزند(۱)۔نظام الدین ترمذیوں کے نامدار۔(۲)۔جلال گنج علم جنہوں نے بغداد میں حکومت کی۔ یہ تحریر نسب نامہ کی ہے روایت کمی پیشی کے ساتھ علی اصغر بن جعفر بن امام علی نقی سے ملائی ہے اور یہ روایت اوچ شریف میں بھاکری سادات سے منسوب ہے اور یہ روایت ۲۰۰ سے ۲۵۰ سال پرانی ہے۔ جبکہ سندھی ریکارڈ جو کہ بھاکری سادات کا اصل ہیں اس میں ۲۵۰ سال سے قدیم روایات ہیں۔ جو جعفر السمین بن اسماعیل حریفا بن جعفر ذکی بن امام علی نقی پر منتہی ہوئی ہے۔ حال ہی میں افغانستان کے صوبہ کنڑ سے کچھ شواہد ملے جن کے مطابق سیّد علی ترمذی المعروف پیر بابا میر سیّد علی ہمدانی کی اولاد ثابت ہوتے ہیں۔ ساداتِ ہمدانیہ کے شجروں میں سیّد علی ہمدانی کے تین بیٹے ملتے ہیں: (۱)۔سیّد حسن ہمدانی، (۲)۔سیّد ابوعلی عمر، (۳)۔سیّد علاء الدین جب کہ افغانستان سے دو پرانے شجرے موصول ہوئے جن میں تین مزید پسران تحریر ہیں۔(۴)۔میر سیّد عیسیٰ جن کی اولاد غالبًا افغانستان میں ہے۔(۵)۔میر سیّد مرتضیٰ جن کی اولاد بلخ اور کنڑ افغانستان میں غالبًا پائی جاتی ہے۔(۶)۔میر سیّد احمد جن کی اولاد سے سیّد علی ترمذی المعروف پیر بابا بن میر سیّد قنبر علی شاہ بن سیّد احمد نور بن یوسف بن میر سیّد احمد المذکور بنتے ہیں جن کی اولاد سادات ترمذی مشہور ہے اور اس سلسلے میں مَیں نے ایک رسالہ نسب نامہ سیّد علی ترمذی تحریر کیا ہے۔ فی الحال حقائق یہی ثابت کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم

## ۳۵۹۔نسل علی اشقر بن جعفر ذکی بن امام علی نقی علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوحسن نام علی اور لقب اشقر تھا بقول رازی آپ بغداد کے نقباء کے سردار تھے شریف مروزی نے آپ کو علی المختار لکھا ہے اور ابن طقطقی نے آپ کو علی نازوک تحریر کیا اور آپ کی والدہ ام الولد تھیں۔ تہذیب الانساب میں رقم ہے آپ کے تین پسران تھے۔(۱)۔عبداللہ، (۲)۔جعفر، (۳)۔اسماعیل وانقرض شجرہ المبارکہ میں، (۴)۔محمد بھی لکھا ہے اور کہا اس کے عقب فیہ ہیں۔ اور ابنِ طقطقی نے۔(۵)۔ابراہیم، (۶)۔حسن، (۷)۔حسین، (۸)۔احمد، (۹)۔حمزہ کا بھی ذکر کیا اور کہا ان میں معقب اور غیر معقب ہیں۔ جبکہ عمری اور ابنِ عنبہ نے آپ کی اولاد صرف عبداللہ بن علی اشقر سے تحریر کی۔ اور آج ان کی ہی اولاد باقی ثابت ہوتی ہے۔ تہذیب الانساب، عمری، ابن عنبہ شجرۃ المبارکہ میں تحریر ہے آپ کی اولاد ایک فرزند(۱)۔محمد نازوک سے جاری ہوئی جبکہ بقول سیّد جعفر اعرجی دوسرا فرزند(۲)۔احمد تھا۔ جس کا ذکر ابن منہا عبیدلی نے اپنے مشجر میں کیا ہے۔ اور جعفر اعرجی کے بقول ان کی عقب بلادِ ہند میں ہے اور ابنِ طقطقی نے تیسرے فرزند(۳)۔حسن کا ذکر بھی کیا ہے۔

بیت اول محمد نازوک بن عبداللہ بن علی اشقر :۔ رازی نے آپ کو محمد الاشقر لکھا ہے اور کہا کہ آپ نقیب مشہد مقابر النذور تھے بقول ابن عنبہ آپ کی اعقاب میں پانچ پسران تھے۔(۱)۔ابوالقاسم عبداللہ،(۲)۔یحییٰ،(۳)۔علی،(۴)۔عیسیٰ،(۵)۔محمد اوران کی عقاب کو بنونازوک کہا جاتا ہے جو مقابر القریش میں تھیں۔

بطن اول عیسیٰ بن محمد نازوک کی اولاد سے ابی حسن علی شعرانی نقیب سامراء تھے جو کہ الشریف عمری کے دوست تھے۔

بطن ثانی محمد بن محمد نازوک:۔ آپ کی کنیت ابوحسن تھی آپ نقیب حائر تھے بقول عمری ان کی اعقاب بنونازوک کہلائی۔

بطن ثانی ابوالقاسم عبداللہ بن محمد نازوک:۔ بقول ابن عنبہ نسابہ مصری نے اس نسب سے خود کو منسوب کیا اور کہا کہ میں حسن بن علی بن سلیمان بن مکی بن بدران بن یوسف بن حسن دقاق بن ابوالقاسم عبداللہ المذکور ہوں بقول نسابہ شیخ تاج الدین بن معیہ حسنی وہ کذاب تھا اور دعی تھا یہ نسب ثابت نہیں ہوتا اور بعض نسابین کا زعم تھا کہ حسن بن عبداللہ بن محمد نازوک جس کو حسن دقاق کہا گیا اس کی اعقاب تھی وہ اور بقول ابنِ عنبہ اس کی اعقاب باطل ہے اور شیخ ابوحسن عمری نے حسن کا اور اس کے بھائیوں کی عقب کا ذکر چوتھے اور پانچویں بطن تک کیا اور یہ قوی دلیل ہے کہ حسن کی اعقاب نہیں تھی۔[۱]

یہ بیان ابن عنبہ نے عمدہ الطالب میں تحریر کیا ہے جبکہ مجدی میں یہ رقم نہیں یہاں بیان کیا گیا کہ عمری نسابہ نے حسن کے بھائیوں کی چوتھی اور پانچویں پشت بھی لکھی اور اگر حسن کی اولاد ہوتی تو وہ بھی لکھی جاتی۔ جبکہ صاحب اصیلی فی انساب الطالبین نے عبداللہ بن علی اشقر کی اولاد میں ایک فرزند حسن لکھا اور اوپر بیان کیا گیا شجرہ اس حسن سے ملایا اور نسب کو درست جانا ان کے بقول سیّد نسابہ مصر بدرالدین حسن بن علی بن سلیمان بن مکی بن بدران بن حسن بن عبداللہ بن علی اشقر المذکور شیخ المشجر اور مصنّف کتاب مستقصر الانساب تھے میں نے ان سے حدیث سنی اور ان کا نسب نقیب تاج الدین علی بن عبدالحمید حسینی نے مجھے بتایا اور کہا کہ میں نے سن ۶۹۷ ہجری میں مکہ مکرمہ میں دیکھا ان کے ساتھ خلیفہ حاکم راشدی بھی تھے۔[۲]

## ۳۶۰۔نسل احمد بن عبداللہ بن علی اشقر بن جعفر الذکی

آپ کی اولاد سے سیّد جلال الدین حیدر بخاری بن علی موید بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد المذکور تھے آپ ۵۹۵ ہجری کو بخارا میں پیدا ہوئے اور تقریباً ۶۳۰ یا ۶۴۱ ہجری کو وارد ہند ہوئے اور اوچ میں قیام کیا اور ۶۹۰ ہجری کو وفات پائی آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔جعفر کہا جاتا ہے کہ آپ بخارا واپس چلے گئے اور آپ کی اولاد بخارا میں ہے مگر ہنوز ایسا کوئی دعویدار سامنے نہیں آیا۔(۲)۔علی سرمست ،(۳)۔صدرالدین محمد غوث ،(۴)۔سیّد احمد کبیر آخرالذکر تینوں کی اولاد پاک و ہند میں موجود ہے بلکہ پاک و ہند کی سب سے بڑی نسل بھی سادات بخاری ہے باقی سادات خاندان کوئی بھی تعداد میں ان سے بڑا نہیں ہے۔

## ۳۶۱۔نسل سیّد صدرالدین محمد غوث بن سیّد جلال الدین حیدر سرخ پوش بخاری

کرم حسین اچوی نے آپ کے چار پسران لکھے۔(۱)۔ابوالغیث ،(۲)۔سیّد عبدالکریم ،(۳)۔سیّد ابوسعید ،(۴)۔محمد شادن اور کہا کہ محمد شادن کی صرف ایک دختر تھی جس کی شادی اسماعیل بن ناصرالدین سے ہوئی اس کا نام رحمت خاتون تھا جبکہ ریاض الانساب میں ایک فرزند(۵)۔ابوالکرام بھی تحریر ہے۔

بیت اول ابولغیث بن سیّد صدرالدین محمد غوث:۔ کرم حسین بخاری اچوی نے اپنی کتاب میں ان کے دو پسران سے اولاد تحریر کی ہے۔(۱)۔سیّد عبداللہ عرف عدن ،(۲)۔سیّد ابوالفتح۔

بطن اول سیّد ابوالفتح بن ابوالغیث:۔ آپ کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔عبدالواحد ،(۲)۔محمد

اول عبدالواحد بن ابوالفتح:۔ کے بھی دو فرزند ہوئے۔(۱)۔احمد ،(۲)۔شمس لاولد۔

دوئم محمد بن ابوالفتح کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔جلال الدین ،(۲)۔رکن الدین ،(۳)۔زین العابدین پہلی شاخ زین العابدین بن محمد:۔ کا ایک

---

۱۔عمدۃ الطالب فی النساب آل ابی طالب، ص۲۰۰ ۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین ص ۱۵۹

فرزند سیّد شیخ تھا جس کے آگے تین فرزند تھے۔(۱)۔حبیب،(۲)۔ابوالفتح،(۳)۔سیّد زندہ۔

دوسری شاخ میں رکن الدین بن محمد آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔حامد،(۲)۔محمد، ان میں حامد بن رکن الدین کے دو فرزند تھے۔(۱)۔شادی جس کی والدہ شیخ عبداللہ نیکوکارہ کی دختر تھی۔(۲)۔عبدالغنی جس کی والدہ لنگاہ قوم سے تھی۔

بطن ثانی سیّد عبداللہ عدن بن سیّد ابوالغیث:۔ آپ کو عبداللہ عدل بھی کہا گیا ہے۔سیّد کرم حسین اچوی نے آپ کے تین فرزند تحریر کی ہے۔ (۱)۔سیّد حسن،(۲)۔لطف اللہ،(۳)۔عبدالقادر۔

اول عبدالقادر بن عبداللہ عدن کے دو فرزند تھے۔(۱)۔نادر شاہ عرف نڈہ،(۲)۔اسماعیل۔

دوئم لطف اللہ بن عبداللہ عدن:۔کی اولاد ایک فرزند معزالدین بھوہ المعروف زمیندار خان سے جاری ہوئی۔جس کے چار فرزند تھے۔(۱)۔فرید جس کی والدہ دولت خاتون تھیں۔(۲)۔جعفر خوردسالی میں لاولد فوت ہوا۔(۳)۔کوار،(۴)۔صغیرالدین عرف بھوہ

سوئم حسن بن عبداللہ عدن:۔ آپ کی اولاد سے حامد بن محمود بن شیخ بن بایزید بن نظام الدین بن حسن المذکور تھے۔جس کے تین فرزند تھے۔ (۱)۔مصطفیٰ خان،(۲)۔روح اللہ،(۳)۔عبداللہ یہ بیان جو تحریر کیا سید کرم حسین بخاری اچوی کی کتاب بحرالمطالب سے ہے۔جبکہ ابوالغیث کے پسران ابوالفتح اور عبداللہ عدن کی جو اولاد سیّد مقصود نقوی نے ریاض الانساب میں تحریر کی وہ اس سے بہت مختلف ہے۔ہم کو بحرالمطالب کی تحریر زیادہ بہتر لگی اس لیے رقم کی۔واللہ اعلم۔

بیت ثانی سیّد عبدالکریم بن سیّد صدرالدین محمد غوث:۔ بقول کرم حسین اچوی آپ کی اولاد سے رفیع الدین احمد بن محمد بن عبدالوہاب بن محمد بن عبدالکریم المذکور تھے اور ان کے چار فرزند تھے۔(۱)۔عبدالشکور،(۲)۔علی،(۳)عبدالرحیم،(۴)۔عبدالکریم۔ریاض الانساب میں اس عبدالکریم کا ذکر نہیں ہے۔اور نہ ہی مجھے ان کا کہیں اور ذکر ملا البتہ بحرالمطالب میں ان کا ذکر ہے تاہم یہ تحریر نہیں کہ یہ سادات اب کہاں سکونت رکھتی ہے باقی بھی ہے یا منقرض ہوگئی اور میں اس کی حقیقت نہیں جانتا۔

## ۳۶۲۔نسل سیّد ابوسعید بن سیّد صدرالدین محمد غوث بن سیّد جلال الدین حیدر سرخ بخاری

آپ کی اولاد سے سیّد عبدالرحمٰن کبیر بن سیّد عبدالکریم بن نورالدین حسین بن سیّد محمد سعید بن سیّد ابوسعید المذکور تھے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جنید،(۲)۔سید زین العابدین۔

بیت اول سیّد زین العابدین بن سیّد عبدالرحمٰن کبیر بن سیّد عبدالکریم:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد کبیر الدین بحرالمطالب میں حسین کبیرالدین لکھا ہے۔(۲)۔سیّد نظام الدین۔

بطن اوّل سیّد نظام الدین بن سیّد زین العابدین آپ کی اولاد سے سادات مہر شاہ والی میانوالی اور ایک دربار ضلع جھنگ میں ہے۔پیر جگ روشن علی بن چراغ بن سیّد محمد بن مرادعلی شاہ بن سیّد محمد باقر بن لدھن شاہ بن عارف شاہ بن صادق بن غلام حسین بن احمد بن فتح شاہ بن سیّد نظام الدین المذکور۔

بطن ثانی سیّد کبیرالدین بن سیّد زین العابدین بن سیّد عبدالرحمٰن کبیر:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد محبوب عالم المعروف شاہ جیونہ تھے آپ کی زوجہ ملکہ خاتون بنت قطب شیر بن شاہ جنید بخاری تھیں آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد حبیب سے جاری ہوئی جن کی اولاد ریاض الانساب کے مطابق دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد پیر کمال،(۲)۔سیّد جلال جبکہ شجرات میں تیسرے پر(۳)۔سیّد رسول کی اولاد کا بھی ذکر ہے۔

اول پیر کمال بن سیّد حبیب بن شاہ جیونہ:۔ آپ کی اولاد(۱)۔محمد شاہ،(۲)۔مقصود شاہ اولاد کا علم نہیں(۳)۔جان محمد یا فتح محمد

پہلی شاخ محمد شاہ بن پیر کمال:۔ ریاض الانساب میں آپ کو جان محمد شاہ لکھا ہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔حسین شاہ

آپ کی اولاد درگئی جوگیاں احمد پور سیال موضع محرم سیال شورکوٹ جھنگ میں آباد ہے۔اوراٹھارہ ہزاری جھنگ میں بھی ہے۔(۲)۔حسن شاہ،(۳)۔سیّد شاہ نواز سے اولاد جاری ہوئی۔

دوئم سیّد جلال بن سیّد حبیب بن شاہ جیونہ:۔ آپ کی اولاد میں سیّد شاہ جیونہ دربار کی سجادگی رہی آپ کی اولاد سے سیّد جلال ثانی بن سیّد لعل شاہ بن سیّد جلال المذکور تھے۔جن کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔شیر شاہ،(۲)۔امام شاہ،(۳)۔سیّد عبدالرحمٰن۔ان میں سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد جلال ثانی کی اولاد سے مخدوم سیّد فیصل صالح حیات بن محمد صالح حیات بن سیّد محمد غوث بن خضر حیات بن سیّد صالح شاہ بن محمد غوث ثالث بن سیّد مبارک بن مخدوم سیّد صالح شاہ بن سیّد محمد غوث بن سیّد عبدالرحمٰن المذکور دربار شریف کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔اور پاکستان کی سیاست کی نامور شخصیات میں سے ہیں۔

بیت ثانی سیّد شاہ جنید بن سیّد شاہ عبدالرحمٰن کبیر بن سیّد عبدالکریم:۔ آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)۔سیّد عبدالعزیز(بخاری سادات کے شجروں میں ان کا ذِکر میں نے کہیں نہیں دیکھا مگر ایک خاندان اِن سے منسوب ہے۔(۲)۔سیّد قطب شیر۔

بطن اول سیّد عبدالعزیز بن سیّد شاہ جنید:۔ آپ کا مزار علی راجن سدھا بھاگ کے مزار کے قریب ہے۔ آپ کی اولاد سے چھٹن ولی سائیں المعروف چھٹا بخاری بن غلام علی بن احمد علی شاہ بن مبارک علی بن اللہ داد المعروف دادن اجمل بخاری بن سیّد علی شاہ بن سیّد عبدالعزیز المذکور اس نسل کا تذکرہ بحرالمطالب میں نہیں البتہ آن لائن ایک کتاب جس میں اس نسل کا ذکر پایا۔واللہ اعلم

بطن ثانی سیّد قطب شیر بن سیّد شاہ جنید:۔ بحرالمطالب میں آپ کے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔شاہ جلال،(۲)۔شاہ بازید،(۳)۔سیّد عبدالوہاب زیدالانبیاء اور بعض شجرات میں چہارم احمد قتال ہے جو کہ بعض جگہ عبدالوہاب زُہدالانبیاء کے فرزند تحریر ہیں۔احمد قتال کی نسل کا جاری ہونی بعض جگہ تحریر میں دیکھا مگر اپنی تحقیق اس معاملے میں نہیں لہٰذا میں خاموش ہوں۔

اول سیّد عبدالوہاب زُہدالانبیاء بن سیّد قطب شیر بن شاہ جنید:۔ بحرالمطالب میں آپ کے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔احمد قتال جن کا ذکر ہو چکا۔(۲)۔شاہ شیخن جن کی اولاد کہیں پر بیان نہیں ہے۔(۳)۔مخدوم سیّد عبدالرحمٰن نوری۔سیّد عبدالرحمان نوری بن سیّد عبدالوہاب زہدالانبیاء کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد یعقوب شاہ جن کی اولاد نہیں ہوئی۔(۲)۔ شاہ عیسیٰ قتال آپ کی کثیر اولاد ہے۔(۳)۔ سیّد شاہ محمد داوٗد ۔ آخری الذکر دونوں حضرات کی اولاد کثیر ہے۔اور آج پاکستان میں بعض موضعات میں آباد ہے۔

## ۶۳۳۔نسل سیّد شاہ محمد داوٗد بن سیّد عبدالرحمٰن نوری بن سیّد عبدالوہاب زُہدالانبیاء

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عبدالغفور حسین سے جاری ہوئی جن کی والدہ دُختر حسن جہانیاں بن محمد علی راجن سرکار تھیں۔ آپ کی اولاد میں دس فرزند تھے۔(۱)۔سیّد شاہ محمد،(۲)۔سیّد مراد بخش،(۳)۔سیّد خدا بخش(۴)۔سیّد محبّ شاہ،(۵)۔درگاہ شاہ،(۶)۔مرتضٰی شاہ، (۷)۔ستار علی شاہ، (۸) کرم شاہ، (۹)۔محمد شجاع اولاد کا معلوم نہیں۔(۱۰)۔اورنگزیب شاہ۔

بیت اول سیّد شاہ محمد بن سیّد عبدالغفور حسین:۔ آپ کی والدہ جنجوعہ قوم سے تھیں آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد حاجی شاہ اولاد جھنگ باہتر تحصیل فتح جنگ میں ہے۔(۲)۔امیر شاہ آپ کی اولاد بھی ہے۔(۳)۔سیّد گلاب شاہ آپ کی اولاد تھٹی کلرہ تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں ہے۔

بیت ثانی سیّد مراد بخش بن سیّد عبدالغفور حسین:۔ آپ کی والدہ بھاکری نقوی خاندان سے تھیں آپ جداعلی سادات ملھوالی تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک اور بھٹیوٹ ہیں۔ آپ کے پانچ پسران ہوئے۔(۱)۔دائم شاہ اولاد جاری ہے۔(۲)۔احمد بخش اولاد معلوم نہیں۔(۳)۔میر شاہ اولاد معلوم نہیں۔(۴)۔شاہ محمد اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۵)۔سیّد قائم علی شاہ اولاد جاری ہے۔

بطن اول سیّد قائم علی شاہ بن سیّد مراد بخش کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔لطیف شاہ اولاد ہے۔(۲)۔عنایت شاہ اولاد ہے۔

(۳)۔لائق شاہ اولاد ہے۔(۴)۔محبّ شاہ اولاد ہے۔(۵)۔سیّد فتح علی شاہ۔

اول فتح علی شاہ بن قائم علی شاہ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔غلام حسین،(۲)۔قاسم شاہ،(۳)۔سیّد شیر علی شاہ۔

ان میں شیر علی شاہ بن فتح علی شاہ: کی اولاد میں ایک فرزند صفت علی شاہ تھے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔علامہ سیّد گلاب علی شاہ نقوی،(۲)۔محمد علی شاہ۔محمد علی شاہ بن صفت علی شاہ کے تین فرزند ہوئے۔(۱)۔علامہ شیر علی نقوی،(۲)۔سیّد علی نقی،(۳)۔قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سیّد ساجد علی نقوی۔

بیت ثالث سید مرتضیٰ شاہ بن سیّد شاہ عبدالغفور حسین:۔آپ کی والدہ سیدہ ام کلثوم بنت سید عیسیٰ قتال تھیں آپ کی اولاد سے سادات بیہو عیسیٰ خیل ترگ میانوالی، پکی شاہ مردان، وانڈھی سیداں،سیداں والی بستی کروڑ لعل عیسن لیہ تھلہ سیداں کالا باغ وغیرہ کے سادات ہیں۔آپ کی اولاد سے سیّد عبدالستار بن سیّد روشن علی بن سیّد درگاہی بن سیّد شیر گل بن سیّد مرتضی شاہ المذکور تھے۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد غلام حیدر اولاد بدر کالونی ہربنس پورہ میں ہے۔(۲)۔روشن زمان اولاد ہے۔(۳)۔سلطان محمود شاہ اولاد جاری ہے۔(۴)۔سلطان علی شاہ۔

بطن اول سیّد سلطان علی شاہ بن سیّد عبدالستار بن سیّد روشن علی:۔کی اولاد میں (۱)۔پہلوان شاہ،(۲)۔وریام شاہ،(۳)۔امام شاہ،(۴)مردان شاہ ان چاروں کی اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔(۵) سیّد گل حسین شاہ۔

سیّد گل حسین شاہ:۔ کے چھے فرزند ہوئے۔(۱)۔مرید حیدر شاہ،(۲)۔غلام محمد،(۳)۔غلام علی شاہ ان تینوں کی اولاد کا مجھے علم نہیں، (۴)۔دوست محمد شاہ اولاد کالاباغ پکی شاہ مردان(۵)۔عبداللہ شاہ آپ کی اولاد تھلہ سیداں کالا باغ میں ہے،(۶) سید احمد شاہ۔

سیّد احمد شاہ بن گل حسین شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی:۔(۱)۔سیّد غلام محمد شاہ اولاد سیداں والی بستی کروڑ لعل عیسن ،(۲)۔سیّد مرید احمد شاہ۔سیّد مرید احمد بن سیّد احمد شاہ کی اولاد سے ہمارے دوست ماہر انساب سیّد عباس رضا بخاری بن ذاکر سیّد آغا حسین شاہ بن کرم حسین شاہ بن سیّد مرید احمد شاہ المذکور ہیں۔

بیت رابع سیّد محبّ شاہ بن سیّد عبدالغفور حسین:۔آپ کی والدہ بانو بی بی گکھڑ خاندان سے تھیں آپ جد امجد سادات پکی شاہ مردان میانوالی ہیں۔ سادات نورنگا اور ماڑی انڈس بھی آپ کی اولاد سے ہے۔ آپ کی اولاد میں چھے فرزند ہوئے۔(۱)۔غلام علی شاہ اولاد معلوم نہیں۔(۲)۔غلام محمد شاہ، (۳)۔گل حسین شاہ کثیر اولاد ہے۔(۴)۔مبارک شاہ عقب،(۵)۔لطف شاہ عقب،(۶)۔حامد شاہ عقب۔

بطن اول گل حسین شاہ بن سیّد محبّ شاہ بن عبدالغفور حسین:۔ آپ کی اولاد میں سات فرزند تھے۔(۱)۔شاہ نور محمد اولاد نورنگا، دُلے والی، ڈھیر یارو عیسیٰ خیل میں ہے۔(۲)۔گل حسن،(۳)۔جمال محمد اولاد معلوم نہیں،(۴)۔حسین علی اولاد کا علم نہیں۔(۵)۔داد علی اولاد ہے۔(۶)۔سیدن شاہ عقب، (۷)۔سیّد شاہ گل محمد۔

اول شاہ گل محمد بن سیّد گل حسین شاہ:۔آپ کی اولاد سے سیّد مردان علی شاہ بن شاہ علی عنایت بن شاہ گل محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱) کرم علی شاہ اولاد جاری ہے،(۲)۔سلطان علی اولاد کا علم نہیں۔(۳)۔حاصل محمد شاہ اولاد کا مجھے علم نہیں۔(۴)۔سیّد مہر علی شاہ اولاد جاری ہے۔اوران حضرات کی اولاد پکی شاہ مردان میانوالی میں ہے۔

بطن ثانی سیّد لطف شاہ بن سیّد محبّ شاہ:۔کی اولاد سے نواز شاہ بن مردان علی بن سلطان علی بن سیّد لطف شاہ المذکور ہوئے ان کی نسل جاری ہے۔(۱)۔امیر علی،(۲)۔طالب حسین،(۳)۔غلام محمد،(۴)۔مہر حسین،(۵)۔مرید حسین۔ان حضرات کی اولاد کچا کھوہ خانیوال چک ۴۸ چک ۱۱۶ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں ہے۔

بیت خامس سیّد خدا بخش بن سیّد عبدالغفور حسین بن شاہ محمد داؤد:۔آپ کی اولاد سے سادات نیکا تحصیل فتح جنگ ہے آپ کے تین پسران ہوئے، (۱)۔شاہ چراغ،(۲)۔عنایت،(۳)۔شیر گل۔

بطن اول عنایت شاہ بن سیّد خدا بخش: ۔آپ کی اولاد میں سات پسران تھے۔ (۱)۔نور شاہ، (۲)۔گلاب شاہ، (۳)۔شاہ خلی،، (۴)۔محمد علی، (۵)۔غلام علی، (۶) محمد ہاشم، (۷) محمد حسین۔ان میں محمد علی کی اولاد جاری ہے باقی حضرات کی اولاد کا علم نہیں ہے۔

اورنگ زیب بن عبدالغفور حسین: ۔آپ کی شادی نیازی پٹھان خاندان میں ہوئی مگر اولاد کے جاری ہونے کا علم نہیں ہے۔ آپ کی قبر بہیو عیسیٰ خیل میں ہے۔ ستار علی المعروف معصوم شاہ بن عبدالغفور حسین آپ کو قتل کیا گیا اولاد کا علم نہیں شاہ درگاہی المعروف سخی امام بن عبدالغفور حسین آپ کا چلہ گاہ ناڑہ دریائے سندھ کے کنارے تحصیل جنڈ ضلع اٹک میں ہے آپ کی اولاد نہ ہوئی۔

کرم شاہ بن سیّد عبدالغفور حسین: ۔کی اولاد کے بارے میں بھی علم نہیں ہے۔

## ۳۶۴۔نسل سیّد شاہ عیسیٰ قتال بن سیّد عبدالرحمان نوری بن سیّد عبدالوہاب زید الانبیاء

درخانہ اوچ بلوٹ کے ریکارڈ کے مطابق آپ کے چھ فرزند تھے۔(۱)۔سیّد حلیم شاہ، (۲)۔سیّد عبدالکریم، (۳)۔سیّد رنگیا جلال، (۴)۔سیّد عبدالباری المعروف حاجی امام ، (۵)۔عبدالرب اولاد نرینہ نہ تھی۔(۶) عبدالرشید المعروف غازی امام کہتے ہیں آپ لاولد تھے۔

بیت اول سیّد حلیم شاہ بن سیّد عیسیٰ قتال المعروف بابن پیر بلوٹی: ۔آپ اوچ بلوٹ میں دفن ہیں آپ کے سات پسران کے نام ملتے ہیں مگر اولاد کا ذکر دو پسران سے ملتا ہے۔(۱)۔زندہ علی شاہ، (۲)۔شاہ فتح نور جد سادات بھٹیوٹ۔

بطن اول زندہ علی شاہ بن سیّد حلیم شاہ: ۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد شاہ حسن، (۲)۔سیّد شاہ حسین۔

اول سیّد شاہ حسن بن زندہ علی شاہ کی اولاد ایک فرزند زمانی شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد تین پسران سے کثیر ہے آپ کے چھ فرزند تھے۔ (۱)۔گل شاہ، (۲)۔محمد شاہ، (۳)۔نور شاہ ان حضرات کی اولاد کا علم نہیں ہے۔(۴)۔نادر شاہ، (۵)۔ جہان شاہ، (۶) نور احمد شاہ۔آخر الذکر تینوں کی اولاد کثیر ہے۔جو سوہاوہ ہری پور، قطبال تحصیل فتح جنگ اور دیگر موضعات میں آباد ہیں۔

دوئم سیّد شاہ حسین بن زندہ علی شاہ: ۔کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔(۱)۔نور شاہ،۔(۲)۔رحم شاہ، (۳)۔مہر علی شاہ، (۴)۔حسین علی شاہ (۵)۔چراغ حسین شاہ۔

بطن ثانی سیّد شاہ فتح نور بن سیّد حلیم شاہ بن سیّد عیسیٰ قتال: ۔آپ کی دو زوجگان تھیں ایک سیّد دیوان کریم بن عیسیٰ قتال کی دختر دوسری بی بی بختاں جو کھٹڑ خاندان سے تھیں آپ کی اولاد میں چھے فرزند تھے۔(۱)۔سیّد جمال محمد عقب، (۲)۔سیّد محمد شجاع، (۳)۔سیّد قطب اولاد نامعلوم، (۴)۔سیّد احمد علی، (۵)۔سیّد محمد علی شاہ، (۶)۔سیّد جلال الدین محمود۔

اول سیّد جمال محمد بن سیّد شاہ فتح نور: ۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔کرم شاہ، (۲)۔قطب نور شاہ، سیّد شاہ فتح نور کی کثیر اولاد بھٹیوٹ دومیل اٹک میں آباد ہے۔

ان میں پہلی شاخ قطب نور شاہ بن جمال محمد شاہ: ۔کی اولاد سے سیّد مہتاب شاہ المعروف پیر توکل شاہ بن زمان شاہ بن سیّد مہر امام بن محمد شاہ بن سیّد قطب نور المذکور ہوئے۔

دوئم سیّد احمد علی بن سیّد شاہ فتح نور: ۔آپ کے چار فرزند تھے۔(۱)۔سیّد مہر امام اولاد جاری ہے۔(۲)۔ بہادر علی، (۳)۔غلام حسن، (۴)۔سیّد زلف علی شاہ المعروف نوری گل امام مدفن جھنگ آپ کی اولاد نہیں تھی کیونکہ آپ نے شادی نہیں کی۔

سوئم سیّد جلال الدین محمود بن سیّد شاہ فتح نور آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد میرن شاہ یا میرک محمود، (۲)۔سیدن شاہ، (۳)۔سیّد بدر شاہ۔آپ کی اولاد سے ایک شاخ مانکرائے ہجرت کر گئی اور آج ہری پور میں آباد ہے۔چہارم شاہ محمد شجاع بن سیّد شاہ فتح نور آپ کی اولاد

سے مکھن شاہ بن زمان شاہ بن باغ شاہ بن شاہ بن چراغ شاہ بن قادر شاہ بن شاہ محمد شجاع ہوئے۔

بیت ثانی سیّد عبدالکریم بن سیّد عیسیٰ قتال المعروف بابن پیر بلوٹی:۔آپ کو شجرات میں دیوان کریم حید ر بھی لکھا گیا۔ آپ کی اولاد میں سات پسران کا ذکر ملتا ہے۔درگاہ شاہ، سیدی شاہ، رسول شاہ، صافی شاہ، معصوم شاہ، عبدالہادی شاہ اور نورالدین حسین مگر صرف نورالدین حسین کی اولاد کا علم ہوا۔

نورالدین حسین بن سیّد دیوان عبدالکریم بن سیّد عیسیٰ قتال:۔کی اولاد آپ کے بھی سات فرزند تھے مگر میرے علم میں دو کی اولاد ہے۔(۱)۔غلام مہدی، (۲)۔سیّد کمال الدین۔

بطن اول سیّد کمال الدین بن نورالدین حسین:۔آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد عنایت حسین سے جاری ہوئی جن کا مزار تر ناوہ گاؤں نزد خان پور ڈیم ہے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد محبّ شاہ، (۲)۔شاہ محمد شاہ، (۳)۔نور حسین آپ کی اولاد دو بندی خان پور میں۔

اول سیّد محبّ شاہ بن سیّد عنایت حسین:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مردان شاہ، (۲)۔سید فتح شاہ آپ کی اولاد سے تریٹ سیداں مری آباد ہے۔

دوئم شاہ محمد شاہ بن سیّد عنایت حسین:۔کی اولاد سے کرم شاہ بن شاہ بن محمد حسین بن شاہ محمد شاہ المذکور تھے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔بہادر شاہ اولاد شاہ اللہ دتہ گاؤں اسلام آباد، (۲)۔شرف شاہ اولاد جاری ہے۔(۳)۔محمد شاہ اولاد پلندری آزاد کشمیر میں ہے۔

بیت ثالث سیّد رنگیا جلال بن سیّد عیسیٰ قتال بابن پیر بلوٹی:۔آپ اوچ بلوٹ مخادیم کے جدامجد ہیں آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عبدالباقی، (۲)۔سیّد عبدالشافی۔

بطن اول سیّد عبدالشافی بن سیّد رنگیا جلال:۔کی اولاد ایک فرزند یار حسین شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد دو پسران (۱) سیّد محمد شاہ، (۲)۔سیّد علی محمد شاہ سے جاری ہوئی۔

بطن ثانی سیّد عبدالباقی بن سیّد رنگیا جلال:۔آپ کی اولاد میں اوچ بلوٹ کی گدی نشینی رہی آپ کی اولاد سے سیّد محمد مرتجز بخاری بن سیّد عطا الرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن عبدالستار شاہ بن محمد سرفراز شاہ بن حیدر چراغ بن نور زمان شاہ بن گل حسین شاہ بن جنڈوڈا غلام محمد شاہ بن مخدوم سیّد صاحب زمان بن سیّد محمد زمان بن محمد گل شیر بن سیّد گل محمد بن سیّد عبدالباقی المذکور ہیں۔

## ۳۶۵۔نسل سیّد عبدالباری المعروف حاجی امام بن سیّد عیسیٰ قتال بن سیّد عبدالرحمٰن نوری

آپ کی اولاد گاٹھ گڑھ سادات ڈیرہ اسماعیل خان، مانکرائے ہری پور، مظفر آباد اور کئی علاقوں میں آباد ہے۔آپ کی ولادت ۹۸۳ ہجری اور وفات ۱۰۶۰ ہجری کی ہے۔ آپ کی اولاد میں دس فرزند تھے۔(۱)۔سیّد نور حسینی، (۲)۔سیّد امیر حیدر شاہ، (۳)۔سیّد پناہ علی، (۴)۔سیّد علی محمد، (۵)۔سیّد رضا علی، (۶) سیّد نور محمد کی اولاد جاری ہے۔(۷) شاہ محمود، (۸)۔حسین علی، (۹)۔جعفر علی، (۱۰)۔سیّد شفیع محمد کی اولاد کے بارے میں مجھ ناقص کو علم نہیں ہے۔

بیت اول سیّد نور حسینی بن سیّد عبدالباری آپ کے اعقاب ریاض الانساب میں آپ کے بھائی سیّد حسین علی کے نیچے بیان کیے اور مدرک الطالب میں بھی میں نے ریاض الانساب سے نقل کئے لیکن اب کئی شجرات ملاحظہ ہوئے جس میں یہ حضرات سیّد نور حسینی کے اعقاب ہیں لہٰذا یہی درست ہے۔آپ کے پانچ پسران تھے۔(۱)۔سیّد دانا دریا قلندر، (۲)۔سیّد بہاون شاہ، (۳۱) شاہ تقی اولاد مانکرائے میں ہے۔(۴)۔شاہ نقی اولاد مانکرائے میں ہے۔(۵)۔سیّد شاہ دامن۔

بطن اول سید دانا دریا بن سیّد نور حسینی:۔کے فرزند (۱)۔سیّد حبیب قلندر، (۲)۔محمد علی، (۳)۔شیر شاہ ان میں سیّد حبیب قلندر کے دو فرزند تھے۔ (۱)۔سیّد مرید حسن، (۲)۔سیّد مرید حسین۔

بطن ثانی سیّد بہاون شاہ بن سیّد نور حسینی:۔آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد ملوک شاہ تھا۔جس کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔نور محمد شاہ

نیکا فتح جنگ سے خرم گجر گاؤں ہجرت کی۔(۲)۔میر حسین شاہ نیکا گاؤں سے سلطان پور نزد خان پور ہجرت کی ان دونوں بھائیوں کی اولاد جاری ہے۔

بیت ثانی سیّد رضا علی بن سید عبدالباری حاجی امام:۔کی اولاد بھی کثیر ہے آپ کی اولاد سے سیّد عنایت شاہ بن جمال شاہ بن خالق شاہ بن سیّد رضا علی المذکور ہوئے جن کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔غلام علی،(۲)۔اکبر شاہ۔غلام علی بن سیّد عنایت شاہ کی اولاد تین پسران سے کثیر ہے۔(۱)۔غلام شاہ،(۲)۔سلطان علی شاہ،(۳)۔سیّد شرف علی چہارم فرزند،(۴)۔گوہر شاہ کی اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔

بیت ثالث سیّد نور محمد بن سیّد عبدالباری حاجی امام:۔کی اولاد سے نجف علی بن ذوالفقار علی بن حسین علی بن علی رضا بن محمد بن نور محمد المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران(۱)۔زمان شاہ،(۲)۔احمد شاہ سے جاری ہوئی۔

بیت رابع سیّد علی محمد بن سیّد عبدالباری حاجی امام کی اولاد سیّد مرید حسین نامی فرزند سے جاری ہوئی جن کی اولاد سے قطب علی بن اکبر علی بن گوہر علی بن مرید حسن المذکور ہوئے۔

بیت خامس سیّد امیر حیدر بن عبدالباری حاجی امام:۔آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد عبدالستار،(۲)۔عبدالواحد عرف عبداللہ سعید،(۳)۔عبدالغفار اولاد کا مجھے علم نہیں ہے۔

بطن اول عبدالستار بن امیر حیدر شاہ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔عبدالغنی،(۲)۔عبداللہ المعروف عبدالقادر،(۳)۔عبدالعزیز۔

بطن ثانی سیّد عبدالواحد عرف عبداللہ سعید بن امیر حیدر شاہ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شاہ عبدالرحیم،(۲)۔دوست شاہ،(۳) شاہ عبدالصمد۔

اول شاہ عبدالرحیم بن سیّد عبدالواحد عرف عبداللہ سعید:۔کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شاہ فتح اولاد خان پور میں ہے(۲)۔عاقل شاہ،(۳)۔شاہ باقر۔ان میں شاہ باقر بن سیّد عبدالرحیم کی اولاد سے پیر نجف علی شاہ بن حیدر علی بن سیّد چن پیر عرف زمرد علی بن سیّد رجب علی عرف حیدر علی بن خدا بخش بن سیّد مرید جعفر بن سیّد بخش علی بن سیّد غلام حسین شاہ بن شاہ باقر المذکور یہ شاخ کاٹھ گڑھ سادات ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے۔

بیت سادس پیر سیّد پناہ علی المعروف پیر پنہا شاہ بن سیّد عبدالباری حاجی امام:۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سید محبّ علی،(۲)۔پیر سیّد صفدر علی شاہ۔

بطن اول سیّد محبّ علی بن پیر پناہ علی:۔کی اولاد ایک فرزند پیر سیّد علم شاہ بخاری سے جاری ہوئی۔جن کا مزار مظفّر آباد میں ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔بدر شاہ،(۲)۔علی شاہ۔

اول بدر شاہ بن پیر علم شاہ بخاری:۔آپ کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱) شیر علی شاہ،(۲)۔پیر حسن شاہ،(۳)۔عباس علی شاہ،(۴)۔سید جعفر علی شاہ۔

پہلی شاخ پیر حسن شاہ بن بدر شاہ: کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔پیر قطب شاہ مجتہد العصر،(۲)۔پیر بالا شاہ،(۳)۔پیر زمان شاہ،(۴)۔پیر نادر شاہ۔

پیر قطب مجتہد العصر بن سیّد پیر حسن شاہ کی اولاد سے مفتی کفایت حسین بن غلام حیدر شاہ بن دست علی شاہ بن جمعہ شاہ بن پیر قطب شاہ مجتہد العصر المذکور یہ خاندان مظفّر آباد میں آباد ہے۔بطن ثانی سیّد صفدر علی شاہ المعروف صفدر امام بن سیّد عبدالباری المعروف حاجی امام آپ کے آٹھ فرزند تھے۔(۱)۔غلام عیسیٰ،(۲)۔سلطان علی،(۳)۔غلام علی،(۴)۔مبارک شاہ،(۵)۔حیدر گٹ ان حضرات کی اولاد ہونے یا نہ ہونے کی کوئی خبر مجھے موصول نہیں۔(۶) شاہ فقیر محمد،(۷) میر محمد،(۸) پیر نور شاہ غازی ان حضرات کی اولاد جاری ہے۔

## ۳۶۶۔نسل سیّد ابوالکرام بن سیّد صدرالدین محمد غوث بن سیّد جلال الدین سرخ بخاری

سخاوت مرزا کے بقول ان کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد میاں بلو سے جاری ہوئی جن کی اولاد کو بلوانی کہتے ہیں سیّد محمد عرف بلومیاں یا میاں بلو کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔معین الدین،(۲)۔عبدالوہاب۔

بیت اول معین الدین بن سیّد محمد عرف میاں بلو کی اولاد سے سادات اورنگ آباد دکن بھارت ہوئی ان کی نسل سے سیّد مونگر بن اویس بخاری بن معین الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد شادن،(۲)۔سیّد محمود،(۳)۔فخر الدین،(۴)۔سیّد شیخ مقیم شکار پور المعروف کیتھون۔

بطن اول سیّد شیخ بن سیّد مونگر کے تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد علی،(۲)۔سیّد میراں،(۳)۔سیّد عمر۔

بطن ثانی سیّد شادن بن سیّد مونگر کے پانچ پسران ہوئے۔(۱)۔صدرالدین اورنگ آبادی،(۲)۔احمد،(۳)۔مبارک خان،(۴)۔اویس،(۵)۔سیّد بڑھا

اول سیّد صدرالدین اورنگ آبادی بن سیّد شادن:۔آپ ابوالکرامی بخاری سادات اوررنگ آباد دکن انڈیا کے جدامجد ہیں۔آپ کی اولاد سے سیّد محمد اشرف بن محمد حسین بن صدرالدین اورنگ آبادی المذکور ہوئے۔آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔صدرالدین،(۲)۔روح اللہ بخاری۔

پہلی شاخ میں صدرالدین بن سیّد محمد اشرف کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔علی اکبر،(۲)۔عبدالعزیز

پہلا خاندان علی اکبر بن صدرالدین کی اولاد سے سیّد کرم حسین اورنگ آباد بن قنبر علی بن علی اکبر مذکور تھے جن کے دو فرزند تھے۔(۱)۔بشارت علی،(۲)۔نور محمد بخاری۔

دوسرا خاندان عبدالعزیز بن صدرالدین کی اولاد سے۔(۱)۔سیدسخی شاہ مراد اورنگ آبادی،(۲)۔صدرالدین تھے اور دونوں بھائی صاحب اولاد تھے۔

دوسری شاخ سیّد روح اللہ بخاری بن سیّد محمد اشرف:۔آپ کا مزار روح اللہ گڑھ شکار پور میں ہے۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)سیّد محمد جیو،(۲)۔سیّد برہان،(۳)۔سیّد محمد پناہ المشہو رشکار پوردارے والے اوران تینوں حضرات کی اولادیں ہیں۔[۱]

بیت ثانی سیّد عبدالوہاب بن سیّد محمد المعروف میاں بلو بن ابوالکرام آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد رفیع الدین،(۲)۔سیّد محمد بخاری

بطن اول سیّد محمد بخاری بن سیّد عبدالوہاب کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئے۔(۱)۔سیّد جمال الدین دہلوی خلیفہ مجاز مخدوم حمزہ کشمیری،(۲)۔حاجی عبدالوہاب دہلوی اول سیّد جمال الدین بن سیّد محمد بخاری کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد سے جاری ہوئی جن کے دو فرزند تھے۔(۱)نظام الدین،(۲)۔عبدالغفار دہلوی۔

دوم حاجی عبدالوہاب دہلوی بن سیّد محمد بخاری صاحب مزار کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔سیّد مدثر،(۲)۔سیّد مشائخ،(۳)۔محمد مزمل،(۴)۔ابوالغیث۔ان میں سیّد مشائخ بن حاجی عبدالوہاب دہلوی کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔علی،(۲)۔عبدالرحیم،(۳)۔عبدالکریم کثیر اولاد تھی۔(۴)۔عبدالشکور۔[۲]

## ۳۶۷۔نسل سیّد علی سرمست بن سیّد جلال الدین سرخ پوش بن سیّد علی المویّد

آپ کی ولادت تقریباً ۶۳۰ ہجری میں ہوئی سخاوت مرزا نے تذکرہ مخدوم جہانیاں میں لکھا ہے آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد بہاول حلیم سے جاری ہوئی جو اپنے دادا سیّد جلال الدین سرخ پوش کے ہمراہ ہندوستان آئے جبکہ کرم حسین اچوی نے دوسرا فرزند(۲)۔بہاء الدین لکھا جو لاولد تھا لیکن ریاض الانساب میں ان کے فرزند قاسم نوری سے شجرہ جاری ہے اور اولاد بھی ص ۲۹۰۔۲۸۹ پر لکھی ہے جبکہ مشجرات میں قاسم علی نوری سیّد بہاول حلیم کا فرزند لکھا ہوا ہے۔اس کے علاوہ ریاض الانساب میں مقصود نقوی نے تیسرے فرزند(۳) سیّد ولی محمد کا ذکر بھی کیا۔اور بعض جگہ سیّد مبارک بھی ایک فرزند لکھا ہے۔مشجرات میں ولی محمد کا

۱۔تذکرہ جہانیاں جہاں گشت از مولوی سخاوت مرزا۔ص ۲۹۰۔۲۸۷ ۲۔تذکرہ سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت از سخاوت مرزا۔ص ۲۹۲۔۲۹۱

ذکر ملتا ہے اور یہ نام موسیٰ ولی محمد بھی لکھا گیا۔

بیت اول ولی محمد بن سیّد علی سرمست:۔ آپ کی اولاد سے سید منجلہ شاہ بن علی اکبر بن شاہ محمد فاضل بن محمد حیات شاہ بن سیّد ولی محمد المذکور آپ کے نام سے بستی شاہ منجلہ شکر گڑھ سابقہ گرداس پور میں تھی ریاض الانساب میں آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جمال، (۲)۔سیدالدین، (۳)۔سیّد فتح محمد اوران حضرات کی اولاد کثیر ہے۔[۱] لیکن قدیم مشجرات میں یہ رقم نہیں ہے۔

بیت ثانی سیّد بہاول حلیم بن سیّد علی سرمت:۔سیّد کرم حسین اچوی کے بقول آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد شیخ،(۲)۔سیّد مبارک، (۳) سیّد سراج الدین جبکہ زمینی مشجرات اور ریکارڈ میں چہارم فرزند،(۴)۔سیّد قاسم نوری کا ذکر بھی ملتا ہے جبکہ سخاوت مرزا کی کتاب تذکرہ مخدوم جہانیاں میں بھی اول الذکر تین پسران کا ذکر ملتا ہے۔

بطن اول سید شیخ بن سیّد بہاول حلیم:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند نصیرالدین محمد سے جاری ہوئی بقول کرم حسین اچوی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد علی،(۳)۔سیّد عبدالقادر۔

اول سیّد علی بن نصیر الدین محمد:۔کی اولاد سے جعفر، نصیراور کمال ابنان احمد بن میوہ بن احمد بن علی المذکور ہوئے۔

دوئم سیّد عبدالقادر بن نصیرالدین محمد:۔کی اولاد میں کرم حسین نے تین فرزند لکھے۔(۱)۔عبدالجلیل،(۲)۔عبدالما لک اولاد نہیں لکھی۔(۳)۔خوندہ شاہ۔

پہلی شاخ عبدالجلیل بن عبدالقادر کے تین پسران ہوئے۔(۱)۔موسیٰ،(۲)۔نصیرالدین،(۳)۔سعدالدین۔

دوسری شاخ میں خوندہ شاہ بن عبدالقادر کے چارفرزند ہوئے۔(۱)۔عبدالوہاب،(۲)۔قطب،(۳)۔عبدالصمد،(۴)۔ابوسعید۔

بطن ثانی سیّد سراج الدین بن سیّد بہاول حلیم:۔بحرالمطالب کے مطابق آپ کے دوفرزند ہوئے۔(۱)۔ابوالفتح،(۲)۔صدرالدین۔اس صدرالدین کی اولاد سے ایک شجرہ دیکھا جو کہ جالندھر کے سادات کا تھا جو سیّد ہاشم بن محمد بن صدرالدین پر منتھیٰ ہوتا تھا۔

بطن ثالث سیّد مبارک بن سیّد بہاول حلیم:۔سخاوت مرزا اور کرم حسین کے اتفاق سے روایت ہے آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد محمود، (۲)۔سیّد عبدالرحیم۔

اول سیّد محمود بن سیّد مبارک بن سیّد بہاول حلیم کی اولاد بقول کرم حسین اچوی دوپسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ضیاء الدین،(۲)۔بہاء الدین۔ ضیاءالدین بن سیّد محمود کی اولاد سے بحرالمطالب کے مطابق احمد بن محمد بن شاہ سیدن بن نعمت اللہ بن ضیاءالدین المذکور ہوئے۔

بہاءالدین بن محمود بن مبارک:۔بحرالمطالب میں آپ کی ایک اولاد کا ذکر ہے۔شاہ رحمت اللہ المعروف چاندنہ چراغ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ سے سیّد حسن جہانیاں بن زین العابدین بن محمد علی راجن سدھا بھاگ نے اوچ شریف کی سجادگی کے لیے جھگڑا کیا اور آپ نے اوچ شریف کو چھوڑ کر اوچ بلوٹ میں پناہ لی اور عبداللہ نیکوکارہ کی دختر خیر بی بی سے شادی کی آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔(۱)۔حسین،(۲)۔نورمصطفیٰ۔

پہلی شاخ میں حسین بن شاہ رحمت اللہ عرف چاندنہ چراغ:۔ آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے۔ (۱)۔سیّد پیر شاہ اجمل دریا کہا جاتا ہے کہ آپ سید عیسیٰ قتال کے بھانجے تھے۔(۲)۔بہاءالدین آپ کی اولاد جاری ہے۔شاہ اجمل دریا موضع شاہ اجمل خوشاب میں عبادت کرتے رہے آپ کا مزار بلوٹ شریف میں ہے بقول کرم حسین اچوی آپ لاولد تھے کچھ لوگ موضع نیاز بیگ، خود پور اور بھوٹے وال کے آپ سے خود کو منسوب کرتے ہیں لیکن یہ درست نہیں۔[۲]

دوسری شاخ میں سیّد نورمصطفیٰ بن سیّد رحمت اللہ عرف چاندنہ چراغ:۔بحرالمطالب کی روایت ہے کہ آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)۔مزمل شاہ آپ

---

۱۔ریاض الانساب۔ص۳۲۱-۱۷۳ ۲۔بحرالمطالب۔ص۱۹۳

فقیر ہو گئے۔ آپ کی اولاد نہیں ہے۔(۲)۔سیّد شریف اولیاء جبکہ بعض جگہ(۳) قاسم دریا جدِامجد سادات پنج گرائیاں اور(۴)۔سیّد مہدی غنیا کا ذکر ہے اور ان حضرات کی اولاد بھی کثیر ہے لیکن کرم حسین اچوی نے ان آخرالذکر دونوں حضرات کا ذکر سیّد شریف اولیا کے فرزندان میں کیا ہے۔سیّد شریف اولیاء بن نور مصطفیٰ بن رحمت اللہ المعروف چاندنہ چراغ کی اولاد میں بقول کرم حسین اچوی چار فرزند تھے۔(۱)۔مہدی نینا شہید،،(۲)۔نور محمد، (۳)۔ہاشم دریا،(۴)۔شاہ محمد نہرہ۔ پہلا خاندان شاہ محمد حسین نہرہ بن سیّد شریف اولیاء کے چار پسران تھے۔ (۱)۔مراد شاہ،،(۲) مہر شاہ،(۳)۔دولت شاہ، (۴)۔فتح شاہ اور یہ چاروں صاحب اولاد تھے ان کی اولاد بھی موجود ہے۔ان میں دولت شاہ بن شاہ محمد حسین نہرہ کی اولاد سے علامہ سیّد محمد باقر نقوی بخاری المعروف علامہ باقر ہندی بن مولوی گل محمد شاہ بن شاہ فتح نور بن غلام شاہ بن مبارک بن احمد شاہ بن شاہ محمد بن دولت شاہ المذکور ہوئے آپ عراق، ایران میں باقر ہندی مشہور ہوئے۔

دوئم سیّد عبدالرحیم بن سیّد مبارک بن سیّد بہاول حلیم:۔ آپ نے قنوج کا سفر کیا اور وہیں رہے۔ بقول کرم اچوی آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالخیر سے جاری ہوئی جس کا فرزند کمال الدین تھا۔ جبکہ مولوی سخاوت مرزا نے کمال الدین کو براہ راست عبدالرحیم کا پسر کہا۔اس کمال الدین بن ابوالخیر کا ایک فرزند احمد تھا جسے سخاوت مرزا نے احمد فتو جیو لکھا ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔سیّد عالم،(۲)۔کمال الدین،(۳)۔سیّد قطب اور تذکرہ مخدوم جہانیاں میں دو مزید فرزند،(۴)۔حامد اور(۵)۔سیّد کبیر بھی لکھے ہیں۔سیّد حامد بن احمد فتو جیو کی اولاد سے سیّد نوازش علی خواجوی بن سیّد طالب علی بن کرم علی بن سیّد علی محمد بن محمد شاہ بن کمال شاہ بن سیّد عالم بن سیّد حامد المذکور ہوئے۔ آپ نے خواجہ بلند شہر میں سکونت اختیار کی اس لیے خواجوی کہلائے۔

بطن رابع سیّد قاسم نوری بن سیّد بہاول حلیم:۔ مشجرات میں آپ کا ذکر ملتا ہے آپ کی اولاد کثیر تعداد میں پسرور اور گجرانوالہ کے موضعات میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد برھان الدین بن شہاب الدین بن سیّد قطب الدین بن سیّد بازید بن سیّد محمد ذکی بن سیّد عبداللہ مومن بن سیّد احمد بن حمید الدین بن سیّد حسین علی بن سیّد قاسم نوری المذکور اس شجرے کا ذکر ریاض الانساب میں بھی ہے آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔بازید،(۲)۔محمد شاہ، (۳)۔سیّد کبیر شاہ۔اس نسل کے لوگ لدوالہ نشین باغ اٹک میں آباد ہیں۔اس کے علاوہ لاہور اور پسرور میں بھی آباد ہیں۔

## ۳۶۸۔نسل سیّد احمد کبیر بن سیّد جلال الدین سرخ بخاری بن سیّد علی المویٔد

آپ کی ولادت ۶۴۸ ہجری بتائی جاتی ہے اور وفات ۷۱۴ ہجری کے مطابق ہوئی آپ کی والدہ کنیز زہرہ بنت سیّد بدرالدین محمد بھاکری تھیں آپ کی شادی پے پے کھو خاتون بنت مرتضیٰ دولہ بن سیّد بدرالدین محمد بھاکری سے ہوئی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد صدرالدین راجن قتال،،(۲)۔سیّد جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہانگشت ۔

بیت اول سیّد صدرالدین راجن قتال بن سیّد احمد کبیر:۔بقول سیّد کرم حسین اچوی آپ کے پانچ پسران تھے۔(۱)۔روح اللہ لاولد، (۲)۔ابواسحاق، (۳)۔خواجہ جلال الدین،(۴)۔ابوالخیر عبدالعزیز،(۵)۔بندہ نواز لاولد اور بعض نسابین کے مطابق چھیواں فرزند،(۶)۔علم الدین تھا۔سخاوت مرزا نے علیم الدین بندہ لکھا ہے۔

بطن اول خواجہ جلال الدین بن صدرالدین راجن قتال:۔بعض جگہ آپ کی عرفیت سلطان شاہ بھی لکھی ہے۔ آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد علی جن کو علی راجن بھی لکھا گیا۔(۲)۔سیّد محمد۔

اوّل سیّد محمد بن خواجہ جلال الدین: بحرالمطالب میں چار فرزند لکھے ہیں۔(۱)۔ابوسید،(۲)۔شامل،(۳)۔ابوالغیاث،(۴)۔تونگر نورالحسن ریاض الانساب میں بھی یہی چار لکھے ہیں لیکن اس کے بعد کی تفصیل نہیں لکھی۔

دوئم سیّد علی راجن بن خواجہ جلال الدین:۔ بحرالمطالب میں آپ کا ایک فرزند کبیرالدین لکھا ہے۔ اس کے سات پسران تھے۔(۱)۔شہاب الدین، (۲)۔اسماعیل، (۳)۔جلال الدین، (۴)۔مبارک، (۵)۔محمود، (۶)۔عبدالعزیز، (۷)۔عبدالغنی اور سخاوت مرزا نے یہی نام ابوالخیر عبدالعزیز کی اعقاب میں تحریر کیے۔ لیکن ریاض الانساب میں اس علی راجن کے دو فرزند(۱)۔ بہاء الدین، (۲)۔حسین لکھے ہیں۔ واللہ اعلم

بطن ثانی سیّد ابواسحاق بن صدرالدین راجن قتال:۔ آپ کی اولاد سے سیّد شاہ دولت قتال بن احمد بن ابوالفتح محمد بن محمود بن نعمت اللہ بن ابواسحاق المذکور ہوئے جن کا مرزا رجوعہ سادات میں ہے اور آپ کی اولاد بھی رجوعہ سادات اوراس کے مضافات میں ہے۔ آپ کی اولاد سے آٹھ فرزند ہوئے۔(۱)۔شاہ جلال، (۲)۔ بہادر علی، (۳)۔منگا شہید، (۴)۔ابواسحاق، (۵)۔سیّد احمد، (۶)۔ ہاشم دریا۔ (۷)عبدالعزیز، (۸)۔لعل حسین اور بعض جگہ نواں فرزند نعمت اللہ لکھا ہے۔

بطن ثالث ابوالخیر عبدالعزیز بن سیّد صدرالدین راجن قتال:۔ کرم حسین اچوی نے آپ کے اعقاب تحریر نہیں کئے۔ سخاوت مرزا نے آپ کے آٹھ فرزند لکھے۔(۱)۔عبدالعزیز، (۲)۔جلال، (۳)۔عبدالغنی، (۴)۔مبارک، (۵)۔شہاب الدین، (۶)۔محمد ابدال، (۷)۔اسماعیل، (۸)۔احمد شاہ۔ بحرالمطالب میں یہ ہی حضرات صرف محمد ابدال چھوڑ کر کبیرالدین بن علی بن جلال الدین بن صدرالدین راجن قتال کے اعقاب لکھے ہیں۔ان میں سیّد احمد شاہ بن ابوالخیر عبدالعزیز بقول مولوی سخاوت مرزا ان کی اولاد سے غلام محمد المعروف بہ گولے شاہ بن امام بن احمد بن معظّم بن مصطفیٰ بن شاہ ستار بن محمد شاہ بن راجہ بن مبارک بن کبیر ثانی بن احمد ثانی بن عبدالغنی بن کبیر بن احمد المذکور ہوئے اور آپ یعنی غلام محمد المعروف گولے شاہ بن امام شاہ کی اولاد سے سیّد عطا بخاری تھے جن کے دو فرزند تھے(۱) سیّد ناصر شاہ، (۲)۔شہاب علی شاہ۔[۱]

بطن رابع علم الدین بن صدرالدین راجن قتال:۔ مولوی سخاوت مرزا نے آپ کا نام علیم الدین بندہ تحریر کیا ہے۔ آپ کی اولاد سے ابراہیم بن طیفور بن علم الدین المذکور ہوئے اور یہاں تک ذکر مولوی سخاوت مرزا نے غالباً نظام الانساب سے تحریر کیا ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کے دو فرزند لکھے ہیں۔ (۱) شرف الدین، (۲)۔محمد۔

اول محمد بن ابراہیم:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱) سیّد جعفر، (۲)۔سیّد جلال پہلی شاخ میں جعفر بن محمد کے دو فرزند تھے۔(۱)۔دولت، (۲)۔سیّد بڑا۔

دوسری شاخ میں جلال بن محمد کے بھی دو فرزند ہوئے۔(۱)۔علم الدین علی، (۲)۔محمد سیّد صدرالدین راجن قتال کی تفصیل میرے پاس زیادہ نہیں ہے۔ ان کی اولاد اب کہاں کہاں آباد ہے اس کا معلوم نہیں ہے۔ رجوعہ سادات ان کی ایک مشہور بستی ہے جہاں ان کی نسل سے معروف سادات ہیں باقی حضرات کہاں کہاں آباد ہیں میرے علم میں نہیں ہے۔

## ۳۶۹۔نسل سیّد جلال الدین حسین بن سیّد احمد کبیر بن سیّد جلال الدین حیدر سرخ پوش

آپ کی ولادت ۱۴ شعبان معظّم ۷۰۷ ہجری کو ہوئی اور وفات ۷۸۵ ہجری کو ہوئی آپ کا لقب جہانیاں جہانگشت ہے۔ آپ سادات بخاری نقوی میں سب سے معروف اور مشہور ہستی ہیں۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔محمد اکبر رکن الدین، (۲)۔شاہ عبداللہ قتال، (۳)۔سیّد محمود ناصرالدین صاحب دستار۔

بیت اول محمد اکبر رکن الدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگشت:۔ کرم حسین اچوی تحریر کرتے ہیں کہ آپ سادات مدینہ منورہ کے نواسے تھے اور آپ کی اولاد روم میں ہے۔[۲]

---

۱۔ تذکرہ سیّد جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ص ۲۷۴    ۲۔ بحرالمطالب:۔ص ۱۹۴

مولوی سخاوت مرزا کے بقول آپ شہزادی روم کے بطن سے تھے آپ کی اولاد سے جمال الدین بن سیّد احمد کبیر الحق بن حسن باقر المعروف حسن صوفی بن سیّد علی حافظ بن عبدالرحمٰن بن سیّد حسین مخدوم عالم بن سیّد محمد اکبر رکن الدین المذکور:۔سخاوت مرزا لکھتا ہے کہ قرین قیاس یہی ہے کہ آپ ملتان سے بیجاپور آئے اور خواجہ محمد گیسو دراز کی اولاد میں شادی کر لی۔ آپ کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔سیّد کمال الدین،(۲)۔سیّد شرف الدین۔

بطن اول سیّد کمال الدین بن سیّد جمال الدین:۔ آپ کے ایک فرزند حسن صوفی ثانی تھے۔جن کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔(۱)۔سیّد جمال الدین، (۲)۔سیّد کمال الدین،(۳)۔محمد،(۶)۔اسماعیل،(۷)۔سیّد علی۔

اول سیّد کمال الدین بن سیّد حسن صوفی ثانی:۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد یعقوب،،(۲)۔سیّد عبداللہ،(۳)۔سیّد جمال الدین۔

پہلی شاخ سیّد جمال الدین بن کمال الدین بن حسن صوفی: کی اولاد سے آٹھ فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد حسینی الملقب شاہ میر،(۲)۔شاہ نور اللہ، (۳)۔شاہ کمال الدین صاحب دیوان مخزن عرفان،(۴)۔حسن صوفی،(۵)۔سیّد احمد اللہ بخاری مجذوب مدفن ونڈیکل،(۶) سیّد حسینی بخاری،(۷)۔اور (۸) مجہول الاسم لکھے ہیں یا لکھنے والے کو نام معلوم نہیں تھا۔

پہلا خاندان سیّد محمد حسینی المقلب شاہ میر رائے چوٹی بن سیّد جمال الدین کے دو صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد محی الدین لاولد،(۲)۔سید عبدالقادر عرف جیلانی بادشاہ۔ اس سیّد عبدالقادر جیلانی بادشاہ کے دو صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد محمد حسین شاہ میر ثانی بیرنگ عرف شاہ میاں،(۲)۔سلطان محی الدین۔دوسرا خاندان شاہ نور اللہ رائے چوٹی بن جمال الدین بن کمال الدین:۔ آپ کے پانچ فرزند تھے۔ (۱)۔محی الدین لاولد(۲)۔سیّد حسینی بادشاہ، (۳)۔سیّد شاہ موسیٰ صالح،(۴)۔شاہ محمد حسینی،(۵)۔سیّد قادر بادشاہ۔

ان میں سیّد شاہ محمد حسینی بن شاہ نور اللہ رائے چوٹی:۔متوفی ۱۲۳۵ہجری مدفن گنڈ لور محل ضلع چیستور آپ کے ایک صاحبزادے سیّد سلطان محی الدین سالک مدفن حیدر آباد ہوئے جن کے دو صاحبزادے تھے۔(۱)۔قادر بادشاہ،(۲)۔حسینی بادشاہ بچپن میں فوت ہوئے۔

ان میں سیّد موسیٰ صالح بن شاہ نور اللہ رائے چوٹی حسینی: آپ کڑپہ میں مدفون ہوئے آپ کے سات صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد احمد اللہ حسینی المعروف عشق مصطفیٰ لاولد۔(۲)۔سیّد ہدایت اللہ حسینی مدفن کرم گنڈہ،(۳)۔سیّد رحمت اللہ،(۴)۔حبیب اللہ مدفن کڑپہ،(۵)۔حسینی بادشاہ لاولد، (۶)۔محی الدین تخلّص کمتر مدفن کڑمپاس کڑپہ،(۷)۔حاجی معروف چشتی۔[۱] اور تذکرہ جلال الدین میں ان کی کثیر اولاد کا ذکر موجود ہے جو کہ بھارت کے موضعات میں ساکن ہیں۔اور سخاوت مرزا کی کتاب سے ہی ریاض الانساب مقصونقوی نے نقل کیا ہے مگر ہمارے پنجاب کے سادات بخاری کے مشجرات اس نسل کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں دیتے۔یا اس نسل کے متعلّق بالکل تحریر ہی نہیں ہے۔تاہم مولوی سخاوت مرزا نے حوالہ جات اور قلمی مشجرات سے مدد لی ہے بلکہ اس شجرے کے مصادر میں انوار تجلّی قلمی مخطوط کی بھی مدد لی گئی ہے۔اس کے علاوہ کڑپہ شریف کے خاندانی مشجرات:۔شاہ بالیمین حیدر آبادی کے خاندانی مشجرات کا حوالہ بھی موجود ہے۔اور کڑپہ شریف مدراس ہندوستان میں موجود ے۔اس لیے تحقیقی بنیادوں پر مکمّل ہوتے ہوئے اس نسل کو رقم کیا گیا۔

بیت ثانی شاہ عبداللہ قتّال بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت:۔آپ کو سیّد عبداللہ دہلوی بھی تحریر کیا گیا ہے کرم حسین اچوی کے بقول آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔شاہ نظام الدین بندگی مرزا قصبہ سمانا ضلع پٹیالہ اور اولاد بھی وہیں ہے۔(۲)۔سیّد شرف الدین، آپ کا مزار اور اولاد قصبہ حجین گوالیار میں ہے۔[۲]

سخاوت مرزا نے آپ کی اولاد سے سیّد محمد کرنولی بن سیّد اکبر بخاری بن مبارک بن ابراہیم بن راجو بخاری بن اکبر بخاری بن محمود بن علی بن منجن بن سیّد برہان الدین بن شاہ عبداللہ قتّال المذکور سے ایک نسل لکھی ہے۔انہوں نے اس کا حولہ کتاب شرف الانساب ص۳۶ سے بھی دیا۔مگر اور کسی جگہ یہ

---

۱۔تذکرہ سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگشت۔ص۲۶۴۔۲۶۲،ریاض الانساب۔ص۱۵۷۔۱۵۶

۲۔بحر المطالب۔ص۱۹۴

شجرہ یا نسل نہ دیکھی گئی اس لیے ان کا معاملہ خدا بہتر جانتا ہے اور یہ بات بھی طے ہے کہ زیادہ مشجرات میں نظام الدین اور شرف الدین کا ہی ذکر ہے۔ ریاض الانساب میں شاہ نظام الدین بندگی بن شاہ عبداللہ قتال کی کثیر اولاد تحریر ہے اور مقصود نقوی نے اس پر تاریخ انوار السادات اور کنز الانساب کا حوالہ پیش کیا ہے۔ ایسا بھی سننے میں آیا کہ اچ شریف کے مشجرات میں شاہ عبداللہ قتال ابوالبنت تحریر ہیں دوسرا ان کی اولاد معروف نہیں ہے مگر میں نے خود ایسا کوئی شجرہ نہیں دیکھا لیکن ایسے مشجرات دیکھے ہیں جن میں آپ کے دو پسران کا ذکر ہے۔ (۱)۔نظام الدین، (۲)۔شرف الدین۔ اس لیے ابوالبنت والی بات ضعیف لگتی ہے۔ تاہم ان کی اولاد کی زیادہ تفصیل نہ مل سکی البتہ ان کے علاوہ دوسرے پسران کا ذکر بھی کہیں نہ ملا یوں یہ بات سامنے آتی ہے کہ اگر شاہ عبداللہ دہلوی کے پسران تھے تو دو یا تین تھے۔(۱)۔نظام الدین، (۲)۔شرف الدین، (۳)۔ برہان الدین واللہ اعلم۔

## ۳۷۰۔نسل سیّد محمود ناصرالدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں بن سیّد احمد کبیر

آپ کی ولادت ۷۴۰ہجری اور وفات ۸۰۰ہجری کو ہوئی بقول سیّد کرم حسین اچوی آپ کی چار زوجگان میں سے ۲۵ فرزندان جن میں سے چودہ پسران کی اولاد جاری ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔(۱)۔اسماعیل، (۲)۔علاء الدین، (۳)۔شہاب الدین، (۴)۔شرف الدین، (۵)۔علم الدین، (۶)۔عبدالحق، (۷)۔عبدالرزاق، (۸)۔فضل اللہ لاڈلہ، (۹)۔سیّد عیسیٰ، (۱۰)۔سراج الدین، (۱۱)۔طیفور، (۱۲)۔بہاء الدین، (۱۳)۔برہان الدین قطب عالم گجراتی، (۱۴)۔شمس الدین حامد کبیر صاحب دستار جبکہ بعض جگہ نظام الدین نامی فرزند مشجرات میں صاحب اولاد ہے جبکہ سخاوت مرزا اور کرم حسین اچوی دونوں نے نظام الدین کو صاحب اعقاب شمار نہیں کیا اور مولوی سخاوت مرزا نے آپ کو لاولد لکھا ہے۔اور ریاض الانساب میں آپ کی اولاد تین پسران سے جاری لکھی گئی اور اس کے حوالے سے مقصود نقوی نے تاریخ انوار سادات اور شجرہ فراہم کردہ کوئیاں سیداں گجرات کا حوالہ دیا ہے۔ اور وہ پسران جن کی اولاد جاری نہیں ہوئی۔ بحر المطالب کے مطابق وہ گیارہ فرزند تھے۔(۱۵)۔سیّد قطب الدین، (۱۶)۔کمال الدین، (۱۷)۔جلال الدین، (۱۸)۔حسام الدین، (۱۹)۔جمال الدین، (۲۰)۔قیوم اللہ، (۲۱)۔زین العابدین، (۲۲)۔عبدالوہاب، (۲۳)۔اسداللہ، (۲۴)۔صلاح الدین، (۲۵)۔سیّد اسلام الدین شاہ یہ وہ گیارہ پسران ہیں جن کی اولاد جاری نہ ہوئی۔سخاوت مرزا نے سراج الدین، عبداللہ، عبدالوہاب، شمس الدین، بہاء الدین، رکن الدین، صفی الدین، نظام الدین، سیّد محمد اسحاق، نصیر الدین، منجن جہانیاں ان گیارہ کو لاولد حضرات میں شمار کیا ان میں سراج الدین کی اولاد ثابت ہے۔ باقی وہ پسران جو سخاوت مرزا نے لکھے یعنی لاولد حضرات اور جو سیّد کرم حسین نے لکھے ان میں مطابقت نہیں تاہم میری رائے یہ ہے کہ جو حضرات سیّد کرم حسین اچوی نے صاحب اولاد لکھے وہ واقعی صاحب اولاد لگتے ہیں البتہ وہ پسران جن کی اولاد جاری نہ ہوئی ان میں کچھ اختلاف ضرور ہے۔ مولوی سخاوت مرزا نے سیّد محمود ناصرالدین کی دو دختران کا بھی ذکر کیا ہے اول سیدہ تاج الملک اور دوسری سیدہ سعادت خاتون دونوں کی والدہ بی بی تنکی بنت سلطان حسین لنگاہ حاکم اوچ تھیں اور یہ دونوں یکے بعد دیگرے سیّد معزالدین بن سیّد علاء الدین رسولدار کے نکاح میں گئیں۔

## ۳۷۱۔نسل سیّد شمس الدین حامد کبیر بن سیّد محمود نر ناصرالدین بن سیّد مخدوم جہانیاں

بحر المطالب کے مطابق آپ کے دو پسران اور دو دختران تھیں دختران میں (۱) مریم بی بی منکوحہ سیّد احمد بن معزالدین رسول دار، (۲)۔خدیجہ منکوحہ سیّد کبیرالدین بن اسماعیل بن نر ناصرالدین سیّد حامد کبیر شمس الدین اپنے والد کی دستار کے وارث قرار پائے۔اور یہ سلسلہ ان کی اولاد میں آج تک جاری ہے آپ کے دو پسران میں (۱)۔سیّد رکن الدین ابوالفتح اور (۲)۔ بہاء الدین لاولد تھے ان کو تذکرہ جلال الدین مخدوم جہانیاں میں لاولد لکھا گیا جبکہ ریاض الانساب میں آپ کو بہاء الدین بالا بڈھا کبیر لکھا گیا اور آپ کے فرزند مخدوم محمد شاہ سے اولاد کا سلسلہ بھی بیان ہوا اور اس کا حوالہ مقصود نقوی نے تاریخ انوار السادات سے دیا تاہم کچھ تحقیقی کتابوں میں ان کی اولاد ہونے کی نفی ملی اس لیے ہم ان کی نسل کو بیان نہیں کرتے۔

سیّد رکن الدین ابوالفتح بن سیّد شمس الدین حامد کبیر:۔ کی اولاد میں اوچ شریف کی سجادہ نشینی رہی بحرالمطالب میں آپ کے چار پسران لکھے ہیں۔ (۱)۔سیّد جلال الدین ثالث، (۲)۔سیّد محمود، (۳)۔ابوالقاسم، (۴)۔سیّد محمد کیمیاءنظر آپ کا مزار قصبہ سیت پور میں ہے۔ اور الفرع النامی میں نواب صدیق حسن خان نے بھی یہی چار پسران بیان کئے ہیں۔ نظام الانساب میں ابوالقاسم محمود لکھا ہے جبکہ باقی جگہ یہ الگ الگ دو پسران لکھے ہیں۔ تاہم ریاض الانساب میں پانچواں فرزند سلطان علی اکبر تحریر ہے اور اس کی اولاد بھی بیان کی گئی ہے۔ لیکن مصادر میں یہ نام نہیں دیکھا۔ سوائے تذکرہ جہانیاں کے۔

بیت الاول سیّد جلال ثالث بن سیّد رکن الدین ابوالفتح:۔ کرم حسین اچوی لکھتے ہیں۔ کہ آپ اپنے بھائیوں سے ناراض ہو کر دہلی آ گئے جہاں بہلول لودھی نے ان کی بیعت کر لی اور علاقہ قنوج ان کو دیا اور آپ دہلی سے قنوج چلے گئے آپ کی اولاد وہیں پر ہے۔ آپ کا مزار قنوج میں ہی ہے آپ کے پانچ صاحبزادے ہوئے۔ (۱)۔سیّد بڈھا المعروف جعفر آپ نے نصرپور ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کی، (۲)۔سیّد علی، (۳)۔سیّد راجو، (۴)۔محمود، (۵)۔سیّد فرید آپ کا ایک فرزند مبارک لاولد تھا۔

بطن اول محمود بن سیّد جلال ثالث کا بقول کرم اچوی ایک فرزند شعیت تھا اور دیگر مصادر سے کچھ مزید نام شیخ جیو، جلال الدین اور عبدالغفور دیکھے گئے تاہم اس نسل کا طول کہیں ملاحظہ نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

بطن ثانی علی بن سیّد جلال ثالث:۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔حامد، (۲)۔جلال الدین آپ کی اولاد سے عیسیٰ بن صفیر الدین معدن بن جلال الدین المذکور۔ اور حامد بن علی کی اولاد سے چار فرزند تھے۔ (۱)۔عبدالرحیم، (۲)۔عمر، (۳)۔عبدالوہاب، (۴)۔سفیر الدین۔

بطن ثالث سیّد راجو بن سیّد جلال ثالث:۔ آپ کے سات فرزند تھے۔ (۱)۔تاج الدین لاولد، (۲)۔شمس الدین لاولد، (۳)۔جلال الدین، (۴)۔احمد، (۵)۔برہان الدین، (۶)۔شاہ نواں، (۷)۔علاء الدین۔

اول۔ علاء الدین بن سیّد راجو:۔ آپ کے پانچ پسران ہوئے۔ (۱)۔سیّد حامد، (۲)۔سیّد راجو (۳)۔صدرالدین، (۴)۔محمود، (۵)۔رکن الدین

دوئم شاہ نواں بن سیّد راجو:۔ آپ کا ایک فرزند علی اور اس کا ایک فرزند عبداللہ تھا۔ اس کی والدہ حیا بنت سلیمان جلال بن حسین بن سلطان حسن بن سلطان محمود بن سلطان ابراہیم تھیں آپ نے اپنے والد کی وفات کے بعد جون پور کا تخت سنبھالا جو غالباً آپ کے ننھیال کی طرف سے تھا۔

سوئم سید جلال الدین بن سیّد راجو:۔ کی اولاد سے نواب صدیق حسن خان قنوجی آف بھوپال بن اولاد حسن بن اولاد علی خان انور جنگ بن لطف اللہ بن عزیز اللہ بن سیّد لطف علی بن علی اصغر عرف اچھے میاں بن کبیر بن تاج الدین بن جلال الدین المذکور۔[۱]

## ۲۷۳۔نسل سیّد محمد کیمیانظر بن سیّد رکن الدین ابوالفتح بن سیّد شمس الدین حامد کبیر

مولوی سخاوت مرزا نے آپ کے دو پسران لکھے۔ (۱)۔سیّد حامد المعروف سیّد بڈھا، (۲)۔ابوبکر بحرالمطالب میں کرم حسین اچوی نے رکن اور جلال کا ذکر بھی کیا اور اس رکن کے تین پسران جمال، امام الدین اور مبارک بھی تحریر کیے تاہم ان کی اولاد کے بارے میں کچھ نہیں لکھا اور نہ کسی شجرے میں ان سے منسوب خاندان دیکھا۔ واللہ اعلم۔ اور جو افراد کرم اچوی نے سیّد محمد کیمیا نظر کے اعقاب میں اضافی تحریر کیے۔ وہی نام سخاوت مرزا نے ابوبکر بن سیّد محمد کیمیا نظر کی اولاد میں رقم کیے۔ مثلاً ابوبکر بن سیّد محمد کیمیا نظر کی اولاد سے ایک فرزند محمد ہوئے۔ اور ان کے تین فرزند، (۱)۔رکن الدین، (۲)۔امام الدین، (۳)۔جلال الدین ہوئے۔ ان میں رکن الدین بن محمد بن ابوبکر کے تین فرزند جمال، کمال اور مبارک ہوئے اور امام الدین کے تین فرزند محمود، زندہ اور بھیکو ہوئے۔ واللہ اعلم۔[۲]

سیّد حامد المعروف سیّد بڈھا بن سیّد محمد کیمیا نظر بن رکن الدین ابوالفتح:۔ کرم اچوی نے آپ کے پسران میں (۱)محمود، (۲)۔عبداللہ، (۳)۔جلال،

---

۱۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب۔ص۴۵۲
۲۔تذکرہ سید جلال الدین جہانیاں جہاں از سخاوت مرزا ص ۱۹۵

(۴)۔فرید،(۵)۔اسماعیل بندگی،،(۶)۔ مخدوم محمد علی راجن سدھا بھاگ صاحب مزار مشجرات میں (۷) بہاء الدین کا بھی ذکر ہے۔ ان میں جلال، عبداللہ اور فرید کی اولاد کہیں پر بیان نہ ہوئی اور محمود کی اولاد کا سلسلہ بھی طویل نہیں لگتا کچھ جگہ آپ کے فرزند حسین اور راجن تحریر تھے تاہم مجھے زیادہ تفصیل نہیں ملی۔ باقی تین پسران کی اولاد ہم بیان کرتے ہیں۔

بیت اول سیّد بہاء الدین بن سیّد حامد المعروف سید بڑھا:۔ آپ کے ایک فرزند سیّد محمود تھے۔ اوران کے فرزند سیّد عثمان جھولہ بخاری تھے۔آپ متوفی ۹۱۲ہجری لاہور میں ہوئے آپ سکندر لودھی کے معاصر تھے آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد محمد شاہ متوفی ۱۰۱۱ہجری سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔(۱)۔سیّد نورنگ شاہ،(۲)۔سیّد محمود،(۳)۔شاہ عالم،(۴) بھاون شاہ،(۵) عماد الملک۔

بطن اول عماد الملک بن محمود بن سیّد عثمان جھولہ:۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد شہباز بخاری،(۲)۔سیّد عارف بخاری اوران میں شہباز بخاری کا ایک فرزند سیّد گھومی شاہ لکھا ہے جو شاہ جہان کا معاصر تھا۔اس نسب کے مصادر میں مولوی سخاوت مرزا نے نظام الانساب قلمی،خزینۃ الاصفیاء لکھا ہے۔ بیت ثانی سیّد اسماعیل بندگی بن سیّد حامد المعروف سیّد بڑھا:۔ آپ کا مزار ٹھٹھی چنیوٹ ضلع جھنگ میں ہے آپ کی اولاد کثیر ہے۔ آپ کو اسماعیل بندگی اور شیخ اسماعیل بھی کہا گیا آپ کی آمد جھنگ میں تقریباً ۹۰۱ ہجری میں ہوئی آپ نے کٹھ سگھرال ہندو خاندان کو مسلمان کیا اوران سے شادی کی جن سے آپ کی اولاد جاری ہوئی آپ کے چار فرزند تھے۔ عالم شاہ نہرا لاولدؔ (۲)۔پیر بھولا لاولد دونوں بچپن میں وفات پا گئے۔(۳)۔سیّد شاہ شہابل آپ کی ایک دختر تھیں اوراولاد نہ تھی،(۴)۔سیّد فتح خان ان سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا۔سیّد فتح خان بن اسماعیل بندگی بالا راجہ بن سیّد حامد المعروف سید بڑھا: آپ کی اولاد چار پسران سے کثیر ہے۔(۱)۔سیّد شیخ احمد حسن،(۲)۔سیّد احمد شاہ،(۳)۔سیّد شاہ مبارک،(۴)۔سیّد شاہ فتح علی المعروف شاہ فتیلی۔

بطن اول سیّد فتح علی المعروف شاہ فتیلی بن سیّد فتح خان:۔ آپ کی اولاد امجاد موضع شاہ فتیلی،موضع سنبھل،موضع ٹھٹھہ شاہ جمال جھنگ،موضع شاہ فتیلی ثانی میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد سے سیّد فتح خان بن شاہ مراد بن سیّد فتح علی شاہ فتیلی المذکور ہوئے اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد شہاب الدین،(۲)۔سیّد گل محمد اول سیّد شہاب الدین بن سیّد فتح خان بن شاہ مراد کی اولاد سے شاہ جمال بن شیخ احمد بن سیّد شہاب الدین المذکور ہوئے جن کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔جندوڈا(۲)۔چوہڑ شاہ،(۳)۔مہر شاہ،(۴)۔کرم شاہ،(۵) چراغشاہ کندیاں سٹیشن تحصیل وضلع میانوالی دوئم سیّد گل محمد بن سیّد فتح خان بن سیّد شاہ مراد کی اولاد سے خیر شاہ بن محمد شاہ بن گل محمد المذکور موضع گٹی سیداں میں ہوئے ان کی اولاد پانچ پسران سے جاری ہوئی۔(۱) کرم شاہ،(۲)۔امام شاہ،(۳)۔محمد شاہ،(۴)۔فتح شاہ،(۵)۔حسن شاہ

بطن ثانی سیّد احمد شاہ بن پیر سیّد فتح خان:۔ آپ کو سعدی احمد شاہ بھی لکھا گیا۔ بحرالمطالب کی رو سے آپ کی اولاد موضع ٹھٹھی والا بالا راجہ،موضع سرور والا ، دریائے چناب کے کنارے،موضع جہانیاں رائے جہلم کے کنارے پر،موضع گوروتا متّصل پاکپتن،موضع راجہ ترگڑاو،موضع پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔اس کے علاوہ یہ سادات قادر آباد گجرات اور موضع شادی سادات فیصل آباد میں ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد جعفر شاہ،(۲)۔سیّد بڈھے شاہ۔

اول سیّد جعفر شاہ بن سیّد سعدی احمد شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔محبّ شاہ آپ کی اولاد ٹھٹھی بالا راجہ موضع جہانیاں سرگودھا میں آباد ہے۔(۲)۔محمد شاہ قادر آباد گجرات آپ کی اولاد قادر آباد تحصیل پھالیہ،موضع پیر کوٹ غربی سیداں تحصیل وضلع حافظ آباد میں ہے۔اس کے علاوہ کچھ گھرانے دونیکے تارڑ میں بھی ہیں۔

بطن ثالث سیّد شیخ احمد حسن بن پیر سید فتح خان:۔آپ کے حصے میں سیّد اسماعیل بندگی کی سجادگی آئی بحرالمطالب کے مطابق آپ کی اولاد ٹھٹھی پیر شیخ اسماعیل،موضع کڑالہ ضلع جھنگ موضع پیر محل،موضع سندیلیاں والی،موضع کھڈانوالہ،موضع کھوہ عمر شاہ والہ موضع حویلی پیر مہر شاہ،موضع قتال پور ضلع خانیوال

موضع شاہ پور میں آباد ہیں۔ آپ کی اولاد سے مخدوم زین العابدین بن مخدوم حسین گنج بن سیّد شیخ احمد حسن المذکور ہوئے۔ جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا) سیّد حسن مخدوم،(۲)۔شاہ حسین مخدوم۔۔

اول سیّد حسن بن مخدوم زین العابدین کی اولاد سیّد رسول شاہ سے اور ان کی اولاد دو پسران سے ہے۔(ا)۔سیّد فتح اللہ،(۲)۔خدایار شاہ اولاد موجود ہے۔

پہلی شاخ میں سیّد فتح اللہ بن سیّد رسول شاہ:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(ا)۔مخدوم سیّد نو بہار شاہ،(۲)۔سیّد جلال اولاد جاری ہے۔
پہلا خاندان مخدوم سیّد نو بہار شاہ بن سیّد فتح اللہ شاہ کی اولاد سے مخدوم حسن شاہ بن امام شاہ بن مخدوم نو بہار شاہ المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(ا)۔مخدوم سیّد میر شاہ ذی برکت حویلی کورنگھا ضلع خانیوال،(۲)۔سیّد چراغ شاہ جن کی اولاد قتال پور ضلع خانیوال میں ہے اور ان کی اولاد سے سابق اسپیکر قومی اسمبلی سیّد فخر امام بن امام شاہ بن در محمد شاہ بن چراغ شاہ المذکور ہیں۔
بطن رابع سیّد شاہ مبارک بن پیر سیّد فتح خان بن اسماعیل بندگی:۔ آپ کی بھی نسل دو پسران سے کثیر ہے۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد لطف علی،(۲)۔سیّد شاہ محمود۔

اول سیّد لطف علی بن سیّد شاہ مبارک:۔ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد شاہ عبداللہ،(۲)۔سیّد دولت خان

پہلی شاخ میں سیّد دولت خان بن سیّد لطف علی:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد محمد شاہ آپ کی اولاد دولو والا ضلع جھنگ میں ہے۔(۲)۔سیّد میران شاہ۔

پہلا خاندان سیّد میراں شاہ بن سیّد دولت خان:۔ کے چار فرزند تھے۔(ا)۔فتح شاہ لاولد،(۲)۔سیّد خدایار،(۳)۔سیّد اکبر،(۴)۔سیّد مبارک۔
ان میں سیّد مبارک بن سیّد میراں شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔مصطفیٰ شاہ اولاد موضع جوگی وردے اور نو بہار میں ہے۔(۲)۔سیّد قلندر شاہ آپ کی اولاد موضع ٹھٹھی غلام حسین لاہور میں آباد ہے۔ اور سیّد خدایار بن سیّد میراں شاہ کی اولاد ایک فرزند اللہ جوایا سے جاری ہوئی اور ان کی دو پسران (ا) محمد شاہ اور (۲) امیر شاہ سے جاری ہوئی آپ کی اولاد موضع کوٹ خدایار میں ہے۔ اور اکبر شاہ بن سیّد میراں شاہ کی اولاد خیر شاہ سے جاری ہوئی جس کی اولاد سید نور بہار سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔شاہ نواز،(۲)۔حسن شاہ،(۳)۔علی اکبر شاہ،(۴)۔محمد شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد محمد شاہ بن سیّد دولت خان:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(ا) سیّد راجے شاہ،،(۲)۔سیّد بخت جمال۔
دوسری شاخ سیّد شاہ عبداللہ بن شاہ لطف علی بن شاہ مبارک:۔ بحر المطالب کے مطابق آپ کی اولاد موضع احمد آباد، موضع کڑالہ، موضع کوٹ خیر شاہ موضع بخش والا، موضع موراں والا، موضع ٹھٹھی عالم شاہ، موضع بالا راجہ موضع دولروال متّصل جھنگ موضع نوتھ ضلع حافظ آباد میں ہے آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہے۔(ا)۔سیّد فتح شاہ،(۲)۔امام شاہ،(۳)۔سیّد نور شاہ۔

دوئم سیّد شاہ محمود بن سیّد شاہ مبارک بن پیر سیّد فتح خان بن سیّد اسماعیل بندگی:۔ آپ کی اولاد موضع وڈ ضلع جھنگ، موضع وحید ڈنڈ سابقہ ضلع شاہ پور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(ا)۔سیّد عاقل شاہ،(۲)۔سیّد خان شاہ۔

## ۳۷۔نسل سیّد محمد علی راجن سدھا بھاگ بن سیّد حامد سیّد بڈھا بن سیّد محمد کیمیا نظر

آپ کو سیّد راجو بھی کہا گیا۔ آپ کا ذکر قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں کیا ہے۔ آپ بلند مرتبہ بزرگ تھے شاہان وقت تک آپ کی شہرت تھی سیّد علی شیر قانع ٹھٹھوی نے بھی آپ کا ذکر خیر کیا ہے۔ آپ کی ولادت ۹۰۰ ہجری اور وفات ۹۷۰ ہجری کو ہوئی آپ کا مزار کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں ہے۔ آپ نے دو شادیاں کیں اول زوجہ شاہ بی بی بنت مبارک خان لنگاہ تھیں دوسری زوجہ تلوی بی بی بنت علاول خان تھیں آپ کی اولاد میں پانچ

پسران کا نام ملتا ہے۔(۱)۔سیّد حسن موسیٰ غوث بچپن میں فوت ہوئے۔(۲)۔غلام عباس لاولد،(۳)۔قاسم لاولد جبکہ آپ کی اولاد صرف دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔مخدوم سیّد غلام علی،(۲)۔مخدوم سیّد زین العابدین۔

بیت اول مخدوم غلام علی بن سیّد محمد علی راجن سدھا بھاگ:۔ بقول سیّد کرم حسین اچوی آپ کے پانچ فرزند تھے۔(۱)۔احمد، (۲)۔محمود، (۳)۔اسحاق، (۴)۔آدم ان چاروں کی والدہ دختر شاہ داد بلوچ تھیں اور (۵)۔مخدوم حامد ان کی اولاد چک نورنگ جہانیاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ہے۔جبکہ کرم حسین اچوی نے اول چار کی اولاد کے بارے میں کچھ تحریر نہیں ہے مجھے ایک اور جگہ ایک شجرہ موصول ہوا جس میں مخدوم غلام علی کے تین پسران تحریر تھے۔(۱)۔سیّد حسین بخش،(۲)۔سیّد فقیر محمد،(۳)۔سیّد امیر حیدر اور ان میں ان کی اولاد کا بھی مختصر سا بیان تھا ایسا ممکن ہے کہ کرم حسین اچوی یہاں تسامح کا شکار ہوئے۔واللہ اعلم۔

بیت ثانی سیّد مخدوم زین العابدین بن سیّد محمد علی راجن سدھا بھاگ:۔آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد حسین جہانیاں بچپن میں وفات پائی۔(۲)۔سیّد حسن جہانیاں، سیّد حسن جہانیاں بن سیّد زین العابدین بن محمد علی راجن:۔آپ نے سیّد رحمت اللہ چاندنہ چراغ سے جنگ کی اور ان کو اوچ سے نکلنے پر مجبور کیا آپ کا مزار بھکر محلّہ ملکاں میں ہے آپ کی والدہ دختر مست خان لنگا تھیں۔آپ کی اولاد میں بقول سیّد کرم حسین اچوی تین پسران تھے۔(۱)۔حامد لاولد،(۲)۔شادن لاولد ان دونوں کی والدہ دختر سیّد علی بخاری تھیں۔(۳)۔مخدوم جعفر جن کی والدہ دختر جلال حسین بخاری تھیں۔(بحر المطالب۔ص۱۹۴) جبکہ نظام الانساب قلمی میں سیّد حسن جہانیاں کے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔سیّد جعفر،(۲)۔شادن،(۳)۔حامد اور سیّد جعفر کے فرزند سیّد حامد نو بہار تحریر ہیں۔جن سے فرزند فتح محمد سجادہ نشین رقم ہیں۔غالباً جعفر کا لقب ناصر الدین محمود ہوگا۔[۱]

مشجرات میں جو ناصر الدین محمود لکھے ہیں وہی سیّد جعفر ہیں اور یہ درست لگتا ہے۔کیونکہ مخدوم جعفر بن حسن جہانیاں کا ذکر بحر المطالب اور نظام الانساب دونوں میں ہے سیّد مخدوم جعفر ناصر الدین محمود کے علاوہ حسن جہانیاں کا ایک فرزند محمد امیر بھی شجرات میں ملاحظہ ہوا۔سیّد مخدوم جعفر ناصر الدین محمود بن حسن جہانیاں بن زین العابدین بن محمد علی راجن سدھا بھاگ کی اولاد میں بحر الطالب میں ایک فرزند(۱)۔مخدوم حامد نو بہار اول تھے۔سخاوت مرزا نے (۲)۔مراد شاہ، (۳)۔فتح شاہ،(۴)۔حسن شاہ بھی لکھے ہیں۔مراد شاہ بن جعفر ناصر الدین محمود کے سخاوت مرزا نے تین پسران لکھے ہیں۔(۱)۔ہاشم، (۲)۔احمد، (۳)۔زین العابدین فتح شاہ بن جعفر ناصر الدین محمود کی اولاد سے قبول شاہ بن محمود بن بندہ شاہ بن فتح شاہ المذکور حسن شاہ بن جعفر ناصر الدین محمود کا ایک فرزند محمد شریف اور اس کے تین (۱)۔حسن شاہ،(۲)۔شیر شاہ،(۳)۔قاسم شاہ یہ تذکرات مولوی سخاوت مرزا نے تذکرہ مخدوم جلال الدین جہانیاں میں بیان کئے۔[۲] مگر ان حضرات کی اولاد کی تفصیل نہیں ملی کہ کہاں کہاں آباد ہیں اور اگر اوچ کے اتنے مشہور خانوادے کے افراد ہیں تو ان کو بھی مشہور ہونا چاہیے تھا۔اس بارے میں تحقیق کی ضرورت ہے۔فی الحال میرے علم میں ان کے متعلق زیادہ نہیں ہے۔اب ہم سیّد حامد نو بہار اول بن مخدوم جعفر ناصر الدین کی اولاد کا ذکر کرتے ہیں۔

سیّد حامد نو بہار اول بن مخدوم جعفر ناصر الدین محمود بن سیّد حسن جہانیاں:۔آپ کے تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد حسن جہانیاں ثانی،(۲)۔شیخ راجو الملقب بہ ناصر الدین ثالث سجادہ،(۳)۔سیّد غلام علی سبز امام جبکہ کرم حسین اچوی نے ایک فرزند مخدوم سیّد فتح الدین کا ذکر بھی کیا ہے اور لکھا ہے وہ شہزادہ مسند درگاہ عالیہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت تھا مگر ان کی اولاد بیان نہ ہوئی۔

بطن اول شیخ راجو الملقب ناصر الدین ثالث سجادہ بن حامد نو بہار اول: مولوی سخاوت مرزا نے تحریر کیا کہ آپ کے دو پسران تھے۔(۱)۔سیّد راجن کنگناں والا سجادہ لاولد،(۲) سیّد لعل قلندر الملقب بہ نور بہار ثانی جس کی فقط دو صاحبزادیاں تھیں۔اول صاحبزادی بی بی صاحب خاتون مخدوم ناصر الدین

---

۱۔تذکرہ جلال الدین جہانیاں جہاں گشت۔ص۱۹۰

۲۔تذکرہ سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگشت۔ص۱۹۱۔۱۹۰

رابع بن غلام شاہ سے منسوب تھیں دوم حضرت کیمیا نظر ثانی سے منسوب تھیں اس لیے سجادگی راجو ناصرالدین ثالث کے بھائی سیّد غلام علی سبز امام کی اولاد میں منتقل ہوئی۔لیکن کچھ شجروں میں حامد نو بہار اول کی مزید اولاد بھی بیان ہوئی۔ واللہ اعلم۔

بطن ثانی سیّد غلام علی سبز امام بن حامد نو بہار اول:۔ آپ کی اولاد سے مخدوم امیر حیدر ناصرالدین رابع ساڑھی والا بن غلام شاہ بن امیر شاہ بن سیّد غلام علی سبز امام المذکور تھے آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔سیّد کریم حیدر نو بہار ثالث شہید۔(۲)۔سیّد قلندر بخش،(۳)۔محمد عظیم،(۴)۔محمد۔

اول کریم حیدر سیّد حامد نور بہار ثالث بن امیر حیدر ناصرالدین رابع:۔ آپ خواجہ نور محمد مہاروی کے مرید تھے اور آپ نے نذرانے کے طور پر ان کو ہزار بیگھہ زمین بھی دی تھی آپ کے بھائی سیّد قلندر بخش نے آپ کے ملازم کے ذریعے سجادگی کے لیے آپ کو زہر دے دی۔اور آپ کی وفات کے بعد نواب محمد بہاول خان ثانی والی بہاول پور سے تولیت خانقاہات حاصل کر لی اور نو بہار ثالث کی بیوی بیٹی اور مریدین کو بھی قتل کروا دیا۔سیّد کریم حیدر نو بہار ثالث کے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد غلام شاہ جن کو اوچ شریف میں نظر بند کر دیا گیا۔(۲)۔سیّد جنڈوڈا المعروف محمد ناصرالدین خامس سندھی جو سندھ بھاگ گئے اور میر سہراب خان تالپر کے پاس رہے اور ان سے مذہب تشیع اختیار کیا اور سندھ میں ہی گوہر بی بی سے شادی کی اور جب بالغ ہوئے تو اپنے مریدین کے ہمراہ ۱۲۲۴ ہجری میں اوچ شریف وارد ہوئے اور اپنے چچا مخدوم قلندر بخش سے سجادگی واپس لی قلندر بخش نے ڈیرہ نواب میں بہاول پور کے نواب کے پاس پناہ لی اور باقی زندگی وہیں گزاری۔

پہلی شاخ میں سیّد غلام شاہ بن سیّد کریم حیدر نو بہار ثالث:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)۔سید فقیر محمد،(۲)۔حسین بخش سندھی،(۳)۔سیّد امیر حیدر شاہ۔

پہلا خاندان حسین بخش بن سیّد غلام شاہ:۔ کے فرزند اللہ دتا شاہ اور ان کے لطیف جہانیاں اور ان کے تین فرزند(۱)۔سیّد کبیر الدین،(۲)۔سیّد غوث، (۳)۔سیّد فیاض جہانیاں۔

دوسرا خاندان امیر حیدر شاہ بن سیّد غلام شاہ کے ایک فرزند سیّد چراغ شاہ اور ان کے چار فرزند(۱)۔سیّد شاہ،(۲)۔احمد شاہ،(۳)۔سیّد غریب شاہ، (۴)۔سیّد خادم شاہ اور یہ سادات جتوئی تحصیل علی پور میں ہیں۔

دوسری شاخ سیّد جندوڈا محمد ناصرالدین خامس سندھی بن سیّد کریم حیدر نو بہار ثالث:۔ کے چار فرزند تھے۔(۱)۔سیّد کریم حیدر اولاد جاری ہے۔ (۲)۔سیّد فتح شاہ اولاد جاری ہے۔(۳)۔سیّد محمود شاہ الملقب مخدوم نو بہار رابع سجادہ لاولد آپ کو آپ کے خادم بخش للو اور میرا مراسی نے قتل کی۔ (۴)۔سیّد غلام راجن سجادہ نشین۔

پہلا خاندان سیّد غلام راجن بن سیّد جندوڈا محمد ناصرالدین خامس سندھی:۔ آپ کے ایک فرزند سیّد محمد صالح الملقب سیّد ناصرالدین سادس تھے اور آپ سجادہ نشین ہوئے آپ کے ایک فرزند سیّد حضور بخش الملقب بہ حامد نو بہار خامس سجادہ نشین تھے آپ کے دو فرزند ہوئے۔(۱)۔حسین بخش محمود ناصرالدین سابع۔(۲)۔سیّد غلام عباس آپ کی اولاد جاری ہے۔سیّد حسین بخش بن حضور بخش کی اولاد سے سیّد زمرد حسین شاہ بن مخدوم غلام اصغر بن مرید جہانیاں بن حسین بخش المذکور ہیں اور آپ اچ شریف کے موجودہ سجادہ نشین ہیں۔

## ۴۷۳۔نسل سیّد علم الدین بن سیّد محمود نر ناصرالدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگشت

آپ کے چار فرزند تھے۔(۱)۔سیّد جلال الدین،(۲)۔سیّد جمال الدین،(۳)۔سیّد ابوالخیر،(۴)۔سیّد کبیر الدین۔

بیت اول سیّد جلال الدین بن سیّد علم الدین:۔ کے بھی چار صاحبزادے تھے۔(۱)۔حاجی عبدالعزیز لاولد،(۲)۔سیّد منور، (۳)۔موسیٰ، (۴)۔سیّد علم الدین ثانی۔

بطن اول سیّد منور بن سیّد جلال الدین:۔ آپ کی اولاد سے احمد اور ان کی اولاد سے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد جن کی صرف ایک دختر تھی۔(۲)۔سیّد محمود آپ کے دو فرزند علم الدین اور بھیکا تھے۔

بطن ثانی سیّد موسیٰ بن سیّد جلال الدین:۔آپ کے ایک فرزند سیّد یحییٰ اور ان کے دو فرزند(۱)۔سیّد شیخ،(۲)۔علم الدین تھے۔

بطن ثالث سیّد علم الدین ثانی بن سیّد جلال الدین:۔ بقول مولوی سخاوت مرزا آپ کے تین پسران تھے۔(۱)۔ابوالفتح فرید لاولد،۲۔سیّد نظام الدین کالے،(۳)۔سیّد میراں لاولد سخاوت مرزا نے میراں کو لاولد لکھا مگر سادات بخاری ڈھرنال تلہ گنگ کا شجرہ ان سے ملتا ہے اور کچھ مزید سادات کے شجرے بھی سیّد میراں پر منتہی ہوتے ہیں۔اس لیے یہاں تحقیق کی ضرورت ہے ایسا ممکن ہے سخاوت مرزا نے لاعلمی سے یا کسی شجرے سے نقل کر کے لکھ دیا ہو۔تاہم میری اپنی یہاں کوئی رائے نہیں ہے۔

اول سیّد نظام الدین کالے بن علم الدین ثانی بن سید جلال الدین:۔کی اولاد سے ایک فرزند سیّد صفی الدین تھے جن کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(۱)۔سیّد جلال الدین حیدر اولاد بھوگیوال لاہور میں،(۲)۔سیّد راجو لاولد،(۳)۔سیّد میراں محمد موج دریا بخاری سیّد میراں محمد موج دریا بخاری بن سیّد نظام الدین کالے بن علم الدین ثانی ۹۴۰ ہجری کو اوچ شریف میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۰۱۳ ہجری کو ہوئی آپ کا مزار لاہور میں ہے۔شہنشاہ اکبر نے ۱۵۷۶ کو ریاست میواڑ پر حملہ کیا اور راجپوتوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا چتوڑ کا قلعہ اپنی مضبوطی گولہ بارود اور سامان حرب کے لحاظ سے اکبری افواج کیلئے آسان نہ تھا اور میواڑی راجپوتوں کی بہادری سے اکبری فوج کے حوصلے پست ہوگئے اور جب مادی طاقت جواب دے گئی تو اکبر نے اپنا نمائندہ خاص اوچ شریف روانہ کیا اور دعا کی درخواست کی سیّد صفی الدین نے کہا انشاء اللہ شاہ مرداں مولا علیؑ کے طفیل فتح نصیب ہوگی اور جنگ میں ہمارا فرزند میراں محمد موج دریا بھی پہنچ جائے گا اور جب جنگ ہوئی تو میراں موج دریا کے طفیل کامیابی ہوئی اکبر نے آپ کو بٹالہ میں جاگیر دی آپ نے بٹالہ میں وفات پائی اور آپ کا جنازہ جلوس کی شکل میں لاہور لایا گیا۔آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سید صفی الدین،(۲)۔سیّد بہاء الدین،(۳)۔سیّد شہاب الدین نہرا بخاری پہلی شاخ میں بہاء الدین بن میراں موج دریا بخاری آپ کے تین پسران تھے۔(۱)۔نظام،(۲)۔مومن،(۳)۔سیّد صادق علی بقول مولوی سخاوت مرزا تینوں لاولد تھے۔[۱]

دوسری شاخ میں سیّد صفی الدین بن میراں محمد موج دریا بخاری:۔آپ مولف کتاب نصاب جلالی ہیں آپ کے تین پسران تھے۔(۱)۔سیّد عبدالرحیم،(۲)۔سید حسن لاولد،(۳)۔سیّد حسین لاولد لیکن بعض مشجرات میں حسن کی اولاد جاری ہوئی ملتی ہے۔سیّد عبدالرحیم بن سیّد صفی الدین آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محمد شاہ،(۲)۔سیّد زندہ امام،محمد شاہ بن سیّد عبدالرحیم کے ایک فرزند سیّد علی اور ان کے دو فرزند(۱) سیّد احمد،(۲)۔سیّد محمد عرف سیدن شاہ،سیّد محمد عرف سیدن شاہ بن علی شاہ کے ایک فرزند باغ علی شاہ اوران کے چار فرزند۔(۱)۔فیض شاہ،،(۲)۔لطیف شاہ،(۳)۔رحمت شاہ،(۴)۔نور علی شاہ۔پھر زندہ امام بن عبدالرحیم کے دو فرزند اچھا شاہ اور مجہ شاہ تھے دونوں لاولد ہوئے تاریخ جلالیہ میں رقم ہے کہ میراں موج دریا بخاری کے دو پسران بہاء الدین اور صفی الدین کی اولاد منقرض ہوئی۔تیسری شاخ سیّد شہاب الدین نہرا بن میراں محمد موج دریا بخاری:۔آپ سے منسوب خانقاہ سیّد شہاب الدین نہرا متّصل باغ نواب میاں خان قریب مشن اسکول لاہور واقع ہے آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد محسن لاولد،(۲)۔سیّد مصطفیٰ،سیّد مصطفیٰ بن شہاب الدین نہرا:۔کے ایک فرزند سیّد فتح علی شاہ بخاری تھے جن کے دو فرزند تھے۔(۱) سیّد مشک علی،(۲)۔سیّد طلحہ۔پہلا خاندان سیّد طلحہ بن سیّد فتح علی شاہ:۔آپ کا لقب زندہ نوری بھی مشہور ہے۔آپ کی اولاد دو پسران سے مشہور ہے۔(۱)۔امام شاہ،(۲)۔ہمت اللہ شاہ موالی مولوی سخاوت نے ایک نام فضل شاہ بخاری بھی لکھا کہ ان کی اولاد ڈیرہ اسماعیل خان میں ''زندہ شاہ نوری'' کے نام سے مشہور ہے ان میں صاحب اعزاز اشخاص اور علماء ہیں اور یہ ذکر انہوں نے تحقیقات چشتی سے لیا ہے۔ہوسکتا ہے کہ یہ ہمت اللہ موالی ہی ہوں مگر اس میں ابھی تحقیق کی ضرورت ہے۔اور طلحہ بن سیّد فتح علی شاہ کی اولاد بٹالہ اور لاہور میں ہے۔

---

۱۔تذکرہ جلال الدین جہانیاں جہانگشت۔ص۲۰۳

دوسرا خاندان سیّد مشک علی بن سیّد فتح علی شاہ کے پانچ فرزند تھے۔(۱)۔سیّد بخاری شاہ،(۲)۔دیدار شاہ،(۳)۔شاہ غوث،(۴)۔دائم شاہ،(۵)۔چراغ شاہ ان حضرات کی اولاد بھی ہے۔

بیت ثانی سید ابوالخیر بن سیّد علم الدین بن سیّد محمود نصر ناصرالدین:۔ آپ کی اولاد سے سیّد سلطان احمد المعروف پیر قتال بخاری بن سیّد غیاث الدین بن سیّد محمود بن سیّد ابوالخیر المذکور تھے۔لیکن تذکرہ جہانیاں جہانگشت میں سیّد محمود بن ابوالخیر کے چار فرزند لکھے ہیں۔ (۱)۔ابوبکر لاولد (۲)۔مبارک، (۳)۔سیّد اللہ دادا،(۴)۔سیّد بڑھا لاولد، ان میں غیاث الدین نام نہیں ہے۔[۱]

ہوسکتا ہے مبارک یا اللہ داد میں سے کوئی ایک غیاث الدین ہی ہو سیّد سلطان احمد المعروف پیر قتال بخاری ۹۴۹ کو اچ شریف میں پیدا ہوئے پھر ایک وسیع جنگل میں پڑاؤ ڈالا جہاں آپ کے مریدین بھی آ کر آباد ہونے لگے آپ نے اس بستی کا نام ''جلال پور پیر والا'' رکھا آپ ایک بڑی جائیداد کے مالک تھے جس کی وجہ سے آپ کی اولاد آج زمینداری اور سیاست میں بڑا مقام رکھتی ہے آپ کی اولاد جلال پور پیر والا، شجاع آباد اور ملتان میں ''دیوان بخاری کہلواتی ہے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد شیخ علم الدین المعروف عالم پیر بخاری۔آپ نے اپنا مسکن مظفّر گڑھ سے علی پور جاتے ایک جگہ بنایا جسے شہر سلطان کہتے ہیں۔(۲)۔سیّد شیخ اسماعیل شاہ۔

بیت ثالث سیّد کبیر الدین بن سیّد علم الدین بن نر ناصر الدین:۔سخاوت مرزا نے آپ کی اولاد سے سیّد حسن بحر العلوم بن صدرالدین عارف بن سیّد احمد بن قطب الدین بن کبیر الدین المذکور بیان کیا ہے جن کی اولاد سے تین فرزند تھے۔(۱) سیّد محمود بندگی اولاد دیپال پور،(۲)۔سیّد زین الملک مزار لوہیا ڈھریاں جلندھر،(۳)۔سید پیر کمال جہانیاں جدامجد سادات چونیاں قصور۔[۲]

جب کہ سادات چونیاں کی اپنی کتاب میں شبیر بخاری تحریر کرتے ہیں کہ سادات چونیاں پیر کمال جہانیاں بن حسین بحر العلوم بن صدرالدین عارف بن احمد زین العابدین بن کبیرالدین بن اسماعیل قطب بن نر ناصرالدین بن مخدوم جلال الدین جہانیاں جہان گشت بخاری کی اولاد سے ہیں۔[۳]

اور اس مسئلے پر میری گفتگو اوچ شریف میں مشجرات کے ماہر خلیفہ شمیم عباس سے ہوئی انھوں نے کہا کہ سادات چونیاں اسماعیل قطب بن نر ناصرالدین محمود سے ہیں اور اس خاندان کی اپنی روایت بھی یہی ہے اور میری رائے بھی یہی ہے اس لیے اس خانوادے کا ذِکر ہم اسماعیل بن ناصرالدین کی اولاد میں تفصیل سے کریں گے۔ان شاء اللہ۔

## ۳۷۵۔نسل شہاب الدین بن سیّد محمود نر ناصرالدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہان گشت

بقول کرم حسین چوی آپ کے پانچ صاحبزادے تھے(۱)۔صفی الدین،(۲)۔شعیب،(۳)۔عبدالوہاب لاولد،(۴)۔محسن الدین،(۵)۔عمر

بقول کرم حسین اچوی محسن الدین آپ اپنے بھائیوں سے رنجش کے سبب قصبہ اونہ ریاست سورتھ چلے گئے اور خود کو قریشی مشہور کیا آپ کا مزار وہیں ہے۔ آپ کی اولاد کے دعویدار بھی ہیں، جب کہ سخاوت مرزا نے شہاب الدین کے چار پسران لکھے(۱)۔سیّد عبدالوہاب،(۲)۔سیّد عمر،(۳)۔سیّد صفی الدین،(۴)۔سیّد شعیب آخرالذکر دونوں لاولد تھے، یہاں دونوں مصادر میں اختلاف کیونکہ کرم حسین اچوی نے عبدالوہاب کو لاولد لکھا اور مولوی سخاوت مرزا نے ان کی اولاد تحریر کی ہے۔ یہ دونوں مصادر تحقیقی ہیں ان میں موجود اِختلاف بیان کر دیا گیا ہے۔اب ہم ریاض الانساب اور زمینی کچھ مشجرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

ریاض الانساب میں بھی عبدالوہاب کی اولاد تحریر ہے۔اس کے علاوہ شہاب الدین بن محمود نر ناصرالدین کے پسران میں حسام الدین اور علاء الدین کی اولاد بھی بیان ہے جن کے حوالے میں انھوں نے سیّد چن پیر بھیرہ ضلع سرگودھا کے مشجرات کا حوالہ دیا اور ایک مزید فرزند عمر نوبہار کی اولاد بھی بیان کی

۱۔تذکرہ جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت۔ص ۲۰۳ ۲۔تذکرہ سیّد جلال الدین جہانیاں گشت، ص ۲۰۸۔۲۰۷ ۳۔انساب سادات چونیاں از شبیر بخاری، ص ۵۸

ہے جس کا حوالہ انھوں نے کتاب تاریخ وشجرہ سادات بنہڑہ ضلع بجنور اُتر پردیش سے دیا۔ میرے خیال سے عمر نو بہار اور عمر ایک ہی ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے موضع اراضی چھپر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کا شجرہ دیکھنے کا اِتفاق ہوا، جو میرے خالہ زاد عرفان جعفر شاہ اور کامران رضا شاہ کا ہے۔ ان میں ان کا مشجر سیّد دریاالدین حقانی بن شہاب الدین بن محمود نر ناصرالدین پر منتہی ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سیّد شہاب الدین بن محمود نر ناصرالدین کی اولاد میں بہت اختلاف ہے، کیونکہ ان کے پسران کی تعداد میں ہی مصادر آپس میں مطابقت نہیں رکھتے۔

بیت اوّل سیّد عبدالوہاب بن سیّد شہاب الدین:۔ کرم حسین نے بحرالمطالب میں آپ کو لاولد تحریر کیا ہے۔ تذکرہ جہانیاں جہان گشت کے مطابق آپ کے ایک فرزند عبداللہ تھے اور ان کے ایک فرزند سیّد علی تھے اور ان کے ایک فرزند سیّد تراب تھے۔ آپ کے دو پسران (۱)۔ سیّد بڑے لاولد، (۲)۔ سیّد محمد شاکر۔

بطن اوّل سیّد محمد شاکر بن سیّد تراب بن سیّد علی کے چار پسران تھے (۱)۔ سیّد نثار علی، (۲)۔ امیر علی، (۳)۔ بشیر علی، (۴)۔ سیّد پرورش علی۔[۱]

بیت ثانی سیّد عمر نو بہار بن سیّد شہاب الدین بن محمود نر ناصرالدین:۔ تذکرہ جہانیاں میں آپ کے دو پسران تحریر ہیں (۱)۔ سیّد حامد، (۲)۔ سیّد عبدالکریم ہستناپوری جب کہ بحرالمطالب میں، (۳)۔ سیدو، (۴)۔ محمد، (۵)۔ اسماعیل بھی بیان ہوئے۔

بطن اوّل اسماعیل بن سیّد عمر نور بہار:۔ کی اولاد میں عبدالجلیل ہوئے اور ان کے دو پسران ہوئے (۱)۔ سیدوڈہ، (۲)۔ سیّد لکھواں آپ کا فرزند سیّد گدائی اور اِس کا سیّد محمد جس کی والدہ جلال قنوجی کی دُختر تھیں۔[۲]

بطن ثانی سیّد حامد بن سیّد عمر نو بہار: آپ کا ایک فرزند سیّد وڈہ اُن کا ایک فرزند سیّد جیون تھا جن کے تین پسران (۱)۔ محمد، (۲)۔ رکن الدین، (۳)۔ حامد

اوّل حامد بن سیّد جیون بن سیّد وڈہ:۔ آپ کے چار فرزند ہوئے (۱)۔ جیون، (۲)۔ جلال الدین، (۳)۔ بہاء الدین، (۴)۔ مبارک ان حضرات کی اولاد ریاض الانساب میں بیان ہے جن میں بہاء الدین لاولد ہیں جب کہ باقی تینوں حضرات کی اولاد کی تفصیل کتاب تاریخ وشجرہ سادات بنہڑہ ضلع بجنور اُتر پردیش کے حوالے سے بیان کیا گیا۔[۳]

دوئم سیّد رکن الدین بن سیّد جیون بن سیّد وڈہ:۔ کی اولاد میں دو فرزند (۱)۔ سیّد فیروزالدین اور، (۲)۔ سیّد سفیرالدین تھے اور ریاض الانساب میں ان کی اولاد کی زیادہ تفصیل بیان نہیں ہے اور بعض جگہ پر رکن الدین کا فرزند سیّد صفی الدین تحریر ہے باقی دو کا ذِکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

جب کہ سیّد مبارک بن سیّد حامد بن سیّد جیون بن سیّد وڈہ بن سیّد حامد بن سیّد عمر نو بہار:۔ آپ کے فرزند سیّد عمر آپ کے فرزند سیّد علم الدین اور ان کے سیّد بڈھن ان کے پھر علم الدین ان کے فرزند سیّد فتح محمد ان کے فرزند سیّد علی کبیر ان کے فرزند سیّد علیم الدین اور ان کے فرزند سیّد محمد اسماعیل ہوئے جن کے دو فرزند ہوئے (۱)۔ سیّد نثار علی لاولد، (۲)۔ سیّد وزیرالدین مصنّف حرز المومنین، المومنین الامان الخالفین ساکن موضع بھنیرو پرگنہ کیسرت پور۔ اور ریاض انساب میں اس خاندان کے تفصیلی مشجرات بیان ہیں۔[۴]

بطن ثالث سیّد عبدالکریم ہستناپوری بن سیّد عمر نو بہار بن سیّد شہاب الدین:۔ نظام الانساب میں تحریر ہے کہ آپ سیّد عبداللہ قطب العالم شکارپوری کے بھانجے تھے جن کی اولاد بمقام نگلہ پرگنہ ہستناپور موجود ہے۔[۵] ان کی اولاد کی تفصیل نہیں مِل سکی۔

بطن رابع سیّد محمد شاہ بن سیّد عمر نو بہار بن شہاب الدین:۔ ریاض الانساب اور تذکرہ مخدوم جہانیاں جہان گشت میں ان کا ذِکر نہیں ہے مگر بحرالمطالب میں ان کا ذِکر موجود ہے ان کے دو فرزند تھے (۱)۔ محمود جس کی اولاد بیان نہیں، (۲)۔ کبیر۔

سیّد کبیر بن سیّد محمد شاہ بن سیّد عمر نو بہار کے تین فرزند تھے (۱)۔ محمد آپ کی صرف ایک دُختر سعادت خاتون تھی، (۲)۔ عبدالخالق، (۳)۔ حسین۔

---

۱۔ تذکرہ جلال الدین جہانیاں جہان گشت، ص ۲۱۰۔۲۰۹ ۲۔ بحرالمطالب، ص ۱۹۴ ۳۔ ریاض الانساب، ص ۳۵۶
۴۔ ریاض الانساب، ص ۳۵۸ ۵۔ نظام الانساب قلمی، جلد دوم، ص ۵۳۶

ان میں حسین بن سیّد کبیر بن سیّد محمد شاہ کے تین فرزند تھے(۱)۔اسماعیل،(۲)۔عمر آپ کے دو فرزند فیض اللہ اور شہاب الدین، (۳)۔سیّد صفی الدین
اوّل سیّد صفی الدین بن سیّد حسین:۔کا ایک فرزند سیّد تھا ان کے دو فرزند(۱)۔سیّد جلال،(۲)۔سیّد عبدالغنی۔

## ۳۷۶۔نسل سیّد شرف الدین بن نرناصر الدین محمود بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہان گشت

آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد نظام الدین سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد میں لکھے ہیں دو فرزند تھے(۱)۔بہاء الدین دولہ، (۲)۔جلال الدین خرد ریاض الانساب میں محمد اور رکن الدین بھی تحریر ہیں۔

بیت اوّل بہاء الدین دولہ بن سیّد شرف الدین:۔آپ کے تین پسران تھے(۱)۔جعفر لاولد،(۲)۔جلال لاولد،(۳)۔سیّد سکندر بحرالمطالب کے مطابق آپ کی اولاد دہلی میں ہے، مگر کرم حسین نے آپ کی اولاد تحریر نہیں کی۔

بیت ثانی سیّد جلال الدین خرد بن سیّد شرف الدین:۔آپ کی اولاد سے سیّد کرم حسین نے ایک فرزند سیّد میراں حسین لکھے ہیں، جب کہ ریاض الانساب میں صرف پسران (۱)۔رکن الدین،(۲)۔شمس الدین تحریر ہیں۔ یہاں پر روایات کا اختلاف ہے۔کرم حسین نے پیر کمال کا شجرہ پیر کمال بن مبارک بن میراں حسین بن جلال الدین المذکور لکھا جب کہ ریاض الانساب اور بعض مشجرات میں سیّد پیر کمال بن سیّد فتح محمد بن نظام الدین بن احمد عرف میراں بن سیّد رکن الدین بن سیّد جلال الدین المذکور ہے اور ان کا مزار رسول نگر سیالکوٹ میں ہے اور صاحب ریاض الانساب نے یہ شجرہ غالباً تاریخ انوار سادات سے لیا ہے۔[۱]

سیّد پیر کمال بن سیّد فتح محمد بن نظام الدین کی اولاد میں بحرالمطالب کی روایت کے مطابق پانچ پسران تھے(۱)۔عمر شہید لاولد، (۲)۔عثمان، (۳)۔اسماعیل،(۴)۔جب کہ علی کے پانچویں فرزند کا نام کرم حسین اچوی نے تحریر نہیں کیا۔

بطن اوّل علی بن سیّد پیر کمال:۔کی اولاد میں پانچ فرزند تھے(۱)۔یوسف،(۲)۔عمر،(۳)۔یعقوب،(۴)۔میراں مصطفیٰ،(۵)۔سیّد حاجی۔

اوّل سیّد حاجی بن سیّد علی:۔کا ایک فرزند سیّد عبداللہ تھا جس کے تین پسران (۱)۔خیر شاہ،(۲)۔شاہ جنید،(۴)۔مراد شاہ تھے۔

پہلی شاخ شاہ جنید بن سیّد عبداللہ کے چار فرزند تھے(۱)۔سلیمان،(۲)۔شاہ عنایت،(۳)۔شاہ فاضل،(۴)۔بھرپور شاہ آپ کا ایک فرزند عاقل شاہ لاولد تھا جن کا مزار جموں نواں شہر میں ہے۔پہلا خاندان شاہ فاضل بن شاہ جنید کے دو فرزند(۱)۔علی شاہ،(۲)۔نبی شاہ۔

علی شاہ بن شاہ فاضل کے بھی دو فرزند(۱)۔اعظم شاہ،(۲)۔میراں شاہ اور میراں شاہ بن علی شاہ:۔کے بھی دو فرزند(۱)۔جعفر شاہ،(۲)۔مراد غازی

بطن ثانی سیّد اسماعیل بن پیر سیّد کمال:۔کے بحرالمطالب میں دو فرزند تحریر ہیں(۱)۔سیّد ابراہیم،(۲)۔سیّد جلال اور ان حضرات کی اولاد سیالکوٹ کے نواح میں موضع جوتھ بوتھ میں ہے۔[۲]

اوّل سیّد جلال بن سیّد اسماعیل:۔کی اولاد میں ایک فرزند سیّد شرف الدین قتال تھا اور ان کے تین پسران تھے(۱)۔سیّد محمد باقر، (۲)۔سیّد عبداللہ، (۳)۔سیّد دولت آپ کی اولاد سیّد نذر الدین سے کثیر ہے اور ریاض الانساب میں بیان ہے۔[۳]

بطن ثالث سیّد عثمان بن سیّد پیر کمال:۔کی اولاد موضع کوٹ نبی شاہ ضلع گجرات میں موجود ہے۔

بقول کرم حسین اچوی نقوی اولاد شرف الدین بن محمود نرناصر الدین بالجملہ موضع گھوگانوالی، موضع ساہیوال ضلع گجرات، موضع رتوال، موضع ڈالوالی موضع بدوچیدہ، موضع فتوال ضلع سیالکوٹ، موضع جنڈی چونترہ ضلع گورداسپور صحیح النساب ہے لیکن موضع گھنڈیوالی ضلع سیالکوٹ غلط نسب ہے، جب کہ شمس الدین بن جلال الدین بن نظام الدین بن سیّد شرف الدین جن کا ذکر مقصود نقوی نے ریاض الانساب میں کیا ہے اُن کی کثیر اولاد بھی بیان کی ہے۔ واللہ اعلم۔

---

۱۔تاریخ انوارِ سادات از ظفریاب ترمذی، ص ۶۳۹ ۔ ۲۔بحرالمطالب، ص ۱۹۸ ۔ ۳۔ریاض الانساب، ص ۱۴۱

## ۳۷۷۔نسل سیّد طیفور بن نر ناصرالدین محمود بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

آپ کی اولاد سے عابد بن عبدالقادر بن محمد بن طیفور المذکور تھے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنتِ برہان الدین گجراتی تھیں۔ یہ بحرالمطالب میں تحریر ہے مگر پشتوں کے حساب سے میرے نزدیک ممکن نہیں ہے۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔سیّد عبدالشکور، (۲)۔سیّد عبدالغفور۔

بیت اوّل سیّد عبدالغفور بن سیّد عابد کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔عبدالقادر، (۲)۔عبدالقوی۔ ان حضرات کی اولاد کا کوئی علم نہیں ہے۔

بیت ثانی سیّد عبدالشکور بن سیّد عابد:۔ کے پانچ پسران تھے(۱)۔ہان جی، (۲)۔احمد جی، (۳)۔امین جی، (۴)۔مرتضیٰ، (۵)۔مصطفیٰ۔

اوّل مصطفیٰ بن سیّد عبدالشکور کے تین فرزند تھے(۱) سیّد عابد، (۲)۔عبدالشکور، (۳)۔نصیر محمد۔ اس نسل کا دعویدار مجھے کوئی نہ مِلا اور نہ کوئی معروف مزار جو اِس نسل سے ہو میں نے دیکھا۔ بحرالمطالب اور دوسرے مصادر میں بھی طیفور بن نر ناصرالدین کی اولاد کے بارے میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔

## ۳۷۸۔نسل عیسیٰ بن محمود نر ناصرالدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

بحرالمطالب کے مطابق آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔محمود، (۲)۔عبدالمجید۔

عبدالمجید کا ایک فرزند عیسیٰ تھا اور اِس کا ایک فرزند اللہ دیا اور ان کے دو فرزند(۱)۔بڈھا، (۲)۔حسن محمد۔

حسن محمد بن اللہ دیا کے بھی دو فرزند(۱)۔تاج محمد، (۲)۔میاں جی اس نسل کا بھی کوئی دعویدار نہ دیکھا ممکن ہے یہ نسل منقرض ہوگئی ہو۔ واللہ اعلم

## ۳۷۹۔نسل بہاء الدین بن محمود نر ناصرالدین بن جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

آپ کی اولاد میں بحرالمطالب کے مطابق ایک فرزند سیّد سکندر خان تھا اور ان کا ایک فرزند سیّد عبدالغفور تھا، جن کی ایک دُختر شرف خاتون تھیں جو کہ سیّد شاہ عالم بن سیّد برہان الدین گجراتی کی زوجہ تھیں۔ کتاب صحائف السادات میں تحریر ہے کہ برہان الدین گجراتی کے زمانے تک موجود تھے اور دکن چلے گئے جہاں آپ کو زہر دے دی گئی آپ کی نسل موجود تھی مگر وہ خود نہیں جانتے کہ وہ بخاری ہیں واللہ اعلم۔[۱]

## ۳۸۰۔نسل سیّد عبدالحق بن محمود نر ناصرالدین بن جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

مصادر میں آپ کی اولاد کا تذکرہ سیّد کرم حسین نقوی اچوی کی کتاب بحرالمطالب میں ملتا ہے۔ باقی مقامی مشجرات میں کہیں بھی ان کی اولاد میری نظر سے نہیں گزری آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے(۱)۔عبدالخالق، (۲)۔منور، (۳)۔سیّد علی، (۴)۔سیّد فرید۔

بیت اوّل سیّد فرید بن عبدالحق کی اولاد میں تین پسران تھے(۱)۔رضی الدین، (۲)۔نظام الدین، (۳)۔کمال الدین۔

بطن اوّل نظام الدین بن سیّد فرید کی اولاد میں دو فرزند(۱)۔سیّد فرید، (۲)۔جلال۔

بطن ثانی کمال الدین بن سیّد فرید کی اولاد سے سیّد جلال بن جمال الدین بن سیّد قاری بن کمال الدین المذکور۔

بطن ثالث سیّد رضی الدین بن سیّد فرید کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی(۱)۔اللہ دیا، (۲)۔شاہ وعید، (۳)۔سیّد جمال۔

بیت ثانی سیّد علی بن سیّد عبدالحق:۔ کی اولاد ایک فرزند ابو محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔سیّد حافظ محمد، (۲)۔شرف الدین۔

بیت ثالث سیّد منور بن سیّد عبدالحق:۔ کی اولاد میں دو فرزند تھے(۱)۔صدرالدین، (۲)۔سیّد بخشو۔

بحرالمطالب میں ان کی اولاد کی تفصیل لکھی ہے مگر میری تحقیق اس نسل کے بارے میں کم ہے۔

---

۱۔بحرالمطالب، ص ۱۹۶

## ۳۸۱۔نسل سیّدعبدالرزاق بن محمودنرناصرالدین بن سیّدجلال الدین جہانیاں جہاں گشت

بحرالمطالب میں کرم حسین اچوی نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔سیّدمحمدعرف میاں خان بیان کیا ہے، جب کہ ریاض الانساب میں تین مزید پسران بھی بیان ہوئے ہیں،(۲)۔سیّد جان المظفر ،جن کا حوالہ مصنّف نے تاریخ انوار سادات سے دیا،(۳)۔سیّدحسن ان کا حوالہ مصنّف ریاض الانساب نے سیّدگل حسین شاہ ضلع جہلم رنیال کے قلمی شجرے سے دیا،(۴)۔سیّدمحمود کا ذِکرسیّدچن پیر شاہ صاحب بھیرہ کے قلمی مشجرات میں ذِکر ہے۔آخرالذکر تینوں کی اولاد کی تفصیل ریاض الانساب میں بیان ہے۔[۱]

بحرالمطالب میں سیّدمحمدعرف میاں خان بن سیّدعبدالرزاق کے چار پسران لکھے ہیں(۱)۔سیّدخان،(۲)۔راجن،(۳)۔علم الدین،(۴)۔سیّدکبیر

لیکن ریاض الانساب میں سیّدمحمدعرف میان کو صالح محمدعرف سراج لکھا ہے اوران کی اولاد سے ایک شجرہ تحریر ہے جوسیّد بہادرعلی بن داؤدمیاں بن ضیاءالدین برکت بن فیض اللہ بن ضیاءالدین بن ریاض محمد بن عبدالرحمان بن مجیدالدین بن سیّدعالم بن سیّدمحمدعرف صیدجی بن سیّدعلیم الدین بن سیّد نصیرمحمد بن سیّدصالح محمدعرف سراج المذکور۔[۲]

کبیر بن سیّدمحمدعرف میاں خان کے دو پسران لکھے(۱)۔کمال،(۲)۔عطااللہ۔

ان میں کمال بن کبیر کے چھے فرزند تھے(۱)۔کبیرلاولد،(۲)۔صادق لاولد،(۳)۔بابوجی لاولد،(۴)۔جلال،(۵)۔ابوجی،(۶)۔عبدالہادی، جن کا ایک فرزند چاند محمد تھا، مجھے لگتا ہے کرم حسین اچوی نے بھی سیّدعبدالرزاق کی اولادکسی شجرے سےنقل کی اس پرتحقیق نہیں کی اورمقصودنقوی نے بھی جو مواد مِلا اُسے لکھ دیا۔

عبدالرزاق،طیفور،عبدالحق، بہاءالدین اورعیسیٰ ان کی طرف منسوب خاندان بھی بہت کم ہیں اورکسی بھی مرکزی مشجر میں ان کی اولاد کی تفصیل زیادہ نہیں ملتی۔محمودنرناصرالدین بن جہانیاں جہاں گشت کی اولاد سے یہ پانچ پسران مقل ہیں یعنی ان کی اولاد بہت کم ملتی ہےاوراگرکہیں ہیں بھی تو معروف نہیں ہیں۔ایساممکن ہے کہ ان میں کوئی منقرض بھی ہوگیا ہو میں نے کئی کتابیں بخاری سادات پر پڑھی ہیں ان میں ان پانچ کی اولادوہی ہے جوایک سے دوسرے نےنقل کی ہے۔تاہم عبدالرزاق اورعبدالحق کی اولاد باقی حضرات سے زیادہ ہےاورزمینی حقائق میں ایسے مشجرات نظرآتے ہیں جن میں ان سے منسوب قبائل ملتے ہیں۔

## ۳۸۲۔نسل سیّدسراج الدین بن محمودنرناصرالدین بن جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

بحرالمطالب میں آپ کے چار پسران کاذِکر ہےلیکن اولادصرف ایک عبدالرحمان گنج علم کی بیان ہوئی ہے۔آپ کی اولاد سےمشہورومعروف ولی اللہ سیّدرحمت اللہ المعروف چھانگلا ولی بن سیّد بڈھا شاہ بن ابوالفتح رکن الدین بن عبدالرحمان گنج علم المذکور ہوئے آپ کا مزار بیلہ تحصیل جنڈ ضلع اٹک میں واقع ہےآپ کی اولاددوپسران سے میرےعلم کےمطابق جاری ہوئی(۱)۔شاہ محمدغوث،(۲)۔سیّد ہادی المعروف حاجی شاہ۔

آپ حضرات کی اولاداٹک، جنڈ، زیارت، بیلہ شیں باغ میں آباد ہے۔

بیت اوّل سیّد شاہ محمدغوث بن سیّد رحمت اللہ شاہ چھانگلا ولی، آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی(۱)۔سیّدجعفرالمعروف سیدن امام، (۲)۔شاہ عبدالخیر۔

بطن اوّل سیّدجعفرالمعروف سیدن امام بن شاہ محمدغوث کے پانچ پسران تھے(۱)۔نگاہ شاہ اولاد کاعلم نہیں،(۲)۔سیّد بڈھے شاہ، (۳)۔سیّدصفی الدین، (۴)۔شاہ زمان، (۵)۔باقرشاہ۔

---

۱۔ریاض الانساب ازمقصودنقوی،ص ۱۱۵

۲۔ریاض الانساب،ص ۱۱۵

اوّل بڈھے شاہ بن سیّد جعفر المعروف سیدن امام:۔ کی اولاد سے زمان شاہ بن شاہ درگاہ بن بڈھے شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔یار حسین شاہ۔ آپ کی اولاد یارشہال کہلاتی ہے، (۲)۔سیّد نور شاہ۔

دوئم سیّد صفی الدین بن سیّد جعفر سیدن امام:۔ کی اولاد سے مصطفٰی بن ہادی بن محمد شفیع بن محمد تقی بن سیّد عطا محمد شاہ بن سیّد صفی الدین المذکور ہوئے۔

سوئم سیّد زمان شاہ بن سیّد جعفر سیدن امام:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔سیّد بڈھے شاہ، (۲)۔سیّد نور شاہ۔ آپ کی اولاد سے علامہ سیّد خیر علی شاہ فاضل نیشاپور بن غلام شاہ بن سیّد نور شاہ المذکور ہوئے جن کے نام پر ٹھٹھی خیر شاہ ہے۔

چہارم سیّد باقر شاہ بن سیّد جعفر سیدن امام: آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے (۱)۔فتح شاہ، (۲)۔روشن علی شاہ، (۴)۔سیّد امیر شاہ، (۵)۔سیّد کاظم شاہ۔

بطن ثانی شاہ عبدالخیر بن شاہ محمد غوث:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد مرتضٰی شاہ، (۲)۔سیّد مٹھے شاہ۔

اوّل سیّد مرتضٰی شاہ بن شاہ عبدالخیر:۔ کی اولاد سے کرم شاہ بن قطب شاہ بن مرتضٰی شاہ المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران، (۱)۔سیّد لعل شاہ اور (۲)۔سیّد احمد شاہ سے جاری ہوئی۔

دوئم سیّد مٹھے شاہ بن سیّد شاہ عبدالخیر کی اولاد ایک فرزند سیّد شاہ گل سے جاری ہوئی، جن کی اولاد تین پسران (۱)۔امام شاہ، (۲)۔رنگ شاہ، (۳)۔سیّد نگاہ شاہ سے جاری ہوئی۔

بیت ثانی سیّد ہادی شاہ المعروف حاجی شاہ بن سیّد رحمت اللہ شاہ چھانگلا ولی: آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے (۱)۔شاہ محمود حسین اولاد کا مجھے علم نہیں، (۲)۔شاہ محمد حسین آپ زیارت میں مدفن ہیں۔

سیّد شاہ محمد حسین بن سیّد ہادی شاہ المعروف حاجی شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد لطف علی شاہ، (۲)۔سیّد فتح شاہ۔

بطن اوّل سیّد لطف علی شاہ بن شاہ محمد حسین (۱)۔بہادر شاہ یا دادان شاہ، (۲)۔امیر علی شاہ، (۳)۔سیّد ناد علی شاہ۔

بطن ثانی سیّد فتح شاہ بن شاہ محمد حسین:۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔نبی شاہ، (۲)۔قطب شاہ۔

اوّل نبی شاہ بن سیّد فتح شاہ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔قطب شاہ، (۲)۔نجیب شاہ، (۳)۔محمد شاہ۔

دوئم قطب شاہ بن سیّد فتح شاہ:۔ آپ کی اولاد پنڈی گھیب، ڈھلیاں، کھوڑ ناڑہ، دردارو، سنجوال، غریب وال، موج دریائی، تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں آباد ہیں۔ آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد برہان شاہ، (۲)۔سیّد صاحب شاہ۔

پہلی شاخ میں سیّد برہان شاہ بن قطب شاہ کی اولاد (۱)۔سیّد فتح شاہ، (۲)۔شیر شاہ سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ میں سیّد صاحب شاہ بن سیّد قطب شاہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیدن شاہ، (۲)۔سیّد نور شاہ۔

پہلا خاندان سیّد سیدن شاہ بن سیّد صاحب شاہ:۔ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی (۱)۔امیر حیدر، (۲)۔سیّد محمد شاہ، (۳)۔سیّد نادر شاہ۔

دوسرا خاندان سیّد نور شاہ بن سیّد صاحب شاہ کی اولاد ڈھلیاں فتح جنگ میں ہے۔ آپ کے فرزند سیّد زمان شاہ موتیاں والی سرکار ڈھلیاں اٹک میں ہوئے جن کی اولاد سیّد چن بادشاہ سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران (۱)۔محمود بادشاہ، (۲)۔پھل بادشاہ سے تھی۔

## ۳۸۳۔نسل سیّد فضل اللہ لاڈلہ بن سیّد محمود ناصر الدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

آپ بزرگِ دینِ خدا تھے: آپ کا مزار اوچ شریف میں ہے۔ آپ کی اولاد میں بحرالمطالب کے مطابق پانچ فرزند تھے (۱)۔رضی الدین، (۲)۔نجم الدین، (۳)۔عبدالقادر، (۴)۔عبدالجلیل، (۵)۔عبدالمالک مولوی سخاوت مرزا نے بھی یہی لکھے ہیں۔ میر علی شیر قانع ٹھٹھوی نے تحفۃ الکرام میں ایک فرزند (۵)۔سیّد اسماعیل لکھا اور ان کی نسل بھی تحریر کی ہے اور بعض جگہ (۶)۔سیّد وجیہ الدین کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ان کا تذکرہ ریاض الانساب میں بھی ہے۔

تاہم اوّل چار پر اتفاق ہے اور وہ بھی دو تحقیقی مصادر سے جب کہ اسماعیل کا نام بھی تاریخ کی جید کتاب تحفۃ الکرام میں رقم ہے۔

بیت اوّل سیّد عبدالمالک بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ:۔ سخاوت مرزا کے مطابق آپ کا مزار قصبہ واگھوان ریاست بہاولپور میں ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کے دو فرزند لکھے ہیں (۱)۔امام الدین، (۲)۔سیدن اور آپ کا فرزند بڈھا تھا اور اس کے دو فرزند (۱)۔سکہیرہ، (۲)۔سہا گہ۔

بیت ثانی سیّد عبدالجلیل بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ:۔ سخاوت مرزا نے لکھا کہ آپ کی اولاد میں ایک فرزند (۱)۔سیّد عبداللہ شاہ تھا جس کی اولاد اوچ شریف اور اس کے مضافات میں دیوان کہلواتی ہے جب کہ بحرالمطالب میں آپ کے دو فرزند (۲)۔نورالدین۔ جن کی اولاد بیان نہ ہوئی، (۳)۔سیّد عبدالرحیم بیان ہوئے۔

بطن اوّل سیّد عبدالرحیم بن سیّد عبدالجلیل:۔ آپ کی اولاد میں تین فرزند تھے (۱)۔نجم الدین، (۲)۔رضی الدین (۳)۔عبدالجلیل۔

اوّل سیّد عبدالجلیل بن سیّد عبدالرحیم کے دو فرزند تھے (۱)۔نورالدین، (۲)۔برخوردار آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔نورالدین، (۲)۔فضل اللہ، (۳)۔جعفر یہ نسل کہاں آباد ہے اس کے متعلّق بحرالمطالب میں کچھ نہیں لکھا۔

بطن ثانی سیّد عبداللہ شاہ بن سیّد عبدالجلیل:۔ آپ کی اولاد سے سیّد اللہ وسایا بن فتح شاہ بن حسن شاہ بن کرم شاہ بن لنگر شاہ بن قنبر شاہ بن لنگر شاہ اوّل بن زین العابدین بن جعفر شاہ بن حاجی برخوردار بن سیّد عبداللہ شاہ المذکور تھے۔

آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔سیّد حسین بخش، (۲)۔علامہ سیّد محمد یار شاہ بخاری۔ آپ کا تعلق علی پور ضلع مظفرگڑھ سے تھا (۳)۔سیّد غلام سرور شاہ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔سیّد باقر حسین، (۲)محسن ملت تشیع سیّد صفدر حسین نجفی مترجم احسن المقال۔

بیت ثالث سیّد عبدالقادر بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ:۔ بحرالمطالب میں آپ کے دو پسران کا ذِکر ملتا ہے (۱)۔سیّد محمود جن کا نام احمد شاہ بھی لکھا گیا، (۲)۔سیّد وجیہ الدین۔

بطن اوّل سیّد وجیہ الدین بن عبدالقادر:۔ آپ کا ذِکر مجھے صرف بحرالمطالب میں مِلا اور کسی دوسری جگہ میں نے نہ دیکھا آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔سیّد بڈھا جن کا ایک فرزند جلال، (۲)۔سیّد میراں، (۳)۔سیّد علی جن کا ایک فرزند عبدالمومن۔

اوّل سیّد میراں بن سیّد وجیہ الدین:۔(۱)۔فضل اللہ، (۲)۔عبدالوہاب، (۳)۔حسن آپ کا ایک فرزند عبدالغنی اور اس کے دو فرزند ابوبکر اور سُکھا۔[۱]

بطن ثانی سیّد محمود بن سیّد عبدالقادر:۔ بحرالمطالب میں آپ کے تین پسران (۱)۔اللہ داد، جس کا فرزند بڈھا، (۲)۔رحمت اللہ جس کا فرزند ساقی تھا۔ باقی کسی جگہ ان حضرات کے نام نہ دیکھے، (۳)۔سیّد فتح خاں المعروف شاہ فتح دریا۔

سیّد فتح خان المعروف شاہ فتح دریا بن سیّد محمود بن سیّد عبدالقادر بن فضل اللہ لاڈلہ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے (۱)۔سیّد محمود المعروف زندہ پیر بخاری مزار موضع حیدن نزد منڈی شاہ جیونہ موڑ جھنگ، (۲)۔سیّد عبدالغفور، (۳)۔سیّد دولت بحرالمطالب میں تین فرزند بیان ہوئے، (۴)۔سیّد قطب ایک فرزند بہاء الدین، (۵)۔سیّد جمال شاہ۔

اوّل سیّد جمال شاہ بن سیّد فتح خان المعروف شاہ فتح دریا:۔ آپ کی اولاد بستی امام والی نوتک نشیب ضلع بھکر میں ہے، جن سے فضل شاہ ثانی بن صادق شاہ بن مصطفیٰ شاہ بن فضل شاہ بن جمال شاہ بن احمد شاہ بن چراغ شاہ بن احمد بن محمد بن ہاشم دریا بن سیّد جمال شاہ المذکور۔

دوئم سیّد عبدالغفور بن سیّد فتح خان المعروف شاہ فتح دریا:۔ بحرالمطالب میں آپ کے چھے پسران تحریر ہیں: (۱)۔علم الدین، (۲)۔شہاب الدین، (۳)۔عبدالوہاب، (۵)۔حامد، (۶)۔احمد ان حضرات کی اولاد کا کچھ بھی ذِکر نہیں۔

---

۱۔ بحرالمطالب، ص ۱۹۶

سوئم سیّد محمود زندہ پیر بخاری بن سیّد فتح خان المعروف شاہ فتح دریا:۔سخاوت مرزا نے آپ کا نام زندہ علی تحریر کیا ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کے پانچ پسران بیان ہوئے (۱)۔سیّد خواجہ، (۲)۔فیض اللہ ایک فرزند عبداللہ، (۳)۔راجا بیٹا ستار علی تھا، (۴)۔رحمت اللہ، (۵)۔کبیر کے تین فرزند، میراں، میر، ڈھیر یہ بیان بحرالمطالب کا ہے، جب کہ مولوی سخاوت مرزا اور مقصود نقوی نے ایک فرزند شاہ اجمل کا ذِکر کیا ہے۔ باقی پانچ پسران کا ذِکر نہیں کیا۔

پہلی شاخ میں کبیر بن سیّد محمود زندہ پیر بخاری:۔ آپ کو شیخ کبیر بھی کہا گیا۔ مشجرات ان کے دو فرزند لکھے ہیں (۱)۔شاہ اجمل، (۲) سیّد مزمل شاہ جب کہ بحرالمطالب میں ان دو کی بجائے میراں، میر اور ڈھیر لکھے ہیں۔ یہ شاہ اجمل وہی ہیں جو کہ سخاوت مرزا نے شاہ اجمل بن زندہ علی بن سیّد محمود بخاری بن سیّد فتح شاہ بن عبدالقادر بن فضل اللہ لاڈلے کے طور پر بیان کیے ہیں۔[۱]

لیکن سخاوت مرزا نے آپ کے ایک فرزند سیّد مزمل بہادر تحریر کیے ہیں، جن کی اولاد سے سیّد امیر حسین بن بنی بخش بن کوڑے شاہ بن اللہ داد بن حیدر شاہ بن گلاب شاہ بن مزمل بہادر بن شاہ اجمل بن سیّد زندہ شاہ (سیّد محمود زندہ پیر) المذکور تھے جو کہ احمد پور شرقیہ کے رہنے والے تھے اور مسجد میں امام تھے۔ ریاض الانساب میں ان کو لاولد لکھا ہے۔

تاہم دوسرے شجرے میں شاہ اجمل بن شیخ کبیر بن سیّد محمود زندہ پیر کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جعفر حسین، (۲)۔سیّد فیض اللہ۔

پہلا خاندان سیّد جعفر حسین بن سیّد شاہ اجمل کی اولاد سے سیّد باغ علی شاہ بن ستار شاہ بن یعقوب شاہ بن سیّد چاکر شاہ بن سیّد جعفر حسین المذکور اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد قاسم علی شاہ، (۲)۔سیّد نور شاہ اور ان حضرات کی اولاد بھی احمد پور شرقیہ بہاول پور میں مقیم ہے۔ معلوم ہوتا ہے جو شجرہ سخاوت مرزا کو مِلا اُس میں کچھ غلطی تھی جس کو انھوں نے لکھ دیا اور جو خبر سیّد کرم حسین اچوی کو ملی وہ بھی درست نہ تھی۔

دوسری شاخ میں سیّد فیض اللہ بن سیّد شاہ اجمل:۔ آپ کی اولاد سے پیر سیّد محمد جعفر بن محمد شاہ بن محمد رضا بن سیّد فتح دریا ثانی بن سیّد نور شاہ بن چھٹہ شاہ بن اللہ دِتہ بن حسین بن میر شاہ بن فیض اللہ ثانی بن شریف بن سیّد کبیر بن سیّد فیض اللہ شاہ المذکور آپ کا مزار لیہ کے قصبہ پیر جگی میں موجود ہے۔ آپ کا تذکرہ اولیائے لیہ میں بھی ہے۔ آپ کی اولاد بھی ہے۔[۲]

دوسرے میں سیّد مزمل شاہ بن سیّد کبیر بن سیّد محمود زندہ پیر بخاری کی اولاد بھی ایک فرزند لطیف سے اور ان کی سیّد مرتضٰی شاہ سے اور ان کی (۱)۔سیّد بدرالدین اور (۲)۔سیّد چراغ سے جاری ہوئی۔

دوسری شاخ میں سیّد رحمت اللہ بن سیّد محمود زندہ پیر بخاری:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد ہادی حسین اور ان کی دو پسران سیّد مل شاہ اور سیّد قمر جہانیاں سے جاری ہوئی اور اس خاندان کی تفصیل سیّد غلام عباس نقوی کی کتاب میں موجود ہے۔[۳]

سیّد راجا بن سیّد محمود زندہ پیر بخاری:۔ مشجرات میں آپ کا نام راجن لکھا ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کا ایک فرزند (۱)۔ستار علی بیان ہے جب کہ بعض جگہ پیر حسن، شاہ نور محمد اور سیّد بہادر شاہ مقامی شجروں میں تحریر ہیں۔ ان میں بہادر شاہ بن راجن شاہ کی اولاد مخدوم پور تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں ہے یہ شجرہ میں نے اِنٹرنیٹ پر پڑی ایک کتاب میں دیکھا میں خود ذاتی طور پر ان سادات سے واقف نہیں ہوں۔

بیت رابع سیّد وجیہ الدین بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ:۔سیّد وجیہ الدین کا تذکرہ بحرالمطالب تذکرہ مخدوم جہانیاں میں نہیں ہے آپ کا ذِکر ریاض الانساب کے ص ۱۴۰ پر ہے اور سیّد مقصود نقوی نے یہ شجرہ سیّد ظفریاب ترمذی کی کتاب تاریخ انوارِ سادات کے ص ۶۳۸ سے نقل کیا اور ان کی کثیر اولاد بھی بیان کی۔

آپ کے چھے پسران بیان ہوئے (۱)۔علم الدین، (۲)۔فخر الدین، (۳)۔محسن علی، (۴)۔دیندار علی، (۵)۔داؤد، (۶)۔زین العابدین اسؑ کے علاوہ ایک خاندان سادات بخاری ملائی ٹولہ اٹک اور کامرہ میں آباد ہے۔ اُن کا نسب ساتویں فرزند (۷)۔سیّد میراں حسینی بغدادی سے ملتا ہے۔ یہ شجرہ بھی اِنٹرنیٹ پر پڑی ایک کتاب میں ملاحظہ فرمایا ہے۔سیّد وجیہ الدین کی اولاد پر میری ذاتی تحقیق نہیں ہے۔

۱۔تذکرہ مخدوم جہانیاں، ص ۲۴۶ ۲۔اولیائے لیہ، ص ۶۶ ۳۔الآثار فی نسب آل اطہار، ص ۵۲۴

بیت خامس سیّد اسماعیل بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ:۔سیّد کرم حسین اچوی کے بقول مالیر کوٹہ میں ایک خاندان آباد ہے جو خود کو سیّد فضل اللہ لاڈلہ سے منسوب کرتا ہے اور امام الدین کا خاندان مشہور ہے اور کہتے ہیں کہ سیّد فضل اللہ لاڈلہ کا ایک اسماعیل نامی فرزند تھا لیکن یہ غلط ہے اور کذب بیانی ہے کسی جگہ فضل اللہ لاڈلہ کا اسماعیل نامی فرزند لکھا ہوا نہیں ہے۔[۱]

لیکن بحرالمطالب کے مصنّف سیّد کرم حسین اچوی نے غالباً سندھ کی تاریخی کتاب تحفۃ الکرام کا مطالعہ نہیں کیا تھا، جو ان سے بہت قدیم کتاب ہے۔ اُس میں تحریر ہے کہ اسماعیل بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ کی اولاد سے سیّد باقر بن عثمان بن داؤد بن شکراللہ بن حاجی حمید بن سیّد راجو بن نظام الدین بن سیّد ابراہیم بن سیّد راجو بن سیّد اسماعیل بن سیّد فضل اللہ لاڈلہ بن سیّد محمد نر ناصرالدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت المذکور اہلِ معرفت بزرگ تھے۔ آپ رسالہ ''باقرالانوار'' کے مصنّف تھے۔ سیّد باقر کے سیّد مراد اور سیّد وریو نامی برادران بھی تھے۔[۲]

## ۳۸۳۔نسل سیّد اسماعیل قطب بن محمود نر ناصرالدین بن جلال الدین جہانیاں جہاں گشت

آپ کو اسماعیل وجیہ الدین بھی تحریر کیا گیا ہے۔ تذکرہ مخدوم جہانیاں میں آپ کے دو فرزند لکھے ہیں(۱)۔سیّد کبیرالدین،(۲)۔سیّد حسین بحرالمطالب میں تیسرا فرزند برہان الدین بھی لکھا ہے، مگر اس کی اولاد یا مقام نہیں لکھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں۔ سیّد کبیرالدین بن سیّد اسماعیل قطب بن نر ناصرالدین کے تذکرہ جہانیاں میں چار فرزند لکھے ہیں(۱)۔سیّد حسن،(۲)۔سیّد حسین،(۳)۔عبدالشکور(۴)۔عبدالغفور جب کہ دوسری جگہ سخاوت مرزا نے ص ۲۱۸ پر،(۵)۔سیّد قطب بخاری کا ذِکر کیا ہے اور ان کا ذِکر بحرالمطالب میں بھی ہے یوں ان کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔

بیت اوّل سیّد حسین بن سیّد کبیرالدین سخاوت مرزا اور کرم حسین اچوی دونوں نے آپ کے دو فرزند لکھے(۱)۔سیّد منعم،(۲)۔سیّد زین العابدین ان دونوں کی والدہ حسین خان لنگاہ کی صاحبزادی تھیں۔

بطن اوّل سیّد زین العابدین بن سیّد حسین کے تین صاحبزادے تھے(۱)۔سیّد عبدالمنعم،(۲)۔سیّد صدرالدین عارف،(۳)۔سیّد شہاب الدین یہ بیان تذکرہ جہانیاں کا ہے۔ بحرالمطالب میں شہاب الدین کا ذِکر نہیں ہے۔

اوّل سیّد عبدالمنعم بن سیّد زین العابدین کے پانچ فرزند تھے(۱)۔سیّد شعیب،(۲)۔سیّد عبدالقادر،(۳)۔سیّد حسن لاولد،(۴)۔سیّد بہاء الدین لاولد،(۵)۔سیّد اسماعیل۔

پہلی شاخ میں سیّد شعیب بن سیّد عبدالمنعم کی اولاد ایک فرزند عبدالغفار سے تھی جن کے چار فرزند تھے(۱)۔حسن،(۲)۔عبدالحکیم،(۳)۔عبدالرحیم،(۴)۔سیّد حسین۔

دوسری شاخ میں سیّد عبدالقادر بن سیّد عبدالمنعم کے بھی چار صاحبزادے تھے(۱)۔یوسف،(۲)۔عبدالکریم لاولد،(۳)۔سیّد احمد،(۴)۔سیّد محمد۔

پہلا خاندان یوسف بن عبدالقادر کے تین صاحبزادے تھے(۱)۔سیّد علی،(۲)۔عبدالستار،(۳)۔سیّد مبارک۔

دوسرا خاندان احمد بن عبدالقادر کے ایک فرزند سیّد فتح اللہ تھے۔

تیسرا خاندان محمد بن عبدالقادر کے دو فرزند ہوئے(۱)۔سیّد جلال،(۲)۔سیّد مبارک۔

تیسری شاخ اسماعیل بن عبدالمنعم کے ایک فرزند سیّد عمر تھے اور اُن کے دو فرزند تھے(۱)۔سیّد قاسم،(۲)۔سیّد ہاشم۔

دوئم سیّد صدرالدین عارف بن سیّد زین العابدین بن حسین بن سیّد کبیرالدین بن سیّد اسماعیل قطب المذکور کی اولاد سے ایک فرزند سیّد حسین بحرالعلوم تھے بقول کرم حسین اچوی آپ کی والدہ دُختر مبارک بن محمود بن ابی الخیر بن علم الدین بن محمود نر ناصرالدین تھیں۔ سیّد حسین بحرالعلوم کے تین صاحبزادے

۱۔بحرالمطالب،ص ۱۹۶   ۲۔تحفۃ الکرام، باب تیرھواں،ص ۳۷۵

تھے(۱)۔پیر کمال جہانیاں جدِامجد سادات چونیاں قصور،(۲)۔سیّد زین الملک جدِامجد سادات لوہیاڈھریاں جالندھر،(۳)۔سیّد محمد بندگی جدِامجد سادات دیپال پور۔[۱]

لیکن سادات چونیاں اپنی کتاب میں یہ نسب قطب بخاری بن سیّد کبیرالدین بن سیّد اسماعیل قطب سے ملاتی ہے اور وہ روایت اِس طرح ہے۔ سیّد حسین بحرالعلوم بن صدرالدین عارف بن سیّد احمد زین العابدین بن قطب الدین بخاری بن سیّد کبیر الدین بن سیّد اسماعیل قطب المذکور۔[۲]

جب کہ بخاری انساب کی دو تحقیقی کتب میں ان کا نسب قطب بخاری بن کبیرالدین کے بھائی سیّد حسین بن کبیرالدین پر منتہی ہوتا ہے جو کہ میری رائے میں درست ہے۔

پہلی شاخ میں سیّد پیرکمال جہانیاں بن سیّد حسین بحرالعلوم:۔تذکرہ جلال الدین جہانیاں میں آپ کے پانچ پسران کا ذِکر ہے(۱)۔سیّد قطب، (۲)۔سیّد عبدالرحمان، (۳)۔سیّد شجاع الملک عرف گدائی، (۴)۔سیّد مبارک، (۵)۔سیّد جمال الدین جب کہ سادات چونیاں کی کتاب میں اسلام، گیا، مظفرّعلی اور جان محمد کا ذِکر بھی ملتا ہے مگر ان کی اولاد بیان نہ ہوئی۔

دوسری شاخ سیّد زین الملک بن حسین بحرالعلوم:۔ آپ کا مزار لوہیاں ڈھیریاں ضلع جالندھر میں ہے آپ کی اولاد میں چھے فرزند ہوئے (۱)۔جلال، (۲)۔حسن، (۳)۔حامد، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔کبیر، (۶)۔برہان۔

پہلا خاندان برہان بن زین الملک کے چار فرزند تھے(۱)۔عبداللہ، (۲)۔اسماعیل لاولد، (۳)۔عبدالشکور، (۴)۔علی اکبر برخوردار۔

ان میں عبدالشکور بن برہان کی اولاد سے بڑھا شاہ بن شمس بن شیخ مجید بن بڑھا بن شاہ محمد بن عبدالشکور المذکور ہوئے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔علی بخش، (۲)۔امام بخش۔

پھر ان میں عبداللہ بن برہان کی اولاد ایک فرزند بحرالمطالب کے مطابق (۱)۔سیّد مصطفیٰ، (۲)۔سخاوت مرزا نے، (۲)۔سیّد سدھو، (۳)۔سیّد احمد کا ذِکر بھی کیا ہے۔

ان میں سیّد مصطفیٰ بن عبداللہ کے بحرالمطالب کے مطابق دو فرزند(۱)۔جعفر، (۲)۔فتح علی خان مرزا نے، (۳)۔سیّد محمد رضا، (۴)۔قطب، (۵)۔سیّد ابوسعید، (۶)۔سیّد سردار کا ذِکر بھی کیا اور علی اکبر برخوردار بن برہان بن زین الملک کی اولاد سے بلاقی شاہ بن تقی شاہ بن صدرالدین بن علی اکبر برخوردار المذکور تھے جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔معافی شاہ، (۲)۔حسین شاہ۔

تیسری شاخ سیّد محمود بندگی بن سیّد حسین بحرالعلوم بن صدرالدین عارف:۔سخاوت مرزا نے آپ کے چار پسران بیان کیے(۱)۔سیّد جلیل، (۲)۔سیّد احمد، (۳)۔سیّد محمد، (۴)۔سیّد شہاب الدین بقول مقصود نقوی سیّد شہاب الدین دراصل بدرالدین ہے اور اس بدرالدین کا ذکر انساب سادات چونیاں کتاب میں ہے۔ احمد اور محمد دونوں لاولد تھے جلیل کی اولاد کا علم نہیں تو یہاں اولاد صرف بدرالدین عرف شہاب الدین کی جاری ہوئی جن کی اولاد سے سادات بخاریہ دیپال پور ہے۔

بدرالدین (شہاب الدین) بن سیّد محمود بندگی کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی (۱)۔سیّد جئے شاہ، (۲)۔سیّد منعم ان دونوں کی کثیر اولاد ہے جن کا ذِکر انساب سادات چونیاں اور ریاض الانساب میں موجود ہے۔[۳]

---

۱۔تذکرہ سیّد جلال الدین جہانیاں جہاں گشت،ص۲۱۳۔۲۱۲،بحرالمطالب،ص۲۰۰ ۲۔انساب سادات چونیاں از شبیر بخاری،ص ۵۸
۳۔ریاض الانساب،ص۳۴۲

## ۳۸۴۔نسل سیّد قطب بخاری بن سیّد کبیر الدین بن سیّد اسماعیل قطب بن محمود نر ناصر الدین

آپ کی والدہ کھوکھر قوم سے تھیں جواوچ کے نواح میں آباد خاندان تھا۔ یہ قول سخاوت مرزا کا ہے۔ بحرالمطالب میں آپ کا ایک فرزند سیّد عبداللہ قطب عالم شکارپوری کرم حسین کے مطابق آپ کی والدہ کھوکھراں قوم سے تھیں۔ آپ کی عمر ایک سو سال تھی۔ آپ کا مزار شکار پور میں ہے۔ سخاوت مرزا نے دومزید پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔سیّد بازید،(۲)۔سیّد بڈھا۔

بیت اوّل سیّد بازید بن سیّد قطب بخاری:۔ کے چار پسران تھے(۱)۔سیّد ابوالفتح،(۲)۔سیّد ابواسحاق،(۳)۔سیّد نظام الدین،(۴)۔سیّد علم الدین۔

بطن اوّل سیّد ابوالفتح بن سیّد بازید:۔ کے دوفرزند تھے(۱)۔سیّد عتیق اللہ،(۲)۔سیّد دِتو۔

اوّل سیّد عتیق اللہ بن سیّد ابوالفتح کے تین پسران تھے(۱)۔سیّد علاءالدین،(۲)۔سیّد شہاب الدین،(۳)۔سیّد صفی الدین۔

دوئم سیّد دِتو بن سیّد ابوالفتح:۔ کے چار پسران تھے(۱)۔سیّد قطب الدین،(۲)۔سیّد علم الدین،(۳)۔سیّد اویس،(۴)۔سیّد کمال۔

بطن ثانی سیّد نظام الدین بن سیّد بازید بن سیّد قطب بخاری:۔ کے تین فرزند تھے(۱)۔سیّد راجو،(۲)۔سیّد برہان،(۳)۔سیّد جلال۔

اوّل سیّد راجو بن نظام الدین کے دوفرزند(۱)۔سیّد جیا،(۲)۔سیّد موسیٰ۔

دوئم سیّد برہان بن نظام الدین کے تین لڑکے تھے(۱)۔نظام الدین،(۲)۔سیّد بازید،(۳)۔سیّد مبارک۔

بیت ثانی سیّد بڈھا بن سیّد قطب بخاری بن سیّد کبیر الدین بن سیّد اسماعیل قطب:۔ آپ کا ایک فرزند سیّد رکن الدین اور ان کے دوفرزند (۱)۔سیّد بڈھا،(۲)۔سیّد اسماعیل۔

بطن اوّل سیّد بڈھا بن سیّد رکن الدین:۔ کے سات فرزند ہوئے(۱)۔سیّد شمس الدین۔سمن شاہ مرزا برلب رانی حوض شکار پور،(۲)۔سیّد شہاب الدین، (۳)۔سیّد محمود،(۴)۔سیّد کمال،(۵)۔سیّد جمال،(۶)۔سیّد مبارک،(۷)۔سیّد کبیر آپ کی صرف دودُختران تھیں۔

اوّل سیّد شمس الدین سمن شاہ بن سیّد بڈھا:۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے(۱)۔سیّد درویش،(۲)۔سیّد کبیر،(۳)۔سیّد گدائی،(۴)۔سیّد بھکاری۔

پہلی شاخ میں سیّد درویش بن شمس الدین سمن شاہ کی اولاد سے سیّد شجاع بن عمر بن شجاع بن درویش المذکور۔

دوسری شاخ میں گدائی بن شمس الدین سمن شاہ کے دوفرزند(۱)۔قلندر شاہ،(۲)۔اسماعیل شاہ۔

تیسری شاخ سیّد بھکاری بن سیّد شمس الدین سمن شاہ کے دوفرزند تھے(۱)۔سیّد شعیب فرزند کلاں جس کا ایک فرزند علاءالدین،(۲)۔سیّد بازید۔

پہلا خاندان سیّد بازید بن سیّد بھکاری کی اولاد سے سیّد جان محمد بن سیّد عبدالحکیم بن سیّد عبدالقادر بن سیّد بازید المذکور ہوئے جن کے دوفرزند تھے (۱)۔سیّد ہدایت اللہ،(۲)۔سیّد کرم اللہ۔

## ۳۸۵۔نسل سیّد عبداللہ قطبِ عالم شکارپوری بن سیّد قطب بخاری بن سیّد کبیر الدین بن سیّد اسماعیل قطب

آپ بمطابق ۸۹۷ہجری بزمانہ سکندر لودھی اوچ شریف سے شکار پور تشریف لائے خود سلطان آپ کا مرید تھا اور بے حد احترام کرتا تھا۔ تیرہ مواضعات خانقاہ کے اخراجات کے لیے مقرر کیے جن میں محمود پور، کیلاون، کھنڈوائیہ، کریڑ، دوڑہ، ڈھانہ، براسو، بانسولی، بھٹولہ مع قصبہ شکار پور نذر میں دیئے تھے جس کی توثیق بابر نے ۹۳۵ ہجری میں کی تھی۔فرمان شاہی میں آپ کو سیادت مآب آل طٰہٰ و یاسین سے مخاطب کیا گیا اور یہ فرمان معاش و جاگیر ہمایوں کے عہد میں بحال رہا۔

آپ نے تین شادیاں کیں آپ کے پانچ فرزندان تھے(۱)۔سیّد راجو،(۲)۔سیّد جلال دونوں کی والدہ راجپوت کھوکھر تھیں،(۳)۔سیّد عبدالرحمان، (۴)۔سیّد اللہ داد۔ آپ دونوں کی والدہ رائے کلاں بی بی تھیں،(۵)۔سیّد احمد کی والدہ بی بی سکھی بنتِ سیّد زین العابدین بن حسین لوہیاں ڈھیریاں سے تھیں۔

بحرالمطالب میں جلال اور احمد دونوں کو لاولد لکھا ہے۔

بیت اوّل سیّد اللہ داد بن عبداللہ قطب عالم:۔ آپ کے چار پسران ہوئے (۱)۔سیّد عطااللہ، (۲)۔سیّد موسیٰ، (۳)۔سیّد یوسف، (۴)۔سیّد حسین۔

بطن اوّل سیّد عطا اللہ بن سیّد اللہ داد آپ کے چار پسران تھے (۱)۔زین العابدین، (۲)۔محمود، (۳)۔احمد، (۴)۔عبدالغفور۔

بحرالمطالب میں زین العابدین کو لاولد لکھا ہے۔

اوّل محمود بن سیّد عطا اللہ:۔ آپ کے چار صاحبزادے تھے (۱)۔مخدوم عالم، (۲)۔سیّد شاہ عالم، (۳)۔سیّد قطب، (۴)۔سیّد یوسف۔

دوئم احمد بن سیّد عطا اللہ (۱)۔سیّد علی اصغر لاولد، (۲)۔سیّد حاتم۔

بطن ثانی سیّد موسیٰ بن سیّد اللہ داد:۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے (۱)۔سیّد حسین، (۲)۔عبدالوہاب۔

بطن ثالث سیّد یوسف بن اللہ داد:۔ کے ایک فرزند عبداللہ تھے۔

بطن رابع حسین بن اللہ دادا کے ایک فرزند سیّد کبیر تھے اور ان کے فرزند سیّد حسین تھے۔ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے (۱)۔سیّد لطف علی، (۲)۔سیّد بازید لاولد۔

بیت ثانی سیّد راجو بن سیّد عبداللہ قطب عالم شکار پوری آپ اٹھارہ یا چوبیس سال کی عمر میں فوت ہو گئے اور یہ شاہ عبداللہ بن بہاء الدین کی درگاہ متّصل سرائے قریب دروازہ دہلی میں دفن ہوئے۔[۱]

آپ کی زوجہِ عظمت خاتون بنتِ شیخ فرید ساکن موضع سنہرہ ضلع بلندشہر جو شیخ فریدالدین گنج شکر کی اولاد سے تھیں ان کے بطن سے آپ کا ایک فرزند دیوان سیّد ابراہیم بخاری ہوئے آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ مصطفیٰ لاولد جو بحرالمطالب میں مرتضیٰ لکھا، (۲)۔سیّد فضل اللہ بخاری۔

سیّد فضل اللہ بخاری بن سیّد دیوان ابراہیم بن سیّد راجو بن سیّد عبداللہ شکار پوری۔

آپ کی اولاد سادات قطب دروازہ کہلائی آپ نے ۹۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ آپ ابراہیم لودھی کے ہم عصر تھے آپ کی تین بیویاں تھیں اور ان سے گیارہ پسران تولد ہوئے (۱)۔سیّد مرتضیٰ، (۲)۔سیّد قطب، (۳)۔سیّد تراب، (۴)۔سیّد معین الدین، (۵)۔دیوان محمد طیب، (۶)۔سیّد محی الدین، (۷)۔سیّد عبدالقادر، (۸)۔سیّد جمال، (۹)۔سیّد کرم محمد، (۱۰)۔سیّد عبدالرحمان، (۱۱)۔سیّد محمد رضا۔

بطن اوّل سیّد ابوتراب بن سیّد فضل اللہ بخاری کے دو فرزند تھے (۱)۔کرم علی، (۲)۔سیّد محمد باقر۔

بطن ثانی سیّد جمال بن سیّد فضل اللہ بخاری کے دو فرزند (۱)۔سیّد عبدالسّلام، (۲)۔سیّد نظام۔

بطن ثالث سیّد کرم محمد بن فضل اللہ بخاری کے ایک فرزند سیّد فضل اللہ لاولد ہوئے۔

بطن رابع سیّد عبدالرحمان بن فضل اللہ بخاری آپ کی زوجہ اُمید بانو بنتِ نواب دولت خان قائم خانی تھیں۔ مولوی سخاوت مرزا کے بقول ان کی اولاد کا علم نہیں ہے۔

بطن خامس سیّد عبدالقادر بن سیّد فضل اللہ بخاری:۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے (۱)۔اسماعیل، (۲)۔اسحاق، (۳)۔اسم نامعلوم ہے۔

اوّل اسماعیل بن عبدالقادر کے ایک فرزند یعقوب تھے۔

دوئم اسحاق بن عبدالقادر کی اولاد سے ایک فرزند سیّد نثار علی تھے جن کی اولاد تین پسران سے تھی (۱)۔سیّد فضل علی، (۲)۔سیّد حسین علی، (۳)۔سیّد مہر علی۔ ان میں سے آل سیّد محمد رضا بن مظہر علی بن حسین علی بن نثار علی بن اسحاق المذکور ہوئی۔

بطن سادس سیّد محمد طیب بن سیّد فضل اللہ بخاری آپ کی اولاد سادات منڈی شکار پور ہے۔ گزٹیر بلند شہر میں لکھا ہے کہ آپ نے داراشکوہ کی تائید

ا۔حوالہ نظام الانساب قلمی قدیمی

کی تھی، جس کی وجہ سے آپ کی جائیداد ضبط ہوئی تھی۔ آپ کے چھے فرزند تھے(۱)۔سیّد محمد عارف، (۲)۔سیّد احمد علی، (۳)۔سیّد محمد عابد، (۴) سیّد محمد اشرف، (۵)۔سیّد لطف اللہ، (۶)۔سیّد محمد حسین۔ اور یہ خانوادہ بڑی تعداد میں ہے۔ سخاوت مرزا نے اپنی کتاب میں ان کی تفصیل لکھی ہے۔

بطن سابع سیّد محمد رضا بن سیّد فضل اللہ بخاری:۔ بقول کرم حسین اچوی آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔رُستم علی (۲)۔ ناصر ان کے چار فرزند تھے شکر اللہ، دوست، فضل اللہ ابوالبنت، ابراہیم جن کا ایک فرزند مزمل لاولد تھا۔

بیت ثالث سیّد عبدالرحمان بن سیّد عبداللہ قطب عالم شکار پوری:۔ آپ کا مزار سنگِ مرمر واقع بارہ کھنبہ شکار پور میں ہے۔ آپ کے چار فرزند تھے(۱)۔علیم الدین، (۲)۔سیّد ابوالحسن لاولد، (۳)۔سیّد قطب، (۴)۔سیّد صدر الدین۔

نظام الانساب قلمی میں تحریر ہے کہ ان حضرات کی اولاد بھی سادات بخاری قطب دروازہ شکار پور میں ہے۔

بطن اول علیم الدین بن سیّد عبدالرحمان:۔ آپ کے صرف ایک فرزند بہاء الدین تھے۔

بطن ثانی سیّد قطب بن سیّد عبدالرحمان:۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے(۱)۔سیّد علی اکبر، (۲)۔سیّد حامد لاولد، (۳)۔سیّد علی اصغر۔

اوّل علی اکبر بن سیّد قطب کے ایک فرزند سیّد محمد تھے۔

دوئم علی اصغر بن سیّد قطب کے ایک فرزند سیّد جعفر جھنڈا تھے جن کے دو فرزند تھے(۱)۔سیّد باقر، (۲)۔سیّد علی۔

بطن ثالث سیّد صدر الدین بن سیّد عبدالرحمان:۔ کی اولاد ایک فرزند سیّد معروف سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین فرزند تھے(۱)۔سیّد اسداللہ، (۲)۔سیّد رحمت اللہ، (۳)۔عنائیت اللہ لاولد۔

اوّل سیّد اسداللہ بن سیّد صدر الدین کے ایک فرزند سیّد سلطان تھے۔

دوم سیّد رحمت اللہ بن سیّد معروف بن صدر الدین کے تین پسران ہوئے (۱)۔سیّد عظمت اللہ، (۲)۔شاہ عبدالرحمان قطب، (۳)۔سیّد معروف۔

پہلا خاندان عظمت اللہ بن رحمت اللہ کے نو فرزند تھے۔(۱)۔عبداللہ شاہ، (۲)۔شاہ محمد، (۳)۔تاج الدین، (۴)۔سیّد صادق علی، (۵)۔سیّد فخر الدین، (۶)۔سیّد بڑے، (۷)۔سیّد حامد، (۸)۔سیّد باقر، (۹)۔سیّد مبارک۔

دوسرا خاندان سیّد شاہ عبدالرحمٰن قطب بن سیّد رحمت اللہ بن معروف بن صدر الدین آپ کی اولاد سادات گنج شکار پور میں ہے۔ آپ کے چار فرزند تھے۔(۱)۔سیّد شریف لاولد، (۲)۔سیّد ابوسعید، (۳)۔سیّد منگا، (۴)۔سیّد عبداللطیف آخرالذکر تینوں کی اولاد جاری ہے۔

## ۳۸۶۔نسل سیّد علاء الدین بن محمود نر ناصر الدین بن سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگشت

بحر المطالب میں لکھا ہے کہ آپ اپنے والد محترم کی وفات کے بعد مخدوم صدر الدین راجن قتال کے حکم سے قنوج چلے گئے اور شیخ اسلام کے لقب سے متّصف ہوئے آپ کا مزار موضع سیاہ قنوج کے نواح میں ہے جو کہ دریائے گنگا کے کنارے پر واقع ہے۔ لیکن آپ کا مزار کشمیر میں بھی بتایا جاتا ہے۔ آپ کے گیارہ پسران اور ایک دختر تھیں جن کی شادی قاسم بن معز الدین بن محی الدین سے ہوئی تھی پھر کرم حسین کہتے ہیں کہ ان کے گیارہ پسران کے نام معلوم نہیں ہیں یعنی ان کے علم میں نہیں۔ انہوں نے چار کے نام تحریر کیے۔(۱)۔یوسف، (۲)۔کبیر، (۳)۔جلال الدین ملقب فخر الدین حسین، (۴)۔محمد جبکہ تذکرہ جہانیاں جہانگشت میں فخر الدین کے علاوہ، (۵) ضیاء الدین، (۶)۔تاج الدین کے نام بھی تحریر ہیں یعنی سخاوت مرزا نے تین پسران کا ذکر کیا ہے جبکہ ریاض الانساب میں ایک فرزند (۷)۔سیّد سراج الدین کا ذکر ہے اور اولاد بھی تحریر ہے۔ مقصود نقوی نے اس حوالے میں کتاب تاریخ کڑہ مانکپور کا ذکر کیا ہے جو ان کو سید ضمیر اختر نقوی آف کراچی نے فراہم کی تھی۔

بیت اول سیّد محمد بن علاء الدین:۔ بحر المطالب میں ایک فرزند، (۱)۔عبدالجلیل رقم ہے جبکہ روضۃ الانساب السادات میں دوسرے فرزند، (۲)۔ابراہیم کا

بھی ذکر ہے۔

بطن اول ابراہیم بن محمد:۔ آپ کی اولاد سے مولف بحرالانساب سیّد محمد شاہ نقوی بن سیّد محمد رسول بن امام شاہ ولی بن اسد شاہ بن غلام شاہ بن ولی شاہ بن نعیم شاہ بن عبداللہ شاہ بن جلال الدین بن حیدر شاہ بن مبارک شاہ بن داؤد بن یعقوب بن درویش علی بن یعقوب بن درویش بن مبارک شاہ بن ابراہیم المذکور۔

بطن ثانی عبدالجلیل بن محمد:۔ آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔جیون لاولد، (۲)۔علاؤ الدین جن کے چھے فرزند تھے۔(۱)۔میاں جی، (۲)۔حسن تین فرزند تھے۔(۳)۔حسین، (۴)۔علی ہادی لاولد، (۵)۔احمد لاولد، (۶) باقر۔

بیت ثانی ضیاءالدین بن سیّد علاءالدین:۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد محمود شاہ بخاری، (۲)۔سیّد احمد بخاری، (۳)۔سیداکبرعلی بخاری۔

بطن اول سیّد احمد بخاری بن ضیاءالدین:۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے۔(۱)۔سیّد کمال الدین، (۲)۔سیّد جمال الدین۔

اول سیّد کمال الدین بن سیّد احمد بخاری:۔ آپ کے بھی دو فرزند تھے۔(۱)۔سیّد جعفر شاہ، (۲)۔سیّد قطب الدین بخاری۔

پہلی شاخ میں سیّد جعفر شاہ بن سیّد کمال الدین:۔ کی اولاد سے ذوالفقار علی بن سیف علی بن سیّد بہادر علی بن سیّد علی بن سیّد نظام علی بن سیّد مومن علی بن بہادر شاہ بن سیّد حمید شاہ بن سیّد جمال الدین بن صدرالدین بن سیّد جعفر شاہ المذکور۔

بیت ثالث سیّد سراج الدین بن سیّد علاؤالدین:۔ ہوسکتا ہے، یہ تاج الدین ہی ہوں جن کا ذکر سخاوت مرزا نے بھی کیا مگر لکھنے میں سراج الدین لکھا گیا ہو۔ آپ کی اولاد سے سیّد غلام حسین بن غالب بن نور محمد بن سیّد مصطفیٰ بن سیّد خان بن سیّد جلال بن سراج الدین المذکور آپ کے تین فرزند تھے۔ (۱)۔ہدایت اللہ، (۲)۔علی بخش، (۳)۔سیّد امام بخش۔[۱] یہاں یہ بیان کرنا اشد ضروری ہے کہ شکریلہ کے دلشاد شاہ جی کا کہنا ہے کہ علاء الدین بن نر ناصرالدین کی اولاد صرف فخرالدین سے جاری ہوئی لیکن نظام الانساب، بحرالمطالب، تذکرہ مخدوم جہانیاں، ریاض الانساب اور بحرالانساب میں باقی پسران کی اولاد کا ذِکر جن سے ہم نے اخذ کیا۔ واللہ اعلم

بیت رابع سیّد فخرالدین: بن سیّد علاؤ الدین بن سیّد محمود نر ناصرالدین:۔ آپ کی اولاد میں مشہور و معروف کریری سادات کشمیر ہیں جو آپ کے فرزند، (۱)۔حاجی سیّد محمد مراد کی اولاد سے ہیں جن کا مصادر میں ایک اور بھائی، (۲)۔سیّد احمد کبیر تھے۔

بطن اول سیّد احمد کبیر بن سیّد فخرالدین: آپ کی اولاد سے سادات شکریلہ شریف میر پور روڈ، سرائے عالمگیر لالہ موسیٰ، کوری بزرگوال، چکوری بھجیوال، بیلہ نواز عرف دجلہ، لگوال اعواناں، چک لدو سیالکوٹ، لوج سیداں، مغل آباد راولپنڈی، ناڑہ، مقیر تہمالہ، ٹھیکریاں، پھونی ہزاری ہر معروف وڑاپنڈ، شاد باغ لالہ موسیٰ میں آباد ہیں آپ کے تین پسران کی اولاد جاری ہے۔(۱)۔شاہ سعید، ۔(۲)۔سیّد خوب سعید، (۳)۔سیّد بخ سعید المعروف سیّد برخوردار۔ ان میں سیّد دلشاد حسین بن صفدر حسین بن سیّد ملک علی شاہ بن سیّد رسول بن احمد بن نظام الدین بن اعظم بن سیّد محسن معصوم بن سیّد عبدالرحمٰن بن حیدر بن میر ہاشم بن حسن بن سیّد محمد بن سیّد فتح اللہ بن محمد بن سیّد شاہ سعید بن سیّد احمد کبیر المذکور ہیں۔

بطن ثانی حاجی سیّد محمد مراد شاہ بخاری بن سیّد فخرالدین:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران کا نام ملتا ہے۔(۱)۔سیّد میر سعید، (۲)۔سیّد ابوسعید، (۳)۔سیّد نور سعید۔

اول سیّد میر سعید بن حاجی محمد مراد شاہ بخاری:۔ آپ کی اولاد تین پسران سے جاری ہوئی۔ (۱)۔سیّد میر میرک، (۲)۔سیّد ابوالفتح عزیز اللہ، (۳)۔سیّد میر خداداد۔

پہلی شاخ سے سیّد میر حمزۃ بن محمد بن احمد بن خداداد بن میر سعید المذکور ہوئے جن سے سادات کریری، مراد آباد، جہان آباد ہوئے آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)۔حسن، (۲)۔احمد ان دونوں کی اولاد کا علم نہیں۔(۳)۔حسین، (۴)۔سیّد باقر کی اولاد جاری ہے۔

دوسری شاخ میں سیّد ابوالفتح عزیز اللہ بن سیّد میر سعید بن حاجی محمد مراد بخاری:۔ آپ کی اولاد سے سیّد میر قبول بن میر شاہ بالا بن سیّد ابوالفتح المذکور

---

۱۔ریاض الانساب۔ازمقصود نقوی۔ص۳۳۶

جن کے دوفرزند تھے۔(۱)۔سیّد میر محمد المعروف آغا گل بادشاہ،(۲)۔سیّد میر احمد المعروف پھل بادشاہ۔

پہلا خاندان سیّد میر محمد المعروف گل بادشاہ بن سیّد میر قبول کی اولاد سے آغا سردار علی جان بن آغا حسن جان بن آغا دلاور جان بن سیّد شیر بادشاہ بن سیّد میر محمد المعروف گل بادشاہ المذکور آپ جہلم ضلع میں عزاداری کے حوالے سے مشہور ومعروف شخصیت تھے یہ نسل دینہ میں آباد ہے ان کے مزارات منگلا ڈیم کے قریب ہیں۔تاہم دلشاد منصور بخاری ان کا اپنے نسب سے ہونے میں تردید کرتے ہیں تاہم ان کی سیادت کا اقرار کرتے ہیں۔ضمیر نقوی نے نسب نامہ آلِ رسولﷺ اور مقصود نقوی نے ریاض الانساب میں اِن کو اولاد علاء الدین بن نر ناصر الدین بن جلال الدین جہانیاں، جہاں گشت میں تحریر کیا ہے۔واللہ اعلم

تیسری شاخ میں میر میرک بن میر سیّد سعید کی اولاد سے مولف کتاب روضۃ الانساب سیّد علی گوہر بن شہزادہ محبوب عالم بن سیّد عبد المجید بن سیّد محمد اکمل بن سیّد حبیب اللہ بن سیّد رسول بن سیّد میر مقصود بن سیّد محمد خضر بن اسماعیل بن سیّد جعفر بن حسین بن سیّد شاکر بن میر میرک المذکور۔

دوئم سیّد ابوسعید بن حاجی سیّد محمد مراد بخاری:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد عزیز اللہ سے ہوئی جن کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد شریف،(۲)۔سیّد حسن سے کثیر تعداد میں ہے۔

سوئم سیّد نور سعید بن حاجی سیّد محمد مراد بخاری:۔آپ کی اولاد سیّد محض بن صالح بن عبد الرحمٰن بن فتح اللہ بن سیّد یوسف بن سیّد نور سعید المذکور سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہے۔(۱)۔سیّد کریم،(۲)۔سیّد عثمان۔

## ۳۸۷۔نسل سیّد برہان الدین گجراتی بن نر ناصر الدین محمود بن جلال الدین جہانیاں جہانگشت

سخاوت مرزا کے بقول آپ کے دس فرزند اور دو دختران تھیں جبکہ کرم حسین اچوی کے بقول آپ کی سولہ دختران اور بارہ پسران تھے انہوں نے آپ کی تمام دختران کی شادیاں کہاں کہاں ہوئی وہ بھی لکھیں اس کے علاوہ کرم حسین اچوی نے برہان الدین گجراتی رحمت اللہ علیہ کی اولاد سے زیادہ سے زیادہ عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے ازواج بھی تحریر کیے اس لیے بحر المطالب کی تحریر سیّد برہان الدین گجراتی پر زیادہ موثر نظر آتی ہے آپ کے پسران میں،(۱)۔سیّد محمود دریا نوش،(۲)۔شاہ سالم،(۳)۔سراج الدین محمد شاہ عالم،(۴)۔سیّد شاہ راجو،(۵)۔سیّد صادق،(۶)۔سیّد احمد عروف شاہ پیر،(۷)۔سیّد محمد اصغر عرف شاہ شیخ محمد،(۸)۔سیّد حامد،(۹)۔سیّد زاہد،(۱۰)۔امین اللہ،(۱۱) صالح،(۱۲)۔علم الدین لاولد۔

بیت اول سیّد محمود دریا نوش بن سیّد برہان الدین گجراتی:۔بحر المطالب میں آپ کے پانچ پسران بیان ہوئے۔(۱)۔ذاکر محمد اولاد بیان نہیں ہوئی، (۲)۔شاہ پیارن محمد،(۳)۔ابومحمد لاولد،(۴)۔عتیق اللہ(۵)۔جلال الدین حسین شیخ جیو۔

بطن اول عتیق اللہ بن سیّد محمود دریا نوش کی اولاد سے حامد بن حسن محمد بن طیب بن عتیق اللہ تھے اور ان کی ایک دختر تھیں جو کہ سیّد سعید اللہ کی منکوحہ تھیں۔

بطن ثانی شاہ پیارن بن سیّد محمو دریا نوش:۔کی پانچ دختران اور ایک فرزند حسین تھا جن کا ایک فرزند حسن محمد تھا جن کے سات پسران تھے۔ (۱)۔شریف محمد،(۲)۔عزیز محمد،(۳)۔برہان تینوں لاولد ہوئے۔(۴)۔احمد کی دختر مریم تھی،(۵)۔پیار جی کے دو فرزند ولی جی اور محمد تھے۔ (۶)۔حسین کی اولاد ایک فرزند ابراہیم سے تھی،(۷)۔کریم محمد کی نسل ختم ہوئی۔

بطن ثالث سیّد جلال الدین حسین شیخ جیو بن سیّد محمود دریا نوش:۔تذکرہ جہانیاں میں آپ کے ایک فرزند شاہ محمود المعروف شاہ بڑے کا تذکرہ ملتا ہے۔جبکہ بحر المطالب میں آپ کے سات پسران کا ذکر ہے حسن محمد، پیر محمد، برہان، دولت، محمد منجلہ، ناصر الدین ابومحمد، ذاکر محمد میراں اور میراں شہید کے فرزند عظمت اللہ کے آگے دس پسران بیان ہوئے۔یہ ایک بڑا اختلاف ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔اور ریاض الانساب میں شاہ محمود عرف شاہ بڑے کے علاوہ سیّد عبد الغفور کی اولاد بھی بیان ہوئی ہے۔

اول شاہ محمود بن سیّد جلال الدین حسین شیخ جیو:۔آپ کی اولاد ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی جس کی اولاد میں چھ فرزند تھے۔(۱)۔عزیز محمد،

(۲)۔سید محمد،(۳)۔لطیف محمد،(۴) نور محمد،(۵)۔سیّد حافظ محمد،(۶)۔سید داؤد۔

پہلی شاخ میں سیّد لطیف محمد بن حسین بن سیّد شاہ محمود کی اولاد سے سیّد محمد قاسم بن عبدالرحمٰن بن جلال الدین حسین بن سیّد محمد عابد بن سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد لطیف محمد المذکور ہوئے۔ آپ مولف کتاب سفینۃ النجات تھے اور نسابہ تھے۔

دوئم سیّد عبدالغفور بن سیّد جلال الدین حسین شیخ جیو:۔ آپ کی اولاد سے کریم محمد بن نور اللہ مدراسی بن علی محمد بن محمد نور عالم بن جلال ماہ عالم بن سیّد حسن نور الدین میر عالم بن عبدالغفور المذکور آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔علی،(۲)۔نصیر الدین محمد۔ اور یہ نسب ریاض الانساب میں تفصیلاً بیان ہے۔ اور اس کا بیان تذکرہ جہانیاں جہانگشت میں بھی ہے۔

بیت ثانی سیّد سراج الدین محمد شاہ عالم بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔ آپ کی کنیت ابوالبرکات تھی بحرالمطالب کے مطابق آپ کی چار دختران تھیں اور آپ کے پانچ پسران تھے۔(ا)۔بیگ محمد المعروف شاہ بھیکن ،(۲)۔شیخ محمد،،(۳)۔سلطان محمد،(۴)۔شاہ محمد راجو ستار عالم،(۵)۔برہان محمد عرف سیّد برہن جبکہ تذکرہ مخدوم جہانیاں میں سیّد راجو اور شاہ فتح محمد کے علاوہ تیسرا فرزند،(۶)۔سیّد نصیر الدین لکھا ہے۔ ریاض الانساب میں ایک فرزند اسماعیل بھی لکھا ہے۔ جس کے حوالے سے مشجرات چن پیر شاہ کا لکھا ہے کہ ان کے مشجرات سے لیا گیا۔

بطن اول برہان محمد عرف سیّد برہن بن سیّد سراج الدین محمد شاہ عالم:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران ہوئے۔(ا)۔سیّد جلال،(۲)۔سیّد شیخ،(۳)۔سیّد برہان۔

بطن ثانی سلطان محمد بن سیّد سراج الدین محمد شاہ عالم:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند ہوئے۔(ا)۔سیّد شاہ جیو،(۲)۔سیّد علی ہادی

اول سیّد علی ہادی بن سیّد سلطان محمد کی اولاد سے سیّد علی چاند شاہ بن نور عالم بن علی رضا بن عبدالوہاب بن سیّد علی ہادی المذکور آپ کا مزار وائن گنگا ندی کے کنارے وٹھل گجری وارڈ پون کھڑکی، شیر پاؤلی، ضلع بھنڈارا صوبہ مہاراشٹر میں ہے۔

بطن ثالث:۔ شاہ محمد راجو بن سیّد سراج الدین محمد شاہ عالم:۔ ریاض الانساب میں آپ کے پانچ پسران بیان ہوئے ہیں۔(ا)۔سیّد موسیٰ کاظم،(۲)۔سیّد علی رضا،(۳)۔سیّد محمد،(۴)۔احمد،(۵)۔سیّد عبدالقادر۔

بطن رابع شاہ نصیر الدین بن سیّد سراج الدین محمد شاہ عالم آپ کے دو فرزند(ا)۔احمد،(۲)۔صدر الدین۔

اول سے سیّد جلال الدین حسین ماہ عالم بخاری بن سیّد حسن کمال الدین المعروف سیّد خان بن عبدالغفور بن احمد بن شاہ نصیر الدین المذکور ہوئے۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند سیّد نظام الدین محمد مقبول عالم متخلّص بہ جلال ہوئے جن کی اولاد میں سات فرزند تھے۔(ا)۔سیّد جلال مقصود عالم، (۲)۔سیّد محمد رضا،(۳)۔سیّد تقی الدین محمد،(۴)۔سید حسن،(۵)۔سیّد احمد،(۶)۔حافظ الدین احمد،(۷)۔سیّد عبدالغفور۔

دوئم صدر الدین بن شاہ نصیر الدین:۔ کی اولا سے شاہ قاسم بخاری بن شاہ خداوند ثانی بن شاہ قبول اللہ حسینی بن شاہ خداوند بن سیّد مجاہد الدین بخاری بن شاہ شیر الملک بن کبیر الحق بن سیّد شاہ سالار غازی بن شاہ محمود بن سیّد صدر الدین المذکور آپ کے دو فرزند تھے۔(ا)۔عنایت اللہ حسینی لاولد،(۲)۔سیّد قطب الدین حسینی بت شکن مزار بمقام کفر توڑ لاؤ ہمنا آباد گلبرکہ شریف کرناٹک۔

بیت ثالث سیّد شاہ سالم بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔ آپ کا ذکر بحرالمطالب میں ہی ملا ہے آپ کے پانچ پسران تھے۔(ا)۔حامد اولاد بیان نہیں ہوئی۔(۲)۔شاہ محمود،(۳)۔سیّد امین،(۴)۔شاہ بڑا،(۵)۔شاہ غیاث الدین۔

بطن اول شاہ محمود بن شاہ سالم:۔ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(ا)۔نصیر محمد،(۲)۔میراں جی،(۳)۔عبدالرحمٰن۔

بطن ثانی شاہ بڑا بن شاہ سالم:۔ آپ کے پانچ پسران تھے۔طاہر محمد،(۲)۔رکن الدین،(۳)۔شیخ محمد،(۴)۔صادق محمد،(۵)۔لاؤ محمد کی ایک

دختر تھی۔

بطن ثالث شاہ غیاث الدین بن شاہ سالم:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد پیر محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد دو پسران (ا)۔سیّد قطبشاہ، (۲)۔سیّد مصطفیٰ سے جاری ہوئی۔[ا]

بیت رابع سیّد راجو بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔آپ کی پانچ دختران تھیں اور بحرالمطالب کی روایت کے مطابق آپ کے بارہ پسران تھے(ا)۔سیّد خان، (۲)۔برہان، (۳) حسین، (۴)۔پیر یہ چاروں لاولد تھے۔(۵)۔حامد، (۶)۔فضل اللہ، (۷)۔زین العابدین، (۸)۔شعیب، (۹)۔ولی، (۱۰)۔کبیر، (۱۱)۔محمود، (۱۲)۔شاہ محمد مولوی سخاوت مرزا نے بھی تقریباً یہی بیان کئے۔

بطن ثانی زین العابدین بن سیّد راجو کے تین فرزند تھے۔(ا)۔جلال، (۲)۔محمود خان، (۳)۔عالم۔

بطن ثالث شعیب بن سیّد راجو کی اولاد میں بھی تین پسران تھے۔(ا)۔برہان مقصود، (۲)۔امین، (۳)۔عبدالرزاق۔

بطن رابع سیّد کبیر بن سیّد راجو کے دو فرزند تھے۔(ا)۔سیّد خان (۲)۔احمد۔باقی شاہ محمد کی اولاد میں دو دختران تھیں محمود کا ایک فرزند ابوالبنت تھا۔

بیت خامس: سیّد احمد عرف شاہ پیرن بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔بحرالمطالب میں آپ کی اولاد میں پانچ پسران بیان ہوئے (ا)۔مصطفیٰ، (۲)۔عبدالوہاب، (۳)۔قطب الدین، (۴)۔ابومحمد، (۵)۔اسماعیل۔

بطن اول ابومحمد بن سیّد احمد عرف شاہ پیرن:۔آپ کے دو فرزند تھے۔(ا)۔ولی جی، (۲)۔سیّد پیر۔

بطن ثانی قطب الدین بن سیّد احمد عرف شاہ پیرن:۔آپ کے تین پسران تھے۔(ا)۔سیّد مشائخ، آپ کی چار دختران تھیں۔(۲)۔بھیکو جی، (۳)۔شہاب الدین کے تین فرزند تھے فتح جی، قطب الدین اور حافظ محمد۔

بطن ثالث اسماعیل بن سیّد احمد عرف شاہ پیرن:۔آپ کا ایک فرزند سیّد سکندر خان اور اس کی تین دختران تھیں۔

بطن رابع عبدالوہاب بن سیّد احمد عرف شاہ پیرن کے چار فرزند تھے۔(ا)۔سیّد راجن، (۲)۔محمد عرف سیّد جی، (۳)۔امین جی، (۴)۔صادق محمد۔

بطن خامس مصطفیٰ بن سیّد احمد عرف شاہ پیرن:۔آپ کے پانچ فرزند تھے۔(ا)۔پیا جی محمد راجی، (۲)۔دولت، (۳)۔علی محمد، (۴)۔پیر محمد، (۵)۔منور

بیت سادس محمد اصغر عرف شاہ شیخ محمد بن سیّد برہان الدین گجراتی:۔بحرالمطالب کے مطابق آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد محمد باقر، (۲)۔سیّد شہاب الدین۔

بطن اول شہاب الدین بن محمد اصغر:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد شاہ محمد، (۲)۔پیر سیّد میاں جیو۔

بیت سابع سیّد حامد بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔آپ کا ایک فرزند صدرالدین تھا اور ان کے تین پسران تھے۔(ا)۔سیّد عبدالقادر آپ کی ایک دختر تھیں۔(۲)۔سیّد بڑا آپ کا ایک فرزند سیّد راجو تھا۔(۳)۔سیّد رکن الدین۔

بطن اول سیّد رکن الدین بن حامد:۔کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(ا)۔سیّد امین محمد، (۲)۔سیّد کریم محمد۔

اول سیّد کریم محمد بن سیّد رکن الدین کی اولاد سے رکن الدین اور خلیل ابنان برہان بن مظفّر بن کریم محمد بن حسن محمد بن کریم محمد المذ کور موندسہ نواحی مالوہ میں تھے۔

بیت ثامن سیّد شاہ زاہد بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔بحرالمطالب کی روایت کے مطابق اِن کی دو دختران اور پانچ پسران تھے۔(ا)۔سیّد عبدالواحد، (۲)۔سیّد جی، (۳)۔ابومدین محی الدین، (۴)۔عبدالرحمٰن، (۵)۔لطف اللہ عرب شاہ۔

---

ا۔بحرالمطالب۔ص ۲۱۱۔۲۱۰

بطن اول سیّد جی بن سیّد زاہد:۔ آپ کی نو دختران تھیں اور سات پسران تھے۔(۱)۔محمود،(۲)۔حامد،(۳)۔امین محمد،(۴)۔مصطفیٰ،(۵)۔زاہد، (۶)۔محمد،(۷)۔عبدالقادر۔اوّل محمد بن سیّد جی بن سیّد زاہد کا ایک فرزند برہان اوران کے دو فرزند،(۱)۔محمد،(۲)۔محی الدین۔

پہلی شاخ میں محمد بن برہان کے دوفرزند تھے۔(۱)۔جیون،(۲)۔جیا

دوئم زاہد بن سیّد جی بن سیّد زاہد:۔ آپ کے تین فرزند تھے۔(۱)۔سیّد جی،(۲)۔عبدالقادر،(۳)۔عبدالرحمان۔

بطن ثانی لطف اللہ عرب شاہ بن سیّد زاہد بن برہان الدین گجراتی:۔ آپ کے آٹھ پسران تھے۔(۱)۔مصطفیٰ،(۲)۔جلال،(۲)۔برہان،(۳)۔کبیر، (۴)۔عبدالقادر،(۶)۔احمد شہید،(۷)۔عبدالرحمٰن،(۸)۔سیّد جی۔

بیت تاسع:۔ سیّد امین اللہ بن سیّد برہان الدین قطب عالم گجراتی:۔ آپ کی تین دختران تھیں اور بحرالمطالب کے مطابق آپ کے پانچ پسران تھے (۱)۔سیّد جی،(۲)۔عبدالقادر،(۳)۔علی آپ کی تین دختران تھیں۔(۴)۔سیّد عبدالجلیل۔اور ایک کا نام پڑھا نہیں گیا۔

بطن اول سیّد عبدالجلیل بن سیّد امین اللہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند سیّد شہاب الدین عبداللہ سے جاری ہوئی آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)۔احمد،(۲)۔حسن محمد

## ۳۸۸۔ذکر اعقاب نظام الدین بن محمود نر ناصر الدین بن جہانیاں جہانگشت

بحرالمطالب میں کرم حسین اچوی نے آپ کا ذکر صاحب اعقاب حضرات میں نہ کیا لیکن بحرالمطالب کے ہی ص ۲۲۱ پر انہوں نے نظام الدین کی اولاد کا ذکر کیا جن میں ابوالخیر بن محمد صالح بن یوسف بن معصوم بن محمد اشرف الدین بن شمس الدین بن نور الدین بن بدر الدین بن بدیع الدین بن ضیاء الدین بن نظام الدین المذکور ہوئے۔جن کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔شاہ عبدالرشید مبارک شاہ،(۲)۔سیّد عبدالصمد۔[۱]

مولوی سخاوت مرزا نے ان کی اولاد کا ذکر نہ کیا۔ جبکہ ریاض الانساب میں نظام الدین بن نر ناصر الدین محمد کے تین پسران کا ذکر لکھا ہے۔ (۱)۔ضیاء الدین،(۲)۔جلال الدین،(۳)۔قیام الدین آپ کے اولاد کا تذکرہ مقصود نقوی نے تاریخ انوار سادات ازظفریاب ترمذی سے لیا ہے۔نظام الدین کی اولاد کے دعویدار پاکستان میں پائے جاتے ہیں مگر نظام الدین کی اولاد جاری ہونے میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔اوچ شریف کے مشجرات میں بھی ان کے متعلّق کچھ خاص مجھے نہ مل سکا لیکن زمینی ریکارڈ میں ان کی اولاد موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

## ۳۸۹۔ذکر سادات نقوی ترمذی دوکوہا جالندھر بھارت

ان کی روایت کے مطابق ان کے جدِامجد سیّد میران خاص خیرالدین ترمذی بن عزالدین بن فخرالدین بن سیّد محمود ترمذی بن سیّد احمد بن عبداللہ بن علی اشقر بن جعفر ذکی بن امام علی نقیؑ جو اس خاندان کے جدامجد ہیں تاتار خان لودھی کے ہمراہ جو کہ افغانان لودھی میں سے تھا۔۸۶۸ہجری میں دوآبہ تشریف لائے اور پھر دوکوہا ضلع جالندھر کو مسکن بنایا۔[۲]

یہ نسب سادات بخاریہ کے اجداد سے ملتا ہے مگر سادات بخاریہ کا جہاں جہاں ذکر مِلا اس میں اس نسل کا ذکر نہیں تھا اسی طرح سادات بخاریہ پر لکھی تاریخی کتب میں بھی اس خاندان کا ذکر نہیں ملتا اور نہ انساب کی کتب میں ذکر ملتا ہے۔ تاہم خاندان کی شہرت مسلم اور پائیدار ہے جو ان کے اپنے مشجرات اور تاریخ کی رو سے چلی آ رہی ہے اس کے علاوہ جدید کتب میں جیسے ریاض الانساب میں اس خاندان کا ذکر ص ۱۹۱ میں موجود ہے اور یہ لوگ معروف نقوی سادات کے زمرے میں ہی آتے ہیں۔ تاہم نسب کی روایت جس دوسرے بڑے خاندان سے متّصل ہوتی ہے وہاں سے ان کے نسب کے بارے میں پرانی تحریروں سے کچھ نہیں ملتا۔لیکن یہ خانوادہ بھی برصغیر پاک و ہند کے قدیم اور مشہور سادات کے زمرے میں آتا ہے اس سلسلے میں سیّد علی الاحسن جو اس خاندان سے ہیں۔ ان سے کافی بات چیت بھی ہوئی ہے۔ سیّد خیرالدین میران خاص ترمذی بن عزالدین کی اولاد میں چار پسران تھے۔(۱)۔سیّد سالم لاولد،

۱۔بحرالمطالب ص ۲۲۱ ۲۔گلشن انساب نقوی سادات دوکوہا ص، مخزن افغانی، ص ۴۳

(۲)۔سیّد عالم،(۳)۔سیّد ابو محمد۔(۴)۔سیّد کبیر الدین بڑھا۔

بیت اول سیّد عالم بن سیّد خیرالدین میران خاص ترمذی:۔کی اولاد ایک فرزند برہان الدین سے جاری ہوئی جن کی نسل چار پسران،(۱)۔سیّد حمید، (۲)۔سیّد عثمان،(۳)۔فریدالدین،(۴)۔سیّد حبیب سے کثیر ہے۔

بیت ثانی سید کبیر الدین بڑھا بن سیّد خیرالدین میران خاص ترمذی:۔کی اولاد ایک فرزند سیّد علی سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد ایک فرزند سیّد شہاب الدین المعروف شیخو سے جاری ہوئی۔جن کی اولاد دو پسران (۱)۔سیّد غلام مصطفیٰ،(۲)۔سیّد سعداللہ سے جاری ہے۔

بیت ثالث سیّد ابو محمد بن سیّد خیرالدین میران خاص ترمذی:۔کی اولاد شاہ نصیب بن محمد صادق بن شمس الدین بن سیّد احمد بن سیّد ابو محمد المذکور سے جاری ہوئی۔[۱]

## ۳۹۰۔ذکر سادات نقوی سرسوی بھارت

اس خاندان کی روایت کے مطابق سیّد محمود بن داؤد بن حمزہ بن سیّد علی شرف الدین نیشاپوری بن سیّد احمد بن عبداللہ بن علی الاشقر بن جعفر بن امام علی نقی علیہ السّلام۔اس نسل کا تعلق بھی سادات بخاری نقوی کے اجداد سے ظاہر ہوتا ہے مگر سادات دوکوہا ترمذی کی طرح سادات نقوی سرسوی کا ذکر بھی بخاری سادات کے قدیم مصادر میں نہیں پایا جاتا۔دورِحاضر کی کتب میں ان کا نسب بھی مل جاتا ہے تاہم ہندوستان میں یہ بھی سیادت کے اعتبار سے مشہور خانوادہ ہے۔لیکن ان کا اور دوکوہا کا نسب جس نسل سے ملتا ہے ان کے ہاں یعنی قدیم مشجرات ووثائق میں ان کا ذکر نہیں ہے۔جس کی وجہ معلوم نہیں ہے سیّد محمود بن داؤد بن حمزہ کے دوفرزند بیان ہیں۔(۱)۔سیّد اسماعیل۔(۲)۔سیّد علی عرب (جد سادات سرسی) اس نسل کا ذکر تاریخ انوار سادات اور ریاض الانساب میں موجود ہے۔سیّد علی عرب بن سیّد محمود بن داؤد کی اولاد سے سیّد حسن عارف بن زید بن علی عرب المذکور ہوئے جن کی اولاد چار پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔سیّد عالم اکبر،(۲)۔سیّد حیدر علی،(۳)۔سیّد اوسط علی،(۴)۔سیّد اصغر علی۔[۲]

نسل امام علی الہادی یہاں پر ختم ہوئی۔

---

۱۔نسب نامہ کرسی نامہ،نقوی سادات دوکوہا جالندھر،ریاض الانساب ص ۱۹۵،۱۹۴،۱۹۳،۱۹۲،۱۹۱

۲۔ریاض الانساب۔ص ۱۷۶

# باب ہشتم

## در بیان اولاد ابوالفضل عباس علمدار بن علی بن ابی طالبؑ

## ۳۹۱۔نسل ابوالفضل عباسؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ بن عبدالمطلبؑ

آپ کی والدہ ام البنین بنت حزام بن خالد بن ربیع بن وحید بن کعب بن عامر بن کلاب بن عامر بن ربیع بن عامر بن صعصہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن آپ کی کنیت ابوقربہ بھی تحریر میں ہے۔ آپ کی نانی لیلیٰ بنت سہیل بن مالک بن ابی مرہ عامر ملاعب اسنہ بن مالک بن جعفر بن کلاب تھیں۔ آپ کربلا میں اپنے بھائی امام حسینؑ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ بقول عمری آپ کی شادی لبابہ بنت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کے دو پسران،(۱)۔عبیداللہ،(۲)۔الفضل ہوئے اس لبابہ کی دوسری شادی ولید بن عتبہ بن ابی سفیان سے ہوئی اور قاسم پیدا ہوئے اور تیسری شادی زید بن حسن بن امام علیؑ سے ہوئی اور نفیسہ پیدا ہوئیں۔[۱]

ابنِ فندق نسابہ اور امام فخر الدین رازی کے مطابق حضرت ابوالفضل عباسؑ کی زوجہ لبابہ بنت عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھیں نہ کہ لبابہ بنت عبداللہ بن عباس۔تیسری صدی ہجری کے مورخ ابن حبیب بغدادی کے بقول ابوالفضل عباس کی زوجہ لبابہ بنت عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھیں جبکہ لبابہ بنت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب علی زینبی بن عبداللہ بن جعفر طیار کی زوجہ تھیں۔[۲]

نسابین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کی اولاد صرف ایک فرزند عبیداللہ سے جاری ہوئی بقول عمری آپ صاحب کمال تھے۔آپ کی وفات ۵۵ سال کی عمر میں ہوئی بقول فخر الدین رازی عبیداللہ بن عباس بن امام علیؑ آپ بنی عباس کے ایام حکومت میں مدینے کے امیر تھے آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔[۳]

ابنِ فندق نسابہ کے بقول جو بھی حضرت عباس کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے اور نسب عبیداللہ بن عباس کے علاوہ کسی دوسرے سے ملائے کاذب ہے۔عبیداللہ بن ابوالفضل عباس بن امام علی بن ابی طالبؑ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوجعفر عبداللہ جن کی والدہ ام البیھا بنت عبداللہ بن معبد بن عباس بن عبدالمطلب تھیں۔(۲)۔ابومحمد حسن اکبر امیر ینبع ،ابوجعفر عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس کی اولاد میں چار پسران ہوئے۔(۱)۔علی،(۲)۔عباس،(۳)۔جعفر،(۴)۔ابراہیم۔ان میں علی بن ابوجعفر عبداللہ کے علاوہ کسی کی اولاد جاری نہ ہوئی۔اور علی بن ابوجعفر عبداللہ کے تین پسران تھے۔(۱)۔حسین،(۲)۔محمد،(۳)۔حسن۔ بقول عمری ان میں حسن بن علی کے علاوہ کسی کی اولاد نہ چلی۔اور حسن بن علی بن ابوجعفر عبداللہ کی اولاد میں پانچ پسران ہوئے۔(۱)علی،(۲)محمد،(۳)۔ابراہیم،(۴)۔عبداللہ،(۵)۔عباس ان میں سے بعض کی والدہ عبدہ بنت یحییٰ بن حسین الاصغر بن علی زین العابدین بن امام حسینؑ تھیں۔اور بقول عمری ابوجعفر عبداللہ بن عبیداللہ ابوالفضل عباس انقرض ہوئے یوں عباس علمدار کی اولاد صرف حسن بن عبیداللہ بن عباس سے باقی رہی۔ حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس بن امام علی علیہ السّلام:۔ کی اولاد میں بقول ابوحسن عمری نسابہ سات پسران تھے۔(۱)۔عبداللہ،(۲)۔عباس،(۳)۔محمد،(۴)۔حمزہ،(۵)۔ابراہیم،(۶)۔فضل،(۷)۔علی۔ابن عنبہ اور سیّد مروزی کے بقول ان میں سے پانچ کی اولاد جاری ہوئی۔(۱)۔ابوالفضل عباس شاعر خطیب امیر حجاز،(۲)۔ابراہیم فقیہ الادیب لقب جردقہ،(۳)۔حمزہ الشبیہ امیر المومنین علی،(۴)۔عبداللہ جو قاضی عبیداللہ تھے بقول ابن عنبہ آپ مکہ اور مدینہ کے قاضی اور امیر تھے۔(۵)۔ابوجعفر الفضل آپ کی اعقاب بقول رازی بنی صندوق سے معروف تھی آپ شدید البدن اور شجاع تھے۔جبکہ شریف مروزی نے کہا کہ آپ کی اعقاب ''بنی صدیق'' کہلائی۔

بیت اول قاضی عبداللہ بن حسن بن عبیداللہ:۔ آپ مامون عباسی کے عہد میں مکہ مدینہ کے قاضی اور امیر رہے رازی نے آپ کے پانچ پسران تحریر کیے۔(۱)۔عبداللہ،(۲)۔محمد،(۳)۔علی ان تینوں کی والدہ کلثم بنت حسین الاصغر تھیں رازی سے یہاں غلطی معلوم ہوتی ہے ان تینوں کی والدہ بقول عمری کلثم بنت حسن افطس تھیں۔(۴)۔جعفر،(۵)۔حسن جن کو حسین بھی کہا گیا جبکہ عمری نے چھیواں فرزند،(۶)۔عبیداللہ بیان کیا۔

---

۱۔المجدی فی النساب الطالبین۔ص۴۳۶ ۲۔المحبر از ابن حبیب بغدادی ص۔۴۴۱۔۴۴۰ ۳۔الشجرۃ المبارکہ۔ص۱۸۹

بطن اول علی بن قاضی حرمین عبیداللہ بن حسن:۔ بقول عمری آپ کی والدہ افطسیہ تھیں آپ کے چھ فرزند تھے۔جن میں دو(۱)۔حسن،(۲)۔حسین تھے بقول مروزی آپ کی والدہ فاطمہ بنت حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس تھیں فخرالدین رازی نے بھی علی بن عبیداللہ کی اولاد میں حسن اور حسین کا ہی ذکر کیا ہے۔جبکہ مہدی رجائی جو دورِ حاضر کے نسابہ ہیں انہوں نے آپ کی اولاد میں دیگر پسران کا بھی ذکر کیا ہے۔جن میں(۳)۔عبداللہ،(۴)۔علی جعفہ، (۶)عباس ہیں اور ایک فرزند عبیداللہ ثالث بھی لکھا ہے۔مگر ان حضرات کی اولاد بیان نہیں ہے۔

اوّل حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی رازی نے آپ کے چھے پسران تحریر کیے۔(۱)۔عبیداللہ جن کی عقب یمن میں کثیر تھی۔(۲)۔حمزہ یمن کی طرف نکلے۔(۳)۔عبداللہ ان کی اعقاب مکہ میں،(۴)۔محمد ان کی اعقاب فسا میں،(۵)۔علی بمکہ ان کی عقب کثیر تھی۔(۶)۔قاسم یمن میں ان کی عقب مصر میں کثیر تھی۔اور مروزی نے،(۷)۔محسن کا بھی ذکر کیا۔ابنِ عنبہ نے(۸)۔داؤد کا ذکر بھی کیا۔

پہلی شاخ میں محسن بن حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔یمن میں تھے آپ کے آٹھ فرزند تھے مروزی نے ان پسران کے نام تحریر نہیں کیے مہدی رجائی نے ان کے عقاب میں نو فرزند لکھے۔(۱)حسن،(۲)۔عبداللہ،(۳)۔ابراہیم،(۴)۔فضل،(۵)۔اسماعیل،(۶)۔عباس،(۷)۔علی،(۸)۔حسین، (۹)۔زید۔

پہلا خاندان حسن بن محسن بن حسین:۔آپ کے چار پسران تھے۔(۱)علی لقب ابی حسوۃ،(۲)۔یحیٰی،(۳)۔عبیداللہ،(۴)۔محمد اور ان کی اعقاب ہوئی۔

دوسرا خاندان عبداللہ بن محسن بن حسین:۔آپ کے دو فرزند(۱)۔علی،(۲)۔ابوھیاج محسن ہوئے تیسرا خاندان ابراہیم بن محسن کا ایک فرزند محمد ہوا۔

چوتھا خاندان اسماعیل بن محسن کے تین فرزند تھے۔(۱)۔ابوتراب حسن،(۲)۔ابوالفضل یحیٰی،(۳)۔ابوعبداللہ حسین مصر میں فوت ہوئے۔

پانچواں خاندان علی بن محسن بن حسین:۔کے دو فرزند(۱)۔حسن،(۲)۔محسن۔

دوسری شاخ حمزۃ بن حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔عمری نے آپ کے دو فرزند لکھے۔(۱)۔قاسم،(۲)۔عبداللہ آپ ابنِ دینار نسابہ کے دوست تھے اور ارجان چلے گئے اور آپ کے تین فرزند تھے۔

تیسری شاخ میں علی بن حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔بقول شریف مروزی آپ بغداد میں تھے اور آپ کے پانچ پسران تھے۔جن میں ایک (۱)۔حسن اکبر مریک مصر میں ہوئے۔(۲)۔حسن اصغر مریک مکہ میں ہوئے ان کے اور ان کے بھائیوں کی اعقاب تھی۔مہدی رجائی نے،(۳)۔ابراہیم، (۴)۔احمد،(۵)۔محمد۔(۶)۔حسین کے نام بھی لکھے ہیں۔پہلا خاندان ان میں حسن اصغر مریک یا ہریک بن علی بن حسین کے چار فرزند تھے(۱)۔محمد اصغر، (۲)۔علی دمیاط میں،(۳)۔حسین مصر میں،(۴)۔یحیٰی نصیبین میں۔

دوسرا خاندان ابراہیم بن علی بن حسین:۔کے تین فرزند(۱)۔حسین،(۲)۔محسن،(۳)۔علی۔

چوتھی شاخ داؤد بن حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔حسن آپ دمیاط میں پیدا ہوئے اور اولاد بھی وہیں ہے۔ (۲)۔ہارون عقب دمیاط

پانچویں شاخ عبیداللہ بن حسین بن علی بن عبیداللہ امیر:۔بقول مروزی آپ کی دس اولادوں سے ذیل یمن میں طویل ہے۔عمری نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔علی الہد ہد لکھا جن کی عقب سورا میں تھی اور یہ سقی الفرات تھے۔

چھیویں شاخ محمد بن حسین بن علی بن عبیداللہ امیر:۔مروزی نے آپ کے دو پسران کا ذکر کیا۔(۱)۔حسن اعرج،(۲)۔حسین جبکہ رجائی نے (۳)۔علی،(۴)۔عباس،(۵)۔احمد بھی لکھے۔

پہلا خاندان حسن اعرج بن محمد بن حسین:۔آپ کی اولاد ابوجعفر محمد سے جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔ابوطاہر قاسم،

(۲)۔علی ابوطاہر قاسم بن ابوجعفر محمد کی اولاد سے بقول رازی ابی المعالی المرتضٰی سیّد امام امیر بصغانیاں بن طاہر بن علی بن حسن بن ابوالقاسم طاہر المذکور ہوئے۔اور علی بن ابوجعفر محمد کی اولاد میں ابی محمد حسن علوی فارسی واعظ ہوئے جو محدث اور صالح تھے آپ نے متنبّی کو دیکھا اور اس کے دیوان سے کچھ اس سے پڑھا آپ سکۃ البالغ کی قید سے رہا ہوئے۔آپ ۳۸۴ ہجری میں نیشاپور میں قتل ہوئے۔

دوسرا خاندان حسین بن محمد بن حسین بن علی:۔کے دو فرزند تھے۔(۱)۔حمزہ،(۲)۔حسین ان میں حمزہ بن حسین کی اولاد سے ابی اشجاع محمد سیّد الامام بن احمد بن حمزہ المذکور سمرقند میں تھے اور ان کے دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوالوضاح محمد السیّد الامام سمرقند،(۲)۔اسماعیل السیّد الامام قاضی بہ خجند۔

ساتویں شاخ میں عبداللہ بن حسین بن علی بن قاضی عبیداللہ امیر:۔کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)۔ابومحمد حسن،(۲)۔حسین،(۳)محسن مکہ گئے۔

پہلا خاندان ابومحمد حسن بن عبداللہ۔(۱)۔حمزہ احول،(۲)۔ابوروٗس علی،(۳)۔ابوعبیدہ محمد۔

دوئم حسن بن علی بن عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔عمری نے آپ کا ایک فرزند(۱)۔محمد التابوت لکھا ہے جبکہ دیگر پسران میں (۲)۔محمد اولاد ان کی زبید اور دمیاط میں،(۳)۔عبیداللہ،(۴)۔حسن،(۵)۔حمزہ،(۶) قاسم،،(۷)۔عبداللہ۔

پہلی شاخ میں محمد التابوت بن حسن: کی کنیت ابوحسن تھی آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوحسن علی طبرانی،(۲)۔ابوعبداللہ حسین۔

پہلا خاندان ابوحسن علی طبرانی بن محمد تابوت کے بقول عمری پانچ فرزند تھے۔(۱)۔ابوعلی محمد،(۲)۔احمد،(۳)۔حسین،(۴)۔حسن،(۵)۔محمد اصغر اور رجائی نے چھیواں فرزند زید لکھا ہے جن کی اولاد سے ابی حسین علی نجم بن زید الکوفی مفتی الصالح بن احمد بن زید بن ابی منصور بن محمد بن ابی منصور محمد بن زید بن علی طبرانی المذکور ہوئے۔[۱]

بطن ثانی حسن بن قاضی عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ مکہ میں مقیم تھے اور آپ کے تین فرزند تھے جبکہ رازی کے بقول آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)۔محمد بمکہ اور ان کی اعقاب ''بنی سویق'' کہلائی جو بغداد، بصرہ اور مکہ میں تھی،(۲)۔عباس اکبر آپ انس بن مالک کے گھر میں رہائش پذیر رہے۔اور آپ کی عقب قلیل تھی۔جبکہ ابنِ عنبہ نے آپ کی اعقاب میں ایک فرزند عبداللہ تحریر کیا اور کہا اس عبداللہ کے گیارہ پسران تھے جن میں محمد اللحیانی' قاسم،موسیٰ، طاہر، اسماعیل، یحییٰ،جعفر،عبیداللہ تھے اور ان کی اولاد بھی تھی۔یہاں ابنِ عنبہ سے غلطی ہوئی یہ حضرات دراصل عبداللہ بن عبیداللہ امیر قاضی حرمین کے فرزند تھے نہ کہ عبداللہ بن حسن بن عبیداللہ امیر کے۔اس نسل کا ذکر ہم آئندہ صفحات پر کریں گے۔انشاء اللہ۔

بطن ثالث جعفر بن قاضی عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔بقول رازی آپ کا ایک فرزند علی حریف تھا اور بقول فخرالدین رازی آپ کے عقب قلیل تھے جن میں ایک قوم نیشاپور میں تھی۔بطن رابع محمد بن عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔آپ کی اعقاب بقول ابوحسن عمری مغرب منتشر ہوئے رجائی نے آپ کے پانچ پسران تحریر کئے۔عبداللہ،عباس،علی، احمد، ابراہیم مگر ان کی اعقاب کا کوئی ذکر نہ کیا۔

## ۳۹۲۔نسل عبداللہ بن عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباسؑ

بقول شریف مروزی آپ کے انیس(۱۹) پسران تھے جن میں سے صحیح عقب چار کی مشہور ہے۔(۱)۔محمد اللحیانی خطیب رملہ،(۲)۔اسماعیل بفارس آپ کے تین پسران سے اولاد فارس، ارجان، طبریہ، کوفہ، اور شیراز میں رہی۔(۳)۔قاسم اکبر مدینہ میں تھے آپ کے دو پسران کی اولاد ہوئی۔(۴)۔موسیٰ آپ کی اولاد مدینہ رے اور طبرستان میں تھی۔بقول رازی۔(۵)۔عبداللہ،(۶)جعفر اصغر،(۷)۔طاہر یمن میں اور آٹھواں فرزند،(۸)۔یحییٰ کہا جاتا ہے۔اس کی اعقاب مغرب میں تھی۔جبکہ ابنِ عنبہ نے(۹)۔فضل،(۱۰)۔عبیداللہ کا نام بھی تحریر کیا لیکن ابنِ عنبہ نے ان حضرات کو عبداللہ بن حسن بن عبیداللہ الامیر کے اعقاب میں لکھا ہے۔

۱۔المعقبون من آل ابی طالب۔جلد سوئم۔ص ۴۹۳

بیت اول محمد اللحیانی بن عبداللہ بن عبیداللہ امیر:۔ ابوحسن عمری نے آپ کے آٹھ پسران کا ذکر کیا۔(۱)۔ہارون نصیبین سے رقہ منتقل ہوئے مروزی کے بقول آپ کے اعقاب حلب اور حمص میں تھے۔(۲)۔ابراہیم،(۳)۔حمزہ نصیبین میں،(۴)۔داؤدالخطیب،(۵)عبیداللہ رازی نے عبداللہ لکھا۔(۶)۔قاسم اور(۷)۔طاہرامیرجعفہ، عمری نے آٹھواں فرزند،(۸)۔سلیمان لکھا ہے اور رازی نے چار مزید،(۹)۔فضل،(۱۰)۔جعفرغریق بالرملہ،(۱۱)۔عباس اعقاب مغرب میں،(۱۲)احمد القشیری اعقاب مغرب میں لکھے ہیں۔

بطن اول طاہر بن محمد اللحیانی:۔آپ جعفہ کے امیر تھے۔اور مروزی کے بقول آپ امیر الجلیل بغداد تھے آپ کی اولاد بڑی تعداد میں جعفہ، مدینہ، بغداد اور شیراز میں تھی آپ کے تین فرزند تھے۔(۱۱)ابراہیم،(۲)محمد عقب،(۳)القاسم

اول ابراہیم بن طاہرالامیر کی اولاد میں ایک فرزند طاہر المعروف مدثر تھے جو جعفہ سے بغداد آئے اور ان کے فرزند ابوالفضل المقلب" اباالمردین تھے جن کے دوفرزند تھے۔(۱)۔زیدالاعرج،(۲)۔ابوطالب علی اور ان کی بقیہ اولاد بغداد میں تھی۔

بطن ثانی ہارون بن محمد اللحیانی بقول عمری آپ کے دوفرزند۔(۱)احمد،(۲)ابراہیم تھے۔جن کی والدہ "فکر" نامی ام الولد تھیں اور یہ دونوں رقہ میں فوت ہوئے ان کی قبور بھی وہیں ہیں جبکہ بقول عمری تیسرا فرزند ابوالفضل عباس رحبہ تھا۔

بطن ثالث قاسم بن محمدلحیانی:۔ بقول عمری آپ کے تین فرزند تھے جن سے آپ کی بقیہ رے میں تھی۔(۱)۔حمزہ،(۲)۔علی المعروف شعرانی جن کی بقیہ قزدین میں تھی۔(۳)اسماعیل اور رازی نے چوتھا فرزند،(۴)داؤد لکھا ہے۔

اول داؤد بن قاسم:۔کی اولاد سے رے کی قاضی حیدر بن حمزہ بن محمد امیر کا بن علی بن داؤد المذکور ہوئے۔

دوئم حمزہ بن قاسم:۔کی اولاد سے رے میں مانکدیم بن نعمتہ بن ابی طاہر حسن بن محمد بن حسن بن حمزہ المذکور ہوئے۔

بطن رابع سلیمان بن محمد اللحیانی:۔ بقول عمری نسابہ آپ رملہ میں تھے۔اور آپ کی عقب طبریہ میں تھی جن میں حسن بن سلیمان المذکور تھے۔

بطن خامس عبیداللہ بن محمد اللحیانی:۔ آپ کی کنیت ابوعلی تھی بقول عمری آپ کی اولاد سے محسن بن علی بن محمد المقلب "ھاذا" بن عبیداللہ المذکور تھے۔اور نصیبین میں آپ کی بقیہ آج کے دن بنی محسن سے معروف ہے۔

بطن سادس داؤد بن محمد اللحیانی:۔ آپ خطیب تھے بقول ابی الفرج اصفہانی آپ نے بنی اخیضر کے ایام میں مکہ اور مدینہ میں قیام کیا اور آپ کو ادریس بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون حسنی نے ینبع میں قتل کیا آپ کی اولاد سے محمد بن سلیمان بن داؤد المذکور تھے۔ جو کہ سامراء میں تھے۔

بطن سابع ابراہیم بن محمد اللحیانی:۔ بقول شریف عزیز الدین مروزی آپ قزوین میں قتل ہوئے آپ کے دو پسران کی اعقاب رے اور طبرستان میں ہے اور بقول عمری ابراہیم اور ان کے فرزند عبداللہ طاہر یہ کو ایام ابن المعتز میں قتل کیا گیا اور ان کی اولاد کا سلسلہ طویل نہیں ہے۔

بطن ثامن: حمزہ بن محمد اللحیانی:۔ آپ کے تین پسران تھے۔(۱)ابوالعباس فضل لقب "الغضبان" آپ کی اولاد بنی غضبان کہلائی۔(۲)ابوعبداللہ محمد،(۳)۔اسامہ۔

بطن تاسع جعفر الغریق بن محمد اللحیانی:۔ بقول مروزی نسابہ بعض مروازۃ آپ تک نسب منتہی کرتے ہیں مگر وہ عباس بن عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں۔

بیت ثانی اسماعیل بن عبداللہ بن قاضی عبیداللہ امیر:۔ بقول عمری آپ کے تین فرزند تھے۔(۱)علی سوراء اور رازی کے بقول آپ کی اعقاب شیراز اور حران میں تھی (۲)موسیٰ بالکوفہ،(۳)حسن بکبنوس شیراز اور رازی نے تین پسران کا تذکرہ کیا جن میں علی کے علاوہ (۴)حسین بطبرستان،(۵)محمد عقب بالکوفہ۔

بطن اول موسیٰ بن اسماعیل:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند یحییٰ سے جاری ہوئی۔اور بقول عمری نسابہ آپ کی اعقاب دو پسران سے تھی (۱)موسیٰ ملاح

اطروش الکوفی الشجاع عقب وبقیہ کوفہ میں، (۲) ابراہیم بقیہ بغداد۔

اول موسیٰ ملاح بن یحییٰ کی اولاد میں دوفرزند تھے (۱) ابراہیم کوفی نزل قصر ابنِ ہبیرہ انخج رجلین بقیہ کوفہ، (۲) حسین عقب موجود تھی۔

بطن ثانی علی بن اسماعیل:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے (۱)۔حسین شیراز میں، (۲) محمد حران میں، (۳) حسن حران میں۔

اول حسین بن علی بن اسماعیل کے پانچ پسران تھے۔ (۱) عبیداللہ المعروف ابنِ مخذومیہ، (۲) محمد الطیب، (۳) عبداللہ، (۴) ابوطالب درج، (۵) علی درج۔

بطن ثالث حسن بن اسماعیل:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ محمد سے جاری ہوئی۔جس کے دوفرزند تھے (۱) علی، (۲) حسن۔

اول علی بن محمد بن حسن کی اولاد سے ایک فرزند ابی عقیل محمد تھے جوکلیس سے سواد رویان ارض طبرستان اور یہاں سے رے اور پھر یہاں سے اصفہان منتقل ہوئے ان کے تین پسران تھے۔ (۱) مرتضٰی، (۲) ابوالقاسم مجتبیٰ، (۳) علی اور ایک دختر تھی۔

بیت ثالث موسیٰ بن عبداللہ بن قاضی عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔ بقول عمری آپ رے میں تھے آپ کا ایک فرزند حسن المعروف بابن افطسیہ تھے اوران کی عقب رے میں تھی۔

بیت رابع قاسم بن عبداللہ بن عبیداللہ امیر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔ بقول ابنِ عنبہ آپ القاسم صاحب ابی محمد حسن عسکریؑ تھے آپ نے بنی علیؑ اور بنی جعفر طیار کے مابین صلح کی کوشش کی تھی یا آپ کی سعی سے یہ صلح ہوئی تھی۔ آپ اصحاب رائے واللسن تھے آپ کی اولاد سے قاسم بن محمد بن قاسم المذکور تھے۔جن کے تین پسران تھے۔(۱) عباس، (۲) داعی، (۳) حسین

بطن اول عباس بن قاسم بن محمد کی اعقاب سے حجازی بن محسن بن مہدی بن محسن بن امیر کا بن عباس المذکور تھے۔

بطن ثانی داعی بن قاسم بن محمد کی اعقاب سے حسین بن داعی بن حسین بن داعی المذکور تھے۔

بطن ثالث حسین بن قاسم بن محمد کی اولاد سے امیر کا بن ابی یعلی بن ابی برکات بن اسماعیل بن محمد بن حسین المذکور تھے۔

## ۳۹۳۔نسل ابوالفضل عباس شاعر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباسؑ

بقول عمری آپ سیّد جلیل اور شاعر تھے اور ہارون رشید کی مجلس سے قرب رکھتے تھے آپ کے دس بیٹے تھے بقول رازی آپ ہارون رشید اور مامون کے ساتھ مشہور لوگوں میں سے تھے آپ عالم تھے اور حجاز کے امیر اور خطیب تھے ابنِ طقطقی نے آپ کے دو پسران کے نام لکھے ہیں۔(۱)۔احمد، (۲)۔عبداللہ اصغر خطیب آپ کا نام مروزی نے بھی لکھا ہے۔ ابن عنبہ نے (۳) عبیداللہ، (۴)۔علی کا ذکر بھی کیا ہے تہذیب الانساب میں، (۵)۔عبداللہ اکبر کا ذکر بھی ہے المجدی میں بھی اول الذکر چار کا ذکر ملتا ہے۔

بیت اول عبداللہ اصغر خطیب بن ابوالفضل عباس شاعر:۔ مامون عباسی کے ہاں آپ کی بہت عزت تھی اور جب مامون کو آپ کی موت کی خبر ملی اس نے کہا اے ابن عباس آپ کے بعد لوگ برابر ہیں اور مامون آپ کے جنازے میں پیدل چل کر گیا اور آپ کو شیخ بن شیخ کہا:۔ابن طقطقی نے آپ کے تین پسران تحریر کیے، (۱) احمد، ۲) حمزہ، (۳)۔عباس کا ذکر کیا۔ اور مروزی نے کہا آپ کے پانچ پسران تھے جن کی اعقاب صیعد، سوراء، طبریہ، بغداد، بصرہ، مصر، دمشق، رملہ، عراق اور فارس میں پھیل گئی ان میں سے اکثر اعقاب حمزہ جس کی والدہ حسنی سادات سے تھیں۔ تہذیب الانساب میں اوپر بیان کردہ تین حضرات کے علاوہ (۴) فضل، (۵) جعفر، (۶) عبداللہ، (۷) محمد اصغر کا ذکر بھی ہے۔[۱]

بطن اول احمد بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ اصیلی میں آپ کے ایک فرزند (۱) محمد کا ذکر ہے۔تہذیب الانساب میں ان کو ابوحسین محمد اکبر لکھا ہے تہذیب

ا۔تہذیب الانساب۔ص ۲۸۸

الانساب میں (۲)ابوطیب محمد، (۳)فضل، (۴)ابوحسین محمد کا بھی ذکر ہے۔

اول ابوحسین محمد اکبر بن احمد:۔ آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)ابوحنظلہ علی، (۲)حمزہ۔

پہلی شاخ ابوحنظلہ علی بن ابوحسین محمد اکبر:۔ کی اولاد سے ابی حسن محمد شقشق بن حسن زراد بن ابوحنظلہ علی المذکور تھے جن کی اولاد میں تین فرزند تھے۔(۱)ابوحسین علی، (۲)ابوعلی حسین امیر لقب ''السبیع''، (۳)ابوعبداللہ حسن درج

بطن ثانی عباس بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ بقول ابن عنبہ آپ کا ایک فرزند ابی جعفر عبداللہ الشاعر تھا جس کی والدہ افطسیہ تھیں آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحسن علی مرتج سے جاری ہوئی بقول ابنِ عنبہ ان کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱)ابی محمد حسن، (۲)ابی عبداللہ احمد لیکن احمد کی عقب فی صح تھی۔[۱]

لیکن مہدی رجائی نے معقبون میں ان کی عقب تحریر کی ہے۔اور یہ ذکر انہوں نے اصیلی سے لیا ہے اور وہ شجرہ اس طرح ہے۔ابی الفتح نساج بن فلیتہ بن ابی حسین محمد بن مسلم بن محمد بن ابی عبداللہ احمد المذکور اوران کے تین پسران بھی تھے(۱)ابوالمالی، (۲)۔ابراہیم، (۳)محمد صاحب منطقہ

بطن ثالث حمزہ بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ آپ کے تین پسران تھے۔(۱)ابوطیب محمد طبرانی بطبریہ آپ کی والدہ زینب بنت ابراہیم بن محمد بن ابی الکرام جعفری تھیں آپ کی اولاد طبریہ میں بنوشہید کہلائی (۲)حسین، (۳)عبیداللہ۔

اول ابوطیب محمد طبرانی بن حمزہ بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ آپ کو محمد بن طغج نے آپ کے ہی باغ میں شہید کر دیا آپ سخاوت، صلہ رحمی میں مصروف رہتے تھے۔آپ نے بقول ابنِ عنبہ اردن نامی شہر میں بہت مال جمع کیا اور طغج نے حسد کی وجہ سے بمطابق ۲۹۱ ہجری آپ کو قتل کر دیا شعراء نے آپ پر مرثیہ پڑھا آپ کی اولاد طبریہ میں بنوشہید کہلائی۔[۲]

دوئم حسین بن حمزہ بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ کی اولاد سے مرجعی بن منصور بن ابی حسن طلیعات بن حسن دیبق بن احمد عجان بن حسین بن علی بن عبیداللہ بن حسین المذکور ہوئے۔اور اس کی اولاد حائر میں بنی عجان کہلائی۔

بطن رابع جعفر بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ آپ کا ایک فرزند ابراہیم اکبر تھا جس کی اولاد طبریہ اور طبرستان گئی۔

بطن خامس عبداللہ بن عبداللہ خطیب آپ کی اولاد سے محمد بن زید بن علی بن عبداللہ المذکور تھے جو کہ فاضل تھے اور ۳۱۰ ہجری میں بمقام مصر فوت ہوئے۔

بطن سادس:۔فضل بن عبداللہ اصغر خطیب:۔ آپ کی اولاد سے ابی طیب محمد بن احمد بن فضل المذکور ہوئے جن کی اعقاب موصل میں رہی۔

بیت ثانی احمد بن ابوالفضل عباس شاعر بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس:۔ابنِ طقطقی نے آپ کے ایک فرزند حسین کا ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد سے موہوب، محمد، جعفر ابنان عبداللہ بن حسین المذکور تھے۔[۳]

جبکہ تہذیب الانساب میں حسین بن احمد کا فرزند عبداللہ یا عبیداللہ محمعی بیان ہے۔اور تہذیب الانساب میں ایک دوسری جگہ یہ نسب اس طرح ہے۔کہ عبداللہ یا عبیداللہ بن حسین بن ابراہیم بن علی بن حسین بن علی بن عبیداللہ قاضی امیر حرمین بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس علمدار۔[۴]

## ۳۹۴۔نسل ابراہیم جردقہ بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس علمدار

شریف مروزی نے آپ کی تین پسران سے اعقاب کا تذکرہ کیا ہے، (۱)۔علی المکفل اعرج، (۲)۔محمد جس کی عقب قلیل تھی ان میں سے بعض مصر میں تھے۔(۳)۔حسن رازی کے بقول ان کی عقب بھی قلیل تھی تہذیب الانساب میں، (۴)۔احمد کا بھی ذکر ہے جس کا ذکر عمری نے بھی کیا اس کے علاوہ عمری نے پانچ پسران کا ذکر کیا۔جن میں پانچواں (۵)۔جعفر ہے احمد اور جعفر کی اولاد نہ تھی۔

---

۱۔عمدۃ الطالب ص ۳۵۹ ۲۔عمدۃ الطالب۔ص ۳۶۰۔۳۵۹ ۳۔الاصیلی فی انساب الطالبین۔ص۔۳۳۱ ۴۔تہذیب الانساب۔ص ۲۹۰

بیت اوّل حسن بن ابراہیم جردقہ:۔شریف مروزی نے ان کا ایک فرزند محمد تحریر کیا بقول عمری حسنی سادات نے اس کو قتل کیا، جس کا ذکر ابنِ عنبہ نے بھی کیا اور ان کا ایک فرزند حسین تھا جس کا لقب کرکدن تھا بقول مروزی اس حسین کی اعقاب کے حال کا مجھے ادراک نہیں ہے جبکہ ابنِ عنبہ نے اِن کا فرزند ابوالقاسم حمزہ لکھا جو بردغہ میں تھا۔

بیت ثانی محمد بن ابراہیم جردقہ:۔ بقول عمری نسابہ آپ کی چھے اولادیں تھیں۔(۱)علی، (۲)احمد، (۳)ابراہیم، (۵)عبدالرحمٰن اور ایک دختر لبابہ بقول عمری ان میں احمد کے علاوہ کسی کی عقب نہیں تھی اور ان کے تین فرزند تھے(۱)محمد بن احمد، (۲)حسن بن احمد، (۳)حسین بن احمد اور یہ حضرات مصر میں تھے۔[ا]

ابنِ عنبہ نسابہ نے بھی یہی تحریر کیا ہے اس سے زیادہ اس بیت کی خبر نہیں ہے۔

بیت ثالث علی المکفل بن ابراہیم جردقہ:۔ بقول عمری آپ کی والدہ سعدی بنت عبدالعزیز مخزومی تھیں آپ کی وفات ۲۶۴ ہجری میں ہوئی اور آپ کے انیس(۱۹) فرزند تھے۔جن میں سے بارہ پسران کا ذکر ابوحسن عمری نے کیا۔(۱)ابوعلی عبیداللہ بقول رازی الملک ہمصر، (۲)یحییٰ، (۳)عبداللہ بقول رازی کہا گیا اولاد انقرض ہوئی، (۴)ابوحسین زید السبیعی شاعر بغداد، (۵)ابوالفضل عباس مصر، بقول رازی عقب بغداد اور مغرب میں، (۶)ابوسمین قاسم عقب قلیل، (۷)ابراہیم الاکبر، (۸)حسن الملک، (۹)محمد شطیح، (۱۰)موسیٰ، (۱۱)ابی ھاشم اسماعیل سامری، (۱۲)احمد الیح

بطن اول ابوالفضل عباس بن علی مکفل بن ابراہیم جردقہ:۔ بقول عمری آپ سامراء سے مصر منتقل ہوئے آپ کے نو پسران تھے اور عمری نے صرف (۱)۔محمد کا نام تحریر کیا۔تہذیب الانساب میں دوسرا فرزند، (۲)۔ابومحمد حسن المقلب ابی النار کا ذکر بھی ہے۔

اول محمد بن ابوالفضل عباس بن علی مکفل:۔ آپ کا ایک فرزند حمزہ تھا جس کی والدہ ام الولد رومیہ تھیں اس کا نام ''لائم'' تھا آپ کی وفات ۳۲۶ ہجری میں ہوئی اور بقول عمری ان کی اولاد سے حسن اور حسین ابنان ابی حسن محمد بن علی بن عباس بن حمزہ المذکور تھے۔

دوئم ابومحمد حسن لقب ابی النار بن ابوالفضل عباس:۔آپ کی اولاد سے ابی سباع محمد اسود بن عبیداللہ بن ابومحمد حسن ابی النار المذکور تھے۔

بطن ثانی ابوحسین زید السبیعی بن علی المکفل:۔ بقول عمری آپ کا ایک فرزند محمد تھا۔

بطن ثالث عبداللہ بن علی المکفل:۔بقول عمری آپ کی تین اولادیں تھیں جن میں سے بعض کی اعقاب تھی بقول رازی آپ کی اولاد منقرض ہوئی جبکہ بقول مروزی نسابہ آپ رئیس الملوک تھے آپ کی اولاد تھی۔

بطن رابع ابوسمین قاسم بن علی مکفل:۔ بقول عمری آپ کی وفات مصر میں ہوئی آپ کے تین لڑکے تھے۔(۱)ابوعبداللہ حسین آپ کی والدہ ام الولد تھیں آپ کا ایک فرزند تھا۔(۲)ابوطیب احمد آپ کی والدہ بھی ام الولد تھی جس کا نام ''شاطر'' تھا آپ کے دو فرزند تھے، (۳)ابراہیم آپ کی عقب نہیں تھی۔

بطن خامس موسیٰ بن علی المکفل:۔ بقول عمری آپ کے سات فرزند تھے آپ کی اولاد سے یحییٰ بن ابراہیم بن موسیٰ المذکور تھے جو دریائے نیل مصر میں ڈوب گئے۔

بطن سادس ابراہیم الاکبر بن علی المکفل:۔آپ کے نو فرزند تھے جن میں سے بقول عمری تین کی اولاد چلی، (۱)علی، (۲)جعفر، (۳)ابوطالب محمد

بطن سابع احمد الیح بن علی المکفل:۔ بقول عمری آپ کی کنیت ابوطیب تھی آپ کے تین پسران تھے جن میں سے بعض کی اعقاب تھی رجائی نے ان کے نام (۱)محمد، (۲)علی، (۳)حسین تحریر کئے اور ان کی اولاد قلیل ہے۔

بطن ثامن یحییٰ بن علی المکفل:۔آپ کا ایک فرزند محمد عباسی تھا بقول ابن خداع نسابہ میں نے اس کو بغداد میں دیکھا تھا۔

---

ا۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص ۴۳۸

بطن تاسع ابو ہاشم اسماعیل سامری بن علی المکفل آپ کے چار فرزند تھے۔ بقول عمری جن میں سے بعض کی عقب تھی۔
بطن عشر حسن الملک بن علی المکفل:۔ آپ کی سکونت بغداد میں تھی آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)ابوالفضل عباس حتحت ، (۲)ابوعلی احمد سامری
اول ابوالفضل عباس حتحت بن حسن الملک:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند تھے علی ناسخ الشیر ازی جو سوق اسلاح بغداد میں تھے۔
دوئم ابوعلی احمد سامری بن حسن الملک:۔ کا ایک فرزند ابوعباس محمد بالرصافہ تھے جن کی اولاد بغداد کے مشرقی جانب تھی۔
بطن واحد عشر محمد الشطیح بن علی المکفل بقول عمری آپ کے سات پسران تھے۔ جن میں ایک فضل تھا جس کی اولاد مصر میں تھی۔[۱]

## ۳۹۵۔نسل حمزہ شبیہ امیر المومنین بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل عباس علمدار

آپ کے بارے میں مامون عباسی نے تحریر کیا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کی شبیہ کو ایک لاکھ درہم دیئے جائیں بقول عمری نسابہ آپ کے چار پسران تھے۔(۱)محمد مکتفی باللہ کے زمانے میں آپ کے باغ میں آپ کا قتل ہوا، (۲)حسن بقول عمری ان دونوں کی اعقاب کا ذکر نہیں ہے۔(۳)۔علی بغداد، (۴)۔القاسم بطبریہ، ان دونوں کی والدہ زینب بنت حسین بن حسن بن اسحاق بن علی زینبی بن عبداللہ بن جعفر طیار تھیں۔

بیت اول علی بن حمزہ الشبیہ:۔ (۱) اباعبداللہ محمد، (۲)حسن کی اعقاب نہ تھی، (۳)حسین بقول رازی آپ کے اعقاب میں اختلاف ہے اور (۴)القاسم تھے۔

بطن اول ابوعبداللہ محمد بن علی:۔ آپ نے بصرہ میں قیام کیا اور امام علی بن موسیٰ رضاؑ سے حدیث نقل کی۔

بطن ثانی حسین بن علی بن حمزہ الشبیہ:۔ بقول عمری آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔علی ان میں محمد کی اعقاب نہ تھی اور علی کے تین فرزند تھے جن میں بعض کی نسل تھی۔

بطن ثالث:۔ قاسم بن علی بن حمزہ الشبیہ:۔ آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابی یعلیٰ حمزہ محدث تھے آپ کا ذکر نجاشی نے کیا ہے منتھیٰ الاعمال میں بھی شیخ عباس قمی نے آپ کا ذکر کیا ہے۔

بیت ثانی قاسم بن حمزہ الشبیہ:۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ اہلِ فضل وکمال میں سے تھے بقول ابنِ عنبہ آپ کو صوفی بھی کہا جاتا تھا بقول عمری آپ کے سترہ پسران تھے مروزی نے ان میں سے پانچ کا ذکر کیا ہے۔(۱)۔محمد الصوفی آپ کی ذیل بغداد مصر اور بصرہ میں تھی، (۲)۔قاسم اعقاب مراغہ اور تفلیس میں جن میں کبار علماء روساء اور مشاہیر تھے۔(۳)۔حمزہ آپ کی عقب کثیر تھی اور مرو میں ان میں سے ایک جماعت تھی۔(۴)۔ابی عبداللہ جعفر آپ کی عقب سے مرو میں ایک علماء کی جماعت تھی۔(۵)۔حسن ان کی عقب طبرستان میں تھے آپ کے نو پسران تھے آپ کی والدہ رقیہ بنت محمد بن عبداللہ بن اسحاق اشرف بن علی الزینبی تھیں۔عمری نے، (۶)۔حسین، (۷)۔علی کا ذکر بھی کیا ہے ابنِ عنبہ نے، (۸)۔عباس، (۹)۔احمد بھی لکھے۔مہدی رجائی نے آپ کے سولہ پسران لکھے ہیں مگر ان حضرات کی اولادوں کی تفصیل آج موجود نہیں ہم نے مروزی کے الفخری فی النسب میں تحریر کردہ پانچ پسران پر ہی اکتفا کیا ہے اور جو دو پسران عمری نے لکھے اور دو ابن عنبہ کُل نو افراد ہوئے۔

بطن اول حسن بن قاسم بن حمزہ الشبیہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند حسین سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)ابوحسن علی قاضی، (۲)محمد۔

بطن ثانی حسین بن قاسم بن حمزہ الشبیہ:۔ آپ کی اولاد سے حسین بن علی بن حسین المذکورہ سمرقند میں تھے۔اس کے ساتھ عمری نے جعفر بن علی کا نسب لکھا اور یہ جعفر عباسی رقی نحوی المعروف ابراہیم تھے شیخ شرف عبیدلی نے ان کو دیکھا تھا یہ جعفر بن علی بن حسین بن قاسم بن حمزہ الشبیہ بھی ہو سکتے ہیں اور

۱۔المجدی فی الانساب الطالبیین۔ص ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸

المجد ی کی تشجیر میں غلام رضا جلالی نے دوسرے طریقہ کار کو اپنایا تاہم یہ اول میں بھی ہوسکتا ہے عمری نے اس طرح لکھا کہ یہ روایت دونوں طرف جاتی ہے۔ واللہ اعلم[۱]

بطن ثالث قاسم بن قاسم بن حمزہ الشبیہ :۔ بقول رازی آپ کی اولاد سے ابوحسین رئیس الطالبین بالمراغہ بن عقیل بن جعفر بن محمد بن القاسم المذکور

بطن رابع حمزہ بن القاسم بن حمزہ الشبیہ آپ کی اولاد سے علی بن محمد بن حمزہ المذکور ہوئے جو اہل فضل میں سے تھے۔

## ۳۹۶۔نسل ابوجفنہ الفضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس ابوالفضل علمدار علیہ السّلام

رازی نے آپ کی عرفیت صندوق رقم کی ہے بقول عمری آپ سادات بنی ہاشم میں سے ایک تھے آپ کو ابن الہاشمیہ کہا جاتا ہے آپ عباسی خلفاء کے نزدیک عزت کے حامل تھے آپ کی ایک دختر فاطمہ اور آٹھ فرزند تھے۔ (۱)۔عباس اکبر، (۲) محمد، (۳) عباس اصغر، (۴) سلیمان، (۵) عبداللہ، (۶) احمد، (۷) جعفر، (۸) علی

بیت اول محمد بن ابوجفنہ الفضل:۔ بقول آپ عمری آپ کا ایک فرزند فضل شاعر خطیب تھا جس کی کنیت ابوالعباس تھی اور آپ کی اولاد قم اور طبرستان میں تھی مہدی رجائی نے ایک فرزند ابومحمد عبداللہ لکھا اور کہا ان کی اولاد بروجرد میں تھی مگر اس کا حوالہ تحریر نہیں کیا۔

بیت ثانی جعفر بن ابوجفنہ فضل:۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے ایک فرزند فضل ہوا اور بقول عمری اِن فضل کے علاوہ عباس اکبر بن ابوجفنہ فضل اور محمد بن ابوجفنہ فضل کی اولاد چلی باقی کسی کی اعقاب نہ تھی۔

بیت ثالث عباس اکبر بن ابوجفنہ الفضل:۔ آپ کے بقول عمری چار فرزند ہوئے۔ (۱) عبداللہ، (۲) عبیداللہ، (۳) محمد، (۴) فضل اور ان سب کی اولاد تھی۔[۲]

اور مہدی رجائی نے اوپر بیان کردہ چار پسران عباس اصغر بن ابوجفنہ فضل کے تحریر کیئے۔

بیت رابع عبداللہ بن ابوجفنہ الفضل:۔ ابنِ عنبہ نے آپ کے ایک فرزند یحییٰ رقم کیا۔

---

۱۔درخت طوبیٰ تشجیر المجد ی۔ص ۲۵ ۲۔المجد ی فی انساب الطالبین، ص ۴۳۸

# باب نہم

## در بیان اولاد محمد حنفیہ بن علی بن ابی طالبؑ

## ۳۹۷۔نسل محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوالقاسم نام محمد تھا اور آپ کو محمد حنفیہ کہا جاتا ہے آپ کو محمد الاکبر''ابن حنفیہ'' بھی کہا گیا ہے آپ لوگوں میں حضرت علیؑ کی شبیہ تھے بقول ابویقظان نسابہ آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ تھیں اور آپ کی نانی عمرو بن ارقم بن عبداللہ بن جعفر حنفی تھیں۔[۱]

اور بقول ابنِ عنبہ آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الائل بن حنفیہ بن لجیم تھیں سر سلسلۃ العلویہ کی روایت ہے کہ محمد حنفیہ کی وفات ربیع الاول ۸۱ ہجری میں ہوئی اور اس وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی اور ان کو جنت البقیع میں دفن کی گیا۔ بقول عمری نسابہ آپ کی کل چوبیس اولادیں تھیں جن میں دس صاحبزادیاں تھیں۔ (۱) بریکہ، (۲) ام سلمہ، (۳) حمادہ، (۴) علیہ، (۵) اسماء، (۶) ام القاسم، (۷) حمانہ، (۸) ام ابیہا، (۹) رقیہ، (۱۰) ریطہ اور آپ کے چودہ پسران تھے۔ (۱) حسن، (۲) جعفر اکبر، (۳) علی اکبر، (۴) علی اصغر، (۵) عبدالرحمٰن، (۶) طالب، (۷) عون اکبر، (۸) عون اصغر، (۹) عبداللہ اکبر، (۱۰) عبداللہ، (۱۰) حمزہ، (۱۲) ابراہیم، (۱۳) قاسم، (۱۴)۔ جعفر اصغر۔ اور ان میں عبداللہ اصغر، عون اصغر، طالب، عبدالرحمان، علی اصغر یہ پانچ فرزند درج تھے باقی نو پسران میں اول حسن بن محمد حنفیہ بقول عمری ان کو حسن الجمال بھی کہا گیا آپ انقرض ہوئے۔

دوئم جعفر اکبر بن محمد حنفیہ آپ کے فرزند محمد اور محمد کے جعفر تھے (ان کی اولاد کا سلسلہ بھی آگے نہ بڑھا)

سوئم حمزہ بن محمد حنفیہ:۔ بقول عمری آپ انقرض ہوئے۔

چہارم ابراہیم بن محمد حنفیہ:۔ آپ کے لقب میں اختلاف ہے بقول شیخ ابوعبداللہ حسین بن طباطبا آپ کو شعرہ کہا جاتا تھا اور بقول دندانی نسابہ آپ کو ''یسرہ'' کہا جاتا ہے آپ کی اولادیں تھیں جن میں محمد بن ابراہیم صاحب حدیث ثقہ تھے۔ پنجم عون الاکبر بن محمد حنفیہ آپ کی والدہ ام جعفر بنت محمد بن جعفر الطیار تھیں جو سیدہ فاضلہ تھیں اور احادیث کی روایت کرنے والی تھیں اور عون بن محمد حنفیہ بھی احادیث کے راوی تھے آپ (۶۳) برس کی عمر میں فوت ہوئے آپ کی تین دختران ایک فرزند محمد اشھل تھے جن کی اولاد سے ابوہاشم عبداللہ شریف ثقہ محدث بن محمد بن عون الاکبر المذکور تھے۔

ششم ابوہاشم عبداللہ بن محمد حنفیہ:۔ آپ کیسانیہ کے امام تھے بقول عمری آپ سے بیعت کا سلسلہ بنی عباس میں منتقل ہوا آپ کے وصی محمد بن علی بن عباس بن عبدالمطلب تھے بقول عمری آپ کو سلیمان بن عبدالملک نے دودھ میں زہر دلوا دیا آپ کی قبر حمیمہ کے مقام پر ہوئی اور حمیمہ شام کی ایک بستی ہے آپ کی والدہ ام الولد تھیں ان کا نام نائلہ تھا آپ کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں تھیں جن میں ریطہ بنت ابی ہاشم عبداللہ کی شادی زید بن امام زین العابدین سے ہوئی اور یحییٰ بن زید قتیل جوزجان پیدا ہوئے انہوں نے اپنے والد اور شوہر سے احادیث نقل کیں۔

ہفتم قاسم بن محمد حنفیہ:۔ آپ کی وجہ سے آپ کے والد کی کنیت ابوالقاسم تھی لیکن بعض دیگر کہتے ہیں کہ محمد حنفیہ کا نام اور کنیت رسول خداؐ پر تھی (یعنی رسول خداؐ نے فرمایا تھا کہ علی کے علاوہ اور کوئی میرا اسم اور کنیت ایک ساتھ نہ رکھے تو یا علیؑ نے اپنے فرزند کا نام اور کنیت یہی رکھا) آپ کے دو پسران تھے (۱)۔ابوالقاسم عبداللہ، (۲)۔محمد۔[۲]

لیکن اس نسل کا ذکر بعد کے نسابین نے نہیں کیا۔ بقول ابن عنبہ محمد حنیفہ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔ (۱) جعفر اصغر، (۲)۔علی اور بقول ابونصر بخاری محمد حنفیہ بن امام علی کی اولاد سے علی، ابراہیم اور عون کی اولاد ہوئی پھر انقرض ہوگئی اور جو بھی ان سے اپنی نسل جوڑتا ہے قطعی کذاب ہے محمد حنفیہ کی اولاد صرف جعفر اصغر بن محمد حنفیہ سے جاری ہوئی۔[۳]

بیت علی بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ:۔ گو کہ ابی نصر بخاری رازی اور مروزی نے علی بن محمد حنفیہ کی اولاد کا نہ لکھا بلکہ ابی نصر بخاری نے تو انقرض ہونے کا کہہ دیا تاہم ابنِ عنبہ نے ان کی اولاد تحریر کی لیکن وہ بھی ان کی تفصیل بہت کم لکھی ایسا ممکن ہے کہ یہ نسل انقرض ہوگئی ہو بقول عمری

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ۔ص ۸۱ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص ۴۳۰۔۴۲۹ ۳۔سر سلسلۃ العلویہ۔ص ۸۵

نسابہ علی بن محمد حنفیہ المعروف بابن نایلہ تھے جو کہ ام الولد تھیں بقول عمری آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱) ابو محمد حسن اقبیش آپ کی والدہ علیہ بنت عون المحمد یہ، (۲) علی اور بعض جگہ (۳) عون کا ذکر بھی ہے۔ خاص کر نسب القریش میں ان کا ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ نسب قریش میں، (۴) عبیداللہ، (۵)۔عبداللہ، (۶) محمد اکبر، (۷) محمد اصغر اور ایک دختر فاطمہ کا بھی ذکر ہے جن کی شادی جعفر بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؑ سے ہوئی۔

بطن اول عون بن علی بن محمد حنفیہ:۔ زبیری نسابہ کے بقول آپ کی اولاد میں (۱) محمد، (۲) رقیہ، (۳) علیہ بنی عون سے تھے اور ان کی والدہ مہدیہ بنت عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن مسلمہ الانصاری تھیں۔

اول محمد بن عون بن علی:۔ کی تین اولادیں تھیں۔ (۱) علی، (۲) حسنہ، (۳) فاطمہ اور ان تینوں کی والدہ صفیہ بنت محمد بن مصعب بن زبیر تھیں۔ پاک و ہند میں ایک نسل جو خود کو اعوان کہتی ہے علی کو علی المعروف عبدالمنان بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ سے ملاتی ہے مگر ان کا نسب ثبوت کا محتاج ہے ان کا ذکر منبع الانساب میں ہے مگر معین الحق جھانسوی کے تحریر کردہ اکثر نسب غلط ہیں جو علم الانساب سے مطابقت نہیں رکھتے۔ پھر اس نسل اعوان میں بھی کثیر تعداد ادعیا کی ہے اور ان کا اولادِ علیؑ سے ہونا تحقیق طلب ہے۔ مہدی رجائی نے علی بن محمد اشھل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ کی اولاد میں سات پسران لکھے ہیں۔ (۱) علی جن کی والدہ صفیہ بنت محمد بن حمزہ بن بن مصعب بن زبیر بن عوام تھیں، (۲) موسیٰ، (۳) حسن بقیہ ہند میں، (۴) عیسیٰ، (۵)۔احمد، (۶) محمد، (۷) حسین۔

پہلی شاخ میں علی بن علی بن محمد اشھل کے دو فرزند تھے۔ (۱) عیسیٰ، (۲) ابوتراب محمد قتیل الاحول اور مصر میں۔

ابوتراب محمد بن علی بن علی: کی اولاد سے ابی علی حسین بن محمد بن محمد: ابوتراب المذکور تھے جن کو روم میں قتل کیا گیا۔

بطن ثانی علی بن علی بن محمد حنفیہ:۔ آپ کی اولاد سے بقول ابوحسن عمری نسابہ ابوتراب حسن بن محمد المصری المقلب ثلثا وحزویہ بن عیسیٰ بن علی بن محمد بن علی المذکور ہوئے ان کو ابن عمریہ کہا جاتا تھا ان کا قتل مصر میں ہوا ان کی عقب منتشر ہوئی جن کو بنوابی تراب کہا جاتا ہے۔

بطن ثالث ابو محمد حسن اقبیش بن علی بن محمد حنفیہ:۔ آپ عالم اور فاضل تھے کیسانیوں نے آپ کی امامت کی دعوت دی اور آپ کے بعد بقول عمری آپ کے وصی آپ کے فرزند علی تھے جو کیسانیوں کے امام ہوئے۔

ابنِ عنبہ نسابہ، زبیری نسابہ اور عمری نسابہ نے علی بن محمد حنفیہ کی اولاد تحریر کی لیکن ان کی تفصیل بہت کم تحریر کی تاہم ابی نصر بخاری نسابہ نے یہ نسل ختم ہونے کا بیان دیا اور مروزی اور رازی نے بھی علی بن محمد حنفیہ کی اولاد تحریر نہیں کی جو ان کے انقرض ہونے کے حق میں ہے۔

## ۳۹۸۔نسل جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی آپ کی والدہ اور عون الاکبر کی والدہ ام جعفر بنت محمد بن جعفر طیار تھیں آپ کی شہادت واقعہ حرہ میں ہوئی حرہ وہ واقعہ ہے جب امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اہلِ مدینہ نے بغاوت کی تو یزید لعین نے مدینے پر حملہ کیا اور مسرف بن عقبہ مری کو اہلِ مدینہ کے قتلِ عام کے لیے روانہ کیا۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں تین دختران تھیں۔ (۱)۔ام جعفر، (۲)۔فاطمہ، (۳)۔صفیہ جبکہ عمری نے آپ کے پانچ پسران لکھے ہیں اس طرح یہ کل آٹھ اولادیں ہوئیں اور پسران میں (۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)۔حسین کی عقب نہیں تھی، (۴)۔قاسم آپ کے تین پسران تھے محمد، علی، جعفر، (۵) عبداللہ۔ باقی نسابین اور عمری کے بقول بھی اولاد صرف عبداللہ بن جعفر اصغر کی جاری ہوئی۔

عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ:۔ کی والدہ بقول عمری ام الولد تھیں اور آپ احادیث کے راوی تھے بقول عمری آپ کی پندرہ اولادیں تھیں جن میں تین دختران تھیں۔ (۱)۔صفیہ، (۲)۔اُم جعفر، (۳)۔فاطمہ اور رجال میں، (۱)۔محمد اکبر، (۲)۔محمد اصغر، (۳)۔احمد (۴)۔اسماعیل، (۵)۔جعفر، (۶)۔عیسیٰ، (۷)۔عمر کا ایک فرزند، (۸)۔جعفر انقرض ہوا۔ اور مندرجہ بالا آٹھ حضرات کی نسل بالکل جاری نہ ہوئی۔ (۹)۔ابراہیم، (۱۰)۔قاسم، (۱۱)۔اسحاق،

(۱۲)۔علی بالمنصورہ، (۱۳)۔ جعفراعرج ثانی ۔

اول ابراہیم بن عبداللہ بن جعفراصغر:۔ آپ کی اولاد میں بقول عمری تین فرزند تھے۔

جن میں(۱)۔علی، (۲)۔حسین، (۳)۔محمد تھے جن کی عقب میں سے بعض حران میں سکونت رکھتے تھے۔ یہ بیان عمری کا ہے اس نسل کا کوئی بھی دعویدار بعد میں نہ مِلا، معلوم ہوتا یہ نسل انقرض ہوئی۔

دوئم القاسم بن عبداللہ بن جعفراصغر:۔ آپ کی والدہ آپ کے والد کی چچازاد تھیں، آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔محمد، (۲)۔علی، جن کی ذیل منتشر ہوگئی۔

سوئم اسحاق بن عبداللہ بن جعفراصغر:۔ بقول عمری آپ کی عدہ اولاد تھی جوطویل بھی ہوئی آپ کا ایک فرزندحسن تھا اور یہ نسل بھی ختم ہوئی۔

چہارم علی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بقول عمری آپ منصورہ (ملتان) میں تھے اور آپ کے دوفرزند تھے۔زبیرؔی نسابہ کے نزدیک آپ کی والدہ صفیہ بنتِ عضبان بن یزید بن انمار تھیں۔ آپ کے دو پسران میں (۱)۔محمد لقب اباتریدہ، (۲)۔علی اور علی کے بھی دوفرزند تھے۔

پھرمحمد اباتریدہ بن علی بن عبداللہ:۔ بقول عمری آپ کے دوفرزند(۱)۔علی، (۲)۔جعفر تھے اور دو ہی دُختران تھیں جو بنی اللیشیہ سے معروف تھے۔

اور بقول عمری نسابہ محمد اباتریدہ بن علی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ کی نسل ہندوستان میں ہے۔

لیکن مجھے اس نسب سے منسوب کوئی شخص نہ ملا اور نہ بعد کے نسابین نے اس نسل کا تذکرہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ نسل جاری ہو اور خاندان خود اپنے نسب کی معرفت نہ رکھتا ہومگر اس طرح ہونا بھی بہت کم ممکن ہے۔ اتنے زمانے میں نسل بہت بڑھ جاتی ہے۔ ان کی معروف شخصیات کا ہونا بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ ممکن یہی ہے کہ یہ نسل ناپید ہوگئی۔ عمری، ابن عنبہ شیخ شرف عبیدلی کے بقول جعفراصغر بن محمد حنیفہ کی اولاد صرف جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر سے جاری ہوئی جب کہ ابی نصر بخاری رازیؔ اور شریف مروزی کے بقول بھی محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علیؑ کی اولاد صرف جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر سے باقی رہی۔

## ۳۹۹۔نسل جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علیؑ

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی والدہ اُمیمہ بنتِ عبداللہ بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین تھیں اور ابنِ خداع کا قول ہے کہ ان کی والدہ کا نام اُمینہ تھا۔ دوسرے قول کے مطابق آپ کی والدہ آمنہ بنتِ حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔ میرے نزدیک دوسرا قول درست ہے۔

بقول عمری آپ کی بارہ اولادیں تھیں جن میں چھے دُختران تھیں(۱)۔آمنہ الکبریٰ، (۲)۔آمنہ، (۳)۔زینب، (۴)۔فاطمہ، (۵)۔اسماء بنت نوفلیہ، (۶)۔سکینہ اور رجال میں(۱)۔القاسم، (۲)۔محمد، (۳)۔علی، (۴)۔احمد، (۵)۔اسحاق ان حضرات کی اولاد نہ تھی اسی لیے ان کی اولاد کا کہیں پر تذکرہ نہیں، (۶)۔عبداللہ راس المذری۔

رازی نے آپ کو عبداللہ ثانی لکھا ہے۔فخرالدین رازی، جمال الدین ابنِ عنبہ کے بقول جعفر ثانی بن عبداللہ کی اولاد صرف اور صرف عبداللہ راس المذری سے جاری ہوئی۔

عبداللہ راس المذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر بن محمد حنفیہ بن امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام آپ کی والدہ مخزومیہ یعنی بنی مخزوم سے تھیں۔ بقول ابنِ عنبہ آپ کے نوفرزند تھے(۱)۔ جعفر ثالث، (۲)۔علی بقول رازی لقب برغوث، (۴)۔ابواسحاق ابراہیم بقول رازیؔ آپ حران میں تھے، (۴)۔عیسیٰ بقول رازیؔ آپ فارس میں تھے، (۵)۔قاسم بصرۃ میں، (۶)۔اسحاق، (۷)۔احمد اصغر جب کہ رازی نے ان کو احمد اکبر بنصیبین یعنی نصیبین میں تھے تحریر کیا، (۸)۔ابوعلی احمد، (۹)۔محمد۔

بیت اوّل علی بن عبداللہ راس المذری: عمری نے آپ کے ایک فرزند کا ذِکر کیا۔محمد عوید اور بقول فخرالدین رازی آپ کے تین پسران تھے

(۱)۔ابوطالب قاسم اسودارجان میں،(۲)۔علی المدثر آپ جو کہ بغداد میں قتل ہوئے اور یہ زمانہ مکتفی باللہ کا تھا۔آپ کی اولاد قلیل تعداد میں حران اور یمن میں تھی،(۳)۔احمدالزاہد۔

بطن اوّل ابوطالب قاسم بن محمدعوید بن علی:۔ آپ کے دوفرزند تھے(۱)۔حمزہ،جن کی نسل موصل میں تھی اور ان میں سے نقباءبھی گزرے ہیں،(۲)۔ابوحسن احمدنقیب الطالبین بغداد بعدابی احمدموسوی آپ کی اولاد بصرہ اوراہواز میں تھی۔

اوّل ابوحسن احمد بن قاسم ابوطالبؒ:۔آپ سیّدشریف عالم نقیب تھے ابی احمد موسوی اوران کے بھائی ابی عبداللہ کے گرفتار ہوجانے پر غضدالدولہ نے آپ کو نقابت کا سربراہ یعنی نقیب مقرر کیا۔ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔ابومحمدحسن نقیب بغداد آپ کی اولاد ''بنی نقیب محمدی'' سے معروف تھی،(۲)۔ابوعبداللہ حسین قم سے قزوین منتقل ہوئے۔

پہلی شاخ میں ابومحمدحسن نقیب بن ابوحسن احمد آپ شریف مرتضٰی اورشریف رضی کی نقابت میں اُن کے نائب تھے آپ کا ایک فرزندابی عبداللہ محمد عمیدالشرف نقیب موصل تھے جن کی والدہ دُختر ابی علی زیدی نقیب موصل تھیں۔ابن الفوطی ذِکر کرتا ہے کہ شیخ ابوالفضل بن مہناعبیدلی اپنے مشجر آپ کا ذِکر کرتے ہیں۔[۱]

آپ کے تین فرزند تھے(۱)۔ابوالقاسم علی الشریف اللبیب،(۲)۔ابوالبرکات نقیب بغداد،(۳)۔ابوالوفا ناصرنقیب موصل ماہرانساب۔

ان میں پہلا خاندان ابوالوفا ناصر بن ابی عبداللہ محمد عمیدالشرف آپ کی اولاد سے ابومحمدحسین نقیب مقابرقریش بن ابوجعفراحمد بن علی نسابہ بن ابوالوفاء ناصرالمذکور تھے۔

دوسری شاخ میں ابوعبداللہ حسین بن ابوحسن احمد:۔آپ کے چارپسران تھے(۱)۔ابوطالب محمد،(۲)۔ابوہاشم احمد،(۳)۔ابویعلٰی عبداللہ،(۴)۔حسن

بطن ثانی علی المدثر بن محمدعوید بن علی:۔آپ کا ایک فرزندمحمد تھا۔

بطن ثالث احمدالزاہد بن محمدعوید بن علی بن عبداللہ راس المذری:۔آپ کے تین پسران تھے(۱)۔ابوحسین علی آپ نصیبین سے قم منتقل ہوئے۔آپ کی اعقاب نیشاپوراورقم میں منتشر ہوئی،(۲)۔ابوعبداللہ حسین الفقیہ فاضل قزوینی آپ کی اولادقزوین میں ہے،(۳)۔ابوزیدمحمد آپ قم سے رُۓ منتقل ہوئے۔

اوّل ابوحسین علی بن احمدالزاہد:۔ کے چھے فرزند تھے(۱)۔احمد کی عقب تھی،(۲)۔طاہر کی اولاد تھی،(۳)۔حسن عقب،(۴)۔ابوالقاسم حمزہ،(۵)۔حسن،(۶)۔محمد۔

بیت ثانی ابراہیم بن عبداللہ راس المذری بن جعفرثانی بن عبداللہ بن جعفراصغر:۔کہا جاتا ہے کہ آپ عالم فاضل نسابہ اورثقہ الجلیل تھے۔آپ کی کتاب المبسوط فی النسب تھی۔[۲]

فخرالدین رازی نے آپ کے دو پسران تحریر کیے ہیں(۱)۔ابوعلی محمد نسابہ حرانی،(۲)۔عبداللہ جن کی اولادسمرقند اور بخارا میں ہے۔ان دونوں کی والدہ علویہ عمریہ تھیں۔

بطن اوّل ابوعلی محمد نسابہ حرانی بن ابراہیم:۔ آپ نسابہ ثقہ اور صاحب مبسوط فی النسب تھے۔آپ کی اولاد میں دو پسران تھے(۱)۔ابوالقاسم علی المعروف امیرلقب ''الفلکیک''،(۲)۔ابوحسن احمدلقیب ہلیلجہ۔

اوّل ابوالقاسم علی امیر بن ابوعلی محمد نسابہ حرانی:۔آپ امیراورشاعر تھے۔عمری نسابہ نے آپ کے دو پسران کا ذِکر کیا ہے(۱)۔ابوعبداللہ ابراہیم،(۲)۔ابواحمد طاہر۔

---

۱۔مجمع الآداب،جلد دوئم،ص۲۴۳۔۲۴۲ ۲۔منیۃ الراغبین،ص۱۷۱۔۱۷۰

پہلی شاخ میں ابوعبداللہ ابراہیم بن ابوالقاسم علی امیر کی اولاد سے ابی القاسم محسن الشریف الدین العمال حلب (جو کہ عمری کے دوست تھے) بن محمد بن محسن بن ابراہیم المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں ابواحمد طاہر بن ابوالقاسم علی امیر:۔ کے تین فرزند تھے (۱)۔محمد، (۲)۔احمد، (۳)۔ابوالحسن علی حرانی۔

دوئم ابوحسن احمد ہلیلجہ بن ابوعلی محمد نسابہ حرانی کی اولاد سے ابی الفراس مفضّل بن حسن بن محمد بن احمد ہلیلجہ المذکور ہوئے آپ کی اولاد شام اور موصل میں دارالضرب میں کام کرتی تھی۔

بطن ثانی عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ راس المذری:۔ آپ کی اولاد سے بقول شریف مروزی نقیب سمرقند ابوجعفر عبداللہ بن علی بن عبداللہ المذکور تھے۔[۱]

بیت ثالث عیسیٰ بن عبداللہ راس المذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر:۔ بقول ابوحسن عمریؒ نسابہ آپ کی اولاد سے ابوعلی حسن بن علی بن عیسیٰ المذکور تھے، جو ابن ابوالشوارب سے معروف تھے۔ آپ مصر کے شیوخ الطالبین میں سے ایک تھے۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے، جب کہ رازی نے عیسیٰ بن عبداللہ راس المذری کے پانچ مزید پسران بھی لکھے ہیں جن میں (۲)۔محمد، (۳)۔حسن، (۴)۔ابراہیم، (۵)۔عبداللہ، (۶)۔جعفر۔

بیت رابع:۔ اسحاق بن عبداللہ راس المذری:۔ بقول رازیؒ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔حسن صابونی، (۲)۔علی جب کہ عمری نے چار پسران کا تذکرہ کیا، (۳)۔عبداللہ المعروف ابنِ ظنک جو رسول اللہ ﷺ کی شبیہ تھے، (۴)۔جعفر آپ کو عجم کے حکمران عبداللہ بن عبدالحمید بن جعفر الملک علوی ملتانی نے شکنجہ میں ڈال کر قتل کر دیا۔ صاحب اصیلی نے (۵)۔القاسم کا ذِکر بھی کیا ہے۔

بطن اوّل حسن صابونی بن اسحاق:۔ عمری نے آپ کے ایک فرزند اسحاق الصابونی کا ذِکر کیا ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ عمری نے ان کے ایک فرزند (۱)۔ابوعبداللہ حسین کا ذِکر کیا جو مصر میں دریا کے اندر ڈوب گیا اور اس کی اولاد بھی تھی جبکہ آپ کی اولاد سے دو مزید پسران کا ذِکر مہدی رجائی نے لکھا ہے (۲)۔اسماعیل، (۳)۔علی۔

ان میں علی کی اولاد سے محمد نقیب اخسیکت بن ابوطالب بن حسین بن محمد بن علی المذکور تھے۔

بطن ثانی علی بن اسحاق بن عبداللہ راس المذری:۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابوعلی محمد فساء داخل ہوئے، (۲)۔علی۔

اوّل ابوعلی محمد بن علی آپ کی اعقاب میں چار پسران تھے (۱)۔ابوعبداللہ حسین۔ آپ کی اولاد ذیل کی اکثریت جرجان، فسا، فرغانہ، بغداد، مکہ میں تھی، (۲)۔ابوالقاسم اسحاق کے دو فرزند تھے۔ ان کی عقب فی صح ہوئی، (۳)۔حسن، (۴)۔ابوحسن علی آپ کی عقب قلیل تھی۔

پہلی شاخ میں ابوعبداللہ حسین بن ابوعلی محمد:۔ کے بھی چار پسران ہوئے (۱)۔ابوطاہر احمد آپ کی اولاد میں صرف دُختران تھیں، (۲)۔ابوحسین جعفر آپ کی اعقاب فارس میں فسا کے اندر تھی، (۳)۔ابوجعفر عبداللہ عقب فسا، خراسان اور جرجان میں، (۴)۔ابوالقاسم عقیل فقیہ المحدث مصنّف عقب فرغانہ میں پہلا خاندان ابوطاہر احمد بن ابوعبداللہ حسین کے چار فرزند تھے (۱)۔ابوالفضل محمد احول محمدی عکبرا میں آپ کی والدہ حسینیہ تھیں۔ آپ کی وفات پر آپ کی دُختران تھیں (۲)۔محسن، (۳)۔حسن، (۴)۔علی۔

دوسرا خاندان ابوجعفر عبداللہ بن ابی عبداللہ حسین:۔ آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔عقیل، (۲)۔محمد، (۳)۔علی۔

بطن ثالث القاسم بن اسحاق بن عبداللہ راس المذری:۔ بقول ابنِ طقطقی نسابہ آپ کی اولاد سے احمد بن حسن بن قاسم المذکور ہوئے۔

بیت خامس:۔ القاسم بن عبداللہ راس المذری:۔ بقول عمری آپ محدث تھے بقول شریف مروزیؒ نسابہ آپ کے تین پسران صاحبِ اعقاب تھے

---

۱۔الفخری فی انساب الطالبین، ص ۱۶۷

(۱)۔ابوالطیب محمد آپ کی اولاد مصر میں (۲)۔عبداللہ آپ کی عقب کثیر تھی، (۳)۔علی مدینہ میں رہے۔ آپ کی اعقاب یمن اور بغداد میں تھی۔

بطن اوّل ابوالطیب محمد بن القاسم:۔ بقول مروزی آپ کی اولاد سے قاسم القبسی بن حسن بن حسن بن ابی طیب محمد المذکور تھے۔

بطن ثانی علی بن قاسم:۔ آپ کے تین فرزند تھے (۱)۔حسن، (۲)۔حسین، (۳)۔محمد۔

بطن ثالث عبداللہ بن قاسم:۔ آپ کے دو فرزند تھے (۱)۔ابراہیم، (۲)۔ابوحسین علی۔لقب برغوث آپ کی وفات ۳۳۰ ہجری کو ہوئی، (۳)۔ابوعلی احمد کا ذِکر ابنِ عنبہ نے کیا۔

بیت سادس محمد بن عبداللہ راس المذری:۔ عمری نے آپ کے ایک فرزند (۱)۔ابوطاہر احمد، الشریف المقدم کا ذِکر کیا ہے اور ان کے فرزند حسن قم میں تھے بقول عمری آپ کی اولاد اور بھائی تھے اور یہ کہا جاتا ہے کہ محمد بن عبداللہ راس المذری انقرض ہوئے۔[۱]

## ۴۰۰۔نسل جعفر ثالث بن عبداللہ راس المذری بن جعفر ثانی بن عبداللہ بن جعفر اصغر

ابنِ عنبہ نے آپ کے چار پسران کا ذِکر کیا (۱)۔زید المحدث بالکوفہ، (۲)۔موسیٰ احول لقب ''کعب الغول''، (۳)۔ابوطالب علی بالکوفہ، (۴)۔عبداللہ الثالث۔

جب کہ رازی نے پانچواں فرزند (۵)۔ابولطیب قاسم لکھا ہے۔جن کا ذِکر مروزی نے بھی کیا ہے، صاحب اصیلی نے بھی ان پانچ کا ہی ذِکر کیا ہے۔

بیت اوّل زید المحدث بن جعفر ثالث:۔ بقول مروزی جعفر ثالث کی اکثر اعقاب زید المحدث سے ہے۔ رازی نے آپ کے تین پسران لکھے ہیں (۱)۔ابوالقاسم حسین اکبر اعقاب کوفہ میں، (۲)۔ابوعبداللہ حسین اصغر اعقاب کوفہ اور اھواز میں، (۳)۔ابومحمد عبداللہ۔

بطن اوّل ابوالقاسم حسین اکبر بن زید المحدث:۔ آپ کے تین پسران ہوئے (۱)۔ابولطیف حمزہ، (۲)۔علی عصعص، (۳)۔قاسم۔

اوّل ابواللطیف حمزہ بن حسین اکبر:۔ آپ کے پانچ پسران تھے (۱)۔علی، (۲)۔جعفر، (۳)۔عباس، (۴)۔ابوالقاسم حسین آپ کی عقب کوفہ میں بنوالاسیر کہلائی، (۵)۔ابوطیب احمد داعی آپ کی عقب کوفہ میں بنوبقبق اور بنوکدۃ کہلائی اور بنوملنک بھی ان میں سے تھی۔

دوئم علی عصعص بن حسین اکبر:۔ بقول صاحب مجدی آپ کے ایک فرزند حسین تھے جن کے دو فرزند (۱)۔علی، (۲)۔جعفر تھے۔

پہلی شاخ میں علی بن حسین بن علی عصعص:۔ آپ کی اولاد سے ناصر دیلمی بن عبداللہ بن علی المذکور تھے۔عمری کہتے ہیں کہ میں نے ان کو بصرۃ میں دیکھا تھا۔ان کا ایک فرزند ابوالفوارس الرام میرا دوست ہے، جس کی آج بقیہ موجود ہے۔ دوسری شاخ میں جعفر بن حسین بن علی عصعص:۔ کے ایک فرزند ابی حسین زید الشریف الفاضل اخباری نقیب المشہد علیٰ ساکنہ السّلام تھے۔ آپ عمری کے والد ابوالغنائم صوفی نسابہ کے دوست تھے۔

بطن ثانی ابومحمد عبداللہ بن زید محدث بن جعفر ثالث:۔ آپ کے چار فرزند تھے (۱)۔طاہر، (۲)۔علی، (۳)۔زید، (۴)۔احمد۔

اوّل طاہر بن ابومحمد عبداللہ کی اولاد سے ابی الفتح عبداللہ اعسر بن حسین بن طاہر المذکور۔

دوئم علی بن ابومحمد عبداللہ کا ایک فرزند حسین موصل میں تھا جس کی اولاد بنی قاسمیہ معروف تھی۔

بیت ثانی موسیٰ احول بن جعفر ثالث:۔ صاحب اصیلی نے آپ کا ایک فرزند (۱)۔احمد لکھا ہے۔

ابنِ عنبہ نے (۲)۔زید الشعرانی اور ابوالقاسم عرقالہ لکھا ہے مگر بعض نے عرقالہ کو احمد بن موسیٰ کے احفاد میں تحریر کیا۔

بطن اوّل احمد بن موسیٰ احول کا ایک فرزند یحییٰ احول تھا جس کے دو فرزند (۱)۔ابوالقاسم حسن لقب عرقالہ، (۲)۔علی۔

بیت ثالث ابوطالب علی بن جعفر ثالث:۔ آپ کو ابوطالب الکوفی بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی اولاد سے بقول عمری ابی علی حسین الطّویل محمدی بن حسن

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص ۴۳۲

بن عباس بن ابوطالب علی المذکور ہوئے جو شریف ابوحسن عمری نسابہ کے دوست تھے اور صاحبِ اولاد تھے۔

بیت رابع عبداللہ ثالث بن جعفر ثالث آپ کی اولاد سے محمد بن علی بن عبداللہ ثالث المذکور تھے بقول ابی نصر بخاری نسابہ قم کے علماء، رے کے سادات، قزوین کے محمدی روساء ان کی اولاد سے تھے۔[۱]

بیت خامس القاسم بن جعفر ثالث کی اولاد میں تین پسران کا نام ملتا ہے۔(۱) عبداللہ، (۲) جعفر المعروف مصاب، (۳) علی

اولاد محمد حنفیہ بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب یہاں پر تمام ہوئی آج دنیا میں بہت کم قبائل ہیں جو اپنا نسب محمد حنفیہ بن امام علی سے ملاتے ہیں۔ حالانکہ چھٹی سے ساتویں صدی ہجری تک یہ لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔مگر بعد میں اس نسل کے دعویدار بتدریج کم ہونے لگے تاہم جس طرح دوسری علوی نسلوں میں کذاب گُھسے اس نسل میں بھی ادعیا نے جوڑ لگایا۔اس طرح برصغیر پاک و ہند میں بھی ایسے خاندان موجود ہیں جو محمد حنفیہ سے نسب ملاتے ہیں مگر ان کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔یقیناً عرب میں بھی ایسے لوگ موجود ہوں گے تاہم جس رغبت سے ادعیا سادات بنی فاطمہ سے نسبت ملاتے ہیں۔ بنو علی سے نہیں ملاتے۔ مجھے پاک و ہند میں جتنے نسب محمد حنفیہ تک منتہی ملے ان میں سے کوئی بھی نسب کے اصولوں کے مطابق درست نہیں ہے۔

---

۱۔سر سلسلۃ العلویہ۔نمبر نمبر ۸۶

# باب دہم

# در بیان اولاد عمر اطرف بن علی بن ابی طالبؑ

## ۱۰۴۔نسل عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی بقول موضع نسابہ کہ ابنِ خداع نسابہ مصری کے بقول آپ کی کنیت ابوحفص تھی آپ اور آپ کی ہمشیرہ رقیہ جڑواں تھے اور یہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی آخری اولادیں تھیں۔ آپ کی والدہ صہبا ثعلبیہ تھیں جوام حبیب بنت عباد بن ربیعہ بن یحییٰ بن عبد بن علقمہ تھیں اور یمامہ کی قیدیوں سے تھیں۔ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ بی بی عین التمر خالد بن ولید کے قیدیوں میں سے تھیں جن کو مولا علی شیر خدا نے اپنے نکاح میں لے لیا۔عمر اطرف اپنے بھائی امام حسینؑ کے ہمراہ کوفہ نہیں گئے۔ بقول ابنِ عنبہ یہ روایت درست نہیں کہ عمر اطرف کربلا میں موجود تھے عمر اطرف اول تھے جنہوں نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کی اور بعد میں حجاج بن یوسف کی بیعت کر لی۔اسی لیے حجاج بن یوسف چاہتا تھا کہ صدقات امیرالمومنین علی ابن ابی طالب میں حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ کے ساتھ عمر اطرف کو داخل کیا جائے۔عمراطرف کی وفات ۷۷ سال کی عمر میں ہوئی اور بقول ابنِ عنبہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۷۵ سال کی عمر میں ہوئی آپ کی اولاد میں کثیر جماعت تھی جو کئی بستیوں میں متفرق ہوگئی۔[۱]

بقول عمری عمر اطرف کی اولاد میں تین دختران تھیں۔(۱)ام حبیب جن کی والدہ ام عبداللہ بنت عقیل بن ابی طالب تھیں، (۲)ام موسیٰ، (۳)اُم یونس ان دونوں کی والدہ اسماء بنت عقیل بن ابی طالب تھیں۔اور آپ کے تین ہی پسران تھے۔(۱)۔محمد، (۲)۔علی، (۳)ابوابراہیم اسماعیل بقول ابوحسن عمری نسابہ ان میں اولاد صرف محمد کی جاری ہوئی جن کی کنیت ابوعمر تھی اور آپ کی والدہ اسماء بنت عقیل بن ابی طالب تھیں۔بقول عمری ایک دن آپ اپنے چچازاد امام زین العابدین کی مجلس میں حاضر تھے تو محمد بن عمر اطرف نے کلام کیا تو امام زین العابدینؑ نے ان کے کلام کو پسند کیا اور ان کی تعریف کی تو محمد بن عمراطرف نے کہا میرے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ میں آپ کی پیروی کروں اے چچازاد یہ میری آپ کے لیے محبّت ہے تو امام زین العابدین نے کہا کیا تم میری دختر خدیجہ سے شادی کرو گے اور تمہیں معلوم ہے خدیجہ کی منزلت میرے نزدیک کتنی ہے تو محمد بن عمر اطرف اٹھ کر آئے اور امام کے سر کا بوسہ لیا تو امامؑ نے کہا یہ صلہ رحم ہے اے چچازاد تم ہمارے ساتھ منسلک ہوئے اور ان دونوں کی شادی ہوئی اور اولاد پیدا ہوئی۔[۲]

محمد بن عمراطرف کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی آپ کی آٹھ اولادیں تھیں۔(۱)فاطمہ، (۲)ام موسیٰ۔(۳)کلثوم،، (۴)ام ہانی جبکہ چار ہی بیٹے تھے۔(۱)۔عبداللہ، (۲)۔عبیداللہ، (۳)۔عمر ان تینوں کی والدہ خدیجہ بنت امام زین العابدین تھیں۔(۴)جعفر ابلہ ان کی والدہ ام ہاشم بنت جعفر بن جعفر بن جعدۃ بن ھبیرہ بن ابی وھب مخزومی تھیں۔

بیت اول جعفر ابلہ بن محمد بن عمراطرف:۔ بقول عمری آپ کی اعقاب میں پانچ فرزند تھے۔(۱)حسین آپ کی والدہ ام کلثوم بنت عبداللہ بن عبدالرحمٰن الشبیہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب تھیں۔(۲)محمد ابلہ آپ کی شادی ام کلثوم بنت سلیمان بن حسین الاصغر سے ہوئی آپ کی والدہ بھی ام کلثوم بنت عبداللہ بن عبدالرحمٰن الشبیہ تھیں۔(۳)حسن، (۴)عمر ابلہ،(۵)ابوطالب آپ کی شادی زینب بنت سلیمان بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین سے ہوئی اس کے علاوہ جعفر ابلہ کی تین دختران بھی تھیں۔(۱)م ہانی، (۲)ام جعفر، (۳)ام محمد۔

بطن اول ابوطالب بن جعفر ابلہ:۔ آپ کی اولاد سے علی بن حسین بن ابی طالب المذکور تھے جن کی وفات پر ان کی اولاد میں صرف دختران تھیں۔

بطن ثانی محمد ابلہ بن جعفر ابلہ:۔ بقول رازی جعفر ابلہ کی اولاد سے صرف آپ کی اولاد جاری ہوئی بقول عزیز الدین مروزی آپ کی اعقاب صرف ایک فرزند(۱)عبداللہ سے جاری ہوئی جس کے چار فرزند تھے رازی نے ان کا نام عبیداللہ لکھا اور کہا ان کی اولاد کوفہ رے اور مصر میں تھی جبکہ دوسرا فرزند(۲)احمد تھا جس کی اولاد کرمان اور بلخ میں تھی اور رازی کے بقول دو مزید پسران بھی تھے۔(۳)جعفر ابوطیب جس کی عقب قم میں تھی اور ان میں اختلاف ہے۔(۴)حسین ان کی اعقاب ہونے میں بھی اختلاف ہے اور کہتے ہیں ان کی عقب تھی۔

---

۱۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ص۳۶۲ ۲۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۴۵۱

اول ابوطیب جعفر بن محمد ابلہ بن جعفر ابلہ:۔ بقول عمری آپ حجاز میں ظاہر ہوئے پھر پوشیدہ ہو گئے اور آپ کی اولاد متفرق ہو گئی جن میں (۱)اسحاق، (۲)یعقوب دونوں قم چلے گئے۔ (۳)مظفّر فارس چلے گئے، (۴)محمد، (۵)ہاشم دونوں رے چلے گئے۔

دوئم احمد بن محمد ابلہ بن جعفر ابلہ:۔ آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔ (۱)حسن کرمان میں، (۲)عبداللہ کرمان، (۳)حسین کرمان، (۴)زید بام میں، (۵)ابوحسن علی آپ نے شوستر میں قیام کیا آپ کا ایک فرزند حسین تھا۔

سوئم عبداللہ بن محمد ابلہ بن جعفر ابلہ:۔ بقول عمری آپ کی عرفیت السخی تھی عمری کہتے ہیں کہ حسنی نے ابنِ خداع سے روایت لی کہ ان کی والدہ ام الولد تھیں بقول عمری جہاں تک ہم جانتے ہیں ان کی والدہ دختر مزید بن منصور تھیں جو خلیفہ مہدی عباسی کا ماموں تھا عبداللہ بن محمد ابلہ کی شادی علیہ بنت جعفر بن عیسیٰ بن علی بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ سے ہوئی اور ان سے تین دختران، (۱)۔اسماء، (۲)۔اُمِ حسن، (۳)۔اُم سلمٰہ ہوئیں اور ایک فرزند، (۱)۔محمد ہوئے جن کو صاحب مرداویج نے بصرۃ میں قتل کیا آپ بصرہ میں عمال تھے۔ عبداللہ بن محمد ابلہ کے دو مزید بھی پسران تھے۔ (۱)۔جعفر، (۳)۔حسن۔

پہلی شاخ میں حسن بن عبداللہ بن محمد ابلہ:۔ کی اولاد میں بقول عمری حمزہ الکواز تھے جن کے چار فرزند تھے(۱)۔ابومختار حسین، (۲)۔محمد، (۳)۔علی، (۴)۔ابوالغنائم حسن۔ ان میں پہلا خاندان ابومختار حسین بن حمزہ کواز بقول عمری آپ کی شادی بیت صوفی میں ہوئی۔ آپ کی ایک دُختر مہابہ تھی بقول عمری میں نے بصرہ میں ابومختار کو دیکھا۔

دوسری شاخ میں جعفر بن عبداللہ بن محمد ابلہ:۔ کی اولاد سے موسیٰ الملقب عرق بن محمد بن جعفر المذکور تھے اور کہا جاتا ہے ان کی بقیہ تھی۔[۱]

## ۴۰۲۔نسل عمر بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

آپ کی والدہ خدیجہ بنت امام زین العابدینؑ تھیں آپ کی وفات ۵۷ برس کی عمر میں ہوئی آپ کی نو اولادیں تھیں جن میں تین دختران تھیں۔ (۱)۔حبیبہ، (۲)۔حسنہ، (۳)۔فاطمہ اور رجال میں، (۱)۔ابوحسن ابراہیم، (۲)۔اسحاق، (۳)۔ابوالحمد اسماعیل، (۴)۔موسیٰ، (۵)۔عبداللہ ابنِ عنبہ نے ابراہیم اور اسماعیل کی اولاد کا جاری ہونا تحریر کیا۔ (۵)۔محمد، (۶)۔عبداللہ۔

اول محمد بن عمر بن محمد بن عمر اطرف:۔ آپ کی والدہ ام الولد تھیں آپ ہند گئے اور پھر آپ کی خبر نہ آئی۔

بیت اول ابوالحمد اسماعیل بن عمر بن محمد:۔ آپ کی والدہ ام الولد تھیں بقول عمری آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱)عمر، (۲)محمد سلطین آپ کی والدہ ام اسماعیل بنت محمد بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ تھیں۔ ابی نصر بخاری نے آپ کو انقرض لکھا۔[۲]

جبکہ ابن خداع نسابہ مصری اور ابوالغنائم محمد نسابہ عمری کے بقول آپ کی اولاد تھی۔[۳]

عمر بن ابوالحمد اسماعیل کے بارے میں عمری نسابہ لکھتے ہیں کہ ابی جعفر منصور عباسی اور ان کے درمیان بہت مودت تھی۔

بطن اول محمد سلطین بن ابوالحمد اسماعیل کی اولاد میں تین پسران تھے۔ (۱) یحیٰی بقول رازی ان کی عقب کوفہ، اہواز اور بلخ میں تھی، (۲)ابوالقاسم جعفر طوسی، (۳)اسماعیل رازی کہتے ہیں ان کی عقب تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے انقرض ہوئے اول یحیٰی بن محمد سلطین کی اولاد حسین سے جاری ہوئی جن کے دو پسران تھے۔ (۱)ابوحسن علی شاعر نسابہ۔ بقول عمری شریف ابوحسن علی نسابہ کی اولاد ہونے کا کوئی ذکر نہیں، (۲)محمد بن حسین بن یحیٰی کی اولاد سے ابی حسن محمد بن ابوعبداللہ حسین بن علی بن محمد المذکور ہوئے جو صاحبِ بصیرت و ادب تھے اور حافظ قرآن ہوئے۔

دوئم ابوالقاسم جعفر طوسی بن محمد سلطین:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابوحرب موسیٰ سے جاری ہوئی جس کے دو فرزند تھے۔ (۱)ابوالقاسم طاہر، (۲)اسماعیل جن کا ایک فرزند ابی محمد حسن النقیب الشریف الفاضل تھے۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۴۵۷ ۲۔سر سلسلۃ العلویہ۔ص۹۹ ۳۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۴۵۲

بیت ثانی ابوحسن ابراہیم بن عمر بن محمد بن عمر اطرف:۔ بقول عمری آپ کی چھے اولادیں تھیں۔(۱)۔محمد،(۲)۔محمد اصغر،(۳)۔عمر،(۴)۔فاطمہ،(۵)۔خدیجہ،(۶)۔علی ابن انصاریہ بقول عمری اولاد صرف علی ابن انصاریہ کی جاری ہوئی آپ کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)۔محمد،(۲)۔حسن۔

بطن اول محمد بن علی بن انصاریہ:۔ آپ کی اولاد سے محمد بن علی بن محمد المذکور تھے جن کے تین فرزند تھے۔(۱)۔ابوطالب محسن،(۲)۔ابوطاہر احمد معدل عمری،(۳)۔حسین۔

اول ابوطالب محسن بن محمد بن علی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے بصرۃ میں ایک جماعت تھی جن میں (۱)۔زید المخل،(۲)۔محمد ان دونوں کی والدہ اُم سلمہ بنت محمد بن احمد بن عباس بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید تھیں۔

دوئم حسین بن محمد بن علی:۔کی اولاد سے بغداد میں علی المعوج بن ابراہیم بن حسین المذکور تھے اس گھر کو بیت الریحانی کیا جاتا ہے۔ان کی بقیہ عراق میں ہے۔

سوئم ابوطاہر احمد معدل بن محمد بن علی با بن انصاریہ:۔ آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔(۱)ابوعبداللہ حسین نقیب بصرۃ،(۲)ابوحسن محمد،(۳)ابو منصور،(۴)ابوالقاسم علی آپ آسودہ حال اور واسع الجاہ تھے واسط میں آپ کی اولاد دختر اشتر حسنی سے تھی اور شریف عمری نے آپ کو دیکھا تھا۔ جبکہ ابوعبداللہ حسین النقیب کی اولاد میں آخر صرف دختران باقی رہیں ان کو بھی عمری نے دیکھا تھا۔

بطن ثانی حسن بن علی المعروف ابن انصاریہ:۔کی اولاد سے بقول عمری نسابہ علی بن حسین بن ابراہیم بن حسن المذکور تھے جو بلخ چلے گئے اور وہیں ان کی اولاد تھی۔

## ۴۰۳۔نسل عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام

آپ کی والدہ خدیجہ بنت امام زین العابدینؑ تھیں بقول عمری آپ سخی، حلیم اور صاحب مقابر النذور بغداد تھے آپ نے دو شادیاں کیں ایک زینب بنت امام محمد باقرؑ سے دوسری ابی جعفر منصور عباسی کی پھوپھی سے آپ نے ستاون برس عمر پائی۔

بقول عمری ابوعلی قطان مقری نے بصرہ کی مسجد ذی نخلتین میں مجھ سے کہا کہ ابوعبداللہ بن عبدالواحد الھاشمی جو ابوبکر شبلی الصوفی کے دوست تھے اس نے مجھے بتایا کہ مقابر النذور جو مشرقی بغداد میں ہے عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیؑ کی تربت ہے۔[ا]

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی تیرہ(۱۳)اولادیں تھیں جن میں تین دختران تھیں۔(۱)ام محمد جن کی والدہ ام حسین بنت عبداللہ بن امام محمد الباقرؑ تھیں،(۲)خدیجہ،(۳)فاطمہ ان دونوں کی والدہ منصور عباسی کی پھوپھی تھیں۔اس سے معلوم ہوا عبیداللہ بن محمد بن عمر نے چار شادیاں کیں تھیں۔ اور پسران میں آٹھ فرد تھے۔(۱)علی الطیب جن کی والدہ رملہ بنت حسن بن زبیر بن ولید بن سعید بن نوفل بن حارث تھیں،(۲)محمد اکبر الفارس شجاع آپ کی والدہ ام حسین بنت عبداللہ بن امام محمدؑ باقر تھیں،(۳)الیاس،(۴)عباس،(۵)عباس اصغر،(۶)یحییٰ،(۷)حسین،(۸)عیسیٰ، بقول عمری رازی اور دیگر نسابین ان میں صرف علی الطیب کی اولاد جاری ہوئی علی الطیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی علیہ السّلام کی کنیت ابا ابراہیم تھی آپ شاعر تھے بقول عمری آپ کی سترہ(۱۷)اولادیں تھیں جن میں عمری نے سات کا ذکر کیا اور چار کی اولاد بیان کی۔(۱)۔عمر،(۲)۔عبیداللہ،(۳)۔محمد۔ان تینوں کی اولاد نہیں تھی اور جن چار کی اولاد تھی ان میں (۱)۔عبیداللہ مرطن،(۲)۔ابوحسین احمد،(۳)۔ابراہیم عقب بصرۃ، اہواز،(۴)۔حسن شعرانی عقب قلیل بمصر۔

بیت اول عبیداللہ مرطن بن علی الطیب بن عبیداللہ:۔ آپ کے پانچ پسران تھے۔(۱)۔ابوعبداللہ حسین اکبر حرانی،(۲)۔ابوطیب محمد،(۳)۔علی،(۴)۔حسن،(۵)۔احمد حرانی عمری نے ایک فرزند(۶)۔عبداللہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

---

ا۔المجدی فی انساب الطالبین،ص ۴۵۷۔۴۵۶

بطن اول ابوطیب محمد بن عبیداللہ مرطن کی اولاد سے بقول عمری ابوعبداللہ محمد بن علی بن ابوطیب محمد المذ کور تھے اور یہ نسل بلخ میں تھی۔

بطن ثانی ابوعبداللہ حسین حرانی بن عبیداللہ مرطن:۔ آپ صاحب بیان اور لسان تھے ابن خداع نسابہ مصری کی آپ سے مصر اور دمشق میں ملاقات ہوئی۔

آپ کی وفات ۳۴۰ہجری میں ہوئی عمری نے آپ کے دو پسران لکھے ہیں۔(۱)۔ابوعلی عبداللہ، (۲)۔ابوعلی عبیداللہ اصغر عمری نے ان کا لقب مرطن لکھا ہے۔ان میں ابوعلی عبیداللہ کی والدہ اُم سلمٰہ بنت جعفر بن عبدالرحمٰن الشجر ی تھیں۔

اول ابوعلی عبیداللہ اصغر بن حسین حرانی:۔ آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)ابومحمد حسن،(۲)ابوعلی حسین حرانی المعروف الشیخ شعرانی لقب ''برغوث'' آپ کی والدہ عمریہ علویہ تھیں۔

پہلی شاخ ابوعلی حسین حرانی بن ابوعلی عبیداللہ اصغر:۔ کی ایک بیٹی اور تین بیٹے تھے۔ (۱)تمیم آپ نجیب اور ذکی تھی درج فوت ہوئے۔ (۲)ابوابراہیم محسن، (۳)ابوحسن علی آپ فاضل تھے اور آپ کا لقب برغوث تھا جس سے آپ کی اولاد پہچانی جاتی تھی اور دختر ام سلمہ بنت ابوعلی حسین حرانی کی شادی ابی ابراہیم حسینی حلبی سے ہوئی۔

پہلا خاندان ابوحسن علی برغوث بن ابوعلی حسین حرانی کی اولاد میں تین فرزند ہوئے۔ (۱)۔ابوعبداللہ حسین، (۲)۔ابوحسن محمد، (۲)۔ابوطالب حمزہ۔ان میں ابوعبداللہ حسین بن ابوحسن علی برغوث کا ایک فرزند ابی حسن علی تھا جس کی اولاد حلب اور رملہ میں رہی اور یہ حلب میں اوقاف طالبین کے متولی تھے اور صاحب خیر تھے ان کی اولاد ایک فرزند ابوعبداللہ احمد سے ہوئی۔ پھر دوسرا ابوحسن محمد بن ابوحسن علی برغوث کا ایک فرزند عبداللہ تھا۔اور تیسرا ابوطالب حمزہ بن ابوحسن علی برغوث:۔کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوالسرایا علی الشریف قاضی حران، (۲)۔ابوبرکات حسن درج فوت ہوئے۔

دوسرا خاندان ابوابراہیم محسن بن ابوعلی حسین حرانی بن ابوعلی عبیداللہ اصغر:۔ آپ صاحب قوت اور جاہ تھے آپ کو بنی نمیر نے قتل کیا بقول عمری آپ کی کئی دختران تھیں جن میں فاطمہ الشریف عفیفہ تھیں آپ کی شادی مصعب بن ابی ابراہیم حسینی المقلب عین الذھب سے ہوئی اور دوسری شادی ان کے بھائی ابوعلی احمد ادیب سے ہوئی لیکن اولاد نہ ہوئی۔اور ابوابراہیم محسن بن ابوعلی حسین حرانی کے نو پسران تھے۔(۱)امیر ابومحمد حسن آپ فقیہ اور حافظ قرآن تھے آپ صوف کا لباس پہنتے تھے آپ کا لقب ''مطیر'' تھا، (۲)ابوالفوارس محمد آپ کی والدہ محمدیہ تھیں آپ کا ایک فرزند ابوالکتائب تھا جو صاحب فصاحت اور جنگجو تھا آپ کو ایک جنگ میں بنی عمران جو بنی نمیر کی شاخ ہے اس نے قتل کیا عمری کے زمانے تک آپ کی نسل جاری تھی۔ (۳)مفضّل، (۴)مسلم ان دونوں کی اولاد تھی، (۵)احمد آپ بہادر تھے۔(۶)ابوحسن علی آپ عراق آئے آپ کا ایک فرزند ابوفراس ہبت اللہ تھا عمری کے زمانے تک یہ نسل جاری تھی۔ (۷)ابوعلی عبیداللہ عرابی آپ نے نبی نمیر کے ساتھ جنگ کی۔(۸)امیر ابوالھیجا بریکہ، (۹)۔ابوتراب مجلی۔

بطن ثالث حسن بن عبیداللہ مرطن بن علی الطیب:۔ آپ بزرگان رے میں سے تھے شام داخل ہوئے اور دمشق میں وفات پائی آپ کی اولاد ایک فرزند ابوالقاسم عبیداللہ ثالث المعروف ''میت'' سے جاری ہوئی آپ کی اولاد بھی اسی عرفیت سے معروف ہوئی آپ کی اولاد ایک فرزند ابی علی حسین سے جاری ہوئی جو بغداد سے روم داخل ہوئے آپ کے دو فرزند تھے۔(۱)ابوحسن محمد، (۲)ابوتراب علی اور ایک دختر فاطمہ تھیں، جن کی والدہ مریم بنت محمد بن علی بن حسین بن محمد بن عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ تھیں۔

بطن رابع علی بن عبیداللہ مرطن بن علی الطیب:۔ آپ کی اولاد سے محمد بن عبیداللہ بن علی لمذ کور طبرستان میں تھے۔

بیت ثانی حسن شعرانی بن علی الطیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمراطرف:۔ بقول عمری آپ کی اولاد سے علی بن محمد بن احمد بن حسن المذ کور تھے ان کی اولاد میں چھ فرزند تھے جن میں سے بعض کی اعقاب مصر میں تھی۔

بیت ثالث ابوحسین احمد بن علی الطیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر اطرف:۔ متوکل عباسی نے آپ کو اور آپ کے والد بزرگوار کو کوفہ بدر کر دیا جہاں سے آپ مصر چلے گئے بقول عمری آپ کا فرزند ابواحمد محمد تھا جو اپنے زمانے میں شیخ آلِ ابوطالب تھے اور لوگ آپ سے مشورے کے لیے رجوع کیا کرتے تھے آپ کے چھے فرزند تھے۔(۱)۔ابوحسن علی کے نوفرزند تھے جن میں سے بعض کی عقب تھی،(۲)۔حسن،(۳)۔حسین،(۴)۔احمد،(۵)۔احمد اصغر،(۶)۔جعفر۔

بیت رابع ابراہیم بن علی الطیب بن عبیداللہ بن محمد بن عمر الطرف:۔ آپ محدث تھے آپ سے ابوحسین یحیٰی نسابہ بن حسن بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدینؑ نے روایت لی ہے۔ بقول عمری آپ کے تین فرزند اور ایک دختر تھیں۔ (۱)احمد، (۲)ابوعلی محمد جن کا ایک فرزند حمزہ تھا، (۳) کلثوم، (۴) ابوطیب محمد طغان آپ نے سیاہ چال میں قید کاٹی۔

بطن اول ابوطیب محمد طغان بن ابراہیم بن علی الطیب:۔ آپ کی والدہ ام الولد رومیہ تھیں جن کا نام ''ملک'' تھا بقول عمری آپ کے چھے فرزند تھے۔ (۱)۔احمد، (۲)۔حسین، (۳)۔حمزہ، (۴)۔حبیب، (۵)۔حسن، (۶)۔جعفر۔

اول جعفر بن ابوطیب محمد طغان: آپ دمشق سے رے منتقل ہوئے آپ کی اولاد سے ابوحسن علی بن ابوطیب محمد بن جعفر المذ کورنقیب بطائح بصرۃ تھے۔

## ۴۰۴۔نسل عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ

حضرت عمر اطرف بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کی اولاد سے سب سے زیادہ نسل آپ کی ہوئی آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور آپ کی والدہ خدیجہ بنت امام زین العابدینؑ تھیں۔ بقول عمری نسابہ آپ عفیف، محدث اور سخی تھے آپ کی تعریف متوکل اللیثی نے کی ہے اور آپ سے حدیث سنی ہے۔ آپ کی عمر ۷۵ برس تھی۔ بقول عمری میں نے ابی بکر بن عبدہ نسابہ کی تحریر میں پایا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر کثیر صدقہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اپنا مال آخرت کے لیے کھول دوں گا۔ پھر عمری کہتے ہیں میں نے غیاث بن کلوب کے مجموعے میں پایا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن علیؑ امام سے میں نے کہا کہ مجھے کچھ ایسی تعلیم دیں جو مجھے لوگوں اور خدا کے قریب کرے تو عبداللہ بن محمد نے فرمایا۔''خدا سے مانگو اور اس کے قریب جاؤ اور لوگوں سے سوال نہ کرو نہ ان کے پاس جاؤ پھر عمری کہتے ہیں بقول صاحب تاریخ کہ منصور دوانقی نے اپنے بھتیجے محمد بن ابراہیم امام کو لکھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علیؑ، سفیان ثوری اور کثیر بن عباد کو گرفتار کر لو اور محمد بن ابراہیم نے ان کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ اور جب منصور حج پر گیا تو محمد بن ابراہیم نے کہا جو بھی یہ مانتا ہے کہ منصور واپس آ کر ان حضرات کو قتل کرے گا تو میں نے اپنی آخرت خراب کر لی۔ آپ کی اولاد میں پانچ دختران تھیں۔(۱)ام عیسیٰ، (۲)ام حسین، (۳)زینب، (۴)فاطمہ، (۵)ام عبداللہ جن کی والدہ ام حسین بنت عبداللہ بن امام محمد باقر تھیں۔ جن کی پہلی شادی عبیداللہ بن محمد بن عمر بن امام علیؑ سے ہوئی تھی۔ اس ام عبداللہ بنت عبداللہ کی شادی جعفر بن منصور عباسی سے ہوئی اور دوسری شادی حسن بن محمد بن اسحاق جعفری سے ہوئی اور محمد، زینب، حسن اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی علیہ السّلام کے بقول عمری نسابہ پانچ بیٹے تھے۔ (۱)۔ ابومحمد یحیٰی صالح ، (۲)۔عیسیٰ المبارک محدث نسابہ، (۳)۔ احمد محدث، (۴)۔ ابوعمر محمد اکبر بقول رازی ان چاروں کی والدہ اُم حسین فاطمہ بنت عبداللہ بن امام محمد الباقر تھیں عمری نے پانچواں فرزند، (۵)۔موسیٰ تحریر کیا ہے۔

بیت اول عیسیٰ المبارک بن عبداللہ بن محمد:۔ آپ کی کنیت ابوبکر تھی آپ عالم محدث نسابہ اور شاعر تھے جب عباس بن محمد یعنی سفاح عباسی کے بھائی کو حسین صاحب فخ نے قتل کیا تو مدینے میں عیسیٰ المبارک کے علاوہ کوئی خیریت سے نہ رہا۔ آپ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد انہوں نے اپنے دادا عمر اطرف اور انہوں نے امام علی ابن ابی طالب یعنی اپنے والد سے روایت کی ہے آپ کی اولاد میں چار فرزند تھے۔ (۱)ابوطاہر احمد الفقیہ نسابہ محدث لقب الفنفنہ فی علوم، (۲)علی القصیہ، (۳)محمد اکبر، (۴)۔یحیٰی۔

بطن اوّل محمد اکبر بن عیسیٰ مبارک:۔ آپ کا ایک فرزند یحیٰی قتل ہوا جس کی اولاد میں دوفرزند تھے۔ (۱)ابوحرب احمد، (۲)ابوحسین علی اول ابوحرب

احمد بن یحییٰ بن محمد اکبر آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)حمزہ طبریہ میں (۲)داعی، (۳)حسین طبریہ میں اولاد تھی۔بطن ثانی یحییٰ بن عیسیٰ المبارک کی اولاد میں ابراہیم کو بجہ کے حکمران نے قتل کیا۔

بطن ثالث ابوطاہراحمد الفقیہ النسابہ بن عیسیٰ المبارک:۔ آپ عالم فاضل اور نسابہ تھے آپ کی نسب پر کتاب بھی تھی جن چار اشخاص سے شیخ ابی نصر بخاری نے علم الانساب علوی اخذ کیا ان میں سے ایک آپ بھی تھے ممکن ہے ابونصر بخاری کے پاس آپ ابوطاہر احمد کی کتاب فی النسب ہو جس سے انہوں نے سیکھا ہو ابوطاہر احمد الفقیہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے اور روایت کا یہ سلسلہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ تک جاتا ہے۔عمری کہتے ہیں میں نے ان کے لقب الفنفنہ کے متعلق ابوحسن عمری سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ لفظ فقیہ تھا ناسخ کی خطا کی وجہ سے فنفنہ ہو گیا عمری کہتے ہیں میں نے اپنے والد محترم کے نسخے میں دیکھا اور ابن طباطبا حسنی کے نسخے میں دیکھا یہ لفظ ایسا ہی تھا شاید تفنّن فی علوم ہو۔

بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے بیس بیٹے اور بیٹیاں تھیں جن میں سے اکثر کی اعقاب تھی اور یہ حضرات کوفہ خراساں اور عراق میں تھے۔ آپ کی معروف اولاد میں سات پسران تھے۔(۱)عبداللہ، (۲)عیسیٰ ثانی، (۳)حسین شعرانی، (۴)ابوعبداللہ جعفر شعرانی، (۵)علی جن کی والدہ رقیہ بنت علی بن مالک خزاعی تھیں، (۶)موسیٰ، (۷)ابوعبیداللہ محمد اصغر۔

اول عبداللہ بن ابوطاہر احمد الفقیہ آپ کی اولاد سے زید اور میمون ابنان محمد بن احمد برغوث بن عبداللہ المذکور تھے جو درب لولونہر دجاج بغداد میں مقیم تھے۔

دوئم عیسیٰ ثانی بن ابوطاہر احمد الفقیہ:۔ آپ کی اولاد ایک فرزند ابی طیب محمد سے جاری ہوئی جن کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)حسین، (۲)عیسیٰ ثالث، (۳)یحییٰ ان کی اعقاب قزوین دیلمان میں تھی۔

پہلی شاخ میں حسین بن محمد بن عیسیٰ کی اولاد سے ابوسلیمان محمد شیرازی بن احمد بن حسین المذکور تھے آپ بغداد میں داخل ہوئے۔

دوسری شاخ میں یحییٰ بن محمد بن عیسیٰ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)ابوحسن علی عضدالدولہ کے ہمراہ تھے۔(۲)ابومحمد علی ناصر رمیلی ۳۲۴ ہجری میں فوت ہوئے آپ صالح تھے اور آپ نے ابن حنبل کے اصحاب سے علم حاصل کیا آپ کے تین فرزند تھے۔(۳)احمد آپ کی اولاد سے عبدالعظیم داعی بن زید بن احمد المذکور تھے جنہوں نے اپنی والدہ کو قتل کیا اس گھر کو بیت الجوہری کہتے ہیں۔

دوئم حسین شعرانی بن ابوطاہر احمد الفقیہ؛ آپ کی اولاد سے جعفر بن علی بن حسین المذکور تھے جو عضدالدولہ کے دوست تھے۔

سوئم ابوعبداللہ جعفر شعرانی بن ابوطاہر احمد الفقیہ:۔ آپ کے دو فرزند اور ایک دختر تھی فرزندوں میں(۱)۔محمد کی والدہ فاطمہ بنت محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن حسین الاصغر تھیں، (۲)احمد اور دختر فاطمہ تھیں۔

چہارم علی بن ابوطاہر احمد الفقیہ:۔ آپ کے چار پسران تھے۔(۱)۔احمد، (۲)۔محمد دونوں درج تھے، (۳)۔حسن اکبر، (۴)۔حسین اصغر ان سب کی والدہ فاطمہ بنت علی بن عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف تھیں۔

بیت ثانی احمد محدث بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف:۔ آپ نے بقول عمری امام جعفر الصادقؑ سے احادیث روایت کیں بقول عمری آپ کے تین پسران تھے۔(۱)ابویعلیٰ ،حمزہ سماکی نسابہ، (۲)عبدالرحمٰن، (۳)ابراہیم۔

بطن اول ابراہیم بن احمد المحدث:۔ بقول عمری آپ یمن میں ظاہر ہوئے اور آپ کی اولاد تھی یعنی کافی اولاد تھی۔

بطن ثانی ابی یعلیٰ حمزہ سماکی نسابہ بن احمد محدث بقول عمری آپ کی والدہ ام الولد تھیں آپ کی چار دختران (۱)ام حسین، (۲)خدیجہ، (۳)فاطمہ، (۴)ام علی اور چار ہی پسران تھے۔(۱)محمد، (۲)حسین عقب مصر میں، (۳)حسن، (۴)علی۔

اول محمد بن ابی یعلیٰ حمزہ سما کی کی اولاد میں دو فرزند تھے۔ (۱) عبدالرحمٰن، (۲) عبداللہ۔ پہلی شاخ میں عبدالرحمٰن بن محمد بن حمزہ سما کی کی اولاد سے ابی حسن محمد بن عبدالصمد بن عبدالرحمٰن المذکور تھے جن کی اولاد میں ایک جماعت تھی۔

دوسری شاخ میں عبداللہ بن محمد بن حمزہ سما کی کا ایک فرزند عبدالصمد جردق بغداد میں تھا۔

بطن ثالث عبدالرحمٰن بن احمد محدث بن عبداللہ بقول عمری نسابہ کہ میرے والد ابوالغنائم نسابہ کے بقول آپ یمن میں ظاہر ہوئے اور ابنِ خداع نسابہ نے بھی یہی کہا ہے۔ آپ کی اولاد سے ایک بڑی جماعت متفرق ہوئی جن میں ایک گروہ یمن کے موضع ''طما'' میں تھا اور یہ ذکر ابن خداع نسابہ مصری کا ہے۔

## ۴۰۵۔ نسل ابومحمد یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی علیہ السّلام

آپ کا نام یحییٰ کنیت ابومحمد اور عرفیت صالح تھی آپ کی والدہ بھی ام حسین بنت عبداللہ بن امام محمد باقر علیہ السّلام تھیں آپ کو ہارون رشید عباسی نے قید میں قتل کیا اور آپ کا مزار مسجد سہلہ کوفہ میں ہے۔ آپ کی چار دختران تھیں۔ (۱) زینب، (۲) فاطمہ، (۳) رقیہ، (۴) صفیہ اور چار ہی رجال تھے۔ (۱) ابوعلی محمد صوفی، (۲) ابوعلی حسن نیلی، (۳) عباس، (۴) طاہر۔ ان میں عباس منقرض ہوا اور طاہر کی عقب طویل نہ رہی۔

بیت اول ابوعلی محمد صوفی بن ابومحمد یحییٰ:۔ آپ کو ہارون رشید نے قید میں قتل کیا آپ کا دفن یعنی قبر بھی کوفہ میں مسجد سہلہ کے اندر ہے۔ آپ کی والدہ ام الولد تھیں آپ کی اولاد بنوصوفی کہلائی۔ بقول عمری آپ کے آٹھ پسران تھے۔ (۱) احمد، (۲) ابراہیم، (۳) عبداللہ، (۴) اسحاق، (۵) حسین، (۶) حسن، (۷) جعفر، (۸) علی اور نواں فرزند، (۹) اسحاق کے بیٹے بیٹیاں تھیں بقول عمری کہ ابونصر بخاری کے خط سے نقل ہے کہ یحییٰ الناجم، محمد، حسین ابنان عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید شہید دراصل احمد، علی ابنان ابوعلی محمد صوفی بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف کے مادری بھائی ہیں اور ان سب کی والدہ ام حسین بنت حسین بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر طیار ہیں۔

بطن اول حسن بن محمد صوفی:۔ بقول ابوحسن عمری آپ کے تین پسران تھے۔ (۱) حمزہ، (۲) زید سیّد کاالکوفی، (۳) ابوحسین یحییٰ

اول حمزہ بن حسن:۔ آپ کی اولاد سے ابوالرجاء مسلم بن حسین بن علی بن حمزہ المذکور ہوئے اور یہ خاندان بنو ماھون کہلایا۔

دوئم یحییٰ بن حسن:۔ آپ کی والدہ حمدونہ بنت حسن بن علی بن محمد بن عون بن علی بن محمد حنفیہ بن امام علیؑ آپ کی اولاد سے حسین بن ابوالقاسم حسن بن یحییٰ المذکور ہوئے۔

سوئم زید سیّد کاالکوفی بن حسن:۔ آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔ (۱) حمزہ بالقصر۔ آپ کی والدہ ام سلمہ بنت محمد اعلم حسینی تھی آپ کی بقیہ کوفہ میں بیت ابی الغارت کہلائی۔ (۲) ابی عبداللہ محمد آپ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی تلقین کرنے والے تھے آپ کی وفات پر آپ کی دختران تھیں۔ (۳) ابوحسن علی ایک دختر ام حسن صاحب الوقف تھیں۔

بطن ثانی علی بن ابوعلی محمد الصوفی بن ابومحمد یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف:۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی آپ کو علی الضریر بھی کہا جاتا ہے آپ آخری عمر میں نابینا ہو گئے مستعین باللہ نے ان کو اہل کوفہ تک پہنچایا تا کہ ان کو اپنے مادری بھائی یحییٰ بن عمر حسینی زیدی کے قتل کی خبر سنائے جب انہوں نے اہلِ کوفہ کو بتایا تو اہلِ کوفہ نے یقین کر لیا بقول عمری آپ کے فرزند ابوحسین احمد اصغر ضریر تھے جن کی والدہ فاطمہ بنت حسن بن یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف تھیں۔ اور اس ابوحسین احمد ضریر بن ابوالقاسم علی بن محمد الصوفی:۔ کی بقول عمری سات اولادیں تھیں، (۱) خدیجہ، (۲) ام سلمہ، (۳) ابوحسین محمد، (۴)۔ حسین، (۵)۔ احمد، (۶)۔ عبداللہ، (۷)۔ ابوعبداللہ محمد ملقطہ۔ بقول عمری ان میں محمد (ابوحسین) انقرض تھے اور باقی کی اولاد کہیں بیان نہ ہوئی۔ چونکہ یہ خود عمری نسابہ کا خاندان ہے اس لیے معلوم ہوتا ہے صرف ایک ابوعبداللہ محمد ملقطہ کے علاوہ باقی حضرات کی اولاد جاری نہ ہوئی۔ ابوعبداللہ محمد ملقطہ بن ابوحسین احمد ضریر بن ابوالقاسم علی بقول عمری مجھے میرے استاد ابوعبداللہ ابن طباطبا نسابہ نے کہا کہ ان کا لقب ملقطہ اس لئے تھا کیونکہ یہ خبریں جمع کرتے

تھے آپ نے تین شادیاں کیں اول ام العباس بنت احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسین بن حسن بن جعفر بن حسن مثنیٰ سے اوران سے اولاد بھی ہوئی۔ دوسری شادی فاطمہ بنت محمد بن حسین بن کرش اولاد حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ سے اور اس سے بھی اولاد ہوئی اور تیسری شادی ام سلمہ بنت جعفر بن محمد الکوفی سے اور یہ جعفر بن محمد الکوفی بڑی جائیداد کا مالک تھا۔ آپ کی اولاد میں بقول عمری چھے پسران ہوئے۔ (۱)۔ابوحسن محمد، (۲)۔ابوحسین احمد، (۳)۔ابوطالب محمد، (۴)ابوالقاسم علی، (۵)ابوجعفر محمد، (۶)ابوطیب محمد احول ان کی اولاد جاری ہوئی۔

اول ابوطیب محمد احول بن ابوعبداللہ محمد ملقطہ بن ابوحسین احمد ضریر:۔ آپ کوفہ سے بصرہ تشریف لائے آپ شیوخ الطالبین تھے آپ کی اولاد میں ایک دختر فاطمہ اور تین پسران تھے۔ (۱)ابوحسین علی کی اولاد تھی، (۲)ابویعلی حمزہ آپ کی بھی اولاد تھی۔ (۳)ابوعبداللہ حسین نظار متکلّم امامی النسابہ آپ نے آئمہ مصر کا نسب ثابت کیا آپ کی اولاد میں صرف دختران تھیں ان سب کی والدہ دختر ابی داؤد العدل بصرہ سے تھیں۔

پہلی شاخ میں ابوحسین علی بن ابوطیب محمد احول بن محمد ملقطہ آپ خوبصورت شخص تھے۔ (۳۵) سال کی عمر میں وفات پائی آپ کی اولاد میں صرف ایک فرزند ابی الغنام محمد نسابہ المعروف ''ابن مہلبیہ'' تھے ان کی والدہ فاطمہ بنت حسین مہلبیہ تھیں آپ علم الانساب کے بڑے استاد تھے آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔ (۱)ابوحسن علی عمری نسابہ کبیر آپ کی والدہ فاطمہ بنت محمد بصرہ کی عام خاتون تھیں اس کتاب میں عمری کے نام سے جتنے حوالہ جات میں وہ یہی ہیں۔ آپ کتاب المجدی فی انساب الطالبین کے مصنّف ہیں۔ اور یہ کتاب علوی علم الانساب کی بنیادی کتابوں میں سے ہے۔ (۲)ابوغانم ہبت اللہ، (۳)ابوحسین عبداللہ، (۴)ابوالقاسم مہلب، (۵)ابوعبداللہ محمد ان سب کی والدہ مدلل بنت حمزہ عمری بن صوفی علوی تھیں اور ابوالغنائم محمد نسابہ کی تین دختران بھی تھیں۔ (۱) فاطمہ بنت ست الشرف، (۲)رقیہ بنت البلد، (۳)رفیعہ ست الدار۔ اور شریف ابوحسن علی عمری بن ابوالغنائم محمد نسابہ کی اولاد سے جعفر بن ہاشم بن ابوحسن عمری المذکور ہوئے۔

دوسری شاخ ابی یعلیٰ حمزہ بن ابوطیب محمد احول بن محمد ملقطہ:۔ آپ نے ضبیعہ بصرۃ میں رہائش اختیار کی آپ کے تین پسران تھے۔ (۱)۔ابومنصور القاسم، (۲)ابوعبداللہ محسن، (۳)ابوالغنام محمد اور ان حضرات کی اعقاب تھی۔ ان میں ابوعبداللہ محسن بن ابی یعلی حمزہ کا ایک فرزند ابی الفرج حمزہ الشریف الستیر بصرہ میں تھا جو کہ حافظ قرآن تھا اس کی والدہ دختر کریزی العلال تھیں۔

دوئم ابوالقاسم علی بن محمد ملقطہ بن ابوحسین احمد ضریر:۔ آپ نے فاطمہ بنت اختشاش بن ادرع حسنی سے شادی کی آپ کا ایک فرزند ابی الوفاء محمد الشریف تھا۔ عمری نسابہ نے ان کو دیکھا تھا اس نے مصر کا سفر اختیار کیا۔

بطن ثالث حسین بن ابوعلی محمد الصوفی بن ابومحمد یحیٰ:۔ بقول عمری نسابہ آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱)حسن قزوینی، (۲)زید۔

اول زید بن حسین کا ایک فرزند یحیٰ تھا جس کے چار پسران تھے۔ (۱)ہاشم، (۲)محمد، (۳)عبداللہ، (۴)سلیمان اوران حضرات کی بقیۃ مصر اور شام میں تھی۔

دوئم حسن قزوینی بن حسین کے دو فرزند تھے(۱)۔احمد نصیبی، (۲)۔محمد۔ پہلی شاخ میں محمد بن حسن قزوینی کا ایک فرزند یحیٰ المعروف ابن الفافاء تھا جو درج فوت ہوا۔

دوسری شاخ میں احمد نصیبی بن حسن قزوینی:۔ کا ایک فرزند ابوحسن علی صوفی تھا جو موصل میں تھا یطن رابع جعفر بن ابوعلی محمد صوفی بن ابومحمد یحیٰ:۔ کے دو پسران تھے۔ (۱)احمد، (۲)ابوالقاسم اسحاق جن کا زیدی مذہب تھا اور ایک فرزند قاسم تھا۔

اول احمد بن جعفر:۔ کی اولاد میں دو پسران ہوئے:۔ (۱)ابوالقاسم علی، (۲)ابوحسین زید کی بقیہ کوفہ اور بصرہ میں تھی۔

پہلی شاخ میں ابوالقاسم علی بن احمد:۔ اپنے زمانے کے ایک شیخ الطالبین تھے آپ نے درب الحریث اختیار کی آپ کی اولاد سے ابی القاسم حسین

بن عبیداللہ بن ابوالقاسم علی المذکور تھے عمری کہتے ہیں میں نے ان کو بصرہ میں دیکھا انہوں نے باب عثمان المعروف الدقاق میں رہائش اختیار کی۔

دوسری شاخ میں ابوحسین زید بن احمد:۔ آپ کثیر المال اور واسع الحال تھے آپ نے دختر ابی الشوراب قاضی سے شادی کی آپ کی اولاد سے ابی منصور حسین بن علی بن محمد بن ابوحسین زید المذکور تھے۔

بطن خامس عبداللہ بن ابوعلی محمد الصوفی بن ابومحمد یحیٰی:۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ کی نسل مرادیون کہلاتی ہے اور بعض ان میں سے کوفہ میں بیت اللبن سے معروف ہیں آپ کے چار پسران تھے۔(۱)۔حسین، (۲)۔احمد الدین آپ نے مقتدر کے عہدِ حکومت میں بطائح میں قیام کیا۔ یہ ۳۰۴ ہجری کی بات ہے حامد بن عباس نے آپ کو قتل کیا اور سر مقتدر عباسی کو بھیجا، (۳)۔محمد آپ کی ایک دختر فاطمہ تھی، (۴)۔ابوحسین زید ادیب الشاعر المعروف بابن بنت مرادی آپ کا ایک فرزند محمد الشاعر المطبوع تھا۔

اول حسین بن عبداللہ بن ابوعلی محمد الصوفی کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوحسن محمد اللبن، (۲)۔علی۔

پہلی شاخ میں ابوحسن محمد اللبن بن حسین کی اولاد میں زید تھے جن کے دو پسران تھے۔(۱)ابوالغنائم معمر آپ قوی النفس تھے آپ کی شادی بنت اقیسی نقیب کوفہ کی دختر سے ہوئی آپ مصر میں فوت ہوئے۔آپ کی ایک دختر تھی۔(۲)ابومنصور مقیم بدمشق۔

دوسری شاخ میں علی بن حسین بن عبداللہ: کے دو فرزند تھے۔(۱)۔ابوالطیب آپ کی شادی دختر ابی کرش حسینی سے ہوئی اور آپ کی وفات پر آپ کی صرف دختران تھیں، (۲)۔ابوعلی عمر بقول عمری آپ فاضل فی نسب تھے آپ میرے اور میرے والد دونوں کے استاد تھے آپ کوفہ سے بصرہ آئے آپ کی کنیت ابوعلی اور لقب موضع نسابہ تھا آپ نے اپنی تلوار سے شیر قتل کیا آپ کی ایک دختر صفیہ تھیں جو کہ حافظ قرآن تھیں ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی جعفر محمد بن ابی طاہر زیدی حسینی تھیں آپ کا گھرانہ بیت اللبن کہلایا۔

بطن سادس ابراہیم بن ابوعلی محمد الصوفی:۔ بقول ابی الفرج اصفہانی عبداللہ بن عبدالحمید بن جعفر الملک ملتانی عمری جو بادشاہ اور صاحب لشکر تھے ان کی جماعت میں قتل کے کئی واقعات پیش آئے جن میں محمد بن علی بن اسحاق بن جعفر بن القاسم بن اسحاق الجعفری بھی قتل ہوئے اور ابراہیم بن محمد الصوفی بھی ان کے ہمراہ تھے جب کہ عبداللہ بن عبدالحمید نے ان کو قتل کیا ابنِ دینار نسابہ کا قول ہے کہ ابراہیم کو بجہ کے بادشاہ یعنی عبداللہ بن عبدالحمید نے قتل کیا۔

بیت ثانی ابوعلی حسن نیلی بن ابومحمد یحیٰی بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیؑ:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ کہ آپ مامون عباسی کے حق میں تھے اور آپ نے خلفاء سے رزق حاصل کیا آپ کو رئیس بھی کہا جاتا تھا آپ کی سات دختران تھیں اور آپ کے پانچ پسران تھے۔(۱)ابوحسن محمد کی کثیر اولاد ہوئی۔(۲)حسن اعقاب بالمغرب، (۳)ابراہیم مغرب چلے گئے۔(۴)۔یحیٰی صاحب خال آپ کی والدہ معروفہ بنت مارستانی تھیں آپ کی دو دختران رملہ میں تھیں، (۵)علی مغرب گئے۔فخر الدین رازی شجرۃ المبارکہ میں رقم طراز ہیں کہ ان میں سے صرف ابوحسن محمد کی اولاد جاری ہوئی اور ان کی اولاد دو پسران سے جاری ہوئی۔(۱)ابوعلی حسین مارستانی، (۲)علی کی اولاد مغرب گئی جبکہ ابوحسن عمری نسابہ نے، (۳)ابوعلی حسن نیلی اور (۴)محمد کا ذکر بھی کیا ہے۔

بطن اول ابوعلی حسن نیلی بن ابوحسن محمد بن حسن نیلی:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد سے الشریف النقیب نیل من بلد ابنِ مزید ابوالحسن محمد بن حسن بن زید بن ابوعلی حسن نیلی المذکور تھے بقول عمری ان کے بھائی تھے اور ان کی بڑی تعداد ہے ان کو بیت مراقد کہتے ہیں میں نے ان کی بقیہ آج تک دیکھے ہیں اور ان کے گھر بھی دیکھے ہیں۔[۱] جبکہ فخری فی انساب الطالبین اور شجرۃ المبارکہ میں رازی نے بنی مراقد کو بنی فراقد لکھا ہے اور ان کا ذکر حسین مارستانی کی اعقاب میں کیا ہے۔یعنی ابوحسین محمد نقیب نیل بن حسن بن زید الفراقد بن حسین مارستانی المذکور بن ابوحسن محمد بن ابوعلی حسن نیلی بن ابومحمد یحیٰی اور کہا بنی فراقد میں نقابت رہی۔[۲]

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین، ص۵۰۳ ۲۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ۔ص۲۰۵

لیکن میرے نزدیک عمری کا قول درست ہے کیونکہ وہ اس خاندان کے فرد تھے۔اس لئے وہ اپنے خاندان کے نسب کو زیادہ بہتر جانتے ہوں گے۔

بطن ثانی حسین مارستانی بن ابوحسن محمد بن ابوعلی حسن نیلی:۔عمری کے بقول آپ کے دو فرزند تھے۔(۱) یحییٰ اخرس جس کا فرزند ابوعبداللہ حسین تھا، (۲) قاسم المصری جن کا ایک فرزند محمد تھا۔محمد بن قاسم مصری اور حسن بن زید بن حسین غضارۃ بن عیسیٰ موتم اشبال بن زید شہید رے پر مسلّط ہوئے اور دونوں قتل ہو گئے۔[۱]

## ۴۰۶۔نسل ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ

آپ کی والدہ ام الولد تھیں بقول عمری احمد المحدث بن عبداللہ آپ کے مادری پدری بھائی تھے سلیمان بن جریر صاحب جریریہ نے محمد بن عبداللہ کی طرف دعوت دی یعنی ان کی دعوت لوگوں کو دی اور لوگوں نے ان کی اطاعت کی ان کو جریریہ کہا جاتا تھا اور یہ نسبت صاحب جریریہ سلیمان کی وجہ سے تھی اور ابوعمر محمد بن عبداللہ نے رجوع کیا اور جریریہ سے برات کا اظہار کیا۔آپ کے سات پسران تھے،(۱)۔قاسم جن کو قاسم ابن اللھبیہ بھی کہا گیا ان کی کثیر عقب طبرستان اور رے میں تھی (۲)۔ابوالقاسم صالح عقب بلخ میں، (۳)۔عمر منجورانی آپ بلخ کے نواح منجوران میں داخل ہوئے آپ علویوں میں سے اول تھے جو یہاں داخل ہوئے۔(۴)۔علی المشطب ان کو عدی بھی کہا گیا ان کی والدہ ام الولد تھیں عقب مصر یمن اور مغرب میں (۵)۔ابوعبداللہ جعفر الملک ملتانی، عقب ملتان سندھ میں تھی اور پھر منتشر ہوئی، (۶)۔حمزہ، (۷)۔یحییٰ بقول عمری ان کی اولاد نہ ہوئی اور عمری نے ابوعمر محمد بن عبداللہ کی دو دختران بھی لکھی ہیں (۱) خدیجہ، (۲) فاطمہ۔

بیت اول قاسم بن ابوعمر محمد:۔آپ طالقان کے حکمران تھے آپ کی عرفیت ''ابنِ ہبیہ'' تھی آپ اپنے لئے لوگوں کو دعوت دیتے تھے بقول ابوحسن عمری آپ کے تین پسران تھے۔(۱) یحییٰ، (۲) احمد، (۳) الشریف الوجیہ ابوعیسیٰ محمد جو اپنے والد محترم کے بعد طالقان کے حکمران بنے۔اس گھرانے کی اس کے بعد کی تفصیل کہیں مرقوم نہ ملی۔

بیت ثانی ابوالقاسم صالح بن ابوعمر محمد:۔بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کی اولاد میں دو پسران تھے۔(۱) ابومحمد القاسم آپ کی والدہ صفیہ بنت محمد بن علی بن جعفر بن محمد حنفیہ، (۲) ابوعبداللہ حسین آپ کی والدہ زینب بنت حسن بن حسین بن جعفر الحجۃ بن عبیداللہ اعرج بن حسین الاصغر بن امام زین العابدین تھیں یعنی سادات حسینیہ اعرجیہ ہمدانیہ کے اجداد میں سے تھیں۔

بطن اول ابومحمد قاسم بن ابوالقاسم صالح:۔آپ کے دو فرزند تھے۔(۱) محمد عقب تھی، (۲) حسن آپ کے چار فرزند تھے جن میں ایک بقول عمری یحییٰ تھے اور ان کی عقب منتشر ہوئی اور باقی پسران کی عقب بلخ میں تھی۔

بیت ثالث حمزہ بن ابوعمر محمد:۔کا ایک فرزند حسن تھا اور اس کے چار پسران تھے۔

بیت رابع علی المشطب بن ابوعمر محمد:۔بقول عمری آپ کو عدی بھی کہا گیا آپ کی والدہ ام الولد تھیں آپ کی وفات ۲۱۰ ہجری میں مصر میں ہوئی اور آپ کی قبر بھی وہیں ہے۔بقول عمری میں نے تاریخ علامۃ بن خرداذبہ کی تاریخ میں پایا کہ آپ عدی المعروف مشطب تھے اور آپ کے گھر والے آپ کو علی پکارتے تھے آپ مصر کے نواح میں ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے اپنے متعلّق لوگوں کو جمع کیا اور صاحب بلاد یعنی علاقے کے مالکان کا نام دریافت کیا وہ سیار یا سنان بن ابی غنام مغربی کے نام سے جانے جاتے تھے وہ بہادر تھے اور جب وہ اپنے ساتھ کم نفری میں علوی سے ملے اور ان کی جنگ ہوئی تو ان کو زبردست شکست ہوئی اور لوگوں نے اس متعلّق اشعار میں لکھا ہے آپ کی تیرہ (۱۳) اولادیں تھیں جن میں چھے دُختران تھیں۔(۱) صفیہ آپ کی والدہ ام الولد تھیں، (۲) زینب بنت ہلالیہ، (۳)۔خدیجہ، (۴)۔فاطمہ کی والدہ ام الولد تھیں۔(۵)۔اُمِ حبیب چھٹی کا نام نہیں لکھا۔ان کی والدہ بھی ام الولد تھیں اور آپ کے سات پسران تھے۔

۱۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۵۰۳

(۱)محمد المثلل کی اولاد تھی، (۲)احمد، (۳) قاسم ان دونوں کی اولاد فی صح ہے، (۴)حسن بھی فی صح ، (۵)علی، (۶) جعفر، (۷)حسین تینوں درج تھے۔

اول حسن بن علی المشطب:۔ کے دوفرزند احمد اور محمد تھے اور یہ فی صح ہوئے۔

دوئم قاسم بن علی المشطب:۔ آپ کے تین فرزند تھے۔(۱) عمر، (۲) محمد، (۳) علی فی صح ہوئے۔

سوئم احمد بن علی المشطب:۔ آپ کے دوفرزند حسن اور حسین فی صح ہیں۔

بیت اول محمد المثلل بن علی المشطب:۔ بقول عمری آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں تین دختران اور چار پسران تھے۔ (۱)جعفر مصری، (۲)حمزہ، (۳)احمد یمن چلے گئے اور وہیں اولاد ہوئی۔ (۴) محمد اولاد مغرب میں تھی۔

بطن اول جعفر مصری بن محمد مثلل:۔ آپ کے دوفرزند تھے۔(۱)ابوطاہر محمد، (۲)ابوحسن موسیٰ لقب سید۔

اول ابوطاہر محمد بن جعفر مصری کا ایک فرزند ابی القاسم احمد فرھہ میں تھا اور اس کی والدہ محمد یہ تھی۔

دوئم ابوحسن موسیٰ سیّد بن جعفر مصری کا ایک فرزند محمد تھا اور اس کا ایک فرزند ابوتراب احمد آپ بنت اخی حنفر معروف تھے بقول عمری آج تک یعنی عمری کے زمانے تک موسیٰ سیّد کی اولاد موجود تھی۔

بطن ثانی حمزہ بن محمد مثلل:۔ آپ کی اولاد میں (۱)حسن حی، (۲) محمد، (۳) حسین تین فرزند عمری نے بیان کئے آخر الذکر دونوں مغرب چلے گئے اور اس گھر کو بنوموسوس کہا گیا۔

بیت خامس عمر منجورانی بن ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علی علیہ السّلام:۔ بلخ کے قریہ منجوران کی وجہ سے منجورانی کہلائے بقول شیخ شرف عبیدلی آپ علویوں میں سے اول تھے جو اس قریہ میں داخل ہوئے بقول عمری نسابہ آپ کی چھے اولادیں تھیں جن میں دو دختران تھیں (۱)عالیہ، (۲)علیہ، (۱)ابوعبداللہ احمد اکبر بقول رازی اعقاب ھند اور بلخ میں، (۲)محمد اکبر بقول رازی جمیع اعقاب ہند میں (۳)محمد اصغر، اور (۴)احمد اصغر بقول عمری احمد اصغر کی کنیت ابوجعفر تھی آپ کی اعقاب نہیں تھی۔

بطن اول محمد اکبر بن عمر منجورانی:۔ بقول عمری آپ ورع اور زاہد تھے آپ کی عقب ہند میں تھی آپ کے تین فرزند ہوئے۔ (۱)احمد، (۲)عمر، (۳)عبداللہ۔

اول احمد بن محمد اکبر کی غاب خبر ہے۔ یعنی ان کے بارے میں کوئی خبر نہ تھی۔

بطن ثانی ابوعبداللہ احمد اکبر بن عمر منجورانی:۔ بقول شیخ شرف عبیدلی آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بقول ابن خداع نسابہ مصری آپ کی دوسری کنیت ابوجعفر تھی بقول عمری آپ کی بیس اولادیں تھیں جن میں چھے پسران ہوئے۔ (۱)ابوحسن علی، (۲)ابوعلی حسین، (۳)ابوطالب محمد، (۴)حمزہ، (۵)ابوطیب محمد، (۶)عبداللہ۔

اول ابوحسن علی بن ابوعبداللہ احمد اکبر:۔ بقول عمری آپ کے اعقاب سندھ، جوز جان وغیرہ بھی گئے اور رازی نے آپ کے اعقاب ہند، والج اور بلخ میں تحریر کئے اور ان میں سے بعض رستاق بیگ میں ساکن ہوئے۔ عمری نے آپ کا ایک فرزند محمد لکھا اور ان کا ایک فرزند ابی ہاشم زید ھند تشریف لائے اور ان کی اولاد بھی تھی مگر آج ان سے منسوب کوئی خاندان ہمیں نہ ملا۔

دوئم ابوعلی حسین بن ابوعبداللہ احمد اکبر:۔ آپ کے ایک فرزند ابوعبداللہ محمد الشہید ہوئے۔ بقول عمری ان کے اعقاب میں کثیر جماعت تھی۔

سوئم حمزہ بن ابوعبداللہ احمد اکبر:۔ آپ کا ایک فرزند احمد تھا جس کی اولاد تھی۔

چہارم عبداللہ بن ابوعبداللہ احمد اکبر:۔ آپ کی اولاد سے ابی علی مطہّر بن ابوالقاسم محمد بن محمد بن عبداللہ المنذ کور ہوئے آپ کی اولاد میں ایک فرزند

ابی جعفر احمد ذی الفخرین سید اجل واج تھے جن کے دو فرزند بھائی اور چچا اور والد کے چچا بھی صاحب اعقاب تھے۔ عمر منجورانی بن ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کی اولاد سے کچھ افراد کا وارد ہند ہونے کا واضح ثبوت موجود ہے اور ایسا عمری اور رازی دونوں نے تحریر کیا تاہم آج ہمیں اس نسل سے منسوب کوئی خاندان نہیں ملا ایسا ممکن ہے یہ لوگ انقرض ہو گئے ہوں تاہم ایسا کوئی خاندان جو اس نسل سے منسوب ہو ہمارے علم میں نہیں۔

## ۷۰۴۔ نسل جعفر الملک ملتانی بن ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر اطرف بن امام علیؑ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی بقول سیّد جمال الدین ابنِ عنبہ کہ جب جعفر الملک ملتانی کو حجاز میں خطرہ محسوس ہوا تو اپنی اولاد سے تیرہ افراد کے ہمرہ کچھ دن گھر رہے پھر موقع ملنے پر ملتان چلے گئے بقول ابی یقظان نسابہ اولاد جعفر الملک ملتانی میں اکثر نے اسماعیلی مذہب اختیار کیا وہ ہندی زبان بولنے لگے اور انہوں نے اپنے نسب کی حفاظت کی۔[۱]

بقول میر علی شیر قانع ٹھٹھوی آپ کا لقب موئیدمن السماء یعنی آسمان کی جانب سے تائید یافتہ تھا۔ آپ سادات میں پہلے بزرگ تھے جو اس سرزمین پر تشریف لائے آپ نے اپنے پیچھے پچاس فرزند چھوڑے آپ کی اولاد کے بارے میں نسابین کا اختلاف ہے بقول ابنِ عنبہ کہ بقول ابنِ خداع نسابہ آپ کی اولاد ۲۸ پسران سے جاری ہوئی اور بقول شیخ شرف عبیدلی آپ کے پچاس پسران کی اولاد تھی بقول بیہقی آپ کے اعقاب ۸۰ پسران سے تھی جبکہ عمری کے بقول آپ کی اولاد چوالیس (۴۴) پسران سے تھی۔[۲]

ابوالحسن عمری چونکہ اس خاندان سے ہی تھے اس لئے میرے نزدیک ان کی ہی روایت معتبر ہے آپ کے پسران میں (۱) عبدالحمید، (۲) علاء، (۳) عبدالعظیم، (۴) عون، (۵) عیسیٰ، (۶) علی اکبر، (۷) عبدالجبار، (۸) اسماعیل اکبر، (۹) مظفر، (۱۰) یونس، (۱۱) عباس، (۱۲) عبدالرحمان، (۱۳) ہارون، (۱۴) عقیل، (۱۵) عمر، (۱۶) اسحاق، (۱۷) احمد، (۱۸) سلیمان، (۱۹) یحییٰ، (۲۰) موسیٰ، (۲۱) زید، (۲۲) جعفر، (۲۳) حمزہ، (۲۴) ادریس، (۲۵) یعقوب، (۲۶) الکفل، (۲۷) طاہر، (۲۸) اسماعیل اصغر، (۲۹) صالح، (۳۰) ہاشم، (۳۱) ابراہیم، (۳۲) ابراہیم اصغر، (۳۳) عبدالصمد، (۳۴) محمد، (۳۵) محسن، (۳۶) حسن، (۳۷) حسین، (۳۸) علان، (۳۹) فضل، (۴۰) عبداللہ، (۴۱) عبدالرحمٰن، (۴۲) عبدالخالق، (۴۳) داؤد، (۴۴) عبدالواحد ان میں علماء نسابین، امراء اور حکمران تھے۔

بیت نمبر(۱):۔ عبدالحمید بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ اولاد کا ذکر نہیں ہے آپ کے کثیر واقعات ہیں آپ کے ہاتھ سے طالبین کی کثیر جماعت قتل ہوئی جن میں حسین بن حسن بن محمد بن سلیمان بن داؤد بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؑ اور قاسم بن احمد بن عبداللہ بن جعفر بھی تھے۔

بیت نمبر۲:۔ علاء بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک دختر اُم موسیٰ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا آپ کو علاء القائد بھی کہا گیا آپ سندھ، ہرات اور بخارا گئے اور بخارا میں فوت ہوئے بقول رازی آپ کا ایک فرزند ابوجعفر محمد الفاضل نقیب نسابہ تھے جن کی علم الانساب پر تصنیف بھی تھی ان کی جملہ اعقاب ہرات میں تھی۔[۳]

بیت نمبر۳:۔ عبدالعظیم بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ سندھ میں تھے بقول رازی آپ کی عقب سندھ رے اور واسط میں مگر ایسا ممکن نہیں کیونکہ عمری کے بقول آپ کے دو اولادیں تھیں جن کی والدہ کنیز تھی لیکن ان کے نام تحریر نہیں کئے۔ اور رازی نے بھی ان میں سے کسی کا نام تحریر نہیں کیا مہدی رجائی نے دو پسران اور ایک دختر کا لکھا لیکن نام تحریر نہیں کئے۔

بیت نمبر۴:۔ عون اعور بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی اولاد میں عمری نے ایک فرزند جعفر کا ذکر کیا جو بلخ میں مقیم تھے۔

---

۱۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب۔ ص۳۶۶ ۲۔ عمدۃ الطالب۔ ص۳۶۶، المجدی فی انساب الطالبین۔ ص۴۷۳

۳۔ الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ:۔ ص۲۰۹

بیت نمبر۵: ۔ابوحسین عیسیٰ بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ حاکم تھے آپ کی اولاد بلخ کے قریہ اُتبہ میں تھی بقول عمری آپ کے چار پسران تھے۔ (۱)عبداللہ ملتان میں، (۲)محمد بلخ میں، (۳)موسیٰ کی اولاد خراسان میں، (۴)ابوجعفر احمد آپ احادیث کے راوی تھے۔

بطن اول ابوجعفر احمد بن عیسیٰ بن جعفر الملک: ۔ بقول عمری آپ کی سولہ اولادیں تھیں جن میں سات دختران تھیں اور پسران میں (۱)ابوعلی یحییٰ، (۲)عبداللہ دونوں درج تھے۔ (۳)جعفر طالقان چلے گئے۔ (۴)ابوعبداللہ حمزہ آپ کا ایک فرزند علی اور دختر ستی تھیں جو کہ ہندی عورت کے بطن سے تھی اور فرزند درج تھا۔ (۵)عبیداللہ آپ کی والدہ میمونہ بنت محمد بن القاسم بن حسین بن زید شبیبہ تھیں ان کو بنت نونو کہا گیا۔ دو پسران موسیٰ اور عیسیٰ ان دونوں کی اعقاب تھی۔ (۶)حسین درج، (۷)عیسیٰ بقول ابونصر بخاری ان کی کنیت ابوحسین تھی اور ان کی والدہ ھندیہ تھیں یعنی ہندوستان سے تھی ان کی اولاد رستاق بلخ میں تھی۔ (۸)حسن آپ کی بقیہ دو پسران محمد اور علی سے بلخ میں تھی۔ (۹)ابوطالب محمد۔

اول ابوطالب محمد بن ابوجعفر احمد بن عیسیٰ: ۔ کی اولاد بخارا میں ہوئی آپ کے بقول عمری دو پسران تھے۔ (۱)جعفر بلخ میں، (۲)ابومحمد احمد الفافا آپ حج کے سفر کے دوران فوت ہوئے آپ کے پانچ پسران تھے (۱)ابوجعفر محمد، (۲)ابومنصور نصر فرغانہ میں اولاد تھی، (۳)ابوالقاسم علی کی اولاد تھی، (۴)موسیٰ کی اولاد بنت صابونی سے تھی، (۵)ابومحمد حج کے سفر کے دوران فوت ہوئے۔[1]

بیت نمبر(۶)علی الاکبر بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول عمری آپ سندھ میں تھے آپ کے چار بیٹے اور بیٹیاں تھیں جن میں جعفر بن علی الاکبر کی اولاد ابونصر بخاری کے قول کے مطابق تھی ان کے دو فرزند تھے۔ (۱)حمزہ، (۲)علی

بطن اول علی بن جعفر بن علی اکبر: ۔ آپ کی اولاد سے زید بن مطہّر بن علی المذکور تھے بقول شیخ شرف عبیدلی آپ بغداد داخل ہوئے اور ایک جماعت نے آپ کے نسب کی صحت پر شہادت دی آپ کی اولاد بلاد دیلم میں تھی جو ایک دیلمی خاتون کے بطن سے تھی۔

بیت نمبر(۷): ۔عبدالجبار بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول ابوالغنائم صوفی نسابہ عمری آپ کی اولاد سندھ، بلخ اور عمان میں تھی بقول ابنِ دینار آپ کی اولاد درج میں تھی آپ کی اولاد سے (۱)حسن عمان میں گیا، (۲)ابوطالب بلخ، (۳)علی بست گیا آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوحرب تھا جس کی والدہ حسن افطس کی اولاد سے تھیں اور رازی نے علی کی جگہ تیسرا فرزند، (۴)حسین لکھا جس کی عقب عمان میں تھی۔

بیت نمبر(۸): ۔اسماعیل اصغر بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ مدنی تھے آپ کے بقول عمری چار پسران کی اولاد جاری ہوئی۔(۱)۔یونس، (۲)۔حسین، (۳)۔علی اقطع، (۴)۔محمد۔

بطن اوّل علی اقطع بن اسماعیل اصغر آپ کا ایک فرزند ابومحمد حسن جرجانی معزالدولہ کے زمانے میں زندہ تھا۔ اس کی اولاد میں (۱)محمد قم میں، (۲)خدیجہ تھے۔

بیت نمبر(۹): ۔مظفّر بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ کی کنیت ابوحمزہ تھی آپ کی قبر سمرقند میں ہے آپ کی اولاد ایک فرزند ابومحمد جعفر سے جاری ہوئی جس کی والدہ ام الولد تھیں آپ کے تین پسران تھے (۱)ابوطاہر محمد کی اولاد ہوئی، (۲)ابوعلی محمد کی بھی اولاد تھی (۳)ابوطالب مظفّر آپ نے سمرقند میں حدیث روایت کی آپ کی اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں تھیں۔

بیت نمبر۱۰: ۔ یونس بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول عمری آپ کے چھ پسران تھے جن میں سے تین کی اولاد جاری ہوئی۔ (۱)عیسیٰ، (۲)محمد، (۳)یدھر، (۴)یونس، (۵)موسیٰ، (۶)علی جبکہ رازی نے (۱)محمد، (۲)احمد کی اولاد ملتان میں، (۳)عیسیٰ، (۴)عبدالرحمٰن کی اولاد اوزکند اور سمرقندر میں تحریر کی۔

بیت نمبر۱۱: ۔عباس بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول عمری آپ کے تین پسران تھے(۱)محمد ابن قریشیہ، (۲)علی، (۳)طالب۔

---

۱۔المجدی فی انساب الطالبین۔ص۴۷۶

بطن اول محمد بن عباس کے چار پسران ہوئے۔ (۱) موسیٰ بقیہ ہرات میں (۲) یعقوب لاولد بالملتان، (۳) عباس، (۴) اسحاق ان کی اولاد ملتان میں ہوئیں۔

بطن ثانی علی بن عباس: ۔ آپ کی اولاد دھند میں ہوئی۔

بطن ثالث طالب بن عباس: ۔ آپ کی اولاد سے فرغانہ میں ابوطالب محمد بن ابی عبداللہ حسین بن طالب المذکور تھے۔

بیت نمبر۱۲: ۔عبدالرحمٰن بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ کی ایک دختر اور ایک فرزند حسین ملتان میں تھا اور ان کی اولاد سے قاسم بن محمد بن حسین المذکور تھے۔

بیت نمبر۱۳: ۔ہارون بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول رازی آپ کا ایک فرزند، (۱) محمد شیراز میں تھا اور اس کی کثیر عقب نیشاپور بخارا اور آموبہ میں تھی۔ جبکہ بقول رازی دوسرا فرزند، (۲) جعفر امیرک تھا جس کی عقب نیشاپور اور بخارا میں تھی جبکہ عمری نے ان کے کل نو پسران کا ذکر کیا ہے (۳) حسن، (۴) عبدالرحمٰن، (۵) حسین، (۶) عبداللہ کا ایک فرزند حسن، (۷) صالح کا ایک فرزند تھا ہارون بست میں، (۸) علی منکی آپ کی اولاد سمرقند میں انقرض ہوئی۔ (۹) احمد

بطن اول محمد بن ہارون: ۔ آپ کا ایک فرزند جعفر کو ہی تھا بقول شیخ شرف عبیدلی آپ کا ایک فرزند ابوعبداللہ حسین امیر کا اور اس کی عدہ اولاد تھی۔

بطن ثانی جعفر بن ہارون: ۔ آپ کے تین پسران ہوئے۔ (۱) حسن، (۲) عبداللہ، (۳) یوسف لقب مخ بقول عمری عقب ملتان میں تھی۔

بطن ثالث احمد بن ہارون کے تین فرزند ہوئے۔ (۱) جعفر، (۲) احمد، (۳) عبدالرحمٰن۔ ان میں جعفر بن احمد کا ایک فرزند ابوطاہر ڈوب گیا جس کے چار پسران تھے۔

بیت نمبر۱۴: ۔عقیل بن جعفر الملک ملتانی: ۔ بقول عمری آپ نے حسن بن زید حسنی داعی الکبیر کے ہمراہ طبرستان میں قیام کیا آپ کی سولہ (۱۶) اولادیں تھیں جن میں پانچ دختران (۱) صفیہ، (۲) خدیجہ، (۳) فاطمہ، (۴) ام کلثوم، (۵) ام عبداللہ تھیں اور پسران میں، (۱) عبدالعظیم، (۲) عبدالرحمٰن، (۳) جعفر کی اولاد کا کوئی ذکر نہیں، (۴) حمزہ کی دختران تھیں، (۵) حسن کے دو فرزند قاسم اور علی تھے، (۶) محمد آپ شیراز میں پیدا ہوئے آپ کی اولاد نہ تھی آپ کو مرعویہ نامی قوم نے قتل کیا، (۷) علی آپ کا فرزند امیرک تھا دوسرا عمر آپ کے تین پسران تھے، (۸) حسین، (۹) ابومحمد عبداللہ، (۱۰) سلمان، (۱۱) ابوعبداللہ جعفر

بطن اول حسین بن عقیل: ۔ آپ کو ضریر بھی کہا گیا۔ آپ کے چار پسران تھے۔ (۱) ابوحسین مظفرؔ، (۲) یوسف جس کو مرعویہ نے ان کے چچا کے ہمراہ قتل کیا، (۳) عبدالعظیم بابن علویہ، (۴) حسن آپ کا ذکر عمری نے نہیں کیا دیگر مصادر میں موجود ہے۔

اول ابوحسین مظفرؔ بن حسین بن عقیل بقول عمری آپ کے سات پسران اور ایک دختر تھی۔ (۱) فاطمہ، (۲) اسماعیل، (۳) حمزہ، (۴) عقیل، (۵) عبدالعظیم، (۶) ابوالقاسم، (۷) علی، (۸) یوسف اور ان میں سے بعض کی اولاد تھی۔

دوئم یوسف بن حسین بن عقیل: ۔ آپ کے تین پسران تھے۔ (۱) حمزہ، (۲) حسین، (۳) حسن

سوئم عبدالعظیم بن حسین بن عقیل: ۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱) محمد، (۲) علی

بطن ثانی ابومحمد عبداللہ بن عقیل بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱) ابوالرضا، (۲) طاہر کا ایک فرزند مظفرؔ تھا۔

بطن ثالث سلیمان بن عقیل بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱) ابومحمد کی اولاد میں صرف دو دختران تھیں، (۲) علی

اول علی بن سلیمان کی اولاد میں پسران تھے (۱) عبداللہ، (۲) جعفر، (۳) حیدرۃ ابوتراب، (۴) حسین لقب امیرجہ۔

بطن رابع ابوعبداللہ جعفر بن عقیل بن جعفر الملک ملتانی: ۔ آپ کی دس اولادیں تھیں۔ (۱) ابومحمد جعفر کی اولاد نہ تھی، (۲) عبدالواحد ابنِ دینار نے

بیان کیا، (۳)علی ان کی اولاد کا ذکر نہیں ہے، (۴)ابواحمد القاسم، (۵)عبدالصمد کا فرزند ابوحسین دو دختران تھیں، (۶)عبداللہ، (۷)سلیمان اور تین دختران، (۱)ستی، (۲)ستان، (۳)بی بی۔

اول ابواحمد القاسم بن ابوعبداللہ جعفر کی اولاد میں بقول عمری چار پسران تھے۔(۱)جعفر، (۲)ابوجعفر، (۳)ابوطاہر اسماعیل، (۴)حمزہ۔

پہلی شاخ میں حمزہ بن ابواحمد القاسم کی اولاد سے ایک فرزند حسین تھے جن کے دوفرزند(۱)ابوحسن اسماعیل، (۲)ابوالقاسم علی نقیب غزنہ

پہلا خاندان ابوحسن اسماعیل بن حسین بن حمزہ:۔انہوں نے ریاست سنبھالی جب نظام الملک نے اپنے بیٹے تاج الملک کی طرف سے ریاست ہرات ان کوسونپی آپ کا ایک فرزند محمد تھا اور اس کا ایک فرزند مرتضٰی السیّد عمید عالم تھا جس کی اولاد سلجوقیہ خاتون یعنی دختر سلطان الپ ارسلان سے ہوئی یعنی آپ کی شادی الپ ارسلان کی بیٹی سے ہوئی۔

دوسران خاندان ابوالقاسم علی نقیب بن حسین بن حمزہ:۔کی اولاد سے ابی الفتوح عبداللہ بن حسین بن ابوالقاسم علی نقیب المذکور ہوئے۔

دوئم عبداللہ بن ابوعبداللہ جعفر بن عقیل:۔کی بقول عمری چار اولادیں تھیں دو دختران (۱)ستان، (۲)ام کلثوم، دو پسران، (۱)محمد، (۲)ابورضا محمد، جبکہ حسن بن حسین الضریر بن عقیل بن جعفر الملک ملتانی:۔جن کا ذکر عمری نسابہ نے کیا آپ کی اولاد سے سیّد العمید ابی طاہر محمد بن ناصر بن امیرجہ بن اسماعیل بن حسن المذکور ہوئے آپ سلطان مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی بن سبکتگین کے دوست تھے آپ کے بھائی اور اولاد بھی تھی۔[۱]

بیت نمبر۱۵:۔عمر بن جعفر الملک ملتانی:۔آپ کی کنیت ابوالفتح تھی عمری نسابہ نے آپ کی گیارہ اولادیں بیان کیں جن میں تین دختران تھیں (۱)صفیہ، (۲)خدیجہ، (۳)بدھون اور بقول عمری آپ کے آٹھ پسران تھے (۱)حسن، (۲)احمد، (۳)عبداللہ، (۴)علی، (۵)محمد، (۶)جعفر، (۷)حمزہ بقول ابن دینار آپ کا نام حمویہ تھا۔(۸)قاسم۔

بطن اول محمد بن ابوالفتح عمر آپ کی اولاد سے عیسیٰ بن علی بن جعفر بن محمد المذکور تھے۔

بطن ثانی حمزہ بن ابوالفتح عمر:۔کے دوفرزند تھے(۱)عبیداللہ، (۲)محمد

بطن ثالث قاسم بن ابوالفتح عمر:۔کی اولاد سے حسین اور علی ابنان قاسم بن محمد بن قاسم المذکور تھے۔

بطن رابع جعفر بن ابوالفتح عمر:۔کی اولاد ایک فرزند علی سے ہوئی جن کے چھ فرزند اور ایک دختر مریم تھی پسران میں(۱)جعفر، (۲)محمد، (۳)عیسیٰ، (۴)ہارون، (۵)یعقوب، (۶)طالب ان کو عمری کے والد ابوالغنائم صوفی نسابہ نے بصرہ میں دیکھا تھا۔

بیت نمبر۱۶:۔اسحاق بن جعفر الملک ملتانی:۔بقول عمری آپ کی کنیت ابویعقوب تھی آپ علماء میں سے تھے رازی نے آپ کو نقیب تحریر کیا ہے۔ بقول عمری:۔آپ کی اولاد میں تین دختران کا نام فاطمہ تھا اور دو دختران کا نام زینب تھا اور پسران میں(۱)علی ابوالقاسم، (۲)احمد آپ فارس میں صاحب جلالت تھے، (۳)جعفر، (۴)ابوطالب محمد، (۵)موسیٰ، (۶)عقیل، (۷)ابویوسف یعقوب المعروف ابنِ سندیہ۔

بطن اول ابویوسف یعقوب بن اسحاق:۔آپ کا ایک فرزند علی گازرون میں تھا اور اس کی اولاد بھی گازرون کی ہاشمیہ خاتون سے تھی جن میں ایک فرزند محمد اور دو دختران کلثوم اور خدیجہ تھیں۔

بطن ثانی احمد بن اسحاق بن جعفر الملک ملتانی:۔بقول رازی آپ کی کنیت ابوجعفر تھی اور بقول عمری آپ کے تین پسران تھے (۱)ابوالقاسم محمد، (۲)ابوحسن علی ان دونوں کی والدہ شیراز کی ہاشمیہ تھیں اور اس ہاشمیہ سے ان کا ایک مادری بھائی شریف ابوعلی نقیب زیدی موصل میں تھا۔

اول ابوالقاسم محمد بن بن احمد:۔آپ کے فرزند(۱)ناصر، (۲)احمد اور پانچ دختران تھیں آپ بقیہ شیراز میں رہی۔

---

۱۔المعقبون من آل ابی طالب جلد سوئم۔ص۴۵۶

دوئم ابوحسن علی بن احمد:۔عضدالدولہ آل بویہ نے جس وقت ابی احمد حسین موسوی اور ابی حسن محمد بن عمر الشریف کو گرفتار کیا تو آپ کو یعنی ابوحسن علی عمری کو نقیب نقباء الطالبین بغداد مقرر کیا اور آپ اس عہدے پر چار سال براجمان رہے اور پھر آپ موصل چلے گئے۔

بقول عمری آپ کی اولاد میں کئی پسران اور دختران تھیں جن میں (۱) ابوالفضل عباس آپ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے آپ بہت بہادر اور جارحانہ تھے آپ کا جھکاؤ دنیا میں آخرت سے زیادہ تھا، (۲) ابوطاہر حسن موصل کے طالبین میں سے ایک شیخ تھے، (۳) ابومحمد زید، (۴) ابوجعفر محمد آپ شام گئے آپ کو ابن ترکیہ کہا جاتا تھا بقول عمری آج تک ان کی اولاد نہ ہوئی تھی۔

پہلی شاخ ابوالفضل عباس بن ابوحسن علی بن احمد:۔ آپ کی تین اولادیں تھیں۔ (۱) ابوالفتح فضل آپ عالم فاضل تھے عمری نے آپ کی تحریر کردہ کتب جو نحو پر تھیں دیکھی تھیں آپ بغداد میں لاولد قتل ہوئے۔ (۲) ابوحسین محمد آپ حافظ قرآن تھے اور مذہب امامیہ پر اعتقاد رکھتے تھے آپ کی ایک دختر تھی جس کی شادی ابوالوفا بن نقیب موصل محمد سے ہوئی۔ (۳) فاطمہ بنت ابی الفضل عباس کی شادی نقیب موصل ابی عبداللہ محمدی المقلب تقی عمید الشرف سے ہوئی تھی۔ دوسری شاخ میں ابوطاہر حسن بن ابوحسن علی بن احمد:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں بیٹے تھے اور ایک دختر بھی تھی۔

بیت نمبر ۱۷:۔ احمد بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی والدہ رسول پاکؐ کے غلام ابی رافع کی اولاد سے تھیں بقول عمری آپ کی دس اولادیں تھیں (۱) صفیہ، (۲) علی، (۳) یعقوب، (۴) امیر عمر آپ ہند میں صاحب جلالت تھے، (۵) عبدالرحمٰن، (۶) غللہ، (۷) فاطمہ، (۸) محمد، (۹) جعفر، (۱۰) احمد ''فی صح''۔ جبکہ رازی کا کہنا ہے احمد بن جعفر الملک کی عقب قلیل تھی۔

بیت نمبر ۱۸:۔ سلیمان بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی دس اولادیں تھیں (۱) محمد، (۲) حمزہ، (۳) احمد، (۴) زنین امی، (۵) جعفر، (۶) ام عبداللہ، (۷) ممة، (۸) حسین، (۹) زید، (۱۰) ابراہیم، اور رازی کے بقول ان میں چار کی اولاد تھی۔ (۱) ابوحسن محمد، (۲) حمزہ، (۳) احمد، (۴) جعفر عمری نے بھی چار کی اولاد کا بیان کیا۔

بطن اول محمد بن سلیمان:۔ بقول عمری آپ کے سات پسران تھے (۱) جعفر، (۲) حسن، (۳) داؤد، (۴) عبدالرحمٰن، (۵) علی، (۶) یوسف، (۷) حسین اور ان میں حسین بن محمد بن سلیمان نے تین فرزند تھے۔ (۱) محمد، (۲) علی، (۳) سلیمان

بیت نمبر ۱۹:۔ یحیٰی بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی سات اولادیں تھیں جن میں دو دُختران تھیں (۱) خدیجہ، (۲) فاطمہ اور پسران میں (۱) محمد، (۲) حسین ہرات کے راستے میں قتل ہوئے۔ (۳) موسیٰ، (۴) عیسیٰ، (۵) علی تھے۔

بیت نمبر ۲۰:۔ موسیٰ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے چھے پسران (۱) محمد، (۲) علی، (۳) جعفر، (۴) احمد، (۵) حسین، (۶) حسن اور ایک دختر جرجان میں تھی اور ان میں سے اکثر فرزند بلخ میں تھے۔

بیت نمبر ۲۱:۔ زید اعور بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی دو دختران (۱) ام جعفر، (۲) ام موسیٰ اور تین پسران تھے (۱) محمد الرواسی ہرات میں، (۲) جعفر، (۳) زید۔

بیت نمبر ۲۲:۔ جعفر بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کا لقب قائد تھا آپ کی پیدائش آپ کے والد محترم کی وفات کے بعد ہوئی اس لیے آپ کا نام بھی آپ کے والد کے نام پر جعفر رکھا گیا بقول عمری آپ کی سات اولادیں تھیں۔ (۱) ستی، (۲) عبداللہ، (۳) خدیجہ، (۴) علاء، (۵) حسن، (۶) یعقوب، (۷) ابراہیم۔

بطن اول حسن بن جعفر القائد:۔ آپ کی کنیت ابومحمد تھی آپ کا ایک فرزند جعفر ہوا جس کی اولاد ملتان میں تھی۔

بطن ثانی علاء بن جعفر القائد:۔ بقول رازی آپ کی جمیع اعقاب ہرات میں تھی آپ زاہد اور شجاع تھے آپ نے ملتان سے ہرات میں قدم رکھا

اور آپ کی وفات بخارا میں ہوئی آپ کی اولاد میں تین دختران (۱) بی بی، (۲) ستی فاطمہ، (۳) ستیہ تھیں اور پانچ پسران تھے (۱) جعفر بست میں فوت ہوئے۔ (۲) ابوتراب علی نہروان میں فوت ہوئے (۳) ابوجعفر محمد نسابہ نقیب الفاضل، (۴) حسن، (۵) زید تھے۔

اول ابوجعفر محمد نقیب نسابہ بن علاء:۔ آپ کی اولاد میں چھ پسران تھے۔ (۱) زید، (۲) ابوتراب محمد، (۳) علاء، (۳) عبداللہ، (۵) ابوعبداللہ محمد ہروی، (۶) علی امیرجہ

پہلی شاخ میں علی امیرجہ بن ابوجعفر محمد نقیب نسابہ:۔ کے دو فرزند تھے۔ (۱) ابویعلی محمد، (۲) ابوجعفر محمد اور ان دونوں کی والدہ علویہ تھیں۔

دوسری شاخ میں ابوعبداللہ محمد ہروی بن ابوجعفر محمد نقیب نسابہ:۔ آپ ہرات میں پیدا ہوئے اور بغداد میں مقیم رہے شیخ شرف عبیدلی نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ کی اولاد میں چار پسران تھے (۱) عبدالرحمٰن، (۲) ابومحمد جعفر، (۳) ابوالبرکات علی، (۴) ابوالقاسم حمزہ

بیت نمبر۲۳:۔حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی ایک دختر فاطمہ اور آٹھ پسران تھے۔ (۱) جعفر، (۲) عیسیٰ، (۳) عبداللہ، (۴) عبیداللہ، (۵) یعقوب، (۶) ابراہیم، (۷) محمد امیر، (۸) احمد امیر

بطن اول عبداللہ بن حمزہ:۔ کا ایک فرزند محمد ہرات میں تھا۔

بطن ثانی یعقوب بن حمزہ:۔ آپ کے چار پسران تھے (۱) احمد، (۲) حسین، (۳) حمزہ، (۴) عبداللہ آپ کے بھی چار پسران تھے محمد، ادریس، قاسم اور چہارم فرزند یعقوب بقول ابوالغنائم نسابہ صوفی کہ میں نے یعقوب کو بصرہ میں دیکھا اور ان سے ان کے بھائیوں کا نسب اخذ کیا۔

بطن ثالث ابراہیم بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کے آٹھ فرزند تھے۔ (۱) راوک، (۲) بدر، (۳) عبیداللہ، (۴) یعقوب، (۵) عیسیٰ، (۶) جعفر، (۷) حمزہ، (۸) سلیمان اور ان میں سے کسی ایک کی اولاد کا ذکر نہیں ہے۔

بطن رابع سیّد محمد امیر بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں پانچ پسران تھے۔ (۱) موسیٰ، (۲) عیسیٰ، (۳) حسن، (۴) عبداللہ، (۵) علاء نقیب جن کی اولاد کا عمری نے ذکر کیا اس کے علاوہ جس کی اولاد کا ذکر نہ کیا ان میں (۶) قاسم قتل ہوئے، (۷) علی، (۸) یوسف، (۹) ذہل قتل ہوئے۔ (۱۰) حسین، (۱۱) احمد المدعو بنیون، (۱۲) یحییٰ اھین، (۱۳) اسماعیل، (۱۴) جعفر اکبر، (۱۵) طالب اعقب تھی آپ بھی قتل ہوئے۔ (۱۶) حمزہ، (۱۷) حسین اصغر، (۱۸) عباس، (۱۹) ادریس، (۲۰) علی، (۲۱) عمر، (۲۲) عبدالرحمٰن، (۲۳) دراورک اس طرح یہ کل ۲۸ پسران بنتے ہیں۔

اول عیسیٰ بن سیّد محمد امیر بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کو عیسیٰ المقتول کہا جاتا ہے آپ کفار ہند کے خلاف جہاد کرتے ہوئے قتل ہوئے اور شہادت پر فائز ہوئے اس غزوہ میں علویوں کی ایک جماعت قتل ہوئی جس میں محمد امیر کے چار پسران یک بارگی میں قتل ہوئے عیسیٰ کے علاوہ دیگران کے تین بھائی قاسم، ذھل اور طالب تھے بقول عمری آپ کا ایک فرزند موسیٰ تھا جس کے دو فرزند تھے (۱) عبداللہ جن کا ایک فرزند ابوتمیم محمد تھا بقول عمری یہ اچھی شکل کا نوجوان تھا جس کے چہرے پر بال تھے میں نے اس کو دیکھا کئی زبانوں میں بات کر سکتا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ بعض جگہ پر یہ خود کو بنی امام حسینؑ سے منسوب کرتا ہے جبکہ وہ صحیح النسب عمری علوی تھا اور اس کی اولاد آج مصر میں ہے۔ (۲) یوسف بقول عمری آپ کا ایک فرزند ابوحسن علی تھا میں نے اس کو دیکھا تھا طویل القامت اور عجمی زبان بولتا تھا اس کے چار فرزند تھے جن میں سے زیادہ ''معرۃ'' مصر میں فوت ہوئے اور ''معرۃ'' میں ہی دفن ہوئے۔

دوئم موسیٰ بن سیّد محمد امیر نقیب بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری مجھے شیخ شرف عبیدلی نسابہ نے بتایا کہ بغداد میں ایک شخص داخل ہوا اور اس کے پاس کتب تھیں اور اس نے کہا میں عباس بن موسیٰ بن محمد امیر النقیب ہوں شیخ شرف کہتے ہیں کہ میں اس کے نسب کی صداقت کو نہیں جانتا اس نے کہا کہ اس پر طعن کیا گیا۔

سوئم عبداللہ بن محمد امیر نقیب بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے تین فرزند تھے، (۱) صغیر، (۲) علی، (۳) عمر آپ کا ایک فرزند ہوا تھا جس کی اولاد

بھی ہوئی۔

چہارم علاء النقیب بن محمد امیر نقیب بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے دو فرزند تھے(۱)۔موسیٰ، (۲)۔احمد نینون، پہلی شاخ میں موسیٰ بن علاء النقیب، آپ کی اولاد میں دو فرزند تھے۔(۱)علی،(۲)عنتر آپ بغداد داخل ہوئے آپ کا نسب سیّد مرتضی علم الہدیٰ کے نزدیک صحیح تھا۔

پہلا خاندان علی بن موسیٰ کی اولاد سے ابوحسین علی بن محمد بن ابوجعفر محمد بن علی المذکور تھے۔

دوسری شاخ میں احمد نینون بن علاء النقیب:۔ آپ کی اولاد سے عباس بن موسیٰ بن احمد نینون تھے آپ سال ۴۰۲ ہجری میں بغداد داخل ہوئے شیخ شرف عبیدلی مؤلف تہذیب الانساب نے آپ کو دیکھا تھا۔

بطن خامس علی بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی اولاد سے حسن بن عمر بن حسن ینیم بن علی المذکور ملتان کے حکمران ہوئے۔

بطن سادس احمد امیر نقیب بن حمزہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے دس فرزند تھے جن میں (۱)عبدالرحمٰن بست میں، (۲)بنوان، (۳)محمد، (۴)اسماعیل الکبیر المقتول، (۵)عباس، (۶)نقیب امیر عمر۔ جب کہ باقی چار کا ذِکر عمری نسابہ نے نہیں کیا۔

اول نقیب امیر عمر بن احمد امیر نقیب:۔ آپ کی اولاد سے امیر داؤد بن عباس بن علی بن امیر عمر نقیب المذکور تھے۔

دوئم عباس بن احمد امیر نقیب:۔ آپ کے تین پسران تھے (۱)نینون آپ کے دو فرزند محمد اور عبداللہ دونوں قتل ہوئے۔ (۲)عیسیٰ آپ منصورہ کی جنگ میں قتل ہوئے، (۳)حاکم مکران اس کا نام نہیں معلوم مگر یہ مکران کا حکمران رہا بقول عمری میں نے شیخ شرف عبیدلی سے ان کے متعلق سوال کیا مگر شیخ نے کوئی جواب نہ دیا شاید وہ ان کے بارے میں ادراک نہ رکھتے تھے اس لئے موضع جہاں ان کی حکومت تھی۔مکران کا بتایا گیا معروف یہی ہے کہ یہ شخص مکران پر غالب آ گیا تھا۔

سوئم محمد بن احمد امیر نقیب:۔ کی اولاد سے ابوزید محمد بن جعفر بن محمد المذکور تھے آپ عقلمند تھے۔

بیت نمبر۲۴:۔ ادریس بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد کا سلسلہ طویل نہیں ہے جبکہ رازیؔ کے بقول آپ کے دو فرزند تھے۔ (۱)ابوجعفر محمد، (۲)علی اور ان کی عقب ملتان میں تھی۔

بیت نمبر۲۵:۔ الکفل بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے چار فرزند تھے(۱)ابوعبداللہ جعفر بقول رازی آپ کی کثیر اولاد ہرات میں تھی، (۲)طالب عقب ہرات اور ماوراالنہر اور بلخ میں، (۳)محمد عقب بست اور ہرات میں اور بقول عمری چہارم فرزند (۴) قاسم تھا جو ۳۵۰ ہجری میں بغداد داخل ہوا۔

بطن اول ابوعبداللہ جعفر بن الکفل:۔ آپ کی اولاد سے بقول فخرالدین رازی محمد امیرجہ بن حمزہ بن ابوعبداللہ جعفر المذکور ہوئے جن کے دو فرزند تھے۔(۱)عوض، (۲)حیدر۔

اول حیدر بن محمد امیرجہ:۔ کا ایک فرزند ابوالمعالی عالم زاہد صوفی لقب ''زین الشیوخ'' تھا

دوئم عوض بن محمد امیرجہ:۔ کی اولاد سے ابوالقاسم علی بن یعلیٰ بن عوض المذکور تھے آپ کثیر رزق والے تھے اور کثیر عبادت گزار بھی تھے۔

بیت نمبر۲۶:۔ طاہر بن جعفر الملک ملتانی آپ کی کنیت ابوحسین تھی آپ کے چار پسران تھے۔ (۱) قاسم، (۲)حسین، (۳)احمد، (۴)عبداللہ اور ان سب کی بقول عمری اعقاب تھی۔

بیت نمبر۲۷:۔ اسماعیل اکبر بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ مدینے کے رہنے والے تھے اور آپ کے تین پسران تھے،(۱)محمد،(۲)علی، (۳)القاسم۔ اور رازی کے بقول آپ کی اولاد بلدان میں پھیلی مگر ان پر کلام کیا گیا۔

بیت نمبر۲۸:۔ صالح بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک دختر بلخ میں تھی۔ (۱)عبداللہ کرمان میں،(۲)ہارون بست میں،

(۳)محمد کرمان سے سندھ منتقل ہوا۔

بیت نمبر۲۹:۔ہاشم بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی قبر طوس میں تھی بقول عمری آپ کے تین پسران تھے۔(۱)ابوطاہر محمد کرمان میں، (۲)ابوعلی محمد رے میں فوت ہوئے، (۳)ابوجعفر محمد آپ کی اولاد میں ایک فرزند اور ایک دختر تھی جو مشہد طوس میں تھے۔

بیت نمبر۳۰:۔ابراہیم اصغر بن جعفر الملک ملتانی سندھ میں تھے آپ کی اولاد میں بقول عمری جعفر اور صفیہ تھے۔

بیت نمبر۳۱:۔ابراہیم اکبر بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری آپ کی اولاد طبرستان، بلخ سمرقند، ہرات اور بست میں تھی اور ان کی ذیل طویل تھی۔

بیت نمبر۳۲:۔عبدالصمد بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے دو فرزند تھے، (۱)حسن، (۲)حسین اور ان دونوں کو ابونصر بخاری نسابہ نے دیکھا تھا۔

بیت نمبر۳۳:۔محمد بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ مدنی تھے بقول عمری آپ کے تین پسران تھے۔ (۱)ابوالحسن المعروف طالبی آپ کو مقتدر عباسی سے ہر ماہ پانچ سو دینار حقوق ملتے تھے اور آپ مدینے کے رہائشی تھے۔(۲)جعفر،(۳)احمد۔

بطن اول جعفر بن محمد:۔ آپ کی اولاد سے اسماعیل الشریف رئیس جرجان بن ابی حرب موسیٰ بن جعفر المذکور تھے۔

بطن ثانی احمد بن محمد بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی شادی فاطمہ بنت اسحاق بن جعفر بن محمد الجور حسینی سے ہوئی تھی آپ کی اولاد میں ایک دختر سکینہ اور ایک فرزند ابواسماعیل حسن خطیب بغداد تھے آپ شیخ شرف عبید لی کے دوست تھے آپ کی اولاد میں تین پسران تھے۔(۱)داعی ابن دیلمیہ، (۲)ناصر اہواز میں قیام پذیر تھے، (۳)القاسم ابنِ بغدادیہ۔

بیت نمبر۳۴:۔محسن بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کے تین پسران تھے(۱)احمد، (۲)حسن، (۳)جعفر اور یہ اپنی والدہ کے اسم بنی کافور سے معروف تھے۔

بیت نمبر۳۵:۔حسین بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول عمری ان کی عدہ یعنی کافی اولاد تھی فخر الدین رازی کے بقول ان کی اعقاب، ہند، غزنہ، بلخ میں تھی اور ان پر کلام بھی ہے۔

بیت نمبر۳۶:۔حسن بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ حسن بن زید حسنی داعی الکبیر کے ہمراہ طبرستان میں تھے بقول شیخ شرف عبید لی آپ کا فرزند حسین تھا جس کی کثیر اولاد تھی جن میں ایک قوم بلخ میں تھی۔

بیت نمبر۳۷:۔ ابوحسن علان بن جعفر الملک ملتانی بقول عمری آپ کی اولاد میں ایک فرزند ابوجعفر محمد زاہد تھا اور ان کا ایک فرزند ابومحمد اسماعیل جوزان میں مقیم تھا جس کا محمد نامی ایک بیٹا تھا۔

بیت نمبر۳۸:۔فضل بن جعفر الملک ملتانی آپ کی اولاد میں (۱)عباس درج تھا، (۲)محمد سندھ میں تھا اور اس کی اولاد میں دختران تھیں، (۳)ابومحمد۔ابونصر بخاری کے نسخہ کے مطابق اور بقول شیخ شرف عبید لی نسابہ فضل کی دختران کے علاوہ اعقاب نہ تھی۔

بیت نمبر۳۹:۔عبداللہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کو عبداللہ خواجہ بھی کہا جاتا تھا آپ بھی حسن بن زید داعی الکبیر حسنی کے ہمراہ طبرستان میں موجود تھے اور آپ کی قبر ہرات میں تھی۔ بقول ابوحسن عمری نساب آپ کے دو پسران تھے۔ (۱)ابوالقاسم محمد آپ مفازہ کے بیابان میں قتل ہوئے۔ (۲)محمد معمر آپ کی اولاد میں ایک جماعت تھی آپ نے ۱۲۰ سال عمر پائی اور آپ کے بال سیاہ تھے آپ کی قبر بغداد میں تھی جبکہ فخر الدین رازی کے بقول عبداللہ بن جعفر الملک ملتانی کی اولاد میں بقول ابوحسین محمد بن القاسم تیمیی اصفہانی صرف ایک دختر ام عبداللہ تھی لیکن عبداللہ بن جعفر الملک کی اعقاب سیّد ابوالغنائم دمشقی نسابہ کے نزدیک ثابت تھی اور ان کی جمیع ہرات میں تھی جن میں دو فرزند (۱)ابوطالب طیب اور (۲)ابوجعفر محمد معمر تھے جن کا ذکر عمری نے بھی کیا یوں عبداللہ کے کل تین پسران بیان ہوئے جن میں تیسرا ابوطالب طیب تھا۔

بطن اول ابوطالب طیب بن عبداللہ بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی کنیت ابوطاہر تھی آپ کی اولاد سے معز الاسلام ابوالقاسم منصور بن ابی عبداللہ

محمد بن ابی القاسم محمد بن ابوحسن علی اطروش بن ابی طالب طیب المذکور تھے۔[۱]

بیت نمبر۴۰:۔عبدالرحمان بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ بھی حسن بن راعی الکبیر کے ہمراہ تھے آپ کی اولاد میں علی اور فاطمہ تھے۔

بیت نمبر۴۱:۔عبدالخالق بن جعفر الملک ملتانی آپ کی اولاد میں دوفرزند تھے لیکن ان کی اولاد نہ تھی۔

بیت نمبر۴۲:۔داؤد بن جعفر الملک ملتانی:۔ آپ کی اولاد سے ایک قوم فرغانہ میں تھی۔

بیت نمبر۴۳:۔عبدالواحد بن جعفر الملک ملتانی آپ کی سندھ میں کئی دختران تھیں۔

بیت نمبر۴۴:۔ یعقوب بن جعفر الملک ملتانی:۔ بقول ابوحسن عمری نسابہ آپ کے دوفرزند تھے (۱) یوسف یمن گئے اور پھر آپ کی خبر نہ آئی، (۲) حسین بصرۃ میں تھے یہ چوالیس (۴۴) پسران جعفر الملک ملتانی کے ابوحسن عمرنسابہ نے تحریر کئے چونکہ عمری اس خاندان کے ہی تھے اس لیے ان کی روایات پر اتفاق کیا گیا مگر اتنی بڑی نسل آج کہاں ہے یہ ایک سوالیہ نشان ضرور ہے عمری نے جن علاقوں کے نام لکھے ان میں ملتان، سندھ، بلخ، ہرات، بصرۃ ان شہروں میں جعفر الملک ملتانی کی اولاد کثیر تھی مگر ان لوگوں کی آج بقایا اولاد کہاں ہے یہ ایک سوال ہے ایسا ممکن ہے یہ لوگ آج بھی پاکستان اور بھارت کے شہروں میں موجود ہوں مگر ان کے دعویدار ہمیں نہیں ملتے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ سادات بنی فاطمہؑ میں گھسے ہوں مگر اس کا تناسب بھی بہت کم ہے۔ مقامی اقوام میں ان کا مخلوط ہونا بھی ممکن ہے تاہم عمری علوی قبائل پانچویں صدی ہجری کے آخر تک کثیر تعداد میں تھے ایسا ممکن ہے کہ ملتان کے علوی عمری محمود غزنوی کے حملے میں قتل کر دیئے گئے ہوں لیکن باقی شہروں کے عمری علوی حضرات کی اولاد آج کے زمانے تک ہونی چاہیے۔ اور اس سلسلے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ ابوحسن عمری نسابہ کی کتاب المجدی فی انساب الطالبیین کی رو سے ہم نے مذکورہ بالا نسب قلمبند کیا اور جدید دور کی کتاب المقعبون من آل ابی طالب جو سیّد مہدی رجائی نے تحریر کی اس میں اس سے بہت معمولی سا اضافہ ملتا ہے۔ اس لیے معلوم یہ ہوا کہ طالبین میں عمری علویوں کی اتنی زیادہ تعداد کے باوجود ان پر بہت کم لکھا گیا۔ اور موجودہ دور تک وہی معلومات ملتی ہے جو ابوحسن عمری نسابہ نے تحریر کی ہے۔

## ۴۰۸۔اعوان

پاکستان میں ایک بڑی نسل موجود ہے جو قطب شاہی اعوان سے پہچانے جاتے ہیں اس قبیلے کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی نسل سے ہیں۔ اور اس قبیلے کے بھی دو گروہ ہیں اول اولاد عباس علمدار ہونے کے دعویدار ہیں دوئم اولاد محمد حنفیہ ہونے کے دعویدار ہیں۔ اول گروہ کا دعویٰ ہے کہ وہ عون قطب شاہ بن یعلی بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس علمدار کی اولاد ہیں لیکن اس نسب میں دو نام اصولی نسب کے تحت اضافی ہیں اور ان کی روایت جو یہ بیان کر رہے ہیں اس کے ثبوت میں۔ مشجرات بہت زیادہ قدیم نہیں ہیں۔ البتہ ۱۲۰ سے ۱۵۰ سال تک کے شجرے مل جاتے ہیں لیکن شہرت بھی ابہام کا شکار ہے۔ اور قطب عون شاہ کے نیچے کے نام غیر اسلامی ہیں دوسرا عربی مصادر سے اولاد عباس علمدار کا سون سکیسر میں وارد ہونا ثابت نہیں ہے۔

دوسرا دعویٰ علی عبدالمنان بن محمد اشہل بن عون بن علی بن محمد حنفیہ بن امام علی علیہ السّلام کا ہے اور دوسری جگہ یہی نسب قطب حیدر علوی بن عطااللہ بن طاہر بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف بن بطل غازی بن عبدالمنان بن محمد حنفیہ تحریر ہے۔

تیسری جگہ منبع الانساب میں یہی نسب عون قطب غازی بن علی عبدالمناف بن محمد حنیفہ بن امام علی بن ابی طالبؑ۔[۲]

جہاں تک اس دعوے کی بات ہے تو انہوں نے بہت بار اس دعوے کو تبدیل کیا ہر آنے والی کتاب میں اس نسب میں ترمیم کی گئی اور اس کو عربی اصولی کتب کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی میرے خیال میں اس نسب کا اصل ماخذ منبع الانساب ہی ہے۔ عربی کتب میں محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند میں آنا ملتا

۱۔الشجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ۔ص۲۱۲ ۲۔منبع الانساب ص۳۶۳

ہے لیکن جب آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے نسابین نے ان نسلوں کے متعلّق مزید کچھ نہ لکھا تو یہ بات یقینی ہے ان نسلوں کی خبر ان تک نہ پہنچی یا یہ نسلیں انقرض ہوگئیں۔ اس کے علاوہ اعوان قوم میں کثیر ادعیاء ہیں جو نام کے ساتھ ملک لکھ کر اعوان بن گئے۔ ہمارے مہربان بلال مہدی نسابہ کا کہنا ہے اعوان دراصل شہاب الدین غوری کے مددگار تھے اور یہ جاٹ قبیلہ ہے تاہم بعد میں ان کو باقاعدہ شہاب الدین غوری سے اعوان کا خطاب ملا اور آنے والے ادوار میں اعوانوں کو گمان ہوا کہ یہ عربی النسل ہیں اور مولوی حیدر علی نے باقاعدہ کتاب لکھ کر اس خلاء کو بھی پُر کر دیا۔ واللہ اعلم شہرت کے حساب سے اعوانوں میں بعض اولادِ علی مشہور ضرور ہیں مگر ان کا انساب محفوظ نہیں رہا۔ اور جو نسب یہ حضرات عون قطب حیدر تک ملاتے ہیں وہ نام مقامی ہیں عربی نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اس قبیلہ پر مزید تحقیق ہونی چاہیے کیونکہ ان کا دعویٰ بھی اختلاف کا شکار ہے کہ واقعی یہ محمدی علوی ہیں یا عباسی علوی ہیں۔ لیکن شواہد ان کو علوی ثابت کرنے میں فی الحال ناکافی ہیں۔ اور نسابہ بلال مہدی ان کا مضبوط رد محفوظ رکھتے ہیں تاہم پھر بھی تحقیق ضروری ہے۔ اور مدرک الطالب کے زمانے تک جو شواہد میسر آئے اس میں بھی ابہام موجود تھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافہ ہوتا گیا ان کے مشجرات میں بھی نقص ہے اور کثیر تعداد میں ادعیا ان میں شامل ہیں لیکن پھر بھی تحقیق کا راستہ کھلا ہے اور خدا ان کے متعلّق بہتر جانتا ہے۔ تاہم اعوان کی علوی شہرت بھی ہے۔ میں کہتا ہوں اس پر تحقیق ہونی چاہیے تاکہ حقیقت واضح ہو۔ ابھی تک جو سامنے آیا۔ اُس سے حتمی فیصلہ ممکن نہیں۔ اعوان بھی اپنے دعوے پر قائم ہیں۔ سون سکیسر خاص کر اعوان کاری کے اعوان اپنا نسب محفوظ رکھتے ہیں ان کے پاس اپنے خاندانوں کی مکمّل معلومات ہیں کہ وہ اعوان کاری سے نقل کر کہاں کہاں آباد ہوئے۔ تاہم باقی پاکستان میں موجود حضرات کے بارے میں ہم کچھ کہہ نہیں سکتے اور خدا اس قبیلے کے بارے میں بہتر جانتا ہے۔

# مصادر الکتاب

## حرف الف


۱۔الانساب تالیف:۔ حافظ ابی سعد عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی سمعانی ولد سنہ۵۰۶ہجری متوفی سنہ۵۶۲ہجری، تقدیم وتعلیق عمر بارودی طبقہ اولی سنہ۱۴۰۸ ہجری نشر دارا لجنان بیروت فی خمس مجلّات

۲۔الاصیلی فی انساب الطالبین تالیف علامہ نسابہ صفی الدین محمد بن تاج الدین علی المعروف بابن طقطقی حسنی متوفی ۷۰۹ ہجری تحقیق سیّد مہدی رجائی، طبع ۱۳۱۸ہجری طبع اولیٰ نشر مکتبہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی

۳۔احسن المقال ترجمہ منتھی الامال تالیف ثقۃ المحد ثین شیخ عباس قمی ترجمہ سیّد صفدر حسین نجفی ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان اشاعت۲۰۱۲

۴۔اعیان الشیعہ سیّدمحسن امین عاملی نشر دارالتعارف بیروت لبنان

۵۔امالی اثنینیہ تالیف امام مرشد باللہ یحییٰ بن حسین بن اسماعیل جرجانی شجری ناشر موسسہ زید بن علی امان اردن

۶۔الارشاد فی معرفۃ حج اللہ علی العباد، تالیف ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان عکبری بغدادی المعروف شیخ مفید ولد سنہ۳۳۶ متوفی سنہ۴۱۳ ہجری تحقیق موسسہ آل البیت احیاء التراث طبع قم۔

۷۔اخبار الزینبات تالیف سیّدابوحسین یحییٰ بن حسن عبیدلی مدنی عقیقی متوفی ۲۷۷ ہجری (۱۱۵۳)الموسوم عدد اربع (۱۹۸۹) رسائل النادرہ

۸۔انساب الاشرف تالیف احمد بن یحییٰ بن جابر بلازری تحقیق سہل زکار ناشر دارالفکر بیروت لبنان

۹۔المصابیح ابی العباس حسنی تالیف علی بن بلال آملی چاپ عبداللہ حوثی یمن

۱۰۔اصول کافی تالیف محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی

۱۱۔احقاق الحق شرح تالیف قاضی نوراللہ شوستری شہید۱۰۱۹ہجری تعلیق سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی منشورات مکتبہ آیت اللہ شہاب الدین نجفی مرعشی۔قم۔ایران۔

۱۲۔انساب سادات حسینی تالیف سیّد قمر عباس اعرجی ہمدانی ناشر بقلم خود راولپنڈی پاکستان

۱۳۔اساس الانساب انساس تالیف سیّد جعفر اعرجی بغدادی نشر مکتبہ ابوسعیدہ الوثائیقہ۔نجف الاشرف۔عراق۔

۱۴۔انوار البدرین

۱۵۔انساب سادات چونیاں تالیف شبیر بخاری۔ ناشر مخدوم جہانیاں اکیڈمی جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

۱۶۔اولیائے لیہ:۔

۱۷۔آثار فی نسب آل اطہار تالیف سیّد غلام عباس نقوی ڈسکہ۔قلمی


## حرف ''ب''


۱۸۔باغ سادات تالیف حکیم تجمل حسین نقوی بخاری ناشر شیخ اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان کتب خانہ صادقیہ کشمیری بازار لاہور

۱۹۔بحرالمطالب فی نسب آل ابی طالب تالیف سیّد کرم حسین اچوی نقوی بخاری

۲۰۔بحرالانساب المسمی بالمشجر الکشاف الاصول السادۃ الاشراف تالیف سیّد محمد بن احمد بن عمید الدین حسینی نجفی۔تحقیق سیّد انس بن یعقوب کتبی حسنی۔ ناشر دارالمجتبیٰ النشر والتوزیع۔من منشورات الخزانہ الکتبیہ الخاصہ، مدینہ منورہ، سعودی عرب۔

۲۱۔بغیہ الوعاۃ تالیف جلال الدین سیوطی۔ ۲۲۔بحرالانساب تالیف سیّد محمد شاہ نقوی۔محمد پورہ شالیمار ٹاؤن لاہور ۲۳۔بحرالانساب،از ذوالفقار حسین شاہ

## حرف ''ت''

۲۳۔تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب تالیف سیّد ابی حسن محمد بن ابی جعفر محمد المعروف شیخ شرف عبیدلی نسابہ متوفی ۴۳۵ ہجری مع استدراک وتعلیق شریف ابی عبداللہ حسین بن محمد المعروف بابن طباطبا حسنی نسابہ متوفی ۴۴۹ ہجری تحقیق شیخ محمد کاظم محمودی۔طبع منشورات مکتبہ شہاب الدین نجفی مرعشی ۱۴۱۳ ہجری سن طباعت۔

۲۴۔تہذیب التہذیب تالیف ابنِ حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ ہجری طبقہ اولیٰ حیدر آباد دکن ہندوستان سنہ ۱۳۲۶ ہجری۔

۲۵۔تذکرۃ فی انساب المطاہرہ تالیف جمال الدین احمد بن محمد بن المھنا حسینی عبیدلی من اعلام القرن السابع ہجری طبع سن ۱۴۲۱۔تقدیم سیّد مہدی رجائی۔منشورات سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی۔قم ایران

۲۶۔تاریخ بغداد تالیف ابی بکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ ہجری نشر دار الفکر بیروت

۲۷۔تہذیب الانساب قلمی از شیخ شرف عبیدلی کاتب یونس موصلی

۲۸۔تشجیر اصیلی فی انساب الطالبین تالیف بابن طقطقی نسابہ حسنی مملوکہ کتاب خانہ مجلس شورای ملی اسلامی ایران

۲۹۔تشجیر عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب تالیف جمال الدین ابن عنبہ حسنی خط موصلی قلمی تشجیر

۳۰۔تذکرہ میر یعقوب علی خان قلمی فارسی نسخہ تالیف میر یعقوب علی خان چہارم

۳۱۔تاریخ نیشاپور المنتخب من السیاق تالیف حافظ ابی حسن عبدالغافر بن اسماعیل فارسی ولد سنہ ۴۵۱ ہجری توفی سنہ ۵۲۹ ہجری، انتخاب حافظ ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن از ہر عریفینی ولد سنہ ۵۸۱ ہجری متوفی سنہ ۶۴۱ ہجری۔نشر جماعت المدرسین حوزہ علمیہ۔قم ایران۔

۳۲۔تاریخ اسلام ووفیات المشاہیر والاعلام تالیف حافظ مؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ ہجری۔تحقیق عمر عبدالسّلام تدمیری۔ناشر دار الکتاب العربی بیروت لبنان۔سنہ ۱۴۲۸ ہجری۔

۳۳۔تحفۃ الازھار فی نسب ابناء آئمہ الاطہار تالیف علامہ نسابہ ضامن بن شدقم حسینی مدنی اعرجی کان حیات ۱۰۹۰ ہجری تحقیق کامل سلیمان جبوری طبع سنہ ۱۴۲۰ ہجری منشورات مرآت التراث تہران ایران۔

۳۴۔تاریخ مدینہ الدمشق تالیف ابوالقاسم ابنِ عساکر دمشقی ناشر دار الفکر بیروت لبنان۔

۳۵۔تنبیہ والاشراف۔

۳۶۔تاج العروس من جواہر القاموس تالیف ابوالفضل محمد مرتضیٰ زبیدی ۱۲۰۵ ہجری مطبوعہ حکومہ

۳۷۔تاریخ ابن اثیر المعروف کامل فی تاریخ تالیف عزالدین ابی حسن علی بن ابی الکرم شیبانی المعروف بابن اثیر ولد سنہ ۵۵۵ ہجری تحقیق علی شیری طبع دار احیا التراث العربی۔بیروت لبنان۔

۳۸۔تاست الدولہ عثمانیہ بآسیا

۳۹۔تحفۃ الکرام تالیف میر علی شیر قانع ٹھٹھوی بہ تصیح وحواشی ڈاکٹر نبی بخش بلوچ مترجم اختر رضوی۔۔۔سندھی ادبی بورڈ جام شورو۔۔۔سندھ ۲۰۰۶

۴۰۔تاریخ علاقہ پنّی تالیف راجہ کفائیت علی خان پنوار سال ۱۹۳۸ قلمی نسخہ راجہ سرور علی خان۔مخدومہ امیر جان لائبریری گوجر خان۔

۴۱۔تذکرہ سیّد صدرالدین بھاکری سہروردی المعروف بہ سخی سلطان انکی مقدمہ وترجمہ نذر صابری۔۔ناشر رانا افضال علی خان۔۔۔اٹک

۴۲۔تذکرہ حضرت سیّد جلال الدین مخدوم جہانیاں جہانگشت تالیف مولوی سخاوت مرزا۔۔۔ناشر انسٹی ٹیوٹ آف انڈو مڈل ایسٹ کلچر سٹڈ ڈیز۔۔۔حیدر آباد

دکن بھارت ۔۔۔سال۱۹۶۲۔
۴۳۔تذکرہ مشاہیر سندھ از دین محمد وفائی۔
۴۴۔تذکرہ صوفیائے سندھ تالیف اعجاز الحق قدوسی ناشر اُردو اکیڈمی سندھ کراچی ۔۔۔سال ۱۹۵۲
۴۵۔تاریخ انوار السادت المعروف گلستان فاطمیہ تالیف سیّد ظفریاب ترمذی نانوتوی طبع القائم آرٹ پریس لاہور۔
۴۶۔تاریخ سادات تالیف سیّد اصغر علی شاہ گردیزی، ادارہ تنظیم سیرت انساب سادات مغربی پاکستان
۴۷۔تاریخ سادات باہرہ تالیف سیّد مظفّر علی خان باہرہ
۴۸۔تکمہ الکمال تالیف ابن صابونی متوفی ۶۸۰ ہجری
۴۹۔تزویر بأمر السطان السّلالہ الصفو یہ واصولھا تالیف سلیم عبد الطیف رفاعی۔

## حرف ''ث''

۵۰۔ثبت المصان المشرف بذکر سلالہ سیّد ولد عدنان تالیف علامہ نسابہ ابی نظام سیّد موید الدین عبید اللہ اعرجی واسطی۔۔۔تحقیق سیّد مہدی رجائی منشورات مکتبہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی

## حرف ''ج''

۵۱۔جمہرۃ النسب۔قلمی مخطوطہ۔
۵۲۔جمہرۃ النسب لابن الکلبی تالیف ابومنذر ھشام بن محمد بن سائب کلبی متوفی ۲۰۴ ہجری روایت محمد ابن حبیب عنہ۔تحقیق وخط ولوحات محمود فردوس العظم۔ قدم لہ سہل زکار۔موسہ علمیہ ثقافیہ سال ۱۹۳۹ دمشق۔شام
۵۳۔جمہرۃ النسب تالیف ابی منذر ہشام بن محمد بن سائب کلبی تحقیق ڈاکٹر ناجی حسن۔۔۔موسس المدرسہ تاریخیہ عراقیہ عراق
۵۴۔جواہر الشاف فی نسب السادۃ کاظمیہ المشہد یہ تالیف سیّد آفتاب حسین کاظمی ناشر۔۔۔مکتبہ آل امام موسیٰ کاظمؑ

## حرف ''ح''

۵۵۔حلہ القشیبہ فی نسب آل زبیبہ تالیف سیّد واثق زبیبہ موسوی
۵۶۔حدیقہ الانساب تالیف سیّد غلام اکبر شاہ شمسی سبزواری خزینۃ علم وادب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

## حرف ''خ''

۵۷۔خزینۃ الاصفیاء

## حرف ''د''

۵۸۔درجات الرفیعہ تالیف صدر الدین علی خان شیرازی منشورات بصیرتی۔۔۔قم ایران
۵۹۔دائرہ المعارف تالیف شیخ محمد علی اعلمی
۶۰۔درخت طوبی براساس کتاب المجدی فی انساب الطالبین تبارنامہ سادات درمتون کہن از غلام رضا جلالی
ناشر:۔ Islamic Rescarchh Foundation, Astan-e-Quds Rizvi Mashhad Iran.

## حرف ''ذ''


۶۱۔ذریہ الطاہرہ تالیف ابی بشر محمد بن احمد بن حماد انصاری رازی دولابی (۳۱۰۔۲۲۴ہجری) تحقیق سیّد محمد جواد حسینی جلالی موسسہ النشر اسلامی تابعہ لجماعۃ المدارسین۔قم ایران

۶۲۔ذریعہ تالیف علامہ شیخ آقا بزرگ تہرانی۔نشر دارالاضواء بیروت لبنان۔


## حرف ''ر''


۶۳۔رجال نجاشی تالیف شیخ ابی عباس احمد بن علی بن احمد بن عباس نجاشی اسدی کوفی ولد سنہ۳۷۲ توفی ۴۵۰ہجری۔تحقیق سیّد موسیٰ زنجانی النشر موسسہ نشر الاسلامی التابعہ لجماعۃ المدرسین۔۔قم ایران

۶۴۔رجال شیخ طوسی تالیف شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن حسن طوسی ولد سنہ ۳۸۵ توفی ۴۶۰ہجری۔تحقیق جواد قیومی اصفہانی طبع موسسہ النشر الاسلامی۔قم ایران

۶۵۔روض والمطار فی تشجیر تحفہ الازہار۔تقدیم وتشجیر کامل سلیمان جبوری ناشر آئنہ میراث مطبعہ موسسہ الطباعہ والنشر لتابعہ لوازرۃ الثقافہ طہران۔ایران

۶۶۔روضہ الطالب فی اخبار آل ابی طالب تالیف سیّد قمر عباس اعرجی ناشر شاہ شہابل فاؤنڈیشن فیصل آباد پاکستان۔نومبر ۲۰۱۹۔

۶۷۔رحلہ ابن بطوطہ

۶۸۔ریاض العلماء

۶۹۔ریاض الانساب تالیف سیّد مقصود نقوی

۷۰۔رسالہ اسدیہ فی انساب سادات علویہ تالیف سیّد سراج الدین محمد قاسم حسینی مختاری سبزواری عبیدلی۔۔۔ بانی و ناشر حاج مرزا محمد صابری تبریزی مملوکہ کتاب خانہ مجلس شورای ملی اسلامی۔ایران


## صرف ''س''


۷۱۔سراج الانساب تالیف علامہ نسابہ سیّد احمد بن محمد بن عبدالرحمان کیا گیلانی من اعلام القرن عاشر الہجری۔۔۔تحقیق السیّد مہدی رجائی۔طبع سال ۱۴۰۹ہجری۔منشورات آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی۔قم المقدسہ۔ایران۔

۷۲۔سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل التوالی تالیف عبدالملک بن حسین بن عبدالملک الشافی عاصمی (مکہ) المتوفی ۱۱۱۱ہجری تحقیق الشیخ عادل احمد عبدالموجود و الشیخ علی محمد معوض منشورات دارالکتب العلمیہ۔بیروت۔لبنان۔

۷۳۔سلالہ الرضویون فی معرفہ حیات سیّد محمد مکی تالیف سیّد نقی الحسنین نقوی بھاکری ادارہ نقابۃ السادۃ الاشراف یو۔کے

۷۴۔سیر اعلام النبلاء تالیف علامہ شمس الدین ذہبی موسسہ رسالہ۔بیروت لبنان

۷۵۔سر سلسلۃ العلویہ تالیف علامہ نسابہ الشیخ ابی نصر سہیل بن عبداللہ بخاری قدم لہ وتعلیق علامہ سیّد محمد صادق بحرالعلوم۔طبع مکتبہ حیدریہ نجف الاشرف عراق۔ سال طباعت ۱۹۶۲ہجری۔۱۳۸۱ہجری۔

۷۶۔سفرِ سادات وسادات ضلع گجرات تالیف پروفیسر حامد حسین سید

۷۷۔سبک الذہب فی معرفت قبائل العرب

## حرف ''ش''

۷۸۔شرف الاسباط تالیف سیّد محمد جمال الدین قاسمی دمشقی مطبقہ الترا قی دمشق۔۱۳۳۱ ہجری

۷۹۔شذ الفیاح من علوم ابن الصلاح تالیف ابراہیم بن موسیٰ شافعی مکتبہ الرشد۔۔ مدینہ منورہ سعودی عرب۔

۸۰۔شجرہ نسب سادات درکالی سیداں

۸۱۔شجرۃ المبارکہ فی انساب الطالبیہ تالیف فخر الدین رازی۔تحقیق سیّد مہدی رجائی ناشر مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی۔قم ایران۔

۸۲۔شجرۃ طیبہ تالیف ڈاکٹر سیّد فاضل موسوی صفوی خلخال زادہ تشجیر از سیّد حسن حسینی دیباجی۔۔۔طبع علی نفقہ حاج شیخ مجد الفقیہ بروجردی۔

۸۳۔شجرہ عالیہ کاظمی سادات انبالہ تالیف سیّد عمران حسین کاظمی طبع چہارم ۲۰۲۰

## حرف ''ص''

۸۴۔صباح الاعشیٰ تالیف ابوعباس احمد قلقشندی۔ ناشر دار الکتب۔مصر

۸۵۔صاحب مودۃ فی القربیٰ تالیف ڈاکٹر سیّد محمد کمال الدین حسین ہمدانی ناشر جناب یاور حسین صاحب جعفری مودت جعفریہ حسینی چوک مالگاؤں ناسک۔ضلع علی گڑھ بھارت

## حرف ''ض''

۸۶۔ضیاء الابصار

## حرف ''ط''

۸۷۔طبقات الکبریٰ تالیف محمد بن سعد بن منیع بصری زہری متوفی ۲۳۰ ہجری طبع دار صادر بیروت

۸۸۔طبقات ابن سعد تالیف محمد بن سعد اردو ترجمہ علامہ عبداللہ عمادی ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

## حرف ''ع''

۸۹۔عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب تالیف علامہ نسابہ سیّد جمال الدین احمد بن علی حسنی المعروف ابنِ عنبہ متوفی ۸۳۸ہجری طبقہ ثانیہ ۱۹۶۱ عیسوی ۱۳۸۰ ہجری عن بتصحیحہ محمد حسن آل طالقانی منشورات مطبعۃ حیدریہ نجف اشرف۔عراق

۹۰۔عمدۃ الطالب صغریٰ تالیف سیّد جمال الدین احمد بن علی حسنی داؤودی تحقیق سیّد مہدی رجائی۔نشر مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ نجفی مرعشی۔۔۔قم المقدسہ ایران۔

۹۱۔عقد الثمین فی تاریخ البلد الامین تالیف تقی الدین محمد بن احمد حسنی فاسی مکی متوفی ۸۳۲ہجری۔تحقیق عبدالقادر احمد عطا۔طبع دار الکتب العلمیہ۔ بیروت لبنان

## حرف ''غ''

۹۲۔غایۃ الاختصار فی البیوتات العلویہ المحفوظ من الغبار تالیف سیّد شریف تاج الدین بن محمد بن حمزہ بن زہرۃ حسینی نقیب حلب کان حیات سنہ ۷۵۳ ہجری۔ حققہ وقدم سیّد محمد صادق بحر العلوم،منشورات مطبعہ حیدریہ۔ نجف الاشرف۔عراق۔سال ۱۹۶۲عیسوی

## حرف ''ف''

۹۳۔فہرست ابن ندیم

۹۴۔فائق فی رواۃ اصحاب امام صادقؑ تالیف عبدالحسین شبتری موسسہ النشر الاسلامی التابعۃ لجماعۃ المدرسین۔قم المقدسہ۔ایران۔

۹۵۔فرع النامی فی اصل السامی (فارسی) مولف نواب سیّد صدیق حسن خان مطبوعہ صدیقی بھوپال ۱۳۰۱ہجری

۹۶۔فخری فی انساب الطالبین تالیف علامہ نسابہ سیّد عزیز الدین ابی طالب اسماعیل مروزی ازورقانی۔۔۔مقدمہ علامہ شہاب الدین نجفی مرعشی ناشر مکتبہ آیت اللہ العظمی نجفی مرعشی۔۔۔قم المقدمہ۔۔ایران

۹۷۔فصول الفخریہ تالیف سیّد جمال الدین ابن عنبہ نشر باہتمام میر جلال الدین حسینی ارموی محدث۔۱۳۸۷ہجری

۹۸۔فرہنگ نویسی فارسی درہندو پاکستان تالیف ڈاکٹر شہریار نقوی

## حرف ''ق''

۹۹۔قلمی شجرہ سادات رسولدار محمد شاہ والہ

۱۰۰۔قلمی شجرہ سیّد رمضان گردیزی ملتان

۱۰۱۔قلمی شجرہ سادات ترکیہ واس ہندوستان

۱۰۲۔قلمی شجرہ سیّد زوار حسین شاہ لاہور

۱۰۳۔قلمی بیاض سیّد شاہ نسیم تاجدار حسینی فخری پارہ چناری۔

۱۰۴۔قافلہ شیراز تالیف مولوی سیّد محمد علی شاہ شیرازی جعفری پیشکش سیّد شیر علی شاہ کوثری شیرازی۔ پہاڑ پور ڈیرہ اسماعیل خان

## حرف ''ک''

۱۰۵۔کواکب المشرقہ فی انساب وتاریخ وتراجم الاسرۃ العلویہ الزاہرۃ تالیف سیّد مہدی رجائی۔طبع سن ۱۴۲۲ہجری ناشر مکتبہ آیت اللہ العظمی نجفی مرعشی

۱۰۶۔کتاب سیّد قنبر علی شاہ۔شجرہ بھاکری۔محفوظ مخطوطہ جام شورو یونیورسٹی سندھ

۱۰۷۔کواکب المنتشرہ تالیف علامہ الشیخ آغا بزرگ طہرانی نشر تحت سلسلہ انتشارات جامعۃ طہران۔تحقیق علی نقی منزوی

۱۰۸۔کلام الیقین فی معرفہ سادات الخوارین تالیف نسابہ سیّد واثق زبیبہ موسوی۔نجف،عراق

۱۰۹۔کلینی والکافی تالیف ڈاکٹر عبداللہ رسول عبدالحسین غفار ناشر موسسہ اسلامی التابعہ لجماعۃ المدرسین۔قم المقدسہ۔ایران

۱۱۰۔کوثر النبی پروہشی درتاریخ سادات افغانستان تالیف سیّد جعفر عادلی حسینی۔

۱۱۱۔کشف الارتیاب فی ترجمہ صاحب لباب الانساب والاعقاب والالقاب تالیف سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی نسابہ نشر مکتبہ نجفی مرعشی۔قم المقدسہ ایران۔

۱۱۲۔کشف الغمہ فی معرفت الائمہ تالیف علی بن عیسیٰ اربلی ناشر دارالاضواء بیروت لبنان

## حرف ''گ''

۱۱۳۔گلزار شمس التاریخ طبع اول

۱۱۴۔گلستان زہرا تالیف سیّد محمد انیس کاظمی موسوی۔سری نگر مقبوضہ کشمیر

۱۱۵۔گلزار موسیٰ کاظمؑ تالیف سیّد محمد شاہ ہزاروی بخط کاتب سیّد ملائیک شاہ مشہدی سکنہ جابہ بڑاہی تاریخ نقل ۱۲۹۹ ہجری۔مخطوط۔قلمی
۱۱۶۔گلدستہ قنوج
۱۱۷۔گلزار امام موسیٰ کاظم (تذکرہ) تالیف علامہ غلام حسن کاظمی
۱۱۸۔گلشن انساب نقوی دوکوہا پیشکش انجمن امامیہ سادات دوکوہا سادات کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

## حرف ''ل''

۱۱۹۔لباب الانساب والقاب واعقاب تالیف علامہ نسابہ ابی حسن علی بن ابی القاسم بن زید بیہقی المعروف بابن فندق نسابہ مقدمہ سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی۔ تحقیق سیّد مہدی رجائی نشر مکتبہ آیت اللہ نجفی مرعشی۔قم المقدسہ ایران
۱۲۰۔لسان المیزان تالیف حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۳۔نشر دار الفکر۔۔۔ بیروت لبنان

## حرف ''م''

۱۲۱۔مجدی فی انساب الطالبین تالیف ابی حسن علی بن محمد بن علی بن محمد علوی عمری نسابہ۔تحقیق الشیخ احمد مہدوی دامغانی نشر مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ نجفی مرعشی۔ سال ۱۴۲۲ ہجری۔قم المقدسہ ایران
۱۲۲۔مجدی فی انساب الطالبین قلمی قدیمی مخطوط
۱۲۳۔مجمع الآداب ومعجم الالقاب تالیف کمال الدین ابی الفضل عبدالرزاق بن احمد المعروف بابن الفوطی شیبانی ولد ۶۴۵ ہجری توفی ۷۲۳ ہجری تحقیق محمد کاظم۔ نشر موسسہ الطباعہ والنشر وزارة الثقافہ والارشاد الاسلامی۔ایران
۱۲۴۔مروج الذھب ومعاون الجوہر تالیف ابی حسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی ۳۴۶ ہجری۔تحقیق یوسف اسعد داغر۔قم۔ایران
۱۲۵۔مستطابہ فی نسب سادات طابہ تالیف نقیب سیّد بدرالدین حسن بن علی شدقمی متوفی ۹۹۸ ہجری۔تحقیق سیّد مہدی رجائی نشر مکتبہ آیت اللہ نجفی مرعشی۔قم۔ایران
۱۲۶۔معجم الادبا۔تالیف ابی عبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی بغدادی ولد سنہ ۵۷۵ متوفی سنہ ۶۲۶ ہجری طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان۔
۱۲۷۔مجدی فی حیات صاحب مجدی تالیف سیّد شہاب الدین نجفی مرعشی
۱۲۸۔معقبین من ولد امام امیرالمومنین تالیف ابی حسین یحییٰ بن حسن عبیدلی عقیقی متوفی ۲۷۷ ہجری۔تحقیق محمد کاظم۔نشر مکتبہ مرعشی قم ایران
۱۲۹۔معقبون من ولد امام امیرالمومنین ابی حسن علی ابن ابی طالب تالیف ابی حسین یحییٰ بن حسن عبیدلی نسابہ متوفی ۲۷۷ ہجری تحقیق فارس حسون کریم
۱۳۰۔مناہل الضرب فی انساب العرب تالیف سیّد جعفر اعرجی بغدادی متوفی ۱۳۳۲ ہجری۔تحقیق سیّد مہدی رجائی۔ناشر مکتبہ نجفی عشی قم القدمہ۔۔۔ایران
۱۳۱۔منتقلہ الطالبیہ تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر بن طباطبا تحقیق سیّد محمد مہدی بن حسن خراسان۔طبع مطبعۃ حیدریہ۔نجف اشرف عراق
۱۳۲۔منیۃ الراغبین فی طبقات النسابین تالیف علامہ النسابہ سیّد عبدالرزاق کمونہ اعرجی مطبعہ النعمان۔نجف الاشراف۔عراق
۱۳۳۔من نفحہ العنبریہ فی انساب خیر البریۃ۔تالیف سیّد محمد کاظم بن ابی الفتوح بن سلیمان موسوی یمانی۔تحقیق مہدی رجائی نشر آیت اللہ نجفی مرعشی۔قم المقدسہ۔ ایران۔
۱۳۴۔موارد الاتحاف فی نقباء الاشرف تالیف سیّد عبدالرزاق کمونہ اعرجی نشر مطبعۃ الاداب نجف الاشرف۔عراق۔سال ۱۳۸۸ ہجری
۱۳۵۔مدرک الطالب فی نسب آل ابی طالب۔تالیف سیّد قمر عباس اعرجی نشر سیّد قمر عباس اعرجی سال ۲۰۱۷ راولپنڈی۔پاکستان

۱۳۶۔مقدمہ کتاب اصیلی ۔الاصیلی فی انساب الطالبین۔

۱۳۷۔مختصر فی اخبار مشاہیر الطالبیہ والائمہ اثناعشر تالیف سیّد صفی الدین ابی عبداللہ محمد بن علی حسنی طباطبائی المعروف بابن طقطقی نسابہ(حدود ۷۰۲ہجری) تحقیق۔ سیّد علاء الموسوی۔ناشر مرکز احیاء التراث التابع مخطوطات العتبہ العباسیہ المقدسہ۔کربلا۔عراق

۱۳۸۔مسند حسین الاصغر تالیف سیّد قمر عباس ترمذی۔طبع محمود برادرز پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی سال ۲۰۱۵ءعیسوی

۱۳۹۔مکلی نامہ تالیف میر علی شیر قانع ٹھٹھوی حاشیہ سیّد حسام الدین راشدی۔سندھی ادبی بورڈ

۱۴۰۔مروج اسلام در ایران

۱۴۱۔مشجر الجامع السادۃ عزی تالیف سیّد عبدالغنی

۱۴۲۔مقتل آل ابی طالب ترجمہ مقاتل الطالبین ترجمہ علامہ حسن رضا باقر ناشر ترابی پبلشر لاہور

۱۴۳۔معجم المولفین تالیف شیخ عمر رضا

۱۴۴۔مستدرک علم الرجال تالیف شیخ علی غازی شاہرودی۔تہران۔ایران

۱۴۵۔مقاتل الطالبین تالیف ابی الفرج اصفہانی۔تحقیق سیّد احمد صقر منشورات الشریف رضی

۱۴۶۔مناقب آل ابی طالب تالیف ابن شہر آشوب مارزندانی نشر موسسہ انتشارات عامہ۔قم المقدسہ۔ایران

۱۴۷۔معقبون من آل ابی طالب تالیف سیّد مہدی رجائی ناشر موسسہ عاشورا۔قم المقدسہ۔ایران

۱۴۸۔مشجر الوافی تالیف حسین ابوسعیدہ نشر موسسہ البلاغ۔بیروت۔لبنان

۱۴۹۔تاثر الامراء تالیف شاہ نواز خان مرتبہ آزاد بلگرامی

۱۵۰۔محبوب الانساب تالیف سیّد نزاکت حسین کاظمی تعلیق سیّد فدا حسین موسوی مظفرّ آبادی

۱۵۱۔منبع الانساب تالیف سیّد معین الحق جھونسوی۔ترجمہ تقدیم ڈاکٹر ساحل شہسرامی مدرسہ فیضان مصطفیٰ زہرہ باغ۔نئی آبادی علی گڑھ

۱۵۲۔محبر تالیف ابن حبیب بغدادی۔نشر دار الافاق جریدہ

## حرف ''ن''

۱۵۳۔نسب نامہ سادات کاظمی انبالہ تالیف سیّد ظفر حسین اور سیّد لطیف حسین مع سفر نامہ قاضی تقی متقی۔لاہور

۱۵۴۔نسب نامہ سادات دوکوہا جلندھر مشرقی پنجاب

۱۵۵۔نسب نامہ شریف مولف سیّد محمد شاہ مشہدی کاظمی سیّد کسراں سن تالیف ۱۲۹۸ ہجری بمطابق ۱۸۸۱ عیسوی کاتب سیّد شاہ ولد مرید حیدر شاہ آف سیّد کسراں قلمی غیر مطبوعہ

۱۵۶۔نسب نامہ سادات مطہّرات مشہدیان تالیف سیّد حیدر شاہ بن مہدی شاہ جھنگی چھیلو قلمی غیر مطبوعہ

۱۵۷۔نظام الانساب تالیف سیّد منصور علی بخاری قلمی سن تالیف ۱۳۰۷ ہجری

۱۵۸۔نسب نامہ ساداتان متعلوی بفرمائش سیّد مٹن شاہ کاتب حافظ محمد ہارون ٹکرائی۔نشر سندھی ادبی بورڈ

۱۵۹۔نسب نامہ جلالیہ الموسوم بہ خلاصۃ الانساب تالیف سیّد مکرم حسین مجتہد غیر مطبوعہ

۱۶۰۔نقباء البشر فی القرن الرابع عشر طبقات اعلام الشیعہ تالیف الشیخ آقا بزرگ طہرانی طبع نجف اشرف۔عراق

۱۶۱۔ نیل الوطر
۱۶۲۔ نسب القریش تالیف ابی عبداللہ مصعب بن عبداللہ بن مصعب زبیری ۲۳۶۔۱۵۴ ہجری دار المعارف
۱۶۳۔ نقابۃ الاشراف فی المشرق الاسلامی تالیف داکتور قاسم حسن آل شامان السامرائی نشر دار الکتب العلمیہ

## حرف ''و''

۱۶۴۔ وثاق سیّد یاسین اعرجی عزی۔ عراق
۱۶۵۔ وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دان گلی و پھر ہالہ قلمی تحریر کردہ دیوان رائے برج ناتھ گلیانوی، سن تالیف ۱۸۵۴ عیسوی
۱۶۶۔ وافی بالوافیات تالیف صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی متوفی ۷۶۳ ہجری۔ نشر النشرات الاسلامیہ۔ طبع بیروت۔ لبنان

ختم شد

## شاہ شہابل فاؤنڈیشن کی جانب سے منفرد اور تحقیقی کام دِلکش طباعت کے ساتھ
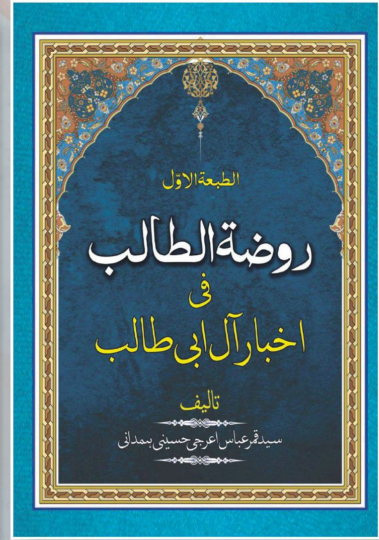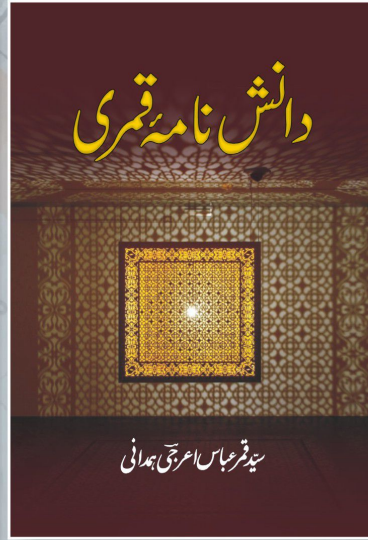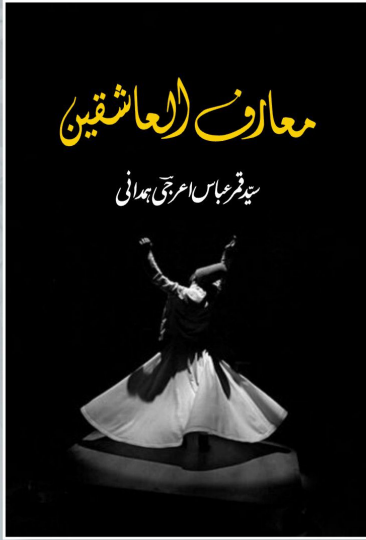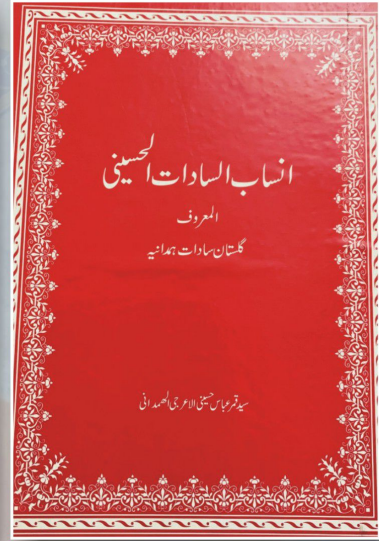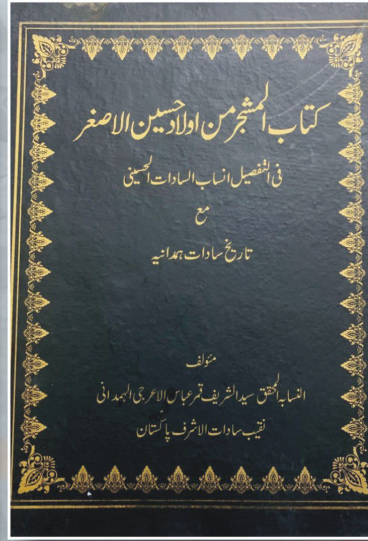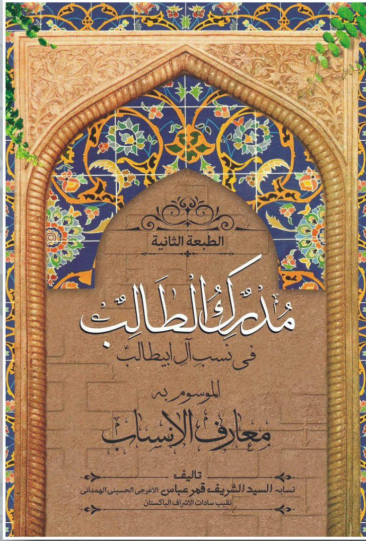
**شاہ شہابل فاؤنڈیشن**

83بی، کمرشل سینٹر، گلستان کالونی، ملت چوک، فیصل آباد، پاکستان
فون: +92-41-8813737
Email: shah.shahabul.foundation@gmail.com
publisher@shah-shahabulfd.com
www.shah-shahabulfd.com


9789692349321